دار الاشاعت کراچی

تفہیم المسلم

مترجم مع شرح

صحیح مسلم شریف

طالبانِ حدیث نبویؐ کے لیے مستند ترجمہ اور اہم تشریحی فوائد پر مشتمل

ایک علمی تحفہ

ترجمہ وتشریح

مولانا محمد زکریا اقبال صاحب مدظلہم

متخصص فی الحدیث استاذ جامعہ دارالعلوم کراچی

مقدمہ: مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم

صدر جامعہ دارالعلوم کراچی

دارالاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ

کراچی پاکستان 2213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : جمادی الاوّل مطابق ء علمی گرافکس
ضخامت : 1244 صفحات
کمپوزنگ : منظور احمد

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو از راہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں درست ہوسکے۔ جزاک اللہ

﴿......... ملنے کے پتے ....﴾

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
ادارۂ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
بیت الکتب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

Azhar Academy Ltd.
At Continenta (London) Ltd.
Cooks Road, London E15 2PW

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON
TX-77074, U.S.A

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

فہرست عنوانات

تفہیم المسلم - حصہ سوم

كتابُ الجهادِ والسير

كتاب الجهادِ والسير

جہاد کے ابوب

باب-۱ باب جواز الاغارة على الكفار الذين بلغتهم دعوة الاسلام من غير تقدم الاعلام بالاغارة

جن کافروں کو پہلے اسلام کا پیغام دیا جاچکا ہو ایسے کافروں کو دوبارہ اسلام کی دعوت دیئے بغیر ان سے جنگ کرنے کے جواز کے بیان میں

۱...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ اَخْضَرَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ اِلٰى نَافِعٍ اَسْاَلُهُ عَنِ الدُّعَاء قَبْلَ الْقِتَالِ قَالَ فَكَتَبَ اِلَيَّ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ فِي اَوَّلِ الاسْلَامِ قَدْ اَغَارَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّونَ وَاَنْعَامُهُمْ تُسْقٰى عَلَى الْمَاء فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَسَبٰى سَبْيَهُمْ وَاَصَابَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يَحْيٰى اَحْسِبُهُ - قَالَ جُوَيْرِيَةَ اَوْ قَالَ الْبَتَّةَ ابْنَةَ الْحَارِثِ قَالَ وَ حَدَّثَنِي هٰذَا الْحَدِيثَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِي ذَاكَ الْجَيْشِ -

۱...... حضرت ابن عونؒ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع کو لکھا اور ان سے قتال (جہاد) سے قبل کافروں کو اسلام کی دعوت دینے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے لکھا کہ یہ بات ابتداء اسلام میں تھی کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بنی مصطلق پر حملہ کیا، اس حال میں کہ وہ بے خبر تھے اور ان کے جانور پانی پی رہے تھے تو آپ ﷺ نے ان کے جنگجو مردوں کو قتل کیا اور باقیوں کو قید کر لیا اور اسی دن حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ ﷺ کو ملیں۔ راوی کہتا ہے کہ میرا گمان ہے کہ جویریۃ کہا یا ابنۃ الحارث کہا۔ اور یہ حدیث مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کی کیونکہ وہ اس لشکر میں تھے۔[1]

۲...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ بِهٰذَا الاسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَلَمْ يَشُكَّ -

۲...... حضرت ابنِ عونؒ سے ان سندوں کے ساتھ اسی طرح یہ حدیث منقول ہے اور اس روایت میں ہے کہ حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حارث کی بیٹی ہیں اور راوی نے اس میں شک نہیں کیا۔

---

[1] فائدہ...... قتال سے قبل کفار کو اسلام کی دعوت دینا کیسا ہے؟ جمہور کے نزدیک راجح اور صحیح قول یہ ہے کہ اگر ان لوگوں تک اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو تو ان کو قتال سے قبل اسلام کی دعوت دینا واجب نہیں ہے، لیکن دے دینا بہتر ہے۔ لیکن اگر ان کفار تک اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو تو پہلے اسلام کی دعوت دینا واجب ہے۔ بعض حضرات کے نزدیک یہ حکم ابتداءِ اسلام میں تھا جبکہ اسلام کی دعوت پھیل نہ چکی ہو لیکن اگر اسلام کی دعوت پھیل چکی ہو تو پھر قتال سے قبل دعوت دینا ضروری نہیں ہے۔

باب-۲ باب تامير الامام الامراء على البعوث ووصيته اياهم بآداب الغزو وغيرها

لشکر کا امیر بنانے اور اسے وصیت اور جہاد کے آداب وغیرہ کے احکام دینے کے بیان میں

۳...... حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِبْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ سُفْيَانَ ح وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى ابْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ اَمْلاهُ عَلَيْنَا اِمْلاءً ح قَالاوحَدَّثَنِي عَبْدُاللهِ بْنُ هَاشِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺاِذَا اَمَّرَ اَمِيرًا عَلى جَيْشٍ اَوْ سَرِيَّةٍ اَوْصَاهُ فِي خَاصَّتِهِ بِتَقْوَى اللهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوا بِاسْمِ اللهِ فِي سَبِيلِ اللهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللهِ اغْزُوا وَلا تَغُلُّوا [1] وَلا تَغْدِرُوا وَلا تَمْثُلُوا وَلا تَقْتُلُوا وَلِيدًا وَاِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ اِلى ثَلاثِ خِصَالٍ اَوْ خِلالٍ فَاَيَّتُهُنَّ مَا اَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلى الاِسْلامِ فَاِنْ اَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلى التَّحَوُّلِ [2] مِنْ دَارِهِمْ اِلى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوا ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ فَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ

۳...... حضرت یحییٰ بن آدمؒ سے روایت ہے کہ حضرت سفیانؒ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی اور کہا کہ یہ حدیث انہوں نے (حضرت علقمہ بن مرثد) نے ہمیں لکھوائی۔ (حدیث اگلی سند سے مذکور ہے)

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی آدمی کو کسی لشکر یا سریہ کا امیر بناتے تو آپ ﷺ اسے خاص طور پر اللہ سے ڈرنے اور جوان کے ساتھ مسلمان (مجاہدین) ہوں ان کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت فرماتے پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

اللہ کا نام لے کر اللہ کے راستے میں جہاد کرو جو آدمی اللہ کا انکار کرے اس سے جنگ کرو اور خیانت نہ کرو، عہد شکنی نہ کرو اور مثلہ نہ کرو (یعنی کسی کے اعضاء کاٹ کر اس کی شکل نہ بگاڑی جائے) اور کسی بچے کو قتل نہ کرو اور جب تمہارا اپنے دشمن مشرکوں سے مقابلہ (آمنا سامنا) ہو جائے تو ان کو تین باتوں کی دعوت دینا وہ ان میں سے جس کو بھی قبول کر لیں تو ان کے ساتھ جنگ سے رک جانا پھر انہیں اسلام کی دعوت دو تو اگر وہ تیری دعوت اسلام قبول کر لیں تو ان سے جنگ نہ کرنا پھر ان کو دعوت دینا کہ اپنا شہر چھوڑ کر مہاجرین کے گھروں میں چلے جائیں اور ان کو خبر دے دیں کہ اگر وہ اس طرح کر لیں تو جو مہاجرین کو مل رہا ہے وہ انہیں بھی ملے گا اور ان کی وہ ذمہ داریاں ہوں گی جو مہاجرین پر ہیں اور اگر وہ اس سے انکار کر دیں تو انہیں خبر دے دو کہ پھر ان پر دیہاتی مسلمانوں کا حکم ہوگا اور ان پر اللہ کے وہ احکام جاری ہونگے جو کہ مؤمنوں پر جاری ہوتے ہیں اور انہیں جہاد کے بغیر مال غنیمت اور مال فئی میں سے کوئی حصہ نہیں ملے گا اور اگر وہ اس دعوت کو قبول نہ کریں تو

---

[1] اسلام میں اخلاقی قدروں کی حفاظت اتنی زیادہ ہے کہ عین حالتِ جنگ میں بھی کفار اور دشمن کے ساتھ یہ حکم ہے کہ خیانت نہ کرو، عہد شکنی نہ کرو، کسی کو مثلہ نہ کرو اور کسی بچہ کو قتل نہ کرو، اس کے ذریعہ سے اعلیٰ اخلاق اور اعتدال کا مظاہرہ ہوتا ہے۔

[2] ابتداء اسلام میں مدینہ کی طرف ہجرت لازمی قرار دی گئی تھی لیکن بعد میں یہ حکم استحباب کے لئے تھا اور ہجرت کرنے پر غنیمت اور مال فیء ملتا تھا۔

شَيْءٌ اِلا اَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَسَلْهُمُ[1] الْجِزْيَةَ فَاِنْ هُمْ اَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَقَاتِلْهُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ[2] ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللهِ وَلا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَلَكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ اَصْحَابِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللهِ فَلا تُنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِ اللهِ وَلَكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لا تَدْرِي اَتُصِيبُ حُكْمَ اللهِ فِيهِمْ اَمْ لا ـ

پھران سے جزیہ مانگواور اگر وہ تمہاری دعوت قبول کرلیں تو تم بھی ان سے قبول کرواور ان سے جنگ نہ کرواور اگر وہ انکار کردیں تو اللہ کی مدد کے ساتھ ان سے قتال کرواور جب تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرلو اور وہ قلعہ والے اللہ اور رسول کو کسی بات پر ضامن بنانا چاہیں تو تم ان کے لیے نہ اللہ کو ضامن بنانا اور نہ ہی اللہ کے نبی ﷺ کو ضامن بنانا بلکہ تم اپنے آپ کو اور اپنے ساتھیوں کو ضامن بنانا کیونکہ تمہارے لیے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے عہد سے پھر جانا اس بات سے آسان ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑو اور جب تم کسی قلعہ والوں کا محاصرہ کرلو اور وہ قلعہ والے یہ چاہتے ہوں کہ تم انہیں اللہ کے حکم کے مطابق قلعہ سے نکالو تو تم انہیں اللہ کے حکم کے مطابق نہ نکالو بلکہ انہیں اپنے حکم کے مطابق نکالو کیونکہ تم اس بات کو نہیں جانتے کہ تمہاری رائے اور اجتہاد اللہ کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں۔

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ هَذَا اَوْ نَحْوَهُ وَزَادَ اِسْحَقُ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ قَالَ فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِمُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ يَحْيَى يَعْنِي اَنَّ عَلْقَمَةَ يَقُولُهُ لِابْنِ حَيَّانَ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ ـ

٤...... وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ بُرَيْدَةَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا بَعَثَ اَمِيرًا اَوْ سَرِيَّةً[3] دَعَاهُ فَاَوْصَاهُ ـ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ سُفْيَانَ ـ

۴...... حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو امیر بناکر یا کوئی سریہ بھیجتے تو آپ ﷺ اسے بلاتے اور وصیت فرماتے۔

بقیہ حدیث سفیان کی حدیث کی طرح روایت کی

---

1. یہ حدیث احناف کا مستدل اور دلیل ہے کہ اہلِ کتاب کے علاوہ دوسرے کفار و مشرکین سے بھی جزیہ لینا صحیح ہے۔
2. اسلام میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ذمہ کو اتنی اہمیت دی گئی ہے کہ حکم دے دیا گیا کہ اگر ضرورت پڑ جائے ذمہ کی تو بندوں کا ذمہ لینا بہتر ہے بنسبت اللہ اور رسول ﷺ کے ذمہ کے۔
3. فائدہ...... جیش اور سریہ میں فرق یہ ہے کہ جیش ایک بڑا لشکر ہوتا ہے اور سریہ اس جیش کا ایک حصہ ہوتا ہے جس کی تعداد ایک قول کے مطابق چار سو افراد تک ہوتی ہے، نیز سریہ میں آپ ﷺ کی براہِ راست شرکت نہیں ہوتی تھی جبکہ جیش میں آپ ﷺ خود بنفس نفیس شریک تھے۔

۵...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْفَرَّاءُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا ۔

۵...... حضرت شعبہؒ سے اسی طرح حدیث منقول ہے۔

باب-۳ باب في الامر بالتيسير وترك التنفير

آسانی والا معاملہ اختیار کرنے اور نفرت والا معاملہ ترک کرنے کے بیان میں

٦...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِه فِي بَعْضِ اَمْرِه قَالَ بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا وَيَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا ۔

٦...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کسی کو کسی کام کے لیے بھیجتے تو آپ ﷺ فرماتے کہ لوگوں کو بشارت سناؤ اور متنفر نہ کرو اور لوگوں سے آسانی والا معاملہ کرو اور تنگی والا معاملہ نہ کرو۔

۷...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّه اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ وَمُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا۔

۷...... حضرت سعید بن ابی بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کو اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کی طرف روانہ کیا تو ان سے فرمایا کہ آسانی کرنا اور تنگی نہ کرنا اور ان کو بشارت سنانا اور متنفر نہ کرنا اور آپس میں ایک دوسرے کی اطاعت کرنا اور اختلاف نہ کرنا۔

۸...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي خَلَفٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بْنِ عَدِيٍّ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا ۔

۸...... اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی شعبہ کی روایت کردہ حدیث کی طرح منقول ہے اور اس زید بن ابی انیس کی حدیث میں وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا (کہ ایک دوسرے کی اطاعت و فرمانبرداری کرو اور آپس میں پھوٹ نہ ڈالو) کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

۹...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا

۹...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

❶ فائدہ...... اس حدیث میں یہ حکم جو دیا گیا ہے کہ خوشخبری دو اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ کے فضل اور س کی رحمت اور اس کی عطاء کی خوشخبری دی جائے اور وعیدوں کے ذریعہ بہت زیادہ خوف دلانے اور نفرت پیدا کرنے سے منع کیا گیا ہے تاکہ اسلام کی قربت اور اس سے الفت حاصل ہو۔ اس سے بُعد اور دوری نہ ہو۔

اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كِلاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسِّرُوا وَلا تُعَسِّرُوا وَسَكِّنُوا وَلا تُنَفِّرُوا۔

لوگوں سے آسانی والا معاملہ کرنا اور ان کو تنگی میں نہ ڈالنا اور لوگوں کو سکون و آرام دینا اور ان کو متنفر نہ کرنا۔

باب ـ ۴

باب تحريم الغدر
عہد شکنی کی حرمت کا بیان

۱۰...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَاَبُو اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ يَعْنِي اَبَا قُدَامَةَ السَّرْخَسِيَّ قَالا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح قال و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قال حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا جَمَعَ اللهُ الْاَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَقِيلَ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ۔

۱۰...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جب اللہ سب اگلے اور پچھلے لوگوں کو قیامت کے دن جمع فرمائے گا تو ہر عہد شکن کے لیے ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی و دغابازی ہے۔ [1]

۱۱...... حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ كِلاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ۔

۱۱...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے اسی سابقہ حدیث کی طرح حدیث نقل فرمائی۔

۱۲...... وحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ

۱۲...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

---

[1] فائدہ...... اس حدیث میں دھوکہ سے ممانعت کا جو حکم دیا گیا ہے۔ اس سے مراد امیر ہے کہ اس کو دھوکہ سے مکمل طور پر بچنا ضروری ہے کیونکہ امیر کے دھوکہ کا اثر پوری قوم پر پڑتا ہے، بعض حضرات نے اس کو اس معنی میں لیا ہے کہ امیر اس امانت میں خیانت نہ کرے جو کہ عوام کے لئے رکھی گئی ہو، اگرچہ حدیث سے مراد بظاہر پہلے معنی ہی ہیں۔
قرطبیؒ نے فرمایا: "لواء" دراصل عربوں کے ہاں رواج تھا کہ وہ اپنے گھروں اور بازاروں میں وفاداری کے لئے سفید اور دھوکہ وخیانت کے لئے کالا جھنڈا لگایا کرتے تھے۔ تاکہ غدار و وفاداروں سے ممتاز اور نمایاں رہیں اور لوگوں کے لئے ان سے اجتناب کرنا آسان ہو نیز اس طرح وہ ان غداروں کی مذمت کیا کرتے تھے۔

حُجْرٍ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ الْغَادِرَ يَنْصِبُ اللهُ لَهُ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ اَلا هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلانٍ ـ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
قیامت کے دن عہد شکن کے لیے ایک جھنڈا گاڑا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ یہ فلاں کی عہد شکنی کی وجہ سے ہے۔

۱۳ ...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللهِ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ـ

۱۳...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ ہر عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہو گا۔

۱٤ ...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كِلاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلانٍ ـ

۱۴...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
ہر عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہو گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں کی عہد شکنی ہے۔

۱٥ ...... وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ح و حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الاسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُقَالُ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلانٍ ـ

۱۵...... حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان سندوں سے مذکورہ بالا روایت منقول ہے اور عبدالرحمٰن کی روایت کردہ حدیث میں یہ الفاظ نہیں کہ "کہا جائے گا کہ یہ فلاں کی عہد شکنی ہے۔"

۱٦ ...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ يُقَالُ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلانٍ ـ

۱۶...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: ہر عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہو گا جس کی وجہ سے وہ پہچانا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں کی عہد شکنی ہے۔

۱۷ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ ـ

۱۷...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
ہر عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہو گا جس کی وجہ سے وہ پہچانا جائے گا۔

۱۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدٍ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اِسْتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

۱۸...... حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
ہر عہد شکن کے لئے قیامت کے دن اس کی سُرین کے پاس ایک جھنڈا ہوگا۔

۱۹...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا اَبُو نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهُ بِقَدْرِ غَدْرِهِ اَلَا وَلَا غَادِرَ اَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ اَمِيرِ عَامَّةٍ -

۱۹...... حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
ہر عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا اور اس کو اس کی عہد شکنی کے برابر بلند کیا جائے گا۔ آگاہ رہو کہ امیر عامہ سے بڑھ کر کسی کی عہد شکنی نہیں ہے۔

باب-۵　باب جواز الخداع فی الحرب

جنگ میں دُشمن کو دھوکہ دینے کے جواز کے بیان میں

۲۰...... وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِعَلِيٍّ وَزُهَيْرٍ قَالَ عَلِيٌّ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ -

۲۰...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جنگ ایک دھوکہ ہے۔ [1]

۲۱...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ -

۲۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جنگ ایک دھوکہ ہے۔

---

[1] فائدہ...... اس حدیث میں جنگ کے دوران جھوٹ بولنے اور دھوکہ دینے کے مسئلہ کو بیان کیا ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ احناف کے نزدیک صریح جھوٹ کی اجازت اس وقت تک نہیں ہے جب تک کہ کنایات یا اشارات کے ذریعہ کام چل سکتا ہو، جبکہ شوافع کے نزدیک صریح جھوٹ کی اجازت ہے، لیکن تعریض اور توریہ زیادہ بہتر ہے۔ لیکن جس جگہ استعارات، کنایات یا اشارات سے کام نہ چلے تو اس جگہ پر صریح جھوٹ بولنے کی گنجائش ہے۔ (یعنی اگر حالت اضطرار ہو)

باب-٦ باب كراهة تمني لقاء العدو والامر بالصبر عند اللقاء

دُشمن سے ملنے کی تمنا کرنے کی ممانعت اور ملاقات (جنگ) کے وقت ثابت قدم رہنے کے حکم کے بیان میں

۲۲......حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرِ الْعَقَدِيُّ عَنِ الْمُغِيرَةِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَاِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا ۔

۲۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دشمن سے ملنے کی یعنی جنگ کی تمنا نہ کرو اور جب ان سے ملو یعنی جنگ کرو تو پھر صبر کرو (یعنی ثابت قدمی دکھاؤ)۔ [1]

۲۳......وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ كِتَابِ رَجُلٍ مِنْ اَسْلَمَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي اَوْفَى فَكَتَبَ اِلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ حِينَ سَارَ اِلَى الْحَرُورِيَّةِ يُخْبِرُهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ فِي بَعْضِ اَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا الْعَدُوَّ يَنْتَظِرُ حَتَّى اِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِيهِمْ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ لا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْاَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ فَاِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلالِ السُّيُوفِ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ اللهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الاَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ ۔

۲۳...... حضرت عبداللہ بن اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر بن عبید اللہؒ کو لکھا جس وقت کہ وہ حروریہ مقام کی طرف گئے ان کو خبر دیتے ہوئے کہ رسول اللہ ﷺ کا جن دنوں دشمن سے مقابلہ ہوا تو آپ ﷺ انتظار فرمارہے تھے یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا پھر آپ ﷺ نے ان میں کھڑے ہو کر فرمایا:

اے لوگو! تم دشمن سے مقابلہ کی تمنا نہ کرو اور اللہ سے عافیت مانگو اور جب تمہارا دشمنوں سے مقابلہ ہو تو صبر کرو (یعنی ثابت قدم رہو) اور تم جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔

پھر نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے کتاب نازل کرنے والے، اے بادلوں کو چلانے والے اور اے لشکروں کو شکست دینے والے! ان کو شکست عطا فرما اور ہمیں ان پر غلبہ عطا فرما۔

---

[1] فائدہ...... دشمن سے لڑنے کی تمنا کرنے سے اس لئے منع کیا گیا ہے کہ گویا اس سے نقصان اور مصیبت کی تمنا ہے اور کسی مصیبت کو طلب کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ چنانچہ آپ علیہ السلام ہمیشہ عافیت طلب کیا کرتے تھے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اس تمنا میں اپنی بڑائی ہے اور نہ معلوم دشمن سے قتال کے وقت ثابت قدمی رہے یا میدان چھوڑ کر بھاگ جائیں۔ لہٰذا بہتر ہے کہ اس تمنا سے آدمی بچتا رہے، لیکن یہ بات واضح رہے کہ یہ بات شہادت کی تمنا کرنے سے مانع نہیں ہے اسلئے کہ اللہ رب العزت شہادت جس طرح چاہے عطاء فرمادے جبکہ دشمن سے لڑائی کی تمنا کرنے کے بعد لڑائی میں اخلاص ہو یا ریا ہو، اور نہ معلوم قتال میں احکامِ شریعت کی پابندی ہو یا نہ ہو۔ اس لئے جنگ کی تمنا درست نہیں، البتہ اگر جنگ ہو جائے تو پھر پیچھے ہٹنا اور کمزوری دکھانا بھی سخت گناہ ہے۔

باب-۷ باب استحباب الدعاء بالنصر عند لقاء العدو

دشمن سے ملاقات (جنگ) کے وقت نصرت کی دُعا کرنے کے استحباب کے بیان میں

۲۴ ـــــ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ۔

۲۴ ـــــ عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کافروں کی جماعتوں کے خلاف دعا فرمائی (یعنی بددُعا کی) فرمایا: اے اللہ! کتاب نازل کرنے والے، اے جلد حساب لینے والے، کافروں کے گروہوں کو شکست عطا فرما۔ اے اللہ! انہیں شکست دے اور انہیں پھسلا دے۔ [1]

۲۵ ـــــ وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ إِسْمَعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ خَالِدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ هَازِمَ الْأَحْزَابِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ اللَّهُمَّ۔

۲۵ ـــــ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا (یعنی بددعا) فرمائی۔ آگے حدیث مبارکہ اسی طرح ہے اور اس میں اللّٰھم (اے اللہ!) کا ذکر نہیں ہے۔

۲۶ ـــــ وحَدَّثَنَاه إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ إِسْمَعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ مُجْرِيَ السَّحَابِ۔

۲۶ ـــــ حضرت اسمٰعیل سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی روایت میں یہ زائد کیا (اور فرمایا:)

اے بادلوں کو جاری کرنے والے۔

۲۷ ـــــ وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ اللَّهُمَّ إِنَّكَ إِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ فِي الْأَرْضِ۔

۲۷ ـــــ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (غزوۂ) احد کے دن فرمایا:

اے اللہ! اگر تو چاہے تو زمین میں تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔

باب-۸ باب تحريم قتل النساء والصبيان في الحرب

جنگ میں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی حرمت کے بیان میں

۲۸ ـــــ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ

۲۸ ـــــ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے کسی غزوہ میں ایک عورت مقتولہ پائی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے

---

[1] ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جنگ کے وقت اپنے ساز و سامان اور عددی و افرادی قوت پر بھروسہ کرنے کے بجائے اپنی توجہ اور دھیان اللہ رب العزت کی طرف ہونا چاہئے کہ اصل طاقت و قوت کا مالک وہی ہے اور فتح و شکست، ذلت و عزت اور کامیابی و ناکامی کے خزانے اسی کے دست قدرت میں ہیں۔

حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ اَنَّ امْرَاَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللهِ ﷺ مَقْتُولَةً فَاَنْكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ -

عورتوں اور بچوں کے قتل کرنے کو ناپسند فرمایا۔ ❶

۲۹...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَاَبُو اُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وُجِدَتِ امْرَاَةٌ مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَغَازِي - فَنَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ -

۲۹...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کسی غزوہ میں ایک عورت مقتولہ پائی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

باب-۹ باب جواز قتل النساء والصبيان في البيات من غير تعمد

شب خون میں بلا ارادہ عورتوں اور بچوں کے مارے جانے کے جواز کے بیان میں

۳۰...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الذَّرَارِيِّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يُبَيَّتُونَ فَيُصِيبُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ فَقَالَ هُمْ مِنْهُمْ -

۳۰...... حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرمایا کہ نبی ﷺ سے شب خون میں مشرکوں کے بچوں کے بارے میں پوچھا گیا، کہ ان کا کیا حکم ہے؟ (یعنی اس میں ان کی عورتیں اور بچے بھی مارے جاتے ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
وہ بھی انہی میں سے ہیں۔ ❷

۳۱...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّا نُصِيبُ فِي

۳۱...... حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے شب خون مارنے میں مشرکوں کے بچے بھی مارے جاتے ہیں (ان کا کیا حکم ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا:

---

❶ فائدہ...... اسلام نے انسانی اقدار کی حفاظت کی جو اہمیت دی ہے اور اس کے تحفظ کی جو صورتیں بتلائی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اس میں ہر چیز کی کتنی زبردست رعایت رکھی گئی ہے، اگر اسلام کے نظام زندگی پر اعتراض کرنے والے ان پہلوؤں پر غور کریں تو ان کو صحیح حقیقت معلوم ہو جائے گی۔ چنانچہ اس حالت جنگ میں عورتوں، بچوں، بوڑھوں، معذوروں اور کمزوروں کو نقصان پہنچانے سے صرف منع ہی نہ کرنا بلکہ عملاً اس کا نا قابل یقین مظاہرہ کرنا فقط اسلام اور اہل اسلام کا شیوہ ہی ہے۔

❷ فائدہ...... "ہم منہم" اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ ان عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا اگرچہ قصداً جائز نہیں ہے تاہم اگر وہ عورتیں اور بچے اصل دشمن تک پہنچنے میں رکاوٹ ہوں یا ان کے لئے ڈھال بن رہے ہوں اور ان دشمن کو قتل کرنے کے لئے ان کو قتل کیئے بغیر کوئی چارہ کار نہ ہو تو اس صورت میں ان عورتوں کو اور بچوں کو قتل کرنا جائز ہے۔ (تلخیصاً از تکملہ فتح الملہم)

الْبَيَاتِ مِنْ ذَرَارِيِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ ۔

وہ انہی میں سے ہیں۔

۳۲...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قِيلَ لَهُ لَوْ اَنَّ خَيْلًا اَغَارَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَاَصَابَتْ مِنْ اَبْنَاءِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ ۔

۳۲...... حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ اگر فوج کا کوئی لشکر شب خون مارے اور ان کے ہاتھوں مشرکوں کے بچے بھی مارے جائیں (تو ان کا کیا حکم ہے؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ بھی اپنے باپ دادا میں سے ہیں۔ (یعنی مشرک)۔

باب-۱۰ باب جواز قطع اشجار الكفار وتحريقها

کافروں کے درختوں کو کاٹنے اور ان کو جلا ڈالنے کے جواز کے بیان میں

۳۳...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ زَادَ قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ فِي حَدِيثِهِمَا فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ (مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ [1] اَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى اُصُولِهَا فَبِاِذْنِ اللهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ) ۔

۳۳...... حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بویرہ میں بنو نضیر کے درختوں کو جلا دیا اور کاٹ ڈالا۔ قتیبہ اور ابن رمح کی حدیثوں میں یہ اضافہ ہے: اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ یہ ہے کہ)
”تم نے جن درختوں کو کاٹا یا جن کو ان کی جڑوں پر کھڑا چھوڑ دیا تو یہ اللہ کی اجازت سے تھا تاکہ اللہ (اس کے ذریعہ) فاسقوں کو ذلیل کر دے۔ (الحشر:۵)

۳۴...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَحَرَّقَ وَلَهَا يَقُولُ حَسَّانُ وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ وَفِي ذٰلِكَ نَزَلَتْ (مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ

۳۴...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر کے درختوں کو کاٹ دیا اور ان کو جلا ڈالا اور ان کے لیے حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔
بنی لؤی کے سرداروں کے ہاں بویرہ میں آگ لگا دینا معمولی بات ہے۔
اور اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:
”تم نے جن درختوں کو کاٹا یا جن کو تم نے ان کی جڑوں پر کھڑا چھوڑ

[1] فائدہ:..... ”لینة“ سے مراد بعض حضرات نے تمام پھل (تمر، کھجور) مراد لئے ہیں اور بعض حضرات نے اس سے عجوۃ کھجور کے علاوہ تمام پھل مراد لئے ہیں اور بعض نے کھجور کی جڑیں مراد لی ہیں، جبکہ بعض حضرات نے اس سے مراد وہ کھجور یا پھل لئے ہیں جو انسانی قوت یا انسان کی غذا کے لئے استعمال نہ ہوتے ہوں چنانچہ مطلقاً پھل یا کھجور کا ذکر نہیں کیا بلکہ لینۃ کا ذکر فرمایا ہے کہ حالتِ جنگ میں بھی انسانی فلاح اور نفع بخش چیزوں کو نقصان پہنچانے سے حتی الامکان اجتناب کرنا چاہئے۔ یہ واقعہ غزوۂ بنی نضیر کا ہے جس کا تفصیلی ذکر سورۃ الحشر کے پہلے رکوع میں ہے۔

اَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَـائِـمَـةً عَلَـى اُصُولِهَا) الْآيَةَ ـ

دیا......"

۳۵......وحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ اَخْبَرَنِي عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ ـ

۳۵......عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر کے درختوں کو جلوا ڈالا۔

باب-۱۱ باب تحليل الغنائم لهذه الأمة خاصة

خاص اس امت (محمدیہ) کے لیے غنیمت کا مال حلال ہونے کے بیان میں

۳۶......وحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ قَدْ مَلَكَ بُضْعَ امْرَاَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ اَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ وَلا آخَرُ قَدْ بَنَى بُنْيَانًا وَلَمَّا يَرْفَعْ سُقُفَهَا وَلا آخَرُ قَدِ اشْتَرَى غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ مُنْتَظِرٌ وِلادَهَا ـ [1] قَالَ فَغَزَا فَاَدْنَى لِلْقَرْيَةِ حِينَ صَلاةِ الْعَصْرِ اَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ اَنْتِ مَاْمُورَةٌ وَاَنَا مَاْمُورٌ اللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيَّ شَيْئًا فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى فَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ قَالَ فَجَمَعُوا مَا غَنِمُوا فَاَقْبَلَتِ [2] النَّارُ لِتَاْكُلَهُ فَاَبَتْ اَنْ تَطْعَمَهُ فَقَالَ فِيكُمْ

۳۶......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں سے ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی نے جہاد کیا اور اپنی قوم سے انہوں نے فرمایا: جس آدمی نے ابھی شادی کی ہو اور اس نے ابھی تک شب زفاف نہ گذاری ہو اور وہ یہ چاہتا ہو کہ اپنی بیوی کے ساتھ رات گزارے تو وہ آدمی میرے ساتھ نہ چلے اور نہ ہی وہ آدمی میرے ساتھ چلے کہ جس نے مکان بنایا ہو اور ابھی تک اس کی چھت نہ ڈالی ہو اور میرے ساتھ وہ بھی نہ جائے جس نے بکریاں اور گابھن اونٹنیاں خریدی ہوں اور وہ ان کے بچہ جننے کے انتظار میں ہو۔

راوی کہتے ہیں کہ اس نبیؑ نے جہاد کیا، وہ عصر کی نماز یا اس کے قریب وقت میں ایک گاؤں کے قریب آئے تو انہوں نے سورج سے کہا: تو بھی مامور ہے اور میں بھی مامور ہوں (اللہ کے حکم کے ماتحت ہوں) اے اللہ! اس سورج کو کچھ دیر مجھ پر روک دے۔ پھر سورج کو ان پر روک دیا گیا یہاں تک کہ اللہ نے ان کو فتح عطا فرمائی پھر انہوں نے غنیمت کا مال جمع فرمایا پھر اس مال غنیمت کو کھانے کے لیے آگ آئی تو

---

[1] فائدہ...... "وهو منتظر ولادها" اس جملہ کے تحت علامہ نوویؒ تحریر فرماتے ہیں کہ "چاہئے کہ جہاد میں وہ شخص شریک ہو جو ہر طرح کے مصائب اور کاموں سے فارغ ہو تا کہ ان کاموں یا آلام کی وجہ سے اس کی توجہ یا اس کے ارادہ و قوت میں فرق نہ پڑے"، لیکن یہ بات بظاہر اس صورت میں ہے جبکہ جہاد فرضِ کفایہ ہو اگر فرضِ عین ہو اور ہر شخص کا نکلنا ضروری ہو تو اس صورت میں یہ حکم نہیں ہے، البتہ ایسی صورت میں امام مصلحتاً جس کو جہاد سے روک دے تو اس کو اختیار ہے واللہ سبحانہ اعلم۔ (تکملۃ)

[2] "فاقبلت النار" سابقہ اقوام کے لئے حکم یہ تھا کہ اپنا تمام مالِ غنیمت جمع کر کے پہاڑوں پر رکھ دیتے تھے پھر اس کی عند اللہ قبولیت کی علامت یہ ہوتی تھی کہ ایک آگ آسمان سے آتی اور اس میں سے جو کچھ یا جس کا حصہ اخلاص کی بدولت ملا ہوتا تھا اس کو خاکستر کر دیتی اور بقیہ صحیح رہتا اور باقی رہنا اس بات کی علامت تھی کہ وہ عمل قبول نہیں ہوا لیکن کسی حال میں بھی اس کو استعمال...... (جاری ہے)

غُلُولٌ فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ فَبَايَعُوهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ-
فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ فَلْتُبَايِعْنِي قَبِيلَتُكَ فَبَايَعَتْهُ قَالَ فَلَصِقَتْ بِيَدِ رَجُلَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ فِيكُمُ الْغُلُولُ اَنْتُمْ غَلَلْتُمْ قَالَ فَاَخْرَجُوا لَهُ مِثْلَ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَوَضَعُوهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ بِالصَّعِيدِ فَاَقْبَلَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا. ذٰلِكَ بِاَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى رَاٰى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا ـ

اس نے کھانے سے انکار کر دیا یعنی نہ کھایا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم میں سے کسی نے اس میں خیانت کی ہے تو ہر قبیلہ کا ایک آدمی مجھ سے بیعت کرے پھر سب قبیلوں کے آدمیوں نے بیعت کی تو ایک شخص کا ہاتھ نبی کے ہاتھ کے ساتھ چپک گیا۔ اللہ کے نبیؑ نے اس آدمی سے فرمایا: اس مال میں خیانت کرنے والا آدمی تمہارے قبیلہ میں ہے۔ تو اب پورا قبیلہ میرے ہاتھ پر بیعت کرے۔ انہوں نے بیعت کی تو پھر دو یا تین آدمیوں کا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چپک گیا تو اللہ کے نبیؑ نے فرمایا: تم نے خیانت کی ہے۔ پھر وہ گائے کے سر کے برابر سونا نکال کر لائے۔ نبیؑ نے فرمایا کہ تم اسے مال غنیمت میں اونچی جگہ میں رکھ دو تو آگ نے اسے قبول کیا اور کھا لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہم سے پہلے کسی کے لیے مال غنیمت حلال نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری کمزوری اور عاجزی دیکھی تو ہمارے لیے مال غنیمت کو حلال فرما دیا۔

باب-۱۲

باب الانفال[1]
غنیمت کے بیان میں

۳۷...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اَخَذَ اَبِي مِنَ الْخُمُسِ سَيْفًا فَاَتٰى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ هَبْ لِي هٰذَا فَاَبٰى فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ.

(يَسْاَلُونَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ)

۳۷...... حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میرے والد نے خمس کے مال میں سے ایک تلوار لے لی اور اسے نبی ﷺ کے پاس لے کر آئے اور عرض کیا کہ یہ تلوار مجھے ہبہ فرما دیں تو آپ ﷺ نے انکار فرمایا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی:

(اے نبی!) لوگ آپ سے انفال (غنیمت) کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ آپ ﷺ فرما دیجئے کہ انفال اللہ اور رسول کے لیے ہیں۔

۳۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ

۳۸...... حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کرنے کی اجازت نہیں تھی جبکہ امتِ محمدیہ ﷺ کے لئے اس قدر سہولت دے دی کہ وہ (امام اور حاکم کے حکم کے تحت شرعی تقسیم کر کے) اپنے استعمال میں بھی لا سکتے ہیں اور یہ اس امت کا خاصہ ہے۔ (ابن حجر)

(حاشیہ صفحہ ہذا)

[1] فائدہ...... انفال "نفل" کی جمع ہے جس کے معنی زائد چیز کے ہیں، ابتداء میں رسول اکرم ﷺ کو اموال غنیمت میں ہر طرح کا تصرف کرنے کا اختیار حاصل تھا لیکن بعد میں یہ حکم "واعلموا انما غنمتم من شیء فان لِلّٰہ خمسہ و للرسول...... کے ذریعہ منسوخ کر دیا گیا اور آپ ﷺ کا اختیار فقط مال غنیمت کے خمس" کے اندر رہ گیا۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے ان کو انکار فرما دیا۔

وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ نَزَلَتْ فِيَّ اَرْبَعُ آيَاتٍ اَصَبْتُ سَيْفًا فَاَتٰى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفِّلْنِيهِ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ نَفِّلْنِيهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ ضَعْهُ فَقَامَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفِّلْنِيهِ اَؤُجْعَلُ كَمَنْ لَا غَنَاءَ لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ
(يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ)

روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میرے بارے میں چار آیتیں نازل ہوئیں۔ ایک دفعہ میں نے تلوار لی اور اسے لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ تلوار مجھے عطا فرمادیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے رکھ دو پھر جب میں کھڑا ہوا تو مجھے نبی ﷺ نے فرمایا: یہ تلوار تم نے جہاں سے لی اسے وہیں رکھ دو۔ تو میں کھڑا ہوا اور پھر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ تلوار مجھے عطا فرمادیں، کیا میں اس آدمی کی طرح ہو جاؤں گا کہ جس کا اس کے بغیر گزارہ نہیں۔ تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: جہاں سے تم نے یہ تلوار لی ہے اسے وہیں رکھ دو۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ لوگ آپ سے انفال کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ آپ فرمادیجئے کہ انفال اللہ اور رسول کے لیے ہے۔ [1]

۳۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً وَاَنَا فِيهِمْ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا اِبِلًا كَثِيرَةً فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمْ اثْنَا عَشَرَ بَعِيرًا اَوْ اَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلُوا بَعِيرًا بَعِيرًا۔

۳۹...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے قبیلہ نجد کی طرف ایک لشکر بھیجا اور ان میں میں بھی تھا تو وہاں ہم نے مال غنیمت کے بہت سے اونٹ پائے تو ان سب کے حصہ میں بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ اونٹ آئے اور ایک اونٹ زائد بھی ملا۔ [2]

۴۰...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ وَفِيهِمُ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَّ سُهْمَانَهُمْ بَلَغَتِ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنُفِّلُوا سِوٰى ذٰلِكَ بَعِيرًا فَلَمْ يُغَيِّرْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

۴۰...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ نجد کی طرف ایک سریہ بھیجا اور ان میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے تو ان کے حصہ میں (وہاں سے) بارہ اونٹ آئے اور اس کے علاوہ ایک اونٹ زیادہ تو رسول اللہ ﷺ نے اس تقسیم میں کوئی تبدیلی نہیں فرمائی۔

---

[1] فائدہ...... اس حدیث میں آپ علیہ السلام کے انکار اور منع کرنے کے باوجود حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو سوال بار بار کرتے رہے اس کا مطلب بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپ علیہ السلام کے منع کرنے کو نہی تحریمی نہیں سمجھے تھے۔ اگر وہ یہ سمجھتے کہ یہ منع کرنا تحریماً ہے تو ہر گز دوبارہ سوال نہیں کرتے۔ یا یہ کہ وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ آپ علیہ السلام کو میرے غنیٰ کے بارے میں علم نہیں ہے ہذا بار بار سوال کرتے رہے اور آپ ﷺ منع فرماتے رہے حتیٰ کہ آیت نازل ہو گئی۔　(تکملہ)

[2] فائدہ...... نفل کے محل کے بارے میں اختلاف ہے، احناف کے نزدیک مسئلہ یہ ہے کہ نفل کا اگر امام نے غنیمت کے ذخیرہ کرنے کے بعد اعلان کیا ہو تو اس صورت میں خمس کے چار حصہ کر کے اس میں سے نفل دیا جائے گا لیکن اگر پہلے اعلان کیا ہو تو اس صورت میں خمس سے دیا جائے گا۔

٤١......وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً اِلَى نَجْدٍ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَاَصَبْنَا اِبِلًا وَغَنَمًا فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَنَفَّلَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعِيرًا بَعِيرًا۔

۴۱...حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ نجد کی طرف ایک سریہ (لشکر) بھیجا تو میں بھی ان میں مل کر نکل گیا۔ تو وہاں ہمیں بہت سے اونٹ اور بکریاں ملیں۔ ہمارے حصہ میں بارہ بارہ اونٹ آئے اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک ایک اونٹ زیادہ عطا فرمایا۔

٤٢......وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

و حَدَّثَنَاه اَبُو الرَّبِيعِ وَاَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ اِلَى نَافِعٍ اَسْاَلُهُ عَنِ النَّفَلِ فَكَتَبَ اِلَيَّ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي مُوسٰى ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ۔

۴۲......حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان تمام سندوں کے ساتھ انہی سابقہ حدیثوں کی طرح یہ حدیث (کہ آپ ﷺ نے ایک سریہ روانہ فرمایا جس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے اور ہم کو اس سریہ میں اونٹ اور بکریاں بطور غنیمت ملیں اور ہر ایک کے حصہ میں بارہ بارہ اونٹ آئے......الخ) نقل کی گئی ہے۔

٤٣......وحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِسُرَيْجٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ نَفَّلَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ نَفَلًا سِوَى نَصِيبِنَا مِنَ الْخُمُسِ فَاَصَابَنِي شَارِفٌ وَالشَّارِفُ الْمُسِنُّ الْكَبِيرُ۔

۴۳......حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد (ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خمس میں سے ہمارا جو حصہ بنتا تھا اس کے علاوہ بھی آپ ﷺ نے ہمیں عطا فرمایا تو مجھے شارف ملا اور شارف بڑی عمر کا اونٹ ہوتا ہے۔

٤٤......وحَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَفَّلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ رَجَاءٍ۔

۴۴......حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ کو غنیمت کا مال عطا فرمایا۔ آگے امام ابن رجا کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث مبارکہ منقول ہے۔

٤٥ــــ وحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَدْ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِاَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوٰى قَسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ وَالْخُمْسُ فِي ذٰلِكَ وَاجِبٌ كُلِّهِ ـ

۴۵...... حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سرایہ میں جن کو بھیجتے ان میں سے کچھ کو ان کے مال غنیمت میں حصہ کے علاوہ کچھ خاص طور پر بھی عطا فرماتے اور خمس پورے لشکر کیلئے واجب تھا۔

باب ـ ۱۴۳ باب استحقاق القاتل سلب القتيل

قاتل کا مقتول کے سامان کے مستحق ہونے کے بیان میں

٤٦ــــ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِي مُحَمَّدٍ الاَنْصَارِيِّ وكَانَ جَلِيسًا لِاَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ اَبُو قَتَادَةَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ ـ

۴۶...... حضرت ابو محمد انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور وہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھی تھے انہوں نے کہا کہ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اور پھر حدیث بیان کی۔

٤٧ــــ وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ اَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلٰى اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ قَالَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ ـ

۴۷...... حضرت ابو محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مولیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اور گذشتہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

٤٨ــــ وحَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ وَاللَّفْظُ لَه قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيرِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِي مُحَمَّدٍ مَوْلٰى اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ جَوْلَةٌ قَالَ فَرَاَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَدَرْتُ اِلَيْهِ حَتّٰى اَتَيْتُهُ مِنْ

۴۸...... حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ حنین[1] (کے موقعہ پر جہاد) کے لیے نکلے تو جب (کافروں سے) ہمارا مقابلہ ہوا تو مسلمانوں کو کچھ شکست ہوئی۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ مشرکوں میں سے ایک آدمی مسلمانوں میں سے ایک آدمی پر چڑھائی کئے ہوئے ہے۔ میں اس کی طرف گھوما یہاں تک کہ اس کے پیچھے سے آکر اس کی شہ رگ پر تلوار ماری اور وہ میری طرف بڑھا اور اس نے مجھے پکڑ لیا اور اس نے مجھے اتنا دبایا کہ میں اس سے موت کا ذائقہ محسوس کرنے لگا لیکن اس نے مجھے فوراً ہی چھوڑ دیا اور وہ مر گیا (پھر اس کے بعد جاکر) میں حضرت

[1] فائدہ...... اس حدیث میں اشارہ اس واقعہ کی طرف ہے کہ جب جنگ حنین میں ابتداءً مسلمانوں کو ہزیمت اٹھانی پڑی تھی تو آپ علیہ السلام اور آپ کے ساتھ ایک جماعت اس موقعہ پر بھی ثابت قدم تھی اور پھر اللہ رب العزت نے کامیاب کیا تھا۔ (تکملہ)

وَرَائِهِ فَضَرَبْتُهُ عَلَى حَبْلِ عَاتِقِهِ وَاَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِي ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَاَرْسَلَنِي فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ مَا لِلنَّاسِ فَقُلْتُ اَمْرُ اللهِ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ رَجَعُوا وَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ -

قَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ الثَّالِثَةَ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا لَكَ يَا اَبَا قَتَادَةَ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللهِ سَلَبُ ذٰلِكَ الْقَتِيلِ عِنْدِي فَاَرْضِهِ مِنْ حَقِّهِ وَقَالَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَا هَا اللهِ اِذًا[1] لَا يَعْمِدُ[2] اِلَى اَسَدٍ مِنْ اُسُدِ اللهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللهِ وَعَنْ رَسُولِهِ فَيُعْطِيكَ سَلَبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَدَقَ فَاَعْطِهِ اِيَّاهُ فَاَعْطَانِي -

قَالَ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِي بَنِي سَلِمَةَ فَاِنَّهُ لَاَوَّلُ مَالٍ تَاَثَّلْتُهُ فِي الْاِسْلَامِ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ كَلَّا لَا يُعْطِيهِ اُضَيْبِعَ مِنْ قُرَيْشٍ وَيَدَعُ اَسَدًا مِنْ اُسُدِ اللهِ -

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مل گیا تو انہوں نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کا حکم پھر (کچھ دیر بعد) لوگ واپس لوٹ آئے اور رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور فرمایا کہ جو آدمی کسی کافر کو قتل کرے اور اس قتل پر اس کے پاس گواہ بھی موجود ہوں (تو مقتول سے چھینا ہوا) سامان اسی کا ہے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا: کون ہے جو میری گواہی دے؟ پھر میں بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے پھر اسی طرح فرمایا میں پھر کھڑا ہو گیا اور کہا: کون ہے جو میری گواہی دے؟ پھر میں بیٹھ گیا۔ پھر آپ ﷺ نے تیسری مرتبہ اسی طرح فرمایا میں پھر کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو قتادہ! تجھے کیا ہو گیا ہے؟ میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں پورا واقعہ بیان کر دیا۔ لوگوں میں سے ایک آدمی کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! اس نے سچ کہا ہے اور مقتول کا سامان میرے پاس ہے۔ اب آپ ﷺ اسے منا لیں کہ یہ اپنے حق سے دستبردار ہو جائے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے: نہیں! اللہ کی قسم! ہر گز نہیں۔ ایک اللہ کا شیر، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے لڑے اور مقتول سے چھینا ہوا مال تجھے دے دے (نہیں ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سچ کہہ رہے ہیں (اب وہ مال) تو ان کو دے دے اس نے (آپ ﷺ کے حکم کے مطابق) وہ مال مجھے دے دیا۔ ابو قتادہ فرماتے ہیں میں نے زرہ بیچ کر اس کی قیمت سے بنی سلمہ کے محلّہ میں ایک باغ خریدا اور میرا یہ پہلا مال تھا جو اسلام (کی برکت سے) مجھے ملا اور لیث کی حدیث میں ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہر گز نہیں! آپ ﷺ یہ مال قریش کی ایک لومڑی کو نہیں دیں گے اور اللہ تعالیٰ کے شیروں میں سے ایک شیر کو نہیں چھوڑیں گے۔

---

1. **قولہ لا ھا اللہ اذاً**...... الخ- اس طرح کے جملے عام طور سے اہل عرب قسم کے طور پر استعمال کرتے تھے اس میں دراصل "واؤ" کو "ھا" سے بدل دیا گیا ہے ورنہ در حقیقت جملہ یوں تھا کہ "لا واللہ اذن"، اور اہل عرب کا یہ عام معمول تھا کہ کسی اہم بات پر اس طرح کا جملہ قسم کھانے کے لئے بولا کرتے تھے۔ (تکملہ)
2. **قولہ لا یعمد**...... الخ- اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ ہرگز اس کا ارادہ بھی نہیں کر سکتے کہ ایک مسلمان اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمن سے لڑے اور اس کا مال بغیر اس کی خوشی کے کسی دوسرے کو دے دیا جائے ایسا ہر گز نہیں ہو سکتا۔

٤٩...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ اَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهُ قَالَ بَيْنَا اَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ نَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَاِذَا اَنَا بَيْنَ غُلَامَيْنِ مِنَ الاَنْصَارِ حَدِيثَةٍ اَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ اَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي اَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ اَبَا جَهْلٍ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ وَمَا حَاجَتُكَ اِلَيْهِ يَا ابْنَ اَخِي قَالَ اُخْبِرْتُ اَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَئِنْ رَاَيْتُه لا يُفَارِقُ سَوَادِي سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الاَعْجَلُ مِنَّا -

قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذَلِكَ فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ مِثْلَهَا قَالَ فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ نَظَرْتُ اِلى اَبِي جَهْلٍ يَزُولُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ اَلا تَرَيَانِ هذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي تَسْاَلانِ عَنْهُ قَالَ فَابْتَدَرَاهُ فَضَرَبَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا حَتَّى قَتَلاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا اِلى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاَخْبَرَاهُ فَقَالَ اَيُّكُمَا قَتَلَهُ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اَنَا قَتَلْتُ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالا لا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلاكُمَا قَتَلَه وَقَضَى بِسَلَبِه لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَالرَّجُلانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ وَمُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ -

٤٩...... حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے دن میں صف میں کھڑا تھا۔ میں اپنے دائیں اور بائیں کیا دیکھتا ہوں کہ انصار کے دو نوجوان لڑکے کھڑے ہیں۔ میں نے گمان کیا کہ کاش کہ میں طاقتور آدمیوں کے درمیان کھڑا ہوتا تو زیادہ بہتر تھا اسی دوران ان میں سے ایک لڑکے نے میری طرف اشارہ کر کے کہا: اے چچا جان! کیا آپ ابو جہل کو جانتے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں! اور اے بھتیجے! تجھے اس سے کیا کام؟ اس نے کہا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا ہے۔ اس ذات کی قسم جسکے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے اگر میں اسکو دیکھ لوں، میرا جسم اسکے جسم سے علیحدہ نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ ہم میں سے جس کی موت جلدی آئی ہے وہ مر نہ جائے۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ فرماتے ہیں کہ مجھے اسکی بات سے تعجب ہوا۔ اسی دوران میں دوسرے لڑکے نے مجھے اشارہ کر کے اسی طرح کہا۔ حضرت عبدالرحمٰن نے کہا کہ ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ میری نظر ابو جہل کی طرف پڑی۔ وہ لوگوں میں گھوم رہا تھا میں نے ان لڑکوں سے کہا: کیا تم دیکھ نہیں رہے کہ یہ وہی ابو جہل ہے جس کے بارے میں تم مجھ سے پوچھ رہے تھے۔ (یہ سنتے ہی) وہ فوراً اس کی طرف جھپٹے اور تلواریں مار مار کر اسے قتل کر ڈالا پھر وہ دونوں لڑکے رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹے اور آپ ﷺ کو اس کی خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں میں سے کس نے اسے قتل کیا؟ دونوں سے ہر ایک نے کہا میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم دونوں نے اپنی اپنی تلوار سے اس کا خون صاف کر دیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں! آپ ﷺ نے دونوں کی تلواروں کو دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں نے ابو جہل کو قتل کیا ہے اور آپ ﷺ نے حضرت معاذ بن عمرو بن جموح کو ابو جہل سے چھینا ہوا مال دینے کا حکم فرمایا اور یہ دونوں لڑکے معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ [1]

٥٠...... وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ

٥٠...... حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ قبیلہ حمیر کے ایک آدمی نے دشمنوں کے ایک آدمی کو قتل کر دیا اور جب اس نے اس کا سامان (بطور غنیمت) لینے کا ارادہ کیا تو

[1] فائدہ...... قوله كلاكما قتله- یہ اس وجہ سے ارشاد فرمایا کہ اگرچہ قتل حقیقت میں ایک نے کیا تھا لیکن چونکہ حملہ دونوں نے کیا تھا لہٰذا دوسرے کی تطییبِ قلب اور دلجوئی کیلئے فرمایا کہ "تم دونوں نے قتل کیا ہے"۔ (تکملہ)

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ حِمْيَرَ رَجُلًا مِنَ الْعَدُوِّ فَاَرَادَ سَلَبَهُ فَمَنَعَهُ خَالِدُ ابْنُ الْوَلِيدِ وَكَانَ وَالِيًا عَلَيْهِمْ فَاَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ لِخَالِدٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تُعْطِيَهُ سَلَبَهُ قَالَ اسْتَكْثَرْتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ادْفَعْهُ اِلَيْهِ فَمَرَّ خَالِدٌ بِعَوْفٍ فَجَرَّ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ هَلْ اَنْجَزْتُ لَكَ مَا ذَكَرْتُ لَكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتُغْضِبَ فَقَالَ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ هَلْ اَنْتُمْ تَارِكُونَ لِي اُمَرَائِي اِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتُرْعِيَ اِبِلًا اَوْ غَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ سَقْيَهَا فَاَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَعَتْ فِيهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهُ وَتَرَكَتْ كَدْرَهُ فَصَفْوُهُ لَكُمْ وَكَدْرُهُ عَلَيْهِمْ۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سامان کو روک لیا۔ وہ ان پر نگران تھے پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ ﷺ کو اس کی خبر دی تو آپ ﷺ نے حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ تجھے کس نے اس کا سامان دینے سے منع کیا؟ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے (اس سامان کو) بہت زیادہ سمجھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے سامان دے دو۔ پھر حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چادر کھینچی پھر فرمایا: کیا میں نے جو رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تھا وہی ہوا ہے نا؟ رسول اللہ ﷺ نے یہ بات سن لی۔ آپ ﷺ ناراض ہو گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے خالد! تو اسے نہ دے۔ اے خالد! تو اسے نہ دے (اور آپ ﷺ نے فرمایا) کیا تم میرے نگرانوں کو چھوڑنے والے ہو؟ کیونکہ تمہاری اور ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے اونٹ یا بکریاں چرانے کیلئے لیں پھر (ان جانوروں) کے پانی پینے کا وقت دیکھ کر ان کو حوض پر لایا اور انہوں نے پانی پینا شروع کر دیا تو صاف صاف پانی انہوں نے پی لیا اور تلچھٹ چھوڑ دیا تو صاف یعنی عمدہ چیزیں تمہارے لیے ہیں اور بری چیزیں نگرانوں کے لیے ہیں۔

۵۱...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ مَنْ خَرَجَ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فِي غَزْوَةِ مُؤْتَةَ وَرَافَقَنِي مَدَدِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ عَوْفٌ فَقُلْتُ يَا خَالِدُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّي اسْتَكْثَرْتُه -

۵۱...... حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں کے ساتھ نکلا کہ جو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ غزوۂ موتہ میں نکلے اور یمن سے مجھے مدد ملی اور پھر اسی طرح نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے حدیث نقل کی اور اس حدیث میں ہے کہ حضرت عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: اے خالد! کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے قاتل کو مقتول کا سلب دلوایا ہے؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں لیکن میں اسے زیادہ سمجھتا ہوں۔

۵۲...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي

۵۲...... حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مل کر قبیلہ ہوازن سے جہاد کیا۔ اسی

اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي اَبِي سَلَمَةُ بْنُ الاَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ هَوَازِنَ فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَضَحّٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ [1] عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ فَاَنَاخَهُ ثُمَّ انْتَزَعَ طَلَقًا مِنْ حَقَبِهِ فَقَيَّدَ بِهِ الْجَمَلَ ثُمَّ تَقَدَّمَ يَتَغَدّٰى مَعَ الْقَوْمِ وَجَعَلَ يَنْظُرُ وَفِينَا ضَعْفَةٌ وَرِقَّةٌ فِي الظَّهْرِ وَبَعْضُنَا مُشَاةٌ اِذْ خَرَجَ يَشْتَدُّ فَاَتٰى جَمَلَهُ فَاَطْلَقَ قَيْدَهُ ثُمَّ اَنَاخَهُ وَقَعَدَ عَلَيْهِ فَاَثَارَهُ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ عَلٰى نَاقَةٍ وَرْقَاءَ قَالَ سَلَمَةُ وَخَرَجْتُ اَشْتَدُّ فَكُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ النَّاقَةِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى كُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى اَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَاَنَخْتُهُ فَلَمَّا وَضَعَ رُكْبَتَهُ فِي الاَرْضِ اخْتَرَطْتُ سَيْفِي فَضَرَبْتُ رَاْسَ الرَّجُلِ فَنَدَرَ ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ اَقُودُهُ عَلَيْهِ رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ فَاسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ مَعَهُ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ قَالُوا ابْنُ الاَكْوَعِ قَالَ لَهُ سَلَبُهُ اَجْمَعُ ـ

دوران میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صبح ناشتہ کر رہے تھے کہ ایک آدمی سرخ اونٹ پر سوار ہو کر حاضر خدمت ہوا پھر اس آدمی نے اس اونٹ کو بٹھایا پھر ایک تسمہ اس کی کمر میں سے نکالا اور اسے باندھ دیا پھر وہ آگے بڑھا اور ہمارے ساتھ کھانے میں شریک ہو گیا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا اور ہم لوگ کمزور اور سواریوں سے خالی تھے اور کچھ ہم میں سے پیدل بھی تھے۔ اتنے میں وہ جلدی سے نکلا اور اپنے اونٹ کے پاس آیا اور اس کا تسمہ کھولا پھر اس اونٹ کو بٹھایا اور اس پر بیٹھا اور اونٹ کو کھڑا کیا اور پھر اسے لے کر بھاگ پڑا۔ ایک آدمی نے خاکی رنگ کی اونٹنی پر اس کا پیچھا کیا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں بھی جلدی میں نکلا (یعنی اس کے پیچھے بھاگا، پہلے) میں اس اونٹنی کی سرین کے پاس ہو گیا پھر میں اور آگے بڑھا یہاں تک کہ میں اونٹ کی سرین کے بالکل پاس پہنچ گیا پھر میں اور آگے بڑھا یہاں تک کہ میں نے اس اونٹ کی نکیل پکڑ لی اور میں نے اسے بٹھایا اور جیسے ہی اس نے اپنا گھٹنا زمین پر ٹیکا میں نے اپنی تلوار کھینچ لی اور اس آدمی کے سر پر ماری، وہ ڈھیر ہو گیا پھر میں اونٹ اس کے کجاوے اور اسلحہ سمیت لے کر آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اور آپ ﷺ کے ساتھ لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے میرا استقبال کیا اور فرمایا: کس آدمی نے قتل کیا ہے؟ تو سب نے عرض کیا: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا سارا سامان (سلب) سلمہ بن اکوع کا ہے۔

باب-۱۴ باب التنفيل وفداء المسلمين بالاسارى

انعام دے کر مسلمان قیدیوں کو چھڑانے کے بیان میں

۵۳...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ غَزَوْنَا فَزَارَةَ وَعَلَيْنَا اَبُو بَكْرٍ اَمَّرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْنَا فَلَمَّا كَانَ بَيْنَنَا

۵۳...... حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ ہم نے قبیلہ فزارہ کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرپرستی میں جہاد کیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے ہم پر امیر بنایا تھا۔ تو جب ہمارے اور پانی

---

[1] فائدہ...... قوله اذ جاء رجل- یہ شخص ایک جاسوس تھا اور امام بخاری کی روایت سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا نام ابو العمیس تھا۔ (تکملہ) نیز اس حدیث سے یہ بھی پتہ چلا کہ حربی جاسوس کو قتل کرنا جائز ہے۔ (تکملہ)

وَبَيْنَ الْمَاءِ سَاعَةٌ اَمَرَنَا اَبُو بَكْرٍ فَعَرَّسْنَا ثُمَّ شَنَّ الْغَارَةَ فَوَرَدَ الْمَاءَ فَقَتَلَ مَنْ قَتَلَ عَلَيْهِ وَسَبى وَاَنْظُرُ اِلى عُنُقٍ مِنَ النَّاسِ فِيهِمُ الذَّرَارِيُّ فَخَشِيتُ اَنْ يَّسْبِقُونِي اِلَى الْجَبَلِ فَرَمَيْتُ بِسَهْمٍ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْجَبَلِ فَلَمَّا رَاَوُا السَّهْمَ وَقَفُوا فَجِئْتُ بِهِمْ اَسُوقُهُمْ وَفِيهِمُ امْرَاَةٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ عَلَيْهَا قَشْعٌ مِنْ اَدَمٍ قَالَ الْقَشْعُ النِّطَعُ مَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا مِنْ اَحْسَنِ الْعَرَبِ فَسُقْتُهُمْ حَتّى اَتَيْتُ بِهِمْ اَبَا بَكْرٍ فَنَفَّلَنِي اَبُو بَكْرٍ ابْنَتَهَا فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَلَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي السُّوقِ فَقَالَ يَا سَلَمَةُ هَبْ لِيَ الْمَرْاَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَعْجَبَتْنِي وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا ثُمَّ لَقِيَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْغَدِ فِي السُّوقِ فَقَالَ لِي يَا سَلَمَةُ هَبْ لِيَ الْمَرْاَةَ لِلّٰهِ اَبُوكَ فَقُلْتُ هِيَ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَبَعَثَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِلى اَهْلِ مَكَّةَ فَفَدى بِهَا نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا اُسِرُوا بِمَكَّةَ ۔

کے درمیان ایک گھڑی کا فاصلہ باقی رہ گیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں حکم فرمایا۔ ہم رات کے آخری حصہ میں اتر پڑے اور پھر ہمیں [1] ہر طرف سے حملہ کرنے کا حکم فرمایا(اور قبیلہ فزارہ کے لوگوں کے)پانی پر پہنچے۔ پس وہاں جو قتل ہو گیا سو وہ قتل ہو گیا اور کچھ لوگ قید ہوئے اور میں ان لوگوں کی ایک جماعت کی طرف دیکھ رہا تھا کہ جس میں کافروں کے بچے اور عورتیں تھیں۔ مجھے ڈر لگا کہ کہیں وہ مجھ سے پہلے ہی پہاڑ تک نہ پہنچ جائیں تو میں نے ان کے اور پہاڑ کے درمیان ایک تیر پھینکا۔ جب انہوں نے تیر دیکھا تو سب ٹھہر گئے۔ میں ان سب کو گھیر کر لے آیا۔ ان لوگوں میں قبیلہ فزارہ کی ایک عورت تھی جو چمڑے کے کپڑے پہنے ہوئے تھی اور اس کے ساتھ عرب کی حسین ترین ایک لڑکی تھی۔ میں ان سب کو لے کر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر خدمت ہوا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ لڑکی انعام کے طور پر مجھے عنایت فرمادی۔ جب ہم مدینہ منورہ آگئے اور میں نے ابھی تک اس لڑکی کا کپڑا نہیں کھولا تھا کہ بازار میں رسول اللہ ﷺ سے میری ملاقات ہو گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلمہ! یہ لڑکی مجھے دے دو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! یہ لڑکی مجھے بڑی اچھی لگی ہے اور میں نے اس کا ابھی تک کپڑا نہیں کھولا۔ پھر اگلے دن میری ملاقات رسول اللہ ﷺ سے بازار میں ہو گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلمہ! وہ لڑکی مجھے دے دو، تیرا والد بہت اچھا آدمی تھا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ لڑکی آپ ﷺ کے لیے ہے اور اللہ کی قسم! میں نے تو ابھی اس کا کپڑا تک نہیں کھولا پھر (اس کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے وہ لڑکی مکہ والوں کو بھیج دی اور اس کے بدلہ میں بہت سے مسلمانوں کو چھڑایا جو کہ مکہ میں قید کردیئے گئے تھے۔

---

[1] فائدہ......قولہ ثم شن الغارۃ...... الخ-اس سے مراد یہ ہے کہ ہم نے ان پر حملہ کر دیا اور ان کو بکھیر دیا، دراصل اس لفظ کے معنی ہیں۔ پانی میں گھسنا اور اس کو خوب پھیلانا اور بکھیرنا، پھر اس معنی سے نکال کر اس جملہ کو اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جبکہ کسی پر حملہ کر کے ان کو متفرق کر دیا جائے۔

قولہ عنق من الناس- یہ جملہ اہل عرب میں جماعت کے لئے بولا جاتا ہے کہ کسی جماعت کا کچھ حصہ یا اس کے شرفاء و امراء ایک جگہ جمع ہوں تو ان کے بارے میں یہ جملہ استعمال کیا جاتا ہے۔

باب-۱۵

باب حكم الفيء
فئی کے حکم کے بیان میں

۵۴...... حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوهَا وَاَقَمْتُمْ فِيهَا فَسَهْمُكُمْ فِيهَا وَاَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ۔

۵۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جس گاؤں میں بھی آؤ اور اس میں ٹھہرو تو اس میں تمہارا حصہ بھی ہوگا اور جس گاؤں کے لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تو اس کا خمس اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے پھر باقی تمہارے لیے ہے۔ ❶

۵۵...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْاٰخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً فَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَةٍ وَمَا بَقِيَ يَجْعَلُهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

۵۵...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بنو نضیر کے اموال ان اموال میں سے تھے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر لوٹا دیا تھا۔ مسلمانوں نے ان کو حاصل کرنے کے لیے نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ ہی اونٹ اور یہ مال نبی ﷺ کے لیے مخصوص تھا۔ آپ ﷺ اپنے گھر والوں کے لیے سال کا خرچ اس میں سے نکال لیتے تھے اور باقی جو بچ جاتا تھا اسے اللہ کے راستے میں جہاد کی سواریوں اور ہتھیاروں کی تیاری وغیرہ میں خرچ کرتے تھے۔ ❷

۵۶...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الاِسْنَادِ۔

۵۶...... حضرت زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت کی طرح حدیث منقول ہے۔

---

❶ فائدہ...... اس حدیث میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مال غنیمت اور مالِ فئی میں فرق بیان فرمایا ہے وہ یہ کہ جس بستی یا شہر میں مسلمانوں کا لشکر پہنچا اور صلحاً اس شہر پر قبضہ کر لیا تو اس میں حاصل ہونے والا تمام مال "فئے" کہلائے گا، لیکن جس بستی یا شہر میں مسلمانوں کے لشکر نے جنگ کر کے اور قوت کے زور پر قبضہ کیا تو وہ غنیمت کہلائے گا۔ (تکملہ)

❷ فائدہ...... اس حدیث میں یہ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ مال فئے میں تمام اختیار حضور اکرم ﷺ کو ہے کہ وہ جس طرح چاہیں مسلمانوں کے مصالح میں خرچ کریں، دراصل اس بارے میں اختلاف ہے علماء کا کہ مال فئے کا مصرف کیا ہے؟ جمہور کے نزدیک یہ مسلمانوں کے عام مفاد میں خرچ ہوگا اور امام والی اور قاضی کو بھی دے سکتا ہے تاکہ وہ شہر یا علاقہ کے معاملات چل کریں اور ان کے نائبوں میں بھی دے سکتا ہے تاکہ وہ عام مسلمانوں کے مفاد مثلاً مساجد اور کنویں وغیرہ بنوائیں۔ (بدایۃ المجتہد)

۵۷...... وحدَّثني عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ مَالِكَ بْنَ اَوْسٍ حَدَّثَهُ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَجِئْتُهُ حِينَ تَعَالَى النَّهَارُ - قَالَ فَوَجَدْتُه فِي بَيْتِه جَالِسًا عَلى سَرِيرٍ مُفْضِيًا اِلى رِمَالِه مُتَّكِئًا عَلى وِسَادَةٍ مِنْ اَدَمٍ فَقَالَ لِي يَا مَالُ اِنَّهُ قَدْ دَفَّ اَهْلُ اَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ وَقَدْ اَمَرْتُ فِيهِمْ بِرَضْخٍ فَخُذْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ قَالَ قُلْتُ لَوْ اَمَرْتَ بِهٰذَا غَيْرِي قَالَ خُذْهُ يَا مَالُ قَالَ فَجَاءَ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ فَقَالَ عُمَرُ نَعَمْ فَاَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ قَالَ نَعَمْ فَاَذِنَ لَهُمَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ[1] بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا الْكَاذِبِ الْآثِمِ الْغَادِرِ الْخَائِنِ فَقَالَ الْقَوْمُ اَجَلْ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ - فَاقْضِ بَيْنَهُمْ وَاَرِحْهُمْ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَوْسٍ يُخَيَّلُ اِلَيَّ اَنَّهُمْ قَدْ كَانُوا قَدَّمُوهُمْ لِذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ اتَّئِدَا اَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي بِاِذْنِه تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُونَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا بِاللهِ الَّذِي بِاِذْنِه تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمَانِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ قَالا نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ اللهَ جَلَّ وَعَزَّ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ ﷺ بِخَاصَّةٍ لَمْ يُخَصِّصْ بِهَا اَحَدًا غَيْرَهُ قَالَ ﴿ مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِه مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى

۵۷...... حضرت زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت مالک بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے پیغام بھیج کر (بلوایا) میں دن چڑھے آپ کی خدمت میں آگیا۔ حضرت مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر میں خالی تخت پر چمڑے کا تکیہ لگائے بیٹھے ہیں فرمایا کہ اے مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تیری قوم کے کچھ آدمی جلدی جلدی میں آئے تھے میں نے ان کو کچھ سامان دینے کا حکم کر دیا ہے اب تم وہ مال لے کر ان کے درمیان تقسیم کر دو۔ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ میرے علاوہ کسی اور کو اس کام پر مقرر فرمادیں۔ آپ نے فرمایا: اے مالک! تم ہی لے لو۔ اسی دوران (آپ کا غلام) یرفاء اندر آیا اور اس نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! حضرت عثمان، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت زبیر اور حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہم حاضر خدمت ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ان کے لیے اجازت ہے۔ وہ اندر تشریف لائے پھر وہ غلام آیا اور عرض کیا کہ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما تشریف لائے ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اچھا انہیں بھی اجازت دے دو۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے اے امیر المؤمنین! میرے اور اس جھوٹے گناہ گار، دھوکے باز خائن کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔ لوگوں نے کہا: ہاں! اے امیر المؤمنین! ان کے درمیان فیصلہ کر دیں اور ان کو ان سے راحت دلائیں۔ حضرت مالک بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ میرا خیال ہے کہ ان دونوں حضرات یعنی حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن حضرات کو اسی لیے پہلے بھیجا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اس ذات کی قسم دیتا ہوں کہ جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (پیغمبروں کے مال میں سے ہمارے وارثوں کو کچھ

---

[1] فائدہ...... اقض بيني و بين...... الخ- اس واقعہ کی تفصیل کتابوں میں مذکور ہے، دراصل ان دونوں حضرات کا معاملہ حضور اکرم ﷺ کے مدینہ کے صدقات سے متعلق تھا کہ دونوں حضرات اس کی سرپرستی اور ولایت کے طلبگار تھے۔ (تکملہ)

فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ) مَا اَدْرِي هَلْ قَرَاَ الْآيَةَ الَّتِي قَبْلَهَا اَمْ لا قَالَ فَقَسَمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْنَكُمْ اَمْوَالَ بَنِي النَّضِيرِ فَوَاللهِ مَا اسْتَاْثَرَ عَلَيْكُمْ وَلا اَخَذَهَا دُوْنَكُمْ حَتّٰى بَقِيَ هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَاْخُذُ مِنْهُ نَفَقَةَ سَنَةٍ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ اُسْوَةَ الْمَالِ ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللهِ الَّذِي بِاِذْنِه تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ ذٰلِكَ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ نَشَدَ عَبَّاسًا وَعَلِيًّا بِمِثْلِ مَا نَشَدَ بِهِ الْقَوْمَ اَتَعْلَمَانِ ذٰلِكَ قَالا نَعَمْ قَالَ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ اَبُو بَكْرٍ اَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَجِئْتُمَا تَطْلُبُ مِيرَاثَكَ مِنِ ابْنِ اَخِيكَ وَيَطْلُبُ هٰذَا مِيرَاثَ امْرَاَتِه مِنْ اَبِيهَا فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ فَرَاَيْتُمَاهُ كَاذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا وَاللهُ يَعْلَمُ اِنَّه لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تُوُفِّيَ اَبُو بَكْرٍ وَاَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَوَلِيُّ اَبِي بَكْرٍ فَرَاَيْتُمَانِي كَاذِبًا آثِمًا غَادِرًا خَائِنًا وَاللهُ يَعْلَمُ اِنِّي لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ فَوَلِيتُهَا ثُمَّ جِئْتَنِي اَنْتَ وَهٰذَا وَاَنْتُمَا جَمِيعٌ وَاَمْرُكُمَا وَاحِدٌ فَقُلْتُمَا ادْفَعْهَا اِلَيْنَا فَقُلْتُ اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُهَا اِلَيْكُمَا عَلٰى اَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللهِ اَنْ تَعْمَلا فِيهَا بِالَّذِي كَانَ يَعْمَلُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاَخَذْتُمَاهَا بِذٰلِكَ قَالَ اَكَذٰلِكَ قَالا نَعَمْ قَالَ ثُمَّ جِئْتُمَانِي لِاَقْضِيَ بَيْنَكُمَا وَلا وَاللهِ لا اَقْضِي بَيْنَكُمَا [1] بِغَيْرِ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَاِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَرُدَّاهَا اِلَيَّ -

نہیں ملتا، جو ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے سب کہنے لگے کہ جی ہاں! پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے کہ میں تم دونوں کو قسم دیتا ہوں کہ جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں، کیا تم دونوں جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں بنایا جاتا، جو ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ سے ایک خاص بات کی تھی کہ جو آپ ﷺ کے علاوہ اور کسی سے نہیں کی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو جو دیہات والوں کے مال سے عطا فرمایا وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ہی حصہ ہے مجھے نہیں معلوم کہ اس سے پہلے کی آیت بھی انہوں نے پڑھی ہے یا نہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے تم لوگوں کے درمیان بنی نضیر کا مال تقسیم کر دیا ہے اور اللہ کی قسم! آپ ﷺ نے مال کو تم سے زیادہ نہیں سمجھا اور ایسے بھی نہیں کیا کہ وہ مال خود لے لیا ہو اور تم کو نہ دیا ہو یہاں تک یہ مال باقی رہ گیا تو رسول اللہ ﷺ اس مال میں سے اپنے ایک سال کا خرچ نکال لیتے پھر جو باقی بچ جاتا وہ بیت المال میں جمع ہو جاتا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تم کو اس اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں کیا تم کو یہ معلوم ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! پھر اسی طرح حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو قسم دی کہ کیا تم دونوں کو اس کا علم ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کا ولی ہوں اور تم دونوں اپنی وراثت لینے آئے ہو۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو اپنے بھتیجے (محمد ﷺ) کا حصہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بیوی (فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ

---

[1] فائدہ...... قولہ بغیر ذٰلك...... الخ - یعنی مطلب یہ ہے کہ اس میں تمہارے درمیان اس طرح تقسیم کرتا ہوں اور تم اس پر اس طرح ولایت اور سر پرستی کرو کہ ظاہراً ایسا معلوم ہو کہ میں نے زمین تمہارے درمیان تقسیم کر دی ہے تملیکاً۔

عنہا) کا حصہ ان کے باپ کے مال سے مانگتے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو کچھ ہم (پیغمبر) چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے اور تم ان کو جھوٹا، گناہ گار، دھوکے باز اور خائن سمجھتے ہو؟ اور اللہ جانتا ہے کہ وہ سچے، نیک اور ہدایت یافتہ تھے اور حق کے تابع تھے۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی اور میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ولی بنا اور تم نے مجھے بھی جھوٹا گناہ گار دھوکے باز اور خائن خیال کیا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں سچا، نیک، ہدایت یافتہ اور حق کا تابع ہوں اور میں اس مال کا بھی ولی ہوں اور پھر تم میرے پاس آئے تم بھی ایک ہو اور تمہارا معاملہ بھی ایک ہے۔ تم نے کہا کہ یہ مال ہمارے حوالے کر دیں۔ میں نے کہا کہ میں اس شرط پر مال تمہارے حوالے کروں گا کہ اس مال میں تم وہی کچھ کرو گے جو رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے اور تم نے یہ مال اسی شرط سے مجھ سے لیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا: کیا ایسا ہی ہے؟ ان دونوں حضرات نے کہا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم دونوں اپنے درمیان فیصلہ کرانے کے لیے میرے پاس آئے ہو۔ اللہ کی قسم! میں قیامت تک اس کے علاوہ اور کوئی فیصلہ نہیں کروں گا اگر تم سے اس کا انتظام نہیں ہو سکتا تو پھر یہ مال مجھے لوٹا دو۔

٥٨......حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ ابْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنَّهُ قَدْ حَضَرَ اَهْلُ اَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ بِنَحْوِ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ اَنَّ فِيهِ فَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً وَرُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ يَحْبِسُ قُوتَ اَهْلِهِ مِنْهُ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ مِنْهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ -

٥٨......حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میری طرف پیغام بھیجا اور فرمایا کہ تمہاری قوم کے کچھ لوگ میرے پاس آئے۔ اس سے آگے اسی طرح حدیث بیان فرمائی سوائے اس کے کہ اس روایت میں ہے: آپ ﷺ ان مالوں میں سے اپنے گھر والوں کے لیے ایک سال کا خرچ نکال لیتے تھے۔ معمر راوی فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنے گھر والوں کے لیے ایک سال کی خوراک (اس مال سے) رکھتے تھے۔ پھر جو مال بچتا اسے اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے لیے رکھتے تھے۔

باب-١٦ باب قول النبيّ ﷺ لا نورث ما تركنا فهو صدقة

نبی ﷺ کا فرمان: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے کے بیان میں

٥٩...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَيَسْأَلْنَهُ مِيرَاثَهُنَّ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ عَائِشَةُ لَهُنَّ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ ـ ❶

٥٩...... سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو نبی ﷺ کی (دیگر) ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے ارادہ کیا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف روانہ فرمائیں اور ان سے نبی ﷺ کی میراث میں سے اپنا حصہ طلب کریں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان (ازواج مطہرات) سے ارشاد فرماتی ہیں کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا:

ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

٦٠......حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ أَخْبَرَنَا حُجَيْنُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي هَذَا الْمَالِ ❷ وَإِنِّي وَاللهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ

٦٠......ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنی میراث کے بارے میں پوچھنے کیلئے پیغام بھیجا جو آپ ﷺ کو مدینہ اور فدک کے فئی اور خیبر کے خمس سے حصہ میں ملا تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہم کسی کو وارث نہیں چھوڑتے اور ہم جو چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے البتہ آلِ محمد ﷺ اس مال سے کھاتے رہیں گے اور میں اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کے صدقہ میں کسی چیز کی بھی تبدیلی نہیں کر سکتا۔ اس صورت سے جس صورت میں وہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تھی اور میں اس میں وہی معاملہ کروں گا جو رسول اللہ ﷺ اس کے بارے میں فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس (فدک

---

❶ فائدہ...... قوله ما تركنا فهو صدقة...... الخ-بظاہر یہ اسلئے فرمایا کیونکہ نبی پوری امت کا باپ ہوتا ہے اور اگر مال کی وراثت چھوڑتے تو وارث اس کے حق دار ہوتے اور طلب کرتے اور پوری امت وارث ہوتی تو اسلئے فرمایا کہ ہمارا وہ مال جو ہم چھوڑ کر جائیں صدقہ ہے اور پوری امت کیلئے ہے۔ (تکملہ)

❷ قوله انما يأكل ال محمد في هذا المال...... الخ-اس سے صراحتاً ثابت ہو گیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ علیہ السلام کے ترکہ میں سے حقداروں کو دینے سے کچھ بھی نہیں روکا۔ حتیٰ کہ اس کے منافع بھی انہیں جگہوں پر خرچ کئے جہاں آپ علیہ السلام نے لگائے تھے، ہاں البتہ یہ بات ضرور ہے کہ انہوں نے آپ علیہ السلام کے ارشاد "لا نورث" کی وجہ سے بطورِ وراثت کے کسی کو کچھ نہیں دیا تھا۔ (تکملہ)

اللہ ﷺ [1] فَاَبَى اَبُو بَكْرٍ اَنْ يَدْفَعَ اِلٰى فَاطِمَةَ شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلٰى اَبِي بَكْرٍ فِي ذٰلِكَ قَالَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ سِتَّةَ اَشْهُرٍ فَلَمَّا [2] تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا اَبَا بَكْرٍ وَصَلّٰى عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وِجْهَةٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ فَلَمَّا تُوُفِّيَتِ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوْهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ اَبِي بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ بَايَعَ تِلْكَ الْاَشْهُرَ فَاَرْسَلَ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ اَنِ ائْتِنَا وَلَا يَاْتِنَا مَعَكَ اَحَدٌ كَرَاهِيَةَ مَحْضَرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ عُمَرُ لِاَبِي بَكْرٍ وَاللهِ لَا تَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ وَمَا عَسَاهُمْ اَنْ يَفْعَلُوْا بِي اِنِّي وَاللهِ لَآتِيَنَّهُمْ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ اَبُو بَكْرٍ فَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَضِيْلَتَكَ وَمَا اَعْطَاكَ اللهُ وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللهُ اِلَيْكَ وَلٰكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْاَمْرِ وَكُنَّا نَحْنُ نَرٰى لَنَا حَقًّا لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُ اَبَا بَكْرٍ حَتّٰى فَاضَتْ عَيْنَا اَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا تَكَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي وَاَمَّا الَّذِي

وغیرہ) میں سے کوئی بھی چیز حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دینے سے انکار کر دیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس وجہ سے ناراضگی ہوئی۔ پس انہوں نے (حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بولنا) ترک کر دیا اور ان سے بات نہ کی یہاں تک کہ فوت ہو گئیں اور وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد چھ ماہ تک زندہ رہیں۔ جب وہ فوت وہ گئیں تو انہیں ان کے خاوند حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب نے رات کو ہی دفن کر دیا اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کی اطلاع نہ دی اور ان کا جنازہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود پڑھایا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے لوگوں کا فاطمہ کی زندگی میں کچھ میلان تھا۔ جب وہ فوت ہو گئیں تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کے رویہ میں کچھ تبدیلی محسوس کی تو انہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ صلح اور بیعت کا راستہ ہموار کرنا چاہا کیونکہ (علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ان مہینوں تک بیعت نہ کی تھی اور انہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ ہمارے پاس آؤ اور تمہارے سوا کوئی اور نہ آئے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنے کو ناپسند کرنے کی وجہ سے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! آپ ان کے پاس اکیلے نہ جائیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھے ان سے یہ امید نہیں کہ وہ میرے ساتھ کوئی ناروا سلوک کریں گے۔ میں اللہ کی قسم! ان کے پاس ضرور جاؤں گا۔ پس حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے پاس

---

[1] قولہ فأبى ابا بكر ان يدفع فاطمة شيئًا- مراد یہ کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بطور وراثت کے ان کو کچھ نہیں دیا اور اگلی عبارت کے بارے میں شراح حدیث لکھتے ہیں کہ یہ راوی نے اپنی فہم کے مطابق کہا ہے ورنہ در حقیقت معاملہ اس طرح نہیں تھا جو کہ دوسری روایت سے پتہ چلتا ہے۔ (تکملہ)

[2] قولہ توفيت دفنها زوجها علي بن ابي طالب ليلاً- حضرت مولانا تقی عثمانی مد ظلہم تکملہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ بظاہر رات کو اسلئے دفن کیا تاکہ پردہ رہے یہ مقصد نہیں تھا کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم نہ ہو، کیونکہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مرض الموت میں ان کی عیادت اور تیمارداری کرتی رہیں اور حضرت فاطمہؓ کی وصیت کے مطابق انتقال کے بعد غسل بھی انہوں نے ہی دیا تو حضرت ابو بکرؓ کو تو معلوم ہو گیا ہوگا، لہٰذا یہ کہنا کہ ان کو نہیں بتایا یہ راوی کا اضافہ لگتا ہے۔ (واللہ اعلم)

شَجَرَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَمْوَالِ فَاِنِّي لَمْ آلُ فِيهَا عَنِ الْحَقِّ وَلَمْ اَتْرُكْ اَمْرًا رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُهُ فِيهَا اِلَّا صَنَعْتُهُ فَقَالَ عَلِيٌّ لِاَبِي بَكْرٍ مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةُ لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا صَلَّى اَبُو بَكْرٍ صَلَاةَ الظُّهْرِ رَقِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَشَهَّدَ وَذَكَرَ شَاْنَ عَلِيٍّ وَتَخَلُّفَهُ عَنِ الْبَيْعَةِ وَعُذْرَهُ بِالَّذِي اعْتَذَرَ اِلَيْهِ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ فَعَظَّمَ حَقَّ اَبِي بَكْرٍ وَاَنَّهُ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِي صَنَعَ نَفَاسَةً عَلَى اَبِي بَكْرٍ وَلَا اِنْكَارًا لِلَّذِي فَضَّلَهُ اللّٰهُ بِهٖ وَلٰكِنَّا كُنَّا نَرٰى لَنَا فِي الْاَمْرِ نَصِيبًا فَاسْتُبِدَّ عَلَيْنَا بِهٖ فَوَجَدْنَا فِي اَنْفُسِنَا فَسُرَّ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُونَ وَقَالُوا اَصَبْتَ فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ اِلٰى عَلِيٍّ قَرِيبًا حِينَ رَاجَعَ الْاَمْرَ الْمَعْرُوفَ -

تشریف لے گئے۔ تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب نے کلمہ شہادت پڑھا پھر کہا: اے ابو بکر! تحقیق ہم آپ کی فضیلت پہچان چکے ہیں، جو اللہ نے آپ کو عطا کیا ہے اسے جانتے ہیں اور جو بھلائی آپ کو عطا کی گئی ہے ہم اس کی رغبت نہیں کرتے۔ اللہ نے آپ ہی کے سپرد کی ہے لیکن آپ نے خود ہی یہ خلافت حاصل کر لی اور ہم اپنے لیے رسول اللہ ﷺ کی قرابت داری کی وجہ سے (خلافت) کا حق سمجھتے تھے۔ پس اسی طرح وہ (علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد) جب حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گفتگو کی تو کہا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، میرے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی قرابت کے ساتھ حسن سلوک کرنا اپنی قرابت سے زیادہ محبوب ہے۔ بہر حال ان اموال کا معاملہ جو میرے اور تمہارے درمیان ہوا ہے اس میں بھی میں نے کسی کے حق کو ترک نہیں کیا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو جس معاملہ میں جس طرح کرتے دیکھا میں نے بھی اس معاملہ کو اسی طرح سرانجام دیا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: آج سہ پہر کے وقت آپ سے بیعت کرنے کا وقت ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ظہر کی نماز ادا کی منبر پر چڑھے اور کلمہ شہادت پڑھا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معاملہ اور بیعت سے رہ جانے کا قصہ اور وہ عذر بیان کیا جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے سامنے پیش کیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابو طالب نے استغفار کیا اور کلمہ شہادت پڑھا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق کی عظمت کا اقرار کیا اور بتایا کہ میں نے جو کچھ کیا وہ اس وجہ سے نہیں کیا کہ مجھے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت پر شک تھا اور نہ اس فضیلت سے انکار کی وجہ سے جو انہیں اللہ نے عطا کی ہے بلکہ ہم اس امر (خلافت) میں اپنا حصہ خیال کرتے تھے اور ہمارے مشورہ کے بغیر ہی حکومت بنا لی گئی جس کی وجہ سے ہمارے دلوں میں رنج پہنچا۔ مسلمان یہ

سن کر خوش ہوئے اور انہوں نے کہا: آپ نے درست کیا ہے اور مسلمان پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب ہونے لگے، جب انہوں نے اس معروف راستہ کو اختیار کر لیا۔

٦١......حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ اَتَيَا اَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُمَا حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ اَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ لَهُمَا اَبُو بَكْرٍ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ مَعْنَى حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ فَعَظَّمَ مِنْ حَقِّ اَبِي بَكْرٍ وَذَكَرَ فَضِيلَتَهُ وَسَابِقَتَهُ ثُمَّ مَضَى اِلَى اَبِي بَكْرٍ فَبَايَعَهُ فَاَقْبَلَ النَّاسُ اِلَى عَلِيٍّ فَقَالُوا اَصَبْتَ وَاَحْسَنْتَ فَكَانَ النَّاسُ قَرِيبًا اِلَى عَلِيٍّ حِينَ قَارَبَ الْاَمْرَ الْمَعْرُوفَ۔

۶۱...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے ان سے رسول اللہ ﷺ کی میراث میں سے اپنے حصہ کا مطالبہ کیا اور وہ دونوں حضرات اس وقت فدک کی زمین اور خیبر کے حصہ میں سے اپنے حصہ کا مطالبہ کر رہے تھے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان دونوں سے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا پھر مذکورہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔ اس حدیث میں یہ ہے کہ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق پر ہونے کی عظمت اور ان کی فضیلت اور ان کی دین میں سبقت کا ذکر کیا پھر وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف گئے اور ان کی بیعت کی پھر لوگ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ نے صحیح اور اچھا کام کیا ہے تو لوگ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب ہو گئے جس وقت کہ انہوں نے یہ نیک کام کیا۔

٦٢......وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَاَلَتْ اَبَا بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا اَبُو بَكْرٍ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالَ وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سِتَّةَ اَشْهُرٍ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْاَلُ

۶۲...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ خبر دیتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ ﷺ کی بیٹی نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کے ترکہ میں سے جو اللہ نے آپ ﷺ کو بطور فئی دیا تھا، اس میراث کو آپ نے تقسیم کیا؟ تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہم (نبیوں اور رسولوں) کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد چھ ماہ زندہ رہیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کے اس ترکہ میں سے جو آپ ﷺ نے خیبر، فدک اور مدینہ کے صدقہ میں

أَبَابَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ وَصَدَقَتِه بِالْمَدِينَةِ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ عَلَيْهَا ذٰلِكَ وَقَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْمَلُ بِه إِلا عَمِلْتُ بِهِ إِنِّي أَخْشَى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ أَمْرِه أَنْ أَزِيغَ فَأَمَّا صَدَقَتُهُ بِالْمَدِينَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ إِلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَغَلَبَهُ عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَأَمَّا خَيْبَرُ وَفَدَكُ فَأَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانَتَا لِحُقُوقِهِ الَّتِي تَعْرُوهُ وَنَوَائِبِه وَأَمْرُهُمَا إِلَى مَنْ وَلِيَ الْأَمْرَ قَالَ فَهُمَا عَلَى ذٰلِكَ إِلَى الْيَوْمِ ـ

سے چھوڑا تھا اس میں سے اپنے حصہ کا حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کرتی رہیں تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو یہ دینے سے انکار کیا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں کوئی وہ عمل نہیں چھوڑوں گا کہ جو رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا، سوائے اس کے کہ میں اسی پر عمل کروں گا کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں نے آپ ﷺ کے کیے ہوئے کسی عمل کو چھوڑا تو میں گمراہ ہو جاؤں گا اور جو مدینہ کے صدقات ہیں تو وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دے دیئے ہیں اور ان پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا غلبہ ہے اور خیبر اور فدک کے مال کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے پاس رکھا اور فرمایا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے صدقات ہیں جن کو آپ ﷺ اپنے حقوق اور ملکی ضروریات میں خرچ کرتے تھے اور یہ اس کی تولیت (یعنی زیر نگرانی) میں رہیں گے کہ جو مسلمانوں کا خلیفہ ہو گا تو آج تک ان کے ساتھ یہی معاملہ ہے۔

٦٣...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي[1] وَمُؤْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ ـ

۶۳...... ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری وراثت میں سے ایک دینار بھی کسی کو نہیں دے سکتے اور میری ازواج (مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن) اور میرے عامل کے اخراجات کے بعد میرے مال میں سے جو کچھ بچے گا تو وہ صدقہ ہو گا۔

٦٤...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ ـ

۶۴...... حضرت ابو الزنادؒ سے اس سندوں کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت منقول ہے۔

٦٥...... وحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ ـ

۶۵...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو کچھ ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔

---

[1] فائدہ...... قوله مؤنة عاملي...... الخ- یہاں عامل سے مراد راجح قول کے مطابق آپ کے بعد کے خلیفہ ہیں، اگرچہ بعض حضرات نے اس سے مراد باغات کے عامل کو اس کا مصداق قرار دیا ہے۔ (تکملہ)

باب-۱۷ باب كيفيّة قسمة الغنيمة بين الحاضرين

حاضرین (مجاہدین) کے درمیان مالِ غنیمت کو تقسیم کرنے کے طریقہ کے بیان میں

۶۶...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ كِلاهُمَا عَنْ سُلَيْمٍ قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ اَخْضَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَسَمَ فِي النَّفَلِ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا -

۶۶...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مالِ غنیمت میں سے گھوڑے کے لئے دو حصے اور آدمی کے لیے ایک حصہ تقسیم (مقرر) فرمایا ہے۔

۶۷...... وحَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بِهٰذَا الاسْنَادِ مِثْلَه وَلَمْ يَذْكُرْ فِي النَّفَلِ -

۶۷...... حضرت عبیداللہ نے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے اور اس روایت میں "نفل" یعنی مالِ غنیمت کا ذکر نہیں۔

باب-۱۸ باب الامداد بالملائكة في غزوة بدر واباحة الغنائم

غزوۂ بدر میں فرشتوں کے ذریعہ امداد اور غنیمت کے مال کے مباح ہونے کے بیان میں

۶۸...... حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي اَبُو زُمَيْلٍ هُوَ سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِلَى الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ اَلْفٌ وَاَصْحَابُهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَتِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْه فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّه اللهُمَّ اَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي اللهُمَّ آتِ مَا وَعَدْتَنِي اللهُمَّ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ

۶۸...... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بدر کے دن مشرکین کی طرف دیکھا تو وہ ایک ہزار تھے اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تین سو انیس تھے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے قبلہ کی طرف منہ فرما کر اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور اپنے رب سے پکار پکار کر دعا مانگنا شروع کر دی۔ اے اللہ! میرے لیے اپنے کئے ہوئے وعدہ کو پورا فرما۔ اے اللہ! اپنے وعدہ کے مطابق عطا فرما۔ اے اللہ! اگر اہل اسلام کی یہ جماعت ہلاک ہو گئی تو زمین پر آپ کی عبادت نہ کی جائے گی۔ آپ ﷺ برابر اپنے رب سے ہاتھ دراز کیے قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا مانگتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی چادر مبارک آپ ﷺ کے شانہ سے گر پڑی۔ پس حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے آپ ﷺ کی چادر کو اٹھایا اور اسے آپ کے کندھے پر ڈالا پھر آپ کے پیچھے سے آپ سے لپٹ گئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آپ کی اپنے رب سے دعا کافی ہو چکی، عنقریب وہ آپ سے اپنے کیے ہوئے وعدے کو پورا کرے گا۔ اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل

---

❶ اس مسئلہ میں مشہور اختلاف ہے کہ جمہور کے نزدیک تو یہی مسئلہ ہے جو حدیث میں ہے جبکہ حضرت امام صاحب رحمہ اللہ کے نزدیک سوار کے لئے دو حصہ ہیں ایک سوار کا اور دوسرا اس کے گھوڑے کا۔ (تکملہ)

الاِسْلام لا تُعْبَدْ فِي الاَرْضِ فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّه مَادًّا يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ رِدَاؤُه عَنْ مَنْكِبَيْهِ فَاَتَاهُ اَبُو بَكْرٍ فَاَخَذَ رِدَاءَه فَاَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْه ثُمَّ الْتَزَمَه مِنْ وَرَائِه وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ كَفَاكَ مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ [1] فَاِنَّهُ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ (اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّي مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِنَ الْمَلائِكَةِ مُرْدِفِيْنَ) فَاَمَدَّهُ اللهُ بِالْمَلائِكَةِ قَالَ اَبُو زُمَيْلٍ فَحَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِي اَثَرِ رَجُلٍ مِن الْمُشْرِكِيْنَ اَمَامَهُ اِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهُ وَصَوْتَ الْفَارِسِ يَقُوْلُ اَقْدِمْ حَيْزُوْمُ فَنَظَرَ اِلَى الْمُشْرِكِ اَمَامَهُ فَخَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ اَنْفُهُ وَشُقَّ وَجْهُهُ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذٰلِكَ اَجْمَعُ فَجَاءَ الْاَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ بِذٰلِكَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ صَدَقْتَ ذٰلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَقَتَلُوا يَوْمَئِذٍ سَبْعِيْنَ وَاَسَرُوا سَبْعِيْنَ قَالَ اَبُو زُمَيْلٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَمَّا اَسَرُوا الْاُسَارٰى قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ مَا تَرَوْنَ فِي هٰؤُلاءِ الْاُسَارٰى فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ يَا نَبِيَّ اللهِ هُمْ بَنُو الْعَمِّ وَالْعَشِيْرَةِ اَرٰى اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُمْ فِدْيَةً فَتَكُوْنُ لَنَا قُوَّةً عَلَى الْكُفَّارِ فَعَسَى اللهُ اَنْ يَهْدِيَهُمْ لِلاِسْلام فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا تَرٰى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قُلْتُ لا وَاللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا اَرَى الَّذِي رَاٰى اَبُو بَكْرٍ وَلٰكِنِّي اَرٰى اَنْ تُمَكِّنَّا

فرمائی۔ اذ تستغيثون ربكم فاستجاب لكم انى ”جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری دعا قبول کی کہ میں تمہاری مدد ایک ہزار لگاتار فرشتوں سے کروں گا۔“ پس اللہ نے آپ ﷺ کی فرشتوں کے ذریعہ امداد فرمائی۔

حضرت ابو زمیل نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث اس دن بیان فرمائی جب مسلمانوں میں سے ایک آدمی مشرکین میں سے آدمی کے پیچھے دوڑ رہا تھا۔ جو اس سے آگے تھا۔ اچانک اس نے اوپر سے ایک کوڑے کی ضرب لگنے کی آواز سنی اور یہ بھی سنا کہ کوئی گھوڑا سوار یہ کہہ رہا ہے: اے حیزوم! آگے بڑھ۔ پس اس نے اپنے آگے مشرک کی طرف دیکھا کہ وہ چت گرا پڑا ہے جب اسکی طرف غور سے دیکھا تو اسکا ناک زخم زدہ تھا اور اس کا چہرہ پھٹ چکا تھا کوڑے کی ضرب کی طرح اور اس کا پورا جسم بند ہو چکا تھا۔ پس اس انصاری نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ ﷺ کو یہ واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے سچ کہا، یہ مدد تیسرے آسمان سے آئی تھی۔ پس اس دن ستر آدمی مارے گئے اور ستر قید ہوئے۔ ابو زمیل نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: جب (صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے) قیدیوں کو گرفتار کر لیا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا: تم ان قیدیوں کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! وہ ہمارے چچا زاد اور خاندان کے لوگ ہیں۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ ﷺ ان سے فدیہ وصول کر لیں اس سے ہمیں کفار کے خلاف طاقت حاصل ہو جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ اللہ انہیں اسلام لانے کی ہدایت عطا فرما دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب! آپ کی کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں! اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول! میری وہ رائے نہیں جو حضرت ابو بکر رضی

---

[1] فائدہ ..... قوله فانه سينجز لك ما وعدك - دراصل یہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک حال تھا کہ اپنے رب پر اعتماد تھا اور قوی بھروسہ تھا لیکن آپ علیہ السلام اس وجہ سے دعا مانگ رہے تھے تاکہ تمام مسلمان اللہ کی مدد اور آپ کی دعا سے مطمئن ہو جائیں اور ان کو یقین ہو جائے کہ اب یہ مدد اتر ہی جائے گی۔ (تکملہ)

فَنَضْرِبَ اَعْنَاقَهُمْ. فَتُمَكِّنَ عَلِيًّا مِنْ عَقِيلٍ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ وَتُمَكِّنِّي مِنْ فُلَانٍ نَسِيبًا لِعُمَرَ فَاَضْرِبَ عُنُقَهُ فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ اَئِمَّةُ الْكُفْرِ وَصَنَادِيدُهَا فَهَوِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا قَالَ اَبُو بَكْرٍ وَلَمْ يَهْوَ مَا قُلْتُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جِئْتُ فَاِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُو بَكْرٍ قَاعِدَيْنِ يَبْكِيَانِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِي مِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَبْكِي اَنْتَ وَصَاحِبُكَ فَاِنْ وَجَدْتُ بُكَاءً بَكَيْتُ وَاِنْ لَمْ اَجِدْ بُكَاءً تَبَاكَيْتُ لِبُكَائِكُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَبْكِي لِلَّذِي عَرَضَ عَلَيَّ اَصْحَابُكَ مِنْ اَخْذِهِمُ الْفِدَاءَ لَقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُهُمْ اَدْنٰى مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ شَجَرَةٍ قَرِيبَةٍ مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَكُونَ لَهُ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ) اِلٰى قَوْلِهِ (فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا) فَاَحَلَّ اللّٰهُ الْغَنِيمَةَ لَهُمْ.

اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے ہے بلکہ میری رائے یہ ہے کہ آپ ﷺ انہیں ہمارے سپرد کر دیں تاکہ ہم ان کی گردنیں اڑا دیں۔ حضرت عقیل کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سپرد کریں، وہ اس کی گردن اڑائیں اور فلاں آدمی میرے سپرد کر دیں اپنے رشتہ داروں میں سے ایک کا نام لیا تاکہ میں اس کی گردن مار دوں کیونکہ یہ کفر کے پیشوا اور سردار ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کی طرف مائل ہوئے اور میری رائے کی طرف مائل نہ ہوئے۔ جب آئندہ روز میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں بیٹھے رو رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے بتائیں تو سہی کس چیز نے آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کے دوست (رضی اللہ عنہ) کو رلا دیا۔ پس اگر میں رو سکا تو میں بھی روؤں گا اور اگر مجھے رونا نہ آیا تو میں آپ دونوں کے رونے کی وجہ سے رونے کی صورت ہی اختیار کر لوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس وجہ سے رو رہا ہوں جو مجھے تمہارے ساتھیوں سے فدیہ لینے کی وجہ سے پیش آیا ہے۔ تحقیق! مجھ پر ان کا عذاب پیش کیا گیا جو اس درخت سے بھی زیادہ قریب تھا۔ اللہ کے نبی ﷺ کے قریبی درخت سے اور اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی: ماکان لنبی ان یکون له... الخ "نبی کی شان کے مناسب نہیں ہے کہ اس کے قبضے میں قیدی ہیں یہاں تک کہ (کافروں کو قتل کر کے) زمین میں کثرت سے خون (نہ) بہائے" سے اللہ عزوجل کے قول: "پس کھاؤ جو مال غنیمت تمہیں ملا ہے (کہ وہ تمہارے لیے) حلال طیب (ہے)۔" پس اللہ نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لیے غنیمت حلال کر دی۔

باب-۱۹ باب ربط الاسير وحبسه وجواز المنّ عليه

قیدیوں کو باندھنے، گرفتار کرنے اور ان پر احسان کرنے کے جواز کے بیان میں

۶۹...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ

۶۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر نجد کی طرف روانہ فرمایا تو وہ بنو حنیفہ کے ایک آدمی کو لائے جسے ثمامہ بن اثال، اہل یمامہ کا سردار کہا جاتا تھا۔ صحابہ

مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ [1] إِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى كَانَ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ [2] فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا مُحَمَّدُ وَاللهِ مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَاللهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ فَأَصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ الدِّينِ كُلِّهِ إِلَيَّ وَاللهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرَى فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ

رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے ثمامہ! کیا خبر ہے؟

اس نے عرض کیا: اے محمد! (ﷺ) خیر ہے اگر آپ قتل کریں تو ایک خونی (طاقتور) آدمی کو قتل کریں گے اور اگر آپ احسان فرمائیں تو شکر گذار آدمی پر احسان کریں گے اور اگر آپ مال کا ارادہ فرماتے ہیں تو مانگئے آپ کو آپ کی چاہت کے مطابق عطا کیا جائے گا۔ آپ ﷺ اسے ویسے ہی چھوڑ کر تشریف لے گئے۔ یہاں تک کہ اگلے دن آپ ﷺ نے فرمایا: اے ثمامہ! تیرا کیا حال ہے؟ اس نے کہا: میں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ اگر آپ احسان کریں تو ایک شکر گذار پر احسان کریں گے اور اگر آپ قتل کریں تو ایک خونی (طاقتور) آدمی کو ہی قتل کریں گے اور اگر آپ مال کا ارادہ رکھتے ہیں تو مانگئے آپ کے مطالبہ کے مطابق آپ کو عطا کیا جائے گا۔ رسول اللہ نے اسے اسی طرح چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ اگلے روز آئے تو فرمایا: اے ثمامہ! تیرا کیا حال ہے؟ اس نے کہا: میری وہی بات ہے جو عرض کر چکا ہوں۔ اگر آپ احسان فرمائیں تو ایک شکر گذار پر احسان کریں گے اور اگر آپ قتل کریں تو ایک طاقتور آدمی کو ہی قتل کریں گے اور آپ مال کا ارادہ کرتے ہیں تو مانگئے آپ کے مطالبہ کے مطابق آپ کو دے دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ثمامہ کو چھوڑ دو۔ وہ مسجد کے قریب ہی ایک باغ کی طرف چلا، غسل کیا پھر مسجد میں داخل ہوا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد! اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اے محمد! اللہ کی قسم زمین پر کوئی ایسا چہرہ نہ تھا جو مجھے آپ کے چہرے سے زیادہ مبغوض ہو۔ پس اب آپ ﷺ کا چہرۂ اقدس مجھے تمام چہروں سے زیادہ محبوب ہو گیا ہے اور اللہ کی قسم! آپ کے شہر سے زیادہ

---

[1] فائدہ...... قولہ ان تقتل تقتل ذادم...... الخ- مراد یہ ہے کہ چونکہ آپ ایسے شخص کو قتل کریں گے جس پر خون اور قتل کی علامات ہوں اور وہ میرے اوپر ہیں اور اس وجہ سے آپ پر بھی کسی قسم کا عتاب نہیں ہوگا۔ (تکملہ)

[2] قولہ فاغتسل- اس سے اسلام لانے کے وقت غسل کی مشروعیت پتہ چلتی ہے۔ احناف کے نزدیک یہ مستحب ہے جبکہ وہ شخص جنبی نہ ہو۔ (تکملہ)

وَاَمَرَهُ اَنْ يَعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ اَصَبَوْتَ فَقَالَ لا وَلٰكِنِّي اَسْلَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلا وَاللهِ لا يَاْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَاْذَنَ فِيهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ۔

ناپسندیدہ شہر میرے نزدیک کوئی نہ تھا، پس اب آپ ﷺ کا شہر میرے نزدیک تمام شہروں سے زیادہ پسندیدہ ہو گیا ہے اور آپ ﷺ کے لشکر نے مجھے اس حال میں گرفتار کیا کہ میں عمرہ کا ارادہ رکھتا تھا۔ آپ ﷺ نے اسے بشارت دی اور حکم دیا کہ وہ عمرہ کرے۔ جب وہ مکہ آیا تو اسے کسی کہنے والے نے کہا: کیا تم صابی یعنی بے دین ہو گئے؟ اس نے کہا: نہیں! بلکہ میں رسول اللہ ﷺ پر ایمان لے آیا ہوں۔ اللہ کی قسم! تمہارے پاس یمامہ سے گندم کا ایک دانہ بھی نہ آئے گا یہاں تک کہ اس بارے میں رسول اللہ ﷺ اجازت مرحمت فرمادیں۔

۷۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْلًا لَهُ نَحْوَ اَرْضِ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ الْحَنَفِيُّ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ اِلا اَنَّهُ قَالَ اِنْ تَقْتُلْنِي تَقْتُلْ ذَا دَمٍ۔

۷۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نجد کے علاقہ کی طرف گھڑسواری کی ایک جماعت روانہ کی تو وہ ایک آدمی کو لے کر آئے جسے ثمامہ بن اثال حنفی کہا جاتا تھا۔ یہ یمامہ والوں کا سردار تھا۔ باقی حدیث مذکورہ حدیث کی طرح ہی ہے سوائے اس کے کہ اس روایت میں ہے کہ اس نے کہا: اگر تم مجھے قتل کرو گے تو تم ایک طاقتور آدمی کو قتل کرو گے۔

باب-۲۰ باب اجلاء اليهود من الحجاز

یہود کو حجاز مقدس سے جلاوطن کر دینے کے بیان میں

۷۱...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ انْطَلِقُوا اِلٰى يَهُودَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتّٰى جِئْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُودَ اَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذٰلِكَ اُرِيدُ اَسْلِمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَّغْتَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذٰلِكَ اُرِيدُ فَقَالَ لَهُمُ

۷۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا: یہود کی طرف چلو۔ پس ہم آپ ﷺ کے ساتھ نکلے، یہاں تک کہ ہم ان کے پاس پہنچے۔ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور انہیں پکارا تو فرمایا: اے یہود کی جماعت! اسلام لے آؤ۔ سلامت رہو گے۔ انہوں نے کہا: اے ابو القاسم! آپ تبلیغ کر چکے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: میں یہی چاہتا ہوں۔ تیسری مرتبہ فرمایا: جان رکھو، زمین اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی ہے اور میں تمہیں اس زمین سے نکالنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ پس تم میں سے جس کے پاس اپنا کوئی مال (زمین) ہو

الثَّالِثَةَ فَقَالَ اعْلَمُوا اَنَّمَا الاَرْضُ للهِ وَرَسُولِه وَاَنِّي اُرِيدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الاَرْضِ[1] فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِه شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَاِلا فَاعْلَمُوا اَنَّ الاَرْضَ للهِ وَرَسُولِه ـ

تو چاہیے کہ وہ بیچ دے ورنہ جان لے زمین اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی ہے۔

۷۲ ــــ وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاق اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ يَهُودَ بَنِي النَّضِيرِ وَقُرَيْظَةَ حَارَبُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَاَجْلٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ بَنِي النَّضِيرِ وَاَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتّٰى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَاَوْلادَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ اِلا اَنَّ بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَاٰمَنَهُمْ وَاَسْلَمُوا وَاَجْلٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلامٍ وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُودِيٍّ كَانَ بِالْمَدِينَةِ ـ

۷۲ ــــ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بنو نضیر اور بنو قریظہ نے رسول اللہ ﷺ سے جنگ کی تو رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر کو تو جلا وطن کر دیا اور بنو قریظہ پر احسان فرماتے ہوئے رہنے دیا یہاں تک کہ اس کے بعد بنو قریظہ نے بھی جنگ کی تو آپ ﷺ نے ان کے مردوں کو قتل کرا دیا اور ان کی عورتوں، اولاد اور اموال کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم فرما دیا۔ سوائے ان میں سے چند ایک کے جو رسول اللہ ﷺ سے آ ملے تو آپ ﷺ نے انہیں امن دیا اور وہ اسلام لے آئے اور رسول اللہ ﷺ نے مدینہ کے تمام یہودیوں کو جلا وطن کر دیا یعنی بنو قینقاع جو حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قوم اور بنو حارثہ کے یہود اور ہر اس یہودی کو جو مدینہ میں رہتا تھا۔

۷۳ ــــ وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بِهٰذَا الاِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ اَكْثَرُ وَاَتَمُّ ـ

۷۳ ــــ حفص بن میسرہ نے حضرت موسیٰ رضی سے اس سند کے ساتھ یہ مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔
لیکن ابن جریج کی روایت کردہ حدیث مکمل اور پوری ہے۔

باب ـ ۲۱ باب اخراج اليهود والنصارى من جزيرة العرب

یہود و نصاریٰ کو جزیرۃ العرب سے نکالنے کے بیان میں

۷۴ ــــ وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي

۷۴ ــــ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے خبر دی، انہوں

---

[1] فائدہ ــــ قوله فمن وجد منكم بماله شيء ــــ الخ ـ یعنی اگر کسی شخص کو کسی چیز سے محبت ہے اور اس کے لئے اس کے حصول میں مشقت ہے تو اس چیز کو بیچ دے۔ (تکملہ)

مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لا اَدَعَ اِلا مُسْلِمًا -

نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے ضرور نکالوں گا یہاں تک کہ میں وہاں مسلمانوں کے علاوہ کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔

٧٥...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ح و حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ كِلاهُمَا عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ -

٧٥...... سفیان ثوری اور معقل حضرت ابو الزبیر رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت کی مثل حدیث (کہ آپؐ نے فرمایا: میں جزیرہ عرب سے یہود و نصاریٰ کو ضرور نکال باہر کرونگا) روایت کرتے ہیں۔

باب-٢٢ باب جواز قتال من نقض العهد وجواز انزال اهل الحصن على حكم حاكمٍ عدلٍ اهلٍ للحُكم

عہد شکنی کرنے والے سے جنگ کرنے کے جواز کے بیان میں

٧٦...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ ابْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَزَلَ [1] اَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ

٧٦...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بنو قریظہ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فیصلہ پر (قلعہ سے) اتر آنے کی (رضامندی کا اظہار کیا)۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف پیغام بھیجا تو وہ گدھے پر (سوار ہو کر) حاضر ہوئے۔ جب وہ مسجد کے قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے انصار سے فرمایا: اپنے سردار یا اپنے افضل ترین کی طرف اٹھو۔ پھر فرمایا: یہ لوگ تمہارے فیصلہ پر (قلعہ سے) اترے ہیں۔ سعد رضی

[1] فائدہ...... قوله نزل اهل قريظة على حكم سعد بن معاذ...... الخ- اشارہ اس واقعہ کی طرف ہے کہ جب بنو قریظہ نے آپ علیہ السلام سے کیا ہوا عہد توڑا اور کفار مکہ کے ساتھ جنگ میں تعاون کیا تو آپ علیہ السلام نے ان کے محاصرہ کا حکم دیا تھا، آخر کار یہ لوگ محاصرہ سے تنگ آکر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلہ پر راضی ہوئے کہ وہ قبیلہ اوس سے تھے اور وہ قبیلہ بنو قریظہ کا حلیف تھا، مقصد یہ تھا کہ وہ اپنے فیصلہ میں ضرور نرمی کریں گے۔ لہٰذا جو وہ فیصلہ کریں وہ ہمیں منظور ہے، حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ زخمی تھے چلنے پھرنے سے معذور تھے تو گھوڑے پر آپ علیہ السلام نے ان کو بلوایا اور جب وہ آئے تو ان کی تنظیم میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کھڑے ہونے کا حکم دیا۔ یہ مسئلہ بھی مختلف فیہ ہے کہ کسی آنے والے کے لئے اس طرح کھڑا ہونا صحیح ہے یا نہیں علامہ ظفر احمد عثمانیؒ اعلاء السنن میں لکھتے ہیں کہ "اگرچہ یہ طریقہ سلف سے منقول نہیں ہے لیکن اکابرین کے احترام کی وجہ سے کھڑا...... (جاری ہے)

فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى سَعْدٍ فَاَتَاهُ عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَرِيْبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْاَنْصَارِ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ اَوْ خَيْرِكُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ قَالَ تَقْتُلُ مُقَاتِلَتَهُمْ وَتَسْبِيْ ذُرِّيَّتَهُمْ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ وَرُبَّمَا قَالَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَرُبَّمَا قَالَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ -

اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ان میں سے لڑائی کرنے والے کو قتل کر دیں اور ان کی اولاد کو قیدی بنالیں تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے اللہ کے حکم کے مطابق ہی فیصلہ کیا ہے اور کبھی فرمایا: تم نے بادشاہ کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

ابن مثنیٰ نے اپنی روایت کردہ حدیث میں بادشاہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرنے کو ذکر نہیں کیا۔

۷۷...... وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِيْ حَدِيْثِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيْهِمْ بِحُكْمِ اللّٰهِ وَقَالَ مَرَّةً لَقَدْ حَكَمْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ -

۷۷...... حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان سندوں کے ساتھ یہی روایت مروی ہے اور انہوں نے اپنی روایت کردہ حدیث میں کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے ان کے بارے میں اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے اور ایک مرتبہ فرمایا کہ تم نے بادشاہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

۷۸...... وحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُصِيْبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْعَرِقَةِ رَمَاهُ فِي الْاَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ يَعُوْدُهُ مِنْ قَرِيْبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلَاحَ فَاغْتَسَلَ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَاْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْنَاهُ اخْرُجْ اِلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَيْنَ فَاَشَارَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَقَاتَلَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِ رَسُوْلِ

۷۸...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غزوۂ خندق کے دن قریش کے ایک آدمی کا تیر لگا۔ وہ ابن عرقہ کے نام سے معروف تھا۔ اس کا وہ تیر بازو کی ایک رگ میں لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں ان کے لیے ایک خیمہ نصب کروادیا تاکہ پاس ہی ان کی عیادت کر سکیں۔ پس جب رسول اللہ ﷺ خندق سے واپس آئے اور ہتھیار اتارے، غسل فرمایا تو جبرئیلؑ آپ ﷺ کے پاس اس حال میں آئے کہ وہ اپنے سر سے غبار جھاڑ رہے تھے۔ اس نے کہا: آپ ﷺ نے ہتھیار اتار دیئے ہیں۔ اللہ کی قسم! آپ ﷺ اسے نہ اتاریئے بلکہ ان کی طرف نکلئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہاں؟ جبرئیلؑ نے بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان سے جنگ کی۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم پر (قلعہ سے) اترنے (پر رضامندی ظاہر کی)۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے انکے

(گذشتہ سے پیوستہ)...... ہونا اچھا ہے، اور اگر لوگوں میں یہ بہت زیادہ رائج ہو اور چھوڑنے میں حرج ہو تو اختیار کر لینے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔"

قولہ قریباً من المسجد...... الخ - بظاہر اس مسجد سے مراد وہ مسجد ہے کہ جس میں آپ علیہ السلام نے محاصرہ کے دوران قضاء ہونے والی نمازوں کا اعادہ فرمایا تھا۔

اللہِ ﷺ فَرَدَّ رَسُولُ اللہِ ﷺ الْحُكْمَ فِيهِمْ اِلٰى سَعْدٍ قَالَ فَاِنِّي اَحْكُمُ فِيهِمْ اَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَاَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ وَالنِّسَاءُ وَتُقْسَمَ اَمْوَالُهُمْ -

بارے میں فیصلہ کو سعد کی طرف بدل دیا۔ تو انہوں نے کہا کہ میں ان کے بارے میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان میں سے لڑائی کرنے والے کو قتل کر دیں اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیں اور ان کے مال کو تقسیم کرلیں۔

۷۹...... وحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ قَالَ اَبِي فَاُخْبِرْتُ اَنَّ رَسُولَ اللہِ ﷺ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللہِ عَزَّوَجَلَّ -

۷۹...... حضرت ہشام فرماتے ہیں کہ میرے والد فرماتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
تم نے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

۸۰...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ سَعْدًا قَالَ وَتَحَجَّرَ كَلْمُهُ لِلْبُرْءِ ❶ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنْ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اُجَاهِدَ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كَذَّبُوا رَسُولَكَ ﷺ وَاَخْرَجُوهُ اللّٰهُمَّ فَاِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَاَبْقِنِي اُجَاهِدْهُمْ فِيكَ اللّٰهُمَّ فَاِنِّي اَظُنُّ اَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَاِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتِي فِيهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهِ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ مَعَهُ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ اِلَّا وَالدَّمُ يَسِيلُ اِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا اَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هٰذَا الَّذِي يَاْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَاِذَا سَعْدٌ جُرْحُهُ يَغِذُّ دَمًا فَمَاتَ فِيهَا -

۸۰...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سعد کا زخم اچھا ہونے کے بعد بھر چکا تھا۔ انہوں نے یہ دعا کی: اے اللہ! تو جانتا ہے میرے نزدیک تیرے راستہ میں اس قوم سے جہاد کرنے سے جس نے تیرے رسول ﷺ کی تکذیب کی اور انہیں (وطن سے) نکال دیا اور کوئی چیز محبوب نہیں۔ اے اللہ! اگر قریش کے خلاف لڑائی کا کچھ حصہ باقی رہ گیا ہے تو تو مجھے باقی رکھ تاکہ میں ان کے ساتھ تیرے راستہ میں جہاد کروں؟ اے اللہ! میرا گمان ہے کہ اگر تو نے ہمارے اور ان کے درمیان جنگ ختم کر دی ہے پس اگر تو نے ہمارے اور ان کے درمیان جنگ ختم کر دی ہے تو اس (زخم) کو کھول دے اور اسی میں میری موت واقع کر دے۔ پس وہ زخم ان کی ہنسلی سے بہنا شروع ہو گیا اور مسجد میں ان کے ساتھ بنی غفار کا خیمہ تھا تو وہ اس خون کو اپنے خیمے میں جانے سے روک نہ سکے۔ تو انہوں نے کہا: اے خیمہ والو! یہ کیا چیز ہے جو تمہاری طرف سے ہمارے پاس آرہی ہے؟ پس اچانک دیکھا تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا اور اسی کی وجہ سے وہ فوت ہو گئے۔

۸۱...... وحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ

۸۱...... عبدہ حضرت ہشامؒ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت کی۔

---

❶ فائدہ...... قوله و تحجر كلمه للبرء- اس جملہ سے اشارہ اس زخم کی طرف ہے جو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غزوۂ احزاب میں لگا تھا، پھر یہ زخم بنو قریظہ کے محاصرہ کے وقت مندمل ہوا تھا اور زخم میں تکلیف ہو چکی تھی۔
اور انہوں نے یہ دعا اسلئے مانگی تھی کہ احزاب کے اس زخم سے ان کو امید تھی کہ ان کو شہادت نصیب ہو جائے گی لیکن جب زخم صحیح ہونے لگا تو انہوں نے یہ دعا کی، دراصل یہ دعا بھی موت کی تمنا نہیں بلکہ شہادت کی تمنا ہے اور ممانعت موت کی تمنا کرنے سے ہے۔
(تکملہ)

الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَانْفَجَرَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَمَا زَالَ يَسِيلُ حَتّٰى مَاتَ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ فَذَاكَ حِينَ يَقُولُ الشَّاعِرُ۔

اَلاَ[1] يَا سَعْدُ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ فَمَا فَعَلَتْ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ،
لَعَمْرُكَ اِنَّ سَعْدَ بَنِي مُعَاذٍ غَدَاةَ تَحَمَّلُوا لَهُوَ الصَّبُورُ،
تَرَكْتُمْ[2] قِدْرَكُمْ لَا شَيْءَ فِيهَا وَقِدْرُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَفُورُ،
وَقَدْ قَالَ الْكَرِيمُ اَبُو حُبَابٍ اَقِيمُوا قَيْنُقَاعُ وَلَا تَسِيرُوا،
وَقَدْ كَانُوا بِبَلْدَتِهِمْ ثِقَالًا، كَمَا ثَقُلَتْ بِمَيْطَانَ الصُّخُورُ-

ہے سوائے اس کے کہ اس روایت میں ہے کہ رات ہی سے زخم بہہ گیا اور مسلسل خون بہتا رہا یہاں تک کہ وہ انتقال کر گئے اور حدیث میں یہ زائد ہے کہ اس وقت شاعر نے کہا: (جس کا ترجمہ یہ ہے)

آگاہ رہو اے سعد! سعد بن معاذ، قریظہ اور نضیر نے یہ کیا کیا اے سعد بن معاذ، تیری عمر کی قسم جس صبح کو انہوں نے مصیبتوں کو برداشت کیا وہ، بڑی صبر والی ہے۔ تم نے اپنی ہانڈی ایسی چھوڑی کہ اس میں کچھ نہیں ہے اور قوم کی ہانڈی گرم ہے اور ابل رہی ہے۔ کریم ابو حباب نے کہا: ٹھہرو! اے قینقاع اور نہ چلو حال یہ کہ وہ اپنے شہر میں بہت بوجھل تھے جیسے کہ مطان پہاڑی کے پتھر بھاری ہیں۔

باب-۲۳ باب المبادرة بالغزو و تقديم اهم الامرين المتعارضين

جہاد میں جلد جانے اور دو متعارض کاموں میں سے اہم کام کو پہلے کرنے کا بیان

۸۲...... وحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَادَى فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ انْصَرَفَ عَنِ الاَحْزَابِ اَنْ لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدٌ الظُّهْرَ اِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَتَخَوَّفَ نَاسٌ فَوْتَ الْوَقْتِ فَصَلَّوْا دُونَ بَنِي قُرَيْظَةَ وَقَالَ آخَرُونَ لَا نُصَلِّي اِلَّا حَيْثُ اَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاِنْ فَاتَنَا الْوَقْتُ قَالَ[3] فَمَا عَنَّفَ وَاحِدًا مِنَ الْفَرِيقَيْنِ -

۸۲...... صحابی رسول عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پکارا جس وقت کہ ہم غزوۂ احزاب سے واپس لوٹے کہ بنو قریظہ میں پہنچنے سے پہلے کوئی ظہر کی نماز نہ پڑھے تو کچھ لوگوں نے وقت کے فوت ہونے کے خوف سے بنو قریظہ میں پہنچنے سے قبل نماز پڑھ لی اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہم نماز نہیں پڑھیں گے سوائے اس جگہ کہ جہاں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھنے کا حکم فرمایا اگر چہ نماز کا وقت ختم ہو جائے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دونوں فریقوں میں سے کسی کی ملامت نہیں کی۔

---

[1] ان اشعار میں شاعر چونکہ اس وقت کافر تھا وہ حضرت سعد کی برائی اور غصہ کا اظہار کر رہا ہے اور اس کے مقابلہ میں بنو قینقاع کے حلیف عبداللہ بن ابی کی تعریف کر رہا ہے کہ اس نے ان کی سفارش حضرت علیہ السلام سے کی تھی اور اس سے وہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلہ اوس کو عار دلانا چاہتا ہے کہ تم بھی حلیف تھے اور تم نے یہ معاملہ کیا جبکہ وہ بھی حلیف تھے مگر انہوں نے کیا معاملہ کیا۔

[2] قوله وتركتم قدركم لا شیء فيها...... الخ - یہاں قدر سے مراد مدد اور حلف ہے اور ہانڈی خالی ہونے سے مراد نصرت کا نہ ہونا ہے۔

[3] قوله فما عنّف واحداً...... الخ - آپ علیہ السلام نے کسی بھی فریق پر ملامت اس لئے نہیں فرمائی کیونکہ دونوں نے دلیل شرعی پر عمل کیا تھا اور اپنی رائے اور اجتہاد میں صحیح تھے۔ اور اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ جہاں نص موجود نہ ہو تو اس جگہ پر اجتہاد کرنا جائز ہوتا ہے۔

باب-٢٤ باب ردّ المهاجرين الى الانصار منائحهم من الشّجر والثّمر حين استغنوا عنها بالفتوح

مہاجرین کا فتوحات سے غنی ہو جانے کے بعد انصار کے عطیات درخت، پھل وغیرہ انہیں لوٹانے کے بیان میں

٨٣...... وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ مِنْ مَكَّةَ الْمَدِينَةَ قَدِمُوا وَلَيْسَ بِاَيْدِيهِمْ شَيْءٌ وَكَانَ الاَنْصَارُ اَهْلَ الاَرْضِ وَالْعَقَارِ [1] فَقَاسَمَهُمُ الاَنْصَارُ عَلَى اَنْ اَعْطَوْهُمْ اَنْصَافَ ثِمَارِ اَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَيَكْفُونَهُمُ الْعَمَلَ وَالْمَئُونَةَ وَكَانَتْ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهِيَ تُدْعَى اُمَّ سُلَيْمٍ وَكَانَتْ اُمُّ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ كَانَ اَخًا لِاَنَسٍ لِاُمِّهِ وَكَانَتْ اَعْطَتْ اُمُّ اَنَسٍ رَسُولَ اللهِ ﷺ عِذَاقًا لَهَا فَاَعْطَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ اُمَّ اَيْمَنَ مَوْلَاتَهُ اُمَّ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ-

٨٣...... صحابی انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب مہاجرین مکہ سے مدینہ آئے تھے تو ان کے قبضہ میں کوئی چیز نہ تھی اور انصار صاحب زمین و جائیداد تھے تو انصار نے اس (شرط پر) زمینیں ان کے سپرد کر دیں کہ وہ ہر سال پیداوار کا نصف انہیں دیا کریں گے اور ان کی جگہ محنت اور مزدوری کریں گے اور اُمِ انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہا جسے اُمِ سلیم کہا جاتا تھا۔ جو عبد اللہ بن ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ بھی تھیں اور (عبد اللہ) حضرت انس کی ماں کی طرف بھائی تھے۔ ام انس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے کھجور کے درخت دے دیے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے وہ درخت اپنی آزاد کردہ باندی اُمِ ایمن جو اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ تھیں کو عطا کر دیے۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قِتَالِ اَهْلِ خَيْبَرَ وَانْصَرَفَ اِلَى الْمَدِينَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ اِلَى الاَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِي كَانُوا مَنَحُوهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ قَالَ فَرَدَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِلَى اُمِّي عِذَاقَهَا وَاَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ اُمَّ اَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ-

ابن شہاب نے کہا: مجھے انس بن مالک نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ جب اہلِ خیبر کے ساتھ جہاد سے فارغ ہوئے اور مدینہ لوٹے تو مہاجرین نے انصار کو ان کے عطایا واپس کر دیے جو ان کی طرف پھلوں کی شکل میں تھے اور رسول اللہ ﷺ نے بھی میری والدہ کو ان کے کھجور کے درخت واپس کر دیے اور اُمِ ایمن کو رسول اللہ ﷺ نے ان کی جگہ اپنے باغ میں درخت عطا کر دیے۔

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَكَانَ مِنْ شَاْنِ اُمِّ اَيْمَنَ اُمِّ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهَا كَانَتْ وَصِيفَةً لِعَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَتْ مِنَ الْحَبَشَةِ فَلَمَّا وَلَدَتْ آمِنَةُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعْدَ مَا تُوُفِّيَ اَبُوهُ فَكَانَتْ اُمُّ اَيْمَنَ

ابن شہاب نے اُمِ ایمن کے حالات یوں فرمایا ہے کہ وہ اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ملک حبشہ کی رہنے والی حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب کی باندی تھیں۔ جب حضرت آمنہ نے رسول اللہ ﷺ کو آپ ﷺ کے والد کی وفات کے بعد جنم دیا تو اُمِ ایمن نے آپ ﷺ کی پرورش کی تھی۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے بڑے ہو کر انہیں آزاد

---

[1] قولہ فقاسمهم الانصار...... الخ- یہاں سے مراد یہ ہے کہ حضرات انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پھل تقسیم کیے تھے کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے درختوں کو تقسیم کرنے سے منع فرمادیا تھا۔ (تکملہ)

تَحْضُنُهُ حَتّٰى كَبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاَعْتَقَهَا ثُمَّ اَنْكَحَهَا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ ثُمَّ تُوُفِّيَتْ بَعْدَ مَا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِخَمْسَةِ اَشْهُرٍ -

کر دیا۔ پھر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کا نکاح کر دیا پھر یہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے پانچ ماہ بعد وفات پا گئیں۔

٨٤...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلٰى الْقَيْسِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الْمُعْتَمِرِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا وَقَالَ حَامِدٌ وَابْنُ عَبْدِ الاَعْلٰى اَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَجْعَلُ لِلنَّبِيِّ ﷺ النَّخَلاتِ مِنْ اَرْضِهِ حَتّٰى فُتِحَتْ عَلَيْهِ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ[1] فَجَعَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِ مَا كَانَ اَعْطَاهُ قَالَ اَنَسٌ وَاِنَّ اَهْلِي اَمَرُونِي اَنْ آتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَاَسْاَلَهُ مَا كَانَ اَهْلُهُ اَعْطَوْهُ اَوْ بَعْضَهُ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اَعْطَاهُ اُمَّ اَيْمَنَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَعْطَانِيهِنَّ فَجَاءَتْ اُمُّ اَيْمَنَ فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِي عُنُقِي وَقَالَتْ[2] وَاللّٰهِ لا نُعْطِيكَهُنَّ وَقَدْ اَعْطَانِيهِنَّ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يَا اُمَّ اَيْمَنَ اتْرُكِيهِ وَلَكِ كَذَا وَكَذَا وَتَقُولُ كَلا وَالَّذِي لا اِلٰهَ اِلا هُوَ فَجَعَلَ يَقُولُ كَذَا حَتّٰى اَعْطَاهَا عَشْرَةَ اَمْثَالِهِ اَوْ قَرِيبًا مِنْ عَشْرَةِ اَمْثَالِهِ -

۸۴...... صحابی رسول انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ اپنی زمین میں سے باغات نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کو بنو قریظہ و بنو نضیر پر فتح دی گئی تو آپ ﷺ نے وہ درخت انہیں واپس کرنا شروع کر دیئے جنہوں نے آپ ﷺ کو دیئے تھے۔

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مجھے میرے گھر والوں نے کہا کہ میں نبی اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ ﷺ سے اپنے اہل و عیال کے عطا کردہ (درختوں) کے بارے میں سوال کروں کہ وہ سارے یا ان میں سے کچھ آپ ﷺ واپس کر دیں اور اللہ کے نبی ﷺ نے وہ درخت اُمِّ ایمن کو عطا کر رکھے تھے میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے وہ درخت مجھے عطا کر دیئے اور اُمّ ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں اور انہوں نے میری گردن میں کپڑا ڈالنا شروع کر دیا اور کہا: اللہ کی قسم! میں وہ درخت تمہیں نہیں دوں گی جو مجھے دیئے گئے تھے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: اے اُمّ ایمن اسے چھوڑ دے اور تیرے لیے اتنے اتنے درخت ہیں۔ انہوں نے کہا: ہرگز نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ ﷺ فرماتے تھے تیرے لیے اتنے، اتنے یہاں تک کہ اسے ان درختوں سے دس گنا یا دس گنا کے قریب عطا کر دیئے۔

---

[1] فائدہ...... قوله فجعل بعد ذلك يرده...... الخ- یعنی بنو قریظہ اور بنو نضیر سے جو مال حاصل ہوا تھا آپ علیہ السلام نے جب تقسیم کر دیا اور پھر بھی بچ گیا تو آپ علیہ السلام نے وہ مال انصار کو لوٹا دیا۔

[2] قوله والله لا يعطيكهن...... الخ- علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ "یہ انہوں نے اس لئے کہا کہ بظاہر وہ یہ سمجھیں کہ یہ ہدیہ دائمی ہے جبکہ حضور اکرم ﷺ نے دلوں کو خوش کرنے کے لئے دیا تھا۔ چنانچہ آپ علیہ السلام نے اس وقت تک اس پر زیادتی جاری رکھی جب تک کہ وہ راضی نہ ہو گئیں"۔ اور یہ سب کچھ آپ علیہ السلام نے ان کے اکرام اور احترام میں دیا تھا۔

باب ۲۵ باب جواز الاکل من طعام الغنیمة في دار الحرب
دار الحرب میں طعام غنیمت کے کھانے کے جواز کے بیان میں

۸۵۔۔۔۔حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ اَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ فَالْتَزَمْتُهُ فَقُلْتُ لَا اُعْطِي الْيَوْمَ اَحَدًا مِنْ هٰذَا شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُتَبَسِّمًا[1] ۔

۸۵۔۔۔۔ صحابی رسول عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن مجھے چربی کی ایک تھیلی ملی تو میں نے اسے سنبھال لیا اور میں نے کہا کہ میں آج کے دن اس میں سے کسی کو کچھ نہیں دوں گا۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پیچھے کی طرف مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ مسکرا رہے تھے۔

۸۶۔۔۔۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُغَفَّلٍ يَقُولُ رُمِيَ اِلَيْنَا جِرَابٌ فِيهِ طَعَامٌ وَشَحْمٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَوَثَبْتُ لِآخُذَهُ قَالَ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ[2] ۔

۸۶۔۔۔۔ صحابی رسول عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن ہماری طرف ایک تھیلی پھینکی گئی جس میں کھانا اور چربی تھی۔ میں اسے اٹھانے کیلئے دوڑا۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں پیچھے کی طرف متوجہ ہوا تو رسول اللہ ﷺ (موجود) تھے تو مجھے (اپنی اس حرکت سے) شرم محسوس ہوئی۔

۔۔۔۔ و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الطَّعَامَ ۔

۔۔۔۔ شعبہؒ نے ان سندوں کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت بیان فرمائی سوائے اس کے کہ اس روایت میں تھیلی میں صرف چربی کا ذکر ہے اور طعام (کھانے) کا ذکر نہیں ہے۔

باب ۲۶ باب کتاب النبي ﷺ الی هرقل یدعوه الی الاسلام
نبی کریم ﷺ کا ہرقل کی طرف دعوتِ اسلام کیلئے مکتوب

۸۷۔۔۔۔حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا

۸۷۔۔۔۔ مفسر قرآن حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے روبرو خبر دی کہ میں اپنے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان مدت معاہدہ کے دوران شام کی طرف چلا۔ ہم شام میں قیام پذیر تھے کہ اسی بادشاہ روم ہرقل کی طرف

---

[1] فائدہ۔۔۔۔قوله متبسماً۔۔۔۔ الخ۔ اس سے استدلال کیا ہے جمہور نے دار الحرب میں غنیمت کے مال میں سے کھانے کے جواز پر، البتہ اس میں اتنی بات ضرور ہے کہ آدمی صرف اس حد تک لے سکتا ہے جتنی اس کو ضرورت ہو اور اگر اس کے پاس ضرورت سے زائد بچ جائے تو پس کو دار الاسلام تک ساتھ نہیں لے کر جا سکتا بلکہ غنیمت میں جمع کرانا ضروری ہوگا۔ (تکملہ)

[2] قوله فاستحييت منه۔۔۔۔ الخ۔ شاید اس وجہ سے شرم آئی ہو کہ حضور اکرم ﷺ سمجھیں گے کہ اس کو کھانے کی جلدی ہے اور ان کی حرص اس سے نظر آتی ہو۔ (تکملہ)

مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَخْبَرَهُ مِنْ فِيهِ اِلَى فِيهِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ ❶ بَيْنِي وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فَبَيْنَا اَنَا بِالشَّامِ اِذْ جِيءَ بِكِتَابٍ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اِلَى هِرَقْلَ يَعْنِي عَظِيمَ الرُّومِ قَالَ وَكَانَ دَحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهِ فَدَفَعَهُ اِلَى عَظِيمِ بُصْرَى فَدَفَعَهُ عَظِيمُ بُصْرَى اِلَى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هَاهُنَا اَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَدُعِيتُ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلَى هِرَقْلَ فَاَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالَ اَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا فَاَجْلَسُونِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَجْلَسُوا اَصْحَابِي خَلْفِي ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ لَهُ قُلْ لَهُمْ اِنِّي سَائِلٌ هَذَا عَنِ الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ اَنَّهُ نَبِيٌّ فَاِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ قَالَ فَقَالَ اَبُو سُفْيَانَ وَايْمُ اللهِ ❷ لَوْلَا مَخَافَةُ اَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَتَّبِعُهُ ❸ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ

رسول اللہ ﷺ کا خط لایا گیا جسے حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لائے تھے۔ پس انہوں نے یہ بصریٰ کے گورنر کے سپرد کیا اور بصریٰ کے گورنر نے وہ خط ہرقل کو پیش کیا تو ہرقل نے کہا: کیا یہاں کوئی آدمی اس (ﷺ) کی قوم کا آیا ہوا ہے جس نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ نبی ہے۔ لوگوں نے کہا: جی ہاں! چنانچہ مجھے قریش کے چند آدمیوں کے ساتھ بلایا گیا۔ ہم ہرقل کے پاس پہنچے تو اس نے ہمیں اپنے سامنے بٹھایا پھر کہا: تم میں کون نسب کے اعتبار سے اس آدمی کے قریب ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ نبی ہے ابو سفیان کہتے ہیں میں نے کہا: میں ہوں۔ تو اس نے مجھے اپنے سامنے اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھادیا۔ پھر اپنے ترجمان کو بلایا۔ پھر اس سے کہا: ان سے کہ میں اس آدمی کے بارے میں پوچھنے والا ہوں جسکا گمان ہے کہ وہ نبی ہے۔ پس اگر یہ مجھ سے جھوٹ بولے تو تم اسکی تکذیب کرنا۔ ابو سفیان (رضی اللہ عنہ) نے کہا: اللہ کی قسم! اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ یہ مجھے جھوٹا کہیں گے تو میں ضرور جھوٹ بولتا۔ پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے پوچھو کہ اسکا خاندان تم میں کیسا ہے؟ ابو سفیان کہتے ہیں میں نے کہا: وہ ہم میں نہایت شریف النسب ہے۔ ہرقل نے کہا کیا اس (نبی ﷺ) کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ بھی تھا؟ میں نے کہا: نہیں! ہرقل نے کہا: کیا تم اسے (نبیؐ) اس بات کا دعویٰ کرنے سے پہلے جھوٹ سے متہم کرتے تھے؟ میں نے کہا: نہیں! ہرقل نے کہا: اس کی اتباع کرنے والے بڑے بڑے (امیر و کبیر) لوگ ہیں یا کمزور و غریب؟ میں نے کہا: بلکہ وہ کمزور لوگ ہیں۔ اس نے کہا: وہ زیادہ ہو رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں بلکہ وہ زیادہ ہو رہے ہیں۔ اس نے کہا: کیا ان میں کوئی اپنے دین سے اس کے دین میں داخل

---

❶ قوله بيني و بين رسول الله...... الخ- اس سے مراد وہ مدت ہے جس میں حضور اکرم ﷺ نے کفارِ مکہ سے صلح حدیبیہ میں معاہدہ کرلیا تھا۔ (تکملہ)

❷ فائدہ...... قوله لولا مخافة أن يؤثر...... الخ- اس سے پتہ چلتا ہے کہ جھوٹ بولنا شریعتِ سابقہ میں بھی برا تھا اور اس جاہلیت کے دور میں بھی برا سمجھا جاتا تھا۔ (تکملہ)

❸ قوله اشراف الناس...... الخ- یہاں اشرافِ ناس سے مراد علامہ عینیؒ کے نزدیک قوم کے بڑے لوگ بحیثیت مرتبہ اور عزت کے ہیں جبکہ حافظ ابن حجرؒ کے نزدیک اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو کہ متکبر اور بڑے جاہ و جلال والے تھے بظاہر یہاں یہ معنی زیادہ راجح اس وجہ سے بھی معلوم ہوتے ہیں کہ حضرت صدیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے اسلام میں سبقت بھی کی اور یہ لوگ جاہ و جلال اور خوب بڑائی والے سمجھے جاتے تھے۔

بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ اَيَزِيدُونَ اَمْ يَنْقُصُونَ قَالَ قُلْتُ لا بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخْطَةً لَهُ قَالَ قُلْتُ لا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ تَكُونُ [1] الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا يُصِيبُ مِنَّا وَنُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لا وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا قَالَ فَوَاللهِ مَا اَمْكَنَنِي مِنْ كَلِمَةٍ اُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهِ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَه قَالَ قُلْتُ لا قَالَ لِتَرْجُمَانِه قُلْ لَه اِنِّي سَاَلْتُكَ عَنْ حَسَبِه فَزَعَمْتَ اَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسَبٍ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي اَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِي آبَائِه مَلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِه مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِه وَسَاَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِه اَضُعَفَاؤُهُمْ اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَه بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ اَنْ لا فَقَدْ عَرَفْتُ اَنَّه لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللهِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِه بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَهُ سَخْطَةً لَه فَزَعَمْتَ اَنْ لا وَكَذٰلِكَ الايْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ الْقُلُوبِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ اَوْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذٰلِكَ الايْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ قَدْ قَاتَلْتُمُوهُ فَتَكُونُ

ہونے کے بعد (آپ ﷺ سے ناراضگی کی وجہ سے) پھر بھی گیا ہے؟ (یعنی مرتد ہو گیا ہے) میں نے کہا: نہیں! اس نے کہا: کیا تم نے اس سے کوئی جنگ بھی کی؟ میں نے کہا: جی ہاں! ہرقل نے کہا: اس سے تمہاری جنگ کا کیا نتیجہ رہا؟ میں نے کہا: جنگ ہمارے اور ان کے درمیان ایک ڈول رہی۔ کبھی انہوں نے ہم سے کھینچ لیا اور کبھی ہم نے ان سے کھینچ لیا۔ (کبھی وہ غالب اور کبھی ہم) اس نے کہا: کیا وہ معاہدہ کی خلاف ورزی بھی کرتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں اور ہم اس سے ایک معاہدہ میں ہیں، ہم نہیں جانتے وہ اس بارے میں کیا کرنے والے ہیں۔ ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! اس نے مجھے اس ایک کلمہ (ہم نہیں جانتے وہ اس معاہدہ کے بارے میں کیا کرنے والے ہیں) کے سوا کوئی بات اپنی طرف سے شامل کرنے کی گنجائش ہی نہیں دی۔ ہرقل نے کہا: کیا اس سے پہلے کسی اور نے بھی اس کے خاندان سے اس بات کا دعویٰ کیا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ اس نے اپنے ترجمان سے کہا: اس سے کہو میں نے تجھ سے اس کے خاندان کے بارے میں پوچھا اور تیرا گمان ہے کہ وہ تم میں سے اچھے خاندان والا ہے اور رسولوں کو اسی طرح اپنی قوم کے اچھے خاندانوں سے بھیجا جاتا ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ گذرا ہے اور تیرا خیال ہے کہ نہیں! تو میں کہتا ہوں اگر اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوتا تو میں کہتا کہ وہ ایسا آدمی ہے جو اپنے آباؤ اجداد کی بادشاہت کا طالب ہے اور میں نے تجھ سے اس کی پیروی کرنے والوں کے بارے میں پوچھا۔ کیا وہ ضعیف طبقہ کے لوگ ہیں یا بڑے آدمی ہیں؟ تو نے کہا بلکہ وہ کمزور ہیں اور یہی لوگ رسولوں کے پیروکار ہوتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا تم اسے اس دعویٰ سے قبل جھوٹ سے بھی متہم (تہمت زدہ) کرتے تھے؟ اور تو نے کہا نہیں! تو میں نے پہچان لیا جو لوگوں پر جھوٹ نہیں باندھتا وہ اللہ پر جھوٹ باندھنے کا ارتکاب کیسے کر سکتا ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا

---

[1] قوله الحرب بيننا و بينه سجال..... الخ- یعنی مراد یہ ہے کہ جنگ ہمارے اور ان کے درمیان پے در پے ہے کیونکہ سجال، سجل سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں پے در پے ڈول نکالنا تو اس سے جنگوں کو تعبیر کیا ہے کہ جس طرح ڈول پے در پے آتے ہیں اسی طرح جنگیں بھی ہمارے نزدیک پے در پے ہیں۔

الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَه سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُونَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّه لا يَغْدِرُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لا تَغْدِرُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَه فَزَعَمْتَ اَنْ لا فَقُلْتُ لَوْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَه قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَه قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَ يَأْمُرُكُمْ قُلْتُ يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ [1] اِنْ يَكُنْ مَا تَقُولُ فِيهِ حَقًّا فَاِنَّه [2] نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ اَنَّه خَارِجٌ وَلَمْ اَكُنْ اَظُنُّه مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّي اَعْلَمُ اَنِّي اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَاءَه وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَلَيَبْلُغَنَّ مُلْكُه مَا تَحْتَ قَدَمَيَّ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَرَاَه فَاِذَا فِيهِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّي اَدْعُوكَ بِدِعَايَةِ الاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ [3] اِثْمَ الاَرِيسِيِّينَ وَ (يَا

ان لوگوں میں سے کوئی دین میں داخل ہونے کے بعد (ان سے ناراضگی کی وجہ سے) پھر بھی گیا ہے؟ (یعنی مرتد ہو گیا ہے) تو نے کہا: نہیں اور اسی طرح ایمان کی حلاوت ہوتی ہے جب دل اس سے لطف اندوز ہو جائیں اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا وہ زیادہ ہو رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟ تو نے کہا: کہ وہ زیادہ ہو رہے ہیں۔ تو حقیقت میں ایمان کے درجہ تکمیل تک پہنچنے میں یہی کیفیت ہوتی ہے۔ میں نے تجھ سے معلوم کیا: کیا تم نے اس سے کوئی جنگ بھی کی؟ اور تو نے کہا: ہم اس سے جنگ کر چکے ہیں اور جنگ تمہارے اور اس کے درمیان ڈول کی طرح ہے کبھی وہ تم پر غالب اور کبھی تم اس پر غالب رہے اور رسولوں کو اسی طرح مبتلا رکھا جاتا ہے پھر آخر کار انجام فتح انہی کی ہوتی ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا: کیا اس نے معاہدہ کی خلاف ورزی بھی کی؟ تو نے کہا: نہیں اور رسول علیہم السلام اسی طرح عہد شکنی نہیں کرتے اور میں نے تجھ سے پوچھا: کیا یہ دعویٰ (نبوت) اس سے پہلے بھی (اس کے خاندان سے) کسی نے کیا؟ تم نے کہا: نہیں! تو میں کہتا ہوں اگر یہ دعویٰ اس سے پہلے کیا جاتا ہوتا تو میں کہتا کہ یہ ایسا آدمی ہے جو اپنے سے پہلے کیے گئے دعویٰ کی تکمیل کر رہا ہے۔ ابوسفیان نے کہا: پھر ہرقل نے کہا: وہ تمہیں کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ میں نے کہا: وہ ہمیں نماز، زکوٰۃ، صلہ رحمی اور پاک دامنی کا حکم دیتے ہیں۔ ہرقل نے کہا: جو کچھ تم کہہ رہے ہو اگر یہ سچ ہے

---

1. فائدہ...... قوله ان يكن ما تقول فيه حقًا...... الخ- ہرقل نے بظاہر یہ بات سابقہ آسمانی کتب مثلاً تورات اور انجیل سے پڑھ کر کہی ہے کہ اس میں نبی آخر الزماں کی تمام علامات لکھی ہوئی تھیں۔ (عمدۃ القاری)

2. قوله فانه نبي...... الخ- اس جملہ کی وجہ سے بعض علماء نے ہرقل کے مسلمان ہونے کا قول کیا ہے کہ اس نے آپ ﷺ کی نبوت کا اقرار کیا ہے، لیکن دوسرے بعض حضرات کہتے ہیں کہ اس نے ایمان اور اسلام لانے کا اظہار کیا تھا مسلمان نہیں ہوا تھا، جو حضرات اس کے اسلام کے قائل ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اس نے اسلام کا اظہار قوم کے اور ملک کے خوف سے نہیں کیا کہ کہیں مجھے قتل نہ کر دیں یا مجھ سے حکومت نہ چھین لیں تو وہ اپنے دل میں اسلام رکھا ہوا تھا، لیکن مسند احمد کی ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو تبوک میں خط لکھا کہ میں مسلمان ہوں تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جھوٹ بولتا ہے یہ نصرانی ہی ہے۔ واللہ اعلم رب العزت ہی حقیقت حال جاننے والے ہیں۔ (تکملہ)

3. قوله اثم الاريسيين...... الخ- اس لفظ کے کئی مطلب ہیں، ایک مطلب تو یہ ہے کہ تمہاری ساری رعایا کاشتکار ہیں تو اگر تم دین اسلام سے رک گئے تو وہ بھی تمہاری وجہ سے اس سے رک جائیں گے تو ان سب کے دین سے روکنے کا گناہ تم پر ہوگا، اور ایک مطلب یہ ہے کہ اس سے مراد تمہارے خدام ہیں کہ تمہاری وجہ سے وہ بھی دین سے رک جائیں گے۔

اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَنْ لَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ) فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ ارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ عِنْدَهٗ وَكَثُرَ اللَّغْطُ وَاَمَرَ بِنَا فَاُخْرِجْنَا قَالَ فَقُلْتُ لِاَصْحَابِي حِيْنَ خَرَجْنَا لَقَدْ [1]اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِي كَبْشَةَ اِنَّهٗ لَيَخَافُهٗ مَلِكُ [2]بَنِي الْاَصْفَرِ قَالَ فَمَا زِلْتُ مُوْقِنًا بِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ سَيَظْهَرُ حَتّٰى اَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْاِسْلَامَ -

تو وہ واقعتاً نبی ہے۔ اس نے کہا: میں جانتا تھا کہ اس کا ظہور ہونے والا ہے لیکن یہ گمان نہ تھا کہ اس کا ظہور تم میں سے ہوگا اور اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میں ان تک پہنچ جاؤں گا تو میں ان کی ملاقات کو پسند کرتا اور اگر میں ان کے پاس ہوتا تو میں ان کے پاؤں مبارک دھوتا اور ان کی بادشاہت ضرور بالضرور میرے قدموں کے نیچے (میری بادشاہت تک) پہنچ جائے گی۔ پھر اس نے رسول اللہ ﷺ کا خط مبارک منگوا کر پڑھا۔ تو اس میں یہ (لکھا ہوا) تھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے رسول محمد (ﷺ) کی طرف سے (یہ خط) بادشاہ روم ہرقل کی طرف۔ اس پر سلامتی ہو جس نے ہدایت کا اتباع کیا۔ امابعد! میں تجھے اسلام کی دعوت دیتا ہوں، اسلام قبول کرلو، سلامت رہو گے اور اسلام قبول کرلے اللہ تجھے دوہرا ثواب عطا کرے گا اور اگر تم نے اعراض کیا تو رعایا کا گناہ بھی تجھ پر ہوگا اور اے اہلِ کتاب! آؤ اس بات کی طرف جو تمہارے اور ہمارے درمیان برابر (اتفاقی) ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک کریں گے اور نہ ہمارے بعض دوسرے بعض کو اللہ کے سوا رب بنائیں گے۔ پس اگر وہ اعراض کریں تو تم کہہ دو گواہ ہو جاؤ کہ ہم مسلمان ہیں۔ جب (ہرقل) خط کے پڑھنے سے فارغ ہوا تو اس کے سامنے چیخ و پکار ہونے لگی اور بکثرت آوازیں آنا شروع ہو گئیں اور اس نے ہمیں باہر لے جانے کا حکم دیا۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے اس وقت کہا جب کہ ہمیں نکالا گیا کہ اب تو ابن ابی کبشہ (رسول اللہ ﷺ) کی بات بہت بڑھ گئی ہے کہ اس سے تو شاہِ روم بھی خوف کرتا ہے اور اسی وقت سے مجھے ہمیشہ یہ یقین رہا کہ رسول اللہ ﷺ عنقریب غالب ہوں گے حتیٰ کہ رب العزت نے (اپنی رحمت) سے مجھے اسلام میں

---

[1] فائدہ.....قوله لقد أمِر أمر ابن ابی کبشة..... الخ- اس سے مراد آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں، دراصل ابو کبشہ حضور اکرم ﷺ کے سابقہ داداؤں میں سے ایک دادا تھے اور اہل عرب کی عادت تھی کہ گفتگو کے دوران جب کسی کو کم درجہ اور کمتر بیان کیا جاتا تو سابقہ داداؤں میں سے کسی کا نام لے کر اس کی طرف نسبت کی جاتی تھی۔ چنانچہ ابو سفیان اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے لہٰذا حضور ﷺ کی تحقیر اس انداز سے کی تھی۔

[2] قوله ملك بنی الأصفر..... الخ- اس سے مراد روم کا بادشاہ یعنی ہرقل ہے، اسلئے کہ ہرقل کے دادا روم بن عیص نے حبشہ کے بادشاہ کی بیٹی سے شادی کی تھی چنانچہ شادی کے بعد ان سے کالا سفید بچہ پیدا ہوا جس کو اصفر کہا جانے لگا اس وجہ سے یہ لقب اہل روم اور بادشاہ کا پڑ گیا۔

داخل کر دیا۔

۸۸...... وحَدَّثَنَاه حَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَكَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ جُنُودَ فَارِسَ مَشٰى مِنْ حِمْصَ اِلٰى اِيلِيَاءَ شُكْرًا لِمَا اَبْلَاهُ اللّٰهُ ـ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَقَالَ اِثْمَ الْيَرِيسِيِّينَ وَقَالَ بِدَاعِيَةِ الاِسْلَامِ ـ

۸۸...... حضرت ابنِ شہابؒ سے ان سندوں کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت ہے اور اس حدیث میں یہ زائد ہے کہ قیصر نے جب فارس کے لشکر کو شکست دی تو وہ حمص سے ایلیاء (یعنی بیت المقدس) کی طرف چلا تاکہ وہ اس آزمائش میں کامیاب ہونے پر اللہ کا شکر ادا کرے۔
نیز اس روایت میں اریسیین کے بجائے یریسیین ہے اور اسی طرح دعاية الاسلام کے بجائے بداعية الاسلام ہے یعنی میں تم کو داعیہ اسلام اور کلمہ توحید کی طرف بلاتا ہوں۔

باب ۲۷ بَاب كُتُبِ النَّبِيِّ ﷺ اِلٰى مُلُوكِ الْكُفَّارِ يَدْعُوهُمْ اِلَى الاِسْلَامِ

نبی ﷺ کے کافر بادشاہوں کی طرف دعوتِ اسلام کے خطوط

۸۹...... حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الاَعْلٰى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ اِلٰى كِسْرٰى وَاِلٰى قَيْصَرَ وَاِلَى النَّجَاشِيِّ وَاِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ ـ

۸۹...... صحابی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے کسریٰ اور قیصر کی طرف اور نجاشی اور ہر (کافر) حاکم کی طرف خط لکھا جس میں ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی گئی (اسلام کی دعوت دی گئی) اور نجاشی یہ وہ نہیں ہے کہ جس پر نبی کریم ﷺ نے نمازِ جنازہ پڑھائی تھی۔

۹۰...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرُّزِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ ـ

۹۰...... صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی مذکورہ بالا حدیث کی طرح حدیث نقل کی۔ اس حدیث میں یہ نہیں کہا کہ یہ نجاشی وہ نہیں ہے کہ جس پر نبی کریم ﷺ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔

۹۱...... وحَدَّثَنِيهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ اَخْبَرَنِي اَبِي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ ـ

۹۱...... اسی مذکورہ بالا حدیث کی طرح دوسری سند سے جو روایت ہے اس میں بھی یہ الفاظ مذکور نہیں کہ یہ نجاشی وہ نہیں کہ جس پر نبی کریم ﷺ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔

باب- ۲۸

باب في غزوة حنين
غزوۂ حنین کے بیان میں

۹۲...... وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ عَبَّاسٌ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَزِمْتُ اَنَا وَاَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ [1] عَلٰى بَغْلَةٍ لَهُ بَيْضَاءَ اَهْدَاهَا لَهُ فَرْوَةُ بْنُ نُفَاثَةَ الْجُذَامِيُّ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ قَالَ عَبَّاسٌ وَاَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَكُفُّهَا اِرَادَةَ اَنْ لَا تُسْرِعَ وَاَبُو سُفْيَانَ آخِذٌ بِرِكَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَيْ عَبَّاسُ [2] نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَقَالَ عَبَّاسٌ وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِي اَيْنَ اَصْحَابُ السَّمُرَةِ قَالَ فَوَاللهِ لَكَاَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلٰى اَوْلَادِهَا فَقَالُوا يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ قَالَ فَاقْتَتَلُوا وَالْكُفَّارَ وَالدَّعْوَةُ فِي الْاَنْصَارِ يَقُولُونَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَقَالُوا يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ

۹۲...... حضرت کثیر بن عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (غزوۂ) حنین کے دن موجود تھا میں اور ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ ساتھ ساتھ رہے اور رسول اللہ ﷺ سے بالکل علیحدہ نہیں ہوئے اور رسول اللہ ﷺ سفید رنگ کے اس خچر پر سوار تھے۔ جو خچر آپ ﷺ کو فروہ بن نفاثہ جذامی نے ہدیہ کیا تھا۔ تو جب مسلمانوں اور کافروں کا مقابلہ ہوا تو مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگے اور رسول اللہ ﷺ کافروں کی طرف اپنے خچر کو دوڑا رہے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے خچر کی لگام کو پکڑے ہوا تھا اسے تیز بھاگنے سے روک رہا تھا اور ابو سفیان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی رکاب پکڑے ہوئے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عباس! اصحابِ سمرہ کو بلاؤ۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بلند آواز آدمی تھے۔ (حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) میں نے اپنی پوری آواز سے پکارا کہ اصحابِ سمرہ کہاں ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! جس وقت انہوں نے یہ آواز سنی تو وہ اس طرح پلٹے جس طرح کہ گائے اپنے بچوں کی طرف پلٹتی ہے۔ وہ لوگ یا لبیک، یا لبیک کہتے ہوئے آئے اور انہوں نے کافروں سے جنگ شروع کر دی اور انہوں نے انصار کو بھی بلایا اور کہنے لگے: اے انصار کی جماعت! پھر انہوں نے بنو حارث بن خزرج کو بلایا اور کہا: اے بنی حارث بن خزرج! اے بنو حارث بن خزرج! تو رسول اللہ ﷺ اپنے خچر پر سوار ان کی طرف، ان کی جنگ کا منظر دیکھ رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تنور گرم ہے۔

[1] فائدہ...... قوله على بغلة له بيضاء...... الخ- امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ "حضور اکرم ﷺ کے پاس اس خچر کے علاوہ کوئی اور خچر نہیں تھا اور اس خچر کو دلدل کہا جاتا تھا"۔ (تکملہ)

[2] قوله نادِ اصحاب السمرة...... الخ- سمرة سے مراد وہ درخت ہے کہ جس کے پتے چھوٹے ہوں کانٹے کم ہوں، اور یہاں ان کو اس سے اس وجہ سے تعبیر کیا ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے بیعتِ رضوان کی تھی اور وہ اسی سمرہ درخت کے نیچے کی تھی۔ (تکملہ)

عَلٰى بَغْلَتِهٖ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا اِلٰى قِتَالِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا ❶ حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ قَالَ ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزَمُوْا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ قَالَ فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ فَاِذَا الْقِتَالُ عَلٰى هَيْئَتِهٖ فِيْمَا اَرٰى قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهٖ فَمَا زِلْتُ اَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا وَاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا -

راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے چند کنکریاں اٹھائیں اور انہیں کافروں کے چہروں کی طرف پھینکا۔ پھر فرمایا: محمد (ﷺ) کے رب کی قسم! یہ شکست کھا گئے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں دیکھ رہا تھا کہ جنگ بڑی تیزی کے ساتھ جاری تھی میں اس طرح دیکھ رہا تھا کہ آپ ﷺ نے اچانک کنکریاں پھینکیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، اللہ کی قسم! میں نے دیکھا کہ ان کا زور ٹوٹ گیا اور وہ پشت پھیر کر بھاگنے لگے۔

٩٣...... وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَرْوَةُ بْنُ نُعَامَةَ الْجُذَامِيُّ وَقَالَ انْهَزَمُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ انْهَزَمُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ حَتّٰى هَزَمَهُمُ اللّٰهُ قَالَ وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَرْكُضُ خَلْفَهُمْ عَلٰى بَغْلَتِهٖ -

٩٣...... حضرت زہری سے ان سندوں کے ساتھ اسی مذکورہ بالا حدیث کی طرح یہ حدیث نقل کی گئی ہے۔ سوائے اس کے کہ اس روایت میں ہے فروہ بن نعامہ جذامی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! یہ شکست کھا گئے۔ رب کعبہ کی قسم! یہ شکست کھا گئے اور حدیث میں یہ زائد ہے کہ یہاں تک کہ اللہ نے ان کو شکست دے دی اور گویا کہ میں نبی ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ ﷺ ان کے پیچھے اپنے خچر کو بھگا رہے ہیں:

٩٤...... وحَدَّثَنَاه ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ الْعَبَّاسِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ يُوْنُسَ وَحَدِيْثَ مَعْمَرٍ اَكْثَرُ مِنْهُ وَاَتَمُّ -

٩٤...... صحابی رسول حضرت کثیر بن عباس رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے خبر دیتے ہیں کہ میں (غزوۂ) حنین کے دن نبی ﷺ کے ساتھ تھا۔ پھر آگے مذکورہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی۔ راوی یونس و معمر کی روایت کردہ احادیث مکمل و پوری ہیں۔

٩٥...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا اَبَا عُمَارَةَ اَفَرَرْتُمْ ❷ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ

٩٥...... حضرت ابو اسحٰق سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابو عمارہ! کیا تم حنین کے دن بھاگ گئے تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں! اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے پیٹھ نہیں

---

❶ قولہ حین حمی الوطیس...... الخ- یہ جملہ اس وقت بولا جاتا ہے اہلِ عرب کے ہاں جبکہ خوب جنگ کا بازار گرم ہو۔ اسی جگہ کو جہاں یہ جنگ اور غزوہ ہوا تھا اس کو "اوطاس" کہتے ہیں۔ (تکملہ)

❷ فائدہ...... قولہ افررتم...... الخ- دراصل سائل کا مقصد یہ معلوم کرنا تھا کہ کیا حنین میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ حضور ﷺ بھی واپس ہوئے تھے یا نہیں؟ چنانچہ اس کی صراحت بخاری کی روایت سے ملتی ہے کہ سائل نے پوچھا کہ "کیا تم حضور ﷺ کے ساتھ پھر گئے تھے" تو اس کے اعتبار سے جواب درست ہے۔ (تکملہ)

اللهِ ﷺ وَلٰكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِه ❶ وَاَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ سِلَاحٌ اَوْ كَثِيْرُ سِلَاحٍ فَلَقُوا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ جَمْعَ هَوَازِنَ وَبَنِي نَصْرٍ فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُوْنَ يُخْطِئُوْنَ فَاَقْبَلُوا هُنَاكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُوْدُ بِه فَنَزَلَ فَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

ثُمَّ صَفَّهُمْ۔

پھیری بلکہ آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے چند نوجوان جلد باز اور بغیر ہتھیار میدان میں نکل آئے اور انہوں نے ایسے (ماہر) تیر اندازوں سے مقابلہ کیا جن کا تیر خطا نہ ہوتا تھا۔ انہوں نے اس انداز میں تیر اندازی کی کہ ان کا کوئی تیر خطا نہ گیا۔ پھر یہ نوجوان رسول اللہ ﷺ کی طرف متوجہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ اس کی لگام تھامے ہوئے تھے (یہ حالت دیکھ کر) آپ ﷺ اترے اور اللہ سے مدد طلب کی اور ارشاد فرمایا

میں نبی ہوں، یہ جھوٹ نہیں ہے
میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں

پھر آپ ﷺ نے (مسلمانوں کی) صف بندی فرمائی۔

٩٦......حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ الْمِصِّيْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى الْبَرَاءِ فَقَالَ اَكُنْتُمْ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ يَا اَبَا عُمَارَةَ فَقَالَ اَشْهَدُ عَلٰى نَبِيِّ اللهِ ﷺ مَا وَلّٰى وَلٰكِنَّهُ انْطَلَقَ اَخِفَّاءُ مِنَ النَّاسِ وَحُسَّرٌ اِلٰى هٰذَا الْحَيِّ مِنْ هَوَازِنَ وَهُمْ قَوْمٌ رُمَاةٌ فَرَمَوْهُمْ بِرِشْقٍ مِنْ نَبْلٍ كَاَنَّهَا رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ فَانْكَشَفُوا فَاَقْبَلَ الْقَوْمُ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَاَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ يَقُوْدُ بِه بَغْلَتَه فَنَزَلَ وَدَعَا وَاسْتَنْصَرَ وَهُوَ يَقُوْلُ

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ
اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

اَللّٰهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللهِ اِذَا ❷ احْمَرَّ الْبَاْسُ نَتَّقِي بِه وَاِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِي يُحَاذِي بِه

٩٦......حضرت اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی نے آکر کہا: اے ابو عمارہ! کیا تم غزوۂ حنین کے دن بھاگ گئے تھے؟ انہوں نے کہا: میں نبی کریم ﷺ کی اس بات پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ نے پیٹھ نہ پھیری بلکہ لوگوں میں سے چند کمزور نہتے نوجوان بنو ہوازن کے اس قبیلہ کی طرف بڑھے اور وہ (ماہر تجربہ کار) تیر انداز قوم تھی۔ پس انہوں نے تیروں کی اس طرح بوچھاڑ کر دی جیسے ٹڈی دل ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم منتشر ہو گئے۔ تو یہ قوم رسول اللہ ﷺ کی طرف بڑھنے لگی۔ اس وقت ابو سفیان بن حارث رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ اترے، دعا مانگی اور (اللہ عزوجل سے) مدد طلب کی اور آپ ﷺ فرماتے تھے:

میں نبی ہوں، یہ جھوٹ نہیں ہے
میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں

اے اللہ! اپنی مدد نازل فرما۔

براء رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم جنگ کی شدت میں اپنے آپ کو آپ ﷺ

---

❶ قوله اخفاء هم...... الخ۔ اس سے مراد یہ تھا کہ وہ چند لوگ جلد باز تھے اور بعض روایت میں اخفاء کی جگہ اجفاء "بالجیم" ہے تو اس کے معنی ہوں گے سیلاب کی تیزی والے۔ (تاج)

❷ فائدہ......قوله احمر البأس...... الخ۔ اس سے مراد جنگ کی شدت اور بھڑکاہٹ ہے، اہل عرب اس جملہ کو اس وقت استعمال کرتے تھے جبکہ جنگ بہت زیادہ بھڑک اٹھتی تھی۔ (تکملہ)

يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ۔

کی پناہ میں بچاتے تھے اور ہم میں سے بہادر آپ ﷺ کے ساتھ یعنی نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہتا۔

۹۷...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ مِنْ قَيْسٍ اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ الْبَرَاءُ وَلٰكِنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَفِرَّ وَكَانَتْ هَوَازِنُ يَوْمَئِذٍ رُمَاةً وَاِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمُ انْكَشَفُوا فَاَكْبَبْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ فَاسْتَقْبَلُونَا بِالسِّهَامِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاِنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَهُوَ يَقُولُ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ۔

۹۷...... حضرت ابو اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان سے (قبیلہ) قیس کے ایک آدمی نے پوچھا: کیا تم غزوۂ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس سے بھاگ گئے تھے؟ براء رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن رسول اللہ ﷺ نہیں بھاگے اور ان دنوں ہوازن تیر اندازی میں ماہر تھے۔ جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگ گئے۔ ہم مال غنیمت پر ٹوٹ پڑے اور انہوں نے تیروں سے ہمارا مقابلہ کیا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے سفید خچر پر سوار دیکھا اور ابو سفیان بن حارث رضی اللہ عنہ اس کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے۔

میں نبی ہوں، یہ جھوٹ نہیں ہے
میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں

۹۸...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا اَبَا عُمَارَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَهُوَ اَقَلُّ مِنْ حَدِيثِهِمْ وَهٰؤُلَاءِ اَتَمُّ حَدِيثًا۔

۹۸...... صحابی رسول حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ان سے ایک آدمی نے کہا: اے ابو عمارہ! باقی حدیث مبارکہ اسی مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح ہے۔ باقی حدیثیں کامل ہیں اور یہ کم ہے۔

۹۹...... وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ قال حَدَّثَنِي اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ قال حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حُنَيْنًا فَلَمَّا وَاجَهْنَا الْعَدُوَّ تَقَدَّمْتُ فَاَعْلُو ثَنِيَّةً فَاسْتَقْبَلَنِي رَجُلٌ مِنَ الْعَدُوِّ فَاَرْمِيهِ بِسَهْمٍ فَتَوَارٰى عَنِّي فَمَا دَرَيْتُ مَا صَنَعَ وَنَظَرْتُ اِلَى الْقَوْمِ فَاِذَا هُمْ قَدْ طَلَعُوا مِنْ ثَنِيَّةٍ اُخْرٰى فَالْتَقَوْا هُمْ وَصَحَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ فَوَلّٰى صَحَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ وَاَرْجِعُ مُنْهَزِمًا وَعَلَيَّ بُرْدَتَانِ مُتَّزِرًا بِاِحْدَاهُمَا مُرْتَدِيًا بِالْاُخْرٰى فَاسْتَطْلَقَ

۹۹...... حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ حنین میں شرکت کی۔ جب ہمارا دشمن سے مقابلہ ہوا تو میں آگے بڑھ کر ایک گھاٹی پر چڑھ گیا۔ سامنے سے دشمن کا ایک آدمی آیا۔ میں نے اسے تیر مارا تو وہ مجھ سے چھپ گیا اور میں نہ جان سکا کہ اس نے کیا کیا ہے۔ میں نے (دشمن) قوم کو دیکھا تو وہ دوسری گھاٹی سے چڑھ رہے تھے۔ ان کا اور نبی کریم ﷺ کا مقابلہ ہوا تو نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے پشت پھیری اور میں بھی شکست کھا کر لوٹا اور مجھ پر دو چادریں تھیں۔ ایک کو میں نے باندھا ہوا تھا اور دوسری کو اوڑھا ہوا تھا۔ میری تہبند کھل گئی تو میں نے دونوں چادروں کو اکٹھا کر لیا اور میں

اِزَارِي ❶ فَجَمَعْتُهُمَا جَمِيعًا وَمَرَرْتُ ❷ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مُنْهَزِمًا وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاء فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَقَدْ رَاَى ابْنُ الاَكْوَعِ فَزَعًا فَلَمَّا غَشُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الاَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وُجُوهَهُمْ فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوهُ فَمَا خَلَقَ اللهُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا اِلا مَلَاَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ فَهَزَمَهُمُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ وَقَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ -

رسول اللہ ﷺ کے پاس سے شکست خوردہ لوٹا اور آپ ﷺ اپنے شہباء نامی خچر پر سوار تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن اکوع نے گھبرائے ہوئے دیکھا ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ کو (دشمنوں نے) گھیر لیا تو آپ ﷺ خچر سے اترے پھر زمین سے ایک مٹھی مٹی کی بھری اور دشمن کے چہروں کی طرف پھینکتے ہوئے فرمایا: چہرے برے ہو گئے۔ اللہ نے ان میں سے ہر انسان کی آنکھوں کو اس مٹھی کی مٹی سے بھر دیا اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔ پس اللہ رب العزت نے انہیں شکست سے دوچار کیا اور رسول اللہ ﷺ نے ان کا مالِ غنیمت مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔

باب-۲۹ باب غزوة الطائف

غزوۂ طائف کے بیان میں

۱۰۰ ــــ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرِ الاَعْمى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَاصَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ ❸ اِنَّا قَافِلُونَ اِنْ شَاءَ اللهُ قَالَ اَصْحَابُهُ نَرْجِعُ وَلَمْ نَفْتَتِحْهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ اغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا عَلَيْهِ فَاَصَابَهُمْ

۱۰۰ ــــ صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے طائف والوں کا محاصرہ کیا لیکن کامیابی حاصل نہ ہو سکی تو فرمایا: ہم ان شاء اللہ لوٹ جائیں گے آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم بغیر فتح کے لوٹ جائیں گے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: تم کل صبح (ان سے) جنگ کرنا۔ چنانچہ (صحابہ رضی اللہ عنہم نے) صبح ان پر حملہ کر دیا اور زخمی ہو گئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: ہم کل صبح واپس چلے جائیں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس بات کو پسند کیا تو رسول اللہ ﷺ مسکرا دیئے۔

---

❶ فائدہ ...... **قوله فجمعتهما جميعاً** ...... الخ- اس سے بظاہر مراد یہ ہے کہ جنگ اتنی شدید تھی کہ تہبند باندھنے کا بھی موقع نہیں تھا اور جب تہبند کھل گیا تو میں نے اس کو اور جو چادر اوڑھی ہوئی تھی اس کو ایک ہی ہاتھ سے پکڑ لیا۔

❷ **قوله مررت علی رسول الله منهزماً** ...... الخ- یہ منہزماً حال ہے مررت کا یعنی راوی کہتے ہیں کہ میں پیٹھ پھیر کر بھاگ رہا تھا حضور ﷺ کے پاس سے جبکہ آپ ﷺ اپنی جگہ ثابت قدم تھے۔

❸ **قوله انا قافلون** ...... الخ- یعنی حضور ﷺ نے جب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے واپس چلنے کو کہا تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو عجیب سا لگا کہ مسلمان بغیر جنگ کے لوٹ جائیں تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم قتال چاہتے ہو تو کرو، چونکہ نبی ﷺ کی مرضی واپسی کی تھی اور اسی میں خیر تھی تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جب ان سے جہاد کیا تو نقصان ہوا اور کئی شہید اور زخمی ہوئے اب آپ علیہ السلام کی واپسی کا حکم صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو پسند آیا، شاید بات یہ تھی کہ آپ ﷺ کو وحی کے ذریعہ اس بات کا علم ہو گیا تھا کہ یہ لوگ خود مسلمان ہو کر آئیں گے۔ لہٰذا ان سے جنگ جاری رکھنا بہتر نہیں ہے۔ (تکملہ)

جِرَاحٌ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا قَالَ فَأَعْجَبَهُمْ ذٰلِكَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ۔

باب ۳۰ باب غزوة بدر

غزوۂ بدر کے بیان میں

۱۰۱.....حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ شَاوَرَ[1] حِينَ بَلَغَهُ اِقْبَالُ اَبِي سُفْيَانَ قَالَ فَتَكَلَّمَ اَبُو بَكْرٍ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ اِيَّانَا تُرِيدُ يَا رَسُولَ اللهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخِيضَهَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاهَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَضْرِبَ اَكْبَادَهَا اِلٰى[2] بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّاسَ فَانْطَلَقُوا حَتّٰى نَزَلُوا بَدْرًا وَوَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رَوَايَا قُرَيْشٍ وَفِيهِمْ غُلَامٌ اَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ فَاَخَذُوهُ فَكَانَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَسْاَلُونَهُ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ وَاَصْحَابِهِ فَيَقُولُ مَا لِي عِلْمٌ بِاَبِي سُفْيَانَ[3] وَلٰكِنْ هٰذَا اَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَاُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ

۱۰۱...... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مشورہ فرمایا جب ابوسفیان کے آنے کی خبر آپ ﷺ کو پہنچی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی تو اس سے اعراض کیا پھر عمر رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی تو اس سے اعراض کیا پھر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: آپ ﷺ کی مراد ہم سے ہے۔ اے اللہ کے رسول (ﷺ)! اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر آپ (ﷺ) ہمیں سمندر میں گھوڑے دوڑانے کا حکم دیں تو ہم انہیں (سمندر میں) ڈال دیں گے۔ اگر آپ (ﷺ) ہمیں ان کے سینے بَرْكِ الْغِمَادِ سے ٹکرا دینے کا حکم دیں تو ہم کر گزریں گے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بلایا اور چلے یہاں تک کہ مقام بدر پر جا کر اترے اور ان پر قریش کے پانی پلانے والے گزرے اور ان میں بنو حجاج کا سیاہ فام غلام بھی تھا۔ صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے اسے پکڑ لیا اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ (رضی اللہ عنہم) اس سے ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھنے لگے۔ تو اس نے کہا: مجھے ابوسفیان

---

[1] فائدہ...... **قوله شاور حين بلغه اقبال ابى سفيان**...... الخ- دراصل بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ دو مرتبہ مشورہ کیا اور بعض سے پتہ چلتا ہے کہ ایک مرتبہ کیا پھر بعض حضرات کہتے ہیں کہ دونوں مرتبہ مدینہ میں کیا یعنی ابھی مدینہ سے نکلے نہیں تھے، لیکن اس معاملہ میں شیخ الاسلام حضرت مولانا تقی عثمانی مد ظلہم تحریر فرماتے ہیں کہ یہ مشورہ جس کا ذکر مذکورہ حدیث میں ہے یہ حضور ﷺ نے مدینہ سے نکلنے کے بعد مقام صفراء پر کیا تھا کیونکہ جب آپ ﷺ مدینہ سے نکلے تھے تو اس وقت ابوسفیان کے لشکر کی نیت تھی لیکن وہاں پہنچ کر پتہ چلا کہ ابوسفیان تو نکل گئے مگر قریش لشکر لے کر آرہے ہیں تو اس پر حضور ﷺ نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے طویل مشورہ کیا اور مدینہ کا مشورہ تو بہت مختصر تھا۔ (تکملہ)

[2] **قوله برك الغماد**...... الخ- یہ ایک جگہ ہے مکہ سے پانچ رات کی مسافت پر ساحلی علاقہ ہے اور بڑا ہی سخت اور ویران ساحل ہے۔

[3] **قوله لكن هذا ابو جهل و عتبةؓ و شيبة**...... الخ- یعنی یہ ایک حبشی غلام تھا جس نے مکہ سے ابوجہل کا لشکر آتا ہوا دیکھا تھا مگر ابوسفیان کو نہیں دیکھا تھا کیونکہ ابوسفیان راستہ بدل کر چلے گئے تھے لیکن صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ سمجھ رہے تھے کہ ابوسفیان کا لشکر ہی ہے اس وجہ سے اس کو مار رہے تھے کہ یہ غلام جھوٹ بول رہا ہے حالانکہ وہ سچ کہہ رہا تھا۔ (تکملہ)

ضَرَبُوهُ فَقَالَ نَعَمْ اَنَا اُخْبِرُكُمْ هٰذَا اَبُو سُفْيَانَ فَاِذَا تَرَكُوهُ فَسَاَلُوهُ فَقَالَ مَا لِي بِاَبِي سُفْيَانَ عِلْمٌ وَلٰكِنْ هٰذَا اَبُو جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَاُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فِي النَّاسِ فَاِذَا قَالَ هٰذَا اَيْضًا ضَرَبُوهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّي فَلَمَّا رَاَى ذٰلِكَ انْصَرَفَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَضْرِبُوهُ اِذَا صَدَقَكُمْ وَتَتْرُكُوهُ اِذَا كَذَبَكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ قَالَ وَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الْاَرْضِ هَاهُنَا هَاهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

کے بارے میں معلوم نہیں لیکن ابو جہل، عتبہ، شیبہ، امیہ بن خلف یہ سامنے ہیں۔ جب اس نے یہ کہا تو صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے اسے مارا تو اس نے کہا: ہاں! میں تمہیں ابوسفیان کی خبر دیتا ہوں کہ ابوسفیان یہ ہے۔ صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے اسے چھوڑ دیا پھر پوچھا تو اس نے کہا: مجھے ابوسفیان کے بارے میں معلوم نہیں بلکہ ابو جہل، عتبہ، شیبہ اور امیہ بن خلف یہاں لوگوں میں ہیں۔ اس نے جب یہ کہا تو صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے اسے پھر مارا اور رسول اللہ ﷺ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب نبی ﷺ نے یہ کیفیت دیکھی تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ جب یہ سچ کہتا ہے تو تم اسے مارتے ہو اور جب تم سے جھوٹ کہتا ہے تو چھوڑ دیتے ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ فلاں (کافر) کی قتل گاہ ہے اور رسول اللہ ﷺ زمین پر اس، اس جگہ اپنا ہاتھ مبارک رکھتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ان میں سے کوئی بھی (کافر) رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ رکھنے کی جگہ سے اِدھر اُدھر متجاوز نہ ہوا۔ (عین اسی جگہ جہنم رسید ہوا)۔

باب۔۳۱

باب فتح مكة

فتح مکہ کے بیان میں

۱۰۲...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ عبداللهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَفَدَتْ وُفُودٌ اِلَى مُعَاوِيَةَ وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ يَصْنَعُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ الطَّعَامَ فَكَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ مِمَّا يُكْثِرُ اَنْ يَدْعُونَا اِلَى رَحْلِهِ فَقُلْتُ اَلَا اَصْنَعُ طَعَامًا فَاَدْعُوَهُمْ اِلَى رَحْلِي فَاَمَرْتُ بِطَعَامٍ يُصْنَعُ ثُمَّ لَقِيتُ اَبَا هُرَيْرَةَ مِنَ الْعَشِيِّ فَقُلْتُ الدَّعْوَةُ عِنْدِي اللَّيْلَةَ فَقَالَ سَبَقْتَنِي قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ اَلَا اُعْلِمُكُمْ بِحَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ ثُمَّ ذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ فَقَالَ اَقْبَلَ

۱۰۲...... صحابی رسول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رمضان المبارک میں کئی وفد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے ہم ایک دوسرے کیلئے کھانا تیار کرتے تھے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں اکثر اپنے ٹھکانے پر بلاتے تھے۔ میں نے کہا: کیا میں کھانا نہ پکاؤں اور پھر انہیں اپنے مکان پر آنے کی دعوت دوں۔ تو میں نے کھانا تیار کرنے کا حکم دیا۔ پھر شام کے وقت میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے کہا: آج رات میرے ہاں دعوت ہے۔ انہوں نے کہا: تم نے مجھ پر سبقت حاصل کرلی ہے۔ میں نے کہا: جی ہاں! میں نے انہیں دعوت دی ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے انصار کی جماعت! کیا میں تمہیں تمہارے بارے میں حدیث کی خبر نہ دوں۔ پھر فتح مکہ کا ذکر کیا تو کہا: رسول اللہ ﷺ (مدینہ سے) چل کر مکہ پہنچے اور دو

رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَبَعَثَ الزُّبَيْرَ عَلٰى اِحْدَى الْمُجَنِّبَتَيْنِ وَبَعَثَ خَالِدًا عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْأُخْرٰى وَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْحُسَّرِ فَاَخَذُوا بَطْنَ الْوَادِي وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي كَتِيبَةٍ قَالَ فَنَظَرَ فَرَآنِي فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ لَا يَاْتِينِي اِلَّا اَنْصَارِيٌّ زَادَ غَيْرُ شَيْبَانَ فَقَالَ اهْتِفْ لِي بِالْاَنْصَارِ قَالَ فَاَطَافُوا بِهِ [1] وَوَبَّشَتْ قُرَيْشٌ اَوْبَاشًا لَهَا وَاَتْبَاعًا فَقَالُوا نُقَدِّمُ هٰؤُلَاءِ فَاِنْ كَانَ لَهُمْ شَيْءٌ كُنَّا مَعَهُمْ وَاِنْ اُصِيبُوا اَعْطَيْنَا الَّذِي سُئِلْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَرَوْنَ اِلٰى اَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَاَتْبَاعِهِمْ ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى ثُمَّ قَالَ حَتّٰى تُوَافُونِي بِالصَّفَا قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَمَا شَاءَ اَحَدٌ مِنَّا اَنْ يَقْتُلَ اَحَدًا اِلَّا قَتَلَهُ وَمَا اَحَدٌ مِنْهُمْ يُوَجِّهُ اِلَيْنَا شَيْئًا قَالَ فَجَاءَ اَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ [2] اُبِيحَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ [3] مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ [4] اَمَّا الرَّجُلُ فَاَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَرَاْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ قَالَ اَبُوهُرَيْرَةَ وَجَاءَ الْوَحْيُ

اطراف میں سے ایک جانب آپ ﷺ نے زبیر رضی اللہ عنہ کو اور دوسری جانب خالد رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بے زرہ لوگوں پر امیر بنا کر بھیجا۔ وہ وادی کے اندر سے گزرے اور رسول اللہ ﷺ الگ ایک فوجی دستہ میں رہ گئے۔ آپ ﷺ نے نظر اُٹھا کر مجھے دیکھا تو فرمایا: ابوہریرہ! میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس انصار کے علاوہ کوئی نہ آئے۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: انصار کو میرے پاس (آنے کی) آواز دو۔ پس وہ سب آپ ﷺ کے ارد گرد جمع ہو گئے اور قریش نے بھی اپنے حمایتی اور متبعین کو اکٹھا کر لیا اور کہا: ہم ان کو آگے بھیج دیتے ہیں۔ اگر انہیں کوئی فائدہ حاصل ہوا تو ہم بھی ان کے ساتھ شریک ہو جائیں گے اور اگر انہیں کچھ ہو گیا تو ہم سے جو کچھ مانگا جائے گا دے دیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے (صحابہ رضی اللہ عنہم) سے فرمایا: تم قریش کے حمایتیوں اور متبعین کو دیکھ رہے ہو۔ پھر اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مار کر فرمایا: (تم چلو) اور تم مجھ سے کوہ صفا پر ملاقات کرنا۔ ہم چل دیئے اور ہم میں سے جو کسی کو قتل کرنا چاہتا تو کر دیتا اور ان میں سے کوئی بھی ہمارا مقابلہ نہ کر سکتا۔ پس ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے آکر عرض کیا: اے اللہ کے رسول (ﷺ)! قریش کی سرداری ختم ہو گئی۔ آج کے بعد کوئی قریشی نہ رہے گا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے وہ امن میں رہے گا۔ انصار نے ایک دوسرے سے کہا:

---

[1] فائدہ...... قوله ووبشت قريش او باش لها...... الخ- دراصل قریش نے چال یہ چلی کہ اپنے حمایتیوں کو جمع کر کے پہلے ان کو آگے کرنے کا منصوبہ بنایا کہ مسلمانوں کا مقابلہ یہ لوگ کریں، اور یہ سوچا کہ اگر یہ جمے رہے مسلمانوں کے مقابلہ میں تو پھر ہم بھی ان کی مدد کر کے فتح پالیں گے اور اگر یہ لوگ بھاگے تو ہم مسلمانوں کے مطالبہ کو پورا کر دیں گے۔ (تکملہ)

[2] فائدہ...... قوله ابيحت خضراء قريش...... الخ- دراصل یہاں ابوسفیان نے قریش کی سرداری کے خاتمہ کا ذکر اس طرح کیا ہے کہ اب ان کا خون مباح ہو گیا ہے، ''خضراء'' سے مراد جماعت اور کثرت ہے۔ (تکملہ)

[3] قوله من دخل دار ابی سفیان...... الخ- آپ علیہ السلام نے ابوسفیان کے تالیف قلب کے لئے یہ بات کہی کیونکہ وہ نئے نئے مسلمان ہوئے تھے۔

[4] قوله أما الرجل فأدركته رغبة...... الخ- دراصل انصار نے جب یہ دیکھا کہ حضور اہل مکہ سے اس قدر نرمی کا برتاؤ کر رہے ہیں اور بہت زیادہ ان کی طرف مائل ہو رہے ہیں تو سمجھے کہ شاید حضور اب مکہ ہی کو اپنا مسکن دوبارہ بنالیں گے اور یہیں رہیں گے اور اپنی ہجرت ختم کر دیں گے اور یہ آپ کی محبت کی وجہ سے ان کے دل میں خیال آیا تھا اس پر آپ ﷺ نے انصار کو بلا کر تسلی دی اور اطمینان دلایا۔ (تکملہ)

وَكَانَ اِذَا جَاءَ الْوَحْيُ لا يَخْفى عَلَيْنَا فَإِذَا جَاءَ فَلَيْسَ اَحَدٌ يَرْفَعُ طَرْفَهُ اِلى رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتّى يَنْقَضِيَ الْوَحْيُ فَلَمَّا انْقَضَى الْوَحْيُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ الاَنْصَارِ قَالُوا لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ قُلْتُمْ اَمَّا الرَّجُلُ فَاَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ قَالُوا قَدْ كَانَ ذَاكَ قَالَ كَلا اِنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ اِلى اللهِ وَاِلَيْكُمْ وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ فَاَقْبَلُوا اِلَيْهِ يَبْكُونَ وَيَقُولُونَ وَاللهِ مَا قُلْنَا الَّذِي قُلْنَا اِلا الضِّنَّ بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ قَالَ فَاَقْبَلَ النَّاسُ اِلى دَارِ اَبِي سُفْيَانَ وَاَغْلَقَ النَّاسُ اَبْوَابَهُمْ قَالَ وَاَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّى اَقْبَلَ اِلى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ [1] ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ قَالَ فَاَتى عَلى صَنَمٍ اِلى جَنْبِ الْبَيْتِ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ قَالَ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَوْسٌ وَهُوَ آخِذٌ بِسِيَةِ الْقَوْسِ فَلَمَّا اَتى عَلَى الصَّنَمِ جَعَلَ يَطْعُنُهُ فِي عَيْنِهِ وَيَقُولُ (جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ) فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ اَتى الصَّفَا فَعَلا عَلَيْهِ حَتّى نَظَرَ اِلى الْبَيْتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللهَ وَيَدْعُو بِمَا شَاءَ اَنْ يَدْعُوَ -

آپ ﷺ کو اپنے شہر کی محبت اور اپنے قرابت داروں کے ساتھ نرمی غالب آگئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ پر وحی آئی اور جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی تو کوئی بھی رسول اللہ ﷺ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ نہ سکتا تھا۔ یہاں تک کہ وحی ختم ہو جاتی۔ پس جب وحی پوری ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! انہوں نے کہا: لبیک! اے اللہ کے رسول! آپ (ﷺ) نے فرمایا: تم نے کہا ہے کہ اس شخص پر اپنے شہر کی محبت غالب آگئی ہے۔ انہوں نے عرض کیا: واقعہ تو یہی ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہرگز نہیں! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول (ﷺ) ہوں۔ میں نے اللہ اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے۔ اب میری زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ اور موت تمہاری موت کے ساتھ ہے۔ پس (انصار) روتے ہوئے آپ ﷺ کی طرف بڑھے اور عرض کرنے لگے: اللہ کی قسم! ہم نے جو کچھ کہا وہ صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی محبت کی حرص میں کہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔ پس لوگ ابو سفیان کے گھر کی طرف جانے لگے اور (کچھ لوگوں نے اپنے دروازے بند کر لیے۔ رسول اللہ ﷺ روانہ ہو کر حجر اسود تک پہنچے اور اسے بوسہ دیا پھر بیت اللہ کا طواف کیا۔ کعبہ کے ایک کونہ میں موجود ایک بت کے پاس آئے، جس کی وہ (کفار) پرستش کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں ایک کمان تھی جس کا کونہ آپ ﷺ پکڑے ہوئے تھے۔ جب بت کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے اس کی آنکھوں میں اس کمان کا کونہ چبھونا شروع کر دیا اور فرماتے تھے: حق آگیا اور باطل چلا گیا۔ جب آپ ﷺ اپنے طواف سے فارغ ہوئے تو کوہ صفاء کی طرف آئے اور اس پر چڑھ کر بیت اللہ کی طرف نظر دوڑائی اور اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور اللہ کی حمد و ثناء شروع کر دی اور پھر جو چاہا اللہ سے مانگتے رہے۔

١٠٣...... وحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ

١٠٣...... اس مذکورہ سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی

---

[1] قولہ ثم طاف بالبیت...... الخ- علامہ نووی رحمہ اللہ اس جملہ سے استدلال کرکے فرماتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے بعد پہلا کام طواف ہونا چاہئے چاہے آنے والا احرام میں ہو یا نہ ہو چاہے عمرہ یا حج کرے یا نہ کرے۔

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ بِهٰذَا الاسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ اِحْدَاهُمَا عَلَى الأُخْرَى احْصُدُوهُمْ حَصْدًا وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالُوا قُلْنَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَمَا اسْمِي اِذًا كَلا اِنِّي عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ ـ

۱۰۴......حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ وَفَدْنَا قَالَ اِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ وَفِينَا اَبُو هُرَيْرَةَ فَكَانَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَصْنَعُ طَعَامًا يَوْمًا لِاَصْحَابِهِ فَكَانَتْ نَوْبَتِي فَقُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ الْيَوْمُ نَوْبَتِي فَجَاءُوا اِلَى الْمَنْزِلِ وَلَمْ يُدْرِكْ طَعَامُنَا فَقُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ لَوْ حَدَّثْتَنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتّٰى يُدْرِكَ طَعَامُنَا فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُمْنٰى وَجَعَلَ الزُّبَيْرَ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُسْرٰى وَجَعَلَ اَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْبَيَاذِقَةِ وَبَطْنِ الْوَادِي فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ ادْعُ لِيَ الاَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَجَاءُوا يُهَرْوِلُونَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الاَنْصَارِ هَلْ تَرَوْنَ اَوْبَاشَ قُرَيْشٍ قَالُوا نَعَمْ قَالَ انْظُرُوا اِذَا لَقِيتُمُوهُمْ غَدًا اَنْ تَحْصُدُوهُمْ حَصْدًا وَاَخْفٰى بِيَدِهِ وَوَضَعَ يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ وَقَالَ مَوْعِدُكُمُ الصَّفَا قَالَ [1] فَمَا اَشْرَفَ يَوْمَئِذٍ لَهُمْ اَحَدٌ اِلا اَنَامُوهُ قَالَ وَصَعِدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الصَّفَا وَجَاءَتِ الاَنْصَارُ فَاَطَافُوا بِالصَّفَا فَجَاءَ اَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ

طرح مروی ہے۔ اس روایت میں مزید اضافہ یہ ہے کہ پھر آپ ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا: ان کو کاٹ کر رکھ دو اور اس روایت میں یہ بھی فرمایا: انصار نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے اسی طرح کہا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت میرا نام کیا ہوگا؟ ہرگز نہیں! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول (ﷺ) ہوں۔

۱۰۴...... حضرت عبد الرحمٰن بن رباح رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے ہمارے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے اور ہم میں سے ایک آدمی ایک دن اپنے ساتھیوں کیلئے کھانا پکاتا تھا۔ میری باری تھی تو میں نے کہا: اے ابو ہریرہ! آج میری باری ہے۔ پس وہ (سب ساتھی) گھر آگئے لیکن کھانا ابھی تک تیار نہ ہوا تھا۔ تو میں نے کہا: اے ابو ہریرہ! کاش آپ ہمیں کھانا تیار ہونے تک رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کر دیتے؟ تو انہوں نے کہا: فتح مکہ کے دن ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دائیں طرف لشکر پر اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو پیدل لشکر پر امیر مقرر کر کے وادی کے اندر روانہ فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! میرے پاس انصار کو بلاؤ۔ میں نے انہیں بلایا تو وہ دوڑتے ہوئے حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! کیا تم قریش کے کمینے لوگوں کو دیکھ رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں دیکھ لو۔ جب کل تم ان سے مقابلہ کرو تو انہیں کھیتی کی طرح کاٹ دینا۔ آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر اشارہ فرمایا اور فرمایا: تمہارے ملنے کی جگہ صفا ہے۔ اس دن ان کا جو شخص بھی انصار کو ملا اسے انصار نے سلا دیا (یعنی قتل کر دیا) اور رسول اللہ ﷺ کوہ صفا پر چڑھے اور انصار نے حاضر ہو کر صفا کو گھیر لیا۔ پس ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قریش کی تمام جماعتیں ختم ہو گئیں

---

[1] فائدہ...... قولہ فما اشرف یومئذ لھم احدٌ...... الخ۔ اس جملہ سے پتہ چلا کہ اس دن جو شخص بھی کفار میں سے ملا اسے انہوں نے قتل کر دیا، اس سے پتہ چلا کہ فتح مکہ صلحاً نہیں ہوئی تھی بلکہ طاقت کے ساتھ لڑ کر ہوئی تھی۔ چنانچہ یہ حدیث دلیل ہے احناف کی کہ وہ اس سے استدلال کر کے کہتے ہیں کہ فتح مکہ عنوۃ ہوئی تھی۔ (تکملہ)

يَارَسُولَ اللهِ أُبِيدَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ لا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ قَالَ أَبُو سُفْيَانَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَلْقَى السِّلاحَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ فَقَالَتِ الأَنْصَارُ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ قُلْتُمْ أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ أَلا فَمَا اسْمِي إِذًا ثَلاثَ مَرَّاتٍ أَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُاللهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللهِ وَإِلَيْكُمْ فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوا وَاللهِ مَا قُلْنَا إِلا ضِنًّا بِاللهِ وَرَسُولِهِ قَالَ فَإِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ ۔

آج کے بعد کوئی قریشی نہ ہو گا۔ ابو سفیان نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اعلان فرمایا جو ابو سفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اسے امن ہو گا اور جو ہتھیار ڈال دے وہ بھی مامون ہو گا اور جو اپنے (گھر کا) دروازہ بند کر لے وہ بھی بحفاظت رہے گا۔ انصار نے کہا: (آپ ﷺ) ایسے آدمی ہیں جنہیں اپنے خاندان کے ساتھ نرمی اور اپنے وطن کی محبت پیدا ہو گئی ہے اور اللہ کے رسول اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے یہ کہا تھا کہ اس آدمی (ﷺ) کو اپنے خاندان کے ساتھ نرمی اور اپنے وطن کی محبت پیدا ہو گئی ہے۔ کیا تم جانتے ہو اس وقت میرا نام کیا ہو گا؟ آپ ﷺ نے تین بار یہ فرمایا کہ میں محمد ہوں، اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔ میں نے اللہ اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے۔ میرا جینا تمہارے ساتھ اور میرا مرنا بھی تمہارے ساتھ ہو گا۔ انصار نے عرض کیا: اللہ کی قسم! ہم نے یہ بات صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے ساتھ محبت کی حرص میں ہی کی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ اور اس کا رسول تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔

باب ۔ ۳۲ باب ازالة الاصنام من حول الكعبة

کعبہ کے ارد گرد سے بتوں کو ہٹانے کے بیان میں

۱۰۵ ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلاثُ مِائَةٍ وَ سِتُّونَ نُصُبًا فَجَعَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ كَانَ بِيَدِهِ وَيَقُولُ (جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا) (جَآءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ) زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ يَوْمَ الْفَتْحِ۔

۱۰۵ ...... صحابی رسول عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور کعبہ کے ارد گرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔ آپ (ﷺ) نے اپنے ہاتھ میں موجود لکڑی انہیں چبھونا شروع کر دی اور فرما رہے تھے حق آ گیا اور باطل چلا گیا۔ بے شک باطل جانے ہی والا ہے۔ حق آ گیا اور باطل کسی چیز کو پیدا کرتا ہے نہ لوٹاتا ہے۔

ابن ابی عمر رضی اللہ عنہما نے فتح مکہ کے دن کا اضافہ کیا ہے۔

۱۰۶ ...... وحَدَّثَنَاه حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ

۱۰۶ ...... اس مذکورہ سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی

بْنُ حُمَيْدٍ كِلاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهِ زَهُوقًا وَلَمْ يَذْكُرِ الْآيَةَ الأُخْرٰى وَقَالَ بَدَلَ نُصُبًا صَنَمًا ـ

طرح آپ ﷺ کے قول مبارک زَهُوقًا تک مروی ہے اور اس میں دوسری آیت مبارکہ مذکور نہیں اور انہوں نے نصبًا کی جگہ صنمًا کہا ہے۔

باب ۳۳ باب لا يقتل قرشی صبرا بعد الفتح

فتح (مکہ) کے بعد (قیامت تک) کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہ کئے جانے کا بیان

۱۰۷...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَوَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُطِيعٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا [1] بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ـ

۱۰۷...... حضرت عبد اللہ بن مطیع رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن فرمایا:
آج کے بعد قیامت تک کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہ کیا جائے گا۔

۱۰۸...... حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ اَسْلَمَ اَحَدٌ [2] مِنْ عُصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرَ مُطِيعٍ كَانَ اسْمُهُ الْعَاصِيَ فَسَمَّاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُطِيعًا ـ

۱۰۸...... اس مذکورہ سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔ لیکن اس روایت میں اضافہ یہ ہے کہ قریش کے عاصی نام والوں میں سے کوئی بھی مسلمان نہ ہوا۔ سوائے مطیع کے اور اس کا نام بھی عاصی تھا اور رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام مطیع رکھا۔

باب ۳۴ باب صلح الحديبية فی الحديبية

صلح حدیبیہ

۱۰۹...... حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ كَتَبَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ الصُّلْحَ بَيْنَ النَّبِيِّ ﷺ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ فَكَتَبَ هٰذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ

۱۰۹...... صحابی رسول حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب نے صلح حدیبیہ کے دن نبی کریم ﷺ اور مشرکین کے درمیان ہونے والا معاہدۂ صلح لکھا تو اس میں یہ لکھا کہ وہ معاہدہ ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ نے لکھا ہے تو مشرکین نے کہا: آپ رسول اللہ نہ لکھیں کیونکہ اگر ہم جانتے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں

---

[1] فائدہ...... قوله بعد هذا اليوم الى يوم القيامة...... الخ۔ یعنی مطلب یہ ہے کہ تمام قریش آج مسلمان ہوگئے ہیں اور ان میں سے کوئی بھی مرتد نہیں ہوگا، اور بعض حضرات نے کہا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ قریش آج کے بعد حالتِ کفر میں یا کفر کی وجہ سے قتل نہیں ہوں گے، البتہ اگر حد یا قصاص میں قتل ہوں تو وہ مراد نہیں ہے۔ (تکملہ)

[2] قوله من عصاة قريش...... الخ۔ یہاں عصاۃ سے صفت مراد نہیں کہ عاصی لوگ بلکہ اس سے مراد اعلام یعنی اسماء ہیں کہ عاصی نام کے لوگ۔ (تکملہ)

رَسُولُ اللهِ فَقَالُوا لا تَكْتُبْ رَسُولُ اللهِ فَلَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُولُ اللهِ لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ امْحُهُ فَقَالَ [1] مَا اَنَا بِالَّذِي اَمْحَاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ قَالَ وَكَانَ فِيمَا اشْتَرَطُوا اَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ فَيُقِيمُوا بِهَا ثَلاثًا وَلا يَدْخُلُهَا بِسِلاحٍ اِلا جُلُبَّانَ السِّلاحِ قُلْتُ لِاَبِي اِسْحٰقَ وَمَا جُلُبَّانُ السِّلاحِ قَالَ الْقِرَابُ وَمَا فِيهِ -

تو آپ سے جنگ نہ کرتے۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اسے مٹادو۔ انہوں نے عرض کیا: میں نہیں مٹا سکتا۔ پس نبی کریم ﷺ نے خود اپنے ہاتھ مبارک سے مٹادیا۔ اس معاہدہ کی شرائط میں ایک شرط یہ تھی کہ مسلمان مکہ میں داخل ہوں تو صرف تین دن قیام کر سکیں گے اور مکہ میں اسلحہ کے بغیر آئیں گے۔ ہاں! اگر اسلحہ نیام میں ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (اسلحہ کی نمائش پر پابندی ہو گی)۔ شعبہ کہتے ہیں میں نے ابو اسحٰق نے کہا جلبان السلاح سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: میان اور جو کچھ اس میں ہو۔

۱۱۰ ـــــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ لَمَّا صَالَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ كَتَبَ عَلِيٌّ كِتَابًا بَيْنَهُمْ قَالَ فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ثُمَّ ذَكَرَ بِنَحْوِ حَدِيثِ مُعَاذٍ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ هٰذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ -

۱۱۰ ـــــ صحابی رسول حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ والوں سے مصالحت کی تو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے درمیان ہونے والے معاہدہ کو تحریر کیا اور محمد رسول اللہ لکھا۔ باقی حدیث مذکورہ بالا حدیث معاذ کی طرح ہے۔ لیکن اس روایت میں ھذا ما کاتب علیہ کے الفاظ نہیں ہیں۔

۱۱۱ ـــــ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ الْمِصِّيصِيُّ جَمِيعًا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ وَاللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا اُحْصِرَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ الْبَيْتِ صَالَحَهُ اَهْلُ مَكَّةَ عَلٰى اَنْ يَدْخُلَهَا فَيُقِيمَ بِهَا ثَلاثًا وَلا يَدْخُلَهَا اِلا بِجُلُبَّانِ السِّلاحِ السَّيْفِ وَقِرَابِهِ وَلا يَخْرُجَ بِاَحَدٍ مَعَهُ مِنْ اَهْلِهَا وَلا يَمْنَعَ اَحَدًا يَمْكُثُ بِهَا مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ قَالَ لِعَلِيٍّ اكْتُبِ الشَّرْطَ بَيْنَنَا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ [2] الرَّحِيمِ هٰذَا مَا

۱۱۱ ـــــ صحابی رسول حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو بیت اللہ کے نزدیک گھیر لیا گیا تو اہل مکہ نے آپ ﷺ سے ان باتوں پر صلح کر لی کہ آپ ﷺ مکہ میں داخل ہو کر صرف تین دن قیام کریں گے اور مکہ میں تلواروں کے ساتھ داخل نہ ہوں گے سوائے اس کے کہ تلواریں نیاموں میں ہوں اور اہل مکہ میں سے کسی کو بھی آپ ﷺ لے کر نہ جائیں گے اور (مسلمانوں میں سے) جو مکہ میں ٹھہرنا چاہے اسے منع بھی نہ کریں گے جو آپ ﷺ کے ساتھ آئے ہوں۔
آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ان شرائط کو ہمارے درمیان تحریر کردو۔
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ وہ شرائط ہیں جن کا فیصلہ محمد رسول اللہ نے کیا

---

[1] قولہ ما انا بالذی امحاہ ـــــ الخ: دراصل حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شاید یہ سمجھا کہ آپ کا یہ حکم ضروری کرنے کا نہیں ہے بلکہ آپ ان کے کہنے کی وجہ سے کہہ رہے ہیں، اور ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے کفار مکہ کے سفیر سہیل نے اس کو مٹانے کا حکم دیا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو منع کر دیا پھر آپ ﷺ نے اس کی طرف اشارہ کیا تو دوبارہ انہوں نے انکار کی صورت میں جواب دیا۔ لیکن یہ جواب آپ علیہ السلام کے حکم کی تقصیر کے لئے نہیں تھا بلکہ آپ ﷺ کی محبت اور حقانیت کی شدت کی وجہ سے تھا۔ (تکملہ)

قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ لَهُ الْمُشْرِكُونَ لَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُولُ اللهِ تَابَعْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فَاَمَرَ عَلِيًّا اَنْ يَمْحَاهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَا وَاللهِ لَا اَمْحَاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَرِنِي مَكَانَهَا فَاَرَاهُ مَكَانَهَا فَمَحَاهَا وَكَتَبَ ❶ ابْنُ عَبْدِ اللهِ -

فَاَقَامَ بِهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا اَنْ كَانَ يَوْمُ الثَّالِثِ قَالُوا لِعَلِيٍّ هٰذَا آخِرُ يَوْمٍ مِنْ شَرْطِ صَاحِبِكَ فَاْمُرْهُ فَلْيَخْرُجْ فَاَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ نَعَمْ فَخَرَجَ-

و قَالَ ابْنُ جَنَابٍ فِي رِوَايَتِه مَكَانَ تَابَعْنَاكَ بَايَعْنَاكَ -

ہے۔ آپ سے مشرکین نے کہا: اگر ہم آپکو رسول اللہ جانتے ہوتے تو آپکی اتباع کر لیتے بلکہ محمد بن عبد اللہ لکھو۔ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اسے مٹانے کا حکم دیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: نہیں! اللہ کی قسم میں تو اسے نہ مٹاؤں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس (لفظ) کی جگہ مجھے دکھاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو اس لفظ کی جگہ دکھائی تو آپ ﷺ نے خود اسے مٹادیا اور ابن عبد اللہ لکھ دیا گیا۔ (جب دوسرا سال آیا تو آپ ﷺ تشریف لائے) پھر تین دن تک مکہ معظمہ میں قیام فرمایا جب تیسرا دن ہوا تو مشرکین نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ یہ تمہارے صاحب (نبی کریم ﷺ) کی شرط کا آخری دن ہے اب ان (نبی ﷺ) سے جانے کیلئے کہو پس اس کی ان کو خبر دی گئی تو انہوں نے کہا اچھا اور چلے گئے۔ ابن جناب نے اپنی روایت میں تابعناك کی جگہ بایعناك کہا ہے۔

١١٢...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قال حَدَّثَنَا عَفَّانُ قال حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ ﷺ فِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَلِيٍّ اكْتُبْ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ قَالَ سُهَيْلٌ اَمَّا بِاسْمِ اللهِ فَمَا نَدْرِي مَا بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَلٰكِنِ اكْتُبْ مَا نَعْرِفُ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ فَقَالَ اكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللهِ قَالُوا لَوْ عَلِمْنَا اَنَّكَ رَسُولُ اللهِ لَاتَّبَعْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبِ اسْمَكَ وَاسْمَ اَبِيكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَاشْتَرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ ❷ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوهُ عَلَيْنَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ

١١٢...... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جن قریشیوں نے نبی کریم ﷺ سے صلح کی ان میں سہیل بن عمرو بھی تھا۔ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سہیل نے کہا کہ بسم اللہ تو ہم نہیں جانتے، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کیا ہے۔ البتہ باسمك اللّٰهم لکھو جسے ہم جانتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: لکھو محمد رسول اللہ کی طرف سے انہوں (کفار) نے کہا: اگر ہم آپکو اللہ کا رسول جانتے تو آپ کی پیروی کرتے بلکہ آپ اپنا اور اپنے والد کا نام لکھیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: محمد بن عبد اللہ کی طرف سے لکھو۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے یہ شرط باندھی کہ تم میں سے جو ہمارے پاس آجائے گا ہم اسے واپس نہ کریں گے اور اگر تمہارے پاس ہم میں سے کوئی آئے گا تو تم اسے ہمارے پاس واپس کر دو گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم یہ بھی لکھ دیں؟ آپ ﷺ نے

---

❶ فائدہ...... قوله وكتب ابن عبد الله ...... الخ- اس جملہ کا مطلب بعض حضرات نے یہ بیان کیا ہے کہ آپ علیہ السلام نے بطور معجزہ کے لکھ لیا تھا ورنہ آپ امی ہونے کی وجہ سے کتابت نہیں جانتے تھے۔ (تکملہ)

❷ فائدہ...... قوله من جاء كم منا رد دتموه علينا...... الخ- علامہ نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے اس معاہدہ میں کئی جگہ کفار کی بات کو تسلیم کیا اور اصل حقیقت کو چھوڑ دیا تو پتہ چلا کہ جہاں مصلحت دین کی ہو اور کوئی دینی مفسدہ بھی نہ ہو تو اس طرح کرنے کی گنجائش ہے۔ (تکملہ)

اَنَكْتُبُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ اِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا اِلَيْهِمْ فَاَبْعَدَهُ اللهُ وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللهُ لَهُ فَرَجًا وَمَخْرَجًا۔

۱۱۳......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِبْنُ سِيَاهٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ ❶قَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ يَوْمَ صِفِّينَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا اَنْفُسَكُمْ لَقَدْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ وَلَوْ نَرَى قِتَالًا لَقَاتَلْنَا وَذٰلِكَ فِي الصُّلْحِ الَّذِي كَانَ بَيْنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ قَالَ بَلَى قَالَ اَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلَى قَالَ فَفِيمَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِنِّي رَسُولُ اللهِ وَلَنْ يُضَيِّعَنِي اللهُ اَبَدًا قَالَ فَانْطَلَقَ عُمَرُ فَلَمْ يَصْبِرْ مُتَغَيِّظًا فَاَتَى اَبَا بَكْرٍ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ اَلَسْنَا عَلَى حَقٍّ وَهُمْ عَلَى بَاطِلٍ قَالَ بَلَى قَالَ اَلَيْسَ قَتْلَانَا فِي الْجَنَّةِ وَقَتْلَاهُمْ فِي النَّارِ قَالَ بَلَى قَالَ فَعَلَامَ نُعْطِي الدَّنِيَّةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَلَمَّا يَحْكُمِ اللهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِنَّهُ رَسُولُ اللهِ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللهُ اَبَدًا قَالَ فَنَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالْفَتْحِ

فرمایا: ہاں! لیکن ہم میں سے جو ان کی طرف جائے گا اللہ اسے (اسلام سے) دور کر دے گا اور جو ان میں سے ہمارے پاس آئے گا اللہ عنقریب اس کیلئے کوئی راستہ اور کشائش پیدا فرمادیں گے۔

۱۱۳...... صحابی رسول حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صفین کے دن حضرت سہیل بن حنیف رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: اے لوگو! اپنے آپ کو غلط تصور کرو۔ تحقیق! ہم حدیبیہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ اگر ہم جنگ کرنا چاہتے تو ضرور کرتے اور یہ اس صلح کا واقعہ ہے جو رسول اللہ ﷺ اور مشرکین کے درمیان ہوئی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں! عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا ہمارے شہداء جنت میں اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں! عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: پھر ہم اپنے دین میں جھکاؤ اور ذلت کیوں قبول کریں اور حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اور ان کے درمیان ابھی تک کوئی فیصلہ کا حکم نہیں دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب! میں اللہ کا رسول ہوں۔ اللہ مجھے کبھی بھی ضائع نہیں فرمائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے صبر نہ ہو سکا اور غصہ ہی کی حالت میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے ابو بکر! کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں ہیں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں! کہنے لگے: کیا ہمارے شہداء جنت میں اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں ہیں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں! عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے پھر ہم کس وجہ سے اپنے دین میں کمزوری قبول کریں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ کا حکم نہیں دیا؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابن خطاب! آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اللہ انہیں کبھی بھی ضائع نہیں کرے گا۔ پس رسول اللہ ﷺ پر سورۃ فتح کی آیات نازل ہوئیں تو

---

❶ قوله قام سهل بن حنيف يوم صفين...... الخ۔ اس دن انہوں نے چاہا کہ مسلمان آپس میں صلح کر لیں کہ صلح اگرچہ ظاہراً ناپسندیدہ ہوتی ہے لیکن انجام کار کے اعتبار سے بے حد مفید ہوتی ہے لہٰذا انہوں نے کہا کہ تم لوگ بلاوجہ قتال کے باقی رہنے پر اصرار کر رہے ہو صلح کر لو اس میں تمہارے دین اور دنیا دونوں کا فائدہ ہے۔ (تکملہ)

فَاَرْسَلَ اِلٰى عُمَرَ فَاَقْرَاَهُ اِيَّاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَوْ فَتْحٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ فَطَابَتْ نَفْسُهٗ وَرَجَعَ ۔ [1]

آپ ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور انہیں سے وہ آیات پڑھوائیں تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ فتح ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ دلی طور پر خوش ہو کر لوٹ گئے۔

۱۱۴...... حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَقُوْلُ بِصِفِّيْنَ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوْا رَاْيَكُمْ وَاللهِ [2] لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ يَوْمَ اَبِيْ جَنْدَلٍ وَلَوْ اَنِّيْ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَرُدَّ اَمْرَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَرَدَدْتُهٗ وَاللهِ [3] مَا وَضَعْنَا سُيُوْفَنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا اِلٰى اَمْرٍ قَطُّ اِلَّا اَسْهَلْنَ بِنَا اِلٰى اَمْرٍ نَعْرِفُهٗ اِلَّا اَمْرَكُمْ هٰذَا لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ نُمَيْرٍ اِلٰى اَمْرٍ قَطُّ ۔

۱۱۴...... حضرت شقیق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت مروی ہے کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے جنگ صفین میں سنا، انہوں نے کہا: اے لوگو! اپنی رائے کو غلط سمجھو۔ اللہ کی قسم! ابو جندل کے دن (صلح حدیبیہ) کا واقعہ میرے سامنے ہے اگر مجھ میں رسول اللہ ﷺ کے اس امر (صلح) سے لوٹا دینے کی طاقت ہوتی تو میں اسے لوٹا دیتا۔ اللہ کی قسم! ہم نے اپنی تلواریں کسی کام کیلئے اپنے کندھوں پر کبھی نہیں رکھیں مگر یہ کہ ان تلواروں نے ہمارے کام کو ہمارے لئے آسان بنادیا۔ البتہ تمہارا یہ معاملہ (آسان) نہیں ہوتا۔ اور ابن نمیر نے الی امر قط کے الفاظ ذکر نہیں فرمائے۔

۱۱۵...... وحَدَّثَنَاه عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ جَمِيْعًا عَنْ جَرِيْرٍ ح قال و حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قال حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِهِمَا اِلٰى اَمْرٍ يُفْظِعُنَا ۔

۱۱۵...... جریر اور وکیع اعمش سے اس اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہیں اور ان دونوں کی حدیث میں "الی امر یفظعنا" کے الفاظ ہیں

۱۱۶...... وحَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ قال حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ

۱۱۶...... حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے جنگ میں سنا اپنی رائے کو اپنے دین کے معاملہ میں غلط تسلیم کرو۔ تحقیق! میں نے ابو جندل کے دن

---

[1] فائدہ...... قوله او فتح هو!- دراصل اس میں ظاہراً مسلمانوں کو بغیر فتح کے کفار کی شرائط مان کر واپس لوٹنا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی زبردست دھچکا لگا کہ اس قدر سختی کے بعد واپسی کو فتح سے تعبیر کیا جاتا ہے تو پوچھ بیٹھے کہ کیا یہ فتح ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جی ہاں! آپ علیہ السلام کا یہ جواب اس وجہ سے تھا کہ چونکہ اس صلح کی وجہ سے بہت سے فوائد مسلمانوں کو حاصل ہوئے تھے جو کہ آگے چل کر فتح مکہ کا ذریعہ بنے لہٰذا اسی کو فتح سے تعبیر کیا ہے۔ (تکملہ)

[2] قوله لقد رأيتني يوم ابي جندل...... الخ- اس سے حضرت ابو جندل کے واقعہ کی طرف اشارہ کرنا مقصد ہے کہ یہ مسلمان ہو گئے تھے اور کفار نے ان پر بہت ظلم ڈھائے تھے یہ کسی طرح ان سے نکل کر مدینہ اس وقت پہنچے جب صلح حدیبیہ ہو رہی تھی آپ ﷺ سے کفار نے حضرت ابو جندل کا مطالبہ کیا تو آپ ﷺ نے معاہدہ کی وجہ سے ان کو واپس کر دیا وہ صرف حضور ﷺ کے حکم کی وجہ سے واپس ہو گئے اور پھر راستہ میں لے جانے والوں سے لڑائی کر کے بھاگ گئے قصہ مشہور ہے۔

[3] قوله ما وضعنا سيوفنا على عواتقنا...... الخ- اس سے اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ حضور ﷺ کا ہر حکم ماننا ہمارے لئے آسان ہے مگر یہ حکم بہت مشکل تھا جبکہ ہم لڑنے کے لئے بالکل تیار تھے اس وقت ہمیں تلواریں واپس نیام میں رکھنے کا حکم دیا گیا تھا۔ (تکملہ)

حُنَيْفٍ بِصِفِّينَ يَقُولُ اتَّهِمُوا رَأْيَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ فَلَقَدْ رَأَيْتُنِي يَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَلَوْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَرُدَّ أَمْرَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا سَدَدْنَا مِنْهُ فِي خُصْمٍ إِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا مِنْهُ خُصْمٌ -

دیکھا اگر میں رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کو رد کرنے کی طاقت رکھتا تو ضرور رد کر دیتا۔ (لیکن تمہارا معاملہ ایسا ہو گیا ہے) ہم اس کی ایک گرہ کھول نہیں پاتے کہ دوسری گرہ ہم پر خود بخود کھل جاتی ہے۔

۱۱۷ ...... وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللهُ) إِلَى قَوْلِهِ (فَوْزًا عَظِيمًا) مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَهُمْ يُخَالِطُهُمُ الْحُزْنُ وَالْكَآبَةُ وَقَدْ نَحَرَ الْهَدْيَ بِالْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا -

۱۱۷ ...... صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب انا فتحنا لك فتحا مبينا ليغفرلك الله سے فوزا عظيما تک نازل ہوئی تو آپ ﷺ حدیبیہ سے واپس آ رہے تھے اور صحابہ (رضی اللہ عنہم) غم اور دکھ سے پریشان ہو رہے تھے اور تحقیق آپ ﷺ نے حدیبیہ میں ایک اونٹ ذبح کیا۔ پھر ارشاد فرمایا:
مجھ پر ایک ایسی آیت نازل کی گئی ہے جو مجھے تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔

۱۱۸ ...... وحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ح قَالَ وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ح قَالَ و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ جَمِيعًا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ -

۱۱۸ ...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی مذکورہ بالا روایت ابن ابی عروبہ کی طرح مروی ہے۔

باب-۳۵

باب الوفاء بالعهد
وعدوں کو پورا کرنے کے بیان میں

۱۱۹ ...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ قَالَ مَا مَنَعَنِي أَنْ أَشْهَدَ بَدْرًا إِلَّا أَنِّي خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي حُسَيْلٌ قَالَ فَأَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ قَالُوا إِنَّكُمْ تُرِيدُونَ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا مَا نُرِيدُهُ مَا[1] نُرِيدُ إِلَّا الْمَدِينَةَ

۱۱۹ ...... صحابی رسول حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے جنگ بدر میں حاضر ہونے سے کسی بات نے نہیں روکا سوائے اس کے کہ میں اور میرا والد حسیل باہر نکلے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں ہم کو کفار قریش نے گرفتار کر لیا۔ انہوں نے کہا کہ تم محمد (ﷺ) کے پاس جانا چاہتے ہو؟ ہم نے کہا ہم آپ ﷺ کا ارادہ نہیں رکھتے بلکہ ہم تو مدینہ جانا چاہتے تھے۔ تو انہوں نے ہم سے اللہ کا یہ وعدہ اور میثاق لیا کہ ہم مدینہ

---

[1] حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

فَاَخَذُوا مِنَّا عَهْدَ اللهِ وَمِيثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ اِلَى الْمَدِينَةِ وَلا نُقَاتِلُ مَعَهُ فَاَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَاَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ انْصَرِفَا ❶ نَفِي لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَنَسْتَعِينُ اللهَ عَلَيْهِمْ۔

واپس چلے جائیں گے اور آپ ﷺ کے ساتھ مل کر جنگ نہ کریں۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو اس واقعہ اور وعدہ کی خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں واپس چلے جاؤ۔ ہم ان کے معاہدہ کو پورا کریں گے اور اللہ سے ان کے خلاف مدد مانگیں گے۔

باب-۳۶

باب غزوة الاحزاب
غزوۂ خندق

۱۲۰...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ فَقَالَ رَجُلٌ لَوْ اَدْرَكْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَاتَلْتُ مَعَهُ ❷ وَاَبْلَيْتُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَنْتَ كُنْتَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ الاَحْزَابِ وَاَخَذَتْنَا رِيحٌ شَدِيدَةٌ وَقُرٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلا رَجُلٌ يَاْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللهُ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ ثُمَّ قَالَ اَلا رَجُلٌ يَاْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللهُ مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَسَكَتْنَا ❸ فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ ثُمَّ قَالَ اَلا رَجُلٌ يَاْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللهُ

۱۲۰...... حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ ایک آدمی نے کہا: اگر میں رسول اللہ ﷺ (کا زمانہ) پالیتا تو میں آپ ﷺ کے ساتھ جہاد کرتا اور بہت کوشش کرتا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم ایسا کرتے۔ تحقیق! ہم رسول اللہ ﷺ کیساتھ غزوۂ احزاب کی رات سخت ہوا اور سردی دیکھ چکے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی آدمی ایسا نہیں جو اس قوم (کافروں) کی خبر میرے پاس لائے، اللہ اسے قیامت کے دن میرا ساتھ نصیب فرمائے گا۔ ہم خاموش رہے اور ہم میں سے کسی نے بھی آپ ﷺ کو جواب نہ دیا۔ پھر فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایسا آدمی نہیں جو قوم (کافروں) کی ہمارے پاس خبر لائے، اللہ اسے قیامت کے دن میرا ساتھ نصیب فرمائے گا۔ ہم خاموش رہے اور ہم میں سے کسی نے بھی آپ ﷺ کو جواب نہ دیا: پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

❶ فائدہ...... قوله ما نريد الا المدينه...... الخ- دراصل اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ ہم نے تعریضاً اور ان سے ڈرتے ہوئے مدینہ کا ذکر کر دیا ورنہ در حقیقت ہمارا ارادہ مدینہ کے بجائے بدر کا تھا اور ہم کنایۂ مدینہ کہا تھا۔ چنانچہ اس بات کی وجہ سے قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ ضرورت کی وجہ سے یا خوف کی وجہ سے کنایہ استعمال کرنے کی گنجائش ہے۔ (تکملہ)

(حاشیہ صفحہ ہذا)

❶ قوله نفی لهم بعهدهم...... الخ- علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ "آپ علیہ السلام نے جوان کو واپس کیا یہ واجب نہیں تھا صرف مسلمانوں کو تعلیم دینے کے لئے کیا تھا کہ ایفاءِ عہد بہت اہم چیز ہے"۔

❷ قوله ابليت...... الخ- یعنی خوب جدوجہد کرتا اور آپ کی مدد کرتا...... الخ۔ (تکملہ)

❸ فائدہ...... قوله فلم يجبه منا احد...... الخ- اس سے ہرگز یہ نہ سمجھا جائے کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور ﷺ کے حکم سے منہ موڑا یا جواب نہیں دیا بلکہ حضراتِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ایک ادنیٰ سے اشارہ پر جان قربان کر دینے والے تھے تو ان کا جواب نہ دینا دراصل اس وجہ سے تھا کہ شدید تھکن اور کمزوری تھی جس کی وجہ سے ہمت ان میں نہ تھی۔ (تکملہ)

مَعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ فَقَالَ قُمْ يَا حُذَيْفَةُ فَاْتِنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَلَمْ اَجِدْ بُدًّا اِذْ دَعَانِي بِاسْمِي اَنْ اَقُومَ قَالَ اذْهَبْ فَاْتِنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مِنْ عِنْدِهِ جَعَلْتُ كَاَنَّمَا اَمْشِي فِي حَمَّامٍ حَتّٰى اَتَيْتُهُمْ فَرَاَيْتُ اَبَا سُفْيَانَ يَصْلِي ظَهْرَهُ بِالنَّارِ فَوَضَعْتُ سَهْمًا فِي كَبِدِ الْقَوْسِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَرْمِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ وَلَوْ رَمَيْتُهُ لَاَصَبْتُهُ فَرَجَعْتُ وَاَنَا اَمْشِي فِي مِثْلِ الْحَمَّامِ فَلَمَّا اَتَيْتُهُ فَاَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَفَرَغْتُ قُرِرْتُ فَاَلْبَسَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ فَضْلِ عَبَاءَةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ يُصَلِّي فِيهَا فَلَمْ اَزَلْ نَائِمًا حَتّٰى اَصْبَحْتُ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ قَالَ قُمْ يَا نَوْمَانُ ـ

تم میں کوئی ایسا آدمی نہیں جو ان (کافروں) کی ہمارے پاس خبر لائے۔ اللہ اسے قیامت کے دن میرا ساتھ نصیب فرمائے گا۔ ہم خاموش رہے اور ہم میں سے کسی نے بھی آپ ﷺ کو جواب نہ دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے حذیفہ! کھڑے ہو جاؤ اور ہمارے پاس قوم کی خبر لے آؤ۔ جب آپ ﷺ نے مجھے میرا نام لے کر پکارا تو میرے لئے سوائے اٹھنے کے کوئی چارۂ کار نہ تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور قوم کی میرے پاس خبر لے کر آؤ، مگر انہیں میرے خلاف بھڑکانا نہیں۔ جب میں آپ ﷺ سے پشت پھیر کر چلنے لگا تو مجھے یوں محسوس ہونے لگا گویا کہ میں حمام میں چل رہا ہوں یہاں تک کہ میں ان (کافروں) کے پاس پہنچ گیا۔ میں نے ابوسفیان کو اپنی پیٹھ آگ سے سینکتے دیکھا۔ پس میں نے فوراً کمان کے درمیان میں تیر رکھا اور اسے مارنے کا ارادہ کیا تو مجھے رسول اللہ ﷺ کا قول یاد آگیا کہ انہیں میرے خلاف بھڑکانا نہیں۔ اگر میں اسے تیر مار دیتا تو صحیح نشانہ پر ہی لگتا۔ میں واپس لوٹا اور میں حمام ہی کی طرح میں چل رہا تھا۔ جب میں آپ ﷺ کے پاس پہنچا۔ آپ ﷺ کو قوم کی خبر دے کر فارغ ہوا تو مجھے سردی محسوس ہونے لگی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنی بقیہ چادر اوڑھا دی جسے آپ ﷺ اوڑھ کر نماز ادا کر رہے تھے اور میں صبح تک نیند کرتا رہا۔ پس جب صبح ہو گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے بہت سونے والے اٹھ جا۔

باب ٣٧

باب غزوة احد

غزوۂ احد کے بیان میں

١٢١ ــــ وحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ وَثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اُفْرِدَ يَوْمَ اُحُدٍ فِي سَبْعَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ ❶ فَلَمَّا رَهِقُوهُ قَالَ مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ اَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ

١٢١ ــــ صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوۂ احد کے دن رسول اللہ ﷺ سات انصاریوں اور قریش کے دو آدمیوں کے ہمراہ اکیلے رہ گئے۔ جب آپ ﷺ کو (کفار نے) گھیر لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو انہیں ہم سے ہٹائے گا اس کیلئے جنت ہے یا وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا۔ تو انصار میں سے ایک آدمی آگے بڑھا اور جنگ کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ پھر بھی کافروں نے آپ ﷺ کو گھیرے رکھا

❶ قوله فلما رهقوه ــــ الخ- کہ وہ کفار حضور علیہ السلام کے قریب آگئے، رہق رھقاً باب سمع سے ہے اس کے معنی ہیں قریب آنا۔

الاَنْصَار فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ ثُمَّ رَهِقُوهُ اَيْضًا فَقَالَ مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ اَوْ هُوَ رَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الاَنْصَار فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى قُتِلَ السَّبْعَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِصَاحِبَيْهِ [1] مَا اَنْصَفْنَا اَصْحَابَنَا ۔

تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو انہیں ہم سے دور کرے گا اس کیلئے جنت ہو گی یا وہ جنت میں میرا رفیق ہو گا۔ پس انصار میں سے ایک (دوسرا) آدمی آگے بڑھ کر لڑا یہاں تک کہ وہ (بھی) شہید ہو گیا۔ یہ سلسلہ برابر اسی طرح چلتا رہا یہاں تک کہ ساتوں انصاری شہید ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے (قریشی) ساتھیوں سے فرمایا: ہم نے اپنے ساتھیوں سے انصاف نہیں کیا۔

۱۲۲ ــــ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يُسْاَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَاْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تَغْسِلُ الدَّمَ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ يَسْكُبُ عَلَيْهَا بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَاَتْ فَاطِمَةُ اَنَّ الْمَاءَ لا يَزِيدُ الدَّمَ اِلا كَثْرَةً اَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيرٍ فَاَحْرَقَتْهُ حَتّٰى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ اَلْصَقَتْهُ بِالْجُرْحِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ ۔

۱۲۲ ــــ عبد العزیز بن ابی حازمؒ کی اپنے والد سے روایت ہے کہ سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے غزوۂ احد کے دن زخمی ہونے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ اقدس زخمی کیا گیا اور آگے سے ایک دانت ٹوٹ گیا اور خود آپ ﷺ کے سر مبارک میں ٹوٹ گئی تھی۔ فاطمہ بنت رسول ﷺ خون کو دھوتی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب ڈھال میں پانی لا کر ڈال رہے تھے جب حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیکھا کہ پانی سے خون میں کمی نہیں بلکہ زیادتی ہی ہو رہی ہے انہوں نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر جلایا یہاں تک کہ راکھ بن گئی پھر اسے زخم پر لگا دیا جس سے خون (بہنا) رک گیا۔

۱۲۳ ــــ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ اَبِي حَازِمٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَهُوَ يُسْاَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَمَ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَبِمَاذَا دُووِيَ جُرْحُهُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ غَيْرَ اَنَّهُ زَادَ وَجُرِحَ وَجْهُهُ وَقَالَ

۱۲۳ ــــ حضرت ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے زخم کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: سنو! اللہ کی قسم! مجھے معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زخم کو کس نے دھویا اور کس نے پانی ڈالا اور کس چیز سے آپ ﷺ کے زخم کا علاج کیا گیا۔ باقی حدیث اسی طرح ذکر کی۔ اس میں اضافہ ہے کہ آپ ﷺ کا چہرۂ اقدس زخمی کیا گیا اور هُشِمَتْ کی جگہ كُسِرَتْ بیان کیا ہے۔

[1] فائدہ ــــ قولہ ما انصفنا اصحابنا ــــ الخ۔ اس جملہ کے شراح حدیث نے دو مطلب بیان کئے ہیں، ایک مطلب تو یہ ہے کہ چونکہ حضور علیہ السلام کے اس ارشاد کی وجہ سے ہر مرتبہ انصاری صحابی نکل کر حملہ کرتے اور شہید ہوتے رہے جبکہ قریشی حضرات آپ ﷺ کے قریب رہے تو ان کی طرف اشارہ کرنا ہے کہ تم نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ انصاف نہیں کیا تمہیں بھی بتا کر لڑنا چاہئے تھا، اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ ہمارے وہ ساتھی جو ہم سے علیحدہ ہو گئے لڑائی کے دوران اور ہم سے چلے گئے انہوں نے میدانِ جہاد سے جا کر ہمارے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ (تکملہ)

مَكَانَ هُشِمَتْ كُسِرَتْ -

١٢٤...... وحَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح قال و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ ح قال و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ مُطَرِّفٍ كُلُّهُمْ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِيثِ ابْنِ اَبِي هِلَالٍ اُصِيبَ وَجْهُهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُطَرِّفٍ جُرِحَ وَجْهُهُ -

١٢٤...... ان اسناد سے یہ حدیث بھی مذکورہ بالا روایت ابن بلال کی مثل اُسی روایت کی گئی ہے۔ ابن ابی ہلال کی روایت میں اُصِيبَ وَجْهُهُ کے الفاظ ہیں اور ابن مطرفؒ کی حدیث میں جُرِحَ وَجْهُهُ کے الفاظ ہیں۔

١٢٥...... حَدَّثَنَا عبد الله بن مسلمة ابن قعنب قال حدثنا حماد بن مسلمة عن ثابت اَنَّ رسول الله صلى الله عليه و سلم كسرت رباعيته يوم احد و شج فى راسه فجعل يسلت الدم عنه و يقول كيف يفلح قوم شجّوا نبيّهم صلى الله عليه و سلم و كسروا رَبَاعيته وهو يدعوهم الى الله فانزل الله تعالى ليس لك من الامر شيءٌ -

١٢٥...... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ غزوۂ احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے سامنے کا دانت ٹوٹ گیا اور سر مبارک میں زخم ہو گیا اور آپ ﷺ اس زخم سے خون پونچھتے ہوئے فرما رہے تھے وہ قوم کیسے کامیابی حاصل کر سکتی ہے جو اپنے نبی کو زخمی کرتی ہے اور انہوں نے اس کے سامنے کے دانت کو توڑا ہے اور وہ (نبی) انہیں اللہ کی طرف دعوت دیتا ہے تو اللہ رب العزت نے یہ آیت ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ﴾ نازل فرمائی۔

١٢٦...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قال حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِاللهِ قَالَ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ [1] يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَاِنَّهُمْ لا يَعْلَمُونَ -

١٢٦...... صحابی رسول حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ ﷺ انبیاءؑ میں سے کسی نبی کا قصہ بیان فرما رہے تھے کہ انہیں ان کی قوم نے مارا اور وہ اپنے چہرہ سے خون پونچھتے جا رہے تھے اور فرما رہے تھے: اے میرے پروردگار! میری قوم کی بخشش فرما نا وہ جانتے نہیں۔

١٢٧...... حَدَّثَنَاه اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ

١٢٧...... اس سند سے بھی مذکوہ بالا روایت کی طرح یہ حدیث مروی

[1] فائدہ...... قوله يحكي نبياً من الانبياء...... الخ- بعض شراح حدیث نے اس سے مراد حضرت نوح علیہ السلام لئے ہیں کہ آپ علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام کا واقعہ بیان فرما رہے ہیں، اور بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ حضور اکرم ﷺ خود اپنا واقعہ جو کہ احد میں پیش آیا تھا بیان فرما رہے ہیں لیکن صیغہ غائب کا استعمال کیا ہے، ہو سکتا ہے کہ دونوں ہی باتیں درست ہوں واللہ سبحانہ اعلم۔ (تکملہ)

وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَهُوَ يَنْضِحُ الدَّمَ عَنْ جَبِينِهِ ۔

ہے، اس میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ اپنی پیشانی مبارک سے خون پونچھتے جاتے تھے۔

باب-۳۸ باب اشتداد غضب الله علی من قتله رسول الله ﷺ

جس کو رسول اللہ ﷺ نے قتل کیا اس پر اللہ کے غصہ کی سختی کے بیان میں

۱۲۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوا هٰذَا بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ حِينَئِذٍ يُشِيرُ اِلٰى رَبَاعِيَتِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللهِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔

۱۲۸...... صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی ناراضگی اس قوم پر زیادہ ہوگی جس نے اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ یہ معاملہ کیا اور آپ ﷺ اس وقت اپنے دانت کی طرف اشارہ فرمارہے تھے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی پر بھی اللہ کا غصہ زیادہ ہوگا جسے اللہ کا رسول رب العزت کے راستہ میں قتل کرے۔

باب-۳۹ باب ما لقي النبي ﷺ من اذى المشركين والمنافقين

نبی کریم ﷺ کی ان تکالیف کے بیان میں جو آپ ﷺ کو مشرکین اور منافقین کی طرف سے دی گئیں

۱۲۹...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبَانَ الْجُعْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْاَوْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ وَاَبُو جَهْلٍ وَاَصْحَابٌ لَهُ جُلُوسٌ وَقَدْ نُحِرَتْ جَزُورٌ بِالْاَمْسِ فَقَالَ اَبُو جَهْلٍ اَيُّكُمْ يَقُومُ اِلٰى [1] سَلَا جَزُورِ بَنِي فُلَانٍ فَيَاْخُذُهُ فَيَضَعُهُ فِي كَتِفَيْ مُحَمَّدٍ اِذَا سَجَدَ [2] فَانْبَعَثَ اَشْقَى الْقَوْمِ فَاَخَذَهُ فَلَمَّا سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ [3] وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ فَاسْتَضْحَكُوا وَجَعَلَ

۱۲۹...... قاری القرآن حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے پاس نماز ادا کر رہے تھے۔ ابو جہل اور اس کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے اور گزشتہ کل ایک اونٹنی کو ذبح کیا گیا تھا۔ ابو جہل نے کہا: تم میں سے کون ہے جو بنی فلاں کی اونٹنی کی اوجھ کو اٹھا لائے اور اسے محمد (ﷺ) کے دونوں کندھوں پر رکھ دے جب وہ سجدہ کریں۔ پس قوم میں سب سے بدبخت اٹھا اور اوجھ کو اٹھا لایا اور جب نبی کریم ﷺ نے سجدہ فرمایا تو اس نے (وہ اوجھ) آپ ﷺ کے کندھوں کے درمیان رکھ دی۔ پھر انہوں نے ہنسنا شروع کر دیا اور اتنا ہنسے کہ ایک دوسرے پر گرنے لگے اور میں کھڑا دیکھ رہا تھا۔ کاش میرے پاس اتنی طاقت ہوتی کہ میں اسے رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک

---

[1] قوله سلاجزور...... الخ- مراد اونٹ کی اوجڑی ہے کہ کفار نے حضور ﷺ کی پشت مبارک پر وہ رکھ دی۔

[2] قوله فانبعث اشقی القوم...... الخ- روایات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ بدبخت شخص "عقبہ بن ابی معیط" تھا۔

[3] قوله وضعه بين كتفيه...... الخ- بعض حضرات نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ جب حضور ﷺ پر وہ نجاست اور گندگی ڈالی گئی تو آپ علیہ السلام نے اس گندگی کے ساتھ نماز کیسے پڑھ لی؟ بعض حضرات نے اسکا جواب یہ دیا ہے کہ نماز کے دوران نجاست کا...... (جاری ہے)

بَعْضُهُمْ يَمِيلُ عَلَى بَعْضٍ وَاَنَا قَائِمٌ اَنْظُرُ لَوْ كَانَتْ لِي مَنَعَةٌ طَرَحْتُهُ عَنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالنَّبِيُّ ﷺ سَاجِدٌ مَا يَرْفَعُ رَاْسَه حَتّٰى انْطَلَقَ اِنْسَانٌ فَاَخْبَرَ فَاطِمَةَ فَجَاءَتْ وَهِيَ جُوَيْرِيَةٌ فَطَرَحَتْهُ عَنْهُ ثُمَّ اَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَشْتِمُهُمْ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ رَفَعَ صَوْتَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهِمْ وَكَانَ اِذَا دَعَا دَعَا ثَلَاثًا وَاِذَا سَاَلَ سَاَلَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا سَمِعُوا صَوْتَهُ ذَهَبَ عَنْهُمُ الضِّحْكُ [1] وَخَافُوا دَعْوَتَهُ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِاَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ ابْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ وَاُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِي مُعَيْطٍ وَذَكَرَ السَّابِعَ وَلَمْ اَحْفَظْهُ فَوَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَاَيْتُ الَّذِينَ سَمّٰى صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوا اِلَى الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ -

قَالَ اَبُو اِسْحٰقَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ غَلَطٌ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ -

سے دور کر دیتا اور نبی کریم ﷺ سجدہ میں تھے کہ اپنے سر مبارک کو اٹھا نہ سکتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک شخص نے جاکر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اطلاع دی۔ پس وہ آئیں اور کم سن تھیں۔ انہوں نے (اوجھ کو) آپ ﷺ سے دور کیا پھر کافروں کی طرف متوجہ ہو کر انہیں برا بھلا کہا۔ جب نبی کریم ﷺ نے اپنی نماز کو پورا کر لیا تو آپ ﷺ نے باآواز بلند ان کے لئے بد دعا کی اور آپ ﷺ کی عادتِ شریفہ تھی کہ جب آپ ﷺ دعا فرماتے تو تین مرتبہ فرماتے اور جب (اللہ سے) سوال کرتے تو بھی تین ہی مرتبہ کرتے پھر آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: اے اللہ! قریش کی گرفت فرما۔ جب انہوں نے آپ ﷺ کی آواز سنی تو ان کی ہنسی ختم ہو گئی اور آپ ﷺ کی دعا سے ڈرنے لگے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ابو جہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عقبہ اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط پر گرفت فرما اور ساتویں آدمی کا بھی ذکر کیا جسے میں یاد نہ رکھ سکا۔ اس ذات کی قسم جس (نے محمد ﷺ) کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ تحقیق! میں نے ان لوگوں کو جن کا آپ ﷺ نے نام لیا تھا، بدر کے دن مردہ دیکھا پھر انہیں کنویں میں ڈال دیا گیا۔ ابو اسحٰق نے کہا: اس حدیث میں ولید بن عقبہ غلط ہے (صحیح ولید بن عتبہ ہے)۔

١٣٠...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ سَاجِدٌ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِذْ جَاءَ عُقْبَةُ بْنُ اَبِي مُعَيْطٍ بِسَلَا جَزُورٍ

١٣٠...... صحابی رسول حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سجدہ کرنے والے تھے اور قریش آپ ﷺ کے ارد گرد (جمع) تھے کہ عقبہ بن ابی معیط اونٹنی کی اوجھ لے کر آیا اور اس کو رسول اللہ ﷺ کی پیٹھ مبارک پر پھینک دیا۔ جس سے آپ ﷺ سر مبارک نہ اٹھا سکتے تھے۔ پس حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں اور اسے آپ ﷺ کی پشت مبارک سے اٹھایا اور ایسی بیہودہ حرکت کرنے

(گذشتہ سے پیوستہ)...... اٹھانا اس وقت مفسد صلوٰۃ ہے جبکہ وہ خود اٹھائی ہو، لیکن اگر کسی اور نے رکھ دی ہو یا ڈال دی ہو تو اس صورت میں نماز فاسد نہیں ہو گی۔ (تکملہ)
(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

[1] فائدہ...... قولہ خافوا دعوتہ...... الخ- اس سے اشارہ اسی بات کی طرف ہے کہ کفار مکہ بھی آپ ﷺ کی دعا سے ڈرتے تھے ان کو معلوم تھا کہ ان کی دعا رد نہیں ہوتی۔ (تکملہ)

فَقَذَفَهُ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَخَذَتْهُ عَنْ ظَهْرِهِ وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ ذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ أَبَا جَهْلِ ابْنَ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ وَشَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ أَوْ أُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ [1] شُعْبَةُ الشَّاكُّ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ قُتِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ فَأُلْقُوا فِي بِئْرٍ غَيْرَ أَنَّ أُمَيَّةَ أَوْ أُبَيًّا تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِـــئْرِ -

والوں کیلئے بد دعا کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! قریش کے سردار ابو جہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، عقبہ بن ابی معیط، شیبہ بن ربیعہ، امیہ بن خلف یا ابی بن خلف پر گرفت فرما۔ شعبہ کو شک ہے (کہ ابی بن خلف کہا یا امیہ بن خلف کہا)

عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، تحقیق! میں نے انہیں دیکھا کہ بدر کے دن قتل کئے گئے اور سوائے امیہ یا ابی کے سب کو کنوئیں میں ڈال دیا گیا (اور اسے اسلئے نہ ڈالا گیا) کہ اس کا جوڑ جوڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو چکا تھا۔

۱۳۱ ـــ وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ وَكَانَ يَسْتَحِبُّ ثَلَاثًا يَقُولُ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثًا وَذَكَرَ فِيهِمُ الْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ وَلَمْ يَشُكَّ قَالَ أَبُو إِسْحٰقَ وَنَسِيتُ السَّابِعَ ـ

۱۳۱ ..... اس مذکورہ سند سے بھی مذکورہ بالا روایت کے مثل یہ حدیث مروی ہے۔ لیکن اس روایت میں اضافہ یہ ہے کہ آپ ﷺ تین مرتبہ (دعا فرمانے) کو پسند فرماتے تھے۔ فرمایا: اے اللہ! قریش پر گرفت فرما۔ اے اللہ! قریش پر گرفت فرما۔ اے اللہ! قریش پر گرفت فرما اور اس میں ولید بن عتبہ اور امیہ بن خلف کا بھی فرمایا اور شک مذکور نہیں۔ ابو اسحٰق نے کہا: ساتواں (آدمی کا نام) میں بھول گیا ہوں۔

۱۳۲ ـــ وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اسْتَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْبَيْتَ فَدَعَا عَلَى سِتَّةِ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فِيهِمْ أَبُو جَهْلٍ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ فَأُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى عَلَى بَدْرٍ قَدْ غَيَّرَتْهُمُ الشَّمْسُ وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا ـ

۱۳۲ ..... حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کی طرف رخ فرما کر قریش کے چھ آدمیوں کیلئے بد دعا کی جن میں ابو جہل، امیہ بن خلف، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط تھے۔ میں اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ میں نے انہیں مقام بدر پر مرے ہوئے دیکھا اور سورج نے ان کا حلیہ بدل دیا تھا اور یہ دن سخت گرمی کا دن تھا۔

۱۳۳ ـــ وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْـــنُ

۱۳۳ ..... ام المؤمنین زوجہ نبی ﷺ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا آپ (ﷺ) پر کوئی دن احد کے دن سے بھی سخت آیا

---

[1] قولہ شعبة الشاك ..... الخ۔ دوسری روایات سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں صحیح امیہ بن خلف ہے۔ (تکملہ)

وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْــنِ شِهَابٍ قالحَدَّثَنِي عُـــرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَــةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللهِ هَـلْ اَتى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ مِنْ يَـوْمِ اُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكِ وَكَانَ اَشَدَّ مَـــا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلى ابْــنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْــنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي اِلى مَـــا اَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُومٌ عَلى وَجْهِي فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ رَاْسِي فَاِذَا اَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ اَظَلَّتْنِي فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَيْكَ وَقَدْ بَعَثَ اِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ قَالَ فَنَادَانِي مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِي رَبُّكَ اِلَيْكَ لِتَاْمُرَنِي بِاَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ اِنْ شِئْتَ [1] اَنْ اُطْبِقَ عَلَيْهِمُ الاَخْشَبَيْنِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَلْ اَرْجُو اَنْ يُخْرِجَ اللهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللهَ وَحْدَهُ لا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا۔

ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تیری قوم سے عقبہ کے دن کی سختی سے بھی زیادہ تکلیف اٹھا چکا ہوں۔ جب میں نے اپنے آپ کو عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے پیش کیا تو اس نے میری مرضی کے مطابق میری بات کا جواب نہ دیا۔ میں اپنے رخ پر غمزدہ ہو کر چلا اور قرن الثعالب پہنچ کر کچھ افاقہ ہوا۔ میں نے اپنا سر اٹھایا تو میں نے ایک بادل دیکھا جو مجھ پر سایہ کئے ہوئے تھا۔ پس اس میں سے جبرائیلؑ نے مجھے آواز دی اس نے کہا: اللہ رب العزت نے آپ (ﷺ) کی قوم کی بات اور ان کا آپ ﷺ کو جواب دینا سن لیا اور آپ کے پاس پہاڑوں پر مامور فرشتے کو بھیجا ہے تاکہ آپ اسے ان کے بارے میں جو چاہیں حکم دیں۔ پس مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی اور مجھے سلام کہا پھر کہا: اے محمد! تحقیق اللہ نے آپ کی قوم کی گفتگو سنی اور میں پہاڑوں پر مامور فرشتہ ہوں اور مجھے آپ کے رب نے آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ آپ اپنے معاملہ میں جو چاہیں مجھے حکم دیں۔ اگر آپ چاہیں تو میں ان دو پہاڑوں کو ان پر بچھا دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا:

نہیں! بلکہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد میں سے ایسی قوم کو پیدا کرے گا جو اکیلے اللہ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔

۱۳۴...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِي عَوَانَةَ قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنِ الاَسْوَدِ ابْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ دَمِيَتْ اِصْبَعُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْمَشَاهِدِ فَقَالَ هَلْ اَنْتِ اِلا [2] اِصْبَعٌ دَمِيتِ

۱۳۴...... صحابی رسول حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان جنگوں میں سے کسی جنگ میں رسول اللہ ﷺ کی انگلی مبارک خون آلود ہو گئی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تو تو ایک انگلی ہے جو خون آلود ہو گئی ہے اور تو نے جو شدت اٹھائی ہے، وہ اللہ کی راہ میں اٹھائی ہے۔

---

[1] فائدہ...... قوله ان اطبق عليهم الأخشبين...... الخ۔ ''اخشبین'' سے مراد دو پہاڑ ہیں، کون سے پہاڑ اس سے مراد ہیں اس کے بارے میں شراح لکھتے ہیں کہ ایک تو جبل ابو قبیس ہے اور دوسرا جو اس کے بالمقابل ہے غالباً اس کا نام ''قعیقعان'' ہے۔ (تکملہ)

[2] حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

وَفِي سَبِيلِ اللهِ مَا لَقِيتِ -

١٣٥...... وحَدَّثَناه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي غَارٍ فَنُكِبَتْ اِصْبَعُهُ -

۱۳۵...... اس سند سے بھی مذکورہ بالا روایت کی طرح یہ حدیث روایت کی گئی ہے اس روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک لشکر میں تھے اور آپ ﷺ کی انگلی مبارک زخمی ہو گئی تھی۔

١٣٦...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ اَنَّهُ سَمِعَ جُنْدُبًا يَقُولُ اَبْطَاَ جِبْرِيلُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى) -

۱۳۶...... صحابی رسول حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جبرائیلؑ کو (وحی لانے میں) تاخیر ہو گئی (کچھ عرصہ کیلئے وحی منقطع ہو گئی) تو مشرکین نے کہا: محمد کو چھوڑ دیا گیا تو اللہ رب العزت یہ آیات نازل فرمائیں۔

ترجمہ:-"چاشت کے وقت کی قسم اور رات کے وقت کی قسم جب وہ پھیل جائے۔ آپ کو آپ کے پروردگار نے نہ چھوڑا اور نہ ناراض ہوا ہے"۔

١٣٧...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنِ الاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْيَانَ يَقُولُ اشْتَكٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلاثًا فَجَاءَتْهُ❶ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ اَرَهُ قَرِبَكَ مُنْذُ لَيْلَتَيْنِ اَوْ ثَلاثٍ قَالَ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَالضُّحٰى وَاللَّيْلِ اِذَا سَجٰى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى) -

۱۳۷...... صحابی رسول حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہو گئے اور دو یا تین راتیں اٹھ نہ سکے۔ ایک عورت آپ ﷺ کے پاس آئی اور اس نے کہا: اے محمد! میں امید کرتی ہیں کہ آپ کے شیطان نے آپ کو چھوڑ دیا ہے کیونکہ میں نے اسے دو یا تین راتوں سے آپ کے پاس نہیں دیکھا تو اللہ رب العزت نے یہ آیات نازل فرمائیں:

ترجمہ:-"چاشت کے وقت کی قسم اور رات کی جب وہ چھا جائے۔ آپ کے پروردگار نے نہ آپ کو چھوڑا اور نہ ناراض ہوا۔"

١٣٨...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنِ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ

۱۳۸...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایت ہی کی

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

❷ قوله هل انت الا اصبع دميت...... الخ- بعض حضرات نے کہا ہے کہ یہ حضور ﷺ کا کلام نہیں ہے بلکہ آپ ﷺ نے کسی اور کا کلام پڑھا تھا کیونکہ آپ ﷺ امی تھے تو آپ ﷺ کو شعر کیسے آ گئے، اور بعض حضرات نے کہا ہے کہ یہ حضور ﷺ ہی کا کلام ہے مگر آپ ﷺ امی تھے اور اس طرح کا موزونی کلام آپ ﷺ سے صادر ہونا معجزہ کے طور پر ہے ورنہ آپ ﷺ شاعر نہ تھے۔ (تکملہ)

(حاشیہ صفحہ ہذا)

❶ قوله فجاء ته امرأة...... الخ- اس سے مراد ابو لہب کی بیوی ام جمیل بنت حرب ہے اور در اصل آپ علیہ السلام بیماری کی وجہ سے یا وحی کے رک جانے کی وجہ سے پریشان تھے اس پر یہ عورت آئی تھی۔

بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُلَائِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا۔

طرح روایت کی گئی ہے۔

باب-۴۰ باب فی دعاء النبی ﷺ الی اللہ وصبرہ علی اذی المنافقین

نبی ﷺ کا دعوت (اسلام) دینا اور اس پر منافقوں کی ایذاء رسانیوں پر صبر کرنا

۱۳۹......حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأَرْدَفَ وَرَاءَهُ أُسَامَةَ وَهُوَ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَذَاكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ فِيهِمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا [1] فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ أَيُّهَا الْمَرْءُ [2] لَا أَحْسَنَ مِنْ هٰذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا فِي مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ

۱۳۹......کمسن اور لاڈلے صحابی حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ (ایک دن) گدھے پر سوار ہوئے۔ جس پر پالان تھا اور آپ ﷺ کے نیچے فدک کی ایک چادر تھی اور آپ نے اپنے پیچھے اسامہ کو سوار کرلیا اور آپ بنی حارث بن خزرج میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کیلئے جارہے تھے اور یہ واقعہ بدر سے پہلے کا ہے۔ یہاں تک کہ ایسی مجلس کے پاس سے گزرے جہاں مسلمان، مشرکین، بت پرست اور یہود وغیرہ اکٹھے بیٹھے تھے۔ ان میں عبد اللہ بن ابی اور عبد اللہ بن رواحہ بھی بیٹھے تھے۔ جب مجلس پر جانور کے پاؤں کا غبار چھا گیا تو عبد اللہ بن ابی نے اپنی ناک کو اپنی چادر سے ڈھانپ لیا پھر کہا: ہم پر غبار نہ ڈالو۔ پس نبی کریم ﷺ نے ان کو سلام کیا پھر ٹھہر گئے اور (سواری سے) اتر کر انہیں اللہ کی طرف دعوت دی اور ان کے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کی تو عبد اللہ بن ابی نے کہا: اے آدمی! اس (کلام) سے بہتر کوئی کلام نہیں اگر جو کچھ تم کہہ رہے ہو سچ ہو تو بھی ہم کو ہماری مجلس میں تکلیف نہ دو اور اپنی سواری کی طرف لوٹ جاؤ اور ہم میں سے جو تیرے پاس آئے اسے یہ قصہ سنانا۔ عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: آپ ﷺ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں۔ ہمیں یہ بات پسند ہے۔ پھر مسلمان، مشرکین اور

---

[1] فائدہ...... قولہ فسلم علیہم النبی الخ۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر مسلمانوں کے ساتھ کفار بھی کسی مجلس میں موجود ہوں تو مسلمانوں کو سلام کرنے کی نیت سے سلام کرنا جائز ہے۔

[2] قولہ لا أحسن من هذا الخ۔ اس جملہ سے عبد اللہ بن ابی نے خوبصورت انداز سے آپ علیہ السلام کی بات کو رد کردیا ہے، اور بعض شارحین نے فرمایا ہے کہ یہاں ''لا أحسن'' ہے کہ بجائے ''لأحسن'' کے بجائے بہتر یہ ہے کہ آپ ﷺ ہمیں دعوت نہ دیں اور (گھر میں بیٹھیں)۔ (تکملہ)

جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ اغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتّٰى هَمُّوا اَنْ يَتَوَاثَبُوا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ اَيْ سَعْدُ اَلَمْ تَسْمَعْ اِلٰى مَا قَالَ [1] اَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاصْفَحْ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ اَعْطَاكَ اللّٰهُ الَّذِي اَعْطَاكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ [2] اَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ اَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُوهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللّٰهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي اَعْطَاكَهُ شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَاَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ۔

یہود ایک دوسرے کو گالیاں دینے لگے۔ یہاں تک کہ ایک دوسرے پر حملہ کرنے کیلئے تیار ہو گئے مگر نبی ﷺ نے ان کا جوش ٹھنڈا کر دیا۔ پھر اپنی سواری پر سوار ہو گئے۔ یہاں تک کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچے تو فرمایا: اے سعد! کیا تم نے ابو حباب (یہ ان کی کنیت تھی) عبد اللہ بن ابی کی بات سنی ہے؟ اس نے اس اس طرح کہا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اسے معاف فرمادیں اور درگزر فرمائیں۔ اللہ کی قسم! اللہ نے جو کچھ آپ کو عطا فرمایا وہ عطا فرما ہی دیا ہے۔ اس آبادی والوں نے اس بات پر اتفاق کر لیا تھا کہ وہ اس کو تاج پہنائیں اور بادشاہت کی پگڑی اس کے سر پر باندھیں لیکن اللہ نے ان کے فیصلہ کو حق عطا کرنے کے ساتھ رد کر دیا تو (ابو حباب) حسد میں مبتلا ہو گیا۔ پس اس نے اس وجہ سے یہ معاملہ کیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اسے معاف فرمادیا۔

١٤٠ـــ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِي هٰذَا الاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَزَادَ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللّٰهِ۔

۱۴۰ـــ حضرت ابن شہابؒ سے ان سندوں کے ساتھ مذکورہ بالا روایت کی طرح حدیث منقول ہے اور اس روایت میں یہ زائد ہے کہ ابھی تک حضرت عبد اللہ اسلام نہیں لائے تھے۔

١٤١ـــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلٰى الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ لَوْ اَتَيْتَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ قَالَ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ وَرَكِبَ حِمَارًا وَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ وَهِيَ اَرْضٌ سَبِخَةٌ فَلَمَّا اَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ اِلَيْكَ عَنِّي فَوَاللّٰهِ لَقَدْ آذَانِي نَتْنُ حِمَارِكَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الاَنْصَارِ وَاللّٰهِ لَحِمَارُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَطْيَبُ رِيحًا مِنْكَ قَالَ فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللّٰهِ رَجُلٌ مِنْ

۱۴۱ـــ صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے عرض کیا گیا کاش! آپ ﷺ عبد اللہ بن ابی کے پاس دعوت اسلام کیلئے تشریف لے جائیں۔ آپ ﷺ اس کی طرف گدھے پر سوار ہو کر چلے اور مسلمان بھی (ساتھ) چلے اور یہ شور والی زمین تھی۔ جب نبی کریم ﷺ اس کے پاس پہنچے تو اس نے کہا: مجھ سے دور رہو۔ اللہ کی قسم! تمہارے گدھے کی بدبو سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ انصار میں سے ایک آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کا گدھا تجھ سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ پس عبد اللہ کی قوم میں ایک آدمی غصہ میں

---

[1] قوله ابو حباب ..... الخ- یہ کنیت ہے عبد اللہ ابن ابی کی اور اہل عرب کے ہاں کسی شخص کا احترام اور اکرام اس طرح ہوتا تھا کہ اس کا نام اس کی کنیت سے ذکر کیا جاتا تھا۔ چنانچہ حضور ﷺ نے بھی ایسے ہی کیا، اور اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ داعیِ حق کو چاہئے کہ اپنے مخالفین کے بارے میں کوئی ایسی بات نہ کہے جو بری ہو چاہے مخالف اس کے بارے میں کچھ کہتا رہے۔ (تکملہ)

[2] فائدہ ..... قوله اهل هذه البحيرة ..... الخ- اس سے مراد بعض نے مدینہ منورہ لیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ بحرۃ مدینہ منورہ کا نام ہے۔

قَوْمِهِ قَالَ فَغَضِبَ لِكُلٍّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اَصْحَابُه قَالَ فَكَانَ بَيْنَهُمْ ضَرْبٌ بِالْجَرِيدِ وَبِالْاَيْدِي وَبِالنِّعَالِ قَالَ ❶ فَبَلَغَنَا اَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِمْ (وَاِنْ طَآئِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَاَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا) ۔

آگیا۔ پھر دونوں طرف کے ساتھیوں کو غصہ آگیا اور انہوں نے چھڑیوں، ہاتھوں اور جوتوں سے ایک دوسرے کو مارنا شروع کر دیا۔ راوی کہتا ہے ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ترجمہ "اور اگر مؤمنین کی دو جماعتیں لڑ پڑیں تو ان دونوں کے درمیان صلح کرادو۔"

باب-۴۱

باب قتل ابي جهلٍ

ابو جہل کے قتل کے بیان میں

۱۴۲......حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُو جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰى بَرَكَ قَالَ فَاَخَذَ بِلِحْيَتِه فَقَالَ آنْتَ اَبُو جَهْلٍ فَقَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوهُ اَوْ قَالَ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ وَقَالَ اَبُو مِجْلَزٍ قَالَ اَبُو جَهْلٍ فَلَوْ غَيْرُ اَكَّارٍ قَتَلَنِي -

۱۴۲...... صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم میں سے کون ہے جو ابو جہل کو ختم کر کے دکھائے؟ تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے تو انہوں نے عفراء کے بیٹوں کو دیکھا کہ انہوں نے ابو جہل کو مار دیا ہے اور وہ ٹھنڈا ہونے والا ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی ڈاڑھی پکڑ کر فرمایا: کیا تو ابو جہل ہے؟ اس نے کہا: کیا تم نے اتنے بڑے کسی اور آدمی کو بھی قتل کیا ہے؟ یا اس نے کہا اس کی قوم نے قتل کیا ہے؟ ابومجلز کہتے ہیں کہ ابو جہل کہنے لگا: کاش کہ مجھے کسان کے علاوہ کسی اور نے قتل کیا ہوتا۔

۱۴۳......حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ يَعْلَمُ لِي مَا فَعَلَ اَبُو جَهْلٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَ قَوْلِ اَبِي مِجْلَزٍ كَمَا ذَكَرَهُ اِسْمٰعِيلُ -

۱۴۳...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون جانتا ہے کہ ابو جہل کا کیا ہوا؟ آگے حدیث اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

---

❶ قوله فبلغنا انها نزلت فيهم...... الخ- بعض حضرات نے اشکال یہ کیا ہے کہ یہاں تو دو مؤمنین کی جماعتیں نہیں تھیں بلکہ ایک جماعت مؤمنین کی تھی پھر یہ آیت اس موقع پر کیسے نازل ہوگئی؟ بعض شراح نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ یہاں تغلیباً دونوں جماعتوں کو مؤمنین کہا ورنہ مراد ایک جماعت ہے۔ (تکملہ)

باب ۴۲ باب قتل كعب بن الاشرف طاغوت اليهود

سرکش یہودی کعب بن اشرف کے قتل کے بیان میں

١٤٤......حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ الزُّهْرِيُّ كِلاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِلزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَإِنَّه قَدْ آذَى اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ يَا رَسُولَ اللهِ اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَهُ [1] قَالَ نَعَمْ [2] قَالَ ائْذَنْ لِي فَلاَقُلْ قَالَ قُلْ فَاَتَاهُ فَقَالَ لَهُ وَذَكَرَ مَا بَيْنَهُمَا وَقَالَ اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ اَرَادَ صَدَقَةً وَقَدْ عَنَّانَا فَلَمَّا سَمِعَهُ قَالَ وَاَيْضًا وَاللهِ لَتَمَلُّنَّهُ قَالَ اِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ الْآنَ وَنَكْرَهُ اَنْ نَدَعَهُ حَتّٰى نَنْظُرَ اِلٰى اَيِّ شَيْءٍ يَصِيرُ اَمْرُهُ قَالَ وَقَدْ اَرَدْتُ اَنْ تُسْلِفَنِي سَلَفًا قَالَ فَمَا تَرْهَنُنِي قَالَ مَا تُرِيدُ قَالَ تَرْهَنُنِي نِسَاءَكُمْ قَالَ اَنْتَ اَجْمَلُ الْعَرَبِ اَنَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا قَالَ لَهُ تَرْهَنُونِي اَوْلادَكُمْ قَالَ يُسَبُّ ابْنُ اَحَدِنَا فَيُقَالُ رُهِنَ فِي وَسْقَيْنِ مِنْ تَمْرٍ وَلٰكِنْ نَرْهَنُكَ اللَّامَةَ يَعْنِي السِّلاحَ قَالَ فَنَعَمْ وَوَاعَدَهُ اَنْ يَاْتِيَهُ بِالْحَارِثِ وَاَبِي عَبْسِ بْنِ جَبْرٍ وَعَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ فَجَاءُوا فَدَعَوْهُ لَيْلًا فَنَزَلَ اِلَيْهِمْ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ غَيْرُ عَمْرٍو قَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهُ اِنِّي لَاَسْمَعُ صَوْتًا كَاَنَّهُ

۱۴۴......حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کعب بن اشرف کو کون قتل کرے گا؟ کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچائی ہے۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں اسے قتل کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! انہوں نے عرض کیا: آپ مجھے اجازت دیں کہ میں (مصلحت کیلئے) جو کہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہہ لے۔ وہ اس کے پاس آئے اور اس سے کہا اور اپنے اور حضور ﷺ کے درمیان ایک فرضی معاملہ بیان کیا اور کہا یہ آدمی ہم سے صدقہ وصول کرتا ہے اور ہمیں مشقت میں ڈال رکھا ہے۔ جب کعب نے سنا تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! ابھی اور لوگ بھی اس سے تنگ ہوں گے۔ ابن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اب تو ہم ان کی اتباع کر چکے ہیں اور ہم اسے اس کے معاملہ کا انجام دیکھے بغیر چھوڑنا پسند نہیں کرتے۔ مزید کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ تو مجھے کچھ دے دے۔ کعب نے کہا: تم میرے پاس رہن کیا چیز رکھو گے؟ ابن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: جو تم چاہو گے۔ کعب نے کہا: تم اپنی عورتیں میرے پاس رہن رکھ دو۔ ابن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تو تو عرب کا خوبصورت آدمی ہے، کیا ہم تیرے پاس اپنی عورتیں رہن رکھیں۔ کعب نے کہا: اچھا تم اپنی اولاد گروی رکھ دو۔ ابن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ہمارے بیٹوں کو گالی دی جائے گی تو کہا جائے گا وہ دو وسق کھجور کے بدلے گروی رکھا گیا ہے البتہ ہم اسلحہ تیرے پاس گروی رکھ سکتے ہیں۔ کعب نے کہا: ٹھیک

---

[1] فائدہ......قوله قال نعم...... الخ- بعض حضرات فرماتے ہیں کہ کعب بن اشرف سے تو معاہدہ ہوا تھا اور اس کو اس کو قتل کرنا صحیح نہیں تھا پھر کیسے اس کو قتل کرنے کا آپ علیہ السلام نے حکم دیا؟ شراح حدیث نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ دراصل معاہدہ سے اس وقت تک ذمہ باقی رہتا ہے جب تک وہ کفار اور حربی دشمنوں کی مدد نہ کرے، اگر وہ ان کی مدد کرے تو پھر ذمہ ختم ہو جاتا ہے اور کعب نے ایسا ہی کیا تھا لہٰذا عہد ختم ہو گیا تھا۔ (تکملہ)

[2] قوله قال ائذن لى فلاقل...... الخ- اس سے تعریض کے جواز کی طرف اشارہ ہے۔

صَوْتُ دَمٍ قَالَ اِنَّمَا هٰذَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيعُهُ وَاَبُو نَائِلَةَ اِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ اِلٰى طَعْنَةٍ لَيْلًا لَاَجَابَ قَالَ مُحَمَّدٌ اِنِّي اِذَا جَاءَ فَسَوْفَ اَمُدُّ يَدِي اِلٰى رَاْسِهِ فَاِذَا اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَدُونَكُمْ قَالَ فَلَمَّا نَزَلَ نَزَلَ وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ فَقَالُوا نَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الطِّيبِ قَالَ نَعَمْ تَحْتِي فُلَانَةُ هِيَ اَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ قَالَ فَتَاْذَنُ لِي اَنْ اَشُمَّ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ فَشُمَّ فَتَنَاوَلَ فَشَمَّ ثُمَّ قَالَ اَتَاْذَنُ لِي اَنْ اَعُودَ قَالَ فَاسْتَمْكَنَ مِنْ رَاْسِهِ ثُمَّ قَالَ دُونَكُمْ قَالَ فَقَتَلُوهُ۔

ہے۔ ابن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے وعدہ کیا کہ وہ اس کے پاس حارث، ابی عبس بن جبر اور عباد بن بشر کو لے آئے گا۔ پس یہ لوگ اس کے پاس گئے اور رات کے وقت اسے بلایا۔ وہ ان کی طرف آنے لگا تو اسکو اس کی بیوی نے کہا: میں آواز سنتی ہوں گویا کہ وہ خون کی آواز ہے۔ کعب نے کہا یہ محمد بن مسلمہ اور اس کا رضاعی بھائی اور ابو نائلہ اور معزز آدمی کو اگر رات کے وقت بھی نیزہ بازی کی طرف بلایا جائے تو اسے بھی قبول کر لیتا ہے۔ محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہہ دیا کہ جب وہ آئے گا میں اس کے سر کی طرف اپنے ہاتھ کو بڑھاؤں گا۔ جب میں اسے قبضہ میں لے لوں تو تم حملہ کر دینا۔ پس جب وہ نیچے اترا تو اس نے چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ ان حضرات نے کہا: ہم آپ سے خوشبو کی مہک محسوس کر رہے ہیں۔ اس نے کہا: ہاں! میری بیوی فلاں ہے جو عرب کی عورتوں میں سب سے زیادہ خوشبو پسند کرنے والی ہے۔ ابن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: کیا تم مجھے سونگھنے کی اجازت دیتے ہو؟ اس نے کہا سونگھو! ابن مسلمہ نے اس کا سر سونگھا پھر پکڑا پھر سونگھا پھر دوبارہ کہا: کیا تو مجھے دوبارہ سونگھنے کی اجازت دے گا؟ اس مرتبہ انہوں نے اس کے سر کو قابو میں لیا اور کہا: حملہ کر دو۔ پس انہوں نے اسے قتل کر دیا۔

باب ۴۳
باب غزوة خيبر
غزوۂ خیبر کے بیان میں

۱۴۵ ـــ وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قال حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ قَالَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ وَرَكِبَ اَبُو طَلْحَةَ وَاَنَا رَدِيفُ اَبِي طَلْحَةَ فَاَجْرَى نَبِيُّ اللهِ ﷺ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ وَاِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ وَانْحَسَرَ الْاِزَارُ عَنْ فَخِذِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ وَاِنِّي لَاَرَى بَيَاضَ فَخِذِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ

۱۴۵ ـــ صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر والوں سے جنگ کی۔ پس ہم نے خیبر کے قریب پہنچ کے نماز اندھیرے میں ادا کر لی۔ اللہ کے نبی ﷺ اور ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوار ہو گئے اور ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے میں سوار ہو گیا۔ اللہ کے نبی ﷺ نے سواری خیبر کی گلیوں کی طرف دوڑائی اور میرا گھٹنا اللہ کے نبی ﷺ کی ران سے لگ رہا تھا۔ نبی کریم ﷺ کی ران سے چادر جدا ہو گئی تھی اور میں نے اللہ کے نبی ﷺ کی ران کی سفیدی دیکھی۔ پس جب آپ ﷺ بستی میں پہنچے تو فرمایا: اللہ اکبر! خیبر ویران ہو گیا کیونکہ ہم جب کسی قوم کے میدانوں میں اترتے ہیں تو

إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ ❶ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ) قَالَهَا ثَلاثَ مِرَارٍ قَالَ وَقَدْ خَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَالْخَمِيسَ قَالَ ❷ وَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً -

ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے۔اس جملہ کو آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا اور اہل خیبر اس وقت اپنے اپنے کاموں کی طرف نکلے ہوئے تھے۔ تو انہوں نے کہا: محمد آگئے اور عبد العزیز نے کہا بعض راویوں نے کہا کہ آپ اور لشکر آگیا (یعنی والخمیس کا اضافہ ہے) حضرت انس فرماتے ہیں اور ہم نے اسے زبردستی فتح کر لیا۔

١٤٦ ..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ أَبِي طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدَمِي تَمَسُّ قَدَمَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فَأَتَيْنَاهُمْ حِينَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ أَخْرَجُوا مَوَاشِيَهُمْ وَخَرَجُوا ❸ بِفُؤُوسِهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ وَمُرُورِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسَ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ) قَالَ فَهَزَمَهُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ -

۱۴۶..... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں خیبر کے دن ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے سوار تھا اور میرا قدم رسول اللہ ﷺ کے قدم کو لگ رہا تھا۔ پس ہم ان کے پاس اس وقت آئے جب سورج نکل چکا تھا اور انہوں نے اپنے جانوروں کو نکال لیا تھا اور ٹوکریاں اور درختوں پر چڑھنے کیلئے رسیاں لے کر باہر نکل رہے تھے۔انہوں نے کہا: محمد بمعہ لشکر آگئے ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خیبر برباد ہو گیا کیونکہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترتے ہیں ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری ہو جاتی ہے پس اللہ رب العزت نے انہیں شکست سے دوچار کیا۔

١٤٧ ..... حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالا أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَتَى رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ قَالَ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ) -

۱۴۷..... صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ خیبر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا:
جب ہم کسی قوم کے میدانوں میں اترتے ہیں تو وہ دن جن لوگوں کو (اللہ کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے) ان کیلئے بہت برا ہوتا ہے۔

---

❶ فائدہ..... قولہ فساء صباح المنذرین..... الخ-اس سے پتہ چلا کہ قرآن کریم کی آیت سے تمثیل اختیار کرنا درست ہے جبکہ یہ تمثیل بطور مذاق اور فضول باتوں کے نہ ہو۔ (تکملہ)

❷ قولہ و اصبناها عنوة..... الخ-اس سے پتہ چلا کہ خیبر لڑائی کے ذریعہ فتح ہوا تھا، اس معاملہ میں حضرات علماء کرام کا اختلاف ہے بعض حضرات کہتے ہیں کہ صلحاً فتح ہوا اور بعض کہتے ہیں کہ عنوۃ یعنی لڑائی کے ذریعہ فتح ہوا، لیکن ایک قول جو بظاہر راجح معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ خیبر کی زمین بہت بڑی ہے تو اس کا کچھ حصہ عنوۃ فتح ہوا ہوگا اور کچھ حصہ صلحاً فتح ہوا ہوگا۔ جو حضرات جس جگہ پر تھے انہوں نے اسی جگہ کے اعتبار سے بات کہی واللہ سبحانہ اعلم۔ (تکملہ)

❸ فائدہ..... قولہ بفؤوسھم و مکاتلھم..... الخ-فؤوس، فأس کی جمع ہے اس کے معنی ہیں کہ جس سے زمین کی کھدائی کی جاتی ہے اور مکاتل جمع ہے مکتل کی جس کے معنی ہیں وہ زنبیل یا ڈول جس کے ذریعہ سے کھدائی کے بعد مٹی نکالی جاتی ہے، اور مرور سے مراد کھیتی باڑی کے آلات یہ جمع ہے مر کی، اور بعض لغات میں اس کے معنی ہیں کھجور کے درختوں پر چڑھنے کی رسی، یعنی مراد یہ ہے کہ وہ اس وقت اپنی زراعت کے آلات نکال کر جا رہے تھے۔ (تکملہ)

١٤٨...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَاللَّفْظُ لابْنِ عَبَّادٍ قَالا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَتَسَيَّرْنَا لَيْلا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ بْنِ الأَكْوَعِ أَلا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ يَقُولُ

اللهُمَّ لَوْلا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَ لا تَصَدَّقْنَا وَ لا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا اقْتَفَيْنَا
وَ ثَبِّتِ الأَقْدَامَ إِنْ لاقَيْنَا
وَ أَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَتَيْنَا
وَ بِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا السَّائِقُ قَالُوا عَامِرٌ قَالَ يَرْحَمُهُ اللهُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْلا أَمْتَعْتَنَا بِهِ قَالَ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتَّى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللهَ فَتَحَهَا عَلَيْكُمْ قَالَ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ النِّيرَانُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ فَقَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ أَيُّ لَحْمٍ قَالُوا لَحْمُ حُمُرِ الإِنْسِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ أَوْ يُهْرِيقُوهَا وَيَغْسِلُوهَا فَقَالَ أَوْ ذَاكَ قَالَ فَلَمَّا

١٤٨...... صحابی رسول حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلے اور رات کے وقت سفر کیا۔ قوم میں سے ایک آدمی نے عامر بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: آپ اپنے اشعار میں سے کچھ شعر نہ سنائیں گے؟ اور عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاعر تھے۔ عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قوم کے ساتھ اترے اور یہ شعر کہے:

اے اللہ! اگر تو ہماری مدد نہ کرتا تو ہمیں ہدایت نہ ملتی نہ ہم زکوٰۃ ادا کرتے اور نہ نماز پڑھتے پس تو ہمیں معاف کردے، یہی ہماری طلب ہے اور ہم تجھ پر فدا ہوں اور ہمارے قدموں کو مضبوط کردے اگر ہم دشمنوں سے مقابلہ کریں اور ہم پر تسلی نازل فرما جب ہم کو آواز دی جاتی ہے تو ہم پہنچ جاتے ہیں اور آواز دینے کے ساتھ ہی لوگ ہم پر بھروسہ کر لیتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ہنکانے والا کون ہے؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: عامر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس پر رحم فرمائے۔ قوم میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس پر رحمت واجب ہوگئی۔ کاش! آپ ﷺ ہمیں بھی اس سے مستفید کرتے ہم خیبر میں پہنچے اور ان کا محاصرہ کر لیا۔ یہاں تک کہ ہمیں سخت بھوک لگی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بیشک اللہ نے (خیبر کو) تمہارے لئے فتح کر دیا ہے۔ جب لوگوں نے شام کی اس دن جس دن خیبر ان کیلئے فتح کیا گیا تو لوگوں نے بہت زیادہ آگ جلائی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ آگ کیسی ہے اور کس چیز پر تم جلا رہے ہو؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: گوشت پر جلا رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کون سا گوشت؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: گھریلو گدھے کا گوشت۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے انڈیل دو اور ہانڈیوں کو توڑ ڈالو۔ ایک صحابی نے عرض کیا: کیا ہم اسے انڈیل دیں اور ہانڈیوں کو دھولیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا کرلو۔ جب لوگوں نے صف بندی کی تو عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار چھوٹی تھی۔ انہوں نے یہودی کی پنڈلی پر وہ تلوار ماری لیکن تلوار کی دھار واپس آکر عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زانو

تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ فِيهِ قِصَرٌ فَتَنَاوَلَ بِهِ سَاقَ يَهُودِيٍّ لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ فَأَصَابَ رُكْبَةَ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ قَالَ فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي قَالَ فَلَمَّا رَآنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتًا قَالَ مَالَكَ قُلْتُ لَه فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُه قَالَ مَنْ قَالَه قُلْتُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَأُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشَى بِهَا مِثْلَه وَخَالَفَ قُتَيْبَةُ مُحَمَّدًا فِي الْحَدِيثِ فِي حَرْفَيْنِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّادٍ وَأَلْقِ سَكِينَةً عَلَيْنَا -

پر لگی۔ پس وہ اس سے فوت ہو گئے۔ پس جب صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم واپس لوٹے تو حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا: جب رسول اللہ ﷺ نے مجھے خاموش دیکھا تو فرمایا: تجھے کیا ہے؟ میں نے آپ ﷺ سے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان لوگوں کا گمان ہے کہ عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تمام اعمال برباد ہو گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کس نے یہ بات کہی ہے؟ میں نے عرض کیا: فلاں فلاں اور اسید بن حضیر انصاری نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے یہ بات کہی، جھوٹ کہا ہے۔ اس کیلئے دوہرا اجر ہے اور آپ ﷺ نے اپنی دونوں انگلیوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ اس نے اس طرح جہاد کیا، جس کی مثال عرب میں بہت کم ہے۔ جو اس راستہ میں اسی طرح چلا ہو۔

١٤٩...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَنَسَبَهُ غَيْرُ ابْنِ وَهْبٍ فَقَالَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ أَخِي قِتَالًا شَدِيدًا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي ذَلِكَ وَشَكُّوا فِيهِ رَجُلٌ مَاتَ فِي سِلَاحِهِ [1] وَشَكُّوا فِي بَعْضِ أَمْرِهِ قَالَ سَلَمَةُ فَقَفَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ائْذَنْ لِي أَنْ أَرْجُزَ لَكَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَعْلَمُ مَا تَقُولُ قَالَ فَقُلْتُ

وَاللهِ لَوْلَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا

۱۴۹...... حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ خیبر کے دن میرے بھائی نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سخت جنگ کی۔ پس (اسی دوران) اس کی اپنی تلوار لوٹ کر اس کو لگی جس سے وہ شہید ہو گئے۔ تو اصحاب رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں گفتگو کی اور ایسے آدمی کی شہادت میں شک کیا جو اپنے اسلحے سے وفات پا جائے اور اسی طرح اس کے بعض حالات میں شک کیا۔ سلمہ نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ خیبر سے لوٹے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ مجھے اجازت دیں کہ میں آپ ﷺ کو کچھ رجزیہ اشعار سناؤں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اجازت دے دی، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا جو کچھ کہو سوچ سمجھ کر کہو تو میں نے یہ شعر کہا
اللہ کی قسم! اگر اللہ ہمیں ہدایت عطانہ فرماتا تو ہم نہ زکوٰۃ ادا کرتے اور نہ نماز پڑھتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے سچ کہا۔ (میں نے پھر کہا) اور ہم پر رحمت نازل فرما اور اگر ہم (کفار سے) مقابلہ کریں تو ہمیں ثابت

---

[1] فائدہ...... قولہ و شکوا فیہ رجل مات فی سلاحہ...... الخ- یعنی بعض حضرات نے کہا کہ وہ آدمی یعنی حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اسلحہ سے مر گئے گویا انہوں نے اپنے آپ کو قتل کر دیا تو ان کے بھائی حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ علیہ السلام کے سامنے یہ بات بطور شکایت عرض کی۔ (تکملہ)

وَ لا تَصَدَّقْنَا وَ لا صَلَّيْنَا
فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَدَقْتَ وَاَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَ ثَبِّتِ الاَقْدَامَ اِنْ لاقَيْنَا
وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
قَالَ فَلَمَّا قَضَيْتُ رَجْزِي قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ قَالَ هٰذَا قُلْتُ قَالَهُ اَخِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَرْحَمُهُ اللهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ نَاسًا لَيَهَابُونَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ يَقُولُونَ رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ .فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَاَلْتُ - ابنا لسلمة بن الاكوع فحدثني عن ابيه مثل ذلك غير انه قال حين قلت ان ناسا يهابون الصلوة عليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كذبوا مات جاهدا مجاهدا فله اجره مرتين و اشار باصبعيه -

قدم رکھو اور مشرکین نے تحقیق ہم پر زیادتی کی ہوئی ہے جب میں اپنے اشعار پورے کر چکا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان اشعار کا کہنے والا کون ہے؟ میں عرض کیا: انہیں میرے بھائی نے کہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ میں عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بعض لوگ اس کی نماز جنازہ ادا کرنے میں ہچکچا رہے تھے اور کہتے تھے کہ یہ ایسا شخص ہے جو اپنے اسلحہ سے شہید ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ اللہ کی اطاعت اور جہاد میں کوشش کرتے ہوئے شہید ہوا ہے
ابن شہاب نے کہا پھر میں نے سلمہ بن اکوع کے بیٹے سے پوچھا تو انہوں نے یہ حدیث اپنے والد سے مجھے بیان کی اور اس میں یہ کہا: جب میں نے عرض کیا کہ بعض لوگ اس کی نماز جنازہ ادا کرنے میں ہچکچا رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے جھوٹ کہا ہے بلکہ وہ جہاد کرتے ہوئے مجاہد شہید ہوا ہے اور اس کیلئے دوہرا اجر و ثواب ہو گا اور آپ ﷺ نے اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔

باب ۴۴ باب غزوة الاحزاب وهي الخندق
غزوۂ احزاب (خندق) کے بیان میں

۱۵۰......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الاَحْزَابِ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ وَلَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ وَهُوَ يَقُولُ

وَاللهِ لَوْ لا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَ لا تَصَدَّقْنَا وَ لا صَلَّيْنَا
فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
اِنَّ الاُوْلٰى قَدْ اَبَوْا عَلَيْنَا

۱۵۰...... حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (غزوۂ) احزاب کے دن ہمارے ساتھ مٹی اٹھا رہے تھے اور مٹی کی وجہ سے آپ ﷺ کے پیٹ کی سفیدی اٹھی ہوئی تھی اور آپ ﷺ فرما رہے تھے۔
اللہ کی قسم (اے اللہ!) اگر تو ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہم نہ صدقہ دیتے اور نہ ہی ہم نماز پڑھتے (اے اللہ!) ہم پر سکینت نازل فرما کیونکہ ہم پر دشمن (اکٹھے ہو کر) ٹوٹ پڑے ہیں راوی کہتے ہیں کہ کبھی آپ ﷺ فرماتے ۔
کافروں نے ہماری بات ماننے سے انکار کر دیا ہے اور جب وہ فتنہ و فساد کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں اور اس وقت آپ ﷺ کی آواز

قَـالَ وَ رُبَّـمَـا قَـالَ
اِنَّ الْـمَلا قَـدْ اَبَـوْا عَـلَـيْـنَـا
اِذَا اَرَادُوا فِتْنَةً اَبَيْنَا وَيَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهُ۔

بلند ہوتی۔

۱۵۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ اِلا اَنَّهُ قَالَ اِنَّ الاُولٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا۔

۱۵۱...... اس سند کے ساتھ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مذکورہ بالا حدیث ہی کی طرح روایت منقول ہے۔مگرانہوں نے کہا ان الاولی قد بغوا علینا۔

۱۵۲...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَنْقُلُ التُّرَابَ عَلٰى اَكْتَافِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ لا عَيْشَ اِلا عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِينَ وَالاَنْصَارِ۔

۱۵۲...... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور حال یہ کہ ہم خندق کھود رہے تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی اٹھا رہے تھے۔تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:اے اللہ!زندگی تو صرف آخرت کی زندگی ہے پس تو مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما۔

۱۵۳...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اَللّٰهُمَّ لا عَيْشَ اِلا عَيْشُ الْآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ۔

۱۵۳...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اے اللہ!زندگی تو صرف آخرت کی زندگی ہے (پس اے اللہ!) تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

۱۵٤...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ قَالَ شُعْبَةُ اَوْ قَالَ اَللّٰهُمَّ [1] لا عَيْشَ اِلا عَيْشُ الْآخِرَهْ فَاَكْرِمِ الاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ۔

۱۵۴...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اے اللہ!زندگی تو صرف آخرت کی زندگی ہے،پس تو انصار اور مہاجرین پر کرم فرما۔

۱۵۵...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا و قَالَ شَيْبَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۱۵۵...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ (صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم) رجزیہ اشعار کہتے تھے اور رسول اللہ ﷺ

---

[1] فائدہ......قوله اللهم لاعيش الاعيش الأخرة...... الخ-یہ کلام آپ علیہ السلام نے بطور تمثل کے پڑھا تھا اور یہ حضرت عبداللہ بن رواحہ کا کلام اور ان کا شعر ہے۔

الْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانُوا يَرْتَجِزُونَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُولُونَ اللهُمَّ لا خَيْرَ اِلا خَيْرُ الْآخِرَهْ فَانْصُرِ الأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ بَدَلَ فَانْصُرْ فَاغْفِرْ ۔

بھی ان کے ساتھ رجزیہ اشعار کہتے تھے اور فرماتے تھے۔ اے اللہ! بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے پس! (اے اللہ) تو انصار اور مہاجرین کی مدد فرما اور شیبان کی روایت کردہ حدیث میں فانصُر کی جگہ فاغفِر ہے۔

۱۵۶......حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانُوا يَقُولُونَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الاِسْلامِ مَا بَقِينَا اَبَدًا اَوْ قَالَ عَلَى الْجِهَادِ شَكَّ حَمَّادٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ اللهُمَّ اِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَهْ فَاغْفِرْ لِلاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ ۔

۱۵۶......حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ محمد ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم (غزوۂ) خندق کے دن کہہ رہے تھے۔ جب تک ہماری زندگی باقی ہے ہم نے محمد ﷺ سے اسلام پر بیعت کی ہے اور نبی کریم ﷺ فرماتے تھے۔ اے اللہ! بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے پس تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما۔

باب-۴۵

باب غزوة ذي قرد وغيرها
غزوۂ ذی قرد کے بیان میں

۱۵۷......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْمٰعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الاَكْوَعِ يَقُولُ [1] خَرَجْتُ قَبْلَ اَنْ يُؤَذَّنَ بِالاُولٰى وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَرْعَى بِذِي قَرَدٍ قَالَ فَلَقِيَنِي غُلامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ اُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ مَنْ اَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ قَالَ فَصَرَخْتُ ثَلاثَ صَرَخَاتٍ يَا صَبَاحَاهْ قَالَ فَاَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لابَتَيِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلَى وَجْهِي حَتّٰى اَدْرَكْتُهُمْ بِذِي قَرَدٍ وَ قَدْ

۱۵۷......حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں پہلی اذان سے قبل باہر نکلا (تو دیکھا) کہ ذی قرد میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنیاں چر رہی تھیں۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے عبدالرحمٰن بن عوف آپ ﷺ کا غلام ملا اور اس نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی اونٹنیوں کو پکڑ لیا گیا ہے تو میں نے اس غلام سے پوچھا: کس نے پکڑی ہیں؟ غلام نے کہا: غطفان نے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے چیخ چیخ کر تین مرتبہ "یا صباحاہ" کہا۔ مدینہ کے دونوں کناروں تک میری آواز سنی گئی۔ پھر میں سامنے کی طرف چلا یہاں تک کہ میں نے ذی قرد میں (غطفان کے لوگوں کو) پکڑ لیا۔ وہ لوگ اونٹنیوں کو پانی پلا رہے تھے۔ میں نے اپنے تیروں سے انہیں مارنا

---

[1] فائدہ......قوله خرجت قبل أن يؤذن بالأولى...... الخ- اس سے مراد صبح کی اذان ہے یعنی فجر کی اذان ہے اس سے پتہ چلا کہ صبح فجر سے پہلے نکل گئے تھے، چنانچہ اس سے اس روایت کی تائید ہوتی ہے جس میں ہے کہ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح سویرے سے لے کر غروب تک ان کا پیچھا کیا ہے۔ (تکملہ)

اَخَذُوا يَسْقُونَ مِنَ الْمَاءِ فَجَعَلْتُ اَرْمِيهِمْ بِنَبْلِي وَ كُنْتُ رَامِيًا وَاَقُولُ اَنَا ابْنُ الاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَارْتَجِزُ حَتّٰى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلاثِينَ بُرْدَةً قَالَ وَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ اِنِّي قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عِطَاشٌ فَابْعَثْ اِلَيْهِمُ السَّاعَةَ فَقَالَ يَا ابْنَ الاَكْوَعِ مَلَكْتَ فَاَسْجِحْ -

قَالَ ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُرْدِفُنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى نَاقَتِهِ حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ -

شروع کر دیا اور میں تیر مارتے ہوئے کہہ رہا تھا ۔

میں اکوع کا بیٹا ہوں

اور آج کا دن تو کمینے لوگوں کی ہلاکت کا دن ہے تو میں یہ رجز پڑھتا رہا یہاں تک کہ میں نے ان لوگوں سے اونٹنیوں کو چھڑا لیا اور ان لوگوں سے تین چادریں بھی لے لیں۔ راوی کہتے ہیں کہ (اسی دوران) نبی کریم ﷺ اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تشریف لے آئے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں نے اس قوم کے لوگوں کو پانی سے روک رکھا ہے حالانکہ یہ لوگ پیاسے ہیں۔ آپ ﷺ ان کی طرف ابھی لوگ بھیجیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن اکوع! تم نے اپنی چیزیں تو لے لیں ہیں، اب انہیں چھوڑ دو۔

راوی کہتے ہیں کہ پھر ہم واپس لوٹے اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنی اونٹنی پر اپنے پیچھے سوار کیا یہاں تک کہ ہم مدینہ میں داخل ہو گئے۔

١٥٨...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ كِلاهُمَا عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ وَهٰذَا حَدِيثُهُ اَخْبَرَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ قَدِمْنَا الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً ❶ وَعَلَيْهَا خَمْسُونَ شَاةً لا تُرْوِيهَا قَالَ فَقَعَدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ❷ عَلٰى جَبَا الرَّكِيَّةِ فَاِمَّا دَعَا وَاِمَّا بَصَقَ فِيهَا قَالَ فَجَاشَتْ فَسَقَيْنَا وَاسْتَقَيْنَا قَالَ ثُمَّ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَعَانَا لِلْبَيْعَةِ فِي

١٥٨...... حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ کے مقام پر آئے اور ہم چودہ سو کی تعداد میں (صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم) تھے اور ہمارے پاس پچاس بکریاں تھیں۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کنوئیں کے کنارے بیٹھ گئے (اور بیٹھ کر) یا تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی اور یا اس میں آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن ڈالا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر اس کنوئیں میں جوش آ گیا۔ پھر ہم نے اپنے جانوروں کو بھی سیراب کیا اور خود ہم بھی سیراب ہو گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں درخت کی جڑ میں بیٹھ کر بیعت کیلئے بلایا۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں میں سے سب سے پہلے میں نے بیعت کی پھر اور لوگوں نے بیعت کی یہاں تک کہ جب آدھے لوگوں نے بیعت کر لی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

ابو سلمہ بیعت کرو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں تو سب

---

❶ قوله و عليها خمسون شاة...... الخ- اس سے پتہ چلا کہ حدیبیہ کا کنواں چھوٹا تھا اور اس کا پانی کم تھا جو کہ پچاس بکریوں کے لئے ناکافی تھا۔ (تکملہ)

❷ قوله علي جبا الركية...... الخ- "جبا الركية" وہ مٹی کہلاتی ہے کہ جو کنویں سے نکال کر اس کے اطراف میں ڈال دی جائے، آپ علیہ السلام اسی پر تشریف فرما تھے۔

اَصْلِ الشَّجَرَةِ قَالَ فَبَايَعْتُهُ اَوَّلَ النَّاسِ ثُمَّ بَايَعَ وَبَايَعَ حَتّٰى اِذَا كَانَ فِي وَسَطٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ بَايِعْ يَا سَلَمَةُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُولَ اللهِ فِي اَوَّلِ النَّاسِ قَالَ وَاَيْضًا قَالَ وَرَآنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَزِلًا يَعْنِي لَيْسَ مَعَهُ سِلَاحٌ قَالَ فَاَعْطَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ حَجَفَةً اَوْ دَرَقَةً ثُمَّ بَايَعَ حَتّٰى اِذَا كَانَ فِي آخِرِ النَّاسِ قَالَ اَلَا تُبَايِعُنِي يَا سَلَمَةُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُولَ اللهِ فِي اَوَّلِ النَّاسِ وَفِي اَوْسَطِ النَّاسِ قَالَ وَاَيْضًا قَالَ فَبَايَعْتُهُ الثَّالِثَةَ ثُمَّ قَالَ لِي يَا سَلَمَةُ اَيْنَ حَجَفَتُكَ اَوْ دَرَقَتُكَ الَّتِي اَعْطَيْتُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَقِيَنِي عَمِّي عَامِرٌ عَزِلًا فَاَعْطَيْتُهُ اِيَّاهَا قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ اِنَّكَ كَالَّذِي قَالَ الْاَوَّلُ اللّٰهُمَّ اَبْغِنِي حَبِيبًا هُوَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ نَفْسِي ثُمَّ اِنَّ الْمُشْرِكِينَ رَاسَلُونَا الصُّلْحَ حَتّٰى مَشٰى بَعْضُنَا فِي بَعْضٍ وَاصْطَلَحْنَا قَالَ وَكُنْتُ تَبِيعًا لِطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ اَسْقِي فَرَسَهُ وَاَحُسُّهُ وَاَخْدِمُهُ وَآكُلُ مِنْ طَعَامِهِ وَتَرَكْتُ اَهْلِي وَمَالِي مُهَاجِرًا اِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ ﷺ قَالَ فَلَمَّا اصْطَلَحْنَا نَحْنُ وَاَهْلُ مَكَّةَ وَاخْتَلَطَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ اَتَيْتُ شَجَرَةً فَكَسَحْتُ شَوْكَهَا فَاضْطَجَعْتُ فِي اَصْلِهَا قَالَ فَاَتَانِي اَرْبَعَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَجَعَلُوا يَقَعُونَ فِي رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاَبْغَضْتُهُمْ فَتَحَوَّلْتُ اِلٰى شَجَرَةٍ اُخْرٰى وَعَلَّقُوا سِلَاحَهُمْ وَاضْطَجَعُوا فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ نَادٰى مُنَادٍ مِنْ اَسْفَلِ الْوَادِي يَا لَلْمُهَاجِرِينَ قُتِلَ ابْنُ زُنَيْمٍ قَالَ فَاخْتَرَطْتُ سَيْفِي ثُمَّ شَدَدْتُ عَلٰى اُولٰئِكَ الْاَرْبَعَةِ وَهُمْ رُقُودٌ فَاَخَذْتُ سِلَاحَهُمْ فَجَعَلْتُهُ ضِغْثًا فِي يَدِي قَالَ ثُمَّ

سے پہلے بیعت کر چکا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر دوبارہ کرلو اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا کہ میرے پاس کوئی اسلحہ وغیرہ نہیں ہے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک ڈھال عطا فرمائی (اس کے بعد) پھر بیعت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ جب سب لوگوں نے بیعت کرلی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلمہ! کیا تو نے بیعت نہیں کی؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لوگوں میں سب سے پہلے میں نے بیعت کی اور لوگوں کے درمیان میں بھی میں نے بیعت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر کرلو۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے تیسری مرتبہ بیعت کی پھر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے سلمہ! وہ ڈھال کہاں ہے جو میں نے تجھے دی تھی؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے چچا عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کوئی اسلحہ وغیرہ نہیں تھا وہ ڈھال میں نے ان کو دے دی۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسکرا پڑے اور فرمایا کہ تو بھی اس آدمی کی طرح ہے کہ جس نے سب سے پہلے دعا کی تھی: اے اللہ! مجھے وہ دوست عطا فرما جو مجھے میری جان سے زیادہ پیارا ہو پھر مشرکوں نے ہمیں صلح کا پیغام بھیجا یہاں تک کہ ہر ایک جانب کا آدمی دوسری جانب جانے لگا اور ہم نے صلح کرلی۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ کی خدمت میں تھا اور میں ان کے گھوڑے کو پانی پلاتا تھا اور اسے چرایا کرتا اور ان کی خدمت کرتا اور کھانا بھی ان کے ساتھ ہی کھاتا کیونکہ میں اپنے گھر والوں اور اپنے مال و اسباب کو چھوڑ کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت کر آیا تھا۔ پھر جب ہماری اور مکہ والوں کی صلح ہو گئی اور ایک دوسرے سے میل جول ہونے لگا تو میں ایک درخت کے پاس آیا اور اس کے نیچے سے کانٹے وغیرہ صاف کر کے اس کی جڑ میں بیٹھ گیا اسی دوران مکہ کے مشرکوں میں سے چار آدمی آئے اور رسول اللہ ﷺ کو برا بھلا کہنے لگے۔ مجھے ان مشرکوں پر بڑا غصہ آیا پھر میں دوسرے درخت کی طرف آ گیا اور انہوں نے اپنا اسلحہ لٹکایا اور لیٹ گئے۔ وہ لوگ اس حال میں تھے کہ اسی دوران وادی کے نشیب میں سے ایک پکارنے والے نے پکارا: اے مہاجرین! ابن زنیم شہید کر دیئے گئے

قُلْتُ وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ لا يَرْفَعُ اَحَدٌ مِنكُمْ رَأْسَهُ إلا ضَرَبْتُ الَّذِي فِيهِ عَيْنَاهُ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ بِهِمْ اَسُوقُهُمْ اِلى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ وَجَاءَ عَمِّي عَامِرٌ بِرَجُلٍ مِنَ الْعَبَلاتِ يُقَالُ لَهُ مِكْرَزٌ يَقُودُهُ اِلى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلى فَرَسٍ مُجَفَّفٍ فِي سَبْعِينَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ دَعُوهُمْ يَكُنْ لَهُمْ بَدْءُ الْفُجُورِ وَثِنَاهُ فَعَفَا عَنْهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاَنْزَلَ اللهُ (وَهُوَ الَّذِي كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ) الْآيَةَ كُلَّهَا قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا رَاجِعِينَ اِلَى الْمَدِينَةِ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَنِي لَحْيَانَ جَبَلٌ وَهُمُ الْمُشْرِكُونَ فَاسْتَغْفَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِمَنْ رَقِيَ هٰذَا الْجَبَلَ اللَّيْلَةَ كَاَنَّهُ طَلِيعَةٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَاَصْحَابِهِ قَالَ سَلَمَةُ فَرَقِيتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلاثًا ثُمَّ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِظَهْرِهِ مَعَ رَبَاحٍ غُلامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَاَنَا مَعَهُ وَخَرَجْتُ مَعَهُ [1] بِفَرَسِ طَلْحَةَ اُنَدِّيهِ مَعَ الظَّهْرِ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا اِذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ اَغَارَ عَلى ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاسْتَاقَهُ اَجْمَعَ وَقَتَلَ رَاعِيَهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَبَاحُ خُذْ هٰذَا الْفَرَسَ فَاَبْلِغْهُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ وَاَخْبِرْ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَدْ اَغَارُوا عَلى سَرْحِهِ قَالَ ثُمَّ قُمْتُ عَلى اَكَمَةٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِينَةَ فَنَادَيْتُ ثَلاثًا يَا صَبَاحَاهْ ثُمَّ خَرَجْتُ فِي آثَارِ الْقَوْمِ اَرْمِيهِمْ بِالنَّبْلِ وَاَرْتَجِزُ اَقُولُ اَنَا ابْنُ الاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ فَاَلْحَقُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَاَصُكُّ

میں نے یہ سنتے ہی اپنی تلوار سیدھی کی اور پھر میں نے ان چاروں پر اس حال میں حملہ کیا کہ وہ سو رہے تھے اور ان کا اسلحہ میں نے پکڑ لیا اور ان کا ایک گٹھا بنا کر اپنے ہاتھ میں رکھا۔ پھر میں نے کہا: قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے حضرت محمد ﷺ کے چہرۂ اقدس کو عزت عطا فرمائی تم میں سے کوئی اپنا سر نہ اٹھائے ورنہ میں تمہارے اس حصہ میں ماروں گا کہ جس میں دونوں آنکھیں ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر میں ان کو کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اور میرے چچا حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی قبیلہ عبلات کے آدمی کو جسے مکرز کہا جاتا ہے اس کے ساتھ مشرکوں کے ستّر آدمیوں کو گھسیٹ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے۔ حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جھول پوش گھوڑے پر سوار تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھا اور پھر فرمایا: ان کو چھوڑ دو کیونکہ جھگڑے کی ابتداء بھی انہی کی طرف سے ہوئی اور تکرار بھی انہی کی طرف سے۔ الغرض رسول اللہ ﷺ نے ان کو معاف فرما دیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ (آیت مبارکہ) نازل فرمائی۔ ترجمہ: ”اور وہ اللہ کہ جس نے ان کے ہاتھوں کو تم سے روکا اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے روکا مکہ کی وادی میں بعد اس کے کہ تم کو ان پر فتح اور کامیابی دے دی تھی۔“ پھر ہم مدینہ منورہ کی طرف نکلے۔ راستہ میں ہم ایک جگہ اترے جس جگہ ہمارے اور بنی لحیان کے مشرکوں کے درمیان ایک پہاڑ حائل تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کیلئے مغفرت کی دعا فرمائی جو آدمی اس پہاڑ پر چڑھ کر نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کیلئے پہرہ دے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس پہاڑ پر دو یا تین مرتبہ چڑھا پھر ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اونٹ حضرت رباح کے ساتھ بھیج دیئے جو کہ رسول اللہ ﷺ کا غلام تھا۔ میں بھی ان اونٹوں کے ساتھ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر نکلا۔ جب صبح ہوئی تو عبد الرحمن فزاری نے رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں کو لوٹ لیا اور ان سب اونٹوں کو

[1] فائدہ..... قولہ بفرس طلحۃ انديہ..... الخ۔ الندیہ اس کو کہتے ہیں کہ پہلے گھوڑے کو تھوڑا پانی پلاتے پھر اس کو کافی کھلاتے، پھر تھوڑا سا پانی پلاتے اس طرح اس کو لمبے وقت کیلئے اور طاقت کے اعتبار سے تیار کیا جاتا تھا پھر یہ گھوڑا خوب بھاگتا تھا۔

سَهْمًا فِي رَحْلِهِ حَتّٰى خَلَصَ نَصْلُ السَّهْمِ اِلٰى كَتِفِهِ قَالَ قُلْتُ خُذْهَا وَاَنَا ابْنُ الاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ قَالَ فَوَاللهِ مَا زِلْتُ اَرْمِيهِمْ وَاَعْقِرُ بِهِمْ فَاِذَا رَجَعَ اِلَيَّ فَارِسٌ اَتَيْتُ شَجَرَةً فَجَلَسْتُ فِي اَصْلِهَا ثُمَّ رَمَيْتُهُ فَعَقَرْتُ بِهِ حَتّٰى اِذَا تَضَايَقَ الْجَبَلُ فَدَخَلُوا فِي تَضَايُقِهِ عَلَوْتُ الْجَبَلَ فَجَعَلْتُ اُرَدِّيهِمْ بِالْحِجَارَةِ قَالَ فَمَا زِلْتُ كَذٰلِكَ اَتْبَعُهُمْ حَتّٰى مَا خَلَقَ اللهُ مِنْ بَعِيرٍ مِنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ اِلا خَلَّفْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِي وَخَلَّوْا بَيْنِي وَبَيْنَهُ ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ اَرْمِيهِمْ حَتّٰى اَلْقَوْا اَكْثَرَ مِنْ ثَلاثِينَ بُرْدَةً وَثَلاثِينَ رُمْحًا يَسْتَخِفُّونَ وَلا يَطْرَحُونَ شَيْئًا اِلا جَعَلْتُ عَلَيْهِ آرَامًا مِنَ الْحِجَارَةِ يَعْرِفُهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاَصْحَابُهُ حَتّٰى اَتَوْا مُتَضَايِقًا مِنْ ثَنِيَّةٍ فَاِذَا هُمْ قَدْ اَتَاهُمْ فُلانُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِيُّ فَجَلَسُوا يَتَضَحَّوْنَ يَعْنِي يَتَغَدَّوْنَ وَجَلَسْتُ عَلٰى رَاْسِ قَرْنٍ قَالَ الْفَزَارِيُّ مَا هٰذَا الَّذِي اَرٰى قَالُوا لَقِينَا مِنْ هٰذَا الْبَرْحَ وَاللهِ مَا فَارَقَنَا مُنْذُ غَلَسٍ يَرْمِينَا حَتّٰى انْتَزَعَ كُلَّ شَيْءٍ فِي اَيْدِينَا قَالَ فَلْيَقُمْ اِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْكُمْ اَرْبَعَةٌ قَالَ فَصَعِدَ اِلَيَّ مِنْهُمْ اَرْبَعَةٌ فِي الْجَبَلِ قَالَ [1] فَلَمَّا اَمْكَنُونِي مِنَ الْكَلامِ قَالَ قُلْتُ هَلْ تَعْرِفُونِي قَالُوا لا وَمَنْ اَنْتَ قَالَ قُلْتُ اَنَا سَلَمَةُ بْنُ الاَكْوَعِ وَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ ﷺ لا اَطْلُبُ رَجُلًا مِنْكُمْ اِلا اَدْرَكْتُهُ وَلا يَطْلُبُنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ فَيُدْرِكَنِي قَالَ اَحَدُهُمْ اَنَا اَظُنُّ قَالَ فَرَجَعُوا فَمَا بَرِحْتُ مَكَانِي حَتّٰى رَاَيْتُ فَوَارِسَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَتَخَلَّلُونَ الشَّجَرَ قَالَ فَاِذَا اَوَّلُهُمُ الاَخْرَمُ

ہانک کر لے گیا اور اس نے آپ ﷺ کے چرواہے کو قتل کر دیا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے رباح! یہ گھوڑا پکڑ اور اسے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچادے اور رسول اللہ ﷺ کو خبر دے کہ مشرکوں نے آپ ﷺ کے اونٹوں کو لوٹ لیا ہے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں ایک ٹیلے پر کھڑا ہوا اور میں نے اپنا رخ مدینہ منورہ کی طرف کر کے بہت بلند آواز سے پکارا: ''یا صبا حاہ'' پھر (اس کے بعد) میں ان لٹیروں کے پیچھے ان کو تیر مارتا ہوا اور رجز (شعر) پڑھتے ہوئے نکلا۔

میں اکوع کا بیٹا ہوں، اور آج کا دن ان ذلیلوں کی بربادی کا دن ہے میں ان میں سے ایک ایک آدمی سے ملتا اور اسے تیر مارتا یہاں تک کہ تیر ان کے کندھے سے نکل جاتا اور میں کہتا کہ یہ وار پکڑ۔

میں اکوع کا بیٹا ہوں، اور آج کا دن ان ذلیلوں کی بربادی کا دن ہے حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میں ان کو لگاتار تیر مارتا رہا اور ان کو زخمی کرتا رہا تو جب ان میں سے کوئی سوار میری طرف لوٹتا تو میں درخت کے نیچے آکر اس درخت کی جڑ میں بیٹھ جاتا پھر میں اس کو ایک تیر مارتا جس کی وجہ سے وہ زخمی ہو جاتا۔ یہاں تک کہ وہ لوگ پہاڑ کے تنگ راستہ میں گھسے اور میں پہاڑ پر چڑھ گیا اور وہاں سے میں نے ان کو پتھر مارنے شروع کر دیئے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں لگاتار ان کا پیچھا کرتا رہا یہاں تک کہ کوئی اونٹ جو اللہ نے پیدا کیا اور وہ رسول اللہ ﷺ کی سواری کا ہو ایسا نہیں ہوا کہ جسے میں نے اپنی پشت کے پیچھے نہ چھوڑ دیا ہو۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پھر ان کے پیچھے تیر پھینکے یہاں تک کہ ان لوگوں نے ہلکا ہونے کی خاطر تیس چادریں اور تیس نیزوں سے زیادہ پھینک دیئے۔ سوائے اس کے کہ وہ لوگ جو چیز بھی پھینکتے میں پتھروں سے میل کی طرح اس پر نشان ڈال دیتا کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پہچان لیں یہاں تک کہ وہ ایک تنگ گھاٹی پر آگئے اور فلاں بن بدر فزاری بھی ان کے پاس آگیا۔ سب لوگ دوپہر کا کھانا

---

[1] فائدہ ..... قوله فلما امكنوني من الكلام ..... الخ۔ یعنی اس وقت قریب آگئے کہ آپس میں بات کرنا اور سننا ممکن ہو گیا۔

الْاَسَدِيُّ عَلٰى اِثْرِهِ اَبُو قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيُّ وَعَلٰى اِثْرِهِ الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ قَالَ فَاَخَذْتُ بِعِنَانِ الْاَخْرَمِ قَالَ فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ قُلْتُ يَا اَخْرَمُ احْذَرْهُمْ لَا يَقْتَطِعُوكَ حَتّٰى يَلْحَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْحَابُهُ قَالَ يَا سَلَمَةُ اِنْ كُنْتَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتَعْلَمُ اَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ ❶ فَلَا تَحُلْ بَيْنِي وَبَيْنَ الشَّهَادَةِ قَالَ فَخَلَّيْتُهُ فَالْتَقٰى هُوَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَعَقَرَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَرَسَهُ وَطَعَنَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَتَلَهُ وَتَحَوَّلَ عَلٰى فَرَسِهِ وَلَحِقَ اَبُو قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَطَعَنَهُ فَقَتَلَهُ فَوَالَّذِي كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَتَبِعْتُهُمْ اَعْدُو عَلٰى رِجْلَيَّ حَتّٰى مَا اَرٰى وَرَائِي مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَلَا غُبَارِهِمْ شَيْئًا حَتّٰى يَعْدِلُوا قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ اِلٰى شِعْبٍ فِيهِ مَاءٌ يُقَالُ لَهُ ذُو قَرَدٍ لِيَشْرَبُوا مِنْهُ وَهُمْ عِطَاشٌ قَالَ فَنَظَرُوا اِلَيَّ اَعْدُو وَرَاءَهُمْ فَخَلَّيْتُهُمْ عَنْهُ يَعْنِي اَجْلَيْتُهُمْ عَنْهُ فَمَا ذَاقُوا مِنْهُ قَطْرَةً قَالَ وَيَخْرُجُونَ فَيَشْتَدُّونَ فِي ثَنِيَّةٍ قَالَ فَاَعْدُو فَاَلْحَقُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَاَصُكُّهُ بِسَهْمٍ فِي نُغْضِ كَتِفِهِ قَالَ قُلْتُ خُذْهَا وَاَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ قَالَ يَا ثَكِلَتْهُ اُمُّهُ اَكْوَعُهُ بُكْرَةَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ يَا عَدُوَّ نَفْسِهِ اَكْوَعُكَ بُكْرَةَ قَالَ وَاَرْدَوْا فَرَسَيْنِ عَلٰى ثَنِيَّةٍ قَالَ فَجِئْتُ بِهِمَا اَسُوقُهُمَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَلَحِقَنِي عَامِرٌ بِسَطِيحَةٍ فِيهَا مَذْقَةٌ مِنْ لَبَنٍ وَسَطِيحَةٍ فِيهَا مَاءٌ فَتَوَضَّاْتُ وَشَرِبْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِي حَلَّاْتُهُمْ عَنْهُ

کھانے کیلئے بیٹھ گئے اور میں پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ فرازی کہنے لگا کہ یہ کون سا آدمی ہمیں دیکھ رہا ہے؟ لوگوں نے کہا: اس آدمی نے ہمیں بڑا تنگ کر رکھا ہے۔ اللہ کی قسم! اندھیری رات سے ہمارے ساتھ ہے اور لگاتار ہمیں تیر مار رہا ہے یہاں تک کہ ہمارے پاس جو کچھ بھی تھا اس نے سب کچھ چھین لیا ہے۔ فزاری کہنے لگا کہ تم میں سے چار آدمی اس کی طرف کھڑے ہوں اور اسے مار دیں۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں (کہ یہ سنتے ہی) ان میں سے چار آدمی میری طرف پہاڑ پر چڑھے تو جب وہ اتنی دور تک پہنچ گئے جہاں میری بات سن سکیں۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں اور تم کون ہو؟ میں نے جواب میں کہا: میں سلمہ بن اکوع ہوں اور قسم ہے اس ذات کی جس نے حضرت محمد ﷺ کے چہرۂ اقدس کو بزرگی عطا فرمائی ہے میں تم میں سے جسے چاہوں مار دوں اور تم میں سے کوئی مجھے مار نہیں سکتا۔ ان میں سے ایک آدمی کہنے لگا کہ ہاں لگتا تو ایسے ہی ہے۔ پھر وہ سب وہاں سے لوٹ پڑے اور میں ابھی تک اپنی جگہ سے چلا ہی نہیں تھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سواروں کو دیکھ لیا جو کہ درختوں میں گھس گئے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ان میں سب سے آگے حضرت اخرم اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور ان کے پیچھے حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور ان کے پیچھے حضرت مقداد بن اسود کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جاکر حضرت اخرم کے گھوڑے کی لگام پکڑی (یہ دیکھتے ہی) وہ لٹیرے بھاگ پڑے میں نے کہا: اے اخرم! ان سے ذرا بچ کے رہنا ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں مار ڈالیں جب تک کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نہ آجائیں۔ حضرت اخرم کہنے لگے: اے ابو سلمہ! اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو اور اس بات کا یقین رکھتے ہو کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے تو تم میرے اور میری شہادت کے درمیان رکاوٹ نہ

❶ فائدہ...... قوله فلا تحل بيني و بين الشهادة...... الخ- حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی دنیا کی بے رغبتی اور آخرت کا شوق اس سے صاف واضح ہے۔ گویا وہ جنت کی نعمتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔

فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ اَخَذَ تِلْكَ الابِلَ وَكُلَّ شَيْءٍ اسْتَنْقَذْتُهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَكُلَّ رُمْحٍ وَبُرْدَةٍ وَاِذَا بِلالٌ نَحَرَ نَاقَةً مِنَ الابِلِ الَّذِي اسْتَنْقَذْتُ مِنَ الْقَوْمِ وَاِذَا هُوَ يَشْوِي لِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ كَبِدِهَا وَسَنَامِهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ خَلِّنِي فَانْتَخِبُ مِنَ الْقَوْمِ مِائَةَ رَجُلٍ فَاَتَّبِعُ الْقَوْمَ فَلا يَبْقى مِنْهُمْ مُخْبِرٌ اِلا قَتَلْتُهُ قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ فِي ضَوْءِ النَّار فَقَالَ يَا سَلَمَةُ اَتُرَاكَ كُنْتَ فَاعِلًا قُلْتُ نَعَمْ وَالَّذِي اَكْرَمَكَ فَقَالَ اِنَّهُمُ الْآنَ لَيُقْرَوْنَ فِي اَرْضِ غَطَفَانَ قَالَ فَجاءَ رَجُلٌ مِنْ غَطَفَانَ فَقَالَ نَحَرَ لَهُمْ فُلانٌ جَزُورًا فَلَمَّا كَشَفُوا جِلْدَهَا رَاَوْا غُبَارًا فَقَالُوا اَتَاكُمُ الْقَوْمُ فَخَرَجُوا هَارِبِينَ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَانَ خَيْرَ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ اَبُو قَتَادَةَ وَخَيْرَ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ قَالَ ❶ ثُمَّ اَعْطَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ سَهْمَيْنِ سَهْمَ الْفَارِسِ وَسَهْمَ الرَّاجِلِ فَجَمَعَهُمَا لِي جَمِيعًا ثُمَّ اَرْدَفَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَرَاءَهُ عَلى الْعَضْبَاءِ رَاجِعِينَ اِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الانْصَار لا يُسْبَقُ شَدًّا قَالَ فَجَعَلَ يَقُولُ اَلا مُسَابِقٌ اِلَى الْمَدِينَةِ هَلْ مِنْ مُسَابِقٍ فَجَعَلَ يُعِيدُ ذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا سَمِعْتُ كَلامَهُ قُلْتُ اَمَا تُكْرِمُ كَرِيمًا وَلا تَهَابُ شَرِيفًا قَالَ لا اِلا اَنْ يَكُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ بِاَبِي وَاُمِّي ذَرْنِي فَلِاُسَابِقَ الرَّجُلَ قَالَ اِنْ شِئْتَ قَالَ قُلْتُ اذْهَبْ اِلَيْكَ وَثَنَيْتُ رِجْلَيَّ فَطَفَرْتُ فَعَدَوْتُ قَالَ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا اَوْ

ڈالو۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ان کو چھوڑ دیا اور پھر حضرت اخرم کا مقابلہ عبد الرحمٰن فزاری سے ہوا۔ حضرت اخرم نے عبد الرحمٰن کے گھوڑے کو زخمی کر دیا اور پھر عبد الرحمٰن نے حضرت اخرم کو برچھی مار کر شہید کر دیا اور اخرم کے گھوڑے پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ اسی دوران میں رسول اللہ ﷺ کے شہ سوار حضرت ابو قتادہ آ گئے (جب انہوں نے یہ منظر دیکھا) تو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبد الرحمٰن فزاری کو بھی برچھی مار کر قتل کر دیا (اور پھر فرمایا) قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے حضرت محمد ﷺ کے چہرۂ اقدس کو بزرگی عطا فرمائی ہے میں ان کے تعاقب میں لگا رہا اور میں اپنے پاؤں سے ایسے بھاگ رہا تھا کہ مجھے اپنے پیچھے حضرت محمد ﷺ کا کوئی صحابی بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا اور نہ ہی ان کا گرد وغبار۔ یہاں تک کہ وہ لٹیرے سورج غروب ہونے سے پہلے ایک گھاٹی کی طرف آئے جس میں پانی تھا۔ جس گھاٹی کو ذی قرد کہا جاتا تھا تاکہ وہ لوگ اس گھاٹی سے پانی پئیں کیونکہ وہ پیاسے تھے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے دیکھا اور میں ان کے پیچھے دوڑتا ہوا چلا آ رہا تھا۔ بالآخر میں نے ان کو پانی سے ہٹایا، وہ اس سے ایک قطرہ بھی نہ پی سکے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اب وہ کسی اور گھاٹی کی طرف نکلے۔ میں بھی ان کے پیچھے بھاگا اور ان میں سے ایک آدمی کو پا کر میں نے اس کے شانے کی ہڈی میں ایک تیر مارا۔ میں نے کہا: پکڑ اس کو اور میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کا دن کمینوں کی بربادی کا دن ہے۔ وہ کہنے لگا اس کی ماں اس پر روئے کیا یہ وہی اکوع تو نہیں ہے جو صبح کو میرے ساتھ تھا۔ میں نے کہا: ہاں! اے اپنی جان کے دشمن! جو صبح کے وقت تیرے ساتھ تھا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے دو گھوڑے ایک گھاٹی پر چھوڑ دیئے تو میں ان دونوں گھوڑوں کو ہنکا کر رسول اللہ ﷺ کی طرف لے آیا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ وہاں عامر سے میری ملاقات ہوئی۔ ان کے پاس ایک چھاگل (چمڑے کا توشہ دان) تھا۔

❶ فائدہ..... قولہ ثم اعطانی رسول اللہ سھمین..... الخ- اس سے استدلال کیا ہے فارس کے لئے دو حصے ہیں اور شوافع کہتے ہیں کہ یہ زائد حصہ نفل تھا۔

شَرَفَيْنِ اَسْتَبْقِي نَفْسِي ثُمَّ عَدَوْتُ فِي اِثْرِهِ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ ثُمَّ اِنِّي رَفَعْتُ حَتّٰى اَلْحَقَهُ قَالَ فَاَصُكُّهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ قُلْتُ قَدْ سُبِقْتَ وَاللهِ قَالَ اَنَا اَظُنُّ قَالَ فَسَبَقْتُهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ فَوَاللهِ مَا لَبِثْنَا اِلا ثَلاثَ لَيَالٍ حَتّٰى خَرَجْنَا اِلٰى خَيْبَرَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ فَجَعَلَ عَمِّي عَامِرٌ يَرْتَجِزُ بِالْقَوْمِ

تَاللهِ لَوْلا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا، وَلا تَصَدَّقْنَا وَلا صَلَّيْنَا، وَنَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا، فَثَبِّتِ الاَقْدَامَ اِنْ لاقَيْنَا، وَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا،

فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ هٰذَا قَالَ اَنَا عَامِرٌ قَالَ غَفَرَ لَكَ رَبُّكَ قَالَ وَمَا اسْتَغْفَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِاِنْسَانٍ يَخُصُّهُ اِلا اسْتُشْهِدَ قَالَ فَنَادٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَعَلٰى جَمَلٍ لَهُ يَا نَبِيَّ اللهِ لَوْلامَا مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا خَيْبَرَ قَالَ خَرَجَ مَلِكُهُمْ مَرْحَبٌ يَخْطِرُ بِسَيْفِهِ وَيَقُوْلُ قَدْعَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّي مَرْحَبٌ، ❶ شَاكِي السِّلاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبٌ، اِذَا الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ، قَالَ وَبَرَزَ لَهُ عَمِّي عَامِرٌ، فَقَالَ قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّي عَامِرٌ شَاكِي السِّلاحِ بَطَلٌ مُغَامِرٌ،

قَالَ فَاخْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ فَوَقَعَ سَيْفُ مَرْحَبٍ فِي تُرْسِ عَامِرٍ وَذَهَبَ عَامِرٌ يَسْفُلُ لَهُ فَرَجَعَ سَيْفُهُ عَلٰى نَفْسِهِ فَقَطَعَ اَكْحَلَهُ فَكَانَتْ فِيهَا نَفْسُهُ قَالَ سَلَمَةُ فَخَرَجْتُ فَاِذَا نَفَرٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يَقُوْلُوْنَ بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ قَتَلَ نَفْسَهُ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَاَنَا اَبْكِي فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَ

پانی سے میں نے وضو کیا اور دودھ پی لیا پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ ﷺ اسی پانی والی جگہ پر تھے جہاں سے میں نے لٹیروں کو بھگا دیا تھا اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے وہ اونٹ اور وہ تمام چیزیں جو میں نے مشرکوں سے چھین لی تھیں اور سب نیزے اور چادریں لے لیں اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان اونٹوں میں جو میں نے لٹیروں سے چھینے تھے ایک اونٹ کو ذبح کیا اور اس کی کلیجی اور کوہان کو رسول اللہ ﷺ کیلئے بھونا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت مرحمت فرمائیں تاکہ میں لشکر میں سے سو آدمیوں کا انتخاب کروں اور پھر میں ان لٹیروں کا مقابلہ کروں اور جب تک میں ان کو قتل نہ کر ڈالوں اس وقت تک نہ چھوڑوں کہ وہ جا کر اپنی قوم کو خبر دیں؟ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آگ کی روشنی میں آپ ﷺ کی ڈاڑھیں مبارک ظاہر ہو گئیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے سلمہ! تو یہ کر سکتا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! اور قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو بزرگی عطا فرمائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اب تو وہ غطفان کے علاقہ میں ہوں گے اسی دوران علاقہ غطفان سے ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ فلاں آدمی نے ان کیلئے ایک اونٹ ذبح کیا تھا اور ابھی اس اونٹ کی کھال ہی اتار پائے تھے کہ انہوں نے کچھ غبار دیکھا تو وہ کہنے لگے کہ لوگ آ گئے وہ لوگ وہاں (غطفان) سے بھی بھاگ کھڑے ہوئے۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آج کے دن ہمارے بہترین سواروں میں سے بہتر سوار حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور پیادوں میں سب سے بہتر حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھے دو حصے عطا فرمائے ایک سوار کا حصہ اور ایک پیادہ کا حصہ اور دونوں حصے اکٹھے مجھے ہی عطا فرمائے پھر رسول اللہ ﷺ نے غضباء اونٹنی پر مجھے اپنے پیچھے بٹھایا اور ہم سب مدینہ منورہ واپس آ گئے۔ دوران سفر انصار کا ایک آدمی جس سے دوڑنے میں کوئی آگے نہیں بڑھ سکتا تھا وہ کہنے لگا: کیا کوئی مدینہ تک میرے ساتھ دوڑ

❶ فائدہ..... قولہ شاکی السلاح..... الخ- یہاں شاکی شوکۃ سے نکلا ہے جس کے معنی قوت کے ہیں۔

قُلْتُ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِكَ قَالَ كَذَبَ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ بَلْ لَهُ اَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَرْسَلَنِي اِلَى عَلِيٍّ وَهُوَ اَرْمَدُ فَقَالَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ اَوْ يُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَاَتَيْتُ عَلِيًّا فَجِئْتُ بِهِ اَقُودُهُ وَهُوَ اَرْمَدُ حَتّٰى اَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَبَسَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرَاَ وَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ وَخَرَجَ مَرْحَبُ فَقَالَ قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّي مَرْحَبُ ،

شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ، اِذَا الْحُرُوبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ، فَقَالَ عَلِيٌّ اَنَا الَّذِي [1] سَمَّتْنِي اُمِّي حَيْدَرَهْ، كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيهِ الْمَنْظَرَهْ، اُوفِيهِمُ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ، قَالَ فَضَرَبَ رَاْسَ مَرْحَبٍ فَقَتَلَهُ ثُمَّ كَانَ الْفَتْحُ عَلٰى يَدَيْهِ -

قَالَ اِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهٰذَا-

و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْاَزْدِيُّ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهٰذَا -

لگانے والا ہے؟اور وہ بار بار یہی کہتا رہا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں نے اس کا چیلنج سنا تو میں نے کہا: کیا تجھے کسی بزرگ کی بزرگی کالحاظ نہیں اور کیا تو کسی بزرگ سے ڈرتا نہیں؟ان انصاری شخص نے کہا: نہیں!سوائے رسول اللہ ﷺ کے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا:اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان۔ مجھے اجازت عطا فرمائیں تا کہ میں اس آدمی سے دوڑ لگاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:(اچھا)اگر تو چاہتا ہے تو۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس انصاری سے کہا کہ میں تیری طرف آتا ہوں اور میں نے اپنا پاؤں ٹیڑھا کیا پھر میں کود پڑا اور دوڑنے لگا اور پھر جب ایک یا دو چڑھائی باقی رہ گئی تو میں نے سانس لیا پھر میں اس کے پیچھے دوڑا پھر جب ایک یا دو چڑھائی باقی رہ گئی تو پھر میں نے سانس لیا پھر میں دوڑا یہاں تک کہ میں اس انصاری سے جا کر مل گیا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کے دونوں شانوں کے درمیان ایک گھونسا مارا اور میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں آگے بڑھ گیا اور پھر اس سے پہلے مدینہ منورہ پہنچ گیا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ (پھر اس کے بعد) اللہ کی قسم! ابھی ہم مدینہ منورہ میں صرف تین راتیں ہی ٹھہرے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف نکل پڑے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میرے چچا حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رجزیہ اشعار پڑھنے شروع کر دیئے۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ کی مدد نہ ہوتی تو ہمیں ہدایت نہ ملتی اور نہ ہم صدقہ کرتے اور نہ ہی ہم نماز پڑھتے اور ہم (اے اللہ) تیرے فضل سے مستغنی نہیں ہیں اور تو ہمیں ثابت قدم رکھ جب ہم دشمن سے ملیں اور اے (اللہ) ہم پر سکینت نازل فرما۔ جب (یہ رجزیہ اشعار سنے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہے؟انہوں نے عرض کیا: میں عامر ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا رب تیری مغفرت فرمائے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی انسان کیلئے خاص طور پر مغفرت کی دعا

---

[1] فائدہ......قولہ سمتنی امی حیدرہ...... الخ-حیدر شیر کا نام ہے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ جن کا نام فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھا، نے میرا نام "حیدر" رکھا تھا۔ (تکملہ)

فرماتے تو وہ ضرور شہادت کا درجہ حاصل کرتا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اپنے اونٹ پر تھے کہ بلند آواز سے پکارا: اے اللہ کے نبی! آپ نے ہم کو عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فائدہ کیوں حاصل نہ کرنے دیا؟ سلمہؓ نے فرمایا: جب ہم خیبر آئے تو ان کا بادشاہ مرحب اپنی تلوار لہراتا ہوا نکلا اور کہتا تھا۔

خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں اسلحہ سے مسلح، بہادر، تجربہ کار ہوں جس وقت جنگ کی آگ بھڑکنے لگتی ہے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ یہ (رجزیہ شعر سنتے ہی) میرے چچا عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے مقابلے کیلئے نکلے اور انہوں نے بھی (یہ رجزیہ اشعار پڑھے)۔

خیبر جانتا ہے کہ میں عامر ہوں اسلحہ سے مسلح اور بے خوف جنگ میں گھسنے والا ہوں حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ عامر اور مرحب دونوں کی ضربیں مختلف طور پر پڑنے لگیں۔ مرحب کی تلوار عامر کی ڈھال پر لگی اور عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نیچے سے مرحب کو تلوار ماری تو حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنی تلوار خود اپنے ہی لگ گئی جس سے ان کی شہ رگ کٹ گئی اور اسی کے نتیجہ میں وہ شہید ہو گئے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نکلا تو میں نے نبی کریم ﷺ کے چند صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو دیکھا وہ کہنے لگے: حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل ضائع ہو گیا۔ انہوں نے اپنے آپ کو خود مار ڈالا ہے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں (کہ میں یہ سن کر) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں روتا ہوا حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل ضائع ہو گیا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کس نے کہا ہے؟ میں نے عرض کیا: آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کچھ لوگوں نے کہا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے بھی کہا ہے جھوٹ کہا ہے بلکہ عامر کیلئے دگنا اجر ہے پھر آپ ﷺ نے مجھے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف بھیجا۔ ان کی آنکھ دکھ رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں جھنڈا ایسے آدمی کو دوں گا کہ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہو یا اللہ اور اس کا رسول اس

سے محبت رکھتے ہوں۔ حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکڑ کر (سہارا دے کر) آپ ﷺ کی خدمت میں لے آیا کیونکہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھیں دکھ رہی تھیں آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا تو ان کی آنکھیں اسی وقت ٹھیک ہوگئیں آپ ﷺ نے ان کو جھنڈا عطا فرمادیا اور مرحب یہ کہتا ہوا نکلا۔

خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں اسلحہ سے مسلح، بہادر، تجربہ کار ہوں جب جنگ کی آگ بھڑکنے لگتی ہے تو پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی جواب میں کہا کہ۔

میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے اس شیر کی طرح جو جنگلوں میں ڈراؤنی صورت ہوتا ہے میں لوگوں کو ایک صاع کے بدلہ اس سے بڑا پیمانہ دیتا ہوں۔

حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرحب کے سر پر ایک ضرب لگائی تو وہ قتل ہوگیا۔ پھر خیبر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں فتح ہوگیا۔ ایک دوسری سند کے ساتھ حضرت عکرمہ بن عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث اس حدیث سے بھی زیادہ لمبی (تفصیل سے) نقل کی ہے۔ دوسری سند کے ساتھ حضرت عکرمہ بن عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت منقول ہے۔[1]

---

[1] مذکورہ باب کی لمبی حدیث میں جو حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کردہ ہے۔ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے چار معجزوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

۱) مقام حدیبیہ کا پانی بڑھ جانا۔

۲) آپ ﷺ کا اس بات کی اطلاع دینا کہ وہ اونٹوں کے لٹیرے اس مقام غطفان میں ہیں۔

۳) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دکھتی ہوئی آنکھ پر آپ ﷺ کا لعاب دہن لگنے سے آنکھوں کا صحیح ہو جانا۔

۴) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فتح کی خبر دینا۔

یہ سب معجزات ہیں جو اللہ عزوجل نے اپنے نبی ﷺ کے ہاتھ پر ظاہر فرمائے۔ اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی نبی کے ہاتھ پر کسی خرق عادت چیز کا ظہور فرمادے اسی کا نام معجزہ ہے اور معجزہ صرف اور صرف اللہ کے نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے اور اگر اسی طرح...... (جاری ہے)

باب-۴۶ باب قول الله تعالى وَهُوَ الَّذِي كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ...... الآية
اللہ تعالیٰ کے فرمان، "وَهُوَ الَّذِي كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ......" کے بیان میں

۱۵۹...... حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ ثَمَانِينَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيمِ مُتَسَلِّحِينَ يُرِيدُونَ غِرَّةَ النَّبِيِّ ﷺ وَاَصْحَابِهِ فَاَخَذَهُمْ سِلْمًا فَاسْتَحْيَاهُمْ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَهُوَ الَّذِي كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ) ۔

۱۵۹...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تنعیم کے پہاڑ سے مکہ والوں کے اسّی آدمی جو کہ اسلحہ سے مسلح تھے رسول اللہ ﷺ پر اترے۔ وہ لوگ نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو غفلت میں رکھ کر آپ ﷺ پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ آپ ﷺ نے ان لوگوں کو پکڑ کر پھر چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ ترجمہ: "اور وہی ہے (اللہ عزوجل) جس نے وادیٔ مکہ میں ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے روک دیئے۔ اس کے بعد کہ اس نے تمہیں ان پر غالب کر دیا تھا۔"

باب-۴۷ باب غزوة النساء مع الرجال
عورتوں کا مردوں کے ساتھ جہاد کرنا

۱۶۰...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ اتَّخَذَتْ يَوْمَ حُنَيْنٍ خِنْجَرًا ❶ فَكَانَ مَعَهَا فَرَآهَا اَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذِهِ اُمُّ سُلَيْمٍ مَعَهَا خِنْجَرٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا هٰذَا الْخِنْجَرُ قَالَتِ اتَّخَذْتُهُ اِنْ دَنَا مِنِّي اَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بَقَرْتُ بِهِ بَطْنَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَضْحَكُ قَالَتْ يَا

۱۶۰...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے غزوۂ حنین کے دن ان کے پاس جو خنجر تھا وہ لیا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (ام سلیم کے ہاتھ میں خنجر) دیکھا تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ ام سلیم ہیں جن کے پاس ایک خنجر ہے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: یہ خنجر کیسا ہے؟ حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: اگر مشرکوں میں سے کوئی میرے پاس آئے گا تو میں اس کے ذریعہ سے اس کا پیٹ پھاڑ ڈالوں گی۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ ہنس

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کی کوئی خرق عادت چیز کسی اور اللہ والے، نیک، متقی بزرگ کے ہاتھ پر ظاہر ہو تو اسے کرامت کہا جاتا ہے اور اگر کسی غیر بزرگ کے ہاتھ پر ظاہر ہو تو اسے استدراج کرشمہ یا شعبدہ بازی کہا جاتا ہے جو کہ کسی طور پر بھی قابل حجت اور قابل عمل نہیں۔ صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات و تعلیمات یا اولیاء اللہؒ کی وہ تعلیمات اور عقائد جو قرآن و سنت کے مطابق ہوں وہی قابل عمل ہیں۔

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

❶ فائدہ...... قولہ خنجرا...... الخ- خنجر وہ بڑی چھری جو کہ دو دھاری ہو۔

رَسُولَ اللهِ اقْتُلْ منْ بَعْدَنَا [1] مِنَ الطُّلَقَاءِ انْهَزَمُوا بِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ اِنَّ اللهَ قَدْ كَفَى وَاَحْسَنَ۔

پڑے۔ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے طلقاء میں سے وہ لوگ کہ جنہوں نے آپ ﷺ سے شکست کھائی ہے کیا میں ان کو قتل کر دوں؟ (یعنی جو فتح مکہ کے موقع پر مکہ والوں میں سے مسلمان ہوئے ان کے شکست کھا جانے کی وجہ سے ام سلیم نے ان کو منافق سمجھا اس لئے ان کو قتل کرنے کا عرض کیا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلیم! بے شک اللہ کافی ہے اور اللہ نے ہم پر احسان کیا ہے۔

۱۶۱۔۔۔۔۔۔وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا قال بَهْزٌ قال حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قال اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي قِصَّةِ أُمِّ سُلَيْمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ حَدِيثِ ثَابِتٍ ۔

۱۶۱۔۔۔۔۔۔اس سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ واقعہ نبی کریم ﷺ سے روایت کیا حضرت ثابت کی روایت کردہ حدیث کی طرح۔

۱۶۲۔۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قال اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْزُو بِاُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ مَعَهُ اِذَا غَزَا [2] فَيَسْقِينَ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى۔

۱۶۲۔۔۔۔۔۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (جس وقت) جہاد کرتے تو ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور انصار کی کچھ عورتیں آپ ﷺ کے ساتھ ہوتیں، وہ پانی پلاتیں اور زخمیوں کو دوا دیتیں۔

۱۶۳۔۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قال حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو وَهُوَ اَبُو مَعْمَرٍ الْمِنْقَرِيُّ قال حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قال حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَاَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ قَالَ وَكَانَ اَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ النَّزْعِ وَكَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالَ

۱۶۳۔۔۔۔۔۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ غزوۂ احد کے دن صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم شکست کھا کر نبی کریم ﷺ کو چھوڑ کر بھاگ گئے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کے سامنے ڈھال سے آپ ﷺ پر پردہ کئے ہوئے تھے ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت زبردست تیر انداز تھے اور اس دن انہوں نے دو یا تین کمانیں توڑی تھیں اور جب کوئی آدمی آپ ﷺ کے پاس سے تیروں کا ترکش لئے گذرتا تو آپ ﷺ فرماتے، انہیں ابو طلحہ کیلئے بکھیر دو اور اللہ کے نبی ﷺ گردن اٹھا اٹھا کر

---

[1] فائدہ۔۔۔۔۔۔قوله طلقاء۔۔۔۔۔۔ الخ- وہ لوگ جو فتح مکہ کے موقع پر یا اس کے بعد مسلمان ہوئے ان کو طلقاء کہا جاتا ہے، اور ان کو اس نام سے اس وجہ سے یاد کیا جاتا ہے کہ آپ علیہ السلام نے فتح مکہ کے موقع پر ان پر رحم فرمایا اور ان کو چھوڑ دیا تھا۔ (تکملہ)

[2] فائدہ۔۔۔۔۔۔قوله فيسقين الماء و يداوين الجرحىٰ۔۔۔۔۔۔ الخ- علامہ نوویؒ تحریر فرماتے ہیں کہ "جہاد میں عورتوں کا نکلنا اس مقصد کے لئے کہ وہ زخمیوں کی مرہم پٹی کریں ان کو پانی پلائیں اور ان کی ضروریات کو پورا کریں اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، اور ان مواقع پر زخمیوں کی مرہم پٹی عام طور سے ان کی محارم عورتیں اور ان کی ازواج ہی کرتی تھیں اور غیر محارم عورتیں انتہائی ضرورت کے مواقع کے علاوہ کسی بشر کو بھی ہاتھ نہیں لگاتی تھیں۔

فَكَانَ الرَّجُلُ ❶ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ انْثُرْهَا لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ وَيُشْرِفُ نَبِيُّ اللهِ ﷺ يَنْظُرُ اِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ اَبُو طَلْحَةَ يَا نَبِيَّ اللهِ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي لا تُشْرِفْ لا يُصِبْكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِي دُونَ نَحْرِكَ قَالَ وَلَقَدْ رَاَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ وَاُمَّ سُلَيْمٍ وَاِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ ❷ اَرَى خَدَمَ سُوقِهِمَا تَنْقُلانِ الْقِرَبَ عَلَى مُتُونِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِي اَفْوَاهِهِمْ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيئَانِ تُفْرِغَانِهِ فِي اَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ اَبِي طَلْحَةَ اِمَّا مَرَّتَيْنِ وَاِمَّا ثَلاثًا مِنَ النُّعَاسِ ـ

قوم (کافروں) کو دیکھ رہے تھے تو ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آپ ﷺ پر میرے ماں باپ قربان، آپ ﷺ گردن نہ اٹھائیں کہیں دشمنوں کے تیروں میں سے کوئی آپ ﷺ کو نہ لگ جائے اور میرا سینہ آپ ﷺ کے سینہ کے سامنے رہے۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں تحقیق میں نے حضرت عائشہ بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ام سلیم کو دیکھا کہ وہ اپنے دامن اٹھائے ہوئے تھیں کہ میں نے ان کی پنڈلیوں کی پازیبوں کو دیکھا اور وہ دونوں اپنی پشتوں پر مشکیزے بھر کر لا رہی تھیں اور زخمیوں کے منہ میں ڈال کر لوٹ آتیں پھر بھر تیں پھر آتیں اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے منہ میں ڈال دیتی تھیں اور اس دن ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ (غلبہ) نیند کی وجہ سے تلوار گر گئی تھی۔

باب-۴۸ باب النساء الغازيات يرضخ لهن ولا يسهم والنهي عن قتل صبيان اهل الحرب

جہاد کرنے والی عورتوں کو بطور عطیہ دینے اور غنیمت میں حصہ مقرر نہ کرنے کا حکم اور اہل حرب کے بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت کے بیان میں

١٦٤ ...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلالٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ اَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهُ عَنْ خَمْسِ خِلالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْلا اَنْ اَكْتُمَ عِلْمًا مَا كَتَبْتُ اِلَيْهِ كَتَبَ اِلَيْهِ نَجْدَةُ اَمَّا بَعْدُ فَاَخْبِرْنِي هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ وَمَتَى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ وَعَنِ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبْتَ تَسْاَلُنِي هَلْ كَانَ

۱۶۴ ...... حضرت یزید بن ہرمزؒ سے مروی ہے کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پانچ باتوں کے بارے میں پوچھنے کیلئے (خط) لکھا تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اگر مجھے علم چھپانے (پر عذاب) کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں نہ لکھتا ان کی طرف نجدہ نے لکھا یہ آپ مجھے خبر دیں کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں کو جہاد میں شریک کرتے تھے اور کیا آپ ﷺ ان کیلئے (غنیمت میں) حصہ مقرر فرماتے تھے؟ اور کیا آپ ﷺ بچوں کو قتل کرتے تھے؟ اور یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے؟ اور مال غنیمت کا پانچواں حصہ کس کا حق ہے؟ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی طرف (جواباً) تحریر فرمایا: تو نے مجھ سے پوچھنے کیلئے لکھا، کیا رسول اللہ ﷺ عورتوں کو جہاد میں شریک کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ

---

❶ فائدہ ...... قوله يمر معه الجعبة ...... الخ-جعبۃ وہ برتن یا آلہ جس میں تیر رکھے جاتے ہیں یعنی ترکش، اور آپ علیہ السلام ان کو ابو طلحہؓ کے لئے بکھیرنے کا حکم اس وجہ سے دیتے تھے کہ ان کے پاس تیر کم رہ جاتے تھے۔

❷ فائدہ ...... قوله اریٰ خدم سوقهما ...... الخ-امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ اس وقت کا ہے جبکہ عورتوں سے پردہ اور غیر محارم سے پردہ لازم نہیں تھا اور غالباً یہ نظر اچانک بغیر قصد کے پڑی تھی۔ (تکملہ)

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَقَدْ كَانَ يَغْزُو بِهِنَّ فَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ وَاَمَّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ وَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ [1] فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ وَكَتَبْتَ تَسْاَلُنِي مَتَى يَنْقَضِي يُتْمُ الْيَتِيمِ فَلَعَمْرِي اِنَّ الرَّجُلَ لَتَنْبُتُ لِحْيَتُهُ وَاِنَّهُ لَضَعِيفُ الْاَخْذِ لِنَفْسِهِ ضَعِيفُ الْعَطَاءِ مِنْهَا [2] فَاِذَا اَخَذَ لِنَفْسِهِ مِنْ صَالِحِ مَا يَاْخُذُ النَّاسُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْيُتْمُ وَكَتَبْتَ تَسْاَلُنِي عَنِ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ وَاِنَّا كُنَّا نَقُولُ هُوَ لَنَا فَاَبَى عَلَيْنَا قَوْمُنَا ذَاكَ -

انہیں جہاد میں ساتھ لے جاتے تھے اور وہ زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں اور انہیں مال غنیمت میں سے کچھ عطا بھی کیا جاتا تھا۔ بہر حال مال غنیمت میں سے ان کیلئے حصہ مقرر نہ کیا جاتا تھا اور رسول اللہ ﷺ بچوں کو قتل نہ کرتے تھے پس تو بھی بچوں کو قتل نہ کرنا اور تو نے مجھ سے پوچھنے کیلئے لکھا ہے کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہو جاتی ہے؟ تو میری عمر کی قسم! بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی ڈاڑھی نکل آتی ہے لیکن وہ اپنے لینے اور دینے میں کمزور ہوتے ہیں پس جب وہ باسلیقہ لوگوں کی طرح اپنا فائدہ حاصل کرنے کے قابل ہو جائیں تو اس کی مدت یتیمی ختم ہو جائے گی اور تو نے مجھ سے مال غنیمت میں پانچویں حصہ کے بارے میں پوچھنے کیلئے لکھا ہے کہ اس کا حقدار کون ہے؟ ہم کہا کرتے تھے کہ وہ ہمارا حق ہے لیکن قوم نے ہمیں یہ حق دینے سے انکار کر دیا۔

١٦٥......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ حَاتِمِ ابْنِ اِسْمٰعِيلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ اَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهُ عَنْ خِلَالٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ حَاتِمٍ وَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ اِلَّا اَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الصَّبِيِّ الَّذِي قَتَلَ -
وَزَادَ اِسْحَقُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ حَاتِمٍ وَتُمَيِّزَ الْمُؤْمِنَ فَتَقْتُلَ الْكَافِرَ وَتَدَعَ الْمُؤْمِنَ -

۱۶۵......اس سند سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح ہے۔ حضرت یزید بن ہرمز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی یہ حدیث ہے کہ نجدہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف (خط) لکھا اس نے چند باتوں کے بارے میں پوچھا۔ باقی حدیث اسی طرح ہے مگر اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ بچوں کو قتل نہ کیا کرتے تھے پس تو بھی بچوں کو قتل نہ کر سوائے اس کے کہ تجھے بھی وہ علم حاصل ہو جائے جو حضرت خضرؑ کو اس بچے کے بارے میں عطا ہوا تھا جسے انہوں نے قتل کر دیا۔ اسحٰق نے حاتم سے روایت کرتے ہوئے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ تو مؤمن (بچہ) کی تمیز کر، کافر کو قتل کر دے اور جو مؤمن ہو اسے چھوڑ دے۔

١٦٦......وحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

۱۶۶......حضرت یزید بن ہرمزؒ سے روایت ہے کہ نجدہ بن عامر حروری

[1] فائدہ......قوله فلا تقتل الصبيان...... الخ- علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ اس سے پتہ چلا کہ اہل حرب کی عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا جائز نہیں ہے جبکہ وہ لڑائی میں مدد نہ کرتے ہوں، اور اگر وہ لڑائی میں کفار کی مدد کرتے ہوں تو ان کو قتل کرنا بھی جائز ہے۔ (تکملہ)

[2] فائدہ......قوله فاذا اخذ لنفسه من صالح ما يأخذ الناس...... الخ- اس حدیث کی وجہ سے علماء فرماتے ہیں کہ یتیم کو اس کا مال اس وقت تک نہیں دیا جائے گا جب تک کہ اس میں سمجھ بوجھ نہ ہو، جب عقلمندی اور ہوشیاری آجائے گی تو اس کا مال اس کو دے دیا جائے گا۔ چنانچہ اسی وجہ سے احناف میں سے امام صاحبؒ کے علاوہ بقیہ حضرات کے نزدیک یہی مسلک و مذہب ہے جبکہ امام صاحب فرماتے ہیں کہ بالغ ہونے کے بعد جب بھی وہ عقلمند ہو جائے گا اس کو دے دیا جائے گا اور اگر پچیس سال کا ہو گیا مگر عقلمند نہیں ہوا تو بھی اسے دے دیا جائے گا اس کے بعد مال اس سے روک کر نہیں رکھا جائے گا۔

اِسْمٰعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ الْحَرُورِيُّ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهُ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْاَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا وَعَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَعَنِ الْيَتِيمِ مَتٰى يَنْقَطِعُ عَنْهُ الْيُتْمُ وَعَنْ ذَوِي الْقُرْبٰى مَنْ هُمْ فَقَالَ لِيَزِيدَ اكْتُبْ اِلَيْهِ [1] فَلَوْلَا اَنْ يَقَعَ فِي اُحْمُوقَةٍ مَا كَتَبْتُ اِلَيْهِ اكْتُبْ اِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْاَلُنِي عَنِ الْمَرْاَةِ وَالْعَبْدِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا شَيْءٌ وَاِنَّهُ لَيْسَ لَهُمَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُحْذَيَا وَكَتَبْتَ تَسْاَلُنِي عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَقْتُلْهُمْ وَاَنْتَ فَلَا تَقْتُلْهُمْ اِلَّا اَنْ تَعْلَمَ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ صَاحِبُ مُوسٰى مِنَ الْغُلَامِ الَّذِي قَتَلَهُ وَكَتَبْتَ تَسْاَلُنِي عَنِ الْيَتِيمِ مَتٰى يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ وَاِنَّهُ لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ حَتّٰى يَبْلُغَ وَيُؤْنَسَ مِنْهُ رُشْدٌ وَكَتَبْتَ تَسْاَلُنِي عَنْ ذَوِي الْقُرْبٰى مَنْ هُمْ وَاِنَّا زَعَمْنَا اَنَّا هُمْ فَاَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا۔

(خارجی) نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے غلام اور عورت کے بارے میں پوچھنے کیلئے (خط) لکھا کہ اگر وہ دونوں مال غنیمت کی تقسیم کے وقت موجود ہوں تو کیا نہیں حصہ دیا جائے گا اور بچوں کے قتل کے بارے میں اور یتیم کے بارے میں پوچھا کہ اس کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے اور ذوی القربیٰ کے بارے میں کہ وہ کون ہیں؟ تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یزید سے کہا: اس کی طرف لکھو اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ وہ حماقت میں واقع ہو جائے گا تو اسکا جواب نہ لکھتا۔ لکھو: تو نے عورت اور غلام کے بارے میں مجھ سے پوچھنے کیلئے لکھا کہ اگر وہ مال غنیمت کی تقسیم کے وقت موجود ہوں تو کیا انہیں بھی کچھ ملے گا؟ ان کیلئے سوائے عطیہ کے (مال غنیمت میں) کوئی حصہ نہیں ہے اور تو نے مجھ سے بچوں کے قتل کے بارے میں پوچھنے کیلئے لکھا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں قتل نہیں کیا اور تو بھی انہیں قتل نہ کر سوائے اس کے کہ تجھے وہ علم ہو جائے جو حضرت موسیٰ کے ساتھی (حضرت خضرؑ) کو اس بچے کے بارے میں علم ہو گیا تھا جنہیں انہوں نے قتل کیا اور تو نے مجھ سے یتیم کے بارے میں پوچھنے کیلئے لکھا کہ یتیم سے یتیمی کا نام کب ختم ہوتا ہے؟ یتیم سے یتیمی کا نام اس کے بالغ ہونے تک ختم نہیں ہوتا اور سمجھ کے آثار نمودار ہونے تک اور تو نے مجھ سے ذوی القربیٰ (جن کا حصہ خمس میں ہوتا ہے) کے بارے میں پوچھنے کیلئے لکھا کہ وہ کون ہیں؟ ہمارا خیال تھا کہ وہ ہم ہیں لیکن ہماری قوم نے ہمارے بارے میں اس بات کا انکار کر دیا۔

۱٦۷...... وحَدَّثَنَاه عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ اِلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ۔
قَالَ اَبُو اِسْحٰقَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ بِطُولِهِ۔

۱٦۷...... حضرت یزید بن ہرمز سے مروی ہے وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا اور پھر آگے اسی مذکورہ بالا روایت کی طرح حدیث بیان کی۔

---

[1] فائدہ...... قوله فلولا ان يقع فى احموقه...... الخ- یعنی اگر میں نے اس کا جواب نہ دیا تو وہ احمقانہ حرکتیں کر بیٹھے گا مثلاً بچوں کے قتل وغیرہ۔ (تکملہ)

۱۶۸...... حدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قال اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ قال حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ ح قال و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قال حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَشَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ حِينَ قَرَاَ كِتَابَهُ وَحِينَ كَتَبَ جَوَابَهُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاللهِ لَوْلا اَنْ اَرُدَّهُ عَنْ نَتْنٍ يَقَعُ فِيهِ مَا كَتَبْتُ اِلَيْهِ وَلا نُعْمَةَ عَيْنٍ قَالَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اِنَّكَ سَاَلْتَ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبٰى الَّذِي ذَكَرَ اللهُ مَنْ هُمْ وَاِنَّا كُنَّا نَرٰى اَنَّ قَرَابَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ هُمْ نَحْنُ فَاَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا وَسَاَلْتَ عَنِ الْيَتِيمِ مَتٰى يَنْقَضِي يُتْمُهُ وَاِنَّهُ اِذَا بَلَغَ النِّكَاحَ وَاُونِسَ مِنْهُ رُشْدٌ وَدُفِعَ اِلَيْهِ مَالُهُ فَقَدِ انْقَضٰى يُتْمُهُ وَسَاَلْتَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْتُلُ مِنْ صِبْيَانِ الْمُشْرِكِينَ اَحَدًا فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ مِنْهُمْ اَحَدًا وَاَنْتَ فَلا تَقْتُلْ مِنْهُمْ اَحَدًا اِلا اَنْ تَكُونَ تَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الْغُلامِ حِينَ قَتَلَهُ وَسَاَلْتَ عَنِ الْمَرْاَةِ وَالْعَبْدِ هَلْ كَانَ لَهُمَا سَهْمٌ مَعْلُومٌ اِذَا حَضَرُوا الْبَاْسَ فَاِنَّهُمْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ سَهْمٌ مَعْلُومٌ اِلا اَنْ يُحْذَيَا مِنْ غَنَائِمِ الْقَوْمِ۔

۱۶۹...... وحَدَّثَنِي اَبُو كُرَيْبٍ قال حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ قال حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الاَعْمَشُ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ بَعْضَ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُتِمَّ الْقِصَّةَ كَاِتْمَامِ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيثَهُمْ -

۱۷۰...... حدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۱۶۸...... حضرت یزید بن ہرمزؒ سے روایت ہے کہ نجدہ بن عامر نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف (خط) لکھا اور میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا۔ جب انہوں نے اس کے خط کو پڑھا اور اس کا جواب لکھا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر مجھے یہ خیال نہ ہو تا کہ وہ بدبو یعنی کسی برے کام میں پڑ جائے گا تو میں اس کی طرف جواب نہ لکھتا اور نہ اس کی آنکھیں خوش ہو تیں پس ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نجدہ کی طرف لکھا کہ تو نے ان ذوی القربیٰ کے حصہ کے بارے میں پوچھا جن کا اللہ نے ذکر فرمایا کہ وہ کون ہیں؟ ہم نے خیال کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے قرابت داروں سے ہم لوگ ہی مراد ہیں لیکن ہماری قوم نے ہمارے اس خیال کو ماننے سے انکار کر دیا اور تو نے یتیم کے بارے میں پوچھا ہے کہ اس کی مدت یتیمی کب ختم ہوتی ہے؟ جب وہ نکاح کے قابل ہو جائے اور اس سے سمجھ داری محسوس ہونے لگے اور اس کا مال اس کے حوالے کر دیا جائے تو اس کی مدت یتیمی ختم ہو جاتی ہے اور تو نے پوچھا ہے کیا رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کے بچوں میں سے کسی کو قتل کیا؟ رسول اللہ ﷺ نے ان میں سے کسی کو بھی قتل نہیں کیا اور تو بھی ان میں سے کسی کو بھی قتل نہ کر سوائے اس کے کہ تجھے ان کے بارے میں وہی علم ہو جائے جو خضرؑ کو بچے کے بارے میں اس کے قتل کے وقت ہوا تھا اور تو نے عورت اور غلام کے بارے میں پوچھا کیا ان کا حصہ مقرر شدہ ہے جب وہ جنگ میں شریک ہوں تو ان کیلئے کوئی مقرر شدہ حصہ مال غنیمت میں سے نہیں سوائے اس کے کہ لوگوں کے مال غنیمت میں سے انہیں کچھ بطور ہدیہ وعطیہ دے دیا جائے، (تو بہتر ہے)۔

۱۶۹...... حضرت یزید بن ہرمزؒ سے مروی ہے کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا اور پھر کچھ حدیث ذکر کی اور پورا قصہ ذکر نہیں کیا جیسا کہ دوسری حدیثوں میں ذکر کیا گیا۔

۱۷۰...... حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں

عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَـنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَـنْ اُمِّ عَطِيَّةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَخْلُفُهُمْ فِـي رِحَالِهِمْ فَاَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَاُدَاوِي الْجَرْحٰى وَاَقُومُ عَلَى الْمَرْضٰى -

کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں گئی۔ میں مجاہدین کے پیچھے والے خیموں میں رہتی تھی اور ان کیلئے کھانا بناتی اور زخمیوں کو دوا دیتی اور بیماروں کی عیادت کرتی تھی۔

۱۷۱...... وحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْـنُ هَـارُونَ حَـدَّثَنَا هِشَامُ بْـنُ حَسَّانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ -

۱۷۱...... حضرت ہشام بن حسان نے اس سند کیساتھ اسی مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

باب-۴۹ باب عدد غزوات النبي ﷺ

نبی ﷺ کے غزوات کی تعداد کے بیان میں

۱۷۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ خَرَجَ يَسْتَسْقِي بِالنَّاسِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اسْتَسْقٰى قَالَ فَلَقِيتُ يَوْمَئِذٍ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ وَقَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ غَيْرُ رَجُلٍ اَوْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ رَجُلٌ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ كَمْ غَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ [1] فَقُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ اَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ فَقُلْتُ فَمَا اَوَّلُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَالَ [2] ذَاتُ الْعُسَيْرِ اَوِ الْعُشَيْرِ -

۱۷۲...... حضرت ابو اسحٰق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبد اللہ بن یزید لوگوں کو استسقاء کی نماز پڑھانے نکلے تو انہوں نے دو رکعتیں پڑھائیں پھر بارش کی دعا مانگی۔ راوی کہتے ہیں کہ اس دن میری ملاقات حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی اور میرے اور ان کے درمیان ایک آدمی کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتنے غزوات میں شرکت فرمائی؟ انہوں نے فرمایا: انیس غزوات میں آپ ﷺ شریک ہوئے۔ تو میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کتنے غزوات میں ان کے ہمراہ تھے؟ تو انہوں نے کہا: سترہ غزوات میں، میں نے دریافت کیا کہ آپ ﷺ کا سب سے پہلا غزوہ کون سا تھا؟ انہوں کہا: ذات العسیر یا انہوں نے کہا ذات العشیر۔

۱۷۳...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ سَمِعَهُ مِنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَزَا

۱۷۳...... حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انیس غزوات میں شرکت کی اور آپ ﷺ نے ہجرت کے بعد ایک حج کیا۔ حجۃ الوداع کے علاوہ آپ ﷺ نے اور کوئی

---

[1] فائدہ...... قولہ تسع عشرۃ...... الخ - اس سے مراد وہ غزوات ہیں جن میں آپ علیہ السلام بنفس نفیس خود نکلے اگرچہ ان میں لڑائی ہوئی یا نہیں ہوئی۔ اور بعض روایات میں تعداد ۲۱ اکیس ہے تو شاید راوی نے ابتداء کے دو چھوٹے غزوات یعنی "ابواء" اور "بواط" کو شامل نہیں کیا جو کہ غزوۂ عشیر سے پہلے تھے۔ (تکملہ)

[2] فائدہ...... قولہ العسیر او العشیر...... الخ - یہاں راوی کو شک ہے کہ اس کا نام عسیر ہے یا عشیر ہے لیکن بظاہر روایات سے عشیر صحیح اور درست معلوم ہوتا ہے کیونکہ ذات عسیر تو غزوۂ تبوک ہے۔ (تکملہ)

تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَحَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً لَمْ يَحُجَّ غَيْرَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ -

حج نہیں کیا۔

١٧٤...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ جَابِرٌ لَمْ اَشْهَدْ بَدْرًا وَلا اُحُدًا مَنَعَنِي اَبِي فَلَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللهِ يَوْمَ اُحُدٍ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ قَطُّ -

١٧٤...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوات میں شریک تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں بدر اور احد کے غزووں میں شریک نہیں ہوا کیونکہ مجھے میرے باپ نے روک دیا تھا تو جب حضرت عبداللہ (میرے باپ) غزوۂ احد میں شہید ہوگئے تو پھر میں کسی بھی غزوہ میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے نہ رہا۔

١٧٥...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ح و حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو تُمَيْلَةَ قَالا جَمِيعًا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ غَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَاتَلَ فِي ثَمَانٍ مِنْهُنَّ وَلَمْ يَقُلْ اَبُو بَكْرٍ مِنْهُنَّ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ -

١٧٥...... حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انیس غزوات میں شریک ہوئے آپ ﷺ نے ان انیس غزوات میں سے آٹھ غزوات میں قتال (جنگ) کیا۔
ابو بکر نے منھن کا لفظ ذکر نہیں کیا اور انہوں نے اپنی حدیث میں عن کی جگہ حدثنی عبداللہ بن بریدۃ کہا۔

١٧٦...... وحَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَهْمَسٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ قَالَ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً -

١٧٦...... حضرت ابن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سولہ غزوات میں شرکت کی۔

١٧٧...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْمَعِيلَ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ اَبِي عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ يَقُولُ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَخَرَجْتُ فِيمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا اَبُو بَكْرٍ وَمَرَّةً عَلَيْنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ-

١٧٧...... حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سات غزوات میں شریک ہوا اور جو لشکر آپ ﷺ بھیجتے ان میں میں نو مرتبہ نکلا۔ ایک مرتبہ ہمارے (سپہ سالار) حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور ایک مرتبہ ہمارے (سپہ سالار) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

١٧٨...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ بِهٰذَا الاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فِي كِلْتَيْهِمَا سَبْعَ غَزَوَاتٍ -

١٧٨...... اس سند کے ساتھ بھی یہ مذکورہ بالا حدیث اسی طرح نقل کی گئی ہے سوائے اس کے کہ ان دونوں جگہ سات غزوات کا ذکر ہے۔

باب-۵۰ باب غزوة ذات الرقاع
غزوۂ ذات الرقاع

۱۷۹......حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الاَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ وَاللَّفْظُ لِاَبِي عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسٰی قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ وَنَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ قَالَ فَنَقِبَتْ اَقْدَامُنَا فَنَقِبَتْ قَدَمَايَ وَسَقَطَتْ اَظْفَارِي فَكُنَّا نَلُفُّ عَلٰی اَرْجُلِنَا الْخِرَقَ فَسُمِّيَتْ ❶غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نُعَصِّبُ عَلٰی اَرْجُلِنَا مِنَ الْخِرَقِ قَالَ اَبُو بُرْدَةَ فَحَدَّثَ اَبُو مُوسٰی بِهٰذَا الْحَدِيثِ ثُمَّ كَرِهَ ذٰلِكَ قَالَ كَاَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يَكُونَ شَيْئًا مِنْ عَمَلِهِ اَفْشَاهُ قَالَ اَبُو اُسَامَةَ وَزَادَنِي غَيْرُ بُرَيْدٍ وَاللهُ يُجْزِي بِهِ ۔

۱۷۹...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے اور ہم چھ، چھ آدمیوں کے حصہ میں ایک اونٹ تھا۔ جس پر ہم باری باری سوار ہوتے تھے۔ جس سے ہمارے پاؤں زخمی ہو گئے۔ میرے دونوں پاؤں زخمی ہو گئے اور میرے (پاؤں کے) ناخن گر گئے اور ہم اپنے پاؤں پر چیتھڑے لپیٹتے تھے جس کی وجہ سے اس غزوہ کا نام ذات الرقاع (چیتھڑوں والا) رکھ دیا گیا۔ حضرت ابو بردہ نے کہا ابو موسیٰ نے یہ حدیث بیان کی پھر اس کی روایت کو اس طرح ناپسند کیا گویا کہ وہ اپنے عمل میں سے کسی عمل کو ظاہر کرنے کو ناپسند کرتے ہوں۔ ابو اسامہ نے کہا: برید کے علاوہ باقی راویوں نے یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ اللہ اس محنت کا اجر وثواب عطا کرے گا۔

باب-۵۱ باب كراهة الاستعانة في الغزو بكافر
جنگ میں کافر سے مدد طلب کرنے کی کراہت کے بیان میں

۱۸۰......حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنِيهِ اَبُو الطَّاهِرِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نِيَارٍ الاَسْلَمِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قِبَلَ بَدْرٍ فَلَمَّا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ اَدْرَكَهُ رَجُلٌ قَدْ كَانَ يُذْكَرُ مِنْهُ جُرْاَةٌ وَنَجْدَةٌ فَفَرِحَ

۱۸۰...... سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بدر کی طرف نکلے۔ جب آپ ﷺ حرہ الوبرہ (مدینہ سے چار میل کے فاصلہ پر) پہنچے تو آپ ﷺ کو ایک آدمی ملا۔ جس کی جرأت و بہادری کا تذکرہ کیا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اسے دیکھا تو خوش ہوئے۔ جب وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: میں آپ ﷺ کے پاس اس لئے آیا ہوں تاکہ آپ ﷺ کے ساتھ دشمن سے لڑوں اور آپ ﷺ کے ساتھ مال غنیمت میں مجھے بھی کچھ حصہ دیا جائے؟ رسول اللہ ﷺ

---

❶ فائدہ...... قوله غزوة ذات الرقاع...... الخ- اس غزوہ کو رقاع نام دینے کی صحیح ترین وجہ وہی ہے جو حدیث میں ذکر کی گئی ہے البتہ بعض حضرات نے دوسرے قول بھی کئے ہیں۔ مثلاً بعض نے کہا ہے کہ اس لڑائی میں مسلمانوں نے جو جھنڈا تیار کیا تھا وہ مختلف ٹکڑوں سے تیار کیا گیا تھا۔ لہٰذا اس کو رقاع کا نام دیا: ایک قول یہ ہے کہ وہاں رقاع ہی ایک درخت تھا اس وجہ سے یہ نام دیا گیا۔

اَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ حِينَ رَاَوْهُ فَلَمَّا اَدْرَكَهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ جِئْتُ لِاَتَّبِعَكَ وَاُصِيبَ مَعَكَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَرَسُولِهِ قَالَ لا قَالَ فَارْجِعْ فَلَنْ اَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ قَالَتْ ثُمَّ مَضٰى حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالشَّجَرَةِ اَدْرَكَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ فَارْجِعْ فَلَنْ اَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ [1] قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَاَدْرَكَهُ بِالْبَيْدَاءِ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَرَسُولِهِ؟ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَانْطَلِقْ۔

نے اس سے فرمایا: کیا تو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان رکھتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا: لوٹ جا میں مشرک سے ہرگز مدد نہیں مانگوں گا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں آپ ﷺ آگے چلے یہاں تک کہ ہم مقام شجرہ پہنچے تو وہی شخص پھر حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے وہی بات کہی جو اس نے پہلی مرتبہ کہی تھی اور نبی ﷺ نے بھی اسے وہی فرمایا جو پہلی مرتبہ فرمایا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوٹ جا میں ہرگز کسی مشرک سے مدد طلب نہیں کروں گا۔ وہ پھر لوٹ گیا اور پھر مقام بیداء پر آپ ﷺ سے ملا اور آپ ﷺ سے وہی بات کہی جو پہلی مرتبہ کہہ چکا تھا۔ آپ ﷺ فرمایا: کیا تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اب چلو۔

---

[1] فائدہ...... قولہ فلن استعین بمشرك...... الخ - اس حدیث کی وجہ سے علماء فرماتے ہیں کہ جہاد اور لڑائی کے اندر مشرکین سے مدد لینا مطلقاً منع ہے، لیکن مجموعہ روایات سے جو بات پتہ چلتی ہے وہ یہ ہے کہ اگر مشرکین سے مدد لینے میں مسلمانوں کی مصلحت اور ان کا فائدہ ہو تو اس صورت میں ان سے مدد لے سکتے ہیں بشرطیکہ وہ مسلمانوں کے احکامات کی پابندی کریں، اور اگر ان سے مدد لینے میں مسلمانوں کو فائدہ کے بجائے نقصان کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں ان سے لڑائی میں مدد لینا جائز نہیں ہے۔

اور جہاں تک اس حدیث کا تعلق ہے تو اس میں یہ بات ہے کہ چونکہ یہ کفر و اسلام کے درمیان پہلا معرکہ تھا لہٰذا آپ ﷺ نے حق کے واضح کرنے کے لئے ان سے مدد نہیں لی۔ (تکملہ)

كتاب الامـــــارة
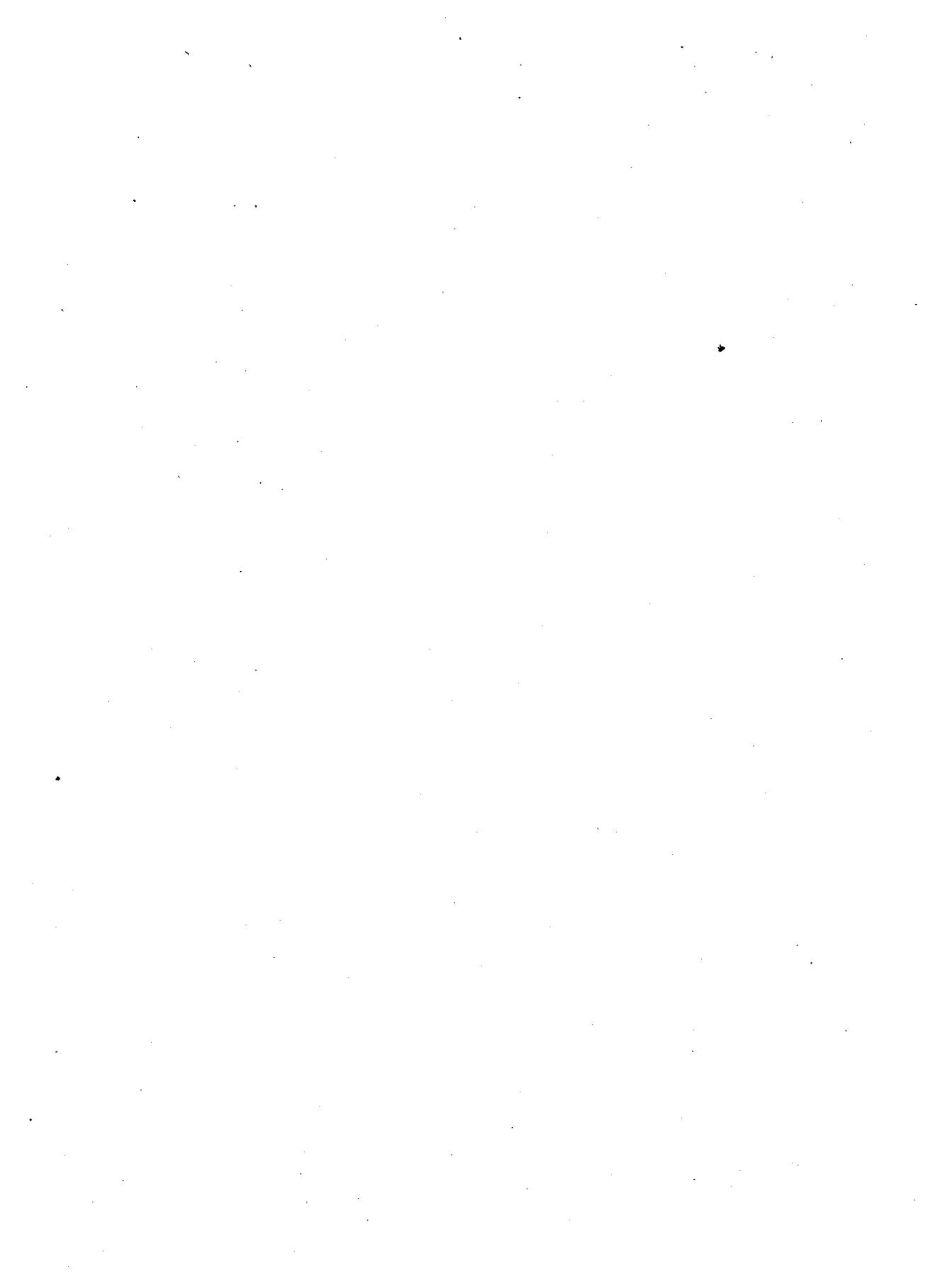
كِتَابُ الإِمَارَةِ

کتاب الامارۃ

باب-۵۲ باب الناس تبع لقريش والخلافة في قريش

لوگ قریش کے تابع ہیں اور خلافت قریش میں ہونے کے بیان میں

۱۸۱...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالا حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِيَان الْحِزَامِيَّ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَمْرُو النَّاقِدُ قَالا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كِلاهُمَا عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ و قَالَ عَمْرٌو رِوَايَةً [1] النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ لِكَافِرِهِمْ۔

۱۸۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
لوگ اس معاملہ یعنی خلافت یا حکومت میں قریش کے تابع ہیں۔ مسلمان قریشی مسلمانوں کے اور کافر قریشی کافروں کے تابع ہیں۔

۱۸۲...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّأْنِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَكَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ۔

۱۸۲...... حضرت ابو ہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے کئی احادیث ذکر فرمائیں ہیں، ان احادیث میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ اس معاملہ یعنی خلافت و حکومت میں قریش کے تابع ہیں۔ مسلمان قریشی مسلمانوں کے تابع ہیں اور کافر قریشی کافروں کے تابع ہیں۔

۱۸۳...... وحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔

۱۸۳...... حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
لوگ بھلائی اور برائی میں قریش کی پیروی کرنے والے ہیں۔

---

[1] فائدہ...... قوله الناس تبع لقريش فی هٰذا الشان...... الخ-اس حدیث کی وجہ سے بعض علماء فرماتے ہیں کہ خلافت اور امارت کے لئے قریشی ہونا شرط ہے، اور بعض حضرات نے تو یہ بھی کہہ دیا کہ اس پر علماء امت کا اجماع ہے، لیکن بظاہر اجماع والی بات صحیح معلوم نہیں ہوتی اس لئے کہ دوسری بہت سی روایات سے اس بات کی تردید ہوتی ہے، لہٰذا روایات کے مجموعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ خلافت اور امارت کے لئے شرط نہیں ہے کہ وہ قریشی ہو بلکہ اہمیت اور فضیلت کے لحاظ سے یہ بات کہی گئی ہے۔ (تکملہ)

۱۸۴...... وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا يَزَالُ هٰذَا الاَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اثْنَانِ۔

۱۸۴...... حضرت عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ معاملہ یعنی خلافت وسرداری ہمیشہ قریش میں ہی رہے گی اگرچہ لوگوں میں دو افراد ہی باقی ہوں۔

۱۸۵...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ح و حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ الطَّحَّانَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ [1] اِنَّ هٰذَا الاَمْرَ لا يَنْقَضِي حَتَّى يَمْضِيَ فِيهِمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلامٍ خَفِيَ عَلَيَّ قَالَ فَقُلْتُ لِاَبِي مَا قَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

۱۸۵...... حضرت جابر بن سمرۃؓ سے مروی ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: یہ امر یعنی خلافت اس وقت تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ ان میں بارہ خلفاء گذر جائیں۔ پھر آپ ﷺ نے آہستہ آواز سے گفتگو کی جو مجھ پر پوشیدہ رہی۔ تو میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ تو انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ سب (خلفاء) قریش سے ہوں گے۔

۱۸۶...... حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لا يَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلا ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَلِمَةٍ خَفِيَتْ عَلَيَّ فَسَاَلْتُ اَبِي مَاذَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

۱۸۶...... حضرت جابر بن سمرۃؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے لوگوں کا معاملہ یعنی خلافت اس وقت تک باقی رہے گی جب تک ان میں بارہ خلفاء ان کے حاکم رہیں گے پھر نبی کریم ﷺ نے کوئی ایسی بات فرمائی جو مجھ پر مخفی و پوشیدہ رہی تو میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ سب خلفاء قریش ہوں گے۔

۱۸۷...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ لا يَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا۔

۱۸۷...... حضرت جابر بن سمرۃؓ نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں لیکن اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ لوگوں کا معاملہ خلافت ہمیشہ جاری رہے گا۔

۱۸۸...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ

۱۸۸...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اسلام بارہ خلفاء کے پورے ہونے

---

[1] فائدہ...... قوله ان هٰذا الامر لا ينقضى حتى يمضى...... الخ۔ اس حدیث کو شراح حدیث نے مشکل ترین شمار کیا ہے کہ اس کا مصداق اور توجیہ سمجھنا بہت ہی مشکل ہے، چنانچہ شارحین نے اس کی بہت سی توجیہات کی ہیں ان میں سے پہلی توجیہ راجح معلوم ہوتی ہے، وہ یہ ہے کہ "ان بارہ خلفاء کے ادوار میں اسلام کو ترقی اور مضبوطی اور استحکام نصیب ہوگا اور مسلمان اس خلیفہ پر اجتماعی مشکل میں اعتماد اور بھروسہ کرتے ہوئے اسکی قیادت وخلافت قبول کریں گے۔ (تکملہ)

بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لا يَزَالُ الاِسْلامُ عَزِيزًا اِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً لَمْ اَفْهَمْهَا فَقُلْتُ لِاَبِي مَا قَالَ فَقَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

تک غالب رہے گا، پھر آپ ﷺ نے ایسا کلمہ ارشاد فرمایا جسے میں نہ سمجھ سکا تو میں نے اپنے والد سے کہا: آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا: سب خلفاء قریشی ہوں گے۔

۱۸۹...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لا يَزَالُ هٰذَا الاَمْرُ عَزِيزًا اِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ اَفْهَمْهُ فَقُلْتُ لِاَبِي مَا قَالَ فَقَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

۱۸۹...... حضرت جابر بن سمرۃؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسلام کا معاملہ بارہ خلفاء کے پورا ہونے تک غالب رہے گا پھر آپ ﷺ نے ایسی بات فرمائی جسے میں سمجھ نہ سکا تو میں نے اپنے والد سے کہا کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ تو انہوں نے کہا: سب خلفاء قریشی خاندان سے ہوں گے۔

۱۹۰...... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ح و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَعِي اَبِي فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لا يَزَالُ هٰذَا الدِّينُ عَزِيزًا مَنِيعًا اِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً فَقَالَ كَلِمَةً صَمَّنِيهَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِاَبِي مَا قَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

۱۹۰...... حضرت جابر بن سمرۃؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کیلئے چلا اور میرے ساتھ میرے والد تھے تو میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: یہ دین ہمیشہ بارہ خلفاء کے پورا ہونے تک غالب و بلند رہے گا پھر آپ ﷺ نے کوئی کلمہ ارشاد فرمایا لیکن لوگوں نے مجھے سننے نہ دیا۔ تو میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟ تو انہوں نے کہا: سب خلفاء قریش کے خاندان سے ہوں گے۔

۱۹۱...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ اِسْمَعِيلَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كَتَبْتُ اِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ اَنْ اَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فَكَتَبَ اِلَيَّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ [1] يومَ جُمُعَةٍ عَشِيَّةَ رُجِمَ الاَسْلَمِيُّ يَقُولُ لا يَزَالُ الدِّينُ قَائِمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ اَوْ يَكُونَ عَلَيْكُمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عُصَيْبَةٌ مِنَ

۱۹۱...... حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے غلام نافع کے ذریعہ جابر بن سمرہ کو لکھا کہ آپ مجھے خبر دیں کسی ایسی حدیث کی جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ تو مجھے جواباً لکھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے جمعہ کی شام کو جس دن ماعز اسلمی کو رجم کیا گیا سنا دین ہمیشہ قائم و باقی رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے یا تم پر بارہ خلفاء حاکم ہو جائیں اور وہ سب کے سب قریش سے ہوں اور میں نے آپ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی جماعت کسریٰ یا اولاد کسریٰ کے سفید محل کو فتح کرے گی اور مزید میں نے آپ ﷺ سے سنا کہ قیامت کے قریب کذاب ظاہر ہوں گے پس تم ان

---

[1] فائدہ...... قوله يوم جمعة عشية...... الخ- اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ علیہ السلام کا یہ ارشاد ماعز اسلمیؓ کو رجم کرنے والے دن تھا جبکہ دوسری روایات سے پتہ چلتا ہے کہ یہی ارشاد حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا تھا، لیکن ممکن ہے کہ آپ نے یہ ارشاد دونوں مرتبہ میں فرمایا ہو کیونکہ دونوں مرتبہ کا پس منظر مختلف ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ دونوں الگ الگ مرتبہ کے ہیں۔ (تکملہ)

الْمُسْلِمِينَ [1] يَفْتَتِحُونَ الْبَيْتَ الْاَبْيَضَ بَيْتَ كِسْرَى اَوْ آلِ كِسْرَى وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ فَاحْذَرُوهُمْ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اِذَا اَعْطَى اللّٰهُ اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَاْ بِنَفْسِهِ وَاَهْلِ بَيْتِهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اَنَا [2] الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ

سے بچتے رہنا اور مزید سنا کہ جب اللہ تم میں سے کسی کو کوئی بھلائی عطا کرے تو اپنے اوپر اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرنے کی ابتداء کرو اور یہ بھی سنا کہ میں حوض پر آگے بڑھنے والا ہوں گا۔

۱۹۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهُ اَرْسَلَ اِلَى ابْنِ سَمُرَةَ الْعَدَوِيِّ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ حَاتِمٍ۔

۱۹۲...... حضرت عامر بن سعدؓ سے مروی ہے کہ اس نے ابن سمرہ عدوی کی طرف پیغام بھیجا کہ آپ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی احادیث بیان کریں تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا پھر اوپر حاتم کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی۔

باب-۵۳　باب الاستخلاف وتركه

خلیفہ مقرر کرنے اور اس کو چھوڑنے کے بیان میں

۱۹۳...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَضَرْتُ اَبِي حِينَ اُصِيبَ فَاَثْنَوْا عَلَيْهِ وَقَالُوا جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَالَ رَاغِبٌ وَرَاهِبٌ قَالُوا اسْتَخْلِفْ فَقَالَ اَتَحَمَّلُ اَمْرَكُمْ حَيًّا وَمَيِّتًا لَوَدِدْتُ اَنَّ حَظِّي مِنْهَا الْكَفَافُ لَا [3] عَلَيَّ وَلَا لِي فَاِنْ اَسْتَخْلِفْ

۱۹۳...... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب میرے والد یعنی حضرت عمرؓ کو زخمی کیا گیا تو میں اس وقت موجود تھا۔ لوگوں نے ان کی تعریف کی اور کہنے لگے: اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر بدلہ عطا فرمائے۔ تو حضرت عمرؓ نے کہا: اللہ کی رحمت کی امید کرنے والا ہوں اور اس سے ڈرنے والا ہوں۔ لوگوں نے عرض کیا: آپ خلیفہ مقرر فرمادیں۔ تو آپ نے کہا: کیا میں تمہارے معاملات کا بوجھ زندہ اور مرنے دونوں صورتوں میں

---

[1] فائدہ...... قوله يفتتحون البيت الأبيض...... الخ- "بیت ابیض" کسریٰ کے محل کا لقب تھا اور یہ حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے ذریعہ سے فتح ہوا تھا۔ (تکملہ)

[2] فائدہ...... قوله انا الفرط على الحوض...... الخ- "فرط" کہتے ہیں وہ شخص جو قافلہ سے آگے بڑھ کر کنویں پر پہنچ جائے اور پانی کے محتاج لوگوں کو پانی مہیا کرے۔ تو آپ علیہ السلام حوض کوثر پر پہنچ کر اپنی امت کے مؤمنین کا انتظار فرمائیں گے۔ (تکملہ)

[3] فائدہ...... قوله لا على و لا لى...... الخ- اس جملہ کے شارحین نے دو مطلب بیان کئے ہیں:

۱- ایک یہ کہ میں نے جو کچھ بیت المال سے اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے لیا ہے اس کو انتہائی احتیاط سے خرچ کرنے کی کوشش کی ہے، پھر بھی کہیں مواخذہ نہ ہو جائے کہ میں نے اس کو کس استعمال میں خرچ کیا، اور اگر میں نے کسی اور کو اپنے بعد خلیفہ مقرر کر دیا تو وہ پتہ نہیں احتیاط برتتے یا نہیں برتتے۔

۲- دوسرا مطلب یہ ہے کہ خلافت کے معاملہ میں مجھ سے پوچھ گچھ نہ ہو تو کافی ہے چاہے مجھے اس پر اجر نہ ملے کہ سوال نہ ہونا بہت بڑی بات ہے، آپ کا یہ ارشاد عجز وانکساری کی اعلیٰ مثال ہے۔ (تکملہ)

فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي اَبَا بَكْرٍ وَاِنْ اَتْرُكْكُمْ فَقَدْ تَرَكَكُمْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ حِينَ ذَكَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ۔

برداشت کروں۔ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اس معاملہ خلافت سے میرا حصہ برابر ہو جائے نہ یہ مجھ پر بوجھ ہو اور نہ میرے لئے نفع۔ اگر میں خلیفہ مقرر کروں تو تحقیق ابو بکرؓ مجھ سے بہتر وافضل تھے جنہوں نے خلیفہ نامزد کیا اور اگر میں تمہیں تمہارے حال پر چھوڑ دوں تو تمہیں اس حال میں مجھ سے بہتر وافضل واشرف رسول اللہ ﷺ نے چھوڑا تھا۔ عبداللہ نے کہا کہ جب آپ نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا تو میں جان گیا کہ آپ کسی کو خلیفہ نامزد نہیں فرمائیں گے۔

١٩٤......حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَالْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ اِسْحٰقُ وَعَبْدٌ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَقَالَتْ اَعَلِمْتَ اَنَّ اَبَاكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ لِيَفْعَلَ قَالَتْ اِنَّهُ فَاعِلٌ قَالَ فَحَلَفْتُ اَنِّي اُكَلِّمُهُ فِي ذٰلِكَ فَسَكَتُّ حَتّٰى غَدَوْتُ وَلَمْ اُكَلِّمْهُ قَالَ[1] فَكُنْتُ كَاَنَّمَا اَحْمِلُ بِيَمِينِي جَبَلًا حَتّٰى رَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَاَلَنِي عَنْ حَالِ النَّاسِ وَاَنَا اُخْبِرُهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَهُ اِنِّي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ مَقَالَةً فَآلَيْتُ اَنْ اَقُولَهَا لَكَ زَعَمُوا اَنَّكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ وَاِنَّهُ لَوْ كَانَ لَكَ رَاعِي اِبِلٍ اَوْ رَاعِي غَنَمٍ ثُمَّ جَاءَكَ وَتَرَكَهَا رَاَيْتَ اَنْ قَدْ ضَيَّعَ فَرِعَايَةُ النَّاسِ اَشَدُّ قَالَ فَوَافَقَهُ قَوْلِي فَوَضَعَ رَاْسَهُ سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَهُ اِلَيَّ فَقَالَ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَحْفَظُ دِينَهُ وَاِنِّي لَئِنْ لَا اَسْتَخْلِفْ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمْ يَسْتَخْلِفْ وَاِنْ اَسْتَخْلِفْ فَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ قَدِ اسْتَخْلَفَ قَالَ فَوَاللهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ ذَكَرَ

۱۹۴......حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں حضرت حفصہؓ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے کہا کہ کیا تجھے معلوم ہے کہ تیرے والد کسی کو خلیفہ مقرر نہیں فرمارہے؟ میں نے کہا: وہ اس طرح نہیں کریں گے (کسی کو نامزد کریں گے)۔ حضرت حفصہؓ نے کہا: وہ اسی طرح کرنے والے ہیں۔ پس میں نے قسم اٹھائی کہ میں آپ سے اس بارے میں گفتگو کروں گا۔ پھر میں خاموش رہا۔ یہاں تک کہ میں نے صبح کی اس حال میں کہ آپ سے گفتگو نہ کی اور میں قسم اٹھانے کی وجہ سے اس طرح ہو گیا تھا کہ میں اپنے ہاتھ پر پہاڑ اٹھاتا ہوں۔ یہاں تک کہ میں لوٹا اور حضرت عمرؓ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے مجھ سے لوگوں کے بارے میں پوچھا اور میں نے آپ کو بتایا۔ پھر میں نے عرض کیا: میں نے لوگوں کو بات کرتے ہوئے سنا۔ تو میں نے قسم اٹھائی کہ وہ بات میں آپ کے سامنے عرض کروں گا کہ انہوں نے گمان کر لیا ہے کہ آپ خلیفہ نامزد نہیں کرنے والے ہیں اور اگر آپ کے اونٹوں یا بکریوں کیلئے کوئی چرواہا ہو پھر وہ انہیں چھوڑ کر آپ کے پاس آجائے تو آپ یہی خیال کریں گے کہ اس نے (اونٹوں یا بکریوں کو) ضائع کر دیا ہے اور لوگوں کی نگہداشت اس سے زیادہ ضروری ہے تو حضرت عمرؓ نے میری بات کی موافقت کی اور کچھ دیر تک سر جھکائے ہوئے سوچتے رہے پھر میری طرف سر اٹھا کر فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اپنے دین کی حفاظت فرمائے گا اور اگر میں کسی کو خلیفہ مقرر نہ کروں

[1] فائدہ...... قوله فكنت كانما احمل بيميني...... الخ- یہ بات حضرت ابن عمرؓ نے اس وجہ سے فرمائی کہ یہ موضوع بہت خطرناک تھا اور جتنا یہ موضوع خطرناک ہے اتنا ہی حضرت عمرؓ سے اس معاملہ میں بات کرنا مشکل ہے، یا مقصد یہ تھا کہ اگر حضرتؓ سے میں اس معاملہ میں بات کروں تو لوگ سمجھیں گے یا خود حضرت عمرؓ کا خیال ہو گا کہ میں خود خلافت چاہتا ہوں لہٰذا میرے لئے مشکل تھا۔ (تکملہ)

رَسُولَ اللهِ ﷺ وَاَبَا بَكْرٍ فَعَلِمْتُ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَعْدِلَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ اَحَدًا وَاَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ۔

تو رسول اللہ ﷺ نے بھی کسی کو خلیفہ نامزد نہیں کیا تھا اور اگر میں خلیفہ مقرر کروں تو ابو بکرؓ مقرر فرما چکے ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں اللہ کی قسم! جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور ابو بکرؓ کا ذکر کیا تو میں نے معلوم کر لیا کہ وہ ایسے نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے طریقہ سے تجاوز کر جائیں اور وہ کسی کو خلیفہ مقرر نہیں فرمائیں گے۔

باب ۵۴ باب النهي عن طلب الامارة والحرص عليها

امارت کے طلب کرنے اور اس کی حرص کرنے سے روکنے کے بیان میں

۱۹۵ ...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ❶ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْاَلَةٍ اُكِلْتَ اِلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا

۱۹۵ ...... حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا:
اے عبد الرحمٰن! امارت کا سوال مت کرنا کیونکہ اگر تجھے تیرے سوال کے بعد یہ عطا کر دی گئی تو تم اسکے سپرد کر دیئے جاؤ گے اور اگر یہ تجھے مانگے بغیر عطا کی گئی تو تیری اس معاملہ میں مدد کی جائے گی۔

۱۹۶ ...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يُونُسَ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ وَمَنْصُورٍ وَحُمَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ عَطِيَّةَ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَهِشَامِ بْنِ حَسَّانَ كُلُّهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ۔

۱۹۶ ...... ان مذکورہ مختلف اسناد سے یہی مذکورہ بالا حدیث حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ نے نبی کریم ﷺ سے حضرت جریر کی روایت کردہ حدیث ہی کی طرح روایت کی ہے۔

۱۹۷ ...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنَا وَرَجُلَانِ مِنْ بَنِي عَمِّي فَقَالَ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ يَا رَسُولَ اللهِ اَمِّرْنَا عَلٰى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ

۱۹۷ ...... حضرت ابو موسیٰؓ سے مروی ہے کہ میں اور دو آدمی میرے چچا کے بیٹوں میں سے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو ان دو آدمیوں میں سے ایک نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ملک عطا کئے ہیں ان میں سے کسی ملک کے معاملات ہمارے سپرد کر دیں اور دوسرے نے بھی اسی طرح کہا۔ آپ ﷺ نے

---

❶ فائدہ ...... قوله لا تسئل الامارة ...... الخ- اس حدیث اور دوسری روایات کی وجہ سے علماء نے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص خلافت اور امارت کا اہل ہے اور وہ خلافت طلب کرتا ہے تو اس کی اس معاملہ میں مدد نہیں کی جائے گی، اور اس کے لئے طلب کرنا صحیح نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص جب مال کے لئے خلافت اور امارت طلب کرے تو اس کے لئے ناپسندیدہ ہے، لیکن اگر لوگوں میں عدل وانصاف قائم کرنے کے لئے طلب کرے تو یہ ممنوع اور ناپسندیدہ نہیں ہے۔ (تکملہ)

الْآخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّا وَاللّٰهِ لا نُوَلِّي عَلٰى هٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَأَلَهُ وَلا اَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ۔

۱۹۸......حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَاتِمٍ قَالا حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا قُرَّةُ ابْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنِي اَبُو بُرْدَةَ قَالَ قَالَ اَبُو مُوسٰى اَقْبَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَعِي رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْعَرِيِّينَ اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِي وَالْآخَرُ عَنْ يَسَارِي فَكِلَاهُمَا سَأَلَ الْعَمَلَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَسْتَاكُ فَقَالَ مَا تَقُولُ يَا اَبَا مُوسٰى اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ قَالَ فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَطْلَعَانِي عَلٰى مَا فِي اَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ اَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ قَالَ وَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ وَقَدْ قَلَصَتْ فَقَالَ لَنْ اَوْ لا نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهُ وَلٰكِنِ اذْهَبْ اَنْتَ يَا اَبَا مُوسٰى اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ اَتْبَعَهُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ قَالَ انْزِلْ وَاَلْقٰى لَهُ وِسَادَةً وَاِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ مُوثَقٌ قَالَ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا كَانَ يَهُودِيًّا فَاَسْلَمَ ثُمَّ رَاجَعَ دِينَهُ دِينَ السَّوْءِ فَتَهَوَّدَ قَالَ لا اَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ اجْلِسْ نَعَمْ قَالَ لا اَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ فَاَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَاكَرَا الْقِيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا مُعَاذٌ اَمَّا اَنَا فَاَنَامُ وَاَقُومُ[1] وَاَرْجُو فِي نَوْمَتِي مَا اَرْجُو فِي قَوْمَتِي۔

فرمایا: اللہ کی قسم ہم اس کام پر اس کو مامور نہیں کرتے جو اس کا سوال کرتا ہو یا اس کی حرص کرتا ہو۔

۱۹۸...... حضرت ابو موسیٰؓ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی طرف آیا اور میرے ساتھ اشعریوں میں سے دو آدمی تھے۔ ان میں سے ایک میری دائیں طرف اور دوسرا میری بائیں طرف تھا اور ان دونوں نے آپ ﷺ سے کسی عہدے کا سوال کیا اور نبی کریم ﷺ مسواک فرما رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو موسیٰ! یا فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! تم کیا کہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے کہ ان دونوں نے اپنے دل کی بات پر مجھے مطلع نہیں کیا تھا اور نہ میں جان سکا کہ یہ منصب و عہدہ طلب کریں گے۔ حضرت ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ گویا میں دیکھتا ہوں آپ ﷺ کی مسواک کو جو ہونٹ کے نیچے گھس چکی ہے کہ ہم اسے کسی منصب و عہدہ پر عامل مقرر نہیں کریں گے جو اس کا ارادہ رکھنے والا ہوگا۔ لیکن اے ابو موسیٰ! یا فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! تو جا اور انہیں یمن بھیج دیا پھر ان کے پیچھے حضرت معاذ بن جبلؓ کو بھیجا پس جب یہ ابو موسیٰ کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا: اتریئے اور ان کیلئے ایک گدا بچھا دیا اور ان کے پاس اس وقت ایک آدمی بندھا ہوا تھا۔ حضرت معاذ بن جبلؓ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ یہودی تھا پھر مسلمان ہو گیا پھر اپنے برے دین کی طرف لوٹ گیا اور یہودی ہو گیا۔ حضرت معاذؓ نے کہا: میں اس وقت تک نہ بیٹھوں گا جب تک اسے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے فیصلہ کے مطابق قتل نہ کر دیا جائے۔ حضرت ابو موسیٰؓ نے عرض کیا: آپ تشریف رکھیں ہم اسے قتل کرتے ہیں۔ حضرت معاذؓ نے تین مرتبہ فرمایا: میں اس وقت تک نہ بیٹھوں گا جب تک اسے اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے مطابق قتل نہ کر دیا جائے۔ آپ نے حکم دیا اور اسے قتل کیا گیا۔ پھر ان دونوں اصحاب میں رات کے قیام کے بارے میں مذاکرہ ہوا تو حضرت معاذؓ نے فرمایا: میں

---

[1] فائدہ......قوله و أرجوفي نومتي ما ارجوفي قومتي...... الخ- امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ اس کے معنی ہیں کہ "میں سوتا اسلئے ہوں تاکہ بعد کی عبادات کے لئے نشاط اور چستی آجائے اور نفس کو قوت آجائے"۔ تو اس میں اسی طرح کا اجر ہے جس طرح رات کو جاگ کر قیام میں اجر ہے۔ (تکملہ)

سوتا بھی ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں اور میں اپنی نیند میں بھی اسی اجر وثواب کی امید رکھتا ہوں جو میں اپنے قیام میں ثواب کی امید رکھتا ہوں۔

باب-۵۵ باب کراھــــــة الامارة بغير ضــــرُورةٍ

بلاضرورت امارت کے طلب کرنے کی کراہت

۱۹۹...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اَبِي شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ الاَكْبَرِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اَلا تَسْتَعْمِلُنِي قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِي ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ ضَعِيفٌ وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ [1] وَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِزْيٌ وَنَدَامَةٌ اِلا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدَّى الَّذِي عَلَيْهِ فِيهَا۔

۱۹۹...... حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ ﷺ مجھے عامل نہ بنائیں گے؟ تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے کندھے پر مار کر فرمایا: اے ابوذر! تو کمزور ہے اور یہ امارت امانت ہے اور یہ قیامت کے دن کی رسوائی اور شرمندگی ہے سوائے اس کے جس نے اس کے حقوق پورے کئے اور اس بارے میں جو اس کی ذمہ داری تھی اس کو ادا کیا۔

۲۰۰...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ كِلاهُمَا عَنِ الْمُقْرِئِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِي جَعْفَرٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنِّي اَرَاكَ ضَعِيفًا وَاِنِّي اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِي لا تَاَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ۔

۲۰۰...... حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! میں تجھے ضعیف وناتواں خیال کرتا ہوں اور میں تیرے لئے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لئے پسند کرتا ہوں۔ تم دو آدمیوں پر بھی حاکم نہ بننا اور نہ مال یتیم کا والی بننا۔

باب-۵۶ باب فضيلة الامام العادل وعُقُوبة الجائر والحث على الــرفق بالرعية والنهي عن ادخال المشقــــــة عليهم

حاکم عادل کی فضیلت اور ظالم حاکم کی سزا اور رعایا کیساتھ نرمی اوران پر مشقت ڈالنے کی ممانعت کے بیان میں

۲۰۱...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ

۲۰۱...... حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

[1] فائدہ...... قوله و انها يوم القيامة خزى و ندامة...... الخ- علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث امارت سے بچنے کے لئے اصل ہے، اور جو شخص اس کی اہلیت نہیں رکھتا اس کے لئے قیامت کے دن ندامت ہی ندامت ہے۔ لیکن جو شخص اس کا اہل ہو اس کے لئے خوب اجر ہے۔ (تکملہ)

عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُو بَكْرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ وَفِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ عَنْ يَمِينِ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُوا ۔

انصاف کرنے والے رحمٰن کے دائیں جانب، اللہ کے نزدیک، نور کے منبروں پر ہوں گے اور اللہ کے دونوں دائیں ہاتھ ہیں۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنی رعایا اور اہل و عیال میں عدل و انصاف کرتے ہوں گے۔

٢٠٢......حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ قَالَ اَتَيْتُ عَائِشَةَ اَسْاَلُهَا عَنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ مِمَّنْ اَنْتَ فَقُلْتُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ فَقَالَتْ كَيْفَ كَانَ صَاحِبُكُمْ لَكُمْ فِي غَزَاتِكُمْ هٰذِهِ فَقَالَ مَا نَقَمْنَا مِنْهُ شَيْئًا اِنْ كَانَ لَيَمُوتُ لِلرَّجُلِ مِنَّا الْبَعِيرُ فَيُعْطِيهِ الْبَعِيرَ وَالْعَبْدُ فَيُعْطِيهِ الْعَبْدَ وَيَحْتَاجُ اِلَى النَّفَقَةِ فَيُعْطِيهِ النَّفَقَةَ فَقَالَتْ اَمَا اِنَّهُ لَا يَمْنَعُنِي الَّذِي فَعَلَ فِي مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ اَخِي اَنْ اُخْبِرَكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي بَيْتِي هٰذَا اللّٰهُمَّ مَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِي شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِي شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ

٢٠٢......حضرت عبدالرحمٰن بن شماسہؒ سے مروی ہے کہ میں سیدہ عائشہ صدیقہؓ کے پاس کچھ پوچھنے کیلئے حاضر ہوا، تو سیدہؓ نے فرمایا: تم کن لوگوں میں سے ہو؟ میں نے عرض کیا: اہل مصر میں سے ایک آدمی ہوں۔ تو سیدہؓ نے فرمایا: تمہارا ساتھی (امیر لشکر) تمہارے ساتھ غزوہ میں کیسے پیش آتا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہم نے اس میں کوئی ناگوار بات نہیں پائی اگر ہم میں سے کسی آدمی کا اونٹ مر جائے تو وہ اسے اونٹ عطا کرتا ہے اور غلام کے بدلے غلام عطا کرتا ہے اور جو خرچ کا محتاج ہو اسے خرچ عطا کرتا ہے۔ سیدہؓ نے فرمایا: مجھے وہ معاملہ اس حدیث کے بیان کرنے سے نہیں روک سکتا جو اس نے میرے بھائی محمد بن ابو بکرؓ سے کیا۔ رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا کہ آپ ﷺ نے میرے اس گھر میں فرمایا: اے اللہ! میری اس امت میں سے جس کو ولایت دی جائے اور وہ ان پر سختی کرے تو تو بھی اس پر سختی کر اور میری امت میں سے جس کو کسی معاملہ کا والی بنایا جائے وہ ان سے نرمی کرے تو تو بھی اس پر نرمی کر۔

٢٠٣......وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ حَرْمَلَةَ الْمِصْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

٢٠٣......حضرت عائشہ صدیقہؓ کی نبی کریم ﷺ سے اسی مذکورہ بالا حدیث کی طرح کی حدیث دوسری سند سے نقل کی ہے۔

٢٠٤......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالْاَمِيرُ الَّذِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى اَهْلِ بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ

٢٠٤......حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آگاہ رہو تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور تم سب سے ان کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ پس وہ امیر جو لوگوں کا ذمہ دار ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور جو آدمی اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اس سے ان کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کی اولاد کی ذمہ دار ہے اس سے ان کے بارے میں

عَلٰی بَیْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰی مَالِ سَیِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ اَلا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِیَّتِهٖ

پوچھا جائے گا اور غلام اپنے آقا کے مال کا ذمہ دار ہے، اس سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ آگاہ رہو تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

۲۰۵...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي الْقَطَّانَ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ وَاَبُو كَامِلٍ قَالا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ جَمِيعًا عَنْ اَيُّوبَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اُسَامَةُ كُلُّ هٰؤُلاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ اَبُو اِسْحٰقَ

۲۰۵...... ان مختلف اسانید و طرق سے مذکورہ بالا حدیث لیث عن نافع ہی کی مثل روایت منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
آگاہ رہو تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور تم سب سے ان کی رعیت (اہل وعیال) کے بارے میں (آخرت میں) سوال کیا جائے گا...... الخ

۲۰۶...... وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا مِثْلَ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ

۲۰۶...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ مذکورہ بالا حدیث لیث عن نافع کی طرح مروی ہے۔

۲۰۷...... وحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بِمَعْنٰى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَحَسِبْتُ اَنَّهُ قَدْ قَالَ الرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ اَبِيهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ

۲۰۷...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
آدمی اپنے باپ کے مال کا ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

۲۰۸...... حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ

۲۰۸...... حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ کی روایت نبی کریم ﷺ سے اسی مذکورہ

اَخْبَرَنِي عَمِّي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي رَجُلٌ سَمَّاهُ وَعَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهذَا الْمَعْنَى

بالا حدیث کے معنی کی طرح اس سند سے بھی مروی ہے۔

۲۰۹...... وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا اَبُو الاَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ عَادَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ الْمُزَنِيَّ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَقَالَ مَعْقِلٌ اِنِّي مُحَدِّثُكَ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّ لِي حَيَاةً مَا حَدَّثْتُكَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيهِ اللهُ رَعِيَّةً يَمُوتُ يَوْمَ يَمُوتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ اِلا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ

۲۰۹...... حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ عبید اللہ بن زیاد حضرت معقل بن یسار مزنیؓ کی مرض وفات میں عیادت کیلئے تشریف لے گئے تو حضرت معقلؓ نے کہا: میں تجھ سے ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ اگر میں جانتا کہ میری زندگی باقی ہے تو میں بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے جس بندہ کو اللہ نے رعیت پر ذمہ دار بنایا ہو اور جس دن وہ مرے خیانت کرنے والا ہو اپنی رعایا کے ساتھ تو (جان لو کہ) اللہ نے اسپر جنت حرام کردی ہے۔

۲۱۰...... وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ دَخَلَ ابْنُ زِيَادٍ عَلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَهُوَ وَجِعٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ اَبِي الاَشْهَبِ وَزَادَ قَالَ اَلا كُنْتَ حَدَّثْتَنِي هذَا قَبْلَ الْيَوْمِ قَالَ مَا حَدَّثْتُكَ اَوْ لَمْ اَكُنْ لِاُحَدِّثَكَ۔

۲۱۰...... حضرت حسنؓ سے مروی ہے کہ ابن زیاد معقل بن یسارؓ کے پاس حاضر ہوئے اور وہ تکلیف میں تھے۔ بقیہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح ہے۔ البتہ اس روایت میں یہ بھی اضافہ ہے کہ ابن زیاد نے کہا: آپ نے یہ حدیث آج سے پہلے کیوں نہ بیان کی؟ حضرت معقلؓ نے فرمایا: میں نے تیرے لئے بیان نہ کی یا فرمایا: میں تجھے یہ بیان نہ کرتا۔

۲۱۱...... وحَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَاِسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ اِسْحَقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمَلِيحِ اَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ زِيَادٍ دَخَلَ عَلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ اِنِّي مُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ لَوْلا اَنِّي فِي الْمَوْتِ لَمْ اُحَدِّثْكَ بِهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ اَمِيرٍ يَلِي اَمْرَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ لا يَجْهَدُ لَهُمْ وَيَنْصَحُ اِلا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ

۲۱۱...... حضرت ابو ملیحؒ سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن زیاد۔ حضرت معقل بن یسار کی بیماری میں ان کے پاس آئے تو اس سے حضرت معقل نے فرمایا: میں تم کو ایک حدیث بیان کرنے والا ہوں اور اگر میں مرض موت میں مبتلا نہ ہوتا تو میں یہ حدیث تم کو بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے جس آدمی کو مسلمانوں کے کسی معاملہ کا حاکم بنایا جائے پھر وہ ان کی خیر خواہی اور بھلائی کیلئے جدوجہد نہ کرے تو وہ ان کے ساتھ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

۲۱۲...... وحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِسْحَقَ اَخْبَرَنِي سَوَادَةُ بْنُ اَبِي الاَسْوَدِ حَدَّثَنِي اَبِي اَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ مَرِضَ فَاَتَاهُ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ يَعُودُهُ نَحْوَ حَدِيثِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلٍ۔

۲۱۲...... حضرت ابو الاسودؒ سے مروی ہے کہ حضرت معقل بن یسار بیمار ہوئے تو ان کے پاس عبید اللہ بن زیاد ان کی عیادت کیلئے آئے۔ باقی حدیث حسنؒ کی حدیث کی طرح ہے۔

٢١٣...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ اَنَّ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ فَقَالَ اَيْ بُنَيَّ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ فَاِيَّاكَ اَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ فَقَالَ لَهُ اجْلِسْ فَاِنَّمَا اَنْتَ مِنْ نُخَالَةِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالَ وَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ نُخَالَةٌ اِنَّمَا كَانَتِ النُّخَالَةُ بَعْدَهُمْ وَفِي غَيْرِهِمْ۔

٢١٣...... حضرت حسنؒ سے مروی ہے کہ اصحاب رسول میں سے حضرت عائذ بن عمروؓ عبید اللہ بن زیاد کے پاس گئے تو فرمایا: اے بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: برے ذمہ داروں میں سے ظالم بادشاہ ہوتا ہے تو اس بات سے بچنا کہ تو ان میں سے ہو۔ تو ابن زیاد نے ان سے کہا: تشریف رکھیں۔ تم تو اصحاب محمد کا تلچھٹ ہو۔ تو عائذؓ نے فرمایا: کیا اصحاب رسول میں بھی تلچھٹ ہے؟ بے شک تلچھٹ تو ان کے بعد یا ان کے غیر میں ہوگا۔

باب- ٥٧ باب غلظ تحريم الغـــــلول
مال غنیمت میں خیانت کرنے کی حرمت کی سختی

٢١٤...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي حَيَّانَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ اَمْرَهُ ثُمَّ قَالَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ [1] رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ [2] لَا اَمْلِكُ لَكَ

٢١٤...... حضرت ابو ہریرہؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور مال غنیمت میں خیانت کا ذکر فرمایا اور اس کی مذمت بیان کی اور اس کو بڑا اہم معاملہ قرار دیا۔ پھر فرمایا میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں آتا ہوا نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر اونٹ سوار ہو جو بڑبڑا رہا ہو اور وہ کہے: اے اللہ کے رسول! میری مدد کریں۔ تو میں کہوں میں تیرے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ تحقیق! میں تجھے پہنچا چکا (احکام دین) میں تم میں کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے کہ اس کی گردن پر سوار گھوڑا ہنہنا تا ہو، وہ کہے: اے اللہ کے رسول! میری مدد کریں میں کہوں میں تیرے معاملہ میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ تحقیق! میں تجھ تک (احکام دین) پہنچا چکا ہوں۔ میں تم سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن اس طرح آئے کہ اس کی گردن پر سوار بکری منمنا رہی ہو۔ وہ کہے گا: اے اللہ کے رسول! میری مدد کریں؟ میں کہوں گا میں تیرے معاملہ میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ تحقیق! میں تجھے پیغام حق پہنچا چکا ہوں۔ میں تم سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن اس طرح آئے کہ اس کی گردن پر چیخنے والی کوئی جان ہو۔ تو وہ کہے: اے اللہ کے رسول!

---

[1] فائدہ...... قوله رقاع...... الخ- رقاع وہ کپڑا جو آدمی پر ہو اور ہوا کی وجہ سے وہ حرکت کر رہا ہو۔ (تکملہ)

[2] فائدہ...... قوله لا املك لك شيئًا...... الخ- یعنی اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور شفاعت کرنے کا کوئی حق میں اپنے حصہ میں نہیں سمجھتا۔ البتہ اگر اللہ تعالیٰ اجازت دے دیں تو پھر اس کی صورت بن سکتی ہے۔ (تکملہ)

شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ فَيَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ اَغِثْنِي فَاَقُولُ لا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ

میری مدد کریں میں کہوں! میں تیرے معاملہ میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ تحقیق! میں پیغام حق پہنچا چکا ہوں۔ میں تم سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن اس طرح آئے کہ اس کی گردن پر لدے ہوئے کپڑے حرکت کر رہے ہوں۔ تو وہ کہے: اے اللہ کے رسول! میری مدد کریں۔ میں کہوں میں تیرے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ میں تجھے پیغام حق پہنچا چکا ہوں۔ میں تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اس کی گردن پر سونا چاندی لدا ہوا ہو۔ وہ کہے: اے اللہ کے رسول! میری مدد کریں میں کہوں میں تیرے لئے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ میں تجھے اللہ کے احکام پہنچا چکا ہوں۔

٢١٥...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي حَيَّانَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ اَبِي حَيَّانَ وَعُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ جَمِيعًا عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اِسْمٰعِيلَ عَنْ اَبِي حَيَّانَ

٢١٥...... ان مذکورہ اسانید و طرق سے مذکورہ بالا حدیث اسماعیل عن ابی حیان ہی کے مثل روایت منقول ہے۔

٢١٦...... و حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْغُلُولَ فَعَظَّمَهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ سَمِعْتُ يَحْيَى بَعْدَ ذٰلِكَ يُحَدِّثُهُ فَحَدَّثَنَا بِنَحْوِ مَا حَدَّثَنَا عَنْهُ اَيُّوبُ

٢١٦...... حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت میں خیانت کرنے کا ذکر فرمایا تو اس کی سزا کی سختی کو بیان فرمایا۔ باقی حدیث گزر چکی۔ یعنی بقیہ حدیث حسب سابق بیان فرمائی۔

٢١٧...... وحَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ۔

٢١٧...... ان اسانید سے بھی مذکورہ بالا روایات ہی کی طرح روایت منقول ہے۔

باب ــ ٥٨ باب تحریم ھــــدایا العمال

سرکاری ملازمین کیلئے تحائف وصول کرنے کی حرمت

٢١٨...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ

٢١٨...... حضرت ابو حمید ساعدیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْاَسْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ قَالَ عَمْرٌو وَابْنُ اَبِي عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا لِي اُهْدِيَ لِي قَالَ فَقَامَ ❶ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا بَالُ عَامِلٍ اَبْعَثُهُ فَيَقُولُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ لِي اَفَلَا قَعَدَ فِي بَيْتِ اَبِيهِ اَوْ فِي بَيْتِ اُمِّهِ حَتّٰى يَنْظُرَ اَيُهْدَى اِلَيْهِ اَمْ لَا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَنَالُ اَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةٌ تَيْعِرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْنَا عُفْرَتَيْ اِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ

بنو اسد میں سے ایک آدمی کو زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے عامل مقرر فرمایا جسے ابن لتبیہ کہا جاتا تھا۔ جب وہ (واپس) آیا تو اس نے کہا: یہ تمہارے لئے اور یہ میرے لئے ہے، جو مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے، اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا: عامل کا کیا حال ہے جسے میں نے بھیجا (صدقہ وصول کرنے کیلئے) وہ آ کر کہتا ہے کہ یہ تمہارے لئے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ اس نے اپنے باپ یا ماں کے گھر میں بیٹھے ہوئے اس (صدقہ) کا انتظار کیوں نہ کیا کہ اس کو ہدیہ دیا جاتا ہے یا نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے۔ تم میں سے جس نے بھی اس مال میں سے کوئی چیز لی تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس مال کو اپنی گردن پر اٹھاتا ہوگا (کسی شخص کی گردن پر) اونٹ بڑبڑاتا ہوگا یا گائے ڈکرا رہی ہوگی یا بکری منمناتی ہوگی۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اتنا بلند کیا کہ ہم نے آپ ﷺ کے بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ پھر دو مرتبہ فرمایا: اے اللہ! میں نے (پیغامِ حق) پہنچادیا۔

۲۱۹...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ رَجُلًا مِنَ الْاَزْدِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ بِالْمَالِ فَدَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذِهِ هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ اَفَلَا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ اَبِيكَ وَاُمِّكَ فَتَنْظُرَ اَيُهْدَى اِلَيْكَ اَمْ لَا ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ خَطِيبًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ سُفْيَانَ۔

۲۱۹...... حضرت ابو حمید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ ازد کے ایک آدمی ابن لتبیہ کو نبی کریم ﷺ نے زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے عامل مقرر فرمایا اس نے مال لاکر نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا اور کہا: یہ تمہارا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے، جو مجھے دیا گیا ہے تو اسے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تو اپنے باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھ گیا۔ پھر ہم دیکھتے کہ تجھے ہدیہ دیا جاتا ہے یا نہیں؟ پھر نبی کریم ﷺ خطبہ کیلئے کھڑے ہوئے باقی حدیث حسب سابق بیان فرمائی۔

۲۲۰...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ

۲۲۰...... حضرت ابو حمید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبیلہ ازد کے ایک آدمی جسے ابن لتبیہ کہا جاتا تھا کو بنو سلیم کی زکوٰۃ وصول

❶ فائدہ...... قوله فقام رسول الله على المنبر ...... الخ۔ بعض روایات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ اس حالت میں منبر پر تشریف فرما ہوئے کہ آپ سخت غصہ میں تھے۔

اس حدیث سے پتہ چلا کہ عامل کے لئے اپنے کام کے دوران ہدیہ قبول کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ وہ ہدیہ امکان ہے کہ اس کام کی وجہ سے آیا ہو لہٰذا اس کو نہیں لینا چاہئے، البتہ اگر اس کو کوئی شخص اس کام سے پہلے بھی دیا کرتا تھا تو وہ ہدیہ اس کو لینا صحیح ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اور ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ بعض اوقات ہدیہ دینے والے کی نیت ہدیہ دینے سے اپنا کام کروانا ہوتا ہے یا بعض دوسری غلط نیت ہوتی ہے جس کی وجہ سے عامل کو اس کے کام میں نقصان اٹھانا پڑتا ہے اور اس سے اس کے اصولوں میں فرق پڑتا ہے۔ (تکملہ)

السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْاَزْدِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنَ الْاُتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ قَالَ هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ اَبِيكَ وَاُمِّكَ حَتّٰى تَاْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّي اَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِي اللهُ فَيَاْتِي فَيَقُولُ هٰذَا مَالُكُمْ وَهٰذَا هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِي اَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ اَبِيهِ وَاُمِّهِ حَتّٰى تَاْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ اِنْ كَانَ صَادِقًا وَاللهِ لَا يَاْخُذُ اَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ اِلَّا لَقِيَ اللهَ تَعَالٰى يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَاَعْرِفَنَّ اَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللهَ يَحْمِلُ بَعِيرًا لَهُ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ اُذُنِي -

کرنے کیلئے عامل مقرر فرمایا: جب وہ آیا تو اس نے مال کا حساب کیا اور کہا: یہ تمہارا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اپنے باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھ گیا۔ یہاں تک کہ تیرے پاس تیرا ہدیہ لایا جاتا اگر تو سچا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا، پس اللہ کی حمد و ثناء بیان فرمائی۔ پھر فرمایا: اما بعد! میں تم میں سے ایک آدمی کو کسی کام کیلئے عامل مقرر کرتا ہوں جس کا انتظام اللہ نے میرے سپرد کیا ہے وہ آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھ گیا۔ یہاں تک کہ اس کے پاس اس کا ہدیہ لایا جائے اگر وہ سچا ہے اللہ کی قسم! مال زکوٰۃ میں سے تم میں سے جو بھی بغیر حق کے کچھ بھی لیتا ہے تو قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہی مال اس پر لادا ہوا ہوگا۔ پس تم میں سے اس شخص کو میں ضرور پہچان لوں گا کہ اونٹ بڑبڑاتا ہوا یا گائے ڈکراتی ہوئی بکری منمناتی ہوئی اس کی گردن پر سوار ہوں گے۔ پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ بلند کئے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی گئی۔ پھر فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے پیغام حق پہنچا دیا ہے جسے میری آنکھوں نے دیکھا اور کانوں نے سنا ہے۔

۲۲۱...... وحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدَةَ وَابْنِ نُمَيْرٍ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ كَمَا قَالَ اَبُو اُسَامَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ تَعْلَمُنَّ وَاللهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا وَزَادَ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ قَالَ بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ اُذُنَايَ وَسَلُوا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَاِنَّهُ كَانَ حَاضِرًا مَعِي

۲۲۱...... حضرت عبدہ اور ابن نمیر سے ہی روایت اسی طرح منقول ہے کہ جب وہ آدمی آیا اور اس نے حساب کیا اور ابن نمیر کی حدیث میں یہ ہے کہ تم جان لوگے اللہ کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ تم میں سے کوئی کچھ بھی نہیں لیتا۔ حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کردہ حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا اور تم حضرت زید بن ثابت سے پوچھ لو کیونکہ وہ بھی میرے ساتھ موجود تھے۔

۲۲۲...... وحَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ذَكْوَانَ وَهُوَ اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ بِسَوَادٍ

۲۲۲...... حضرت ابو حمید ساعدیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو صدقہ کی وصولی کے لئے عامل مقرر فرمایا۔ وہ کثیر مال لے کر حاضر ہوا اور کہنے لگا: یہ تمہارے لئے ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ پھر مذکورہ بالا روایت کی طرح حدیث ذکر فرمائی۔ حضرت عروہ کہتے ہیں: میں

كَثِيرٍ فَجَعَلَ يَقُولُ هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ إِلَيَّ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَقُلْتُ لِأَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ مِنْ فِيهِ إِلَى أُذُنِي۔

نے ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث (خود) سنی؟ تو انہوں نے کہا: آپ کے منہ مبارک سے میرے کانوں نے سنا۔

۲۲۳...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُولًا يَأْتِي بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مِنَ الْأَنْصَارِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اقْبَلْ عَنِّي عَمَلَكَ قَالَ وَمَا لَكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَأَنَا أَقُولُهُ الْآنَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَلْيَجِئْ بِقَلِيلِهِ وَكَثِيرِهِ فَمَا أُوتِيَ مِنْهُ أَخَذَ وَمَا نُهِيَ عَنْهُ انْتَهٰى

۲۲۳...... حضرت عدی بن عمیر کندیؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس آدمی کو ہم کسی کام پر عامل مقرر کریں اور اس نے ہم سے ایک سوئی یا اس سے بھی کسی کم چیز کو چھپالیا تو یہ خیانت ہوگی اور وہ قیامت کے دن اسے لے کر حاضر ہوگا۔ تو آپ ﷺ کے سامنے ایک سیاہ رنگ کا آدمی انصار میں سے کھڑا ہوا گویا میں اسے ابھی دیکھ رہا ہوں۔ تو اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ (ﷺ) مجھ سے اپنا کام واپس لے لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: میں نے آپ (ﷺ) کو اس اس طرح فرماتے سنا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں اب بھی یہی کہتا ہوں کہ تم میں سے جس کو ہم کسی کا عامل مقرر کریں تو اسے چاہیئے کہ وہ ہر کم اور زیادہ چیز لے کر آئے۔ پس اس کے بعد اسے جو دیا جائے وہ لے لے اور جس چیز سے اسے منع کیا جائے اس سے رک جائے۔

۲۲٤...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ

۲۲۴...... ان اسانید سے بھی مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت نقل کی گئی ہے۔

۲۲۵...... وحَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ أَخْبَرَنَا قَيْسُ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ عَمِيرَةَ الْكِنْدِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ۔

۲۲۵...... حضرت عدی بن عمیر کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اس کے بعد وہی مذکورہ بالا حدیث روایت کی۔

باب - ۵۹ باب وجوب طاعة الامراء في غير معصيةٍ وتحريمها في المعصية

غیر معصیت میں حاکموں کی اطاعت کے وجوب اور گناہ کے امور میں اطاعت کرنے کی حرمت کے بیان میں

۲۲٦...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ

۲۲۶...... حضرت ابن جریج سے روایت ہے کہ قرآن مجید کی آیت:

قَالا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ نَزَلَ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنْكُمْ)[1] فِي عَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ السَّهْمِيِّ بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ أَخْبَرَنِيهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

يٓا أَيُّهَا الَّذِينَ امَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا...... حضرت عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی سہمی کے بارے میں نازل ہوئی جنہیں رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ میں بھیجا تھا۔ علامہ ابن جریج نے یہ حدیث حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے۔

۲۲۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ وَمَنْ يَعْصِنِي فَقَدْ عَصَى اللهَ وَمَنْ يُطِعِ الأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ يَعْصِ الأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي

۲۲۷...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کرتا ہے اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

۲۲۸...... وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَمَنْ يَعْصِ الأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي۔

۲۲۸...... اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا روایت منقول ہے لیکن اس میں وَمَنْ يَعْصِ الأَمِيرَ فَقَدْ عَصَانِي کے الفاظ مذکور نہیں۔

۲۲۹...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهَ وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي

۲۲۹...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے (مقرر کردہ) امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے (مقرر کردہ) امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

۲۳۰...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ سَوَاءً۔

۲۳۰...... حضرت ابو ہریرہؓ سے بالکل مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۳۱...... وحَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ فِيهِ إِلَى فِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ

۲۳۱...... حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی کریم ﷺ سے یہی مذکورہ بالا حدیث روایت کی ہے۔

[1] فائدہ...... قوله و اولی الأمر منكم...... الخ۔ یہاں راجح تفسیر اولی الأمر کی امراء اور بادشاہ ہیں۔ (تکملہ)

اللّٰهِ ﷺ ح و حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّار حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْن عَطَاء سَمِعَ اَبَا عَلْقَمَةَ سَمِعَ اَبَاهُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

٢٣٢...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاق حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّام بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ

٢٣٢...... اس طریق سے بھی مذکورہ بالا روایات کی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت بیان فرماتے ہیں۔

٢٣٣...... وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ اَنَّ اَبَا يُونُسَ مَوْلَى اَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِذٰلِكَ وَقَالَ مَنْ اَطَاعَ الْاَمِيرَ وَلَمْ يَقُلْ اَمِيرِي وَكَذٰلِكَ فِي حَدِيثِ هَمَّامٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ۔

٢٣٣...... حضرت ابوہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے مذکورہ بالا روایت کی طرح حدیث مبارکہ روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے امیر کی اطاعت کی، لیکن اس روایت میں میرے امیر نہیں فرمایا۔ اور اسی طرح ہمام عن ابی ہریرہ کی روایت میں ہے۔

٢٣٤...... وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُور وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي حَازِم عَنْ اَبِي صَالِحِ السَّمَّان عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكَ السَّمْعَ وَالطَّاعَةَ فِي عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَمَنْشَطِكَ [1] وَمَكْرَهِكَ وَاَثَرَةٍ عَلَيْكَ۔

٢٣٤...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تجھ پر تنگی اور فراخی میں خوشی اور ناخوشی میں اور تجھ پر کسی کو ترجیح دی جائے (تیرا حق تلف کیا جائے) ہر صورت میں امیر کی بات کو سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے۔

٢٣٥...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْر بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِيُّ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْن الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ اِنَّ خَلِيلِي اَوْصَانِي اَنْ اَسْمَعَ وَاُطِيعَ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْاَطْرَافِ

٢٣٥...... حضرت ابوذر غفاریؓ سے مروی ہے کہ میرے پیارے دوست ﷺ نے مجھے یہ وصیت فرمائی کہ میں سنوں اور اطاعت کروں اگرچہ امیر ہاتھ، پاؤں کٹا ہوا غلام ہی کیوں نہ ہو۔

٢٣٦...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّار حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ

٢٣٦...... اس طریق سے بھی مذکورہ بالا روایت مروی ہے لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ ہاتھ پاؤں کٹا ہوا حبشی غلام ہی امیر کیوں نہ ہو۔

---

[1] فائدہ...... قوله منشطك و مكرهك...... الخ- یہ دونوں مصدر میمی ہیں مراد نشاط اور کراہت یعنی ناپسندیدگی ہو یا پسند ہر صورت میں سننا لازم ہے اور اس کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔ (تکملہ)

وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ عَبْدًا حَبَشِيًّا [1] مُجَدَّعَ الاَطْرَافِ

۲۳۷ ...... وحَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ بِهٰذَا الاسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ اِدْرِيسَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الاَطْرَافِ۔

۲۳۷ ...... اس طریق سے بھی مذکورہ بالا روایت مروی ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ خواہ اعضاء بریدہ غلام ہی امیر کیوں نہ ہو۔

۲۳۸ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَدَّتِي تُحَدِّثُ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقُولُ وَلَو اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَاَطِيعُوا

۲۳۸ ...... حضرت یحییٰ بن حصینؒ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے دادا کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے حجۃ الوداع میں خطبہ دیتے ہوئے سنا، آپ ﷺ فرما رہے تھے: اگر تم پر کسی غلام کو عامل مقرر کیا جائے اور وہ تمہاری کتاب کے مطابق حکم دے تو اس کی بات سنو اور اطاعت کرو۔

۲۳۹ ...... وحَدَّثَنَاه ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الاسْنَادِ وَقَالَ عَبْدًا حَبَشِيًّا

۲۳۹ ...... اس سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث منقول ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ وہ حبشی غلام ہو۔

۲۴۰ ...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الاسْنَادِ وَقَالَ عَبْدًا حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا

۲۴۰ ...... اسی مذکورہ بالا حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے اس میں اعضاء کٹے ہوئے حبشی غلام فرمایا ہے۔

۲۴۱ ...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الاسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ حَبَشِيًّا مُجَدَّعًا وَزَادَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِمِنًى اَوْ بِعَرَفَاتٍ ۔

۲۴۱ ...... اسی مذکورہ حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے اس میں اعضاء کٹے ہوئے حبشی کا ذکر نہیں کیا اور لیکن اس روایت میں اضافہ یہ ہے کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے منیٰ یا عرفات میں سنی۔

۲۴۲ ...... وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِي اُنَيْسَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدَّتِهِ اُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَ سَمِعْتُهَا تَقُولُ حَجَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَوْلًا كَثِيرًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ حَسِبْتُهَا قَالَتْ اَسْوَدُ يَقُودُكُمْ

۲۴۲ ...... حضرت ام الحصینؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں حج کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے لمبی گفتگو اور نصائح فرمائیں۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اگر تم پر اعضاء کٹے ہوئے (راوی کہتا ہے) میں نے گمان کیا کہ اس نے سیاہ بھی کہا غلام کو حاکم بنادیا جائے جو تمہیں اللہ کی کتاب کے ساتھ حکم دے تو اس کی بات سنو اور اطاعت کرو۔

---

[1] فائدہ ...... قوله عبداً حبشيًّا مجدع الأطراف ...... الخ- یہاں ہاتھ پاؤں کٹے ہونے سے مراد نسب کے اعتبار سے کم تر ہونا ہے اگر ظاہری معنی مراد لینا بھی صحیح ہے مگر شارحین نے اس مرادی معنی کو اس وجہ سے ترجیح دی ہے کہ اہل عرب میں ایسے شخص کے لئے جو کہ نسب کے اعتبار سے کم تر ہو اس طرح کے الفاظ استعمال کرنے کا رواج تھا۔ (تکملہ)

بِكِتَابِ اللهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَاَطِيعُوا۔

٢٤٣...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ اِلا اَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَاِنْ اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلا سَمْعَ وَلا طَاعَةَ

۲۴۳...... حضرت ابن عمرؓ کی نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمان مرد پر (حاکم) کی بات سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے خواہ اسے پسند ہو یا ناپسند ہو۔ سوائے اس کے کہ اسے کسی گناہ کا حکم دیا جائے۔ پس اگر اسے معصیت ونافرمانی کا حکم دیا جائے تو نہ اس کی بات سننا لازم ہے اور نہ اطاعت۔

٢٤٤...... وحَدَّثَنَاه زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي كِلاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۲۴۴...... اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت ہی کی مثل حدیث منقول ہے۔

٢٤٥...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ جَيْشًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَاَوْقَدَ نَارًا وَقَالَ ادْخُلُوهَا فَاَرَادَ نَاسٌ اَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالَ الْآخَرُونَ اِنَّا قَدْ فَرَرْنَا مِنْهَا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِلَّذِينَ اَرَادُوا اَنْ يَدْخُلُوهَا [1] لَوْ دَخَلْتُمُوهَا لَمْ تَزَالُوا فِيهَا اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ لِلْآخَرِينَ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لا طَاعَةَ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ۔

۲۴۵...... حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور اس پر ایک آدمی کو امیر مقرر فرمایا، اس نے آگ جلائی اور لوگوں سے کہا کہ اس میں داخل ہو جاؤ تو بعض لوگوں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا اور دوسروں نے کہا: ہم اسی سے تو بھاگتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر ہوا تو آپ ﷺ نے ان لوگوں سے فرمایا: جنہوں نے آگ میں داخل ہونے کا ارادہ کیا کہ اگر تم اس میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک اسی میں ہی رہتے اور دوسروں کیلئے اچھی بات فرمائی اور فرمایا: اللہ کی نافرمانی میں اطاعت نہیں ہے۔ اطاعت تو نیکی میں ہوتی ہے۔

٢٤٦...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو سَعِيدٍ الاَشَجُّ وَتَقَارَبُوا فِي اللَّفْظِ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنَ الاَنْصَارِ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيُطِيعُوا فَاَغْضَبُوهُ

۲۴۶...... حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر کو بھیجا اور ان پر ایک انصاری کو امیر مقرر فرمایا اور انہیں حکم دیا کہ وہ اس کی بات سنیں اور اطاعت کریں۔ انہوں نے امیر کو کسی بات کی وجہ سے ناراض کر دیا تو امیر نے کہا: میرے پاس لکڑیاں جمع کرو، انہوں نے لکڑیاں جمع کر دیں، پھر کہا: آگ جلاؤ تو انہوں نے جلادی۔ پھر کہا: کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ نے میرے حکم کو سننے اور اطاعت کرنے کا حکم نہیں دیا تھا؟

---

[1] فائدہ...... قوله لو دختلموها لم تزالوا فيها...... الخ- قیامت تک آگ میں رہنا اسی وجہ سے تھا کہ انسان کا اپنے آپ کو آگ میں داخل کرنا حرام ہے، آپ علیہ السلام نے اس سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ ناحق کسی کو قتل کرنے کے مترادف ہے۔ (تکملہ)

فِي شَيْءٍ فَقَالَ اجْمَعُوا لِي حَطَبًا فَجَمَعُوا لَهُ ثُمَّ قَالَ اَوْقِدُوا نَارًا فَاَوْقَدُوا ثُمَّ قَالَ اَلَمْ يَاْمُرْكُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنْ تَسْمَعُوا لِي وَتُطِيعُوا قَالُوا بَلٰى قَالَ فَادْخُلُوهَا قَالَ فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالُوا اِنَّمَا فَرَرْنَا اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ النَّارِ فَكَانُوا كَذٰلِكَ وَسَكَنَ غَضَبُهُ وَطُفِئَتِ النَّارُ فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ۔ ❶

انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ تو اس نے کہا: آگ میں کود پڑو۔ تو انہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور کہا۔ ہم آگ سے بھاگ کر ہی تو رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے ہیں اور اسی بات پر ڈٹ گئے۔ اس کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا اور آگ بجھا دی گئی۔ جب وہ واپس ہوئے تو انہوں نے اس بات کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ اس میں داخل ہو جاتے تو اس سے (قیامت تک) نکل نہ سکتے۔ اطاعت تو نیکی میں ہی ہوتی ہے۔

۲۴۷...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۲۴۷...... اس طریق سے بھی مذکورہ بالا روایت ہی کی مثل حدیث منقول ہے۔

۲۴۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلٰى اَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلٰى اَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ وَعَلٰى اَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ اَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ

۲۴۸...... حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے تنگی اور آسانی میں، پسند و ناپسند میں اور اس بات پر کہ ہم پر کسی کو ترجیح دی جائے، آپ ﷺ کی بات سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کی اور اس بات پر بیعت کی کہ ہم حکام سے حکومت کے معاملات میں جھگڑا نہ کریں گے اور اس بات پر بیعت کی کہ ہم جہاں بھی ہوں گے حق بات ہی کہیں گے۔ اللہ کے معاملہ میں ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ رکھیں گے۔

۲۴۹...... وحَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ اِدْرِيسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

۲۴۹...... اس سند کے ساتھ یہ حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔

۲۵۰...... وحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ الْهَادِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيهِ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ اِدْرِيسَ۔

۲۵۰...... ان اسانید سے بھی مذکورہ بالا روایت ہی کی مثل روایت نقل کی گئی ہے۔

---

❶ فائدہ...... انما الطاعة في المعروف- اس سے دو باتیں واضح ہوتی ہیں، ایک یہ کہ ہر مسلمان پر امیر کی اطاعت واجب ہے ان امور میں جو مباح ہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و أولی الأمر منکم ......(الآیة) دوسرے یہ کہ لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق کہ اللہ کی ناراضگی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں ہے اسلئے معاصی میں امیر کا حکم نہیں مانا جائے گا۔ (تکملہ)

۲۵۱...... حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبِ بْنِ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي بُكَيْرٌ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِي اُمَيَّةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا اَصْلَحَكَ اللّٰهُ بِحَدِيثٍ يَنْفَعُ اللّٰهُ بِهِ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ دَعَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَبَايَعْنَاهُ فَكَانَ فِيمَا اَخَذَ عَلَيْنَا اَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَاَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَاَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ قَالَ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيهِ بُرْهَانٌ۔

۲۵۱...... حضرت جنادہ بن امیہؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبادہ بن صامتؓ کے پاس حاضر ہوئے اور وہ بیمار تھے۔ ہم نے کہا: اللہ آپ کو تندرست کرے ہم سے کوئی ایسی حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو اور اللہ اس کے ذریعہ (ہمیں) نفع عطا فرمائے۔ تو انہوں نے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بلایا۔ ہم نے آپ ﷺ سے بیعت کی اور جن امور کی آپ ﷺ سے ہم نے بیعت کی وہ یہ تھے۔ ہم نے بات سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کی کہ اپنی خوشی اور ناخوشی میں، تنگی اور آسانی میں اور ہم پر ترجیح دیئے جانے پر اور اس بات پر کہ ہم حکام سے جھگڑا نہ کریں گے سوائے اس کے کہ ہم واضح دیکھیں اور تمہارے پاس اس کے کفر ہونے پر اللہ کی طرف سے کوئی دلیل موجود ہو۔

باب – ۶۰ باب الامام جنةٌ يقاتل من ورائه ويتقى به

امام کے مسلمانوں کیلئے ڈھال ہونے کے بیان میں

۲۵۲...... حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ عَنْ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقٰى بِهِ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَعَدَلَ كَانَ لَهُ بِذٰلِكَ اَجْرٌ وَاِنْ يَاْمُرْ بِغَيْرِهِ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ۔

۲۵۲...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
امام (خلیفہ) ڈھال ہے۔ اسی کے پیچھے سے لڑا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ سے امان دی جاتی ہے۔ پس اگر اللہ کے تقویٰ کا حکم کرے اور عدل و انصاف کرے اور اس کی وجہ سے اس کے لئے ثواب ہوگا اور اگر وہ اس کے علاوہ (برائی) کا حکم کرے تو یہ اس پر وبال ہوگا۔

باب – ۶۱ باب وجوب الوفاء ببيعة الخلفاء الاول فالاول

پہلے خلیفہ کی بیعت کو پورا کرنے کے وجوب کے بیان میں

۲۵۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ اَبِي حَازِمٍ قَالَ قَاعَدْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ خَمْسَ سِنِينَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَتْ بَنُو اِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَاِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَتَكُونُ خُلَفَاءُ تَكْثُرُ قَالُوا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ فُوا بِبَيْعَةِ

۲۵۳...... حضرت ابو حازمؒ سے روایت ہے کہ میں پانچ سال تک حضرت ابو ہریرہؓ کے ساتھ رہا۔ تو میں نے ان کو نبی کریم ﷺ سے حدیث روایت کرتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل کی سیاست ان کے انبیاء کرتے تھے۔ جب کوئی نبی وفات پاجاتا تو اس کا خلیفہ ونائب نبی ہوتا تھا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور عنقریب میرے بعد خلفاء ہوں گے اور وہ بہت ہوں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: آپ ﷺ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟

الاَوَّل فَالاَوَّل وَاَعْطُوهُم حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ

آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے ہاتھ پر پہلے بیعت کرلو اسے پورا کرو۔ بیشک اللہ ان سے ان کی رعایا کے بارے میں سوال کرنے والا ہے۔

۲۵۴ــــ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الاَشْعَرِيُّ قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ عَنْ اَبِيهِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۲۵۴ــــ اس طریق سے بھی مذکورہ بالا روایت ہی کی مثل حدیث نقل کی گئی ہے۔

۲۵۵ــــ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الاَحْوَصِ وَوَكِيعٌ ح وحَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ الاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالا اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنِ الاَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّهَا سَتَكُونُ بَعْدِي اَثَرَةٌ وَاُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَاْمُرُ مَنْ اَدْرَكَ مِنَّا ذٰلِكَ قَالَ تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ وَتَسْاَلُونَ اللهَ الَّذِي لَكُمْ۔

۲۵۵ــــ اسی حدیث کی مزید اسناد ذکر کی ہیں۔ حضرت عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب میرے بعد حقوق تلف کئے جائیں گے اور ایسے امور پیش آئیں گے جنہیں تم ناپسند کرتے ہو۔ صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ ہم میں سے انہیں حکم کیا دیتے ہیں جو یہ زمانہ پائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم پر کسی کا جو حق ہو وہ ادا کردو اور حقوق تم اللہ سے مانگتے رہنا۔

۲۵۶ــــ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ فَاَتَيْتُهُمْ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يُصْلِحُ خِبَاءَهُ وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرِهِ اِذْ نَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعْنَا اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي اِلا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ اَنْ يَدُلَّ اُمَّتَهُ عَلٰى خَيْرِ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَاِنَّ اُمَّتَكُمْ هٰذِهِ جُعِلَ عَافِيَتُهَا فِي

۲۵۶ــــ حضرت عبد الرحمٰن بن عبد رب کعبہؒ سے مروی ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ ان کے ارد گرد جمع تھے۔ میں ان کے پاس آیا اور ان کے پاس بیٹھ گیا۔ تو عبد اللہ نے کہا: ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ ہم ایک جگہ رکے۔ ہم میں سے بعض نے اپنا خیمہ لگانا شروع کر دیا اور بعض تیر اندازی کرنے لگے اور بعض وہ تھے جو جانوروں میں ٹھہرے رہے۔ اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے منادی نے آواز دی: اَلصَّلٰوةَ جَامِعَةً (یعنی نماز کا وقت ہو گیا ہے) تو ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس جمع ہو گئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے سے قبل کوئی نبی ایسا نہیں گذرا جس کے ذمہ اپنے علم کے مطابق اپنی امت کی بھلائی کی طرف رہنمائی لازم نہ ہو اور برائی سے اپنے علم کے مطابق انہیں ڈرانا لازم نہ ہو اور بے شک تمہاری اس امت کی عافیت ابتدائی حصہ میں ہے اور اس کا آخر ایسی

اَوَّلِهَا وَسَيُصِيبُ آخِرَهَا بَلَاءٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا وَتَجِيءُ فِتْنَةٌ فَيُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هَذِهِ مُهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هَذِهِ هَذِهِ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَأْتِهِ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ إِنِ اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا عُنُقَ الْآخَرِ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ لَهُ أَنْشُدُكَ اللهَ آنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَهْوَى إِلَى أُذُنَيْهِ وَقَلْبِهِ بِيَدَيْهِ وَقَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي فَقُلْتُ لَهُ [1] هَذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ يَأْمُرُنَا أَنْ نَأْكُلَ أَمْوَالَنَا بَيْنَنَا بِالْبَاطِلِ وَنَقْتُلَ أَنْفُسَنَا وَاللهُ يَقُولُ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا) قَالَ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ أَطِعْهُ فِي طَاعَةِ اللهِ وَاعْصِهِ فِي مَعْصِيَةِ اللهِ۔

مصیبتوں اور امور میں مبتلا ہوگا جسے تم ناپسند کرتے ہو اور ایسا فتنہ آئے گا جس کا ایک حصہ دوسرے کو کمزور کر دے گا اور ایسا فتنہ آئے گا کہ مؤمن کہے گا یہ میری ہلاکت ہے۔ پھر وہ ختم ہو جائے گا اور دوسرا ظاہر ہوگا تو مؤمن کہے گا: یہی میری ہلاکت کا ذریعہ ہوگا۔ جس کو یہ بات پسند ہو کہ اسے جہنم سے دور رکھا جائے اور جنت میں داخل کیا جائے تو چاہیے کہ اس کی موت اس حالت میں آئے کہ وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ اس معاملہ سے پیش آئے جس کے دیئے جانے کو اپنے لئے پسند کرے اور جس نے امام کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر دل کے اخلاص سے بیعت کی تو چاہیے کہ اپنی طاقت کے مطابق اس کی اطاعت کرے اور اگر دوسرا شخص اس سے جھگڑا کرے تو دوسرے کی گردن مار دو۔ راوی کہتا ہے پھر میں عبد اللہؓ کے قریب ہو گیا اور ان سے کہا: میں تجھے اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کیا آپ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ حضرت عبد اللہؓ نے اپنے کانوں اور دل کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا: میرے کانوں نے آپ ﷺ سے سنا اور میرے دل نے اسے محفوظ رکھا۔ تو میں نے ان سے کہا: یہ آپ کے چچازاد بھائی معاویہؓ ہمیں اپنے اموال کو ناجائز طریقے پر کھانے اور اپنی جانوں کو قتل کرنے کا حکم دیتے ہیں اور اللہ کا ارشاد ہے۔

ترجمہ...... "اے ایمان والو! اپنے اموال کو ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ سوائے اس کے کہ ایسی تجارت ہو جو باہمی رضامندی سے کی جائے اور نہ اپنی جانوں کو قتل کرو۔ بیشک اللہ تم پر رحم فرمانے والا ہے۔" اللہ کی اطاعت میں ان کی اطاعت کرو اور اللہ کی نافرمانی میں ان کی نافرمانی کرو۔

۲۵۷...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۲۵۷...... یہ حدیث ان دو اسناد سے بھی مذکورہ بالا حدیث ہی کی طرح روایت کی گئی ہے۔

---

[1] فائدہ...... قوله هذا ابن عمك...... الخ - اس کلام سے مراد یہ ہے کہ جب اس راوی نے حضرت عبد اللہ ابن عمر کی یہ حدیث سنی تو اس نے خیال کیا کہ یہ وصف حضرت معاویہ میں موجود ہے بوجہ اس تنازع کے جو حضرت معاویہ اور حضرت علی کے مابین تھا۔ نہ کہ راوی کا اس قول سے مراد یہ ہے کہ حضرت معاویہ ایسا کرتے تھے العیاذ باللہ جیسا کہ بعض لوگوں کا گمان ہے کیونکہ ایسا کرنا کسی مستند حدیث سے ثابت نہیں ہے جبکہ حضرت معاویہ فضلاء صحابہ میں سے ہیں۔ (تکملہ)

۲۵۸......وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُنْذِرِ اِسْمعِيلُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُونُسُ ابْنُ اَبِي اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ بْنُ اَبِي السَّفَرِ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِرَبِّ الْكَعْبَةِ الصَّائِدِيِّ قَالَ رَاَيْتُ جَمَاعَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ۔

۲۵۸......حضرت عبدالرحمٰن بن عبدرب کعبہ صاعدیؒ سے روایت ہے کہ میں نے ایک جماعت کو کعبہ کے پاس دیکھا۔ بقیہ حدیث حسب سابق بیان فرمائی۔

باب-۶۲ باب الامر بالصبر عند ظلم الولاة واستئثارهم

حاکموں کے ظلم اور بے جا ترجیح پر صبر کرنے کے حکم کے بیان میں

۲۵۹......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ خَلَا بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِي كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي اَثَرَةً [1] فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ-

۲۵۹......حضرت اسید بن حضیرؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے رسول اللہ ﷺ سے خلوت میں عرض کیا: کیا آپ ﷺ مجھے فلاں آدمی کی طرح عامل مقرر نہیں فرمادیتے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم میرے بعد عنقریب اپنے پر ترجیح کو پاؤ تو صبر سے کام لینا۔ یہاں تک کہ مجھ سے حوض (کوثر) پر ملاقات کرو۔

۲۶۰......وحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ خَلَا بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ

۲۶۰......حضرت انسؓ حضرت اسید بن حضیرؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے رسول اللہ ﷺ سے خلوت میں عرض کیا۔ بقیہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح ہے۔

۲۶۱......وحَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَقُلْ خَلَا بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ۔

۲۶۱......اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے لیکن اس میں خلوت رسول اللہ ﷺ کا ذکر نہیں۔

باب-۶۳ باب في طاعة الامراء وان منعوا الحقوق

حاکموں کی اطاعت کے بیان میں اگرچہ وہ تمہارے حقوق نہ دیں

۲۶۲......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِيهِ

۲۶۲......حضرت علقمہ بن وائلؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سلمٰی بن یزید جعفیؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آپ ﷺ اس بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں کہ اگر ہم پر ایسے حاکم

فائدہ...... أثرة - مراد اس سے یہ ہے کہ غیر کو تم پر عطایا اور دوسرے دنیاوی امور اور دینی امور میں ترجیح دی جائے گی۔ (تکملہ)

قَالَ سَالَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا اُمَرَاءُ يَسْاَلُونَا حَقَّهُمْ وَيَمْنَعُونَا حَقَّنَا فَمَا تَاْمُرُنَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهُ[1] فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهُ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَجَذَبَهُ الاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَقَالَ اسْمَعُوا وَاَطِيعُوا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ۔

مسلط ہو جائیں جو ہم سے اپنے حقوق تو مانگیں اور ہمارے حقوق کو روک لیں۔ آپ ﷺ نے اس سے اعراض کیا۔ اس نے آپ ﷺ سے پھر پوچھا، آپ ﷺ نے اس سے اعراض کیا۔ پھر اس نے دوسری یا تیسری مرتبہ پوچھا تو اسے اشعث بن قیسؓ نے کھینچ لیا اور کہا: اس کی بات سنو اور اطاعت کرو کیونکہ ان پر ان کا بوجھ اور تمہارے اوپر تمہارا بوجھ ہے۔

٢٦٣...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ فَجَذَبَهُ الاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اسْمَعُوا وَاَطِيعُوا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ۔

۲۶۳...... اس سند کیساتھ یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ اس روایت میں یہ ہے کہ اسے حضرت اشعث بن قیس نے کھینچا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان کی بات سنو اور اطاعت کرو کیونکہ ان کا بوجھ ان پر اور تمہارا بوجھ تمہارے اوپر ہے۔

باب ـ ۶۴ باب وُجُوب مُلازمة جماعة المُسلمين عند ظُهُور الفتن وفي كُلّ حالٍ وتحريم الخُرُوج على الطّاعة ومُفارقة الجماعة

فتنوں کے ظہور کیوقت جماعت کیساتھ رہنے کا حکم اور کفر کیطرف بلانے سے روکنے کے بیان میں

٢٦٤...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ كَانَ النَّاسُ يَسْاَلُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ وَكُنْتُ اَسْاَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُدْرِكَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجَاءَنَا اللهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَفِيهِ دَخَنٌ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهُ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَنُّونَ بِغَيْرِ سُنَّتِي وَيَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ

۲۶۴...... حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے مروی ہے کہ صحابۂ کرامؓ تو رسول اللہ ﷺ سے خیر و بھلائی کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں برائی کے بارے میں اس خوف کی وجہ سے کہ وہ مجھے پہنچ جائے، سوال کرتا تھا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم جاہلیت اور شر میں تھے۔ اللہ ہمارے پاس یہ بھلائی لائے۔ تو کیا اس بھلائی کے بعد بھی کوئی شر ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! میں نے عرض کیا: کیا اس برائی کے بعد کوئی بھلائی بھی ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اور اس خیر میں کچھ کدورت ہوگی۔ میں نے عرض کیا: کیسی کدورت ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میری سنت کے علاوہ کو سنت سمجھیں گے اور میری ہدایت کے علاوہ کو ہدایت جان لیں گے۔ تو ان کو پہچان لے گا اور نفرت کرے گا۔ میں نے عرض کیا: کیا اس خیر کے بعد کوئی برائی ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! جہنم کے

---

[1] فائدہ...... فأعرض عنه - یہ اعراض کرنا شاید وحی کے انتظار کی وجہ سے تھا کہ اس بارے ابھی تک کوئی حکم نہیں آیا تھا یا شاید اس وجہ سے تھا کہ مسائل کے اس اصرار اور سوال کی اس کیفیت کو ختم کرنا تھا کہ ان کے اس سوال سے معلوم ہو رہا تھا کہ وہ ایسا دیکھنا چاہتے ہیں اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعراض کر کے اس سے انکار کرنا چاہا۔ (تکملہ)

الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلَى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِاَلْسِنَتِنَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا تَرَى اِنْ اَدْرَكَنِي ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَاِمَامَهُمْ [1] فَقُلْتُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ عَلَى اَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَاَنْتَ عَلَى ذٰلِكَ۔

دروازوں پر کھڑے ہو کر جہنم کی طرف بلایا جائے گا۔ جس نے ان کی دعوت کو قبول کر لیا وہ اس کو جہنم میں ڈال دیں گے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ (ﷺ) ہمارے لئے ان کی صفت بیان فرمادیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! وہ ایسی قوم ہو گی جو ہمارے رنگ جیسی ہو گی اور ہماری زبان میں ہی گفتگو کرے گی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر یہ مجھے ملے تو آپ ﷺ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کی جماعت کو اور ان کے امام کو لازم کر لینا۔ میں نے عرض کیا: اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت نہ ہو، اور نہ ہی کوئی امام (تو کیا کروں)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ان تمام فرقوں سے علیحدہ ہو جانا اگر چہ تجھے موت کے آنے تک درخت کی جڑوں کو کاٹنا پڑے اور تو اسی حالت میں موت کے سپرد ہو جائے۔

۲۶۵ ...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ اَبِي سَلَّامٍ قَالَ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّا كُنَّا بِشَرٍّ فَجَاءَ اللهُ بِخَيْرٍ فَنَحْنُ فِيهِ فَهَلْ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ وَرَاءَ ذٰلِكَ الشَّرِّ خَيْرٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَهَلْ وَرَاءَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ كَيْفَ قَالَ يَكُونُ بَعْدِي اَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رِجَالٌ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي جُثْمَانِ اِنْسٍ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ اَصْنَعُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَتُطِيعُ لِلْاَمِيرِ وَاِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ۔

۲۶۵ ...... حضرت حذیفہ بن یمانؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم شر میں مبتلا تھے اللہ ہمارے پاس اس بھلائی کو لایا جس میں ہم ہیں تو کیا اس بھلائی کے پیچھے بھی کوئی برائی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کیا: کیا اس خیر کے پیچھے کوئی برائی بھی ہو گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کیا: کیسے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد ایسے مقتداء ہوں گے جو میری ہدایت سے راہنمائی حاصل نہ کریں گے اور نہ میری سنت کو اپنائیں گے اور عنقریب ان میں ایسے لوگ کھڑے ہوں گے کہ ان کے دل انسانی جسموں میں شیطان کے دل ہوں گے میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں کیا کروں؟ اگر اس زمانہ کو پاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: امیر کی بات سن اور اطاعت کر اگر چہ تیری پیٹھ پر مارا جائے یا تیرا مال غصب کر لیا جائے پھر بھی ان کی بات سن اور اطاعت کر۔

۲۶۶ ...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ اَبِي قَيْسِ بْنِ

۲۶۶ ...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو (امیر کی) اطاعت سے نکل گیا اور جماعت سے علیحدہ ہو گیا تو وہ جاہلیت

---

[1] فائدہ ...... تلزم جماعة المسلمين - جماعة المسلمین سے مراد یہ ہے کہ وہ جماعت جو ایک امیر کے اطاعت اور فرنبر داری پر متفق ہو اور جو اس کی بیعت سے انکار کرے وہ جماعت سے خارج ہے۔ (تکملہ)

رِيَاحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ اَوْ يَدْعُو اِلَى عَصَبَةٍ اَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلَى اُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ [1] فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ

کی موت مرا اور جس نے اندھی تقلید میں کسی کے جھنڈے کے نیچے جنگ کی، کسی عصبیت کی بناء پر غصہ کرتے ہوئے، عصبیت کی طرف بلایا یا عصبیت کی مدد کرتے ہوئے قتل کر دیا گیا تو وہ جاہلیت کے طور پر قتل کیا گیا اور جس نے میری امت پر خروج کیا کہ اس کے نیک و بد سب کو قتل کیا۔ کسی مؤمن کا لحاظ کیا اور نہ کسی سے کیا ہوا وعدہ پورا کیا تو وہ میرے دین پر نہیں اور نہ میرا اس سے کوئی تعلق ہے۔

۲۶۷...... وحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ الْقَيْسِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَقَالَ لَا يَتَحَاشَ مِنْ مُؤْمِنِهَا۔

۲۶۷...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: باقی حدیث مذکورہ بالا روایتِ جریر ہی کی طرح ہے۔ اس حدیث میں لَا يَتَحَاشَى مِنْ مُؤْمِنِهَا کے الفاظ ہیں۔

۲۶۸...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِلْعَصَبَةِ وَيُقَاتِلُ لِلْعَصَبَةِ فَلَيْسَ مِنْ اُمَّتِي وَمَنْ خَرَجَ مِنْ اُمَّتِي عَلٰى اُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا لَا يَتَحَاشَ مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي بِذِي عَهْدِهَا فَلَيْسَ مِنِّي

۲۶۸...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص (امیر کی) اطاعت سے نکل گیا اور جماعت سے علیحدہ ہو گیا پھر مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ جو شخص اندھی تقلید میں کسی کے جھنڈے تلے عصبیت پر غصہ کرتے ہوئے مارا گیا اور وہ جنگ کرتا ہو عصبیت کیلئے تو وہ میری امت میں سے نہیں ہے اور میری امت میں سے جس نے میری امت پر خروج کیا کہ اس کے نیک اور برے کو قتل کرے، مؤمن کا لحاظ کرے نہ کسی ذمی کے ساتھ کئے ہوئے وعدے کو پورا کرے تو وہ میرے دین پر نہیں۔

۲۶۹...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ اَمَّا ابْنُ الْمُثَنَّى فَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْحَدِيثِ وَاَمَّا ابْنُ بَشَّارٍ فَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ۔

۲۶۹...... اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایات ہی کی طرح مروی ہے۔ بہر حال ابن مثنیٰ نے اپنی روایت کردہ حدیث میں نبی کریم ﷺ کا ذکر نہیں کیا اور علامہ بشار نے اپنی روایت کردہ حدیث مبارکہ میں قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ کہا ہے۔

۲۷۰...... حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

۲۷۰...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

---

[1] فائدہ...... فليس منى و لست منه- مقصود اس کلام سے زجر و توبیخ ہے کہ ان افعال شنیعہ کی بناء پر اسی کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے چاہے بخشے چاہے عذاب دے ورنہ حقیقت حال کے اعتبار سے وہ امۃ میں داخل ہے۔ (تکملہ)

عَنِ الْجَعْدِ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ رَاَى مِنْ اَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ فَاِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ فَمِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ۔

فرمایا: جو آدمی اپنے امیر میں کوئی ایسی بات دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو چاہیے کہ صبر کرے کیونکہ جو آدمی جماعت سے ایک بالشت بھر بھی جدا ہوا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

۲۷۱...... وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْجَعْدُ حَدَّثَنَا اَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ اَمِيرِهِ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَاِنَّهُ لَيْسَ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا فَمَاتَ عَلَيْهِ اِلا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً۔

۲۷۱...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے اپنے امیر سے کوئی بات ناپسند ہو تو چاہیے کہ اس پر صبر کرے کیونکہ لوگوں میں سے جو بھی سلطان کی اطاعت سے ایک بالشت بھی نکلا اور اس پر اسی کی موت واقع ہو گئی تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

۲۷۲...... حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَدْعُو عَصَبِيَّةً اَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ۔

۲۷۲...... حضرت جندب بن عبد اللہ بجلیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جو کسی کی اندھی تقلید میں عصبیت کی طرف بلاتا ہوا یا عصبیت کی مدد کرتا ہوا قتل کیا گیا تو وہ شخص جاہلیت کی موت مرا۔

۲۷۳...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ اِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ مُطِيعٍ حِينَ كَانَ مِنْ اَمْرِ الْحَرَّةِ مَا كَانَ زَمَنَ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اطْرَحُوا لِاَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وِسَادَةً فَقَالَ اِنِّي لَمْ آتِكَ لِاَجْلِسَ اَتَيْتُكَ لِاُحَدِّثَكَ حَدِيثًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً

۲۷۳...... حضرت نافعؒ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ واقعہ حرہ کے وقت جو یزید بن معاویہؓ کے دور حکومت میں ہوا عبد اللہ بن مطیع کے پاس آئے۔ تو ابن مطیع نے کہا: ابو عبد الرحمٰن (ابن عمرؓ) کیلئے غالیچہ بچھاؤ۔ تو ابن عمرؓ نے کہا: میں آپ کے پاس بیٹھنے کیلئے نہیں آیا میں تو آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں کہ آپ کو ایسی حدیث بیان کروں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اطاعت (امیر سے) ہاتھ نکال لیا تو وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اسکے پاس کوئی دلیل نہ ہو گی اور جو اس حال میں مرا کہ اسکی گردن میں کسی کی بیعت نہ تھی، وہ جاہلیت کی موت مرا۔

۲۷۴...... وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِي جَعْفَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الاَشَجِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اَتَى ابْنَ مُطِيعٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ

۲۷۴...... حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ وہ ابن مطیع کے پاس گئے اور نبی کریم ﷺ کی حدیث مبارکہ مذکورہ روایت ہی کی طرح بیان کی۔

۲۷۵ـــــ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ۔

۲۷۵ـــــ اس سند کے ساتھ بھی یہی مذکورہ حدیث حضرت ابن عمرؓ کے واسطہ سے نبی کریم ﷺ سے مروی ہے۔

باب-۶۵ باب حُكم من فرّق امر المُسلمين وهُو مُجتمعٌ

مسلمانوں کی جماعت میں تفریق ڈالنے والے کا حکم

۲۷۶ـــــ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ و قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّهُ سَتَكُونُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُفَرِّقَ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهِيَ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ[1] كَائِنًا مَنْ كَانَ

۲۷۶ـــــ حضرت عرفجہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:
عنقریب فتنے اور فساد ظاہر ہوں گے اور جو اس امت کی جماعت کے معاملات میں تفریق ڈالنے کا ارادہ کرے اسے تلوار کے ساتھ مار دو، خواہ وہ شخص کوئی بھی ہو۔

۲۷۷ـــــ وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا الْمُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْخَثْعَمِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ ح و حَدَّثَنِي حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَارِمُ ابْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُخْتَارِ وَرَجُلٌ سَمَّاهُ كُلُّهُمْ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا فَاقْتُلُوهُ۔

۲۷۷ـــــ ان چار مختلف اسناد و طرق سے بھی یہ حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے لیکن انہوں نے فَاضْرِبُوْهُ کی بجائے فَاقْتُلُوْهُ کا لفظ ذکر کیا ہے۔

۲۷۸ـــــ وحَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ اَبِي يَعْفُورٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ اَتَاكُمْ وَاَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلَى

۲۷۸ـــــ حضرت عرفجہؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: تم اپنے معاملات میں کسی ایک آدمی پر متفق ہو پھر تمہارے پاس کوئی آدمی آئے اور تمہارے اتحاد کی لاٹھی کو توڑنے یا

---

[1] فائدہ ـــــ فاضربوه بالسيف- اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص مسلمانوں کی جماعت تفریق یا امیر کے خلاف بغاوت کرے وہ قتل کا مستحق ہے اول اگر اس چیز سے روکا جائے اور پھر وہ نہ رکے اور اس کا شر بغیر اس کے قتل کرنے کے ختم نہ ہو تو اسے قتل کیا جائے گا خواہ مال و دولت اور منصب والا ہو۔ (تکملہ)

رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ اَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ اَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوهُ۔

تمہاری جماعت میں تفریق ڈالنا چاہے تو اسے قتل کر ڈالو۔

باب-٦٦ باب اذا بويع لخليفتين

جب دو خلفاء کی بیعت لی جائے تو کیا کرنا چاہیے

۲۷۹...... وحَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا بُويِعَ لِخَلِيفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْآخَرَ مِنْهُمَا۔

۲۷۹...... حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جب دو خلفاء کی بیعت کی جائے تو ان دونوں میں سے دوسرے کو قتل کر دو۔

باب-٦٧ باب وجوب الانكار على الامراء فيما يخالف الشرع وترك قتالهم ما صلوا ونحو ذلك

خلاف شرع امور میں حکام کے رد کرنے کے وجوب اور جب تک وہ نماز وغیرہ ادا کرتے ہوں ان سے جنگ نہ کرنے کے بیان میں

۲۸۰...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ سَتَكُونُ اُمَرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ عَرَفَ بَرِئَ وَمَنْ اَنْكَرَ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا۔ [1]

۲۸۰...... حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایسے امراء ہوں گے جن کے خلاف شریعت اعمال کو تم پہچان لو گے اور بعض اعمال نہ پہچان سکو گے۔ پس جس نے اس کے اعمال بد کو پہچان لیا وہ بری ہو گیا جو نہ پہچان سکا وہ محفوظ رہا لیکن جو ان امور پر خوش ہوا اور تابعداری کی (وہ محفوظ نہ رہا)۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: کیا ہم ان سے جنگ نہ کریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! جب تک وہ نماز ادا کرتے رہیں۔

۲۸۱...... وحَدَّثَنِي اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي غَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اِنَّهُ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ فَتَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ كَرِهَ

۲۸۱...... حضرت ام سلمہؓ زوجہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
تم پر ایسے حاکم مقرر کئے جائیں گے جن کے اعمال بد تم پہچان لو گے اور بعض اعمال بد سے ناواقف رہو گے۔ جس نے اعمال بد کو ناپسند کیا وہ بری ہو گیا اور جو ناواقف رہا وہ محفوظ رہا لیکن جو ان امور بد پر خوش ہوا اور اتباع کی (بری نہیں ہو گا اور نہ محفوظ رہے گا)۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے

---

[1] فائدہ...... قوله فتعرفون و تنكرون فمن عرف برئ...... الخ- یعنی اگر کسی شخص نے اس کی برائی کو پہچان لیا اور اپنی طاقت و قدرت کے اعتبار سے اس پر نکیر بھی کرتا رہا تو گویا اس نے وہ حق جو اس سے متعلق تھا ادا کر دیا اسلئے یہ بری ہو گیا۔ (تکملہ)

فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ اَنْکَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰکِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللهِ اَلا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لا مَا صَلَّوْا اَيْ مَنْ کَرِهَ بِقَلْبِهِ وَاَنْکَرَ بِقَلْبِهِ

عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم ان سے جنگ نہ کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! جب تک وہ نماز ادا کرتے رہیں (جس نے دل سے ناپسند کیا اور دل ہی سے انکار کیا)۔

۲۸۲...... وحَدَّثَنِي اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَکِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ وَهِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِنَحْوِ ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَمَنْ اَنْکَرَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ کَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ

۲۸۲...... ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: باقی حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح ذکر کی لیکن اس حدیث مبارکہ میں یہ ہے کہ جس نے انکار کیا وہ بری ہو گیا اور جس نے ناپسند کیا وہ محفوظ رہا۔

۲۸۳...... وحَدَّثَنَاه حَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَذَکَرَ مِثْلَهُ اِلا قَوْلَهُ وَلٰکِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ لَمْ يَذْکُرْهُ۔

۲۸۳...... ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: باقی حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح بیان فرمائی ہے لیکن اس حدیث میں مَنْ رَضِیَ وَتَابَعَ کے الفاظ مذکور نہیں ہیں۔

باب-۶۸ باب خیار الائمۃ وشرارھم

اچھے اور برے حاکموں کے بیان میں

۲۸٤...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ رُزَيْقِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ خِيَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَکُمْ ❶ وَيُصَلُّونَ عَلَيْکُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَکُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَکُمْ قِيلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَفَلا نُنَابِذُهُمْ بِالسَّيْفِ فَقَالَ لا مَا اَقَامُوا فِيکُمُ الصَّلَاةَ وَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْ

۲۸۴...... حضرت عوف بن مالکؓ کی نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے حاکموں میں سے بہتر وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں اور وہ تمہارے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور تم ان کیلئے دعائے مغفرت کرتے ہو اور تمہارے حاکموں سے برے حاکم وہ ہیں جن سے تم دشمنی رکھتے ہو اور وہ تم سے بغض رکھتے ہیں اور تم انہیں لعنت کرو اور وہ تمہیں لعنت کریں۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم انہیں تلوار کیساتھ قتل نہ کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! جب تک وہ تم میں نماز قائم کرتے رہیں اور جب تک اپنے حاکموں میں کوئی ایسی چیز دیکھو جسے تم ناپسند کرتے ہو تو اس کے اس

---

❶ فائدہ قولہ و یصلون علیکم...... الخ- بعض حضرات نے اس سے مراد لیا ہے کہ جب تم مر جاتے ہو تو وہ تم پر نماز جنازہ پڑھتے ہیں اور اگر وہ مر جائیں تو تم ان پر پڑھو، اور بعض نے یہاں صلوۃ کو دعاء کے معنی میں لیا ہے۔ اور محبت سے مراد یہ ہے کہ تمہاری زندگی میں تمہارے ساتھ اچھائی کا برتاؤ کرتے ہیں اور مرنے کے بعد تمہاری اچھائی کا ذکر لوگوں سے کرتے ہیں۔ (تکملہ)

وُلاَیَکُمْ شَیْئًا تَکْرَھُونَہٗ فَاکْرَھُوا عَمَلَہٗ ❶ وَلاَ تَنْزِعُوا یَدًا مِنْ طَاعَــــــــةٍ۔

عمل کو ناپسند کرو اور اطاعت و فرمانبرداری سے ہاتھ مت کھینچو۔

۲۸۵ ــــ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَیْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِیدُ یَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ یَزِیدَ بْنِ جَابِرٍ اَخْبَرَنِي مَوْلَی بَنِي فَزَارَةَ وَھُوَ رُزَیْقُ بْنُ حَیَّانَ اَنَّہٗ سَمِعَ مُسْلِمَ بْنَ قَرَظَةَ ابْنَ عَمِّ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ الْاَشْجَعِيِّ یَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِکٍ الْاَشْجَعِيَّ یَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ یَقُولُ خِیَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِینَ تُحِبُّونَھُمْ وَیُحِبُّونَکُمْ وَتُصَلُّونَ عَلَیْھِمْ وَیُصَلُّونَ عَلَیْکُمْ وَشِرَارُ اَئِمَّتِکُمُ الَّذِینَ تُبْغِضُونَھُمْ وَیُبْغِضُونَکُمْ وَتَلْعَنُونَھُمْ وَیَلْعَنُونَکُمْ قَالُوا قُلْنَا یَا رَسُولَ اللّٰہِ اَفَلاَ نُنَابِذُھُمْ عِنْدَ ذٰلِکَ قَالَ لاَ مَا اَقَامُوا فِیکُمُ الصَّلاَةَ لاَ مَا اَقَامُوا فِیکُمُ الصَّلاَةَ اَلاَ مَنْ وَلِيَ عَلَیْہِ وَالٍ فَرَاٰہُ یَاْتِي شَیْئًا مِنْ مَعْصِیَةِ اللّٰہِ فَلْیَکْرَہْ مَا یَاْتِي مِنْ مَعْصِیَةِ اللّٰہِ وَلاَ یَنْزِعَنَّ یَدًا مِنْ طَاعَةٍ قَالَ ابْنُ جَابِرٍ فَقُلْتُ یَعْنِي لِرُزَیْقٍ حِینَ حَدَّثَنِي بِھٰذَا الْحَدِیثِ آللّٰہِ یَا اَبَا الْمِقْدَامِ لَحَدَّثَکَ بِھٰذَا اَوْ سَمِعْتَ ھٰذَا مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ یَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفًا یَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ فَجَثَا عَلٰی رُکْبَتَیْہِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ اِيْ وَاللّٰہِ الَّذِي لاَ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ لَسَمِعْتُہٗ مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ یَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِکٍ یَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ

۲۸۵ ــــ حضرت عوف بن مالک سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے بہترین حکمران وہ ہیں جنہیں تم پسند کرتے ہو اور وہ تمہیں پسند کرتے ہوں اور تم ان کے جنازے میں شرکت کرتے ہو اور وہ تمہارے جنازوں میں شرکت کریں اور تمہارے بد ترین حکمرانوں میں سے وہ ہیں جن سے تم بغض رکھتے ہو اور وہ تم سے بغض رکھتے ہوں، تم ان پر لعنت کرنے والے ہو اور وہ تم پر لعنت کرتے ہوں۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اس وقت انہیں معزول نہ کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! جب تک وہ تمہارے درمیان نماز قائم کرتے رہیں۔ نہیں! جب تک وہ تمہارے درمیان نماز قائم کرتے رہیں۔ آگاہ رہو! جس شخص کو کسی پر حاکم بنایا گیا پھر انہوں نے اس میں ایسی چیز دیکھی جو اللہ کی نافرمانی والے عمل کو ناپسند کریں اور اس کی فرمانبرداری سے اپنا ہاتھ نہ کھینچیں۔ ابن جابر نے کہا کہ میں نے رزیق سے کہا جب اس نے یہ مجھ سے بیان کی، اے ابو مقدام! تم کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تجھ سے یہ حدیث کسی نے بیان کی ہے یا تم نے خود اسے مسلم بن قرظہ سے سنا ہے، جنہوں نے عوف سے سنا اور عوف نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تو ابو مقدام نے گھٹنوں کے بل گر کر قبلہ کی طرف رُخ کرتے ہوئے کہا: اللہ کی قسم! جسکے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں نے اسے مسلم بن قرظہ سے سنا، وہ فرماتے تھے، میں نے عوف بن مالک سے سنا، وہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سماعت کی۔

۲۸۶ ــــ وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوسَی الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِیدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ رُزَیْقٌ مَوْلَی بَنِي فَزَارَةَ قَالَ مُسْلِم وَرَوَاہُ مُعَاوِیَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِیعَةَ بْنِ یَزِیدَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِہٖ۔

۲۸۶ ــــ اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل نبی کریم ﷺ سے روایت کی گئی ہے۔

❶ فائدہ ــــ قولہ ولا تنزعوا یدا من طاعۃ ــــ الخ - یعنی اگر کوئی فاسق حکمران اور امیر ہے تو جب تک وہ کسی گناہ کے کام کا حکم نہ دے اس وقت تک اس کے حکم سے انحراف کرنا اور اس سے بغاوت کرنا جائز نہیں ہے۔ (تکملہ)

باب-٦٩ باب استحباب مُبایعة الامام الجیش عند ارادة القتال و بیان بیعة الرّضوان تحت الشّجرة

جنگ کرنے کے ارادہ کیوقت لشکر کے امیر کی بیعت کرنے کے استحباب بیعت رضوان کے بیان میں

۲۸۷...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ [1] اَلْفًا وَاَرْبَعَ مِائَةٍ فَبَايَعْنَاهُ وَعُمَرُ آخِذٌ بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلَى اَنْ لا نَفِرَّ [2] وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ۔

۲۸۷...... حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ ہم صلح حدیبیہ کے دن چودہ سو (صحابہؓ) تھے۔ ہم نے آپ ﷺ سے بیعت کی اور حضرت عمرؓ ایک درخت کے نیچے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑے بیٹھے تھے اور یہ درخت کیکر کا تھا اور ہم نے اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم فرار نہ ہوں اور موت پر بیعت نہیں کی تھی۔

۲۸۸...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمْ نُبَايِعْ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمَوْتِ اِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلَى اَنْ لا نَفِرَّ۔

۲۸۸...... حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے موت پر بیعت نہیں کی تھی بلکہ ہم نے اس بات پر آپ ﷺ سے بیعت کی تھی کہ ہم بھاگیں گے نہیں۔

۲۸۹...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ سَمِعَ جَابِرًا يُسْاَلُ كَمْ كَانُوا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ كُنَّا اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً فَبَايَعْنَاهُ وَعُمَرُ آخِذٌ بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ فَبَايَعْنَاهُ غَيْرَ جَدِّ بْنِ قَيْسٍ الاَنْصَارِيِّ اخْتَبَاَ تَحْتَ بَطْنِ بَعِيرِهِ۔

۲۸۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جابرؓ سے دریافت فرمایا گیا کہ وہ صلح حدیبیہ کے دن کتنے (افراد) تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہم چودہ سو (افراد) تھے۔ ہم نے آپ ﷺ سے بیعت کی اور حضرت عمرؓ ایک درخت کے نیچے جو کہ کیکر کا تھا آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ سوائے جد بن قیس انصاری کے وہ اونٹ کے پیٹ کے نیچے چھپ گیا۔

۲۹۰...... وحَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الاَعْوَرُ مَوْلَى سُلَيْمَانَ بْنِ مُجَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَاَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يُسْاَلُ هَلْ بَايَعَ النَّبِيُّ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقَالَ

۲۹۰...... حضرت ابو زبیرؓ سے مروی ہے کہ حضرت جابرؓ سے پوچھا گیا کہ نبی ﷺ نے ذوالحلیفہ میں بیعت لی تھی؟ تو انہوں نے کہا: نہیں! بلکہ اس جگہ آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی تھی۔ سوائے حدیبیہ کے درخت کے کسی جگہ کے درخت کے پاس بیعت نہیں لی۔ حضرت ابو زبیرؓ کہتے ہیں،

---

[1] فائدہ...... قوله الفا و اربع مائة...... الخ- بعض حضرات نے کہا ہے کہ پندرہ سو تھے اور بعض نے تیرہ سو کی تعداد روایت کی ہے، اس میں علامہ نوویؒ نے اس طرح تطبیق دی ہے کہ اصل تعداد چودہ سو سے کچھ اوپر تھی تو جنہوں نے صرف چودہ سو کہا تو انہوں نے کسر کو حذف کر کے بیان نہیں کیا، اور جنہوں نے پندرہ سو کی روایت کی انہوں نے کسر کو شامل کر کے بیان کیا ہے، اور جنہوں نے کل تیرہ سو بیان کیئے دراصل ان کو اصل تعداد کا یقین نہیں تھا جس کی وجہ سے یہ روایت کی ہے۔ (تکملہ)

[2] فائدہ...... قوله و لم نبايعه على الموت...... الخ- بعض روایت سے پتہ چلتا ہے کہ موت پر بھی بیعت کی تھی، تو دونوں روایتوں میں تطبیق اس طرح دی گئی ہے کہ فرار نہ ہونے کی بیعت کی ہے اور اس کا لازم یہ کہ موت سے بھی نہ بھاگنا تو جس روایت میں یہ ہے کہ موت پر بھی بیعت کی اس سے مراد فرار کا لازم ہے نہ کہ صراحتاً موت پر بیعت کی ہے۔ (تکملہ)

لا وَلٰكِنْ صَلَّى بِهَا وَلَمْ يُبَايِعْ عِنْدَ شَجَرَةٍ اِلا الشَّجَرَةَ الَّتِي بِالْحُدَيْبِيَةِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَاَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ دَعَا النَّبِيُّ ﷺ عَلَى بِئْرِ الْحُدَيْبِيَةِ۔

کہ حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے حدیبیہ کے کنوئیں پر دعا فرمائی تھی۔

۲۹۱...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الاَشْعَثِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ قَالَ سَعِيدٌ وَاِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَاَرْبَعَ مِائَةٍ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ [1] اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ اَهْلِ الاَرْضِ و قَالَ جَابِرٌ لَوْ كُنْتُ اُبْصِرُ لَاَرَيْتُكُمْ مَوْضِعَ الشَّجَرَةِ۔

۲۹۱...... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم حدیبیہ کے دن ایک ہزار چار سو کی تعداد میں تھے تو نبی کریم ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا: آج کے دن تم اہل زمین میں سب سے افضل ہو۔ حضرت جابرؓ نے کہا: اگر میری بینائی ہوتی تو میں تمہیں اس درخت کی جگہ دکھاتا۔

۲۹۲...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ فَقَالَ [2] لَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا اَلْفًا وَخَمْسَ مِائَةٍ۔

۲۹۲...... حضرت سالم بن ابی الجعدؒ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے اصحاب شجرہ کے (تعداد) بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: ہم ایک ہزار پانچ سو (صحابہ) تھے اگر ہم ایک لاکھ ہوتے تو (بھی وہ پانی) ہمیں کافی ہو جاتا۔

۲۹۳...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ ح و حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ كِلاهُمَا يَقُولُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشْرَةَ مِائَةً۔

۲۹۳...... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ (بیعت رضوان کے وقت) ہم پندرہ سو (صحابہ) تھے اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو (بھی وہ پانی) ہمیں کافی ہو جاتا۔

۲۹٤...... وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ

۲۹۴...... حضرت سالم بن ابی جعدؒ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابرؓ سے کہا: تم اس (بیعت رضوان والے) دن کتنی تعداد میں تھے؟ انہوں

---

[1] فائدہ...... قوله انتم اليوم خير اهل الارض...... الخ- حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صریح ہے اصحابِ شجرہ یعنی بیعتِ رضوان کی فضیلت کے سلسلہ میں۔ (تکملہ)

[2] فائدہ...... قوله لو كنا مائة الف لكفانا...... الخ- دراصل یوم حدیبیہ میں حضور اکرم ﷺ سے حضرات صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا کہ ہمارے پاس پانی ہی نہیں ہے تو آپ نے ایک مشکیزے میں تھوڑا سا پانی تھا اس میں ہاتھ ڈالا اور آپ کا معجزہ تھا کہ آپ کے ہاتھوں کے اطراف سے چشمہ کی طرح پانی جاری ہو گیا اور جتنے افراد تھے سب سیر اب ہو گئے اور راوی فرماتے ہیں کہ اگر اس سے کہیں زیادہ ہوتے تو بھی سیر اب ہو جاتے۔ (تکملہ)

عَنِ الاَعْمَشِ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ اَلْفًا وَاَرْبَعَ مِائَةٍ۔

نے کہا ایک ہزار چار سو (صحابہ)۔

۲۹۵ ــ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ مُرَّةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي اَوْفَى قَالَ كَانَ اَصْحَابُ الشَّجَرَةِ اَلْفًا وَثَلَاثَ مِائَةٍ وَكَانَتْ اَسْلَمُ ثُمْنَ الْمُهَاجِرِينَ

۲۹۵ ــ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اصحاب شجرہ ایک ہزار تین سو تھے اور قبیلہ اسلم کے لوگ مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔

۲۹۶ ــ وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ ح و حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۲۹۶ ــ اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث مبارکہ مذکورہ روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

۲۹۷ ــ وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الاَعْرَجِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنِي يَوْمَ الشَّجَرَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُبَايِعُ النَّاسَ وَاَنَا رَافِعٌ غُصْنًا مِنْ اَغْصَانِهَا عَنْ رَاْسِهِ وَنَحْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ لَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ وَلٰكِنْ بَايَعْنَاهُ عَلَى اَنْ لَا نَفِرَّ

۲۹۷ ــ حضرت معقل بن یسارؓ سے روایت ہے کہ مجھے بیعت رضوان کا واقعہ یاد ہے کہ نبی کریم ﷺ صحابہؓ سے بیعت لے رہے تھے اور اس درخت کی شاخوں میں سے ایک ٹہنی کو میں آپ ﷺ کے سر اقدس سے ہٹا رہا تھا۔ ہم چودہ سو (صحابہ) تھے۔ ہم نے موت پر آپ ﷺ سے بیعت نہیں کی تھی لیکن ہماری بیعت اس پر تھی کہ ہم فرار نہیں ہوں گے۔

۲۹۸ ــ وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ۔

۲۹۸ ــ اس سند سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث مبارکہ روایت کی گئی ہے۔

۲۹۹ ــ وحَدَّثَنَاه حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ اَبِي مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عِنْدَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فِي قَابِلٍ حَاجِّينَ فَخَفِيَ عَلَيْنَا مَكَانُهَا [1] فَاِنْ كَانَتْ تَبَيَّنَتْ لَكُمْ فَاَنْتُمْ اَعْلَمُ۔

۲۹۹ ــ حضرت سعید بن مسیبؒ سے روایت ہے کہ میرے والد بھی ان صحابہؓ میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے درخت کے پاس بیعت (رضوان) کی تھی۔ انہوں نے کہا: ہم اگلے سال حج کیلئے گئے تو اس درخت کی جگہ ہم سے پوشیدہ ہو گئی۔ پس اگر وہ جگہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے تو تم زیادہ جانتے ہو (وہ کیسے درست ہو سکتی ہے)۔

۳۰۰ ــ وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ قَالَ وَقَرَاْتُهُ عَلَى نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِي اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

۳۰۰ ــ حضرت سعید بن مسیبؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بیعت شجرہ (بیعت رضوان) والے سال رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔ یہ فرماتے ہیں کہ وہ اگلے سال اس درخت کو بھول گئے تھے۔

---

[1] فائدہ ــ **قولہ فخفی علینا مکانھا** ــ الخ۔ دراصل یہ حضرات اس درخت کی زیارت کے لئے اس وجہ سے جاتے تھے تاکہ ایمانی قوت میں اضافہ ہو یا برکت حاصل ہو، لیکن اگر کوئی اس نیت سے جائے کہ اس جگہ سے نفع یا نقصان ہوتا ہے یا کوئی ضرر لاحق ہو سکتا ہے یا اس جگہ کوئی تقریب کرنے کے لئے جائیں تو ہرگز جائز نہیں ہے۔ (تکملہ)

الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَمَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَنَسُوهَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ۔

۳۰۱...... وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ اَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ اَعْرِفْهَا۔

۳۰۱...... حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے اس درخت کو دیکھا تھا پھر میں اس کے پاس آیا تو میں اسے نہ پہچان سکا۔

۳۰۲...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْمٰعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ عَلَى اَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ

۳۰۲...... حضرت یزید بن ابی عبیدؒ مولیٰ سلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ میں نے سلمہ سے کہا:
تم نے رسول اللہ ﷺ سے حدیبیہ کے دن کس بات پر بیعت کی تھی، انہوں نے کہا موت پر۔

۳۰۳...... وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ سَلَمَةَ بِمِثْلِهِ۔

۳۰۳...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

۳۰٤...... وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَتَاهُ آتٍ فَقَالَ هَا ذَاكَ ابْنُ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ فَقَالَ عَلَى مَاذَا قَالَ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا اُبَايِعُ عَلَى هٰذَا اَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ۔

۳۰۴...... حضرت عبد اللہ بن زیدؓ سے مروی ہے کہ اس کے پاس کوئی آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ ابن حنظلہ لوگوں سے بیعت لے رہے ہیں۔ عبد اللہ نے کہا: کس بات پر؟ اس نے کہا: موت پر۔ فرمایا: اس بات پر رسول اللہ ﷺ کے بعد میں کسی سے بیعت نہیں کروں گا۔

باب-۷۰ باب تحريم رُجُوعِ الْمُهاجر اِلى استِيطانِ وطنِه

وطنِ ہجرت کو دوبارہ وطن بنانے کی حرمت

۳۰۵...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْمٰعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِبَيْكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ۔

۳۰۵...... حضرت یزید بن ابی عبید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجاج کے پاس گئے تو اس نے کہا: اے ابن اکوع! تم ایڑیوں کے بل لوٹ کر صحرا میں بھاگ گئے تھے۔ انہوں نے کہا: نہیں! بلکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے صحرا میں واپس جانے کی اجازت دے دی تھی۔

باب-۷۱ باب المُبايعة بعد فتح مكّة على الاسلام والجهاد والخير وبيان معنى لا هجـــــرة بعد الفتـــــح

فتح مکہ کے بعد اسلام، جہاد اور بھلائی پر بیعت کرنے اور فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے، کی تاویل کے بیان میں

۳۰۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَبُو جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ حَدَّثَنِي مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ السُّلَمِيُّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اُبَايِعُهُ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ اِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ [1] لِاَهْلِهَا وَلٰكِنْ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ۔

۳۰۶...... حضرت مجاشع بن مسعود سلمیؓ سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ہجرت پر بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اہل ہجرت کی ہجرت تو گذر چکی ہے لیکن (تم اب) اسلام، جہاد اور بھلائی پر بیعت کر سکتے ہو۔

۳۰۷...... وحَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ قَالَ اَخْبَرَنِي مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُودٍ السُّلَمِيُّ قَالَ جِئْتُ بِاَخِي اَبِي مَعْبَدٍ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ بَايِعْهُ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ قَدْ مَضَتِ الْهِجْرَةُ بِاَهْلِهَا قُلْتُ فَبِاَيِّ شَيْءٍ تُبَايِعُهُ قَالَ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ قَالَ اَبُو عُثْمَانَ فَلَقِيتُ اَبَا مَعْبَدٍ فَاَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ مُجَاشِعٍ فَقَالَ صَدَقَ

۳۰۷...... حضرت مجاشع بن مسعود سلمیؓ سے مروی ہے کہ میں اپنے بھائی ابو معبد کو لے کر فتح مکہ کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس سے ہجرت پر بیعت لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اہل ہجرت کی ہجرت گذر چکی ہے۔ میں نے عرض کیا: پھر آپ ﷺ اس سے کس کس بات پر بیعت لیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اسلام، جہاد اور بھلائی پر۔
ابو عثمان نے کہا: میں ابو معبد سے ملا تو اسے مجاشع کے اس قول کی خبر دی تو انہوں نے کہا: مجاشع نے سچ کہا ہے۔

۳۰۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ فَلَقِيتُ اَخَاهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبَا مَعْبَدٍ۔

۳۰۸...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے لیکن اس روایت میں راوی کہتا ہے کہ میں نے اس کے بھائی سے ملاقات کی تو اس نے کہا: مجاشع نے سچ کہا ہے۔ ابو معبد کا نام ذکر نہیں کیا۔

۳۰۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَا اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ [2] وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا

۳۰۹...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح یعنی فتح مکہ کے دن فرمایا:
اب ہجرت نہیں ہے لیکن جہاد اور نیت ہے اور جب تمہیں جہاد کیلئے بلایا جائے تو چلے آؤ۔

---

[1] فائدہ...... قوله فقال ان الهجرة قد مضت...... الخ- دراصل اشارہ اس بات کی طرف کرنا مقصود ہے کہ فتح مکہ سے قبل جس مقصد کے تحت ہجرت کی جاتی تھی وہ مقصد اب ختم ہو گیا، اب ہجرت اس مقصد کے بجائے دوسرے مقاصد کے لئے باقی ہے جو کہ آدمی کر سکتا ہے۔ (تکملہ)

[2] فائدہ...... قوله و لكن جهاد و نية...... الخ- علامہ بغویؒ نے اس حدیث سے جہاد کی فرضیت ثابت کی ہے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاد فرض ہے۔ (تکملہ)

٣١٠...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَابْنُ رَافِعٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ يَعْنِي ابْنَ مُهَلْهِلٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسٰى عَنْ اِسْرَائِيلَ كُلُّهُمْ عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الاسْنَادِ مِثْلَهُ۔

٣١٠...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

٣١١...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي حُسَيْنٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ لا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا۔

٣١١...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے۔ لیکن جہاد اور نیت (خیر کا حکم باقی ہے) اور جب تمہیں جہاد کیلئے بلایا جائے تو فوراً نکل پڑو۔

٣١٢...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ خَلادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ اَنَّهُ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنَّ شَاْنَ الْهِجْرَةِ لَشَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤْتِي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا

٣١٢...... حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ارے ہجرت کا معاملہ تو بہت سخت ہے۔ کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تو ان کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو سمندر پار عمل کرتا رہ بے شک اللہ تیرے اعمال میں سے کچھ بھی ضائع نہیں فرمائے گا۔

٣١٣...... وحَدَّثَنَاه عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الاَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا الاسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ اللهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ فَهَلْ تَحْلُبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا قَالَ نَعَمْ۔

٣١٣...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔ اس میں ہے کہ اللہ تیرے کسی عمل کو ضائع نہیں کرے گا اور مزید اضافہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اونٹنیوں کے پانی کے دن ان کا دودھ دوہنے کی اجازت دیتے ہو؟ تو اس نے کہا: جی ہاں۔

باب-٤٢ باب كيفية بيعة النساء

عورتوں کی بیعت کے طریقہ کے بیان میں

٣١٤...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ قَالَ

٣١٤...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ زوجہ نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ جب مؤمن عورتیں آپ ﷺ کے پاس ہجرت کر کے آتیں تو

ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَتِ الْمُؤْمِنَاتُ اِذَا هَاجَرْنَ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يُمْتَحَنَّ بِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ (يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ) اِلَى آخِرِ الْآيَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ اَقَرَّ بِهٰذَا مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ اَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا اَقْرَرْنَ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ قَالَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ وَلَا وَاللهِ [1] مَامَسَّتْ يَدُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَدَ امْرَاَةٍ قَطُّ غَيْرَ اَنَّهُ يُبَايِعُهُنَّ بِالْكَلَامِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللهِ مَا اَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلَى النِّسَاءِ قَطُّ اِلَّا بِمَا اَمَرَهُ اللهُ تَعَالٰى وَمَا مَسَّتْ كَفُّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ كَفَّ امْرَاَةٍ قَطُّ وَكَانَ يَقُوْلُ لَهُنَّ اِذَا اَخَذَ عَلَيْهِنَّ قَدْ بَايَعْتُكُنَّ كَلَامًا۔

آپ ﷺ اللہ کے اس قول کی بنا پر ان کا امتحان لیتے:

يَا اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ......الخ

"اے نبی! جب آپ ﷺ کے پاس عورتیں اس بات پر بیعت کرنے کیلئے حاضر ہوں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کریں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کریں گی"۔ سیدہ عائشہؓ نے کہا کہ مؤمن عورتوں میں سے جو ان باتوں کا اقرار کر لیتی تو اس کا امتحان منعقد ہو جاتا اور جب وہ ان باتوں کا اقرار کر لیتیں تو رسول اللہ ﷺ ان سے فرماتے: جاؤ! تحقیق میں تمہیں بیعت کر چکا ہوں۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ کو نہ چھوا۔ ہاں آپ ﷺ ان سے گفتگو کے ذریعہ بیعت لیتے تھے۔ عائشہؓ نے عورتوں سے اللہ کے حکم کے علاوہ کسی بات پر بیعت نہیں لی اور نہ رسول اللہ ﷺ کی ہتھیلی نے کسی عورت کی ہتھیلی کو کبھی مس (چھوا) کیا اور آپ ﷺ جب ان سے بیعت لیتے تو انہیں زبان سے فرمادیتے کہ میں نے تمہاری بیعت کر لی۔

۳۶۵...... وحَدَّثَنِي هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ وَاَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا و قَالَ هَارُوْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ عَنْ بَيْعَةِ النِّسَاءِ قَالَتْ مَا مَسَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ امْرَاَةً قَطُّ اِلَّا اَنْ يَاْخُذَ عَلَيْهَا فَاِذَا اَخَذَ عَلَيْهَا فَاَعْطَتْهُ قَالَ اذْهَبِي فَقَدْ بَايَعْتُكِ۔

۳۱۵...... حضرت عروہؓ سے روایت ہے کہ سیدہ عائشہؓ نے اسے عورتوں کی بیعت کی کیفیت کی خبر دی۔ کہا: رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی عورت کو ہاتھ سے نہیں چھوا۔ ہاں! جس وقت آپ ﷺ بیعت لیتے اور عورت (زبانی) عہد کر لیتی تو آپ ﷺ (زبان سے) فرمادیتے جاؤ میں نے تم کو بیعت کر لیا۔

باب - ۴۳ باب البيعة على السمع والطاعة فيما استطاع

حسب طاقت احکام سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کرنے کے بیان میں

۳۶۶...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَيُّوْبَ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ

۳۱۶...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے احکام سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کرتے تھے اور آپ ﷺ ہمیں ارشاد

[1] فائدہ...... قوله ما مست يد رسول الله يد امرأة قط...... الخ- اس جملہ سے اشارہ ان دو باتوں کی طرف بھی ہوتا ہے،

۱- ایک یہ کہ عورتیں اگر ہاتھ میں ہاتھ دیئے بغیر بیعت کریں تو ان کی بیعت ہو جاتی ہے۔

۲- دوسرا یہ کہ اگر عورتوں کو بیعت کرتے وقت ان کے درمیان کوئی حائل ہو تو اس حائل کی وجہ سے ان کی بیعت پر کوئی فرق نہیں پڑے گا بلکہ ان کی بیعت منعقد ہو جائے گی۔ (تکملہ)

جَعْفَر اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَار اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللهِﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتَ۔ ❶

فرماتے تھے: جہاں تک تمہاری طاقت ہو۔

باب-۴۷ (الف) باب بيان سن البلوغ

سنِ بلوغ کے بیان میں

۳۶۷ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عَرَضَنِي رَسُولُ اللهِﷺ يَوْمَ اُحُدٍ فِي الْقِتَالِ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِي وَعَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَاَجَازَنِي قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةٌ فَحَدَّثْتُهُ هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ فَكَتَبَ اِلَى عُمَّالِهِ اَنْ يَفْرِضُوا لِمَنْ كَانَ ابْنَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَمَنْ كَانَ دُونَ ذٰلِكَ فَاجْعَلُوهُ فِي الْعِيَالِ

۳۶۷ ...... حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ میں نے چودہ سال کی عمر میں اپنے آپ کو غزوۂ احد کے دن جہاد کے لیے رسول اللہﷺ پر پیش کیا۔ آپﷺ نے مجھے اجازت مرحمت فرمائی۔ پھر میں نے اپنے آپ کو پندرہ سال کی عمر میں خندق کے دن پیش کیا تو آپﷺ نے اجازت مرحمت فرمادی۔

نافع نے کہا کہ میں عمر بن عبد العزیزؒ کے پاس ان دنوں میں آیا جب وہ خلیفہ تھے اور انہیں یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا: یہ چھوٹے اور بڑے کے درمیان حد ہے۔ انہوں نے اپنے عاملوں کو لکھا کہ جو پندرہ سال کا ہو اس کا حصہ مقرر کریں اور جو اس سے کم عمر کا ہو اسے نابالغ بچوں میں شمار کریں۔

۳۶۸ ...... وحَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَاسْتَصْغَرَنِي۔

۳۶۸ ...... اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے لیکن اس روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں میں چودہ سال کا تھا تو آپﷺ نے مجھے چھوٹا تصور فرمایا۔

باب-۴۷ (ب) باب النهي ان يسافر بالمصحف الى ارض الكفّار اذا خيف وقوعه بايديهم

جب کفار کے ہاتھوں گرفتار ہونے کا ڈر ہو تو قرآن مجید ساتھ لے کر کفار کی زمین کی طرف سفر کرنے کی ممانعت کے بیان میں

۳۶۹ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ ❷ نَهَى رَسُولُ اللهِﷺ اَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ اِلَى اَرْضِ الْعَدُوِّ۔

۳۶۹ ...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہﷺ نے دشمنوں کے ملک کی طرف قرآن مجید ساتھ لے کر سفر کرنے سے منع فرمایا۔

---

❶ فائدہ ...... قوله فيما استطعت ...... الخ- حضور اکرمﷺ کا یہ ارشاد اپنی امت پر انتہائی درجہ کی شفقت اور محبت کی وجہ سے ہے کہ کہیں کوئی چیز ایسی لازم نہ ہو جائے کہ قدرت نہ ہونے کے باوجود آدمی پر کرنا ضروری ہو۔ (تکملہ) (حاشیہ = ۲ اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو)

۳۲۰...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَنْهَى اَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ اِلَى اَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ اَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ۔

۳۲۰...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دشمنوں کے ملک کی طرف اس ڈر کی وجہ سے قرآن ساتھ لے کر سفر کرنے سے منع کرتے تھے کہ کہیں قرآن پاک دشمنوں کے ہاتھ نہ لگ جائے۔

۳۲۱...... وحَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَاَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْآنِ فَاِنِّي لَا آمَنُ اَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ قَالَ اَيُّوبُ فَقَدْ نَالَهُ الْعَدُوُّ وَخَاصَمُوكُمْ بِهِ

۳۲۱...... حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید ساتھ لے کر سفر نہ کرو کیونکہ میں قرآن کے دشمنوں کے ہاتھ لگ جانے سے بے خوف نہیں ہوں۔ راوی ایوب نے کہا: اگر قرآن کو دشمنوں نے پالیا تو اس کے ذریعہ وہ تم سے مقابلہ کریں گے۔

۳۲۲...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَالثَّقَفِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ اَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ جَمِيعًا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَالثَّقَفِيِّ فَاِنِّي اَخَافُ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَحَدِيثِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ مَخَافَةَ اَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ۔

۳۲۲...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔ ایک سند میں ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
میں خوف کرتا ہوں اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ دشمن کے ہاتھ لگ جانے کے خوف سے۔

باب ۷۵ باب المسابقةِ بين الخيلِ وتضميرِها

گھوڑوں کے مابین مقابلہ اور اس کی تیاری کے بیان میں

۳۲۳...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَابَقَ بِالْخَيْلِ الَّتِي قَدْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ اَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ [1] وَكَانَ ابْنُ

۳۲۳...... حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پریڈ کے قابل گھوڑوں میں حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک مقابلہ کرایا اور غیر قابل گھوڑوں میں ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک مقابلہ کرایا اور ابن عمرؓ بھی ان میں سے تھے جنہوں نے اس گھڑ دوڑ میں حصہ لیا۔

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

[2] فائدہ...... قوله نهى رسول الله ان يسافر بالقرآن...... الخ- قرآن حکیم کے ساتھ دشمن کے علاقوں میں سفر کرنے کی جو ممانعت ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ خدانخواستہ یہ نہ ہو کہ دشمن اس کی بے ادبی اور بے حرمتی نہ کردے اور اس کی تعظیم میں کمی کردے، چنانچہ جب یہ علت ہے ممانعت کی تو اگر کسی جگہ یہ علت نہ پائی جائے تو اس وقت قرآن حکیم کو ساتھ لے کر سفر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور جائز ہے۔ (تکملہ)

[1] (حاشیہ صفحہ ہذا) فائدہ...... قوله الى مسجد بنى زريق...... الخ- اس حدیث سے پتہ چلا کہ مساجد کی نسبت کسی قبیلہ یا کسی شخص یا کسی علاقہ کی طرف کرنا درست ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (تکملہ)

عُمَرَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا

٣٢٤...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَاَبُو الرَّبِيعِ وَاَبُو كَامِلٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ عَنْ اَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اُمَيَّةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ ابْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ اَيُّوبَ مِنْ رِوَايَةِ حَمَّادٍ وَابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ عَبْدُ اللهِ فَجِئْتُ سَابِقًا فَطَفَّفَ بِي الْفَرَسُ الْمَسْجِدَ۔

٣٢٤...... ان مختلف اسناد وطرق سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔ صرف ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

میں آگے بڑھ گیا اور گھوڑا مجھے لے کر مسجد میں جا پہنچا۔

باب-٧٦ باب الخَيلُ فِي نواصيها الخيرُ الى يوم القيامة

گھوڑوں کی فضیلت اور ان کی پیشانیوں میں خیر کے باندھے ہونے کے بیان میں

٣٢٥...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

٣٢٥...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر وبرکت قیامت تک رکھی گئی ہے۔

٣٢٦...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى كُلُّهُمْ عَنْ

٣٢٦...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قیامت تک گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر وبرکت رکھی گئی ہے۔

عُبَيْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدِ الأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ۔

۳۲۷...... وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَصَالِحُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ قَالَ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَلْوِي نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِإِصْبَعِهِ وَهُوَ يَقُولُ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الأَجْرُ وَالْغَنِيمَةُ[1]

۳۲۷...... حضرت جریر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی انگلیوں کے ساتھ گھوڑے کی پیشانی کو ملتے دیکھا اور آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ:

گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر و برکت یعنی ثواب اور غنیمت قیامت کے دن تک باندھ دی گئی ہے۔

۳۲۸...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۳۲۸...... ان دونوں اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے کہ گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت تک خیر و برکت باندھ دی گئی ہے۔

۳۲۹...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ۔

۳۲۹...... حضرت عروہ بارقیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر و برکت یعنی اجر اور غنیمت قیامت کے دن تک باندھ دیئے گئے ہیں۔

۳۳۰...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْخَيْرُ مَعْقُوصٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ بِمَ ذَاكَ قَالَ الأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۳۳۰...... حضرت عروہ بارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر و بھلائی مرکوز ہے۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! کس وجہ سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تک ثواب اور غنیمت۔

۳۳۱...... وحَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عُرْوَةُ ابْنُ الْجَعْدِ

۳۳۱...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے لیکن اس میں عروہ بن جعد مذکور ہے۔

۳۳۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ أَبِي الأَحْوَصِ ح

۳۳۲...... ان اسناد سے بھی عروہ بارقی کی یہی حدیث نبی کریم ﷺ سے مذکورہ روایت کی طرح مروی ہے۔

---

[1] فائدہ...... قوله معقود بنواصيها الخير الىٰ يوم القيامة...... الخ- اس جملہ سے اشارہ فرمادیا اس بات کی طرف کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا اور اس میں گھوڑوں کا استعمال بھی باقی رہے گا۔ اور بہت سے کاموں میں تم اس کے محتاج رہو گے۔ (تکملہ)

و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ جَمِيعًا عَنْ شَبِيبِ بْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرِ الْأَجْرَ وَالْمَغْنَمَ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ سَمِعَ عُرْوَةَ الْبَارِقِيَّ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ

۳۳۳...... وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْعَيْزَارِ بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا وَلَمْ يَذْكُرِ الْأَجْرَ وَالْمَغْنَمَ۔

۳۳۳...... حضرت عروہ بن جعدؓ سے اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے لیکن اس حدیث میں اجر و غنیمت کا ذکر نہیں فرمایا۔

۳۳۴...... وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْبَرَكَةُ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ

۳۳۴...... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔

۳۳۵...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ سَمِعَ أَنَسًا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۳۳۵...... اس سند کے ساتھ بھی حضرت انسؓ سے یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

باب ــ ۷۷ باب ما يُكرهُ من صفات الخيل

گھوڑوں کی ناپسندیدہ صفات کے بیان میں

۳۳۶...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلْمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ [1]

۳۳۶...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو گھوڑوں میں سے شکال ناپسندیدہ تھے۔

---

[1] فائدہ...... قولہ يكره الشكال من الخيل...... الخ- شکال سے مراد وہ گھوڑا ہے کہ جس کے دائیں پاؤں اور بائیں ہاتھ سفید ہوں، اگرچہ اس کی تفسیر میں علماء نے بہت سے اقوال کئے ہیں مگر کسی ایک معنی کو ترجیح دینا ممکن نہیں ہے۔ واللہ سبحانہ اعلم (تکملہ)

۴۳۷...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَالشِّكَالُ اَنْ يَكُونَ الْفَرَسُ فِي رِجْلِهِ الْيُمْنٰى بَيَاضٌ وَفِي يَدِهِ الْيُسْرٰى اَوْ فِي يَدِهِ الْيُمْنٰى وَرِجْلِهِ الْيُسْرٰى

۴۳۷...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔ عبدالرزاق کی روایت کردہ حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ شکال یہ ہے کہ گھوڑے کے دائیں پاؤں اور بائیں ہاتھ میں سفیدی ہو یا دائیں ہاتھ اور بائیں پاؤں میں سفیدی ہو۔

۴۳۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَفِي رِوَايَةِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّخَعِيَّ۔

۴۳۸...... حضرت ابو ہریرہؓ سے نبی کریم ﷺ کی یہ مذکورہ بالا حدیث وکیع اس سند سے بھی مروی ہے۔
اور حضرت وہب کی روایت میں عن عبداللہ بن یزید ہے اور حضرت نخعی کا ذکر نہیں فرمایا۔

باب-۷۸ باب فضل الجهاد والخُرُوج في سبيل الله

جہاد اور اللہ کے راستہ میں نکلنے کی فضیلت

۴۳۹...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ وَهُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَضَمَّنَ اللهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ اِلَّا جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَاِيمَانًا بِي وَتَصْدِيقًا بِرُسُلِي فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ [1] اَوْ اَرْجِعَهُ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيمَةٍ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ [2] فِي سَبِيلِ اللهِ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۴۳۹...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس کا ضامن ہو جاتا ہے جو اس کے راستہ میں نکلتا ہے جو شخص صرف میرے راستہ میں جہاد اور مجھ پر ایمان اور میرے رسول کی تصدیق کرتے ہوئے نکلتا ہے تو اس کی مجھ پر ذمہ داری ہے کہ اس کو جنت میں داخل کروں گا یا اس کو اس کے اس گھر کی طرف اجر و ثواب اور غنیمت کے ساتھ لوٹاؤں گا جس سے وہ نکلا تھا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں مجھ (محمد) کی جان ہے، اللہ کے راستہ میں جو بھی زخم لگتا ہے وہ اسی صورت میں قیامت کے دن آئے گا جس طرح وہ زخم لگنے کے وقت تھا۔

[1] فائدہ...... قوله ان ادخله الجنة...... الخ- حضرت قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ اس میں احتمال ہیں، ایک یہ کہ جیسے ہی اسکو شہادت نصیب ہو فوراً جنت میں داخل کر دیا جائے اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے، "اَحیَاءٌ عند ربهم یرزقون" کہ وہ شہداء زندہ ہیں اپنے رب کریم کے پاس رزق کھاتے ہوں گے۔
دوسرا احتمال یہ ہے کہ موت کے فوراً بعد تو جنت میں داخل نہیں کیا جائے مگر جب سابقین اولین کو بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل کیا جائے گا اس وقت ان کے ساتھ ان شہداء کو بھی جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ اور اس میں دوسرا احتمال راجح معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم (تکملہ)

[2] فائدہ...... قوله مامن كلم يكلم...... الخ- کلم کے معنی ہیں "زخم" اور یہ الفاظ .... (جاری ہے)

كَهَيْئَتِهِ حِينَ كُلِمَ لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ وَرِيحُهُ مِسْكٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْلا اَنْ يَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَا قَعَدْتُ خِلافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ اَبَدًا وَلَكِنْ لا اَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلَهُمْ وَلا يَجِدُونَ سَعَةً وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ اَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ اَنِّي اَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ فَاُقْتَلُ ثُمَّ اَغْزُو فَاُقْتَلُ ثُمَّ اَغْزُو فَاُقْتَلُ

اس کا رنگ خون کا رنگ ہو گا اور اس کی خوشبو مشک کی ہو گی اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے اگر مسلمانوں پر دشوار نہ ہوتا تو میں اللہ کے راستہ میں جنگ کرنے والے لشکر کا ساتھ کبھی نہ چھوڑتا۔ لیکن میں اتنی وسعت نہیں پاتا کہ ان سب لشکر والوں کو سواریاں دوں اور نہ وہ اتنی وسعت پاتے ہیں اور ان پر مشکل ہوتا ہے کہ وہ مجھ سے پیچھے رہ جائیں اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے مجھے یہ پسند ہے کہ میں اللہ کے راستہ میں جہاد کروں پھر مجھے قتل کیا جائے پھر جہاد کروں تو مجھے قتل کیا جائے پھر جہاد کروں تو مجھے قتل کیا جائے۔

۲۴۰...... وحَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ۔

۳۴۰...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔

۲۴۱...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَكَفَّلَ اللهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ اِلا جِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ بِاَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرْجِعَهُ اِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيمَةٍ۔

۳۴۱...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:
جو صرف اللہ کے راستہ میں جہاد کیلئے اور اس کی دین کی تصدیق کی خاطر اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اللہ اس کیلئے اس بات کا ضامن ہو جاتا ہے کہ اسے (شہادت کی صورت میں) جنت میں داخل کرے گا یا اسے اس کے گھر لوٹائے گا کہ اس کے ساتھ اجر و ثواب یا مال غنیمت ہو گا۔

۲۴۲...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَاللهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ اِلا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيحُ رِيحُ مِسْكٍ۔

۳۴۲...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے راستہ میں جو آدمی بھی زخمی ہوتا ہے تو اللہ جانتا ہے کہ کسے زخم دیا گیا ہے۔ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم کا رنگ تو خون کی طرح ہو گا لیکن اس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح ہو گی۔

۲۴۳...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِي

۳۴۳...... حضرت ہمام بن منبہؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ کی کئی احادیث ذکر فرمائیں ان میں سے یہ حدیث بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ زخم جو کسی مسلمان کو اللہ کے راستہ میں لگے پھر وہ قیامت کے دن اپنی اسی صورت پر ہو گا جس طرح وہ زخم لگائے

(گذشتہ سے پیوستہ)...... اور خاصیت اگرچہ اس حدیث میں شہید کی فضیلت کے تحت ذکر کی ہے مگر یہ خاص فضیلت شہید کی ہی نہیں ہے بلکہ ہر زخم والے کی ہے۔ اور ایک احتمال یہ بھی ہے کہ ہر اس زخم والے کی فضیلت ہو جس کی موت اسی زخم کے سبب سے آئی ہو۔ (تکملہ)

سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ تَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذَا طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ فِي يَدِهِ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً فَيَتَّبِعُونِي وَلَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَقْعُدُوا بَعْدِي

جانے کے وقت تھا کہ اس سے خون نکل رہا ہوگا۔اس کا رنگ خون کا رنگ ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد کی جان ہے اگر مؤمنوں پر دشوار نہ ہوتا تو میں اللہ کے راستہ میں لڑنے والے کسی لشکر سے پیچھے نہ رہتا لیکن میں اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ ان سب کو سواریاں عطا کرسکوں اور نہ وہ وسعت رکھتے ہیں کہ وہ میرے ساتھ جا سکیں اور ان کے دل میرے سے پیچھے رہ جانے سے خوش نہیں ہیں۔

٣٤٤...... وحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ أُحْيَا بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۳۴۴...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے اگر مؤمنین پر مشکل نہ ہوتی تو میں کسی لشکر سے پیچھے نہ رہتا۔باقی حدیث ان اسناد سے مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت کی ہے اضافہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ مجھے اللہ کے راستہ میں شہید کیا جائے پھر زندہ کیا جائے۔باقی حدیث ابوزرعہ کی حضرت ابوہریرہؓ کی روایت کردہ حدیث کی طرح ہے۔

٣٤٥...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَحْبَبْتُ أَنْ لَا أَتَخَلَّفَ خَلْفَ سَرِيَّةٍ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

۳۴۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اگر میری امت پر مشکل نہ ہوتا تو مجھے یہ بات پسند تھی کہ میں کسی بھی لشکر سے پیچھے نہ رہتا۔باقی حدیث مذکورہ روایت ہی کی مثل مروی ہے۔

٣٤٦...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَضَمَّنَ اللهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ إِلَى قَوْلِهِ مَا تَخَلَّفْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى۔

۳۴۶...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اللہ اس پر ضامن ہوتا ہے جو اسکے راستہ میں نکلا ہو سے آپ ﷺ کے قول: میں اللہ کے راستہ میں کسی لڑنے والے لشکر سے کبھی پیچھے نہ رہتا، تک۔

باب-۷۹ باب فضل الشّهادة في سبيل الله تعالیٰ
اللہ تعالیٰ کے راستہ میں شہادت کی فضیلت

۲۴۷...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ الاَحْمَرُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَحُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ لَهَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ يَسُرُّهَا اَنَّهَا تَرْجِعُ اِلَى الدُّنْيَا وَلا اَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا اِلا الشَّهِيدُ [1] فَاِنَّهُ يَتَمَنَّى اَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِي الدُّنْيَا لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ۔

۲۴۷...... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں جس کا اللہ کے ہاں اجر و ثواب ہو اور وہ دنیا کی طرف لوٹنے کو پسند کرتا ہو اور نہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس کا ہو جائے، سوائے شہید کے کہ وہ تمنا کرتا ہے کہ وہ دنیا میں واپس جائے، پھر قتل کیا جائے بوجہ اس کے جو اس نے شہادت کی فضیلت دیکھی۔

۲۴۸...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهُ مَا عَلَى الاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ غَيْرُ الشَّهِيدِ فَاِنَّهُ يَتَمَنَّى اَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ۔

۲۴۸...... حضرت انس بن مالکؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسا نہیں جس کو جنت میں داخل کر دیا جائے وہ اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اسے دنیا میں لوٹا دیا جائے اور اس کیلئے روئے زمین کی تمام چیزیں ہوں سوائے شہید کے کہ وہ تمنا کرتا ہے کہ اسے لوٹایا جائے پھر اسے دس مرتبہ قتل کیا جائے بوجہ اس کے جو اس نے عزت و کرامت (جنت میں اپنی) دیکھی۔

۲۴۹...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لا تَسْتَطِيعُونَهُ قَالَ فَاَعَادُوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَقُولُ لا تَسْتَطِيعُونَهُ وَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ [2] الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللهِ لا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَلا صَلاةٍ حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالٰى

۲۴۹...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے عرض کیا گیا: اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے کے برابر بھی کوئی عبادت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس عبادت کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ یہ سوال آپ ﷺ کے سامنے دو یا تین مرتبہ دہرایا گیا اور ہر مرتبہ کے جواب میں یہ فرمایا: تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے، اور تیسری مرتبہ فرمایا: اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا جہاد سے واپسی تک اس شخص کی طرح ہے جو روزہ دار، قیام کرنے والا اور اللہ کی آیات پر عمل کرنے والا ہو اور روزہ و نماز سے تھکنے والا نہ ہو۔

---

[1] فائدہ...... قولہ الا الشهيد...... الخ- شہید کو شہید کیوں کہا جاتا ہے اس کی مختلف توجیہات بیان کی ہیں: بعض نے کہا کہ چونکہ ان کی ارواح حاضر اور زندہ رہتی ہیں اس وجہ سے ان کو شہید کہا جاتا ہے، بعض نے کہا کہ یہ لوگ دوسری سابقہ اقوام پر شہادت دیں گے وغیرہ واللہ سبحانہ اعلم۔ (تکملہ)

[2] فائدہ...... قولہ كمثل الصائم القائم القانت...... الخ- اس جملہ سے اشارہ اس بات کی طرف کرنا مقصد ہے کہ اس شخص کے ہر فعل اور ہر حرکت پر ثواب ہی ثواب ہے۔ ان ذکر کردہ اشخاص کی طرح۔ (تکملہ)

۲۵۰..... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الاسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۳۵۰..... ان دو اسناد سے بھی یہی حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

۲۵۱..... حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلاَّمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلاَّمٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلاَّمٍ قَالَ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ مَا اُبَالِي اَنْ لا اَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الاِسْلامِ اِلا اَنْ اُسْقِيَ الْحَاجَّ وَقَالَ آخَرُ مَا اُبَالِي اَنْ لا اَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الاِسْلامِ اِلا اَنْ اَعْمُرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَقَالَ آخَرُ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ اَفْضَلُ مِمَّا قُلْتُمْ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ وَقَالَ لا تَرْفَعُوا اَصْوَاتَكُمْ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَلٰكِنْ اِذَا صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ دَخَلْتُ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فِيمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ (اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ) الْآيَةَ اِلَى آخِرِهَا

۳۵۱..... حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے منبر کے پاس تھا کہ ایک شخص نے کہا: مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ میں اسلام لانے کے بعد سوائے حاجیوں کو پانی پلانے کے کوئی عمل نہ کروں اور دوسرے نے کہا: مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ میں اسلام لانے کے بعد مسجد حرام کو آباد کرنے کے علاوہ کوئی عمل نہ کروں۔ تیسرے نے کہا: اللہ کے راستہ میں جہاد اس سے افضل ہے جو تم نے کہا۔ حضرت عمرؓ نے ان سب کو ڈانٹا اور کہا کہ اپنی آوازوں کو رسول اللہ ﷺ کے منبر کے پاس بلند نہ کرو۔ یہ جمعہ کا دن تھا لیکن جمعہ کی نماز ادا کرنے کے بعد آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر میں نے آپ ﷺ سے اس کا فتویٰ طلب کیا جس میں انہوں نے اختلاف کیا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی:

ترجمہ..... ''کیا تم حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کو آباد کرنے کو اس شخص کے عمل کے برابر قرار دیتے ہو جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لایا ہو اور اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہو''۔

۲۵۲..... وحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ اَخْبَرَنِي زَيْدٌ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلاَّمٍ قَالَ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اَبِي تَوْبَةَ۔

۳۵۲..... حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے منبر کے پاس تھا۔ باقی حدیث حضرت ابو توبہ کی روایت کردہ حدیث ہی کی مثل بیان فرمائی۔

باب-۸۰ باب فضل الغدوة والرّوحة في سبيل الله

اللہ عزوجل کے راستہ میں صبح یا شام کو نکلنے کی فضیلت

۲۵۳..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ

۳۵۳..... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ کے راستہ میں ایک صبح یا شام نکلنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے

مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔ ❶

بہتر ہے۔

۲۵٤..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَالْغَدْوَةُ يَغْدُوهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

۳۵۴..... حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
وہ صبح جسے بندہ اللہ کے راستہ میں (طلوع) کرے دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہے۔

۲۵۵..... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ غَدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا

۳۵۵..... حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
ایک صبح یا شام اللہ کے راستہ میں جانا دنیا ومافیہا سے افضل ہے۔

۲۵٦..... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا مِنْ أُمَّتِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَلَرَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

۳۵٦..... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اگر میری امت میں ایسے لوگ نہ ہوتے باقی حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح ہے اور اس روایت میں یہ اضافہ ہے: اللہ کے راستہ میں شام یا صبح کرنا دنیا و مافیها سے افضل ہے۔

۲۵۷..... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ وَإِسْحٰقَ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي أَيُّوبَ حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ الْمَعَافِرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَيُّوبَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَغَرَبَتْ

۳۵۷..... حضرت ابوایوبؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے راستہ میں صبح یا شام کرنا بہتر ہے ہر اس چیز سے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

۲۵۸..... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُهْزَاذَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ وَحَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ كُلُّ

۳۵۸..... اس سند سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث بعینہٖ مروی ہے کہ اللہ کے راستہ میں صبح یا شام کرنا بہتر ہے ہر اس چیز سے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

❶ فائدہ..... قوله خير من الدنيا و ما فيها..... الخ - حافظ ابن حجرؒ تحریر فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ "اگر کسی شخص کو پوری دنیا مل جائے اور وہ اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دے اس طرح کرنے سے اس کو جو ثواب ملے گا اس سے کہیں زیادہ بہتر عمل یہ ہے کہ ایک صبح یا ایک شام اللہ کی راہ میں لگا دی جائے"۔ واللہ اعلم

وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدَّثَنِي شُرَحْبِيلُ بْنُ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا أَيُّوبَ الأَنْصَارِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ سَوَاءً۔

باب-۸۱ باب بيان ما اعده الله تعالىٰ للمجاهد في الجنة من الدرجات

جنت میں مجاہد کیلئے اللہ تعالیٰ کے تیار کردہ درجات کے بیان میں

۳۵۹...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ أَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ وَأُخْرَى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ [1] مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

۳۵۹...... حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو سعید! جو اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے نبی ہونے پر راضی ہوا اس کیلئے جنت واجب ہو گئی۔ حضرت ابو سعیدؓ نے اس بات پر تعجب کیا تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ان کو دوبارہ شمار فرمائیں۔ آپ ﷺ نے (دوبارہ) ایسا کیا پھر فرمایا: ایک اور بات بھی ہے کہ اس کی وجہ سے بندے کے جنت میں سو درجات بلند ہوتے ہیں اور ہر دونوں درجات کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ عرض کیا اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے راستہ میں جہاد، اللہ کے راستہ میں جہاد۔

باب-۸۲ باب من قتل في سبيل الله كفرت خطاياه الا الدين

جسے اللہ کے راستہ میں قتل کیا جائے اسکے قرض کے سوا تمام گناہوں کے معاف ہونے کے بیان میں

۳۶۰...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالإِيمَانَ بِاللّٰهِ أَفْضَلُ الأَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تُكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

۳۶۰...... حضرت ابو قتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کے درمیان کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: اللہ کے راستہ میں جہاد اور اللہ پر ایمان لانا افضل الاعمال ہیں۔ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر میں اللہ کے راستہ میں قتل کیا جاؤں تو میرے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ اس بارے میں آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: ہاں! اگر تو اللہ کے راستہ میں قتل کیا جائے اور تو صبر کرنے والا (ثابت قدم) ثواب کی نیت رکھنے والا اور پیٹھ

---

[1] فائدہ...... قوله ما بين كل درجتين كما بين السماء والارض...... الخ- بظاہر اس حدیث کے اس جملہ سے ایک مثال دینی مقصود ہے تا کہ بندوں کو سمجھایا جا سکے ورنہ در حقیقت اللہ رب العزت اس سے کہیں زیادہ عطاء فرمانے والے ہیں۔ (تکملہ)

وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللهِ اَتُكَفَّرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ اِلا الدَّيْنَ [1] فَاِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام قَالَ لِي ذٰلِكَ

پھیرے بغیر دشمن کی طرف متوجہ ہونے والا ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے کیا کہا تھا؟ اس نے کہا: میں نے کہا تھا کہ اگر میں اللہ کے راستہ میں قتل (شہید) کیا جاؤں تو کیا میرے گناہ مجھ سے دور ہو جائیں گے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں! اس حال میں کہ تو صبر کرنے والا، ثواب کی نیت رکھنے والا اور پیٹھ پھیرے بغیر دشمن کی طرف متوجہ رہنے والا ہو تو سوائے قرض کے (سب گناہ معاف ہو جائیں گے) کیونکہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے یہی کہا ہے۔

۳۶۱..... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللهِ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ

۳۶۱..... حضرت عبد اللہ بن ابی قتادہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی، مجھے بتائیں اگر میں اللہ کے راستہ میں قتل کیا جاؤں۔ باقی حدیث حضرت لیث کی روایت کردہ حدیث ہی کی مثل بیان فرمائی۔

۳۶۲..... وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَزِيدُ اَحَدُهُمَا عَلَى صَاحِبِهِ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ ضَرَبْتُ بِسَيْفِي بِمَعْنَى حَدِيثِ الْمَقْبُرِيِّ۔

۳۶۲..... حضرت عبد اللہ بن ابی قتادہؓ اپنے والد کے واسطہ سے نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ منبر پر تھے۔ اس نے عرض کیا: اگر مجھے میری تلوار سے مارا جائے تو آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں؟ باقی حدیث حضرت مقبریؒ کی روایت کردہ حدیث ہی کی مثل مروی ہے۔

۳۶۳..... حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى بْنِ صَالِحٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عَيَّاشٍ وَهُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ۔

۳۶۳..... حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

شہید سے سوائے قرض کے سب گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

---

[1] فائدہ..... قوله الا الدين..... الخ- اس جملہ سے تنبیہ کر دی مسلمانوں کو کہ تم جتنا بڑے سے بڑا عمل کر لو وہ تمام گناہوں کو تو ختم کر سکتا ہے لیکن حقوق العباد کا معاملہ اس سے ختم نہیں ہوگا، اس کے لئے ضروری ہے کہ تم ادا کرو یا معاف کراؤ۔ اس سے پتہ چلا کہ بندے کے حقوق کتنے زیادہ اہم ہیں۔ (تکملہ)

٣٦٤......وحدَّثني زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي اَيُّوبَ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْقَتْلُ فِي سَبِيلِ اللهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَيْءٍ اِلا الدَّيْنَ۔

۳۶۴......حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اللہ کے راستہ میں قتل ہونا سوائے قرض کے سب گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔

باب-۸۳ باب بيان ان ارواح الشهداء في الجنة وانهم احياءٌ عند ربهم يرزقون

شہداء کی روحوں کے جنت میں ہونے اور شہداء کے زندہ ہونے اور اپنے رب سے رزق دیئے جانے کے بیان میں

٣٦٥......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ كِلاهُمَا عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ جَمِيعًا عَنِ الاَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ قَالا حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَاَلْنَا عَبْدَ اللهِ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ ﴿وَلا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ قَالَ اَمَا اِنَّا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَرْوَاحُهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَاْوِي اِلٰى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ فَاطَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ اطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُونَ شَيْئًا قَالُوا اَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِي وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوا مِنْ اَنْ يُسْاَلُوا قَالُوا يَا رَبِّ نُرِيدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِي اَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى[1] فَلَمَّا رَاٰى اَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوا۔

۳۶۵......حضرت مسروقؒ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت عبداللہؓ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا:
ترجمہ......"جنہیں اللہ کے راستہ میں قتل کیا جائے انہیں مردہ گمان نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں، اپنے رب کے پاس سے رزق دیئے جاتے ہیں۔" تو انہوں نے کہا: ہم نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی روحیں سرسبز پرندوں کے جوف میں ہوتی ہیں۔ ان کیلئے ایسی قندیلیں ہیں جو عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی ہیں اور وہ روحیں جنت میں پھرتی رہتی ہیں، جہاں چاہیں۔ پھر انہی قندیلوں میں واپس آجاتی ہیں۔ ان کا رب ان کی طرف مطلع ہو کر فرماتا ہے: تمہیں کسی چیز کی خواہش ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں ہم کس چیز کی خواہش کریں حالانکہ ہم جہاں چاہتے ہیں جنت میں پھرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے اس طرح تین مرتبہ فرماتا ہے۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ انہیں کوئی چیز مانگے بغیر نہیں چھوڑا جائے گا تو وہ عرض کرتے ہیں کہ آپ ہماری روحیں ہمارے جسموں میں لوٹا دیں۔ یہاں تک کہ ہم تیرے راستہ میں دوسری مرتبہ قتل کیے جائیں۔ جب اللہ دیکھتا ہے کہ انہیں اب کوئی ضرورت نہیں تو انہیں چھوڑ دیا جاتا ہے۔

---

[1] فائدہ...... قوله فلما رأى ان ليس لهم حاجة تركوا...... الخ- علماء فرماتے ہیں ان سے سوال کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جب وہ اپنی اس خواہش کا اظہار کریں گے تو اگرچہ ان کی یہ خواہش پوری نہ ہو گی لیکن اس کی وجہ سے جو ثواب اس عمل پر ملتا وہ دے دیا جائے گا اور یہ اسلئے بھی تاکہ ان کا مزید اکرام کیا جا سکے انکے سابقہ عمل پر۔ (تکملہ)

باب-۸۴ باب فضل الجهاد والرّباط

جہاد کرنے اور پہرہ دینے کی فضیلت

۳۶۶.....حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ فَقَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ قَالَ ثُمَّ[1] مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ اللهَ رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ۔

۳۶۶.....حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: لوگوں میں سے کون سا آدمی افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:
وہ مؤمن جو پہاڑ کی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں رہ کر اللہ کی عبادت کرتا ہو اور لوگوں کو اپنی برائی سے محفوظ رکھتا ہو۔

۳۶۷.....حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ

۳۶۷.....حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ مؤمن جو اپنی جان اور اپنے مال سے اللہ کے راستہ میں جہاد کرتا ہو۔ اس نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یکسو ہو کر پہاڑ کی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں اپنے رب کی عبادت کرتا ہو اور لوگوں کو اپنی برائی سے محفوظ رکھتا ہو۔

۳۶۸.....وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فَقَالَ وَرَجُلٌ فِي شِعْبٍ وَلَمْ يَقُلْ ثُمَّ رَجُلٌ۔

۳۶۸.....اس سند سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث مروی ہے لیکن اس میں رَجُلٌ فِیْ شِعْبٍ ہے ثُمَّ رَجُلٌ نہیں کہا۔

۳۶۹.....حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ بَعْجَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ

۳۶۹.....حضرت ابو ہریرہؓ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں میں بہترین زندگی اس شخص کی ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام تھامے اس کی پشت پر اللہ کے راستہ میں اڑا جا رہا ہو۔ جب وہ دشمن کی آواز سنے یا خوف محسوس کرے تو اسی طرف اڑ جائے۔ قتل اور

---

[1] فائدہ.....قوله من قال مؤمن فی شعب..... الخ- درحقیقت یہاں مقصد یہ نہیں کہ پہاڑ کی گھاٹی میں رہ کر نفلی عبادات کرتا رہے تو وہ افضل مؤمن ہے بلکہ اسکے ساتھ ساتھ ضروری ہے کہ اپنی فرض اور واجب عبادات واحکامات کو بجالائے تب یہ افضل مؤمن ہے۔ (تکملہ)
نیز اس حدیث سے یہ بھی پتہ چلا کہ لوگوں سے اختلاط ختم کر کے تنہائی اختیار کر لینا پسندیدہ ہے لیکن رہبانیت اختیار کرنے سے شریعت نے منع کیا ہے اور ان میں فرق یہ ہے کہ رہبانیت کے اندر آدمی اپنے نفس کے حقوق اور اپنے سے متعلق بندوں کے حقوق ادا نہیں کرتا جو کہ ممنوع ہے لیکن اگر تنہائی کے ساتھ ان حقوق کو ادا کر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ پسندیدہ ہے۔

يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً اَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهُ اَوْ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ فِي رَاْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِي خَيْرٍ

موت کو تلاش کرتے ہوئے یا اس شخص کی زندگی بہتر ہے جو چند بکریاں لے کر پہاڑ کی ان چوٹیوں میں سے کسی چوٹی پر یا ان وادیوں میں سے کسی وادی میں رہتا ہو۔ نماز قائم کرتا ہو، زکوٰۃ ادا کرتا ہو اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہو یہاں تک کہ اسے اسی حال میں موت آجائے اور سوائے خیر کے لوگوں کے کسی معاملہ میں نہ پڑتا ہو۔

۲۷۰...... وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ وَيَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِي حَازِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرٍ وَقَالَ فِي شِعْبَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشِّعَابِ خِلَافَ رِوَايَةِ يَحْيٰى

۳۷۰...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے اور ایک روایت میں مِنْ هٰذِهِ الشِّعَابِ کے الفاظ مروی ہیں۔

۲۷۱...... وحَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ اَبِي حَازِمٍ عَنْ بَعْجَةَ وَقَالَ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ۔

۳۷۱...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ روایت کی طرح حدیث روایت کرتے ہیں لیکن اس میں فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ کے الفاظ ہیں۔ (معنی و مفہوم بعینہ وہی ہے۔)

باب-۸۵ باب بيان الرجلين يقتل احدهما الآخر يدخلان الجنة

ان دو آدمیوں کے بیان میں جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرے لیکن دونوں جنت میں داخل ہوں گے

۲۷۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ [1] يَضْحَكُ اللهُ اِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ فَقَالُوا كَيْفَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيُسْتَشْهَدُ ثُمَّ يَتُوبُ اللهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْلِمُ فَيُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَيُسْتَشْهَدُ

۳۷۲...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کی طرف دیکھ کر ہنستا ہے کہ ان میں سے ایک آدمی دوسرے کو قتل کرے اور دونوں جنت میں داخل ہو جائیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ آدمی اللہ کے راستہ میں جہاد کرتا ہوا شہید ہو جائے پھر اللہ تعالیٰ قاتل کی طرف رجوع کرے اور وہ اسلام قبول کر کے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتا ہوا شہید ہو جائے (جیسے حضرت حمزہ اور حضرت وحشیؓ)۔

---

[1] فائدہ...... قوله يضحك الله الى رجلين...... الخ- یہاں معروف ضحک تو اللہ رب العزت سے ممتنع ہے، اصل بات تو یہ ہے کہ آدمی اس میں توقف رکھے، اور ایک مطلب یہ ہے کہ اللہ رب العزت اس کو اجرِ جزیل عطاء فرمائے گا۔ (تکملہ)

۴۷۳ــــوحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۴۷۳ــــاس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

۴۷۴ــــحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَضْحَكُ اللهُ لِرَجُلَيْنِ يَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَالُوا كَيْفَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ يُقْتَلُ هٰذَا فَيَلِجُ الْجَنَّةَ ثُمَّ يَتُوبُ اللهُ عَلَى الْآخَرِ فَيَهْدِيهِ اِلَى الاِسْلَامِ ثُمَّ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُسْتَشْهَدُ

۴۷۴ــــحضرت ابو ہریرہؓ سے مروی احادیث میں سے (ایک یہ) ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کی وجہ سے ہنستا ہے کہ ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کردے اور دونوں جنت میں داخل ہو جائیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ کیسے ممکن ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شہید کیا گیا، اس لئے جنت میں داخل ہوگا پھر اللہ دوسرے پر رحمت فرمائے گا اور اسے اسلام کی ہدایت عطا فرمائے گا پھر وہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرتا ہوا شہید کردیا جائے۔

باب-۸۶　باب من قتل كافرًا ثم سَدَّدَ

جس نے کافر کو قتل کیا اس کو جہنم سے روک دیئے جانے کے بیان میں

۴۷۵ــــحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ اَبَدًا۔

۴۷۵ــــحضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کافر اور اسے قتل کرنے والا مسلمان کبھی جہنم میں اکٹھے نہ ہوں گے۔

۴۷۶ــــحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحٰقَ الْفَزَارِيُّ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ [1] اجْتِمَاعًا يَضُرُّ اَحَدُهُمَا الْآخَرَ قِيلَ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مُؤْمِنٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ۔

۴۷۶ــــحضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخ میں دو آدمیوں کا اجتماع اس طرح نہ ہوگا کہ ان میں سے ایک دوسرے کو کوئی نقصان پہنچا سکے عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا: وہ مؤمن جس نے کافر کو قتل کیا پھر اعمال خیر پر کاربند رہا۔

---

[1] فائدہ......قوله اجتماعاً يضر احدهما الاخر...... الخ- بتلانا اس حدیث سے یہ ہے کہ وہ دونوں اکٹھے جہنم میں ہوسکتے ہیں مگر معاملہ یہ ہے کہ اگر ایک ساتھ جہنم میں رہیں تو وہ شخص جو کہ کافر ہے اس مسلمان کو طعنے دے گا۔ تو اللہ تعالیٰ ان طعنوں سے بھی مسلمان کی حفاظت فرمائے گا اور اس کو کسی علیحدہ جگہ پر رکھیں گے تاکہ اکٹھے ہونے سے جس ضرر کا اندیشہ تھا وہ بھی ختم ہو جائے۔ واللہ اعلم (تکملہ)

باب-۸۷ باب فضل الصّدقة في سبيل الله وتضعيفها

اللہ کے راستہ میں صدقہ کرنے کی فضیلت

۳۷۷ــــ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ الاَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فَقَالَ هٰذِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ

۳۷۷ــــ حضرت ابو مسعود انصاریؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی ایک اونٹنی لے کر آیا جس کو مہار ڈالی ہوئی تھی۔ عرض کیا یہ اللہ کے راستہ میں (صدقہ) ہے۔ تو اسے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرے پاس قیامت کے دن اس کے بدلہ سات سو اونٹنیاں ہوں گی جن کی مہار ڈالی ہوئی ہوگی۔

۳۷۸ــــ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنِ الاَعْمَشِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ۔

۳۷۸ــــ اس سند سے بھی مذکورہ بالا روایت ہی کی مثل حدیث روایت کی گئی ہے۔

باب-۸۸ باب فضل اعانة الغازي في سبيل الله بمركوبٍ وغيره وخلافته في اهله بخيرٍ

مجاہدین کی سواری وغیرہ سے امداد کرنا

۳۷۹ــــ وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ الاَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اِنِّي اُبْدِعَ بِي فَاحْمِلْنِي فَقَالَ مَا عِنْدِي فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ اَنَا اَدُلُّهُ عَلٰى مَنْ يَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهِ

۳۷۹ــــ حضرت ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے پاس آکر عرض کیا: میری سواری ہلاک ہوگئی ہے آپ ﷺ مجھے (کسی سواری پر) سوار کر دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس تو کوئی سواری نہیں ہے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اس کی اس آدمی کی طرف راہنمائی کرتا ہوں جو اسے سواری دے دے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جس آدمی نے کسی کی نیکی پر راہنمائی کی تو اس کیلئے بھی اس عمل کرنے والے کی مثل اجر و ثواب ہوگا۔

۳۸۰ــــ وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الاَعْمَشِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ۔

۳۸۰ــــ ان دونوں اسناد سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث مبارکہ بعینہٖ روایت کی گئی ہے۔

۳۸۱ــــ وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ

۳۸۱ــــ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ بنی اسلم کے ایک

حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ فَتًى مِنْ اَسْلَمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّي أُرِيدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِي مَا اَتَجَهَّزُ قَالَ ائْتِ فُلَانًا فَإِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ اَعْطِنِي الَّذِي تَجَهَّزْتَ بِهِ قَالَ يَا فُلَانَةُ اَعْطِيهِ الَّذِي تَجَهَّزْتُ بِهِ وَلَا تَحْبِسِي عَنْهُ شَيْئًا فَوَاللهِ لَا تَحْبِسِي مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكَ لَكِ فِيهِ۔

نوجوان نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں لیکن میرے پاس سامان جہاد نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: فلاں کے پاس جاؤ کیونکہ اس نے سامان جہاد تیار کیا تھا لیکن وہ بیمار ہو گیا ہے۔ اس نے اس آدمی کے پاس جاکر کہا: رسول اللہ ﷺ آپ کو سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تم اپنا تیار شدہ سامان مجھے عطا کردو؟

اس نے کہا، اے فلانی! اسے وہ سامان عطا کردے، جو میں نے تیار کیا تھا اور اس میں سے کسی چیز کو بھی نہ رکھنا۔ اللہ کی قسم! اس میں سے کوئی چیز بچا کر نہ رکھنا کیونکہ اس میں تیرے لئے برکت نہ ہوگی۔

۳۸۲...... وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ و قَالَ سَعِيدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِي اَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا۔

۳۸۲...... حضرت زید بن خالد جہنیؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس نے اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے (مجاہد) کو سامان تیار کر کے دیا تو اس نے بھی جہاد کیا اور جس نے اس مجاہد کے بعد اس کے اہل و عیال کے ساتھ بھلائی کی تو اس نے بھی جہاد کیا۔

۳۸۳...... حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي اَهْلِهِ فَقَدْ غَزَا۔

۳۸۳...... حضرت زید بن خالدؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس نے کسی مجاہد کیلئے سامان (جہاد) تیار کیا تو اس نے (بھی) جہاد کیا اور جو شخص مجاہد کے پیچھے اس کے اہل و عیال میں رہا (یعنی ان کی دیکھ بھال کی) تو اس نے بھی جہاد کیا۔

۳۸۴...... وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا اِلَى بَنِي لَحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَالَ لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا وَالْاَجْرُ بَيْنَهُمَا

۳۸۴...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بنو لحیان کی طرف بھیجا (جو کہ ہذیل کا ایک قبیلہ ہے) تو ارشاد فرمایا:

ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جہاد کیلئے جائے اور ثواب دونوں کیلئے برابر ہوگا۔

۳۸۵...... وحَدَّثَنِيهِ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيٰى حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ بَعَثَ بَعْثًا بِمَعْنَاهُ

۳۸۵...... حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا۔ باقی حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح ہے۔

۳۸۶...... وحَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيٰى بِهٰذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۳۸۶...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ روایت کی طرح روایت کی گئی ہے۔

۳۸۷...... وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ إِلٰى بَنِي لَحْيَانَ لِيَخْرُجْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ أَيُّكُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ بِخَيْرٍ كَانَ لَهُ مِثْلُ نِصْفِ أَجْرِ الْخَارِجِ۔

۳۸۷...... حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو لحیان کی طرف ایک لشکر روانہ کیا تو فرمایا: ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جائے پھر گھر پر رہنے والوں سے فرمایا: تم میں سے جو شخص اللہ کے راستہ میں جانے والے کے اہل و عیال اور مال کی نگرانی بھلائی کے ساتھ کرے گا تو اس کیلئے جہاد میں جانے والے سے آدھا ثواب ہوگا۔

باب-۸۹ باب حُرمة نسله المُجاهدين واثم من خانهُم فيهنّ

مجاہدین کی عورتوں کی عزت اور جو ان میں خیانت کرے اس کے گناہ کے بیان میں

۳۸۸...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهِمْ إِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ

۳۸۸...... حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجاہدین کی عورتوں کی حرمت و عزت گھروں میں رہنے والوں کیلئے ایسی ہے جیسے ان کی ماؤں کی عزت ہے۔ کوئی آدمی گھر میں رہنے والوں میں سے ایسا نہیں جو مجاہدین کے کسی آدمی کے گھر میں اس کے بعد نگرانی کرنے والا ہو پھر ان میں خیانت کا مرتکب ہو کہ اسے قیامت کے دن کھڑا نہ کیا جائے پھر وہ مجاہد اس کے اعمال میں سے جو چاہے گا لے لے گا، اب تمہارا کیا خیال ہے (کہ وہ کون کون سی نیکی لے لے گا۔) [1]

[1] مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مجاہدین کے اہل و عیال خصوصاً ان کی ازواج سے بے حرمتی کا ارتکاب کرنے والوں سے سخت باز پرس فرمائے گا۔ نوویؒ نے فرمایا کہ: اگر کوئی مجاہد اپنے پیچھے کسی شخص کو گھر والوں کی نگرانی اور دیگر حوائج کی تکمیل کیلئے چھوڑ کر گیا اور اس شخص نے مجاہد کی عزت کا خیال نہ کیا، اس کے اہل میں خیانت کا مرتکب ہوا، بدنیتی کی یا ان کے ساتھ اس نیت سے حسن سلوک کیا کہ وہ اس کیطرف راغب ہو جائیں یا یہ ان کو بہکادے تو اللہ تعالیٰ قیامت میں مجاہد کو اس کے اعمال حسنہ کے لینے کا اختیار عطا فرمائے گا۔ (اور اسے جہنم کا ایندھن بنادیا جائے گا)۔

۳۸۹...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ

۳۸۹...... حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: باقی حدیث اسی طرح ہے۔

۳۹۰...... وحَدَّثَنَاه سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَعْنَبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ بِهَذَا الإِسْنَادِ فَقَالَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ فَمَا ظَنُّكُمْ۔

۳۹۰...... اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے اس میں اضافہ ہے کہ مجاہد سے کہا جائے گا اس کی نیکیوں میں سے جو تم چاہو لے لو پھر رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے۔

باب-۹۰　باب سقـــــوط فـرض الجهاد عن المعـــــذورين

معذوروں سے جہاد کی فرضیت کے ساقط ہونے کے بیان میں

۳۹۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ أَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ يَقُولُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ (لا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ) وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَيْدًا فَجَاءَ بِكَتِفٍ يَكْتُبُهَا فَشَكَا إِلَيْهِ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ ضَرَارَتَهُ فَنَزَلَتْ (لا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ) قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي هَذِهِ الْآيَةِ (لا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ) بِمِثْلِ حَدِيثِ الْبَرَاءِ و قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِي رِوَايَتِهِ سَعْدُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ۔

۳۹۱...... حضرت ابو اسحٰقؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت براءؓ کو فرماتے ہوئے سنا، وہ اس آیت مبارکہ، ﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ﴾ کے بارے میں ارشاد فرمارہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زیدؓ کو حکم دیا تو وہ ایک شانہ کی ہڈی لے آئے اور اس پر یہ آیت مبارکہ لکھ دی تو حضرت ابن ام مکتومؓ نے آپ ﷺ سے اپنے نابینا ہونے کی شکایت کی تو ﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾ آیت نازل ہوئی۔ آگے اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔

۳۹۲...... وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (لا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ) كَلَّمَهُ

۳۹۲...... حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ جب آیت ﴿لَا يَسْتَوِي الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ نازل ہوئی تو آپ ﷺ سے ابن ام مکتوم نے کچھ گفتگو کی تو ﴿غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ﴾ (ماسوا معذوروں کے) نازل ہوئی۔ [1]

[1] یہ حدیث حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، یہ دونوں باپ بیٹے صحابیت کے شرف سے بہرہ ور ہوئے۔ حضرت براءؓ کم سنی کی بناء پر غزوۂ بدر میں شریک نہ ہوئے تھے، البتہ اس کے بعد چوبیس غزوات میں شریک ہوئے۔ ایک قول کے مطابق مشہور تاریخی شہر "رَی" کے فاتح بھی یہی ہیں۔ بقول ابن حبان ۷۲ھ میں انتقال فرمایا۔ رضی اللہ عنـــہ وارضـــاہ
قرآن کریم کے اس ارشاد "غیر اولی الضرر" اور احادیث بالا کی بناء پر معذورین پر جہاد کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔

ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَنَزَلَتْ (غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ) ـ

باب-۹۱ بَاب ثُبُوتِ الْجَنَّةِ لِلشَّهِيدِ

شہید کیلئے جنت کے ثبوت کے بیان میں

۲۹۳......حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ أَيْنَ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ قُتِلْتُ قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ وَفِي حَدِيثِ سُوَيْدٍ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ ـ

۲۹۳......حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر میں قتل کر دیا جاؤں تو میں کہاں ہوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں۔ تو اس نے اپنے ہاتھ میں موجود کھجور پھینکی پھر لڑنا شروع کیا یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا اور سویدؒ کی روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے احد کے دن یہ پوچھا تھا۔

۲۹۴......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّبِيتِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ الْمِصِّيصِيُّ حَدَّثَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّبِيتِ قَبِيلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَمِلَ هَذَا يَسِيرًا وَأُجِرَ كَثِيرًا ـ

۲۹۴......حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ انصار کے قبیلہ بنو نبیت کے آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک آپ ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں پھر میدان (کارزار) میں بڑھا اور لڑنا شروع کر دیا یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس آدمی نے عمل کم کیا اور ثواب زیادہ دیا گیا۔

۲۹۵......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ أَبِي النَّضْرِ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بُسَيْسَةَ عَيْنًا يَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِيرُ أَبِي سُفْيَانَ فَجَاءَ وَمَا فِي الْبَيْتِ أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ لَا أَدْرِي مَا اسْتَثْنَى بَعْضَ نِسَائِهِ قَالَ فَحَدَّثَهُ الْحَدِيثَ قَالَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتَكَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ لَنَا طَلِبَةً فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا فَلْيَرْكَبْ مَعَنَا فَجَعَلَ رِجَالٌ يَسْتَأْذِنُونَهُ فِي ظُهْرَانِهِمْ فِي عُلْوِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَا

۲۹۵......حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بُسیسہؓ کو جاسوس بنا کر بھیجا تا کہ وہ دیکھے کہ ابوسفیان کا قافلہ کیا کرتا ہے۔ پس جب وہ واپس آیا تو میرے اور رسول اللہ ﷺ کے سوا کوئی بھی گھر میں نہ تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ حضرت انسؓ نے آپ ﷺ کی ازواجؓ میں سے بعض کا استثنیٰ کیا تھا یا نہیں۔ پس اس نے آکر ساری بات آپ ﷺ سے بیان کی تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: بے شک ہمیں ایک چیز کی ضرورت ہے۔ پس جس کے پاس اپنی سواری ہو تو وہ ہمارے ساتھ سوار ہو کر چلے۔ پس لوگ مدینہ کی بلندی سے ہی آپ ﷺ سے اپنی سواریوں کو پیش کرنے کی اجازت طلب کرنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! صرف وہی ساتھ چلیں جن کے پاس سواریاں موجود ہوں۔ پس رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہؓ چلے یہاں تک کہ

اِلا مَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاَصْحَابُهُ حَتّٰى سَبَقُوا الْمُشْرِكِيْنَ اِلٰى بَدْرٍ وَجَاءَ الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا يُقَدِّمَنَّ اَحَدٌ مِنْكُمْ اِلٰى شَيْءٍ حَتّٰى اَكُوْنَ اَنَا دُوْنَهُ فَدَنَا الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قُوْمُوْا اِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ قَالَ يَقُوْلُ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْاَنْصَارِيُّ يَا رَسُوْلَ اللهِ جَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمٰوَاتُ وَالْاَرْضُ قَالَ نَعَمْ قَالَ بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ قَالَ لَا وَاللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِلا رَجَاءَةَ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِهَا قَالَ فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِهَا فَاَخْرَجَ تَمَرَاتٍ مِنْ قَرَنِهٖ فَجَعَلَ يَاْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ لَئِنْ اَنَا حَيِيْتُ حَتّٰى اٰكُلَ تَمَرَاتِيْ هٰذِهٖ اِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيْلَةٌ قَالَ فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ۔

مشرکین سے پہلے ہی مقام بدر پر پہنچ گئے۔ جب مشرک آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی اس وقت تک پیش قدمی نہ کرے جب تک میں نہ آگے بڑھوں۔ پس جب مشرکین قریب آگئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس جنت کی طرف بڑھو جس کی چوڑائی آسمان و زمین کے برابر ہے۔ عمیر بن حمام انصاریؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جنت کی چوڑائی آسمان و زمین کی چوڑائی کے برابر ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اس نے کہا: واہ واہ! تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تجھے اس کلمۂ تحسین کہنے پر کس چیز نے ابھارا ہے؟ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے یہ کلمۂ تحسین جنت والوں میں ہونے کی امید میں کہا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اہل جنت میں سے ہے تو عمیر نے اپنے تھیلے سے کچھ کھجوریں نکال کر انہیں کھانا شروع کیا۔ پھر کہا: اگر میں ان کھجوروں کے کھانے تک زندہ رہا تو یہ بہت لمبی زندگی ہوگی۔ پھر انہوں نے اپنے پاس موجود کھجوروں کو پھینک دیا۔ پھر کافروں سے لڑتے ہوئے شہید کردیئے گئے۔ ❶

۳۹۶..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا وَ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ وَهُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ يَا اَبَا مُوْسٰى اَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَقْرَاُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهٖ فَاَلْقَاهُ ثُمَّ مَشٰى بِسَيْفِهٖ اِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهٖ حَتّٰى قُتِلَ۔

۳۹۶..... حضرت عبداللہ بن قیسؓ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ (ابو موسیٰ اشعری) سے دشمن کے مقابلہ کے وقت سنا، وہ فرمارہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جنت کے دروازے تلواروں کے سائے کے نیچے ہیں۔ یہ سن کر ایک خستہ حال آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: اے ابو موسیٰ! کیا تم نے خود رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! تو وہ آدمی اپنے ساتھیوں کے پاس لوٹا اور انہیں کہا: میں تم کو سلام کرتا ہوں۔ پھر اس نے اپنی تلوار کی میان کو توڑ کر پھینک دیا، پھر اپنی تلوار لے کر دشمن کی طرف چلا اور لڑتے ہوئے شہید ہوگیا۔

۳۹۷..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ

۳۹۷..... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: آپ ﷺ ہمارے ساتھ چند

❶ فائدہ..... حضرات صحابۂ کرامؓ کا جذبۂ شہادت اور شوق جہاد ان احادیث سے بالکل ظاہر ہے کہ چند کھجور کے دانے بھی کھانا گوارا نہ کیا اور اسے شہادت کے راہ میں طویل زندگی تصور کیا۔

نَاسٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا اَنِ ابْعَثْ مَعَنَا رِجَالًا يُعَلِّمُونَا الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ سَبْعِينَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ فِيهِمْ خَالِي حَرَامٌ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَدَارَسُونَ بِاللَّيْلِ يَتَعَلَّمُونَ وَكَانُوا بِالنَّهَارِ يَجِيئُونَ بِالْمَاءِ فَيَضَعُونَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَيَحْتَطِبُونَ فَيَبِيعُونَهُ وَيَشْتَرُونَ بِهِ الطَّعَامَ لِاَهْلِ الصُّفَّةِ وَلِلْفُقَرَاءِ فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ اِلَيْهِمْ فَعَرَضُوا لَهُمْ فَقَتَلُوهُمْ قَبْلَ اَنْ يَبْلُغُوا الْمَكَانَ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ وَرَضِيتَ عَنَّا قَالَ وَاَتَى رَجُلٌ حَرَامًا خَالَ اَنَسٍ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ بِرُمْحٍ حَتّٰى اَنْفَذَهُ فَقَالَ حَرَامٌ فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِاَصْحَابِهِ اِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوا وَاِنَّهُمْ قَالُوا اللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَضِينَا عَنْكَ وَرَضِيتَ عَنَّا۔

آدمی بھیج دیں جو ہمیں قرآن وسنت کی تعلیم دیں۔ تو آپ نے ان کے ساتھ انصار میں سے ستّر آدمی بھیج دیئے۔ جنہیں قراء کہا جاتا تھا اور ان میں میرے ماموں حضرت حرام بھی تھے۔ وہ قرآن پڑھتے تھے اور رات کو درس و تدریس اور تعلیم و تعلم میں مشغول رہتے تھے اور دن کے وقت پانی لاکر مسجد میں ڈالتے تھے اور جنگل سے لکڑیاں لاکر انہیں فروخت کر دیتے اور اس سے اہل صفہ اور فقراء کیلئے کھانے کی چیزیں خریدتے تھے تو نبی کریم ﷺ نے انہیں کفار کی طرف بھیج دیا اور انہیں منزل مقصود تک پہنچنے سے پہلے ہی کفار نے حملہ کر کے شہید کر دیا تو انہوں نے کہا: اے اللہ! ہمارا یہ پیغام ہمارے پیغمبر ﷺ تک پہنچادے کہ ہم تجھ سے ملاقات کر چکے ہیں اور ہم تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہو چکا ہے۔ اسی دوران ایک آدمی نے آکر حضرت انسؓ کے ماموں حضرت حرامؓ کے پیچھے سے اس طرح نیزہ مارا کہ وہ آرپار ہو گیا تو حرامؓ نے کہا: رب کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا: بے شک تمہارے بھائیوں کو قتل کر دیا گیا ہے اور بے شک انہوں نے یہ کہا ہے: اے اللہ! ہماری طرف سے یہ پیغام ہمارے پیغمبر ﷺ تک پہنچادے کہ ہم تجھ سے ملاقات کر چکے ہیں اور ہم تجھ سے راضی ہو چکے ہیں اور تو ہم سے راضی ہو چکا ہے۔ [1]

۳۹۸...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ اَنَسٌ عَمِّي الَّذِي سُمِّيتُ بِهِ لَمْ يَشْهَدْ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بَدْرًا قَالَ فَشَقَّ عَلَيْهِ قَالَ اَوَّلُ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غُيِّبْتُ عَنْهُ وَاِنْ اَرَانِيَ اللّٰهُ مَشْهَدًا فِيمَا بَعْدُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَيَرَانِي اللّٰهُ مَا اَصْنَعُ قَالَ فَهَابَ اَنْ يَقُولَ غَيْرَهَا قَالَ فَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ فَاسْتَقْبَلَ

۳۹۸...... حضرت ثابتؒ سے مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میرے اس چچا نے کہا جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے جس کا انہیں بہت افسوس تھا کہ یہ وہ معرکہ تھا کہ جس میں رسول اللہ ﷺ تو شریک تھے لیکن میں غیر حاضر تھا۔ ہاں! اگر مجھے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی ہمراہی میں کوئی معرکہ دکھایا تو اللہ دیکھ لے گا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ تو وہ اس کے علاوہ کوئی کلمات کہنے سے ڈرے۔ پس وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ

[1] فائدہ...... یہ تاریخ اسلام کا ایک انتہائی دردناک واقعہ ہے، جو لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تھے یہ قبیلہ رعل، ذکوان، عصیہ، اور بنو لحیان کے تھے۔ یہ واقعہ بئر معونہ کا نام سے تاریخ میں مشہور ہے۔ ابن اسحاقؒ نے مغازی میں یہ واقعہ نہایت تفصیل سے بیان کیا ہے۔ اس سے جہاں صحابہؓ کی مظلومانہ شہادت کا المناک واقعہ معلوم ہوتا ہے وہیں ان حضرات کا شہادت کی زندگی کو کامیابی سے تعبیر کرنا بھی معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ "فزت و رب الكعبة" انتہائی شوق شہادت کو بیان کر رہا ہے۔ ان قبائل کی بد عہدی اور ظلم کی بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک فجر کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھی تھی۔

سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ لَهُ اَنَسٌ يَا اَبَا عَمْرٍو اَيْنَ فَقَالَ وَاهًا لِرِيحِ الْجَنَّةِ اَجِدُهُ دُونَ اُحُدٍ قَالَ فَقَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ قَالَ فَوُجِدَ فِي جَسَدِهٖ بِضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ قَالَ فَقَالَتْ اُخْتُهُ عَمَّتِيَ الرُّبَيِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ فَمَا عَرَفْتُ اَخِي اِلَّا بِبَنَانِهٖ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ (رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا) قَالَ فَكَانُوا يُرَوْنَ اَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي اَصْحَابِهٖ۔

احد میں شریک ہوئے تو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: اے ابو عمرو! کہاں جا رہے ہو؟ مجھے تو احد کی طرف سے جنت کی خوشبو آ رہی ہے۔ پھر وہ کفار سے لڑے یہاں تک کہ شہید ہو گئے اور ان کے جسم میں نیزوں اور تیروں کے اسّی سے زیادہ زخم پائے گئے اور ان کی بہن، میری پھوپھی ربیع بنت نضر نے کہا کہ میں اپنے بھائی کو صرف ان کے پوروں سے ہی پہچان سکی۔ اس موقعہ پر یہ آیت نازل ہوئی۔ "مسلمانوں میں سے بعض وہ آدمی ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچا کر دکھایا۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جنہوں نے (شہید ہو کر) اپنی نذر کو پورا کیا اور بعض وہ ہیں جو انتظار کر رہے ہیں (شہید ہونے کا) اور انہوں نے اپنے وعدہ میں کوئی رد و بدل نہ کیا۔" صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم گمان کرتے تھے کہ یہ آیت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے متعلق نازل ہوئی تھی۔

باب-۹۲ بَابٌ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

جو شخص اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے جہاد کرتا ہے وہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا ہے

۳۹۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ اَنَّ رَجُلًا اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ اَعْلٰى فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

۳۹۹...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے نبی اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ایک آدمی غنیمت حاصل کرنے کیلئے لڑتا ہے، دوسرا آدمی ناموری اور شہرت کیلئے جہاد کرتا ہے، تیسرا آدمی جو اپنی شجاعت دکھانے کیلئے لڑتا ہے ان میں سے کون ہے جو اللہ کے راستے میں لڑنے والا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ کے دین کو بلند کرنے کے لئے لڑتا ہے وہی اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا ہے۔ [1]

۴۰۰...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ اِسْحٰقُ

۴۰۰...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو شجاعت کیلئے لڑتا

[1] فائدہ...... معلوم ہوا کہ صرف لڑائی اور جنگ اسلام میں نہ مطلوب ہے نہ اس پر کوئی ثواب، بلکہ فقط وہ لڑائی اور جہاد مشروع اور باعث ثواب ہے جو اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے ہو، اللہ کے دین کی سربلندی کیلئے ہو۔ نسل و وطن اور قبائلی تعصب کی بنیاد پر ہونے والی جنگ یا مال غنیمت کے حصول کیلئے کی جانے والی جنگ کی اللہ کی نظر میں کوئی قیمت نہیں۔

اَخْبَرَنَا وقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا اَبُومُعَاوِيَةَ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً اَيُّ ذٰلِكَ فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ

ہے اور دوسرا تعصب کی بنا پر لڑتا ہے اور تیسرا ریاکاری کیلئے لڑتا ہے ان میں سے کون اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ کے دین اور کلمہ کی بلندی و عظمت کیلئے لڑا حقیقتاً وہ اللہ کے راستہ میں لڑنے والا ہے۔

۴۰۱...... وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ اَبِي مُوسىٰ قَالَ اَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ مِنَّا شَجَاعَةً فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۴۰۱...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے ایک آدمی شجاعت دکھانے کیلئے لڑتا ہے پھر اسی طرح حدیث ذکر کی۔

۴۰۲...... وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ اَبِي مُوسَى الاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْقِتَالِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً قَالَ فَرَفَعَ رَاْسَهُ اِلَيْهِ وَمَا رَفَعَ رَاْسَهُ اِلَيْهِ اِلا اَنَّهُ كَانَ قَائِمًا فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ۔

۴۰۲...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ کے راستہ میں جہاد و قتال کرنے کے بارے میں پوچھا تو عرض کیا: ایک وہ آدمی ہے جو غصہ کی وجہ سے لڑتا ہے، دوسرا تعصب کی بنا پر لڑتا ہے۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف سر اٹھایا اور سر مبارک اس وجہ سے اٹھایا کہ وہ کھڑا ہوا تھا اور ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کے کلمہ کی بلندی کیلئے جہاد کرتا ہے وہی اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا۔

باب ــ ۹۳ بَاب مَنْ قَاتَلَ لِلرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ اِسْتَحَقَّ النَّارَ

جو ریاکاری اور نمود و نمائش کیلئے لڑتا ہے وہ جہنم کا مستحق ہوتا ہے

۴۰۳...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَهُ نَاتِلُ اَهْلِ الشَّامِ اَيُّهَا الشَّيْخُ حَدِّثْنَا حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَاُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ

۴۰۳...... حضرت سلیمان بن یسارؒ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لوگ دور ہو گئے تو ان سے اہل شام میں سے ناتل نامی آدمی نے کہا: اے شیخ! آپ ہمیں ایسی حدیث بیان فرمائیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن جس کا سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا وہ شہید ہو گا۔ اسے لایا جائے گا اور اسے اللہ کی نعمتیں جتوائی جائیں گی وہ انہیں پہچان لے گا تو اللہ فرمائے گا تو نے ان نعمتوں کے ہوتے ہوئے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں نے تیرے راستہ میں جہاد کیا۔ یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ اللہ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا بلکہ تو تو اس

قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُقَالَ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَاَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَاْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَاْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ اَنْ يُنْفَقَ فِيهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ

لئے لڑتا رہا کہ تجھے بہادر کہا جائے، تحقیق وہ کہا جا چکا۔ پھر حکم دیا جائے گا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دو۔ یہاں تک کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور دوسرا شخص جس نے علم حاصل کیا اور اسے لوگوں کو سکھایا اور قرآن کریم پڑھا اسے لایا جائے گا اور اسے اللہ کی نعمتیں جتوائی جائیں گی۔ وہ انہیں پہچان لے گا تو اللہ فرمائے گا: تو نے ان نعمتوں کے ہوتے ہوئے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں نے علم حاصل کیا پھر اسے دوسروں کو سکھایا اور تیری رضا کیلئے قرآن مجید پڑھا۔ اللہ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا، تو نے علم اس لئے حاصل کیا کہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن اس لئے پڑھا کہ تجھے قاری کہا جائے سو یہ کہا جا چکا۔ پھر حکم دیا جائے گا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اور تیسرا وہ شخص ہو گا جس پر اللہ نے وسعت کی تھی اور اسے ہر قسم کا مال عطا کیا تھا۔ اسے بھی لایا جائے گا اور اسے اللہ کی نعمتیں جتوائی جائیں گی۔ وہ انہیں پہچان لے گا۔ اللہ فرمائے گا تو نے ان نعمتوں کے ہوتے ہوئے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں نے تیرے ہر راستہ میں جس میں مال خرچ کرنا تجھے پسند تھا تیری رضا حاصل کرنے کیلئے مال خرچ کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا بلکہ تو نے ایسا اس لئے کیا کہ تجھے سخی کہا جائے، تحقیق وہ کہا جا چکا۔ پھر حکم دیا جائے گا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ [1]

٤٠٤...... وحَدَّثَنَاه عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ تَفَرَّجَ النَّاسُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَهُ نَاتِلُ الشَّامِيُّ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ۔

۴۰۴...... حضرت سلیمان بن یسارؒ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب لوگ جدا ہو گئے تو ان سے ناتل نامی، شامی نے کہا...... باقی حدیث اسی طرح ہے۔

[1] جہاد میں اخلاص شرط اول ہے، یوں تو اخلاص ہر عمل میں شرط لازم ہے جہاد جیسا افضل عمل اور شہادت جیسی عظیم قربانی بھی نیت کے کھوٹ کی بناء پر بے قیمت اور عند اللہ بے وزن ہو جاتی، اور شہید بھی جہنم کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ والعیاذ باللہ

باب-۹۴ بَاب بَيَانِ قَدْرِ ثَوَابِ مَنْ غَزَا فَغَنِمَ وَمَنْ لَمْ يَغْنَمْ

لڑنے والوں میں سے جسے غنیمت ملی اور جسے نہ ملی دونوں کے مقدار ثواب کے بیان میں

۴۰۵..... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُصِيبُونَ الْغَنِيمَةَ إِلَّا تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أَجْرِهِمْ مِنَ الْآخِرَةِ وَيَبْقَى لَهُمُ الثُّلُثُ وَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا غَنِيمَةً تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ۔

۴۰۵..... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لشکر اللہ کے راستہ میں لڑنے کیلئے جائے پھر انہیں غنیمت مل جائے تو اسے آخرت کے ثواب میں سے دو تہائی اسی وقت مل جاتا ہے اور ایک تہائی باقی رہ جاتا ہے اور اگر انہیں غنیمت نہ ملے تو ان کے لئے ان کا ثواب پورا پورا باقی رہ جاتا ہے۔

۴۰۶..... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي أَبُو هَانِئٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فَتَغْنَمُ وَتَسْلَمُ إِلَّا كَانُوا قَدْ تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أُجُورِهِمْ وَمَا مِنْ غَازِيَةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُخْفِقُ وَتُصَابُ إِلَّا تَمَّ أُجُورُهُمْ

۴۰۶..... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس غزوہ یا لشکر کے لوگ جہاد کریں پھر وہ مال غنیمت حاصل کر کے سلامتی سے واپس آ جائیں تو انہیں ثواب کا دو تہائی حصہ اسی وقت مل جاتا ہے اور جس غزوہ یا لشکر کے لوگ خالی واپس آئیں اور نقصان اٹھائیں تو ان کا اجر ثواب پورا پورا باقی رہ جاتا ہے۔ [1]

باب-۹۵ باب قوله ﷺ انما الاعمال بالنية وانه يدخل فيه الغزو وغيره من الاعمال

رسول اللہ ﷺ کے قول "اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے" ان اعمال میں جہاد کے شامل ہونے کے بیان میں

۴۰۷..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا

۴۰۷..... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

---

[1] فائدہ..... حدیث کے ظاہر سے یہ معلوم ہوا ہے کہ جس لشکر کو غنیمت کا مال مل جائے وہ اپنے آخرت کے کل ثواب کا دو تہائی حصہ حاصل کر لیتا ہے (گویا اسے آخرت میں اس کے جہاد کا مکمل ثواب نہیں ملے گا)۔ علماء نے فرمایا کہ بظاہر اس حدیث پر اشکال وارد ہوتا ہے کیونکہ مال غنیمت تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک انعام ہے جو امت محمدیہ کیلئے "حلال" کیا گیا تو اس سے جہاد کا ثواب کم ہو جانا کیسے ممکن ہے؟ پھر اگر واقعی ایسا ہے تو صحابہؓ تو کبھی غنیمت میں سے اپنا حصہ وصول نہ کرتے کیونکہ ان کا اصل مقصد تو آخرت کا ثواب اور بدلہ حاصل کرنا تھا اور وہ دنیا کی نعمتوں کے عوض آخرت کی نعمتوں میں کمی گوارا نہ کر سکتے تھے اس بنا پر بعض حضرات نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے لیکن محدثین نے اس کا رد کیا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں ایک بہت عمدہ توجیہہ فرمائی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے لیے تین انعامات رکھے ہیں دو دنیا کے اور ایک آخرت کا۔ دنیا کے انعامات یہ ہیں، جان کی سلامتی اور مال غنیمت اور آخرت کا بدلہ جنت میں داخلہ ہے۔ پس اگر کسی کو دنیا میں غنیمت حاصل ہوئی تو اس نے گویا اپنی دنیا کے دونوں حصے حاصل کر لئے۔ اور جسے غنیمت نہیں ملی اس نے ایک حصہ (سلامتی) حاصل کر لیا۔ اور غنیمت نہ حاصل ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے مال غنیمت کے عوض آخرت کا مزید ثواب عطا فرمائیں گے۔ رہا آخرت کا ثواب تو وہ غنیمت حاصل کرنے والوں اور نہ کرنے والوں کے لیے برابر ہے۔ واللہ اعلم

مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّمَا الاَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ اِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ اِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلَى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ

اللہ ﷺ نے فرمایا: اعمال کا دارومدار نیت پر ہے ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اس نے نیت کی۔ پس جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول ہی کیلئے ہے اور جس کی ہجرت دنیا کیلئے ہوئی تو سو وہ اسے حاصل کرلے گا یا عورت کی طرف ہوئی اس سے نکاح کرنے کیلئے ہوئی تو وہ اس سے نکاح کرلے گا۔ پس اس کی ہجرت اسی کی طرف ہو گی جس کی طرف ہجرت کرنے کی اس نے نیت کی ہو گی۔

٤٠٨...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وحَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَبُو خَالِدٍ الاَحْمَرُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ وَيَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۴۰۸...... ان مختلف اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن بعض اسانید میں یہ ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ حدیث منبر پر کھڑے ہو کر نبی کریم ﷺ سے روایت کی۔

باب-۹٦　بَاب اسْتِحْبَابِ طَلَبِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالٰى

اللہ کے راستہ میں شہادت طلب کرنے کے استحباب کے بیان میں

٤٠٩...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا اُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ

۴۰۹...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے صدق دل سے شہادت طلب کی اسے شہادت کا رتبہ دے دیا جاتا ہے اگرچہ وہ شہید نہ بھی ہو۔

٤١٠...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا وَقَالَ حَرْمَلَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اَبُو شُرَيْحٍ اَنَّ سَهْلَ بْنَ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ سَاَلَ اللهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ

۴۱۰...... حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ سے صدق دل سے شہادت مانگی تو اللہ اسے شہداء کے مرتبہ تک پہنچا دیں گے۔ اگرچہ وہ اپنے بستر پر ہی مر جائے۔ ابو الطاہر نے اپنی روایت میں بصدق کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

اللهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو الطَّاهِرِ فِي حَدِيثِهِ بِصِدْقٍ۔

باب-۹۷ بَاب ذَمِّ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ

جو شخص جہاد کے بغیر اور جہاد کی دل میں تمنا کئے بغیر مر گیا اس کی مذمت کے بیان میں

٤١١......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ الْأَنْطَاكِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ وُهَيْبٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ قَالَ ابْنُ سَهْمٍ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ فَنُرَى أَنَّ ذٰلِكَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ

۴۱۱......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی موت واقع ہو گئی اور اس نے جہاد نہ کیا اور نہ اس کے دل میں اس کی تمنا ہوئی تو وہ نفاق کے شبہ پر مرا۔ عبد اللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ ہم اسے خیال کرتے ہیں کہ یہ حکم رسول اللہ ﷺ کے زمانۂ مبارک کے ساتھ خاص تھا۔ [1]

باب-۹۸ بَاب ثَوَابِ مَنْ حَبَسَهُ عَنِ الْغَزْوِ مَرَضٌ أَوْ عُذْرٌ آخَرُ

جس آدمی کو جہاد سے بیماری یا کسی اور عذر نے روک لیا اس کے ثواب کے بیان میں

٤١٢......حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ إِنَّ بِالْمَدِينَةِ لَرِجَالًا مَا سِرْتُمْ مَسِيرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِيًا إِلَّا كَانُوا مَعَكُمْ حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ

۴۱۲......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کسی غزوہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: مدینہ میں کچھ ایسے لوگ ہیں جنہیں بیماری نے روک رکھا ہے لیکن جس جگہ سے تم گزرتے ہو یا کسی وادی کو طے کرتے ہو تو وہ تمہارے ساتھ ہوتے ہیں۔

٤١٣......وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ إِلَّا شَرِكُوكُمْ فِي الْأَجْرِ۔

۴۱۳......اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح روایت کی گئی ہے لیکن حضرت وکیع کی حدیث میں ہے کہ وہ اجر و ثواب میں تمہارے شریک ہوتے ہیں۔

---

[1] فائدہ...... گویا اس کے اندر نفاق کا شبہ پیدا ہو گیا اس لیے کہ جہاد سے بھاگنا اور ڈرنا منافقین ہی کا وتیرہ تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی نے اگر کوئی عبادت کرنے کی نیت کی لیکن اس کے کرنے سے قبل مر گیا تو ترک عبادت کی وجہ سے وہ قابل مذمت نہ ہوگا۔ واللہ اعلم

باب-۹۹　بَاب فَضْلِ الْغَزْوِ فِي الْبَحْرِ
سمندر میں جہاد کرنے کی فضیلت کے بیان میں

٤١٤......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ إِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْخُلُ عَلٰى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ يَشُكُّ أَيَّهُمَا قَالَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَا قَالَ فِي الْأُولٰى قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبَتْ أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ الْبَحْرَ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ۔

۴۱۴......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا (جو کہ آپ ﷺ کی رضاعی خالہ تھیں) کے پاس تشریف لے جاتے تھے اور وہ آپ ﷺ کو کھانا پیش کرتی تھیں اور ام حرام رضی اللہ عنہا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے کھانا پیش کیا پھر آپ ﷺ کے سر مبارک میں مالش کرنے بیٹھ گئیں تو رسول اللہ ﷺ سو گئے۔ پھر آپ ﷺ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ وہ کہتی ہیں، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ (ﷺ) کو کس بات نے ہنسایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے کچھ لوگ مجھے سمندر میں بادشاہوں کے تختوں کی مثال سواریوں پر سوار ہو کر اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے ہوئے دکھائے گئے۔ یا کہا: بادشاہوں کے تختوں پر سوار ہو کر۔ کہتی ہیں، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے ان میں سے کردے تو آپ ﷺ نے ان کیلئے دعا کی، پھر آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک رکھا اور سو گئے، پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے، کہتی ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ (ﷺ) کو کس بات نے ہنسایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ مجھے اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے ہوئے دکھائے گئے جیسا کہ پہلی دفعہ فرمایا تھا۔ کہتی ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ سے دعا کریں کہ وہ مجھے بھی ان میں سے کردے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو ان کے پہلے گروہ سے ہو گی۔ پس ام حرام بنت ملحانؓ حضرت معاویہؓ کے زمانہ میں سمندر میں (سفر کرنے کیلئے کشتی پر) سوار ہو گئیں جب وہ سمندر سے نکلیں تو اپنے جانور سے گر کر انتقال کر گئیں۔ [1]

---

[1] فائدہ...... حضرت ام حرام بنت ملحانؓ کا اصل نام رُمیصاء تھا، حضرت انسؓ کی خالہ تھیں جبکہ رسول اللہ ﷺ کی رضاعی خالہ تھیں۔ (نووی) حضرت عبادہؓ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ اس حدیث میں دو غزووں کا ذکر کیا گیا ہے، جس میں سے پہلے غزوہ میں حضرت ام حرامؓ کے شامل ہونے کی پیش گوئی حضور علیہ السلام نے فرمائی۔　(جاری ہے)

٤١٥......حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اُمِّ حَرَامٍ وَهِيَ خَالَةُ اَنَسٍ قَالَتْ اَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ عِنْدَنَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ بِاَبِي اَنْتَ وَاُمِّي قَالَ اُرِيتُ قَوْمًا مِنْ اُمَّتِي يَرْكَبُونَ ظَهْرَ الْبَحْرِ كَالْمُلُوكِ عَلَى الاَسِرَّةِ فَقُلْتُ ادْعُ اللهَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ فَاِنَّكِ مِنْهُمْ قَالَتْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ اَيْضًا وَهُوَ يَضْحَكُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَقُلْتُ ادْعُ اللهَ اَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الاَوَّلِينَ قَالَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ بَعْدُ فَغَزَا فِي الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهُ فَلَمَّا اَنْ جَاءَتْ قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ فَرَكِبَتْهَا فَصَرَعَتْهَا فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا

۴۱۵......حضرت انسؓ کی خالہ حضرت ام حرامؓ سے روایت ہے کہ نبی اقدس ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہمارے پاس قیلولہ فرمایا اور آپ ﷺ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ(ﷺ) پر قربان ہوں۔ آپ(ﷺ) کو کس بات نے ہنسایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے میری امت میں سے ایک قوم دکھائی گئی جو بادشاہوں کے تختوں جیسے تختوں پر سمندر میں سواری کر رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: آپ اللہ سے دعا مانگیں کہ وہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو انہیں میں سے ہے۔ کہتی ہیں آپ ﷺ پھر سو گئے اور اس طرح بیدار ہوئے کہ آپ ﷺ ہنس رہے تھے۔ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا تو پہلی جیسی بات فرمائی۔ میں نے عرض کیا: آپ(ﷺ) اللہ سے دعا مانگیں کہ وہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پہلے گروہ میں سے ہو گی۔ پھر اس کے بعد ام حرام سے حضرت عبادہ بن صامتؓ نے نکاح کر لیا۔ پس جب انہوں نے سمندری جہاد شروع کیا تو ام حرام کو بھی اپنے ساتھ سوار کر کے لے گئے۔ جب وہ آئیں اور ایک خچر ان کے قریب کیا گیا تو آپ اس پر سوار ہو گئیں تو اس نے انہیں گرا دیا اور اس سے ان کی گردن ٹوٹ گئی۔

٤١٦......وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ ابْنِ الْمُهَاجِرِ وَيَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالا اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ حَبَّانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَالَتِهِ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ اَنَّهَا قَالَتْ نَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا اَضْحَكَكَ قَالَ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ ظَهْرَ هٰذَا الْبَحْرِ الاَخْضَرِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ

۴۱۶......حضرت ام حرام بنت ملحانؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرے قریب سو گئے پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ کو کس بات نے ہنسایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے میری امت کے کچھ لوگ دکھائے گئے جو اس سبز سمندر کی پیٹھ پر سوار ہو رہے تھے۔ باقی حدیث حماد بن زید کی حدیث کی طرح بیان کی۔

٤١٧......وحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ

۴۱۷......حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

(گذشتہ سے پیوستہ)......اس حدیث میں حضرت معاویہؓ کا بھی شرف خاص بیان کیا گیا۔ کیونکہ سمندر میں جہاد کرنے والے وہ پہلے امیر اور سپہ سالار تھے۔ جہاں تک دوسرے غزوہ کا تعلق ہے کہ وہ کونسا غزوہ تھا؟ تو اس کے متعلق محدثین و مؤرخین کے متعدد اقوال ہیں۔ لیکن راجح یہی ہے کہ وہ قسطنطنیہ کا پہلا غزوہ تھا۔ واللہ اعلم

قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ اَتٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ ابْنَةَ مِلْحَانَ خَالَةَ اَنَسٍ فَوَضَعَ رَاْسَهُ عِنْدَهَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ اِسْحٰقَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ يَحْيٰى بْنِ حَبَّانَ۔

حضرت انسؓ کی خالہ (ام حرامؓ) بنت ملحان کے پاس تشریف لائے اور انکے پاس سر رکھ کر (سو گئے)۔ باقی حدیث مبارکہ اسحاق بن ابی طلحہ اور محمد بن یحییٰ بن حبان کی حدیث کی طرح روایت کی۔

باب ۔۔۱۰۰ بَاب فَضْلِ الرِّبَاطِ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ کے راستہ میں پہرہ دینے کی فضیلت کے بیان میں

۴۱۸۔۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَهْرَامَ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَاِنْ مَاتَ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُهُ وَاُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَاَمِنَ الْفَتَّانَ

۴۱۸۔۔۔۔۔۔حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ایک دن رات کی چوکیداری کا ثواب ایک ماہ کے روزوں اور قیام سے افضل ہے اور اگر وہ (چوکیداری کرتے ہوئے) مر گیا تو اس کا وہ عمل جاری رہے گا جو وہ کر رہا تھا اور اس کا رزق بھی جاری کیا جائے گا اور اس کی قبر کو فتنوں سے محفوظ رکھا جائے گا۔[1]

۴۱۹۔۔۔۔۔۔حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ السِّمْطِ عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى۔

۴۱۹۔۔۔۔۔۔اس سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ اس میں حضرت سلمانؓ کا نام مذکور ہے۔

باب ۔۱۰۱ بَاب بَيَانِ الشُّهَدَاءِ

شہداء کے بیان میں

۴۲۰۔۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ

۴۲۰۔۔۔۔۔۔حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی کسی راستہ میں چل رہا تھا کہ اس نے راستہ پر کانٹوں والی ایک ٹہنی پڑی ہوئی پائی تو اسے راستہ سے ہٹا دیا تو اللہ نے اس کے اس

---

[1] فائدہ۔۔۔۔۔۔اس حدیث میں رباط یعنی سرحدوں پر پہرہ دینے کی فضیلت بیان کی گئی ہے، چنانچہ فرمایا کہ سرحد پر پہرہ دینے والے کا ثواب اس کے مرنے کے بعد بھی اسے ملتا رہتا ہے۔ گویا یہ اس کے لیے صدقہ جاریہ بن جاتا ہے۔ (کمافی الأبی) اسی طرح اس کا رزق جاری رہتا ہے۔ اور وہ قبر کے فتنوں سے محفوظ رہے گا۔

غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ وَقَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

عمل کو قبول کرتے ہوئے اسے معاف کر دیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: شہداء کی پانچ اقسام ہیں: (۱) طاعون میں مرنے والا (۲) پیٹ کی بیماری میں مرنے والا (۳) ڈوبنے والا (۴) کسی چیز کے نیچے آ کر مرنے والا (۵) اور اللہ کے راستہ میں شہید ہونے والا۔ ❶

٤٢١...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا تَعُدُّونَ الشَّهِيدَ فِيكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ قَالُوا فَمَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الطَّاعُونِ فَهُوَ شَهِيدٌ وَمَنْ مَاتَ فِي الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ ابْنُ مِقْسَمٍ أَشْهَدُ عَلَى أَبِيكَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ قَالَ وَالْغَرِيقُ شَهِيدٌ

۴۲۱...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے میں سے شہید کسے شمار کرتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جو اللہ کے راستہ میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسی صورت میں تو میری امت کے شہداء کم ہوں گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: پھر وہ کون ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ کے راستہ میں قتل کیا گیا وہ شہید ہے اور جو اللہ کے راستہ میں مر گیا وہ بھی شہید ہے اور جو طاعون میں مرا وہ بھی شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری میں مرا وہ بھی شہید ہے۔ ابن مِقسم نے اس حدیث میں یہ بھی کہا: ڈوب کر مر جانے والا بھی شہید ہے۔

٤٢٢...... وحَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِ قَالَ سُهَيْلٌ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ أَشْهَدُ عَلَى أَخِيكَ أَنَّهُ زَادَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيدٌ

۴۲۲...... حضرت سہیلؒ سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن مقسم نے کہا: میں تیرے بھائی کے بارے میں گواہی دیتا ہوں۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔ اس میں مزید اضافہ یہ ہے کہ جو ڈوب گیا وہ بھی شہید ہے۔

٤٢٣...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَزَادَ فِيهِ وَالْغَرِقُ شَهِيدٌ۔

۴۲۳...... اس سند سے بھی یہ حدیث روایت کی گئی ہے۔ اضافہ یہ ہے کہ غرق ہونے والا بھی شہید ہے۔

٤٢٤...... حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ

۴۲۴...... حضرت حفصہ بنت سیرینؒ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالکؓ نے مجھ سے کہا: یحییٰ بن ابی عمرہ کی موت کا کیا سبب بنا؟ میں نے

❶ فائدہ...... شہید کو شہید اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ زندہ ہوتا ہے اور اس کی روح دیگر مردوں کی طرح غائب نہیں بلکہ حاضر ہوتی ہے۔ اور شاہد کے معنیٰ بھی حاضر کے ہیں۔ واللہ اعلم
شہید کی متعدد قسمیں مذکورہ حدیث میں بیان کی گئی ہیں۔ اصل شہید جو دنیا و آخرت دونوں کے اعتبار سے شہید کہلاتا ہے وہ میدان جہاد میں جان قربان کرنے والا ہے، جسے نہ غسل دیا جائے گا اور نہ کفن دیا جائے گا۔ البتہ دیگر چار اقسام بھی شہید کہلاتی ہیں لیکن وہ دنیا کے اعتبار سے نہیں بلکہ آخرت کے اعتبار سے ہیں۔ یعنی انہیں آخرت میں شہید کا اجر و ثواب دیا جائے گا۔ یہاں شہید کی پانچ قسموں کا ذکر ہے لیکن دیگر روایات میں ان کے علاوہ بھی اقسام بیان کی گئی ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں بیس ۲۰ قسمیں ذکر کی ہیں۔

سِيرِينَ قَالَتْ قَالَ لِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ بِمَ مَاتَ يَحْيَى بْنُ اَبِي عَمْرَةَ قَالَتْ قُلْتُ بِالطَّاعُونِ قَالَتْ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

کہا: طاعون، تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: طاعون ہر مسلمان کیلئے شہادت ہے۔

۴۲۵...... وحَدَّثَنَاه الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ فِي هٰذَا الاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ۔

۴۲۵...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

باب-۱۰۲ بَاب فَضْلِ الرَّمْيِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ وَذَمِّ مَنْ عَلِمَهُ ثُمَّ نَسِيَهُ

تیر اندازی کی فضیلت کے بیان میں

۴۲۶...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي عَلِيٍّ ثُمَامَةَ بْنِ شُفَيٍّ اَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ (وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ) اَلا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ۔

۴۲۶...... حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ﴿وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ﴾ "کفار کے خلاف اپنی استطاعت کے مطابق قوت حاصل کرو" سنو! قوت تیر اندازی ہے، سنو! قوت تیر اندازی ہے، سنو! قوت تیر اندازی ہے۔ [1]

۴۲۷...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي عَلِيٍّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ اَرَضُونَ وَيَكْفِيكُمُ اللهُ فَلا يَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَلْهُوَ بِاَسْهُمِهِ

۴۲۷...... حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے عنقریب تم پر زمینوں کی فتوحات کھل جائیں گی اور تمہیں اللہ کافی ہوگا۔ پس تم میں سے کوئی شخص تیر اندازی میں کمزوری نہ دکھائے۔

۴۲۸...... وحَدَّثَنَاه دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۴۲۸...... اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

۴۲۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ اَنَّ فُقَيْمًا اللَّخْمِيَّ قَالَ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

۴۲۹...... حضرت عبدالرحمٰن بن شماسہؒ سے روایت ہے کہ فقیم لخمی نے حضرت عقبہ بن عامرؓ سے عرض کیا کہ آپ ان دو نشانوں کے درمیان آتے جاتے ہیں حالانکہ آپ بوڑھے ہیں، اس وجہ سے آپ پر یہ دشوار

[1] فائدہ...... جنگ کے آلات اور حربی سامان تو بہت متنوع ہوتا ہے، لیکن یہاں تیر اندازی کا خاص تذکرہ کیا گیا۔ قرطبیؒ نے فرمایا کہ چونکہ اس کی قوت اور تاثیر زیادہ ہے اس لئے اس کی خاص تاکید بیان کی گئی۔ ایک حدیث میں ہے کہ "اللہ تعالیٰ ایک تیر کے عوض تین افراد کو جنت میں داخل کرے گا۔ اس کا بنانے والا، جو بنانے میں جہاد کی نیت کرتا ہے، اسے پھینکنے والا، اسے درست کر کے تیر انداز کو دینے والا۔"

تَخْتَلِفُ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْغَرَضَيْنِ وَاَنْتَ كَبِيرٌ يَشُقُّ عَلَيْكَ قَالَ عُقْبَةُ لَوْلَا كَلَامٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ اُعَانِيهِ قَالَ الْحَارِثُ فَقُلْتُ لِابْنِ شَمَاسَةَ وَمَا ذَاكَ قَالَ اِنَّهُ قَالَ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا اَوْ قَدْ عَصَى ۔

ہوتا ہوگا۔ تو عقبہ نے کہا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں حدیث نہ سنی ہوتی تو میں کبھی دشواری برداشت نہ کرتا۔ حارث نے کہا، میں نے ابن شماسہ سے کہا: وہ حدیث کیا ہے؟ انہوں نے کہا: حضرت عقبہؓ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تیر اندازی سیکھی پھر اسے چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے یا اس نے نافرمانی کی۔

باب-۱۰۴۳ باب قوله ﷺ لا تزال طائفةٌ من امتي ظاهرين على الحق لا يضرهم من خالفهم

رسول اللہ ﷺ کے فرمان "میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی اور انہیں کسی کی مخالفت کوئی نقصان نہ پہنچائے گی" کے بیان میں [1]

۴۳۰۔۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كَذٰلِكَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ وَهُمْ كَذٰلِكَ۔

۴۳۰۔۔۔۔۔۔حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق بات پر غالب رہے گی جو انہیں رسوا کرنا چاہے گا وہ ان کا کوئی نقصان نہ کر سکے گا، یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے گا اور وہ اسی حال پر ہوں گے۔ اور قتیبہ کی حدیث میں "وھم کذلک" کے الفاظ نہیں ہیں۔

۴۳۱۔۔۔۔۔۔وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدَةُ كِلَاهُمَا عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ اِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَنْ يَزَالَ قَوْمٌ مِنْ اُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ حَتّٰى يَاْتِيَهُمْ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ

۴۳۱۔۔۔۔۔۔حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں سے ایک قوم ہمیشہ لوگوں پر غالب رہے گی یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور وہ غالب ہی ہوں گے۔

۴۳۲۔۔۔۔۔۔وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنِي اِسْمٰعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ

۴۳۲۔۔۔۔۔۔اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

---

[1] فائدہ۔۔۔۔۔۔ یہ کون سی جماعت ہے؟ ایک قول یہ ہے کہ محدثین کی جماعت ہے۔ بعض نے فرمایا کہ فقہاء کی جماعت مراد ہے۔ بعض نے مجاہدین کو قرار دیا۔ لیکن بظاہر زیادہ راجح بات وہ معلوم ہوتی ہے جسے نوویؒ نے بیان فرمایا کہ یہ کسی خاص فعل سے متصف مخصوص جماعت نہیں بلکہ مسلمانوں میں سے مختلف صفات کے حاملین کی متفرق جماعت ہے اس میں اہل علم بھی شامل ہیں محدثین و فقہاء بھی، مجاہدین بھی اور مبلغین بھی، اہل زہد و تقویٰ بھی اور داعی الی اللہ بھی۔
چنانچہ حافظ ابن حجرؒ نے بھی اسی کو ترجیح دی ہے۔ اس حدیث میں اجماع کی حجیت کی واضح دلیل موجود ہے۔

شُعْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَرْوَانَ سَوَاءً۔

۴۳۳...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لَنْ يَبْرَحَ هٰذَا الدِّينُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ۔

۴۳۳...... حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا اور اس کے قیام کیلئے مسلمانوں کی ایک جماعت روز قیامت تک جہاد کرتی رہے گی۔

۴۳۴...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

۴۳۴...... حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق بات پر قیامت تک غالب رہے گی اور جہاد کرتی رہے گی۔

۴۳۵...... حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ اَنَّ عُمَيْرَ بْنَ هَانِئٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِي قَائِمَةً بِاَمْرِ اللهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ اَوْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَاْتِيَ اَمْرُ اللهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ عَلَى النَّاسِ۔

۴۳۵...... حضرت عمیر بن ہانیؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہؓ کے منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ فرماتے تھے: میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ اللہ کے حکم کو قائم کرتی رہے گی۔ جو ان کو رسوا کرنا چاہے گا یا مخالفت کرے گا تو ان کا کچھ بھی نقصان نہ کر سکے گا اور وہ لوگوں پر غالب رہیں گے۔

۴۳۶...... وحَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ وَهُوَ ابْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْاَصَمِّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ ذَكَرَ حَدِيثًا رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ اَسْمَعْهُ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى مِنْبَرِهِ حَدِيثًا غَيْرَهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَلَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ

۴۳۶...... حضرت یزید بن اصمؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ سے ایک حدیث سنی جسے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا اور ان کے علاوہ میں نے کسی کو نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث منبر پر روایت کرتے نہیں سنا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین میں سمجھ عطا فرماتا ہے اور مسلمانوں میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق بات پر جہاد کرتی رہے گی اور اپنے مخالفین پر قیامت تک غالب رہے گی۔ ❶

---

❶ فائدہ...... قیامت تک حق بات پر جہاد کرتے رہنے کا مطلب یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کو قیامت قائم کرنا ہوگی تو اس سے کچھ وقت پہلے ایک ہوا چلائیں گے جس کی خوشبو مشک کی سی ہوگی، اور اس ہوا کی تاثیر یہ ہوگی کہ ہر وہ شخص جس کے قلب میں ذرہ برابر بھی ایمان موجود ہے وہ اس کی روح قبض کرلے گی۔ پھر روئے زمین پر بدترین لوگ رہ جائیں گے کافر، فاسق، فاجر، انہی پر قیامت قائم ہوگی۔ واللہ اعلم

نَاوَاهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

٤٣٧۔۔۔۔حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي يَزِيدُ ابْنُ اَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيُّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ وَعِنْدَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ لا تَقُومُ السَّاعَةُ اِلا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ هُمْ شَرٌّ مِنْ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لا يَدْعُونَ اللهَ بِشَيْءٍ اِلا رَدَّهُ عَلَيْهِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ اَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ فَقَالَ لَهُ مَسْلَمَةُ يَا عُقْبَةُ اسْمَعْ مَا يَقُولُ عَبْدُ اللهِ فَقَالَ عُقْبَةُ هُوَ اَعْلَمُ وَاَمَّا اَنَا فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِنْ اُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلٰى اَمْرِ اللهِ قَاهِرِينَ لِعَدُوِّهِمْ لا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ اَجَلْ ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ رِيحًا كَرِيحِ الْمِسْكِ مَسُّهَا مَسُّ الْحَرِيرِ فَلا تَتْرُكُ نَفْسًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنَ الايمَانِ اِلا قَبَضَتْهُ ثُمَّ يَبْقٰى شِرَارُ النَّاسِ عَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ۔

۴۳۷۔۔۔۔ حضرت عبد الرحمن بن شماسہ مہریؒ سے روایت ہے کہ میں مسلمہ بن مخلد کے پاس تھا اور ان کے پاس عبد اللہ بن عمرو بن عاص تشریف فرما تھے تو عبد اللہ نے کہا: قیامت مخلوق میں ان بڑے لوگوں پر قائم ہو گی جو اہل جاہلیت سے زیادہ برے ہوں گے۔ وہ اللہ سے جس چیز کا بھی سوال کریں گے تو ان کی دعا رد کر دی جائے گی۔ اسی دوران ان کے پاس حضرت عقبہ بن عامرؓ تشریف لے آئے تو مسلمہ نے کہا: اے عقبہ! سنو عبد اللہ کیا کہتے ہیں۔ تو عقبہؓ نے کہا: وہ بہتر جاننے والے ہیں اور بہر حال میں نے تو رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ اللہ کے حکم کی خاطر لڑتی رہے گی اور اپنے دشمنوں پر غلبہ حاصل رکھے گی، جو ان کی مخالفت کرے گا وہ انہیں کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ یہاں تک کہ اسی حالت میں قیامت واقع ہو جائے گی۔ تو عبد اللہ نے کہا: اسی طرح ہی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ مشک کی خوشبو کی طرح کی ہوا بھیجے گا اور اس کا چھونا ریشم کے چھونے کی طرح ہو گا، تو یہ ہوا نہ چھوڑے گی کسی شخص کو جس کے دل میں ایک دانے برابر بھی ایمان ہو گا بلکہ اس کو ختم کر دی گی۔ پھر بد ترین لوگ باقی رہ جائیں گے جن پر قیامت قائم ہو گی۔ [1]

٤٣٨۔۔۔۔حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا يَزَالُ اَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ۔

۴۳۸۔۔۔۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اہل غرب ہمیشہ حق پر غالب رہیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

باب-۱۰۴ باب مراعاة مصلحة الدواب في السير والنهي عن التعريس في الطريق

سفر میں جانوروں کی رعایت کرنیکے حکم اور راستہ میں اخیر شب کو پڑاؤ ڈالنے کی ممانعت کے بیان میں

٤٣٩۔۔۔۔حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الابِلَ حَظَّهَا

۴۳۹۔۔۔۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم سبزہ والی زمین میں سفر کرو تو اونٹوں کو ان کا حصہ دو اور جب تم خشک سالی میں سفر کرو تو جلدی جلدی چلو اور جب تم اخیر رات

---

[1] فائدہ۔۔۔۔ یہ حدیث اس بات کو واضح کر رہی ہے جو ابھی پیچھے ہم نے ذکر کی ہے۔

مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَاسْرِعُوا عَلَيْهَا السَّيْرَ وَاِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَاِنَّهَا مَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ۔

میں پڑاؤ ڈالو تو راستہ سے پرہیز کرو کیونکہ رات کے وقت وہ جگہ کیڑوں مکوڑوں کا ٹھکانا ہوتی ہے۔ ❶

٤٤٠...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا نِقْيَهَا وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ۔

۴۴۰...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سبزہ والی زمین پر سفر کرو تو اونٹوں کو ان کا حصہ دو اور جب خشک سالی میں سفر کرو تو جلدی جلدی چلو اونٹوں کے کمزور ہو جانے کی وجہ سے، اور جب تم رات کے اخیر حصہ میں پڑاؤ ڈالو تو راستہ سے ہٹ کر رکو کیونکہ وہ رات کے وقت جانوروں کے راستے اور کیڑوں مکوڑوں کے ٹھہرنے کی جگہ ہوتی ہے۔ ❷

باب-۱۰۵ باب السفرُ قطعةٌ من العذاب واستحباب تعجيل المُسافر الى اهله بعد قضاء شُغله

سفر کا عذاب کا ٹکڑا ہونے اور اپنا کام پورا کرنے کے بعد اپنے اہل و عیال میں جلدی واپس آنے کے استحباب کے بیان میں

٤٤١...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَاِسْمٰعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ وَاَبُو مُصْعَبٍ الزُّهْرِيُّ وَمَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ سُمَيٌّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَاِذَا قَضَى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهِ

۴۴۱...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سفر عذاب کا ٹکڑا ہے۔ وہ تمہیں سونے، کھانے اور پینے سے روک دیتا ہے۔ جب تم میں سے کوئی اپنا کام پورا کر لے تو اپنے اہل و عیال میں واپس آنے میں جلدی کرے۔ ❸

---

❶ فائدہ...... رحمۃ اللعالمین ﷺ نے سواری کے آداب، سفر کے آداب اور سفر کی مصلحتیں تک امت کے لیے بیان فرمائی ہیں۔ اونٹوں کو ان کا حصہ دینے کا مقصد یہ ہے کہ انہیں چرنے کے لیے چھوڑ دو یا انہیں چارہ دو۔ اور اگر خشک سالی میں چلو تو جلدی سفر طے کرو تاکہ اونٹوں کو زیادہ وقت بھوکا پیاسا نہ رہنا پڑے۔ اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ جو نبی سواری کے اونٹوں کے حقوق کو بھی اتنے اہتمام سے بیان کر رہا ہے اس کے نزدیک گاڑیوں کے ڈرائیور جو انسان ہوتے ہیں ان کے کیا حقوق ہوں گے۔ سبحان اللہ۔

❷ فائدہ...... اخر شب میں پڑاؤ کرنے میں راستہ سے ہٹ کر قیام کرنے کی تاکید اس وجہ سے فرمائی کہ رات کے وقت حشرات الارض اپنے اپنے بلوں اور مسکنوں سے نکل آتے ہیں۔ لہٰذا کہیں وہ تم کو نقصان نہ پہنچا دیں۔ اور دوسری حدیث میں اس کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی ہے کہ راستہ پر جانور اور سواریاں چلتی رہتی ہیں، راستہ میں پڑاؤ ڈالنے سے دوسروں پر راستہ تنگ ہونے کا خدشہ ہے اور دوسروں کو تکلیف سے بچانا واجب ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ لوگوں کے راستوں میں گاڑیاں پارک کر دینا جس سے لوگوں کی راہ رکے سخت گناہ ہے۔

❸ کیونکہ سفر میں انسان کے معمولات سب متاثر ہوتے ہیں اور اہل و عیال کا بھی حرج ہوتا ہے، لہٰذا غیر ضروری وقت سفر میں نہیں گذارنا چاہیے۔

فَلْيُعَجِّلْ اِلَى اَهْلِهِ قَالَ نَعَمْ۔

باب-۱۰۶ باب كراهة الطروق وهو الدخـــــول ليلا لمن ورد من سفرٍ

مسافر کیلئے رات کے وقت اپنے گھر آنے کی کراہت کے بیان میں

٤٤٢...... حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ لا يَطْرُقُ اَهْلَهُ لَيْلًا وَكَانَ يَاْتِيهِمْ غُدْوَةً اَوْ عَشِيَّةً

۴۴۲...... حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر والوں کے پاس رات کے وقت تشریف نہ لاتے تھے بلکہ آپ ﷺ ان کے پاس صبح یا شام کے وقت تشریف لاتے تھے۔

٤٤٣...... وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ كَانَ لا يَدْخُلُ۔

۴۴۳...... اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح روایت کی گئی ہے فرق صرف یہ ہے کہ پہلی روایت میں لا یطرُق تھا اور اس میں لا یدخل ہے۔

٤٤٤...... حَدَّثَنِي اِسْمٰعِيلُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا سَيَّارٌ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ اَمْهِلُوا حَتّٰى نَدْخُلَ لَيْلًا اَيْ عِشَاءً كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ۔

۴۴۴...... حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم نے شہر میں داخل ہونا شروع کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ۔ یہاں تک کہ ہم رات یعنی عشاء کے وقت داخل ہوں گے تاکہ بکھرے ہوئے بالوں والی عورت اپنے بالوں کی کنگھی کر لے اور جس عورت کا خاوند غائب رہا ہے وہ اپنی اصلاح کر لے۔

٤٤٥...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا قَدِمَ اَحَدُكُمْ لَيْلًا فَلا يَاْتِيَنَّ اَهْلَهُ طُرُوقًا حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ

۴۴۵...... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں کوئی رات کے وقت سفر سے واپس آئے تو اچانک اپنے گھر والوں کے پاس نہ جا پہنچے (بلکہ اتنی دیر ٹھہرے) یہاں تک کہ غیر حاضر شوہر والی عورت اپنی اصلاح کر لے (یعنی فالتو بال لے لیوے) اور بکھرے ہوئے بالوں والی کنگھی کر لے۔

٤٤٦...... وحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ بِهٰذَا الاسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۴۴۶...... اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

٤٤٧...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا

۴۴۷...... حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کو جس کی گھر میں غیر حاضری لمبی ہو گئی ہو رات کے وقت گھر والوں کے پاس آنے سے منع فرمایا۔

اَطَالَ الرَّجُلُ الْغَيْبَةَ اَنْ يَاْتِيَ اَهْلَهُ طُرُوقًا

٤٤٨...... وحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الاِسْنَادِ۔

۴۴۸...... اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

٤٤٩...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ اَهْلَهُ لَيْلًا يَتَخَوَّنُهُمْ اَوْ يَلْتَمِسُ عَثَرَاتِهِمْ

۴۴۹...... حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی رات کے وقت (سفر سے) گھر جا پہنچے اور ان کی خیانت کو تلاش کرے اور ان کے حالات سے واقفیت حاصل کرلے۔

٤٥٠...... وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الاِسْنَادِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ سُفْيَانُ لا اَدْرِي هٰذَا فِي الْحَدِيثِ اَمْ لا يَعْنِي اَنْ يَتَخَوَّنَهُمْ اَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ

۴۵۰...... اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن راوی حضرت سفیان نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم یہ جملہ حدیث میں سے ہے یا نہیں یعنی ان کی خیانت کو تلاش کرے اور ان کے حالات سے واقفیت حاصل کرے۔

٤٥١...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي قَالا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِكَرَاهَةِ الطُّرُوقِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَتَخَوَّنُهُمْ اَوْ يَلْتَمِسُ عَثَرَاتِهِمْ۔

۴۵۱...... حضرت جابرؓ نبی کریم ﷺ سے رات کے وقت (اچانک) گھر آنے کی کراہت روایت کرتے ہیں اور یہ جملہ ذکر نہیں کیا: گھر کے حالات کا تجسس اور گھر والوں کی کمزوریوں پر مطلع ہو۔ [1]

---

[1] فائدہ...... احادیث بالا میں رات کو گھر آنے سے منع فرمایا ہے۔ لیکن اس کی جو وجوہات بیان فرمائی ہیں اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مراد رات کا وقت ہونا نہیں بلکہ دن رات کا کوئی بھی وقت ہو اچانک (سرپرائز) طور پر آنا کراہت سے خالی نہیں۔ ایک تو اس لئے کہ جب انسان سفر پر ہو تو اس کے گھر والے خصوصاً زوجہ خراب حالت میں رہتی ہے اب اگر بغیر اطلاع کے اچانک گھر آئے گا تو بیوی کو خراب حالت میں دیکھ کر اس کا دل خراب ہوگا۔

جبکہ یہ ملنے کا موقع خوشی کا ہوتا ہے لہٰذا بہتر ہے کہ پہلے سے اطلاع دے تاکہ گھر والے مناسب زینت اختیار کرسکیں۔ اسی طرح اچانک آنا درحقیقت گھر والوں کی خرابیاں اور خیانت کے تجسس کا بھی شاخسانہ ہوسکتا ہے اور کسی کے گناہوں کے تجسس میں پڑنا درست نہیں۔

كتاب الصيد والذبائـح وما يـؤكل مـن الحـيوان

کتاب الصید والذبائح وما یؤکل من الحیوان

کتاب الصید والذبائح

باب ـ ۱۰۷ باب الصید بالکلاب المعلمة

سکھلائے گئے کتوں سے شکار کرنے کے بیان میں

۴۵۲......حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَيُمْسِكْنَ عَلَيَّ وَأَذْكُرُ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مَعَهَا قُلْتُ لَهُ فَإِنِّي أَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ الصَّيْدَ فَأُصِيبُ فَقَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ فَكُلْهُ وَإِنْ أَصَابَهُ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْهُ۔

۴۵۲......حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں سکھلائے گئے کتوں کو بھیجتا ہوں اور وہ میرے لئے (شکار) کو روک رکھتے ہیں اور میں اس پر اللہ کا نام بھی (بسم اللہ) پڑھ لیتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو اپنے سکھلائے گئے کتے بھیجے اور اس پر اللہ کا نام لے تو تو اسے کھا۔ میں نے عرض کیا: اگرچہ وہ اسے مار ڈالے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگرچہ وہ اسے مار ڈالے شرط یہ ہے کہ کوئی اور کتا اس کے ساتھ نہ مل گیا ہو۔ میں نے عرض کیا: میں بغیر پر کا تیر شکار کو مارتا ہوں اور وہ مر جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو بغیر پر کے تیر شکار کو مارے اور وہ اس کے پار ہو جائے تو تو اسے کھا لے اور اگر وہ (شکار) تیر کے عرض سے مر جائے تو پھر تو اسے مت کھا۔[1]

۴۵۳......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ

۴۵۳......حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ ہم لوگ ان کتوں سے شکار کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو اپنے سکھلائے گئے کتے کو (شکار کیلئے) بھیجے اور اس پر اللہ کا نام بھی لے تو تو اس میں سے کھا جسے اس نے تیرے لئے رکھا ہے اگرچہ اس نے مار ڈالا ہو سوائے اس

[1] فائدہ...... یہ حدیث حضرت عدیؓ بن حاتم سے مروی ہے جو مشہور سخی حاتم طائی کے صاحبزادے ہیں ۹ھ میں اسلام قبول کیا۔ شکار کرنا انسان کی فطرت بھی ہے اور ضرورت بھی، اس لئے انسان فطری طور پر گوشت پسند کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے حلال جانور متعین فرما دیئے کہ ان کا گوشت کھا سکتا ہے اور ان سے گوشت حاصل کرنے کا طریقہ (ذبیحہ) بھی بتلا دیا۔ شکاری کتے سے شکار کرنا جائز ہے۔ پہلی شرط یہ ہے کہ وہ کتا یا باز وغیرہ سدھایا ہوا ہو جس کی علامت یہ ہے کہ وہ شکار کو اپنے لیے شکار نہ کرے بلکہ مالک کے لیے شکار کرے۔ دوسری شرط یہ ہے کہ کتے یا باز کو شکار پر چھوڑتے وقت مالک بسم اللہ کہے۔ کیونکہ ذبح کے وقت بسم اللہ پڑھنا تمام امت کے نزدیک جانور کے حلال ہونے کی شرط ہے۔

وَاِنْ قَتَلْنَ اِلا اَنْ يَاْكُلَ الْكَلْبُ فَاِنْ اَكَلَ فَلا تَاْكُلْ فَاِنِّي اَخَافُ اَنْ يَكُونَ اِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهِ وَاِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلا تَاْكُلْ ۔

کے کہ اگر کتے نے کھالیا ہو تو تو اس میں سے نہ کھا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ ہو سکتا ہے کہ کتے نے اپنے لئے شکار کیا ہو اور اگر تیرے کتے کے ساتھ اس کے علاوہ اور کتے بھی مل جائیں تو تو نہ کھا۔

٤٥٤...... وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ اِذَا اَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَاِنَّهُ وَقِيذٌ فَلا تَاْكُلْ وَسَاَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْكَلْبِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَكُلْ فَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ فَلا تَاْكُلْ فَاِنَّهُ اِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهِ قُلْتُ فَاِنْ وَجَدْتُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا آخَرَ فَلا اَدْرِي اَيُّهُمَا اَخَذَهُ قَالَ فَلا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهِ ۔

۴۵۴...... حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بغیر پر کے تیر کے شکار کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ شکار تیر کی دھار سے مرا ہو تو اسے کھالو اور اگر وہ تیر کے عرض سے مرا ہو تو وہ موقوذہ یعنی چوٹ کھایا ہوا ہے اسے نہ کھاؤ اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے کتے کے شکار کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو شکار کیلئے کتے کو چھوڑے اور اس پر بسم اللہ بھی کہہ لے تو تو شکار کھا سکتا ہے اور اگر کتے نے (اس شکار میں) سے کھالیا تو تو نہ کھا کیونکہ اس صورت میں کتے نے اپنے لئے شکار کیا ہوگا اور میں نے عرض کیا کہ اگر میرے کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا مل جائے اور مجھے معلوم نہ ہو کہ ان دونوں کتوں میں سے کس نے شکار کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نہ کھا کیونکہ تو نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی ہے اور اس کے علاوہ دوسرے کتے پر تو نے بسم اللہ نہیں پڑھی۔

٤٥٥...... وحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ وَاَخْبَرَنِي شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ يَقُولُ سَاَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ ۔

۴۵۵...... حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے تیر سے شکار کرنے کے بارے میں پوچھا اور پھر مذکورہ حدیث کی طرح حدیث ذکر فرمائی۔

٤٥٦...... وحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي السَّفَرِ وَعَنْ نَاسٍ ذَكَرَ شُعْبَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ ۔

۴۵۶...... حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے تیر سے شکار کرنے کے بارے میں پوچھا (پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر فرمائی)۔

٤٥٧...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ

۴۵۷...... حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے تیر کے شکار کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر شکار تیر کی دھار سے مرا ہو تو تو اسے کھا سکتا

الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْهُ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَهُوَ وَقِيذٌ وَسَاَلْتُهٗ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ فَاِنَّ ذَكَاتَهٗ اَخْذُهٗ فَاِنْ وَجَدْتَ عِنْدَهٗ كَلْبًا آخَرَ فَخَشِيتَ اَنْ يَكُونَ اَخَذَهٗ مَعَهٗ وَقَدْ قَتَلَهٗ فَلا تَاْكُلْ اِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلٰى غَيْرِهٖ۔

ہے اور اگر اس کے عرض سے وہ شکار مرا ہو تو وہ موقوذہ یعنی چوٹ کھایا ہوا ہے (وہ مردار ہے تو اسے نہ کھا) اور میں نے آپ ﷺ سے کتے کے شکار کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس شکار کو کتا پکڑ لے اور کتا اسمیں سے نہ کھائے تو تو اسے کھا سکتا ہے کیونکہ شکار کو کتے کا پکڑ لینا ہی اس کو ذبح کر دینا ہے اور اگر تو شکار کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی دیکھے اور تجھے اس بات کا اندیشہ ہو کہ دوسرے کتے نے بھی اس کے ساتھ پکڑا ہو گا اور اسے مار ڈالا ہو گا تو پھر تو اسے نہ کھا کیونکہ تو نے اللہ کا نام اپنے کتے پر لیا ہے اپنے کتے کے علاوہ دوسرے کتے پر تو نے اللہ کا نام نہیں لیا۔[1]

۴۵۸...... وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ اَبِي زَائِدَةَ بِهٰذَا الاسْنَادِ۔

۴۵۸...... حضرت زکریا بن ابی زائدہ اس سند کے ساتھ اسی طرح یہ روایت بیان کرتے ہیں۔

۴۵۹...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ وَكَانَ لَنَا جَارًا وَدَخِيلًا وَرَبِيطًا بِالنَّهْرَيْنِ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اُرْسِلُ كَلْبِي فَاَجِدُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا قَدْ اَخَذَ لا اَدْرِي اَيُّهُمَا اَخَذَ قَالَ فَلا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهٖ۔

۴۵۹...... حضرت شعبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور وہ ہمارے ہمسائے تھے اور قیام نہرین میں ہمارے شریک کار تھے۔ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ میں اپنا کتا (شکار کیلئے) چھوڑتا ہوں اور میں اپنے کتے کے ساتھ ایک دوسرا کتا پاتا ہوں اس نے شکار پکڑا ہوا ہوتا ہے، میں نہیں جانتا کہ ان میں سے کس کتے نے شکار پکڑا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نہ کھا کیونکہ تو نے اپنے کتے پر بسم اللہ کا نام لیا ہے اور اپنے علاوہ دوسرے کتے پر اللہ کا نام نہیں لیا۔

۴۶۰...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۴۶۰...... حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث نقل فرمائی۔

۴۶۱...... حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّكُونِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا

۴۶۱...... حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو اپنا کتا (شکار کیلئے) چھوڑے اور اللہ کا نام بھی لے پھر اگر وہ کتا تیرے شکار کو پکڑ لے اور تو

[1] فائدہ...... تیر کے پھل سے جانور کا مارا جانا ذبح کے قائم مقام ہونے کی بناء پر وہ جانور حلال ہو جاتا ہے۔ جبکہ چوڑائی والا حصہ لگنے سے جو جانور مارا جائے تو وہ حلال نہیں کیونکہ نہ حقیقتاً ذبح پایا گیا نہ حکماً اور وہ موقوذہ کے حکم میں ہے، البتہ اگر ایسے جانور کو پکڑ کر پھر باقاعدہ ذبح کر دیا گیا تو وہ حلال ہے۔

اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ فَاِنْ اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَاَدْرَكْتَهُ حَيًّا فَاذْبَحْهُ وَاِنْ اَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ وَاِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ وَقَدْ قَتَلَ فَلا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ لا تَدْرِي اَيُّهُمَا قَتَلَهُ وَاِنْ رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ فَاِنْ غَابَ عَنْكَ يَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِيهِ اِلا اَثَرَ سَهْمِكَ فَكُلْ اِنْ شِئْتَ وَاِنْ وَجَدْتَهُ غَرِيقًا فِي الْمَاءِ فَلا تَاْكُلْ ـ

اسے زندہ پائے تو تو اسے ذبح کر دے اور اگر اس شکار کو کتے نے مار ڈالا ہے اور کتے نے اس سے کھایا نہیں تو تو اسے کھا سکتا ہے اور اگر تو اپنے کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا پائے اور اس نے وہ شکار مار ڈالا ہو تو تو اسے نہ کھا کیونکہ تو نہیں جانتا کہ اس شکار کو کس کتے نے مارا ہے اور اگر تو اپنا تیر پھینکے تو تو اللہ کا نام لے پھر اگر وہ شکار ایک دن تجھ سے غائب رہے اور تو اس شکار میں اپنے تیر کے علاوہ اور کوئی نشان نہ پائے تو اگر تو چاہے تو کھالے اور اگر تو اس شکار کو پانی میں ڈوبا ہوا پائے تو اسے نہ کھا۔ [1]

۴۶۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ قَالَ اِذَا رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ فَاِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قَتَلَ فَكُلْ اِلا اَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَاِنَّكَ لا تَدْرِي الْمَاءُ قَتَلَهُ اَوْ سَهْمُكَ ـ

۴۶۲...... حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکار کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو اپنا تیر پھینکے تو تو اللہ کا نام لے (یعنی بسم اللہ پڑھ) پھر اگر تو اس شکار کو مرا ہوا پائے تو اسے کھالے، سوائے اس کے کہ اگر تو اسے پانی میں ڈوبا ہوا پائے تو تو اسے نہ کھا کیونکہ تو نہیں جانتا کہ وہ پانی میں ڈوب کر مرا ہے یا تیرے تیر کے پھینکنے کی وجہ سے مرا ہے۔

۴۶۳...... حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيَّ يَقُولُ اَخْبَرَنِي اَبُو اِدْرِيسَ عَائِذُ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولُ اَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ نَاْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَاَرْضِ صَيْدٍ اَصِيدُ بِقَوْسِي وَاَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ اَوْ بِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَاَخْبِرْنِي مَا الَّذِي يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ اَنَّكُمْ بِاَرْضِ قَوْمٍ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ تَاْكُلُونَ فِي آنِيَتِهِمْ فَاِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلا تَاْكُلُوا فِيهَا وَاِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا ثُمَّ كُلُوا

۴۶۳...... حضرت ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم اہل کتاب قوم کے ملک میں رہتے ہیں۔ ہم ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں اور ہمارا ملک شکار کا ملک ہے (یعنی ہمارے ملک میں کثرت سے شکار کیا جاتا ہے) میں اپنی کمان سے شکار کرتا ہوں اور میں اپنے سکھلائے ہوئے کتے سے شکار کرتا ہوں یا اس کتے سے شکار کرتا ہوں کہ جو سکھلایا ہوا نہیں ہے تو آپ ﷺ مجھے خبر دیں کہ ہمارے لئے اس میں سے کون سا شکار حلال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے جو ذکر کیا کہ تم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہو اور انہی کے برتنوں میں کھاتے ہو تو اگر تم ان کے برتنوں کے علاوہ اور برتن پاؤ تو تم ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ اور یہ جو تو نے ذکر کیا کہ تیرے ملک میں شکار کیا جاتا ہے تو جب تو

[1] فائدہ...... اگر کسی نے جانور (شکار) کو تیر یا گولی وغیرہ ماری (بسم اللہ پڑھ کر) یا اس پر شکاری کتے کو چھوڑا اور اس نے شکار کو زخمی کر دیا، لیکن شکار زخمی ہو کر بھاگ گیا پھر ایک دن گزرنے کے بعد وہ شکار مرا ہوا پایا گیا تو اس کا حکم یہ ہے کہ اگر اس کے جسم پر کوئی دوسرا نشان تیر یا گولی یا کتے کے زخم کا نہ ہو تو وہ حلال ہے کیونکہ اسے کسی دوسرے نے زخمی نہیں کیا اور وہ اسی کے زخم کرنے سے مرا ہے اور اگر وہ پانی میں ڈوبا ہوا پایا جائے تو حرام ہے کیونکہ معلوم نہیں وہ شکاری کے زخمی کرنے سے مرا ہے یا پانی میں ڈوبنے سے۔ لہٰذا شک پیدا ہو گیا اور یہ جائز نہ رہا۔

فِيهَا وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ اَنَّكَ بِاَرْضِ صَيْدٍ فَمَا اَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَاَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ -

اپنی کمان سے شکار کرے اور اس پر اللہ کا نام بھی لے تو پھر تو اسے کھالے اور جو تیرا سکھایا ہوا کتا شکار کرے اور اس پر اللہ کا نام بھی لے (یعنی بسم اللہ پڑھے) تو پھر تو اسے کھا سکتا ہے اور اگر تو نے غیر سکھلائے ہوئے کتے سے شکار کیا ہے تو اگر تو نے اس شکار کو زندہ پایا ہے تو تو اسے ذبح کر کے کھا سکتا ہے۔

٤٦٤...... وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ كِلاهُمَا عَنْ حَيْوَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ غَيْرَ اَنَّ حَدِيثَ ابْنِ وَهْبٍ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ صَيْدَ الْقَوْسِ -

۴۶۴...... اس سند کے ساتھ یہ حدیث ابن مبارک کی مذکورہ حدیث کی طرح منقول ہے۔ سوائے اس کے کہ اس روایت میں کمان کے ساتھ شکار کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

باب ۱۰۸　باب اذا غاب عنه الصيد ثم وجده

شکار کے غائب ہونے کے بعد پھر مل جانے کے حکم کے بیان میں

٤٦٥...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللهِ حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهُ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ -

۴۶۵...... حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب تو اپنا تیر پھینکے پھر وہ شکار تجھ سے غائب ہو جائے اور پھر تو اسے پالے تو تو اس شکار کو کھا سکتا ہے بشرطیکہ وہ بدبودار نہ ہو جائے۔

٤٦٦...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلاثٍ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ -

۴۶۶...... حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے اس آدمی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جس نے اپنے شکار کو تین دن کے بعد پالیا، وہ اسے کھا سکتا ہے۔ بشرطیکہ اس میں بدبو پیدا نہ ہو گئی ہو۔

٤٦٧...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْعَلاءِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثَهُ فِي الصَّيْدِ ثُمَّ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

۴۶۷...... حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شکار کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے حدیث نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں (اس سند کی روایت میں) بدبو کا ذکر نہیں ہے اور کتے کے شکار کے بارے میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
تین دن کے بعد بھی اگر وہ شکار مل جائے تو اسے کھایا جا سکتا ہے لیکن اگر

بْنِ جُبَيْرٍ وَأَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْعَلَاءِ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ نُتُونَتَهُ وَقَالَ فِي الْكَلْبِ كُلْهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ إِلَّا أَنْ يُنْتِنَ فَدَعْهُ۔

اس سے بدبو آئے تو پھر اسے چھوڑ دے۔

باب ۱۰۹ باب تحريم اكل كل ذي نابٍ من السباع وكل ذي مخلبٍ من الطير

ہر ایک دانت والے درندے اور پنجے والے پرندے کا گوشت کھانے کی حرمت کے بیان میں

۴۶۸۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ زَادَ إِسْحٰقُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَمْ نَسْمَعْ بِهٰذَا حَتّٰى قَدِمْنَا الشَّامَ۔

۴۶۸۔۔۔۔۔حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہر ایک دانت والے درندے (کا گوشت) کھانے سے منع فرمایا ہے۔
حضرت اسحٰق اور ابن ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں یہ زائد ہے کہ زہری کہتے ہیں کہ ہم نے ملک شام آنے تک اس حدیث کو نہیں سنا۔

۴۶۹۔۔۔۔۔وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ أَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْ عُلَمَائِنَا بِالْحِجَازِ حَتّٰى حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ وَكَانَ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الشَّامِ۔

۴۶۹۔۔۔۔۔حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر ایک دانت والے درندے (کا گوشت) کھانے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت ابن شہاب کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث اپنے حجاز کے علماء سے نہیں سنی، یہاں تک کہ ابو ادریس نے یہ حدیث مجھ سے بیان کی اور وہ شام کے فقہاء میں سے تھے۔

۴۷۰۔۔۔۔۔وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنَا عَمْرٌو يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ

۴۷۰۔۔۔۔۔حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر ایک دانت والے درندے (کا گوشت) کھانے سے منع فرمایا ہے۔[1]

---

[1] فائدہ۔۔۔۔۔چنانچہ ان احادیث کی بناء پر جمہور علماء وفقہاء کے نزدیک درندے اور چیر پھاڑ کرنے والے جانور حرام ہیں اور ان کا گوشت استعمال کرنا جائز نہیں۔ امام مالکؒ انہیں مکروہ قرار دیتے ہیں نہ کہ حرام۔ البتہ وہ یہ بھی فرماتے ہی کہ ان میں سے جو بالعموم چیر پھاڑ کر کے ہی اپنا شکار حاصل کرتے ہیں مثلاً شیر، بھیڑیے اور چیتا وغیرہ یہ حرام ہیں۔ البتہ جو بالعموم چیر پھاڑ نہیں کرتے وہ حرام نہیں مکروہ ہیں مثلاً لومڑی وغیرہ۔ لیکن جمہور علماء ان کے استدلالات کو درست تسلیم نہیں کرتے اور احادیث بالا کی بناء پر ایسے تمام درندوں کی حرمت کے قائل ہیں۔
صاحب الأشباہ والنظائر فرماتے ہیں کہ: ان (درندوں) کی حرمت کی وجہ یہ ہے کہ ان کی طبیعت اور جبلت معلوم ہوتی ہے (جاری ہے)

عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهى عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ -

٤٧١...... وحَدَّثَنِيهِ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَابْنُ اَبِي ذِئْبٍ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَيُونُسُ ابْنُ يَزِيدَ وَغَيْرُهُمْ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ ح و حَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ وَعَمْرٍو كُلُّهُمْ ذَكَرَ الاَكْلَ اِلا صَالِحًا وَيُوسُفَ فَاِنَّ حَدِيثَهُمَا نَهى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبُعِ -

۴۷۱...... حضرت زہری نے ان مختلف اسناد و طرق کے ساتھ یونس اور عمرو کی روایت کی طرح حدیث نقل کی ہے اور ان سب نے کھانے کا ذکر کیا ہے۔ سوائے صالح اور یوسف کی روایت کردہ حدیث میں کہ اس میں صرف ہر ایک دانت والے درندے کا (گوشت کھانے) کی ممانعت کا ذکر ہے۔

٤٧٢...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَبِيدَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ فَاَكْلُهُ حَرَامٌ -

۴۷۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہر ایک دانت والے درندے کا (گوشت) کھانا حرام ہے۔

٤٧٣...... وحَدَّثَنِيهِ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ -

۴۷۳...... حضرت مالک بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت کی طرح حدیث بیان کی ہے۔

٤٧٤...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ -

۴۷۴...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر ایک دانت والے درندے اور ہر ایک پنجے (ناخنوں) والے پرندے کا (گوشت) کھانے سے منع فرمایا ہے۔

٤٧٥...... وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ ابْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَه -

۴۷۵...... حضرت شعبہ نے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت بیان کی ہے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... اور ان کے گوشت کے استعمال سے ویسے ہی اثرات انسان کے اندر پیدا ہونے کا اندیشہ ہے لہٰذا اسی بناء پر انہیں حرام قرار دیا گیا۔ (تکملہ)

۴۷۶..... وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ وَاَبُو بِشْرٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ -

۴۷۶..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر ایک دانت والے درندے اور ہر ایک پنجے (ناخنوں) والے پرندے کا (گوشت) کھانے سے منع فرمایا ہے۔

۴۷۷..... وحَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي بِشْرٍ ح و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَبُو بِشْرٍ اَخْبَرَنَا عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهى ح و حَدَّثَنِي اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ -

۴۷۷..... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے (اور پھر آگے) شعبہ عن الحکم کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث روایت کی گئی ہے۔

باب - ۱۱۰ باب اباحة ميتات البحر

سمندر میں مردار (جانور) کی اباحت کے بیان میں [1]

۴۷۸..... حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَاه يَحْيى

۴۷۸..... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

---

[1] فائدہ..... اس باب میں جو طویل حدیث ذکر کی گئی ہے وہ اکثر کتب حدیث میں مختلف جزئی تعامل کے ساتھ منقول ہے۔ اور اس سے متعدد مسائل فقہیہ مستنبط ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں حضرات صحابہؓ کیساتھ اللہ تعالیٰ کی خاص مدد کا اظہار بھی اس واقعہ سے ہوتا ہے۔ سمندری حیات اور آبی مخلوق کی حلت و حرمت میں فقہاء کے بیان میں تفصیل ہے جس کا خلاصہ ذیل میں درج ہے:

پہلا مسئلہ:۔ اس بات پر پوری امت کا اجماع ہے کہ سمندری اور آبی حیات میں سے سمک یعنی مچھلی بالاتفاق حلال ہے۔ البتہ دیگر سمندری اور بحری حیوانات کے متعلق فقہاء کرامؒ کا اختلاف ہے۔ ائمہ ثلاثہؒ (امام شافعیؒ، مالکؒ اور احمدؒ بن حنبل) کے نزدیک تمام بحری جانور حلال ہیں البتہ امام شافعیؒ کے نزدیک مینڈک حرام ہے۔ (نووی المجموع شرح المهذب) جبکہ مالکیہ نے آبی انسان، سمندری کتا اور خنزیر کو حرام قرار دیا ہے۔ باقی تمام بحری حیوانات ان کے نزدیک حلال ہیں۔ (الاردیری فی شرح الصغیر) حنابلہ کسی بھی جانور کا استثناء نہیں کرتے۔ (المغنی لابن قدامہ) احناف رحمهم الله کے نزدیک حیوانات بحری میں سوائے مچھلی کے کوئی حلال نہیں۔

ائمہ ثلاثہؒ کا استدلال ارشادِ باری تعالیٰ "احل لكم صيد البحر" کے عموم سے ہے۔ احنافؒ کی طرف سے ان حضرات کے استدلال کے متعدد تحقیقی جوابات دیئے گئے ہیں۔ تفصیل کیلئے دیکھئے (تکملہ فتح الملہم ۳/۵۰۹) علماء احنافؒ نے اپنے مذہب کے اثبات کے لیے مختلف دلائل دیئے ہیں۔ چنانچہ علامہ عینیؒ عمدۃ القاری میں فرماتے ہیں احناف کی دلیل: "وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ" ہے یعنی اللہ کے نبی ان ناپاک چیزوں کی حرمت بیان کرتے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ مچھلی کے علاوہ دیگر بحری حیوانات فطرت سلیمہ اور سلیم طبیعت رکھنے والے افراد کے لئے قلبی خبث کا سبب بنتی ہیں۔

بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَّرَ عَلَيْنَا اَبَا عُبَيْدَةَ نَتَلَقَّى عِيرًا لِقُرَيْشٍ وَزَوَّدَنَا جِرَابًا مِنْ تَمْرٍ لَمْ يَجِدْ لَنَا غَيْرَهُ فَكَانَ اَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِينَا تَمْرَةً تَمْرَةً قَالَ فَقُلْتُ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِهَا قَالَ نَمَصُّهَا كَمَا يَمَصُّ الصَّبِيُّ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهَا مِنَ الْمَاءِ فَتَكْفِينَا يَوْمَنَا اِلَى اللَّيْلِ وَكُنَّا نَضْرِبُ بِعِصِيِّنَا الْخَبَطَ ثُمَّ نَبُلُّهُ بِالْمَاءِ فَنَاْكُلُهُ قَالَ وَانْطَلَقْنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَرُفِعَ لَنَا عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَيْئَةِ الْكَثِيبِ الضَّخْمِ فَاَتَيْنَاهُ فَاِذَا هِيَ دَابَّةٌ تُدْعَى الْعَنْبَرَ قَالَ قَالَ اَبُو عُبَيْدَةَ مَيْتَةٌ ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَقَدِ اضْطُرِرْتُمْ فَكُلُوا قَالَ فَاَقَمْنَا عَلَيْهِ شَهْرًا وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ حَتَّى سَمِنَّا قَالَ وَلَقَدْ رَاَيْتُنَا نَغْتَرِفُ مِنْ وَقْبِ عَيْنِهِ بِالْقِلَالِ الدُّهْنَ وَنَقْتَطِعُ مِنْهُ الْفِدَرَ كَالثَّوْرِ اَوْ كَقَدْرِ الثَّوْرِ فَلَقَدْ اَخَذَ مِنَّا اَبُو عُبَيْدَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاَقْعَدَهُمْ فِي وَقْبِ عَيْنِهِ وَاَخَذَ ضِلَعًا مِنْ اَضْلَاعِهِ فَاَقَامَهَا ثُمَّ رَحَلَ اَعْظَمَ بَعِيرٍ مَعَنَا فَمَرَّ مِنْ تَحْتِهَا وَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَشَائِقَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ اَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ هُوَ رِزْقٌ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ فَتُطْعِمُونَا قَالَ فَاَرْسَلْنَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْهُ فَاَكَلَهُ۔

قیادت میں قریش کے قافلہ سے ملنے کیلئے بھیجا اور کھجوروں کی ایک بوری زاد راہ کے طور پر ہمیں عنایت فرمائی اور اس کے علاوہ اور کچھ ہمیں عطا نہیں فرمایا۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں ایک ایک کھجور روزانہ دیا کرتے تھے۔ راوی ابو الزبیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ تم ایک کھجور کا کیا کرتے تھے؟ وہ فرمانے لگے کہ ہم اس کھجور کو بچے کی طرح چوستے تھے پھر ہم اس پر پانی پی لیتے تھے اور وہ کھجور ہمیں رات تک کافی ہو جاتی تھی اور ہم لاٹھیوں سے درختوں کے پتے جھاڑ کر پانی میں بھگو کر بھی کھاتے تھے اور ہم سمندر کے ساحل پر چلے جاتے تھے تو اتفاق سے سمندر کی ساحلی ریت پر ایک بڑے ٹیلے کی طرح پڑی ہوئی ایک چیز ہمیں دکھائی دی۔ ہم اس کے پاس آئے، دیکھا کہ ایک جانور ہے جسے عنبر پکارا جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ مردار ہے۔ پھر فرمانے لگے: نہیں بلکہ ہم رسول اللہ ﷺ کے بھیجے ہوئے ہیں اور اللہ کے راستے میں ہیں اور تم بھوک کی وجہ سے بے قرار ہو تو تم اسے کھالو۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اس جگہ پر ایک مہینہ ٹھہرے رہے اور ہم تین سو کی تعداد میں تھے۔ یہاں تک کہ ہم کھاتے کھاتے موٹے ہو گئے اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ ہم نے اس جانور کی آنکھ کے حلقے سے مشکوں سے بھر بھر چربی نکالی تھی اور ہم اس میں سے بیل کے برابر گوشت کے ٹکڑے کاٹتے تھے الغرض حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو لیا اور وہ سب اس جانور کی آنکھ کے حلقہ کے اندر بیٹھ گئے اور اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی کو اٹھا کر کھڑا کیا پھر ان اونٹوں میں سے جو ہمارے ساتھ تھے ان میں سے سب سے بڑے اونٹ پر کجاوا کسا تو وہ اس کے نیچے سے گذر گیا اور اس کے گوشت کو ابال کر ہم نے اپنا زاد راہ تیار کر لیا تو جب ہم واپس مدینہ آئے اور رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اللہ کا رزق تھا جسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے نکالا تھا۔ تو کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ ہے؟ (اگر ہے) تو وہ ہمیں بھی کھلاؤ۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس گوشت میں سے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا تو آپ ﷺ نے اسے کھایا۔

۴۷۹...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةِ رَاكِبٍ وَاَمِيرُنَا اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيرًا لِقُرَيْشٍ فَاَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَاَصَابَنَا جُوعٌ شَدِيدٌ حَتّٰى اَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ جَيْشَ الْخَبَطِ فَاَلْقٰى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَاَكَلْنَا مِنْهَا نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهَا حَتّٰى ثَابَتْ اَجْسَامُنَا قَالَ فَاَخَذَ اَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ اَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ ثُمَّ نَظَرَ اِلٰى اَطْوَلِ رَجُلٍ فِي الْجَيْشِ وَاَطْوَلِ جَمَلٍ فَحَمَلَهُ عَلَيْهِ فَمَرَّ تَحْتَهُ قَالَ وَجَلَسَ فِي حِجَاجِ عَيْنِهِ نَفَرٌ قَالَ وَاَخْرَجْنَا مِنْ وَقْبِ عَيْنِهِ كَذَا وَكَذَا قُلَّةَ وَدَكٍ قَالَ وَكَانَ مَعَنَا جِرَابٌ مِنْ تَمْرٍ فَكَانَ اَبُو عُبَيْدَةَ يُعْطِي كُلَّ رَجُلٍ مِنَّا قَبْضَةً قَبْضَةً ثُمَّ اَعْطَانَا تَمْرَةً تَمْرَةً فَلَمَّا فَنِيَ وَجَدْنَا فَقْدَهُ ۔

۴۷۹...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بھیجا اور ہم تین سو سوار تھے اور ہمارے امیر (سردار) حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور ہم قریش کے قافلہ کی گھات میں تھے۔ تو ہم سمندر کے ساحل پر آدھے مہینے تک ٹھہرے رہے اور ہمیں وہاں سخت بھوک لگی ہوئی تھی یہاں تک کہ ہم پتے کھانے لگے اور اس لشکر کا نام ہی پتے کھانے والا لشکر ہو گیا تو سمندر نے ہمارے لئے ایک جانور پھینکا جسے عنبر کہا جاتا ہے پھر ہم اس عنبر جانور کا گوشت آدھے مہینہ تک کھاتے رہے اور اس کی چربی بطور تیل اپنے جسموں پر ملتے رہے یہاں تک کہ ہم خوب موٹے ہو گئے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس جانور کی ایک پسلی لے کر کھڑی کی اور لشکر میں سے سب سے لمبے آدمی کو تلاش کیا اور سب سے لمبا اونٹ اور پھر اس آدمی کو اس اونٹ پر سوار کیا وہ اس پسلی کے نیچے سے گذر گیا اور اس جانور کی آنکھ کے حلقہ میں کئی آدمی بیٹھ گئے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اسکی آنکھ کے حلقہ میں سے اتنے اتنے گھڑے چربی کے بھرے اور ہمارے ساتھ کھجوروں کی ایک بوری تھی۔ ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم میں سے ہر ایک آدمی کو ایک ایک مٹھی کھجور دیتے پھر (کچھ دن بعد) ہمیں ایک ایک کھجور دینے لگے پھر جب وہ بھی ہمیں نہ ملے تو ہمیں اس (ایک کھجور) کا نہ ملنا معلوم ہو گیا۔

۴۸۰...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرًا يَقُولُ فِي جَيْشِ الْخَبَطِ اِنَّ رَجُلًا نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَاهُ اَبُو عُبَيْدَةَ ۔

۴۸۰...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پتوں کے لشکر میں ایک دن ایک آدمی نے تین اونٹ ذبح کئے پھر تین اونٹ کاٹے پھر حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے منع کر دیا۔

۴۸۱...... وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ

۴۸۱...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں بھیجا اور ہم تین سو کی تعداد میں تھے اور ہم نے اپنا زادِ راہ اپنی گردنوں پر اٹھایا ہوا تھا۔[1]

---

[1] فائدہ...... اس باب میں ذکر کردہ احادیث کی بناء پر ائمہ ثلاثہ سمک طافی (وہ مچھلی جو پانی میں طبعی موت مر جائے اور پھر پانی کی سطح پر تیرنے لگے) کی حلت پر استدلال کرتے ہیں۔ لیکن امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک سمک طافی کا کھانا جائز نہیں۔ امام صاحبؒ کا استدلال حوت جابرؓ کی حدیث سے ہے جسے امام ابو داؤدؒ نے اپنی کتاب میں نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا: ''جو مچھلی سمندر ...... (جاری ہے)

بَعَثَنَا النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ ثَلاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ اَزْوَادَنَا عَلٰى رِقَابِنَا -

۴۸۲...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِي نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ اَخْبَرَهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً ثَلاثَ مِائَةٍ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَفَنِيَ زَادُهُمْ فَجَمَعَ اَبُو عُبَيْدَةَ زَادَهُمْ فِي مِزْوَدٍ فَكَانَ يُقَوِّتُنَا حَتّٰى كَانَ يُصِيبُنَا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةً -

۴۸۲...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین سو (افراد) کا ایک لشکر بھیجا اور ان پر حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر (سردار) مقرر فرمایا۔ تو جب ان کا زاد راہ ختم ہو گیا تو حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب کے توشہ دانوں کو جمع کیا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں کھجوریں کھلاتے تھے یہاں تک کہ (بوجہ کمی) روزانہ ایک کھجور دینے لگے۔

۴۸۳...... وحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَرِيَّةً اَنَا فِيهِمْ اِلٰى سِيفِ الْبَحْرِ وَسَاقُوا جَمِيعًا بَقِيَّةَ الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ وَاَبِي الزُّبَيْرِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ فَاَكَلَ مِنْهَا الْجَيْشُ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً -

۴۸۳...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سمندر کے کنارے کی طرف ایک لشکر بھیجا۔ میں بھی ان میں شامل تھا (آگے حدیث اسی طرح ہے) سوائے اس کے کہ اس حدیث میں ہے کہ لشکر والوں نے اٹھارہ دن تک اسی جانور کا گوشت کھایا۔ (بظاہر حدیث میں جس جانور کا ذکر ہے وہ وہیل مچھلی معلوم ہوتی ہے لیکن چونکہ عرب میں وہ پائی نہیں جاتی تھی لہٰذا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اسے جانور سے تعبیر کیا)۔

۴۸۴...... وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُنْذِرِ الْقَزَّازُ كِلاهُمَا عَنْ دَاوُدَ ابْنِ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ

۴۸۴...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جہینہ کے علاقہ کی طرف ایک لشکر بھیجا اور ان پر ایک آدمی کو امیر مقرر فرمایا۔ (آگے حدیث مـ ـکہ مذکورہ حدیث کی طرح ہے)۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... خود باہر لا پھینکے یا سمندر کی لہریں اسے باہر پھینکدیں وہ کھالو اور جو مچھلی پانی میں مر جائے اور اس پر تیرنے لگے وہ مت کھاؤ۔" (ابوداؤد کتاب الأطعمة)

جہاں تک ائمہ ثلاثہؒ کی مستدل حدیث باب کا تعلق ہے یعنی حدیث عنبر تو اس کے متعلق احنافؒ فرماتے ہیں کہ اس سے استدلال درست نہیں۔ کیونکہ حدیث میں یہ کہیں نہیں ہے کہ وہ مچھلی سطح آب پر تیرنے لگی تھی، اس لیے یہ احتمال ہے کہ اسے لہروں نے ساحل پر پھینک دیا ہو اور وہ مر گئی ہو۔ جبکہ ایسی مچھلی بالاتفاق حلال ہے۔

جہاں تک جھینگے کا معاملہ ہے تو اس میں فقہاء کرام کا اختلاف رہا ہے اور یہ اختلاف جھینگے کی حقیقت اور اس کی تعریف کی بناء پر ہے۔ بعض کے نزدیک اس پر مچھلی کی تعریف صادق نہیں آتی اور بعض کے نزدیک وہ مچھلی کے خاندان سے ہے بہر حال اس کے اندر شدت کرنا صحیح نہیں۔ ائمہ ثلاثہؒ کے نزدیک وہ بالاتفاق حلال ہے، کراہت کا حکم بہر حال اس میں باقی ہے۔ واللہ اعلم۔

بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْثًا اِلٰى اَرْضِ جُهَيْنَةَ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ۔

باب - ۱۱۱ باب تحریم اكل لحم الحمر الانسية
شہری گدھوں کا گوشت کھانے کی حرمت

۴۸۵...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَيْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ۔

۴۸۵...... حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن عورتوں سے متعہ کرنے اور شہری گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۴۸۶...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ وَعَنْ اَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ۔

۴۸۶...... ان سندوں کے ساتھ حضرت زہری سے سابقہ روایت ہی مروی ہے اور حضرت یونس کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے شہری گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

۴۸۷...... وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا اِدْرِيسَ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لُحُومَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ۔

۴۸۷...... حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شہری گدھوں کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے۔

۴۸۸...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ وَسَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ۔

۴۸۸...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شہری گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

۴۸۹...... وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا

۴۸۹...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ارشاد

مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا اَبِي وَمَعْنُ بْنُ عِيسى عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الْحِمَارِ الاَهْلِيِّ يَوْمَ خَيْبَرَ وَكَانَ النَّاسُ احْتَاجُوا اِلَيْهَا۔

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن شہری گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے حالانکہ لوگوں کو اس کی ضرورت تھی۔

۴۹۰...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ اَبِي اَوْفى عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الاَهْلِيَّةِ فَقَالَ اَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَقَدْ اَصَبْنَا لِلْقَوْمِ حُمُرًا خَارِجَةً مِنَ الْمَدِينَةِ فَنَحَرْنَاهَا فَاِنَّ قُدُورَنَا لَتَغْلِي اِذْ نَادى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنِ اكْفَئُوا الْقُدُورَ وَلا تَطْعَمُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا فَقُلْتُ حَرَّمَهَا تَحْرِيمَ مَاذَا. قَالَ تَحَدَّثْنَا بَيْنَنَا فَقُلْنَا حَرَّمَهَا اَلْبَتَّةَ وحَرَّمَهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ۔

۴۹۰...... حضرت شیبانیؒ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گھریلو (پالتو) گدھوں کا گوشت کھانے کے بارے میں پوچھا وہ کہتے ہیں کہ چونکہ خیبر کے دن ہمیں بھوک لگی ہوئی تھی اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہم نے یہودی قوم کے وہ گدھے جو شہر سے باہر نکلے ہوئے تھے۔ انہیں ہم نے پکڑا اور ان کو ذبح کیا اور ان کا گوشت ہماری ہانڈیوں میں ابل رہا تھا۔ اسی دوران رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کر دیا کہ ہانڈیاں الٹا دو اور گدھوں کے گوشت سے کچھ بھی نہ کھاؤ۔ میں نے کہا: آپ ﷺ نے گدھوں کے گوشت کو کیسے حرام فرمایا؟ ہم آپس میں یہ باتیں کر رہے تھے تو بعض (لوگوں) نے کہا: آپ ﷺ نے اسے قطعی طور پر حرام کر دیا ہے اور بعض کہنے لگے کہ اس وجہ سے اسے حرام کیا کہ ابھی تک ان کا خمس نہیں نکالا گیا تھا۔[1]

۴۹۱...... وحَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ اَبِي اَوْفى يَقُولُ اَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ لَيَالِيَ خَيْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَقَعْنَا فِي الْحُمُرِ الاَهْلِيَّةِ فَانْتَحَرْنَاهَا فَلَمَّا غَلَتْ بِهَا الْقُدُورُ نَادى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ

۴۹۱...... حضرت سلیمان شیبانی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ خیبر کی راتوں میں ہمیں بھوک لگی ہوئی تھی تو جب خیبر کا دن ہوا تو ہم بستی کے گدھوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ ہم نے انکا گوشت کاٹا اور جب ہماری ہانڈیاں (جن میں یہ گوشت تھا) ابلنے لگیں تو رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کر دیا کہ تم سب لوگ اپنی اپنی ہانڈیاں الٹ دو اور ان گدھوں کے گوشت میں سے

---

[1] فائدہ...... احادیث بالا سے معلوم ہوا کہ شہروں میں پائے جانے والے گدھے بالاتفاق حرام ہیں۔ چنانچہ جمہور فقہاء کرامؒ کا یہی مسلک ہے۔ یہاں اہلی یعنی شہری گدھوں کی تخصیص اس لیے ہے کہ جنگلی گدھا بالاتفاق حلال ہے۔ ابتداء اسلام میں شہری گدھا بھی حلال تھا لیکن غزوہ خیبر کے روز وہ بھی آنحضرت ﷺ کے حکم کے مطابق حرام کر دیا گیا۔ بعض فقہاء کرامؒ اس کی بھی حلت کے قائل ہیں۔ مثلاً امام مالکؒ کے نزدیک وہ مکروہ ہے۔ جب کہ ان کی ایک روایت حرام ہونے کی ہے۔ لیکن جمہور فقہاء کرامؒ کے نزدیک احادیث بالا کی بناء پر یہ حرام ہی ہے۔

اَن اكْفئُوا الْقُدُورَ وَلا تَاْكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُر شَيْئًا قَالَ فَقَالَ نَاسٌ اِنَّمَا نَهى عَنْهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لِاَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ وَقَالَ آخَرُونَ نَهى عَنْهَا اَلْبَتَّةَ ۔

کچھ نہ کھاؤ۔ راوی کہتے ہیں کہ (اس وقت) بعض لوگوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے گدھوں کا گوشت کھانے سے اسلئے منع فرمایا ہے کہ ان میں سے خمس نہیں نکالا گیا تھا اور بعض دوسرے لوگوں نے کہا: آپ ﷺ نے اسے قطعی طور پر یعنی ہمیشہ کیلئے حرام کر دیا ہے۔

۴۹۲۔۔۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ اَبِي اَوْفى يَقُولَانِ اَصَبْنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ اكْفئُوا الْقُدُورَ ۔

۴۹۲۔۔۔ حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء اور حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے گدھوں کو پکڑا اور (اس کا گوشت) پکایا تو رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کر دیا کہ ہانڈیوں کو الٹ دو۔

۴۹۳۔۔۔ وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ الْبَرَاءُ اَصَبْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ حُمُرًا فَنَادى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ اَن اكْفئُوا الْقُدُورَ ۔

۴۹۳۔۔۔ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے خیبر کے دن گدھے کو پکڑا تو رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کر دیا کہ تم اپنی ہانڈیوں کو الٹ دو۔

۴۹۴۔۔۔ وحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ واِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ نُهِينَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ ۔

۴۹۴۔۔۔ حضرت ثابت بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں گدھوں کا گوشت (کھانے سے) منع کر دیا گیا ہے۔

۴۹۵۔۔۔ وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنْ نُلْقِيَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ نِيئَةً ونَضِيجَةً ثُمَّ لَمْ يَاْمُرْنَا بِاَكْلِه ۔

۴۹۵۔۔۔ حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں گدھوں کا گوشت کچا ہو یا پکا ہو پھینک دینے کا حکم فرمایا۔ پھر ہمیں اس کے کھانے کا حکم نہیں فرمایا۔

۴۹۶۔۔۔ وحَدَّثَنِيهِ اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ ۔

۴۹۶۔۔۔ حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۴۹۷۔۔۔ وحَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا اَدْرِي اِنَّمَا نَهى عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ كَانَ حَمُولَةَ النَّاسِ فَكَرِهَ اَنْ تَذْهَبَ حَمُولَتُهُمْ اَوْ

۴۹۷۔۔۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے گدھوں کا گوشت کھانے سے اس وجہ سے منع فرمایا کہ ان سے بار برداری کا کام لیا جاتا تھا یا آپ ﷺ نے خیبر کے دن (ان کے ناپاک ہونے کی وجہ سے) گدھوں کا گوشت حرام قرار دیا۔

حَرَّمَهُ فِي يَوْمِ خَيْبَرَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ -

۴۹۸...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ اِلى خَيْبَرَ ثُمَّ اِنَّ اللهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا اَمْسى النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ اَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا هٰذِهِ النِّيرَانُ عَلى اَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ قَالُوا عَلى لَحْمٍ قَالَ عَلى اَيِّ لَحْمٍ قَالُوا عَلى لَحْمِ حُمُرٍ اِنْسِيَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ اَوْ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا قَالَ اَوْ ذَاكَ -

۴۹۸...... حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے پھر اللہ تعالیٰ نے خیبر کو فتح فرمادیا۔ جس دن خیبر فتح کیا گیا لوگوں نے اس دن شام کو بہت آگ جلائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ آگ کس وجہ سے ہے؟ اور تم لوگ کیا پکا رہے ہو؟ انہوں (صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے عرض کیا: گوشت پکا رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کس چیز کا گوشت؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: گدھے کا گوشت۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گوشت پھینک دو اور ہانڈیوں کو توڑ ڈالو۔ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم گوشت پھینک دیں اور ہانڈیاں توڑ ڈالیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسی طرح کرلو۔

۴۹۹...... وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَصَفْوَانُ بْنُ عِيسى ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ كُلُّهُمْ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ اَبِي عُبَيْدٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ -

۴۹۹...... حضرت یزید بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت ہی کی مثل روایت نقل کی گئی ہے۔

۵۰۰...... وحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْبَرَ اَصَبْنَا حُمُرًا خَارِجًا مِنَ الْقَرْيَةِ فَطَبَخْنَا مِنْهَا فَنَادى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ اَلَا اِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْهَا فَاِنَّهَا رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاُكْفِئَتِ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا وَاِنَّهَا لَتَفُورُ بِمَا فِيهَا -

۵۰۰...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب خیبر فتح فرمایا تو دیہات سے جو گدھے نکلے ہم نے ان کو پکڑ لیا پھر ان کا گوشت پکایا (اسی دوران) رسول اللہ ﷺ کے منادی نے اعلان کر دیا: آگاہ ہو جاؤ! اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے تمہیں گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا ہے۔ کیونکہ وہ ناپاک ہے (اور اس کا کھانا) شیطانی عمل ہے۔ (یہ اعلان سنتے ہیں) ہانڈیاں اس حال میں الٹ دی گئیں کہ گوشت ان میں ابل رہا تھا۔

۵۰۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ جَاءَ جَاءٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اُكِلَتِ الْحُمُرُ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اُفْنِيَتِ الْحُمُرُ فَاَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَبَا طَلْحَةَ فَنَادى اِنَّ اللهَ

۵۰۱...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب خیبر کا دن ہوا تو ایک آنے والے نے آکر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! گدھے کا گوشت کھالیا گیا پھر ایک اور آیا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! گدھے ختم ہوگئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اعلان کر دیا کہ: اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے تم لوگوں کو گدھے کا گوشت کھانے سے منع

وَرَسُولُهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ أَوْ نَجِسٌ قَالَ فَأُكْفِئَتِ الْقُدُورُ بِمَا فِيهَا ۔

فرما دیا ہے کیونکہ وہ گندا اور ناپاک ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ہانڈیوں میں جو کچھ بھی تھا اس سمیت ہانڈیوں کو الٹ دیا گیا۔

باب - ۱۱۲ باب في اكل لحوم الخيل

گھوڑے کا گوشت کھانے کے (جواز) کے بیان میں

۵۰۲..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَأَذِنَ فِي لُحُومِ الْخَيْلِ ۔

۵۰۲..... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن گھریلو پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت فرمائی۔ [1]

۵۰۳..... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ أَكَلْنَا زَمَنَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَحُمُرَ الْوَحْشِ وَنَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ ۔

۵۰۳..... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے زمانہ میں ہم نے جنگلی گھوڑوں اور گدھوں کا گوشت کھایا اور نبی ﷺ نے ہمیں گھریلو پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۵۰۴..... وحَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح و حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ۔

۵۰۴..... حضرت ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت ہی کی مثل روایت نقل کی گئی ہے۔

۵۰۵..... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَوَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ

۵۰۵..... حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایک گھوڑا کاٹا اور پھر ہم

---

[1] فائدہ..... ان احادیث سے استدلال کرتے ہوئے حضرات شوافع اور حنابلہؒ نے کہا ہے کہ گھوڑے کا گوشت حلال ہے۔ اور اسے بلا کراہت استعمال کرنا جائز ہے۔ اور متعدد فقہاء اسی کے قائل ہیں۔ جبکہ فقہاءؒ کی ایک جماعت کے نزدیک مکروہ ہے۔ چنانچہ امام مالک اور امام ابو حنیفہؒ کی یہی رائے ہے۔ اور امام صاحبؒ نے یہ بھی فرمایا کہ اس کے کھانے والا گناہگار ہوگا۔ اگرچہ یہ حرام نہیں ان حضرات کا استدلال ارشاد قرآنی: وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ لِتَرْكَبُوهَا وَزِينَةً" سے ہے۔ کہ اس میں ان جانوروں کا مقصد سواری کرنا اور زینت حاصل کرنا بتلایا ہے۔ علاوہ ازیں حضرت خالد بن ولیدؓ کی روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے گھوڑے، خچر اور گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ (ابو داود، نسائی) اس سے اگرچہ حرمت ثابت ہوتی ہے لیکن امام صاحبؒ نے یہ حدیث اور اوپر ذکر کردہ حلت والی احادیث کو جمع کر کے کراہت کا قول کیا ہے۔

عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاَكَلْنَاهُ -

نے (اس کا گوشت) کھایا۔[1]

۵۰۶..... وحَدَّثَنَاه يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ -

۵۰۶..... حضرت ہشام سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت کی مثل روایت نقل کی گئی ہے۔

باب - ۱۱۳ باب اباحة الضب

گوہ (کے گوشت) کے مباح ہونے کے بیان میں

۵۰۷..... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ عَنْ اِسْمٰعِيلَ قَالَ يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَسْتُ بِاٰكِلِهِ وَلَا مُحَرِّمِهِ -

۵۰۷..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے گوہ (کے گوشت) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی اسے حرام کرتا ہوں۔[2]

۵۰۸..... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا آكُلُهُ وَلَا اُحَرِّمُهُ -

۵۰۸..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ارشاد فرمایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے گوہ (کا گوشت) کھانے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی اسے حرام قرار دیتا ہوں۔

۵۰۹..... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا آكُلُهُ وَلَا اُحَرِّمُهُ -

۵۰۹..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے اس حال میں کہ آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے گوہ (کا گوشت) کھانے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی اسے حرام قرار دیتا ہوں۔

۵۱۰..... وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهِ فِي هٰذَا الاِسْنَادِ -

۵۱۰..... حضرت عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۵۱۱..... وحَدَّثَنَاه اَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ

۵۱۱..... ان مختلف سندوں کیساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے لیث عن نافع کی طرح روایت نقل کی ہے سوائے

---

[1] فائدہ..... امام ابو حنیفہؒ اسے مکروہ اس لئے بھی قرار دیتے ہیں کہ گھوڑا آلات جہاد میں سے ہے اور اگر اس کا گوشت بالعموم حلال ہو گیا تو آلات جہاد میں کمی واقع ہو گی۔ جو وأعدوا لهم ما استطعتم من قوة کے عموم اور مقصد کو فوت کرنے کا سبب ہے۔

[2] فقہاء کی ایک جماعت کے نزدیک گوہ (ضب) مباح ہے۔ امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ وغیرہ کا یہی مسلک ہے۔ جبکہ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک گوہ مکروہ ہے۔ بعض فقہاء نے مکروہ تنزیہی قرار دیا ہے اور بعض نے تحریمی۔

كِلاهُمَا عَنْ اَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الضَّبِّ بِمَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرَ اَنَّ حَدِيثَ اَيُّوبَ اُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِضَبٍّ فَلَمْ يَاْكُلْهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهُ وَفِي حَدِيثِ اُسَامَةَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ۔

اس کے کہ ایوب کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس گوہ لائی گئی تو آپ ﷺ نے اسے کھایا اور نہ ہی اسے حرام قرار دیا اور اسامہ کی روایت کردہ حدیث میں یہ ہے کہ ایک آدمی مسجد میں کھڑا ہوا اور رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما تھے۔

۵۱۲ وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ مَعَهُ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِهِ فِيهِمْ سَعْدٌ وَاُتُوا بِلَحْمِ ضَبٍّ فَنَادَتِ امْرَاَةٌ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ اِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُوا فَاِنَّهُ حَلالٌ وَلٰكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِي۔

۵۱۲..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کچھ لوگ تھے ان میں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے اور آپ ﷺ کی خدمت میں گوہ کا گوشت لایا گیا تو نبی ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن میں سے ایک نے آواز دے کر عرض کیا: یہ گوہ کا گوشت ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کھاؤ کیونکہ یہ حلال ہے لیکن مجھے کھانا (پسند) نہیں۔

۵۱۳..... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ قَالَ قَالَ لِيَ الشَّعْبِيُّ اَرَاَيْتَ حَدِيثَ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَاعَدْتُ ابْنَ عُمَرَ قَرِيبًا مِنْ سَنَتَيْنِ اَوْ سَنَةٍ وَنِصْفٍ فَلَمْ اَسْمَعْهُ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ هٰذَا قَالَ كَانَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهِمْ سَعْدٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ۔

۵۱۳..... حضرت توبہ عنبری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے شعبی نے کہا کہ کیا تو نے حسن کی وہ حدیث سنی ہے جو انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے اور میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تقریباً دو یا ڈیڑھ سال بیٹھا رہا مگر میں نے اس روایت کے علاوہ اور کوئی روایت ان سے سنی ہی نہیں کہ جو انہوں نے نبی ﷺ سے نقل کی ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے جن میں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے وہ معاذ کی روایت کردہ حدیث نقل کرتے ہیں۔

۵۱۴..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ

۵۱۴..... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اور خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر داخل ہوئے تو آپ ﷺ کی خدمت میں بھنی ہوئی ایک گوہ پیش کی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس

بَيْتَ مَيْمُونَةَ فَأُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ فَأَهْوَى إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اللاتِي فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ أَخْبِرُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ بِمَا يُرِيدُ أَنْ يَأْكُلَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ فَقُلْتُ أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لا وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْظُرُ ۔

کی طرف اپنا ہاتھ مبارک بڑھایا تو حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں جو عورتیں موجود تھیں ان میں سے ایک عورت نے کہا: رسول اللہ ﷺ جو کچھ کھانا چاہتے ہیں وہ آپ ﷺ کو بتادو۔ (گوہ کا علم ہونے پر) رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک کھینچ لیا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! بلکہ یہ گوہ میری سرزمین پر نہیں پائی جاتی اس لئے میں نے اسے ناپسند کیا۔ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس گوہ کو (اپنی طرف) کھینچا اور اسے کھانا شروع کر دیا اور رسول اللہ ﷺ دیکھ رہے تھے۔ ❶

۵۱۵...... وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَرْمَلَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الأَنْصَارِيِّ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللهِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوذًا قَدِمَتْ بِهِ أُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَ قَلَّمَا يُقَدَّمُ إِلَيْهِ طَعَامٌ حَتَّى يُحَدَّثَ بِهِ وَيُسَمَّى لَهُ فَأَهْوَى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ إِلَى الضَّبِّ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ الْحُضُورِ أَخْبِرْنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِمَا قَدَّمْتُنَّ لَهُ قُلْنَ هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللهِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لا وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ

۵۱۵...... حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبر دیتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو سیف اللہ (اللہ کی تلوار) کہا جاتا ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں گئے اور وہ (حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حضرت خالد اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خالہ تھیں۔ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک بھنی ہوئی گوہ رکھی ہوئی تھی جو کہ ان کی بہن حضرت حفیدہ بنت حارث نجد سے لائی تھیں۔ انہوں نے وہ گوہ رسول اللہ ﷺ کے آگے پیش کر دی اور آپ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ ﷺ کسی کھانے کی طرف اس وقت تک ہاتھ نہیں بڑھاتے تھے جب تک کہ اس کے بارے میں آپ ﷺ کو بتا نہ دیا جاتا اور اس کھانے کا نام نہ لے لیا جاتا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے گوہ کی طرف اپنا ہاتھ مبارک بڑھایا تو وہاں موجود عورتوں میں سے ایک عورت نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو جو کچھ تم نے پیش کیا ہے وہ بتادو۔ وہ کہنے لگیں: اے اللہ کے رسول! یہ گوہ ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک کھینچ لیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا گوہ حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! لیکن یہ گوہ چونکہ میری سرزمین میں نہیں

---

❶ فائدہ...... مطلب یہ ہے کہ چونکہ گوہ میری سرزمین (مکہ مکرمہ) میں نہیں پائی جاتی اس لئے میرے اندر اس کے کھانے کی رغبت نہیں ہے۔ اگرچہ یہ حلال ہے۔ اس بارے میں حضرت امام ابو حنیفہ کا مسلک پیچھے بیان کیا جا چکا ہے کہ ان کے نزدیک کراہت ہے اور ظاہر یہی ہے کہ کراہت تنزیہی ہے۔ واللہ اعلم

قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ فَاَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللهِ يَنْظُرُ فَلَمْ يَنْهَنِي -

ہوتی جس کی وجہ سے میں نے اسے ناپسند سمجھا۔ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس گوہ کو اپنی طرف کھینچا اور اسے کھانا شروع کر دیا اور رسول اللہ ﷺ دیکھتے رہے اور مجھے منع نہیں فرمایا۔

۵۱۶۔۔۔۔۔وحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنِي و قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ خَالَتُهُ فَقُدِّمَ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ لَحْمُ ضَبٍّ جَاءَتْ بِهِ اُمُّ حُفَيْدٍ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ وَكَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي جَعْفَرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا يَاْكُلُ شَيْئًا حَتَّى يَعْلَمَ مَا هُوَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَحَدَّثَهُ ابْنُ الاَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ وَكَانَ فِي حَجْرِهَا

۵۱۶۔۔۔۔۔حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کیساتھ حضرت میمونہ بنت حارث کے گھر میں داخل ہوئے اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خالہ تھیں تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گوہ کا گوشت پیش کیا گیا جو کہ ام حفیدہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نجد سے لائی تھیں اور یہ ام حفیدہ قبیلہ بنی جعفر کے کسی آدمی کے نکاح میں تھیں اور رسول اللہ ﷺ کچھ نہیں کھاتے تھے جب تک کہ معلوم نہ ہو جاتا کہ وہ کیا چیز ہے؟ پھر آگے یونس کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی اور اس حدیث کے آخر میں یہ زائد ہے کہ حضرت ابن الاصم نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کیا ہے جو کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پرورش میں تھے۔

۵۱۷۔۔۔۔۔وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ بِضَبَّيْنِ مَشْوِيَّيْنِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ يَزِيدَ بْنَ الاَصَمِّ عَنْ مَيْمُونَةَ

۵۱۷۔۔۔۔۔حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ اور ہم حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں تھے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں دو بھنے ہوئے گوہ لائے گئے۔ (آگے حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح ہے) اور اس روایت میں یزید بن الاصم عن میمونہ کا ذکر نہیں ہے۔

۵۱۸۔۔۔۔۔وحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي هِلالٍ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ اَنَّ اَبَا اُمَامَةَ بْنَ سَهْلٍ اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ وَعِنْدَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِلَحْمِ ضَبٍّ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ۔

۵۱۸۔۔۔۔۔حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور وہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں تھے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی وہاں موجود تھے۔ آپ ﷺ کی خدمت میں گوہ کا گوشت پیش کیا گیا پھر آگے زہری کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث ذکر فرمائی۔

۵۱۹۔۔۔۔۔وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

۵۱۹۔۔۔۔۔حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میری خالہ ام حفید نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کچھ گھی کچھ پنیر اور

اَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ اَهْدَتْ خَالَتِي اُمُّ حُفَيْدٍ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَمْنًا وَاَقِطًا وَاَضُبًّا فَاَكَلَ مِنَ السَّمْنِ وَالاَقِطِ وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقَذُّرًا وَاُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا اُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

چند گوہیں بطور ہدیہ کے پیش کیں۔ آپ ﷺ نے گھی اور پنیر میں سے تو کچھ کھالیا اور گوہ سے نفرت کرتے ہوئے اسے چھوڑ دیا اور رسول اللہ ﷺ کے دستر خوان پر گوہ کو کھایا گیا اور اگر گوہ حرام ہوتی تو آپ ﷺ کے دستر خوان پر نہ کھائی جاتی۔

۵۲۰...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الاَصَمِّ قَالَ دَعَانَا عَرُوسٌ بِالْمَدِينَةِ فَقَرَّبَ اِلَيْنَا ثَلاثَةَ عَشَرَ ضَبًّا فَاٰكِلٌ وَتَارِكٌ فَلَقِيتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنَ الْغَدِ فَاَخْبَرْتُهُ فَاَكْثَرَ الْقَوْمُ حَوْلَهُ حَتّٰى قَالَ بَعْضُهُمْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لا آكُلُهُ وَلا اَنْهٰى عَنْهُ وَلا اُحَرِّمُهُ

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِئْسَ مَا قُلْتُمْ مَا بُعِثَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ اِلا مُحِلًّا وَمُحَرِّمًا اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَعِنْدَهُ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَامْرَاَةٌ اُخْرٰى اِذْ قُرِّبَ اِلَيْهِمْ خُوَانٌ عَلَيْهِ لَحْمٌ فَلَمَّا اَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَاْكُلَ قَالَتْ لَهُ مَيْمُونَةُ اِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ فَكَفَّ يَدَهُ وَقَالَ هٰذَا لَحْمٌ لَمْ آكُلْهُ قَطُّ وَقَالَ لَهُمْ كُلُوا فَاَكَلَ مِنْهُ الْفَضْلُ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْمَرْاَةُ وَقَالَتْ مَيْمُونَةُ لا آكُلُ مِنْ شَيْءٍ اِلا شَيْءٌ يَاْكُلُ مِنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

۵۲۰...... حضرت یزید بن اصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، کہتے ہیں کہ ایک دولہا نے مدینہ منورہ میں ہماری دعوت کی (اور اس دعوت میں) اس نے تیرہ گوہ (پکا کر) ہمارے سامنے رکھے تو ہم میں سے کچھ نے گوہ کھالئے اور کچھ نے چھوڑ دیئے۔ میں اگلے دن حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا تو میں نے ان کو (گوہ کے بارے میں) بتایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارد گرد بہت سے لوگ بھی اکٹھے ہو گئے۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہ میں گوہ کھاتا ہوں اور نہ گوہ کھانے سے منع فرماتا ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے کہ تم نے جو کہا برا کہا۔ نبی ﷺ تو صرف حلال اور حرام بیان کرنے کیلئے مبعوث ہوئے ہیں (حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ) رسول اللہ ﷺ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تشریف فرما تھے اور آپ ﷺ کے پاس حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک عورت بھی موجود تھی ان سب کے سامنے دستر خوان پر ایک گوشت رکھا گیا تو جب نبی ﷺ نے اسے کھانا چاہا تو حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ یہ گوہ کا گوشت ہے تو آپ ﷺ نے (یہ سن کر) اپنا ہاتھ مبارک روک لیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: یہ گوشت میں نے کبھی نہیں کھایا (اور جو وہاں آپ ﷺ کے ساتھ موجود تھے) ان سے فرمایا: تم کھاؤ۔ تو حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اس عورت نے گوہ کے گوشت میں سے کھایا۔ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں بھی کچھ نہیں کھاؤں گی سوائے اس چیز کے کہ جس میں سے رسول اللہ ﷺ کھائیں۔

۵۲۱ــ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ اُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِضَبٍّ فَاَبٰى اَنْ يَاْكُلَ مِنْهُ وَقَالَ لَا اَدْرِي لَعَلَّهُ مِنَ الْقُرُونِ الَّتِي مُسِخَتْ ـ

۵۲۱ــ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک گوہ لائی گئی تو آپ ﷺ نے اسے کھانے سے انکار فرمادیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں شاید کہ یہ گوہ ان زمانوں میں سے ہوں جن زمانوں کی قومیں مسخ ہو گئیں۔

۵۲۲ــ وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا تُطْعِمُوهُ وَقَذِرَهُ وَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُحَرِّمْهُ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ فَاِنَّمَا طَعَامُ عَامَّةِ الرِّعَاءِ مِنْهُ وَلَوْ كَانَ عِنْدِي طَعِمْتُهُ ـ

۵۲۲ــ حضرت ابو زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گوہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے (گوہ سے) نفرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: تم اسے نہ کھاؤ اور فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس گوہ کو حرام قرار نہیں دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے بہت سوں کو نفع دیتے ہیں اور عام طور پر یہ چرواہوں کی خوراک ہوتی ہے اور اگر گوہ میرے پاس بھی ہوتی تو میں اسے کھاتا۔

۵۲۳ــ وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّا بِاَرْضٍ مَضَبَّةٍ فَمَا تَاْمُرُنَا اَوْ فَمَا تُفْتِينَا قَالَ ذُكِرَ لِي اَنَّ اُمَّةً مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ فَلَمْ يَاْمُرْ وَلَمْ يَنْهَ قَالَ اَبُو سَعِيدٍ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَنْفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ وَاِنَّهُ لَطَعَامُ عَامَّةِ هٰذِهِ الرِّعَاءِ وَلَوْ كَانَ عِنْدِي لَطَعِمْتُهُ اِنَّمَا عَافَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ۔

۵۲۳ــ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم ایک ایسی زمین میں رہتے ہیں کہ جہاں گوہ بہت کثرت سے پائی جاتی ہے تو آپ ﷺ ہمیں (گوہ کے بارے میں) کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے بنی اسرائیل کی ایک قوم کا ذکر کیا گیا ہے کہ جس کی شکل بگاڑ کر گوہ جیسی شکل کر دی گئی تھی۔ تو آپ ﷺ نے نہ تو گوہ کھانے کا حکم فرمایا اور نہ ہی اس سے منع فرمایا۔

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اسی کے کچھ عرصہ بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے بہت سے لوگوں کو نفع دیتے ہیں۔ عام طور پر چرواہوں کی خوراک یہی ہے اور اگر گوہ میرے پاس ہوتی تو میں بھی اسے کھاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے تو اس سے صرف ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا تھا۔

۵۲٤ــ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا اَبُو عَقِيلٍ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّي فِي غَائِطٍ مَضَبَّةٍ وَاِنَّهُ عَامَّةُ طَعَامِ اَهْلِي قَالَ فَلَمْ

۵۲۴ــ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: میں ایک ایسے نشیبی علاقہ میں رہتا ہوں کہ جہاں گوہ بہت ہوتی ہیں اور عام طور پر میرے گھر والوں کا کھانا یہی ہے؟ تو آپ ﷺ نے اسے کوئی جواب

يُجِبْهُ فَقُلْنَا عَاوِدْهُ فَعَاوَدَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ ثَلاثًا ثُمَّ نَادَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الثَّالِثَةِ فَقَالَ:
يَا اَعْرَابِيُّ اِنَّ اللهَ لَعَنَ اَوْ غَضِبَ عَلَى سِبْطٍ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ فَمَسَخَهُمْ دَوَابَّ يَدِبُّونَ فِي الاَرْضِ فَلا اَدْرِي لَعَلَّ هٰذَا مِنْهَا فَلَسْتُ آكُلُهَا وَلا اَنْهَى عَنْهَا۔

نہیں دیا۔ ہم نے اس دیہاتی سے کہا: دوبارہ بیان کر۔ اس نے دوبارہ عرض کیا تو آپ ﷺ نے اسے کوئی جواب نہ دیا پھر رسول اللہ ﷺ نے تیسری مرتبہ میں اسے آواز دی اور فرمایا: اے دیہاتی! اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر لعنت فرمائی یا غصہ کیا تو ان کو مسخ کر کے جانور بنادیا جو زمین میں پھرتے ہیں اور میں نہیں جانتا، ہوسکتا ہے کہ شاید یہ گوہ بھی انہی جانوروں میں سے ہو اس لئے نہ تو میں اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی اسے کھانے سے منع کرتا ہوں۔

باب - ۱۱۴ باب اباحۃ الجــــراد

ٹڈی (کھانے کے) جواز کے بیان میں

۵۲۵...... حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِي يَعْفُورٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي اَوْفَى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَأْكُلُ الْجَرَادَ -

۵۲۵...... حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سات غزوات (جہاد) میں (شریک) ہوئے جس میں ٹڈیاں کھایا کرتے تھے۔[1]

۵۲۶...... وحَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي يَعْفُورٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ قَالَ اَبُو بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ سَبْعَ غَزَوَاتٍ و قَالَ اِسْحٰقُ سِتَّ و قَالَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ سِتَّ اَوْ سَبْعَ -

۵۲۶...... حضرت ابو یعفور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔ ابو بکر کی روایت کردہ حدیث میں سات غزوات کا ذکر ہے اور اسحٰق کی روایت کردہ حدیث میں چھ غزوات کا اور ابن ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چھ یا سات غزوات کا ذکر کیا ہے۔

۵۲۷...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ كِلاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي يَعْفُورٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَقَالَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ ۔

۵۲۷...... حضرت ابو یعفور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کی بھی مذکورہ روایت نقل کی گئی ہے اور اس روایت میں سات غزوات کا ذکر ہے۔

---

[1] جراد (ٹڈی) کو کہتے ہیں۔ ماہر حیوانات نے اس کی بہت سے خصوصیات ذکر کی ہیں۔ جسمانی اعتبار سے بہت چھوٹا لیکن نہایت سریع الحرکت جانور ہے۔ زراعت اور کھیتوں پر پورے لشکر کی صورت میں حملہ آور ہوتا ہے اور چشم زدن میں سرسبز و شاداب لہلہاتے کھیتوں کو اجاڑ اور ویران کر چھوڑتا ہے۔ اہل علم اور فقہاء کرام کا اس کے حلال ہونے پر اتفاق ہے، حتیٰ کہ اگر یہ طبعی موت بھی مر جائے تب بھی حلال رہتا ہے۔ احنافؒ کے نزدیک بھی یہی حکم ہے اور ان کا استدلال آنحضرت ﷺ کی حدیث "أحلت لنا ميتتان ودمان" سے ہے۔

باب - ١١٥ باب اباحة الارنب

خرگوش کھانے کے جواز میں

٥٢٨...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَرْنَا فَاسْتَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَوْا عَلَيْهِ فَلَغَبُوا قَالَ فَسَعَيْتُ حَتّٰى اَدْرَكْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرِكِهَا وَفَخِذَيْهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَيْتُ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَبِلَهُ -

٥٢٨...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم (ایک سفر میں) جارہے تھے کہ ظہران کے مقام سے گذرے تو ہم نے ایک خرگوش کا پیچھا کیا۔ لوگ اس کی طرف دوڑے لیکن وہ تھک گئے (اور نہ پکڑ سکے) راوی کہتے ہیں کہ پھر میں (اس کی طرف) دوڑا، یہاں تک کہ میں نے اسے پکڑ لیا اور جب میں اسے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا تو انہوں نے خرگوش کو ذبح کیا۔ اس کی سرین اور دونوں رانیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آیا تو آپ ﷺ نے اسے قبول فرمالیا۔[1]

٥٢٩...... وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الاسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ يَحْيٰى بِوَرِكِهَا اَوْ فَخِذَيْهَا۔

٥٢٩...... شعبہ سے اس سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی گئی ہے جس میں خرگوش کی سرین یا خرگوش کی دونوں رانوں کا (شک کے ساتھ) ذکر ہے۔

باب - ١١٦ باب اباحة ما يستعان به على الاصطياد والعدو وكراهة الخذف

شکار کرنے اور دوڑنے میں جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے ان سے مدد لینے کے جواز میں اور کنکری پھینکنے کی کراہت کے بیان میں

٥٣٠...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ رَاى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِهِ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ لَا تَخْذِفْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ اَوْ قَالَ يَنْهٰى عَنِ الْخَذْفِ فَاِنَّهُ لَا يُصْطَادُ بِهِ الصَّيْدُ وَلَا يُنْكَاُ بِهِ الْعَدُوُّ وَلٰكِنَّهُ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَاُ الْعَيْنَ ثُمَّ رَآهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ اُخْبِرُكَ اَنَّ

٥٣٠...... حضرت ابن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک آدمی کو کنکری پھینکتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے فرمایا: کنکری نہ پھینک کیونکہ رسول اللہ ﷺ اسے ناپسند کرتے تھے یا آپ ﷺ خذف (کنکری پھینکنے) سے منع فرماتے تھے کیونکہ اس سے نہ شکار کیا جاتا ہے اور نہ ہی اس سے دشمن مرتا ہے لیکن اس سے دانت ٹوٹ جاتا ہے یا آنکھ پھوٹ جاتی ہے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

---

[1] ان احادیث کی بناء پر اہل علم کے نزدیک خرگوش حلال جانور ہے۔ اور فقہاء کا اس کی حلت پر اتفاق ہے۔ بعض حضرات نے ایک ضعیف حدیث کی بناء پر اس کو مکروہ قرار دیا ہے کیونکہ اس کو حیض آتا ہے۔ لیکن یہ حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہے لہٰذا صحیح اور راجح قول اس کے حلال ہونے کا ہی ہے۔

رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَكْرَهُ اَوْ يَنْهٰى عَنِ الْخَذْفِ ثُمَّ اَرَاكَ تَخْذِفُ لا اُكَلِّمُكَ كَلِمَةً كَذَا وَكَذَا -

اس کے بعد پھر اسے کنکری پھینکتے دیکھا تو اس سے فرمایا کہ میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی خبر دیتا ہوں کہ آپ ﷺ اسے ناپسند سمجھتے تھے یا کنکری پھینکنے سے منع فرماتے تھے۔ اگر میں نے تجھے (دوبارہ) کنکری پھینکتے دیکھا تو میں تجھ سے کبھی بات نہیں کروں گا۔[1]

۵۳۱ ...... حَدَّثَنِي اَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا كَهْمَسٌ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهُ

۵۳۱ ...... کھمس سے اس سند کیساتھ مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۵۳۲ ...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فِي حَدِيْثِهِ وَقَالَ اِنَّهُ لا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَلا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلٰكِنَّهُ يَكْسِرُ السِّنَّ وَيَفْقَأُ الْعَيْنَ و قَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ اِنَّهَا لا تَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَلَمْ يَذْكُرْ تَفْقَأُ الْعَيْنَ -

۵۳۲ ...... حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکر پھینکنے سے منع فرمایا۔ ابن جعفر رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت کردہ حدیث میں ہے کہ اس طریقہ سے نہ دشمن مرتا ہے اور نہ یہ شکار کو قتل کرتا ہے لیکن دانت توڑ دیتا ہے اور آنکھ پھوڑ دیتا ہے اور ابن مہدی نے کہا کہ یہ طریقہ دشمن کو نہیں مارتا اور انہوں نے آنکھ کے پھوٹنے کا ذکر نہیں کیا۔

۵۳۳ ...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ قَرِيْبًا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ خَذَفَ قَالَ فَنَهَاهُ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ اِنَّهَا لا تَصِيْدُ صَيْدًا وَلا تَنْكَأُ عَدُوًّا وَلٰكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ قَالَ فَعَادَ فَقَالَ اُحَدِّثُكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْهُ ثُمَّ تَخْذِفُ لا اُكَلِّمُكَ اَبَدًا -

۵۳۳ ...... حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کسی قریبی (رشتہ دار نے) کنکر پھینکا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے منع کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکر پھینکنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا: اس طریقے سے نہ شکار ہوتا ہے اور نہ دشمن مرتا ہے لیکن یہ طریقہ دانت توڑ دیتا ہے اور آنکھ پھوڑ دیتا ہے۔ اس نے پھر اسی طرح کیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تجھ سے رسول اللہ ﷺ کی بات بیان کرتا ہوں کہ آپ ﷺ نے اس طرح کرنے سے منع فرمایا ہے اور تو پھر کنکر پھینکتا ہے میں تجھ سے کبھی بات نہیں کروں گا۔[2]

۵۳۴ ...... وحَدَّثَنَاه ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ

۵۳۴ ...... حضرت ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ

---

[1] خذف کنکری پتھر مارنے کو کہتے ہیں۔ کیونکہ اس سے شکار تو ہو نہیں سکتا لیکن اگر کسی انسان کے لگ جائے تو اس کی آنکھ پھوڑنے کا سبب ہوگا لہٰذا اسے شکار میں استعمال کرنا درست نہیں۔ صحابہؓ حضور ﷺ کے اقوال سے محبت کا بھی یہ حال تھا کہ اگر کسی نے اس پر عمل نہ کیا تو تنبیہا کچھ مدت کیلئے اس سے کلام کرنا ترک کر دیا۔

[2] اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص کسی گناہ پر اصرار کرے یا کسی بدعت اور خلاف سنت کام میں مبتلا ہو اور باوجود سمجھانے کے اسے ترک نہ کرے تو اس سے مستقل قطع تعلق کر لینا درست ہے۔ اور یہ ممنوع نہیں۔

اَيُّوبَ بِهٰذَا الاسْنَادِ نَحْوَهُ ۔

مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

باب - ۱۱۷ باب الامر باحسان الذبح والقتل وتحديد الشفرة

اچھے طریقے سے ذبح اور قتل کرنے اور چھری تیز کرنے کے حکم کے بیان میں

۵۳۵..... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِي قِلابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللهَ كَتَبَ الاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ فَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ ۔

۵۳۵..... حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دو باتوں کو یاد کر رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر بھلائی فرض کر دی ہے تو جب بھی تم ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ اپنی چھری کو تیز کرے اور اپنے جانور کو آرام دے۔ [1]

۵۳٦..... وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ كُلُّ هٰؤُلاءِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ بِاِسْنَادِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَمَعْنٰى حَدِيثِهِ ۔

۵۳٦..... حضرت خالد حذاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابن علیہ کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت نقل کی گئی ہے۔

باب - ۱۱۸ باب النهي عن صبر البهائم

جانوروں کو باندھ کر مارنے کی ممانعت کے بیان میں

۵۳۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ زَيْدِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ جَدِّي

۵۳۷..... حضرت ہشام بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے دادا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حکم بن ایوب کے گھر گیا تو وہاں کچھ لوگ ایک مرغی کو نشانہ بنا کر اسے تیر مار

---

[1] مقصد یہ ہے کہ جہاں پر بھی کسی کی جان لینے کا معاملہ ہو خواہ انسان کی مثلاً قصاص وغیرہ میں یا جانور کی مثلاً ذبح کرنے میں تو اس میں وہ طریقہ اختیار کرنا ضروری ہے جس سے اس کو زیادہ تکلیف نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ چھری کو تیز کرنے کا حکم دیا تاکہ جانور جان کنی کے عذاب سے جلد نجات پا جائے۔

اَنس بْنَ مَالِكٍ دَارَ الْحَكَمِ بْنِ اَيُّوبَ فَاِذَا قَوْمٌ قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَرْمُونَهَا قَالَ فَقَالَ اَنَسٌ نَهى رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ ـ

رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کے باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔[1]

۵۳۸...... وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح و حَدَّثَنِي يَحْيى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ ـ

۵۳۸...... حضرت شعبہ اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت نقل کرتے ہیں۔

۵۳۹...... وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا

۵۳۹...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کسی جاندار کو نشانہ نہ بناؤ۔

۵۴۰...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ ـ

۵۴۰...... حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۵۴۱...... وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَاَبُو كَامِلٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كَامِلٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِنَفَرٍ قَدْ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَتَرَامَوْنَهَا فَلَمَّا رَاَوُا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا ـ

۵۴۱...... حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کچھ لوگوں کے پاس سے گذرے۔ وہ لوگ ایک مرغی کو نشانہ بنا کر اس پر تیر پھینک رہے تھے تو جب ان لوگوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا تو وہ متفرق (علیحدہ علیحدہ) ہوگئے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ کام کس نے کیا ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

۵۴۲ وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُو بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِفِتْيَانٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوا طَيْرًا وَهُمْ يَرْمُونَهُ وَقَدْ جَعَلُوا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ كُلَّ

۵۴۲...... حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چند قریشی نوجوانوں کے پاس سے گذرے کہ وہ ایک پرندہ کو شکار بنا کر اُسے تیر مار رہے تھے اور انہوں نے پرندے کے مالک سے یہ طے کر رکھا تھا کہ جو تیر نشانہ پر نہ لگے اُس کو وہ

---

[1] فائدہ...... مقصد یہ ہے کہ کسی جانور کو گھر میں باندھ کر ڈال دیا اور اس پر تیر اندازی اور نشانہ بازی کی مشق کر رہے ہیں۔ یہ عمل ناجائز اور گناہ ہے۔ آگے ایک اور حدیث میں کسی ذی روح کو ہدف اور ٹارگٹ بنانے سے منع کیا گیا ہے۔

خاطِئَةٍ مِنْ نَبْلِهِمْ فَلَمَّا رَاَوُا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا لَعَنَ اللهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا ۔

لے لے تو جب ان نوجوانوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا تو وہ علیحدہ علیحدہ ہو گئے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ کس نے کیا ہے؟ جو اس طرح کرے اس پر اللہ نے لعنت فرمائی ہے اور رسول اللہ نے بھی ایسے آدمی پر لعنت فرمائی ہے کہ جو کسی جاندار کو نشانہ بنائے۔

٥٤٣......حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنْ يُقْتَلَ شَيْءٌ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا ۔

۵۴۳......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جانوروں میں سے کسی بھی جانور کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

كتاب الاضاحى

کتاب الاضاحي ❶

عیدالاضحیٰ کے احکام

باب-۱۱۹ باب وقتها

قربانی ذبح کرنے کا وقت

٥٤٤...... حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الاَسْوَدُ بْنُ قَيْسٍ ح و حَدَّثَنَاه يَحْيى بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنِ الاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ حَدَّثَنِي جُنْدَبُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ الاَضْحى مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَعْدُ اَنْ صَلّى وَفَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ سَلَّمَ فَاِذَا هُوَ يَرى لَحْمَ اَضَاحِيَّ قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ اَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ اُضْحِيَتَهُ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ اَوْ

۵۴۴...... حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عید الاضحیٰ (قربانی والی عید کے دن) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا۔ آپ ﷺ نے ابھی تک نماز (عید) نہیں پڑھی تھی اور نہ ہی ابھی تک آپ ﷺ نے نماز (عید) سے فراغت کا سلام پھیرا تھا کہ قربانیوں کا گوشت دیکھا جانے لگا۔ قربانیوں کو نمازِ عید سے فارغ ہونے سے پہلے ذبح کر دیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس آدمی نے اپنی نماز یا نماز سے پہلے قربانی ذبح کرنی اسے چاہئے کہ وہ اپنی قربانی کی جگہ دوسری قربانی کرے (یعنی دوبارہ قربانی کرے) اور جس نے ابھی قربانی ذبح نہیں کی اُسے چاہیے کہ وہ اللہ کا نام لے کر

---

❶ فائدہ...... اضاحی اضحیہ کی جمع ہے اصطلاح شرع میں اضحیہ کا مطلب کسی مخصوص جانور کو (یعنی گائے، بکرا، اونٹ وغیرہ) کو مخصوص وقت یعنی ایام عید الاضحیٰ میں ثواب اور تقرب کی نیت سے ذبح کرنا ہے۔ (الدر المختار) قربانی یا اضحیہ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے مشروع ہے۔ چنانچہ ان کے بیٹے ہابیل نے ایک مینڈھے کی قربانی دی تھی۔ قربانی ہر شریعت و ملت میں مشروع رہی ہے۔ البتہ شرائع سابقہ میں قربانی کرنے کے بعد ذبیحہ کو جلا دیا جاتا تھا۔ اور قربانی میں وہ مختلف تصورات و توہمات میں مبتلا تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام میں ان تمام توہمات و خرافات کو جو اس معاملہ میں پچھلی ملتوں میں رائج تھیں وہ ختم کر دیں اور قربانی کرنے میں اصل نیت کو قرار دیا۔ چنانچہ ارشاد فرمایا:

لَنْ يَّنَالَ اللهَ لحومها و لا دماؤها و لكن يناله التقوىٰ منكم

ہمارے عصر حاضر میں بعض تجدد پسند ملحدین نے قربانی کی عبادت پر نشتر زنی کرتے ہوئے کہا کہ یہ عقل کے خلاف ہے اور قومی معیشت و اقتصاد کیلئے نقصان دہ ہے۔ اس میں اموال کا ضیاع ہے۔ لیکن ان ملحدین کا یہ قول انتہا رکیک اور بے وزن ہے کہ ذرا سے تفکر سے اس کا بطلان ظاہر ہو جاتا ہے کیونکہ باری تعالیٰ نے قربانی کو عبادت قرار دیا ہے خواہ عقل انسانی جو نہایت محدود ہے اس کو تسلیم کرے یا نہ کرے اسلئے کہ عبادت تو عبادت ہوتی ہے اس میں مادی منافع و نقصانات سے بحث نہیں ہوتی ہر مذہب و ملت کے اندر ایسے بے شمار اوامر ملتے ہیں جو اگر خالص عقلی بنیاد پر پرکھے جائیں اور مادی نفع و نقصان کے پیمانوں میں ناپے جائیں تو کوئی ذی شعور انہیں تسلیم نہیں کر سکتا۔ لہٰذا جو قربانی کے اندر مادی نفع و نقصان سے بحث کرتا ہے وہ درحقیقت عبادت کی حقیقت سے ہی بے خبر ہے۔

(تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو تکملہ فتح الملہم ج ۳)

نُصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرَى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللهِ ـ

قربانی ذبح کرے۔ ❶

٥٤٥...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ سَلَامُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ الْاَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ بِالنَّاسِ نَظَرَ اِلَى غَنَمٍ قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللهِ ـ

۵۴۵...... حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں قربانی(والی عید) کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا تو جب آپ ﷺ لوگوں کو نماز عید پڑھا کر فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے بکریوں کو دیکھا کہ وہ ذبح کر دی گئی ہیں ۔آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز(عید) سے پہلے قربانی ذبح کرلی تو اسے چاہئے کہ وہ اس کی جگہ دوسری بکری ذبح کرے اور جس نے ذبح نہیں کی تو وہ اب اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

٥٤٦...... وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَا عَلَى اسْمِ اللهِ كَحَدِيثِ اَبِي الْاَحْوَصِ ـ

۵۴۶...... حضرت اسود بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ حضرت ابوالاحوص کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

٥٤٧...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَسْوَدِ سَمِعَ جُنْدَبًا الْبَجَلِيَّ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى يَوْمَ اَضْحَى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُعِدْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللهِ ـ

۵۴۷...... حضرت جندب بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (عیدالاضحی کے دن) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا۔ آپ ﷺ نے نماز عید پڑھائی پھر آپ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا: جس آدمی نے نماز عید سے پہلے قربانی ذبح کرلی ہو اسے چاہئے کہ وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے اور جس نے نہ کی ہو تو وہ اللہ کا نام لے کر اب ذبح کرلے۔

٥٤٨...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ ـ

۵۴۸...... حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کیساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

٥٤٩...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ ضَحّٰى خَالِي اَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ

۵۴۹...... حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میرے خالو حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز (عید) سے پہلے قربانی کرلی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ تو گوشت کی بکری

❶ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قربانی ہر صاحب حیثیت واستطاعت پر واجب ہے۔ حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز عید سے قبل قربانی درست نہیں۔ البتہ دیہاتوں میں جہاں نماز عید نہیں ہوتی وہاں صبح صادق کے بعد جائز ہے۔

اللهِ ﷺ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ عِنْدِي جَذَعَةً مِنَ الْمَعْزِ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا وَلَا تَصْلُحُ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ضَحَّى قَبْلَ الصَّلاةِ فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِينَ ۔

ہوئی۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس ایک چھ ماہ کی بکری کا بچہ بھی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی قربانی کر اور تیرے علاوہ یہ کسی کیلئے کافی نہیں۔ پھر فرمایا: جس آدمی نے نماز سے پہلے قربانی ذبح کر لی تو گویا اس نے اپنے نفس کیلئے ذبح کی اور جس نے نماز کے بعد ذبح کی تو اس کی قربانی پوری ہو گئی اور اس نے مسلمانوں کی سنت کو اپنا لیا۔[1]

۵۵۰..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ خَالَهُ اَبَا بُرْدَةَ بْنَ نِيَارٍ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يَذْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ هٰذَا يَوْمُ اللَّحْمُ فِيهِ مَكْرُوهٌ وَاِنِّي عَجَّلْتُ نَسِيكَتِي لِأُطْعِمَ اَهْلِي وَجِيرَانِي وَاَهْلَ دَارِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَعِدْ نُسُكًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ عِنْدِي عَنَاقَ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَقَالَ هِيَ خَيْرُ نَسِيكَتَيْكَ وَلَا تَجْزِي جَذَعَةٌ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ -

۵۵۰..... حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ان کے خالو حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ کی قربانی ذبح ہونے سے پہلے اپنی قربانی ذبح کی اور انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ وہ دن ہے کہ جس میں گوشت کی خواہش رکھنا مکروہ (برا)[2] ہے اور میں نے اپنی قربانی جلدی کر لی ہے تاکہ میں اپنے گھر والوں اور ہمسایوں کو (اس کا گوشت) کھلاؤں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو دوبارہ قربانی کر انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس ایک کم عمر والی دودھ والی بکری ہے۔ وہ گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہی تیری دونوں قربانیوں میں بہتر ہے اور اب تیرے بعد ایک سال سے کم عمر کی بکری کسی کیلئے جائز نہ ہو گی۔

۵۵۱..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ لَا يَذْبَحَنَّ اَحَدٌ حَتّٰى يُصَلِّيَ قَالَ فَقَالَ خَالِي يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ هٰذَا يَوْمُ اللَّحْمُ فِيهِ مَكْرُوهٌ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ هُشَيْمٍ ۔

۵۵۱..... حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قربانی کے دن (دس ذی الحجہ) کو خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: کوئی نماز (عید) سے پہلے قربانی ذبح نہ کرے۔ راوی کہتے ہیں کہ میرے خالو نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ وہ دن ہے کہ جس میں گوشت کی خواہش رکھنا مکروہ ہے۔ پھر آگے حضرت ہشیم کی روایت کردہ حدیث کی طرح ذکر کی۔

[1] فائدہ..... ان تمام احادیث سے معلوم ہوا کہ نماز عید سے قبل قربانی کرنا جائز نہیں ہے۔ یہ تو ابتدائی وقت کے متعلق ہے۔ البتہ آخر وقت کے اندر اختلاف ہے۔ احناف کے نزدیک ۱۲ ذی الحجہ تک ہے۔ امام مالکؒ اور امام احمدؒ بن حنبل کا بھی یہی مذہب ہے۔ امام شافعیؒ کے نزدیک ایام تشریق کے آخری دن یعنی ۱۳ ذی الحجہ تک جائز ہے۔ اہل ظاہر کا بھی یہی مسلک ہے۔ جمہور علماء کی دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد ہے کہ (الاضاحی یومان بعد یوم الاضحیٰ) (موطا امام مالکؒ)

[2] مقصد یہ ہے کہ اس دن بھی اگر کسی کے ہاں قربانی نہ ہو تو گھر والے گوشت کی خواہش کریں گے اور ایسی کثرتِ گوشت والے دن میں قربانی نہ کرنا بڑی ناپسندیدہ بات ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ میں نے قربانی جلدی کر لی اسلئے کہ بعد میں، گوشت کی کثرت کی وجہ سے لوگوں کی رغبت کم ہو جاتی ہے۔

۵۵۲...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَوَجَّهَ قِبْلَتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَلا يَذْبَحْ حَتَّى يُصَلِّيَ فَقَالَ خَالِي يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ نَسَكْتُ عَنِ ابْنٍ لِي فَقَالَ ذَاكَ شَيْءٌ عَجَّلْتَهُ لِاَهْلِكَ فَقَالَ اِنَّ عِنْدِي شَاةً خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْنِ قَالَ ضَحِّ بِهَا فَاِنَّهَا خَيْرُ نَسِيكَةٍ۔

۵۵۲...... حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی ہماری نماز کی طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرے اور ہماری قربانیوں کی طرح قربانی کرے تو وہ قربانی ذبح نہ کرے، جب تک کہ وہ نماز نہ پڑھ لے۔ میرے خالو نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنے بیٹے کی طرف سے قربانی کر لی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو تو نے اپنے گھر والوں کیلئے جلدی کر لی ہے۔ اس نے عرض کیا: میرے پاس ایک بکری ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اس بکری کی قربانی کر کیونکہ وہ تیری دونوں قربانیوں میں سے بہتر ہے۔

۵۵۳...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ الايَامِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هٰذَا نُصَلِّي ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَنْحَرُ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهُ لِاَهْلِهِ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِي شَيْءٍ وَكَانَ اَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ قَدْ ذَبَحَ فَقَالَ عِنْدِي جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ اذْبَحْهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ -

۵۵۳...... حضرت براء ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج کے دن (دس ذو الحجہ) ہم سب سے پہلے نماز پڑھیں گے اور پھر واپس جاکر قربانی ذبح کریں گے تو جو آدمی اس طرح کرے گا وہ ہماری سنت کو اپنا لے گا اور جس آدمی نے (نماز سے پہلے) قربانی ذبح کر لی تو گویا کہ اس نے اپنے گھر والوں کیلئے پہلے گوشت تیار کر لیا ہے، قربانی (کی عبادت) سے اس کا کوئی تعلق نہیں اور حضرت ابو بردہ بن نیار پہلے قربانی ذبح کر چکے تھے۔ انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا بچہ ہے جو کہ ایک سال کی عمر والوں سے زیادہ بہتر ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے ذبح کر لو مگر تیرے بعد اور کسی کیلئے جائز نہیں ہو گا۔[1]

۵۵۴...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ -

۵۵۴...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اس سابقہ حدیث مبارکہ کی طرح حدیث نقل کی ہے۔

۵۵۵...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو الاَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ

۵۵۵...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یوم النحر (دس ذو الحجہ) کو

---

[1] اس سے معلوم ہوا کہ قربانی میں سال سے کم عمر کا جانور ذبح کرنا جائز نہیں اور اس حدیث سے واضح ہے کہ یہ خصوصیت فقط حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تھی کہ انہیں حضور علیہ السلام نے ایک سال سے کم عمر بچہ کے ذبح کی اجازت دی جس کی وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ قربانی کا اصل جانور تو وہ پہلے ہی ذبح کر چکے تھے۔
بہر حال! سال بھر سے کم عمر جانور کی قربانی باتفاق ائمہ وفقہاء جائز نہیں ہے۔

أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ كِلاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلاةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ۔

نماز (عید) کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا: پھر آگے حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح ذکر کی۔

۵۵۶...... وحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الأَحْوَلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ لا يُضَحِّيَنَّ أَحَدٌ حَتَّى يُصَلِّيَ قَالَ رَجُلٌ عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ قَالَ فَضَحِّ بِهَا وَلا تَجْزِي جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ۔

۵۵۶...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یوم النحر (دس ذو الحجہ) کو خطبہ دیا اور فرمایا: کوئی آدمی بھی جب تک نماز (عید الضحیٰ) نہ پڑھ لے، قربانی نہ کرے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: میرے پاس ایک سال سے کم عمر کی بکری ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اسی کی قربانی کرلے اور تیرے بعد ایک سال سے کم عمر کی قربانی کسی کیلئے جائز نہیں ہوگی۔

۵۵۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ ذَبَحَ أَبُو بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلاةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَبْدِلْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَيْسَ عِنْدِي إِلا جَذَعَةٌ قَالَ شُعْبَةُ وَأَظُنُّهُ قَالَ وَهِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ۔

۵۵۷...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز سے پہلے قربانی ذبح کرلی تو نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اس کے بدلہ میں دوسری قربانی کر۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس ایک سال سے کم عمر کا ایک بچہ ہے۔ حضرت شعبہ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے یہ بھی عرض کیا کہ وہ بچہ ایک سال سے زیادہ عمر والی بکری سے زیادہ بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی جگہ اس کی قربانی کرلے لیکن تیرے بعد کسی کیلئے یہ قربانی جائز نہیں ہوگی۔

۵۵۸...... وحَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّكَّ فِي قَوْلِهِ هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ۔

۵۵۸...... حضرت شعبہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت کی مثل روایت نقل کی گئی ہے اور اس روایت میں شک (کہ وہ بچہ ایک سال سے زیادہ عمر والی بکری سے بہتر ہے) کا ذکر نہیں ہے۔

۵۵۹...... وحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ

۵۵۹...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یوم النحر (دس ذو الحجہ) کو فرمایا جس آدمی نے نماز (عید) سے پہلے قربانی ذبح کرلی تو اسے چاہئے کہ وہ قربانی دوبارہ کرے تو ایک آدمی

عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلاةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهى فِيهِ اللَّحْمُ وَذَكَرَ هَنَةً مِنْ جِيرَانِهِ كَانَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ صَدَّقَهُ قَالَ وَعِنْدِي جَذَعَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ اَفَاَذْبَحُهَا قَالَ فَرَخَّصَ لَهُ فَقَالَ لا اَدْرِي اَبَلَغَتْ رُخْصَتُهُ مَنْ سِوَاهُ اَمْ لا قَالَ وَانْكَفَأَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِلٰى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا فَقَامَ النَّاسُ اِلٰى غُنَيْمَةٍ فَتَوَزَّعُوهَا اَوْ قَالَ فَتَجَزَّعُوهَا-

کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! یہ ایک ایسا دن ہے کہ جس میں گوشت کی خواہش کی جاتی ہے اور اس آدمی نے اپنے ہمسایوں کی محتاجگی کا ذکر کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کی ان باتوں کی تصدیق فرمائی۔ اس آدمی نے یہ بھی عرض کیا کہ میرے پاس ایک سال سے کم عمر کی ایک بکری ہے جو گوشت کی بکریوں سے زیادہ مجھے محبوب ہے، کیا میں اسے ذبح کرلوں؟ آپ ﷺ نے اسے اجازت عطا فرمادی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ اجازت اس آدمی کے علاوہ دوسروں کو بھی دی یا نہیں؟ پھر اس کے بعد رسول اللہ ﷺ دو مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو ذبح فرمایا۔ پھر لوگ کھڑے ہوئے اور ان کا گوشت تقسیم کیا۔

۵۶۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ وَهِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ صَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَاَمَرَ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلاةِ اَنْ يُعِيدَ ذِبْحًا ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ-

۵۶۰...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی پھر خطبہ دے کر حکم فرمایا کہ جس آدمی نے نماز (عید) سے پہلے قربانی ذبح کرلی ہے وہ دوبارہ قربانی ذبح کرلے پھر ابن علیہ کی حدیث کی طرح حدیث مبارکہ ذکر کی۔

۵۶۱...... وحَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ اَضْحٰى قَالَ فَوَجَدَ رِيحَ لَحْمٍ فَنَهَاهُمْ اَنْ يَذْبَحُوا قَالَ مَنْ كَانَ ضَحّٰى فَلْيُعِدْ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا ـ

۵۶۱...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں قربانی کے دن (دس ذوالحجہ) کو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ گوشت کی بو محسوس ہوئی تو آپ ﷺ نے ان کو نماز سے پہلے قربانی ذبح کرنے سے منع فرمایا آپ ﷺ نے فرمایا: جس آدمی نے (نماز سے پہلے) قربانی ذبح کرلی ہے اسے چاہیئے کہ وہ دوبارہ قربانی ذبح کرے پھر مذکورہ دونوں احادیث کی طرح حدیث ذکر کی۔

باب ـــ ۱۲۰ باب سن الاضحیة.

قربانی کے جانوروں کی عمروں کے بیان میں

۵۶۲...... حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لا تَذْبَحُوا اِلا مُسِنَّةً اِلاَّ اَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ ـ

۵۶۲...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مسنہ (یعنی بکری وغیرہ ایک سال کی عمر کی اور گائے دو سال کی اور اونٹ پانچ سال کی عمر کا ہو) کے سوا قربانی کا جانور ذبح نہ کرو سوائے اس کے کہ اگر تمہیں (ایسا جانور نہ ملے) تو تم ایک سال سے کم عمر کا دنبے کا بچہ ذبح کرلو (وہ چاہے چھ

مہینہ کا ہی ہو)۔ ❶

۵۶۳...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمَدِينَةِ فَتَقَدَّمَ رِجَالٌ فَنَحَرُوا وَظَنُّوا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ نَحَرَ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ كَانَ نَحَرَ قَبْلَهُ أَنْ يُعِيدَ بِنَحْرٍ آخَرَ وَلَا يَنْحَرُوا حَتَّى يَنْحَرَ النَّبِيُّ ﷺ۔

۵۶۳...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں مدینہ منورہ میں قربانی کے دن (دس ذوالحجہ) کو نماز پڑھائی تو کچھ آدمیوں نے جلد ہی یعنی نماز سے پہلے ہی قربانی ذبح کرلی اور انہوں نے خیال کیا کہ نبی ﷺ نے بھی قربانی ذبح کرلی ہے تو نبی ﷺ نے حکم فرمایا کہ جس آدمی نے نماز سے قبل قربانی کرلی ہے وہ دوبارہ دوسری قربانی کا جانور ذبح کرے اور جب تک نبی ﷺ قربانی کا جانور ذبح نہ کرلیں اس وقت تک تم قربانی کا جانور ذبح نہ کرو۔

۵۶٤...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ أَنْتَ قَالَ قُتَيْبَةُ عَلَى صَحَابَتِهِ۔

۵۶۴...... حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کچھ بکریاں عطا فرمائیں تاکہ میں ان کو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں تقسیم کردوں۔ آخر میں ایک سال کی عمر کا بکری کا بچہ باقی رہ گیا۔ حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا:

"تو اسکی قربانی کرلے" قتیبہ کی روایت میں "علی صحابتہ" کے الفاظ ہیں۔

۵۶۵...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ بَعْجَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِينَا ضَحَايَا فَأَصَابَنِي جَذَعٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ أَصَابَنِي جَذَعٌ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ -

۵۶۵...... حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم میں قربانی کی بکریاں تقسیم فرمائیں۔ میرے حصہ میں ایک سال سے کم عمر کا ایک بکری کا بچہ آیا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے حصہ میں یہ ایک سال سے کم عمر کی بکری کا ایک بچہ آیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی قربانی کرلو۔

۵٦٦...... وحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ أَخْبَرَنِي بَعْجَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ

۵۶۶...... حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبر دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے درمیان قربانیاں (قربانی کے جانور) تقسیم فرمائیں اور پھر اسی طرح حدیث ذکر کی۔

---

❶ قربانی کا جانور کس عمر کا ہونا چاہئے؟ حدیث مذکورہ کی بناء پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے کہ بھیڑ، بکری، دنبہ وغیرہ میں ایک سال سے کم عمر کا جانور ذبح کرنا جائز نہیں ہے۔ البتہ فقط دنبہ میں اجازت ہے کہ وہ چھ ماہ کا بھی ذبح کیا جاسکتا ہے۔ لیکن باقی تمام جانوروں میں ثنی ہونا ضروری ہے۔ یعنی جو بکرا اگر سال بھر کا ہو کر دوسرے سال میں داخل ہو چکا ہو تو وہ ثنی کہلاتا ہے، گائے اگر دو سال کی مکمل ہو کر تیسرے میں داخل ہو چکی ہو تو وہ ثنی کہلائے گی۔ اور اسی طرح اونٹ اگر پانچ سال پورے کر چکا ہو تو اسے ثنی کہا جاتا ہے۔

عَامِرِ الْجُهَنِيِّ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَسَمَ ضَحَايَا بَيْنَ اَصْحَابِهِ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ ـ

باب-۱۲۱ باب استحباب الضحية وذبحها مباشرة بلا توكيل والتسمية والتكبير

قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے اور (قربانی کرتے وقت) بسم اللہ اور تکبیر کہنے کے استحباب کے بیان میں

۵۶۷...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحّٰى النَّبِيُّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلٰى صِفَاحِهِمَا ـ

۵۶۷...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے دو سفید سینگ والے دنبوں کی قربانی ذبح کی اور آپ ﷺ نے بسم اللہ اور تکبیر کہی اور آپ ﷺ نے ذبح کرتے وقت دونوں دنبوں کی گردنوں کے ایک پہلو پر اپنا پاؤں مبارک رکھا۔[1]

۵۶۸...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ قَالَ وَرَاَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَرَاَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلٰى صِفَاحِهِمَا قَالَ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ ـ

۵۶۸...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو سفید سینگ والے دنبوں کی قربانی کی۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خود دیکھا ہے کہ آپ ﷺ نے ان دونوں کو اپنے ہاتھ مبارک سے ذبح کیا اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ انہیں ذبح کرتے وقت آپ ﷺ نے ان دونوں کی گردن کے ایک پہلو پر اپنا پاؤں مبارک رکھا اور آپ ﷺ نے بسم اللہ اور اللہ اکبر بھی کہا تھا۔

۵۶۹...... وحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِي قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُولُ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ قَالَ قُلْتُ آنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ اَنَسٍ قَالَ نَعَمْ ـ

۵۶۹...... حضرت شعبہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح قربانی کی۔ حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا آپ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے؟ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ہاں!

۵۷۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي

۵۷۰...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مستحب یہ ہے کہ اگر انسان کو کوئی عذر نہ ہو تو قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا چاہئے۔ بغیر عذر کسی دوسرے کو وکیل بنانا بہتر نہیں۔ اور وکیل بنانے کی صورت میں جانور کی قربانی ہوتا دیکھنا مستحب ہے اور بلا عذر وکیل بنانا بھی صحیح ہے۔ اور مسلمان کو وکیل بنانا بلا کراہت کے درست ہے جبکہ کتابی (اہل کتاب کے کسی شخص) کو کراہت کے ساتھ وکیل بنانا درست ہے۔ البتہ غیر اہل کتاب مثلاً ہندو، پارسی، بدھ مت کے پیروکار وغیرہ کو ذبح کے لئے وکیل بنانا جائز نہیں۔

عَدِيٌّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَيَقُولُ بِاسْمِ اللهِ وَاللهُ أَكْبَرُ۔

بالاحدیث کی طرح روایت کرتے ہوئے نقل کیا سوائے اس کے کہ اس حدیث میں "سمی اور کبر" کی جگہ بسم اللہ اور اللہ اکبر ہے۔

۵۷۱...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ حَيْوَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ يَطَأُ فِي سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ فَأُتِيَ بِهِ لِيُضَحِّيَ بِهِ فَقَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ هَلُمِّي الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ اشْحَذِيهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلَتْ ثُمَّ أَخَذَهَا وَأَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ بِاسْمِ اللهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحَّى بِهِ۔

۵۷۱...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسا سینگ والا دنبہ لانے کا حکم فرمایا کہ جو سیاہی میں چلتا ہو اور سیاہی میں بیٹھا ہو اور سیاہی میں دیکھتا ہو اور ایسا ہی دنبہ آپ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تاکہ آپ ﷺ اس کی قربانی کریں۔ آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا: اے عائشہ! چھری لاؤ پھر آپ ﷺ نے چھری پکڑی اور دنبے کو پکڑ کر اسے لٹا دیا پھر اسے ذبح فرما دیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ (اللہ تعالیٰ کے نام سے۔ اے اللہ! محمد کی طرف سے اور محمد کی آل کی طرف سے اور محمد کی امت کی طرف سے یہ قربانی قبول فرما) پھر آپ ﷺ نے اسی طرح قربانی فرمائی۔[1]

باب-۱۲۲ باب جواز الذبح بكل ما انهر الدم الا السن والظفر وسائر العظام

ہر اس چیز سے ذبح کرنے کے جواز میں کہ جس سے خون بہہ جائے سوائے دانت، ناخن اور ہڈی کے

۵۷۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ ابْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعِ

۵۷۲...... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کل ہمارا دشمن سے مقابلہ ہے اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس

---

[1] آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر سو (۱۰۰) اونٹ قربان کرنے کے علاوہ ایک خوبصورت دنبہ بھی قربان فرمایا جس کے بارے میں فرمایا کہ سیاہی میں چلنے والا، سیاہی میں بیٹھنے والا، سیاہی میں دیکھنے والا دنبہ لایا جائے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اس کی ٹانگیں، گھٹنے اور آنکھوں کے گرد سیاہی ہو۔

دوسری بات یہ کہ آنحضرت ﷺ نے یہ دنبہ اپنی اور اپنے گھر والوں کی طرف سے قربان فرمایا۔ اس سے شوافعؒ نے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ ایک جانور کو ایک فرد کی طرف سے اور متعدد افراد کی طرف سے بھی باعتبار ثواب قربان کیا جا سکتا ہے۔ (نووی) البتہ احنافؒ کے نزدیک اس مسئلہ میں تفصیل ہے۔ وہ یہ کہ ایک جانور میں متعدد افراد کی شرکت کے دو مطلب ہیں۔ پہلا یہ کہ قربانی تو ایک فرد کی طرف سے ہو پھر وہ شخص اس کا ثواب کسی دوسرے فرد واحد کو یا متعدد افراد کو بخش دے۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ ایک واجب قربانی متعدد افراد کی طرف سے واجب کو ادا کرنے والی ہو۔ اس دوسرے مطلب کو معتبر ماننے احنافؒ کے نزدیک بکری، بکرا، دنبہ وغیرہ میں اشتراک جائز نہیں۔ البتہ گائے، بیل، اونٹ وغیرہ میں جائز ہے۔ واللہ اعلم

بْنِ خَدِيجٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى قَالَ ﷺ اَعْجِلْ اَوْ اَرْنِي مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ قَالَ وَاَصَبْنَا نَهْبَ اِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ لِهٰذِهِ الاِبِلِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَاِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا -

چیز سے بھی خون بہہ جائے جلدی کرنا اور (جس چیز پر) اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے اس کو کھا لینا۔ شرط یہ ہے کہ دانت اور ناخن نہ ہو۔ اس کی وجہ میں تجھ سے بیان کرتا ہوں وہ یہ کہ دانت تو ایک ہڈی کی قسم ہے اور ناخن حبشہ والوں کی چھری ہے۔ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مال غنیمت میں سے ہمیں اونٹ اور بکریاں ملیں۔ ان میں سے ایک اونٹ بھاگا تو ایک آدمی نے اسے تیر مارا جس سے وہ اونٹ رک گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان اونٹوں میں سے کچھ اونٹ وحشی ہوتے ہیں اگر ان میں سے کوئی تمہارے قبضہ میں نہ آئے تو اس کے ساتھ یہی طریقہ اختیار کرو (یعنی تیر مار کر اسے روک لیا جائے)۔ [1]

۵۷۳..... وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَاَصَبْنَا غَنَمًا وَاِبِلًا فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَاَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَاَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ ثُمَّ عَدَلَ عَشْرًا مِنَ الْغَنَمِ بِجَزُورٍ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ كَنَحْوِ حَدِيثِ يَحْيٰى ابْنِ سَعِيدٍ -

۵۷۳..... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ذوالحلیفہ کے مقام تہامہ میں تھے (وہاں سے ہمیں) کچھ بکریاں اور اونٹ ملے تو لوگوں نے جلدی جلدی ان کا گوشت ہانڈیوں میں ڈال کر ابالنا شروع کر دیا۔ آپ ﷺ نے ان ہانڈیوں کو الٹ دینے کا حکم فرمایا تو ہانڈیاں الٹ دی گئیں پھر آپ ﷺ نے دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر قرار دیا اور پھر باقی حدیث یحییٰ بن سعید کی روایت کردہ حدیث کی طرح ذکر کی۔

۵۷۴..... وحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعٍ ثُمَّ حَدَّثَنِيهِ عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى فَنُذَكِّي بِاللِّيطِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَقَالَ فَنَدَّ عَلَيْنَا

۵۷۴..... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کل ہمارا دشمن سے مقابلہ ہے اور ہمارے پاس چھریاں وغیرہ نہیں ہیں (جس سے ذبح کریں) کیا ہم بانس کے چھلکے سے ذبح کر لیں؟ اور پھر مذکورہ بالا حدیث کی طرح ذکر کی (اور اس روایت میں یہ بھی ہے) راوی حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارا ایک اونٹ بھاگنے لگا تو ہم نے اسے تیروں سے مارا، یہاں تک کہ ہم نے اسے گرا دیا۔

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہڈیوں وغیرہ سے جانور کو ذبح کرنا درست نہیں اسلئے کہ ہڈیاں عموماً نجاست میں ملوث ہو جاتی ہیں۔ یا یہ کہ ہڈی سے ذبح کرنے کی صورت میں ہڈی پر خون لگ جائے گا جس سے وہ نجس ہو جائیں گی۔ جبکہ انہیں نجاست سے آلودہ کرنا درست نہیں۔ کیونکہ وہ جنات کی غذا ہیں۔ اسی طرح ناخن سے ذبح کرنا بھی درست نہیں۔ اگرچہ جانور ذبیحہ ہو جائے گا لیکن یہ عمل مکروہ ہو گا کیونکہ اس میں جانور کو تعذیب دینا ہے۔ اور اگر ناخن ہاتھ پر لگے ہوں اور ان سے ذبح کیا جائے تو ان سے وہ ذبیحہ بھی درست نہ ہو گا۔

بَعِيرٌ مِنْهَا فَرَمَيْنَاهُ بِالنَّبْلِ حَتَّى وَهَصْنَاهُ -

۵۷۵...... وحَدَّثَنِيهِ الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ بِهَذَا الإِسْنَادِ الْحَدِيثَ إِلَى آخِرِهِ بِتَمَامِهِ وَقَالَ فِيهِ وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى أَفَنَذْبَحُ بِالْقَصَبِ -

۵۷۵...... حضرت سعید بن مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت کی طرح آخر تک پوری حدیث روایت کی گئی ہے اور اس حدیث میں یہ ہے کہ ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں، تو کیا ہم بانس سے ذبح کر لیں۔

۵۷۶...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فَعَجِلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَوْا بِهَا الْقُدُورَ فَأَمَرَ بِهَا فَكُفِئَتْ وَذَكَرَ سَائِرَ الْقِصَّةِ -

۵۷۶...... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کل ہمارا دشمن سے مقابلہ ہے اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں اور پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر کی اور اس حدیث میں یہ ذکر نہیں کیا کہ لوگوں نے جلدی کر کے ہانڈیوں کو ابالنا شروع کر دیا تو آپ ﷺ نے ان کو الٹ دینے کا حکم فرمایا تو وہ الٹ دی گئیں اور باقی پورا واقعہ (مذکورہ) ذکر کیا۔

باب-۱۲۳ باب بيان ما كان من النّهي عن اكل لحوم الاضاحيّ بعد ثلاث في اوّل الاسلام وبيان نسخه واباحته الى متى شاء

ابتدائے اسلام میں تین دن کے بعد قربانیوں کے کھانے کی ممانعت اور پھر اس حکم کے منسوخ ہونے اور پھر جب تک چاہے قربانی کا گوشت کھاتے رہنے کے جواز کے بیان میں

۵۷۷...... حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَأْكُلَ مِنْ لُحُومِ نُسُكِنَا بَعْدَ ثَلَاثٍ -

۵۷۷...... حضرت ابو عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں عید کی نماز میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب کے ساتھ موجود تھا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے عید کی نماز پڑھائی اور پھر خطبہ دیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تین دن کے بعد اپنی قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔[1]

۵۷۸...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ أَنَّهُ شَهِدَ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ

۵۷۸...... حضرت ابو عبید مولیٰ ابن ازہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عید کی نماز میں موجود تھا۔ راوی ابو عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے حضرت علی

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تین دن کے بعد قربانی کا گوشت استعمال کرنا درست نہیں لیکن یہ ابتدا کا حکم ہے بعد میں آنحضرت ﷺ نے اجازت عطا فرمادی تھی۔ چنانچہ اسی باب کے آخر میں احادیث نقل کی گئی ہیں۔ جن سے بعد میں بھی کھانے کا جواز اور ذخیرہ گوشت کرنے کی اباحت معلوم ہوتی ہے۔

الْخَطَّابِ قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ فَصَلّٰى لَنَا قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ نَهَاكُمْ اَنْ تَاْكُلُوا لُحُومَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلاثِ لَيَالٍ فَلاَ تَاْكُلُوا -

رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب کے ساتھ بھی عید کی نماز پڑھی۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھائی پھر آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تمہیں منع فرمایا ہے کہ تم تین راتوں سے زیادہ اپنی قربانیوں کا گوشت کھاؤ تو تم نہ کھاؤ۔

۵۷۹...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ ح و حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَه -

۵۷۹...... حضرت زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان سندوں کے ساتھ مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

۵۸۰...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لا يَاْكُلْ اَحَدٌ مِنْ لَحْمِ اُضْحِيَّتِهِ فَوْقَ ثَلاثَةِ اَيَّامٍ -

۵۸۰...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی اپنی قربانی کا گوشت تین دنوں سے زیادہ نہ کھائے۔

۵۸۱...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كِلاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ -

۵۸۱...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے حضرت لیث کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۵۸۲...... وحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا وَقَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الاَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلاثٍ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لا يَاْكُلُ لُحُومَ الاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلاثٍ وَقَالَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ بَعْدَ ثَلاثٍ -

۵۸۲...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ قربانیوں کا گوشت تین دنوں کے بعد کھایا جائے۔ حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین دنوں سے زیادہ قربانیوں کا گوشت نہیں کھاتے تھے۔ اور حضرت ابن ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فَوْقَ ثَلاثٍ کی بجائے بَعْدَ ثَلاثٍ کہا ہے۔

۵۸۳...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ

۵۸۳...... حضرت عبداللہ بن واقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے،

اَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ نَهى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلاثٍ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمْرَةَ فَقَالَتْ صَدَقَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ دَفَّ اَهْلُ اَبْيَاتٍ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الاَضْحى زَمَنَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ادَّخِرُوا ثَلاثًا ثُمَّ تَصَدَّقُوا بِمَا بَقِيَ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ النَّاسَ يَتَّخِذُونَ الاَسْقِيَةَ مِنْ ضَحَايَاهُمْ وَيَجْمُلُونَ مِنْهَا الْوَدَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وما ذَاكَ قَالُوا نَهَيْتَ اَنْ تُؤْكَلَ لُحُومُ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلاثٍ فَقَالَ اِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ اَجْلِ الدَّافَّةِ الَّتِي دَفَّتْ فَكُلُوا وَادَّخِرُوا وَتَصَدَّقُوا ۔

ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین دنوں کے بعد قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ عبد اللہ بن واقد نے سچ کہا ہے۔ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ فرماتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں عید الاضحیٰ کے موقع پر کچھ دیہاتی لوگ آگئے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قربانیوں کا گوشت تین دنوں کی مقدار میں رکھو پھر جو بچے اسے صدقہ کر دو۔ پھر اس کے بعد صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لوگ اپنی قربانیوں کی کھالوں سے مشکیزے بناتے ہیں اور ان میں چربی بھی پگھلاتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اور اب کیا ہو گیا ہے؟ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: آپ ﷺ نے تین دنوں کے بعد قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے ان ضرورت مندوں کی وجہ سے جو اس وقت آگئے تھے تمہیں منع کیا تھا لہٰذا اب کھاؤ اور کچھ چھوڑ دو اور صدقہ کر لو۔ [1]

۵۸۴......حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى قَالَ قَرَاْتُ عَلى مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ نَهى عَنْ اَكْلِ لُحُومِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلاثٍ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ كُلُوا وَتَزَوَّدُوا وَادَّخِرُوا ۔

۵۸۴...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تین دنوں کے بعد قربانیوں کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا ہے پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: تم کھاؤ اور زاد راہ بناؤ اور جمع کرو۔

۵۸۵......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ كِلاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ كُنَّا لا نَاْكُلُ مِنْ لُحُومِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلاثِ مِنًى فَاَرْخَصَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ كُلُوا وَتَزَوَّدُوا قُلْتُ لِعَطَاءٍ

۵۸۵...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ منیٰ کے مقام پر ہم اپنی قربانیوں کا گوشت تین دنوں سے زیادہ نہیں کھاتے تھے پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اجازت عطا فرمادی اور ارشاد فرمایا: تم کھاؤ اور زاد راہ بناؤ۔ میں نے حضرت عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ یہاں تک کہ ہم مدینہ منورہ آگئے۔ انہوں نے کہا: ہاں!

---

[1] فائدہ...... اس حدیث سے صراحتاً معلوم ہو گیا کہ تین یوم کے بعد بھی قربانی کا گوشت استعمال کرنا اور ذخیرہ کر لینا درست ہے۔

قَالَ جَابِرٌ حَتَّى جِئْنَا الْمَدِينَةَ قَالَ نَعَمْ ـ

۵۸۶...... حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا لَا نُمْسِكُ لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ نَتَزَوَّدَ مِنْهَا وَنَأْكُلَ مِنْهَا يَعْنِي فَوْقَ ثَلَاثٍ

۵۸۶...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں. کہ ہم قربانیوں کا گوشت تین دنوں سے زیادہ نہیں رکھتے تھے تو پھر ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ ہم ان قربانیوں کے گوشت میں سے زاد راہ بنائیں اور تین دن سے زیادہ کھا سکتے ہیں۔

۵۸۷...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَزَوَّدُهَا إِلَى الْمَدِينَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

۵۸۷...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں (قربانیوں کا گوشت) زاد راہ کے طور پر مدینہ منورہ تک لے جایا کرتے تھے۔

۵۸۸...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ لَا تَأْكُلُوا لُحُومَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثٍ و قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَشَكَوْا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّ لَهُمْ عِيَالًا وَحَشَمًا وَخَدَمًا فَقَالَ كُلُوا وَأَطْعِمُوا وَاحْبِسُوا أَوِ ادَّخِرُوا قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى شَكَّ عَبْدُ الْأَعْلَى ـ

۵۸۸...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے مدینہ والو! تم قربانیوں کا گوشت تین دنوں سے زیادہ نہ کھاؤ اور ابن مثنیٰ کی روایت کردہ حدیث میں تین دنوں کا ذکر ہے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی کہ ان کے عیال اور نوکر چاکر ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم کھاؤ بھی اور کھلاؤ بھی اور جمع بھی کر لو یا رکھ چھوڑو۔ ابن مثنیٰ کہتے ہیں کہ ان لفظوں میں عبد الاعلی کو شک ہے۔

۵۸۹...... حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُصْبِحَنَّ فِي بَيْتِهِ بَعْدَ ثَالِثَةٍ شَيْئًا فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ أَوَّلَ فَقَالَ لَا إِنَّ ذَاكَ عَامٌ كَانَ النَّاسُ فِيهِ بِجَهْدٍ فَأَرَدْتُ أَنْ يَفْشُوَ فِيهِمْ ـ

۵۸۹...... حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو آدمی قربانی کرے تو تین دنوں بعد اس کے گھر میں اس کی قربانی میں سے کچھ بھی نہ رہے تو جب اگلا سال آیا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اس طرح کریں جس طرح پچھلے سال کیا تھا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! کیونکہ اس سال ضرورت مند لوگ تھے تو میں نے چاہا کہ قربانیوں کے گوشت میں سے ان کو بھی مل جائے۔

۵۹۰...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ

۵۹۰...... حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول

عِيسى حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ اَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ضَحِيَّتَهُ ثُمَّ قَالَ يَا ثَوْبَانُ اَصْلِحْ لَحْمَ هٰذِهِ فَلَمْ اَزَلْ اُطْعِمُهُ مِنْهَا حَتّٰى قَدِمَ الْمَدِينَةَ -

اللہ ﷺ نے اپنی قربانی ذبح فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے ثوبان! اس قربانی کے گوشت کو سنبھال رکھو۔ (حضرت ثوبان کہتے ہیں) کہ میں اس قربانی کے گوشت میں سے لگاتار مدینہ منورہ پہنچنے تک آپ ﷺ کو گوشت کھلاتا رہا۔[1]

۵۹۱...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ۔

۵۹۱...... حضرت معاویہ بن صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت ہی کی مثل روایت نقل کی گئی ہے۔

۵۹۲...... وحَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا اَبُو مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اَصْلِحْ هٰذَا اللَّحْمَ قَالَ فَاَصْلَحْتُهُ فَلَمْ يَزَلْ يَاْكُلُ مِنْهُ حَتّٰى بَلَغَ الْمَدِينَةَ -

۵۹۲...... حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولی رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: یہ گوشت سنبھال کر رکھ۔ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس گوشت کو سنبھال کر رکھا۔ آپ ﷺ مدینہ منورہ پہنچنے تک اسی میں سے کھاتے رہے۔

۵۹۳...... وحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَلَمْ يَقُلْ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

۵۹۳...... حضرت یحییٰ بن حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت ہی کے مثل روایت بیان کرتے ہیں اور اس روایت میں حجۃ الوداع کا ذکر نہیں ہے۔

۵۹۴...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ اَبُو بَكْرٍ عَنْ اَبِي سِنَانٍ و قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ اَبُو سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ

۵۹۴...... حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا تو اب تم قبروں کی زیارت کر لیا کرو اور میں نے تمہیں تین دنوں سے زیادہ قربانیوں کا گوشت کھانے سے روکا تھا تو اب تم گوشت روکے رکھو جب تک تم چاہو اور میں نے تمہیں سوائے مشکیزے کے تمام برتنوں میں نبیذ کے استعمال سے روکا تھا۔ تو اب تم تمام برتنوں میں پی لیا کرو اور نشے والی

---

[1] بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد میں بھی تین یوم سے زائد قربانی کے گوشت کے استعمال سے منع فرماتے تھے اور خود بھی نہ کھاتے تھے۔ شراح حدیث نے لکھا ہے کہ اس کی وجہ غالباً یہ ہو گی کہ انہیں سابق حکم کے منسوخ ہونے کی اطلاع نہ ہو گی۔ اور غالباً یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ وہ اسے خلاف ورع و تقویٰ سمجھتے ہوں گے۔ ورنہ حدیث بالا سے خود آنحضرت ﷺ کا اس گوشت کو تین یوم سے زائد تک استعمال کرنا ثابت ہے۔

رَسُولُ اللهِ ﷺ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْاَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلاثٍ فَامْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ اِلا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا-

چیزیں نہ پیا کرو۔

۵۹۵......وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ اَبِي سِنَانٍ ۔

۵۹۵......حضرت ابن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں منع کیا تھا اور پھر ابو سفیان کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت ذکر کی۔

باب-۱۲۴

باب الفرع والعتيرة

فرع اور عتیرہ کے بیان میں

۵۹۶......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا فَرَعَ وَلا عَتِيرَةَ زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِي رِوَايَتِهِ وَالْفَرَعُ اَوَّلُ النِّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُونَهُ-

۵۹۶......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہ فرع کوئی چیز ہے اور نہ ہی عتیرہ کوئی چیز۔

حضرت ابن رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی روایت کردہ حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ فرع اونٹنی کا وہ پہلا بچہ ہے جسے مشرک لوگ ذبح کر دیا کرتے تھے۔[1]

---

[1] فائدہ...... حدیث سے معلوم ہوا کہ اونٹنی کا پہلا بچہ فرع کہلاتا تھا اسے وہ بتوں کے نام پر ذبح کرتے تھے۔ جبکہ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ فرع اور عتیرہ جاہلیت کے زمانہ میں دو ذبیحوں کے نام تھے جو عرب کے لوگ اپنے بتوں کے نام پر کیا کرتے تھے۔ فرع وہ جانور تھا جسے اونٹوں کا مالک اونٹوں کی تعداد حسب خواہش ہو جانے پر قربان کیا کرتا تھا۔ اور اسی طرح عتیرہ وہ اونٹ تھا جو اونٹوں کی تعداد کو مکمل ہو جانے پر اونٹ والا ذبح کر کے کیا کرتا تھا۔ ان دونوں میں سے وہ نہ خود کھاتے تھے نہ گھر والوں کو کھلاتے تھے۔ جمہور علماء کے نزدیک یہ دونوں قسم کے ذبیحے ناجائز اور حرام ہیں۔

باب-۱۲۵　باب نهي من دخل عليه عشر ذي الحجة وهو مريد التّضحية ان ياخذ من شعره او اظفاره شيئًا

اس بات کے بیان میں کہ جب ذی الحجہ کی پہلی تاریخ ہو اور آدمی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو اس کیلئے قربانی کرنے تک اپنے بالوں اور ناخنوں کا کٹوانا منع ہے۔

۵۹۷......حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ عَوْفٍ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ وَاَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُضَحِّيَ فَلا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهِ وَبَشَرِهِ شَيْئًا قِيلَ لِسُفْيَانَ فَاِنَّ بَعْضَهُمْ لا يَرْفَعُهُ قَالَ لٰكِنِّي اَرْفَعُهُ ۔

۵۹۷......حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب (ماہ ذی الحجہ) کا عشرہ شروع ہو جائے اور تم میں سے کسی کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں میں سے کچھ نہ لے (یعنی ان کو نہ کٹوائے)۔ حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ بعض حضرات تو اس حدیث کو مرفوع بیان نہیں کرتے تو انہوں نے فرمایا کہ میں تو اس حدیث کو مرفوع بیان کرتا ہوں۔

۵۹۸......وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ تَرْفَعُهُ قَالَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَعِنْدَهُ اُضْحِيَّةٌ يُرِيدُ اَنْ يُضَحِّيَ فَلا يَاْخُذَنَّ شَعْرًا وَلا يَقْلِمَنَّ ظُفُرًا ۔

۵۹۸......ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مرفوعاً روایت ہے، ارشاد فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب (ماہ ذی الحجہ) کا پہلا عشرہ شروع ہو جائے اور اس کے پاس قربانی کا جانور موجود ہو اور وہ اس کی قربانی بھی کرنا چاہتا ہو تو وہ اپنے بالوں کو نہ کٹوائے اور نہ ہی اپنے ناخنوں کو تراشے۔[1]

۵۹۹......وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيُّ اَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمْ هِلالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَاَظْفَارِهِ ۔

۵۹۹......ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جب تم ماہ ذی الحجہ کا چاند دیکھ لو اور تم میں سے کسی کا قربانی کا ارادہ ہو تو اس کو چاہیئے کہ وہ اپنے بالوں اور ناخنوں کو روکے رکھے (یعنی ان کو نہ کٹوائے)۔

۶۰۰......وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

۶۰۰......حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا حضرت عمرو بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت

---

[1] فائدہ......اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جس شخص کو قربانی کرنا ہو وہ ذوالحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد سے اپنے ناخن اور بال وغیرہ نہ کاٹے۔ یہاں تک کہ اپنی قربانی کر لے۔ اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے بعض فقہاء نے بال ناخن کاٹنا ناجائز اور حرام قرار دیا ہے۔ احنافؒ کے نزدیک اگرچہ ناخن وغیرہ کاٹنا حرام تو نہیں لیکن بہتر بھی نہیں۔ بلکہ مستحب یہی ہے کہ وہ قربانی کرنے تک ناخن تراشنے سے اجتناب کرے۔ اور حکمت اس حکم کی یہ ہے کہ حجاج کرام کے ساتھ کسی درجہ میں تشبہ اور مشابہت پیدا ہو جائے۔ واللہ اعلم (نووی)

عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ عُمَرَ اَوْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهُ -

نقل کی گئی ہے۔

٦٠١......وحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو اللَّيْثِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ اُكَيْمَةَ اللَّيْثِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ فَاِذَا اُهِلَّ هِلَالُ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتّٰى يُضَحِّيَ -

٦٠١......حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جس آدمی کے پاس (قربانی کا جانور) ذبح کرنے کیلئے ہو تو جب وہ ذی الحجہ کا چاند دیکھ لے تو وہ اس وقت تک اپنے بالوں اور ناخنوں کو نہ کٹوائے جب تک کہ قربانی نہ کرلے۔

٦٠٢......حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عَمَّارٍ اللَّيْثِيُّ قَالَ كُنَّا فِي الْحَمَّامِ قُبَيْلَ الاَضْحٰى فَاطَّلٰى فِيهِ نَاسٌ فَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْحَمَّامِ اِنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَكْرَهُ هٰذَا اَوْ يَنْهٰى عَنْهُ فَلَقِيتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِي هٰذَا حَدِيثٌ قَدْ نُسِيَ وَتُرِكَ حَدَّثَتْنِي اُمُّ سَلَمَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو -

٦٠٢......حضرت عمرو بن مسلم بن عمار لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ عید الاضحیٰ سے کچھ پہلے ہم حمام (غسل خانہ) میں تھے کہ اس میں کچھ لوگوں نے چونے سے اپنے بالوں کو صاف کر لیا تو حمام والوں میں سے بعض لوگ کہنے لگے کہ حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو اس کو ناپسند سمجھتے ہیں یا اس سے روکتے ہیں (حضرت عمرو) کہتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور ان سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! یہ تو حدیث ہے، جسے لوگوں نے بھلا دیا ہے یا اسے چھوڑ دیا ہے مجھ سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ نے بیان کیا ہے جس طرح کہ معاذ عن محمد بن عمرو کی روایت کردہ حدیث میں گذر چکا ہے۔

٦٠٣......وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَخِي ابْنِ وَهْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ اَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ الْجُنْدَعِيِّ اَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ وَذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِهِمْ -

٦٠٣......حضرت عمرو بن مسلم جندعی سے مروی ہے کہ حضرت ابن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبر دیتے ہیں کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ خبر دیتی ہیں اور نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث کی طرح ذکر کیا۔

باب-۱۲۶　باب تحريم الذبح لغير الله تعالىٰ ولعن فاعله

غیر اللہ کی تعظیم کیلئے جانور ذبح کرنے کی حرمت اور اس طرح کرنے والے کے ملعون ہونے کے بیان میں

٦٠٤......حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ كِلاهُمَا عَنْ مَرْوَانَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا اَبُو الطُّفَيْلِ عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسِرُّ اِلَيْكَ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسِرُّ اِلَيَّ شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسَ غَيْرَ اَنَّهُ قَدْ حَدَّثَنِي بِكَلِمَاتٍ اَرْبَعٍ قَالَ فَقَالَ مَا هُنَّ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ قَالَ لَعَنَ اللهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ وَلَعَنَ اللهُ مَنْ آوى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ ـ

۶۰۴......حضرت ابو الطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب کے پاس (موجود) تھا کہ ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا: نبی ﷺ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چھپا کر کیا بتاتے تھے؟ (یہ سن کر) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ غصہ میں آگئے اور فرمایا: نبی ﷺ نے مجھے مخفی طور پر کوئی ایسی چیز نہیں بتائی تھی کہ جو دوسرے لوگوں کو نہ بتائی ہو سوائے اس کے کہ آپ ﷺ نے مجھے چار باتیں ارشاد فرمائی ہیں۔ اس آدمی نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! وہ کیا ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: (۱) ایسے آدمی پر لعنت ہوتی ہے جو آدمی اپنے والدین پر لعنت کرتا ہے۔ (۲) ایسے آدمی پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی تعظیم کیلئے (جانور) ذبح کرے۔ (۳) اور ایسے آدمی پر بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے کہ جو کسی بدعتی آدمی کو پناہ دیتا ہے۔ (۴) اور ایسے آدمی پر بھی اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے کہ جو آدمی زمین کی حد بندی کے نشانات کو مٹاتا ہے۔ [1]

٦٠٥......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ الْاَحْمَرُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْنَا لِعَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَخْبِرْنَا بِشَيْءٍ اَسَرَّهُ اِلَيْكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَا اَسَرَّ اِلَيَّ شَيْئًا كَتَمَهُ النَّاسَ وَلٰكِنِّي

۶۰۵......حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ ہمیں اس چیز کی خبر دیں کہ جو رسول اللہ ﷺ نے آپ کو خفیہ طور پر بتائی ہے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ نے مجھے کوئی ایسی بات نہیں بتائی کہ جو دوسرے لوگوں سے چھپائی ہو لیکن میں نے آپ ﷺ سے سنا ہے

---

[1] فائدہ...... اس حدیث سے روافض اور شیعوں کے اس غلط عقیدہ اور گمراہ کن نظریہ کی واضح طور پر تردید ہوتی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلافت کی وصیت فرمائی تھی۔ اور انہیں چند امور کے ساتھ مخصوص فرمادیا تھا۔ یہاں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود اس بات کا انکار اور صریح رد کر دیا۔

والدین کو لعنت کرنے کے معنی یہ ہیں کہ انسان دوسرے انسان دوسرے کے والدین کو برا بھلا کہے اور لعنت کرے تو وہ جواب میں اس کے والدین پر لعنت کرے تو گویا یہ خود اپنے والدین پر لعنت کروانے کا سبب بن گیا۔ اس سے ظاہر ہے کہ خود والدین کو لعنت ملامت کرنا بد ترین فعل ہے۔

غیر اللہ کے نام پر ذبیحہ بھی حرام ہے مثلاً بتوں کے نام پر، کعبہ کے نام پر، قبر والوں کے نام پر، اصحاب مزارات کے نام پر یہ سب حرام ہیں۔

سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ الْمَنَارَ ـ

کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ایسے آدمی پر جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی تعظیم کیلئے (جانور) ذبح کرے اور ایسے آدمی پر بھی اللہ کی لعنت ہو کہ جو کسی بدعتی آدمی کو ٹھکانہ دے اور ایسے آدمی پر بھی اللہ کی لعنت ہو کہ جو اپنے والدین پر لعنت کرتا ہو اور ایسے آدمی پر بھی اللہ کی لعنت ہو کہ جو آدمی زمین کے نشانات بدل ڈالے۔

٦٠٦ ــــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ اَبِي بَزَّةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ اَخَصَّكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِشَيْءٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ كَافَّةً اِلَّا مَا كَانَ فِي قِرَابِ سَيْفِي هٰذَا قَالَ فَاَخْرَجَ صَحِيفَةً مَكْتُوبٌ فِيهَا لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْاَرْضِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا ـ

۶۰۶ ــــ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے آپ کو کسی چیز کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے؟ تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں کسی ایسی چیز کے ساتھ مخصوص نہیں فرمایا کہ جو باقی تمام لوگوں سے نہ فرمایا ہو۔ سوائے اس کے کہ چند باتیں میری تلوار کی نیام میں ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک کاغذ نکالا جس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ایسے آدمی پر کہ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کیلئے تعظیماً جانور ذبح کرے اور اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ایسے آدمی پر کہ جو آدمی زمین کے نشان چوری کرے اور اللہ کی لعنت ہو ایسے آدمی پر کہ جو اپنے والدین پر لعنت کرے اور اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ایسے آدمی پر کہ جو کسی بدعتی آدمی کو ٹھکانہ دے۔[1]

---

[1] فائدہ...... زمین کے نشان چوری کرنے کا مطلب یہ ہے کہ راستہ میں منزل کے تعیین کی جو حدود اور علامات وغیرہ لگائی جاتی ہیں اور سنگ میل لگائے جاتے ہیں تاکہ مسافروں کو منزل کا پتہ ملتا رہے ان علامات کو تبدیل کر دینا یا پتھر وغیرہ اکھاڑ لینا۔ اس میں مسافروں کیلئے ایذاء ہے۔
جبکہ قاضی عیاضؒ مالکی نے فرمایا کہ، زمین کے نشان چوری کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اپنی زمین کی حدود چوری چھپے بڑھا کر دوسرے کی زمین اپنی زمین میں داخل کر دے اس طور پر کہ زمینوں کے مابین حد فاصل اور حدود کے نشانات ختم کر دے۔ واللہ اعلم
اسی طرح بدعتی کو ٹھکانہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی بدعات کے فروغ میں معاون بن جائے۔ یہ بھی ملعون ہے۔

كتاب الاشـــربـــة

كتَاب الأشـــربـــةِ
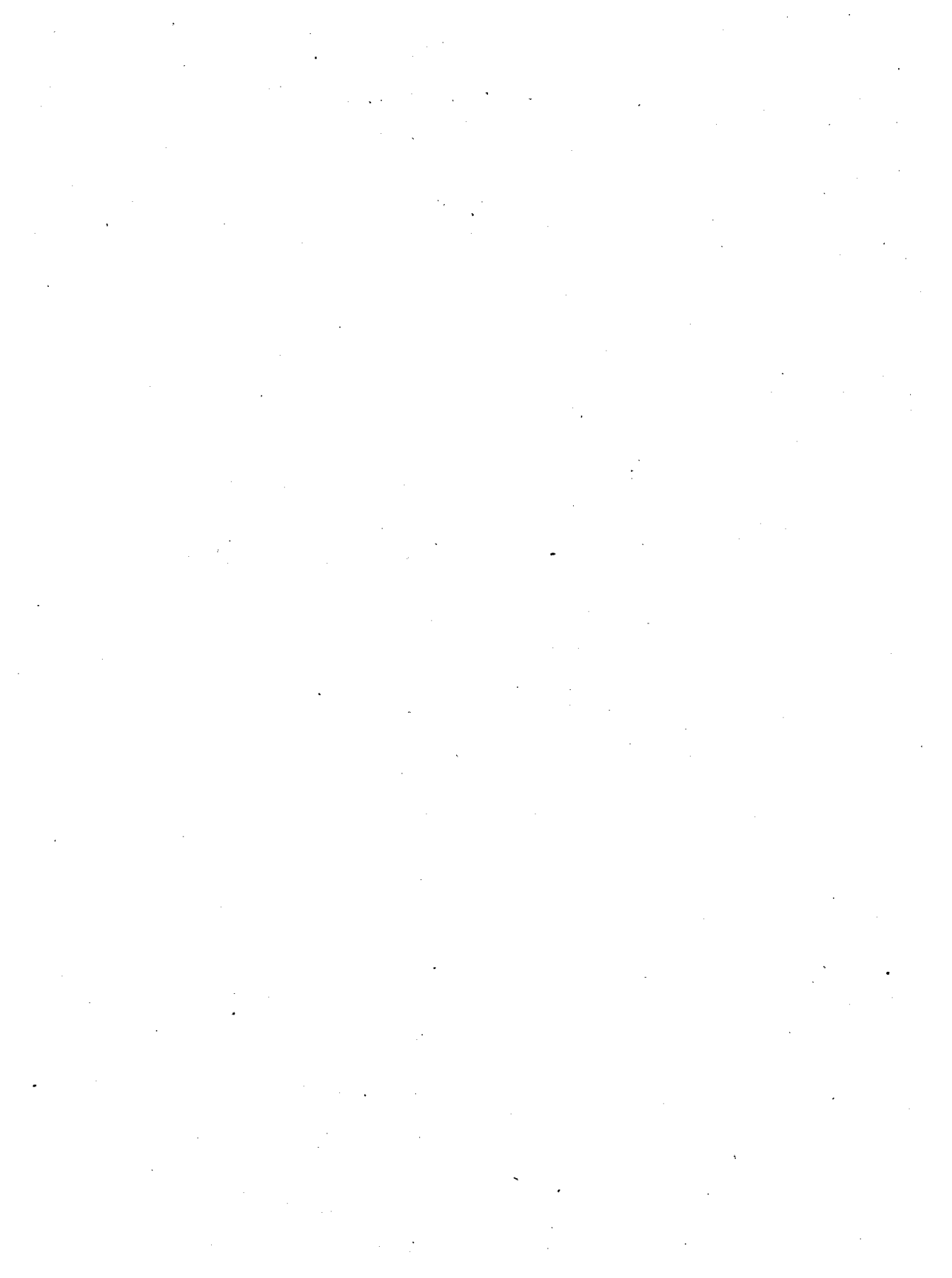
کتاب الاشربہ

باب-۱۲۷ باب تحريم الخمر وبيان انها تكون من عصير العنب ومن التمر والبسر والزبيب وغيرها مما يسكر

شراب کی حرمت اور اس بات کے بیان میں کہ شراب انگور، کھجور اور دیگر نشہ آور اشیاء سے تیار ہوتی ہے

۶۰۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ اَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيهِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ اَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي مَغْنَمٍ يَوْمَ بَدْرٍ وَاَعْطَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَارِفًا اُخْرَى فَاَنَخْتُهُمَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَاَنَا اُرِيدُ اَنْ اَحْمِلَ عَلَيْهِمَا اِذْخِرًا لِاَبِيعَهُ وَمَعِي صَائِغٌ مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَاَسْتَعِينَ بِهِ عَلَى وَلِيمَةِ فَاطِمَةَ وَحَمْزَةُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَشْرَبُ فِي ذٰلِكَ الْبَيْتِ مَعَهُ قَيْنَةٌ تُغَنِّيهِ فَقَالَتْ اَلَا يَا حَمْزَ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَثَارَ اِلَيْهِمَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَجَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ اَخَذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا قُلْتُ لِابْنِ شِهَابٍ وَمِنَ السَّنَامِ قَالَ قَدْ جَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا فَذَهَبَ بِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عَلِيٌّ فَنَظَرْتُ اِلَى مَنْظَرٍ اَفْظَعَنِي فَاَتَيْتُ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَاَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهُ فَقَالَ هَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِيدٌ لِآبَائِي فَرَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُقَهْقِرُ

۶۰۷...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے مال غنیمت میں سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مجھے ایک اونٹنی ملی اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک اور اونٹنی عطا فرمادی۔ میں نے ان دونوں اونٹنیوں کو انصار کے ایک آدمی کے دروازہ پر بٹھا دیا اور میں یہ چاہتا تھا کہ میں ان پر اذخر (گھاس) لاد کر لاؤں تاکہ میں اسے بیچوں اور میرے ساتھ بنی قینقاع کا ایک سنار بھی تھا۔ الغرض میرا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے (یعنی اپنے) ولیمہ کی تیاری کا ارادہ تھا اور اسی گھر میں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبد المطلب شراب پی رہے تھے، ان کے ساتھ ایک باندی تھی جو کہ شعر کہہ رہی تھی: "اے حمزہ! ان موٹی اونٹنیوں کو ذبح کرنے کیلئے اٹھو۔" حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر اپنی تلوار لے کر ان اونٹنیوں پر دوڑے اور ان کی کوہان کاٹ دی اور ان کی کھوکھوں کو پھاڑ ڈالا، پھر ان کا کلیجہ نکال دیا۔ (راوی ابن جریج کہتے ہیں) میں نے ابن شہاب سے کہا: کیا کوہان بھی لے گئے؟ انہوں نے کہا: ہاں! کوہان بھی تو کاٹ لئے۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب میں نے یہ خطرناک منظر دیکھا تو میں اسی وقت اللہ کے نبی ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپ ﷺ کے ہمراہ موجود تھے اور میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ چل پڑا۔ آپ ﷺ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لے گئے اور ان پر ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ

حَتّٰى خَرَجَ عَنْهُمْ -

ﷺ کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا اور (حالت نشہ میں) کہنے لگے کہ آپ لوگ تو میرے آباؤ اجداد کے غلام ہیں (یہ سنتے ہی) رسول اللہ ﷺ واپس لوٹ پڑے۔ یہاں تک کہ وہاں سے چلے آئے۔ (1)

۶۰۸ ...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ -

۶۰۸ ...... حضرت ابن جریج سے اس سند کے ساتھ اسی مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۶۰۹ ...... وحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ اَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ اَبُو عُثْمَانَ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ اَنَّ حُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِي شَارِفٌ مِنْ نَصِيبِي مِنَ الْمَغْنَمِ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَانِي شَارِفًا مِنَ الْخُمُسِ يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا اَرَدْتُ اَنْ اَبْتَنِيَ بِفَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَاعَدْتُ رَجُلًا صَوَّاغًا مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ يَرْتَحِلُ مَعِيَ فَنَاْتِيَ بِاِذْخِرٍ اَرَدْتُ اَنْ اَبِيعَهٗ مِنَ الصَّوَّاغِينَ فَاَسْتَعِينَ بِهٖ فِي وَلِيمَةِ عُرْسِي فَبَيْنَا اَنَا اَجْمَعُ لِشَارِفَيَّ مَتَاعًا مِنَ الْاَقْتَابِ وَالْغَرَائِرِ وَالْحِبَالِ وَشَارِفَايَ مُنَاخَانِ اِلٰى جَنْبِ حُجْرَةِ رَجُلٍ مِنَ

۶۰۹ ...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے دن مال غنیمت میں سے میرے حصہ میں ایک اونٹنی آئی تھی اور اسی دن رسول اللہ ﷺ نے خمس میں سے مجھے ایک اونٹنی عطا فرمائی تو جب میں نے ارادہ کیا کہ میں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت رسول اللہ ﷺ سے خلوت کروں تو میں نے بنی قینقاع کے ایک سنار آدمی سے اپنے ساتھ چلنے کا وعدہ لے لیا تاکہ ہم اذخر گھاس لا کر سناروں کے ہاتھ فروخت کر دیں اور پھر اس کی رقم سے میں اپنی شادی کا ولیمہ کروں تو اسی دوران میں اپنی اونٹنیوں کا سامان (یعنی) پالان کے تختے، بوریاں اور رسیاں جمع کرنے لگا اور اس وقت میری دونوں اونٹنیاں انصاری آدمی کے گھر کے پاس بیٹھیں تھیں۔ جب میں نے سامان اکٹھا کر لیا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ دونوں اونٹنیوں کے کوہان کٹے ہوئے ہیں اور ان کی کوکھیں بھی کٹی ہوئی ہیں اور ان کے کلیجے بھی نکلے ہوئے ہیں۔ میں (یہ حیران کن منظر) دیکھ کر اپنے آنسوؤں پر کنٹرول نہ کر سکا۔ میں نے کہا کہ یہ (اس طرح) کس نے

---

(1) اسلام میں مشروبات غیر مکروہ یعنی وہ مشروبات جو نشہ آور نہ ہوں اور کسی بھی حال میں ان میں نشہ نہ ہوتا ہو۔ بالاتفاق حلال ہیں۔ البتہ مسکرات یعنی وہ مشروبات جن میں نشہ پیدا ہو جائے ان کے حکم میں تفصیل ہے:۔ خمر یعنی شراب وہ بالاتفاق حرام ہے۔ ائمہ ثلاثہؒ کے نزدیک ہر نشہ آور چیز خمر کے حکم میں ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ اس کی قلیل وکثیر ہر مقدار حرام ہے۔ اور اس کے پینے والے پر حد جاری کی جائے گی۔ اور اس کا بیچنا اور خریدنا سب حرام ہے اور سب نجس ہیں۔ البتہ احنافؒ کے نزدیک مشروبات مسکرہ میں تفصیل ہے۔ وہ یہ کہ مشروبات مسکرہ چار طرح کے ہیں۔

۱- انگور کا پانی۔ اگر اس میں جوش پیدا ہو جائے اور جھاگ بن جائیں تو اسے "خمر" شراب کہتے ہیں۔ اور وہ بالکلیہ حرام اور نجس ہے۔ اس کی قلیل وکثیر ہر مقدار حرام ہے اور اسے پینے والے پر حد جاری کی جائی گی۔ اور اس کی خرید وفروخت مکمل حرام ہے۔

۲- طلاء یعنی انگور کا کشیدہ رس۔ اگر وہ آگ پر پکایا جائے اور اس کے دو تہائی بھاپ بن کر اڑ جائیں۔

۳- نقیع التمر یعنی کھجور کا پانی۔ امام ابو حنیفہؒ کے اصل مذہب کے مطابق یہ مشروبات بھی حرام ہیں اگر ان کے اندر شدت پیدا ہو جائے اور نشہ آور ہو جائیں۔ اور ان کی قلیل وکثیر مقدار بھی حرام ہے۔ البتہ ان کی حرمت اور شراب (خمر) کی حرمت میں ایک باریک سا فرق ہے وہ یہ کہ شراب قطعی طور پر حرام ہے۔ اس کی حرمت دلائل قطعیہ سے ثابت ہے لیکن ان باقی مشروبات کی حرمت دلیل قطعی سے ثابت نہیں بلکہ اس میں ایک شبہ پایا جاتا ہے۔ لہٰذا ان کے پینے والے پر حد جاری نہیں کی جائیگی۔ (تفصیل کیلئے تکملہ فتح الملہم ج ۳)

الاَنْصَار وَجَمَعْتُ حِينَ جَمَعْتُ مَا جَمَعْتُ فَإِذَا شَارِفَايَ قَدِ اجْتُبَّتْ اَسْنِمَتُهُمَا وَبُقِرَتْ خَوَاصِرُهُمَا وَأُخِذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا فَلَمْ اَمْلِكْ عَيْنَيَّ حِينَ رَاَيْتُ ذٰلِكَ الْمَنْظَرَ مِنْهُمَا قُلْتُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا قَالُوا فَعَلَهُ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُوَ فِي هٰذَا الْبَيْتِ فِي شَرْبٍ مِنَ الاَنْصَارِ غَنَّتْهُ قَيْنَةٌ وَاَصْحَابَهُ فَقَالَتْ فِي غِنَائِهَا اَلا يَا حَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ فَقَامَ حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ فَاجْتَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا فَاَخَذَ مِنْ اَكْبَادِهِمَا فَقَالَ عَلِيٌّ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى اَدْخُلَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ قَالَ فَعَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي وَجْهِيَ الَّذِي لَقِيتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا لَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ عَدَا حَمْزَةُ عَلٰى نَاقَتَيَّ فَاجْتَبَّ اَسْنِمَتَهُمَا وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا وَهَا هُوَ ذَا فِي بَيْتٍ مَعَهُ شَرْبٌ قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِرِدَائِهِ فَارْتَدَاهُ ثُمَّ انْطَلَقَ يَمْشِي وَاتَّبَعْتُهُ اَنَا وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ حَتّٰى جَاءَ الْبَابَ الَّذِي فِيهِ حَمْزَةُ فَاسْتَاْذَنَ فَاَذِنُوا لَهُ فَإِذَا هُمْ شَرْبٌ فَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَلُومُ حَمْزَةَ فِيمَا فَعَلَ فَإِذَا حَمْزَةُ مُحْمَرَّةٌ عَيْنَاهُ فَنَظَرَ حَمْزَةُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلٰى سُرَّتِهِ ثُمَّ صَعَّدَ النَّظَرَ فَنَظَرَ إِلٰى وَجْهِهِ فَقَالَ حَمْزَةُ وَهَلْ اَنْتُمْ إِلا عَبِيدٌ لِاَبِي فَعَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ ثَمِلٌ فَنَكَصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى عَقِبَيْهِ الْقَهْقَرٰى وَخَرَجَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ -

کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبد المطلب نے اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چند شراب پینے والے انصاریوں کے ساتھ اسی گھر میں موجود ہیں۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو ایک گانے والی عورت نے شعر سنایا تھا کہ "سنو اے حمزہ! ان موٹی موٹی اونٹنیوں کو ذبح کرنے کیلئے اٹھو" (یہ سن کر) حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تلوار لے کر اٹھے اور ان اونٹنیوں کے کوہانوں کو کاٹ ڈالا اور ان کی کوکھیں کاٹ دیں اور ان کے کلیجے نکال دیئے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے کیلئے فوراً چل پڑا۔ یہاں تک کہ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپ ﷺ کے پاس موجود تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھتے ہی میرے چہرے کے آثار سے میرے حالات معلوم کر لئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اے علی!) تجھے کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم میں نے آج کے دن کی طرح کبھی کوئی دن نہیں دیکھا۔ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میری اونٹنیوں پر حملہ کر کے ان کے کوہان کاٹ لئے ہیں اور انکی کوکھیں پھاڑ ڈالی ہیں اور حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت گھر میں موجود ہیں اور ان کے ساتھ کچھ اور شراب پینے والے بھی ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر منگوائی اور اسے اوڑھ کر پیدل ہی چل پڑے اور میں اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپ ﷺ کے پیچھے پیچھے چل دیئے یہاں تک کہ آپ ﷺ اس دروازہ میں آئے جہاں حضرت حمزہ تھے۔ آپ ﷺ نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو انہوں نے آپ ﷺ کو اجازت دے دی (آپ ﷺ اندر داخل ہوئے) تو دیکھا کہ وہ شراب پیئے ہوئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے اس فعل پر ملامت کرنا شروع کی۔ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھا پھر آپ ﷺ کے گھٹنوں کی طرف دیکھا پھر نگاہ بلند کی تو آپ ﷺ کی ناف کی طرف دیکھا۔ پھر نگاہ بلند کی تو آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک کی طرف دیکھا پھر حمزہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ تم تو میرے باپ کے غلام ہو (اس وقت) رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوا کہ حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نشہ میں مبتلا ہیں پھر رسول اللہ ﷺ واپس باہر تشریف لائے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ باہر نکل آئے۔

٦١٠...... وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الاسْنَادِ مِثْلَهُ۔

٦١٠...... حضرت زہریؒ سے اس سند کیساتھ اسی مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

٦١١...... حَدَّثَنِي اَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ سَاقِيَ الْقَوْمِ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فِي بَيْتِ اَبِي طَلْحَةَ وَمَا شَرَابُهُمْ اِلا الْفَضِيخُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ فَاِذَا مُنَادٍ يُنَادِي فَقَالَ اخْرُجْ فَانْظُرْ فَخَرَجْتُ فَاِذَا مُنَادٍ يُنَادِي اَلا اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ قَالَ فَجَرَتْ فِي سِكَكِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لِي اَبُو طَلْحَةَ اخْرُجْ فَاهْرِقْهَا فَهَرَقْتُهَا فَقَالُوا اَوْ قَالَ بَعْضُهُمْ قُتِلَ فُلانٌ قُتِلَ فُلانٌ وَهِيَ فِي بُطُونِهِمْ قَالَ فَلا اَدْرِي هُوَ مِنْ حَدِيثِ اَنَسٍ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ) ۔

٦١١...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ جس دن شراب حرام کی گئی اس دن میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر لوگوں کو شراب پلا رہا تھا۔ وہ شراب خشک کشمش (میوہ) اور چھوہاروں کی بنی ہوئی تھی۔ اسی دوران میں نے آواز دی۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ باہر نکل کر دیکھو۔ میں باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک منادی آواز لگا رہا ہے۔ (اے لوگو!) آگاہ رہو کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ مدینہ منورہ کی تمام گلیوں میں یہ اعلان کر دیا گیا۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے کہا کہ باہر نکل کر اس شراب کو بہادو تو میں نے باہر جا کر اس شراب کو بہادیا۔ لوگوں نے کہا یا لوگوں میں سے کسی نے کہا: فلاں فلاں شہید کر دیئے گئے اور ان کے پیٹوں میں تو شراب تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ (یہ) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کا حصہ ہے یا نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی:

ترجمہ:- ”جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے ان پر اس میں کوئی گناہ نہیں جو پہلے کھا چکے جبکہ آئندہ پرہیزگار ہوئے اور ایمان لائے اور نیک اعمال کئے۔“

٦١٢...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَاَلُوا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْفَضِيخِ فَقَالَ مَا كَانَتْ لَنَا خَمْرٌ غَيْرَ فَضِيخِكُمْ هٰذَا الَّذِي تُسَمُّونَهُ الْفَضِيخَ اِنِّي لَقَائِمٌ اَسْقِيهَا اَبَا طَلْحَةَ

٦١٢...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لوگوں نے فضیخ شراب کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: ہمارے لئے تمہاری اس فضیخ کے علاوہ اور کوئی شراب ہی نہیں تھی اور میں یہی فضیخ شراب حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے

وَاَبَا اَيُّوبَ وَرِجَالًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْتِنَا اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ هَلْ بَلَغَكُمُ الْخَبَرُ قُلْنَا لَا قَالَ فَاِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ يَا اَنَسُ اَرِقْ هٰذِهِ الْقِلَالَ قَالَ فَمَا رَاجَعُوهَا وَلَا سَأَلُوا عَنْهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ ـ

کچھ لوگوں کو اپنے گھر میں پلا رہا تھا کہ اچانک ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کیا تمہیں خبر پہنچی ہے؟ ہم نے کہ انہیں اس نے کہا: شراب حرام کر دی گئی ہے۔ تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اے انس! ان مشکوں کو بہادو۔ راوی کہتے ہیں کہ اس آدمی کے بعد نہ ہی انہوں نے کبھی شراب پی اور نہ (ہی) انہوں نے شراب کے بارے میں پوچھا۔

فضیخ شراب کیا ہے؟

حضرت ابراہیم حربی فرماتے ہیں کہ کچی اور پکی ہوئی کھجوروں کو توڑ کر پانی میں ڈال کر اسے اتنی دیر تک اسی حالت میں چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ جوش مار کر ابلنے لگے اس کو فضیخ شراب کہا جاتا ہے۔

حضرت انس بن مالک، رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی شراب فضیخ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جب شراب کی حرمت کا اعلان کیا گیا تو میں اپنے گھر یہی شراب لوگوں کو پلا رہا تھا اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی فرمایا کہ پہلے یہی شراب تھی اس کے علاوہ اور کوئی شراب نہ تھی۔ ❶

۶۱۳...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ وَاَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ اِنِّي لَقَائِمٌ عَلَى الْحَيِّ عَلَى عُمُومَتِي اَسْقِيهِمْ مِنْ فَضِيخٍ لَهُمْ وَاَنَا اَصْغَرُهُمْ سِنًّا فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ فَقَالُوا اكْفِئْهَا يَا اَنَسُ فَكَفَأْتُهَا قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَا هُوَ قَالَ بُسْرٌ وَرُطَبٌ قَالَ فَقَالَ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَنَسٍ كَانَتْ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ سُلَيْمَانُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ ذٰلِكَ اَيْضًا ـ

۶۱۳...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کھڑے کھڑے اپنے چچازاد قبیلہ والوں کو فضیخ شراب پلا رہا تھا اور میں ان میں سے سب سے کم عمر تھا دریں اثناء ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: شراب حرام کر دی گئی تو لوگوں نے (یہ سن کر) کہا: اے انس! اس شراب کو بہادو۔ تو میں نے وہ شراب بہادی۔ حضرت سلیمان تیمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ وہ شراب کس چیز کی تھی؟ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: وہ شراب گدری اور پکی ہوئی کھجوروں کی بنی ہوئی تھی۔ حضرت ابو بکر بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اس دن ان کی شراب یہی تھی۔ سلیمان کہتے ہیں کہ مجھ سے ایک آدمی نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ وہ بھی اسی طرح فرماتے تھے۔

❶ فضیخ اہل عرب کے یہاں گھریلو طور پر بنائی جانے والی شراب تھی۔ احنافؒ کے نزدیک ان چار مشروبات جن کا حکم بیان کیا جاچکا ہے کے علاوہ دیگر مشروبات نجس العین نہیں ہیں۔ مثلاً الکحل وغیرہ۔ لہٰذا ان کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ کھجور وغیرہ سے بنائی گئی ہو تو طاہر ہے اگرچہ ان کا پینا ناجائز ہے۔ اور اگر وہ ناپاک چیز سے بنائی گئی ہے تو نجس ہے۔ البتہ دوا اور علاج کی غرض سے اس کا استعمال اس حد تک جائز ہے کہ نشہ نہ ہو۔ واللہ اعلم

٦١٤۔۔۔۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ اَنَسٌ كُنْتُ قَائِمًا عَلَى الْحَيِّ اَسْقِيهِمْ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَقَالَ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَنَسٍ كَانَ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَاَنَسٌ شَاهِدٌ فَلَمْ يُنْكِرْ اَنَسٌ ذَاكَ وَ قَالَ ابْنُ عَبْدِ الاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعِي اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسًا يَقُولُ كَانَ خَمْرَهُمْ يَوْمَئِذٍ۔

۶۱۴۔۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں کھڑا ہو کر اپنے قبیلے والوں کو (شراب) پلا رہا تھا (پھر آگے) ابن علیہ کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی سوائے اس کے کہ اس حدیث میں ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس دن ان کی یہی شراب تھی اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اس وقت وہاں موجود تھے۔ انہوں نے کوئی نکیر نہیں کی۔ ابن عبد الاعلیٰ کہتے ہیں کہ مجھ سے معتمر نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ کچھ لوگ جو میرے ساتھ تھے انہوں نے خود حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں کہ اس دن ان کی شراب یہی تھی۔

٦١٥۔۔۔۔وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ وَاَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ اَسْقِي اَبَا طَلْحَةَ وَاَبَا دُجَانَةَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ فِي رَهْطٍ مِنَ الاَنْصَارِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَاخِلٌ فَقَالَ حَدَثَ خَبَرٌ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ فَاَكْفَأْنَاهَا يَوْمَئِذٍ وَاِنَّهَا لَخَلِيطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ ـ

قَالَ قَتَادَةُ وَقَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَكَانَتْ عَامَّةُ خُمُورِهِمْ يَوْمَئِذٍ خَلِيطَ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ۔

۶۱۵۔۔۔۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور انصار کی ایک جماعت کو شراب پلا رہا تھا تو آنے والا (ایک آدمی اندر) داخل ہوا اور اس نے کہا: آج ایک نئی بات ہو گئی کہ شراب کی حرمت نازل ہو گئی ہے۔ (شراب حرام کر دی گئی ہے) تو ہم نے (یہ خبر سنتے ہی) اس شراب کو اسی دن بہا دیا اور وہ شراب کچی اور خشک کھجوروں کی بنی ہوئی تھی۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب شراب حرام کر دی گئی تھی تو عام طور پر ان دنوں میں ان کی شراب یہی تھی (یعنی کچی اور خشک کھجوروں کی بنی ہوئی شراب)۔

٦١٦۔۔۔۔وحَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اِنِّي لَاَسْقِي اَبَا طَلْحَةَ وَاَبَا دُجَانَةَ وَسُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ مِنْ مَزَادَةٍ فِيهَا خَلِيطُ بُسْرٍ وَتَمْرٍ بِنَحْوِ حَدِيثِ سَعِيدٍ۔

۶۱۶۔۔۔۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سہیل بن بیضا کو اس مشکیزے میں سے شراب پلا رہا تھا کہ جس میں کچی اور خشک کھجوروں کی بنی ہوئی شراب تھی۔ آگے حدیث سعید کی روایت کردہ حدیث کی طرح ہے۔

٦١٧۔۔۔۔وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو

۶۱۷۔۔۔۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ خشک اور کچی کھجوروں کو پانی میں بھگویا

بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ قَتَادَةَ ابْنَ دِعَامَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّهْوُ ثُمَّ يُشْرَبَ وَاِنَّ ذٰلِكَ كَانَ عَامَّةَ خُمُورِهِمْ يَوْمَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ ۔

جائے اور پھر اس کو پیا جائے اور ان لوگوں کی ان دنوں میں عام طور پر یہی شراب تھی جس دن کہ شراب کو حرام کیا گیا۔

٦١٨...... وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ كُنْتُ اَسْقِي اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَاَبَا طَلْحَةَ وَاُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ شَرَابًا مِنْ فَضِيخٍ وَتَمْرٍ فَاَتَاهُمْ آتٍ فَقَالَ اِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ اَبُو طَلْحَةَ يَا اَنَسُ قُمْ اِلٰى هٰذِهِ الْجَرَّةِ فَاكْسِرْهَا فَقُمْتُ اِلٰى مِهْرَاسٍ لَنَا فَضَرَبْتُهَا بِاَسْفَلِهِ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ ۔

٦١٨...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فضیخ اور خشک کھجوروں کی بنی ہوئی شراب پلا رہا تھا تو اسی دوران ایک آنے والے نے آکر کہا: شراب حرام کر دی گئی ہے تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (یہ خبر سنتے ہی) کہا: اے انس! اٹھو اور اس (شراب والے) گھڑے کو توڑ ڈالو۔ تو میں نے پتھر کا ایک ٹکڑا اٹھایا اور اس گھڑے کو نیچے سے مارا تو وہ گھڑا ٹوٹ گیا۔[1]

٦١٩...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي اَبِي اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ لَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ الْآيَةَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ فِيهَا الْخَمْرَ وَمَا بِالْمَدِينَةِ شَرَابٌ يُشْرَبُ اِلا مِنْ تَمْرٍ ۔

٦١٩...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے (جس وقت) وہ آیت نازل فرمائی جس آیت میں شراب کو حرام قرار دیا گیا تھا (تو اس وقت) مدینہ منورہ میں کھجور کے علاوہ اور کوئی شراب نہیں پی جاتی تھی۔

باب-١٢٨ باب تحريم تخليل الخمر

شراب کا سرکہ بنانے کی حرمت کے بیان میں

٦٢٠...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ

٦٢٠...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے شراب کا سرکہ بنانے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں۔[2]

---

[1] اس حدیث سے صحابہؓ کا جذبہ ایمانی معلوم ہوا کہ وہ آنحضرت ﷺ اور شریعت کے احکام کی تعمیل میں سراپا تسلیم تھے کہ انہوں نے اپنی قدیم عادت کو نہ صرف ترک کر دیا بلکہ اس کی حرمت کی خبر سنتے ہی شراب کے سارے برتن توڑ کر شراب بہادی۔

[2] شراب کو سرکہ بنانا جائز ہے یا نہیں؟ شوافع اور حنابلہ نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے اسے بالکل ناجائز قرار دیا ہے۔ البتہ اگر شراب کے اندر ماہیت کی تبدیلی ہے ایسا تغیر ہوا ہے، کہ وہ از خود سرکہ بن جائے تو وہ بالاتفاق حلال ہے۔ البتہ احنافؒ کے نزدیک شراب کے اندر خود کوئی دوسرا مادہ ملا کر سرکہ بنانا بھی جائز ہے اور وہ سرکہ ہوگا۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو تکملہ فتح الملہم ج ٣)

الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا فَقَالَ لا ۔

باب-۱۲۹ باب تحريم التداوي بالخمر وبيان انها ليست وبداء

شراب کی دوا(بطور علاج) بنانے کی حرمت کے بیان میں

٦٢١......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيهِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّ طَارِقَ بْنَ سُوَيْدٍ الْجُعْفِيَّ سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ اَوْ كَرِهَ اَنْ يَصْنَعَهَا فَقَالَ اِنَّمَا اَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ اِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ ۔

۶۲۱...... حضرت طارق بن سعید جعفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے شراب کے بارے میں دریافت فرمایا تو آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا یا آپ ﷺ نے اس کو ناپسند فرمایا کہ شراب کا کچھ بنایا جائے۔ حضرت طارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ میں شراب کو دوا کیلئے بناتا ہوں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وہ دوا نہیں بلکہ بیماری ہے۔ [1]

باب-۱۳۰ باب بيان ان جميع ما ينبذ مما يتخذ من النخل والعنب يسمى خمرًا

اس بات کے بیان میں کہ کھجور اور انگور سے جو شراب بنائی جاتی ہے اسے بھی خمر (شراب) کہا جاتا ہے

٦٢٢......حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَبِي عُثْمَانَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ اَنَّ اَبَا كَثِيرٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ ۔

۶۲۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

شراب ان دو درختوں یعنی کھجور اور انگور سے (بنائی جاتی) ہے۔ [2]

٦٢٣......وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ ۔

۶۲۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ شراب ان دو درختوں یعنی کھجور اور انگور (سے بنائی جاتی) ہے۔

٦٢٤......وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ وَعِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ وَعُقْبَةَ بْنِ التَّوْاَمِ عَنْ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

۶۲۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

شراب ان دو [illegible]وں یعنی کھجور اور انگور سے بنائی جاتی ہے۔

---

[1] شراب سے علاج کا مسئلہ...... حدیث بالا میں آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:۔ "شراب تو خود بیماری ہے وہ دوا نہیں" اس سے معلوم ہوا کہ شراب کو بطور دوا استعمال کرنا بھی حرام ہے۔ چنانچہ اکثر فقہاء کا یہی مذہب ہے۔

[2] فائدہ...... اس سے معلوم ہوا کہ انگور اور کھجور سے جو بھی مشروبات کشید کیا جائے اگر اس میں سکر (نشہ) پیدا ہو جائے وہ خمر (شراب) ہے۔

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْخَمْرُ مِــنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ الْكَرْمَةِ وَالنَّخْلَةِ وَفِي رِوَايَــةِ اَبِي كُرَيْبٍ الْكَرْمِ وَالنَّخْلِ ۔

ابو کریب نے اپنی روایت کردہ حدیث میں "الکرمۃ" اور "النّخلۃ" کو بغیر "تا" کے یعنی "کرم" اور "نخل" ذکر فرمایا ہے۔

باب-۱۳۱ باب کراھة انتباذ التمر و الزبیب مخلوطین

کھجور اور کشمش کو ملا کر نبیذ بنانے کی کراہت کے بیان میں

۶۲۵ــــ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِي رَبَاحٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الاَنْصَارِيُّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى اَنْ يُخْلَطَ الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ ۔

۶۲۵ــــ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا کہ کشمش اور کھجور کو یا کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر (پانی مین بھگویا جائے)۔[1]

۶۲۶ــــ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الاَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ نَهَى اَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا وَنَهَى اَنْ يُنْبَذَ الرُّطَبُ وَالْبُسْرُ جَمِيعًا ۔

۶۲۶ــــ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے کھجور اور کشمش کو اکٹھا کر کے نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے اور اس چیز سے بھی منع فرمایا ہے کہ کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر اس کی نبیذ بنائی جائے۔

۶۲۷ــــ وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ لِي عَطَاءٌ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا تَجْمَعُوا بَيْنَ الرُّطَبِ وَالْبُسْرِ وَبَيْنَ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ نَبِيذًا ۔

۶۲۷ــــ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پکی اور کچی کھجوروں کو اور کشمش اور کھجوروں کو ملا کر نہ بھگوؤ۔

۶۲۸ــــ وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ مَوْلَى حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنْ جَابِرِ

۶۲۸ــــ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اس چیز سے منع فرمایا کہ کشمش اور کھجور کو ملا کر اس کی نبیذ بنائی جائے اور اس سے

---

[1] فائدہ ــــ یہ ممانعت اسلئے ہے تاکہ شراب کی طرف لے جانے والا ذریعہ بھی مسدود ہو جائے۔ کیونکہ کشمش اور کھجور کو ملا کر نبیذ بنانے سے اس میں شدت اور سکر جلدی پیدا ہوتا ہے جو اگرچہ حرام تو نہیں لیکن اگر اس میں نشہ پیدا ہو جائے تو حرام ہے۔ تو سد ذریعہ کے طور پر اس سے بھی منع کر دیا گیا۔

بْنِ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يُنْبَذَ الزَّبِيبُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَنَهٰى اَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا ۔

بھی منع فرمایا کہ کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر اس کی نبیذ بنائے۔

۶۲۹......حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ اَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَعَنِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ اَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا ۔

۶۲۹...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا کہ کھجور اور کشمش کو ملا کر بھگویا جائے اور اسی طرح کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے بھی منع فرمایا ہے۔

۶۳۰......حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ اَبُو مَسْلَمَةَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنْ نَخْلِطَ بَيْنَ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَاَنْ نَخْلِطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ ۔

۶۳۰...... حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ ہم کشمش اور کھجور کو ملا کر بھگوئیں اور اس سے بھی منع فرمایا کہ ہم کچی اور پکی کھجور کو ملا کر بھگوئیں۔

۶۳۱......وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ عَنْ اَبِي مَسْلَمَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ ۔

۶۳۱...... حضرت ابو مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۶۳۲......وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ شَرِبَ النَّبِيذَ مِنْكُمْ فَلْيَشْرَبْهُ زَبِيبًا فَرْدًا اَوْ تَمْرًا فَرْدًا اَوْ بُسْرًا فَرْدًا ۔

۶۳۲...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
تم سے جو آدمی نبیذ (شراب) پیئے تو اسے چاہئے کہ وہ اکیلی کشمش کی یا اکیلی کھجور کی یا اکیلی کچی کھجور کی شراب پیئے۔

۶۳۳......وحَدَّثَنِيهِ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيُّ بِهٰذَا الاِسْنَادِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنْ نَخْلِطَ بُسْرًا بِتَمْرٍ اَوْ زَبِيبًا بِتَمْرٍ اَوْ زَبِيبًا بِبُسْرٍ وَقَالَ مَنْ شَرِبَهُ مِنْكُمْ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ ۔

۶۳۳...... حضرت اسمٰعیل بن مسلم عبدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سند کے ساتھ روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا ہے کہ ہم کچی کھجوروں کو پکی اور خشک کھجوروں کے ساتھ یا کشمش کے پکی کھجوروں کے ساتھ یا کشمش کو کچی اور خشک کھجوروں کے ساتھ ملا کر بھگوئیں اور پھر آگے وکیع کی روایت کردہ حدیث کی طرح ذکر کیا گیا ہے۔

۶۳۴......حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ

۶۳۴...... حضرت عبد اللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
تم کچی اور پکی کھجوروں کو اور کشمش اور پکی کھجوروں کو ملا کر نہ بھگوؤ بلکہ

رَسُولُ اللهِ ﷺ لا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلا تَنْتَبِذُوا الزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ جَمِيعًا وَانْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلى حِدَتِه -

ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگوؤ۔

٦٣٥ ...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ يَحْيى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ -

۶۳۵ ...... حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

٦٣٦ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا عَلِيٌّ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيى عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا تَنْتَبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيعًا وَلا تَنْتَبِذُوا الرُّطَبَ وَالزَّبِيبَ جَمِيعًا وَلٰكِنِ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلى حِدَتِهِ وَزَعَمَ يَحْيى اَنَّهُ لَقِيَ عَبْدَ اللهِ بْنَ اَبِي قَتَادَةَ فَحَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ هذَا -

۶۳۶ ...... حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر نہ بھگوؤ اور نہ ہی پکی کھجوروں اور کشمش کو ملا کر بھگوؤ بلکہ تم (ان میں سے) ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگوؤ اور یحییٰ کا گمان ہے کہ وہ حضرت عبد اللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے تو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے اسی طرح بیان کیا۔

٦٣٧ ...... وحَدَّثَنِيهِ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَيْنِ الاِسْنَادَيْنِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ الرُّطَبَ وَالزَّهْوَ وَالتَّمْرَ وَالزَّبِيبَ -

۶۳۷ ...... حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان دو سندوں کے ساتھ کچھ لفظی تبدیلی کے ساتھ مذکورہ بالا روایت کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

٦٣٨ ...... وحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا اَبَانُ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ نَهى عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَعَنْ خَلِيطِ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ وَقَالَ انْتَبِذُوا كُلَّ وَاحِدٍ عَلى حِدَتِهِ -

۶۳۸ ...... حضرت عبد اللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے پکی اور کچی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے اور کشمش اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے اور کچے انگوروں اور کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا: تم ان میں سے علیحدہ علیحدہ بھگوؤ۔

٦٣٩ ...... قَالَ وحَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ -

۶۳۹ ...... حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث کی طرح روایت کیا۔

٦٤٠ ...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اَبِي كَثِيرٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

۶۴۰ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کشمش اور کھجوروں کو اور کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا:

نَهى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَقَالَ يُنْبَذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلى حِدَتِهِ۔

ان میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگوؤ۔

٦٤١...... و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ أُذَيْنَةَ وَهُوَ أَبُو كَثِيرٍ الْغُبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۶۴۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح (سابقہ روایت کی طرح) ارشاد فرمایا ہے۔

٦٤٢...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا وَأَنْ يُخْلَطَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيعًا وَكَتَبَ إِلى أَهْلِ جُرَشَ يَنْهَاهُمْ عَنْ خَلِيطِ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ۔

۶۴۲...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ پکی کھجوروں اور کشمش کو ملا کر بھگویا جائے اور اس سے بھی منع فرمایا کہ کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگویا جائے اور آپ ﷺ نے جرش[1] والوں کی طرف لکھا کہ آپ ﷺ کھجوروں اور کشمش کو ملا کر بھگونے سے منع فرماتے ہیں۔

٦٤٣...... وحَدَّثَنِيهِ وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ بِهذَا الْإِسْنَادِ فِي التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ۔

۶۴۳...... حضرت شیبانیؒ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت کی طرح روایت نقل کی گئی ہے اور صرف کھجور اور کشمش کا ذکر ہے اور پکی کھجوروں کا ذکر نہیں۔

٦٤٤...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَدْ نُهِيَ أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا۔

۶۴۴...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمیں کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع کر دیا گیا ہے اور اسی طرح کھجوروں اور کشمش کو ملا کر بھگونے سے بھی منع کر دیا گیا ہے۔

٦٤٥...... و حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَدْ نُهِيَ أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا۔

۶۴۵...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمیں کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع کر دیا گیا ہے اور اسی طرح کھجوروں اور کشمش کو ملا کر بھگونے سے بھی منع فرما دیا گیا ہے۔

---

[1] یہ لفظ جرش بضم الجیم وفتح الراء ہے اور یہ یمن کا ایک بڑا شہر ہے مکہ مکرمہ کی جہت پر ہے اور مسلمانوں نے ۱۰ھ میں صلحاً اس کو فتح کیا تھا، اور انہی حروف کے مجموعہ کا ایک اور شہر کا نام بھی ہے لیکن وہ جرش بفتح الجیم والراء ہے اور یہ اردن کا ایک قدیم شہر ہے۔ (تکملہ)

باب-۱۳۲ باب النهي عن الانتباذ في المزفت والدباء والحنتم والنقير وبيان انه منسوخ وانه اليوم حلالٌ ما لم يصر مسكرًا

روغن قیر ملے ہوئے برتن، تانبے، سبز گھڑے اور لکڑی کے برتن میں نبیذ بنانے کی ممانعت[1] اور اس حکم کے منسوخ ہونے کے بیان میں

٦٤٦...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ اَنْ يُنْبَذَ فِيهِ۔

۶۴۶...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ـنبے اور روغن قیر ملے ہوئے برتنوں کے بارے میں منع فرمایا ہے کہ ان میں نبیذ بنائی جائے۔

٦٤٧...... و حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ اَنْ ينبذ فِيهِ قَالَ وَاَخْبَرَهُ اَبُو سَلَمَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا تَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَلا فِي الْمُزَفَّتِ ثُمَّ يَقُولُ اَبُو هُرَيْرَةَ وَاجْتَنِبُوا الْحَنَاتِمَ۔

۶۴۷...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے تونبے اور روغن قیر ملے ہوئے برتنوں کے بارے میں منع فرمایا ہے کہ ان میں نبیذ بنائی جائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کدو کے تونبے اور روغن قیر ملے ہوئے برتنوں میں نبیذ نہ بناؤ۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ تم سبز گھڑوں سے بچو۔

٦٤٨...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ نَهَى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ قَالَ قِيلَ لِاَبِي هُرَيْرَةَ مَا الْحَنْتَمُ قَالَ الْجِرَارُ الْخُضْرُ۔

۶۴۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے روغن قیر ملے ہوئے سبز گھڑوں اور کھوکلی لکڑی کے برتنوں میں منع فرمایا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ حنتم کیا ہے؟ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: سبز گھڑے۔

٦٤٩...... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ اَخْبَرَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ اَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ

۶۴۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قبیلہ عبدالقیس کے وفد سے فرمایا: میں تمہیں کدو کے تونبے، سبز گھڑے، لکڑی کے گھٹلیے، روغن کئے ہوئے برتن اور کٹے ہوئے منہ والے مشکیزے سے روکتا ہوں اور تم صرف اپنے مشکیزوں

---

[1] فائدہ...... اس باب میں جو احادیث ذکر کی گئی ہیں انہیں سے جن احادیث میں ان برتنوں کے استعمال کی ممانعت کی بظاہر دو وجہ تھیں، ایک وجہ یہ کہ برتن شراب کیلئے خاص تھے اگرچہ استعمال کرتے تو شراب پینے والوں سے مشابہت ہوتی اور شراب یاد آتی جس سے بچنے کی وجہ سے ممانعت فرمائی، اور دوسری وجہ یہ ہے کہ چونکہ یہ برتن شراب کے ساتھ خاص تھے اور انہی میں شراب بنائی جاتی تھی تو ان میں شراب کا اثر باقی تھا اس اثر سے بچانے کیلئے آپ علیہ السلام نے ممانعت فرمائی تھی۔ لیکن بعد میں جب یہ وجوہات ختم ہو گئیں تو ان برتنوں کا استعمال صحیح ہو گیا اور ممانعت ختم ہو گئی۔ (تکملہ فتح الملہم)

وَالْحَنْتَمُ وَالْمَزَادَةُ الْمَجْبُوبَةُ وَلٰكِنِ اشْرَبْ فِي سِقَائِكَ وَاَوْكِه -

میں پیا کرو اور اس کا منہ باندھ دیا کرو۔ [1]

۶۵۰...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُنْتَبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ هٰذَا حَدِيثُ جَرِيرٍ وَفِي حَدِيثِ عَبْثَرٍ وَشُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ -

۶۵۰...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ کدو کے تونبے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنائی جائے۔

یہ جریر کی روایت کردہ حدیث میں ہے اور عبثر اور شعبہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے کدو کے تونبے اور روغن قیر ملے ہوئے برتنوں (کے استعمال کرنے) سے منع فرمایا ہے۔

۶۵۱...... وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ قُلْتُ لِلْاَسْوَدِ هَلْ سَاَلْتَ اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يُكْرَهُ اَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ اَخْبِرِينِي عَمَّا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُنْتَبَذَ فِيهِ قَالَتْ نَهَانَا اَهْلَ الْبَيْتِ اَنْ نَنْتَبِذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ قُلْتُ لَهُ اَمَا ذَكَرَتِ الْحَنْتَمَ وَالْجَرَّ قَالَ اِنَّمَا اُحَدِّثُكَ بِمَا سَمِعْتُ اَوُحَدِّثُكَ مَا لَمْ اَسْمَعْ -

۶۵۱...... حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: کیا آپ نے ام المؤمنین (سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے پوچھا ہے کہ کن برتنوں میں نبیذ بنانا ناپسندیدہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! میں نے عرض کیا: اے ام المؤمنین مجھے خبر دیجئے کہ رسول اللہ ﷺ نے کن برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے؟ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے ہم اہل بیت کو کدو کے تونبے اور روغن قیر ملے ہوئے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ آپ نے سبز گھڑے اور لکڑی کے گھٹیلے کا ذکر نہیں کیا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرمانے لگیں کہ میں نے آپ (لوگوں) سے وہی بیان کیا جو میں نے سنا ہے۔ کیا میں آپ سے وہ بیان کروں جو میں نے نہیں سنا۔

۶۵۲...... وحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ -

۶۵۲...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے تونبے اور روغن قیر ملے ہوئے برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

---

[1] یہاں مشکیزے کو باندھنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ جب اس مشکیزے کو باندھ دیا جائے گا تو وہ نشہ سے محفوظ ہو جائے گا وہ اس طرح کہ جب اس مشکیزے کی نبیذ میں نشہ آئیگا تو وہ اس کے باندھ یا ڈاٹ کو پھاڑ دے گا اور اگر نشہ نہیں ہوگا تو اس کا وہ بندھ برقرار رہے گا اور نشہ سے حفاظت رہے گی لہٰذا باندھنے کا حکم دیا ہے جبکہ ان خاص برتنوں میں چونکہ نشہ کا علم نہیں ہوتا لہٰذا اس سے منع فرمایا ہے۔ (تکملہ)

٦٥٣...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيى وَهُوَ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَشُعْبَةُ قَالا حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ وَسُلَيْمَانُ وَحَمَّادٌ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ ۔

۶۵۳...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

٦٥٤...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيُّ قَالَ لَقِيتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنِ النَّبِيذِ فَحَدَّثَتْنِي اَنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنِ النَّبِيذِ فَنَهَاهُمْ اَنْ يَنْتَبِذُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ ۔

۶۵۴...... حضرت ثمامہ بن حزن [1] قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملاقات کی اور ان سے نبیذ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ قبیلہ عبدالقیس کا ایک وفد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور انہوں نے نبی ﷺ سے نبیذ کے بارے میں پوچھا تھا تو آپ ﷺ نے ان کو منع فرمایا کہ کدو کے تونبے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن اور لکڑی کے گھٹیلے اور سبز برتنوں میں نبیذ بنائی جائے۔ (یعنی ان برتنوں کے استعمال سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے)۔

٦٥٥...... وحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ ۔

۶۵۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے تونبے اور سبز گھڑے اور لکڑی کے گھٹیلے اور روغن قیر ملے ہوئے برتنوں کے استعمال سے منع فرمایا۔

٦٥٦...... وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُوَيْدٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ اِلا اَنَّهُ جَعَلَ مَكَانَ الْمُزَفَّتِ الْمُقَيَّرَ ۔

۶۵۶...... حضرت اسحٰق بن سوید اس سند کیساتھ سابقہ روایت ہی کی مثل روایت نقل کرتے ہیں اس میں سوائے مُزَفَّتِ کے مُقَیَّرِ کا لفظ کہا ہے۔

٦٥٧...... حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ اَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ح و حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِي جَمْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُقَيَّرِ وَفِي حَدِيثِ حَمَّادٍ جَعَلَ مَكَانَ الْمُقَيَّرِ الْمُزَفَّتِ ۔

۶۵۷...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ قبیلہ عبد قیس کا ایک وفد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ میں تمہیں کدو کے تونبے، سبز گھڑے اور روغن قیر ملے ہوئے برتنوں کے استعمال سے منع کرتا ہوں اور حماد کی حدیث میں مُقَیَّرِ کی جگہ مُزَفَّتِ کا لفظ ہے۔

---

[1] فائدہ...... حضرت ثمامہ بن حزن جو کہ اس حدیث کے راوی ہیں انہوں نے آپ علیہ السلام کا زمانہ تو پایا لیکن آپ کی زیارت نہ کر سکنے کی وجہ سے صحابیت کا مقام حاصل نہ کر سکے۔

۶۵۸ــــحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ۔

۶۵۸...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے تونبے، سبز گھڑے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن اور لکڑی کے کٹھلے کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

۶۵۹ــــحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ وَاَنْ يُخْلَطَ الْبَلَحُ بِالزَّهْوِ۔

۶۵۹...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے تونبے، سبز گھڑے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن اور لکڑی کے کٹھلے اور کچی اور پکی کھجوروں کو ملا کر بھگونے سے منع فرمایا ہے۔

۶۶۰ــــحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى الْبَهْرَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ۔

۶۶۰...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے تونبے، روغن قیر ملے ہوئے برتن اور لکڑی کے کٹھلے کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

۶۶۱ــــحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ التَّيْمِيِّ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهى عَنِ الْجَرِّ اَنْ يُنْبَذَ فِيهِ۔

۶۶۱...... حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ گھڑوں میں نبیذ بنائی جائے۔

۶۶۲ــــحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ۔

۶۶۲...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے تونبے، سبز گھڑے، روغن قیر ملے ہوئے برتن اور لکڑی کے کٹھلے (کے استعمال) سے منع فرمایا ہے۔

۶۶۳ــــو حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ نَهى اَنْ يُنْتَبَذَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۶۶۳...... حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سند کے ساتھ روایت کیا کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے پھر مذکورہ حدیث کی طرح ذکر کیا۔

۶۶۴ــــوحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ

۶۶۴...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،

حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْحَنْتَمَةِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ ۔

ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے سبز گھڑے، کدو کے تونبے اور لکڑی کے کٹھلے میں پینے سے منع فرمایا ہے۔

۶۶۵...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ مَنْصُورِ ابْنِ حَيَّانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اَشْهَدُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُمَا شَهِدَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ ۔

۶۶۵...... حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر گواہی دیتا ہوں کہ ان دونوں حضرات نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے کدو کے تونبے، سبز گھڑے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن اور لکڑی کے کٹھلے کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

۶۶۶...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَبِيذَ الْجَرِّ فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ اَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ وَمَا يَقُولُ قُلْتُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَبِيذَ الْجَرِّ فَقَالَ صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَبِيذَ الْجَرِّ فَقُلْتُ وَاَيُّ شَيْءٍ نَبِيذُ الْجَرِّ فَقَالَ كُلُّ شَيْءٍ يُصْنَعُ مِنَ الْمَدَرِ ۔

۶۶۶...... حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے گھڑے کی نبیذ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے گھڑے کی نبیذ کو حرام قرار دیا ہے۔ (اس کے بعد) میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا کہ وہ کیا فرماتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑے کی نبیذ کو حرام قرار دیا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سچ فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑے کی نبیذ کو حرام قرار دیا ہے تو میں نے عرض کیا: گھڑے کی نبیذ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ جو چیز مٹی سے بنائی جائے۔[1] (مٹی سے بنا ہوا گھڑا)۔

۶۶۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَاَقْبَلْتُ نَحْوَهُ فَانْصَرَفَ قَبْلَ اَنْ

۶۶۷...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جہاد کے موقع پر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی آپ ﷺ کی طرف چل پڑا لیکن میرے آپ ﷺ تک پہنچنے سے پہلے ہی آپ

[1] فائدہ...... مدر وہ مٹی ہے جو کہ خشک ہو یا ایسا گارہ کہ اس میں کوئی کنکر وغیرہ نہ ہو، یہ وہ حدیث ہے جس کی وجہ سے بعض علماء کرام فرماتے ہیں کہ ان مذکورہ برتنوں کا استعمال ابھی تک ممنوع ہے اور ان کے استعمال کی اجازت نہیں ہے، اور ممانعت کا حکم منسوخ نہیں ہوا، اور عدم نسخ کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباسؓ حرمت استعمال کی حدیث حضور ﷺ کی وفات کے بعد تک ذکر کرتے تھے اور اس کے ساتھ ممانعت اور تنسیخ کا حکم ذکر نہیں کرتے تھے، لیکن بہت سی احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ یہ حکم منسوخ ہو چکا ہے اور جہاں تک ان حضرات کا معاملہ ہے کہ بعد الوفات تک اس کو ذکر کرتے تھے تو ہو سکتا ہے کہ ان کو اس کے منسوخ ہونے کا علم نہ ہو۔ واللہ سبحانہ اعلم۔ (تکملہ)

اَبْلُغَهُ فَسَاَلْتُ مَاذَا قَالَ قَالُوا نَهٰى اَنْ يُنْتَبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ۔

ﷺ خطبہ ختم کر چکے تھے۔ میں نے (وہاں موجود لوگوں سے) پوچھا کہ آپ ﷺ نے کیا ارشاد فرمایا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے کدو کے تونبے اور روغن قیر ملے ہوئے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے۔

٦٦٨...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ وَاَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ جَمِيعًا عَنْ اَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ اَبِي عُمَرَ عَنِ الثَّقَفِيِّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ الْاَيْلِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ اِلَّا مَالِكٌ وَاُسَامَةُ۔

٦٦٨...... ان ساری سندوں اور طریق کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت مالک کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت منقول ہے اور اس روایت میں سوائے حضرت مالک اور حضرت اسامہ کے جہاد کا ذکر کسی نے نہیں کیا۔

٦٦٩...... وحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ قَالَ فَقَالَ قَدْ زَعَمُوا ذَاكَ قُلْتُ اَنَهٰى عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ قَدْ زَعَمُوا ذَاكَ۔

٦٦٩...... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑے کی نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگ یہی خیال کرتے ہیں۔ پھر میں نے عرض کیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: لوگ یہی خیال کرتے ہیں۔

٦٧٠...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ اَنَهٰى نَبِيُّ اللهِ ﷺ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ قَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ طَاوُسٌ وَاللهِ اِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْهُ۔

٦٧٠...... حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ کیا اللہ کے نبی ﷺ نے گھڑے کی نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! پھر طاؤس کہنے لگے: اللہ کی قسم! میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے۔

٦٧١...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ

٦٧١...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور اس نے کہا: نبی ﷺ نے گھڑے اور تونبے میں

عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ فَقَالَ اَنَهٰى النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يُنْبَذَ فِي الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ قَالَ نَعَمْ -

نبیذ بنانے سے منع فرمایا ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہاں!

۶۷۲...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ -

۶۷۲...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑے اور تونبے کے استعمال سے منع فرمایا (خاص گھڑا جو شراب کیلئے استعمال ہوتا تھا اس سے منع فرمایا)۔

۶۷۳...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اَنَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ نَبِيذِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ نَعَمْ -

۶۷۳...... حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے گھڑے اور تونبے اور لکڑی کے برتنوں میں نبیذ سے منع فرمایا ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہاں!

۶۷۴...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ قَالَ سَمِعْتُهُ غَيْرَ مَرَّةٍ -

۶۷۴...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سبز گھڑے، کدو کے تونبے اور لکڑی کے گھٹیلے کے برتنوں کو استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ محارب بن دثار کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بار بار (کئی مرتبہ) سنا ہے۔

۶۷۵...... وحَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ عَمْرٍو الاَشْعَثِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ قَالَ وَاُرَاهُ قَالَ وَالنَّقِيرِ -

۶۷۵...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث کی طرح حدیث روایت کی ہے اور اس میں روغن قیر ملے ہوئے برتن کا بھی ذکر فرمایا۔

۶۷۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ انْتَبِذُوا فِي الاَسْقِيَةِ -

۶۷۶...... حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑے اور تونبے اور لکڑی کے گھٹیلے کے برتنوں کو استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مشکیزوں میں نبیذ بناؤ۔

۶۷۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمِ فَقُلْتُ مَا الْحَنْتَمَةُ قَالَ الْجَرَّةُ -

۶۷۷...... حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حنتمہ کے استعمال سے منع فرمایا۔ میں نے عرض کیا: حنتمة کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سبز گھڑا۔ (وہ مخصوص گھڑا جس میں شراب بنائی جاتی تھی)۔

۶۷۸...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ حَدَّثَنِي زَاذَانُ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ حَدِّثْنِي بِمَا نَهَى عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْاَشْرِبَةِ بِلُغَتِكَ وَفَسِّرْهُ لِي بِلُغَتِنَا فَاِنَّ لَكُمْ لُغَةً سِوٰى لُغَتِنَا فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمِ وَهِيَ الْجَرَّةُ وَعَنِ الدُّبَّاءِ وَهِيَ الْقَرْعَةُ وَعَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ وَعَنِ النَّقِيرِ وَهِيَ النَّخْلَةُ تُنْسَحُ نَسْحًا وَتُنْقَرُ نَقْرًا وَاَمَرَ اَنْ يُنْتَبَذَ فِي الْاَسْقِيَةِ -

۶۷۸...... حضرت زاذان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ مجھے شراب کے ان برتنوں کے بارے میں بیان فرمائیں کہ جن کے استعمال سے نبی ﷺ نے منع فرمایا اور اپنی لغت (زبان) میں بیان کرو اور پھر مجھے میری زبان میں سمجھاؤ کیونکہ تمہاری زبان اور ہماری زبان علیحدہ علیحدہ ہے۔ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حنتم سے منع فرمایا ہے اور حنتم سبز گھڑا ہے اور دبا سے منع فرمایا اور وہ تونبا ہے اور مزفت سے منع فرمایا اور وہ روغن قیر ملا ہوا برتن ہے اور نقیر سے منع فرمایا اور وہ کھجور کی لکڑی[1] ہے جو چھیل کر اسے کرید کر برتن بنایا جاتا ہے اور آپ ﷺ نے مشکیزوں میں نبیذ بنانے کا حکم فرمایا۔

۶۷۹...... و حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ -

۶۷۹...... حضرت شعبہ سے اسی سند کے ساتھ سابقہ حدیث کی مثل روایت منقول ہے۔

۶۸۰...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْخَالِقِ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ عِنْدَ هٰذَا الْمِنْبَرِ وَاَشَارَ اِلٰى مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَاَلُوهُ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَنَهَاهُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْحَنْتَمِ فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ وَالْمُزَفَّتِ وَظَنَنَّا اَنَّهُ نَسِيَهُ فَقَالَ لَمْ اَسْمَعْهُ يَوْمَئِذٍ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدْ كَانَ يَكْرَهُ -

۶۸۰...... حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا اور وہ منبر کی طرف اشارہ کرتے تھے کہ قبیلہ عبد قیس کے لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور انہوں نے آپ ﷺ سے شراب کے برتنوں کے استعمال کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے انہیں تونبے، لکڑی کے کٹھیلے اور سبز گھڑے کے استعمال سے منع فرمایا تو میں نے ان سے کہا: اے ابو محمد اور مزفت سے بھی آپ ﷺ نے منع فرمایا اور ہمارا خیال تھا کہ وہ اس لفظ کو بھول گئے۔ انہوں نے کہا: میں نے اس دن تو حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ لفظ نہیں سنا لیکن وہ ناپسند سمجھتے تھے۔

۶۸۱...... و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ النَّقِيرِ

۶۸۱...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لکڑی کے کٹھیلے اور روغن قیر ملے ہوئے برتنوں اور کدو کے تونبے (کے استعمال) سے منع فرمایا ہے۔

---

[1] فائدہ...... دراصل اس کا طریقہ یہ ہوتا تھا کہ درخت کا تنا لیکر اسے چھیلا جاتا تھا اس کو چھیلنے کے بعد اس کے بعد اس کے اندر سے کھو کھلا کیا جاتا تھا جب کھو کھلا کر دیتے تو وہ ایک برتن کی شکل اختیار کر لیتا تھا۔ (قاموس)

وَالْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ ۔

۶۸۲۔۔۔۔ و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قال حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهى عَنِ الْجَرِّ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ ۔ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ نَهى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْجَرِّ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيرِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا لَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُنْتَبَذُ لَهُ فِيهِ نُبِذَ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ ۔

۶۸۲۔۔۔۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ گھڑے اور روغن ملے ہوئے برتن اور لکڑی کے گھٹلیے (کے استعمال) سے منع فرما رہے تھے۔ حضرت ابوزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑے اور روغنی برتن اور لکڑی کے گھٹلیے (کے استعمال) سے منع فرمایا ہے اور رسول اللہ ﷺ کو نبیذ بنانے کیلئے جب کوئی برتن نہیں ملتا تھا تو آپ ﷺ کیلئے پتھر کے بڑے بڑے برتن میں نبیذ بنایا جاتا تھا۔

۶۸۳۔۔۔۔ حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ ۔

۶۸۳۔۔۔۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کیلئے پتھر کے بڑے پیالہ میں نبیذ بنایا جاتا تھا۔

۶۸۴۔۔۔۔ وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قال حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ يُنْتَبَذُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ فَاِذَا لَمْ يَجِدُوا سِقَاءً نُبِذَ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ وَاَنَا اَسْمَعُ لِاَبِي الزُّبَيْرِ مِنْ بِرَامٍ قَالَ مِنْ بِرَامٍ ۔

۶۸۴۔۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کیلئے مشکیزے میں نبیذ تیار کیجاتی تھی اور جب کبھی مشکیزہ نہ ملتا تو آپ ﷺ کیلئے پتھر کے پیالہ میں نبیذ بنائی جاتی تھی۔ لوگوں میں سے کسی نے کہا: میں نے حضرت ابوزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ برتن پتھر کا تھا۔

۶۸۵۔۔۔۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ قَالَ اَبُو بَكْرٍ عَنْ اَبِي سِنَانٍ و قَالَ ابْنُ الْمُثَنّى عَنْ ضِرَارِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ اَبُو سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيذِ اِلا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي

۶۸۵۔۔۔۔ حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تم کو سوائے مشکیزوں کے دوسرے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا تو اب سب برتنوں میں پیو لیکن نشہ والی چیز نہ پیو۔

الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا -

٦٨٦ ...... وحَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا ضَحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ وَإِنَّ الظُّرُوفَ اَوْ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ -

٦٨٦ ...... حضرت ابن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تم کو (مختلف) برتنوں میں پینے سے منع کرتا تھا مگر برتنوں میں (کوئی چیز پینے سے) حلال یا حرام نہیں ہو جاتی اور باقی ہر نشہ پیدا کرنے والی چیز حرام ہے۔

٦٨٧ ...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُعَرِّفِ بْنِ وَاصِلٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فِي ظُرُوفِ الْاَدَمِ فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وِعَاءٍ غَيْرَ اَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا -

٦٨٧ ...... حضرت ابن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں چمڑے کے برتنوں میں پینے سے منع کیا تھا تو ہر ایک برتن میں پیو لیکن نشہ پیدا کرنے والی چیز ہرگز نہ پیو۔

٦٨٨ ...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ النَّبِيذِ فِي الْاَوْعِيَةِ قَالُوا لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ فَاَرْخَصَ لَهُمْ فِي الْجَرِّ غَيْرِ الْمُزَفَّتِ -

٦٨٨ ...... حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع فرمادیا تو صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ ہر آدمی کے پاس تو چمڑے کا مشکیزہ نہیں ہے تو آپ ﷺ نے ان کیلئے اس گھڑے کو جو روغن قیر ملا ہوا نہ ہو اس کی اجازت عطا فرمادی۔

باب ۱۳۲۳ باب بيان ان كل مسكر خمرٌ وان كل خمرٍ حرامٌ

اس بات کے بیان میں کہ ہر نشہ والی چیز خمر ہے اور ہر ایک خمر حرام ہے

٦٨٩ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ -

٦٨٩ ...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے شہد کی شراب کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ شراب کہ جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔[1]

٦٩٠ ...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّــه

٦٩٠ ...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے شہد کی شراب کے بارے میں پوچھا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[1] اس حدیث سے جمہور نے استدلال کیا ہے۔

سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ -

ہر وہ شراب کہ جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

٦٩١...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الاسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيث سُفْيَانَ وَصَالِحٍ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ وَهُوَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ كُلُّ شَرَابٍ مُسْكِرٍ حَرَامٌ -

٦٩١...... حضرت زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان ہی سندوں کے ساتھ سابقہ روایت کے مثل منقول ہے اور حضرت سفیان اور صالح کی روایت کردہ حدیثوں میں شہد کی شراب کے بارے میں پوچھنے کا ذکر نہیں ہے اور حضرت صالح کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ہر نشہ پیدا کرنے والی چیز حرام ہے۔

٦٩٢...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ اَنَا وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ شَرَابًا يُصْنَعُ بِاَرْضِنَا يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ مِنَ الشَّعِيرِ وَشَرَابٌ يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ -

٦٩٢...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کے علاقہ کی طرف روانہ فرمایا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے علاقے میں ایک شراب جو سے بنائی جاتی ہے جسے مزر کہا جاتا ہے اور ایک شراب شہد کی بنائی جاتی ہے اور اسے بتع کہا جاتا ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔

٦٩٣...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَهُ مِنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ وَمُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُمَا بَشِّرَا وَيَسِّرَا وَعَلِّمَا وَلَا تُنَفِّرَا وَاُرَاهُ قَالَ وَتَطَاوَعَا قَالَ فَلَمَّا وَلّٰى رَجَعَ اَبُو مُوسَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ لَهُمْ شَرَابًا مِنَ الْعَسَلِ يُطْبَخُ حَتّٰى يَعْقِدَ وَالْمِزْرُ يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيرِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ مَا اَسْكَرَ عَنِ الصَّلَاةِ فَهُوَ حَرَامٌ -

٦٩٣...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علاقہ یمن کی طرف بھیجا تو ان سے فرمایا: ان لوگوں کو خوش رکھنا اور ان پر آسانی کرنا اور ان کو دین کی باتیں سکھانا اور ان کو نفرت نہ دلانا اور میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: تم دونوں اتفاق سے رہنا جب آپ ﷺ نے پشت پھیری تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس لوٹے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! علاقہ یمن میں شہد سے ایک شراب پکائی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ جم جاتی ہے اور مزر شراب جو سے بنائی

جاتی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شراب نماز سے بیہوش کردے وہ حرام ہے۔

۶۹۴...... وحَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلَفٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي خَلَفٍ قَالا حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ حَدَّثَنَا أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ ادْعُوَا النَّاسَ وَبَشِّرَا وَلا تُنَفِّرَا وَيَسِّرَا وَلا تُعَسِّرَا قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَفْتِنَا فِي شَرَابَيْنِ كُنَّا نَصْنَعُهُمَا بِالْيَمَنِ الْبِتْعُ وَهُوَ مِنَ الْعَسَلِ يُنْبَذُ حَتَّى يَشْتَدَّ وَالْمِزْرُ وَهُوَ مِنَ الذُّرَةِ وَالشَّعِيرِ يُنْبَذُ حَتَّى يَشْتَدَّ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ أُعْطِيَ جَوَامِعَ الْكَلِمِ بِخَوَاتِمِهِ فَقَالَ أَنْهَى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ أَسْكَرَ عَنِ الصَّلاةِ۔

۶۹۴...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علاقہ یمن کی طرف بھیجا تو آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو اسلام کی طرف بلانا اور ان کو خوش رکھنا اور ان کو نفرت نہ دلانا اور آسانی کرنا اور مشقت میں نہ ڈالنا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمیں دو شرابوں کے بارے میں فتویٰ جاری فرمائیں جو ہم یمن میں بنایا کرتے تھے ایک شراب تو بتع ہے اور وہ شہد سے تیار کی جاتی ہے یہاں تک کہ اس میں جھاگ پیدا ہو جائے اور وہ گاڑھی ہو جائے اور ایک شراب جو پانی میں بھگو کر بنائی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ سخت ہو جائے اور رسول اللہ ﷺ کو جوامع الکلم اپنے کمال کے ساتھ عطا فرمائے گئے تھے۔ آپ ﷺ نے ہر اس نشہ والی چیز سے منع فرمایا کہ جو نماز سے غافل کردے۔

۶۹۵...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ جَيْشَانَ وَجَيْشَانُ مِنَ الْيَمَنِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُونَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَوَ مُسْكِرٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ إِنَّ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ أَوْ عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ۔

۶۹۵...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جیشان سے ایک آدمی آیا اور جیشان یمن کا ایک شہر ہے اس آدمی نے نبی ﷺ سے اس شراب کے متعلق پوچھا جو ان علاقوں میں پی جاتی تھی اور وہ شراب جو سے تیار ہوتی تھی اس شراب کو مزر کہا جاتا ہے تو نبی ﷺ نے فرمایا: وہ شراب نشہ والی ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ والی چیز حرام ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا اس آدمی کیلئے وعدہ ہے جو آدمی نشہ والی چیز پیئے گا اسے اللہ تعالیٰ طِينَةُ الْخَبَال پلائیں گے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! طِينَةُ الْخَبَال کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دوزخیوں کا پسینہ ہے۔

۶۹۶...... حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ قَالا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ

۶۹۶...... حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ والی چیز حرام ہے اور جس آدمی نے دنیا میں شراب پی اور وہ اس حال میں مر گیا کہ وہ شراب میں مست تھا

خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَتُبْ لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ۔

اور توبہ نہیں کی تو وہ آدمی آخرت میں شراب نہیں پیئے گا۔[1] (یعنی اس آدمی کو اللہ تعالیٰ جنت کی شراب طہور سے محروم رکھیں گے)۔

۶۹۷..... وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ كِلاهُمَا عَنْ رَوْحِ بْنِ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۶۹۷..... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہر نشہ والی چیز خمر ہے اور ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔

۶۹۸..... وحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِسْمَارٍ السُّلَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۶۹۸..... حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ گذشتہ حدیث کی طرح یہ حدیث مبارکہ بھی منقول ہے۔

۶۹۹..... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَلا اَعْلَمُهُ اِلا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ۔

۶۹۹..... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے نہیں سیکھا سوائے نبی ﷺ کریم کے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہر نشہ والی چیز خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔

باب-۱۳۴ باب عقوبة من شرب الخمر اذا لم يتب منها بمنعه اياها في الآخرة

باب: شراب پینے کی سزا کے بیان میں جب کہ وہ شراب پینے سے توبہ نہ کرے

۷۰۰..... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ

۷۰۰..... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[1] فائدہ..... آخرت میں شراب نہ پینے سے بعض علماء نے "جنت میں داخل نہ ہونا" مراد لیا ہے کہ وہ جنت میں ہی داخل نہ ہوگا اور جب داخل نہ ہوگا تو شراب بھی نہیں پیئے گا، لیکن بعض دوسرے علماء نے فرمایا کہ شاید اس سے مراد یہ ہو کہ وہ جنت میں ابتداء ہی داخل نہ ہوگا، اور جہاں تک بعد میں داخل ہونے کا معاملہ ہے وہ اللہ کے سپرد ہے، کیونکہ شراب پینا ایک گناہ کبیرہ ہے اور حالت ایمان میں گناہ کبیرہ جنت میں داخل نہ ہونے کا سبب نہیں ہوتا بلکہ اس گناہ کی سزا بھگتنے کے بعد وہ اللہ کے فضل سے جنت میں داخل ہو جائیگا، لہٰذا اس سے دخول اولی ہے کہ وہ نہ ہوگا۔ البتہ امام نووی فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ کہ شراب جنت میں نہیں پیئے گا چاہے جنت میں داخل بھی ہو جائے وہ اس طرح کہ یا تو اس کو خواہش ہی نہ ہوگی یا اس کی خواہش کو وہاں بھول جائے گا، اور بعض علماء متأخرین نے اس سے مراد جنت میں داخل نہ ہونا ہی لیا ہے لیکن اس شخص کیلئے جو کہ دنیا میں شراب حلال سمجھ کر پیئے چنانچہ اس نے حرام کو حلال سمجھ کر استعمال کیا ہے۔ جبکہ وہ جانتا بھی تھا تو گویا ایمان ختم ہو گیا۔ واللہ اعلم۔

اللهِ ﷺ قَالَ مَــنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ ـ

جس آدمی نے دنیا میں شراب پی وہ آخرت میں (شراب طہور) سے محروم کردیا جائے گا۔

۷۰۱...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْــنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَـــافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ شَــرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَلَمْ يَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ فَلَمْ يُسْقَهَا قِيلَ لِمَالِكٍ رَفَعَهُ؟ قَالَ نَعَمْ !

۷۰۱...... حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرمایا کہ جس آدمی نے دنیا میں شراب پی اور اس نے توبہ نہ کی تو وہ آدمی آخرت میں (شراب طہور) سے محروم کردیا جائے گا اور وہ اسے نہیں پی سکے گا۔ امام مالکؒ سے پوچھا گیا کہ کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے تو امام مالکؒ نے فرمایا: ہاں!

۷۰۲...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ اِلا اَنْ يَتُوبَ-

۷۰۲...... حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے دنیا میں شراب پی لی تو وہ آخرت میں (شراب طہور) نہیں پی سکے گا، سوائے اس کے کہ وہ توبہ کرلے۔

۷۰۳...... وحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيَّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ ـ

۷۰۳...... حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے حضرت عبید اللہ کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث نقل فرمائی ہے۔

باب-۱۳۵ باب اباحة النبيذ الذي لم يشتد ولم يصر مسكرًا

اس نبیذ کے بیان میں کہ جس میں شدت نہ پیدا ہوئی ہو اور نہ ہی اس میں نشہ پیدا ہوا ہو تو وہ حلال ہے

۷۰۴...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ اَبِي عُمَرَ الْبَهْرَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُنْتَبَذُ لَهُ اَوَّلَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهُ اِذَا اَصْبَحَ يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَاللَّيْلَةَ الَّتِي تَجِيءُ وَالْغَدَ وَاللَّيْلَةَ الْاُخْرٰى وَالْغَدَ اِلَى الْعَصْرِ فَاِنْ بَقِيَ شَيْءٌ

۷۰۴...... حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کیلئے رات کے شروع میں نبیذ پانی میں بھگودی جاتی تھی چنانچہ آپ ﷺ اس نبیذ کو اس دن صبح اور رات کو پی لیتے تھے پھر اگلے دن اور پھر تیسری رات کو اور پھر دن میں عصر تک اور اگر پھر بھی کچھ بچ جاتی اور اس میں نشہ کے آثار نہ ہوتے تو آپ ﷺ خادم کو پلا دیتے یا آپ ﷺ اسے بہادینے کا حکم فرماتے۔[1]

---

[1] فائدہ...... یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ "آپ ﷺ کبھی خادم کو پلاتے تھے اور کبھی بہادینے کا حکم فرماتے تھے" اگر اس میں نشہ پیدا ہو جاتا تھا تو خادم کو کیوں پلاتے تھے، اور اگر نشہ نہیں پیدا ہرتا تھا تو اس کو بہانے کا حکم کیوں دیتے تھے کہ اس میں مال کا ضیا ہوتا تھا؟
جواب یہ ہے کہ دراصل آپ ﷺ دیکھتے کہ تبدیلی ہوئی ہے مگر نشہ نہیں ہوا تو اس کو خادم کو پلادیتے تھے اور اگر اس میں تبدیلی کے ساتھ نشہ بھی آجاتا تو آپ اس کو بہادینے کا حکم فرماتے تھے۔ (تکملہ)

سَقَاهُ الْخَادِمَ اَوْ اَمَرَ بِهِ فَصُبَّ ـ

۷۰۵...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى الْبَهْرَانِيِّ قَالَ ذَكَرُوا النَّبِيذَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُنْتَبَذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ قَالَ شُعْبَةُ مِنْ لَيْلَةِ الِاثْنَيْنِ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالثُّلَاثَاءِ اِلَى الْعَصْرِ فَاِنْ فَضَلَ مِنْهُ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمَ اَوْ صَبَّهُ ـ

۷۰۵...... حضرت یحییٰ بہرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے نبیذ کا ذکر کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کیلئے مشکیزے میں نبیذ تیار کیا جاتا تھا۔ حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ اس نبیذ کو سوموار (پیر) کی رات کو پیتے تھے پھر آپ ﷺ اس سوموار کے دن اور منگل کے دن عصر تک پیتے تھے پھر اگر اس میں سے کچھ بچ جاتا تو خادم کو پلا دیتے تھے یا پھر اسے بہا دیتے۔

۷۰۶...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ وَاَبِي كُرَيْبٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُنْقَعُ لَهُ الزَّبِيبُ فَيَشْرَبُهُ الْيَوْمَ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ اِلَى مَسَاءِ الثَّالِثَةِ ثُمَّ يَاْمُرُ بِهِ فَيُسْقَى اَوْ يُهَرَاقُ ـ
وحدثنا اسحق بن ابراهيم قال حدثنا جرير عن الاعمش عن يحيي ابى عمر عن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينبذ له الزبيب فى السقاء فيشربه يومه والغد و بعد الغد فاذا كان مساء الثالثه شربه وسقاه فان فضل شيء اهراقه -

۷۰۶...... حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کیلئے کشمش پانی میں بھگوئی جاتی تھی۔ آپ ﷺ اسے اس دن پیتے پھر اگلے دن اور پھر تیسرے دن شام تک آپ ﷺ اسے پیتے تھے پھر آپ ﷺ اسے پینے یا بہا دینے کا حکم فرما دیتے۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کیلئے کشمش مشکیزے میں بھگوئی جاتی تھی۔ آپ ﷺ اس دن اسے پیتے پھر اگلے دن اور پھر اس کے بعد اس سے اگلے دن جب شام ہوتی تو آپ ﷺ اسے پیتے اور پلاتے اور اگر کچھ بچ جاتی تو اس کو بہا دیتے تھے۔

۷۰۷...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى اَبِي عُمَرَ النَّخَعِيِّ قَالَ سَاَلَ قَوْمٌ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ بَيْعِ الْخَمْرِ وَشِرَائِهَا وَالتِّجَارَةِ فِيهَا فَقَالَ اَمُسْلِمُونَ اَنْتُمْ؟ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهُ لَا يَصْلُحُ بَيْعُهَا وَلَا شِرَاؤُهَا وَلَا التِّجَارَةُ فِيهَا قَالَ فَسَاَلُوهُ عَنِ النَّبِيذِ فَقَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي

۷۰۷...... حضرت یحییٰ (ابو عمر) نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں نے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شراب کی خرید و فروخت اور اس کی تجارت کے بارے میں دریافت کیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا تم مسلمان ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں! حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: شراب کی نہ خرید و فروخت درست ہے اور نہ ہی اس کی تجارت جائز ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے پھر نبیذ کے بارے میں پوچھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ

سفَرٍ ثُمَّ رَجَعَ وَقَدْ نَبَذَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فِي حَنَاتِمَ وَنَقِيرٍ وَدُبَّاءٍ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُهْرِيقَ ثُمَّ اَمَرَ بِسِقَاءٍ فَجُعِلَ فِيهِ زَبِيبٌ وَمَاءٌ فَجُعِلَ مِنَ اللَّيْلِ فَاَصْبَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَلَيْلَتَهُ الْمُسْتَقْبَلَةَ وَمِنَ الْغَدِ حَتّٰى اَمْسٰى فَشَرِبَ وَسَقٰى فَلَمَّا اَصْبَحَ اَمَرَ بِمَا بَقِيَ مِنْهُ فَاُهْرِيقَ۔

تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں نکلے پھر جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کچھ لوگوں نے سبز گھڑوں، لکڑی کے گھٹلیے اور کدو کے تونبے میں نبیذ بنائی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم فرمایا کہ اسے بہا دیا جائے۔ پھر آپ ﷺ نے ایک مشکیزے میں نبیذ بنانے کے بارے میں فرمایا تو مشکیزے میں کشمش اور پانی ڈالا گیا اور رات بھر اسے بھگوئے رکھا پھر صبح کو آپ ﷺ نے پیا اور پلایا پھر (تیسرے دن) کی صبح کو اس میں سے جو نبیذ بچ گئی اسے بہادینے کا حکم فرمایا تو اسے بہادیا گیا۔

۷۰۸..... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قال حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ يَعْنِي ابْنَ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيَّ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ يَعْنِي ابْنَ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيَّ قَالَ لَقِيتُ عَائِشَةَ فَسَاَلْتُهَا عَنِ النَّبِيذِ فَدَعَتْ عَائِشَةُ جَارِيَةً حَبَشِيَّةً فَقَالَتْ سَلْ هٰذِهٖ فَاِنَّهَا كَانَتْ تَنْبِذُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتِ الْحَبَشِيَّةُ كُنْتُ اَنْبِذُ لَهٗ فِي سِقَاءٍ مِنَ اللَّيْلِ وَاُوكِيهِ وَاُعَلِّقُهٗ فَاِذَا اَصْبَحَ شَرِبَ مِنْهُ۔

۷۰۸..... حضرت ثمامہ بن حزن قشیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملاقات کی اور ان سے نبیذ کے بارے میں پوچھا تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حبشہ کی ایک باندی کو بلوایا اور فرمایا: اس باندی سے پوچھو کیونکہ یہ باندی رسول اللہ ﷺ کے لئے نبیذ بنایا کرتی تھی۔ تو حبشیہ کہنے لگی کہ میں آپ ﷺ کیلئے رات کو مشکیزہ میں نبیذ بھگوتی اور اس کا منہ باندھ کر اسے لٹکادیا کرتی تھی تو جب صبح ہوتی تو آپ ﷺ اس میں سے پی لیتے تھے۔

۷۰۹..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سِقَاءٍ يُوكٰى اَعْلَاهُ وَلَهٗ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهٗ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهٗ عِشَاءً وَنَنْبِذُهٗ عِشَاءً فَيَشْرَبُهٗ غُدْوَةً۔

۷۰۹..... ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کیلئے ایک مشکیزے میں نبیذ بناتے تھے اور اس مشکیزہ کے اوپر کے حصہ کو باندھ دیتے تھے اس مشکیزے میں سوراخ تھے۔ صبح کو ہم نبیذ بھگوتے تو شام کو آپ ﷺ پی لیتے اور شام کو نبیذ بھگوتے تو صبح کو آپ ﷺ نوش جان فرمالیتے تھے۔[1]

۷۱۰..... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَعَا اَبُو اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي عُرْسِهٖ فَكَانَتِ امْرَاَتُهٗ يَوْمَئِذٍ خَادِمَهُمْ

۷۱۰..... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی شادی میں رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی۔ حضرت ابو اسید کی بیوی ہی اس دن کام کر رہی تھی اور دلہن بھی وہی تھی۔[2] حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے کہ تم

---

[1] فائدہ..... یہ حدیث اس حدیث کے مخالف نہیں ہے جو کہ پیچھے گزری کہ آپ ﷺ تین دن تک اس نبیذ کو استعمال کرتے تھے کیونکہ دونوں احادیث میں دو مختلف واقعات کے احوال ذکر کئے ہیں، سردیوں کے دنوں میں جب اس بات کا اطمینان ہوتا تھا کہ یہ جلدی خراب نہ ہوگی تو تین دن تک بھی استعمال کر لیتے تھے، اور گرمیوں میں جب جلدی خراب ہونے کا خطرہ رہتا تھا تو اس کو صبح سے شام تک استعمال کرتے تھے۔ (تکملہ)

[2] بظاہر یہ واقعہ حجاب کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہے اس میں عورت خود آپ ﷺ کی خدمت کر رہی تھی۔

وَهِيَ الْعَرُوسُ قَالَ سَهْلٌ تَدْرُونَ مَا سَقَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَنْقَعَتْ لَهُ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي تَوْرٍ فَلَمَّا اَكَلَ سَقَتْهُ اِيَّاهُ -

جانتے ہو کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو کیا پلایا تھا؟ رات کو اس نے ایک بڑے پیالہ میں کچھ کھجوریں بھگودی تھیں تو جب آپ ﷺ کھانے سے فارغ ہوئے تو اس نے وہی بھگوئی ہوئی کھجوریں آپ ﷺ کو پلادیں۔

۷۱۱...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي حَـازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ اَتَى اَبُـو اُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَدَعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ فَلَمَّا اَكَلَ سَقَتْهُ اِيَّاهُ -

۷۱۱...... حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو اُسید ساعدی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دعوت دی اور پھر مذکورہ بالا حدیث کی طرح حدیث ذکر کی لیکن اس روایت میں یہ ذکر نہیں ہے کہ جب آپ ﷺ کھانے سے فارغ ہوئے تو انہوں نے آپ ﷺ کو نبیذ پلایا۔

۷۱۲...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي اَبَا غَسَّانَ حَدَّثَنِي اَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنَ الطَّعَامِ اَمَاثَتْهُ فَسَقَتْهُ تَخُصُّهُ بِذٰلِكَ -

۷۱۲...... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی سابقہ حدیث منقول ہے اس روایت میں پتھر کے پیالے کا ذکر ہے (اور یہ بھی ہے) کہ جب رسول اللہ ﷺ کھانے سے فارغ ہوئے تو حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھگوئی ہوئی کھجوروں کو خاص طور پر صرف آپ ﷺ کو پلایا۔[1]

۷۱۳...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ مُطَرِّفٍ اَبُو غَسَّانَ اَخْبَرَنِي اَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ امْرَاَةٌ مِنَ الْعَرَبِ فَاَمَرَ اَبَا اُسَيْدٍ اَنْ يُرْسِلَ اِلَيْهَا فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَقَدِمَتْ فَنَزَلَتْ فِي اُجُمِ بَنِي سَاعِدَةَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى جَاءَهَا فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَاِذَا امْرَاَةٌ مُنَكِّسَةٌ رَاْسَهَا فَلَمَّا كَلَّمَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَتْ

۷۱۳...... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے عرب کی ایک عورت کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے حضرت ابو اسید کو حکم فرمایا کہ اس عورت کی طرف پیغام بھیجیں۔ حضرت ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس عورت کی طرف پیغام بھیجا تو وہ عورت آگئی اور قبیلہ بنی ساعدہ کے قلعوں میں اتری تو رسول اللہ ﷺ نکلے یہاں تک کہ اس عورت کے پاس تشریف لے آئے جب آپ ﷺ اس عورت کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ سر جھکائے ہوئے ایک عورت ہے تو جب رسول اللہ ﷺ نے اس سے بات کی تو وہ عورت کہنے لگی کہ میں آپ ﷺ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔[2] آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اپنے آپ کو مجھ سے

---

[1] اس سے پتہ چلا کہ میزبان اگر مہمانوں میں سے کسی مہمان کے ساتھ کچھ علیحدہ سے اکرام کرے تو اس کی اجازت ہے بشرطیکہ بقیہ لوگوں کو تکلیف اور اذیت نہ ہو، اور آپ ﷺ نے اس وجہ سے پیا تاکہ پلانے والے کے اکرام کا جواب ہو جائے اور اس کا دل خوش ہو جائے اور یہ کہ بیان جواز کیلئے تاکہ لوگوں کو اس کے جواز کا علم ہو جائے۔ واللہ اعلم (شرح النووی)

[2] فائدہ...... دراصل یہ عورت "جونیہ" تھی اور احادیث میں جہاں کہیں اس عورت کا قصہ ذکر کیا گیا ہے وہاں اس حدیث میں زبردست اضطراب ہے، بظاہر راجح بات یہ ہے کہ یہ عورت دماغی اعتبار سے صحت مند نہ تھی آپ ﷺ کو جو باتیں اس نے کہیں ان سے یہی معلوم ہوتا ہے (واللہ اعلم (تکملہ) اور آپ ﷺ کا اس عورت کو دیکھنا اس لئے تھا کہ آپ ؐ اس سے نکاح کا ارادہ رکھتے تھے چنانچہ اس کے انکار کرنے کے بعد آپ اس کی طرف دوبارہ متوجہ نہیں ہوئے۔

اَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ قَالَ قَدْ اَعَذْتُكِ مِنِّي فَقَالُوا لَهَا اَتَدْرِينَ مَنْ هٰذَا فَقَالَتْ لا فَقَالُوا هٰذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ جَاءَكِ لِيَخْطُبَكِ قَالَتْ اَنَا كُنْتُ اَشْقٰى مِنْ ذٰلِكَ قَالَ سَهْلٌ فَاَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ حَتّٰى جَلَسَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ هُوَ وَاَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ اسْقِنَا لِسَهْلٍ قَالَ فَاَخْرَجْتُ لَهُمْ هٰذَا الْقَدَحَ فَاَسْقَيْتُهُمْ فِيهِ قَالَ اَبُو حَازِمٍ فَاَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذٰلِكَ الْقَدَحَ. فَشَرِبْنَا فِيهِ قَالَ ثُمَّ اسْتَوْهَبَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَوَهَبَهُ لَهُ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي بَكْرِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ اسْقِنَا يَا سَهْلُ ۔

محفوظ کر لیا (وہاں موجود لوگوں نے) اس عورت سے کہا کہ کیا تو جانتی ہے کہ یہ کون ہے؟ وہ عورت کہنے لگی کہ میں نہیں جانتی تو لوگوں نے کہا: یہ رسول اللہ ﷺ تھے تجھ سے پیغام کیلئے تیرے پاس تشریف لائے تھے تو وہ عورت کہنے لگی کہ میں تو پھر سب سے زیادہ بد قسمت ہو گئی۔ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس دن پھر تشریف لائے اور بنی ساعدہ میں آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیٹھے پھر آپ ﷺ نے حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ ہمیں پلاؤ۔ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے آپ ﷺ کیلئے یہ پیالہ نکالا اور اس میں سے آپ ﷺ کو پلایا۔ حضرت ابو حازم کہتے ہیں کہ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ پیالہ نکالا تو ہم نے بھی اس میں سے پیا پھر اس کے بعد حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ پیالہ مانگا۔ حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں وہ پیالہ دے دیا۔ حضرت ابو بکر بن اسحٰق کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے سہل ہمیں پلاؤ۔

۷۱۴...... و حدثنا ابو بكر بن ابى شيبة و زهير بن حرب قال حدثنا عفان قال حدثنا حماد بن سلمة عن ثابت عن انس قال لقد سقيت رسول الله صلى الله عليه و سلم بقدحى هٰذا الشرب كله العسل والنبيذ والماء واللبن -

۷۱۴...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے پیالے سے رسول اللہ ﷺ کو پینے کی تمام چیزیں یعنی شہد، نبیذ، پانی اور دودھ پلایا ہے۔

باب-۱۳۶ باب جواز شرب اللبن

دودھ پینے کے جواز میں

۷۱۵...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَمَّا خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِينَةِ مَرَرْنَا بِرَاعٍ وَقَدْ عَطِشَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ فَحَلَبْتُ لَهُ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَاَتَيْتُهُ بِهَا فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيتُ ۔

۷۱۵...... حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ کی طرف نکلے تو ہمارا ایک چرواہے کے پاس سے گذر ہوا اور رسول اللہ ﷺ کو پیاس لگی ہوئی تھی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کیلئے تھوڑا سا دودھ دوہا اور آپ ﷺ کی خدمت میں لے کر

حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے پیا یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا۔

٧١٦...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ لَمَّا اَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِينَةِ فَاتْبَعَهُ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَاخَتْ فَرَسُهُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ لِي وَلَا اَضُرُّكَ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ قَالَ فَعَطِشَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَمَرُّوا بِرَاعِي غَنَمٍ قَالَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فَاَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَبْتُ فِيهِ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ فَاَتَيْتُهُ بِهِ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيتُ۔

٧١٦...... حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تشریف لائے تو سراقہ بن مالک بن جعشم آپ ﷺ کا تعاقب کرنے لگا۔ حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کیلئے بد دعا فرمائی تو اس کا گھوڑا دھنس گیا۔ سراقہ نے عرض کیا: آپ ﷺ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں میں آپ ﷺ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اللہ سے دعا کی (تو اسے نجات مل گئی) راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ کو پیاس لگی اور بکریوں کے ایک چرواہے کے پاس سے گذر ہوا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک پیالہ لیا اور اس میں رسول اللہ ﷺ کیلئے دودھ دوہا اور وہ دودھ لے کر میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے دودھ پیا یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا۔

٧١٧...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَبَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو صَفْوَانَ اَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ اُتِيَ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِهِ بِاِيلِيَاءَ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا فَاَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ -

٧١٧...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ معراج کی رات بیت المقدس [1] میں نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شراب اور ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ آپ ﷺ نے دونوں پیالوں کی طرف دیکھا اور پھر دودھ کا پیالہ لے لیا۔ [2] حضرت جبرئیلؑ نے آپ ﷺ سے کہا: تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں کہ جس نے آپ ﷺ کو فطرت کی ہدایت عطا فرمائی۔ اگر آپ ﷺ شراب کا پیالہ لے لیتے تو آپ ﷺ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

٧١٨...... وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ

٧١٨...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (کی خدمت میں) لائے گئے پھر مذکورہ حدیث کی طرح

---

[1] فائدہ...... "ایلیاء" یہ عبرانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں "اللہ کا گھر" اور یہاں اس سے مراد "بیت المقدس" ہے، اور یہ حدیث اس بات میں بھی صریح ہے کہ شراب اور دودھ کے پیالے آپ ﷺ کے سامنے بیت المقدس میں پیش کئے تھے نہ کہ سدرۃ المنتہیٰ میں جیسا کہ بعض حضرات فرماتے ہیں۔ (تکملہ)

[2] آپ ﷺ نے شراب کا پیالہ یا تو اس وجہ سے نہیں لیا کہ آپ کو اس سے نفرت تھی اور آپ نے جان لیا تھا کہ عنقریب یہ حرام ہو جائے گی، یا یہ کہ آپ کو اس کی عادت نہ ہونے کی وجہ سے نفرت تھی۔ پس اس طبیعت مبارکہ کے موافق وہ حرام کر دی گئی۔ واللہ اعلم (تکملہ)

بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ اُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ بِإِيلِيَاءَ۔

حدیث بیان کی اور اس روایت میں بیت المقدس کا ذکر نہیں ہے۔

باب ۱۳۷ باب في شرب النبيذ وتخمير الانائ

نبیذ پینے اور برتنوں کو ڈھکنے کے بیان میں

۷۱۹...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ اَبِي عَاصِمٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ اَخْبَرَنِي اَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِقَدَحِ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ لَيْسَ مُخَمَّرًا فَقَالَ اَلَا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُودًا قَالَ اَبُو حُمَيْدٍ اِنَّمَا اُمِرَ بِالْاَسْقِيَةِ اَنْ تُوكَا لَيْلًا وَبِالْاَبْوَابِ اَنْ تُغْلَقَ لَيْلًا۔

۷۱۹...... حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں نقیع [1] کے مقام سے ایک (شخص) دودھ کا پیالہ لے کر آیا۔ (وہ پیالہ) ڈھکا ہوا نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس پیالہ کو ڈھانکا کیوں نہیں؟ اگرچہ لکڑی کی ایک آڑ ہی سے اس کو ڈھک دیتے۔

حضرت ابو حمید ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے رات کو مشکیزوں کے منہ باندھنے کا اور رات کو دروازوں کو بند رکھنے کا حکم فرمایا۔

۷۲۰...... وحَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَزَكَرِيَّاءُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَا اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ اَخْبَرَنِي اَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِقَدَحِ لَبَنٍ بِمِثْلِهِ قَالَ وَلَمْ يَذْكُرْ زَكَرِيَّاءُ قَوْلَ اَبِي حُمَيْدٍ بِاللَّيْلِ۔

۷۲۰...... حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ لائے اور پھر سابقہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی اور اس میں رات کا ذکر نہیں ہے۔

۷۲۱...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَلَا نَسْقِيكَ نَبِيذًا فَقَالَ بَلَى قَالَ فَخَرَجَ الرَّجُلُ يَسْعَى فَجَاءَ بِقَدَحٍ فِيهِ نَبِيذٌ فَقَالَ

۷۲۱...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ نے پانی طلب فرمایا تو ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ ﷺ کو نبیذ نہ پلائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! (کیوں نہیں) تو وہ آدمی دوڑتا ہوا نکلا اور ایک پیالہ لے کر آیا کہ جس میں نبیذ تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے اسے ڈھانکا کیوں نہیں اگرچہ ایک لکڑی ہی اس پر رکھ دی جاتی۔ راوی

[1] نقیع یہ مدینہ سے بیس فرسخ دور ایک جگہ کا نام ہے، بعض لوگوں نے کہا کہ یہ جانوروں کی چراگاہ تھی۔ اور بعض نے کہا کہ یہ ایک وادی کا نام ہے۔ واللہ اعلم۔

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُودًا قَالَ فَشَرِبَ ۔

حدیث کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے وہ نبیذ پی لی۔

۷۲۲۔۔۔۔۔ و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ وَاَبِي صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ اَبُو حُمَيْدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ مِنَ النَّقِيعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلا خَمَّرْتَهُ وَلَوْ تَعْرُضُ عَلَيْهِ عُودًا ۔

۷۲۲۔۔۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک آدمی جسے ابو حمید کہا جاتا ہے وہ نقیع کے مقام سے دودھ کا ایک پیالہ لے کر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے ابو حمید سے فرمایا کہ تم نے اسے ڈھکا کیوں نہیں۔ کم از کم اس کے عرض پر ایک لکڑی ہی رکھ دی جاتی۔

باب-۱۳۸ باب استحباب تخمير الانه وهو تغطيته وايكاء السقه واغلاق الابواب وذكر اسم الله عليها واطفاء السراج والنار عند النوم وكف الصبيان والمواشي بعد المغرب

سوتے وقت برتنوں کو ڈھانکنے، مشکیزوں کے منہ باندھنے، دروازوں کو بند کرنے، چراغ بجھانے، بچوں اور جانوروں کو مغرب کے بعد باہر نہ نکالنے کے استحباب کے بیان میں

۷۲۳۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ غَطُّوا الاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ وَاَغْلِقُوا الْبَابَ وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لا يَحُلُّ سِقَاءً وَلا يَفْتَحُ بَابًا وَلا يَكْشِفُ اِنَاءً فَاِنْ لَمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلا اَنْ يَعْرُضَ عَلَى اِنَائِهِ عُودًا وَيَذْكُرَ اسْمَ اللّٰهِ فَلْيَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى اَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ قُتَيْبَةُ فِي حَدِيثِهِ وَاَغْلِقُوا الْبَابَ ۔

۷۲۳۔۔۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنے برتنوں کو ڈھانک دیا کرو اور مشکیزوں کے منہ باندھ دیا کرو اور دروازہ بند کر لیا کرو[1] اور چراغ بجھا دیا کرو کیونکہ شیطان (باندھے ہوئے) مشکیزوں کو نہیں کھولتا اور (بند) دروازہ کو بھی نہیں کھولتا اور ڈھکے ہوئے برتن کا ڈھکن بھی نہیں اتارتا اور اگر تم میں سے کسی کو ڈھکنے کیلئے کچھ نہ ملے تو صرف برتن پر اس کے عرض پر ایک لکڑی ہی رکھ دی جائے اور اللہ تعالیٰ کا نام بھی لے لے (بسم اللہ) تو ایسے ہی کرنا چاہئے کیونکہ چوہا لوگوں کے گھر جلا دیتا ہے۔ حضرت قتیبہؒ نے اپنی روایت کردہ حدیث میں وَاَغْلِقُوا الْبَابَ یعنی دروازہ بند کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

۷۲۴۔۔۔۔۔ وحَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَاَكْفِئُوا الاِنَاءَ اَوْ خَمِّرُوا الاِنَاءَ وَلَمْ يَذْكُرْ تَعْرِيضَ الْعُودِ عَلَى الاِنَاءِ ۔

۷۲۴۔۔۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ سے یہ حدیث سابقہ روایت کی طرح روایت کی ہے، سوائے اس کے کہ اس روایت میں وَاَكْفِئُوا الْاِنَاءَ اَوْ خَمِّرُوا الْاِنَاءَ (برتنوں کو ڈھانک دیا کرو) کے الفاظ ہیں اور اس میں برتنوں پر لکڑی کے رکھنے کا ذکر نہیں ہے۔

۷۲۵۔۔۔۔۔ وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا

۷۲۵۔۔۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد

[1] آپ علیہ السلام نے اس حدیث میں جن چیزوں کا حکم دیا ہے در اصل اس میں امت کے لئے دینی و دنیاوی دونوں طرح کا فائدہ ہے۔

زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَغْلِقُوا الْبَابَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَخَمِّرُوا الْآنِيَةَ وَقَالَ تُضْرِمُ عَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ ثِيَابَهُمْ -

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے دروازہ کو بند کرو اور پھر حضرت لیث کی روایت کردہ حدیث نقل کی سوائے اس کے کہ اس میں خَمِّرُو الْاِنَاءَ (برتن کو ڈھانکو) کا ذکر ہے اور راوی حدیث نے یہ بھی کہا ہے کہ اس روایت میں یہ ہے کہ چوہا گھر والوں کے کپڑوں کو جلا دیتا ہے۔

۷۲۶...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ وَقَالَ وَالْفُوَيْسِقَةُ تُضْرِمُ الْبَيْتَ عَلٰى اَهْلِهِ -

۷۲۶...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں اور اس حدیث میں ہے کہ چوہا گھر والوں کو جلا دیتا ہے۔

۷۲۷...... و حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ اَوْ اَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوهُمْ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَاَوْكُوا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ اَنْ تَعْرُضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا وَاَطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ -

۷۲۷...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب رات کا اندھیرا یا شام ہو جائے تو تم اپنے بچوں کو گھر سے نکلنے نہ دیا کرو کیونکہ شیطان اس وقت پھیلتے ہیں پھر جب رات کی ایک گھڑی (ایک حصہ) گذر جائے تو پھرا نہیں چھوڑ سکتے ہو اور دروازوں کو بند کر لیا کرو اور اللہ کا نام لے لیا کرو (یعنی بسم اللہ توکلت علی اللہ پڑھ لیا کرو) کیونکہ شیطان بند دروازے کو نہیں کھولتا اور مشکیزوں کے منہ اللہ کا نام لے کر باندھ دیا کرو اور اللہ کا نام لے کر اپنے برتنوں کو ڈھانک دیا کرو اگرچہ ان پر کسی چیز کی آڑ ہی رکھ دو اور تم اپنے چراغ بجھا دیا کرو۔

۷۲۸...... وحَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ نَحْوًا مِمَّا اَخْبَرَ عَطَاءٌ اِلَّا اَنَّهُ لَا يَقُولُ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ -

۷۲۸...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں اور پھر مذکورہ بالا حدیث نقل کی گئی اور اس حدیث میں اذکروا اسم اللہ عزوجل یعنی: تم اللہ کا نام لے لیا کرو کے الفاظ مذکور نہیں۔

۷۲۹...... وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنْ عَطَاءٍ وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ كَرِوَايَةِ رَوْحٍ -

۷۲۹...... حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث مبارکہ کو عطا اور عمرو بن دینار رحمہ اللہ علیہما سے حضرت روح کی روایت کردہ حدیث کی طرح نقل کیا ہے۔

۷۳۰...... وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ

۷۳۰...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ

حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا تُرْسِلُوا فَوَاشِيَكُمْ وَصِبْيَانَكُمْ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ فَاِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْبَعِثُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّى تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ -

نے ارشاد فرمایا: جب سورج غروب ہو جائے تو تم اپنے جانوروں اور بچوں کو نہ چھوڑو یہاں تک کہ شام کا اندھیرا جاتا رہے کیونکہ شیاطین سورج کے غروب ہوتے ہی چھوڑ دیئے جاتے ہیں، یہاں تک کہ شام کا اندھیرا اور سیاہی ختم ہو جائے۔ [1]

۷۳۱...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ -

۷۳۱...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے حضرت زہیر کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

۷۳۲...... و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ اللَّيْثِيُّ عَنْ يَحْيى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ غَطُّوا الاِنَاءَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ لا يَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ اَوْ سِقَاءٍ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ اِلا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ الْوَبَاءِ -

۷۳۲...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ تم اپنے برتنوں کو ڈھانک کے رکھو اور مشکیزوں کا منہ بند کرو کیونکہ سال میں ایک ایسی رات ہوتی ہے کہ جس میں وباء نازل ہوتی ہے اور پھر وہ وبا جو برتن یا مشکیزہ کھلا ہوا ہو اس میں داخل ہو جاتی ہے۔

۷۳۳...... وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَاِنَّ فِي السَّنَةِ يَوْمًا يَنْزِلُ فِيهِ وَبَاءٌ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ قَالَ اللَّيْثُ فَالاَعَاجِمُ عِنْدَنَا يَتَّقُونَ ذٰلِكَ فِي كَانُونَ الاَوَّلِ -

۷۳۳...... حضرت لیث بن سعد رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔ سوائے اس کے کہ اس حدیث میں یہ ہے کہ انہوں نے فرمایا: سال میں ایک ایسا دن آتا ہے کہ جس میں وباء نازل ہوتی ہے۔ کہتے ہیں کہ ہماری طرف کے عجمی لوگ کانونَ الاول میں اس سے بچتے ہیں ۔

۷۳۴...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ

۷۳۴...... حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے کمروں میں آگ نہ چھوڑا کرو، جس وقت کہ تم سو جاؤ۔

[1] اس سے مراد یہ کہ رج ہو جائے۔

حِيْنَ تَنامُونَ ۔

۷۳۵......حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرِو الْاَشْعَثِيُّ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاَبُو عَامِرٍ الْاَشْعَرِيُّ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي عَامِرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسى قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ عَلى اَهْلِهِ بِالْمَدِينَةِ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا حُدِّثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِشَاْنِهِمْ قَالَ اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ ۔

۷۳۵...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رات کو مدینہ منورہ کے ایک گھر میں اس گھر والے جل گئے۔ جب رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ آگ تمہاری دشمن ہے تو جب تم سونے لگو تو اسے بجھادیا کرو۔

باب-۱۳۹ باب آداب الطعام والشراب واحكامهما

کھانے پینے کے آداب اور ان کے احکام کے بیان میں

۷۳۶......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي حُذَيْفَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا اِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ اَيْدِيَنَا حَتّٰى يَبْدَاَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَيَضَعَ يَدَهُ وَاِنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَاَنَّهَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَاَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهَا ثُمَّ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ كَاَنَّمَا يُدْفَعُ فَاَخَذَ بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهُ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَاَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهٰذَا الْاَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهِ فَاَخَذْتُ بِيَدِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ يَدِهَا ۔

۷۳۶...... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم نبی ﷺ کے ساتھ کھانا کھاتے تھے تو ہم اپنے ہاتھوں کو (کھانے میں) اس وقت تک نہیں ڈالتے تھے جب تک کہ رسول اللہ ﷺ شروع نہ فرماتے اور اپنا ہاتھ مبارک (کھانے میں) نہ ڈالتے (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) کہ ایک مرتبہ ہم آپ ﷺ کے ساتھ کھانا کھانے میں موجود تھے کہ اچانک ایک لڑکی (دوڑتی ہوئی) آئی۔ گویا کہ اسے کوئی ہانک رہا ہے۔ وہ اپنا ہاتھ کھانے میں ڈالنے لگی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک دیہاتی آدمی دوڑتا ہوا آیا (وہ بھی اسی طرح کرنے لگا) تو رسول اللہ ﷺ نے اس دیہاتی کا بھی ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان اپنے لئے ایسے کھانے کو حلال کر لیتا ہے کہ جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے۔ چنانچہ شیطان اس لڑکی کو لایا تاکہ وہ اپنے لئے کھانا حلال کرے تو میں نے اس لڑکی کا ہاتھ پکڑ لیا پھر وہ شیطان اس دیہاتی آدمی کو لایا تاکہ وہ اس کے ذریعہ سے اپنا کھانا حلال کر لے تو میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا (پھر آپ ﷺ نے فرمایا) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ اس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے۔

۷۳۷......وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ اَخْبَرَنَا الاَعْمَشُ عَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي حُذَيْفَةَ الاَرْحَبِيِّ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ كُنَّا اِذَا دُعِينَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ اِلَى طَعَامٍ فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ اَبِي مُعَاوِيَةَ وَقَالَ كَاَنَّمَا يُطْرَدُ وَفِي الْجَارِيَةِ كَاَنَّمَا تُطْرَدُ وَقَدَّمَ مَجِيءَ الاَعْرَابِيِّ فِي حَدِيثِهِ قَبْلَ مَجِيءِ الْجَارِيَةِ وَزَادَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ ثُمَّ ذَكَرَ اسْمَ اللهِ وَاَكَلَ -

۷۳۷...... حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی کھانے کی دعوت میں جاتے تھے۔ پھر آگے حدیث ابو معاویہ کی طرح حدیث ذکر کی اور اس حدیث میں لڑکی کے آنے سے پہلے دیہاتی آدمی کے آنے کا ذکر ہے اور حدیث کے آخر میں یہ زائد ہے کہ پھر اللہ کا نام لیا اور کھایا۔

۷۳۸......وحَدَّثَنِيهِ اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الاَعْمَشِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَقَدَّمَ مَجِيءَ الْجَارِيَةِ قَبْلَ مَجِيءِ الاَعْرَابِيِّ -

۷۳۸...... حضرت اعمشؒ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور اس حدیث میں لڑکی کے آنے کو دیہاتی آدمی کے آنے سے پہلے ذکر کیا گیا ہے۔[1]

۷۳۹......وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي اَبَا عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ اِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لا مَبِيتَ لَكُمْ وَلا عَشَاءَ وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَاِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ اَدْرَكْتُمُ الْمَبِيتَ وَالْعَشَاءَ -

۷۳۹...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب آدمی اپنے گھر داخل ہوتا ہے تو وہ اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت اور کھانا کھانے کے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ آج تمہارے لئے اس گھر میں رات گذارنے کی جگہ نہ ملی اور جب کھانا کھاتے وقت اللہ کا نام نہ لے تو شیطان کہتا ہے کہ رات گذارنے کی جگہ اور شام کا کھانا مل گیا۔

۷۴۰......وحَدَّثَنِيهِ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ اِنَّهُ سَمِعَ

۷۴۰...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا۔ ابو عاصمؒ کی روایت کردہ حدیث کی طرح آپ فرماتے ہیں اور اس حدیث میں یہ ہے کہ اگر وہ کھانا کھاتے

---

[1] فائدہ...... ان تمام احادیث سے پتہ چلا کہ کھانے سے قبل دعا بالاجماع مستحب ہے اور اس کا اہتمام کرنا چاہیئے کیونکہ اس میں بندہ کی طرف سے اعتراف ہے اس بات کا کہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی عطاء ہے جس کا شکر اس دعا سے حاصل ہو جاتا ہے، البتہ پڑھنے والے کیلئے بہتر ہے بلکہ مستحب ہے کہ وہ دعا زور سے پڑھے تاکہ نہ پڑھنے والوں اور بھول جانے والوں کو تنبیہ ہو جائے اور یاد آجائے۔ اور نیز حائضہ و جنبی بھی یہ دعا پڑھ سکتے ہیں۔ (تکملہ)

النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ اَبِي عَاصِمٍ اِلا اَنَّهُ قَالَ وَاِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ عِنْدَ طَعَامِهِ وَاِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ عِنْدَ دُخُولِهِ ۔

وقت اللہ کا نام نہیں لیتا اور (اپنے گھر میں) داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا۔

٧٤١......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ لا تَاْكُلُوا بِالشِّمَالِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِالشِّمَالِ ۔

۷۴۱...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم بائیں ہاتھ سے مت کھاؤ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔ ❶

٧٤٢......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاْكُلْ بِيَمِينِهِ وَاِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ ۔

۷۴۲...... حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی کھانا کھائے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب (کوئی چیز) پئے تو اپنے دائیں ہاتھ سے پئے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

٧٤٣......وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَال حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيى وَهُوَ الْقَطَّانُ كِلاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ سُفْيَانَ ۔

۷۴۳...... حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے سفیان کی سندوں کے ساتھ سابقہ حدیث ہی کی طرح حدیث منقول ہے۔

٧٤٤......وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا و قَالَ حَرْمَلَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَهُ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا يَاْكُلَنَّ اَحَدٌ مِنْكُمْ بِشِمَالِهِ وَلا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ

۷۴۴...... حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ ہی ہر گز اپنے بائیں ہاتھ سے (کوئی چیز) پئے کیونکہ شیطان اپنے بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے اور نافع کی روایت کردہ حدیث میں یہ زائد ہے کہ کوئی آدمی بائیں ہاتھ سے کوئی چیز نہ پکڑے اور نہ ہی بائیں ہاتھ سے کوئی چیز دے اور ابو طاہر کی

❶ فائدہ...... اکثر فقہاء رحمہم اللہ نے یہ بات فرمائی کہ اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ دائیں ہاتھ سے کھانا مندوب ہے، اگر کوئی بائیں ہاتھ سے کھا لے تو گنہگار نہ ہوگا جبکہ امام شافعیؒ نے اس کے وجوب کا قول کیا ہے اور احناف کی کتب سے پتہ چلتا ہے کہ بائیں ہاتھ سے کھانا مکروہ تحریمی ہے۔

يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا قَالَ وَكَانَ نَافِعٌ يَزِيدُ فِيهَا وَلَا يَأْخُذُ بِهَا وَلَا يُعْطِي بِهَا وَفِي رِوَايَةِ أَبِي الطَّاهِرِ لَا يَأْكُلَنَّ أَحَدُكُمْ ۔

روایت کردہ حدیث میں بجائے احد منکم کے احد کم ہے۔

٧٤٥...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلْ بِيَمِينِكَ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ ۔

۷۴۵...... حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد نے ان سے بیان کیا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس (بیٹھ کر) اپنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے دائیں ہاتھ سے کھا تو وہ آدمی کہنے لگا کہ میں ایسا نہیں کر سکتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (اللہ کرے) تو اسے اٹھا ہی نہ سکے۔[1] اس آدمی کو سوائے تکبر اور غرور کے اور کسی چیز نے اس طرح کرنے سے نہیں روکا۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ (اسکے بعد) وہ آدمی اپنے ہاتھ کو اپنے منہ تک نہ اٹھا سکا۔

٧٤٦...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ سَمِعَهُ مِنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ فِي حَجْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيشُ فِي الصَّحْفَةِ فَقَالَ لِي يَا غُلَامُ سَمِّ اللهَ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ ۔

۷۴۶...... حضرت وہب بن کیسان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے زیر تربیت تھا اور میرا ہاتھ پیالے میں سب طرف گھوم رہا تھا تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے لڑکے! اللہ کا نام لے اور اپنے دائیں ہاتھ سے کھا اور اپنے سامنے سے کھا۔

٧٤٧...... و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ قَالَ أَكَلْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَجَعَلْتُ آخُذُ مِنْ لَحْمٍ حَوْلَ الصَّحْفَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلْ مِمَّا يَلِيكَ ۔

۷۴۷...... حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک دن میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا تو میں نے پیالے کے ارد گرد (یعنی سب طرف سے) گوشت لینا شروع کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے قریب سے کھاؤ۔

٧٤٨...... و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

۷۴۸...... حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مشکیزوں کو منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

---

[1] بظاہر اس حدیث میں آپ علیہ السلام نے جو یہ ارشاد فرمایا کہ "تو استطاعت نہ رکھے" اس سے مراد یا تو تنبیہ کرنی تھی یا یہ کہ آپ علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ معلوم ہو گیا تھا کہ یہ جو عذر کر رہا ہے وہ جھوٹ ہے یا یہ کہ آپ کو پتہ چل گیا تھا کہ یہ منافق ہے۔ واللہ اعلم

قَالَ نَهى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ اخْتِنَاثِ الاَسْقِيَةِ ۔

۷۴۹۔۔۔۔و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ قَالَ نَهى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ اخْتِنَاثِ الاَسْقِيَةِ اَنْ يُشْرَبَ مِنْ اَفْوَاهِهَا ۔

۷۴۹۔۔۔۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مشکیزوں کو الٹ کر ان کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا۔

۷۵۰۔۔۔۔وحَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الاسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَاخْتِنَاثُهَا اَنْ يُقْلَبَ رَاْسُهَا ثُمَّ يُشْرَبَ مِنْهُ ۔

۷۵۰۔۔۔۔ حضرت زہری سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت منقول ہے اور اس حدیث میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کا اختناث یہ ہے کہ مشکیزوں کے منہ کو الٹایا جائے پھر اس سے پیا جائے۔ (پھر آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا)۔

باب-۱۴۰ باب کراهية الشرب قائمًا

کھڑے ہو کر پانی پینے کی کراہت کے بیان میں

۷۵۱۔۔۔۔حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ قال حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا ۔

۷۵۱۔۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر (پانی یا اور کوئی مشروب وغیرہ) پینے سے سختی سے ڈانٹا۔

۷۵۲۔۔۔۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّى قال حَدَّثَنَا عَبْدُ الاَعْلى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ نَهى اَنْ يَشْرَبَ الرَّجُلُ قَائِمًا قَالَ قَتَادَةُ فَقُلْنَا فَالاَكْلُ فَقَالَ ذَاكَ اَشَرُّ اَوْ اَخْبَثُ ۔

۷۵۲۔۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا کہ آدمی کھڑے ہو کر پانی پیے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے کھڑے ہو کر کھانا کھانے کے بارے میں عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو اور بھی زیادہ برا اور بدترین ہے۔

۷۵۳۔۔۔۔وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو بَكْرِ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ قَتَادَةَ ۔

۷۵۳۔۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں اور اس میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کا قول ذکر نہیں کیا۔

۷۵۴۔۔۔۔حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِي عِيسَى الاُسْوَارِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ

۷۵۴۔۔۔۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے کھڑے ہو کر (پانی وغیرہ) پینے سے سختی سے ڈانٹا۔[1]

[1] فائدہ۔۔۔۔اس باب میں احادیث مختلف ہیں بعض احادیث میں ممانعت میں بڑی سختی آئی ہے جبکہ بعض احادیث سے کچھ گنجائش معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ ان تمام احادیث کے مجموعہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اس کے کچھ درجات ہیں: وہ یہ کہ اگر کسی ایسی جگہ پر کوئی شخص ہے جہاں پر بیٹھ کر پینے میں نہ کوئی تکلیف ہوتی ہو اور نہ مشکل ہو تو اس جگہ بیٹھ کر نہ پینے میں کراہت ہے اور اگر اس جگہ بیٹھ کر پینے میں تکلیف ہو یا اس جگہ بیٹھنے میں مشکل ہو تو کھڑے ہو کر پینے کی گنجائش ہے۔

الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا۔

۷۵۵...... وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ وَابْنِ الْمُثَنّٰى قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِي عِيسٰى الْاُسْوَارِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا۔

۷۵۵...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر (پانی وغیرہ) پینے سے منع فرمایا ہے۔

۷۵۶...... حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ اَخْبَرَنِي اَبُو غَطَفَانَ الْمُرِّيُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَشْرَبَنَّ اَحَدٌ مِنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِئْ۔

۷۵۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی کھڑے ہو کر (پانی وغیرہ) نہ پئے اور جو آدمی بھول کر پی لے تو وہ اسے قے کر ڈالے۔

باب-۱۴۱ باب في الشرب من زمزم قائما

زم زم کھڑے ہو کر پینے کے بیان میں

۷۵۷...... وحَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ۔

۷۵۷...... حضرت عبد اللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو زم زم کا پانی پلایا تو آپ ﷺ نے وہ زم زم کھڑے ہو کر پیا۔

۷۵۸...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ مِنْ دَلْوٍ مِنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ۔

۷۵۸...... حضرت عبد اللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے زم زم کا پانی ایک ڈول سے کھڑے ہو کر پیا۔

۷۵۹...... وحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ ح وحَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ وَاِسْمٰعِيلُ بْنُ سَالِمٍ قَالَ اِسْمٰعِيلُ اَخْبَرَنَا و قَالَ يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ وَمُغِيرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ

۷۵۹...... حضرت عبد اللہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زم زم کا پانی کھڑے ہو کر پیا۔

۷۶۰...... و حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ سَمِعَ ابْنَ

۷۶۰...... حضرت عبد اللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو زم زم کا پانی پلایا تو آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیا

عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ قَائِمًا وَاسْتَسْقَى وَهُوَ عِنْدَ الْبَيْتِ -

اور آپ ﷺ نے بیت اللہ کے پاس پانی طلب فرمایا۔

۷۶۱ ...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا فَأَتَيْتُهُ بِدَلْوٍ -

۷۶۱ ...... حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے ان سندوں کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور ان دونوں روایتوں میں یہ ہے کہ میں ڈول لے کر آیا۔

باب-۱۴۲ باب كراهة التنفس فى نفس الانه و استحباب التنفس ثلثا خارج الانه

پانی (پینے والے) برتن میں سانس لینے کی کراہت اور برتن سے باہر تین مرتبہ سانس لے کر پانی پینے کے استحباب کے بیان میں

۷۶۲ ...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الإِنَاءِ -

۷۶۲ ...... حضرت عبد اللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے (پانی پینے والے) برتن میں ہی سانس لینے سے منع فرمایا ہے۔

۷۶۳ ...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُوبَكْرِبْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيِّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الإِنَاءِ ثَلَاثًا -

۷۶۳ ...... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (پانی پیتے ہوئے برتن سے منہ ہٹا کر) تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے۔

۷۶٤ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي عِصَامٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا وَيَقُولُ إِنَّهُ أَرْوَى وَأَبْرَأُ وَأَمْرَأُ قَالَ أَنَسٌ فَأَنَا أَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا-

۷۶۴ ...... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (پانی وغیرہ) پینے میں تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے اور آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ اس طرح کرنے سے سیری زیادہ ہوتی ہے اور پیاس بھی زیادہ بجھتی ہے اور پانی زیادہ ہضم ہوتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں بھی پانی پینے میں تین مرتبہ سانس لیتا ہوں۔

۷٦٥ ...... وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ أَبِي عِصَامٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَقَالَ فِي الإِنَاءِ -

۷۶۵ ...... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت منقول ہے او راس روایت میں برتن کا ذکر ہے۔

باب-۱۴۳۳ باب استحباب ادارة الماء واللبن ونحوهما عن يمين المبتدئ

پانی یا دودھ ان جیسی کسی چیز کو شروع کرنے والے کے دائیں طرف سے تقسیم کرنے کے استحباب کے بیان میں

۷٦٦...... حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى قَالَ قَرَأْتُ عَلى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِينِهِ اَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ اَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطى الْاَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ ـ

۷٦٦...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایسا دودھ پیش کیا گیا کہ جس میں پانی ملایا ہوا تھا (لسی)، (اس وقت) آپ ﷺ کے دائیں طرف ایک دیہاتی آدمی اور بائیں طرف حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے تو آپ ﷺ نے خود پی کر دیہاتی آدمی کو عطا فرمایا اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دائیں طرف سے شروع کرنا چاہئے اور پھر دائیں طرف سے۔

۷٦۷...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَاَنَا ابْنُ عَشْرٍ وَمَاتَ وَاَنَا ابْنُ عِشْرِينَ وَكُنَّ اُمَّهَاتِي يَحْثُثْنَنِي عَلى خِدْمَتِهِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا دَارَنَا فَحَلَبْنَا لَهُ مِنْ شَاةٍ دَاجِنٍ وَشِيبَ لَهُ مِنْ بِئْرٍ فِي الدَّارِ فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَاَبُو بَكْرٍ عَنْ شِمَالِهِ يَا رَسُولَ اللهِ اَعْطِ اَبَا بَكْرٍ فَاَعْطَاهُ اَعْرَابِيًّا عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْاَيْمَنَ فَالْاَيْمَنَ ـ

۷٦۷...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ (جب) مدینہ منورہ تشریف لائے تو میری عمر دس سال تھی (اور جب آپ ﷺ) کا وصال ہوا تو میری عمر بیس سال تھی اور میری ماں مجھے آپ ﷺ کی خدمت کرنے کی ترغیب دیتی تھی۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے تو ہم نے آپ ﷺ کیلئے ایک پالی ہوئی بکری کا دودھ دوہا اور گھر کے کنوئیں کا پانی آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ نے وہ پیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائیں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے بائیں طرف بیٹھے تھے تو آپ ﷺ نے ایک دیہاتی آدمی کو جو کہ آپ ﷺ کے دائیں طرف بیٹھا تھا، عطا فرمایا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دائیں طرف سے شروع کرنا چاہئے۔

۷٦۸...... حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ حَزْمٍ اَبِي طُوَالَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَالَ

۷٦۸...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے پانی طلب فرمایا۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ ہم نے اپنی بکری کا دودھ دوہا اور اس میں اپنے اس کنوئیں کا پانی ملایا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ پھر میں نے وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو رسول اللہ ﷺ نے پیا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے بائیں طرف تشریف فرما تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے سامنے اور

اَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي دَارِنَا فَاسْتَسْقَى فَحَلَبْنَا لَهُ شَاةً ثُمَّ شُبْتُهُ مِنْ مَاءِ بِئْرِي هٰذِهِ قَالَ فَاَعْطَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاَبُو بَكْرٍ عَنْ يَسَارِهِ وَعُمَرُ وِجَاهَهُ وَاَعْرَابِيٌّ عَنْ يَمِينِهِ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ شُرْبِهِ قَالَ عُمَرُ هٰذَا اَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ يُرِيهِ اِيَّاهُ فَاَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْاَعْرَابِيَّ وَتَرَكَ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْاَيْمَنُونَ الْاَيْمَنُونَ الْاَيْمَنُونَ قَالَ اَنَسٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ فَهِيَ سُنَّةٌ ۔

ایک دیہاتی آپ ﷺ کے دائیں طرف بیٹھا تھا تو جب رسول اللہ ﷺ (وہ پانی ملا دودھ) پی کر فارغ ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں (حضرت عمر رضی اللہ عنہ اشارہ کے انداز میں عرض کر رہے تھے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو پینے کیلئے دیا جائے) چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس دیہاتی آدمی کو عطا فرمایا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (پہلے) دائیں طرف والے، دائیں طرف والے، دائیں طرف والے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (اپنی دائیں طرف سے شروع کرنا یہی سنت ہے، یہی سنت ہے، یہی سنت ہے۔[1]

۷۶۹ــــ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ وَعَنْ يَسَارِهِ اَشْيَاخٌ فَقَالَ لِلْغُلَامِ اَتَاْذَنُ لِي اَنْ اُعْطِيَ هٰؤُلَاءِ فَقَالَ الْغُلَامُ لَا وَاللهِ لَا اُوثِرُ بِنَصِيبِي مِنْكَ اَحَدًا قَالَ فَتَلَّهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي يَدِهِ ۔

۷۶۹ــــ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پینے کی کوئی چیز لائی گئی تو آپ ﷺ نے وہ پی اور آپ ﷺ کے دائیں طرف ایک لڑکا بیٹھا تھا اور آپ ﷺ کے بائیں طرف بزرگ حضرات بیٹھے تو آپ ﷺ نے اس لڑکے سے فرمایا: کیا تو مجھے پہلے ان بزرگ حضرات کو پلانے کی اجازت دیتا ہے؟ تو اس لڑکے نے عرض کیا: نہیں! اللہ کی قسم! میرا وہ حصہ جو مجھے آپ ﷺ سے مل رہا ہے میں کسی کو نہیں دینا چاہتا۔ (راوی کہتے ہیں یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے پیالہ اسکے ہاتھ پر رکھ دیا۔

۷۷۰ــــ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ ح وَ حَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُولَا فَتَلَّهُ وَلٰكِنْ فِي رِوَايَةِ يَعْقُوبَ قَالَ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ ۔

۷۷۰ــــ صحابی رسول حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں اور فتلّه کا لفظ دونوں روایتوں میں نہیں ہے لیکن یعقوب کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ "ان کو دے دیا"۔

---

[1] فائدہ...... حضرت خطابیؒ فرماتے ہیں کہ ملوک قدماء کا عام معمول تھا کہ وہ اس طرح کی چیزیں احتراماً پیش کیا کرتے تھے تو پہلے دائیں کو پیش کرتے تھے۔ اب یہاں پر حضرت ابو بکر صدیقؓ بائیں بیٹھے تھے تو حضرت عمرؓ نے اس پر کہ محترم شخصیت ہے اس محترم چیز کو شروع کرنا چاہئے آپ ﷺ کی طرف اشارہ کر دیا کہ اصل سنت یہی ہے۔

باب-۱۴۴ باب استحباب لعق الاصابع والقصعة واكل اللقمة الساقطة بعد مسح ما يصيبها من اذًى وكراهة مسح اليد قبل لعقها لاحتمال كون بركة الطعام فى ذلك الباقى وان السنة الاكل بثلاث اصابع

(کھانا کھانے کے بعد) انگلیاں اور برتن چاٹنے کے استحباب کے بیان میں

۷۷۱...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِﷺ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا۔

۷۷۱...... حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی کھانا کھائے (تو اس وقت تک) وہ اپنا (دایاں) ہاتھ صاف نہ کرے جب تک کہ اسے چاٹ نہ لے یا چٹا نہ دے۔

۷۷۲...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِﷺ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا۔

۷۷۲...... حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی کھانا کھائے تو وہ اپنا (دایاں) ہاتھ صاف نہ کرے جب تک کہ اسے چاٹ یا چٹا نہ دے۔ [1]

۷۷۳...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ ابْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّﷺ يَلْعَقُ اَصَابِعَهُ الثَّلاثَ مِنَ الطَّعَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ حَاتِمٍ الثَّلاثَ وَقَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيهِ۔

۷۷۳...... صحابی رسول حضرت ابن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے نبیﷺ کو دیکھا کہ آپﷺ کھانا کھانے کے بعد اپنی تینوں انگلیاں چاٹ رہے ہیں۔ ابن حاتم نے تین کا ذکر نہیں کیا اور ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت کردہ حدیث میں عن عبد الرحمٰن بن کعب عن ابیہ کے الفاظ ذکر کیے ہیں۔

۷۷۴...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو

۷۷۴...... حضرت ابن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت

---

[1] فائدہ...... اس حدیث سے پتہ چلا کہ کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹنا مستحب ہے، اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کھانے کے بعد ہاتھ پوچھنا چاہیے پانی سے یا کپڑے وغیرہ سے مستحب ہے، اسی سے یہ بھی پتہ چلا کہ تین انگلیوں سے کھانا کھانا مستحب ہے اور وہ تین انگلیاں یہ ہیں کہ انگھوٹھا، شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی لیکن اگر کوئی اس کے علاوہ سے بھی کھالے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَاْكُلُ بِثَلاثِ اَصَابِعَ وَيَلْعَقُ يَدَهُ قَبْلَ اَنْ يَمْسَحَهَا۔

کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں کے ساتھ کھاتے تھے اور اپنا ہاتھ مبارک صاف کرنے سے پہلے چاٹ لیتے تھے۔

۷۷۵...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَوْ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيهِ كَعْبٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَاْكُلُ بِثَلاثِ اَصَابِعَ فَاِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا۔

۷۷۵...... حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں کے ساتھ کھانا کھاتے تھے اور جب آپ ﷺ کھانا کھا کر فارغ ہو جاتے تو ان انگلیوں کو چاٹ لیتے۔

۷۷۶...... وحَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَعَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ حَدَّثَاهُ اَوْ اَحَدُهُمَا عَنْ اَبِيهِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۷۷۶...... صحابی رسول حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح حدیث نقل کی ہے۔

۷۷۷...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ اِنَّكُمْ لا تَدْرُونَ فِي اَيِّهِ الْبَرَكَةُ۔

۷۷۷...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (کھانا کھانے کے بعد) انگلیاں چاٹنے اور پیالہ (صاف کرنے) کا حکم فرمایا اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نہیں جانتے کہ برکت (برتن کے) کس حصے میں ہے۔[1]

۷۷۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَاْخُذْهَا فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى وَلْيَاْكُلْهَا وَلا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَلا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ

۷۷۸...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی آدمی کا (کھانا کھاتے ہوئے) لقمہ (نیچے) گر جائے تو اسے اٹھا کر گندگی وغیرہ صاف کر کے کھالے اور اس لقمے کو شیطان کیلئے نہ چھوڑے اور اپنا ہاتھ تولیہ، رومال سے (اس وقت تک) صاف نہ کرے جب تک کہ اپنی انگلیاں چاٹ نہ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا

---

[1] فائدہ...... آنحضرت ﷺ کے ہر عمل اور ارشاد کے اندر برکت، تہذیب اور تمدن موجود ہوتا ہے۔ اس لئے انگلیاں چاٹنا یعنی کھانے سے فراغت پر انگلیوں میں لگا کھانا زبان سے چاٹ لینا سنت ہے۔ اور جدید کی تہذیب نے اس عمل کو اگرچہ ناپسندیدہ قرار دیا ہے بلکہ ہاتھ سے کھانے ہی کو بد تہذیبی قرار دیا ہے لیکن آنحضرت ﷺ سے منقول یہ عمل عین تہذیب اور مفید صحت ہے چنانچہ آج کی میڈیکل سائنس نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ انگلیوں کو چاٹنے کا عمل غذا کے ہاضمہ کیلئے نہایت ہی مفید ہے۔

حَتّٰى يَلْعَقَ اَصَابِعَهُ فَاِنَّهُ لا يَدْرِي فِي اَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةُ -

کہ برکت کس کھانے میں ہے۔

۷۷۹...... وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ ح و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِهِمَا وَلا يَمْسَحْ يَدَهُ بِالْمِنْدِيلِ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا وَمَا بَعْدَهُ -

۷۷۹...... حضرت سفیانؒ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے اور ان دونوں روایتوں میں ہے کہ وہ اپنے ہاتھ کو (اس وقت تک) تولیہ، رومال سے صاف نہ کرے جب تک کہ اپنی انگلیاں چاٹ یا چٹا نہ دے۔

۷۸۰...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ اَحَدَكُمْ عِنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَانِهِ حَتّٰى يَحْضُرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ فَاِذَا سَقَطَتْ مِنْ اَحَدِكُمُ اللُّقْمَةُ فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى ثُمَّ لِيَاْكُلْهَا وَلا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ فَاِذَا فَرَغَ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهُ فَاِنَّهُ لا يَدْرِي فِي اَيِّ طَعَامِهِ تَكُونُ الْبَــــرَكَـــةُ -

۷۸۰...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ شیطان تم میں سے ہر ایک آدمی کے پاس اس کے ہر کام کے وقت موجود رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اس آدمی کے کھانا کھانے کے وقت بھی اس کے پاس موجود ہوتا ہے تو لہٰذا جب تم میں سے کسی سے (کھانا کھاتے ہوئے) لقمہ گر جائے تو اسے چاہئے کہ وہ اس گندگی وغیرہ جو اس لقمہ کے ساتھ لگ گئی ہو، صاف کرے پھر اسے کھا جائے اور اس لقمہ کو شیطان کیلئے نہ چھوڑے اور جب کھانا کھا کر فارغ ہو جائے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ برکت کھانے کے کس حصے میں ہے۔

۷۸۱...... وحَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الاَعْمَشِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ اِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ اِلٰى آخِرِ الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَوَّلَ الْحَدِيثِ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَحْضُرُ اَحَدَكُمْ -

۷۸۱...... حضرت اعمشؒ سے اس سند کے ساتھ مروی ہے کہ جب تم میں سے کسی آدمی سے (کھانا کھاتے ہوئے) لقمہ گر جائے۔ آخر حدیث تک اور اس حدیث میں ابتدائی بات کہ ”شیطان تمہارے پاس موجود رہتا ہے“ ذکر نہیں کیا۔

۷۸۲...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ وَاَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي ذِكْرِ اللَّعْقِ وَعَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَذَكَرَ اللُّقْمَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا -

۷۸۲...... صحابی رسول حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا روایت کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں اور اس روایت میں لقمہ گرنے کا بھی ذکر ہے۔

۷۸۳...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ قَالا حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ

۷۸۳...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانا کھاتے تو اپنی تینوں انگلیاں چاٹتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ

سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ قَالَ وَقَالَ اِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰى وَلْيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَاَمَرَنَا اَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَةَ قَالَ فَاِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي اَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ ۔

عنہ نے فرمایا اور آپ ﷺ فرماتے: جب تم میں سے کسی آدمی کا (کھانا کھاتے ہوئے) کوئی لقمہ گر جائے تو اسے چاہئے کہ اسے صاف کر کے کھا جائے اور اس لقمہ کو شیطان کیلئے نہ چھوڑے اور آپ ﷺ نے ہمیں پیالہ صاف کرنے کا حکم فرمایا اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نہیں جانتے برکت تمہارے کھانے کے کون سے حصہ میں ہے۔

۷۸۴...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قال حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهُ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِي فِي اَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ۔

۷۸۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جب تم میں سے کوئی آدمی کھانا کھائے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنی انگلیاں چاٹ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ برکت کس انگلی میں ہے۔

۷۸۵...... وحَدَّثَنِيهِ اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَلْيَسْلُتْ اَحَدُكُمُ الصَّحْفَةَ وَقَالَ فِي اَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ اَوْ يُبَارَكُ لَكُمْ ۔

۷۸۵...... حضرت حماد سے اس سند کے ساتھ مذکورہ روایت کی طرح حدیث منقول ہے۔ سوائے اس کے کہ اس روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں ہر ایک آدمی (کھانا کھا کر) پیالہ صاف کر لے اور آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے کس کھانے میں برکت ہے یا تمہارے لئے برکت ہوتی ہے (یہ تم نہیں جانتے)۔

باب-۱۴۵ باب ما يفعل الضيف اذا تبعه غير من دعاه صاحب الطعام واستحباب اذن صاحب الطعام للتابع

مہمان کے ساتھ (دعوت) پر کچھ اور آدمی بھی آجائیں تو میزبان کیا کرے؟

۷۸۶...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ اَبُو شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَرَاٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَعَرَفَ فِي وَجْهِهِ الْجُوعَ فَقَالَ لِغُلَامِهِ وَيْحَكَ اصْنَعْ لَنَا طَعَامًا لِخَمْسَةِ نَفَرٍ فَاِنِّي اُرِيدُ اَنْ اَدْعُوَ النَّبِيَّ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ قَالَ فَصَنَعَ ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَدَعَاهُ خَامِسَ خَمْسَةٍ وَاتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ

۷۸۶...... حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ انصار کا ایک آدمی تھا جسے ابو شعیب کہا جاتا تھا، اس کا ایک غلام تھا جو گوشت بیچا کرتا تھا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو اس نے آپ ﷺ کے چہرۂ انور میں بھوک کے آثار پہچان لئے۔ ابو شعیب نے اپنے غلام سے کہا کہ ہمارے لئے پانچ آدمیوں کا کھانا تیار کرو کیونکہ میں نبی ﷺ کی دعوت کرنا چاہتا ہوں اور آپ ﷺ پانچوں میں پانچویں ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ اس غلام نے حکم کے مطابق کھانا تیار کر دیا پھر وہ نبی ﷺ کو بلانے کیلئے آپ ﷺ کی خدمت میں آیا۔ آپ ﷺ پانچوں میں سے پانچویں تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ ایک اور آدمی پیچھے

فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ هٰذَا اتَّبَعَنَا فَإِنْ شِئْتَ اَنْ تَأْذَنَ لَهُ وَاِنْ شِئْتَ رَجَعَ قَالَ لَا بَلْ آذَنُ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ -

چل پڑا۔ جب آپ ﷺ دروازہ پر پہنچے تو نبی ﷺ نے فرمایا: یہ آدمی ہمارے ساتھ چلا آیا ہے اگر تو چاہے تو اسے اجازت دے دے ورنہ یہ واپس لوٹ جائے؟ ابو شعیب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: نہیں، اے اللہ کے رسول! میں اس کو اجازت دیتا ہوں۔ [1]

٧٨٧...... وحَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَاه نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَاَبُو سَعِيدٍ الاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ - قَالَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ فِي رِوَايَتِهِ لِهٰذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ حَدَّثَنَا شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مَسْعُودٍ الاَنْصَارِيُّ وَسَاقَ الْحَدِيثَ -

٧٨٧...... ان سندوں کے ساتھ صحابی رسول حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے حضرت جریر کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

٧٨٨...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ وَهُوَ ابْنُ رُزَيْقٍ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ اَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ -

٧٨٨...... صحابی رسول حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث ہی کی طرح نقل کی گئی ہے۔

---

[1] فائدہ...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی دعوت کے مدعو کے ساتھ کوئی غیر مدعو شخص بھی داعی کے ہاں پہنچ جائے تو مدعو کیلئے ضروری یہ ہے کہ داعی سے اس کے واسطے اجازت حاصل کرے۔ ابو داؤد شریف کی ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بغیر دعوت کے کسی دعوت میں گیا تو وہ چور بن کر داخل ہوا اور غارت گری کرنے والا بن کر واپس ہوا"۔ البتہ اگر مدعو نے اپنے ساتھی کیلئے اجازت طلب کی تو داعی کے لیے اجازت دینا مستحب ہے۔ اور اگر وہ مصلحت نہ سمجھے تو اجازت نہ دینا بھی جائز ہے۔ واللہ اعلم

۷۸۹...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ جَارًا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَارِسِيًّا كَانَ طَيِّبَ الْمَرَقِ فَصَنَعَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ جَاءَ يَدْعُوهُ فَقَالَ وَهٰذِهِ لِعَائِشَةَ فَقَالَ لا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا فَعَادَ يَدْعُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهٰذِهِ قَالَ لا -
قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا ثُمَّ عَادَ يَدْعُوهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهٰذِهِ قَالَ نَعَمْ فِي الثَّالِثَةِ فَقَامَا يَتَدَافَعَانِ حَتّٰى اَتَيَا مَنْزِلَهُ -

۷۸۹...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک ہمسایہ تھا جو کہ فارسی تھا وہ شوربہ بہت عمدہ بناتا تھا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کیلئے کھانا بنایا پھر وہ آپ ﷺ کو بلانے کیلئے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) اور ان کی دعوت بھی؟ تو اس نے کہا: نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہیں (یعنی میں بھی دعوت میں نہیں آتا)۔ وہ دوبارہ آپ ﷺ کو بلانے کیلئے حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور ان کی دعوت بھی؟ اس نے کہا: نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں بھی نہیں آتا پھر وہ تیسری مرتبہ آپ ﷺ کو بلانے کے لئے حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اور ان کی دعوت بھی؟ تو تیسری مرتبہ اس نے کہا: ہاں! ان کی دعوت بھی۔ پھر وہ دونوں (آپ ﷺ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) کھڑے ہوئے اور چلے یہاں تک کہ اس کے گھر میں آ گئے۔

باب-۱۴۶ باب جواز استتباعه غيره الى دار من يثق برضاه بذٰلك وبتحققه تحققًا تامًا واستحباب الاجتماع على الطعام

باعتماد (بے تکلف) میزبان کے ہاں اپنے ساتھ کسی اور آدمی کو لے جانے کے جواز میں

۷۹۰...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ اَوْ لَيْلَةٍ فَاِذَا هُوَ بِاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ مَا اَخْرَجَكُمَا مِنْ بُيُوتِكُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَا الْجُوعُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَاَنَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَاَخْرَجَنِي الَّذِي اَخْرَجَكُمَا قُومُوا فَقَامُوا مَعَهُ فَاَتَى رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا هُوَ لَيْسَ فِي بَيْتِهِ فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَةُ قَالَتْ مَرْحَبًا وَاَهْلًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ اَيْنَ فُلَانٌ قَالَتْ ذَهَبَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ اِذْ جَاءَ الْاَنْصَارِيُّ فَنَظَرَ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَصَاحِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا اَحَدٌ الْيَوْمَ

۷۹۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک دن یا ایک رات رسول اللہ ﷺ باہر نکلے (راستہ میں) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی ملاقات ہو گئی تو آپ ﷺ نے ان دونوں حضرات سے فرمایا: اس وقت تمہارا اپنے گھروں سے نکلنے کا سبب کیا ہے؟ ان دونوں حضرات نے عرض کیا: بھوک، اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، میں بھی اسی وجہ سے نکلا ہوں جس وجہ سے تم دونوں نکلے ہو۔ (آپ ﷺ نے فرمایا:) اٹھو! کھڑے ہو جاؤ۔ (حکم کے مطابق) دونوں حضرات کھڑے ہو گئے تو آپ ﷺ ایک انصاری آدمی کے گھر تشریف لائے، (دیکھا) کہ وہ انصاری اپنے گھر میں نہیں ہے۔ انصاری صحابی کی بیوی نے دیکھا تو مرحبا اور خوش آمدید کہا تو رسول اللہ ﷺ نے اس انصاری کی بیوی سے فرمایا: فلاں کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا: وہ ہمارے لئے میٹھا پانی

اَكْرَمَ اَضْيَافًا مِنِّي قَالَ فَانْطَلَقَ فَجَاءَهُمْ بِعِذْقٍ فِيهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ فَقَالَ كُلُوا مِنْ هٰذِهِ وَاَخَذَ الْمُدْيَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِيَّاكَ وَالْحَلُوبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَاَكَلُوا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِكَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوا فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوا وَرَوُوا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُسْاَلُنَّ عَنْ هٰذَا النَّعِيمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَخْرَجَكُمْ مِنْ بُيُوتِكُمُ الْجُوعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوا حَتّٰى اَصَابَكُمْ هٰذَا النَّعِيمُ -

لینے کیلئے گیا ہے۔ اسی دوران انصاری صحابی بھی آگئے تو اس انصاری صحابی نے رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور پھر کہنے لگا: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آج میرے مہمانوں سے زیادہ کسی کے مہمان معزز نہیں اور پھر چلے اور کھجوروں کا ایک خوشہ لے کر آئے، جس میں کچی پکی اور خشک اور تازہ کھجوریں تھیں اور عرض کیا کہ ان میں سے کھائیں اور انہوں نے چھری پکڑی تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: دودھ والی بکری ذبح نہ کرنا۔ پھر انہوں نے ایک بکری ذبح کی۔ ان سب نے اس بکری کا گوشت کھایا اور کھجوریں کھائیں اور پانی پیا اور جب کھا پی کر سیراب ہو گئے تو رسول ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے، تم سے قیامت کے دن ان نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔ تمہیں اپنے گھروں سے بھوک نکال کر لائی اور پھر تم واپس نہیں لوٹے یہاں تک کہ یہ نعمت تمہیں مل گئی۔ [1]

۷۹۱...... وحَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا اَبُو هِشَامٍ يَعْنِي الْمُغِيرَةَ بْنَ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا اَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَيْنَا اَبُو بَكْرٍ قَاعِدٌ وَعُمَرُ مَعَهُ اِذْ اَتَاهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَا اَقْعَدَكُمَا هَاهُنَا قَالَا اَخْرَجَنَا الْجُوعُ مِنْ بُيُوتِنَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ خَلَفِ بْنِ خَلِيفَةَ -

۷۹۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے درمیان میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے اور ان کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے کہ اسی دوران رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ دونوں حضرات نے عرض کیا؛ قسم ہے اس ذات کی کہ جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، ہمیں اپنے گھروں سے بھوک نے نکالا ہے پھر خلف بن خلیفہ کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی۔

۷۹۲...... حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ مِنْ رُقْعَةٍ عَارَضَ لِي بِهَا ثُمَّ قَرَاَهُ عَلَيَّ قَالَ اَخْبَرَنَاهُ حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِي سُفْيَانَ

۷۹۲...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب خندق کھودی گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کو بھوک لگی ہوئی ہے تو میں اپنی بیوی کی طرف آیا اور اس سے کہا: کیا تیرے پاس

[1] فائدہ...... اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر مدعو کو داعی اور میزبان پر بھرپور اعتماد ہو اور اس سے بے تکلفی ہو تو وہ اپنے ساتھ کسی غیر مدعو شخص کو بھی لے جاسکتا ہے۔
اس طرح اس حدیث سے ضرورت وحاجت کے موقع پر نامحرم خاتون سے کلام وسلام اور ضروری گفتگو کا جواز بھی معلوم ہوگیا۔
نیز آنحضرت ﷺ نے شدید بھوک کی حالت میں جو کھانا تناول فرمایا اس کے متعلق فرمایا کہ روز قیامت تم سے ان نعمتوں کے متعلق سوال کیا جائے گا (جیسا کہ قرآن کریم میں مذکور ہے) مقصد یہ ہے کہ ان انعامات پر اللہ کا شکر ادا کرو۔

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ لَمَّا حُفِرَ الْخَنْدَقُ رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ خَمَصًا فَانْكَفَأْتُ إِلَى امْرَأَتِي فَقُلْتُ لَهَا هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ فَإِنِّي رَأَيْتُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ خَمَصًا شَدِيدًا فَأَخْرَجَتْ لِي جِرَابًا فِيهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ وَلَنَا بُهَيْمَةٌ دَاجِنٌ قَالَ فَذَبَحْتُهَا وَطَحَنَتْ فَفَرَغَتْ إِلَى فَرَاغِي فَقَطَّعْتُهَا فِي بُرْمَتِهَا ثُمَّ وَلَّيْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ لَا تَفْضَحْنِي بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَنْ مَعَهُ قَالَ فَجِئْتُهُ فَسَارَرْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا قَدْ ذَبَحْنَا بُهَيْمَةً لَنَا وَطَحَنَتْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ كَانَ عِنْدَنَا فَتَعَالَ أَنْتَ فِي نَفَرٍ مَعَكَ فَصَاحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ لَكُمْ سُورًا فَحَيَّ هَلًا بِكُمْ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تُنْزِلُنَّ بُرْمَتَكُمْ وَلَا تَخْبِزُنَّ عَجِينَتَكُمْ حَتَّى أَجِيءَ فَجِئْتُ وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْدُمُ النَّاسَ حَتَّى جِئْتُ امْرَأَتِي فَقَالَتْ بِكَ وَبِكَ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ الَّذِي قُلْتِ لِي فَأَخْرَجَتْ لَهُ عَجِينَتَنَا فَبَصَقَ فِيهَا وَبَارَكَ ثُمَّ عَمَدَ إِلَى بُرْمَتِنَا فَبَصَقَ فِيهَا وَبَارَكَ ثُمَّ قَالَ ادْعِي خَابِزَةً فَلْتَخْبِزْ مَعَكِ وَاقْدَحِي مِنْ بُرْمَتِكُمْ وَلَا تُنْزِلُوهَا وَهُمْ أَلْفٌ فَأُقْسِمُ بِاللهِ لَأَكَلُوا حَتَّى تَرَكُوهُ وَانْحَرَفُوا وَإِنَّ بُرْمَتَنَا لَتَغِطُّ كَمَا هِيَ وَإِنَّ عَجِينَتَنَا أَوْ كَمَا قَالَ الضَّحَّاكُ لَتُخْبَزُ كَمَا هُوَ۔

(کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ کو بہت سخت بھوک لگی ہوئی ہے تو (میری بیوی) نے ایک تھیلہ مجھے نکال کر دیا جس میں ایک صاع جَو تھے اور ہمارا ایک بکری کا بچہ تھا جو کہ پلا ہوا تھا۔ میں نے اسے ذبح کر دیا اور میری بیوی نے آٹا پیسا۔ میری بیوی بھی میرے فارغ ہونے کے ساتھ ہی فارغ ہوئی پھر میں نے بکری کا گوشت کاٹ کر ہانڈی میں ڈال دیا (اور اسے پکایا) پھر میں رسول اللہ ﷺ کی طرف گیا۔ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری بیوی) کہنے لگی کہ مجھے رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے ذلیل ورسوا نہ کرنا (مطلب یہ کہ زیادہ آدمیوں کو کھانے پر نہ بلا لینا) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں آپ ﷺ کی خدمت میں آیا تو میں نے سرگوشی کے انداز میں عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ہمارے پاس ایک صاع جو تھے (ہم نے یہ مختصر سا کھانا تیار کیا ہے) آپ ﷺ چند آدمیوں کو اپنے ساتھ لے کر ہماری طرف تشریف لائیں۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے پکارا اور فرمایا: اے خندق والو! جابر (رضی اللہ عنہ) نے تمہاری دعوت کی ہے، لہٰذا تم سب چلو اور رسول اللہ ﷺ نے (حضرت جابر رضی اللہ عنہ) سے فرمایا: میرے آنے تک اپنی ہانڈی چولہے سے نہ اتارنا اور نہ ہی گندھے ہوئے آٹے کی روٹی پکانا۔ (حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) میں وہاں سے آیا اور رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے آئے اور آپ ﷺ کے ساتھ سب لوگ بھی آ گئے تھے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کے پاس آئے تو ان کی بیوی نے کہا: تیری ہی رسوائی ہو گی (یعنی کھانا کم ہے اور آدمی زیادہ آ گئے ہیں)۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تو اسی طرح کہا تھا جس طرح تو نے مجھے کہا تھا پھر میں گندھا ہوا آٹا آپ ﷺ کے سامنے نکال کر لے آیا تو آپ ﷺ نے اس میں اپنا لعابِ دہن ڈالا اور اس میں برکت کی دعا فرمائی پھر آپ ﷺ ہماری ہانڈیوں کی طرف تشریف لائے اور اس ہانڈی میں آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ایک روٹیاں پکانے والی اور بلا لو جو تمہارے ساتھ مل کر روٹیاں پکائے اور ہانڈی میں سے سالن نہ نکالنا اور نہ ہی اسے

چولہے سے اتارنا اور ایک ہزار کی تعداد میں صحابہ رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ اللہ کی قسم! ان سب نے کھانا کھایا یہاں تک کہ بچا کر چھوڑ دیا اور واپس لوٹ گئے اور ہماری ہانڈی اسی طرح ابل رہی تھی اور آٹا بھی اسی طرح تھا اور اس کی روٹیاں بھی اسی طرح پک رہی تھیں۔ [1]

٧٩٣...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ اَبُو طَلْحَةَ لِاُمِّ سُلَيْمٍ قَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ضَعِيفًا اَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَاَخْرَجَتْ اَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ اَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ تَحْتَ ثَوْبِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ اَرْسَلَتْنِي اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَرْسَلَكَ اَبُو طَلْحَةَ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اَلِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا قَالَ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ حَتّٰى جِئْتُ اَبَا طَلْحَةَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اَبُو طَلْحَةَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتِ اللهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ اَبُو طَلْحَةَ حَتّٰى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَاَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَلُمِّي مَا عِنْدَكِ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ فَاَتَتْ بِذٰلِكَ الْخُبْزِ فَاَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَفُتَّ

٧٩٣...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم کی والدہ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز میں کچھ کمزوری محسوس کی ہے (جس کی وجہ سے) میں سمجھتا ہوں کہ آپ ﷺ کو بھوک لگی ہوئی ہے، تو آپکے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: ہاں! پھر ام سلیم رضی اللہ عنہا نے جو کی روٹیاں لیں اور چادر لے کر اس میں ان روٹیوں کو لپیٹا اور پھر ان کو میرے کپڑوں کے نیچے چھپا دیا اور کپڑے کا کچھ حصہ مجھے اوڑھا دیا پھر انہوں نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیج دیا۔ (راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں) آپ ﷺ کی خدمت میں گیا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں تشریف فرما پایا اور آپ ﷺ کے پاس کچھ اور لوگ (صحابہ رضی اللہ عنہم) بھی تھے۔ میں کھڑا رہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تجھے ابو طلحہ نے بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: کیا کھانے کیلئے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے (جو وہاں موجود تھے) فرمایا: اٹھو! آپ ﷺ چلے اور میں ان سب سے آگے آگے چلا یہاں تک کہ میں نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو آکر اس کی خبر دی تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے! اے ام سلیم! رسول اللہ ﷺ تو اپنے تمام ساتھیوں کو لے کر آگئے ہیں اور ہمارے پاس تو ان سب کو کھلانے کیلئے کچھ نہیں ہے۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں کہ اللہ اور اس کا رسول ہی زیادہ بہتر جانتے ہیں پھر حضرت ابو طلحہ چلے یہاں تک کہ آگے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (ام سلیم

---

[1] فائدہ...... یہ حدیث رسول اکرم ﷺ کی نبوت کے متعدد دلائل و شواہد پر مبنی ہے مثلاً انتہائی قلیل کھانے کا ایک ہزار افراد کیلئے کافی ہو جانا رسول اکرم ﷺ کو کھانے کی کثرت ہو جانے کا علم و یقین ہونا وغیرہ۔
نیز اس سے بھی معلوم ہو گیا کہ اگر میزبان اور داعی سے بے تکلفی ہو اور یقین ہو کہ داعی اس بات کا برا نہیں منائے گا وہ اپنے ساتھ غیر مدعو افراد کو بھی لے جا سکتا ہے۔

وَعَصَرَتْ عَلَيْهِ اُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً لَهَا فَادَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاذِنَ لَهُمْ فَاَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ حَتّٰى اَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ رَجُلًا اَوْ ثَمَانُونَ ۔

رضی اللہ عنہا کے گھر) تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلیم! تیرے پاس جو کچھ بھی (کھانے وغیرہ کی چیز) ہے وہ لے آ۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا وہی روٹیاں لے کر آ گئیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے حکم فرمانے پر ان روٹیوں کو ٹکڑے کیا گیا۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے تھوڑا سا گھی جو ان کے پاس موجود تھا وہ ان روٹیوں پر نچوڑ دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے جو اللہ تعالیٰ کو منظور تھا اس میں (برکت) کی دعا فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: دس آدمیوں کو بلاؤ، دس کو بلایا گیا تو انہوں نے کھانا کھایا یہاں تک کہ وہ خوب سیر ہو گئے پھر وہ (کھانا کھا کر) نکلے تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا: دس آدمیوں کو (کھانے کیلئے) بلاؤ۔ ان دس آدمیوں نے کھانا کھایا یہاں تک کہ سیر ہو گئے۔ پھر وہ چلے گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: دس آدمیوں کو (کھانے کیلئے) بلاؤ۔ دس آدمیوں کو بلایا گیا۔ یہاں تک کہ ان سب لوگوں (صحابہ رضی اللہ عنہم) نے کھانا کھایا اور خوب سیر ہو گئے اور سب آدمی تقریباً ستر یا اسی کی تعداد میں تھے۔ [1]

۷۹۴...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَنِي اَبُو طَلْحَةَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِاَدْعُوَهُ وَقَدْ جَعَلَ طَعَامًا قَالَ فَاَقْبَلْتُ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَعَ النَّاسِ فَنَظَرَ اِلَيَّ فَاسْتَحْيَيْتُ فَقُلْتُ اَجِبْ اَبَا طَلْحَةَ فَقَالَ لِلنَّاسِ قُومُوا فَقَالَ اَبُو طَلْحَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّمَا صَنَعْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ فَمَسَّهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَدَعَا فِيهَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ اَدْخِلْ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِي عَشَرَةً وَقَالَ كُلُوا وَاَخْرَجَ لَهُمْ شَيْئًا مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهِ فَاَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا فَخَرَجُوا فَقَالَ اَدْخِلْ عَشَرَةً فَاَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا فَمَا زَالَ يُدْخِلُ عَشَرَةً وَيُخْرِجُ عَشَرَةً حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَ فَاَكَلَ حَتّٰى

۷۹۴...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا تاکہ میں آپ ﷺ کو بلا کر لاؤں اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کھانا تیار کر کے رکھا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں آیا تو رسول اللہ ﷺ لوگوں (صحابہ رضی اللہ عنہم) کے پاس تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے میری طرف دیکھا تو مجھے شرم آئی۔ میں نے عرض کیا: (اے اللہ کے رسول ﷺ!) ابو طلحہ کی دعوت قبول فرمائیں۔ آپ ﷺ نے لوگوں (موجود صحابہ رضی اللہ عنہم) سے فرمایا: اٹھو چلو۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے (صرف) آپ ﷺ کیلئے تھوڑا سا کھانا تیار کیا ہے۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کھانے کو (اپنے دستِ مبارک) سے چھوا اور اس میں برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میرے ساتھیوں میں سے دس آدمیوں کو بلاؤ اور آپ ﷺ نے (ان سے) فرمایا: کھاؤ اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کے درمیان میں سے کچھ

[1] اس حدیث سے بھی آنحضرت ﷺ کا معجزہ ظاہر ہوتا ہے کہ قلیل طعام کثیر افراد کیلئے خوب کافی ہو گیا۔

شَبِعَ ثُمَّ هَيَّاهَا فَإِذَا هِيَ مِثْلُهَا حِينَ اَكَلُوا مِنْهَا -

نکالا۔ چنانچہ (ان دس آدمیوں نے) کھانا کھایا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے اور چلے گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: دس اور آدمیوں کو بلاؤ۔ چنانچہ کھا کر اور خوب سیر ہو کر (وہ بھی) چلے گئے۔ آپ ﷺ اسی طرح دس دس آدمیوں کو بلاتے رہے اور دس دس آدمیوں کو کھلا کر بھیجتے رہے، یہاں تک کہ ان میں سے کوئی بھی اب کھانا کھانے والا) نہیں بچا اور وہ کھا کر سیر نہ ہوا ہو۔ پھر آپ ﷺ نے بچا ہوا کھانا جمع فرمایا تو وہ کھانا اتنا ہی تھا جتنا کہ کھانا شروع کرتے وقت تھا۔

٧٩٥...... وحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَنِي اَبُو طَلْحَةَ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهِ ثُمَّ اَخَذَ مَا بَقِيَ فَجَمَعَهُ ثُمَّ دَعَا فِيهِ بِالْبَرَكَةِ قَالَ فَعَادَ كَمَا كَانَ فَقَالَ دُونَكُمْ هٰذَا -

٧٩٥...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا (اور پھر ابن نمیر کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی۔ اس کے آخر میں (یہ زائد ہے) کہ پھر آپ ﷺ نے بچا ہوا کھانا جمع فرمایا پھر آپ ﷺ نے اس میں برکت کی دعا فرمائی۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ کھانا جتنا پہلے تھا پھر اتنا ہی ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لے لو۔

٧٩٦...... وحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلَى عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَمَرَ اَبُو طَلْحَةَ اُمَّ سُلَيْمٍ اَنْ تَصْنَعَ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لِنَفْسِهِ خَاصَّةً ثُمَّ اَرْسَلَنِي اِلَيْهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ وَسَمَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَاَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَقَالَ كُلُوا وَسَمُّوا اللهَ فَاَكَلُوا حَتَّى فَعَلَ ذٰلِكَ بِثَمَانِينَ رَجُلًا ثُمَّ اَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاَهْلُ الْبَيْتِ وَتَرَكُوا سُؤْرًا -

٧٩٦...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کو حکم فرمایا کہ وہ نبی ﷺ کیلئے ایسا کھانا تیار کرے کہ جو خاص طور پر صرف آپ ﷺ کیلئے ہو اور انہوں نے مجھے آپ ﷺ کی طرف بھیجا (باقی حدیث مذکورہ بالا حدیث کی طرح ہے اور اس میں صرف یہ زائد ہے) کہ نبی ﷺ نے اپنا دست مبارک اس کھانے میں رکھا اور اس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: دس آدمیوں کو اجازت دو۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان کو اجازت دی۔ وہ اندر آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔ انہوں نے کھانا کھایا یہاں تک کہ اسی طرح اسی آدمیوں نے کھانا کھایا پھر نبی ﷺ نے اس کے بعد کھانا کھایا اور گھر والوں نے کھانا کھایا اور پھر بھی کھانا بچ گیا۔

٧٩٧...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ فِي طَعَامِ اَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ

٧٩٧...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہی سابقہ قصہ منقول ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ دروازے پر کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے عرض کیا: اے

فِيهِ فَقَامَ اَبُو طَلْحَةَ عَلَى الْبَابِ حَتّٰى اَتٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ يَسِيرٌ قَالَ هَلُمَّهُ فَاِنَّ اللهَ سَيَجْعَلُ فِيهِ الْبَرَكَةَ -

اللہ کے رسول! تھوڑا سا کھانا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: وہی لے آؤ کیونکہ اللہ اسی کھانے میں برکت ڈال دے گا۔[1]

۷۹۸...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قال حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوسى حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ اَكَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاَكَلَ اَهْلُ الْبَيْتِ وَاَفْضَلُوا مَا اَبْلَغُوا جِيرَانَهُمْ -

۷۹۸...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے حدیث منقول ہے۔ اس میں یہ ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے کھانا کھایا اور گھر والوں نے بھی کھانا کھایا (اور پھر اس کے باوجود اتنا کھانا) بچ گیا کہ ہم نے اپنے ہمسایوں کو بھیج دیا۔

۷۹۹...... وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ زَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاى اَبُو طَلْحَةَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ فَاَتٰى اُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَ اِنِّي رَاَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي الْمَسْجِدِ يَتَقَلَّبُ ظَهْرًا لِبَطْنٍ وَاَظُنُّهُ جَائِعًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ اَكَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاَبُو طَلْحَةَ وَاُمُّ سُلَيْمٍ وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَفَضَلَتْ فَضْلَةٌ فَاَهْدَيْنَاهُ لِجِيرَانِنَا-

۷۹۹...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا (اس حال میں کہ) آپ ﷺ کا پیٹ پشت سے لگا ہوا تھا تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا سے آکر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا ہے اور آپ ﷺ کا پیٹ پشت سے لگ رہا ہے اور میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ کو بھوک لگی ہوئی ہے (اور پھر مذکورہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور اس روایت میں یہ ہے کہ پھر (سب سے آخر میں) رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ، ام سلیم رضی اللہ عنہا، انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کھانا کھایا اور کھانا پھر بھی بچ گیا تو ہم نے اپنے ہمسایوں کو ہدیہ کے طور پر بھیج دیا۔[2]

۸۰۰...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى التُّجِيبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ اَنَّ يَعْقُوبَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ

۸۰۰...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا تو میں نے آپ ﷺ کو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تشریف فرما پایا اور آپ ﷺ ان سے باتیں

---

[1] معلوم ہوا کہ کھانے کی زیادتی اور اس کی ظاہری کثرت مطلوب نہیں ہونا چاہئے بلکہ اس کی حقیقی برکت مطلوب ہونی چاہیے۔

[2] آنحضرت ﷺ کا پیٹ مبارک کمر سے لگا ہوا تھا۔ جس کی وجہ بھوک اور مسلسل فاقہ تھا۔ لیکن یاد رہے کہ آپ ﷺ کا یہ فاقہ اختیاری تھا اضطراری نہ تھا۔ کیونکہ اللہ رب العزت نے آپ کو یہ اختیار عطا فرمایا تھا کہ اگر آپ چاہیں تو وادی بطحا (مکہ) کو سونے کی وادی بنا کر آپ کی ملک میں دیدیا جائے۔ لیکن آپ ﷺ نے اس اختیار کو قبول نہ کیا اور فرمایا کہ میں تو چاہتا ہوں کہ ایک دن پیٹ بھر کر کھاؤں تو شکر کروں اور ایک دن بھوکا رہوں تو صبر کروں۔

حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ جِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَوَجَدْتُهُ جَالِسًا مَعَ اَصْحَابِهِ يُحَدِّثُهُمْ وَقَدْ عَصَّبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ قَالَ اُسَامَةُ وَاَنَا اَشُكُّ عَلٰى حَجَرٍ فَقُلْتُ لِبَعْضِ اَصْحَابِهِ لِمَ عَصَّبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَطْنَهُ فَقَالُوا مِنَ الْجُوعِ فَذَهَبْتُ اِلٰى اَبِي طَلْحَةَ وَهُوَ زَوْجُ اُمِّ سُلَيْمٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَقُلْتُ يَا اَبَتَاهُ قَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ عَصَّبَ بَطْنَهُ بِعِصَابَةٍ فَسَاَلْتُ بَعْضَ اَصْحَابِهِ فَقَالُوا مِنَ الْجُوعِ فَدَخَلَ اَبُو طَلْحَةَ عَلٰى اُمِّي فَقَالَ هَلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ عِنْدِي كِسَرٌ مِنْ خُبْزٍ وَتَمَرَاتٌ فَاِنْ جَاءَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَحْدَهُ اَشْبَعْنَاهُ وَاِنْ جَاءَ آخَرُ مَعَهُ قَلَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ذَكَرَ سَائِرَ الْحَدِيثِ بِقِصَّتِهِ -

فرمارہے تھے اور آپ ﷺ کے پیٹ پر ایک پٹی بندھی ہوئی تھی۔ میں نے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیٹ پر پٹی کیوں باندھی ہوئی ہے؟ تو وہ کہنے لگے کہ بھوک کی وجہ سے۔ (حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف گیا جو کہ حضرت ام سلیم بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے شوہر تھے۔ میں نے ان سے عرض کیا: اے اباجان! میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنے پیٹ پر پٹی باندھی ہوئی ہے۔ میں نے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے (اس پٹی کے بارے میں) پوچھا تو انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ نے اپنی بھوک کی وجہ سے ایسا کیا ہوا ہے (یہ سنتے ہی) حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ میری والدہ کے پاس تشریف لائے اور ان سے فرمایا: کیا آپ کے پاس (کھانے کی) کوئی چیز ہے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا: جی ہاں! میرے پاس چند ٹکڑے روٹی کے اور چند کھجوریں ہیں اگر رسول اللہ ﷺ اکیلے تشریف لے آئیں (تو یہ کھانا) آپ ﷺ کے پیٹ بھرنے کیلئے کافی ہوگا اور اگر اور کوئی بھی آپ ﷺ کے ساتھ آئے گا تو ان سے کم ہو جائے گا۔ (پھر اس کے بعد) مذکورہ بالا واقعہ کی طرح حدیث ذکر کی۔

۸۰۱...... وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ مَيْمُونٍ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي طَعَامِ اَبِي طَلْحَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ -

۸۰۱...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے کھانے کے بارے میں مذکورہ بالا حدیثِ مبارکہ کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

باب-۱۴۷ باب جواز اکل المرق واستحباب اکل الیقطین وایثار اھل المائدۃ بعضھم بعضًا وان کانوا ضیفانًا اذا لم یکرہ ذلک صاحب الطعام

شوربہ کھانے کے جواز اور کدو کھانے کے استحباب کے بیان میں

۸۰۲...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ اِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ اَنَسٌ

۸۰۲...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ درزی (کپڑے سینے والا) نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی۔ آپ ﷺ کیلئے کھانا تیار کیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس کھانے کی دعوت میں میں بھی گیا تو رسول اللہ ﷺ کے

بْنُ مَالِكٍ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ اِلى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقرَّبَ اِلى رَسُولِ اللهِ ﷺ خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ قَالَ اَنسٌ فَرَاَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَي الصَّحْفَةِ قَالَ فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مُنْذُ يَوْمِئِذٍ ۔

سامنے جو کی روٹی اور شوربہ جس میں کدو پڑا ہوا تھا اور بھنا ہوا گوشت رکھا گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ پیالے کے چاروں طرف کدو تلاش کر کے کھا رہے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسی دن سے مجھے کدو سے محبت ہو گئی۔ [1]

۸۰۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنسٍ قَالَ دَعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ رَجُلٌ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَجِيءَ بِمَرَقَةٍ فِيهَا دُبَّاءٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَاْكُلُ مِنْ ذٰلِكَ الدُّبَّاءِ وَيُعْجِبُهُ قَالَ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ جَعَلْتُ اُلْقِيهِ اِلَيْهِ وَلا اَطْعَمُهُ قَالَ۔

فَقَالَ اَنسٌ فَمَا زِلْتُ بَعْدُ يُعْجِبُنِي الدُّبَّاءُ ۔

۸۰۳...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی۔ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ چل پڑا۔ آپ ﷺ کے سامنے شوربہ رکھا گیا جس میں کدو پڑا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس کدو کو کھانے لگے (جس سے معلوم ہوا کہ) آپ ﷺ کو کدو بہت پسند تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ دیکھا تو میں آپ ﷺ کے سامنے کدو کرنے لگا اور میں خود نہ کھاتا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں کدو بہت پسند کرنے لگا۔

۸۰٤...... وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَعَاصِمٍ الاَحْوَلِ عَنْ اَنسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَزَادَ قَالَ ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ اَنسًا يَقُولُ فَمَا صُنِعَ لِي طَعَامٌ بَعْدُ اَقْدِرُ عَلى اَنْ يُصْنَعَ فِيهِ دُبَّاءٌ اِلا صُنِعَ ۔

۸۰۴...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک درزی آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی (اس حدیث میں یہ بات زائد ہے کہ) حضرت ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ (پھر اس کے بعد جو کھانا بھی میرے لئے تیار کیا گیا اور جتنا مجھ سے ہو سکا تو میں نے اس میں کدو کو ضرور شامل کروایا۔

---

[1] فائدہ...... کدو (لوکی) کیلئے عربی زبان میں کئی لفظ مستعمل ہیں۔ یقطین بھی کہا جاتا ہے۔ اور دباء بھی کہا جاتا ہے آنحضرت ﷺ کو لوکی مرغوب تھی اس لیے آپ کھانے میں تلاش کر کر کے لوکی تناول فرما رہے تھے لوکی تلاش کرنے کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ برتن میں ادھر ادھر ہاتھ بھی جا رہا ہوگا۔ جبکہ پیچھے ایک حدیث میں آپ ﷺ نے اپنے سامنے سے کھانے کا حکم فرمایا ہے تو بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے۔ لیکن حقیقتاً تعارض نہیں۔ اس لئے کہ ممانعت اس وقت ہے جب ایک طرح کا کھانا ہو لیکن اگر کھانا متنوع ہو تو ادھر ادھر سے لینے کی اجازت ہے۔ واللہ اعلم

باب-۱۴۸ باب استحباب وضع النوی خارج التمر واستحباب دعاء الضیف لاهل الطعام وطلب الدعاء من الضیف الصالح واجابته لذلک

کھجور کھاتے وقت گٹھلیاں نکال کر رکھنے کے استحباب اور مہمان کا میزبان کیلئے دعا کرنا اور میزبان کا نیک مہمان سے دعا کروانے کے استحباب میں

۸۰۵...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ نَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى أَبِي قَالَ فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا وَوَطْبَةً فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ أُتِيَ بِتَمْرٍ فَكَانَ يَأْكُلُهُ وَيُلْقِي النَّوَى بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ وَيَجْمَعُ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى قَالَ شُعْبَةُ هُوَ ظَنِّي وَهُوَ فِيهِ إِنْ شَاءَ اللهُ إِلْقَاءُ النَّوَى بَيْنَ الْإِصْبَعَيْنِ ثُمَّ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الَّذِي عَنْ يَمِينِهِ قَالَ فَقَالَ أَبِي وَأَخَذَ بِلِجَامِ دَابَّتِهِ ادْعُ اللهَ لَنَا فَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ-

۸۰۵...... حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے والد کی طرف تشریف لائے تو ہم نے آپ ﷺ کی خدمت میں کھانا اور وطبہ (کھجوروں سے بنا ہوا ایک قسم کا کھانا) پیش کیا تو آپ ﷺ نے اس میں سے کھایا پھر خشک کھجوریں لائی گئیں تو آپ ﷺ نے وہ بھی کھائیں اور کھجوروں کی گٹھلیاں اپنی دونوں انگلیوں یعنی شہادت والی انگلی اور درمیانی انگلی کے بیچ میں ڈالنے لگے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میرا بھی یہی گمان ہے کہ اس حدیث میں ہے کہ اگر اللہ نے چاہا کہ گٹھلیاں دونوں انگلیوں کے درمیان ڈالنا پھر (آپ ﷺ کے سامنے) پینے کی چیزیں لائی گئیں تو آپ ﷺ نے اسے پیا پھر آپ ﷺ نے اسے دیا جو آپ ﷺ کے دائیں طرف بیٹھا تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میرے والد نے آپ ﷺ کے جانور کی لگام پکڑی اور عرض کرنے لگے: (اے اللہ کے رسول!) ہمارے لئے دعا فرمائیں تو آپ ﷺ نے یہ دعا فرمائی: اے اللہ! ان کے رزق میں برکت عطا فرما اور ان کی مغفرت فرما اور ان پر رحم فرما۔ [1]

۸۰۶...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَشُكَّا فِي إِلْقَاءِ النَّوَى بَيْنَ الْإِصْبَعَيْنِ -

۸۰۶...... حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ حدیث کی طرح روایت منقول ہے لیکن اس میں گٹھلیاں رکھنے کے بارے میں شک کا ذکر نہیں کیا۔

باب-۱۴۹ باب اکل القثاء بالرطب

کھجور کے ساتھ ککڑی کھانے کے بیان میں

۸۰۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَعَبْدُ

۸۰۷...... صحابی رسول حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے

---

[1] اس حدیث سے ثابت ہوا کہ میزبان کیلئے اپنے معزز مہمان سے برکت کی دعا کروانا جائز اور محمود ہے۔ اور مہمان کیلئے میزبان کو دعا دینا بھی مستحب ہے۔

اللهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللهِﷺ يَاْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ ۔

روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کھجوروں کے ساتھ ککڑی کھا رہے تھے۔ ❶

باب-۱۵۰ باب استحباب تواضع الآكل وصفة قعوده

کھانے کیلئے عاجزی اختیار کرنے کے استحباب اور کھانا کھانے کیلئے بیٹھنے کے طریقہ کے بیان میں

۸۰۸ ـ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو سَعِيدٍ الاَشَجُّ كِلَاهُمَا عَنْ حَفْصٍ قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سُلَيْمٍ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُقْعِيًا يَاْكُلُ تَمْرًا ۔

۸۰۸ ـ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو اقعاء کے طریقہ پر (یعنی دونوں پنڈلیاں کھڑی کر کے سرین زمین پر لگائے ہوئے) کھجوریں کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

۸۰۹ ـ و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِتَمْرٍ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْسِمُهُ وَهُوَ مُحْتَفِزٌ يَاْكُلُ مِنْهُ اَكْلًا ذَرِيعًا وَفِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ اَكْلًا حَثِيثًا ۔

۸۰۹ ـ صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں کھجوریں لائی گئیں تو نبی ﷺ ان کھجوروں کو تقسیم فرمانے لگے اور آپ ﷺ اس طرح بیٹھے ہوئے تھے جس طرح کہ کوئی جلدی میں بیٹھتا ہے اور آپ ﷺ اس میں کھا بھی رہے تھے۔ ❷

باب-۱۵۱ باب نهي الآكل مع جماعةٍ عن قران تمرتين ونحوهما في لقمةٍ الا باذن اصحابه

اجتماعی کھانے میں دو دو کھجوریں یا دو دو کھانے کے لقمے کھانے کی ممانعت میں

۸۱۰ ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ جَبَلَةَ بْنَ سُحَيْمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ يَرْزُقُنَا التَّمْرَ قَالَ وَقَدْ كَانَ اَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جَهْدٌ وَكُنَّا نَاْكُلُ فَيَمُرُّ عَلَيْنَا ابْنُ عُمَرَ وَنَحْنُ نَاْكُلُ فَيَقُولُ لَا تُقَارِنُوا فَاِنَّ رَسُولَ

۸۱۰ ـ حضرت جبلہ بن سحیم رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ ہمیں کھجوریں کھلاتے تھے جبکہ لوگ ان دنوں میں قحط سالی میں مبتلا تھے اور ہم کھا رہے تھے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہمارے پاس سے گذرے اور ہم کھا رہے تھے تو وہ فرمانے لگے کہ تم اس طرح دو، دو کھجوریں ملا کر نہ کھاؤ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے

---

❶ بعض حضرات نے اس کی علت یہ بیان کی ہے کہ ککڑی کی برودت (ٹھنڈک) کھجور (رطب) کی حرارت کو ختم کر دیتی ہے۔ اور حضرت عائشہؓ کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دبلاپا دور اور جسم کو موٹا کرنے میں بہت مفید ہے۔

❷ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کھاتے وقت انسان اس حالت میں بیٹھے جس سے تواضع ظاہر ہو متکبرانہ نشست اختیار نہ کرے۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ "میں تو ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا"۔

اللہِ ﷺ نهى عَنِ الْاِقْرَانِ اِلا اَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ اَخَاهُ قَالَ شُعْبَةُ لا اُرى هٰذِهِ الْكَلِمَةَ اِلا مِنْ كَلِمَةِ ابْنِ عُمَرَ يَعْنِي الِاسْتِئْذَانَ -

اس طرح ملا کر کھانے سے منع فرمایا۔ سوائے اس کے کہ اپنے ساتھی سے اجازت لے لو۔ حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ یہ کلمہ یعنی اپنے بھائی سے اجازت طلب کرنا یہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

۸۱۱...... وحَدَّثَناه عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كِلاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا قَوْلُ شُعْبَةَ وَلا قَوْلُهُ وَقَدْ كَانَ اَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ جَهْدٌ -

۸۱۱...... حضرت شعبہؒ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت منقول ہے اور ان دونوں روایتوں میں شعبہؒ کے قول (یہ کلمہ یعنی اپنے بھائی سے اجازت طلب کرنا حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے) کا ذکر نہیں کیا گیا اور نہ ہی ان دونوں روایتوں میں لوگوں کا قحط سالی میں مبتلا ہونے کا ذکر ہے۔

۸۱۲...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنْ يَقْرِنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَأْذِنَ اَصْحَابَهُ -

۸۱۲...... حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی آدمی دو، دو کھجوریں ملا کر کھائے جب تک کہ وہ اپنے (دیگر) ساتھیوں سے اجازت نہ لے لے۔

باب-۱۵۲ باب في ادخار التمر ونحوه من الأقوات للعيال

کھجور اور کوئی غلہ وغیرہ اپنے بال بچوں کیلئے جمع کر کے رکھنے کے بیان میں

۸۱۳...... حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لا يَجُوعُ اَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ -

۸۱۳...... ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
وہ گھر والے بھوکے نہیں ہوتے کہ جن کے پاس کھجوریں ہوں۔ [1]

۸۱۴...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَحْلاءَ عَنْ اَبِي

۸۱۴...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

[1] فائدہ...... اس حدیث سے کھجور کی فضیلت معلوم ہوئی اور یہ بھی کہ کھجور ایک مستقل غذا اور طعام ہے لہٰذا گھر میں اسکا ہونا ضروری ہے اور جس گھر میں کھجور ہو وہ گھر والے بھوکے نہیں مر سکتے۔ اگلی حدیث میں یہی مضمون اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ جس گھر میں کھجور نہیں وہ گھر والے بھوکے ہیں۔ یعنی ان کے پاس بھوک مٹانے کا کوئی مستقل سامان (کھجور) نہیں۔ چنانچہ متعدد روایات میں یہ مضمون ہے کہ صحابہ کرامؓ کئی کئی دن صرف کھجور کے اوپر گزارا کیا کرتے تھے۔ اطباء قدیم اور جدید سائنسی طبی تحقیقات سے بھی یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ کھجور ایک مکمل غذا اور بھرپور کھانا ہے جو انسانی جسم کو مطلوب تمام تر وٹامنز، کیلوریز اور دیگر معدنی اجزاء فراہم کرتا ہے۔

الرِّجَال مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ اَهْلُهُ يَا عَائِشَةُ بَيْتٌ لا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ اَهْلُهُ اَوْ جَاعَ اَهْلُهُ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلاثًا۔

اے عائشہ! جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اس گھر والے بھوکے ہیں۔ اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! جس گھر میں کھجوریں نہیں اس گھر والے بھوکے ہیں۔ آپ ﷺ نے گویا دو یا تین مرتبہ یہی فرمایا۔

باب-۱۵۳ باب فضل تمر المدینۃ

مدینہ منورہ میں کھجوروں کی فضیلت کے بیان میں

۸۱۵...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَكَلَ سَبْعَ تَمَرَاتٍ مِمَّا بَيْنَ لابَتَيْهَا حِينَ يُصْبِحُ لَمْ يَضُرَّهُ سُمٌّ حَتّٰى يُمْسِيَ۔

۸۱۵...... صحابی رسول حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی صبح کے وقت مدینہ منورہ کے دونوں پتھریلے کناروں کے درمیان سات کھجوریں کھائے گا تو شام تک اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

۸۱۶...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ تَصَبَّحَ بِسَبْعِ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً لَمْ يَضُرَّهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ سُمٌّ وَلا سِحْرٌ۔

۸۱۶...... صحابی رسول حضرت سعد رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جو آدمی صبح کے وقت (مدینہ منورہ) کی سات عدد کھجوریں کھائے گا تو اس آدمی کو اس دن نہ کوئی زہر نقصان پہنچائے گا اور نہ ہی کوئی جادو۔

۸۱۷...... وحَدَّثَنَاه ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ ح و حَدَّثَنَاه اِسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ كِلاهُمَا عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَلا يَقُولانِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ۔

۸۱۷...... حضرت ہاشم بن ہاشم رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت منقول ہے اور انہوں نے ان دونوں روایتوں میں سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا ذکر نہیں کیا ہے۔

۸۱۸...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ

۸۱۸...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
عجوہ عالیہ میں شفاء ہے یا صبح کے وقت عجوہ کھجور کا استعمال کرنا تریاق ہے۔

عَنْ شَرِيكٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِي نَمِرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي عَتِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ فِي عَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً اَوْ اِنَّهَا تِرْيَاقٌ اَوَّلَ الْبُكْرَةِ -

(عالیہ مدینہ منورہ کے بالائی حصہ کی عجوہ قسم کی کھجور کو کہا جاتا ہے)۔ [1]

باب-۱۵۴ باب فضل الكمأة ومداواة العين بها

کھمبی کی فضیلت اور اس کے ذریعہ سے آنکھ کا علاج کروانے کے بیان میں

۸۱۹۔۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ وَعَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ الْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ -

۸۱۹۔۔۔۔۔۔ صحابی رسول حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ کھمبی مَن کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھ کیلئے (باعث) شفا ہے۔

۸۲۰۔۔۔۔۔۔وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ -

۸۲۰۔۔۔۔۔۔ صحابی رسول حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ کھمبی من کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھ کیلئے شفاء کا باعث ہے۔

۸۲۱۔۔۔۔۔۔وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَاَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ

۸۲۱۔۔۔۔۔۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں۔ حضرت شعبہ کہتے ہیں کہ حضرت حکم نے جب مجھ سے یہ حدیث بیان کی تو میں نے عبدالملک کی روایت کردہ حدیث کی طرح اس کو منکر نہیں سمجھا۔

[1] فائدہ۔۔۔۔۔۔ان احادیث میں مدینہ منورہ کی کھجور بالخصوص "عجوہ" کھجور کی خاص فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے صراحتاً فرمایا کہ جو کوئی روزانہ صبح عجوہ کے سات دانے کھانے کا معمول بنالے اسے نہ زہر کوئی نقصان پہنچا سکے گا نہ ہی سحر اور جادو کوئی ضرر۔ علماء نے اس پر تفصیلی کلام کیا ہے، بعض حضرات نے اس خاصیت کو کھجور کی خاصیت قرار دیا ہے لیکن راجح یہی ہے کہ یہ خاصیت فقط کھجور کی ذاتی نہیں بلکہ اس کے اندر یہ خاصیت رسول اکرم ﷺ کی دعا کی وجہ سے پیدا ہوئی اور یہی اس کی اصل فضیلت ہے قاضی عیاض مالکی نے شفاء میں اس پر تفصیلی کلام کیا ہے بعض اطباء نے کہا کہ چونکہ کھجور گرم ہوتی ہے لہٰذا وہ زہر اور سحر جو برودت اور ٹھنڈک پیدا کر دیتے ہیں ان کے اثر کو زائل کر دیتی ہے پھر بعض نے اس فضیلت کو نبی ﷺ کے دور کی کھجور (عجوہ) کے ساتھ خاص جانا ہے لیکن روایات کا اطلاق اس پر دلالت کرتا ہے یہ خصوصیت ہر عجوۂ مدینہ کو حاصل ہے۔ جبکہ سات کی تعداد کی تعیین کا راز اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں انسان کی رائے اس معاملہ میں ظنی و تخمینی ہوگی حتمی اور یقینی نہیں۔ واللہ اعلم

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ شُعْبَةُ لَمَّا حَدَّثَنِي بِهِ الْحَكَمُ لَمْ أُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ ـ

۸۲۲ ...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ ـ

۸۲۲ ...... حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
کھمبی اس من میں سے ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر نازل فرمایا تھا اور اس کا پانی آنکھ کیلئے شفاء ہے۔

۸۲۳ ...... و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللهُ عَلَى مُوسَى وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ ـ

۸۲۳ ...... صحابی رسول حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
کھمبی اس من میں سے ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے (موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل) پر نازل فرمایا تھا اور اس کا پانی آنکھوں کیلئے شفاء ہے۔

۸۲٤ ...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ يَقُولُ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ ـ

۸۲۴ ...... صحابی رسول حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
کھمبی اس من میں سے ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر نازل فرمایا تھا اور اس کا پانی آنکھ کیلئے شفاء ہے۔

۸۲۵ ...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ فَلَقِيتُ

۸۲۵ ...... حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
کھمبی من کی ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھ کیلئے شفاء ہے۔[1]

[1] ان تمام روایات میں کھمبی کی خصوصیت بیان کی گئی ہے۔ اردو میں اس کو سانپ کی چھتری بھی کہا جاتا ہے۔ جبکہ انگریزی میں اسے مشروم (Mushroom) کہا جاتا ہے۔ حدیث میں فرمایا گیا کہ کھمبی من کی قسم ہے من سے مراد بنی اسرائیل پر نازل ہونے والا کھانا ہے جسے من وسلویٰ کے الفاظ سے قرآن میں بتلایا گیا ہے۔ اور معنی یہ ہیں کہ یہ کھمبی اسی من کی ایک قسم ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل پر نازل کی گئی تھی خطابیؒ نے فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جس طرح من بنی اسرائیل کو بغیر کسی مشقت و محنت کے حاصل ہوا تھا اسی طرح یہ کھمبی بھی بغیر کسی مشقت و محنت کے حاصل ہوتی ہے۔ واللہ اعلم اور بعض نے من کو اس کے لغوی معنی (احسان) میں استعمال کیا ہے اور کہا کہ کھمبی اللہ تعالیٰ کے احسانات میں سے ایک احسان ہے۔ اور اس کا پانی آنکھوں کیلئے شفا ہے خواہ اس کا سرمہ بنا کر استعمال کیا جائے اور خواہ اس کا کشیدہ پانی آنکھ میں ڈالا جائے جس سے آنکھوں کو ٹھنڈک حاصل ہوتی ہے۔ واللہ اعلم

عَبْدِ الْمَلِكِ فَحَدَّثَنِي عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ

باب-۱۵۵ باب فضيلة الاسود من الكباث

پیلو کے سیاہ پھل کی فضیلت کے بیان میں

۸۲۶...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ وَنَحْنُ نَجْنِي الْكَبَاثَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالاَسْوَدِ مِنْهُ قَالَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ كَاَنَّكَ رَعَيْتَ الْغَنَمَ قَالَ نَعَمْ وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ اِلا وَقَدْ رَعَاهَا اَوْ نَحْوَ هٰذَا مِنَ الْقَوْلِ۔

۸۲۶...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ظہران کے مقام سے گذرے تو ہم پیلو چننے لگے تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم اس پیلو میں سے سیاہ تلاش کرو۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول (ﷺ)! (ایسے لگ رہا ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے بکریاں چرائی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! اور کوئی نبی (ﷺ) ایسا نہیں گذرا کہ جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔ (یا جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا)۔ [1]

باب-۱۵۶ باب فضيلة الخل والتأدم به

سرکہ کی فضیلت اور اسے بطور سالن استعمال کرنے کے بیان میں

۸۲۷...... حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ نِعْمَ الاُدُمُ اَوِ الاِدَامُ الْخَلُّ۔

۸۲۷...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بہترین سالن سرکہ کا ہے۔

۸۲۸...... وحَدَّثَنَاه مُوسَى بْنُ قُرَيْشِ بْنِ نَافِعٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ

۸۲۸...... حضرت سلیمان بن بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت منقول ہے اور صرف لفظی فرق ہے۔

---

[1] یہ حدیث میں "کباث" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کے معنی بالعموم اکثر شراح نے "پیلو کے پھل" سے کئے ہیں، لیکن امام بخاریؒ نے اس کو پیلو کے پتوں سے تعبیر کیا ہے لیکن اکثر نے اسے امام بخاریؒ کی غلطی قرار دیا ہے۔ ابو زیاد نے فرمایا کہ یہ پیلو کا پھل ہوتا ہے جو انجیر کے مشابہہ ہوتا ہے انسان بھی اسے کھاتے ہیں اور جانور بھی۔ ابو عمرو نے فرمایا کہ اس کی تاثیر گرم اور ذائقہ نمکین ہوتا ہے۔ صحابہؓ نے رسول ﷺ کے بتانے سے اندازہ لگایا کہ آپ ﷺ کو اس کا تجربہ ہے اور یہ تجربہ جنگل میں بکریاں چرانے والوں ہی کو حاصل ہوتا ہے تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ! ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے بکریاں چرائی ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ہاں! اور صرف میں نے ہی نہیں بلکہ ہر نبی سے اللہ تعالیٰ نے بکریاں چرانے کا کام لیا ہے (نبوت سے پہلے) جس کی حکمت علماء نے یہ بیان کی کہ اس سے تواضع اور مشقتوں کے برداشت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ نِعْمَ الْاُدُمُ وَلَمْ يَشُكَّ ۔

۸۲۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَاَلَ اَهْلَهُ الْاُدُمَ فَقَالُوا مَا عِنْدَنَا اِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهِ فَجَعَلَ يَاْكُلُ بِهِ وَيَقُولُ نِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ نِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ ۔

۸۲۹...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے گھر والوں سے سالن طلب فرمایا تو انہوں نے عرض کیا: ہمارے پاس سوائے سرکہ کے اور کچھ نہیں ہے تو آپ ﷺ نے سرکہ منگوایا اور اس سے آپ ﷺ نے (روٹی) کھانی شروع کر دی (اور ساتھ ساتھ) آپ ﷺ فرماتے: بہترین سالن سرکہ ہے، بہترین سالن سرکہ ہے۔

۸۳۰...... حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ اَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِي ذَاتَ يَوْمٍ اِلٰى مَنْزِلِهِ فَاَخْرَجَ اِلَيْهِ فِلَقًا مِنْ خُبْزٍ فَقَالَ مَا مِنْ اُدُمٍ فَقَالُوا لَا اِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ فَاِنَّ الْخَلَّ نِعْمَ الْاُدُمُ قَالَ جَابِرٌ فَمَا زِلْتُ اُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ اللهِ ﷺ و قَالَ طَلْحَةُ مَا زِلْتُ اُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ ۔

۸۳۰...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر کی طرف تشریف لے گئے تو آپ ﷺ کی خدمت میں روٹی کے چند ٹکڑے پیش کیے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا کوئی سالن ہے؟ گھر والوں نے عرض کیا: نہیں! صرف کچھ سرکہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سرکہ بہترین سالن ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس وقت سے میں نے نبی ﷺ سے (یہ جملہ) سنا مجھے سرکہ سے محبت ہو گئی اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بھی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جس وقت سے یہ حدیث سنی ہے مجھے بھی سرکہ سے محبت ہو گئی۔

۸۳۱...... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَخَذَ بِيَدِهِ اِلٰى مَنْزِلِهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ اِلٰى قَوْلِهِ فَنِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ ۔

۸۳۱...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر کی طرف تشریف لے گئے اور پھر آگے ابن علیہ کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے مگر اس میں بعد کا حصہ یعنی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول (مجھے سرکہ سے محبت ہو گئی) ذکر نہیں کیا گیا۔

۸۳۲...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ اَبِي زَيْنَبَ حَدَّثَنِي اَبُو سُفْيَانَ طَلْحَةُ ابْنُ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي دَارِي فَمَرَّ بِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتٰى بَعْضَ حُجَرِ نِسَائِهِ

۸۳۲...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گذرے تو آپ ﷺ نے میری طرف اشارہ کیا تو میں آپ ﷺ کی طرف اٹھ کھڑا ہوا۔ آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا۔ پھر ہم چل پڑے، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے کسی حجرہ کی طرف تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ اندر تشریف لے گئے، پھر آپ ﷺ نے

فَدخَلَ ثُمَّ اَذِنَ لِي فَدَخَلْتُ الْحِجَابَ عَلَيْهَا فَقَالَ هَلْ مِنْ غَدَاءٍ فَقَالُوا نَعَمْ فَأُتِيَ بِثَلَاثَةِ اَقْرِصَةٍ فَوُضِعْنَ عَلَى نَبِيٍّ فَاَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُرْصًا فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَخَذَ قُرْصًا آخَرَ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ اَخَذَ الثَّالِثَ فَكَسَرَهُ بِاثْنَيْنِ فَجَعَلَ نِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَنِصْفَهُ بَيْنَ يَدَيَّ ثُمَّ قَالَ هَلْ مِنْ اُدُمٍ قَالُوا لَا اِلَّا شَيْءٌ مِنْ خَلٍّ قَالَ هَاتُوهُ فَنِعْمَ الْاُدُمُ هُوَ -

مجھے بھی (اندر آنے کی) اجازت عطا فرمائی۔ میں اندر داخل ہوا تو نبی ﷺ کی زوجۂ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پردہ کیا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا کھانے کی کوئی چیز ہے؟ گھر والوں نے کہا: ہاں! پھر (اس کے بعد) تین روٹیاں چھال کے دستر خوان پر رکھ کر آپ ﷺ کے سامنے لائی گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے ایک روٹی اپنے سامنے رکھی اور پھر دوسری روٹی پکڑ کر توڑی اور آدھی روٹی اپنے سامنے اور آدھی روٹی میرے سامنے رکھی پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا کوئی سالن ہے؟ گھر والوں نے کہا: سرکہ کے سوا کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سرکہ ہی لے آؤ۔ سرکہ تو بہترین سالن ہے۔ [1]

باب-۱۵۷ باب اباحة اكل الثوم وانه ينبغي لمن اراد خطاب الكبار تركه وكذا ما في معناه

لہسن کھانے کے جواز میں

۸۳۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ اَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفَضْلِهِ اِلَيَّ وَاِنَّهُ بَعَثَ اِلَيَّ يَوْمًا بِفَضْلَةٍ لَمْ يَاْكُلْ مِنْهَا لِاَنَّ فِيهَا ثُومًا فَسَاَلْتُهُ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّي اَكْرَهُهُ مِنْ اَجْلِ رِيحِهِ قَالَ فَاِنِّي اَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ -

۸۳۳...... حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جو کھانا بھی لایا جاتا تھا آپ ﷺ اس میں سے کھاتے اور اس میں سے جو کھانا بچ جاتا وہ مجھے بھیج دیتے۔ ایک دن آپ ﷺ نے مجھے کھانا بھیجا۔ آپ ﷺ نے اس میں سے نہیں کھایا کیونکہ اس میں لہسن تھا۔ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا: کیا لہسن حرام ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حرام تو نہیں لیکن اس کی بو کی وجہ سے میں اسے ناپسند سمجھتا ہوں۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ مجھے بھی وہ چیز ناپسند ہے جو آپ ﷺ کو ناپسند ہے۔ [2]

---

[1] فائدہ...... اس حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے خل یعنی سرکہ کی تعریف فرمائی اور اس کو بہترین سالن قرار دیا۔ بعض حضرات محدثین مثلاً خطابیؒ اور قاضی عیاضؒ وغیرہ نے اس کو سرکہ کی تعریف کے بجائے اس بات پر محمول کیا کہ رسول اللہ ﷺ اس کے ذریعہ سادہ کھانے کی ترغیب دے رہے ہیں کہ انسان کو کھانے میں زیادہ تکلیف نہیں کرنا چاہئے بلکہ سرکہ جو آسانی سے ہر جگہ بغیر کسی مشقت اور زیادہ خرچ کے حاصل ہو جاتا ہے۔ لیکن امام نوویؒ نے اس کو سرکہ کی مدح اور آنحضرت ﷺ کی اس کو پسندیدگی پر بھی محمول کیا۔ چنانچہ اس کی تائید راوی حدیث حضرت جابرؓ کے اس ارشاد سے بھی ہوتی ہے کہ جب سے میں نے یہ حدیث سنی ہے مجھے بھی سرکہ سے محبت ہو گئی ہے۔

[2] فائدہ...... لہسن جو سالن وغیرہ میں ذائقہ وغیرہ کے لیے استعمال ہوتا ہے چونکہ اس میں ناپسندیدہ بو ہوتی ہے (کچا ہونے کی حالت میں) اس لئے رسول اللہ ﷺ اسے تناول نہ فرماتے تھے کیونکہ اس کی وجہ سے منہ میں ناگوار بو پیدا ہو جاتی اور آپ ﷺ کی خدمت میں چونکہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لاتے تھے۔ اور اسی لئے یہ بھی معلوم ہوا کہ لہسن حرام ہرگز نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو بھی یہ چیزیں کھا کر مسجد میں جانے سے منع فرمایا ہے کیونکہ مسجد میں ملائکہ اور فرشتوں کی موجودگی کی بناء پر انہیں تکلیف ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ البتہ پکا ہوا لہسن اور پیاز کھانا اور کھا کر مسجد میں جانا جائز ہے کیونکہ اس کی بو پکانے کی وجہ سے زائل ہو جاتی ہے۔ (عمدۃ القاری / عینی)

۸۳۴...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الاِسْنَادِ۔

۸۳۵...... وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَاَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ وَاللَّفْظُ مِنْهُمَا قَرِيبٌ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ فِي رِوَايَةِ حَجَّاجِ بْنِ يَزِيدَ اَبُو زَيْدٍ الاَحْوَلُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَفْلَحَ مَوْلٰى اَبِي اَيُّوبَ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَزَلَ عَلَيْهِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فِي السُّفْلِ وَاَبُو اَيُّوبَ فِي الْعِلْوِ قَالَ فَانْتَبَهَ اَبُو اَيُّوبَ لَيْلَةً فَقَالَ نَمْشِي فَوْقَ رَاْسِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَتَنَحَّوْا فَبَاتُوا فِي جَانِبٍ ثُمَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ السُّفْلُ اَرْفَقُ فَقَالَ لَا اَعْلُو سَقِيفَةً اَنْتَ تَحْتَهَا فَتَحَوَّلَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْعُلُوِّ وَاَبُو اَيُّوبَ فِي السُّفْلِ فَكَانَ يَصْنَعُ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا فَاِذَا جِيءَ بِهِ اِلَيْهِ سَاَلَ عَنْ مَوْضِعِ اَصَابِعِهِ فَيَتَتَبَّعُ مَوْضِعَ اَصَابِعِهِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فِيهِ ثُومٌ فَلَمَّا رُدَّ اِلَيْهِ سَاَلَ عَنْ مَوْضِعِ اَصَابِعِ النَّبِيِّ ﷺ فَقِيلَ لَهُ لَمْ يَاْكُلْ فَفَزِعَ وَصَعِدَ اِلَيْهِ فَقَالَ اَحَرَامٌ هُوَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا وَلٰكِنِّي اَكْرَهُهُ قَالَ فَاِنِّي اَكْرَهُ مَا تَكْرَهُ اَوْ مَا كَرِهْتَ قَالَ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُؤْتٰى بِالْوَحْيِ۔

۸۳۴...... حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی سند کے ساتھ گذشتہ روایت کے مثل نقل کی ہے۔

۸۳۵...... حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو نبی ﷺ حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کی نچلی منزل میں ٹھہرے اور حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک رات بیدار ہوا اور کہنے لگا کہ ہم تو رسول اللہ ﷺ کے سر کے اوپر چلتے ہیں (جو کہ ادب کے خلاف ہے) تو ہم رات کو ہٹ کر ایک کونے کی طرف ہو گئے اور پھر نبی ﷺ سے عرض کیا: (کہ آپ ﷺ گھر کے اوپر والے حصے میں قیام فرمائیں) نبی ﷺ نے فرمایا: نیچے والے گھر میں زیادہ آسانی ہے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ میں تو اس چھت پر نہیں رہ سکتا کہ جس چھت کے نیچے آپ ﷺ ہوں۔ تو نبی ﷺ (حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ عرض سن کر) اوپر والے حصے میں تشریف لے گئے اور حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نیچے والے گھر میں آ گئے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کیلئے کھانا تیار کرتے تھے تو جب وہ (بچا ہوا کھانا) واپس آتا اور حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے رکھا جاتا تو حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس جگہ کے بارے میں پوچھتے کہ جس جگہ آپ ﷺ نے اپنی انگلیاں ڈال کر کھانا کھایا اور پھر اس جگہ سے حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود تناول فرماتے (ایک دن) حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ﷺ کیلئے کھانا تیار کیا جس میں لہسن تھا تو جب یہ کھانا لوٹ کر واپس حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف لایا گیا تو انہوں نے معمول کے مطابق آپ ﷺ کی انگلیوں کے بارے میں پوچھا تو آپ سے کہا گیا کہ آپ ﷺ نے کھانا نہیں کھایا (یہ سنتے ہی) حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھبرا گئے اور آپ ﷺ کی طرف اوپر چڑھ کر عرض کیا: کیا یہ حرام ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: حرام تو نہیں ہے لیکن مجھے یہ ناپسند ہے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: مجھے بھی وہ چیز ناپسند ہے جو آپ ﷺ کو ناپسند ہے۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ (کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام) وحی لے کر آتے تھے۔

باب-۱۵۸ باب اکرام الضیف وفضل ایثاره

مہمان کا اکرام اور ایثار کی فضیلت کے بیان میں

۸۳۶..... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ الأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي مَجْهُودٌ فَأَرْسَلَ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلا مَاءٌ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى أُخْرَى فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتَّى قُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ لا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِي إِلا مَاءٌ فَقَالَ مَنْ يُضِيفُ هٰذَا اللَّيْلَةَ رَحِمَهُ اللهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَانْطَلَقَ بِهِ إِلَى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لا إِلا قُوتُ صِبْيَانِي قَالَ فَعَلِّلِيهِمْ بِشَيْءٍ فَإِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَأَطْفِئِ السِّرَاجَ وَأَرِيهِ أَنَّا نَأْكُلُ فَإِذَا أَهْوَى لِيَأْكُلَ فَقُومِي إِلَى السِّرَاجِ حَتَّى تُطْفِئِيهِ قَالَ فَقَعَدُوا وَأَكَلَ الضَّيْفُ فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ قَدْ عَجِبَ اللهُ مِنْ صَنِيعِكُمَا بِضَيْفِكُمَا اللَّيْلَةَ۔

۸۳۶..... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا کہ میں فاقہ سے ہوں۔ آپ ﷺ نے اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن میں سے کسی کی طرف ایک آدمی کو بھیجا تو زوجہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میرے پاس سوائے پانی کے اور کچھ نہیں ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسے دوسری زوجہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف بھیجا تو انہوں نے بھی اسی طرح کہا: یہاں تک کہ آپ ﷺ کی سب ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے یہی کہا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میرے پاس سوائے پانی کے اور کچھ نہیں ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی آج رات اس مہمان کی مہمان نوازی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا۔ انصار میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ پھر وہ انصاری آدمی اس مہمان کو لے کر اپنے گھر کی طرف چلے اور اپنی بیوی سے کہا: کیا آپ کے پاس (کھانے کو) کچھ ہے؟ وہ کہنے لگی کہ سوائے میرے بچوں کے (کھانے کے) میرے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہے۔ انصاری نے کہا کہ ان بچوں کو کسی چیز سے بہلا دو اور جب مہمان اندر آجائے تو چراغ بجھا دینا اور اس پر یہ ظاہر کرنا گویا کہ ہم بھی کھانا کھا رہے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ (مہمان کے ساتھ سب گھر والے) بیٹھ گئے اور کھانا صرف مہمان ہی نے کھایا۔ پھر جب صبح ہوئی اور وہ دونوں نبی ﷺ کی خدمت میں آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے آج رات اپنے مہمان کے ساتھ جو سلوک کیا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے (خوشگوار) تعجب کیا ہے۔ (یعنی اسے نہایت پسند فرمایا ہے)۔[1]

---

[1] فائدہ..... اس حدیث میں جہاں مہمان کے اکرام اور اس کو کھلانے کیلئے ایثار کا عجیب مظاہرہ ہے وہیں یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ ان کے بچے بھوکے نہیں ہوں گے اور اگر ہوں گے بھی تو اتنے زیادہ بھوکے نہ ہوں گے کہ انہیں ضرر لاحق ہو جائے۔ ورنہ اس صورت میں بلکہ اس صورت میں تو بچوں کو کھلانا زیادہ واجب ہوتا بہ نسبت مہمان کو کھلانے کے یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کی یہ اداء نہایت پسند آئی اور اس پر ان کی تعریف فرمائی۔ البتہ ان دونوں میاں بیوی نے اپنی اپنی بھوک کے باوجود مہمان کے لیے ایثار کیا۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان صحابی کا نام حضرت ثابت بن قیس بن شمس تھا۔ رضی اللہ عنہ

۸۳۷ـــــ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ بَاتَ بِهِ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ اِلا قُوتُهُ وَقُوتُ صِبْيَانِهِ فَقَالَ لِامْرَاَتِهِ نَوِّمِي الصِّبْيَةَ وَاَطْفِئِ السِّرَاجَ وَقَرِّبِي لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكِ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾۔

۸۳۷ــــ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری آدمی کے پاس ایک مہمان آیا تو اس انصاری صحابی کے پاس اپنے اور اپنے بچوں کے کھانے کے علاوہ کوئی چیز نہیں تھی۔ انصاری نے اپنی بیوی سے کہا: بچوں کو سلادے اور چراغ کو بجھادے اور جو کچھ آپ کے پاس (کھانے کو) ہے وہ مہمان کے سامنے رکھ دے۔ راوی کہتے ہیں (کہ اس وقت) یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ یعنی اور وہ (صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم) اپنی جانوں پر (دوسروں) کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ ان پر فاقہ ہو۔

۸۳۸ـــــ و حَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِيُضِيفَهُ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مَا يُضِيفُهُ فَقَالَ اَلا رَجُلٌ يُضِيفُ هٰذَا رَحِمَهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ اَبُو طَلْحَةَ فَانْطَلَقَ بِهِ اِلَى رَحْلِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَذَكَرَ فِيهِ نُزُولَ الْاٰيَةِ كَمَا ذَكَرَهُ وَكِيعٌ۔

۸۳۸ــــ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی آیا تو آپ ﷺ کے پاس اس کی مہمان نوازی کیلئے کچھ نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا کوئی آدمی ہے جو اس آدمی کی مہمان نوازی کرتا؟ (تاکہ) اللہ اس پر رحم فرمائے۔ ایک انصاری آدمی کھڑا ہوا جسے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہا جاتا تھا (انہوں نے عرض کیا کہ میں اس کی مہمان نوازی کرتا ہوں) پھر وہ اس مہمان کو اپنے گھر کی طرف لے چلے۔ آگے روایت جریر کی حدیث کی طرح ہے اور اس میں آیت کریمہ کے نزول کا بھی ذکر ہے جیسا کہ وکیع نے اپنی روایت کردہ حدیث میں اسے ذکر کیا۔

۸۳۹ـــــ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنِ الْمِقْدَادِ قَالَ اَقْبَلْتُ اَنَا وَصَاحِبَانِ لِي وَقَدْ ذَهَبَتْ اَسْمَاعُنَا وَاَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ اَنْفُسَنَا عَلٰى اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَيْسَ اَحَدٌ مِنْهُمْ يَقْبَلُنَا فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَانْطَلَقَ بِنَا اِلٰى اَهْلِهِ فَاِذَا ثَلَاثَةُ اَعْنُزٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ احْتَلِبُوا هٰذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا قَالَ فَكُنَّا نَحْتَلِبُ فَيَشْرَبُ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنَّا نَصِيبَهُ وَنَرْفَعُ لِلنَّبِيِّ ﷺ نَصِيبَهُ قَالَ فَيَجِيءُ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيمًا لَا يُوقِظُ نَائِمًا وَيُسْمِعُ

۸۳۹ــــ حضرت مقداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں اور میرے دو ساتھی آئے اور تکلیف کی وجہ سے ہماری قوتِ سماعت اور قوتِ بصارت چلی گئی تھی۔ ہم نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر پیش کیا تو ان میں سے کسی نے بھی ہمیں قبول نہیں کیا۔ پھر ہم نبی ﷺ کی خدمت میں آئے۔ آپ ﷺ ہمیں اپنے گھر کی طرف لے گئے۔ (آپ ﷺ کے گھر) تین بکریاں تھیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ان بکریوں کا دودھ نکالو۔ پھر ہم ان کا دودھ نکالتے تھے اور ہم میں سے ہر ایک آدمی اپنے حصہ کا دودھ پیتا اور ہم نبی ﷺ کا حصہ اٹھا کر رکھ دیتے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ رات کے وقت تشریف لاتے (تو ایسے انداز میں) سلام کرتے کہ سونے والا بیدار نہ ہوتا اور جاگنے والا (آپ ﷺ کا سلام) سن لیتا۔ پھر آپ ﷺ مسجد میں تشریف لاتے اور

الْيَقْظَانَ قَالَ ثُمَّ يَاْتِي الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَاْتِي شَرَابَهُ فَيَشْرَبُ فَاَتَانِي الشَّيْطَانُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَقَدْ شَرِبْتُ نَصِيبِي فَقَالَ مُحَمَّدٌ يَاْتِي الْاَنْصَارَ فَيُتْحِفُونَهُ وَيُصِيبُ عِنْدَهُمْ مَا بِهِ حَاجَةٌ اِلٰى هٰذِهِ الْجُرْعَةِ فَاَتَيْتُهَا فَشَرِبْتُهَا فَلَمَّا اَنْ وَغَلَتْ فِي بَطْنِي وَعَلِمْتُ اَنَّهُ لَيْسَ اِلَيْهَا سَبِيلٌ قَالَ نَدَّمَنِي الشَّيْطَانُ فَقَالَ وَيْحَكَ مَا صَنَعْتَ اَشَرِبْتَ شَرَابَ مُحَمَّدٍ فَيَجِيءُ فَلَا يَجِدُهُ فَيَدْعُو عَلَيْكَ فَتَهْلِكُ فَتَذْهَبُ دُنْيَاكَ وَآخِرَتُكَ وَعَلَيَّ شَمْلَةٌ اِذَا وَضَعْتُهَا عَلٰى قَدَمَيَّ خَرَجَ رَاْسِي وَاِذَا وَضَعْتُهَا عَلٰى رَاْسِي خَرَجَ قَدَمَايَ وَجَعَلَ لَا يَجِيئُنِي النَّوْمُ وَاَمَّا صَاحِبَايَ فَنَامَا وَلَمْ يَصْنَعَا مَا صَنَعْتُ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَلَّمَ كَمَا كَانَ يُسَلِّمُ ثُمَّ اَتٰى الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى ثُمَّ اَتٰى شَرَابَهُ فَكَشَفَ عَنْهُ فَلَمْ يَجِدْ فِيهِ شَيْئًا فَرَفَعَ رَاْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ الْآنَ يَدْعُو عَلَيَّ فَاَهْلِكُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِي وَاَسْقِ مَنْ اَسْقَانِي قَالَ فَعَمَدْتُ اِلَى الشَّمْلَةِ فَشَدَدْتُهَا عَلَيَّ وَاَخَذْتُ الشَّفْرَةَ فَانْطَلَقْتُ اِلَى الْاَعْنُزِ اَيُّهَا اَسْمَنُ فَاَذْبَحُهَا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا هِيَ حَافِلَةٌ وَاِذَا هُنَّ حُفَّلٌ كُلُّهُنَّ فَعَمَدْتُ اِلٰى اِنَاءٍ لِآلِ مُحَمَّدٍ ﷺ مَا كَانُوا يَطْمَعُونَ اَنْ يَحْتَلِبُوا فِيهِ قَالَ فَحَلَبْتُ فِيهِ حَتّٰى عَلَتْهُ رَغْوَةٌ فَجِئْتُ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَشَرِبْتُمْ شَرَابَكُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اشْرَبْ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اشْرَبْ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَلَمَّا عَرَفْتُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ رَوِيَ وَاَصَبْتُ دَعْوَتَهُ ضَحِكْتُ حَتّٰى اُلْقِيتُ اِلَى الْاَرْضِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِحْدٰى سَوْآتِكَ يَا

نماز پڑھتے پھر آپ ﷺ اپنے دودھ کے پاس آتے اور اسے پیتے۔ ایک رات شیطان آیا جبکہ میں اپنے حصے کا دودھ پی چکا تھا۔ شیطان کہنے لگا کہ محمد ﷺ انصار کے پاس آتے ہیں اور وہ آپ ﷺ کو تحفے دیتے ہیں اور آپ ﷺ کو جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے وہ مل جاتی ہے۔ آپ ﷺ کو اس ایک گھونٹ دودھ کی کیا ضرورت ہو گی (شیطان کے اس ورغلانے کے نتیجہ میں) پھر میں آیا اور میں نے وہ دودھ پی لیا جب وہ دودھ میرے پیٹ میں چلا گیا اور مجھے اس بات کا یقین ہو گیا کہ اب آپ ﷺ کو دودھ ملنے کا کوئی راستہ نہیں ہے تو شیطان نے مجھے ندامت دلائی اور کہنے لگا تیری خرابی ہو تو نے یہ کیا کیا؟ تو نے محمد (ﷺ) کے حصے کا بھی دودھ پی لیا۔ آپ ﷺ آئیں گے اور وہ دودھ نہیں پائیں گے تو تجھے بد دعا دیں گے تو تو ہلاک ہو جائے گا اور تیری دنیا و آخرت برباد ہو جائے گی۔ میرے پاس ایک چادر تھی جب میں اسے اپنے پاؤں پر ڈالتا تو میرا سر کھل جاتا اور جب میں اسے اپنے سر پر ڈالتا تو میرے پاؤں کھل جاتے اور مجھے نیند بھی نہیں آ رہی تھی جبکہ میرے دونوں ساتھی سو رہے تھے۔ انہوں نے وہ کام نہیں کیا جو میں نے کیا تھا بالآخر نبی ﷺ تشریف لائے اور نماز پڑھی پھر آپ ﷺ اپنے دودھ کی طرف آئے، برتن کھولا تو اس میں آپ ﷺ نے کچھ نہ پایا تو آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا میں نے (دل) میں کہا کہ اب آپ ﷺ میرے لئے بد دعا فرمائیں گے پھر میں ہلاک ہو جاؤں گا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! تو اسے کھلا جو مجھے کھلائے اور تو اسے پلا جو مجھے پلائے۔ (میں نے یہ سن کر) اپنی چادر مضبوط کر کے باندھ لی پھر میں چھری پکڑ کر بکریوں کی طرف چل پڑا کہ ان بکریوں میں سے جو موٹی بکری ہو اس کو رسول اللہ ﷺ کیلئے ذبح کر ڈالوں۔ میں نے دیکھا کہ اس کا ایک تھن دودھ سے بھرا پڑا ہے بلکہ سب بکریوں کے تھن دودھ سے بھرے پڑے تھے۔ پھر میں نے اس گھر کے برتنوں میں سے وہ برتن لیا کہ جس میں دودھ نہیں دوہا جاتا تھا پھر میں نے اس برتن میں دودھ نکالا یہاں تک کہ دودھ کی جھاگ اوپر تک آ گئی پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے رات کو اپنے حصہ کا دودھ پی لیا تھا؟ میں

مِقْدَادُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ كَانَ مِنْ اَمْرِي كَذَا وَكَذَا وَفَعَلْتُ كَذَا -
فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا هٰذِهِ اِلا رَحْمَةٌ مِنَ اللهِ اَفَلا كُنْتَ اٰذَنْتَنِي فَنُوقِظَ صَاحِبَيْنَا فَيُصِيبَانِ مِنْهَا قَالَ فَقُلْتُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُبَالِي اِذَا اَصَبْتَهَا وَاَصَبْتُهَا مَعَكَ مَنْ اَصَابَهَا مِنَ النَّاسِ-

نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ دودھ پیئیں۔ آپ ﷺ نے وہ دودھ پیا پھر آپ ﷺ نے مجھے دیا۔ پھر جب مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ ﷺ سیر ہو گئے ہیں اور آپ ﷺ کی دعا میں نے لے لی ہے تو میں ہنس پڑا یہاں تک کہ مارے خوشی کے میں زمین پر لوٹ پوٹ ہونے لگا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اے مقداد یہ تیری ایک بری عادت ہے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ساتھ تو اس طرح کا معاملہ ہوا ہے اور میں نے اس طرح کر لیا ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس وقت کا دودھ سوائے اللہ کی رحمت کے اور کچھ نہ تھا۔ تو نے مجھے پہلے ہی کیوں نہ بتا دیا تاکہ ہم اپنے ساتھیوں کو بھی جگا دیتے وہ بھی اس میں سے دودھ پی لیتے۔ میں نے عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے جب آپ ﷺ نے یہ دودھ پی لیا ہے اور میں نے بھی یہ دودھ پی لیا ہے تو اب مجھے اور کوئی پرواہ نہیں (یعنی میں نے اللہ کی رحمت حاصل کر لی ہے تو اب مجھے کیا پرواہ (بوجہ خوشی) کہ لوگوں میں سے کوئی اور بھی یہ رحمت حاصل کرے یا نہ کرے)۔[1]

۸۴۰...... و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ -

۸۴۰...... حضرت سلیمان بن مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے۔

۸۴۱...... وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلٰى جَمِيعًا عَنِ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ اَبِي عُثْمَانَ وَحَدَّثَ اَيْضًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ مَعَ اَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَاِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ اَوْ نَحْوُهُ فَعُجِنَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَبَيْعٌ اَمْ عَطِيَّةٌ اَوْ قَالَ اَمْ هِبَةٌ فَقَالَ لا بَلْ

۸۴۱...... حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک سو تیس آدمی تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی کے پاس کھانے کی کوئی چیز ہے؟ ہمارے ساتھ ایک آدمی تھا اس کے پاس ایک صاع یا اس کے بقدر کھانا (آٹا) تھا۔ اس آٹے کو گوندھا گیا پھر اس کے بعد پراگندہ بالوں والا لمبے قد کا ایک مشرک آدمی اپنی بکریوں کو چراتا ہوا آیا۔ نبی ﷺ نے اس چرواہے سے فرمایا: کیا تم بیچو گے یا ایسے ہی دے دو گے؟ یا آپ ﷺ نے فرمایا: یا ہبہ کر دو گے؟ اس نے کہا: نہیں! بلکہ میں بیچوں گا۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے ایک بکری خریدی (اور اس کا گوشت) تیار کیا گیا اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی کلیجی بھوننے کا حکم فرمایا۔ راوی کہتے ہیں اللہ کی قسم!

---

[1] یہ بھی آنحضرت ﷺ کا معجزہ تھا کہ بکریوں کے تھن رات میں ہی دودھ سے بھر گئے حالانکہ دن بھر چرنے کے بعد تھنوں میں دودھ اترتا ہے۔

بَيْعٌ فَاشْتَرى مِنْهُ شَاةً فَصُنِعَتْ وَاَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ اَنْ يُشْوى قَالَ وَايْمُ اللهِ مَا مِنَ الثَّلاثِيْنَ وَمِائَةٍ اِلا حَزَّ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ حُزَّةً حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا اِنْ كَانَ شَاهِدًا اَعْطَاهُ وَاِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَا لَهُ قَالَ وَجَعَلَ قَصْعَتَيْنِ فَاَكَلْنَا مِنْهُمَا اَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا وَفَضَلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْتُهُ عَلَى الْبَعِيرِ اَوْ كَمَا قَالَ ـ

ایک سو تیس آدمیوں میں سے کوئی آدمی ایسا نہیں بچا کہ جسے رسول اللہ ﷺ نے کلیجی کا ٹکڑا کاٹ کر نہ دیا ہو جو آدمی اس وقت موجود تھا اسے اسی وقت دے دیا اور جو موجود نہیں تھا اس کیلئے حصہ رکھ دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دو پیالوں میں (گوشت) نکالا پھر ہم سب نے اس میں سے کھایا اور خوب سیر ہو گئے اور پیالوں میں (پھر بھی) بچ گیا تو میں نے اسے اونٹ پر رکھ دیا یا جیسا کہ راوی نے کہا۔

۸۴۲ـــــ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلى الْقَيْسِيُّ كُلُّهُمْ عَنِ الْمُعْتَمِرِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ اَبِي حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ اَنَّهُ حَدَّثَهُ عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ اَنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا نَاسًا فُقَرَاءَ وَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَرَّةً مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَلاثَةٍ وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ بِسَادِسٍ اَوْ كَمَا قَالَ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلاثَةٍ وَانْطَلَقَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ بِعَشَرَةٍ وَاَبُو بَكْرٍ بِثَلاثَةٍ قَالَ فَهُوَ وَاَنَا وَاَبِي وَاُمِّي وَلا اَدْرِي هَلْ قَالَ وَامْرَاَتِي وَخَادِمٌ بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَ وَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ تَعَشّى عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لَبِثَ حَتّى صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّى نَعَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَجَاءَ بَعْدَمَا مَضى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللهُ قَالَتْ لَهُ امْرَاَتُهُ مَا حَبَسَكَ عَنْ اَضْيَافِكَ اَوْ قَالَتْ ضَيْفِكَ قَالَ اَوَ مَا عَشَّيْتِهِمْ قَالَتْ اَبَوْا حَتّى تَجِيءَ قَدْ عَرَضُوا عَلَيْهِمْ فَغَلَبُوهُمْ قَالَ فَذَهَبْتُ اَنَا فَاخْتَبَاْتُ وَقَالَ يَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَقَالَ كُلُوا لا هَنِيئًا وَقَالَ وَاللهِ لا اَطْعَمُهُ اَبَدًا قَالَ فَايْمُ اللهِ مَا كُنَّا نَاْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ اِلا رَبَا مِنْ

۸۴۲ـــــ حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صفہ والے لوگ محتاج تھے اور رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ جس آدمی کے پاس دو آدمیوں کو کھانا (موجود) ہو تو وہ تین (صفہ کے ساتھیوں کو کھانے کیلئے) لے جائے اور جس آدمی کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ پانچویں یا چھٹے کو بھی (کھانا کھلانے کیلئے ساتھ) لے جائے یا جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین (ساتھیوں) کو لے کر آئے اور اللہ کے نبی ﷺ دس ساتھیوں کو لے گئے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین ساتھیوں کو لائے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ میں اور میرے ماں، باپ تھے۔ (راوی کہتے ہیں) کہ میں نہیں جانتا شاید کہ انہوں نے اپنی بیوی کو بھی کہا ہو اور ایک خادم جو میرے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں کے گھر میں تھا راوی حضرت عبد الرحمٰن کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شام کا کھانا نبی ﷺ کے ساتھ کھایا پھر وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ عشاء کی نماز ادا کی گئی (اور پھر نماز سے فارغ ہو کر) واپس آ گئے پھر ٹھہرے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ سو گئے۔ الغرض رات کا کچھ حصہ گذرنے کے بعد جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور تھا حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اپنے گھر آئے) تو ان کی بیوی نے کہا کہ آپ اپنے مہمانوں کو چھوڑ کر کہاں چلے گئے تھے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے مہمانوں کو کھانا نہیں کھلایا۔ وہ کہنے لگیں کہ آپ کے آنے تک مہمانوں نے کھانے سے انکار کر دیا۔ ان کے سامنے کھانا پیش کیا گیا مگر انہوں نے پھر بھی نہیں کھایا۔ حضرت عبد الرحمٰن کہتے ہیں کہ میں بھاگ کر (ڈر کی وجہ سے) چھپ گیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ

اَسْفَلِهَا اَكْثَرَ مِنْهَا قَالَ حَتّٰى شَبِعْنَا وَصَارَتْ اَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ فَنَظَرَ اِلَيْهَا اَبُو بَكْرٍ فَاِذَا هِيَ كَمَا هِيَ اَوْ اَكْثَرُ قَالَ لِامْرَاَتِهِ يَا اُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ مَا هٰذَا قَالَتْ لا وَقُرَّةِ عَيْنِي لَهِيَ الْآنَ اَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلاثِ مِرَارٍ قَالَ فَاَكَلَ مِنْهَا اَبُو بَكْرٍ وَقَالَ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي يَمِينَهُ ثُمَّ اَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاَصْبَحَتْ عِنْدَهُ قَالَ وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الاَجَلُ فَعَرَّفْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ اُنَاسٌ اللهُ اَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ اِلا اَنَّهُ بَعَثَ مَعَهُمْ فَاَكَلُوا مِنْهَا اَجْمَعُونَ اَوْ كَمَا قَالَ۔

عنہ نے فرمایا: او جاہل اور انہوں نے مجھے برا بھلا کہا اور فرمایا: مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاؤ اور پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں تو یہ کھانا نہیں کھاؤں گا۔ حضرت عبد الرحمٰن کہتے ہیں اللہ کی قسم ہم کھانے کا جو لقمہ بھی اٹھاتے تھے اس کے نیچے سے اتنا ہی کھانا اور زیادہ ہو جاتا تھا۔ یہاں تک کہ ہم خوب سیر ہو گئے اور جتنا کھانا پہلے تھا اس سے بھی زیادہ ہو گیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ کھانا دیکھا تو وہ کھانا اتنا ہی تھا یا اس سے بھی زیادہ ہو گیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی سے فرمایا: اے بنی فراس کی بہن! یہ کیا ماجرا ہے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی نے کہا: میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم! کھانا تو پہلے سے بھی تین گنا زیادہ ہو گیا ہے۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کھانے میں سے کھایا اور فرمایا کہ میں نے جو (غصہ کی حالت میں) قسم کھائی تھی وہ صرف شیطانی فعل تھا پھر ایک لقمہ اس کھانے میں سے کھایا پھر اس کھانے کو اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئے۔ وہ کھانا صبح تک آپ ﷺ کے پاس رہا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ (اس زمانہ میں) ہمارے اور ایک قوم کے درمیان صلح کا معاہدہ تھا اور معاہدہ کی مدت ختم ہو چکی تھی تو آپ ﷺ نے ہمارے بارہ افراد مقرر فرما دیئے اور ہر افسر کے ساتھ ایک خاص جماعت تھی۔ اللہ جانتا ہے کہ اس جماعت کی کتنی تعداد تھی۔ آپ ﷺ نے وہ کھانا ان کے پاس بھیج دیا اور پھر ان سب نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا۔[1]

۸۴۳۔۔۔۔حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ الْعَطَّارُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ قَالَ نَزَلَ عَلَيْنَا اَضْيَافٌ لَنَا قَالَ وَكَانَ اَبِي يَتَحَدَّثُ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ فَانْطَلَقَ وَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ افْرُغْ مِنْ اَضْيَافِكَ قَالَ فَلَمَّا اَمْسَيْتُ جِئْنَا بِقِرَاهُمْ قَالَ فَاَبَوْا فَقَالُوا حَتّٰى يَجِيءَ اَبُو

۸۴۳۔۔۔۔ حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس کچھ مہمان آئے اور میرے والد رات کے وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ باتیں کیا کرتے تھے۔ حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ وہ یہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ اے عبد الرحمٰن! مہمانوں کی خبر گیری کرنا۔ راوی کہتے ہیں کہ جب شام ہوئی تو ہم مہمانوں کے سامنے کھانا لے کر آئے تو انہوں نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا اور کہنے لگے کہ جب تک گھر والے ہمارے ساتھ کھانا نہیں کھائیں گے اس وقت تک ہم

[1] ان تمام واقعات سے رسول اللہ ﷺ کی محبت کی برکت سے آپ ﷺ کے صحابۂ کرامؓ کے امور میں بھی برکت پیدا ہو جانے کے دلائل و نظائر ہوتے ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے قلیل کو بھی کثیر کر دیتے ہیں۔

مَنْزِلِنَا فَيَطْعَمَ مَعَنَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُمْ اِنَّهُ رَجُلٌ حَدِيدٌ وَاِنَّكُمْ اِنْ لَمْ تَفْعَلُوا خِفْتُ اَنْ يُصِيبَنِي مِنْهُ اَذًى قَالَ فَاَبَوْا فَلَمَّا جَاءَ لَمْ يَبْدَاْ بِشَيْءٍ اَوَّلَ مِنْهُمْ فَقَالَ اَفَرَغْتُمْ مِنْ اَضْيَافِكُمْ قَالَ قَالُوا لَا وَاللهِ مَا فَرَغْنَا قَالَ اَلَمْ آمُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ وَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَتَنَحَّيْتُ قَالَ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ اِنْ كُنْتَ تَسْمَعُ صَوْتِي اِلا جِئْتَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ وَاللهِ مَا لِي ذَنْبٌ هٰؤُلَاءِ اَضْيَافُكَ فَسَلْهُمْ قَدْ اَتَيْتُهُمْ بِقِرَاهُمْ فَاَبَوْا اَنْ يَطْعَمُوا حَتّٰى تَجِيءَ قَالَ فَقَالَ مَا لَكُمْ اَنْ لَا تَقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ قَالَ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ فَوَاللهِ لَا اَطْعَمُهُ اللَّيْلَةَ قَالَ فَقَالُوا فَوَاللهِ لَا نَطْعَمُهُ حَتّٰى تَطْعَمَهُ قَالَ فَمَا رَاَيْتُ كَالشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ قَطُّ وَيْلَكُمْ مَا لَكُمْ اَنْ لَا تَقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ قَالَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا الْاُولٰى فَمِنَ الشَّيْطَانِ هَلُمُّوا قِرَاكُمْ قَالَ فَجِيءَ بِالطَّعَامِ فَسَمّٰى فَاَكَلَ وَاَكَلُوا قَالَ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ بَرُّوا وَحَنِثْتُ قَالَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ بَلْ اَنْتَ اَبَرُّهُمْ وَاَخْيَرُهُمْ قَالَ وَلَمْ تَبْلُغْنِي كَفَّارَةٌ۔

کھانا نہیں کھائیں گے۔ میں نے کہا: میرے والد سخت مزاج آدمی ہیں اگر تم کھانا نہیں کھاؤ گے تو مجھے خطرہ ہے کہ کہیں مجھے ان سے کوئی تکلیف نہ اٹھانی پڑ جائے (لیکن اسکے باوجود) مہمانوں نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا تو جب حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو انہوں نے سب سے پہلے مہمانوں ہی کے بارے میں پوچھا اور فرمایا: کیا تم اپنے مہمانوں سے فارغ ہو گئے ہو؟ راوی کہتے ہیں، انہوں نے عرض کیا: نہیں، اللہ کی قسم! ابھی ہم فارغ نہیں ہوئے۔ حضرت عبد الرحمٰن کہتے ہیں کہ میں ایک طرف ہو گیا (یعنی چھپ گیا) انہوں نے (آواز دے کر) کہا: اے عبد الرحمٰن! میں اس طرف سے ہٹ گیا (یعنی چھپ گیا) پھر انہوں نے فرمایا: او نالائق! میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ اگر تو میری آواز سن رہا ہے تو آجا۔ حضرت عبد الرحمٰن کہتے ہیں کہ پھر میں آ گیا اور میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میرا کوئی گناہ نہیں ہے۔ یہ آپ کے مہمان موجود ہیں۔ آپ ان سے (خود) پوچھ لیں۔ میں نے ان کے سامنے کھانا لا کر رکھ دیا تھا۔ انہوں نے آپ کے بغیر کھانا کھانے سے انکار کر دیا تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان مہمانوں سے فرمایا: تمہیں کیا ہوا کہ تم نے ہمارا کھانا قبول نہیں کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (یہ کہہ کر) فرمانے لگے: اللہ کی قسم! میں آج رات کھانا نہیں کھاؤں گا۔ مہمانوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم بھی اس وقت تک کھانا نہیں کھائیں گے جب تک آپ کھانا نہیں کھائیں گے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے آج کی رات کی طرح بدترین رات کبھی نہیں دیکھی۔ تم پر افسوس ہے کہ تم لوگ ہماری مہمان نوازی کیوں نہیں قبول کرتے؟ (پھر کچھ دیر بعد) حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرا قسم کھانا شیطانی فعل تھا، چلو لاؤ کھانا لاؤ۔ چنانچہ کھانا لایا گیا۔ آپ نے اللہ کا نام لے کر (یعنی بسم اللہ پڑھ کر) کھانا کھایا اور مہمانوں نے بھی کھانا کھایا۔ پھر جب صبح ہوئی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مہمانوں کی قسم تو پوری ہو گئی اور میری جھوٹی اور یہ کہ سارے واقعہ کی آپ ﷺ کو خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! بلکہ تمہاری قسم تو سب سے زیادہ پوری ہوئی ہے اور تم سب سے زیادہ سچے ہو۔ حضرت عبد الرحمٰن کہتے ہیں کہ مجھے یہ

بات نہیں پہنچی کہ انہوں نے (قسم کا کفارہ ادا کیا تھا یا نہیں)۔ [1]

باب-۱۵۹ باب فضيلة المواساة في الطعام القليل وان طعام الاثنين يكفي الثلاثة ونحو ذلك

کم کھانا ہونے کے باوجود مہمان نوازی کرنے کی فضیلت کے بیان میں

۸۴۴...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامُ الِاثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الاَرْبَعَةِ ۔

۸۴۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کیلئے کافی ہو جاتا ہے اور تین آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کیلئے کافی ہو جاتا ہے۔

۸۴۵...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح و حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الاَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الاَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ وَفِي رِوَايَةِ اِسْحٰقَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ ۔

۸۴۵...... حضرت جابر بن عبد اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک آدمی کا کھانا دو کو کافی ہو جاتا ہے اور دو آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کیلئے کافی ہو جاتا ہے اور چار آدمیوں کا کھانا آٹھ آدمیوں کیلئے کافی ہو جاتا ہے

اور اسحٰق کی روایت کردہ حدیث میں قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ کے الفاظ ہیں لفظ سَمِعْتُ انہوں نے نہیں ذکر کیا۔

۸۴۶...... حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ ۔

۸۴۶...... صحابی رسول حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے ابن جریج کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

۸۴۷...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ

۸۴۷...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کیلئے کافی ہو جاتا ہے اور دو آدمیوں کا کھانا

---

[1] فائدہ...... اس میں رسول اکرم ﷺ نے حضرت صدیق اکبرؓ کی مدح فرماتے ہوئے یہ فرمایا کہ تم ان میں سب سے زیادہ اپنی قسموں کو پورا کرنے والے ہو اور ایک ہو۔ جہاں تک اس قسم کو توڑنے اور حانث ہونے کا تعلق ہے تو یہ بھی ثواب ہے نہ کہ گناہ کیونکہ اس کا مقصد بھی مہمان کے حق کی رعایت کرنا تھا۔ جبکہ یہ شرعی مسئلہ ہے کہ اگر انسان کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھالے لیکن پھر اس کے خلاف میں زیادہ بہتری معلوم ہو تو قسم توڑ دے اور اس کے خلاف کرلے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے۔ یہاں یہ بھی صدیق اکبرؓ نے اپنی قسم کا یقیناً کفارہ دیا ہوگا۔ کیونکہ ان سے اس کا تصور نہیں کیا جا سکتا۔ واللہ اعلم

اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الِاثْنَيْنِ وَطَعَامُ الِاثْنَيْنِ يَكْفِي الاَرْبَعَةَ ۔

چار آدمیوں کیلئے کافی ہو جاتا ہے۔ ❶

۸۴۸...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ طَعَامُ الرَّجُلِ يَكْفِي رَجُلَيْنِ وَطَعَامُ رَجُلَيْنِ يَكْفِي اَرْبَعَةً وَطَعَامُ اَرْبَعَةٍ يَكْفِي ثَمَانِيَةً ۔

۸۴۸...... صحابی رسول حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی کا کھانا دو آدمیوں کیلئے کافی ہو جاتا ہے اور دو آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کیلئے کافی ہو جاتا ہے اور چار آدمیوں کا کھانا آٹھ آدمیوں کیلئے کافی ہو جاتا ہے۔

باب-۱۶۰　باب المؤمن ياكل في معًى واحدٍ والكافر ياكل في سبعة امعاء

مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے

۸۴۹...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا اَخْبَرَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْكَافِرُ يَاْكُلُ فِي سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ ۔

۸۴۹...... حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے۔

۸۵۰...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوبَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ ۔

۸۵۰...... ان مذکورہ ساری سندوں کے ساتھ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

۸۵۱...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ

۸۵۱...... حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک مسکین آدمی کو دیکھا کہ اس مسکین

---

❶ فائدہ...... آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دو آدمیوں کا کھانا تین کیلئے اور تین کا کھانا چار کیلئے کافی ہے۔ اس قسم کی احادیث کا مقصد اعلیٰ اخلاقی قدروں پر انسان کو راغب کرنے اور بقدر ضرورت کھانے پر کفایت کرنا اور قناعت کرنے پر راغب کرنا ہوتا ہے اور اس کا مقصد یہی نہیں کہ مقدار طعام میں اضافہ ہو جائے گا۔ بلکہ یہ مقصد ہے کہ اگر دو یا تین آدمی کھانا کھا رہے ہوں اور چوتھا شخص وہاں موجود ہو تو اسے بھی کھانے میں شامل کرنا چاہئے اور یہ انسانی ہمدردی کا تقاضا ہے اور ایسا کرنے سے ان کے کھانے میں کوئی کمی نہیں ہوگی بلکہ ہمدردی کرنے کی وجہ سے حقیقی برکت حاصل ہوگی۔ واللہ اعلم

مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ نَافِعًا قَالَ رَاى ابْنُ عُمَرَ مِسْكِينًا فَجَعَلَ يَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَيَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ فَجَعَلَ يَاْكُلُ اَكْلًا كَثِيرًا قَالَ فَقَالَ لَا يُدْخَلَنَّ هٰذَا عَلَيَّ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ الْكَافِرَ يَاْكُلُ فِي سَبْعَةِ اَمْعَاء۔

کے سامنے (کھانا) رکھا جاتا رہا اور وہ کھاتا جاتا رہا۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ بہت زیادہ کھا گیا تو پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: یہ مسکین آدمی میرے پاس نہ آئے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے ہیں: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

۸۵۲...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِي سَبْعَةِ اَمْعَاء۔

۸۵۲...... حضرت عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

۸۵۳...... وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عُمَرَ۔

۸۵۳...... صحابی رسول حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے اور اس میں "ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما" کا ذکر نہیں کیا۔

۸۵۴...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ جَدِّهِ عَنْ اَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَاْكُلُ فِي سَبْعَةِ اَمْعَاء۔

۸۵۴...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

۸۵۵...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ۔

۸۵۵...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیثوں کی طرح روایت نقل کی ہے۔

۸۵۶...... وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عِيسٰى اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ضَافَهُ ضَيْفٌ وَهُوَ كَافِرٌ فَاَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهُ ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهُ حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ اِنَّهُ اَصْبَحَ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اَمَرَ بِاُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِي

۸۵۶...... صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مہمان کی مہمان نوازی کی، اس حال میں کہ وہ مہمان کافر تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کافر مہمان کیلئے ایک بکری کے دوہنے کا حکم فرمایا۔ دودھ دوہا گیا تو وہ کافر مہمان اس بکری کا دودھ پی گیا پھر دوسری بکری کا دودھ دوہا گیا تو وہ بھی پی گیا پھر تیسری بکری کا دودھ دوہا گیا تو وہ بھی پی گیا یہاں تک کہ وہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا پھر اگلے دن صبح ہوئی تو وہ مسلمان ہو گیا پھر رسول اللہ ﷺ نے اس نو مسلم کیلئے ایک بکری کا دودھ دوہنے کا حکم فرمایا (دودھ دوہا گیا) تو وہ دودھ پی گیا پھر آپ ﷺ نے دوسری بکری کا دودھ دوہنے کا حکم فرمایا (دودھ دوہا گیا)

مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ۔

تو وہ پورا دودھ نہ پی سکا (اس صورت میں) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مؤمن ایک آنت میں پیتا ہے اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے۔ [1]

باب-١٦١ باب لا يعيب الطعام

کسی کھانے میں عیب نہ نکالنے کے بیان میں

٨٥٧۔۔۔۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُولُ اللهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ كَانَ إِذَا اشْتَهَى شَيْئًا أَكَلَهُ وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَه۔

٨٥٧۔۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی بھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا جب آپ ﷺ کی طبیعت چاہتی تو اسے کھا لیتے اور اگر اسے ناپسند کرتے تو چھوڑ دیتے۔

٨٥٨۔۔۔۔وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ بِهٰذَا الإِسْنَادِ مِثْلَه۔

٨٥٨۔۔۔۔ حضرت اعمشؒ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

٨٥٩۔۔۔۔وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو وَعُمَرُ بْنُ سَعْدٍ أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

٨٥٩۔۔۔۔ حضرت اعمشؒ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

٨٦٠۔۔۔۔حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِأَبِي كُرَيْبٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ

٨٦٠۔۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں کوئی عیب نکالا ہو۔ آپ ﷺ کی طبیعت چاہتی تو کھا لیتے اور اگر

---

[1] فائدہ۔۔۔۔ کافر کا سات آنتوں میں کھانا اور مؤمن کا ایک آنت میں کھانا اس کے علماء و شراح حدیث نے متعدد معانی و مطالب بیان کئے ہیں

١۔ ایک مطلب یہ ہے کہ مؤمن حلال کھاتا ہے اور کافر حرام کھاتا ہے اور حلال حرام کی بہ نسبت کم ہوتا ہے تو گویا مسلمان کم کھاتا ہے اور کافر زیادہ کھاتا ہے۔

٢۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ قاعدہ کلیہ نہیں بیان فرمایا بلکہ ایک کافر کو زیادہ کھاتے دیکھ کر اس مخصوص کافر کے حق میں یہ جملہ ارشاد فرمایا۔

٣۔ یہاں قاعدہ کلیہ نہیں بیان کیا بلکہ غالب معاملہ کو بیان کرنا مقصود ہے یعنی بالعموم کافر زیادہ کھاتا ہے اور سات آنتوں سے مراد حقیقتاً سات کا عدد نہیں بلکہ کثرت بیان کرنا مقصود ہے۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ مؤمن دنیا کے مال و متاع سے کم استفادہ کرتا ہے جبکہ کافر دنیا کے مال و متاع کے حصول کی فکر میں رہتا ہے۔

٤۔ اس جملہ سے یہ بتلانا مقصود ہے کہ مؤمن کے کھانے میں برکت ہوتی ہے اور تھوڑا بھی اسے کافی ہو جاتا ہے جبکہ کافر کے کھانے میں برکت نہیں ہوتی۔

عَنْ اَبِي يَحْيٰى مَوْلٰى آل جَعْدَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَابَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهَاهُ اَكَلَهُ وَاِنْ لَمْ يَشْتَهِهِ سَكَتَ -

آپ ﷺ کی طبیعت نہ چاہتی تو آپ ﷺ خاموش رہتے۔[1]

٨٦١..... وحَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ -

٨٦١..... صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

[1] فائدہ..... مذکورہ احادیث سے واضح ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کسی کھانے کی عیب جوئی نہیں کیا کرتے تھے اس سے مراد حلال کھانا ہے۔ جہاں تک حرام کا تعلق ہے تو وہ تو مذموم ہے۔ لہٰذا اس کی مذمت آپ ﷺ سے منقول ہے۔ نوویؒ شارح مسلم نے فرمایا کہ: اس سے معلوم ہوا کہ کھانے میں عیب نہیں نکالنا چاہئے بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ اگر کھانے کی برائی اس کے وجود اور تخلیق کے اعتبار سے ہو کہ یہ چیز اللہ نے کیوں پیدا کی تو یہ حرام ہے۔ البتہ اگر اس کے ذائقہ اور بنانے کے اعتبار سے عیب نکالا جائے کہ یہ کھانا اچھا نہیں پکایا تو یہ مکروہ ہے اگر اس کا مقصد کھانے کی تحقیر ہو۔ یا کفران نعمت ہو۔ اور اگر پکانے والے کی اصلاح کی نیت سے ہو اور اسے اس کی غلطی پر متنبہ کرنے کے لیے ہو تو یہ مکروہ نہیں۔ بشر طیکہ نرم کلام کیا جائے۔ اور کسی کھانے سے طبعی کراہت ہونا اور اس بناء پر اسے رد کر دینا جائز نہیں۔ جیسے آنحضرت ﷺ کا لہسن نہ کھانا اور اس کے کھانے کو ناپسند کرنا یا گوہ کو نہ کھانا تو یہ مکروہ نہیں۔ واللہ اعلم

كتاب اللبـاس والزينـــة

كِتَابُ اللِّبَاسِ وَالزِّينَةِ

لباس، زیب وزینت کے بیان میں ❶

باب-۲۴۲ باب تحريم استعمال اواني الذهب والفضة في الشرب وغيره على الرجال والنساء

مردوں اور عورتوں کیلئے سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے وغیرہ کی حرمت کے بیان میں

۸۶۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرِ الصِّدِّيقِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الَّذِي يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ اِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ۔

۸۶۲...... نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی چاندی کے برتن میں (کوئی بھی مشروب) پیتا ہے تو وہ اپنے پیٹ میں غٹاغٹ دوزخ کی آگ بھر رہا ہے۔

---

❶ فائدہ...... اسلام کے دین فطرت ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ اس کی تعلیمات زندگی کے ہر شعبہ میں ہوں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے جس طرح کھانے پینے سے متعلق چھوٹی چھوٹی باتیں بھی تلقین فرمائی ہیں (جیسا کہ پیچھے گزر چکی ہیں۔) اسی طرح لباس اور ظاہری حلیہ کے متعلق بھی تمام ہدایات دی ہیں اور ایک مسلمان کیلئے ان شرعی تعلیمات کی مخالفت جائز نہیں ہے۔ دور حاضر میں بعض اہل فکر و نظر کو یہ مغالطہ ہے کہ لباس کا معاملہ اور ظاہری زیب وزینت کے امور کا اسلام اور مذہب سے کوئی تعلق نہیں بلکہ ہر دور میں انسان اپنے اپنے علاقہ کے اعتبار سے رائج لباس کو اختیار کرتا رہا ہے اور اسلام کے اعتبار سے بھی مسلمان کو لباس کے معاملہ میں حالات زمانہ کے مطابق چلنا چاہئے یعنی جیسا دیس ویسا بھیس کے مقولہ پر عمل کرنا چاہئے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ لباس کا تعلق اگرچہ انسان کے ظاہر سے ہے لیکن انسان کی سیرت و کردار اور افعال و اخلاق پر اس کے لباس کا گہرا اثر پڑتا ہے، چنانچہ بعض لباس انسان کے دل میں تکبر اور بڑائی کے جذبات پیدا کرتے ہیں جبکہ ان کے برعکس بعض لباس تواضع کے جذبات پیدا کرتے ہیں۔ لہٰذا لباس کو اسلام کی تعلیمات سے غیر متعلق سمجھنا دراصل حرف اسلام کی روح سے ناواقفیت کی دلیل ہے بلکہ انسا فطرت وطبیعت سے بھی عدم واقفیت پر مبنی ہے۔ اسلام نے اگرچہ کسی خاص وضع کے لباس کی تاکید نہیں کی لیکن اس کو بالکل بندہ کے اپنے اختیار پر بھی نہیں چھوڑا بلکہ اس کے متعلق اصول ہدایات دیدیں جن کی پیروی کرتے ہوئے انسان اپنی سہولت کے مطابق لباس پہن سکتا ہے۔ اسلام کی نظر میں لباس کا اصل مقصد "ستر" ہے۔ دوسرا اہم مقصد زینت اور جمال ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا (الاعراف) تیسرا مقصد لباس کا یہ ہے کہ اس کو پہن کر تکبر اور بڑائی کا جذبہ نہ پیدا ہو۔ شہرت اور نام و نمود مقصود نہ ہو۔ اس طرح چوتھا مقصد یہ ہے کہ ایسا لباس نہ ہو جسے پہن کر کسی کافر قوم سے مشابہت پیدا ہو جائے، یا وہ کسی کافر قوم کا مخصوص مذہبی شعار ہو مثلاً زنار وغیرہ۔ پانچواں مقصد یہ ہے کہ ممنوع لباس نہ ہو مثلاً ریشم مردوں کیلئے پہننا شریعت نے حرام قرار دیا ہے خواتین کیلئے جائز ہے۔ اسی طرح مردوں کیلئے ٹخنوں سے نیچے شلوار لٹکانا حرام قرار دیا ہے۔ ان امور متذکرہ بالا کا خیال رکھتے ہوئے جو بھی لباس پہن لیا جائے وہ جائز ہے۔ واللہ اعلم (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو (حجۃ اللہ البالغۃ (شاہ ولی اللہ دہلوی)

٨٦٣...... وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ ابْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّرَّاجِ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ بِإِسْنَادِهِ عَنْ نَافِعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَنَّ الَّذِي يَأْكُلُ أَوْ يَشْرَبُ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ أَحَدٍ مِنْهُمْ ذِكْرُ الْأَكْلِ وَالذَّهَبِ إِلَّا فِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ۔

۸۶۳...... ان ساری سندوں کے ساتھ حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ بالا روایت نقل کی گئی ہے اور حضرت علی بن مسہر کی روایت کردہ حدیث میں حضرت عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ الفاظ زائد نقل کیئے گئے ہیں کہ جو آدمی چاندی اور سونے کے برتنوں میں کھاتا ہو یا پیتا ہو اور ابن مسہر کی روایت کردہ حدیث کے علاوہ کھانے اور سونے کے برتنوں کا کسی بھی روایت میں ذکر نہیں ہے۔

٨٦٤...... وحَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُرَّةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارًا مِنْ جَهَنَّمَ۔

۸۶۴...... حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی سونے یا چاندی کے برتن میں پیتا ہے تو وہ اپنے پیٹ میں غٹاغٹ دوزخ کی آگ بھرتا ہے۔[1]

[1] فائدہ...... ان احادیث سے ثابت ہوا کہ سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا ہر مکلف کے لیے خواہ مرد ہو یا عورت حرام ہے۔ البتہ یہ حکم عورتوں کے زیورات کیلئے نہیں ہے اور اس ممانعت کی کیا وجہ اور علت ہے؟ اس کے متعلق محدثین کے مختلف اقوال ہیں: ایک یہ کہ اس کے استعمال سے تکبر اور بڑائی پیدا ہوتی ہے بعض نے کہا کہ سونا چاندی چونکہ اموال میں سے ثمن ہیں لہٰذا ان کا برتنوں میں استعمال ان کی قلت کا سبب ہو جائے گا جو معاشرہ کی عمومی مصلحت کے خلاف ہے وغیرہ وغیرہ واللہ اعلم

باب-۲۴۳ باب تحریم استعمال اناء الذهب والفضة على الرجال والنساء وخاتم الذهب والحرير على الرجل واباحته للنساء واباحة العلم ونحوه للرجل مالم يزد على اربع اصابع

مردوں اور عورتوں کیلئے سونے اور چاندی کے برتنوں کے استعمال کی حرمت اور مرد کیلئے سونے کی انگوٹھی اور ریشم کی حرمت اور عورتوں کیلئے سونے کی انگوٹھی اور ریشم پہننے کے جواز میں

۸٦٥...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاء ح و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ اَوِ الْمُقْسِمِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِي وَاِفْشَاءِ السَّلَامِ وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمَ اَوْ عَنْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ -

۸٦۵...... حضرت معاویہ بن سوید بن مقرن رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا تو میں نے ان سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم فرمایا اور سات چیزوں سے منع فرمایا۔ جن سات چیزوں کے کرنے کا آپ ﷺ نے حکم فرمایا (وہ یہ ہیں): ۱...... بیمار کی عیادت کرنا، ۲...... جنازہ کے ساتھ جانا، ۳...... چھینکنے والے کی چھینک کا جواب دینا، ۴ ...... قسم پوری کرنا، ۵ ...... مظلوم کی مدد کرنا، ٦...... دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنا، ۷...... سلام کو پھیلانا اور جن چیزوں سے آپ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا (وہ یہ ہیں): ۱...... سونے کی انگوٹھی پہننا، ۲...... چاندی کے برتن میں پینا، ۳...... ریشمی گدوں پر بیٹھنا، ۴...... قسی کے کپڑے پہننا (ریشمی کپڑے کی ایک قسم ہے)، ۵...... ریشمی کپڑا پہننا، ٦...... استبرق پہننا، ۷...... دیباج پہننا۔[1]

۸٦٦...... حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ اِلَّا قَوْلَهُ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ اَوِ الْمُقْسِمِ فَاِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ هٰذَا الْحَرْفَ فِي الْحَدِيثِ وَجَعَلَ مَكَانَهُ وَاِنْشَادِ الضَّالِّ-

۸٦٦...... حضرت اشعث بن سلیم سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت ہے لیکن اس حدیث میں قسم پوری کرنے کا ذکر نہیں ہے بلکہ اس کی جگہ گمشدہ چیز کو تلاش کروانے کا ذکر ہے۔

۸٦۷...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَقَالَ اِبْرَارِ الْقَسَمِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ فَاِنَّهُ مَنْ شَرِبَ فِيهَا فِي

۸٦۷...... حضرت اشعث بن شعثاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ زہیر کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث منقول ہے اور اس روایت میں انہوں نے قسم پوری کرنے کا بغیر شک کے کہا ہے اور اس حدیث میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ چاندی کے برتنوں میں پینے سے منع فرمایا ہے کیونکہ جو آدمی دنیا میں چاندی کے برتنوں میں (کوئی چیز) پیتا ہے وہ آدمی آخرت میں چاندی کے برتنوں میں کوئی چیز نہیں پی سکے گا۔

[1] یعنی مردوں کے لیے حرام ہیں۔

الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْ فِيهَا فِي الْآخِرَةِ -

۸۶۸ــــ وحَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ اَخْبَرَنَا اَبُو اِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيُّ وَلَيْثُ بْنُ اَبِي سُلَيْمٍ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاء بِاِسْنَادِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ زِيَادَةَ جَرِيرٍ وَابْنِ مُسْهِرٍ -

۸۶۸...... حضرت اشعث بن شعثاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان ہی سندوں کے ساتھ سابقہ روایت کی طرح روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس میں جریر اور ابن مسہر کے روایت کردہ زائد الفاظ کا ذکر نہیں ہے۔

۸۶۹ــــ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنِي بَهْزٌ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ سُلَيْمٍ بِاِسْنَادِهِمْ وَمَعْنَى حَدِيثِهِمْ اِلا قَوْلَهُ وَاِفْشَاء السَّلَامِ فَاِنَّهُ قَالَ بَدَلَهَا وَرَدِّ السَّلَامِ وَقَالَ نَهَانَا عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ اَوْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ -

۸۶۹...... حضرت اشعث بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہی سندوں کے ساتھ اور انہی احادیث کے معنی کے مطابق روایت منقول ہے، سوائے اسکے کہ اس روایت میں "سلام پھیلانے کے" الفاظ کے بدلہ میں سلام کا جواب دینے کا ذکر ہے اور یہ بھی نہیں کہ آپ ﷺ نے ہمیں سونے یا چاندی کے چھلے کے پہننے سے منع فرمایا ہے۔ [1]

۸۷۰ــــ و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ وَعَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاء بِاِسْنَادِهِمْ وَقَالَ وَاِفْشَاء السَّلَامِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ مِنْ غَيْرِ شَكٍّ -

۸۷۰...... حضرت اشعث بن شعثاء سے انہی سندوں کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور اس میں "سلام کے پھیلانے" اور "چاندی کی انگوٹھی" کے الفاظ بغیر شک کے ذکر کئے گئے ہیں۔

۸۷۱ــــ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَهْلِ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُهُ عَنْ اَبِي فَرْوَةَ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُكَيْمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَاسْتَسْقَى حُذَيْفَةُ فَجَاءَهُ دِهْقَانٌ بِشَرَابٍ فِي اِنَاء مِنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهِ وَقَالَ اِنِّي اُخْبِرُكُمْ اَنِّي قَدْ اَمَرْتُهُ اَنْ لا يَسْقِيَنِي فِيهِ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا تَشْرَبُوا فِي اِنَاء الذَّهَبِ

۸۷۱...... حضرت عبداللہ بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ علاقہ مدائن میں تھے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی طلب کیا۔ اس علاقہ کا ایک آدمی چاندی کے برتن میں پانی لے آیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ پانی پھینک دیا اور فرمایا کہ میں تمہیں خبر دیتا ہوں کہ میں تمہیں حکم دے چکا تھا کہ مجھے چاندی کے برتن میں پانی نہ پلانا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ہی دیباج اور ریشم کا کپڑا پہنو کیونکہ یہ کافروں کیلئے دنیا میں ہیں اور تمہارے لئے

[1] چاندی کی انگوٹھی یا چھلہ مرد کے لئے یوں تو ممنوع ہے لیکن اگر اتباع سنت کی نیت سے یا مہر کے طور پر استعمال کرے تو اس کیلئے ایک مخصوص وزن متعین ہے تقریباً ساڑھے چار ماشہ۔ اس سے زائد وزن کا چھلہ جائز نہیں۔

وَالْفِضَّةِ وَلا تَلْبَسُوا الدِّيبَاجَ وَالْحَرِيرَ فَإِنَّهُ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهُوَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

آخرت میں، قیامت کے دن۔[1]

۸۷۲...... و حَدَّثَنَاه ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي فَرْوَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُكَيْمٍ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

۸۷۲...... حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم مدائن کے علاقہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے اور پھر مذکورہ روایت کی طرح حدیث ذکر کی اور اس میں "قیامت کے دن" کا ذکر نہیں ہے۔

۸۷۳...... وحَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي نَجِيحٍ اَوَّلًا عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى عَنْ حُذَيْفَةَ ثُمَّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ سَمِعَهُ مِنِ ابْنِ اَبِي لَيْلَى عَنْ حُذَيْفَةَ ثُمَّ حَدَّثَنَا اَبُو فَرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُكَيْمٍ فَظَنَنْتُ اَنَّ ابْنَ اَبِي لَيْلَى اِنَّمَا سَمِعَهُ مِنِ ابْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ بِالْمَدَائِنِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

۸۷۳...... حضرت عبداللہ ابن عکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم مدائن کے علاقہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے اور پھر سابقہ روایت کی طرح حدیث ذکر کی اور اس میں "قیامت کے دن" کا ذکر نہیں کیا۔

۸۷٤...... وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمنِ يَعْنِي ابْنَ اَبِي لَيْلَى قَالَ شَهِدْتُ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقَى بِالْمَدَائِنِ فَاَتَاهُ اِنْسَانٌ بِاِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَذَكَرَهُ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ عُكَيْمٍ عَنْ حُذَيْفَةَ-

۸۷۴...... حضرت عبدالرحمٰن یعنی ابن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ علاقہ مدائن میں موجود تھا کہ انہوں نے پانی طلب کیا تو ایک آدمی چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا۔ پھر آگے ابن عکیم عن حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی۔

۸۷۵...... وحَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَاِسْنَادِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ مِنْهُمْ فِي الْحَدِيثِ شَهِدْتُ حُذَيْفَةَ غَيْرُ مُعَاذٍ وَحْدَهُ اِنَّمَا قَالُوا اِنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقَى-

۸۷۵...... حضرت شعبہ سے حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیثِ مبارکہ کی طرح روایت نقل کی ہے اور حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ اور کسی نے بھی اپنی روایت میں (ان الفاظ سے) یہ بیان نہیں کیا کہ میں حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ موجود تھا بلکہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی طلب کیا۔

---

[1] اس حدیث میں علت بھی بیان کردی گئی کہ یہ سونے چاندی کو تعیش کیلئے استعمال کرنا کفار کا وطیرہ ہے اہل ایمان کو دنیا کی ان نعمتوں کے حصول اور تعیش کے اندر منہمک ہونا درست نہیں۔ بلکہ یہ ساری نعمتیں انہیں آخرت میں نصیب ہوں گی۔

۸۷۶ـــــ وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ كِلاهُمَا عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ مَنْ ذَكَرْنَا ـ

۸۷۶..... صحابی رسول حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیثوں کی طرح حدیث ذکر فرمائی ہے۔

۸۷۷ـــــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِي لَيْلٰى قَالَ اسْتَسْقٰى حُذَيْفَةُ فَسَقَاهُ مَجُوسِيٌّ فِي اِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَقَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلا الدِّيبَاجَ وَلا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلا تَاْكُلُوا فِي صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا ـ

۸۷۷..... حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی طلب کیا تو ایک مجوسی آدمی چاندی کے برتن میں پانی لے آیا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ تم ریشم نہ پہنو اور نہ ہی دیباج پہنو اور تم سونے اور چاندی کے برتنوں میں نہ پیو نہ ہی کھاؤ کیونکہ یہ چیزیں دنیا میں کافر کیلئے ہیں۔

باب-۲۴۴ بابتحريم لبس الحرير وغيرذلك للرجال

مردوں کیلئے ریشم وغیرہ پہننے کی حرمت کے بیان میں

۸۷۸ـــــ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَاٰى حُلَّةً سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ فَلَبِسْتَهَا لِلنَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ اِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لا خَلاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْهَا حُلَلٌ فَاَعْطٰى عُمَرَ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنِّي لَمْ اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ اَخًا لَهُ مُشْرِكًا بِمَكَّةَ ـ

۸۷۸..... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد کے دروازے کے پاس ایک ریشمی کپڑے کا جوڑا (کسی کو بیچتے ہوئے) دیکھا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کاش کہ آپ ﷺ یہ جوڑا خرید لیتے تاکہ آپ ﷺ اسے جمعہ کے دن پہنیں اور جب کوئی وفد باہر سے آپ ﷺ کے پاس آئے تو اس وقت آپ ﷺ یہ پہن لیا کریں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ریشمی جوڑا تو وہ آدمی پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس اس طرح کے بہت سے ریشمی جوڑے آئے تو آپ ﷺ نے اس میں سے ایک جوڑا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ ہی یہ جوڑا پہنا رہے ہیں اور آپ ہی نے اس طرح کا جوڑا بیچنے والے کے بارے میں اس طرح

فرمایا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تم کو یہ جوڑا اس لئے نہیں دیا تھا کہ تو اس کو پہنے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ جوڑا اپنے مشرک بھائی کو جو کہ مکہ مکرمہ میں تھا، دے دیا۔

٨٧٩۔۔۔۔۔وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسى بْنِ عُقْبَةَ كِلاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ مَالِكٍ۔

٨٧٩۔۔۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی ﷺ سے حضرت مالک کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

٨٨٠۔۔۔۔۔و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَال حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاى عُمَرُ عُطَارِدًا التَّمِيمِيَّ يُقِيمُ بِالسُّوقِ حُلَّةً سِيَرَاءَ وَكَانَ رَجُلًا يَغْشى الْمُلُوكَ وَيُصِيبُ مِنْهُمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّي رَاَيْتُ عُطَارِدًا يُقِيمُ فِي السُّوقِ حُلَّةً سِيَرَاءَ فَلَوِ اشْتَرَيْتَهَا فَلَبِسْتَهَا لِوُفُودِ الْعَرَبِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ وَاَظُنُّهُ قَالَ وَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لا خَلاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِحُلَلٍ سِيَرَاءَ فَبَعَثَ اِلى عُمَرَ بِحُلَّةٍ وَبَعَثَ اِلى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ بِحُلَّةٍ وَاَعْطى عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ حُلَّةً وَقَالَ شَقِّقْهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ بِحُلَّتِهِ يَحْمِلُهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ بَعَثْتَ اِلَيَّ بِهٰذِهِ وَقَدْ قُلْتَ بِالْاَمْسِ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ فَقَالَ اِنِّي لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلٰكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا وَاَمَّا اُسَامَةُ فَرَاحَ فِي حُلَّتِهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَظَرًا

٨٨٠۔۔۔۔۔ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عطارد تمیمی کو بازار میں (کپڑوں) کا ایک ریشمی جوڑا رکھے ہوئے دیکھا اور وہ ایک ایسا آدمی تھا کہ جو بادشاہوں کے پاس جاتا اور ان سے (مال وغیرہ) وصول کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے عطارد کو دیکھا کہ اس نے بازار میں ایک ریشمی جوڑا بیچنے کیلئے رکھا ہوا ہے اگر آپ ﷺ اس جوڑے کو خرید لیں اور جب عرب کا کوئی وفد آپ ﷺ کی خدمت میں آیا کرے تو آپ ﷺ وہ جوڑا پہن لیا کریں۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ آپ ﷺ جمعہ کے دن بھی پہن لیا کریں تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا دنیا میں ریشم کا کپڑا وہ پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے پھر اسکے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ریشمی کپڑے کے چند جوڑے لائے گئے آپ ﷺ نے ایک جوڑا حضرت عمرؓ کی طرف بھیج دیا اور ایک جوڑا حضرت اسامہ بن زیدؓ کی طرف بھیج دیا اور ایک جوڑا حضرت علی بن ابی طالب کو عطا فرمایا آپ ﷺ نے فرمایا اس جوڑے کو پھاڑ کر اپنی عورتوں کی اوڑھنیاں بنا لینا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ اس جوڑے کو اٹھا کر آپ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اس جوڑے کو میری طرف بھیجا ہے حالانکہ آپ نے گذشتہ روز عطارد کے جوڑے کے بارے میں اس طرح فرمایا تھا تو آپ ﷺ

عَرَفَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ اَنْكَرَ مَا صَنَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا تَنْظُرُ اِلَيَّ فَاَنْتَ بَعَثْتَ اِلَيَّ بِهَا فَقَالَ اِنِّي لَمْ اَبْعَثْ اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَلٰكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ -

نے فرمایا(اے عمر!) میں نے یہ جوڑا تیری طرف اس لیے نہیں بھیجا تاکہ تو اسے پہنے بلکہ میں نے یہ جوڑا تیری طرف اس لیے بھیجا تھا تاکہ تو اس سے فائدہ حاصل کرے اور حضرت اسامہؓ وہی ریشمی جوڑا پہن کر آپ کی خدمت میں آئے تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت اسامہؓ کی طرف بڑے غور سے دیکھا جس کی وجہ سے حضرت اسامہؓ نے پہچان لیا کہ رسول ﷺ کو یہ جوڑا پہننا ناپسند لگا ہے حضرت اسامہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ میری طرف اس طرح کیوں دیکھ رہے ہے حالانکہ آپ نے یہ جوڑا میری طرف بھیجا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا (اے اسامہ) میں نے یہ جوڑا تیری طرف اس لیے نہیں بھیجا تاکہ تو اسے پہنے بلکہ میں نے یہ جوڑا تیری طرف اسلیے بھیجا ہے تاکہ تو اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں کے لیے اوڑھنیاں بنائے۔ ❶

۸۸۱...... و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ وَجَدَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حُلَّةً مِنْ اِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ بِالسُّوقِ فَاَخَذَهَا فَاَتٰى بِهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ابْتَعْ هٰذِهِ فَتَجَمَّلْ بِهَا لِلْعِيدِ وَلِلْوَفْدِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ قَالَ فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ فَاَقْبَلَ بِهَا عُمَرُ حَتّٰى اَتٰى بِهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ قُلْتَ اِنَّمَا هٰذِهِ لِبَاسُ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ اَوْ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ ثُمَّ اَرْسَلْتَ اِلَيَّ بِهٰذِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَبِيعُهَا وَتُصِيبُ بِهَا حَاجَتَكَ -

۸۸۱...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے بازار میں اس استبرق کا ایک جوڑا (کسی کو بیچتے ہوئے) پایا حضرت عمرؓ اس جوڑے کو لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ اس جوڑے کو خرید لیں تاکہ آپ عید کے دن اور وفود سے ملاقات کے وقت پہن لیا کریں تو رسول اللہ نے فرمایا یہ تو ایسے آدمی کا لباس ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ راوی کہتے ہیں پھر حضرت عمرؓ جتنا کہ اللہ نے چاہا ٹھہرے رہے پھر (اس کے) بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ کی طرف دیباج کا ایک جبہ بھیجا۔ حضرت عمرؓ اس جبے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے تو اس لباس کے بارے میں فرمایا تھا یہ لباس اس آدمی کا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے پھر آپ نے یہ لباس میری طرف کیوں بھیجا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا :(اے عمرؓ!) تو اس لباس کو بیچ دے اور اس کی قیمت سے اپنی ضرورت پوری کر لے۔

۸۸۲...... وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ

۸۸۲...... حضرت ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

❶ ان احادیث سے صاف واضح ہے کہ ریشم کا کپڑا مردوں کیلئے ناجائز ہے البتہ خواتین اسے استعمال کر سکتی ہیں اور مرد اس کا کاروبار اور تجارت بھی کر سکتے ہیں۔

شِهَابٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ -

۸۸۳...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قال حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ رَاٰى عَلٰى رَجُلٍ مِنْ آلِ عُطَارِدٍ قَبَاءً مِنْ دِيبَاجٍ اَوْ حَرِيرٍ - فَقَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ لَوِ اشْتَرَيْتَهُ فَقَالَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَاُهْدِيَ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ فَاَرْسَلَ بِهَا اِلَيَّ قَالَ قُلْتُ اَرْسَلْتَ بِهَا اِلَيَّ وَقَدْ سَمِعْتُكَ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا -

۸۸۳...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عطارد خاندان کے ایک آدمی کو دیباج یا ریشم کا ایک قبا پہنے ہوئے دیکھا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: کاش کہ آپ ﷺ اس قبا کو خرید لیتے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی اس طرح کا لباس پہنتا ہے اس کا (آخرت میں) کوئی حصہ نہیں پھر (اس کے بعد) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک ریشمی جوڑا بطور ہدیہ کے آیا۔ آپ ﷺ نے وہ جوڑا میری (حضرت عمر) طرف بھیج دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ نے یہ جوڑا میری طرف بھیج دیا ہے حالانکہ میں آپ ﷺ سے (اس کے متعلق میں اس طرح) سن چکا ہوں جو آپ ﷺ نے اس بارے میں فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے (یہ جوڑا) تیری طرف اس لئے بھیجا تھا تا کہ تو اس سے فائدہ حاصل کرے (یعنی اسے بیچ کر اس کی رقم سے اپنی کوئی ضرورت پوری کرلے)۔

۸۸۴...... و حَدَّثَنِي ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَاٰى عَلٰى رَجُلٍ مِنْ آلِ عُطَارِدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيٰى بْنِ سَعِيدٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِهَا وَلَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا -

۸۸۴...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عطارد خاندان کے ایک آدمی کو دیکھا (اور پھر) یحییٰ بن سعید کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی سوائے اس کے کہ اس روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تجھے (یہ جوڑا) اسلئے بھیجا ہے تا کہ تو اس سے نفع حاصل کرے اور تیری طرف اس لئے نہیں بھیجا تا کہ تو اسے (خود) پہنے۔

۸۸۵...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فِي الاِسْتَبْرَقِ قَالَ قُلْتُ مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ فَقَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ رَاٰى عُمَرُ عَلٰى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ اِسْتَبْرَقٍ فَاَتٰى بِهَا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا مَالًا -

۸۸۵...... حضرت یحییٰ بن اسحق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت سالم بن عبداللہ نے استبرق کے متعلق میں پوچھا تو میں نے ان سے کہا کہ وہ سنگین اور سخت دیباج ہے۔ حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو استبرق کا جوڑا پہنے ہوئے دیکھا تو وہ اسے نبی ﷺ کی خدمت میں لے آئے پھر آگے سابقہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی، سوائے اس کے کہ اس روایت میں یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ

نے فرمایا: میں نے (یہ جوڑا) تیری طرف اس لئے بھیجا تھا تاکہ تو اس کے ذریعے سے مال حاصل کرے۔

۸۸۶...... حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللهِ مَوْلى اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ وَكَانَ خَالَ وَلَدِ عَطَاء قَالَ اَرْسَلَتْنِي اَسْمَاءُ اِلى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ فَقَالَتْ بَلَغَنِي اَنَّكَ تُحَرِّمُ اَشْيَاءَ ثَلَاثَةً الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ وَمِيثَرَةَ الْاُرْجُوَانِ وَصَوْمَ رَجَبٍ كُلِّهِ فَقَالَ لِي عَبْدُ اللهِ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ رَجَبٍ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ الْاَبَدَ وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنَ الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ فَاِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لا خَلَاقَ لَهُ فَخِفْتُ اَنْ يَكُونَ الْعَلَمُ مِنْهُ وَاَمَّا مِيثَرَةُ الْاُرْجُوَانِ فَهٰذِهِ مِيثَرَةُ عَبْدِ اللهِ فَاِذَا هِيَ اُرْجُوَانٌ فَرَجَعْتُ اِلى اَسْمَاءَ فَخَبَّرْتُهَا فَقَالَتْ هٰذِهِ جُبَّةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاَخْرَجَتْ اِلَيَّ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةٍ لَهَا لِبْنَةُ دِيبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوفَيْنِ بِالدِّيبَاجِ فَقَالَتْ هٰذِهِ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ حَتّى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضى يُسْتَشْفى بِهَا۔

۸۸۶...... حضرت عبد اللہ جو کہ مولیٰ (آزاد کردہ غلام) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور حضرت عطاء کے لڑکے کے ماموں ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف بھیجا اور ان سے کہلوایا کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ آپ تین چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں: ۱...... کپڑوں کے ریشمی نقش و نگار وغیرہ کو، ۲...... سرخ گدیلے کو، ۳...... ماہِ رجب کے پورے مہینے میں روزے رکھنے کو۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب میں فرمایا: آپ نے جو رجب کے روزوں کا ذکر کیا ہے تو جو آدمی (سوائے ایامِ تشریق کے) ہمیشہ روزے رکھتا ہو وہ ماہِ رجب کے روزوں کو کیسے حرام قرار دے سکتا ہے اور باقی جو آپ نے کپڑوں پر نقش و نگار کا ذکر کیا، میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں: جو آدمی ریشم کا لباس پہنتا ہے آخرت میں اس کیلئے کوئی حصہ نہیں تو مجھے اس بات سے ڈر لگا کہ کہیں ریشمی نقش و نگار بھی اس حکم میں داخل نہ ہوں اور باقی رہا سرخ گدیلے کا مسئلہ تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا گدیلا سرخ ہے۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں نے یہ سب کچھ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جاکر ذکر کر دیا تو حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ جبہ موجود ہے پھر حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک طیالسی سکروانی جبہ نکالا جس کا گریبان دیباج کا تھا اور اس کے دامن پر دیباج کی بیل (لگی ہوئی) تھی۔ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ جبہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات تک ان کے پاس موجود تھا۔ جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہو گیا تو جبہ میں لے آئی تب رسول اللہ ﷺ وہ جبہ پہنا کرتے تھے اور اب ہم اس جبے کو دھو کر (اس کا پانی) شفاء کیلئے بیماروں کو پلاتے ہیں۔ ❶

---

❶ فائدہ...... سرخ گدیلا اگر ریشم کا ہو تو اس کا استعمال بہتر نہیں لیکن حرام نہیں اسی طرح ریشمی نقش و نگار بھی حرام نہیں البتہ ابن عمرؓ کے اوپر چونکہ تقویٰ کی شان نہایت غالب تھی لہٰذا انہوں نے اس خدشہ کے پیش نظر کہ کہیں یہ بھی ممنوع نہ ہو اس...... (جاری ہے)

۸۸۷۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ كَعْبٍ اَبِي ذِبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ يَقُولُ اَلا لا تُلْبِسُوا نِسَاءَكُمُ الْحَرِيرَ فَاِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ فَاِنَّهُ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ ۔

۸۸۷۔۔۔۔ حضرت خلیفہ بن کعب ابی ذبیانؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خطبہ دیتے ہوئے سنا، وہ فرماتے ہیں: آگاہ رہو! تم اپنی عورتوں کو ریشمی کپڑے نہ پہناؤ کیونکہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ریشم نہ پہنو کیونکہ جو آدمی دنیا میں ریشم کا لباس پہنے گا وہ آخرت میں ریشم کا لباس نہیں پہن سکے گا۔

۸۸۸۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الاَحْوَلُ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِيجَانَ يَا عُتْبَةُ بْنَ فَرْقَدٍ اِنَّهُ لَيْسَ مِنْ كَدِّكَ وَلا مِنْ كَدِّ اَبِيكَ وَلا مِنْ كَدِّ اُمِّكَ فَاَشْبِعِ الْمُسْلِمِينَ فِي رِحَالِهِمْ مِمَّا تَشْبَعُ مِنْهُ فِي رَحْلِكَ وَاِيَّاكُمْ وَالتَّنَعُّمَ وَزِيَّ اَهْلِ الشِّرْكِ وَلَبُوسَ الْحَرِيرَ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهى عَنْ لَبُوسِ الْحَرِيرِ قَالَ اِلا هٰكَذَا وَرَفَعَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ اِصْبَعَيْهِ الْوُسْطى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا قَالَ زُهَيْرٌ قَالَ عَاصِمٌ هٰذَا فِي الْكِتَابِ قَالَ وَرَفَعَ زُهَيْرٌ اِصْبَعَيْهِ ۔

۸۸۸۔۔۔۔ حضرت ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب ہم آذر بائیجان میں تھے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں لکھا کہ اے عقبہ بن فرقد! (آپ کے پاس جو یہ مال ہے) نہ آپ کی محنت سے ہے اور نہ ہی آپ کے والد کی محنت سے اور نہ ہی آپ کی والدہ کی محنت سے تجھ کو حاصل ہوا ہے، اسلئے مسلمانوں کو ان کی جگہوں پر پوری طرح سے وہ چیز پہنچادے جو تو اپنی جگہ پر پہنچاتا ہے اور تمہیں عیش و عشرت اور مشرکوں والا لباس اور ریشم پہننے سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ رسول اللہ ﷺ ریشمی لباس پہننے سے منع فرماتے تھے سوائے اس قدر اور رسول اللہ ﷺ نے ہمارے سامنے اپنی درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی کو اٹھایا اور دونوں کو ملایا۔ راوی حضرت زہیر کہتے ہیں کہ حضرت عاصم نے کہا: کتاب میں اسی طرح سے ہے اور حضرت زہیر نے اپنی دونوں انگلیاں اٹھا کر بتایا۔[1]

(گذشتہ سے پیوستہ)۔۔۔۔کا استعمال نہیں فرمایا۔ چنانچہ ریشمی نقش و نگار والے کپڑوں کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ کپڑے میں چار انگل سے زائد چوڑے نہ ہوں تو ان کی گنجائش ہے جیسا کہ حضرت اسماءؓ نے جو جبہ نکالا اس سے بھی ظاہر ہے البتہ اگر چادر انگل سے زائد ہو تو ناجائز ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہؓ کی ایک خاص شان یہ تھی کہ کسی سے کوئی بات منسوب ہوتی تو اس کے متعلق بدگمان ہونے کے بجائے صاحب معاملہ سے حقیقت حال دریافت کر لیا کرتے تاکہ دلوں میں بدگمانی پیدا نہ ہو۔ اس طرح اس حدیث سے بزرگوں کے استعمال شدہ کپڑوں یا دیگر اشیاء سے حصول تبرک کی مشروعیت بھی ثابت ہوتی ہے۔ جیسا کہ حضرت اسماءؓ نے فرمایا ہم حضور ﷺ کے جبہ کو دھو کر اس کا پانی مریضوں کو شفاء کیلئے پلاتے ہیں۔ (واللہ اعلم)
(حاشیہ صفحہ ہذا)

[1] فائدہ۔۔۔۔ حضرت عمرؓ اپنے عمالِ حکومت، امیروں اور گورنروں کی سخت نگرانی فرمایا کرتے تھے کہ وہ مسلمانوں پر ظلم یا ناانصافی میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ عتبہ بن فرقدؓ مشہور صحابی ہیں غزوہ خیبر میں حضور علیہ السلام کے ساتھ شریک تھے۔ موصل کے فاتح تھے۔ حضرت عمرؓ کے مذکورہ بالا ارشاد کا مقصد یہ تھا کہ فتوحات کے ذریعہ جو مال غنیمت حاصل ہو رہا ہے اسے مسلمانوں کے بیت المال تک جلد از جلد پہنچانے کا اہتمام کرو کیونکہ یہ تمہارا ذاتی مال نہیں۔

۸۸۹......حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ كِلاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الاسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَرِيرِ بِمِثْلِهِ وحَدَّثَنَا ابْنُ ابي شَيْبَةَ وَهُوَ عُثْمَانُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ كِلاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ وَاللَّفْظُ لِإِسْحٰقَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ فَجَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ اِلا مَنْ لَيْسَ لَهُ مِنْهُ شَيْءٌ فِي الْآخِرَةِ اِلا هٰكَذَا وَقَالَ اَبُو عُثْمَانَ بِاِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الاِبْهَامَ فَرُئِيتُهُمَا اَزْرَارَ الطَّيَالِسَةِ حِينَ رَاَيْتُ الطَّيَالِسَةَ -

۸۸۹......حضرت عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے ریشم کے بارے میں مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔ حضرت ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت عقبہ بن فرقد کے پاس تھے کہ ہمارے پاس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک خط آیا (جس میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ لکھا تھا) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ریشم (کوئی) آدمی نہیں پہنتا، سوائے اس آدمی کے جس کو آخرت میں کچھ نہ ملنے والا ہو مگر اس قدر (ریشم) صحیح ہے اور حضرت ابو عثمان نے اپنی دونوں انگلیاں انگوٹھے کے ساتھ والی سے اشارہ کر کے بتایا پھر مجھے طیالسی چادروں کے پلے ان دونوں انگلیوں کی مقدار میں بتائے گئے، یہاں تک کہ میں نے طیالسہ کو دیکھ لیا، (عرب کی سیاہ چادریں)۔

۸۹۰......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيهِ حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ -

۸۹۰......حضرت ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم عتبہ بن فرقد کے پاس تھے پھر آگے حضرت جریر کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

۸۹۱......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُثْمَانَ النَّهْدِيَّ قَالَ جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِاَذْرَبِيجَانَ مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ اَوْ بِالشَّامِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ اِلا هٰكَذَا اِصْبَعَيْنِ قَالَ اَبُو عُثْمَانَ فَمَا عَتَّمْنَا اَنَّهُ يَعْنِي الاَعْلامَ -

۸۹۱......حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو عثمان نہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہماری طرف ایک خط لکھا جبکہ ہم عتبہ بن فرقد کے پاس آذر بائیجان یا شام کے علاقہ میں تھے (اس خط میں لکھا تھا): امابعد! رسول اللہ ﷺ نے ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے مگر اس قدر دو انگلیوں کے برابر۔ حضرت ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آخری جملہ سے فوراً سمجھ گئے کہ اس سے آپ ﷺ کی مراد نقش ونگار ہیں۔[1]

۸۹۲......وحَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الاسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ

۸۹۲......حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس میں حضرت ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول (کہ ہم حضرت عمرؓ کے آخری جملہ

---

[1] فائدہ......اس حدیث میں دو انگل کے برابر جواز کا ذکر ہے۔ جبکہ آگے ایک حدیث میں دو، تین اور چار انگل کا ذکر ہے، چنانچہ چار کے ذکر کی بنیاد پر جمہور علماء کا اسی پر اتفاق ہے کہ چار انگل کے بقدر ریشم ممنوع اور حرام ہونے سے مستثنیٰ ہے۔

اَبِي عُثْمَانَ ۔

۸۹۳...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَاَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهٰى نَبِيُّ اللهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ اِلا مَوْضِعَ اِصْبَعَيْنِ اَوْ ثَلاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ۔

۸۹۴...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرُّزِّيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ ۔

۸۹۵...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَيَحْيٰى بْنُ حَبِيبٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَبِيبٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ لَبِسَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا قَبَاءً مِنْ دِيبَاجٍ اُهْدِيَ لَهُ ثُمَّ اَوْشَكَ اَنْ نَزَعَهُ فَاَرْسَلَ بِهِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقِيلَ لَهُ قَدْ اَوْشَكَ مَا نَزَعْتَهُ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ نَهَانِي عَنْهُ جِبْرِيلُ فَجَاءَهُ عُمَرُ يَبْكِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَرِهْتَ اَمْرًا وَاَعْطَيْتَنِيهِ فَمَا لِي قَالَ اِنِّي لَمْ اُعْطِكَهُ لِتَلْبَسَهُ اِنَّمَا اَعْطَيْتُكَهُ تَبِيعُهُ فَبَاعَهُ بِاَلْفَيْ دِرْهَمٍ۔

۸۹۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي عَوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ حُلَّةٌ سِيَرَاءَ فَبَعَثَ بِهَا

سے سمجھ گئے کہ اس سے مراد نقش و نگار ہے) کاذکر نہیں ہے۔

۸۹۳...... صحابی رسول حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جابیہ کے مقام پر خطبہ دے رہے تھے اس خطبہ میں انہوں نے فرمایا کہ اللہ کے نبی کریم ﷺ نے ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا، سوائے دو انگلیوں یا تین یا چار انگلیوں کے بقدر۔

۸۹۴...... صحابی رسول حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیثِ مبارکہ کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۸۹۵...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک دیباج کا ایک قبا پہنا جو کہ آپ ﷺ کیلئے ہدیہ کیا گیا تھا پھر آپ ﷺ نے اس قبا کو اسی وقت اتار دیا اور پھر اسے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف بھیج دیا تو آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: یارسول اللہ! آپ ﷺ نے اس قبا کو بہت جلدی اتار دیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اس کے پہننے سے منع کر دیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (یہ سن کر) روتے ہوئے آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! جس چیز کو آپ نے ناپسند فرمایا، آپ نے وہ چیز مجھے عطا فرمادی۔ اب میرا کیا بنے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (اے عمر!) میں نے تجھے یہ قبا اس لئے نہیں دیا تاکہ تو اسے پہنے بلکہ میں نے یہ قبا تجھے اس لئے دیا ہے تاکہ تو اسے بیچ دے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ قبا دو ہزار درہم میں بیچ دیا۔

۸۹۶...... داماد رسول حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کیلئے ایک ریشمی جوڑا ہدیہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے وہ جوڑا میری طرف بھیج دیا۔ میں نے وہ جوڑا پہنا تو آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس میں غصہ کے آثار پہچان لئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: (اے علی!) میں نے یہ

اِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ اِنِّي لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا اِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتُشَقِّقَهَا خُمُرًا بَيْنَ النِّسَاءِ -

جوڑا تیری طرف اس لئے نہیں بھیجا تاکہ تو اسے پہنے بلکہ میں نے یہ جوڑا تیری طرف اسلئے بھیجا ہے تاکہ تو اسے پھاڑ کر اپنی عورتوں کی اوڑھنیاں بنالے۔●

٨٩٧...... و حَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي عَوْنٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ فِي حَدِيثِ مُعَاذٍ فَاَمَرَنِي فَاَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ فَاَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي وَلَمْ يَذْكُرْ فَاَمَرَنِي -

٨٩٧...... حضرت ابو عون سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے اور حضرت معاذ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا تو میں نے اسے اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا اور حضرت محمد بن جعفر کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ میں نے اسے اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا اور اس میں (فَاَمَرَنِي یعنی آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا) کا ذکر نہیں ہے۔

٨٩٨...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ اَبُو كُرَيْبٍ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ اَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ اُكَيْدِرَ دُومَةَ اَهْدٰى اِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثَوْبَ حَرِيرٍ فَاَعْطَاهُ عَلِيًّا فَقَالَ شَقِّقْهُ خُمُرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ و قَالَ اَبُو بَكْرٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ بَيْنَ النِّسْوَةِ -

٨٩٨...... داماد رسول حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اکیدر دوم نے نبی ﷺ کی طرف ریشمی کپڑا بطور ہدیہ بھیجا تو آپ ﷺ نے وہ کپڑا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمایا اور فرمایا: (اے علی) اسے پھاڑ کر تینوں فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اوڑھنیاں بنالے اور ابوبکر اور ابو کریب کی روایت کردہ حدیث میں بَيْنَ النِّسْوَةِ (عورتوں کے درمیان تقسیم) کا ذکر ہے۔●

٨٩٩...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ كَسَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ حُلَّةَ سِيَرَاءَ فَخَرَجْتُ فِيهَا فَرَاَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ قَالَ فَشَقَقْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي -

٨٩٩...... حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک ریشمی جوڑا عطا فرمایا۔ میں اس جوڑے کو پہن کر باہر نکلا تو میں نے آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس پر غصہ کے آثار دیکھے، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے اس کپڑے کو پھاڑ کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

٩٠٠...... و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَاَبُو كَامِلٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

٩٠٠...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سندس کا ایک جبہ بھیجا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: (اے اللہ کے

● مذکورہ بالا روایت سے معلوم ہوا کہ ریشم وغیرہ کا فقط یہ استعمال حرام ہے کہ مرد اسے پہنیں۔ البتہ اس کے دیگر استعمال مثلاً اس کی تجارت، صناعت وغیرہ حرام نہیں۔

● تینوں فاطمہ سے مراد: ا۔ حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ　٢۔ فاطمہ بنت اسد والدہ حضرت علیؓ اور ٣۔ فاطمہ بنت حمزہ بن عبدالمطلب رسول اللہ ﷺ کی عم زاد ہیں۔

قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِلٰى عُمَرَ بِجُبَّةِ سُنْدُسٍ فَقَالَ عُمَرُ بَعَثْتَ بِهَا اِلَيَّ وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ اِنِّي لَمْ اَبْعَثْ بِهَا اِلَيْكَ لِتَلْبَسَهَا وَاِنَّمَا بَعَثْتُ بِهَا اِلَيْكَ لِتَنْتَفِعَ بِثَمَنِهَا۔

رسول!) آپ ﷺ نے مجھے یہ جبہ بھیجا ہے حالانکہ آپ ﷺ تو اس کے بارے میں ایسے ایسے فرما چکے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تجھ کو یہ جبہ اس لئے نہیں بھیجا تاکہ تو اسے پہنے بلکہ میں نے یہ جبہ تیری طرف اسلئے بھیجا ہے تاکہ تو اس کی قیمت سے نفع حاصل کرے۔ (سندس ایک قسم کا ریشمی لباس ہوتا ہے جو کہ باریک اور نفیس ہوتا ہے)۔

۹۰۱...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ۔

۹۰۱...... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی دنیا میں ریشمی کپڑے پہنے گا وہ آخرت میں ریشمی کپڑا نہیں پہن سکے گا۔

۹۰۲...... وحَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحٰقَ الدِّمَشْقِيُّ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي شَدَّادٌ اَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنِي اَبُو اُمَامَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ۔

۹۰۲...... حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آدمی دنیا میں ریشمی کپڑا پہنے گا وہ آخرت میں ریشمی کپڑا نہیں پہن سکے گا۔

۹۰۳...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهُ قَالَ اُهْدِيَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلّٰى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِي هٰذَا لِلْمُتَّقِينَ۔

۹۰۳...... حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کیلئے ایک ریشمی قبا بطور ہدیہ آیا۔ پھر آپ ﷺ نے وہ قبا پہنا پھر آپ ﷺ نے اس میں نماز پڑھی اور پھر نماز سے فارغ ہو کر بہت ناپسندیدگی سے اسے اتار دیا جیسے کہ اسکو آپ ﷺ بہت ہی ناپسند سمجھتے ہیں پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ لباس متقی لوگوں کیلئے مناسب نہیں ہے۔

۹۰۴...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي اَبَا عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ اَبِي حَبِيبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۹۰۴...... حضرت یزید بن حبیب اس سند کے ساتھ سابقہ حدیث کی طرح روایت بیان کرتے ہیں۔

باب-۴۲۵　باب اباحة لبس الحرير للرجل اذا كان به حكةٌ او نحوها

مرد کیلئے خارش وغیرہ عذر کی وجہ سے ریشمی لباس پہننے کا جواز

۹۰۵...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَنْبَاَهُمْ اَنَّ رَسُولَ

۹۰۵...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خارش یا کسی اور بیماری کی وجہ

اللهِ ﷺ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي الْقُمُصِ الْحَرِيرِ فِي السَّفَرِ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا اَوْ وَجَعٍ كَانَ بِهِمَا -

سے سفر میں ریشمی لباس پہننے کی اجازت عطافرمادی تھی۔[1]

۹۰۶...... وحَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بِهٰذَا الاسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي السَّفَرِ -

۹۰۶...... حضرت سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ سابقہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس روایت میں سفر کا ذکر نہیں ہے۔

۹۰۷...... و حَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَوْ رُخِّصَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَعَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ عَوْفٍ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ لِحِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا

۹۰۷...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خارش ہو جانے کی وجہ سے ریشمی لباس پہننے کی اجازت عطا فرمادی تھی یا اجازت دے دی تھی۔

۹۰۸...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الاسْنَادِ مِثْلَهُ -

۹۰۸...... حضرت شعبہ سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۹۰۹...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ اَنَسًا اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَكَوَا اِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ الْقَمْلَ فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي قُمُصِ الْحَرِيرِ فِي غَزَاةٍ لَهُمَا -

۹۰۹...... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبر دیتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے جوؤں کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ان دونوں حضرات کیلئے جہاد میں ریشمی لباس پہننے کی اجازت عطافرمادی۔

باب-۱۶۶ باب النهي عن لبس الرجل الثوب المعصفر

مردوں کو عصفر سے رنگے ہوئے کپڑوں کے پہننے کی ممانعت

۹۱۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ يَحْيٰى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ

۹۱۰...... حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبر دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے عصفر سے رنگے

[1] اس حدیث سے جمہور علماء وفقہاء نے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ مرض مثلاً خارش کی وجہ سے مردوں کیلئے ریشم پہننا حرام ہے۔ اسی طرح جنگ کے دوران مجاہد کیلئے بھی ریشم پہننا جائز قرار دیا ہے البتہ امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ خارش یا جنگ کی وجہ سے بھی فقط وہ ریشم جائز ہے جس کا بانا ریشم کا ہو اور تانا غیر ریشم کا یعنی جس میں ریشم مغلوب ہو۔ خالص ریشم جنگ اور مرض میں بھی حرام ہی رہتا ہے۔ امام صاحبؒ اس حدیث مذکورہ بالا کو اضطرار پر محمول کرتے ہیں اور اضطرار کی حالت میں ہی خالص ریشم کی اجازت عطا فرماتے ہیں واللہ اعلم

بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ ابْنَ مَعْدَانَ اَخْبَرَهُ اَنَّ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَخْبَرَهُ قَالَ رَاى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ مِنْ ثِيَابِ الْكُفَّارِ فَلا تَلْبَسْهَا۔

ہوئے دو کپڑوں کو پہنے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا:
یہ کافروں کے کپڑے ہیں، ان کو نہ پہنو۔ [1]

٩١١...... وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ كِلاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الاسْنَادِ وَقَالا عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ۔

۹۱۱...... حضرت یحیٰی بن ابی کثیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت (کہ رسول اللہ ﷺ نے عصفر سے رنگے ہوئے کپڑوں کے متعلق فرمایا کہ وہ کافروں کے کپڑے ہیں) نقل کی گئی ہے۔

٩١٢...... حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اَيُّوبَ الْمُوصِلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الاَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاى النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ ثَوْبَيْنِ مُعَصْفَرَيْنِ فَقَالَ اَاُمُّكَ اَمَرَتْكَ بِهٰذَا قُلْتُ اَغْسِلُهُمَا قَالَ بَلْ اَحْرِقْهُمَا ۔

۹۱۲...... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے عصفر سے رنگے ہوئے دو کپڑوں کو پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا: کیا تجھے تیری ماں نے یہ کپڑے پہننے کا حکم دیا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں (اس رنگ) کو دھو ڈالوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ اسے جلا ڈالو۔ [2]

٩١٣...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِي طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوعِ ۔

۹۱۳...... داماد رسول حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قسی کپڑا (ریشم کی ایک قسم) پہننے سے منع فرمایا ہے اور عصفر سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع کی حالت میں قرآن مجید پڑھنے سے بھی منع فرمایا ہے۔

٩١٤...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ يَقُولُ نَهَانِي النَّبِيُّ ﷺ عَنِ

۹۱۴...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ کو رکوع کی حالت میں قرآن مجید پڑھنے سے اور سونا اور عصفر سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے۔

---

[1] معصفر اس کپڑے کو کہا جاتا ہے جو عصفر (جو ایک خوش رنگ زرد رنگ کی بوٹی ہوتی تھی) میں رنگا ہوا ہو۔ احناف کے نزدیک مردوں کے لیے ایسا کپڑا مکروہ تحریمی ہے۔ البتہ خواتین کیلئے جائز ہے گردے کپڑے پہننا جیسے ہندو ساد ھو پہنتے ہیں تو کفار کا شعار ہونے کی بناء پر مردوں کیلئے جائز نہیں۔

[2] یہ اس کی شدت منع کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ زرد رنگ مردوں کیلئے بالکل نامناسب ہے۔

الْقِراءَةِ وَاَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْمُعَصْفَرِ

۹۱۵..... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَعَنْ لِبَاسِ الْمُعَصْفَرِ۔

۹۱۵..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قسی کا لباس پہننے سے اور رکوع اور سجدوں کی حالت میں قرآن مجید پڑھنے سے اور عصفر سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا ہے۔ ❶

باب-۱۶۷ باب فضل لباس ثياب الحبرة

دھاری دار یمنی کپڑے (چادر) پہننے کی فضیلت

۹۱۶..... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ قال حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْنَا لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَيُّ اللِّبَاسِ كَانَ اَحَبَّ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ اَوْ اَعْجَبَ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ الْحِبَرَةُ۔

۹۱۶..... حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کو کونسا لباس زیادہ محبوب تھا یا رسول اللہ ﷺ کو کونسا لباس زیادہ پسندیدہ تھا؟ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: دھاری دار یمنی چادر۔

۹۱۷..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قال حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ الْحِبَرَةُ۔

۹۱۷..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو سب کپڑوں میں سے زیادہ محبوب و پسندیدہ دھاری دار یمنی کپڑا تھا۔ ❷

باب-۱۶۸ باب التواضع في اللباس والاقتصار على الغليظ منه واليسير في اللباس والفراش وغيرهما وجواز لبس الثوب الشعر وما فيه اعلام

لباس میں تواضع اختیار کرنا

۹۱۸..... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيْنَا اِزَارًا غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكِسَاءً مِنَ الَّتِي يُسَمُّونَهَا الْمُلَبَّدَةَ قَالَ فَاَقْسَمَتْ بِاللهِ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قُبِضَ

۹۱۸..... حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس گیا تو انہوں نے میرے سامنے ایک موٹا تہ بند نکالا جو کہ یمن میں بنایا جاتا ہے اور ایک چادر جس کا نام ملبدہ ہے۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اللہ کی قسم اٹھائی کہ رسول اللہ ﷺ کی

---

❶ قسّی ایک طرح کا ریشمی کپڑا ہوتا تھا۔ یہ بھی مردوں کیلئے حرام ہے۔

❷ یمنی دھاری دار چادریں اور کپڑا حضور علیہ السلام کو پسند تھا۔ پہلی بات تو یہ تھی کہ وہ سبز رنگ کے ہوتے تھے جو اہل جنت کے لباسوں کا رنگ ہے۔ دوسری یہ کہ وہ سوت (کاٹن) کا ہوتا تھا جو جسم کیلئے مفید ہوتا تھا۔

فِي هٰذَيْنِ الثَّوْبَيْنِ ۔

وفات انہی دو کپڑوں میں ہوئی ہے۔

۹۱۹...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ اِزَارًا وَكِسَاءً مُلَبَّدًا فَقَالَتْ فِي هٰذَا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِي حَدِيثِهِ اِزَارًا غَلِيظًا۔

۹۱۹...... حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کے سامنے ایک تہ بند اور ایک پیوند لگا ہوا کپڑا نکالا اور پھر فرمانے لگیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات مبارک انہی دو کپڑوں میں ہوئی ہے۔

ابن حاتم نے اپنی روایت کردہ حدیث میں موٹا تہ بند کہا ہے۔

۹۲۰...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ اِزَارًا غَلِيظًا ۔

۹۲۰...... حضرت ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے اور اس میں انہوں نے موٹے تہ بند کا کہا ہے۔

۹۲۱...... و حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ اَبِيهِ ح و حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي زَائِدَةَ ح و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعَرٍ اَسْوَدَ ۔

۹۲۱...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک دن صبح کو کالے بالوں کا کمبل اوڑھے ہوئے باہر تشریف لائے جس پر پالان کے نقش تھے۔

۹۲۲...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ وِسَادَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الَّتِي يَتَّكِئُ عَلَيْهَا مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهُ لِيفٌ ۔

۹۲۲...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا بستر جس پر آپ ﷺ آرام فرماتے تھے، چمڑے کا تھا۔ اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

۹۲۳...... و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ اَدَمًا حَشْوُهُ لِيفٌ۔

۹۲۳...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا بستر مبارک جس پر آپ ﷺ سوتے تھے، چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔[1]

۹۲٤...... وحَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۹۲۴...... حضرت ھشام بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے

[1] یہ اس نبی اُمّی کا بستر ہے جو دو جہاں کا بادشاہ ہے جس کے سامنے روئے زمین کے سارے خزانے پیش کئے گئے جس کو خداوند قدوس نے بطحاء کی وادی سونے کی بنا کر دینے کی پیش کش کی، مگر اس ﷺ نے فقر و فاقہ کو اختیار فرمایا۔ صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ اجمعین۔

ابْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَا ضِجَاعُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ يَنَامُ عَلَيْهِ۔

ساتھ روایت نقل کی گئی ہے جس میں ضِجَاعُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ کے الفاظ ہیں لیکن ترجمہ اسی سابقہ ترجمہ کی طرح ہے۔

باب-١٦٩ باب جواز اتخاذ الانماط

قالینوں کے استعمال کا جواز

٩٢٥......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ عَمْرٌو وَقُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجْتُ أَتَّخَذْتَ أَنْمَاطًا قُلْتُ وَأَنّٰى لَنَا أَنْمَاطٌ قَالَ أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ۔

٩٢٥...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب میں نے شادی کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا تو نے قالین بنائے ہیں؟ میں نے عرض کیا: ہمارے ہاں قالین کہاں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اب عنقریب ہوں گے۔[1]

٩٢٦......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَتَّخَذْتَ أَنْمَاطًا قُلْتُ وَأَنّٰى لَنَا أَنْمَاطٌ قَالَ أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ قَالَ جَابِرٌ وَعِنْدَ امْرَأَتِي نَمَطٌ فَأَنَا أَقُولُ نَحِّيهِ عَنِّي وَتَقُولُ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّهَا سَتَكُونُ۔

٩٢٦...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جب میں نے شادی کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تو نے قالین بنائے ہیں؟ میں نے عرض کیا: ہمارے ہاں قالین کہاں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اب عنقریب ہو جائیں گے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میری بیوی کے پاس ایک قالین ہے، میں اسے کہتا ہوں کہ یہ (قالین) مجھ سے دور کر دے۔ وہ کہتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اب عنقریب قالین ہوں گے۔

٩٢٧......وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فَادَعْهَا

٩٢٧...... حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ کچھ تبدیلی کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے۔

---

[1] اسکا مطلب یہ ہے کہ قالین ایک قیمتی چیز ہے وہ ہمیں کہاں دستیاب؟ رسول اللہ ﷺ نے پیشین گوئی فرمادی کہ عنقریب قالین تمہارے قدموں میں ہوں گے۔ چنانچہ یہ پیش گوئی پوری ہوئی اور روم و فارس کی فتوحات سے قیمتی قالین وغالیچے صحابہ کرامؓ کو حاصل ہوئے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ قالین کا استعمال جائز ہے بشرطیکہ جاندار کی تصاویر نہ بنی ہوں۔

باب-۱۷۰ باب کراھۃ ما زاد علی الحاجۃ من الفراش واللباس

ضرورت سے زیادہ بستر اور لباس بنانے کی کراہت

۹۲۸.....حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اَبُو هَانِئٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهُ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَاَتِهِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ۔

۹۲۸..... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: آدمی کیلئے ایک بستر ہونا چاہئے اور ایک ہی بستر اس کی بیوی کیلئے ہونا چاہئے اور تیسرا بستر (صرف) مہمان کیلئے ہونا چاہئے اور چوتھا تو شیطان کیلئے ہے۔[1]

باب-۱۷۱ باب تحریم جر الثوب خیلاء وبیان حد ما یجوز ارخاؤہ الیہ وما یستحب

متکبرانہ انداز میں (ٹخنوں سے نیچے) کپڑا لٹکا کر چلنے کی حرمت

۹۲۹.....حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ وَزَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ كُلُّهُمْ يُخْبِرُهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللهُ اِلَى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ

۹۲۹..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ اس آدمی کی طرف نظر (کرم) نہیں فرمائے گا کہ جو آدمی اپنا کپڑا زمین پر متکبرانہ انداز میں گھسیٹ کر چلے۔

۹۳۰.....حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُو اُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح وَحَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ وَاَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ كِلَاهُمَا عَنْ اَيُّوبَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا هَارُونُ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اُسَامَةُ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۹۳۰.....ان ساری سندوں کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے حضرت مالک کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔ اس روایت میں صرف یہ زائد ہے کہ قیامت کے دن۔

---

[1] نوویؒ نے فرمایا کہ چوتھا شیطان کیلئے ہونے کا مقصد یہ ہے کہ وہ انسان کی ضرورت سے زائد ہے اور ضرورت سے زائد چیز فخر ومباہات کیلئے ہی انسان رکھتا ہے اور جو چیز فخر ومباہات کیلئے ہو وہ مذموم ہے اور ہر مذموم چیز شیطانی ہوتی ہے۔
واضح رہے کہ یہاں تین کے بستروں کے جواز سے تحدید کرنا مقصود نہیں۔ بلکہ ضرورت سے زائد اشیاء کا جمع کرنا زہد اور ورع کے خلاف ہونے کو بیان کرتا ہے۔ اگر کسی کو زائد بستروں کی ضرورت ہو مثلاً اس کے ہاں مہمان کثرت سے اور کثیر مقدار میں آتے ہوں تو ان کیلئے تین سے زائد بقدر ضرورت بستر رکھنا بلاشبہ وبلا کراہت جائز ہے۔

بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادُوا فِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۹۳۱...... و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَنَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الَّذِي يَجُرُّ ثِيَابَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۹۳۱...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جو آدمی اپنا کپڑا تکبر سے زمین پر گھسیٹتے ہوئے چلتا ہے، قیامت کے دن اللہ عزوجل اس کی طرف نظر (کرم) نہیں فرمائے گا۔ ❶

۹۳۲......وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ وَجَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ ۔

۹۳۲...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۹۳۳...... و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

۹۳۳...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اپنے کپڑے کو متکبرانہ انداز میں تکبر کی وجہ سے (زمین پر) گھسیٹتے ہوئے چلتا ہے۔ قیامت کے دن اللہ اس کی طرف نظر (کرم) نہیں فرمائے گا۔

۹۳۴......وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثِيَابَهُ ۔

۹۳۴...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت بیان فرماتے ہیں اور اس میں "توبہ" کی جگہ "ثیابہ" ہے۔

۹۳۵...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَنَّاقَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَجُرُّ إِزَارَهُ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ فَانْتَسَبَ لَهُ فَإِذَا رَجُلٌ مِنْ

۹۳۵...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اپنے ازار کو گھسیٹتے ہوئے جارہا تھا (متکبرانہ انداز میں) تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آدمی سے فرمایا: آپ کس قبیلے سے ہیں؟ اس نے اپنا نسب بیان کیا تو معلوم ہوا کہ وہ

❶ حدیث کے ظاہر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم ازار، قمیص اور چادر وغیرہ سب کپڑوں کیلئے عام ہے۔ اس حدیث میں تکبر کی بناء پر ٹخنوں سے نیچے لٹکانے پر نظر کرم سے محرومی کی وعید بتلائی گئی ہے لہٰذا اس بناء پر علماء امت نے فرمایا کہ اگر بڑائی، تکبر اور نخوت کی بناء پر کپڑا ٹخنوں سے نیچے لٹکائے تو حرام ہے اور اگر تکبر یا بڑائی کی وجہ سے نہ ہو تو حرام تو نہیں مکروہ تنزیہی ہے۔ نوویؒ، عینیؒ اور دیگر علماء کی یہی رائے ہے۔ (عمدۃ القاری)
اور اگر کسی عذر کی بناء پر ہو تو مکروہ بھی نہیں جیسا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تم یہ کام تکبر سے نہیں کرتے ہو۔ کیونکہ ان کے نحیف بدن کی وجہ سے ازار نیچے ہو جاتا تھا۔

بَنِي لَيْثٍ فَعَرَفَهُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِأُذُنَيَّ هَاتَيْنِ يَقُولُ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ لا يُرِيدُ بِذٰلِكَ إِلا الْمَخِيلَةَ فَإِنَّ اللهَ لا يَنْظُرُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

قبیلہ لیث سے ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے پہچانا تو اسے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے ان دونوں کانوں سے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ جو آدمی اپنے ازار کو لٹکائے اور اس سے اس کا مقصد تکبر اور غرور کے اور کچھ نہ ہو تو اللہ قیامت کے دن اس کی طرف نظر (کرم) نہیں فرمائے گا۔[1]

۹۳۶...... وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ نَافِعٍ كُلُّهُمْ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي يُونُسَ عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي الْحَسَنِ وَفِي رِوَايَتِهِمْ جَمِيعًا مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ وَلَمْ يَقُولُوا ثَوْبَهُ۔

۹۳۶...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔ صرف (دونوں روایتوں میں) لفظی تبدیلی کا فرق ہے (معنی ومفہوم ایک ہی ہے)۔

۹۳۷...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَابْنُ أَبِي خَلَفٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْن جَعْفَرٍ يَقُولُ أَمَرْتُ مُسْلِمَ بْنَ يَسَارٍ مَوْلَى نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ أَنْ يَسْأَلَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ وَأَنَا جَالِسٌ بَيْنَهُمَا أَسَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِي يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلاءِ شَيْئًا قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لا يَنْظُرُ اللهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

۹۳۷...... حضرت محمد بن عباد بن جعفر ارشاد فرماتے ہیں کہ میں مسلم بن یسار کو جو کہ مولیٰ (آزاد کردہ غلام) ہیں نافع بن عبدالحارث کے، کو حکم دیا کہ وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں ان دونوں کے درمیان میں بیٹھا تھا کہ کیا آپ نے نبی کریم ﷺ سے اس آدمی کے بارے میں سنا ہے کہ جو اپنی ازار کو متکبرانہ انداز میں لٹکاتا ہے؟ انہوں نے کہا: میں نے آپ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر (کرم) نہیں فرمائے گا۔

۹۳۸...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ

۹۳۸...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، ارشاد

---

[1] وجہ واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بندوں میں تکبر سخت ناپسند ہے اور وہ بندوں کے جو افعال وحرکات وسکنات میں محسوس ہو اللہ تعالیٰ اس فعل کو ہی ناجائز فرمادیتے ہیں۔ لہٰذا اگر کسی جگہ پر شلوار وغیرہ نیچے لٹکانا تکبر کی وجہ سے نہ ہو تو حرام اور گناہ تو نہیں رہے گا لیکن کیونکہ حدیث میں ممانعت شدید اور وعید سخت بیان کی گئی ہے اس بناء پر مکروہ پھر بھی رہے گا کیونکہ تکبر ایک مخفی معاملہ ہے اور جو اس میں مبتلا ہوتا ہے اسکو اپنے تکبر کا احساس نہیں ہوتا لہٰذا اس سے ہر حال میں بچنا ضروری ہے۔ واللہ اعلم (دیکھئے تکملہ فتح الملہم ج ۴)

اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَاقِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَفِي إِزَارِي اسْتِرْخَاءٌ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ ارْفَعْ إِزَارَكَ فَرَفَعْتُهُ ثُمَّ قَالَ زِدْ فَزِدْتُ فَمَا زِلْتُ اَتَحَرَّاهَا بَعْدُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اِلَى اَيْنَ فَقَالَ اَنْصَافِ السَّاقَيْنِ

فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا، اس حال میں کہ میری ازار لٹک رہی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عبد اللہ! اپنی ازار اونچی کر۔ میں نے اسے اوپر اٹھا لیا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اور (اوپر) اٹھا۔ میں نے اور اٹھائی۔ میں اپنی ازار اٹھاتا رہا یہاں تک کہ کچھ لوگوں نے کہا: کہاں تک (ازار اوپر) اٹھائے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدھی پنڈلیوں تک۔

۹۳۹...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ وَرَاَى رَجُلًا يَجُرُّ إِزَارَهُ فَجَعَلَ يَضْرِبُ الاَرْضَ بِرِجْلِهِ وَهُوَ اَمِيرٌ عَلَى الْبَحْرَيْنِ وَهُوَ يَقُولُ جَاءَ الاَمِيرُ جَاءَ الاَمِيرُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ لا يَنْظُرُ إِلَى مَنْ يَجُرُّ إِزَارَهُ بَطَرًا -

۹۳۹...... حضرت محمد بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اپنے ازار کو لٹکائے ہوئے ہے اور وہ زمین کو اپنے پاؤں سے مار رہا ہے۔ وہ آدمی بحرین کا امیر تھا اور وہ کہتا تھا: امیر آیا، امیر آیا (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں) کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس آدمی کی طرف نظر (کرم) کی نگاہ سے نہیں دیکھے گا کہ جو اپنی ازار کو متکبرانہ انداز میں نیچے لٹکاتا ہے۔

۹۴۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قال حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ كِلاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ كَانَ مَرْوَانُ يَسْتَخْلِفُ اَبَا هُرَيْرَةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ الْمُثَنّٰى كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يُسْتَخْلَفُ عَلَى الْمَدِينَةِ -

۹۴۰...... حضرت شعبہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے اور ابن جعفر کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ مروان نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ بنایا ہوا تھا اور ابن مثنیٰ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ پر حاکم تھے۔

باب-۱۷۲ باب تحريم التبختر في المشي مع اعجابه بثيابه

متکبرانہ انداز میں چلنے اور اپنے کپڑوں پر اترانے کی حرمت

۹۴۱...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي قَدْ اَعْجَبَتْهُ جُمَّتُهُ وَبُرْدَاهُ إِذْ خُسِفَ بِهِ الاَرْضُ فَهُوَ

۹۴۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک آدمی چلتے ہوئے جا رہا تھا، اسے اپنے سر کے بالوں اور دونوں چادروں سے اتراہٹ پیدا ہوئی تو اس آدمی کو فوراً زمین میں دھنسا دیا گیا اور قیامت قائم ہونے تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔[1]

---

[1] اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو تکبر اور بڑائی سے محفوظ رکھے، یہ تکبر اتنی خطرناک وبا ہے کہ بعض اوقات معمولی سے عمل سے بھی انسان کو دائمی عذاب اور پکڑ میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔

يَتجلْجلُ فِي الاَرْضِ حَتى تقُومَ السَّاعَةُ -

٩٤٢...... وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنا اَبي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ح ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنى حَدَّثَنا ابْنُ اَبي عَدِيٍّ قَالُوا جَمِيعًا حَدَّثَنا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ بنحْو هذَا -

٩٤٢...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

٩٤٣...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْني الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبي الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ بَيْنَما رَجُلٌ يَتبخْترُ يَمْشِي فِي بُرْدَيْهِ قَدْ اَعْجَبَتْهُ نَفْسُهُ فَخَسَفَ اللهُ بِهِ الاَرْضَ فَهُوَ يَتجلْجلُ فِيهَا اِلى يَوْمِ الْقِيَامَةِ -

٩٤٣...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی اپنی دو چادریں پہن کر اکڑ تا ہوا جارہا تھا اور وہ خود ہی (اپنے کپڑوں پر) اترا رہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے زمین میں دھنسادیا اور وہ اسی طرح قیامت تک (زمین میں) دھنستا چلا جائے گا۔

٩٤٤...... وحَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَما رَجُلٌ يَتبخْترُ فِي بُرْدَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِه -

٩٤٤...... ان روایات میں سے جن میں سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی اپنی دونوں چادروں میں اتراتا ہوا چلا جارہا تھا۔ پھر آگے مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

٩٤٥...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبي شَيْبَةَ حَدَّثَنا عَفَّانُ حَدَّثَنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبي رَافِعٍ عَنْ اَبي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يَتبخْترُ فِي حُلَّةٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِهِمْ -

٩٤٥...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ گزشتہ قوموں میں سے ایک آدمی اپنے جوڑے (کپڑوں) میں اکڑ تا ہوا چلا جارہا تھا۔ پھر آگے مذکورہ بالا احادیث کی طرح منقول ہے۔

باب-١٧٣ باب تحريم خاتم الذهب على الرجال ونسخ ما كان من اباحته في اول الاسلام

مردوں کیلئے سونے کی انگوٹھی پہننے کی حرمت

٩٤٦...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنا اَبي حَدَّثَنا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ

٩٤٦...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔[1]

---

[1] پوری امت کے علماء کا اس پر اجماع ہے کہ جس طرح خواتین کے لیے سونا استعمال کرنا، اس کے زیورات پہننا جائز ہے اسی طرح مردوں کیلئے سونے کا استعمال خواہ زیور کی شکل میں ہو، انگوٹھی چین وغیرہ کی شکل میں ہو حرام ہے۔ ابن حزم ظاہری سے...... (جاری ہے)

بشِير بْن نهيكٍ عَنْ اَبي هُرَيْرَةَ عَن النَّبيِّ ﷺ انّه نَهى عَنْ خاتم الذَّهَب۔

۹۴۷...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّى وَابْنُ بَشَّار قَالا حَدَّثَنا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَر حَدَّثَنا شُعْبَةُ بِهٰذَا الإسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ الْمُثَنّى قَالَ سَمِعْتُ النَّضْـــرَ بْـنَ اَنَـسٍ۔

۹۴۷...... حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس میں سَمِعْتُ النَّضْرَبْنَ اَنَسٍ (میں نے نضر بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا) کے الفاظ مذکور ہیں۔

۹۴۸...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنا ابْنُ اَبي مَرْيَمَ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر اَخْبَرَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مولى ابْن عَبَّاس عنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاس اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ رَاى خَاتمًا مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهُ فطَرَحَهُ وَقَالَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلى جَمْرَةٍ مِنْ نار فَيَجْعَلُها فِي يَدِهِ فَقِيلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ ما ذَهَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خُذْ خَاتِمَكَ انْتَفِعْ بِهِ قَالَ لا وَاللهِ لا آخُذُهُ اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ۔

۹۴۸...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھی۔ آپ ﷺ نے وہ انگوٹھی اتار کر پھینک دی اور ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی آدمی چاہتا ہے کہ وہ اپنے ہاتھ میں دوزخ کا انگارہ رکھ لے؟ رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد اس آدمی سے کہا گیا کہ اپنی انگوٹھی پکڑ لو اور اس سے (بیچ کر) فائدہ اٹھاؤ۔ وہ آدمی کہنے لگا: نہیں! اللہ کی قسم میں اسے کبھی بھی ہاتھ نہیں لگاؤں گا، جس کو رسول اللہ ﷺ نے پھینک دیا ہو۔

۹۴۹...... حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى التَّمِيمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْح قَالا اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَكَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ اِذَا لَبِسَهُ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ اِنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنبَرِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ اِنِّي كُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَاَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ فرمى بِهِ ثُمَّ قَالَ وَاللهِ لا اَلْبَسُهُ اَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ

۹۴۹...... حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اسے پہنتے وقت اس کا نگینہ اپنی ہتھیلی کی طرف کر لیا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ کو (سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے لوگوں نے دیکھا) تو لوگوں نے بھی انگوٹھی بنوالی پھر آپ ﷺ (ایک دن) منبر پر تشریف فرما ہوئے تو ارشاد فرمایا: میں اس انگوٹھی کو پہنتا ہوں تو نگینہ کا رخ اندر کی طرف کر لیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے یہ فرما کر اپنی انگوٹھی پھینک دی پھر فرمایا: اللہ کی قسم میں پھر کبھی بھی اس سونے کی انگوٹھی کو نہیں پہنوں گا (یہ دیکھ کر) صحابہ رضی اللہ تعالیٰ

(گذشتہ سے پیوستہ)...... جو اس کا جواز منقول ہے تو وہ پوری امت کے خلاف ہونے کی وجہ سے مردود اور لائق اعتناء نہیں۔ ابن دقیق العیدؒ نے ان کا دفاع کرتے ہوئے فرمایا کہ شاید انہیں ممانعت کی احادیث نہ پہنچی ہوں۔ چنانچہ ایک مسلمان کی شان عبدیت اور حضور ﷺ کی اطاعت کا جذبہ یہی ہونا چاہیے کہ وہ ہر حال میں ممنوع چیزوں سے اجتناب کرے۔ جیسا کہ آگے ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص کے ہاتھ میں حضور ﷺ نے سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسے جہنم کا انگارہ ہاتھ میں ڈالے ہوئے قرار دیا۔ اس نے فوراً نکال کر پھینک دی اور کہا کہ میں اسے کبھی نہیں لوں گا۔

وَلَفْظُ الْحَدِيثِ لِيَحْيى -

عنہم نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔ [1]

۹۵۰..... وحَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عُقْبَةَ بْنِ خَالِدٍ وَجَعَلَهُ فِي يَدِهِ الْيُمْنى -

۹۵۰..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے یہی سابقہ روایت نقل کی ہے لیکن عقبہ بن خالد کی روایت کردہ حدیث میں یہ الفاظ زائد ہیں: وَ جَعَلَهُ فِي يَدِهِ الْيُمْنٰى یعنی آپ ﷺ نے وہ انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنی۔

۹۵۱..... وحَدَّثَنِيهِ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنَا اَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مُوسى بْنِ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ الاَيْلِيُّ حَدَّثَنا ابْنُ وَهْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ اُسَامَةَ جَمَاعَتُهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ -

۹۵۱..... ان سندوں کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے حضرت لیث کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی ہے۔

باب-۱۷۴ باب لبس النبي ﷺ خاتمًا من ورق نقشه محمدٌ رسول الله ولبس الخلفاء له من بعده

نبی ﷺ کی چاندی کی انگوٹھی اور اس پر "محمد رسول اللہ" کے نقش اور آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کے خلفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اس انگوٹھی کے پہننے کے بیان میں

۹۵۲..... حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَكَانَ فِي يَدِهِ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ اَبِي بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ فِي

۹۵۲..... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی تھی اور وہی آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں تھی پھر وہی انگوٹھی حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں آ گئی پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں تھی۔ یہاں تک کہ

---

[1] اس حدیث سے خود واضح ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ابتداء میں سونے کی انگوٹھی پہنی تھی لیکن بعد میں وہ پھینک دی۔ اور فرمایا کہ اب کبھی نہیں پہنوں گا۔ جو حرمت پر دلالت کرتا ہے۔

يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُثْمَانَ حَتّٰى وَقَعَ مِنْهُ فِي بِئْرِ اَرِيسٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَتّٰى وَقَعَ فِي بِئْرٍ وَلَمْ يَقُلْ مِنْهُ ۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے وہ انگوٹھی بئر اریس (کنوئیں کا نام) میں گر گئی۔ اس انگوٹھی کا نقش "محمد رسول اللہ" تھا۔[1]
ابن نمیر کی روایت میں حتی وقع فی بئر کے الفاظ ہیں منہ کا لفظ نہیں ہے۔

٩٥٣...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ اَلْقَاهُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَقَالَ لَا يَنْقُشْ اَحَدٌ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِي هٰذَا وَكَانَ اِذَا لَبِسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي بَطْنَ كَفِّهِ وَهُوَ الَّذِي سَقَطَ مِنْ مُعَيْقِيبٍ فِي بِئْرِ اَرِيسٍ ۔

٩٥٣...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی تھی۔ پھر وہ پھینک دی۔ پھر آپ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جس میں "محمد رسول اللہ" کا نقش تھا اور آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی آدمی میری اس انگوٹھی کے نقش کی طرح اپنی انگوٹھی پر نقش نہ بنوائے اور جب آپ ﷺ اس چاندی کی انگوٹھی کو پہنتے تھے تو اس کے نگینے کو اپنی ہتھیلی کی طرف کر لیا کرتے تھے اور یہی وہ انگوٹھی تھی جو معیقیب کے ہاتھ سے بئر اریس میں گر گئی تھی۔

٩٥٤...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَاَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَقَالَ لِلنَّاسِ اِنِّي اتَّخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَنَقَشْتُ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ فَلَا يَنْقُشْ اَحَدٌ عَلٰى نَقْشِهِ ۔

٩٥٤...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جس میں "محمد رسول اللہ" کا نقش تھا اور آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا کہ میں نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی ہے اور میں نے اس انگوٹھی میں "محمد رسول اللہ" کا نقش بنوایا ہے تو کوئی آدمی اس نقش کی طرح اپنی انگوٹھی پر نقش نہ بنوائے۔

٩٥٥...... وحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ۔

٩٥٥...... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس روایت کردہ حدیث میں "محمد رسول اللہ" کے الفاظ نہیں ہیں۔

[1] فائدہ...... اس حدیث سے جمہور علماء و فقہاء نے مردوں کیلئے چاندی کی انگوٹھی پہننے کے جواز پر استدلال کیا ہے۔ بعض فقہاء کے نزدیک حاکم کے علاوہ عوام کے لیے یہ بھی صحیح نہیں۔ کیونکہ حاکم مہر وغیرہ لگانے کیلئے اس کا زیادہ محتاج ہوتا ہے جبکہ دیگر افراد فقط زینت کے حصول کیلئے پہنیں گے۔ لیکن جمہور علماء و فقہاء کے نزدیک حاکم اور غیر حاکم سب کیلئے جائز ہے جیسا کہ حضرت بریدہؓ کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے جسے ابوداؤد نے تخریج کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو تکملہ فتح الملہم ج ۴)

باب-۱۷۵　باب في اتخاذ النبي ﷺ خاتمًا لما اراد ان يكتب الى العجم

نبی ﷺ کا انگوٹھی بنوانے کے بیان میں، جب آپ ﷺ نے عجم والوں کی طرف خط لکھنے کا ارادہ فرمایا

۹۵۶......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا اَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَكْتُبَ اِلَى الرُّومِ قَالَ قَالُوا اِنَّهُمْ لا يَقْرَءُونَ كِتَابًا اِلا مَخْتُومًا قَالَ فَاتَّخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ ۔

۹۵۶...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے بادشاہ روم کو خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے عرض کیا کہ وہ اس خط کو مہر دیکھے بغیر نہیں پڑھیں گے۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ گویا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک میں اب بھی اس انگوٹھی کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔ اس انگوٹھی کا نقش: "محمّد رســــول اللّٰه" تھا۔[1]

۹۵۷......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اَرَادَ اَنْ يَكْتُبَ اِلَى الْعَجَمِ فَقِيلَ لَهُ اِنَّ الْعَجَمَ لا يَقْبَلُونَ اِلا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ قَالَ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ

۹۵۷...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب اللہ کے نبی ﷺ نے عجم والوں کی طرف خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ عجم والے بغیر مہر کے خط کو قبول نہیں کرتے تو آپ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ راوی کہتے ہیں گویا کہ میں اب بھی آپ ﷺ کے دست مبارک میں اس انگوٹھی کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔

۹۵۸...... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ اَخِيهِ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَرَادَ اَنْ يَكْتُبَ اِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيلَ اِنَّهُمْ لا يَقْبَلُونَ كِتَابًا اِلا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا حَلْقَتُهُ فِضَّةً وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ۔

۹۵۸...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کسریٰ اور قیصر اور نجاشی کی طرف خط لکھنے کا ارادہ فرمایا تو آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ وہ لوگ بغیر مہر کے خط کو قبول نہیں کرتے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ایک انگوٹھی بنوائی جس کا چھلہ چاندی کا تھا اور اس میں محمد رسول اللہ ﷺ کا نقش تھا۔

باب-۱۷۶　باب في طرح الخــــــواتم

انگوٹھیاں پھینک دینے کے بیان میں

۹۵۹......حَدَّثَنِي اَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ

۹۵۹...... صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

---

[1] فائدہ علماء نے لکھا ہے کہ ۷ھ میں رسول اللہ ﷺ نے انگوٹھی بنوائی۔ بعض نے ۶ھ کا قول نقل کیا ہے۔ غالباً ۶ھ کا اواخر اور ۷ھ کے اوائل میں یہ واقعہ ہوا ہوگا جسے کسی نے ۶ھ سے اور کسی نے ۷ھ سے بیان کردیا۔ گزشتہ احادیث میں گزر چکا ہے کہ یہ انگوٹھی حضرت عثمانؓ کے عہد خلافت میں بحر اریس میں گر گئی۔

زِيَادٌ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ اَبْصَرَ فِي يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا قَالَ فَصَنَعَ النَّاسُ الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرِقٍ فَلَبِسُوهُ فَطَرَحَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ۔

مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک میں ایک دن چاندی کی انگوٹھی دیکھی۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ پھر سب لوگوں نے چاندی کی انگوٹھیاں بنوائیں اور پھر ان کو پہن لیا تو نبی ﷺ نے اپنی انگوٹھی پھینک دی تو پھر باقی لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔[1]

۹۶۰ــــ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي زِيَادٌ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ رَاى فِي يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اضْطَرَبُوا الْخَوَاتِمَ مِنْ وَرِقٍ فَلَبِسُوهَا فَطَرَحَ النَّبِيُّ ﷺ خَاتَمَهُ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِمَهُمْ

۹۶۰ــــ صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبر دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انہوں نے ایک دن رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی پھر لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنوا کر پہن لیں۔ نبی ﷺ نے (یہ دیکھ کر) اپنی انگوٹھی پھینک دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں۔

۹۶۱ــــ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۹۶۱ــــ حضرت ابن جریج سے اسی مذکورہ سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

باب ۱۷۷ــ باب في خاتم الورق فصه حبشيٌ

(نبی کریم ﷺ کی) چاندی کی انگوٹھی اور حبشی نگینہ کا بیان

۹۶۲ــــ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ الْمِصْرِيُّ اَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا۔

۹۶۲ــــ صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبش کا تھا۔

۹۶۳ــــ و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَبَّادُ بْنُ مُوسَى قَالَا حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى وَهُوَ الاَنْصَارِيُّ ثُمَّ الزُّرَقِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

۹۶۳ــــ صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی اپنے دائیں ہاتھ میں پہنی تھی جس میں حبشہ کا نگینہ تھا۔ انگوٹھی پہنتے وقت آپ ﷺ اس کا نگینہ اپنی ہتھیلی کے رخ کی طرف کر لیتے تھے۔

[1] فائدہ ــــ بظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی پھینک دی۔ لیکن محدثین اور اصحاب حدیث نے فرمایا کہ چاندی کی نہیں سونے کی انگوٹھی پھینکی تھی۔ اور یہاں ابن شہاب زہریؒ جو مشہور محدث ہیں انہیں اس حدیث کی روایت میں وہم ہو گیا۔ چنانچہ نوویؒ، ابن بطال، اسماعیلی، محب الطبری اور دیگر تمام محدثین نے ابن شہاب زہریؒ کے اس وہم کی تغلیط و تاویل کی ہے۔ (تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو تکملہ فتح الملہم ج ۴)

لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِي يَمِينِهِ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّه -

٩٦٤...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي اِسْمٰعِيلُ بْنُ اَبِي اُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى -

۹۶۴...... حضرت یونس بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ طلحہ بن یحییٰ کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

باب-۱۷۸ باب في لبس الخاتم في الخنصـــــــر من اليد

بائیں ہاتھ کی چھنگلی میں انگوٹھی پہننے کے بیان میں

٩٦٥...... و حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ خَلادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ فِي هٰذِهِ وَاَشَارَ اِلَى الْخِنْصِرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرٰى -

۹۶۵...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بائیں ہاتھ کی چھنگلی کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی انگوٹھی اس میں ہوتی تھی۔ [1]

باب-۱۷۹ باب النهي عن التختم في الوسطى والتي تليها

وسطیٰ اور اس کے برابر والی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت کے بیان میں

٩٦٦...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ اِدْرِيسَ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ اَنْ اَجْعَلَ خَاتَمِي فِي هٰذِهِ اَوِ الَّتِي تَلِيهَا لَمْ يَدْرِ عَاصِمٌ فِي اَيِّ الثِّنْتَيْنِ وَنَهَانِي عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ جُلُوسٍ عَلَى الْمَيَاثِرِ قَالَ فَاَمَّا الْقَسِّيُّ فَثِيَابٌ مُضَلَّعَةٌ يُؤْتٰى بِهَا مِنْ مِصْرَ وَالشَّامِ فِيهَا شِبْهُ كَذَا وَاَمَّا الْمَيَاثِرُ فَشَيْءٌ كَانَتْ تَجْعَلُهُ النِّسَاءُ

۹۶۶...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ کو منع فرمایا کہ میں اس انگلی یا اس کے ساتھ والی انگلی میں انگوٹھی پہنوں۔ راوی حدیث حضرت عاصم کو یہ معلوم نہیں کہ کونسی دو انگلیاں ہیں (اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا) کہ مجھے آپ ﷺ نے منع فرمایا قسی کپڑا پہننے سے اور ریشمی زین پوشوں پر بیٹھنے سے اور انہوں نے کہا کہ قسی تو گھر کے وہ کپڑے ہیں جو مصر اور شام سے آتے ہیں اور زین پوش وہ ہیں کہ جو عورتیں کجاووں پر اپنے خاوندوں کیلئے بچھاتی ہیں ارجوانی چادروں کی طرح۔

---

[1] فائدہ...... ماقبل میں حضرت انسؓ بن مالک کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی زیب تن فرمایا کرتے تھے۔ جبکہ مذکورہ بالا روایت میں بائیں ہاتھ کی چھنگلی میں پہننے کا ذکر ہے۔ تو گویا دونوں طرح کی روایات ہیں علماء نے اس کی مختلف توجیہات فرمائی ہیں۔ حضرت شیخ الاسلام مد ظلہم نے تکملہ میں فرمایا کہ: "احقر کی رائے ہے کہ روایات کا یہ اختلاف احوال کے اختلاف کی بناء پر ہے۔ اور ظاہر یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے جیسا کہ اکثر روایات اس پر دلالت کرتی ہیں لیکن بعض روایات بائیں ہاتھ میں بھی پہنی کسی حاجت کی بناء پر یا بیان جواز کیلئے۔" واللہ اعلم (تکملہ فتح الملہم ج ۴۔ ۱۳۹)

لِبُعُولَتِهِنَّ عَلَى الرَّحْلِ كَالْقَطَائِفِ الأُرْجُوَان -

۹۶۷...... وحَدَّثنا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثنا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنِ ابْنِ لَأَبِي مُوسى قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِه-

۹۶۷...... حضرت ابن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا پھر نبی ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۹۶۸...... وحَدَّثنا ابْنُ الْمُثَنّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهى اَوْ نَهَانِي يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

۹۶۸...... حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا یا مجھے منع فرمایا پھر مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل فرمائی۔

۹۶۹...... حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا اَبُو الاحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنْ اَتَخَتَّمَ فِي اِصْبَعِي هٰذِهِ اَوْ هٰذِهِ قَالَ فَاَوْمَاَ اِلَى الْوُسْطى وَالَّتِي تَلِيهَا -

۹۶۹...... حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درمیانی اور اس کے برابر والی انگلی کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا ہے۔

باب-۱۸۰ باب استحباب لُبس النعال وما في معناها

جوتیاں پہننے کے استحباب کے بیان میں

۹۷۰...... حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي غَزْوَةٍ غَزَوْنَاهَا اسْتَكْثِرُوا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ -

۹۷۰...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں گئے۔ اس غزوہ میں میں نے نبی ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہیں سنا کہ اکثر اوقات جوتیاں پہنے رہا کرو کیونکہ جب تک کوئی آدمی جوتیاں پہنے رہتا ہے تو وہ سوار کے حکم میں رہتا ہے۔[1]

باب-۱۸۱ باب استحباب لبس النعل في اليمنى اولًا والخلع من اليسرى اولًا وكراهة المشي في نعلٍ واحدةٍ

جوتی پہنتے وقت پہلے دائیں پاؤں اور اتارتے وقت پہلے بائیں پاؤں کے استحباب اور ایک ہی جوتی میں چلنے کی کراہت کے بیان میں

۹۷۱...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَامٍ الْجُمَحِيُّ

۹۷۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول

---

[1] مقصد یہ ہے کہ جس طرح سوار چلنے میں مشقت سے محفوظ ہوتا ہے اسی طرح جوتا پہن کر چلنے والا بھی چلنے کی مشقت سے کسی حد تک محفوظ ہو جاتا ہے۔

حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِالْيُمْنٰى وَاِذَا خَلَعَ فَلْيَبْدَاْ بِالشِّمَالِ وَلْيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا اَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا۔

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی جوتی پہنے تو اسے چاہئے کہ وہ پہلے دائیں پاؤں میں پہنے اور جب کوئی جوتی اتارے تو بائیں پاؤں سے پہلے اتارے اور دونوں جوتیاں پہنے رکھے یا دونوں جوتیاں اتار دے (یعنی ایک ہی پاؤں میں جوتی پہنے ہوئے نہ چلے)۔

۹۷۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَمْشِ اَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا اَوْ لِيَخْلَعْهُمَا جَمِيعًا۔

۹۷۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی (پاؤں میں) ایک ہی جوتی پہن کر نہ چلے دونوں جوتیاں پہنے رکھے یا دونوں جوتیاں اتار دے۔

۹۷۳...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي رَزِينٍ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا اَبُو هُرَيْرَةَ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلٰى جَبْهَتِهِ فَقَالَ اَلَا اِنَّكُمْ تَحَدَّثُونَ اَنِّي اَكْذِبُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِتَهْتَدُوا وَاَضِلَّ اَلَا وَاِنِّي اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِي الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصْلِحَهَا

۹۷۳...... حضرت ابو رزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری طرف تشریف لائے تو انہوں نے اپنی پیشانی پر اپنا ہاتھ مبارک مار کر فرمایا: سنو! (آگاہ رہو) تم لوگ بیان کرتے ہو کہ میں رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ کہتا ہوں تاکہ تم ہدایت یافتہ ہو جاؤ اور میں گمراہ ہو جاؤں۔ آگاہ رہو! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کسی آدمی کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ دوسری جوتی میں نہ چلے جب تک کہ اس جوتی کو ٹھیک نہ کروالے۔[1]

۹۷۴...... وحَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ اَخْبَرَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي رَزِينٍ وَاَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْمَعْنٰى۔

۹۷۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے اسی مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت بیان کرتے ہیں۔

باب-۱۸۲ باب النهي عن اشتمال الصمه والاحتبه في ثوبٍ واحدٍ

ایک ہی کپڑے میں صما اور احتباء کی ممانعت

۹۷۵...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

۹۷۵...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی اپنے بائیں ہاتھ سے کھائے یا وہ ایک

[1] معلوم ہوا کہ دائیں پاؤں میں پہلے جوتا پہننا مستحب ہے۔ ایک جوتی میں چلنا لڑکھڑا کر گرنے کا باعث ہوتا ہے۔ کیونکہ بعض اوقات چال غیر متوازن ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں ایک پاؤں راہ کی گندگی اور تکلیف دہ چیزوں سے محفوظ رہے اور دوسرا نہ رہے تو یہ بھی درست نہیں۔
بعض لوگ حضرت ابو ہریرہؓ کی کثرت روایت کی بناء پر انہیں تنقید کا نشانہ بناتے تھے، اور بعض ان کی طرف کذب کی نسبت کرتے تھے تو انہوں نے اس کا جواب یہ کہہ کر دیا کہ میں تمہاری ہدایت کیلئے کثرت سے حدیث روایت کروں اور خود غلط حدیث روایت کر کے گمراہ ہو جاؤں کیا کوئی سمجھدار شخص اس کا تصور بھی کر سکتا ہے؟

اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهى اَنْ يَاْكُلَ الرَّجُلُ بِشِمَالِهِ اَوْ يَمْشِيَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَاَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَاَنْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِهِ۔

ہی جوتی میں چلے اور صماء پہنے اور ایک ہی کپڑے میں احتباء سے منع فرمایا۔ اس حال میں کہ اس کی شرمگاہ کھل جائے۔ [1]

۹۷۶۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَوْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ اَوْ مَنِ انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهِ فَلا يَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتّى يُصْلِحَ شِسْعَهُ وَلا يَمْشِ فِي خُفٍّ وَاحِدٍ وَلا يَاْكُلْ بِشِمَالِهِ وَلا يَحْتَبِي بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلا يَلْتَحِفِ الصَّمَّاءَ۔

۹۷۶۔۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کسی آدمی (کے جوتے) کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ ایک ہی جوتی پہن کر نہ چلے جب تک کہ اپنی اس جوتی کے تسمہ کو ٹھیک نہ کرالے اور ایک ہی موزہ پہن کر نہ چلے اور اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ ہی ایک کپڑے میں احتباء کرے اور نہ ہی ایک کپڑے کو صماء کے طور پر نہ پہنے۔

۹۷۷۔۔۔۔حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَاَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلى ظَهْرِهِ۔

۹۷۷۔۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ہی کپڑا سارے جسم پر لپیٹ لینے اور ایک کپڑے میں احتباء کرنے اور چت لیٹ کر ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

۹۷۸۔۔۔۔وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُحَدِّثُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لا تَمْشِ فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ وَلا تَحْتَبِ فِي اِزَارٍ وَاحِدٍ وَلا تَاْكُلْ بِشِمَالِكَ

۹۷۸۔۔۔۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک جوتی پہن کر مت چلو اور ایک ازار میں احتباء نہ کرو اور اپنے بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ اور ایک ہی کپڑا سارے جسم پر نہ لپیٹ اور چت لیٹ کر ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر نہ رکھے۔

---

[1] اشتمال صماء یہ ہے کہ انسان ایک ہی کپڑے کو اپنے جسم پر اس طرح نہ لپیٹ لے کہ ہاتھ باہر نکالنے کا بھی راستہ نہ رہے۔ اور بعض فقہاء نے فرمایا کہ: اشتمال صماء یہ ہے کہ انسان اپنے پورے جسم کو ایک کپڑے میں لپیٹ لے اور پھر اس کا ایک کنارہ اٹھا کر اپنے کندھے پر ڈال لے۔ بہر کیف! جو بھی صورت ہو چونکہ اس میں اپنی ذات کیلئے تکلیف اور ستر کھلنے کا اندیشہ ہے لہٰذا اس سے منع فرمایا گیا ہے۔
احتباء یہ ہے کہ انسان کولہوں کے بل بیٹھے اور ٹانگیں سامنے سے کھڑی کر دے اور ایک ہی کپڑے میں لپٹا ہو۔ اہل عرب اس طرح کی نشست پسند کیا کرتے تھے بلکہ ہر کھلے علاقے کا باسی ایسی نشست کو پسند کرتا ہے۔ چونکہ اس میں ستر کھلنے اور کسی کی نگاہ ستر پر پڑنے کا احتمال ہوتا ہے لہٰذا یہ انداز نشست بھی منع کیا گیا ہے۔

وَلَا تَشْتَمِلِ الصَّمَّاءَ وَلَا تَضَعْ اِحْدٰی رِجْلَيْكَ عَلَی الْاُخْرٰی اِذَا اسْتَلْقَيْتَ ـ

۹۷۹...... و حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ اَبِي الْاَخْنَسِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَسْتَلْقِيَنَّ اَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ اِحْدٰی رِجْلَيْهِ عَلَی الْاُخْرٰی ـ

۹۷۹...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
تم میں سے کوئی آدمی چت لیٹ کر ایک ٹانگ کو دوسری ٹانگ پر نہ رکھے۔[1]

باب-۱۸۳ باب في اباحة الاستلقاء ووضع احدى الرجلين على الاخرى

چت لیٹ کر دونوں پاؤں میں سے ایک کو دوسرے پر رکھنا

۹۸۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ يَحْيَی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ اَنَّهُ رَاَی رَسُولَ اللهِ ﷺ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰی رِجْلَيْهِ عَلَی الْاُخْرٰی

۹۸۰...... حضرت عباد بن تمیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو مسجد میں چھت پر لیٹے ہوئے اس حال میں دیکھا کہ آپ ﷺ کی ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھی ہوئی تھی۔

۹۸۱...... حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ يَحْيَی وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ ـ

۹۸۱...... ان ساری سندوں کے ساتھ حضرت زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ بالا حدیث (کہ آپ ﷺ کی ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھی ہوئی تھی) کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

باب-۱۸۴ باب نهي الرجل عن التزعفر

مردوں کے لئے زعفران میں رنگے ہوئے کپڑوں کے پہننے کی ممانعت میں

۹۸۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ يَحْيَی وَاَبُو الرَّبِيعِ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ يَحْيَی اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ

۹۸۲...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے زعفران میں رنگا ہوا لباس پہننے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت قتیبہ حضرت حماد سے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں، "یعنی مردوں کیلئے"۔

---

[1] چت لیٹ کر ٹانگ پر ٹانگ رکھنا چونکہ ستر کھلنے کا سبب ہوتا ہے بالخصوص جبکہ تہبند باندھا ہو۔ لہٰذا اس طرح لیٹنا منع نہیں۔ اور شاید ممانعت کی ایک وجہ یہ ہو کہ اس صورت میں لیٹنا ظاہری ہیئت کے اعتبار سے بھی برا معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم

صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نهى عَنِ التَّزَعْفُرِ قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ يَعْنِي لِلرِّجَالِ ـ

۹۸۳...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ ـ

۹۸۳...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ مرد زعفران لگائے۔ (غالباً یہ ممانعت اس لیے ہے کہ زعفران خواتین کی خوشبو ہے، لہٰذا اس بناء پر اکثر علماء نے اسکی اجازت دی ہے بشرطیکہ دھلا ہوا ہو اور خوشبو نہ ہو)

باب-۱۸۵ باب استحباب خضاب الشيب بصفرةٍ او حمرةٍ وتحريمه بالسواد

بڑھاپے میں زرد رنگ یا سرخ رنگ کے ساتھ خضاب کرنے کے استحباب اور سیاہ رنگ کے خضاب کی حرمت کے بیان میں

۹۸۴...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِيَ بِاَبِي قُحَافَةَ اَوْ جَاءَ عَامَ الْفَتْحِ اَوْ يَوْمَ الْفَتْحِ وَرَاْسُهُ وَلِحْيَتُهُ مِثْلُ الثَّغَامِ اَوِ الثَّغَامَةِ فَاَمَرَ اَوْ فَاُمِرَ بِهِ اِلَى نِسَائِهِ قَالَ غَيِّرُوا هٰذَا بِشَيْءٍ ـ

۹۸۴...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو قحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح مکہ والے سال یا فتح مکہ کے دن لائے گئے یا خود آپ ﷺ کی خدمت میں آئے۔ ان کے سر اور ڈاڑھی (کے بال) ثغام یا ثغامہ گھاس کی طرح (سفید) تھے۔ آپ ﷺ نے ان کی عورتوں کو حکم فرمایا کہ (ان بالوں) کی سفیدی کو کسی چیز سے بدل دو۔

۹۸۵...... و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ اُتِيَ بِاَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَاْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَيِّرُوا هٰذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ ـ

۹۸۵...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضرت ابو قحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حال میں آپ ﷺ کی خدمت میں لائے گئے کہ ان کے سر اور ڈاڑھی (کے بال) ثغامہ گھاس کی طرح سفید تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سفیدی کو کسی اور چیز کے ساتھ بدل دو لیکن سیاہ رنگ سے بچو۔ [1]

باب-۱۸۶ باب في مخالفة اليهود في الصبغ

رنگنے میں یہود کی مخالفت کرنے کے بیان میں

۹۸۶...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

۹۸۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[1] فائدہ...... اس حدیث میں سفید بالوں کو جو بہت زیادہ سفید ہو گئے ہوں مہندی یا کسی دوسری جڑی بوٹی کے رنگ سے رنگنے کا حکم دیا گیا ہے لیکن سیاہ خضاب سے اجتناب کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ اور اس جیسی دیگر احادیث کی بناء پر عام علمائے امت و فقہاء نے سیاہ خضاب کو مطلقاً ممنوع اور مکروہ تو بھی قرار دیا ہے۔ اگر کوئی مجاہد جنگ کے دوران دشمن پر رعب طاری کرنے کیلئے سیاہ خضاب لگائے...... (جاری ہے)

وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارى لا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ ۔

یہود و نصاریٰ (کے لوگ) نہیں رنگتے (یعنی خضاب نہیں لگاتے) تو لہٰذا تم ان کی مخالفت کرو (یعنی تم خضاب لگاؤ)۔

باب-۱۸۷ باب تحريم تصوير صورة الحيوان وتحريم اتخاذ ما فيه صورةٌ غير ممتهنةٍ بالفرش ونحوه وان الملائكة عليهم السلام لا يدخلون بيتًا فيه صورةٌ ولا كلبٌ

جاندار کی تصویر بنانے کی حرمت اور فرشتوں کا اس گھر میں داخل نہ ہونا جس گھر میں کتا اور تصویر ہو

۹۸۷...... حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ وَاعَدَ رَسُولَ اللهِ ﷺ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلام فِي سَاعَةٍ يَأْتِيهِ فِيهَا فَجَاءَتْ تِلْكَ السَّاعَةُ وَلَمْ يَأْتِهِ وَفِي يَدِهِ عَصًا فَاَلْقَاهَا مِنْ يَدِهِ وَقَالَ مَا يُخْلِفُ اللهُ وَعْدَهُ وَلا رُسُلُهُ ثُمَّ الْتَفَتَ فَإِذَا جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ سَرِيرِهِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَتى دَخَلَ هٰذَا الْكَلْبُ هَاهُنَا فَقَالَتْ وَاللهِ مَا دَرَيْتُ فَاَمَرَ بِهِ فَاُخْرِجَ فَجَاءَ

۹۸۷...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السّلام نے رسول اللہ ﷺ سے ایک وقت میں آنے کا وعدہ کیا۔ جب وہ وقت آیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نہ آئے (اس وقت) آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں ایک لکڑی تھی۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے وہ لکڑی پھینک دی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا پھر آپ ﷺ نے ادھر ادھر دیکھا تو تخت کے نیچے ایک کتے کے پلے پر نظر ٹھہری۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ کتا یہاں کب داخل ہوا؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں نہیں جانتی۔ آپ ﷺ کے حکم کے مطابق وہ کتا باہر نکال دیا گیا تو

(گذشتہ سے پیوستہ)...... تو بالاتفاق جائز ہے (کمافی الھندیہ ۵/ ۳۶۹) سیاہ خضاب اگر دھوکہ دینے اپنے بڑھاپے کو چھپانے اور فیشن کی بناء پر لگائے تو بالاتفاق ناجائز اور ممنوع ہے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ زینت اختیار کرنے کے لیے سیاہ خضاب لگائے۔ اکثر علماء نے اسے بھی مکروہ تحریمی قرار دیا ہے۔ البتہ بعض فقہاء نے اس کی اجازت دی ہے چنانچہ امام ابو یوسفؒ سے اس کی اباحت منقول ہے۔ اسی طرح ان فقہاء نے متعدد صحابہؓ و تابعینؒ کے آثار سے بھی اس کے جواز اور اس کے استعمال پر استدلال کیا ہے۔ چنانچہ ابن قیمؒ نے زاد المعاد میں نقل کیا ہے کہ: ”حضرت حسن و حسینؓ سیاہ خضاب استعمال کیا کرتے تھے“۔ (۳/ ۱۸۴) لیکن اکثر فقہاءؒ نے ان آثار کے متعلق یہ فرمایا کہ یہ حضرات خالص سیاہ استعمال نہیں کرتے تھے بلکہ سرخ مائل سیاہی استعمال کیا کرتے تھے۔ فقہاء کرامؒ کی تفریعات عدم جواز ہی پر دلالت کرتی ہیں اور صحیح بات بھی یہی ہے کہ کیونکہ مذکورہ بالا حدیث میں بھی صراحتاً سیاہ خضاب سے بچنے کا واضح حکم دیا گیا ہے۔ لہٰذا مشائخ حنفیہ نے عام طور پر اس سے منع ہی فرمایا ہے عالمگیری میں ہے کہ: ”جس نے (سیاہ خضاب) لگایا تا کہ اپنے آپ کو عورتوں کیلئے مزین کرے اور تا کہ وہ عورتوں کو پسند آئے تو یہ مکروہ ہے: (۵/ ۳۵۹)“ اور احتیاط کا تقاضا بھی یہی ہے۔ البتہ فقہاء احنافؒ میں سے شمس الائمہ سرخسی نے مبسوط میں فرمایا ہے کہ زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ بیوی کے لیے زینت کرنے کی نیت سے خضاب (سیاہ) کرنا جائز ہے۔“ (۱۰/ ۱۹۹) اور خواتین کا اپنے شوہر کیلئے بالوں کو سیاہ خضاب لگانے کی بھی متعدد فقہاء نے اجازت دی ہے (تکملہ فتح الملہم ج ۴/ ۱۵۰)

جِبْرِيلُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاعَدْتَنِي فَجَلَسْتُ لَكَ فَلَمْ تَأْتِ فَقَالَ مَنَعَنِي الْكَلْبُ الَّذِي كَانَ فِي بَيْتِكَ إِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ -

اسی وقت حضرت جبریل آ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے جبرئیل (علیہ السلام) آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اور میں آپ کے انتظار میں بیٹھا رہا لیکن آپ نہیں آئے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: مجھے اس کتے نے روکا جو آپ ﷺ کے گھر میں تھا کیونکہ ہم (فرشتے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے کہ جس گھر میں کتے اور تصویریں ہوں۔

۹۸۸...... حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ جِبْرِيلَ وَعَدَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يَأْتِيَهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يُطَوِّلْهُ كَتَطْوِيلِ ابْنِ أَبِي حَازِمٍ

۹۸۸...... اس سند کے ساتھ حضرت ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک وقت پر آنے کا وعدہ کیا پھر مذکورہ روایت کی طرح حدیث ذکر کی لیکن اس میں اتنی تفصیل نہیں جتنی کہ پہلی حدیث میں تھی۔

۹۸۹...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ السَّبَّاقِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي مَيْمُونَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا فَقَالَتْ مَيْمُونَةُ يَا رَسُولَ اللهِ لَقَدِ اسْتَنْكَرْتُ هَيْئَتَكَ مُنْذُ الْيَوْمِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ جِبْرِيلَ كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِي أَمَ وَاللهِ مَا أَخْلَفَنِي. قَالَ فَظَلَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَهُ ذٰلِكَ عَلٰى ذٰلِكَ ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ فُسْطَاطٍ لَنَا فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَنَضَحَ مَكَانَهُ فَلَمَّا أَمْسٰى لَقِيَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ لَهُ قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِي أَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ قَالَ أَجَلْ وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى إِنَّهُ يَأْمُرُ بِقَتْلِ كَلْبِ الْحَائِطِ الصَّغِيرِ وَيَتْرُكُ كَلْبَ الْحَائِطِ الْكَبِيرِ -

۹۸۹...... حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ ایک دن صبح کو رسول اللہ ﷺ خاموش خاموش تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آج صبح ہی سے آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس میں تبدیلی دیکھ رہی ہوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آج رات مجھ سے ملنے کا وعدہ کیا تھا لیکن وہ مجھ سے نہیں ملے۔ اللہ کی قسم! انہوں نے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی پھر سارا دن رسول اللہ ﷺ اسی طرح رہے پھر آپ ﷺ کے دل میں ایک کتے کے بچے کا خیال آیا جو کہ ہمارے بستر کے نیچے تھا تو آپ ﷺ نے فوراً اس کو نکالنے کا حکم فرمایا پھر آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک میں پانی لے کر اس جگہ پر چھڑک دیا (جس جگہ کتے کا بچہ تھا) جب شام ہوئی تو حضرت جبرئیل علیہ السلام ملاقات کیلئے تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے فرمایا: (اے جبرئیل!) آپ نے گزشتہ رات مجھ سے ملنے کا وعدہ کیا تھا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا: ہاں! لیکن ہم (فرشتے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا اور تصویریں ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسی دن صبح کو کتوں کے قتل کرنے کا حکم فرمایا، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے چھوٹے باغ کا بھی کتا قتل کرنے کا حکم دے دیا اور بڑے باغ کے کتے کو چھوڑ دیا۔

۹۹۰...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ يَحْيٰى وَإِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا

۹۹۰...... حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس گھر میں کتا اور تصویریں ہوں اس میں (رحمت) کے فرشتے داخل

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لا تَدْخُلُ الْمَلائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلا صُورَةٌ ـ

نہیں ہوتے۔ [1]

۹۹۱...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيى قَالا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا طَلْحَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لا تَدْخُلُ الْمَلائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلا صُورَةٌ ـ

۹۹۱...... حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ ارشاد فرماتے کہ جس گھر میں کتایا تصویریں ہوں اس گھر میں (رحمت) کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

۹۹۲...... و حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ وَذِكْرِهِ الاَخْبَارَ فِي الاِسْنَادِ ـ

۹۹۲...... حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ یونسؒ کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۹۹۳...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِي طَلْحَةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الْمَلائِكَةَ لا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ بَعْدُ فَعُدْنَاهُ فَاِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ قَالَ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللهِ الْخَوْلانِيِّ رَبِيبِ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الاَوَّلِ فَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ اَلَمْ تَسْمَعْهُ حِينَ قَالَ اِلا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ ـ

۹۹۳...... رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتے (رحمت کے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں تصویریں ہوں۔ حضرت بسر کہتے ہیں کہ پھر کچھ دنوں بعد حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہوئے تو ہم ان کی عیادت کیلئے گئے تو ہم نے ان کے دروازے پر ایک پردہ پڑا ہوا دیکھا کہ جس میں تصویر تھی۔ حضرت بسرؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ خولانی سے جو کہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ کے زیر پرورش تھے کہا کہ کیا ہمیں خود حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی نے تصویر کے بارے میں خبر نہیں دی تھی (تو اب یہ آپ کے اس پردہ پر یہ تصویر کیسی؟) تو حضرت عبد اللہ نے کہا کہ کیا تو نے اس وقت یہ نہیں سنا تھا کہ کپڑے کے نقش و نگار اس سے مستثنیٰ ہیں۔

۹۹٤...... حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ

۹۹۴...... حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ

[1] اس حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ گھر یا اپنے رہنے سہنے کی جگہ پر کتا رکھنا صحیح نہیں اور رحمت کے فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے۔ بعض علماء نے اس ممانعت سے کھیت کی حفاظت کرنے والے کتے شکاری کتے اور قافلوں کے ساتھ چلنے والے کتے کا استثناء کیا ہے۔ اور بعض نے ہر قسم کے کتے کو اس حکم میں شامل ہو جاتا ہے۔ واللہ اعلم

اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْاَشَجِّ حَدَّثَهُ اَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ حَدَّثَهُ وَمَعَ بُسْرٍ عُبَيْدُ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيُّ اَنَّ اَبَا طَلْحَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرٌ فَمَرِضَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا نَحْنُ فِي بَيْتِهِ بِسِتْرٍ فِيهِ تَصَاوِيرُ فَقُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الْخَوْلَانِيِّ اَلَمْ يُحَدِّثْنَا فِي التَّصَاوِيرِ قَالَ اِنَّهُ قَالَ اِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ اَلَمْ تَسْمَعْهُ قُلْتُ لَا قَالَ بَلٰى قَدْ ذَكَرَ ذٰلِكَ۔

ﷺ نے ارشاد فرمایا: (رحمت کے) فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے کہ جس گھر میں تصویر ہو۔ حضرت بسرؒ کہتے ہیں کہ کچھ عرصہ کے بعد حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیمار ہو گئے تو ہم ان کی عیادت کیلئے گئے (جب ہم ان کے گھر میں گئے تو دیکھا) کہ ان کے گھر میں ایک پردہ ہے جس میں تصویریں بنی ہوئی ہیں۔ میں نے عبید اللہ خولانی سے کہا: کیا حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم کو تصویروں والی حدیث نہیں بیان کرتے تھے۔ انہوں نے کہا: ہاں! انہوں نے بیان کی تھی مگر جن کپڑوں میں نقش و نگار ہوں کیا تو نے یہ نہیں سنا۔ میں نے کہا: نہیں! انہوں نے کہا کہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی طرح کہا تھا۔ (حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں غیر جاندار چیزوں کے نقش و نگار بنے ہوئے تھے، تصویریں وغیرہ نہیں تھیں)۔ [1]

۹۹۵......حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ اَبِي الْحُبَابِ مَوْلٰى بَنِي النَّجَّارِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِي طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ

۹۹۵...... حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ فرشتے (رحمت کے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے کہ جس گھر میں کتے اور تصویریں ہوں۔ حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں

---

[1] فائدہ...... اسلام میں تصاویر کا حکم

مذکورہ بالا احادیث کی بناء پر جمہور علماء و فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ ذی روح اور جاندار کی تصاویر بنانا، انہیں گھر، دکان دفتر وغیرہ میں رکھنا سجانا شرعاً ناجائز ہے شیخ الاسلام مد ظلہم نے تصاویر کی حرمت پر دلالت کرنے والی چودہ مرفوع احادیث نقل کی ہیں جو تمام کی تمام تصاویر کے معاملہ پر سخت وعید کی حامل ہیں۔ اسی طرح حضرات صحابہؓ و تابعین کے ۹ آثار بھی نقل کئے ہیں۔ ائمہ مجتہدین میں سے حضرت امام ابوحنیفہؒ امام شافعیؒ امام احمد بن حنبلؒ کے ہاں بالاتفاق تصاویر حرام اور ممنوع ہیں خواہ وہ مجسمہ کی شکل میں ہوں یا فوٹو کی شکل میں وغیرہ۔ امام مالکؒ کے اقوال اس بارے میں مختلف ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ اگر ایسی تصاویر ہوں جن کا ظل اور سایہ نہ ہو تا ہو تو وہ مکروہ ہیں اور جو ظل والی اور قائم رہنے والی تصاویر ہیں وہ بالکل حرام ہیں غرضیکہ ائمہ اربعہ تصاویر کی حرمت پر بالعموم متفق ہیں۔ دور جدید میں بعض تجدد پسند حضرات نے فوٹو گراف کو جائز قرار دینے کی سعی نا مشکور کی ہے لیکن حضرت شیخ الاسلام مد ظلہم نے ان تمام معاصرین کے اقوال کو تحقیق کی کسوٹی پر رکھ کر یہ معتدل اور روح شریعت سے ہم آہنگ فیصلہ فرمایا: ''حقیقت یہ ہے کہ ہاتھ یا قلم سے بنائی ہوئی تصاویر اور فوٹو گراف کی تصویر میں تفریق کی کوئی دلیل نہیں، اور یہ بات شرعاً طے شدہ ہے کہ جو چیز بھی حرام اور غیر مشروع ہو اس کا حکم آلات کے بدلنے سے نہیں بدلتا۔ مثلاً شراب حرام ہے خواہ ہاتھ سے کشید کی ہوئی ہو، یا مشینوں سے، قتل حرام ہے خواہ چھری سے کاٹی جائے یا بندوق کی گولی سے، اسی طرح تصویر بھی حرام ہے شارع نے اس کے بنانے اور محفوظ کرنے سے منع فرمایا ہے، خواہ وہ تصویر برش سے بنائی گئی ہو فوٹو گرافی کے آلات سے بنائی گئی ہو یا کسی دوسری مشین سے یا ہاتھ سے بہر صورت حرام ہے۔'' واللہ اعلم (تکملہ فتح الملہم ج ۴ ص ۱۶۳) البتہ ضرورت و حاجت کے مواقع اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ مثلاً شناختی کارڈ، ویزا، پاسپورٹ اور دیگر وہ مواقع جہاں شخصی تعارف کی ضرورت پیش آتی ہے۔ (واللہ اعلم)

رَسُولَ اللهِﷺ يَقُولُ لا تَدْخُلُ الْمَلائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلا تَمَاثِيلُ- قَالَ فَاَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ اِنَّ هٰذَا يُخْبِرُنِي اَنَّ النَّبِيَّﷺقَالَ لا تَدْخُلُ الْمَلائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلا تَمَاثِيلُ فَهَلْ سَمِعْتِ رَسُولَ اللهِﷺ ذَكَرَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ لا وَلٰكِنْ سَاُحَدِّثُكُمْ مَا رَاَيْتُهُ فَعَلَ رَاَيْتُهُ خَرَجَ فِي غَزَاتِهِ فَاَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُهُ عَلَى الْبَابِ فَلَمَّا قَدِمَ فَرَاَى النَّمَطَ عَرَفْتُ الْكَرَاهِيَةَ فِي وَجْهِهِ فَجَذَبَهُ حَتّٰى هَتَكَهُ اَوْ قَطَعَهُ وَقَالَ اِنَّ اللهَ لَمْ يَاْمُرْنَا اَنْ نَكْسُوَ الْحِجَارَةَ وَالطِّينَ قَالَتْ فَقَطَعْنَا مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ وَحَشَوْتُهُمَا لِيفًا فَلَمْ يَعِبْ ذٰلِكَ عَلَيَّ -

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں آیا اور میں نے عرض کیا کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے یہ خبر دیتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے کہ جس میں کتے اور تصویریں ہوں تو کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اس طرح یہ حدیث سنی ہے؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: نہیں! لیکن میں تم سے وہ واقعہ بیان کروں گی جو میں نے دیکھا ہے۔ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ جہاد میں تشریف لے گئے۔ میں نے ایک نقش و نگار والا کپڑا لکڑی کے دروازے پر لٹکا دیا۔ جب آپ ﷺ واپس تشریف لائے اور پردہ کو دیکھا تو میں نے آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس میں (اس پردہ سے) ناپسندیدگی کے اثرات پہچان لئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ ہمیں یہ حکم نہیں دیتا کہ پتھروں اور مٹی کو کپڑا پہنائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ پھر ہم نے اس پردے کو کاٹ کر دو تکیے بنا لئے اور ان میں کھجوروں کی چھال بھر لی تو آپ ﷺ نے میرے اس طرح کرنے پر کوئی عیب نہیں لگایا۔

۹۹۶...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ ابْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تِمْثَالُ طَائِرٍ وَكَانَ الدَّاخِلُ اِذَا دَخَلَ اسْتَقْبَلَهُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِﷺ حَوِّلِي هٰذَا فَاِنِّي كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَاَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا قَالَتْ وَكَانَتْ لَنَا قَطِيفَةٌ كُنَّا نَقُولُ عَلَمُهَا حَرِيرٌ فَكُنَّا نَلْبَسُهَا -

۹۹۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہمارے پاس ایک پردہ تھا جس پر پرندوں کی تصویر بنی ہوئی تھی اور جب کوئی اندر داخل ہوتا تو یہ تصویریں اس کے سامنے ہوتیں (یعنی سب سے پہلے اس کی نظر تصویروں پر پڑتی) تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اس پردے کو نکال دو کیونکہ جب میں گھر میں داخل ہوتا ہوں اور ان تصویروں کو دیکھتا ہوں تو مجھے دنیا یاد آجاتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ ہمارے پاس ایک چادر تھی جس پر نقش و نگار کو ہم ریشمی کہا کرتے تھے اور ہم اسے پہنا کرتے تھے۔

۹۹۷...... وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ وَعَبْدُ الْاَعْلٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَزَادَ فِيهِ يُرِيدُ عَبْدَ الْاَعْلٰى فَلَمْ يَاْمُرْنَا رَسُولُ اللهِﷺ بِقَطْعِه -

۹۹۷...... ابن ابی عدی اور عبد الاعلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے۔ ابن مثنیٰ کہتے ہیں کہ اس روایت میں عبد الاعلیٰ نے یہ الفاظ زیادہ کہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس کے کاٹنے کا حکم نہیں فرمایا۔

۹۹۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ

۹۹۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر سے واپس تشریف لائے اور میں نے اپنے دروازے پر

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَّرْتُ عَلَى بَابِي دُرْنُوكًا فِيهِ الْخَيْلُ ذَوَاتُ الأَجْنِحَةِ فَأَمَرَنِي فَنَزَعْتُهُ

ایک ریشمی کپڑے کا پردہ ڈالا ہوا تھا جس پر پروں والے گھوڑوں کی تصویر بنی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے مجھے اس کے اتارنے کا حکم دیا تو میں نے وہ پردہ اتار دیا۔

۹۹۹...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ح و حَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ بِهٰذَا الإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ عَبْدَةَ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ۔

۹۹۹...... حضرت وکیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس روایت میں یہ نہیں کہ آپ ﷺ سفر سے واپس تشریف لائے۔

۱۰۰۰...... حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا مُتَسَتِّرَةٌ بِقِرَامٍ فِيهِ صُورَةٌ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُشَبِّهُونَ بِخَلْقِ اللّٰهِ۔

۱۰۰۰...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور میں نے ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا کہ جس میں تصویر تھی۔ یہ تصویر دیکھ کر آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس کا رنگ تبدیل ہو گیا پھر آپ ﷺ نے اس پردہ کو لے کر پھاڑ دیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہو گا جو اللہ کی مخلوق کی تصویریں بناتے ہیں۔[1]

۱۰۰۱...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ أَهْوَى إِلَى الْقِرَامِ فَهَتَكَهُ بِيَدِهِ۔

۱۰۰۱...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے اور پھر ابراہیم بن سعد کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی۔ اس حدیث میں یہ ہے کہ پھر آپ ﷺ اس پردے کی طرف جھکے اور اسے اپنے ہاتھ سے پھاڑ دیا۔

۱۰۰۲...... و حَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا لَمْ يَذْكُرَا مِنْ۔

۱۰۰۲...... حضرت زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے، صرف لفظی فرق ہے۔ معنی و مفہوم ایک ہی ہے۔

---

[1] فائدہ...... بعض معاصر اہل قلم کی حضرت عائشہؓ کے مذکورہ بالا واقعہ کے متعلق یہ مغالطہ لگا کہ یہ واقعہ کئی مرتبہ پیش آیا اور یہ مغالطہ روایات کے متعدد اور روایاتؓ کے الفاظ کے اختلاف کی بناء پر لگا۔ چنانچہ انہوں نے اس سے یہ بودا استدلال کیا کہ حضرت عائشہؓ کا متعدد بار اسی طرح کا پردہ لٹکانا یہ ثابت کرتا ہے کہ یہ فعل حرام نہیں تھا ورنہ وہ حضور ﷺ کی ممانعت کے باوجود بار بار ایسا کیوں کرتیں۔ لیکن جس قدر یہ استدلال غلط ہے اتنا ہی اس کی بنیاد بھی ہے کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ واقعہ ایک ہی بار پیش آیا لیکن ان سے بے شمار راویوں نے یہ واقعہ الفاظ کے اختلاف کے ساتھ نقل کیا۔ بہر حال حقیقت یہی ہے کہ اس سے اس کے جواز پر استدلال قطعاً درست نہیں۔ واللہ اعلم

١٠٠٣ـــــ و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِي بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ فَلَمَّا رَآهُ هَتَكَهُ وَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ وَقَالَ يَا عَائِشَةُ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللهِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَطَعْنَاهُ فَجَعَلْنَا مِنْهُ وِسَادَةً اَوْ وِسَادَتَيْنِ ـ

۱۰۰۳ـــــ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور میں نے اپنے دروازے پر ایک پردہ ڈالا ہوا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں تو جب آپ ﷺ نے اس پردہ کو دیکھا تو آپ ﷺ نے اسے پھاڑ دیا اور آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس کا رنگ بدل گیا اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! قیامت کے دن سب سے سخت ترین عذاب اللہ کی طرف سے اُن لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی تصویریں بناتے ہیں۔
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ پھر ہم نے اس پردے کو کاٹ کر ایک تکیہ یا دو تکیے بنا لئے۔

١٠٠٤ـــــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهُ كَانَ لَهَا ثَوْبٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ مَمْدُودٌ اِلٰى سَهْوَةٍ فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي اِلَيْهِ فَقَالَ اَخِّرِيهِ عَنِّي قَالَتْ فَاَخَّرْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدَ ـ

۱۰۰۴ـــــ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک کپڑا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ وہ کپڑا ایک طاق پر لٹکا ہوا تھا اور نبی کریم ﷺ اس کی طرف نماز پڑھ رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کپڑے کو میرے سامنے سے ہٹا دو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ میں نے اس کپڑے کو کاٹ کر اس کے تکیے بنا لئے۔

١٠٠٥ـــــ وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَامِرٍ ح و حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ ـ

۱۰۰۵ـــــ حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے۔

١٠٠٦ـــــ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ وَقَدْ سَتَرْتُ نَمَطًا فِيهِ تَصَاوِيرُ فَنَحَّاهُ فَاتَّخَذْتُ مِنْهُ وِسَادَتَيْنِ ـ

۱۰۰۶ـــــ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے، ارشاد فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور میں نے ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے اس پردہ کو ہٹا دیا۔ پھر میں نے اس پردے کے دو تکیے بنا لئے۔

١٠٠٧ـــــ و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيهِ تَصَاوِيرُ فَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَنَزَعَهُ قَالَتْ فَقَطَعْتُهُ

۱۰۰۷ـــــ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے اس پردہ کو اتار دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ میں نے اس پردے کو کاٹ کر دو تکیے بنا لئے۔

وسَادَتَيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حِينَئِذٍ يُقَالُ لَهُ رَبِيعَةُ بْنُ عَطَاءٍ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ اَفَمَا سَمِعْتَ اَبَا مُحَمَّدٍ يَذْكُرُ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا قَالَ ابْنُ الْقَاسِمِ لا قَالَ لٰكِنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ يُرِيدُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ ۔

اسی وقت مجلس میں سے ایک آدمی جسے ربیعہ بن عطاء کہا جاتا ہے جو کہ مولیٰ (آزاد کردہ غلام) بنی زہرہ ہیں، کہنے لگا: کیا آپ نے ابو محمد سے نہیں سنا، وہ بیان کرتے تھے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان تکیوں پر آرام فرماتے تھے۔ ابنِ قاسم نے کہا نہیں لیکن میں نے قاسم بن محمد سے سنا ہے۔

۱۰۰۸...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اشْتَرَتْ نُمْرُقَةً فِيهَا تَصَاوِيرُ فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَلَمْ يَدْخُلْ فَعَرَفْتُ اَوْ فَعُرِفَتْ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ اَتُوبُ اِلَى اللهِ وَاِلَى رَسُولِهِ فَمَاذَا اَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا بَالُ هٰذِهِ النُّمْرُقَةِ فَقَالَتِ اشْتَرَيْتُهَا لَكَ تَقْعُدُ عَلَيْهَا وَتَوَسَّدُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ وَيُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّوَرُ لا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ۔

۱۰۰۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک گدا خریدا جس میں تصویریں بنی ہوئی تھیں تو جب رسول اللہ ﷺ نے اس گدے کو دیکھا تو آپ ﷺ دروازے پر ہی کھڑے ہو گئے اور اندر تشریف نہ لائے تو میں نے پہچان لیا یا میں نے آپ ﷺ کے چہرۂ اقدس پر ناپسندیدگی کے اثرات معلوم کر لئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سامنے توبہ کرتی ہوں، مجھ سے کیا گناہ ہو گیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تکیہ کیسا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: میں نے آپ ﷺ کیلئے خریدا ہے تاکہ آپ ﷺ اس پر تشریف فرما ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان تصویر بنانے والوں کو عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو چیز تم نے بنائی تم ان کو زندہ کرو پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس گھر میں تصویریں ہوں اس گھر میں (رحمت) کے فرشتے داخل نہیں ہوتے۔

۱۰۰۹...... وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ و حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ اَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَخِي الْمَاجِشُونِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَبَعْضُهُمْ اَتَمُّ حَدِيثًا لَهُ مِنْ بَعْضٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ اَخِي الْمَاجِشُونِ قَالَتْ

۱۰۰۹...... ان ساری سندوں کے ساتھ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہی سابقہ روایت نقل کی گئی ہے لیکن بعض راویوں کی روایت کردہ حدیث بعض کی روایت کردہ حدیث سے پوری و مکمل ہے اور ابن اخی الماجشون نے اپنی روایت کردہ حدیث میں یہ زائد الفاظ کہے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ میں نے اس پردے کے دو تکیے بنا دیئے تھے گھر میں آپ ﷺ ان پر آرام فرماتے تھے۔

فَاَخَذْتُهُ فَجَعَلْتُهُ مِرْفَقَتَيْنِ فَكَانَ يَرْتَفِقُ بِهِمَا فِي الْبَيْتِ

۱۰۱۰......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ جَمِيعًا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ الصُّوَرَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ اَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ -

۱۰۱۰...... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خبر دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو لوگ تصویریں بناتے ہیں قیامت کے دن ایسے لوگوں کو عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ ان (تصویروں وغیرہ) میں جان ڈالو۔

۱۰۱۱......حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ وَاَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۱۰۱۱...... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۰۱۲......حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ ح و حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ الاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ اَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ وَلَمْ يَذْكُرِ الاَشَجُّ اِنَّ -

۱۰۱۲...... حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
قیامت کے دن سب سے سخت ترین عذاب تصویریں بنانے والے لوگوں کو ہوگا۔ ابوسعید اشج نے لفظ انّ ذکر نہیں کیا۔

۱۰۱۳......وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ كُلُّهُمْ عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَاه ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الاَعْمَشِ بِهٰذَا الاسْنَادِ وَفِي رِوَايَةِ يَحْيَى وَاَبِي كُرَيْبٍ عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابًا الْمُصَوِّرُونَ وَحَدِيثُ سُفْيَانَ كَحَدِيثِ وَكِيعٍ -

۱۰۱۳...... حضرت ابو معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن دوزخ والوں میں سے سب سے سخت ترین عذاب میں تصویریں بنانے والے مبتلا ہوں گے۔

۱۰۱۴......و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ

۱۰۱۴...... حضرت مسلم بن صبیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے،

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ مَسْرُوقٍ فِي بَيْتٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ مَرْيَمَ فَقَالَ مَسْرُوقٌ هَذَا تَمَاثِيلُ كِسْرَى فَقُلْتُ لا هَذَا تَمَاثِيلُ مَرْيَمَ فَقَالَ مَسْرُوقٌ اَمَا اِنِّي سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ ۔

ارشاد فرماتے ہیں کہ میں حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک گھر میں تھا جس میں تصویریں لگی ہوئی تھیں۔ حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا یہ تصویریں کسریٰ کی ہیں؟ میں نے کہا: نہیں! بلکہ یہ تصویریں حضرت مریم کی ہیں۔ حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنے لگے: میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے سخت ترین عذاب تصویریں بنانے والوں کو ہوگا۔

۱۰۱۵ ...... قَالَ مُسْلِم قَرَاْتُ عَلَى نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيِّ عَنْ عَبْدِ الاَعْلَى بْنِ عَبْدِ الاَعْلَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنِّي رَجُلٌ اُصَوِّرُ هٰذِهِ الصُّوَرَ فَاَفْتِنِي فِيهَا فَقَالَ لَهُ ادْنُ مِنِّي فَدَنَا مِنْهُ ثُمَّ قَالَ ادْنُ مِنِّي فَدَنَا حَتَّى وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رَاْسِهِ قَالَ اُنَبِّئُكَ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِي النَّارِ يَجْعَلُ لَهُ بِكُلِّ صُورَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسًا فَتُعَذِّبُهُ فِي جَهَنَّمَ و قَالَ اِنْ كُنْتَ لا بُدَّ فَاعِلًا فَاصْنَعِ الشَّجَرَ وَمَا لا نَفْسَ لَهُ فَاَقَرَّ بِهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ۔

۱۰۱۵ ...... حضرت سعید بن ابی الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا: میں مصور ہوں اور تصویریں بناتا ہوں۔ آپ اس بارے میں مجھے فتویٰ دیں؟ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آدمی سے فرمایا: میرے قریب ہو جا۔ وہ آپ کے قریب ہو گیا پھر فرمایا: میرے قریب ہو جاوہ اور قریب ہو گیا یہاں تک کہ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھ کر فرمایا: میں تجھ سے وہ حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ہر ایک تصویر بنانے والا دوزخ میں جائے گا اور ہر ایک تصویر کے بدلہ میں ایک جاندار آدمی بنایا جائے گا جو اسے جہنم میں عذاب دے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا: اگر تجھے اس طرح کرنے پر مجبوری ہے (تو بے جان چیزوں) درخت وغیرہ کی تصویریں بنا۔

۱۰۱۶ ...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَعَلَ يُفْتِي وَلا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى سَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّي رَجُلٌ اُصَوِّرُ هٰذِهِ الصُّوَرَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ ادْنُهْ فَدَنَا الرَّجُلُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ اَنْ يَنْفُخَ فِيهَا

۱۰۱۶ ...... حضرت نضر بن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فتویٰ تو دیتے تھے اور یہ نہیں کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح فرمایا ہے یہاں تک کہ ایک آدمی نے ان سے پوچھا کہ میں مصور آدمی ہوں، یہ تصویریں بناتا ہوں۔ تو حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آدمی سے فرمایا: قریب ہو جا۔ وہ آدمی قریب ہو گیا۔ تو حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے

الرُّوحَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ -

سنا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ جو آدمی دنیا میں تصویر بناتا ہے تو قیامت کے دن اسے اس بات پر مجبور کر دیا جائے گا کہ اس تصویر میں روح پھونک اور وہ روح نہیں پھونک سکے گا۔

۱۰۱۷......حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ -

۱۰۱۷...... حضرت نضر بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس گیا تو انہوں نے اس آدمی سے نبی ﷺ کی مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت ذکر فرمائی۔

۱۰۱۸......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِي هُرَيْرَةَ فِي دَارِ مَرْوَانَ فَرَاى فِيهَا تَصَاوِيرَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ خَلْقًا كَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوا حَبَّةً اَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً -

۱۰۱۸...... حضرت ابو زرعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مروان کے گھر گیا۔ وہاں میں نے تصویریں دیکھیں تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جو میری مخلوق کی طرح چیزیں بناتے ہیں (یعنی تصویریں بناتے ہیں) تو ان کو چاہئے کہ ایک چیونٹی ہی پیدا کر کے دکھادیں یا ایک دانہ گندم یا جو ہی پیدا کر دیں۔ [1]

۱۰۱۹...... و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبُو هُرَيْرَةَ دَارًا تُبْنَى بِالْمَدِينَةِ لِسَعِيدٍ اَوْ لِمَرْوَانَ قَالَ فَرَاى مُصَوِّرًا يُصَوِّرُ فِي الدَّارِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَوْ لِيَخْلُقُوا شَعِيرَةً -

۱۰۱۹...... حضرت ابو زرعہؒ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ کے ایک مکان میں گئے جو کہ زیر تعمیر تھا۔ وہ مکان سعید کا تھا یا مروان کا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس گھر میں ایک مصور کو تصویریں بناتے ہوئے دیکھا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اور پھر مذکورہ بالا حدیث بیان کی) اور اس میں یہ ذکر نہیں کیا کہ تم (ایک) جو پیدا کرو۔

۱۰۲۰......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ تَمَاثِيلُ اَوْ تَصَاوِيرُ -

۱۰۲۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے کہ جس گھر میں مورتیاں یا تصویریں ہوں۔

---

[1] گویا تصویر بنانا در اصل مصور حقیقی کا فعل ہے اور وہ فقط اللہ تعالیٰ ہی ہے اور ایسا مصور ہے کہ تصویر بنا کر اس میں روح ڈال دیتا ہے۔ جبکہ دنیا کے مصور اپنی تصاویر میں روح کیا ڈالتے اپنی جان اور روح کو اپنے جسم سے نکلنے سے روکنے پر قادر نہیں ہیں۔

باب-۱۸۸ باب كراهة الكلب والجرس في السفر

دورانِ سفر کتا اور گھنٹی رکھنے کی ممانعت

۱۰۲۱...... حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ۔

۱۰۲۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
فرشتے ان مسافروں (سفر کرنے والوں) کے ساتھ نہیں ہوتے جن کے ساتھ کتا یا گھنٹی ہو۔

۱۰۲۲...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ كِلَاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ۔

۱۰۲۲...... حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے۔

۱۰۲۳...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْجَرَسُ مَزَامِيرُ الشَّيْطَانِ۔

۱۰۲۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
گھنٹی شیطان کا باجہ ہے۔[1]

باب-۱۸۹ باب كراهة قلادة الوتر في رقبة البعير

اونٹ کی گردن میں تانت کے قلادہ ڈالنے کی کراہت

۱۰۲٤...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ أَنَّ أَبَا بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ قَالَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَسُولًا قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ لَا يَبْقَيَنَّ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قُطِعَتْ قَالَ

۱۰۲٤...... حضرت ابو بشیر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبر دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے بعض سفروں میں سے کسی سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا نمائندہ بھیجا۔ حضرت عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ لوگ اپنی اپنی سونے کی جگہوں پر تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی کسی اونٹ کی گردن میں کوئی تانت کا قلادہ یا ہار نہ ڈالے سوائے اس کے کہ اسے کاٹ دیا جائے۔ امام مالک رحمۃ

---

[1] اکثر علماء نے سفر میں قافلہ والوں کو گھنٹی اور کتا رکھنے کی ممانعت کو مکروہ تنزیہی قرار دیا ہے۔ حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری نے بذل المجہود شرح ابوداؤد میں فرمایا: کہ اگر بلا ضرورت ہو تو مکروہ ہے اور کسی ضرورت کی بناء پر ہو تو گنجائش ہے
حضرت شیخ الاسلام مد ظلہم نے فرمایا: حدیث میں بیان کردہ کراہت اس وقت ہے کہ جب کہ ان اشیاء کو لہو ولعب کے طور پر ساتھ رکھے۔ جیسا کہ اس دور میں بعض قافلہ والوں کی عادت تھی۔ لیکن اگر کسی ضرورت مثلاً پڑاؤ کے وقت حفاظت وغیرہ کی نیت سے رکھا ہو تو مباح ہے۔ واللہ اعلم

مَالِكٌ اُرٰی ذٰلِكَ مِنَ الْعَیْنِ -

اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میری رائے یہ ہے کہ وہ اس طرح نظر لگنے کی وجہ سے کرتے تھے۔

باب-١٩٠ باب النهي عن ضرب الحيوان في وجهه ووسمه فيه

جانوروں کے چہروں پر مارنے اور ان کے چہروں کو نشان زدہ کرنے کی ممانعت

١٠٢٥...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قال حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَعَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ -

١٠٢٥...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چہرے پر مارنے اور چہرے پر داغ لگانے سے منع فرمایا ہے۔

١٠٢٦...... وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قال حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ كِلاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ -

١٠٢٦...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا۔ پھر مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت ذکر کی ہے۔

١٠٢٧...... و حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَيْهِ حِمَارٌ قَدْ وُسِمَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ لَعَنَ اللهُ الَّذِي وَسَمَهُ -

١٠٢٧...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے سامنے سے ایک گدھا گذرا جس کے چہرے میں داغ دیا گیا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ ایسے آدمی پر لعنت کرے کہ جس نے اس گدھے کے چہرے کو داغا ہے۔

١٠٢٨...... حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيسٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ اَنَّ نَاعِمًا اَبَا عَبْدِ اللهِ مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ وَرَاٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ حِمَارًا مَوْسُومَ الْوَجْهِ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ قَالَ فَوَاللهِ لا اَسِمُهُ اِلا فِي اَقْصٰى شَيْءٍ مِنَ الْوَجْهِ فَاَمَرَ بِحِمَارٍ لَهُ فَكُوِيَ فِي جَاعِرَتَيْهِ فَهُوَ اَوَّلُ مَنْ

١٠٢٨...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گدھا دیکھا کہ جس کے چہرے کو داغا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے اسے برا کہا اور فرمایا: اللہ کی قسم! میں تو نہیں داغ دیتا، سوائے اس حصے کو جو چہرے سے بہت دور ہے اور آپ ﷺ نے اپنے گدھے کے بارے میں حکم فرمایا تو اس گدھے کے پٹھوں پر داغ دیا گیا اور سب سے پہلے آپ ﷺ نے ہی پٹھوں پر داغا۔[1]

[1] فائدہ...... شریعت اسلامیہ نے جہاں انسانوں کے حقوق بیان فرمائے ہیں وہیں جانوروں کے حقوق کی خاص رعایت رکھی ہے جیسا کہ احادیث بالا سے ظاہر ہے چہرہ پر مارنا یا داغنا خواہ انسان ہو یا جانور حرام ہے اور چہرہ کے علاوہ دیگر حصوں پر مارنا جانور کو جائز ہے لیکن تکلیف پہنچانے کی حد تک مارنا جائز نہیں۔ اسی طرح استاد اور معلم کیلئے شاگردوں اور بچوں کو تنبیہ کیلئے تأدیب کیلئے مار مثلاً ایک آدھ تھپڑ وغیرہ مارنا جائز ہے وہ بھی چہرہ پر یا جسم کے نازک حصوں پر ہرگز نہیں بلکہ پیٹھ وغیرہ پر۔

كَوى الْجَاعِرَتَيْنِ -

باب-۱۹۱ باب جواز وسم الحيوان غير الآدمي في غير الوجه وندبه في نعم الزكاة والجزية

جانور کے چہرے کے علاوہ جسم کے کسی اور حصے کو داغ دینے کا جواز

۱۰۲۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا وَلَدَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ قَالَتْ لِي يَا اَنَسُ انْظُرْ هٰذَا الْغُلَامَ فَلا يُصِيبَنَّ شَيْئًا حَتّٰى تَغْدُوَ بِهِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُحَنِّكُهُ قَالَ فَغَدَوْتُ فَاِذَا هُوَ فِي الْحَائِطِ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حُوَيْتِيَّةٌ وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ الَّذِي قَدِمَ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ -

۱۰۲۹...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا (کے ہاں بچے) کی ولادت ہوئی تو حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھ سے کہا: اے انس! اس بچے کا دھیان رکھ یہ بچہ کوئی چیز اس وقت تک نہ کھائے جب تک کہ اس بچے کو نبی ﷺ کی خدمت میں نہ لے جایا جائے (اور پھر) آپ ﷺ اپنے منہ میں کوئی چیز چبا کر اس بچے کے منہ میں نہ ڈالیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں پھر صبح جب آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ باغ میں تھے اور قبیلہ جونیہ کی چادر آپ ﷺ نے اوڑھی ہوئی تھی اور آپ ﷺ ان اونٹوں کو داغ دے رہے تھے جو کہ آپ ﷺ کو فتح میں حاصل ہوئے تھے۔

۱۰۳۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يُحَدِّثُ اَنَّ اُمَّهُ حِينَ وَلَدَتِ انْطَلَقُوا بِالصَّبِيِّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُحَنِّكُهُ قَالَ فَاِذَا النَّبِيُّ ﷺ فِي مِرْبَدٍ يَسِمُ غَنَمًا قَالَ شُعْبَةُ وَاَكْثَرُ عِلْمِي اَنَّهُ قَالَ فِي آذَانِهَا -

۱۰۳۰...... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ان کی والدہ کے ہاں جس وقت بچے کی پیدائش ہوئی (تو انہوں نے مجھ سے فرمایا) کہ اس بچے کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ تاکہ آپ ﷺ اس کی تحنیک فرمادیں (یعنی آپ ﷺ اپنے منہ میں کوئی چیز (کھجور وغیرہ) چبا کر اس بچے کے منہ میں ڈال دیں) (حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ) آپ ﷺ بکریوں کے ریوڑ میں ہیں اور بکریوں کو داغ دے رہے ہیں۔ حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا غالب گمان یہ ہے کہ آپ ﷺ بکریوں کے کانوں پر داغ لگا رہے تھے۔

۱۰۳۱...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُولُ دَخَلْنَا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِرْبَدًا وَهُوَ يَسِمُ غَنَمًا قَالَ اَحْسِبُهُ قَالَ فِي آذَانِهَا

۱۰۳۱...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بکریوں کے ریوڑ میں نکلے اس حال میں کہ آپ ﷺ بکریوں کو داغ دے رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ آپ ﷺ بکریوں کے کانوں میں داغ لگا رہے تھے۔

۱۰۳۲...... وحَدَّثَنِيهِ يَحْيٰى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ

۱۰۳۲...... حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ

بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَيَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمنِ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَه ۔

مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۱۰۳۳...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الاَوْزَاعِيِّ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَاَيْتُ فِي يَدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْمِيسَمَ وَهُوَ يَسِمُ اِبِلَ الصَّدَقَةِ ۔

۱۰۳۳...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے دستِ مبارک میں داغ لگانے کا آلہ دیکھا اور آپ ﷺ صدقہ کے اونٹوں کو داغ دے رہے تھے۔ ❶

باب-۱۹۲ باب کراهة القزع

سر کے کچھ حصہ پر بال رکھنے کی ممانعت

۱۰۳٤...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي يَحْيى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهى عَنِ الْقَزَعِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ وَمَا الْقَزَعُ قَالَ يُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ بَعْضُ

۱۰۳۴...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قزع سے منع فرمایا ہے۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع سے عرض کیا: قزع کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: بچے کے سر کا کچھ حصہ مونڈ دینا اور کچھ حصہ چھوڑ دینا (یعنی کچھ بال سر پر رہنے دینا)۔ ❷

۱۰۳۵...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَجَعَلَ التَّفْسِيرَ فِي حَدِيثِ اَبِي اُسَامَةَ مِنْ قَوْلِ عُبَيْدِ اللهِ ۔

۱۰۳۵...... حضرت عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے اور حضرت ابو اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ قزع کی تفسیر حضرت عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فرمان سے کی ہے۔

۱۰۳٦...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُثْمَانَ الْغَطَفَانِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ ح و حَدَّثَنِي اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ بِاِسْنَادِ عُبَيْدِ اللهِ مِثْلَهُ وَاَلْحَقَا التَّفْسِيرَ فِي الْحَدِيثِ

۱۰۳۶...... حضرت عمر بن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت عبید اللہ کی سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے اور ان دونوں (محمد بن مثنیٰ، امیہ بن بسطام) نے حدیث میں اسی تقسیم کو بیان کیا ہے۔

---

❶ جانوروں کے جسم کو داغ لگانا قدیم دور سے رائج رہا ہے جس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ جانوروں کے جسم پر علامت اور نشانی قائم ہو جائے اور وہ دیگر جانوروں میں رُل نہ جائیں۔ چنانچہ تمام فقہاء نے اس کی اجازت دی ہے بشرطیکہ وہ داغ زیادہ گہرا نہ ہو جس سے جسم کو ایذاء پہنچے۔

❷ قزع یعنی سر کے متفرق حصوں سے بال مونڈ دینا اور بعض حصوں پر رہنے دینا مکروہ ہے کیونکہ اس میں بلا ضرورت ظاہری شکل کو بگاڑنا ہے۔ البتہ اگر دوا یا علاج وغیرہ کیلئے ہو تو جائز ہے واللہ اعلم۔

۱۰۳۷...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو جَعْفَرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّرَّاجِ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذٰلِكَ ـ

۱۰۳۷...... ان سندوں کے ساتھ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث ہی کی طرح روایت نقل کی ہے۔

باب-۱۹۳ باب النهي عن الجلوس في الطرقات واعطاء الطريق حقه

راستوں میں بیٹھنے کی ممانعت اور راستوں کے حقوق کی ادائیگی کی تاکید

۱۰۳۸...... حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ فِي الطُّرُقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاِذَا اَبَيْتُمْ اِلا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّهُ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الاَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالاَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ -

۱۰۳۸...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم راستوں میں بیٹھنے سے بچو۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہمارے لئے تو بیٹھنے کے بغیر کوئی چارۂ کار ہی نہیں، ہم وہاں باتیں کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تمہیں بیٹھنے کے علاوہ کوئی چارۂ کار نہیں تو پھر راستے کا حق ادا کرو۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: راستے کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نظریں نیچی رکھنا اور کسی کو تکلیف دینے سے باز رہنا اور سلام کا جواب دینا اور نیکی کا حکم دینا اور بری باتوں سے منع کرنا۔[1]

۱۰۳۹...... وحَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ ح و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ كِلاهُمَا عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ ـ

۱۰۳۹...... حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

---

[1] شریعت نے راستوں کے حقوق بھی بیان فرمائے ہیں۔ دنیا بھر کے حقوق کے دعویدار آئیں اور دیکھیں کہ آقائے دوجہاں ﷺ کی مبارک سنت و شریعت میں جو حقوق دیئے گئے ہیں، دنیا بھر کی حقوق کی تنظیمیں، قرار دادوں، چارٹروں اور کانفرنسوں کے ذریعے تا قیامت بھی وہ حقوق نہیں دے سکتیں۔

باب-۱۹۴ باب تحریم فعل الواصلة والمستوصلة وألواشمة والمستوشمة والنامصة والمتنمصة والمتفلجات والمغيرات خلق الله

اس بات کے بیان میں کہ مصنوعی بالوں کا لگانا اور لگوانا اور گودنا اور گدوانا اور پلکوں سے (خوبصورتی کی خاطر) بالوں کو اکھیڑنا اور اکھڑوانا اور دانتوں کو کشادہ کرنا اور اللہ کی بناوٹ میں تبدیلی کرنا سب حرام ہے

۱۰۴۰ــــ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ لِي ابْنَةً عُرَيِّسًا اَصَابَتْهَا حَصْبَةٌ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا اَفَاصِلُهُ فَقَالَ لَعَنَ اللهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ۔

۱۰۴۰ــــ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے، ارشاد فرماتی ہیں کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری بیٹی دلہن بنی ہے، اسے چیچک نکلی ہے جس کی وجہ سے اس کے بال جھڑ گئے ہیں تو کیا میں اس کو بالوں کا جوڑا لگا سکتی ہوں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بال جوڑنے والی اور بال جڑوانے والی پر لعنت فرمائی ہے۔

۱۰۴۱ــــ حَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ح و حَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي وَعَبْدَةُ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ اَخْبَرَنَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ اَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ اَنَّ وَكِيعًا وَشُعْبَةَ فِي حَدِيثِهِمَا فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا۔

۱۰۴۱ــــ حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ حضرت ابو معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔ صرف لفظی فرق ہے، ترجمہ و مفہوم میں کوئی فرق نہیں۔

۱۰۴۲ــــ و حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ اُمِّهِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ اِنِّي زَوَّجْتُ ابْنَتِي فَتَمَرَّقَ شَعْرُ رَاْسِهَا وَزَوْجُهَا يَسْتَحْسِنُهَا اَفَاصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ فَنَهَاهَا۔

۱۰۴۲ــــ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئی اور اس نے عرض کیا: میں نے اپنی بیٹی کی شادی کی ہے اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے ہیں حالانکہ اس کا خاوند بالوں کو پسند کرتا ہے۔ یارسول اللہ! کیا میں اس کے بالوں میں جوڑا لگا دوں؟ تو آپ ﷺ نے اسے (جوڑا لگانے سے) منع فرمادیا۔

۱۰۴۳ــــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُسْلِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ

۱۰۴۳ــــ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انصار کی ایک لڑکی کی شادی ہوئی اور وہ لڑکی بیمار ہوگئی اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے تو لوگوں نے ارادہ کیا کہ اس لڑکی کے بالوں میں جوڑا لگا دیا جائے۔ انہوں نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے جوڑا لگانے والی اور جوڑا لگوانے والی (عورت) پر

بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ جَارِيَةً مِنَ الاَنْصَارِ تَزَوَّجَتْ وَاَنَّهَا مَرِضَتْ فَتَمَرَّطَ شَعْرُهَا فَاَرَادُوا اَنْ يَصِلُوْهُ فَسَاَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَلَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ ۔

لعنت فرمائی۔[1]

۱۰۴۴ــــ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ يَنَّاقَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مِنَ الاَنْصَارِ زَوَّجَتِ ابْنَةً لَهَا فَاشْتَكَتْ فَتَسَاقَطَ شَعْرُهَا فَاَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجَهَا يُرِيدُهَا اَفَاُصِلُ شَعْرَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لُعِنَ الْوَاصِلَاتُ۔

۱۰۴۴...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انصار کی ایک عورت نے اپنی بیٹی کی شادی کی پھر وہ لڑکی بیمار ہوگئی اور اس کے سر کے بال گر گئے تو وہ عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئی اور اس نے عرض کیا کہ میری بیٹی کا خاوند چاہتا ہے کہ میں اس کے بالوں میں جوڑا لگا دوں تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوڑا لگانے والیوں پر لعنت کی گئی ہے۔

۱۰۴۵ــــ وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَقَالَ لُعِنَ الْمُوصِلَاتُ ۔

۱۰۴۵...... حضرت ابراہیم بن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے اور اس روایت میں انہوں نے کہا کہ جوڑا لگوانے والیوں پر لعنت کی گئی ہے۔

۱۰۴۶ــــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالا حَدَّثَنَا يَحْيى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ -

۱۰۴۶...... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جوڑا لگانے والی اور جوڑا لگوانے والی اور گودنے والی اور گدوانے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔[2]

---

[1] فائدہ...... قدرتی بالوں میں مصنوعی بال لگوانا احادیث بالا میں منع کیا گیا ہے۔ چونکہ زیادہ تر خواتین یہ کام کرتی ہیں۔ اس لئے حدیث میں خواتین کا ذکر کیا گیا ورنہ حکم مرد و عورت دونوں کے لئے عام ہے۔ احناف ؒ کے نزدیک بالوں کی پیوندکاری کے حکم میں کچھ تفصیل ہے۔ اگر کوئی خاتون اپنے بالوں کو لمبا کرنے کے لیے انسانی بالوں کی پیوندکاری کرے یا کروائے تو یہ بالکل حرام ہے۔ حدیث مذکورہ کی بناء پر۔ اسی طرح اگر کسی نجس جانور مثلاً کتا، خنزیر وغیرہ کے بال لگوائے تو یہ بالکل حرام ہے۔ البتہ حلال جانوروں کے بال لگوانا اس کی گنجائش ہے۔ واللہ اعلم

[2] جسم کو سوئیوں کے ذریعہ گودنا اور گدوانا یعنی نقش و نگار بنوانا اور اس میں سرمہ یا کوئی رنگ بھرنا ہر دور میں رائج رہا ہے۔ اس حدیث کی رو سے شریعت اسلام میں حرام قرار دیا گیا ہے۔ اور اگر کسی نے کسی نابالغ بچی کے ساتھ اس طرح کا کام کر دیا تو گدوانے والا گناہگار ہوگا نہ کہ بچی۔ پھر یہاں یہ مسئلہ بھی واضح رہے کہ شوافع کے نزدیک جسم کے جس حصہ کو گودا گیا ہے وہ نجس رہتا ہے لہٰذا اگر کسی دوا یا علاج سے اس کو ختم کیا جا سکتا ہے تو یہ ضروری ہے اور اگر بغیر ناقابل تلافی نقصان کے یہ ممکن نہ ہو تو پھر اسے ختم کرنا ضروری نہیں البتہ احناف ؒ کے نزدیک جب وہ جگہ سوکھ جائے اور اس کا زخم بھر جائے تو وہ جگہ پاک ہو جاتی ہے یعنی دھونے کے بعد پاک ہو جاتی ہے۔

۱۰۴۷......وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَزِيعٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ -

۱۰۴۷...... حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیثِ مبارکہ کی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۰۴۸......حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِإِسْحٰقَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَعَنَ اللهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالنَّامِصَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي أَسَدٍ يُقَالُ لَهَا أُمُّ يَعْقُوبَ وَكَانَتْ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَأَتَتْهُ فَقَالَتْ مَا حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ أَنَّكَ لَعَنْتَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللهِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ وَمَا لِي لَا أَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ فِي كِتَابِ اللهِ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ لَوْحَيِ الْمُصْحَفِ فَمَا وَجَدْتُهُ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتِ قَرَأْتِيهِ لَقَدْ وَجَدْتِيهِ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ وَمَآ اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ﴾ فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ فَإِنِّي أَرَى شَيْئًا مِنْ هٰذَا عَلَى امْرَأَتِكَ الْآنَ قَالَ اذْهَبِي فَانْظُرِي قَالَ فَدَخَلَتْ عَلَى امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ فَلَمْ تَرَ شَيْئًا فَجَاءَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا فَقَالَ أَمَا لَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَمْ نُجَامِعْهَا -

۱۰۴۸...... حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گودنے والی اور گدوانے والی اور (خوبصورتی کی خاطر) پلکوں کے بالوں کو اکھیڑنے والی اور اکھڑوانے والی اور دانتوں کو (خوبصورتی کی خاطر) کشادہ کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کی (دی گئی) بناوٹ میں تبدیلی کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ یہ بات بنی اسد کی ایک عورت تک پہنچی جس کو ام یعقوب کہا جاتا ہے اور وہ قرآن مجید پڑھا کرتی تھی تو وہ (یہ بات سن کر) حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ وہ کیا بات ہے کہ جو آپ کی طرف سے مجھ تک پہنچی ہے کہ آپ نے گودنے والی اور گدوانے والی اور پلکوں کے بال اکھیڑنے والی اور اکھڑوانے والی اور دانتوں میں (خوبصورتی کی خاطر) کشادگی کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کی بناوٹ میں تبدیلی کرنے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے؟ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے کہ میں اس پر لعنت کیوں نہ کروں کہ جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے اور یہ بات اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) میں موجود ہے، وہ عورت کہنے لگی کہ میں نے قرآن مجید کے دونوں گتوں کے درمیان والا پڑھ ڈالا ہے میں تو (یہ بات) کہیں نہیں پاتی۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے کہ اگر تو قرآن مجید پڑھتی تو اسے ضرور پالیتی۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: مَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ ......الخ "اللہ کا رسول تمہیں جو کچھ دے اس سے لے لو اور تمہیں جس سے روک دے اس سے رک جاؤ" وہ عورت کہنے لگی کہ ان کاموں میں سے کچھ کام تو آپ کی بیوی بھی کرتی ہے۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے کہ جاؤ جاکر دیکھو۔ وہ عورت ان کی بیوی کے پاس گئی تو کچھ بھی نہیں دیکھا پھر واپس حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تو ان باتوں میں سے ان میں کچھ بھی نہیں دیکھا۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے کہ اگر وہ

۱۰۴۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ وَهُوَ ابْنُ مُهَلْهِلٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيثِ جَرِيرٍ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَفِي حَدِيثِ مُفَضَّلٍ الْوَاشِمَاتِ وَالْمَوْشُومَاتِ -

اس طرح کرتی تو ہم اسے طلاق دے دیتے۔ [1]

۱۰۴۹...... حضرت منصور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔ صرف لفظی تبدیلی ہے، ترجمہ و مفہوم میں کوئی فرق نہیں۔

۱۰۵۰...... وحَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُجَرَّدًا عَنْ سَائِرِ الْقِصَّةِ مِنْ ذِكْرِ اُمِّ يَعْقُوبَ -

۱۰۵۰...... حضرت منصور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس میں ام یعقوب کے پورے واقعہ کا ذکر نہیں کیا گیا۔

۱۰۵۱...... وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ -

۱۰۵۱...... حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

۱۰۵۲...... وحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ زَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ تَصِلَ الْمَرْاَةُ بِرَاْسِهَا شَيْئًا -

۱۰۵۲...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ عورت اپنے سر کے بالوں کو جوڑا لگائے

۱۰۵۳...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى

۱۰۵۳...... حضرت حمید بن عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

[1] فائدہ...... اس حدیث میں پلکوں کے بال اکھیڑنے والی اور اکھڑوانے والی پر بھی لعنت فرمائی گئی ہے اسی طرح دانتوں کے درمیان بتکلف خلا پیدا کرنے والی پر لعنت فرمائی گئی ہے جو فقط حُسن کی خاطر ایسا کرے۔ علماء نے لکھا ہے کہ صرف پلکوں کے بال ہی نہیں بلکہ چہرہ کے بال بھی اکھیڑنا مثلاً ابرُوویں بنوانا حرام ہے۔ البتہ اگر کسی عورت کے ڈاڑھی، مونچھ نکل آئے تو اسے صاف کروانا جائز ہے۔ احناف اور شوافع کے یہاں یہی حکم ہے۔ اور مذکورہ بالا افعال کی حرمت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ خلقت کو تبدیل کرنا ہے۔ لہٰذا جسم کے اندر زیادتی یا کمی جو صرف زینت کے لیے ہو اور غیر فطری ہو حرام ہے۔ البتہ صرف عارضی میک اپ کرنا اور زینت کیلئے سرخی پاؤڈر وغیرہ استعمال کرنا یہ ممنوع نہیں جائز ہے۔ اسی طرح کسی زائد انگلی یا گوشت کے ٹکڑے کو کٹوانا بھی جائز ہے۔ واللہ اعلم

مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ يَقُولُ يَا اَهْلَ الْمَدِينَةِ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهِ وَيَقُولُ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو اِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هٰذِهِ نِسَاؤُهُمْ-

سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، جس سال انہوں نے حج کیا، اس حال میں کہ وہ منبر پر تشریف فرما تھے۔ انہوں نے بالوں کا ایک چٹلا اپنے ہاتھ میں لیا جو کہ ان کے خادم کے پاس تھا اور فرمانے لگے: اے مدینہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ اس طرح کی چیزوں سے منع فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل اس وقت تباہ و برباد ہو گئے جس وقت کہ ان کی عورتوں نے اس طرح کی عیش و عشرت شروع کر دی۔

١٠٥٤...... حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ اِنَّمَا عُذِّبَ بَنُو اِسْرَائِيلَ -

۱۰۵۴...... حضرت زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت مالک کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے لیکن حضرت معمر کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ بنی اسرائیل کو اسی وجہ سے عذاب میں مبتلا کیا گیا۔

١٠٥٥...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَخَطَبَنَا وَاَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعَرٍ فَقَالَ مَا كُنْتُ اُرٰى اَنَّ اَحَدًا يَفْعَلُهُ اِلَّا الْيَهُودَ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَلَغَهُ فَسَمَّاهُ الزُّورَ -

۱۰۵۵...... حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے تو انہوں نے ہمیں ایک خطبہ ارشاد فرمایا اور بالوں کا ایک لپٹا ہوا گچھا نکال کر فرمایا کہ مجھے یہ خیال بھی نہیں تھا کہ یہودیوں کے علاوہ بھی کوئی اس طرح کرے گا۔ رسول اللہ ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ ﷺ نے اسے جھوٹ (دھوکہ بازی) قرار دیا۔

١٠٥٦...... و حَدَّثَنِي اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا اَخْبَرَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ اِنَّكُمْ قَدْ اَحْدَثْتُمْ زِيَّ سَوْءٍ وَاِنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الزُّورِ قَالَ وَجَاءَ رَجُلٌ بِعَصًا عَلٰى رَاْسِهَا خِرْقَةٌ قَالَ مُعَاوِيَةُ اَلَا وَهٰذَا الزُّورُ قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِي مَا يُكَثِّرُ بِهِ النِّسَاءُ

۱۰۵۶...... حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن فرمایا کہ تم نے بہت بری پوشش اختیار کر لی ہے اور اللہ کے نبی ﷺ نے جھوٹ (یعنی بالوں میں جوڑا لگانے سے) منع فرمایا ہے۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ ایک آدمی ایک ایسی لکڑی لئے ہوئے آیا کہ جس کے سرے پر ایک چیتھڑا لگا ہوا تھا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہی تو جھوٹ ہے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (اس کے معنی بیان کرتے ہوئے) کہتے

اَشْعَارَهُنَّ مِنَ الْخِرَقِ ۔

ہیں کہ عورتیں کپڑے باندھ کر اپنے بالوں کو لمبا کر لیتی ہیں۔

باب-۱۹۵ باب النساء الكاسيات العاريات المائلات المميلات

ان عورتوں کے بیان میں کہ جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہیں، خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کر دیتی ہیں

۱۰۵۷......حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلاتٌ مَائِلاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَاِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا ۔

۱۰۵۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخ والوں کی دو قسمیں ایسی ہیں کہ جنہیں میں نے نہیں دیکھا۔ ایک قسم تو ان لوگوں کی ہے کہ جن کے پاس بیلوں کی دموں کی طرح کوڑے ہیں جس سے وہ لوگوں کو مارتے ہیں اور دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہیں۔ وہ سیدھے راستے سے بہکانے والی اور خود بھی بھٹکی ہوئی ہیں۔ ان عورتوں کے سر بختی اونٹوں کی طرح ایک طرف کو جھکے ہوئے ہیں۔ وہ عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پا سکیں گی جبکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے (یعنی دور سے) محسوس کی جا سکتی ہے۔ [1]

باب-۱۹۶ باب النهي عن التزوير في اللباس وغيره والتشبع بما لم يعط

دھوکہ کا لباس پہننے اور جو چیز نہ ملے اس کے اظہار کرنے کی ممانعت کے بیان میں

۱۰۵۸......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ اَقُولُ اِنَّ زَوْجِي اَعْطَانِي مَا لَمْ يُعْطِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ ۔

۱۰۵۸...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا میں ظاہر کروں کہ میرے خاوند نے مجھے فلاں چیز دی ہے حالانکہ اس نے مجھے نہیں دی؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسی چیز کو ظاہر کرنے والا کہ جو چیز اس کو نہ دی گئی ہو وہ دو جھوٹ کے کپڑے پہننے والے کی طرح ہے۔

۱۰۵۹......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ

۱۰۵۹...... حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئی اور اس نے عرض کیا: میری

[1] لباس پہننے کے باوجود ننگی ہونا ان کے باریک اور جسم جھلکانے والے لباسوں کیطرف اشارہ ہے۔ وہ اپنے جسموں کی نمائش کر کے لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہیں۔ اور جب چلتی ہیں تو جسم کو لچکا کر اور لچکا کر چلتی ہیں کندھے مٹکا کر چلتی ہیں۔ اور ان کے سر گویا اونٹوں کی کوہان کے مانند ہیں۔ چنانچہ غیر فطری اور مصنوعی بالوں کا جوڑا لگا کر پھرنے والی خواتین کے سر بالکل اونٹوں کے کوہان نما ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمان خواتین کو اس قسم کے ناجائز فیشن کرنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین

جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ لِي ضَرَّةً فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ أَنْ أَتَشَبَّعَ مِنْ مَالِ زَوْجِي بِمَا لَمْ يُعْطِنِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يُعْطَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ -

ایک سوکن ہے کیا مجھ پر کوئی گناہ ہے کہ اگر میں اس پر یہ ظاہر کروں کہ میرے خاوند نے مجھے فلاں مال دیا ہے حالانکہ میرے خاوند نے مجھے کوئی مال نہیں دیا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسی چیز کو ظاہر کرنے والا کہ جو چیز اسے نہ دی گئی ہو وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی طرح ہے۔[1]

۱۰۶۰...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ۔

۱۰۶۰...... حضرت ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے۔

---

[1] فائدہ...... حدیث میں فرمایا گیا کہ جو شخص ایسی چیز سے اپنے آپ کو متصف اور مزین بتلاتا ہے جو اسے حاصل نہیں وہ جھوٹ کے دو کپڑے پہننے والے کی طرح ہے۔ شراح حدیث اس کی تشریح میں مختلف اقوال بیان فرماتے ہیں:

۱۔ خطابیؒ نے معالم السنن میں فرمایا: یہ ایک مثال ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص جھوٹا ہے کیونکہ عربی زبان میں جھوٹ اور غلط باتیں نہ کرنے والے کو کہا جاتا ہے کہ: فلانٌ طاهر الثوب یعنی فلاں سچی بات کرنے والا ہے۔ اسی طرح "لابس ثوبی الزور" کا مطلب یہ ہوگا کہ فلاں شخص جھوٹا ہے۔

۲۔ ابن منیر نے فرمایا کہ: "اہل عرب کے ہاں بعض لوگ آستین کے اندر ایک اور خفیہ آستین لگاتے تھے جس سے وہم ہوتا تھا کہ یہ شخص دو کپڑے پہنا ہوا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ایسا شخص دھوکہ دہی کرنے والا ہے۔ یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ حضور علیہ السلام نے دو کپڑوں کا ذکر اس لیے فرمایا کہ عموماً انسانی لباس دو کپڑوں پر ہی مشتمل ہوتا ہے جو سر سے پاؤں تک انسان کے جسم کو ڈھانپ لیتا ہے اشارہ اس بات کی طرف کیا جا رہا ہے کہ جو شخص ایسی چیز سے متصف ہو جو اس کو حاصل نہیں وہ سر سے پاؤں تک جھوٹ میں ڈوبا ہوا ہے۔ واللہ اعلم
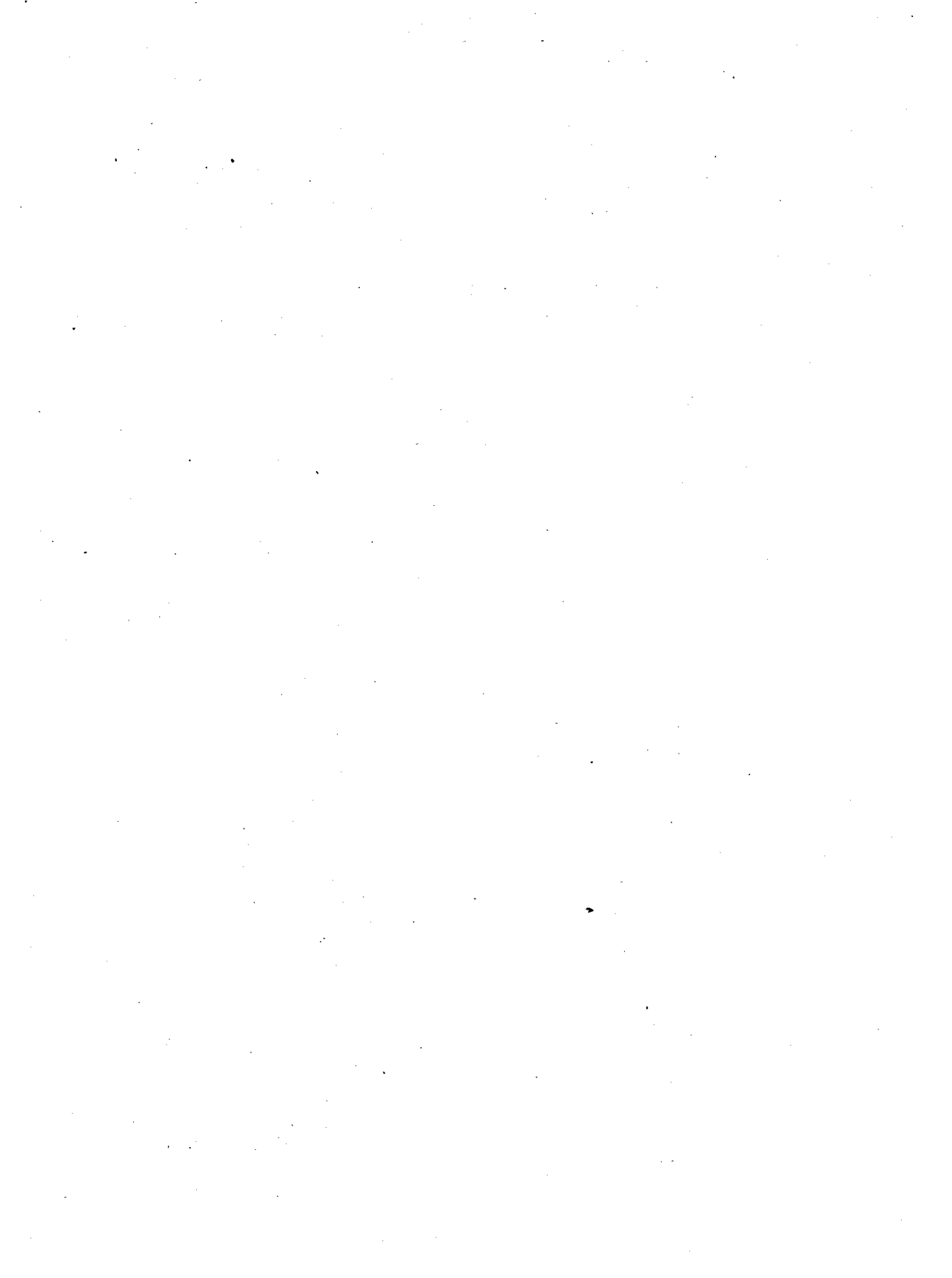
كتاب الآداب

كِتَاب الآدَاب

کتاب الآداب

باب-۱۹۷　　باب النهي عن التكني بابي القاسم وبيان ما يستحب من الاسماء

ابو القاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور ناموں میں سے جو نام مستحب ہیں ان کے بیان میں

۱۰۶۱......حَدَّثَنِي اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ اَبُو كُرَيْبٍ اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا وَاللَّفْظُ لَهُ قَالا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيَان الْفَزَارِيَّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَادَى رَجُلٌ رَجُلًا بِالْبَقِيعِ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ اِنِّي لَمْ اَعْنِكَ اِنَّمَا دَعَوْتُ فُلانًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي -

۱۰۶۱...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کو بقیع میں ابو القاسم کہہ کر آواز دی۔ رسول اللہ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے آپ ﷺ کو مراد نہیں لیا بلکہ میں نے فلاں کو پکارا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میرا نام تو رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔ [1]

۱۰۶۲......حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ زِيَادٍ وَهُوَ الْمُلَقَّبُ بِسَبَلانَ اَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ وَاَخِيهِ عَبْدِ اللهِ سَمِعَهُ مِنْهُمَا سَنَةَ اَرْبَعٍ وَاَرْبَعِينَ وَمِائَةٍ يُحَدِّثَانِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللهِ عَبْدُ اللهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ -

۱۰۶۲...... حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تمہارے ناموں میں سے اللہ کے یہاں پسندیدہ نام عبد اللہ اور عبد الرحمٰن ہیں۔ [2]

---

[1] فائدہ...... کنیت یہ ہے کہ انسان اپنی اولاد کیطرف اپنے آپ کو منسوب کرے کہ فلاں کا باپ وغیرہ مثلاً ابو محمد، ابو القاسم وغیرہ، اہل عرب میں کنیت کا رواج اتنا زیادہ ہے کہ اصل نام بہت سے قریبی احباب کو بھی معلوم نہیں ہوتا۔ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ابو القاسم کنیت اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ آپ ﷺ کی کنیت تھی۔ علماء نے اس ممانعت کو آپ ﷺ کے زمانہ کے ساتھ مخصوص مانا ہے اور آپ ﷺ کے بعد اس کی اجازت دی ہے، کیونکہ اگر اب کسی کو اس کنیت سے پکارا جائے گا تو اشتباہ کا امکان نہیں اور بعض نے اس ممانعت کو اس پر محمول کیا ہے کہ جس شخص کا نام میرے نام سے مشابہ ہو اس کیلئے ابو القاسم کنیت رکھنا درست نہیں البتہ جس کا نام محمد نہ ہو وہ ابو القاسم کنیت اختیار کر سکتا ہے۔ کیونکہ اس میں اشتباہ کا امکان نہیں۔

[2] عبد اللہ اور عبد الرحمٰن اللہ تعالیٰ کو اس لئے زیادہ محبوب ہیں کہ ان میں عبدیت کا ذکر ہے اور مقام عبدیت اللہ کے نزدیک انسان کیلئے سب سے اعلیٰ مقام ہے۔ واللہ اعلم

١٠٦٣......حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا و قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لَهُ قَوْمُهُ لا نَدَعُكَ تُسَمِّي بِاسْمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَانْطَلَقَ بِابْنِهِ حَامِلَهُ عَلَى ظَهْرِهِ فَاَتَى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لِي قَوْمِي لا نَدَعُكَ تُسَمِّي بِاسْمِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي فَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ ۔

۱۰۶۳...... صحابی رسول حضرت جابر بن عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اس نے اس (بچہ) کا نام محمد رکھا تو اس شخص کو اس کی قوم نے کہا: ہم تجھ کو رسول اللہ ﷺ کے نام پر نام نہیں رکھنے دیں گے۔ وہ آدمی اپنے بیٹے کو اپنی پیٹھ پر اٹھا کر چلا اور اس بچہ کو نبی کریم ﷺ کے پاس لایا اور عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ہاں بچہ پیدا ہوا تو میں نے اس کا نام محمد رکھا لیکن میری قوم نے مجھے کہا: ہم تجھے رسول اللہ ﷺ کے نام پر نام نہیں رکھنے دیں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔ میں تقسیم کرنے والا ہوں اور تم میں تقسیم کرتا ہوں۔[1]

١٠٦٤......حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا لا نَكْنِكَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ حَتّٰى تَسْتَاْمِرَهُ قَالَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّهُ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِرَسُولِ اللهِ وَاِنَّ قَوْمِي اَبَوْا اَنْ يَكْنُونِي بِهِ حَتّٰى تَسْتَاْذِنَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي فَاِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ۔

۱۰۶۴...... صحابی رسول حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو اس نے اس کا نام محمد رکھا۔ ہم نے کہا: جب تک تو آپ ﷺ سے اجازت نہ لے لے گا ہم تجھے رسول اللہ ﷺ کی کنیت نہیں رکھنے دیں گے۔ وہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی: میرے ہاں بچہ پیدا ہوا، میں نے اس کا نام رسول اللہ ﷺ کے نام پر رکھا لیکن قوم نے اس سے انکار کیا کہ میں یہ کنیت رسول اللہ ﷺ کی اجازت کے بغیر اختیار کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔ مجھے قاسم بنا کر بھیجا گیا ہے میں تم میں تقسیم کرتا ہوں۔

١٠٦٥......حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَاِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ ۔

۱۰۶۵...... اس سند سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث مروی ہے لیکن اس روایت میں (یہ جملہ کہ) میں قاسم بنا کر بھیجا گیا ہوں، میں تم کو تقسیم کرتا ہوں مذکور نہیں ہے۔

١٠٦٦......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الاَعْمَشِ ح و حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ الاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ سَالِمٍ

۱۰۶۶...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پہ کنیت نہ رکھو کیونکہ میں ابو القاسم ہوں اور تمہارے درمیان

---

[1] مقصد یہ ہے کہ میں دین، فضائل، علم، اخلاق اور اموال غنیمت تقسیم کرنے والا ہوں۔ جبکہ ان اشیاء کی تقسیم کوئی دوسرا نہیں کر سکتا۔

بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي فَاِنِّي اَنَا اَبُو الْقَاسِمِ اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي بَكْرٍ وَلَا تَكْتَنُوا -

تقسیم کرتا ہوں اور حضرت ابو بکر کی روایت کردہ حدیث میں وَ لَا تَکْتَنُوْا ہے۔

١٠٦٧...... وحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الاَعْمَشِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَقَالَ اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ -

١٠٦٧...... اس سند سے یہ مذکورہ بالا حدیث مروی ہے لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ مجھے قاسم بنایا گیا ہے۔ میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

١٠٦٨...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الاَنْصَارِ وُلِدَ لَهُ غُلَامٌ فَاَرَادَ اَنْ يُسَمِّيَهُ مُحَمَّدًا فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَاَلَهُ فَقَالَ اَحْسَنَتِ الاَنْصَارُ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي -

١٠٦٨...... صحابی رسول حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ اس (بچہ) کا نام محمد رکھنے کا ارادہ کیا تو اس نے نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہو کر آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انصار نے اچھا کیا۔ میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

١٠٦٩...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَمَنْصُورٍ وَسُلَيْمَانَ وَحُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالُوا سَمِعْنَا سَالِمَ بْنَ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيثَهُمْ مِنْ قَبْلُ وَفِي حَدِيثِ النَّضْرِ

١٠٦٩...... ان مذکورہ پانچوں اسناد سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث (کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت (ابوالقاسم) نہ رکھو) مروی ہے لیکن حصین کی روایت میں ہے میں قاسم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ میں تمہارے درمیان تقسیم کرنے والا ہوں۔

عَنْ شُعْبَةَ قَالَ وَزَادَ فِيهِ حُصَيْنٌ وَسُلَيْمَانُ ۔
قَالَ حُصَيْنٌ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَقَالَ سُلَيْمَانُ فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ ۔

۱۰۷۰...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَسْمِ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ۔

۱۰۷۰...... صحابی رسول حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی کے ہاں بچہ پیدا ہوا۔ اس نے اس کا نام قاسم رکھا تو ہم نے اس سے کہا: ہم تجھے ابوالقاسم کنیت نہیں رکھنے دیں گے اور نہ اس کنیت کے ساتھ تیری آنکھیں ٹھنڈی ہونے دیں گے۔ اس نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس (واقعہ) کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن رکھ لو۔

۱۰۷۱...... وحَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا ۔

۱۰۷۱...... ان دونوں اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے لیکن اس جملہ روایت میں یہ کہ ہم تیری آنکھیں اس کنیت (ابوالقاسم) کے ساتھ ٹھنڈی نہیں ہونے دیں گے، مذکور نہیں۔

۱۰۷۲...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِي قَالَ عَمْرٌو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ ۔

۱۰۷۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابوالقاسم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو۔

۱۰۷۳...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ نَجْرَانَ سَأَلُونِي فَقَالُوا إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ يَا أُخْتَ هَارُونَ وَمُوسَى قَبْلَ

۱۰۷۳...... حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب میں نجران آیا تو لوگوں نے مجھ سے پوچھا تم نے (سورۃ مریم میں) یٰأُخْتَ هَارُوْنَ پڑھا ہے حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے اتنی مدت پہلے گزرے ہیں۔ جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو میں نے آپ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
وہ (بنی اسرائیل) انبیاء (علیہم السلام) اور گزرے ہوئے نیک آدمیوں

عِيسَى بِكَذَا وَكَذَا فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّهُمْ كَانُوا يُسَمُّونَ بِأَنْبِيَائِهِمْ وَالصَّالِحِينَ قَبْلَهُمْ ۔

کے ناموں پر اپنے نام رکھتے تھے۔[1]

باب-۱۹۸ باب كراهة التسمية بالاسماء القبيحة وبنافعٍ ونحوه

برے نام رکھنے کی کراہت

۱۰۷۴...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الرُّكَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ و قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نُسَمِّيَ رَقِيقَنَا بِأَرْبَعَةِ أَسْمَاءٍ أَفْلَحَ وَرَبَاحٍ وَيَسَارٍ وَنَافِعٍ ۔

۱۰۷۴...... حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اپنے غلاموں کے (مذکورہ) چار نام افلح، رباح، یسار اور نافع رکھنے سے منع فرمایا۔[2]

۱۰۷۵...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَلَا يَسَارًا وَلَا أَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا ۔

۱۰۷۵...... حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اپنے لڑکے کا نام رباح، یسار، افلح اور نافع نہ رکھو۔

۱۰۷۶...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ عُمَيْلَةَ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَحَبُّ الْكَلَامِ إِلَى اللّٰهِ أَرْبَعٌ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِنَّ بَدَأْتَ وَلَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَثَمَّ هُوَ فَلَا يَكُونُ

۱۰۷۶...... حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کلمات چار ہیں: سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور تجھے ان میں سے کسی بھی کلمہ کو شروع کرنا نقصان نہ دے گا اور تم اپنے بچے کا نام یسار، رباح، نجیح اور افلح نہ رکھنا کیونکہ تم کہو گے۔ فلاں یعنی افلح اور وہ نہ ہو گا تو کہنے والا کہے گا افلح (کامیاب) نہیں ہے اور یاد رکھو یہ الفاظ (یسار، رباح، نجیح، افلح) چار ہی ہیں۔ انہیں زیادہ کے ساتھ میری طرف

---

[1] نجران کے نصاریٰ یہ سمجھے کہ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہارون مراد ہیں۔ لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں بتلایا کہ یہ وہ ہارون نہیں بلکہ حضرت مریمؑ کے دور کے کوئی دوسرے بزرگ تھے۔

[2] یہ حدیث حضرت سمرہ بن جندبؓ سے مروی ہے جو رسول اکرم ﷺ کے مشہور صحابی ہیں، ۵۸ھ میں انتقال فرمایا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں یہ نوعمر لڑکے تھے۔ اس حدیث میں برے نام رکھنے سے منع فرمایا گیا ہے اور چار نام رکھنے سے منع کیا گیا ہے لیکن علماء نے فرمایا کہ یہ ممانعت کراہت تنزیہی پر محمول ہے کیونکہ خود رسول اللہ ﷺ کے ایک غلام کا نام رباح تھا اور ایک آزاد کردہ غلام تھے جس کا نام یسار تھا۔

فَيَقُولُ لا اِنَّمَا هُنَّ اَرْبَعٌ فَلا تَزِيدُنَّ عَلَيَّ

منسوب نہ کرنا۔[1]

۱۰۷۷......وحَدَّثَنَا اِسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنِي جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنِي اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّىٰ وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ مَنْصُورٍ بِاِسْنَادِ زُهَيْرٍ فَاَمَّا حَدِيثُ جَرِيرٍ وَرَوْحٍ فَكَمِثْلِ حَدِيثِ زُهَيْرٍ بِقِصَّتِهِ وَاَمَّا حَدِيثُ شُعْبَةَ فَلَيْسَ فِيهِ اِلا ذِكْرُ تَسْمِيَةِ الْغُلامِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكَلامَ الاَرْبَعَ ـ

۱۰۷۷...... ان تین اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔ حضرت شعبہ کی روایت کردہ حدیث میں بچے کا نام رکھنے کا ذکر ہے لیکن چار کلمات کا ذکر نہیں ہے۔

۱۰۷۸......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ اَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَنْهَى عَنْ اَنْ يُسَمَّى بِيَعْلَى وَبِبَرَكَةَ وَبِاَفْلَحَ وَبِيَسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذٰلِكَ ثُمَّ رَاَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ اَرَادَ عُمَرُ اَنْ يَنْهَى عَنْ ذٰلِكَ ثُمَّ تَرَكَهُ ـ

۱۰۷۸...... صحابی رسول حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یعلی، برکت، افلح، یسار اور نافع وغیرہ نام رکھنے سے منع فرمانے کا ارادہ فرمایا پھر میں نے دیکھا کہ اس کے بعد آپ ﷺ اس سے خاموش ہو گئے اور اس بارے میں کچھ نہ ارشاد فرمایا۔ پھر رسول اللہ ﷺ انتقال فرما گئے اور اس سے منع نہ فرمایا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے منع کرنے کا ارادہ کیا لیکن یونہی رہنے دیا۔ (منع نہیں فرمایا)

باب-۱۹۹　باب استحباب تغيير الاسم القبيح الى حسن وتغيير اسم برة الى زينب وجويرية ونحوهما

برے ناموں کو اچھے ناموں سے تبدیل کرنے اور برہ کو زینب سے بدلنے کے استحباب کے بیان میں

۱۰۷۹......حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ سَعِيدٍ

۱۰۷۹...... حضرت (عبد اللہ) ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عاصیہ کا نام تبدیل کر دیا اور فرمایا تو جمیلہ ہے اور روای حدیث احمد نے اخبرنی کی جگہ عن کا لفظ ذکر فرمایا ہے۔[2]

---

[1] نام رکھنے میں اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ بزرگوں، مثلاً انبیاء، صحابہ، صلحاء کے نام پر بچوں کے نام رکھے جائیں نام بگاڑے نہ جائیں۔ بامعنیٰ ہوں۔ غلط معنیٰ والے نہ ہوں یا ایسے معنیٰ نہ ہوں جن سے ناگوار معنیٰ کی طرف ذہن جائے مثلاً حدیث میں بیان کیا گیا کہ افلح یا نافع نام نہ رکھے جائیں۔ افلح کے معنیٰ کامیاب اور نافع کے معنیٰ نفع بخش ہیں۔ حدیث میں فرمایا کہ اگر کوئی پکارے کہ نافع! جواب میں کوئی کہے کہ نافع نہیں ہے تو اس کے ایک معنیٰ یہ ہوں گے کہ نفع بخش چیز نہیں ہے گویا ایک ناگوار معنیٰ کی طرف ذہن منتقل ہوگا۔ یہ درست نہیں۔

[2] رسول اللہ ﷺ نے متعدد لوگوں کے نام غلط معنیٰ والے ہونے کی وجہ سے تبدیل فرمائے تھے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے......... (جاری ہے)

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ اَنْتِ جَمِيلَةُ قَالَ اَحْمَدُ مَكَانَ اَخْبَرَنِي عَنْ ۔

۱۰۸۰...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ ابْنَةً لِعُمَرَ كَانَتْ يُقَالُ لَهَا عَاصِيَةُ فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ جَمِيلَةَ ۔

۱۰۸۰...... حضرت (عبداللہ) ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک بیٹی کو عاصیہ کہا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام جمیلہ رکھا۔

۱۰۸۱...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اسْمُهَا بَرَّةُ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُقَالَ خَرَجَ مِنْ عِنْدَ بَرَّةَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ اَبِي عُمَرَ عَنْ كُرَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ۔

۱۰۸۱...... حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت جویریہ کا نام برہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام بدل کر جویریہ رکھا اور آپ ﷺ ناپسند کرتے تھے کہ یہ کہا جائے۔ وہ برہ یعنی نیکی کے پاس سے نکل گیا۔ حضرت کریب سے روایت کردہ حدیث میں سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ کے الفاظ منقول ہیں۔

۱۰۸۲...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي مَيْمُونَةَ سَمِعْتُ اَبَا رَافِعٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ اَبِي رَافِعٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ فَقِيلَ تُزَكِّي نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ زَيْنَبَ وَلَفْظُ الْحَدِيثِ لِهٰؤُلاءِ دُونَ ابْنِ بَشَّارٍ و قَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ۔

۱۰۸۲...... صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت زینب کا نام برہ (پاکیزہ) تھا تو اسے کہا گیا کہ وہ از خود پاکیزہ بنتی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام زینب رکھ دیا۔

۱۰۸۳...... حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا

۱۰۸۳...... حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی

(گذشتہ سے پیوستہ)...... حضرت عمرؓ کی بیٹی عاصیہ (نافرمانی کرنے والی) کا نام تبدیل کر کے جمیلہ رکھ دیا۔ کیونکہ مسلمان کی شان نہیں کہ وہ نافرمانی کرنے والا ہو اور نام کے اثرات چونکہ شخصیت پر پڑتے ہیں اس لیے غلط معنیٰ والے ناموں سے اجتناب ضروری ہے۔ اسی طرح برہ (نیک) بھی تبدیل کر دیا۔

عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ابْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَطَاء حَدَّثَتْنِي زَيْنَبُ بِنْتُ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اسْمِي بَرَّةَ فَسَمَّانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ زَيْنَبَ قَالَتْ وَدَخَلَتْ عَلَيْهِ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ وَاِسْمُهَا بَرَّةُ فَسَمَّاهَا زَيْنَبَ ـ

ہے کہ میرا نام برہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے میرا نام زینب رکھ دیا۔ آپ ﷺ کے پاس (نکاح میں) زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں، ان کا نام بھی برہ تھا تو آپ ﷺ نے اس کا نام زینب رکھ دیا۔

۱۰۸۴...... حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاء قَالَ سَمَّيْتُ ابْنَتِي بَرَّةَ فَقَالَتْ لِي زَيْنَبُ بِنْتُ اَبِي سَلَمَةَ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ هٰذَا الِاسْمِ وَسُمِّيتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تُزَكُّوا اَنْفُسَكُمُ اللهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ فَقَالُوا بِمَ نُسَمِّيهَا قَالَ سَمُّوهَا زَيْنَبَ ـ

۱۰۸۴...... حضرت محمد بن عمرو بن عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنی بیٹی کا نام برہ رکھا تو مجھے زینب بنت ابی سلمہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے یہ نام رکھنے سے منع فرمایا ہے اور میرا نام برہ رکھا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے آپ کو پاکیزہ نہ کہو۔ اللہ ہی تم میں نیکی والوں کو جانتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا۔ ہم پھر اس کا کیا نام رکھیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کا نام زینب رکھو۔

باب ـ ۲۰۰ باب تحريم التسمي بملك الاملاك وبملك الملوك

شہنشاہ نام رکھنے کی حرمت

۱۰۸۵...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِاَحْمَدَ قَالَ الْاَشْعَثِيُّ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ زَادَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ لَا مَالِكَ اِلَّا اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ الْاَشْعَثِيُّ قَالَ سُفْيَانُ مِثْلُ شَاهَانْ شَاهْ و قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ سَاَلْتُ اَبَا عَمْرٍو عَنْ اَخْنَعَ فَقَالَ اَوْضَعَ ـ

۱۰۸۵...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے برا نام یہ ہے کہ کسی آدمی کا نام شہنشاہ رکھا جائے۔

ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت کردہ حدیث میں اللہ کے سوا کوئی شہنشاہ نہیں کا اضافہ کیا ہے۔

حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ملک الاملاک کا مطلب بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔

اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں نے ابو عمر سے اَخْنَعَ کا معنی پوچھا تو انہوں نے کہا: سب سے زیادہ ذلیل۔[1]

[1] ملک الأملاک، یا ملک الملوک یا شہنشاہ نام رکھنا بھی حدیث کی رو سے منع ہے۔ کیونکہ ملک اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے اور وہی احکم الحاکمین ہے لہٰذا کسی انسان کو اس صفت سے متصف کرنا خدائی صفات میں غیر اللہ کو نام کے درجہ میں ہی سہی شریک بنانا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کے وہ صفاتی نام جو اس کے ساتھ مخصوص ہیں وہ بغیر عبد کے کسی انسان کے نام رکھنا جائز نہیں اور نہ ہی پکارنا جائز ہے مثلاً الرحمٰن۔ الرحیم، الغفار، الرزاق وغیرہ یا رزاق کہنا بھی درست نہیں۔

۱۰۸۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَخْبَثُهُ وَاَغْيَظُهُ عَلَيْهِ رَجُلٍ كَانَ يُسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ لَا مَلِكَ اِلَّا اللهُ ۔

۱۰۸۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے مروی احادیث میں سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے مبغوض اور بدترین آدمی وہ ہوگا جس کا نام شہنشاہ رکھا گیا ہوگا۔ اللہ کے سوا کوئی بادشاہ نہیں۔

باب-۲۰۱ باب استحباب تحنيك المولود عند ولادته وحمله الى صالح يحنكه وجواز تسميته يوم ولادته واستحباب التسمية بعبد الله وابراهيم وسائر اسماء الانبياء عليهم السلام

پیدا ہونے والے بچے کو گھٹی دینے اور گھٹی دینے کیلئے کسی نیک آدمی کی طرف اٹھا کر لے جانے کے استحباب اور ولادت کے دن اس کا نام رکھنے کے جواز اور عبد اللہ، ابراہیم اور تمام انبیاء علیہم السلام کے نام پر نام رکھنے کے استحباب کے بیان میں

۱۰۸۷...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ذَهَبْتُ بِعَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حِيْنَ وُلِدَ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي عَبَاءَةٍ يَهْنَأُ بَعِيْرًا لَهُ فَقَالَ هَلْ مَعَكَ تَمْرٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَنَاوَلْتُهُ تَمَرَاتٍ فَاَلْقَاهُنَّ فِي فِيْهِ فَلَاكَهُنَّ ثُمَّ فَغَرَ فَا الصَّبِيِّ فَمَجَّهُ فِي فِيْهِ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حُبُّ الْاَنْصَارِ التَّمْرَ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللهِ ۔

۱۰۸۷...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں عبد اللہ بن ابی طلحہ انصاری کی ولادت کے بعد اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اور رسول اللہ ﷺ اس وقت سخت کام میں مشغول تھے یعنی اپنے اونٹ کو روغن مل رہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تیرے پاس کھجوریں ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! اور میں نے کچھ کھجوریں آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیں۔ آپ ﷺ نے انہیں اپنے منہ میں ڈال کر چبایا پھر اس بچے کا منہ کھول کر آپ ﷺ نے انہیں بچے کے منہ میں ڈال دیا۔ بچہ نے اسے چوسنا شروع کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انصار کو کھجوریں پسندیدہ ہیں اور اس کا نام عبد اللہ رکھا۔[1]

۱۰۸۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ ابْنٌ لِاَبِي طَلْحَةَ يَشْتَكِي فَخَرَجَ اَبُو طَلْحَةَ فَقُبِضَ الصَّبِيُّ فَلَمَّا رَجَعَ اَبُو طَلْحَةَ قَالَ مَا فَعَلَ ابْنِي قَالَتْ اُمُّ

۱۰۸۸...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیٹا بیمار تھا۔ ابو طلحہ کہیں باہر تشریف لے گئے تو بچہ فوت ہو گیا۔ جب ابو طلحہ واپس آئے تو پوچھا: میرے بیٹے کا کیا حال ہے؟ ام سلیم نے کہا: وہ پہلے سے افاقہ میں ہے۔ پھر انہیں شام کا کھانا پیش کیا۔ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھانا کھایا پھر اپنی بیوی سے

[1] تحنیک کرنا مسنون عمل ہے چنانچہ ہمارے معاشرہ میں گھٹی دینے کا رواج اسی تحنیک کی شکل ہے بچہ کی پیدائش کے بعد کسی نیک صالح انسان سے منہ میں کھجور نرم کروا کر بچے کے منہ میں ڈالنا چٹانا تحنیک کہلاتا ہے۔ صحابہؓ اپنے بچوں کی پیدائش پر اس کا اہتمام کیا کرتے تھے۔

سُلَيْمٍ هُوَ اَسْكَنُ مِمَّا كَانَ فَقَرَّبَتْ اِلَيْهِ الْعَشَاءَ فَتَعَشّٰى ثُمَّ اَصَابَ مِنْهَا فَلَمَّا فَرَغَ قَالَتْ وَارُوا الصَّبِيَّ فَلَمَّا اَصْبَحَ اَبُو طَلْحَةَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ اَعْرَسْتُمُ اللَّيْلَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَ لِي اَبُو طَلْحَةَ احْمِلْهُ حَتّٰى تَاْتِيَ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَاَتٰى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ وَبَعَثَتْ مَعَهُ بِتَمَرَاتٍ فَاَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ اَمَعَهُ شَيْءٌ قَالُوا نَعَمْ تَمَرَاتٌ فَاَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ فَمَضَغَهَا ثُمَّ اَخَذَهَا مِنْ فِيهِ فَجَعَلَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ ثُمَّ حَنَّكَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ -

صحبت کی۔ جب فارغ ہوئے تو ام سلیم نے کہا: بچے کو دفن کر دو۔ جب صبح ہوئی تو ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کی خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے رات کو صحبت بھی کی؟ تو انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ان دونوں کیلئے برکت عطا فرما۔ چنانچہ ام سلیم کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے کہا کہ اسے اٹھا کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لے جاؤ۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لائے اور ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کچھ کھجوریں بھی ساتھ بھیج دیں۔ نبی کریم ﷺ نے بچہ کو لے کر فرمایا: کیا اس کے ساتھ کوئی چیز بھی ہے؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں! کھجوریں ہیں۔ آپ ﷺ نے انہیں چبایا پھر ان کھجوروں کو بچہ کے منہ میں ڈال دیا۔ پھر اس کے تالو سے لگایا اور ان کھجوروں کو بچہ کے منہ میں ڈال دیا۔

۱۰۸۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ -

۱۰۸۹...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث یزید ہی کی اسی طرح مروی ہے۔

۱۰۹۰...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِيُّ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَاَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَسَمَّاهُ اِبْرَاهِيمَ وَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ -

۱۰۹۰...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میرے ہاں بچہ پیدا ہوا تو میں اسے نبی کریم ﷺ کے پاس لایا۔ آپ ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور سے گھٹی (تحنیک) دی۔

۱۰۹۱...... حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى اَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْحٰقَ اَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِي بَكْرٍ حِينَ هَاجَرَتْ وَهِيَ حُبْلٰى بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَقَدِمَتْ قُبَاءً فَنُفِسَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بِقُبَاءٍ ثُمَّ خَرَجَتْ حِينَ نُفِسَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِيُحَنِّكَهُ فَاَخَذَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْهَا فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَكَثْنَا

۱۰۹۱...... حضرت عروہ بن زبیر اور فاطمہ بنت منذر بن زبیر رحمۃ اللہ علیہم سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا حالت حمل میں ہجرت کیلئے چلیں۔ جب قبا آئیں تو عبداللہ پیدا ہوئے۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گھٹی کیلئے حاضر ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ کو ان سے لے لیا اور اپنی گود میں بٹھا کر کھجور منگوائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں ہم تھوڑی دیر کھجوریں تلاش کرتے رہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسے چبا کر اس کا لعاب دہن بچہ کے منہ میں ڈالا۔ پس سب سے پہلی چیز جو اس بچہ کے منہ میں گئی وہ رسول اللہ ﷺ کا لعاب تھا۔

سَاعَةً نَلْتَمِسُهَا قَبْلَ اَنْ نَجِدَهَا فَمَضَغَهَا ثُمَّ بَصَقَهَا فِي فِيهِ فَاِنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ بَطْنَهُ لَرِيقُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَتْ اَسْمَاءُ ثُمَّ مَسَحَهُ وَصَلّٰى عَلَيْهِ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ ثُمَّ جَاءَ وَهُوَ ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ اَوْ ثَمَانٍ لِيُبَايِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَاَمَرَهُ بِذٰلِكَ الزُّبَيْرُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ رَاٰهُ مُقْبِلًا اِلَيْهِ ثُمَّ بَايَعَهُ۔

حضرت اسماء نے کہا: پھر آپ ﷺ نے اس بچہ پر ہاتھ پھیرا اور آپ ﷺ نے اس کا نام عبد اللہ رکھا۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سات یا آٹھ سال کی عمر میں حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم پر آپ ﷺ سے بیعت کرنے کیلئے حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے جب اسے اپنی طرف آتے دیکھا تو مسکرائے پھر اسے بیعت کر لیا۔

۱۰۹۲...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَسْمَاءَ اَنَّهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِمَكَّةَ قَالَتْ فَخَرَجْتُ وَاَنَا مُتِمٌّ فَاَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ فَوَلَدْتُهُ بِقُبَاءٍ ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَوَضَعَهُ فِي حَجْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ دَخَلَ جَوْفَهُ رِيقُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ حَنَّكَهُ بِالتَّمْرَةِ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَّكَ عَلَيْهِ وَكَانَ اَوَّلَ مَوْلُودٍ وُلِدَ فِي الْاِسْلَامِ

۱۰۹۲...... حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ وہ مکہ میں عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حاملہ تھی جب میں مکہ سے (ہجرت کیلئے) نکلی تو میں نے اسے قباء میں جنم دیا۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ ﷺ نے اسے اپنی گود میں بٹھالیا پھر کھجوریں منگوائیں ان کو چبا کر بچہ کے منہ میں لعاب ڈالا اور سب سے پہلی چیز جو اس کے پیٹ میں گئی وہ رسول اللہ ﷺ کا لعاب مبارک تھا۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں کھجور کی گھٹی دی پھر اس کے لئے برکت کی دعا کی اور یہ سب سے پہلے بچے تھے جو (مدینہ میں) مسلمانوں کے ہاں پیدا ہوئے۔

۱۰۹۳...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ اَنَّهَا هَاجَرَتْ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ حُبْلٰى بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ اَبِي اُسَامَةَ۔

۱۰۹۳...... حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی طرف حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حمل سے (کے ساتھ) ہجرت کی۔ باقی حدیث مبارکہ اسی طرح ہے (جیسا کہ قبل ازیں حدیث: ۱۰۷۰ میں گزر چکی)۔

۱۰۹٤...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُؤْتٰى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ۔

۱۰۹۴...... ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بچے لائے جاتے تھے آپ ﷺ ان کیلئے برکت کی دعا فرماتے اور انہیں گھٹی دیتے یعنی تحنیک فرماتے۔

۱۰۹۵...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جِئْنَا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يُحَنِّكُهُ فَطَلَبْنَا تَمْرَةً فَعَزَّ عَلَيْنَا طَلَبُهَا۔

۱۰۹۵...... ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لائے۔ آپ ﷺ نے انہیں گھٹی دی۔ ہم نے کھجور تلاش کی تو ہمیں اس کا تلاش کرنا مشکل ہوا۔ یعنی مشکل سے ملی۔

١٠٩٦......حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ مُطَرِّفٍ أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حِينَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى فَخِذِهِ وَأَبُو أُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتُمِلَ مِنْ عَلَى فَخِذِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَقْلَبُوهُ فَاسْتَفَاقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيُّ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أَقْلَبْنَاهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ مَا اسْمُهُ قَالَ فُلَانٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ۔

١٠٩٦...... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب منذر بن ابی اسید پیدا ہوئے تو انہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا۔ نبی کریم ﷺ نے اسے اپنی ران پر بٹھالیا۔ ابو اسید بھی حاضر خدمت تھے۔ رسول اللہ ﷺ اپنے سامنے موجود کسی چیز میں مشغول ہو گئے۔ ابو اسید نے اپنے بیٹے کو اٹھانے کا حکم دیا تو اسے رسول اللہ ﷺ کی ران پر سے اٹھالیا گیا۔ وہ اسے لے گئے۔ جب رسول اللہ ﷺ اپنے کام سے فارغ ہو کر متوجہ ہوئے تو فرمایا: بچہ کہاں ہے؟ ابو اسید نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے اسے اٹھالیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا نام کیا ہے؟ عرض کیا: یا رسول اللہ! فلاں ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ اس کا نام منذر ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس کا نام اسی دن سے منذر رکھ دیا۔ ●

باب-٢٠٢ باب جواز تكنية من لم يولد و كنية الصغير

لاولد کیلئے اور بچہ کی کنیت رکھنے کے جواز کے بیان میں

١٠٩٧......حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِي أَخٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ كَانَ فَطِيمًا قَالَ فَكَانَ إِذَا جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَرَآهُ قَالَ أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ قَالَ وَ كَانَ يَلْعَبُ بِهِ۔

١٠٩٧...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اخلاق کے اعتبار سے سب سے اچھے تھے۔ میرا ایک بھائی تھا جسے ابو عمیر کہا جاتا تھا۔ راوی حدیث کہتا ہے، میں گمان کرتا ہوں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ اس کا دودھ چھوٹ گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے تو اسے دیکھ کر فرماتے: اے ابو عمیر! نغیر (ایک پرندے کا نام ہے) نے کیا کیا اور وہ اس پرندہ سے کھیلا کرتے تھے۔ ●

● منذر کے معنی ڈرانے والا۔ شاید رسول اللہ ﷺ کو ان کا نام ان کیلئے مناسب نہ معلوم ہوا ہو۔

● اس سے معلوم ہوا کہ کنیت صرف وہ شخص ہی نہیں رکھ سکتا جو صاحب اولاد ہو بلکہ بے اولاد شخص بھی کنیت رکھ سکتا ہے۔ حدیث سے آنحضرت ﷺ کا بچوں سے مزاح اور خوش طبعی کرنا بھی ثابت ہوتا ہے اور یہ بھی کہ یہ عمل سنت ہے دینداری طبیعت میں کرختگی نہیں خوش طبعی پیدا کرتی ہے

باب-۲۰۳ باب جواز قوله لغير ابنه يا بني واستحبابه للملاطفة

غیر کے بیٹے کو محبت و پیار کی وجہ سے اے میرے بیٹے کہنے کے جواز کے بیان میں

۱۰۹۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا بُنَيَّ -

۱۰۹۸...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے "اے میرے بیٹے" فرمایا۔

۱۰۹۹...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَاَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَحَدٌ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ لِي اَيْ بُنَيَّ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ اِنَّهُ لَنْ يَضُرَّكَ قَالَ قُلْتُ اِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ اَنَّ مَعَهُ اَنْهَارَ الْمَاءِ وَجِبَالَ الْخُبْزِ قَالَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذٰلِكَ -

۱۰۹۹...... حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دجال کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے میں نے جتنے (زیادہ) سوال کئے اور کسی نے نہیں کئے۔ تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے بیٹے! تجھے اس کے بارے میں کیا فکر ہے وہ تجھے کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ میں نے عرض کیا: لوگ گمان کرتے ہیں کہ اس کے ساتھ پانی کی نہریں اور روٹی کے پہاڑ ہوں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک یہ بات اس سے بھی زیادہ آسان ہے، (تعجب نہ کرو)۔●

۱۱۰۰...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اَحَدٍ مِنْهُمْ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ لِلْمُغِيرَةِ اَيْ بُنَيَّ اِلَّا فِي حَدِيثِ يَزِيدَ وَحْدَهُ -

۱۱۰۰...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ ان میں آپ ﷺ نے حضرت مغیرہؓ کو "اے بیٹے!" نہیں کہا۔

باب-۲۰۴ باب الاستئذان

اجازت مانگنے کے بیان میں

۱۱۰۱...... حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَاللهِ يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ

۱۱۰۱...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں مدینہ میں انصار کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھبرائے یا سہمے ہوئے ہمارے پاس آئے۔ ہم نے کہا: آپ

● حدیث سے معلوم ہوا کہ غیر کے بیٹے کو محبت و شفقت سے بیٹا، اے بیٹے کہہ کر پکارنا جائز ہے اور اس میں کوئی قباحت نہیں۔

سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كُنْتُ جَالِسًا بِالْمَدِينَةِ فِي مَجْلِسِ الاَنْصَارِ فَاَتَانَا اَبُو مُوسى فَزِعًا اَوْ مَذْعُورًا قُلْنَا مَا شَأْنُكَ قَالَ اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَيَّ اَنْ آتِيَهُ فَاَتَيْتُ بَابَهُ فَسَلَّمْتُ ثَلاثًا فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَأْتِيَنَا فَقُلْتُ اِنِّي اَتَيْتُكَ فَسَلَّمْتُ عَلى بَابِكَ ثَلاثًا فَلَمْ يَرُدُّوا عَلَيَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا اسْتَأْذَنَ اَحَدُكُمْ ثَلاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ اَقِمْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ وَاِلا اَوْجَعْتُكَ فَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ لا يَقُومُ مَعَهُ اِلا اَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ اَبُو سَعِيدٍ قُلْتُ اَنَا اَصْغَرُ الْقَوْمِ قَالَ فَاذْهَبْ بِه -

کو کیا ہوا؟ انہوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں اپنے پاس بلایا۔ میں ان کے دروازے پر حاضر ہوا تو میں نے تین مرتبہ سلام کیا لیکن مجھے کوئی جواب نہ ملا تو میں واپس آ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (بعد میں) کہا کہ تم کو ہمارے پاس آنے سے کس چیز نے روکا؟ میں نے عرض کیا: میں نے آپ کے دروازے پر حاضر کو تین مرتبہ سلام کیا لیکن جواب نہ دیا گیا تو کوئی تین مرتبہ اجازت مانگے اور اسے اجازت نہ دی جائے تو چاہئے کہ وہ واپس لوٹ جائے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس پر گواہی پیش کرو ورنہ میں تجھے سزا دوں گا۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، ان کے ساتھ وہی جائے گا جو قوم میں سب سے چھوٹا ہوگا۔ ابو سعید نے کہا: میں نے عرض کیا: میں قوم میں سب سے چھوٹا ہوں۔ فرمایا: ان کو لے جاؤ۔

۱۱۰۲...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ اَبُو سَعِيدٍ فَقُمْتُ مَعَهُ فَذَهَبْتُ اِلى عُمَرَ فَشَهِدْتُ -

۱۱۰۲...... اس سند سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث روایت کی گئی ہے۔ حضرت ابن ابی عمر نے اپنی روایت کردہ حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں ان کے ساتھ کھڑا ہوا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جا کر گواہی دی۔

۱۱۰۳...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الاَشَجِّ اَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كُنَّا فِي مَجْلِسٍ عِنْدَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَاَتى اَبُو مُوسى الاَشْعَرِيُّ مُغْضَبًا حَتّى وَقَفَ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللهَ هَلْ سَمِعَ اَحَدٌ مِنْكُمْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الِاسْتِئْذَانُ ثَلاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلا فَارْجِعْ قَالَ اُبَيٌّ وَمَا ذَاكَ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَمْسِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ ثُمَّ جِئْتُهُ الْيَوْمَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَاَخْبَرْتُهُ اَنِّي جِئْتُ اَمْسِ فَسَلَّمْتُ ثَلاثًا ثُمَّ انْصَرَفْتُ قَالَ قَدْ سَمِعْنَاكَ وَنَحْنُ حِينَئِذٍ عَلى شُغْلٍ فَلَوْ مَا اسْتَأْذَنْتَ حَتّى يُؤْذَنَ لَكَ قَالَ

۱۱۰۳...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ہم ایک مجلس میں ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ غصہ میں آئے اور کھڑے ہو کر کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کیا تم میں سے کسی نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اجازت تین مرتبہ ہے اگر تجھے اجازت دی جائے تو ٹھیک ورنہ تو لوٹ جا۔ حضرت ابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: واقعہ کیا ہے؟ ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں نے کل حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جانے کیلئے تین مرتبہ اجازت طلب کی لیکن مجھے اجازت نہ دی گئی تو میں واپس آ گیا۔ پھر آج میں ان کے پاس حاضر ہوا تو انہیں خبر دی کہ میں کل آیا تھا تین مرتبہ سلام کیا پھر میں واپس چلا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ہم نے تیری آواز سنی تھی لیکن ہم اس وقت کسی کام میں مشغول تھے۔ کاش! تم اجازت ملنے تک اجازت مانگتے رہتے۔ حضرت ابو موسیٰ نے کہا میں نے اسی طرح اجازت طلب کی جیسا کہ میں نے رسول اللہ

اسْتَأْذَنْتُ كَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فَوَاللهِ لَأُوجِعَنَّ ظَهْرَكَ وَبَطْنَكَ اَوْ لَتَأْتِيَنَّ بِمَنْ يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هٰذَا فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَوَاللهِ لا يَقُومُ مَعَكَ اِلا اَحْدَثُنَا سِنًّا قُمْ يَا اَبَا سَعِيدٍ فَقُمْتُ حَتّٰى اَتَيْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ هٰذَا ۔

ﷺ سے سنا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں تیری پیٹھ یا پیٹ پر سزا دوں گا یا تو کوئی ایسا آدمی پیش کر جو تیری اس حدیث پر گواہی دے۔ ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! آپ کے ساتھ ہم میں سے نو عمر ہی جائے گا۔ اے ابو سعید کھڑے ہو جایئے۔ میں کھڑا ہوا یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔[1]

۱۱۰۴...... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّ اَبَا مُوسَى اَتَى بَابَ عُمَرَ فَاسْتَأْذَنَ فَقَالَ عُمَرُ وَاحِدَةٌ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ

۱۱۰۴...... حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دروازے پر جا کر اجازت مانگی تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ایک مرتبہ ہوئی پھر دوسری مرتبہ اجازت طلب کی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: دو

---

[1] شریعت اسلامیہ میں معاشرت کا باب بہت وسیع اور اس کے احکامات انتہائی نازک اہم اور تاکیدی ہیں اور ان احکامات کی خلاف ورزی شریعت کی نظر میں نہایت سنگین ہے، حتی کہ بعض معاشرتی مسائل کی خلاف ورزی کو قرآن و سنت میں کبیرہ گناہ قرار دیا گیا ہے۔ قرآن کریم کی سورۃ الحجرات پ ۲۶ کا مکمل مضمون اہم معاشرتی مسائل کے بیان اور احکامات پر مشتمل ہے اسی طرح سورۃ النور پ ۱۸ میں اللہ عزوجل نے معاشرتی مسائل کو خاص اہتمام سے بیان فرمایا ہے انہی معاشرتی مسائل میں ایک اہم مسئلہ استیذان یعنی کسی کے گھر، کمرہ اور اسکی خلوت گاہ میں داخل ہونے کے لیے اجازت طلب کرنا ہے۔

سورہ النور کی آیات مبارکہ اور مذکورہ بالا احادیث اور دیگر شرعی نصوص کی بناء پر پوری امت کے علماء و فقہاء کا اس پر اجماع ہے کہ کسی کے گھر، کمرہ اور خلوت گاہ میں داخل ہونے کیلئے اجازت طلب کرنا (استیذان) واجب ہے اور بلا اجازت داخل ہونا کبیرہ گناہ ہے۔

طریقہ استیذان۔ اجازت طلب کرنے کا طریقہ

بعض فقہاء نے فرمایا کہ جب کسی کے گھر اور خلوت گاہ میں جانا ہے تو سلام کرنے سے قبل استیناس کرے یعنی صاحب خانہ کو اطلاع دے کہ میں (فلاں شخص) حاضر ہونا چاہتا ہوں۔ پھر سلام کرے تا کہ صاحب خانہ مانوس ہو جائے اور اسے توحش نہ ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں استیناس کو سلام سے مقدم فرمایا ہے جبکہ اس کے برخلاف بعض حضرات نے فرمایا کہ سنت طریقہ یہی ہے کہ سلام کرے پھر اجازت طلب کرے کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے یہی طریقہ ثابت ہے۔

پھر سلام کلام اور استیذان کا مذکورہ بالا طریقہ اس صورت میں ہے صاحب خانہ تک اسکی آواز اور تکلیف پہنچ جائے۔ لیکن اگر یہ ممکن نہ ہو تو دروازہ پر دستک دینا گھنٹی کا بٹن دبانا کافی ہے جبکہ موجودہ دور میں انٹر کام کی سہولت یہ ہے کہ صاحب خانہ سے سلام و استیذان زبانی بھی سہولت ممکن ہے۔ پھر دروازہ بجانے میں یہ خیال رکھنا ضروری ہے کہ ایسی آواز نہ ہو جس سے گھر والے پریشان ہو جائیں۔ نبی کریم ﷺ کے دروازہ پر دستک کے متعلق سیدنا انس بن مالک فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے دروازوں پر ناخنوں سے دستک دی جاتی تھی۔ (رواہ الخطیب) غرض اتنی آواز سے دستک دے کہ اندر موجود افراد تک آواز پہنچ جائے، زور سے دروازہ پیٹنا اور گھنٹی کا بٹن دبا کر ہاتھ نہ ہٹانا غیر مہذب طرز عمل اور مسلمان کو تکلیف و ایذاء پہنچاتا ہے جو حرام ہے۔ اسی طرح تین بار دستک دیکر اگر جواب نہ ملے تو واپس ہو جانا چاہئے دروازہ سے چپک کر بیٹھ جانا بھی اسلامی معاشرت کیخلاف ہے چہ جائیکہ صاحب خانہ پر ناراض ہونا کسی بھی حال میں درست نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَاِنْ قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا...... (النور) اگر تم کو کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو لوٹ جاؤ۔ (تلخیص از معارف القرآن ج ۶ / سورۃ النور)

الثَّانِيَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثِنْتَانِ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ عُمَرُ ثَلاثٌ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتْبَعَهُ فَرَدَّهُ فَقَالَ اِنْ كَانَ هٰذَا شَيْئًا حَفِظْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَهَا وَاِلا فَلَاَجْعَلَنَّكَ عِظَةً قَالَ اَبُو سَعِيدٍ فَاَتَانَا فَقَالَ اَلَمْ تَعْلَمُوا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الِاسْتِئْذَانُ ثَلاثٌ قَالَ فَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ قَالَ فَقُلْتُ اَتَاكُمْ اَخُوكُمُ الْمُسْلِمُ قَدْ اُفْزِعَ تَضْحَكُونَ انْطَلِقْ فَاَنَا شَرِيكُكَ فِي هٰذِهِ الْعُقُوبَةِ فَاَتَاهُ فَقَالَ هٰذَا اَبُو سَعِيدٍ۔

ہو گئیں۔ پھر تیسری مرتبہ اجازت مانگی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تین مرتبہ ہو گئی۔ پھر یہ واپس آگئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی آدمی کو ان کے پیچھے بھیجا۔ وہ انہیں واپس لے آیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اگر اس معاملہ میں آپ کو رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث یاد ہے تو پیش کرو ورنہ میں آپ کو عبرتناک سزا دوں گا۔
حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ حضرت ابو موسیٰ نے ہمارے پاس آکر کہا: کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اجازت تین مرتبہ ہوتی ہے؟ حضرت ابو سعید نے کہا: لوگوں نے ہنسنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا: تمہارے پاس تمہارا مسلمان بھائی گھبرایا ہوا آیا ہے اور تم ہنستے ہو۔ تم چلو میں تمہارا ساتھی بنتا ہوں، اس پریشانی میں۔ پھر وہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا: یہ ابو سعید یعنی بطورِ گواہ حاضر ہوا۔

۱۱۰۵...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ وَسَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ كِلاهُمَا عَنْ اَبِي نَضْرَةَ قَالا سَمِعْنَاهُ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ بِمَعْنٰى حَدِيثِ بِشْرِ ابْنِ مُفَضَّلٍ عَنْ اَبِي مَسْلَمَةَ۔

۱۱۰۵...... ان دونوں اسناد سے بھی یہ حدیثِ مبارکہ مذکورہ بالا حدیث بشر ابن مفضل عن ابی سلمہ ہی کی طرح مروی ہے۔

۱۱۰۶...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّ اَبَا مُوسٰى اسْتَاْذَنَ عَلٰى عُمَرَ ثَلاثًا فَكَاَنَّهُ وَجَدَهُ مَشْغُولًا فَرَجَعَ فَقَالَ عُمَرُ اَلَمْ تَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوا لَهُ فَدُعِيَ لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ قَالَ اِنَّا كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا قَالَ لَتُقِيمَنَّ عَلٰى هٰذَا بَيِّنَةً اَوْ لَاَفْعَلَنَّ فَخَرَجَ فَانْطَلَقَ اِلٰى مَجْلِسٍ مِنَ الاَنْصَارِ فَقَالُوا لا يَشْهَدُ لَكَ عَلٰى هٰذَا اِلا اَصْغَرُنَا فَقَامَ

۱۱۰۶...... حضرت عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضری کیلئے تین مرتبہ اجازت مانگی۔ انہیں گویا کہ (کسی کام میں) مشغول پایا تو واپس آگئے تو حضرت عمر نے کہا: کیا تم نے عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز نہیں سنی، اسے اجازت دے دو پھر انہیں بلایا گیا پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تمہیں کس چیز نے اس بات پر ابھارا کہ تم واپس چلے گئے؟ انہوں نے کہا: ہمیں اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تم اس بات پر گواہی پیش کرو ورنہ میں (مناسب اقدام) کروں گے۔ وہ نکلے اور

اَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ كُنَّا نُؤْمَرُ بِهٰذَا فَقَالَ عُمَرُ خَفِيَ عَلَيَّ هٰذَا مِنْ اَمْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَلْهَانِي عَنْهُ الصَّفْقُ بِالاَسْوَاقِ -

انصار کی ایک مجلس کی طرف چلے۔ انہوں نے کہا: ہم میں سب سے چھوٹا ہی تیری اس بات پر گواہی دے گا۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا ہمیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: یہ بات مجھ پر پوشیدہ تھی اور رسول اللہ ﷺ کے اس حکم سے مجھے بازار کی تجارت نے غافل رکھا۔

۱۱۰۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ ح و حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالا جَمِيعًا حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الاسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرَ فِي حَدِيثِ النَّضْرِ اَلْهَانِي عَنْهُ الصَّفْقُ بِالاَسْوَاقِ -

۱۱۰۷...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث کی طرح مروی ہے لیکن حضرت نضر کی حدیث میں "اس سے مجھے بازار کی تجارت نے غافل رکھا" کے الفاظ مذکور نہیں۔

۱۱۰۸...... حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسى اَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيى عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسى الاَشْعَرِيِّ قَالَ جَاءَ اَبُو مُوسى اِلى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ السَّلامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا عَبْدُ اللهِ بْنُ قَيْسٍ فَلَمْ يَاْذَنْ لَهُ فَقَالَ السَّلامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا اَبُو مُوسى السَّلامُ عَلَيْكُمْ هٰذَا الاَشْعَرِيُّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رُدُّوا عَلَيَّ رُدُّوا عَلَيَّ فَجَاءَ فَقَالَ يَا اَبَا مُوسى مَا رَدَّكَ كُنَّا فِي شُغْلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الِاسْتِئْذَانُ ثَلاثٌ فَاِنْ اُذِنَ لَكَ وَاِلا فَارْجِعْ قَالَ لَتَاْتِيَنِّي عَلى هٰذَا بِبَيِّنَةٍ وَاِلا فَعَلْتُ وَفَعَلْتُ فَذَهَبَ اَبُو مُوسى قَالَ عُمَرُ اِنْ وَجَدَ بَيِّنَةً تَجِدُوهُ عِنْدَ الْمِنْبَرِ عَشِيَّةً وَاِنْ لَمْ يَجِدْ بَيِّنَةً فَلَمْ تَجِدُوهُ فَلَمَّا اَنْ جَاءَ بِالْعَشِيِّ وَجَدُوهُ قَالَ يَا اَبَا مُوسى مَا تَقُولُ اَقَدْ وَجَدْتَ قَالَ نَعَمْ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ قَالَ عَدْلٌ قَالَ يَا اَبَا الطُّفَيْلِ مَا يَقُولُ هٰذَا - قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ ذٰلِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ فَلا تَكُونَنَّ عَذَابًا عَلى اَصْحَابِ

۱۱۰۸...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہو کر السلام علیکم عبد اللہ بن قیس حاضر ہے کہا لیکن انہیں اجازت نہ ملی۔ انہوں نے پھر کہا: السلام علیکم! ابو موسیٰ حاضر ہے۔ السلام علیکم اشعری حاضر ہے۔ پھر واپس لوٹ آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: انہیں میرے پاس لے آؤ۔ وہ آئے تو فرمایا: اے ابو موسیٰ! تم واپس کیوں گئے؟ ہم ایک کام میں مشغول تھے؟ انہوں نے عرض کیا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اجازت تین مرتبہ ہوتی ہے۔ اگر تجھے اجازت دے دی جائے تو ٹھیک ورنہ لوٹ جاؤ۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تم اس بات پر میرے پاس گواہی لاؤ ورنہ میں کروں گا جو کچھ کروں گا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اگر انہیں گواہی مل گئی تو تم انہیں شام کے وقت منبر کے پاس پاؤ گے اور اگر انہیں گواہی نہ ملی تو تم انہیں نہ پاؤ گے۔ پس جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کو آئے تو انہیں وہاں موجود پا کر کہا: اے ابو موسیٰ! تو کیا کہتا ہے، کیا تم نے گواہ پا لیا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: وہ معتبر آدمی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اے ابو طفیل! یہ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا:

رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ اِنَّمَا سَمِعْتُ شَيْئًا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَتَثَبَّتَ ـ

اے ابن خطاب میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آپ اصحابِ رسول ﷺ کیلئے عذابِ جان نہ بنیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: سبحان اللہ! میں نے ایک بات سنی اور میں نے اس بات پر پکے اور مضبوط ہو جانے کو پسند کیا۔

۱۱۰۹......وحَدَّثَنَاه عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْن مُحَمَّدِ بْنِ اَبَانَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى بِهٰذَا الاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَقَالَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ آنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ نَعَمْ فَلَا تَكُنْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَذَابًا عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَوْلِ عُمَرَ سُبْحَانَ اللهِ وَمَا بَعْدَهُ ـ

۱۱۰۹......اس سند سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔اس روایت میں یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: اے ابو المنذر! کیا تم نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! اے ابن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ اصحابِ رسول کیلئے باعث عذاب نہ بنو۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول سبحان اللہ اور اس کے بعد کا قول مذکور نہیں۔

باب-۲۰۵ باب کراهة قول المستاذن انا اذا قيل من هذا

اجازت مانگنے والے سے جب پوچھا جائے کون ہو؟ تو اس کیلئے "میں" کہنے کی کراہت کے بیان میں

۱۱۱۰......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَدَعَوْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ هٰذَا قُلْتُ اَنَا قَالَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُوْلُ اَنَا اَنَا ـ

۱۱۱۰...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آواز دی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میں ہوں۔ آپ ﷺ مَیں، مَیں کہتے ہوئے باہر تشریف لائے۔[1]

۱۱۱۱......حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا و قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ اسْتَاْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَنَا اَنَا ـ

۱۱۱۱...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کیلئے اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کون ہو؟ میں نے عرض کیا: میں ہوں۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مَیں، مَیں۔

---

[1] علماء نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جب استیذان (اجازت) کو جواب میں صاحب خانہ پوچھے کون؟ تو جواب میں یہ کہنا کہ "میں ہوں" بد تہذیبی ہے۔ کیونکہ صاحب خانہ کا مقصد تو باہر کھڑے شخص کے نام سے تعارف حاصل کرنا ہے اور "میں" سے کسی شخص کا تعارف حاصل نہیں ہوتا۔ البتہ اگر صاحب خانہ اس کی آواز سے واقف ہو اور وہ روز کا ملنے والا ہو تو پھر "میں" کہنے میں بھی کوئی حرج نہیں واللہ اعلم

۱۱۱۲...... وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَاَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمْ كَاَنَّهُ كَرِهَ ذٰلِكَ۔

۱۱۱۲...... ان تینوں اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔ان روایات میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے "میں ہوں" کہنے کو ناپسند فرمایا۔

باب-۲۰۶　باب تحريم النظر في بيت غيره

غیر کے گھر میں جھانکنے کی حرمت کے بیان میں

۱۱۱۳...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَاْسَهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْتَظِرُنِي لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّمَا جُعِلَ الاِذْنُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ۔

۱۱۱۳...... حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے حجرۂ مبارک کی درز میں سے جھانکا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آلہ تھا جس سے آپ ﷺ اپنے سر مبارک کو کھجلا رہے تھے۔جب رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا: اگر میں جانتا ہوتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو اسے میں تیری آنکھ میں چبھو دیتا اور رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اجازت لینے کا حکم دیکھنے کی وجہ سے تو مقرر کیا گیا ہے۔[1]

۱۱۱۴...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ الاَنْصَارِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِدْرًى يُرَجِّلُ بِهِ رَاْسَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّكَ تَنْظُرُ طَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ اِنَّمَا جَعَلَ اللهُ الاِذْنَ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ۔

۱۱۱۴...... حضرت سہل بن سعد انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے دروازہ کی درز میں سے جھانکا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک کنگھا تھا جس سے آپ ﷺ اپنے سر میں کنگھی کر رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تو دیکھ رہا ہے تو میں اس کنگھے کو تیری آنکھ میں چبھو دیتا۔اللہ تبارک و تعالیٰ نے اجازت لینے کا حکم دیکھنے ہی کی وجہ سے تو مقرر فرمایا ہے۔

۱۱۱۵...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو

۱۱۱۵...... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے

[1] نوویؒ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا مذکورہ بالا ارشاد فقط تہدید اور دھمکی ہی نہیں تھا جیسا کہ بعض حضرات کو یہ وہم ہوا ہے بلکہ درحقیقت صاحب خانہ کو یہ حق حاصل ہے کہ اگر اس کی خلوت میں کوئی جھانکے تو اس کی آنکھ میں ہلکے سے کوئی چیز چبھو سکتا ہے حتیٰ کہ اگر اس چیز کو چبھنے سے جھانکنے والے کی آنکھ پھوٹ گئی تو صاحب خانہ ضامن نہ ہوگا۔اور حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں تو صریحاً یہ فرمایا کہ صاحب خانہ کو اس کی آنکھ پھوڑنا (یعنی آنکھ میں مارنا) حلال ہے۔وجہ واضح ہے کہ اجازت طلب کرنے کا حکم اسی مقصد کیلئے ہے کہ چار دیواری اور ذاتی و نجی مجلس کے حقوق کی حفاظت ہو۔واللہ اعلم

النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ كِلاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَيُونُسَ۔

اسی مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح حدیث نقل کی ہے۔

۱۱۱۶۔۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى وَاَبِي كَامِلٍ قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ اِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ اَوْ مَشَاقِصَ فَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يَخْتِلُهُ لِيَطْعُنَهُ۔

۱۱۱۶۔۔۔۔۔۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے حجروں میں سے کسی حجرے کے درز میں سے جھانکا تو آپ ﷺ اس کی طرف تیر یا کئی تیر لے کر اٹھے۔ گویا میں رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں اور اس کی تاک میں لگے رہے تا کہ اسے چبھو دیں۔

۱۱۱۷۔۔۔۔۔۔حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَقَدْ حَلَّ لَهُمْ اَنْ يَفْقَئُوا عَيْنَهُ ۔

۱۱۱۷۔۔۔۔۔۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی قوم کے گھر میں ان کی اجازت کے بغیر جھانکا تو اس نے ان کیلئے اپنی آنکھ کو پھوڑ دینا حلال و جائز کر دیا۔

۱۱۱۸۔۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ اِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَاْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ۔

۱۱۱۸۔۔۔۔۔۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے تجھے تیری اجازت کے بغیر جھانکا اور تو نے کنکری مار کر اس کی آنکھ ضائع کر دی تو تم پر کوئی جرم عائد نہ ہوگا۔

باب-۲۰۷ باب نظر الفجاءة

اچانک نظر پڑ جانے کے بیان میں

۱۱۱۹۔۔۔۔۔۔حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۱۱۱۹۔۔۔۔۔۔حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق پوچھا تو

اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ كِلاهُمَا عَنْ يُونُسَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ فَاَمَرَنِي اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِي -

آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنی نظر کو پھیر لوں۔ [1]

۱۱۲۰......وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الاَعْلٰى وَقَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلاهُمَا عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَه -

۱۱۲۰......اس سند سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل مروی ہے۔

● نوویؒ نے فرمایا کہ: اس حدیث میں دلیل ہے اس بات کی کہ عورت پر راستوں میں اپنے چہرہ کو ڈھانپنا واجب نہیں بلکہ سنت اور مستحب ہے۔ البتہ مردوں پر واجب ہے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور بلاضرورت غیر محرم پر نگاہ ڈالنے کے حتی الوسع اجتناب کریں۔ اور اگر بالفرض نگاہ نامحرم پر پڑ جائے تو فوراً نظریں پھیر لیں۔ (تکملہ فتح الملہم ج ۴/ ۲۴۰)

كتاب السلام

کتاب السلام
آدابِ سلام کے بیان میں

باب-۲۰۸
باب یسلم الراکب علی الماشي والقلیل علی الکثیر
سوار کا پیدل اور کم لوگوں کا زیادہ کو سلام کرنے کے بیان میں

۱۱۲۱...... حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي زِيَادٌ اَنَّ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ ۔

۱۱۲۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
سوار پیدل کو اور پیدل بیٹھنے والے کو سلام کرے اور کم زیادہ کو۔ [1]

باب-۲۰۹
باب من حق الجلوس علی الطریق رد السلام
راستہ پر بیٹھنے کا حق سلام کا جواب دینا ہے

۱۱۲۲...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ اَبُو طَلْحَةَ كُنَّا قُعُودًا بِالْاَفْنِيَةِ نَتَحَدَّثُ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا لَكُمْ وَلِمَجَالِسِ الصُّعُدَاتِ اجْتَنِبُوا مَجَالِسَ الصُّعُدَاتِ فَقُلْنَا اِنَّمَا قَعَدْنَا لِغَيْرِ مَا بَاسٍ قَعَدْنَا نَتَذَاكَرُ وَنَتَحَدَّثُ قَالَ اِمَّا لَا فَاَدُّوا حَقَّهَا غَضُّ الْبَصَرِ وَرَدُّ السَّلَامِ وَحُسْنُ الْكَلَامِ ۔

۱۱۲۲...... حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم صحن میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لا کر ہمارے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا: تمہیں کیا ہے کہ راستوں کے سر پر مجلسیں قائم کرتے ہو۔ سر راہ مجلس قائم کرنے سے پرہیز کرو۔ ہم نے عرض کیا: ہم کسی نقصان کی غرض سے نہیں بیٹھے بلکہ ہم تو صرف بات چیت اور بحث و مباحثہ کرنے کیلئے بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم نہیں مانتے تو راستہ کا حق آنکھیں نیچی کر کے اور سلام کا جواب دے کر اور اچھی گفتگو سے ادا کرو۔

---

[1] علماء نے اس کی حکمت یہ لکھی ہے کہ سواری پر سوار شخص کے دل میں کسی قدر تکبر کا جذبہ پیدا ہونے لگتا ہے اور وہ پیدل چلنے والوں کو حقیر سمجھنے لگتا ہے۔ جبکہ سلام میں پہل کرنے والا حدیث نبوی ﷺ کی رو سے تکبر سے بری ہوتا ہے۔ تو حضور علیہ السلام ﷺ نے اس کے تکبر کا علاج کرنے اور اس کے دل میں تواضع پیدا کرنے کیلئے فرمایا کہ سوار پیدل چلنے والے کو سلام کرے (یعنی جب سلام کا موقع ہو)۔ (تکملہ)

۱۱۲۳۔۔۔ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَنَا بُدٌّ مِنْ مَجَالِسِنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا اَبَيْتُمْ اِلا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّهُ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الاَذَى وَرَدُّ السَّلامِ وَالاَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ

۱۱۲۳۔۔۔۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سر راہ بیٹھنے سے پرہیز کرو۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے لئے راستوں میں بیٹھنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں کیونکہ ہم وہاں گفتگو کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم راستہ میں ہی بیٹھنا پسند کرتے ہو تو راستہ کا حق ادا کرو۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: اس کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نگاہ نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز کو دور کرنا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے روکنا۔

۱۱۲٤۔۔۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ كِلاهُمَا عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ ۔

۱۱۲۴۔۔۔۔ ان دونوں اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

باب-۲۱۰ باب من حق المسلم للمسلم رد السلام

مسلمان کو سلام کا جواب دینا مسلمانوں کے حقوق میں سے ہے

۱۱۲۵۔۔۔حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَمْسٌ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلَى اَخِيهِ رَدُّ السَّلامِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ -
قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ مَعْمَرٌ يُرْسِلُ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَاَسْنَدَهُ مَرَّةً عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ۔

۱۱۲۵۔۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
مسلمان کے پانچ حق ایسے ہیں جو اس کے بھائی پر واجب ہیں، سلام کا جواب دینا، چھینکنے والے کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا، دعوت قبول کرنا، مریض کی عیادت کرنا اور جنازوں کے ساتھ جانا۔

۱۱۲٦۔۔۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ

۱۱۲۶۔۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول

حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيلَ مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ اِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللهَ فَسَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں: آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: یارسول اللہ! وہ کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تو اس سے ملے تو اسے سلام کر۔ جب وہ دعوت دے تو قبول کر اور جب وہ تجھ سے خیر خواہی طلب کرے تو تو اس کی خیر خواہی کر۔ جب وہ چھینکے اور الحمد للہ کہے تو تم دعا دو یعنی یرحمک اللہ کہو جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرو اور جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازہ میں شرکت کرو۔

باب-۲۱۱ باب النهي عن ابتداء اهل الكتاب بالسلام وكيف يرد عليهم

اہل کتاب کو ابتداءً سلام کرنے کی ممانعت اور ان کے سلام کا جواب کیسے دیا جائے کے بیان میں

۱۱۲۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ح و حَدَّثَنِي اِسْمٰعِيلُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ عَنْ جَدِّهِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ اَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ ۔

۱۱۲۷...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جب تمہیں اہل کتاب السلام علیکم کہیں تو تم وعلیکم کہو۔

۱۱۲۸...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا لِلنَّبِيِّ ﷺ اِنَّ اَهْلَ الْكِتَابِ يُسَلِّمُونَ عَلَيْنَا فَكَيْفَ نَرُدُّ عَلَيْهِمْ قَالَ قُولُوا وَعَلَيْكُمْ ۔

۱۱۲۸...... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: اہلِ کتاب ہمیں سلام کرتے ہیں، ہم انہیں کیسے جواب دیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم وعلیکم کہو۔

۱۱۲۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى بْنِ يَحْيَى قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا وَقَالَ

۱۱۲۹...... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہودیوں میں جب کوئی سلام کرے اور "السام علیکم" کہے تو تم "علیک" کہہ دو۔ [1]

---

[1] اہل کتاب یہودی، عیسائی جب کسی مسلمان کو سلام کریں تو حدیث بالا کے بموجب مسلمان اس کے جواب میں فقط "وعلیک" کہہ دے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے اوپر بھی وہ چیز نازل ہو جس کے تم مستحق ہو۔ بعض اوقات کفار مسلمانوں کو بددعا ...... (جاری ہے)

الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ يَقُولُ أَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ عَلَيْكَ -

۱۱۳۰...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَـــرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَـــنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّـــهُ قَـــالَ فَقُولُوا وَعَلَيْكَ -

۱۱۳۰...... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت کی ہے، اس روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم وعلیک کہہ دو۔

۱۱۳۱...... و حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قَالَتْ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ قَدْ قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ -

۱۱۳۱...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ یہودیوں کے ایک گروہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی اجازت طلب کی تو انہوں نے "السام علیکم" (یعنی تم پر موت ہو) کہا۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا بلکہ تم پر موت اور لعنت ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ تمام معاملات میں نرمی کو پسند کرتے ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: آپ نے نہیں سنا۔ انہوں نے کیا کہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں "وعلیکم" کہہ چکا ہوں۔ [1]

۱۱۳۲...... وحَدَّثَنَاه حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا جَمِيعًا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ قُلْتُ عَلَيْكُمْ وَلَمْ يَذْكُرُوا الْوَاوَ -

۱۱۳۲...... ان دونوں اسناد سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث منقول ہے لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں "علیکم" کہہ چکا ہوں اور واؤ مذکور نہیں۔

(گذشتہ سے پیوستہ) ...... دینے کے لیے السام علیکم کہہ دیا کرتے تھے، جس کے معنی ہیں تم پر موت نازل ہو۔ تو "وعلیک" کہنے میں اس کا بھی جواب ہو جاتا ہے کہ جو دعا تم نے ہمیں دی وہی تمہارے حق میں بھی قبول ہو۔
(حاشیہ صفحہ ہذا)

[1] یہ رسول اللہ ﷺ کے اعلیٰ اخلاق تھے کہ سیدہ عائشہ ؓ کو اس بات سے منع فرمایا کہ تم بدزبان مت بنو۔ یعنی اگر کفار بدزبانی کرتے ہیں تو انہیں کرنے دو تم ان کے درجہ پر مت اترو۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ جیسے بلند اخلاق، عالی ہمتی، تحمل وحلم سب مسلمانوں میں پیدا فرمادے۔ (آمین)

۱۱۳۳...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ اُنَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ وَعَلَيْكُمْ قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ بَلْ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَالذَّامُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَائِشَةُ لَا تَكُونِي فَاحِشَةً فَقَالَتْ مَا سَمِعْتَ مَا قَالُوا فَقَالَ اَوَلَيْسَ قَدْ رَدَدْتُ عَلَيْهِمِ الَّذِي قَالُوا قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ -

۱۱۳۳...... ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس یہودیوں میں سے کچھ آدمیوں نے آکر کہا: "السام علیک" (تجھ پر موت ہو) اے ابو القاسم! آپ ﷺ نے فرمایا: "وعلیکم"۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے کہا: بلکہ تم پر موت اور ذلت ہو۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! تم بد زبان نہ بنو۔ تو انہوں نے کہا: کیا آپ ﷺ نے نہیں سنا جو انہوں نے کہا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا میں نے ان کے قول کو اُن پر واپس نہیں کر دیا، جو انہوں نے کہا۔ میں نے کہا: "وعلیکم"۔

۱۱۳۴...... حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَفَطِنَتْ بِهِمْ عَائِشَةُ فَسَبَّتْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَهْ يَا عَائِشَةُ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ وَزَادَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ:

﴿وَاِذَا جَآءُوْكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ﴾ اِلٰى آخِرِ الْآيَةِ

۱۱۳۴...... اس سند سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔ اس روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کی بد دعا کو جان لیا جو سلام کے ضمن میں تھی۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان کو برا بھلا کہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! رک جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ بد زبانی اور بد گوئی کو پسند نہیں کرتا اور مزید اضافہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے یہ آیت اس کے بعد نازل کی وَاِذَا جَآءُوْكَ ...... اور جب یہ آپ ﷺ کے پاس آتے ہیں تو آپ ﷺ کو اس طرح سلام کرتے ہیں جس طرح اللہ نے آپ ﷺ کو سلام نہیں کیا۔

۱۱۳۵...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ سَلَّمَ نَاسٌ مِنْ يَهُودَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ وَعَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ وَغَضِبَتْ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ بَلَى قَدْ سَمِعْتُ فَرَدَدْتُ

۱۱۳۵...... صحابی رسول حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہودیوں میں سے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو کہا: "السام علیک اے ابو القاسم"۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "وعلیکم"۔ سیدہ عائشہؓ نے غصہ میں آکر عرض کیا: کیا آپ ﷺ نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا کہا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں بلکہ میں نے سنا اور پھر ان کو جواب دے دیا اور ہماری بد دعا ان کے خلاف مقبول ہو گی اور ان کی بد دعا ہمارے خلاف قبول نہیں کی جائے گی۔ ❶

---

❶ احادیث مذکورہ بالا سے اہل علم نے یہ استدلال کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو گالی دینا بد ترین جرم اور کفر ہے۔ اگر کوئی ذمی کافر یہ فعل بد انجام دے تو اسے سخت سزا دی جائیگی اور اگر نعوذ باللہ کوئی مسلمان اس حرکت کی جرأت کرے تو وہ مرتد اور واجب القتل ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے اس موضوع پر اپنی بے نظیر "تالیف" الصارم المسلول فی شاتم الرسول ﷺ" میں تمام احادیث و آثار جمع کرنے کے بعد فرمایا کہ: "رسول اللہ ﷺ کو یہ بھی حق تھا کہ وہ اپنی ذات کو گالی دینے والے کو معاف کر دیں یا قتل کر دیں اور آپ ﷺ سے دونوں...... (جاری ہے)

عَلَيْهِمْ وَاِنَّا نُجَابُ عَلَيْهِمْ وَلَا يُجَابُونَ عَلَيْنَا ۔

۱۱۳۶ ...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تَبْدَءُوا الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارَى بِالسَّلَامِ فَاِذَا لَقِيتُمْ اَحَدَهُمْ فِي طَرِيقٍ فَاضْطَرُّوهُ اِلَى اَضْيَقِهِ ۔

۱۱۳۶ ...... صحابی رسول حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
یہود اور نصاری کو سلام کرنے میں پہل نہ کرو اور جب تمہیں ان میں سے کوئی راستہ میں ملے تو اسے تنگ راستہ کی طرف مجبور کردو۔

۱۱۳۷ ...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ اِذَا لَقِيتُمُ الْيَهُودَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ فِي اَهْلِ الْكِتَابِ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ اِذَا لَقِيتُمُوهُمْ وَلَمْ يُسَمِّ اَحَدًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۔

۱۱۳۷ ...... ان دونوں اسناد سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث مروی ہے لیکن حضرت وکیع کی روایت کردہ حدیث میں ہے' جب تمہاری یہود سے ملاقات ہو اور حضرت شعبہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے اہل کتاب کے بارے میں فرمایا اور حضرت جریر کی روایت کردہ حدیث میں ہے' جب تم ان سے ملو اور مشرکین میں سے کسی کا نام نہیں ذکر فرمایا۔

باب - ۲۱۲ باب استحباب السلام على الصبيان

بچوں کو سلام کرنے کے استحباب کے بیان میں

۱۱۳۸ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ عَلَى غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ۔

۱۱۳۸ ...... حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ لڑکوں کے پاس سے گزرے تو انھیں (لڑکوں کو) سلام کیا۔

۱۱۳۹ ...... و حَدَّثَنِيهِ اِسْمٰعِيلُ بْنُ سَالِمٍ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا سَيَّارٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ۔

۱۱۳۹ ...... اس سند سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

۱۱۴۰ ...... وحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ اَمْشِي مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ ثَابِتٌ اَنَّهُ كَانَ

۱۱۴۰ ...... حضرت یسارؒ سے مروی ہے کہ میں ثابت بنانیؒ کے ساتھ تھا۔ وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انھیں سلام کیا اور ثابتؒ نے حدیث روایت کی کہ وہ حضرت انسؓ کے ساتھ چل رہے تھے۔ وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہوں نے ان بچوں کو سلام کیا اور حدیث روایت کی

(گذشتہ سے پیوستہ) ...... امر ثابت ہیں، لیکن جہاں تک آپ ﷺ کی امت کا تعلق ہے تو اسے شاتم رسول ﷺ کو معاف کرنے کا حق نہیں بلکہ اس کا قتل واجب ہے خواہ وہ شاتم مسلمان ہو یا ذمی کافر۔" (تکملہ فتح الملہم ج ۴/ ۲۵۳)

يَمْشِي مَعَ اَنَسٍ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ اَنَسٌ اَنَّهُ كَانَ يَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ۔

حضرت انسؓ نے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہے تھے' آپ ﷺ بچوں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے انہیں (بچوں کو) سلام کیا۔ [1]

باب- ۲۱۳ باب جواز جعل الاذن رفع حجابٍ او نحوه من العلامات

پردہ اٹھانے وغیرہ کو یا کسی اور علامت کو اجازت ملنے کی علامت مقرر کرنے کے جواز کے بیان میں

۱۱۴۱...... حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذْنُكَ عَلَيَّ اَنْ يُرْفَعَ الْحِجَابُ وَاَنْ تَسْتَمِعَ سِوَادِي حَتّٰى اَنْهَاكَ -

۱۱۴۱...... حضرت ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: تیرے لیے میرے پاس آنے کی اجازت یہ ہے کہ پردہ اٹھا دیا جائے اور یہ کہ تم میری راز کی بات سن لو' یہاں تک کہ میں تمہیں منع کردوں۔

(یہ حضرت ابن مسعودؓ کی خاص فضیلت تھی اور صحابہؓ ان کے اس خاص شرف کا تذکرہ کیا کرتے تھے۔)

۱۱۴۲...... وحَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۱۱۴۲...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث کی طرح مروی ہے۔

باب- ۲۱۴ باب اباحة الخروج للنساء لقضاء حاجة الانسان

عورتوں کیلئے قضائے حاجت انسانی کیلئے نکلنے کی اجازت کا بیان

۱۱۴۳...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بَعْدَ مَا ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ لِتَقْضِيَ حَاجَتَهَا وَكَانَتِ امْرَاَةً جَسِيمَةً تَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمًا لا تَخْفٰى عَلٰى مَنْ يَعْرِفُهَا فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ

۱۱۴۳...... ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ حضرت سودہؓ پردہ دیئے جانے کہ بعد قضائے حاجت کیلئے باہر نکلیں اور وہ قد آور عورتوں میں بڑے قد والی عورت تھیں کہ پہچاننے والے سے پوشیدہ نہ رہ سکتی تھیں۔ انھیں حضرت عمر بن خطابؓ نے دیکھا تو کہا: اے سودہ! اللہ کی قسم تم ہم سے پوشیدہ نہیں رہ سکتیں۔ اس لیے آپ غور کریں کہ

---

[1] ابن بطالؒ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا بچوں کو سلام کرنا جہاں آپ کے اخلاق عالیہ کی دلیل ہے وہیں اس میں بچوں کو آداب شریعت کی تعلیم بھی ہے، اسی طرح اس سنت پر عمل سے بڑوں کے اندر بچوں کے معاملہ میں جو بڑائی ہوتی ہے اس کی اصلاح کا سامان بھی ہے، البتہ علماء نے لکھا ہے کہ بچوں پر سلام کا جواب دینا واجب نہیں کیونکہ وہ مکلّف نہیں ہیں اور تاہم اگر کوئی بڑا یا بچہ کا سرپرست وہاں بچہ کیطرف سے جواب دے تاکہ بچہ کی بھی تربیت ہو۔

الْخطَّابِ فَقَالَ يَا سَوْدَةُ وَاللهِ مَا تَخْفَيْنَ عَلَيْنَا فَانْظُرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ قَالَتْ فَانْكَفَأَتْ رَاجِعَةً وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِي وَإِنَّهُ لَيَتَعَشّٰى وَفِي يَدِهِ عَرْقٌ فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي خَرَجْتُ فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ فَأُوحِيَ إِلَيْهِ ثُمَّ رُفِعَ عَنْهُ وَإِنَّ الْعَرْقَ فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ يَفْرَعُ النِّسَاءَ جِسْمُهَا زَادَ أَبُو بَكْرٍ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ هِشَامٌ يَعْنِي الْبَرَازَ ـ

آپ باہر کیسے نکلیں گی۔ سیدہ عائشہؓ کہا کہ وہ یہ سنتے ہی واپس لوٹ آئیں اور رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں شام کا کھانا تناول فرما رہے تھے اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں ہڈی تھی۔ وہ حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں باہر نکلی اور حضرت عمرؓ نے مجھے اس طرح کہا۔ سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں، اسی وقت آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی پھر منقطع ہوئی اور ہڈی آپ ﷺ کے ہاتھ میں رہی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تحقیق تمہیں اپنی حاجت کیلئے باہر جانے کی اجازت دے دی گئی ہے۔

١١٤٤...... وَ حَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ وَكَانَتِ امْرَأَةً يَفْرَعُ النَّاسَ جِسْمُهَا قَالَ وَإِنَّهُ لَيَتَعَشّٰى ـ

۱۱۴۴...... اس سند سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث منقول ہے، اس روایت میں یہ ہے کہ ان کا قد لوگوں سے بلند تھا اور مزید یہ ہے کہ آپ ﷺ شام کا کھانا کھا رہے تھے۔

١١٤٥...... وَ حَدَّثَنِيهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ـ

۱۱۴۵...... اس سند سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

١١٤٦...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَزْوَاجَ رَسُولِ اللهِ ﷺ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْيَحُ وَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ احْجُبْ نِسَاءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلَى أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ

۱۱۴۶...... ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات رات کے وقت قضائے حاجت کیلئے جاتی تھیں اور وہ ایک کھلا میدان تھا اور عمر بن خطابؓ رسول اللہ ﷺ سے عرض کرتے رہتے تھے کہ آپ ﷺ اپنی ازواج کو پردہ کروا دیں لیکن رسول اللہ ﷺ ایسا نہ کرتے تھے۔ پس حضرت سودہ بنت زمعہؓ زوجہ نبی کریم ﷺ راتوں میں سے کسی رات میں عشا کے وقت باہر نکلیں اور وہ دراز قد عورت تھیں۔ انہیں حضرت حضرت عمرؓ نے پکار کر کہا اے سودہ! ہم نے تمہیں پہچان لیا ہے۔ پردہ کے بارے میں احکام نازل ہونے کی حرص کرتے ہوئے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے پردہ کے احکام نازل فرمائے۔ [1]

---

[1] حضرت عمرؓ کی منشاء کے مطابق متعدد آیات و احکامات نازل ہوئے۔ لیکن اس کا یہ مقصد نہیں کہ اگر وہ حضرت عمرؓ کی خواہش نہ ہوتی تو وہ احکامات نازل ہی نہ ہوتے، بلکہ اللہ عزوجل کے پاس تدریجاً تمام احکامات کے نزول کیلئے وقت مقرر تھا اور ان میں سے بعض احکامات کے متعلق ایک خاص طلب حضرت عمرؓ کے دل میں پیدا کر دی اور وہ اس کا اظہار فرمانے لگے جس سے دیگر لوگوں میں بھی ان احکامات کے نزول کی تمنا پیدا ہوئی اور پھر جب اپنے مقررہ وقت پر وہ احکام نازل ہوئے تو سب لوگوں نے بخوشی ان کو قبول کیا۔ (جاری ہے)

وَجَلَّ الْحِجَابَ -

١١٤٧...... حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الاسْنَادِ نَحْوَه -

۱۱۴۷...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث ہی کی طرح مروی ہے۔

باب-۲۱۵ باب تحریم الخلوۃ بالاجنبیۃ والدخول علیھا

اجنبی عورت کے ساتھ خلوت اور اس کے پاس جانے کی حرمت

١١٤٨...... حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيى اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلا لا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَاَةٍ ثَيِّبٍ اِلا اَنْ يَكُونَ نَاكِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ -

۱۱۴۸...... حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آگاہ رہو نکاح کرنے والے (شوہر) یا محرم کے علاوہ کوئی آدمی کسی شادی شدہ عورت کے پاس رات نہ گزارے۔
(وجہ واضح ہے کہ یہ اختلاط بڑے گناہ کا سبب اور ذریعہ نہ جائے۔ شریعت نے گناہ کا سبب بننے والے اعمال کو بھی گناہ قرار دیا ہے۔)

١١٤٩...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى

۱۱۴۹...... حضرت عقبہ بن عامرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اجنبی) عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ انصار میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ﷺ دیور کے بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دیور تو موت ہے۔ ❶

(گذشتہ سے پیوستہ)

عورت کا پردہ اور اس کے مختصر احکام

اس موضوع پر بے شمار تصانیف و کتب موجود ہیں جن میں مسئلہ زیر بحث پر تمام پہلوؤں سے تحقیقی بحث کی گئی ہے حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے تفسیر معارف القرآن میں سورۃ الاحزاب میں اس موضوع پر بہت نفیس اور مزاج شریعت سے ہم آہنگ بحث فرمائی ہے۔ وہاں ملاحظہ فرمالیا جائے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

❶ دیور کیلئے حدیث میں "حمو" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اہل لغت کے مطابق حمو کے معنی شوہر کے اقارب کے ہیں۔ خواہ دیور ہو، بھتیجا ہو، اس کا چچازاد بھائی ہو۔ حدیث میں حمو (دیور) کو موت کیوں کہا گیا؟ علماء نے اس کی متعدد وجوہات نقل کی ہیں حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں فرمایا کہ: اس لئے کہ دیور کے ساتھ تنہائی دین میں فساد پیدا ہونے کا باعث ہے اگر خدانخواستہ معصیت میں مبتلاء ہو جائے تو بطور حد رجم کیا جائے گا جو موت پر منتج ہوگا۔ ابو عبیدؒ نے فرمایا کہ اس جملہ میں عورت کو متنبہ ہے کہ: دیور موت ہے۔ یعنی دیور کے ساتھ فعل بد کے تصور سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ موت اختیار کرلے۔ نوویؒ نے فرمایا کہ: چونکہ شوہر کے اقارب کا اس کی بیوی کے پاس آنا جانا غیروں کے مقابلہ میں زیادہ ہوتا ہے لہٰذا اس میں فتنہ کے مواقع بھی زیادہ ہیں اور دیور بالعموم اسی گھر میں ہوتا ہے تو اس سے خاص اجتناب کرنا ضروری ہے۔ واللہ اعلم

النِّسَاء فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَفَرَاَيْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ ـ

۱۱۵۰...... وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ الْحَارِثِ وَاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَحَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ وَغَيْرِهِمْ اَنَّ يَزِيدَ بْنَ اَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَهُمْ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ ـ

۱۱۵۰...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔

۱۱۵۱...... وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَسَمِعْتُ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ الْحَمْوُ اَخُ الزَّوْجِ وَمَا اَشْبَهَهُ مِنْ اَقَارِبِ الزَّوْجِ ابْنُ الْعَمِّ وَنَحْوُهُ ـ

۱۱۵۱...... حضرت لیث بن سعدؒ سے مروی ہے کہ دیور سے خاوند کا بھائی اور جو اس کے مشابہ ہو خاوند کے رشتہ داروں میں سے چچا زاد بھائی وغیرہ مراد ہیں۔

۱۱۵۲...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو ح و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ اَنَّ نَفَرًا مِنْ بَنِي هَاشِمٍ دَخَلُوا عَلٰى اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ فَدَخَلَ اَبُو بَكْرِ الصِّدِّيقُ وَهِيَ تَحْتَهُ يَوْمَئِذٍ فَرَآهُمْ فَكَرِهَ ذٰلِكَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَقَالَ لَمْ اَرَ اِلَّا خَيْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ قَدْ بَرَّاَهَا مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ يَوْمِي هٰذَا عَلٰى مُغِيبَةٍ اِلَّا وَمَعَهُ رَجُلٌ اَوِ اثْنَانِ ـ

۱۱۵۲...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے مروی ہے کہ بنی ہاشم میں سے چند آدمی حضرت اسماء بنت عمیسؓ کے پاس گئے۔ اتنے میں حضرت ابو بکر صدیقؓ بھی تشریف لے آئے اور یہ ان دنوں ان کے نکاح میں تھیں۔ سیدنا صدیق اکبرؓ نے انہیں دیکھا تو اس بات کو ناپسند کیا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ پھر اس کا ذکر رسول ﷺ سے کیا کہ میں نے اس میں سوائے بھلائی و نیکی کے کوئی بات نہیں دیکھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: کوئی آدمی آج کے بعد کسی عورت کے پاس اس کے خاوند کی غیر موجودگی میں نہ جائے۔ ہاں! اگر اس کے ساتھ ایک یا دو آدمی ہوں تو پھر حرج نہیں۔

باب ـ ۲۱۶ باب بيان انه يستحب لمن رئي خاليًا بامراةٍ وكانت زوجة او محرمًا له ان يقول هٰذه فلانة ليدفع ظن السوء به

جس آدمی کو اکیلے عورت کے ساتھ دیکھا جائے اور وہ اس کی بیوی یا محرم ہو تو بدگمانی دور کرنے کیلئے اس کا یہ کہہ دینا کہ یہ فلانہ ہے

۱۱۵۳...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ

۱۱۵۳...... حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے ایک زوجہ تھیں کہ آپ ﷺ کے

اَنس اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ مَعَ اِحْدٰى نِسَائِهِ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ فَدَعَاهُ فَجَاءَ فَقَالَ يَا فُلَانُ هٰذِهِ زَوْجَتِي فُلَانَةُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ كُنْتُ اَظُنُّ بِهِ فَلَمْ اَكُنْ اَظُنُّ بِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ -

پاس سے ایک آدمی گزرا۔ آپ ﷺ نے اسے بلایا' وہ آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! یہ میری بیوی ہے۔ اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں کون ہوتا ہوں کہ میں ایسا گمان کروں اور نہ ہی میں نے آپ ﷺ کے بارے میں ایسا گمان کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان انسان کے رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے۔ [1]

۱۱۵۴...... و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مُعْتَكِفًا فَاَتَيْتُهُ اَزُورُهُ لَيْلًا فَحَدَّثْتُهُ ثُمَّ قُمْتُ لِاَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِي وَكَانَ مَسْكَنُهَا فِي دَارِ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَمَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَمَّا رَاَيَا النَّبِيَّ ﷺ اَسْرَعَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى رِسْلِكُمَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَاِنِّي خَشِيتُ اَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَرًّا اَوْ قَالَ شَيْئًا -

۱۱۵۴...... ام المؤمنین صفیہ بنت حییؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ معتکف تھے۔ میں رات کے وقت آپ ﷺ سے ملاقات کرنے آئی میں نے آپ ﷺ سے گفتگو کی پھر واپس لوٹنے کیلئے کھڑی ہوئی تو آپ ﷺ مجھے رخصت کرنے کیلئے اٹھے اور ان کی رہائش اسامہ بن زیدؓ کے گھر میں تھی۔ دو انصاری آدمی گزرے۔ جب انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تو جلدی جلدی چلنے لگے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی چال ہی میں چلو۔ یہ صفیہ بنت حیی ہے۔ انہوں نے عرض کیا: سبحان اللہ! یارسول اللہ آپ ﷺ نے فرمایا: انسان کے اندر شیطان خون کی طرح چلتا ہے اور مجھے خوف ہوا کہ وہ تمہارے دلوں میں کوئی بری بات نہ ڈال دے یا اور کچھ فرمایا۔

۱۱۵۵...... وحَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ ابْنُ حُسَيْنٍ اَنَّ صَفِيَّةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا جَاءَتْ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ وَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْلِبُهَا ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ مَعْمَرٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْاِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَلَمْ يَقُلْ يَجْرِي -

۱۱۵۵...... زوجہ نبی کریم ﷺ حضرت صفیہؓ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ سے آپ ﷺ کے اعتکاف میں مسجد میں ملاقات کرنے کیلئے رمضان کے آخری عشرہ میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے آپ ﷺ سے تھوڑی دیر گفتگو کی پھر واپسی کیلئے اٹھ کھڑی ہوئیں اور نبی کریم ﷺ بھی انہیں رخصت کرنے کیلئے اٹھے۔ باقی حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح ہے۔ اس روایت میں یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شیطان انسان میں خون پہنچنے کی جگہ تک پہنچ جاتا ہے۔ دوڑنے کا ذکر نہیں کیا۔

---

[1] بدگمانی بہت خطرناک مرض ہے اور شیطان اہل ورع و تقویٰ اور علماء کے متعلق لوگوں کو بہت زیادہ اور بہت جلدی بدگمان کر دیتا ہے لہذا اگر کہیں یہ اندیشہ ہو کہ دوسرے دیکھ کر غلط فہمی اور بدگمانی میں مبتلا ہو جائیں گے یا تہمت لگائیں گے تو وہاں سنت یہ ہے کہ وضاحت کر دی جائے تاکہ بدگمانیاں نہ پھیلیں۔

باب-۲۱۷ باب من اتی مجلسًا فوجد فرجةً فجلس فیھا والا وراءھم

جو آدمی کسی مجلس میں آئے اور مجلس میں کوئی جگہ خالی دیکھے تو وہاں بیٹھ جائے ورنہ ان کے پیچھے ہی بیٹھ جائے

۱۱۵۶۔۔۔۔حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ اَنَّ اَبَا مُرَّةَ مَوْلٰى عَقِيلِ بْنِ اَبِي طَالِبٍ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللهِﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ اِذْ اَقْبَلَ نَفَرٌ ثَلَاثَةٌ فَاَقْبَلَ اثْنَانِ اِلٰى رَسُولِ اللهِﷺ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلٰى رَسُولِ اللهِﷺ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَرَاٰى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَاَمَّا الثَّالِثُ فَاَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللهِﷺ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ اَمَّا اَحَدُهُمْ فَاَوٰى اِلَى اللهِ فَآوَاهُ اللهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللهُ مِنْهُ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاَعْرَضَ فَاَعْرَضَ اللهُ عَنْهُ -

۱۱۵۶۔۔۔۔ حضرت ابو واقد لیثیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہﷺ مسجد میں بیٹھنے والے تھے اور صحابہؓ آپﷺ کے ساتھ تھے کہ تین آدمی آئے۔ ان میں دو تو رسول اللہﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ایک چلا گیا۔ وہ رسول اللہﷺ کے پاس جاکر کھڑے ہوگئے۔ پھر ان میں سے ایک نے مجلس میں جگہ دیکھی تو وہاں جاکر بیٹھ گیا اور دوسرا ان کے پیچھے بیٹھ گیا اور تیسرا پیٹھ پھیر کر جانے لگا جب رسول اللہﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: کیا میں تمہیں تین آدمیوں کے بارے میں خبر نہ دوں۔ ان میں سے ایک نے اللہ سے ٹھکانہ طلب کیا تو اللہ نے اسے ٹھکانہ دے دیا۔ دوسرے نے حیا کی اللہ بھی اس سے حیا کرے گا اور تیسرے نے اعراض کیا اللہ بھی اس سے اعراض کرے گا۔ [1]

۱۱۵۷۔۔۔۔و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَرْبٌ وَهُوَ ابْنُ شَدَّادٍ ح و حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا اَبَانُ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ اَنَّ اِسْحٰقَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَهُ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ فِي الْمَعْنٰى-

۱۱۵۷۔۔۔۔ان دونوں اسناد سے بھی یہ حدیث معنی کے اعتبار سے مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

باب-۲۱۸ باب تحریم اقامة الانسان من موضعه المباح الذي سبق الیه

کسی آدمی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر اس کی جگہ بیٹھنے کی حرمت

۱۱۵۸۔۔۔۔و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ

۱۱۵۸۔۔۔۔ حضرت (عبد اللہ) ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریمﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی کسی آدمی کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے اور پھر

[1] اس میں مجلس کا ادب بتلا دیا کہ جہاں جگہ خالی دیکھے وہیں بیٹھ جائے۔ آگے جانے کیلئے لوگوں کی گردنیں نہ پھلانگے۔ البتہ اگر آگے جگہ خالی ہو اور گردنیں نہ پھلانگنی پڑیں تو آگے جاکر بیٹھنا بھی جائز ہے۔

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لا يُقِيمَنَّ اَحَدُكُمُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ ۔

اس کی جگہ خود بیٹھ جائے۔

١١٥٩...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَاَبُو اُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَقْعَدِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا ۔

١١٥٩...... حضرت (عبداللہ) ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی کسی آدمی کو اس کے بیٹھنے کی جگہ سے نہ اٹھائے کہ پھر اس جگہ خود بیٹھ جائے البتہ جگہ فراخ کر دیا کرو اور وسعت سے کام لو۔ (یہ بھی مجلس کا ادب ہے کہ انسان دوسرے بھائی کیلئے جگہ میں وسعت پیدا کرنے کی کوشش کرے۔)

١١٦٠...... وحَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ وَاَبُو كَامِلٍ قَالا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ ح و حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِي الْحَدِيثِ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا وَزَادَ فِي حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ قُلْتُ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا ۔

١١٦٠...... حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث لیث کی طرح حدیث روایت کی ہے لیکن اس حدیث میں تَفَسَّحُوا وَ تَوَسَّعُوا مذکور نہیں۔ علامہ ابن جریج نے اپنی روایت کردہ حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ میں نے پوچھا کیا یہ حکم جمعہ میں بھی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! یہ حکم جمعہ وغیرہ سب کیلئے ہے۔ [1]

١١٦١...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الاَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لا يُقِيمَنَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ ثُمَّ يَجْلِسُ فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا قَامَ لَهُ رَجُلٌ عَنْ مَجْلِسِهِ لَمْ يَجْلِسْ فِيهِ ۔

١١٦١...... حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھے اور حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کیلئے جب کوئی آدمی اپنی جگہ سے اٹھتا تو وہ اسؓ کی جگہ پر نہ بیٹھتے تھے۔

١١٦٢...... وحَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ

١١٦٢...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح روایت

[1] جہاں پر بھی مسلمانوں کا اجتماع ہو خواہ جمعہ میں، عیدین میں یا دیگر مجالس میں ہر جگہ یہی حکم ہے۔

الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ ۔

کی گئی ہے۔

۱۱۶۳...... وحَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ لا يُقِيمَنَّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ لِيُخَالِفْ اِلٰى مَقْعَدِهِ فَيَقْعُدَ فِيهِ وَلٰكِنْ يَقُولُ افْسَحُوا ۔

۱۱۶۳...... صحابی رسول حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر خود نہ بیٹھے لیکن یوں کہو: کشادہ ہو جاؤ۔

باب-۲۱۹ باب اذا قام من مجلسه ثم عاد فهو احق به

کوئی آدمی جب اپنی جگہ سے اٹھ جائے پھر واپس آئے تو وہی اس جگہ بیٹھنے کا زیادہ حقدار ہے

۱۱٦٤...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ اَخْبَرَنَا اَبُو عَوانَةَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ اَيْضًا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ كِلاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ وَفِي حَدِيثِ اَبِي عَوَانَةَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ ۔

۱۱۶۴...... صحابی رسول حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھڑا ہو جائے اور حضرت ابوعوانہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے جو آدمی اپنی جگہ سے اٹھ گیا پھر اس کی طرف لوٹ آیا تو وہ اس جگہ (بیٹھنے) کا زیادہ حقدار ہے۔

باب-۲۲۰ باب منع المخنث من الدخول على النساء الاجانب

اجنبی عورتوں کے پاس مخنث کے جانے کی ممانعت

۱۱٦٥......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ اَيْضًا وَاللَّفْظُ هٰذَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ مُخَنَّثًا كَانَ عِنْدَهَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِاَخِي اُمِّ سَلَمَةَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ اَبِي اُمَيَّةَ اِنْ فَتَحَ اللهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ غَدًا

۱۱۶۵...... حضرت ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ ان کے پاس ایک مخنث تھا اور رسول اللہ ﷺ گھر میں موجود تھے۔ تو اس مخنث نے حضرت ام سلمہؓ کے بھائی سے کہا: اے عبد اللہ بن ابی امیہ! اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں کل طائف پر فتح عطا کر دی تو میں تجھے غیلان کی بیٹی کے بارے میں راہنمائی کر دیتا ہوں کہ وہ چار سلوٹوں سے آتی ہے اور آٹھ سلوٹوں سے جاتی ہے۔ یعنی خوب موٹی ہے۔ اس سے رسول اللہ ﷺ نے یہ بات سنی تو ارشاد فرمایا: ایسے لوگ تمہارے پاس نہ آیا کریں۔ [1]

[1] (مخنث (نہ مرد نہ عورت) اگرچہ خواتین میں جا سکتے ہیں لیکن اگر ان کے اندر مردانہ جذبات ہوں تو انہیں خواتین میں نہ جانے دیا جائے جیسا کہ مذکورہ حدیث میں حضور علیہ السلام نے ممانعت فرمادی۔)

فَإِنِّي أَدُلُّكَ عَلَى بِنْتِ غَيْلَانَ فَإِنَّهَا تُقْبِلُ بِأَرْبَعٍ وَتُدْبِرُ بِثَمَانٍ قَالَ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَا يَدْخُلْ هٰؤُلَاءِ عَلَيْكُمْ ۔

۱۱۶۶...... وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ مُخَنَّثٌ فَكَانُوا يَعُدُّونَهُ مِنْ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ قَالَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا وَهُوَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ وَهُوَ يَنْعَتُ امْرَأَةً قَالَ إِذَا أَقْبَلَتْ أَقْبَلَتْ بِأَرْبَعٍ وَإِذَا أَدْبَرَتْ أَدْبَرَتْ بِثَمَانٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَلَا أَرَى هٰذَا يَعْرِفُ مَا هَاهُنَا لَا يَدْخُلَنَّ عَلَيْكُنَّ قَالَتْ فَحَجَبُوهُ ۔

۱۱۶۶...... ام المومنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے پاس ایک مخنث آیا کرتا تھا اور لوگ اسے جنسی خواہش نہ رکھنے والوں میں شمار کیا کرتے تھے۔ نبی کریم ﷺ ایک دن تشریف لائے تو وہ آپ ﷺ کی بعض بیویوں کے پاس بیٹھا ایک عورت کی تعریف کر رہا تھا اس نے کہا: جب وہ آتی ہے تو چار سلوٹوں سے آتی ہے اور جب جاتی ہے تو آٹھ سلوٹوں سے جاتی ہے۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ مخنث جو چیز یہاں دیکھتا ہوگا (ہو سکتا ہے کہ دوسری جگہ جا کر بیان کرے) یہ تمہارے پاس نہ آیا کرے۔ سیدہؓ فرماتی ہیں کہ پھر لوگوں نے اس سے پردہ کروادیا۔

باب-۲۲۱ باب جواز ارداف المراة الاجنبية اذا اعيت في الطريق

لاچار عورت کو سوار کرنے کا جواز

۱۱۶۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ وَمَا لَهُ فِي الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ وَلَا مَمْلُوكٍ وَلَا شَيْءٍ غَيْرَ فَرَسِهِ قَالَتْ فَكُنْتُ أَعْلِفُ فَرَسَهُ وَأَكْفِيهِ مَئُونَتَهُ وَأَسُوسُهُ وَأَدُقُّ النَّوَى لِنَاضِحِهِ وَأَعْلِفُهُ وَأَسْتَقِي الْمَاءَ وَأَخْرُزُ غَرْبَهُ وَأَعْجِنُ وَلَمْ أَكُنْ أُحْسِنُ أَخْبِزُ وَكَانَ يَخْبِزُ لِي جَارَاتٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكُنَّ نِسْوَةَ صِدْقٍ قَالَتْ وَكُنْتُ أَنْقُلُ النَّوَى مِنْ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى رَأْسِي وَهِيَ عَلَى ثُلُثَيْ فَرْسَخٍ قَالَتْ فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوَى عَلَى رَأْسِي فَلَقِيتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَدَعَانِي ثُمَّ قَالَ إِخْ

۱۱۶۷...... حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے مروی ہے کہ حضرت زبیرؓ نے مجھ سے نکاح کیا اور ان کے پاس نہ زمین تھی، نہ مال، نہ خادم اور نہ ایک گھوڑا کے سوا اور کوئی چیز۔ میں ان کے گھوڑے کو چارہ ڈالتی تھی اور ان کی طرف سے اس کی خبر گیری اور خدمت کرتی تھی اور ان کے اونٹ کے لیے گٹھلیاں کوٹتی تھی۔ اس کو گھاس ڈالتی اور پانی پلاتی تھی اور اس کے ذریعہ پانی نکالتی اور آٹا گوندھتی تھی لیکن میں اچھی روٹی نہ پکا سکتی تھی اور میری انصار ہمسائیاں مجھے روٹی پکا دیتی تھی اور وہ بڑے اخلاص والی عورتیں تھیں اور میں حضرت زبیرؓ کی اس زمین سے اپنے سر پر گٹھلیاں لاتی تھی جو انھیں رسول اللہ ﷺ نے عطا کی تھی اور وہ زمین دو تہائی فرسخ دور تھی میں ایک دن اس حال میں آئی کہ میرے سر پر گٹھلیاں تھیں۔ میری ملاقات رسول اللہ ﷺ سے ہو گئی اور آپ ﷺ کے اصحابؓ میں سے چند آپ کے ساتھ تھے۔ آپ نے مجھے بلایا پھر اونٹ بٹھانے کے لیے اخ اخ کہا تاکہ آپ مجھے اپنے پیچھے سوار کرلیں۔ فرماتی

اِخْ لِيَحْمِلَنِي خَلْفَهُ قَالَتْ فَاسْتَحْيَيْتُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ فَقَالَ وَاللهِ لَحَمْلُكِ النَّوى عَلى رَاْسِكِ اَشَدُّ مِنْ رُكُوبِكِ مَعَهُ قَالَتْ حَتّى اَرْسَلَ اِلَيَّ اَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ بِخَادِمٍ فَكَفَتْنِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَتْنِي۔

ہیں، مجھے حیا آئی اور (اے زبیرؓ) میں تیری غیرت سے واقف تھی۔ تو حضرت زبیرؓ نے کہا: تیرا اپنے گٹھلیاں اٹھانا مجھے آپ ﷺ کے ساتھ سوار ہونے سے زیادہ دشوار تھا. یہاں تک کہ حضرت ابو بکرؓ نے اس واقعہ کے بعد میرے پاس ایک خادمہ بھیج دی.؛ پھر اس نے مجھے گھاس کے کام سے دور کر دیا. گویا اس خادمہ نے مجھے آزاد کر دیا.

۱۱۶۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ اَنَّ اَسْمَاءَ قَالَتْ كُنْتُ اَخْدُمُ الزُّبَيْرَ خِدْمَةَ الْبَيْتِ وَكَانَ لَهُ فَرَسٌ وَكُنْتُ اَسُوسُهُ فَلَمْ يَكُنْ مِنَ الْخِدْمَةِ شَيْءٌ اَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ سِيَاسَةِ الْفَرَسِ كُنْتُ اَحْتَشُّ لَهُ وَاَقُومُ عَلَيْهِ وَاَسُوسُهُ قَالَ ثُمَّ اِنَّهَا اَصَابَتْ خَادِمًا جَاءَ النَّبِيَّ ﷺ سَبْيٌ فَاَعْطَاهَا خَادِمًا قَالَتْ كَفَتْنِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ فَاَلْقَتْ عَنِّي مُؤْنَتَهُ فَجَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ يَا اُمَّ عَبْدِ اللهِ اِنِّي رَجُلٌ فَقِيرٌ اَرَدْتُ اَنْ اَبِيعَ فِي ظِلِّ دَارِكِ قَالَتْ اِنِّي اِنْ رَخَّصْتُ لَكَ اَبَى ذَاكَ الزُّبَيْرُ فَتَعَالَ فَاطْلُبْ اِلَيَّ وَالزُّبَيْرُ شَاهِدٌ فَجَاءَ فَقَالَ يَا اُمَّ عَبْدِ اللهِ اِنِّي رَجُلٌ فَقِيرٌ اَرَدْتُ اَنْ اَبِيعَ فِي ظِلِّ دَارِكِ فَقَالَتْ مَا لَكَ بِالْمَدِينَةِ اِلا دَارِي فَقَالَ لَهَا الزُّبَيْرُ مَا لَكِ اَنْ تَمْنَعِي رَجُلًا فَقِيرًا يَبِيعُ فَكَانَ يَبِيعُ اِلى اَنْ كَسَبَ فَبِعْتُهُ الْجَارِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ وَثَمَنُهَا فِي حَجْرِي فَقَالَ هَبِيهَا لِي قَالَتْ اِنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهَا۔

۱۱۶۸...... حضرت اسماءؓ سے مروی ہے کہ میں حضرت زبیرؓ کے گھر کام کاج کرتی تھی اور ان کا گھوڑا تھا اور میں اس کی دیکھ بھال کرتی اور میرے لئے گھوڑے کی دیکھ بھال سے زیادہ سخت کوئی کام نہ تھا. پھر انہیں ایک خادمہ مل گئی. نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ قیدی پیش کیے گئے تو آپ ﷺ نے ان میں سے ایک خادم انہیں عطا کر دیا۔ کہتی ہیں اس نے میرے گھوڑے کی دیکھ بھال کرنے کی مشقت کو اپنے اوپر ڈال لیا۔ ایک آدمی نے آکر کہا: اے ام عبد اللہ! میں غریب آدمی ہوں۔ میں نے تیرے گھر کے سایہ میں خرید و فروخت کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا: میں اگر تجھے اجازت دے بھی دوں لیکن زبیرؓ اس سے انکار کریں گے اس لئے اس وقت آکر اجازت طلب کرو جب حضرت زبیرؓ گھر پر موجود ہوں۔ پھر وہ آیا اور عرض کیا: اے ام عبد اللہ! میں غریب آدمی ہوں۔ میں نے آپ کے گھر کے سایہ میں خرید و فروخت کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ اسماءؓ نے کہا: کیا تیرے لئے میرے گھر کے علاوہ پورے مدینہ میں کوئی اور جگہ نہیں ہے؟ تو اسماءؓ سے حضرت زبیرؓ نے کہا: تجھے کیا ہو گیا ہے تو ایک ضرورت مند آدمی کو خرید و فروخت سے منع کر رہی ہے۔ پس وہ دوکانداری کرنے لگا اور خوب کمائی کی اور میں نے وہی باندی اس کے ہاتھ فروخت کر دی۔ پس حضرت زبیرؓ اس حال میں آئے کہ میرے پاس اس کی قیمت میری گود میں تھی۔ تو انہوں نے کہا: اس رقم کو میرے لئے ہبہ کر دو۔ اسماءؓ نے (جواباً) کہا: میں انہیں صدقہ کر چکی ہوں۔

باب ـ ۴۲۲ باب تحريم مناجاة الاثنين دون الثالث بغير رضاه

دو آدمیوں کا تیسرے کے بغیر سرگوشی کرنے کی حرمت

۱۱۶۹...... حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيىٰ قَالَ قَرَاْتُ عَلى

۱۱۶۹...... حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا كَانَ ثَلَاثَةٌ فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ وَاحِدٍ -

ارشاد فرمایا: جب تین آدمی ہوں تو دو آدمی ایک کو چھوڑ کر آپس میں سر گوشی نہ کریں۔

۱۱۷۰...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وحَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ وَاَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَيُّوبَ بْنَ مُوسٰى كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ مَالِكٍ۔

۱۱۷۰...... حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کی نبی کریم ﷺ سے یہ مذکورہ بالا حدیث مالک ان اسناد سے بھی مروی ہے۔

۱۱۷۱...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتّٰى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ مِنْ اَجْلِ اَنْ يُحْزِنَهُ۔

۱۱۷۱...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم تین آدمی ہو تو دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سر گوشی نہ کریں۔ یہاں تک کہ تم اور لوگوں سے مل جاؤ۔ اس کی دل آزاری کی وجہ سے۔

۱۱۷۲...... وحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا

۱۱۷۲...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم تین آدمی ہو تو دو آدمی اپنے (تیسرے) ساتھی کو چھوڑ کر آپس میں سر گوشی نہ کیا کرو کیونکہ اس سے اس کی دل آزاری ہو گی۔ [1]

---

[1] حدیث میں ممانعت کی وجہ بھی صراحتاً بیان کر دی گئی کہ اس سے تیرے شخص کی دل آزاری ہو گی اور وہ یہ محسوس کرے گا کہ ان دونوں کی کانا پھوسی دراصل میرے متعلق ہے۔ اس کے دل میں ان کی طرف سے بد گمانی پیدا ہو گی۔ علماء نے لکھا ہے کہ یہ حکم فقط تین افراد کے حق میں ہی نہیں ہے بلکہ اگر ایک پوری جماعت باہم سر گوشیاں کر رہی ہو اور ان میں سے ایک شخص کو الگ تھلگ کیا ہوا ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

فَاِنَّ ذٰلِكَ يُحْزِنُه۔

۱۱۷۳......وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلاهُمَا عَنِ الاَعْمَشِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ۔

۱۱۷۳......ان دونوں اسناد سے بھی مذکورہ بالا حدیث (کہ جب تم تین آدمی ہو تو دو آدمی اپنے تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کرو کیونکہ اس سے اس کی دل آزاری ہوگی) مروی ہے۔

باب-۲۲۳ باب الطب والمرض والرقى

دوا، بیماری اور جھاڑ پھونک کے بیان میں

۱۱۷٤......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ اِذَا اشْتَكَى رَسُولُ اللهِ ﷺ رَقَاهُ جِبْرِيلُ قَالَ بِاسْمِ اللهِ يُبْرِيكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ۔

۱۱۷٤......زوجہ نبی کریم ﷺ سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو تکلیف ہوتی تو جبرئیلؑ آپ ﷺ کو دم کرتے تھے اور انہوں نے یہ کلمات کہے: بِاسْمِ اللهِ يُبْرِيكَ ...... ''اللہ کے نام کے ساتھ وہ آپ ﷺ کو تندرست کرے گا اور ہر بیماری سے آپ ﷺ کو شفاء دے گا اور حسد کرنے والے کے حسد کے شر سے جب وہ حسد کرے اور ہر نظر لگانے والی آنکھ کے شر سے آپ ﷺ کو پناہ میں رکھے گا۔''[1]

۱۱۷۵......حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ

۱۱۷۵...... صحابی رسول حضرت ابو سعیدؓ سے مروی ہے کہ جبرئیلؑ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے محمد! آپ ﷺ بیمار

---

[1] رسول اکرم ﷺ صرف مذہبی، رہنما ہی نہیں بلکہ معلم، مصلح اور بنی نوع انسان کی محبت سے معمور تھے۔ آپ ﷺ نے جہاں روح کی بیماریوں کا علاج فرمایا اور خوب خوب علاج فرمایا اسی طرح جسمانی امراض کے متعلق بھی آپ ﷺ نے اپنی امت کو اپنے فیض سے بہرہ ور فرمایا۔ ابن القیمؒ نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ:

''رسول اللہ ﷺ نے جسمانی امراض کا علاج تین طرح سے کیا: نمبر۱ دواؤں سے نمبر۲ ربانی وظائف اور دعاؤں سے نمبر۳ دونوں کے مجموعہ سے۔''

بہر کیف! رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ علاج اور طب سے متعلق ارشادات بھی انسانیت کی بیماریوں کیلئے نسخۂ اکسیر ہیں، علمائے امت نے اس موضوع پر بھی گرانقدر تصانیف فرمائی ہیں مثلاً طب نبوی اہل ذوق ان کتب سے استفادہ کر سکتے ہیں طب نبوی اور جدید سائنس (ڈاکٹر خالد غزنوی) مذکورہ حدیث میں جو کلمات بتلائے گئے ہیں یہ حصول شفاء میں بہت مجرب ہیں۔ امراض سے شفاء کیلئے احادیث میں بہت سے کلمات، دعائیں بتلائی گئی ہیں کہ انہیں پڑھ کر دم کیا جائے اور پھونکا جائے۔ عربی زبان میں اسے رقیہ اور رقی کہا جاتا ہے بعض غیر مقلدین رقیہ اور رقی کو بالکل ناجائز قرار دیکر یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ بالکل غیر اسلامی فعل ہے حالانکہ حدیث میں وارد شدہ کلمات خالص توحید پر مبنی ہیں اور انہیں تعویذ گنڈے اور تمائم قرار دیکر شرک قرار دینا حدیث اور صاحب حدیث علیہ الصلوۃ کے ساتھ گستاخی کے مترادف ہے، حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری شرح بخاری میں لکھا ہے کہ: علماء کا اجماع ہے کہ رقی تین شرطوں کے ساتھ جائز ہے (۱) اللہ تعالیٰ کے کلام، اسماء اور صفات کے ساتھ ہو (۲) عربی زبان میں ہو (۳) کرنے والے کا عقیدہ یہ ہو کہ رقیہ اپنی ذات میں مؤثر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ہی اپنی قدرت سے اسے مؤثر بناتا ہے'' بہر حال بالاتفاق علماء شرائط مذکورہ کے رعایت کے ساتھ رقی، دم، جھاڑ پھونک جائز ہے۔ واللہ اعلم

أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِاسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اللهُ يَشْفِيكَ بِاسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ -

ہو گئے ہیں؟ جی ہاں! انہوں نے کہا: اللہ کے نام سے ہر اس چیز کے شر سے جو آپ ﷺ کو تکلیف دینے والی ہو اور ہر نفس یا حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے میں آپ ﷺ کو دم کرتا ہوں، اللہ آپ ﷺ کو شفا دے گا۔ میں اللہ کے نام سے آپ ﷺ کو دم کرتا ہوں۔

۱۱۷۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعَيْنُ حَقٌّ -

۱۱۷۶...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی روایات میں سے (ایک یہ) ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نظر کا لگ جانا حق ہے۔

۱۱۷۷...... و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَأَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَ عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا -

۱۱۷۷...... حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نظر کا لگ جانا حق ہے اور اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت کرنے والی ہوتی تو نظر تھی، جو اس سے سبقت کر جاتی۔ جب تم سے (بغیر علاج نظر) غسل کرنے کا مطالبہ کیا جائے تو غسل کرلو۔ [1]

باب ۲۲۴ - باب السحر

جادو کے بیان میں

۱۱۷۸...... حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَحَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَهُودِيٌّ مِنْ يَهُودِ بَنِي زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ قَالَتْ حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ

۱۱۷۸...... ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر بنو زریق کے یہودیوں میں سے ایک یہودی نے جادو کیا جسے لبید بن اعصم کہا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ خیال آیا کہ آپ ﷺ فلاں کام کر رہے ہیں حالانکہ آپ ﷺ وہ کام نہ کر رہے ہوتے۔ یہاں تک کہ ایک دن یا رات میں رسول اللہ ﷺ نے دعا مانگی پھر دعا مانگی پھر فرمایا: اے

---

[1] فائدہ...... نظر کا لگنا برحق ہے یعنی یہ ایک واقعی چیز ہے اور اس کا انکار ایک ممکن الوجود چیز کا انکار ہے بعض لوگوں نے اس کا بھی انکار کیا ہے۔ ایسے لوگوں کے متعلق حافظ ابن حجرؒ کا فتویٰ یہ ہے کہ جس چیز کے وجود کا شریعت نے علم اور خبر دیدی اس کا انکار ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص آخرت کے امور میں سے کسی کا انکار کرے اور منکر آخرت کا جو حکم ہوتا ہے وہی اس کا بھی ہوگا لہٰذا اس کا انکار عقل کے فساد کی دلیل ہے۔ نظر لگنے کی حقیقت کے متعلق علماء نے تفصیلی کلام کیا ہے جس کا یہ موقع نہیں۔ حدیث بالا میں نظر لگنے کا علاج یہ بیان کیا گیا کہ اس شخص کو غسل کرادو، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب کسی کو نظر لگ جایا کرتی تو نظر لگنے والے سے کہا جاتا ہے کہ وہ وضو کرے پھر اس کے پانی سے نظر لگانے والے شخص کو غسل دیا جاتا تھا۔

اَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَشَعَرْتِ اَنَّ اللّٰهَ اَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ جَاءَنِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَاْسِي لِلَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ اَوِ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِي عِنْدَ رَاْسِي مَا وَجَعُ الرَّجُلِ قَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْاَعْصَمِ قَالَ فِي اَيِّ شَيْءٍ قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ قَالَ وَجُفِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ قَالَ فَاَيْنَ هُوَ قَالَ فِي بِئْرِ ذِي اَرْوَانَ قَالَتْ فَاَتَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي اُنَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ وَاللّٰهِ لَكَاَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَاَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَفَلَا اَحْرَقْتَهُ قَالَ لَا اَمَّا اَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللّٰهُ وَكَرِهْتُ اَنْ اُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا فَاَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ۔

عائشہؓ! کیا تو جانتی ہے کہ جو چیز میں نے اللہ تعالیٰ سے پوچھی اللہ نے وہ مجھے بتادی۔ میرے پاس دو آدمی آئے۔ ان میں سے ایک آدمی میرے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس تھا اس نے میرے سر کے پاس موجود (آدمی) کو کہا یا جو میرے پاؤں کے پاس تھا اس نے میرے سر کے پاس موجود (آدمی) سے کہا کہ اس آدمی (محمدؐ) کو کیا تکلیف ہے؟ اس نے کہا: یہ جادو کیا ہوا ہے۔ اس نے کہا: اسے کس نے جادو کیا؟ دوسرے نے کہا: لبید بن اعصم نے۔ اس نے کہا: کس چیز میں جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا: کنگھی اور کنگی سے جھڑنے والے بالوں میں اور کھجور کے خوشہ کے غلاف میں۔ اس نے کہا: اب وہ چیزیں کہاں ہیں؟ دوسرے نے کہا: ذی اروان کے کنوئیں میں۔ سیدہؓ فرماتی ہیں پھر رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہؓ میں سے چند لوگوں کے ساتھ اس کنوئیں پر گئے۔ پھر فرمایا: اے عائشہ! اللہ کی قسم اس کنوئیں کا پانی مہندی کے رنگدار پانی کی طرح اور گویا کہ کھجور کے درخت شیطانوں کے سر کی طرح دکھائی دیتے تھے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ﷺ نے انہیں جلا کیوں نہ دیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے مجھے عافیت عطا کردی اور میں نے لوگوں میں فساد بھڑکانے کو ناپسند کیا۔ اس لئے میں نے حکم دیا تو انہیں دفن کردیا گیا۔

١١٧٩...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُحِرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَسَاقَ اَبُو كُرَيْبٍ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَقَالَ فِيهِ فَذَهَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْبِئْرِ فَنَظَرَ اِلَيْهَا وَعَلَيْهَا نَخْلٌ وَقَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاَخْرِجْهُ وَلَمْ يَقُلْ اَفَلَا اَحْرَقْتَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَاَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ۔

١١٧٩...... ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا۔ باقی حدیث گزر چکی یعنی حسب سابق ہے۔ اس روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کنوئیں کی طرف گئے۔ اس کی طرف دیکھا تو اس کنوئیں پر کھجور کے درخت تھے۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ﷺ اسے نکال لیں۔ اور وہ آپ ﷺ نے اسے کیوں نہ جلا دیا، نہیں کہا اور نہ ہی آخری جملہ مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے انہیں دفن کرنے کا حکم فرمایا۔[1]

[1] جادو بھی برحق ہے، اس کی بے شمار اقسام ہیں۔ علماء نے اس موضوع پر بھی تفصیلی کلام کیا ہے۔ بہر حال سحر اور جادو کا حکم یہ ہے کہ جادو کرنا، کروانا اور اس سے مال حاصل کرنا سب حرام ہے۔ اور اگر جادو کیلئے کسی عقیدہ فاسدہ کا اعتقاد کرنا پڑے، یا کفریہ کلمات کہنے پڑیں تو بلاشبہ کفر ہے۔ کیونکہ بالعموم سحر اور جادو شرکیہ کلمات سے ہی ہوتا ہے۔ حضرات انبیاء علیہم السلام بھی سحر سے ایسے ہی متاثر ہو جاتے ہیں جس طرح دیگر امراض جسمانیہ سے متاثر ہو جاتے ہیں اور حدیث سے اس کا علاج بھی ثابت ہے۔ قرآن کریم کی دونوں آخری سورتیں معوذتین حضور علیہ السلام پر لبید بن اعصم کے ذریعہ یہود نے جو سحر کیا تھا اس کے علاج کے طور پر نازل کی گئی تھیں۔

باب-۲۲۵　باب السم
زہر کے بیان میں

۱۱۸۰......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ امْرَاَةً يَهُودِيَّةً اَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا فَجِيءَ بِهَا اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ اَرَدْتُ لِاَقْتُلَكَ قَالَ مَا كَانَ اللهُ لِيُسَلِّطَكِ عَلٰى ذَاكِ قَالَ اَوْ قَالَ عَلَيَّ قَالَ قَالُوا اَلَا نَقْتُلُهَا قَالَ لَا قَالَ فَمَا زِلْتُ اَعْرِفُهَا فِي لَهَوَاتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ -

۱۱۸۰...... صحابی رسول حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ایک یہودی عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس بکری کا زہر آلود گوشت لائی اور آپ ﷺ نے اس میں سے کھالیا۔ پھر اس عورت کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس سے اس (زہر کے) بارے میں پوچھا تو اس نے کہا: میں نے آپ ﷺ کو (معاذ اللہ) قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تجھے اس بات پر قدرت نہیں دے گا پھر فرمایا: اللہ تجھے مجھ پر قدرت نہ دے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا: کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! راوی حدیث کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے حلق کے کوے میں ہمیشہ اس زہر کو دیکھتا تھا۔

۱۱۸۱......وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ زَيْدٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ اَنَّ يَهُودِيَّةً جَعَلَتْ سَمًّا فِي لَحْمٍ ثُمَّ اَتَتْ بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ خَالِدٍ -

۱۱۸۱...... صحابی رسول حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ ایک یہودی عورت نے گوشت میں زہر ملادیا پھر اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لائی۔ باقی حدیث مبارکہ حضرت خالد بن حارث کی روایت کردہ حدیث کی مثل ہے۔

باب-۲۲۶　باب استحباب رقية المريض
مریض کو دم کرنے کے بیان میں

۱۱۸۲......حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ زُهَيْرٌ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا اشْتَكٰى مِنَّا اِنْسَانٌ مَسَحَهُ بِيَمِينِه ثُمَّ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا فَلَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَثَقُلَ اَخَذْتُ بِيَدِه لِاَصْنَعَ بِه نَحْوَ مَا كَانَ يَصْنَعُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ يَدِي ثُمَّ قَالَ

۱۱۸۲...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ ہم میں سے جب کوئی بیمار ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرتے پھر فرماتے: تکلیف کو دور کر دے اے لوگوں کے پروردگار! شفاء دے تو ہی شفاء دینے والا ہے۔ تیری شفاء کے علاوہ کوئی شفاء نہیں ہے۔ ایسی شفاء عطا فرما کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے۔ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے اور بیماری شدید ہو گئی تو میں نے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑا تاکہ میں بھی آپ ﷺ کے ہاتھ سے اسی طرح کروں جس طرح آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ سے کھینچ لیا پھر فرمایا: اے اللہ! میری مغفرت فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ کے ساتھ کر دے۔ سیدہ عائشہؓ

اللهُمَّ اغْفِرْ لِي وَاجْعَلْنِي مَعَ الرَّفِيقِ الاَعْلى قَالَتْ فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ قَدْ قَضى -

فرماتی ہیں: میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھنا شروع کیا تو آپ ﷺ واصل الی اللہ ہو چکے تھے۔

۱۱۸۳...... حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّار حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ كِلاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ خَلادٍ قَالا حَدَّثَنَا يَحْيى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّ هٰؤُلاءِ عَنِ الاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيرٍ فِي حَدِيثِ هُشَيْمٍ وَشُعْبَةَ مَسَحَهُ بِيَدِهِ قَالَ وَفِي حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ مَسَحَهُ بِيَمِينِهِ و قَالَ فِي عَقِبِ حَدِيثِ يَحْيى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الاَعْمَشِ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِهِ مَنْصُورًا فَحَدَّثَنِي عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنَحْوِه۔

۱۱۸۳...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔البتہ شعبہ کی روایت کردہ حدیث میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ پھیرا اور حضرت ثوری کی روایت کردہ حدیث میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ پھیرا۔

۱۱۸٤...... وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ اِذَا عَادَ مَرِيضًا يَقُولُ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِهِ اَنْتَ الشَّافِي لا شِفَاءَ اِلا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

۱۱۸۴...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کی عیادت کرتے تو فرماتے :اِذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِهِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔(ترجمہ اس باب کی پہلی حدیث کے تحت گزر چکا ہے)۔ [1]

۱۱۸۵...... و حَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي الضُّحى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا اَتى الْمَرِيضَ يَدْعُو لَهُ قَالَ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِي لا شِفَاءَ اِلا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لا يُغَادِرُ سَقَمًا وَفِي رِوَايَةِ اَبِي بَكْرٍ فَدَعَا لَهُ وَقَالَ وَاَنْتَ الشَّافِي -

۱۱۸۵...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی مریض کے پاس اس کی عیادت کیلئے تشریف لے جاتے تو فرماتے:اِذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ ......اور حضرت ابو بکر کی روایت کردہ حدیث میں یہ ہے کہ آپ ﷺ اس کیلئے دعا کرتے تو فرماتے: تو ہی شفا دینے والا ہے۔

۱۱۸٦...... وحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا

۱۱۸۶...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث ابی عوانہ وجریر

---

[1] مذکورہ کلمات بھی مریض کے مرض کو دور کرنے میں عجیب تاثیر کے حامل ہیں۔زمانہ نبوت سے نکلے ہوئے یہ الفاظ در حقیقت اگر صدق واخلاص اور یقین کامل کے ساتھ پڑھے جائیں تو ان کے مؤثر فی الشفاء ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔

عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسى عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُور عَنْ اِبْرَاهِيمَ وَمُسْلِمُ بْنُ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اَبِي عَوَانَةَ وَجَرِيرٍ -

کی طرح مروی ہے۔

۱۱۸۷...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَرْقِي بِهٰذِهِ الرُّقْيَةِ اَذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ بِيَدِكَ الشِّفَاءُ لا كَاشِفَ لَهُ اِلا اَنْتَ -

۱۱۸۷...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات کے ذریعہ دم کیا کرتے تھے۔اِذْهِبِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ ...... "اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف کو دور کر دے ،شفاء تیرے ہاتھ میں ہے۔ تیرے سوا مصیبت کو دور کرنے والا کوئی نہیں۔"

۱۱۸۸...... وحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسى بْنُ يُونُسَ كِلاهُمَا عَنْ هِشَام بِهٰذَا الاسْنَادِ مِثْلَهُ -

۱۱۸۸...... ان دونوں اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

باب ۔ ۴۲۷ باب رقية المريض بالمعوذات والنفث

مریض کو دم کرنے کے بیان میں

۱۱۸۹...... حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَيَحْيى بْنُ اَيُّوبَ قَالا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا مَرِضَ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَعَلْتُ اَنْفُثُ عَلَيْهِ وَاَمْسَحُهُ بِيَدِ نَفْسِهِ لِاَنَّهَا كَانَتْ اَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْ يَدِي وَفِي رِوَايَةِ يَحْيى بْنِ اَيُّوبَ بِمُعَوِّذَاتٍ -

۱۱۸۹...... ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کے گھر والوں میں سے جب کوئی بیمار ہوتا تو آپ ﷺ (سورۃ) فلق اور سورۃ ناس پڑھ کر اس پر پھونک مارتے یعنی دم کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ اس بیماری میں مبتلا ہوئے جس میں آپ ﷺ کی وفات ہوگئی تو میں نے آپ ﷺ کو دم کرنا چاہا اور آپ ﷺ کے ہاتھ کو ہی آپ ﷺ پر پھیرنا شروع کیا کیونکہ آپ ﷺ کا ہاتھ میرے ہاتھ سے زیادہ بابرکت تھا۔

۱۱۹۰...... حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى قَالَ قَرَاْتُ عَلى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اشْتَكى يَقْرَاُ عَلى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفُثُ فَلَمَّا اشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ اَقْرَاُ عَلَيْهِ وَاَمْسَحُ عَنْهُ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا -

۱۱۹۰...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بیمار ہوئے تو آپ ﷺ نے سورۃ فلق اور سورۃ ناس پڑھ کر خود ہی دم کرنا شروع کر دیا۔ جب آپ ﷺ کی تکلیف زیادہ بڑھ گئی تو میں یہ سورتیں آپ ﷺ پر پڑھتی تھی اور آپ ﷺ کے ہاتھ کی برکت کی وجہ سے آپ ﷺ پر پھیرتی تھی۔

۱۱۹۱...... وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالا اَخْبَرَنَا

۱۱۹۱...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی

ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح و حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ وَاَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي زِيَادٌ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اَحَدٍ مِنْهُمْ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا اِلَّا فِي حَدِيثِ مَالِكٍ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ وَزِيَادٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ۔

ہے۔البتہ حضرت مالک کی سند کے علاوہ کسی نے "آپ ﷺ کے ہاتھ کی برکت کی امید سے" کے الفاظ نقل نہیں کئے اور حضرت یونس اور زیاد کی روایت کردہ حدیث میں یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ جب بیمار ہوئے تو آپ ﷺ نے معوذات کے ذریعہ اپنے اوپر دم کیا اور اپنا ہاتھ پھیرا۔

۱۱۹۲...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرُّقْيَةِ فَقَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِاَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فِي الرُّقْيَةِ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ۔

۱۱۹۲...... حضرت اسودؓ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ سے دم کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے انصار میں سے ایک گھر والوں کو دم کرنے کی اجازت دی تھی۔ ہر زہریلے جانور کے ڈنک مارنے سے۔

۱۱۹۳...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِاَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ۔

۱۱۹۳...... ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انصار کے ایک گھر والوں کو زہریلے جانور کے ڈنک مارنے کی تکلیف میں دم کرنے کی اجازت دی تھی۔ ❶

۱۱۹۴...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ اِذَا اشْتَكَى الْاِنْسَانُ الشَّيْءَ مِنْهُ اَوْ كَانَتْ بِهِ قَرْحَةٌ اَوْ جُرْحٌ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ بِاِصْبَعِهِ هٰكَذَا وَوَضَعَ سُفْيَانُ سَبَّابَتَهُ بِالْاَرْضِ ثُمَّ رَفَعَهَا بِاسْمِ اللهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيقَةِ

۱۱۹۴...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ جب کسی انسان کے کسی عضو میں کوئی تکلیف ہوتی یا پھوڑا یا زخم ہوتا تو نبی کریم ﷺ اپنی انگلی اس طرح رکھتے اور حضرت سفیانؒ نے اپنی شہادت کی انگلی زمین پر رکھی پھر اسے اٹھا کر فرمایا: بِاسْمِ اللهِ تُرْبَةُ...... "اللہ (عزوجل) کے نام سے ہماری زمین کی مٹی، ہم میں سے کسی کے لعاب سے، ہمارے رب (عزوجل) کے حکم سے ہمارا مریض شفاء پائے گا۔" اور حضرت زہیر کی روایت کردہ حدیث میں ہے تاکہ ہمارے

❶ یہ احادیث دلالت کرتی ہیں کہ تعویذ لکھنا، دم کرنا، یہ قطعاً ناجائز نہیں ہے۔ اسی طرح ان کا پلانا گلے میں لٹکانا بھی شرعاً ممنوع نہیں ہے جیسا کہ صحابہؓ کے آثار سے ثابت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے جن تعویذات کی ممانعت خدمت منقول ہے وہ کفریہ کلمات یا شرکیہ کلمات پر مشتمل تعویذات ہیں یا وہ ہیں جن میں شیطان یا غیر اللہ سے مدد طلب کی گئی ہوتی ہے۔ وہ بلاشبہ حرام ہیں (تفصیل کے لیے دیکھئے: تکملہ فتح الملہم ج ۴/ ۳۱۸)

بَعْضِنَا لِيُشْفَى بِهِ سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ يُشْفَى و قَالَ زُهَيْرٌ لِيُشْفَى سَقِيمُنَا۔

مریض کو شفاء دی جائے۔

باب ۲۲۸ — باب استحباب الرقية من العين والنملة والحمة والنظرة

نظر لگنے، پھنسی، یرقان اور بخار کیلئے دم کرنے کے استحباب کے بیان میں

۱۱۹۵...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ إِسْحٰقُ أَخْبَرَنَا وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُهَا أَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ

۱۱۹۵...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ انہیں (حضرت عائشہؓ) نظر بد سے دم کرانے کی اجازت دیتے تھے۔

۱۱۹۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ بِهٰذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۱۱۹۶...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔

۱۱۹۷...... و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنِي أَنْ أَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ ۔

۱۱۹۷...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مجھے نظر بد سے دم کرانے کا حکم دیتے تھے۔

۱۱۹۸...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي الرُّقَى قَالَ رُخِّصَ فِي الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَالْعَيْنِ ۔

۱۱۹۸...... حضرت انس بن مالکؓ سے دم کرنے کے بارے میں روایت منقول ہے کہ انہوں نے کہا: بخار، پہلو کے پھوڑے اور نظر بد میں دم کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

۱۱۹۹...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا حَسَنٌ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ۔

۱۱۹۹...... صحابی رسول حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نظر بد، بخار اور پہلو کے پھوڑے میں دم کرنے کی اجازت دی تھی۔

۱۲۰۰...... حَدَّثَنِي اَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِجَارِيَةٍ فِي بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ رَاى بِوَجْهِهَا سَفْعَةً فَقَالَ بِهَا نَظْرَةٌ فَاسْتَرْقُوا لَهَا يَعْنِي بِوَجْهِهَا صُفْرَةً ـ

۱۲۰۰...... حضرت زینب بنت ام سلمہؓ نے حضرت ام المؤمنین ام سلمہؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لڑکی کو ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ کے گھر میں دیکھا جس کے چہرے پر چھائیاں تھیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ نظر بد کی وجہ سے ہے۔ پس اسے دم کرواؤ۔ اس کے چہرے پر زردی یرقان کی تھی۔

۱۲۰۱...... حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ لِآلِ حَزْمٍ فِي رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَقَالَ لِاَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ مَا لِي اَرَى اَجْسَامَ بَنِي اَخِي ضَارِعَةً تُصِيبُهُمُ الْحَاجَةُ قَالَتْ لَا وَلٰكِنِ الْعَيْنُ تُسْرِعُ اِلَيْهِمْ قَالَ ارْقِيهِمْ قَالَتْ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ ارْقِيهِمْ ـ

۱۲۰۱...... حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے آل حزم کو سانپ کے ڈنک میں دم کرنے کی اجازت دی تھی اور آپ ﷺ نے اسماء بنت عمیسؓ سے کہا: کیا بات ہے کہ میں اپنے بھائی یعنی حضرت جعفرؓ کے بیٹوں کے جسموں کو دبلا پتلا دیکھ رہا ہوں۔ کیا انہیں فقر و فاقہ رہتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں بلکہ نظر بد انہیں بہت جلد لگ جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہیں دم کرو۔ انہوں نے کہا میں نے آپ ﷺ کے سامنے چند کلمات پیش کیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں دم کرو۔

۱۲۰۲...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ اَرْخَصَ النَّبِيُّ ﷺ فِي رُقْيَةِ الْحَيَّةِ لِبَنِي عَمْرٍو قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ لَدَغَتْ رَجُلًا مِنَّا عَقْرَبٌ وَنَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ اَرْقِي قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ ـ

۱۲۰۲...... حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بنی عمرو کو سانپ کے ڈسنے پر دم کرنے کی اجازت دی تھی اور ابو زبیر نے کہا: میں نے جابر بن عبد اللہ سے سنا، انہوں نے کہا کہ ہم میں سے ایک آدمی کو بچھو نے ڈس لیا جبکہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں دم کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو اپنے بھائی کو فائدہ پہنچانے کی استطاعت رکھتا ہو وہ اسے فائدہ پہنچادے۔

۱۲۰۳...... وحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اَرْقِيهِ يَا رَسُولَ اللهِ وَلَمْ يَقُلْ اَرْقِي ـ

۱۲۰۳...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔ فرق یہ ہے کہ قوم میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اسے دم کروں؟ یہ نہیں کہ میں دم کروں۔

۱۲۰۴...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ

۱۲۰۴...... حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ میرے ایک ماموں بچھو کے ڈسنے کا دم کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے دم کرنے سے روک

اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ لِي خَالٌ يَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ فَنَهى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الرُّقى قَالَ فَاَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقى وَاَنَا اَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَفْعَلْ -

دیا۔اس نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ﷺ نے دم کرنے سے روک دیا ہے اور میں بچھو کے ڈسنے کا دم کرتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو اپنے بھائی کو فائدہ پہنچانے کی استطاعت رکھتا ہو اسے چاہئے کہ وہ فائدہ پہنچادے۔

۱۲۰۵......وحَدَّثَنَاه عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ -

۱۲۰۵...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔

۱۲۰۶......حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الرُّقى فَجَاءَ آلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اِلى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِي بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَاِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقى قَالَ فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ فَقَالَ مَا اَرى بَاْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ -

۱۲۰۶...... حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دم کرنے سے منع کر دیا تھا۔ عمرو بن حزم کی آل نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! ہمارے پاس ایک دم ہے جس کے ذریعے ہم بچھو کے ڈسنے پر دم کرتے ہیں اور آپ ﷺ نے تو دم کرنے سے منع فرمایا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ پھر انہوں نے اس دم کو آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس دم کے الفاظ میں کوئی قباحت نہیں پاتا۔ تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کو فائدہ پہنچانے کی طاقت رکھتا ہو تو وہ اسے فائدہ پہنچائے۔

باب- ۲۲۹ باب لا باس بالرقى ما لم يكن فيه شركٌ

جس دم کے کلمات میں شرک نہ ہو اسکے ساتھ دم کرنے میں کوئی حرج نہ ہونے کے بیان میں

۱۲۰۷......حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ الاَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرْقِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَرى فِي ذٰلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لا بَاْسَ بِالرُّقى مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شِرْكٌ -

۱۲۰۷...... حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ سے مروی ہے کہ ہم جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ﷺ اس بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کلمات دم میرے سامنے پیش کرو اور ایسے دم میں کوئی حرج نہیں جس میں (الفاظ) شرک نہ ہوں۔

باب- ۲۳۰ باب جواز اخذ الاجرة على الرقية بالقرآن والاذكار

قرآن مجید اور اذکار مسنونہ کے ذریعے دم کرنے پر اجرت لینے کے جواز کے بیان میں [1]

۱۲۰۸......حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى التَّمِيمِيُّ اَخْبَرَنَا

۱۲۰۸...... صحابی رسول حضرت ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول

[1] اس حدیث سے شوافع اور مالکیہ نے استدلال کیا ہے کہ تعلیم قرآن اور اس سے دم وغیرہ کرنے کی اجرت لینا جائز ہے...... (جاری ہے)

هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانُوا فِي سَفَرٍ فَمَرُّوا بِحَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَلَمْ يُضِيفُوهُمْ فَقَالُوا لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ رَاقٍ فَاِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ لَدِيغٌ اَوْ مُصَابٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ نَعَمْ فَاَتَاهُ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَاَ الرَّجُلُ فَاُعْطِيَ قَطِيعًا مِنْ غَنَمٍ فَاَبٰى اَنْ يَقْبَلَهَا وَقَالَ حَتّٰى اَذْكُرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ وَاللهِ مَا رَقَيْتُ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَتَبَسَّمَ وَقَالَ وَمَا اَدْرَاكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ ثُمَّ قَالَ خُذُوا مِنْهُمْ وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ مَعَكُمْ -

اللہ ﷺ کے اصحابؓ میں سے بعض صحابہ ایک سفر میں جا رہے تھے۔ وہ عرب قبائل میں سے ایک قبیلہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے ان قبیلہ والوں سے مہمانی طلب کی لیکن انہوں نے مہمان نوازی نہ کی۔ پھر انہوں نے صحابۂ کرامؓ سے پوچھا: کیا تم میں کوئی دم کرنے والا ہے؟ کیونکہ قبیلہ کے سردار کو (کسی جانور نے) ڈس لیا ہے یا کوئی تکلیف ہے؟ صحابہؓ میں سے کسی نے کہا: جی ہاں! پس وہ اس (مریض) کے پاس آئے اور اسے سورۃ فاتحہ کے ساتھ دم کیا تو وہ آدمی تندرست ہو گیا انہیں (صحابہؓ کو) بکریوں کا ریوڑ دیا گیا لیکن اس صحابی نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ جب تک اس کا ذکر میں نبی کریم ﷺ سے نہ کرلوں (نہ لوں گا)۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے یہ سارا واقعہ ذکر کیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! اللہ کی قسم میں نے سورۃ فاتحہ ہی کے ذریعے دم کیا ہے۔ آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ (فاتحہ) دم ہے؟ پھر فرمایا ہے: ان سے (ریوڑ) لے لو اور ان میں سے اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھو۔ [1]

۱۲۰۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ كِلَاهُمَا عَنْ غُنْدَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَجَعَلَ يَقْرَاُ اُمَّ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَيَتْفِلُ فَبَرَاَ الرَّجُلُ -

۱۲۰۹...... اس سند سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ اس صحابی نے سورۃ فاتحہ کو پڑھنا شروع کیا اور اپنے لعاب کو منہ میں جمع کیا اور اس پر تھوکا۔ پس وہ آدمی (جس کو ڈسا گیا تھا) تندرست ہو گیا۔

۱۲۱۰...... وَ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۱۲۱۰...... حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ ہم ایک مقام پر

(گذشتہ سے پیوستہ)...... جبکہ امام ابو حنیفہؒ کی نزدیک تعلیم قرآن پر اجرت جائز نہیں ہے۔ وہ قرآن کریم کے ارشاد: وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اور حضرت عبادہؓ بن صاحب کی نقل کردہ روایت سے استدلال کرتے ہیں جو ابو داؤد نے باب آلا جارہ کے شروع میں ذکر کی ہے جس میں حضور علیہ السلام نے انہیں فرمایا تھا کہ اگر تم آگ کا طوق پسند کرتے ہو تو وہ کمان لے لو (جو تعلیم قرآن کی اجرت کی طور پر دی جارہی تھی) اس کے علاوہ بھی متعدد روایات امام صاحبؒ کے مسلک پر دلالت کرتی ہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کا اصل مذہب یہی ہے لیکن متأخرین فقہاءِ حنفیہ نے ضرورت کی بناء پر امام شافعیؒ کے قول پر فتویٰ دیتے ہوئے تعلیم قرآن کی اجرت کو جائز قرار دیا ہے۔ کیونکہ دوسری صورت میں ان اہم دینی فرائض کے ضائع ہونے کا خطرہ ہے (ہدایہ) اور اب اسی پر فتویٰ ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

[1] اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی دعاؤں سے دم اور تعویذ کرنے کا عوض لینا جائز ہے۔ اگرچہ نہ لینا زیادہ بہتر ہے۔

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَخِيهِ مَعْبَدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَاَتَتْنَا امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ سَلِيمٌ لُدِغَ فَهَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِنَّا مَا كُنَّا نَظُنُّهُ يُحْسِنُ رُقْيَةً فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَاَ فَاَعْطَوْهُ غَنَمًا وَسَقَوْنَا لَبَنًا فَقُلْنَا اَكُنْتَ تُحْسِنُ رُقْيَةً فَقَالَ مَا رَقَيْتُهُ اِلا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ فَقُلْتُ لا تُحَرِّكُوهَا حَتَّى نَاْتِيَ النَّبِيَّ ﷺ فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا كَانَ يُدْرِيهِ اَنَّهَا رُقْيَةٌ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ مَعَكُمْ۔

ٹھہرے۔ ہمارے پاس ایک عورت آئی۔ اس نے کہا: قبیلہ کے سردار کو ڈس لیا گیا ہے۔ کیا تم میں کوئی دم کرنے والا ہے؟ ہم میں سے ایک آدمی اس کے ساتھ جانے کیلئے کھڑا ہو گیا اور ہم اس کے بارے میں یہ گمان بھی نہ کرتے تھے کہ اسے کوئی دم اچھی طرح آتا ہے۔ اس نے اس سردار کو سورۃ فاتحہ کے ساتھ دم کیا۔ وہ (آدمی) تندرست ہو گیا۔ تو انہوں نے ہمیں بکریاں دیں اور دودھ پلایا۔ ہم نے کہا: کیا آپ کو واقعتاً اچھی طرح دم کرنا آتا تھا؟ اس نے کہا: میں نے سورۃ فاتحہ ہی سے دم کیا ہے۔ حضرت خدریؓ کہتے ہیں میں نے کہا کہ ان بکریوں کو نہ چھیڑو یہاں تک کہ ہم نبی اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں۔ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کیسے معلوم ہو گیا کہ سورۃ فاتحہ دم ہے۔ بکریوں کو تقسیم کرو اور ان میں اپنے ساتھ میرا بھی حصہ رکھو۔

۱۲۱۱...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَقَامَ مَعَهَا رَجُلٌ مِنَّا مَا كُنَّا نَاْبِنُهُ بِرُقْيَةٍ۔

۱۲۱۱...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔ اس روایت میں یہ ہے کہ ہم میں سے ایک آدمی اس کے ساتھ جانے کیلئے کھڑا ہوا اور ہمارا گمان بھی نہ تھا کہ اسے دم کرنا آتا ہے۔

باب ۲۳۱ باب استحباب وضع يده على موضع الالم مع الدعاء

درد کی جگہ پر دعا پڑھنے کے ساتھ ہاتھ رکھنے کے استحباب کے بیان میں

۱۲۱۲...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ اَنَّهُ شَكَا اِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَجَعًا يَجِدُهُ فِي جَسَدِهِ مُنْذُ اَسْلَمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِي تَاَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِاسْمِ اللهِ ثَلاثًا وَقُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوذُ بِاللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ۔

۱۲۱۲...... حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفیؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے درد کی شکایت کی جسے وہ اپنے جسم میں اسلام لانے کے وقت سے محسوس کرتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اپنا ہاتھ اس جگہ رکھ جہاں تو اپنے جسم سے درد محسوس کرتا ہے اور تین مرتبہ بسم اللہ کہو اور سات مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ...... الخ "میں اللہ کی ذات اور قدرت سے ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جسے میں محسوس کرتا ہوں اور جس سے میں خوف کرتا ہوں۔"

باب-۲۳۲ باب التعوذ من شيطان الوسوسة في الصلاة

نماز میں شیطان کے وسوسہ سے پناہ مانگنا

١٢١٣..... حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ خَلَفٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنا عَبْدُ الاَعْلى عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي الْعَلاءِ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ اَبِي الْعَاصِ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلاتِي وَقِراءَتِي يَلْبِسُهَا عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاكَ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ خَنْزَبٌ فَاِذَا اَحْسَسْتَهُ فَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْهُ وَاتْفِلْ عَلى يَسَارِكَ ثَلاثًا قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَهُ اللهُ عَنِّي-

۱۲۱۳..... حضرت عثمان بن ابی العاصؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! شیطان میرے، میری نماز اور میری قرأت کے درمیان حائل ہو گیا اور مجھ پر نماز میں شبہ ڈالتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ شیطان ہے جسے خَنْزَب کہا جاتا ہے۔ جب تو ایسی بات محسوس کرے تو اس سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کر اور اپنے بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دیا کر پس میں نے ایسے ہی کیا تو شیطان مجھ سے دور ہو گیا۔

١٢١٤..... حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ كِلاهُمَا عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي الْعَلاءِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ سَالِمِ بْنِ نُوحٍ ثَلاثًا -

۱۲۱۴..... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔
لیکن حضرت سالم بن نوح کی روایت کردہ حدیث میں "تین مرتبہ تھوک دیا کر" مذکور نہیں۔

١٢١٥..... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ

۱۲۱۵..... حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفیؓ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! باقی حدیث مذکورہ بالا روایات ہی کی طرح منقول ہے۔

باب-۲۳۳ باب لكل داء دواءٌ واستحباب التداوي

ہر بیماری کیلئے دوا ہے اور علاج کرنے کے استحباب کے بیان میں

١٢١٦..... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَاَبُو الطَّاهِرِ وَاَحْمَدُ بْنُ عِيسى قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ

۱۲۱۶..... حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر بیماری کی دوا ہے جب بیماری کی دوا پہنچ جاتی ہے تو اللہ کے حکم سے وہ بیماری دور ہو جاتی ہے۔ [1]

---

[1] علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ: اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ انسان کو اپنے امراض میں دوا اور علاج کی طرف ضرور رجوع کرنا چاہیئے یہی جمہور علماء امت کا مسلک ہے۔ اس میں ان غالی صوفیاء کا بھی رد ہے جو دوا اور علاج کو ناجائز کہتے ہیں تو کل کے خلاف گردانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر چیز قضاء قدر کے مطابق ہونے والی ہے لہٰذا دوا علاج کی کوئی ضرورت نہیں۔ یہ حدیث اور اس کی دیگر احادیث صریحہ اس غلط خیال کی تردید کرتی ہیں۔ واللہ اعلم

اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَاِذَا اُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَاَ بِاِذْنِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

۱۲۱۷...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَاَبُو الطَّاهِرِ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ اَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَادَ الْمُقَنَّعَ ثُمَّ قَالَ لَا اَبْرَحُ حَتَّى تَحْتَجِمَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ فِيهِ شِفَاءً۔

۱۲۱۷...... صحابی رسول حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت مقنع کی عیادت کی۔ پھر کہا: جب تک تم پچھنے نہ لگواؤ میں یہاں سے نہ جاؤں گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اس میں شفاء ہے۔

۱۲۱۸......حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ جَاءَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ فِي اَهْلِنَا وَرَجُلٌ يَشْتَكِي خُرَاجًا بِهِ اَوْ جِرَاحًا فَقَالَ مَا تَشْتَكِي قَالَ خُرَاجٌ بِي قَدْ شَقَّ عَلَيَّ فَقَالَ يَا غُلَامُ ائْتِنِي بِحَجَّامٍ فَقَالَ لَهُ مَا تَصْنَعُ بِالْحَجَّامِ يَا اَبَا عَبْدِ اللهِ قَالَ اُرِيدُ اَنْ اُعَلِّقَ فِيهِ مِحْجَمًا قَالَ وَاللهِ اِنَّ الذُّبَابَ لَيُصِيبُنِي اَوْ يُصِيبُنِي الثَّوْبُ فَيُؤْذِينِي وَيَشُقُّ عَلَيَّ فَلَمَّا رَاَى تَبَرُّمَهُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ اَدْوِيَتِكُمْ خَيْرٌ فَفِي شَرْطَةِ مِحْجَمٍ اَوْ شَرْبَةٍ مِنْ عَسَلٍ اَوْ لَذْعَةٍ بِنَارٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَا اُحِبُّ اَنْ اَكْتَوِيَ قَالَ فَجَاءَ بِحَجَّامٍ فَشَرَطَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ۔

۱۲۱۸...... حضرت عاصم بن عمر بن قتادہؓ سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہؓ ہمارے گھر تشریف لائے اور ایک آدمی پھوڑے یا زخم کی تکلیف کی شکایت کر رہا تھا۔ آپ ﷺ نے کہا: آپ کو کیا تکلیف ہے؟ اس نے کہا: مجھے پھوڑا ہے جو سخت تکلیف دے رہا ہے۔ حضرت جابرؓ نے کہا: اے نوجوان! میرے پاس پچھنے لگانے والے کو بلا لاؤ۔ اس نے کہا: اے ابو عبداللہ! آپ پچھنے لگانے والے کا کیا کریں گے؟ حضرت جابرؓ نے کہا: میں زخم میں پچھنے لگوانا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! مجھے مکھیاں ستائیں گی یا کپڑا لگے گا جو مجھے تکلیف دے گا اور یہ مجھ پر سخت گزرے گا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ یہ شخص پچھنے لگوانے سے بچنا چاہتا ہے تو کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تمہاری دواؤں میں سے کسی میں بھلائی ہے تو وہ پچھنے لگوانے، شہد کے شربت اور آگ سے داغنے میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں داغ لگوانے کو پسند نہیں کرتا۔ پس ایک حجام آیا اور اس نے اسے پچھنے لگائے، جس سے اس کی تکلیف دور ہو گئی۔

۱۲۱۹...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اسْتَاْذَنَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي الْحِجَامَةِ فَاَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ اَبَا طَيْبَةَ اَنْ يَحْجُمَهَا قَالَ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ كَانَ اَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ اَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمْ۔

۱۲۱۹...... حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ حضرت ام سلمہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے پچھنے لگوانے کی اجازت طلب کی تو نبی کریم ﷺ نے ابو طیبہؓ کو انہیں پچھنے لگانے کا حکم دیا۔ حضرت جابرؓ نے کہا: میرا گمان ہے کہ وہ (ابو طیبہؓ) حضرت ام سلمہؓ کے رضاعی بھائی یا نابالغ لڑکے تھے۔

۱۲۲۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ

۱۲۲۰...... حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابی بن

اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيى وَاللَّفْظُ لَهُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِلى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ طَبِيبًا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا ثُمَّ كَوَاهُ عَلَيْهِ

کعبؓ کے پاس ایک طبیب بھیجا، جس نے ان کی ایک رگ کاٹ دی پھر اس کو داغ دیا۔

۱۲۲۱...... وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الاَعْمَشِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرَا فَقَطَعَ مِنْهُ عِرْقًا۔

۱۲۲۱...... ان دونوں اسناد سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث مروی ہے لیکن ان دونوں نے رگ کاٹنے کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۲۲...... و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رُمِيَ اُبَيٌّ يَوْمَ الاَحْزَابِ عَلى اَكْحَلِهِ فَكَوَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

۱۲۲۲...... حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ غزوۂ احزاب کے دن حضرت ابیؓ کے بازو کی رگ میں تیر لگا تو رسول اللہ ﷺ نے اس پر داغ لگوادیا۔

۱۲۲۳...... حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رُمِيَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فِي اَكْحَلِهِ قَالَ فَحَسَمَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ بِمِشْقَصٍ ثُمَّ وَرِمَتْ فَحَسَمَهُ الثَّانِيَةَ۔

۱۲۲۳...... حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن معاذؓ کے بازو کی رگ میں تیر لگا تو نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ تیر کے پھل سے اس کو داغا پھر ان کا ہاتھ سوج گیا تو آپ ﷺ نے اسے دوبارہ داغا۔ ❶

۱۲۲٤...... حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ

۱۲۲۴...... حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگوائے اور لگانے والے کو اس کی مزدوری دی اور ناک میں دوائی ڈالی۔ ❷

---

❶ یہ تمام احادیث علاج کے مستحب ہونے اور دوا اختیار کرنے کے باب میں صریح ہیں۔ اس زمانہ میں بعض زخموں کا علاج گئی (داغنے) سے کیا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ سے جسم کے علاج کیلئے داغنے کے متعلق دونوں طرح کی روایات منقول ہیں۔ علماء نے ان روایات کے مابین تطبیق اس طرح دی ہے کہ ممانعت اس داغنے کی ہے جہاں صحت کا احتمال نہ ہو۔ اور جہاں صحت کا احتمال ہو اور داغنے کے علاوہ کوئی دوسرا علاج نہ ہو تو پھر اجازت ہے لیکن اس سے اجتناب بہتر ہی ہے کیونکہ اس میں ایک طرح سے انسان کو آگ کا عذاب دینا ہے۔ طب جدید میں بعض مریضوں کو بجلی کے جھٹکے دینا اسی قبیل سے ہے اور دوسرا علاج نہ ہونے کی صورت میں صحت کے احتمال کے ساتھ جائز ہے۔ واللہ اعلم

❷ جسم سے فاسد خون نکلوانا پچھنے لگوانا کہلاتا ہے۔ اور اہل عرب میں یہ امراض سے بچنے کا بہترین ذریعہ تھا۔

۱۲۲۵...... و حَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ و قَالَ اَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَكَانَ لا يَظْلِمُ اَحَدًا اَجْرَهُ ـ

۱۲۲۵...... صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پچھنے لگوائے اور آپ ﷺ کسی کی مزدوری میں ظلم نہ کرتے تھے۔

۱۲۲۶...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّى قَالا حَدَّثَنَا يَحْيى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْحُمّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ ـ

۱۲۲۶...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
بخار جہنم کی بھاپ سے ہے۔ پس اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

۱۲۲۷...... و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرٍ قَالا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ شِدَّةَ الْحُمّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ ـ

۱۲۲۷...... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
بخار کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے، پس اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔ [1]

۱۲۲۸...... و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كِلاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْحُمّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاطْفِئُوهَا بِالْمَاءِ ـ

۱۲۲۸...... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
بخار جہنم کی بھاپ سے ہے پس اسے پانی سے بجھاؤ۔

۱۲۲۹...... حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا

۱۲۲۹...... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
بخار جہنم کی بھاپ سے ہے پس اسے پانی سے بجھاؤ۔

---

[1] بعض حضرات نے اس کو حقیقت پر محمول کرتے ہوئے فرمایا کہ بخار واقعتاً جہنم کی لپٹ اور شعلہ کا ایک دنیاوی مظاہرہ ہے تاکہ بندے جہنم اور اس کی آگ سے پناہ حاصل کریں جبکہ بعض نے اس کو تشبیہ قرار دیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ بخار بھی جہنم کی گرمی کے مشابہہ ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے یہ دونوں اقوال نقل کر کے پہلے کو ترجیح دی ہے۔ جبکہ شیخ الاسلام مد ظلہم نے فرمایا کہ: یہ بھی احتمال ہے کہ بخار ان گناہوں کا سبب ہے جن کی وجہ سے بندہ کو جہنم کی سزا ہوگی اور اللہ بندہ کو دنیا میں بخار کی حدت میں مبتلا کر کے جہنم کی حدت و تپش سے محفوظ فرمانا چاہتے ہیں۔ اس اعتبار سے یہ مومن کے حق میں آخرت کے عذاب سے نجات کا اشارہ ہوتا ہے واللہ اعلم (تکملہ فتح الملہم ج ۴ ۴۲۴)

رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاطْفِئُوهَا بِالْمَاءِ۔

١٢٣٠...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ -

۱۲۳۰......ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
بخار جہنم کی بھاپ سے ہے پس اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

١٢٣١......وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۱۲۳۱...... اِس سند سے بھی یہ حدیثِ مبارکہ مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔

١٢٣٢...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ اَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتٰى بِالْمَرْاَةِ الْمَوْعُوكَةِ فَتَدْعُو بِالْمَاءِ فَتَصُبُّهُ فِي جَيْبِهَا وَتَقُولُ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ وَقَالَ اِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ -

۱۲۳۲...... حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ان کے پاس جب کوئی بخار والی عورت لائی جاتی تو وہ پانی منگوا کر اُس کے گریبان میں ڈالتیں اور کہتیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
بخار کو پانی سے ٹھنڈا کرو اور فرمایا: یہ جہنم کی بھاپ سے ہے۔

١٢٣٣......وحَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ صَبَّتِ الْمَاءَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَيْبِهَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ اَبِي اُسَامَةَ اَنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ قَالَ اَبُو اَحْمَدَ قَالَ اِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ۔

۱۲۳۳...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے لیکن حضرت ابواسامہ کی روایت کردہ حدیث میں ''بخار جہنم کی بھاپ سے ہے'' کا ذکر موجود نہیں ہے۔

١٢٣٤...... حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا اَبُو الاَحْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ الْحُمَّى فَوْرٌ مِنْ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا بِالْمَاءِ۔

۱۲۳۴...... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپؐ فرماتے تھے:
بخار جہنم کی بھاپ کا حصہ ہے پس اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

١٢٣٥...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالُوا

۱۲۳۵...... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ سے سنا آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے: بخار جہنم کی بھاپ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ الْحُمّٰى مِنْ فَوْرِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُو بَكْرٍ عَنْكُمْ وَقَالَ قَالَ اَخْبَرَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ ـ

حصہ ہے پس اسے اپنے آپ سے پانی کے ذریعے ٹھنڈا کرو اور حضرت ابو بکر نے (اپنی روایت کردہ حدیث میں) اپنے آپ سے کے الفاظ ذکر نہیں فرمائے۔

باب-۲۳۴ باب كراهة التداوي باللدود

منہ کے گوشہ سے دوائی ڈالنے کی کراہت

۱۲۳۶ـــ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ اَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَدَدْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ فَاَشَارَ اَنْ لَا تَلُدُّونِي فَقُلْنَا كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ مِنْكُمْ اِلَّا لُدَّ غَيْرُ الْعَبَّاسِ فَاِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ ـ

۱۲۳۶ـــ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم نے آپ ﷺ کی بیماری میں آپ ﷺ کے منہ کے گوشہ سے دوائی ڈالی۔ آپ نے دوا نہ ڈالنے کا اشارہ کیا، ہم نے سمجھا کہ شاید آپ ﷺ مریض ہونے کی وجہ سے دواء سے نفرت کر رہے ہیں۔ جب آپ ﷺ کو افاقہ ہو گیا تو آپ نے فرمایا: تم میں سے عباس (رضی اللہ عنہ) کے علاوہ سب کے منہ کے گوشہ سے دوا ڈالی جائے کیونکہ وہ تمہارے ساتھ موجود نہ تھے۔ [1]

باب- ۲۳۵ باب التداوي بالعود الهندي وهو الكست

عودِ ہندی کے ذریعہ علاج کرنا

۱۲۳۷ـــ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى التَّمِيمِيُّ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ اُخْتِ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ

۱۲۳۷ـــ حضرت عکاشہ بن محصن کی بہن ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں اپنا بیٹا لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور وہ کھانا نہ کھاتا تھا۔ اُس (بچہ) نے آپ ﷺ پر پیشاب کر دیا۔ آپ ﷺ نے پانی منگوا کر اُس (پیشاب والی جگہ پر) بہا دیا۔

---

[1] یہ واقعہ آپ ﷺ کے مرض الوفات میں پیش آیا تھا۔ حضور علیہ السلام کا اپنے تیمار دار صحابہؓ سے منع کرنے کا مقصد یہ نہیں تھا کہ یہ شرعاً ناجائز یا مکروہ ہے بلکہ مقصود یہ تھا کہ ان حالات میں اس کا فائدہ نہ ہوگا۔ پھر آپ نے سب کے منہ میں دراڑ ڈلوائی۔ علماء نے لکھا ہے کہ یہ بطور بدلہ یا انتقام کے نہ تھا کیونکہ آپ کی عادت شریفہ یہی تھی کہ آپ اپنی ذات کیلئے کبھی بدلہ نہیں لیا کرتے تھے۔ بلکہ یہ دوا ڈلوانا تادیب کے طور پر تھا کہ دوبارہ ایسا نہ کریں۔ (واللہ اعلم)

يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ -

۱۲۳۸...... قَالَتْ وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ بِابْنٍ لِي قَدْ اَعْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ فَقَالَ عَلَامَهْ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْعِلَاقِ عَلَيْكُنَّ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ يُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ -

۱۲۳۸...... حضرت ام قیس بنت عکاشہ سے مروی ہے کہ میں اپنا بیٹا لیکر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، جسے میں نے بیماری کی وجہ سے دبایا ہوا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی اولادوں کا حلق اس جونک سے کیوں دباتی ہو۔ تم عود ہندی کے ذریعے علاج کیا کرو کیونکہ اس میں سات امراض کی شفاء ہے ان میں سے نمونیہ ہے، حلق کی بیماری میں اسے ناک کے ذریعہ ٹپکایا جائے اور نمونیے میں منہ کے ذریعہ ڈالا جائے۔ [1]

۱۲۳۹...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ اُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهِيَ اُخْتُ عُكَّاشَةَ بْنِ مِحْصَنٍ اَحَدِ بَنِي اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ اَخْبَرَتْنِي اَنَّهَا اَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِابْنٍ لَهَا لَمْ يَبْلُغْ اَنْ يَاْكُلَ الطَّعَامَ وَقَدْ اَعْلَقَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْعُذْرَةِ قَالَ يُونُسُ اَعْلَقَتْ غَمَزَتْ فَهِيَ تَخَافُ اَنْ يَكُونَ بِهِ عُذْرَةٌ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَامَهْ تَدْغَرْنَ اَوْلَادَكُنَّ بِهٰذَا الْاِعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ يَعْنِي بِهِ الْكُسْتَ فَاِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ اَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ

۱۲۳۹...... حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ حضرت ام قیس بنت محصنؓ ان پہلے ہجرت کرنے والوں میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی اور یہ حضرت عکاشہ بن محصن کی بہن تھیں جو کہ بنو اسد بن خذیمہ میں سے ایک تھے کہتے ہیں مجھے انہوں نے خبر دی کہ وہ اپنے ایک بیٹے کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائی۔ جو کھانے کی عمر کو نہ پہنچا تھا اور تالو کے ورم کی وجہ سے انہوں نے اس کا حلق دبایا ہوا تھا۔ حضرت یونس نے کہا: انہیں یہ خوف تھا کہ اس کے حلق میں ورم نہ ہو، اس لئے اس کا حلق دبایا ہوا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی اولادوں کا گلا کیوں دباتی ہو۔ تمہیں عود ہندی کست کے ذریعہ علاج کرنا چاہیئے کیونکہ اس میں سات بیماریوں کی شفاء ہے جن میں نمونیا بھی ہے۔

۱۲۴۰...... قَالَ عُبَيْدُ اللهِ وَاَخْبَرَتْنِي اَنَّ ابْنَهَا ذَاكَ بَالَ فِي حَجْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ عَلَى بَوْلِهِ وَلَمْ يَغْسِلْهُ غَسْلًا -

۱۲۴۰...... حضرت عبید اللہؓ سے مروی ہے کہ اُمِ قیسؓ نے مجھے خبر دی کہ ان کے اس بیٹے نے رسول اللہ ﷺ کی گود میں پیشاب کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوا کر اس پر بہادیا اور اسے دھونے میں زیادہ مبالغہ نہ کیا۔

باب- ۲۳۶ باب التداوي بالحبة السوداء

کلونجی کے ذریعہ علاج کرنا

۱۲۴۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ

۱۲۴۱...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ

---

[1] عود ہندی جسے اردو میں ''کوت'' انگریزی میں (COSTUS) اور عربی میں قُسط کہتے ہیں ایک خاص جڑی بوٹی ہے۔ قدیم اطباء نے اس کے بے شمار خواص ذکر کئے ہیں۔

اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلا السَّامَ وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشُّونِيزُ -

سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: کلونجی میں سوائے موت کے ہر بیماری کی شفاء ہے السام کا معنی موت اور الحبۃ السوداء کا معنی شونیز یعنی کلونجی ہے۔ [1]

١٢٤٢...... وحَدَّثَنِيهِ اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُقَيْلٍ وَفِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَيُونُسَ الْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ وَلَمْ يَقُلِ الشُّونِيزُ -

۱۲۴۲...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
کلونجی میں سوائے موت کے ہر بیماری کی شفاء ہے۔
اور حضرت سفیان ویونس کی روایت کردہ حدیث میں الحبۃ السوداء کے الفاظ مذکور ہیں اور لفظ الشونیز ذکر نہیں ہے۔

١٢٤٣...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ دَاءٍ اِلا فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ مِنْهُ شِفَاءٌ اِلا السَّامَ -

۱۲۴۳...... صحابی رسول حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
کوئی بیماری ایسی نہیں سوائے موت کے جس کی شفاء کلونجی میں نہ ہو۔

باب ـ ۴۳۷ باب التلبينة مجمةٌ لفؤاد المريض

دودھ اور شہد کے حریرہ کا مریض کے دل کے لئے مفید ہونا

١٢٤٤...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ

۱۲۴۴...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ زوجہ نبی کریم ﷺ سے

[1] کلونجی (حبۃ السوداء) کو انگریزی میں BLACK CUMIN کہتے ہیں اور فارسی میں شونیز۔ انتہائی مفید چیز ہے۔ حدیث میں فرمایا گیا کہ ہر بیماری کا علاج ہے۔ یہاں علماء نے ہر سے مراد اکثر لیا ہے اور بعض اطباء کے قول کے مطابق کلونجی حقیقتاً ہر بیماری میں مفید ہے۔ اطباء نے اس کے بے شمار خواص ذکر کئے ہیں۔

بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ اَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِذَلِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ اِلا اَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا اَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِينَةٍ فَطُبِخَتْ ثُمَّ صُنِعَ ثَرِيدٌ فَصُبَّتِ التَّلْبِينَةُ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ كُلْنَ مِنْهَا فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ التَّلْبِينَةُ مُجِمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ تُذْهِبُ بَعْضَ الْحُزْنِ۔

روایت ہے کہ ان کے گھر والوں میں سے جب کسی کا انتقال ہو جاتا تو اس کی تعزیت کے لئے عورتیں جمع ہو کر چلی جاتیں اور ان کے گھر والے اور خواص ہی باقی رہ جاتے تو سیدہ ہانڈی میں شہد میں دودھ ملا کر حریرہ پکانے کا حکم دیتیں۔ جب وہ پک جاتا پھر ثرید بنایا جاتا پھر ثرید پر یہ دودھ اور شہد کا حریرہ ڈال دیا جاتا۔ پھر فرماتیں، اس میں سے کھاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے تھے: دودھ اور شہد کا حریرہ مریض کے دل کو خوش کرتا ہے اور رنج و غم کو دور کرتا ہے۔ [1]

باب- ۲۳۸ باب التداوي بسقي العسل

شہد پلا کر علاج کرنا

۱۲٤۵...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ اِنِّي سَقَيْتُهُ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ اِلا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ لَهُ ثَلاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَاءَ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا فَقَالَ لَقَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ اِلا اسْتِطْلَاقًا فَقَالَ رَسُولُ

۱۲٤۵...... حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میرے بھائی کو دست لگ گئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔ اس نے پلایا۔ پھر آکر عرض کیا: میں نے اسے شہد پلایا لیکن اس کے دستوں میں مزید زیادتی ہو گئی۔ آپ ﷺ نے اسے تین مرتبہ یہی فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔ اس نے عرض کیا: میں نے پلایا لیکن اس کے دستوں میں مزید زیادتی ہی ہوتی چلی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے سچ فرمایا اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ چنانچہ اس نے پھر شہد پلایا تو وہ صحت مند ہو گیا۔ [2]

---

[1] حریرہ یا تلبینہ دل کو تقویت پہنچاتا ہے، یعنی گرم دودھ میں شہد ملا کر پینا معدہ میں رطوبت پیدا کر کے اسکی خشکی کو دور کر دیتا ہے۔ ایک دوسری روایت میں جسے امام نسائی نے حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے آپ علیہ السلام نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے بلاشبہ حریرہ تم میں سے کسی کے پیٹ کو ایسے صاف کر دیتا ہے جیسے پانی تمہارے چہرہ سے میل کچیل دھو دیتا ہے۔" اسی طرح ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: "جب آپ کے گھر والوں میں سے کسی کو بخار ہو جاتا تو آپ حسیر (حریرہ) بنانے کا حکم فرماتے، وہ بنایا جاتا تو آپ مریض کو وہ کھانے کا حکم فرماتے تھے۔"

[2] شہد کے متعلق قرآن کریم نے فرمایا ہے کہ "اس میں لوگوں کے لئے شفاء ہے۔" اطباء نے ہر طریقہ سے شہد کے خواص بیان کئے ہیں اور تمام قدیم و جدید اطباء یونانی ہوں یا ایلوپیتھک یا ہومیوپیتھک سب شہد کی افادیت، خاصیت شفا اور دافع امراض ہونے کے بارے میں متفق رطب اللسان ہیں۔ اس حدیث میں جو واقعہ بیان کیا گیا ہے اس میں فرمایا کہ شہد پلانے کے بعد مریض کے مرض میں اضافہ ہی ہوتا رہا یعنی پیٹ جاری رہا۔ مریض کے بھائی نے حضور ﷺ سے شکایت کی حضور ﷺ نے فرمایا اللہ کا قول "فیه شفاء للناس"...... (جاری ہے)

اللهِ ﷺ صَدَقَ اللهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيكَ فَسَقَاهُ فَبَرَاَ

۱۲۴۶۔۔۔۔۔۔وحَدَّثَنِيهِ عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاء عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا اَتى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اَخِي عَرِبَ بَطْنُهُ فَقَالَ لَهُ اسْقِهِ عَسَلًا بِمَعْنى حَدِيثِ شُعْبَةَ۔

۱۲۴۶۔۔۔۔۔۔ صحابی رسول حضرت ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کیا: میرے بھائی کا پیٹ بہت خراب ہو گیا ہے تو آپ ﷺ نے اس سے کہا: اسے شہد پلاؤ۔ باقی مذکورہ بالا حدیث شعبہ کی طرح ہے۔

باب- ۲۳۹ باب الطاعون والطيرة والكهانة ونحوها

طاعون، بدفالی اور کہانت وغیرہ کے بیان میں

۱۲۴۷۔۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى قَالَ قَرَاْتُ عَلى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَاَبِي النَّضْرِ مَوْلى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَسْاَلُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الطَّاعُونِ فَقَالَ اُسَامَةُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الطَّاعُونُ رِجْزٌ اَوْ عَذَابٌ اُرْسِلَ عَلى بَنِي اِسْرَائِيلَ اَوْ عَلى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِاَرْضٍ فَلا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ و قَالَ اَبُو النَّضْرِ لا يُخْرِجُكُمْ اِلا فِرَارٌ مِنْهُ۔

۱۲۴۷۔۔۔۔۔۔ حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت اسامہ بن زید ؓ سے پوچھا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے بارے میں کیا سنا ہے؟ تو حضرت اسامہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

طاعون ایک عذاب ہے جسے بنی اسرائیل پر یا ان لوگوں پر بھیجا گیا تھا جو تم سے پہلے تھے پس جب تم سنو کہ فلاں علاقہ میں طاعون کی وباء پھیل چکی ہے تو وہاں مت جاؤ اور جب تمہارے رہنے کی جگہ میں واقع ہو جائے تو اس زمین سے طاعون سے فرار ہو کر مت نکلو۔

۱۲۴۸۔۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالا اَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ وَنَسَبَهُ ابْنُ قَعْنَبٍ فَقَالَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الطَّاعُونُ آيَةُ الرِّجْزِ ابْتَلى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ نَاسًا مِنْ عِبَادِهِ فَاِذَا

۱۲۴۸۔۔۔۔۔۔ حضرت اسامہ بن زید ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

طاعون عذاب کی علامت و نشانی ہے، اللہ عزوجل نے اپنے بندوں میں سے بعض لوگوں کو اس عذاب میں مبتلا کیا پس جب تم اس بارے میں سنو تو اس جگہ مت داخل ہو اور جب تمہارے رہنے کی زمین میں واقع ہو جائے تو اس سے بھاگو مت۔

(گذشتہ سے پیوستہ)۔۔۔۔۔۔ سچا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے کیونکہ حقیقت یہ بھی ہے کہ شہد کے استعمال کے بعد پیٹ میں موجود باقی ماندہ فاسد مادہ شہد کی وجہ سے نکل رہا تھا اور یہی در اصل مرض جڑ سے ختم کرنے کا واحد راستہ تھا۔ مگر مریض کا بھائی اس کو مرض میں اضافہ سمجھ کر گھبرا گیا۔ بالآخر شہد ہی سے شفاء ہوئی یہاں کذب (جھوٹا) کا لفظ بمعنی خطاء اور غلطی ہے۔

سَمِعْتُمْ بِهِ فَلَا تَدْخُلُوا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَفِرُّوا مِنْهُ هٰذَا حَدِيثُ الْقَعْنَبِيِّ وَقُتَيْبَةَ نَحْوُهُ

۱۲۴۹...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اُسَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ هٰذَا الطَّاعُونَ رِجْزٌ سُلِّطَ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَوْ عَلٰى بَنِي اِسْرَائِيلَ فَاِذَا كَانَ بِاَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا مِنْهُ وَاِذَا كَانَ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا ۔

۱۲۴۹...... حضرت اسامہؓ بن زید سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
یہ طاعون ایک عذاب ہے جسے تم سے پہلے لوگوں پر یا بنی اسرائیل پر مسلّط کیا گیا جب تم ایسی زمین میں ہو تو طاعون سے بھاگتے ہوئے اس علاقے سے مت نکلو اور جس جگہ طاعون ہو تو تم وہاں مت جاؤ۔ [1]

۱۲۵۰...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ اَنَّ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ عَنِ الطَّاعُونِ فَقَالَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اَنَا اُخْبِرُكَ عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ عَذَابٌ اَوْ رِجْزٌ اَرْسَلَهُ اللهُ عَلٰى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ اَوْ نَاسٍ كَانُوا قَبْلَكُمْ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا عَلَيْهِ وَاِذَا دَخَلَهَا عَلَيْكُمْ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا فِرَارًا ۔

۱۲۵۰...... صحابی رسول حضرت اسامہ بن زیدؓ سے طاعون کے بارے میں روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
یہ عذاب یا بیماری ہے جسے اللہ (عزوجل) نے بنی اسرائیل کے ایک گروہ یا کچھ لوگوں پر جو تم سے پہلے گزر چکے، بھیجا تھا۔ پس جب تم کسی زمین میں اس (طاعون) کی اطلاع سنو تو اس (طاعون زدہ) علاقہ میں مت جاؤ اور جب طاعون تم پر آجائے تو اس (طاعون زدہ) علاقہ سے بھاگ کر مت نکلو۔

۱۲۵۱......وحَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَقُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِاِسْنَادِ ابْنِ جُرَيْجٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ ۔

۱۲۵۱...... ان دونوں اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ مذکورہ بالا حدیث ہی کی طرح مروی ہے۔

[1] حکیم ابن سینا کا قول ہے کہ: طاعون ایک زہریلا مادہ ہے جو ایک مہلک گلٹی کی صورت میں بغل یا کان کے پیچھے ظاہر ہوتا ہے بلکہ بالعموم جسم کے نرم حصوں میں ظاہر ہوتا ہے...... ”طاعون میں مبتلا ہو کر مرنے والا شہید کے حکم میں ہے۔ حضور علیہ السلام نے احادیث مذکورہ میں ہدایت دی ہے کہ اگر کسی جگہ کے متعلق تم کو معلوم ہو کہ وہاں طاعون پھیلا ہوا ہے تو وہاں مت جاؤ، یہ توکل کے منافی نہیں کیونکہ مباح اسباب کو اختیار کرنا توکل کے خلاف نہیں ہوتا۔ شیخ تقی الدین ابن دقیق العیدؒ نے فرمایا کہ: یہ حکم اس لئے ہے کہ بعض اوقات ایسے مقام پر جانا دراصل اپنے لیے توکل کا دعویٰ کرنے کے مترادف ہوتا ہے۔ اور یہ صحیح نہیں اسی طرح بعض اوقات انسان اس تکلیف پر صبر نہیں کر سکتا تو کسی غلط قول کا مرتکب ہو جانے کا امکان ہوتا ہے اس لیے ممانعت فرمائی۔“

۱۲۵۱...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيى قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْوَجَعَ اَوِ السَّقَمَ رِجْزٌ عُذِّبَ بِهِ بَعْضُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ ثُمَّ بَقِيَ بَعْدُ بِالْاَرْضِ فَيَذْهَبُ الْمَرَّةَ وَيَاْتِي الْاُخْرى فَمَنْ سَمِعَ بِهِ بِاَرْضٍ فَلَا يَقْدَمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ وَقَعَ بِاَرْضٍ وَهُوَ بِهَا فَلَا يُخْرِجَنَّهُ الْفِرَارُ مِنْهُ -

۱۲۵۱...... صحابی رسول حضرت اسامہ بن زیدؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (طاعون) درد یا بیماری ایک عذاب ہے جس کے ذریعہ تم سے پہلی بعض قوموں کو عذاب دیا گیا۔ پھر یہ ابھی تک زمین میں باقی ہے کبھی چلا جاتا ہے اور کبھی آجاتا ہے پس جو کسی علاقے میں اس (طاعون) کی اطلاع سنے تو وہ اس جگہ نہ جائے اور جو اس زمین میں موجود ہو جہاں یہ واقع ہو جائے تو اس سے بھاگتے ہوئے وہاں سے نہ نکلے۔

۱۲۵۳...... وحَدَّثَنَاه اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِهِ -

۱۲۵۳...... اس سند سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث منقول ہے۔

۱۲۵۴...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبٍ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فَبَلَغَنِي اَنَّ الطَّاعُونَ قَدْ وَقَعَ بِالْكُوفَةِ فَقَالَ لِي عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ وَغَيْرُهُ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِذَا كُنْتَ بِاَرْضٍ فَوَقَعَ بِهَا فَلَا تَخْرُجْ مِنْهَا وَاِذَا بَلَغَكَ اَنَّهُ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلْهَا قَالَ قُلْتُ عَمَّنْ قَالُوا عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ يُحَدِّثُ بِهِ قَالَ فَاَتَيْتُهُ فَقَالُوا غَائِبٌ قَالَ فَلَقِيتُ اَخَاهُ اِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ شَهِدْتُ اُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ هٰذَا الْوَجَعَ رِجْزٌ اَوْ عَذَابٌ اَوْ بَقِيَّةُ عَذَابٍ عُذِّبَ بِهِ اُنَاسٌ مِنْ قَبْلِكُمْ فَاِذَا كَانَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَاِذَا بَلَغَكُمْ اَنَّهُ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا قَالَ حَبِيبٌ فَقُلْتُ لِاِبْرَاهِيمَ آنْتَ سَمِعْتَ اُسَامَةَ يُحَدِّثُ سَعْدًا وَهُوَ لَا يُنْكِرُ قَالَ نَعَمْ -

۱۲۵۴...... حضرت حبیبؒ سے مروی ہے کہ ہم مدینہ میں تھے تو مجھے یہ خبر پہنچی کہ کوفہ میں طاعون واقع ہو چکا ہے تو مجھے حضرت عطاء بن یسارؒ اور ان کے علاوہ لوگوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی جگہ قیام پذیر ہو اور وہاں طاعون واقع ہو جائے تو تم وہاں سے نہ نکلو اور جب تم کو کسی علاقہ کے بارے میں خبر پہنچے تو وہاں داخل مت ہو۔ میں نے کہا: آپ نے یہ بات کس سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا: عامر بن سعد سے جو اسے روایت کرتے ہیں۔ میں ان (عامر بن سعد) کے پاس گیا تو لوگوں نے کہا: وہ موجود نہیں ہیں۔ میں ان کے بھائی ابراہیم سے ملا اور ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: میری موجودگی میں حضرت اسامہؓ نے یہ حدیث حضرت سعد کو بیان کی۔ حضرت اسامہؓ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: یہ درد بیماری ہے یا عذاب یا عذاب کا بقیہ حصہ۔ تم سے پہلے لوگوں کو اس کے ذریعہ عذاب دیا گیا۔ پس جب کسی علاقے میں یہ پھیل جائے اور تم وہاں موجود ہو تو اس علاقہ سے مت نکلو اور جب تمہیں کسی علاقہ کے بارے میں اس کی خبر پہنچے تو اس علاقہ میں مت داخل ہو۔ حضرت حبیب نے کہا میں نے ابراہیم سے کہا: تم نے حضرت اسامہؓ کو یہ حدیث حضرت

سعد سے بیان کرتے ہوئے سنا تو انہوں نے اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا تھا؟ انہوں نے کہا: ہاں!

۱۲۵۵...... وحَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الإِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ فِي اَوَّلِ الْحَدِيثِ -

۱۲۵۵...... اس سند سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔ لیکن اس سند کے ساتھ اس حدیث کے ابتداء میں حضرت عطاء بن یسارؒ کا قصہ مذکور نہیں ہے۔ ❶

۱۲۵۶...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ وَخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ وَاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ شُعْبَةَ -

۱۲۵۶...... حضرت سعد بن مالک، حضرت خذیمہ بن ثابت اور حضرت اسامہ بن زیدؓ سے یہی روایت جو کہ حضرت شعبہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے۔

۱۲۵۷...... وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ كِلاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كَانَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدٌ جَالِسَيْنِ يَتَحَدَّثَانِ فَقَالا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ -

۱۲۵۷...... حضرت ابراہیم بن سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ حضرت اسامہ بن زید اور حضرت سعدؓ بیٹھے گفتگو کر رہے تھے تو انہوں نے ان کی مذکورہ حدیث مبارکہ کی طرح رسول اللہ ﷺ کی حدیث مبارکہ روایت کی۔

۱۲۵۸...... وحَدَّثَنِيهِ وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ -

۱۲۵۸...... حضرت ابراہیم بن سعد بن مالکؒ نے اپنے والد کے واسطہ سے نبی کریم ﷺ سے یہی مذکورہ حدیث مبارکہ سابقہ روایت ہی کی طرح روایت کی ہے۔

۱۲۵۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ

۱۲۵۹...... حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ شام کی طرف چلے، جب مقام سرغ پہنچے تو لشکر والوں میں سے حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ اور ان کے ساتھیوں سے آپ کی ملاقات

---

❶ اسی طرح طاعون کے متعلق یہ بھی ارشاد فرمایا کہ اگر تم کسی خطہ میں ہو اور وہاں طاعون کی وبا پھیل جائے تو تم وہاں سے نہ نکلو۔ بعض علماء نے اس ممانعت کو کراہت تنزیہی پر محمول کیا ہے۔ جبکہ بعض نے حرام قرار دیا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ: یہاں تین صورتیں ہیں ایک یہ کوئی فقط طاعون سے ڈر کر وہاں سے بھاگ رہا ہے تو یہ ممانعت حرام کے درجہ میں ہوگی۔ دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی کسی حقیقی ضرورت کی بناء پر وہاں سے نکلنا چاہ رہا تھا اور ابھی نکلا نہیں تھا کہ طاعون پھیل گیا، اس کیلئے نکلنا ممنوع نہیں۔ تیسری صورت یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی کسی ضرورت سے وہاں سے نکل رہا تھا اور طاعون بھی پھیلا ہوا تھا اس سے دونوں نیتوں سے نکلنا چاہا۔ اس کے بارے میں اقوال مختلف ہیں بعض نے منع کیا ہے کیونکہ ظاہراً فرار کی صورت ہے۔ اور بعض نے اجازت دی ہے کیونکہ صرف فرار کی نیت سے نہیں نکل رہا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِسَرْغَ لَقِيَهُ اَهْلُ الْاَجْنَادِ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ وَاَصْحَابُهُ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ عُمَرُ ادْعُ لِيَ الْمُهَاجِرِيْنَ الْاَوَّلِيْنَ فَدَعَوْتُهُمْ فَاسْتَشَارَهُمْ وَاَخْبَرَهُمْ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاخْتَلَفُوا فَقَالَ بَعْضُهُمْ قَدْ خَرَجْتَ لِاَمْرٍ وَلَا نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ عَنْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ مَعَكَ بَقِيَّةُ النَّاسِ وَاَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَا نَرٰى اَنْ تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ فَقَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِيَ الْاَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ لَهُ فَاسْتَشَارَهُمْ فَسَلَكُوْا سَبِيْلَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاخْتَلَفُوْا كَاخْتِلَافِهِمْ فَقَالَ ارْتَفِعُوْا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِيْ مَنْ كَانَ هَاهُنَا مِنْ مَشْيَخَةِ قُرَيْشٍ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْتُهُمْ فَلَمْ يَخْتَلِفْ عَلَيْهِ رَجُلَانِ فَقَالُوْا نَرٰى اَنْ تَرْجِعَ بِالنَّاسِ وَلَا تُقْدِمَهُمْ عَلٰى هٰذَا الْوَبَاءِ فَنَادٰى عُمَرُ فِي النَّاسِ اِنِّيْ مُصْبِحٌ عَلٰى ظَهْرٍ فَاَصْبِحُوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ اَفِرَارًا مِنْ قَدَرِ اللهِ فَقَالَ عُمَرُ لَوْ غَيْرُكَ قَالَهَا يَا اَبَا عُبَيْدَةَ وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُ خِلَافَهُ نَعَمْ نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللهِ اِلٰى قَدَرِ اللهِ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَتْ لَكَ اِبِلٌ فَهَبَطَتْ وَادِيًا لَهُ عُدْوَتَانِ اِحْدَاهُمَا خَصْبَةٌ وَالْاُخْرٰى جَدْبَةٌ اَلَيْسَ اِنْ رَعَيْتَ الْخَصْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللهِ وَاِنْ رَعَيْتَ الْجَدْبَةَ رَعَيْتَهَا بِقَدَرِ اللهِ قَالَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَكَانَ مُتَغَيِّبًا فِيْ بَعْضِ حَاجَتِهِ فَقَالَ اِنَّ عِنْدِيْ مِنْ هٰذَا عِلْمًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ

ہو گئی۔ انہوں نے حضرت عمرؓ کو خبر دی کہ شام میں وباء پھیل چکی ہے۔ حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے کہا: میرے پاس مہاجرین اولین کو بلاؤ۔ میں ان کو بلا لایا۔ آپ نے ان سے مشورہ کیا اور انہیں خبر دی کہ شام میں وباء پھیل چکی ہے پس انہوں نے اختلاف کیا۔ ان میں سے بعض نے کہا: آپ جس کام کے لئے نکل چکے ہیں، ہمارا خیال ہے کہ آپ واپس نہ ہوں اور بعض نے کہا: آپ کے ساتھ بعض متقدمین اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ ہیں، ہمارے خیال میں آپ کا انہیں اس وباء کی طرف لے جانا مناسب نہیں۔ آپؓ نے کہا: اچھا تم جاؤ۔ پھر کہا: میرے پاس انصار کو بلاؤ۔ میں نے آپ کے لیے انہیں بلایا۔ آپ نے ان سے مشورہ کیا تو وہ بھی مہاجرین کے راستہ پر چلے اور ان کے اختلاف کی طرح انہوں نے بھی اختلاف کیا۔ آپؓ نے کہا: میرے پاس سے تشریف لے جائیں۔ پھر آپ نے کہا: میرے پاس مہاجرین فتح مکہ سے قریشی بزرگوں کو بلاؤ۔ میں ان کو بلا لایا ان میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہ کیا۔ سب حضرات نے کہا کہ ہمارا خیال ہے کہ آپ لوگوں کے ساتھ واپس چلے جائیں اور ان کو اس وباء میں نہ لے جائیں حضرت عمرؓ نے لوگوں میں اعلان کر دیا کہ میں سواری کی حالت میں صبح کرنے والا ہوں۔ پس لوگ بھی سوار ہو گئے تو حضرت ابو عبیدہ بن جراح نے کہا: کیا تم اللہ کی تقدیر سے فرار ہو رہے ہو؟ حضرت عمرؓ نے کہا: اے ابو عبیدہ! کاش یہ بات کہنے والا آپ کے سوا کوئی اور ہوتا اور حضرت عمرؓ ان سے اختلاف کرنے کو پسند نہ کرتے تھے۔ کہا: ہاں! ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر ہی کی طرف جا رہے ہیں۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر آپ کے پاس اونٹ ہوں اور آپ ایسی وادی میں اتریں جس کی دو گھاٹیاں ہوں، ان میں سے ایک سرسبز اور دوسری خشک اور ویران و بنجر۔ اگر انہیں سرسبز و شاداب وادی میں چرائیں تو کیا یہ اللہ کی تقدیر سے نہ ہوگا اور اگر انہیں بنجر و ویران میں چرائیں تو کیا یہ بھی تقدیر الٰہی سے نہ ہوگا۔ اتنے میں حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ بھی آ گئے جو کہ اپنی کسی ضرورت کی وجہ سے موجود نہ تھے۔ انہوں نے کہا: میرے پاس اس (طاعون) بارے میں علم ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ

بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ قَالَ فَحَمِدَ اللّٰهَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ انْصَرَفَ -

فرماتے تھے: جب تم کسی علاقہ کے بارے میں اس اطلاع (وبا) کو سنو تو وہاں مت جاؤ اور جب یہ کسی علاقہ میں پھیل جائے اور تم وہاں موجود ہو تو اس سے فرار اختیار کرتے ہوئے مت نکلو۔ حضرت ابن عباسؓ نے کہا: پھر حضرت عمر بن خطابؓ نے اللہ کی حمد بیان کی اور لوٹ گئے۔ [1]

۱۲۶۰...... وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ قَالَ وَقَالَ لَهُ اَيْضًا اَرَاَيْتَ اَنَّهُ لَوْ رَعَى الْجَدْبَةَ وَتَرَكَ الْخَصْبَةَ اَكُنْتَ مُعَجِّزَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَسِرْ اِذًا قَالَ فَسَارَ حَتّٰى اَتَى الْمَدِينَةَ فَقَالَ هٰذَا الْمَحِلُّ اَوْ قَالَ هٰذَا الْمَنْزِلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ -

۱۲۶۰...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث مالکؒ کی طرح مروی ہے فرق یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو عبیدہؓ سے کہا: اگر کوئی آدمی سرسبز وشاداب وادی کو چھوڑ کر خشک اور بے آب وگیاہ وادی میں اپنے جانور چرائے تو کیا تم اسے قصور وار تصور کرو گے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! حضرت عمرؓ نے کہا: بس چلو۔ آپ چلے۔ جب مدینہ آگیا تو آپ نے کہا: یہی قیام گاہ ہے یا کہا: یہی منزل ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۱۲۶۱...... وحَدَّثَنِيهِ اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ وَلَمْ يَقُلْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ -

۱۲۶۱...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے سند میں یہ فرق ہے کہ اس میں انہوں نے عبداللہ بن حارث سے بیان کی ہے اور عبداللہ بن عبداللہ بن حارث نہیں ذکر کیا۔

۱۲۶۲...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ اَنَّ عُمَرَ خَرَجَ اِلَى الشَّامِ فَلَمَّا جَاءَ سَرْغَ بَلَغَهُ اَنَّ الْوَبَاءَ قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ فَاَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ فَرَجَعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ سَرْغَ -

۱۲۶۲...... حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ شام کی طرف روانہ ہوئے۔ جب آپ مقام سرغ پہنچے تو ان کو یہ خبر پہنچی کہ شام میں وباء پھیل چکی ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم کسی علاقہ میں وباء کی خبر سنو تو وہاں مت جاؤ اور جب وباء کسی علاقہ میں تمہاری موجودگی میں پھیل جائے تو وباء سے فرار اختیار کرتے ہوئے وہاں سے مت نکلو تو حضرت عمر بن خطابؓ مقام سرغ سے واپس لوٹ آئے۔

حضرت سالم بن عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ نے حضرت

---

[1] اس قصہ سے بھی وہی امر واضح ہو رہا ہے جو ہم نے پیچھے تفصیلاً ذکر کیا کہ حضرت عمرؓ بھی اس ممانعت کو محض راہ فرار اختیار کرنے والے کے حق میں متصور کرتے تھے۔ اور انہوں نے فرمایا کہ: ہم اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی طرف لوٹ رہے ہیں۔ یعنی اگر ہماری موت طاعون کے اندر لکھی ہے تو ہم اس سے بچ نہیں سکتے۔ اور اگر نہیں لکھی تو اس میں مر نہیں سکتے تو گویا وہاں جانا یا نہ جانا اپنی خواہش کی بناء پر نہیں ہے رسول کی اتباع اور حکم کی بناء پر ہے۔

وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ عُمَرَ اِنَّمَا انْصَرَفَ بِالنَّاسِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

عبدالرحمٰن کی اس روایت کردہ حدیث کی وجہ سے لوگوں کو واپس لوٹایا۔

باب ـ ۲۴۰ باب لا عدوی ولا طیرة ولا هامة ولا صفر ولا نوء ولا غول ولا یورد ممرضٌ علی مصحٍ

مرض کے متعدی ہونے، بدشگونی، ہامہ، صفر، ستارے اور غول وغیرہ کی کوئی حقیقت نہ ہونے کے بیان میں

١٢٦٣...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لِاَبِي الطَّاهِرِ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَحَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ حِينَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيَجِيءُ الْبَعِيرُ الْاَجْرَبُ فَيَدْخُلُ فِيهَا فَيُجْرِبُهَا كُلَّهَا قَالَ فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ -

۱۲۶۳...... حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرض کے متعدی ہونے اور صفر کی نحوست اور ہامہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے تو ایک دیہاتی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ اونٹ ریت میں ہرنوں کی طرح (صاف) ہوتے ہیں پھر ان میں کوئی خارش زدہ اونٹ آتا ہے جو ان اونٹوں کو بھی خارش زدہ کر دیتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے اونٹ کو بیماری لگانے والا کون ہے؟ [1]

١٢٦٤...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

۱۲۶۴...... حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مرض کے متعدی ہونے کی کوئی اصل نہیں اور نہ بدشگونی، صفر اور اُلو کی نحوست کی کوئی اصل ہے۔ ایک اعرابی نے عرض کیا، یارسول

---

[1] مرض کے متعدی ہونے کے متعلق شریعت کی تعلیم

رسول اکرم ﷺ سے اس کے متعلق دونوں طرح کے ارشادات ثابت ہیں بعض سے معلوم ہوتا ہے کہ مرض متعدی ہوتا ہے اور اسباب کے درجہ میں وہ اس بات میں مؤثر ہوتا ہے مثلاً آپ ﷺ کا ارشاد "مجذوم (کوڑھی) سے ایسے بھاگو جیسے تم شہر سے بھاگتے ہو۔" (بخاری) وغیرہ اور بعض ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کچھ حقیقت نہیں رکھتا اور ایسا تصور درست نہیں مثلاً مذکورہ بالا احادیث اس بناء پر اکثر محدثین شارحین نے یہ بات کہی ہے کہ شریعت میں اصلاً تو اس تصور کی نفی کی گئی ہے کہ مرض متعدی ہوتا ہے اور یہی شریعت کی اصل تعلیم ہے لیکن جہاں اس کے برخلاف کوئی ارشاد نبوی ثابت ہے مثلاً ابھی ذکر کیا گیا کہ: مجذوم سے بھاگو...... یہ دراصل ایک مسلمان کے عقیدہ کو فساد سے بچانے کیلئے ارشاد فرمائے گئے ہیں کیونکہ اگر کوئی تندرست شخص مریض کے پاس گیا اور پھر بحکم خداوندی وہ بیمار ہو گیا تو وہ اپنی بیماری کو مریض کے پاس جانے کا شاخسانہ قرار دے گا۔ تو اس کا عقیدہ بڑھ جائے گا۔ علماء نے فرمایا اصل میں اہل عرب کا عقیدہ تھا کہ مرض کا متعدی ہونا یہ بذات خود مؤثر تھا اس کی نفی کے لئے حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ: لا عدوی...... الخ تاکہ اس غلط تاثر اور عقیدہ باطل کی تردید ہو جائے۔ اور مؤثر حقیقی اللہ تعالیٰ ہی کی طرف دھیان رہے۔ اور جہاں فر من المجذوم...... الخ جیسے ارشادات ہیں وہ اس لیے کہ بعض امراض کے اندر ایسے اثرات جراثیم ہوتے ہیں جو ایک جسم سے دوسرے جسم کے ملنے سے منتقل ہو جاتے ہیں کبھی سانس کے ذریعہ منتقل ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا اگر ایسے مریض سے اختلاط کیا جائے تاکہ اگر اسے بحکم خداوندی بیماری لگ جائے تو وہ اسے دوسرے مریض کی طرف منسوب نہ کرے۔ تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو (تکملہ فتح الملہم ج ۴/ ۳۷۰)

اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَغَيْرُهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا عَدْوٰی وَلا طِيَرَةَ وَلا صَفَرَ وَلا هَامَةَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ -

اللہ! باقی حدیث سابقہ حدیث یونس کی طرح ذکر فرمائی۔

۱۲۶۵...... وحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي سِنَانُ بْنُ اَبِي سِنَانِ الدُّؤَلِيُّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لا عَدْوٰی فَقَامَ اَعْرَابِيٌّ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَصَالِحٍ وَعَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ ابْنِ اُخْتِ نَمِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لا عَدْوٰی وَلا صَفَرَ وَلا هَامَةَ -

۱۲۶۵...... صحابی رسول حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
مرض متعدی نہیں ہوتا۔ ایک دیہاتی نے عرض کیا۔ باقی حدیث حسب سابق بیان فرمائی۔ حضرت سائب کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
مرض کے متعدی ہونے، صفر اور ہامہ کی کوئی حقیقت نہیں۔

۱۲۶۶......وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا عَدْوٰی وَيُحَدِّثُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ قَالَ اَبُو سَلَمَةَ كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُهُمَا كِلْتَيْهِمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ صَمَتَ اَبُو هُرَيْرَةَ بَعْدَ ذٰلِكَ عَنْ قَوْلِهِ لا عَدْوٰی وَاَقَامَ عَلٰى اَنْ لا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ قَالَ -
فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ اَبِي ذُبَابٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ اَبِي هُرَيْرَةَ قَدْ كُنْتُ اَسْمَعُكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ تُحَدِّثُنَا مَعَ هٰذَا الْحَدِيثِ حَدِيثًا آخَرَ قَدْ سَكَتَّ عَنْهُ كُنْتَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا عَدْوٰی فَاَبٰى اَبُو هُرَيْرَةَ اَنْ يَعْرِفَ ذٰلِكَ وَقَالَ لا يُورِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ فَمَا رَآهُ الْحَارِثُ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى غَضِبَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَرَطَنَ بِالْحَبَشِيَّةِ فَقَالَ لِلْحَارِثِ اَتَدْرِي مَاذَا قُلْتُ قَالَ لا قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ اَبَيْتُ قَالَ

۱۲۶۶...... حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوفؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مرض متعدی نہیں ہوتا اور یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مریض کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے۔ حضرت ابو سلمہ نے کہا: حضرت ابو ہریرہؓ ان دونوں حدیثوں کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے تھے۔ پھر حضرت ابو ہریرہؓ آپ ﷺ کے قول، مرض متعدی نہیں ہوتا سے اس کے بعد خاموشی اختیار کرلی اور اس حدیث پر کہ "مریض کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے" پر قائم رہے۔ حضرت حارث بن ابی ذباب (حضرت ابو ہریرہؓ کے چچازاد) نے کہا: اے ابو ہریرہؓ! میں نے آپ سے سنا کہ آپ اس حدیث کے ساتھ ایک دوسری حدیث روایت کرتے تھے آپ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مرض متعدی نہیں ہوتا۔ تو حضرت ابو ہریرہؓ نے اس حدیث کے جاننے سے انکار کر دیا اور کہا: "مریض کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے"۔ حضرت حارث اس بات پر مطمئن نہ ہوئے (اور گفتگو میں، رد و بدل کیا) یہاں تک کہ حضرت ابو ہریرہؓ ناراض ہوگئے اور حبشی زبان میں انہیں کچھ کہا۔ پھر حضرت حارث سے کہا: کیا تم جانتے ہو میں نے کیا کہا تھا؟! انہوں نے کہا: نہیں! ابو ہریرہؓ نے کہا: میں نے کہا ہے کہ مجھے (اس روایت کے نقل کرنے سے) انکار ہے۔ حضرت

بُو سَلَمَةَ وَلَعَمْرِي لَقَدْ كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُنَا نَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا عَدْوٰى فَلا اَدْرِي اَنَسِيَ بُو هُرَيْرَةَ اَوْ نَسَخَ اَحَدُ الْقَوْلَيْنِ الْآخَرَ -

ابو سلمہ نے کہا: مجھے اپنی زندگی کی قسم ہے، حضرت ابو ہریرہؓ ہم سے حدیث روایت کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مرض متعدی نہیں ہوتا۔ میں نہیں جانتا کہ حضرت ابو ہریرہؓ بھول چکے ہیں یا ان دونوں قولوں میں سے ایک نے دوسرے کو منسوخ کر دیا۔

١٢٦١...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنُونَ ابْنَ اِبْرَاهِيمَ ابْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا عَدْوٰى وَيُحَدِّثُ مَعَ ذٰلِكَ لا يُورِدُ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصِحِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ -

١٢٦٧...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا اور وہ اس کے ساتھ یہ حدیث بھی روایت کرتے تھے: مریض کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے۔

١٢٦٨...... حَدَّثَنَاه عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الاسْنَادِ نَحْوَهُ -

١٢٦٨...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

١٢٦٩...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا عَدْوٰى وَلا هَامَةَ وَلا نَوْءَ وَلا صَفَرَ -

١٢٦٩...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا اور نہ اُلو میں (نحوست) ہے اور نہ ستارے (کی وجہ سے بارش) کی کوئی اصل ہے اور نہ صفر کی (نحوست کی) کوئی بنیاد ہے۔

١٢٧٠...... حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا عَدْوٰى وَلا طِيَرَةَ وَلا غُولَ

١٢٧٠...... حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
مرض کے متعدی ہونے، بدشگونی اور غول کی کوئی حقیقت اور اصل نہیں ہے۔

١٢٧١...... و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمِ بْنِ حَيَّانَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ التُّسْتَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا عَدْوٰى

١٢٧١...... صحابی حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
مرض کے متعدی ہونے، غول اور صفر کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔[1]

[1] فائدہ: نحوست کا کوئی تصور اسلام میں نہیں ہے۔ اسی طرح بدشگونی کا بھی اسلام میں تصور نہیں ہے اہل عرب کے یہاں ماہ صفر کی نحوست کا تصور تھا۔ اسی طرح وہ یہ تصور رکھتے تھے کہ بارش ستاروں کی گردش اور چال کی وجہ سے ہوتی ہے۔...... (جاری ہے)

وَلا غُولَ وَلا صَفَرَ ـ

۱۲۷۲...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لا عَدْوَى وَلا صَفَرَ وَلا غُولَ وَسَمِعْتُ اَبَا الزُّبَيْرِ يَذْكُرُ اَنَّ جَابِرًا فَسَّرَ لَهُمْ قَوْلَهُ وَلا صَفَرَ فَقَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ الصَّفَرُ الْبَطْنُ فَقِيلَ لِجَابِرٍ كَيْفَ قَالَ كَانَ يُقَالُ دَوَابُّ الْبَطْنِ قَالَ وَلَمْ يُفَسِّرِ الْغُولَ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ هَذِهِ الْغُولُ الَّتِي تَغَوَّلُ ـ

۱۲۷۲...... صحابی رسول حضرت جابر بن عبداللہؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: مرض کے متعدی ہونے صفر اور غول کی کوئی حقیقت نہیں۔ حضرت ابوزبیر کہتے ہیں کہ حضرت جابرؓ نے انہیں صفر کی تفسیر یہ بیان کی کہ صفر سے مراد پیٹ ہے۔ حضرت جابرؓ سے کہا گیا (پیٹ کا) کیا مطلب؟ انہوں نے کہا: پیٹ کے کیڑوں کو صفر کہا جاتا تھا اور انہوں نے غول کی تفسیر نہیں بتائی۔ حضرت ابوزبیرؓ نے کہا: غول سے مراد وہ ہے جو مسافروں کو راستہ بھٹکا دیتا ہے۔

باب- ۲۴۱ باب الطيرة والفال وما يكون فيه من الشؤم

بدشگونی، نیک فال اور جن چیزوں میں نحوست ہے ان کے بیان میں

۱۲۷۳...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لا طِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الْفَالُ قَالَ الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ

۱۲۷۳...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے بدشگونی کی کوئی حقیقت نہیں اور نیک شگون فال ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! نیک شگون کیا ہے فرمایا: اچھی بات جسے تم سے کوئی سنے۔

۱۲۷٤...... وحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كِلاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الاسْنَادِ مِثْلَهُ وَفِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ

۱۲۷۴...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... علاوہ ازیں الو کو نحوست کی علامت سمجھا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سب کی تردید فرمادی۔ غول کی حقیقت یہ تھی کہ عربوں کا عقیدہ تھا کہ جب کوئی شخص سفر پر جاتا ہے اور راہ بھول جاتا ہے تو غول بیابانی اس کی راہ نمائی کرتے ہوئے راہ دکھاتا ہے۔ جبکہ بعض یہ تصور رکھتے تھے ہواؤں میں بھوت پریت مسافر قافلوں کو راہ سے بھٹکایا کرتے تھے اور ایسے راستوں پر لے جاتے تھے جہاں ہلاکت یقینی ہوتی تھی۔ حضور علیہ السلام نے ان سب کی نفی فرمادی۔

النَّبِيِّ ﷺ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ ـ

۱۲۷۵ ...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ لا عَدْوَى وَلا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَالُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ ـ

۱۲۷۵ ...... حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا اور نہ بدشگونی کی کوئی حقیقت ہے البتہ فال یعنی اچھی بات اور عمدہ گفتگو مجھے پسند ہے۔

۱۲۷۶ ...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لا عَدْوَى وَلا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَالُ قَالَ قِيلَ وَمَا الْفَالُ قَالَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ ـ

۱۲۷۶ ...... حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا اور نہ بدشگونی کی کوئی اصل ہے اور مجھے نیک شگونی پسند ہے عرض کیا گیا: فال کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: پاکیزہ اور عمدہ بات۔

۱۲۷۷ ...... وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُخْتَارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَتِيقٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا عَدْوَى وَلا طِيَرَةَ وَاُحِبُّ الْفَالَ الصَّالِحَ ـ

۱۲۷۷ ...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
نہ کوئی مرض متعدی ہوتا ہے نہ بدشگونی کی اصل ہے اور مجھے نیک فال پسند ہے۔[1]

۱۲۷۸ ...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا عَدْوَى وَلا هَامَةَ وَلا طِيَرَةَ وَاُحِبُّ الْفَالَ الصَّالِحَ ـ

۱۲۷۸ ...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا اور نہ اُلو اور بدشگونی کی کوئی اصل ہے اور میں نیک فال کو پسند کرتا ہوں۔

۱۲۷۹ ...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ

۱۲۷۹ ...... صحابیٔ رسول حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
گھر، عورت اور گھوڑے میں نحوست ہے۔

---

[1] فائدہ ...... فال سے مراد نیک فال ہے۔ فال کے معنی ہیں کسی سنی ہوئی بات یا محسوس چیز کی طرف ذہن کا منتقل ہو جانا اور اس سے ذہن میں معنی مقصود کا حاصل ہو جانا" اس لفظ کا زیادہ تر استعمال برکت کے معنیٰ میں ہوتا ہے (قرطبی) حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی لفظ سے اپنے جائز مقصد کی طرف اشارہ حاصل کر لینا فال نیک کہلاتا ہے اور یہ ناجائز نہیں بلکہ مستحسن و محمود ہے۔ مثلاً حضور علیہ السلام نے حدیبیہ کی صلح کے موقع پر کفار کی طرف سے سہیل بن عمرو کے نمائندہ بن کر آنے پر ارشاد فرمایا: "تمہارا معاملہ سہیل (آسان) ہو گیا۔" تو لفظ سہیل سے حضور علیہ السلام نے سہل کا تصور فرمایا اور یہ فال نیک حاصل کی۔ (سیرت حلبیہ)

عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ -

۱۲۸۰...... و حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيى قَالا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَسَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا عَدْوى وَلا طِيَرَةَ وَاِنَّمَا الشُّؤْمُ فِي ثَلاثَةٍ الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ -

۱۲۸۰...... صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا اور نہ بد شگونی کی کوئی حقیقت ہے اور نحوست تین میں ہو سکتی ہے: عورت، گھوڑا اور مکان۔ [1]

۱۲۸۱...... و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنَيْ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيهِمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنَيْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنَاه يَحْيى بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الشُّؤْمِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ لا يَذْكُرُ اَحَدٌ مِنْهُمْ فِي حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ الْعَدْوى وَالطِّيَرَةَ غَيْرُ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ

۱۲۸۱...... ان چھ اسناد سے بھی حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ کوئی مرض متعدی نہیں ہوتا اور بد شگونی کی کوئی حقیقت نہیں۔

۱۲۸۲...... و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

۱۲۸۲...... حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر نحوست کا کسی چیز میں ہونا ثابت ہوتا تو

[1] بعض علماء نے ان تین اشیاء کو حقیقتاً بد شگونی کے عام حکم سے مستثنیٰ مانا ہے اور ان تین چیزوں میں نحوست کے وجود کو تسلیم کیا ہے۔ جبکہ بعض علماء نے اس حدیث کی تاویل کی ہے کہ اسکے معنی ہیں اگر نحوست کسی چیز میں ہوتی تو ان تین چیزوں میں ہوتی۔ (واللہ اعلم)

عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اِنْ يَّكُنْ مِنَ الشُّؤْمِ شَيْءٌ حَقٌّ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَرْاَةِ وَالدَّارِ -

وہ گھوڑے، عورت اور مکان میں ہوتی۔

۱۲۸۳...... وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الاسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ حَقٌّ -

۱۲۸۳...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث کی طرح مروی ہے لیکن اس روایت میں (حق) کا لفظ مروی نہیں۔

۱۲۸۴...... وحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عُتْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنْ كَانَ الشُّؤْمُ فِي شَيْءٍ فَفِي الْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ وَالْمَرْاَةِ -

۱۲۸۴...... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو وہ گھوڑے مکان اور عورت میں ہوتی۔

۱۲۸۵...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنْ كَانَ فَفِي الْمَرْاَةِ وَالْفَرَسِ وَالْمَسْكَنِ يَعْنِي الشُّؤْمَ

۱۲۸۵...... حضرت سہل بن سعدؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اگر نحوست ہوتی تو وہ عورت، گھوڑے اور مکان میں ہوتی۔[1]

۱۲۸٦...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ابْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ -

۱۲۸٦...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔

۱۲۸۷...... وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ اِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ فَفِي الرَّبْعِ وَالْخَادِمِ وَالْفَرَسِ -

۱۲۸۷...... صحابی رسول حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اگر کسی چیز میں (نحوست) ہوتی تو وہ مکان، خادم اور گھوڑے میں ہوتی۔

---

[1] فائدہ...... شیخ الاسلام حضرت مولانا تقی صاحب عثمانی مدظلہم نے اپنی بے نظیر شرح مسلم تکملہ فتح الملہم میں فرمایا کہ: ان تین اشیاء کے اندر نحوست کا اثبات جو کیا گیا ہے اس سے حقیقی نحوست مراد نہیں بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ جب ان تین چیزوں میں سے کوئی چیز انسان کی طبیعت کے موافق نہیں ہوتی تو وہ مختلف مصائب اور تکالیف کا سبب بن جاتی ہے جیسا کہ نحوست کے قائل حضرات اپنی تکالیف کا سبب نحوست کو قرار دیتے ہیں حالانکہ وہ نحوست نہیں بلکہ اس چیز کا اس شخص کی طبیعت کے عدم موافق ہوتا ہے اور یہ بات زیادہ تر ان تین اشیاء میں پائی جاتی ہے اس لئے حدیث میں ان تین کا ذکر کیا گیا۔ واللہ اعلم (تکملہ فتح الملہم ۴/۳۸۱)

باب-۲۴۲ باب تحریم الکھانۃ و اتیان الکھان

کہانت اور کاہنوں کے پاس جانے کی حرمت کے بیان میں

۱۲۸۸......حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اُمُورًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَاتِي الْكُهَّانَ قَالَ فَلا تَاتُوا الْكُهَّانَ قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ذَاكَ شَيْءٌ يَجِدُهُ اَحَدُكُمْ فِي نَفْسِهِ فَلا يَصُدَّنَّكُمْ

۱۲۸۸......حضرت معاویہ بن حکم سلمیؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایسی بہت ساری باتیں ہیں جنہیں ہم زمانہ جاہلیت میں سر انجام دیتے تھے۔ ہم کاہنوں کے پاس جاتے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کاہنوں کے پاس مت جاؤ۔ میں نے عرض کیا: ہم بدفالی لیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ چیز ہے جسے تم میں سے کوئی اپنے دل میں محسوس کرتا ہے۔ یہ خیال آنا تمہیں کسی کام سے نہ روکے۔ ❶

۱۲۸۹......وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنِي حُجَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عِيسَى اَخْبَرَنَا مَالِكٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الاسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ اَنَّ مَالِكًا فِي حَدِيثِهِ ذَكَرَ الطِّيَرَةَ وَلَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْكُهَّانِ

۱۲۸۹......ان چار اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے لیکن امام مالکؒ کی روایت کردہ حدیث میں بدفالی کا ذکر کیا ہے اور کاہنوں کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۹۰......وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الصَّبَّاحِ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا الاَوْزَاعِيُّ كِلاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلالِ بْنِ اَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ

۱۲۹۰......ان اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے اس روایت میں اضافہ یہ ہے کہ حضرت معاویہ بن حکم سلمیؓ فرماتے ہیں، میں نے عرض کیا: ہم میں بعض آدمی (علم جعفر) کے خطوط کھینچا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انبیاء (علیہم السلام) میں سے ایک نبی (علیہ السلام) خطوط کھینچا کرتے تھے جو ان کے طریقہ کے مطابق خط کھینچے وہ حق ہے۔ ❷

---

❶ فائدہ...... کاہن اسے کہتے ہیں جو غیر موجود اشیاء کی خبریں دے۔ اس میں نجومی (ستاروں کی چال سے معلوم کر کے خبریں بتانے والا) پیش گوئیاں کرنے والا سب داخل ہیں۔ ان میں سے کسی کے پاس جانا اور ان کے بتلائے ہوئے امور کا یقین کرنا جائز نہیں۔

❷ علماء نے فرمایا کہ علم رمل اور جعفر حضرت ادریس علیہ السلام کی طرف منسوب ہے، جبکہ بعض نے فرمایا کہ حضرت دانیال علیہ السلام کی طرف منسوب ہے۔ حاجی خلیفہ نے کشف الظنون میں فرمایا کہ: یہ علم خط، معجزہ چھ انبیاء کو دیا گیا تھا آدم، ادریس،......... (جاری ہے)

مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يَحْيٰى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ قُلْتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ۔

۱۲۹۱...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَحْيٰى بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ الْكُهَّانَ كَانُوا يُحَدِّثُونَنَا بِالشَّيْءِ فَنَجِدُهُ حَقًّا قَالَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقُّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقْذِفُهَا فِي اُذُنِ وَلِيِّهِ وَيَزِيدُ فِيهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ۔

۱۲۹۱...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کاہن ہمیں بعض چیزیں بیان کرتے تھے، جنہیں ہم ویسا ہی پاتے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ایک سچی بات ہوتی ہے جس کو کوئی جن (فرشتوں سے) اچک لیتا ہے پھر اسے اپنے ولی (کاہن) کے کان میں ڈال دیتا ہے اور وہ کاہن اس (ایک سچی بات میں) میں سو جھوٹ کی زیادتی کر دیتا ہے۔

۱۲۹۲...... حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي يَحْيٰى ابْنُ عُرْوَةَ اَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ سَاَلَ اُنَاسٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسُوا بِشَيْءٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فَاِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ اَحْيَانًا الشَّيْءَ يَكُونُ حَقًّا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْجِنِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي اُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ فِيهَا اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كِذْبَةٍ۔

۱۲۹۲...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ صحابۂ کرامؓ نے رسول اللہ ﷺ سے کاہنوں کے بارے میں پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: وہ کچھ نہیں ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بعض اوقات وہ کوئی ایسی بات بیان کرتے ہیں جو سچی ہو جاتی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ سچی بات وہ ہوتی ہے جو جن (فرشتوں سے سن کر) بھاگ جاتا ہے اور اپنے ولی یعنی کاہن کے کان میں مرغ کی آواز کی طرح لے جا کر ڈال دیتا ہے پھر وہ کاہن اس سچی بات میں سو سے زیادہ جھوٹ ملا دیتے ہیں۔

۱۲۹۳...... وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ رِوَايَةِ مَعْقِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

۱۲۹۳...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث معقل عن الزہری کی طرح مروی ہے۔

۱۲۹۴...... حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ

۱۲۹۴...... حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ مجھے اصحاب نبی

(گذشتہ سے پیوستہ)...... لقمان، ارمیا، شعیا اور دانیال علیہم السلام۔ یہاں فرمایا کہ جس کا علم رمل اس نبی کے علم کے موافق ہو جائے وہ ٹھیک ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ تعلیق بالمحال ہے، کیونکہ اس نبی کو تو وہ علم بطور معجزہ دیا گیا تھا باقی انسان کا علم تخمینی ہے۔ لہٰذا اس کا یقین کرنا درست نہیں۔ ان تخمینی چیزوں میں پڑ کر یقینی علوم (دین و شریعت) کو ترک کرنا حماقت ہے۔

حُمَيْدٍ قَالَ حَسَنٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَقَالَ عَبْدُ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّهُمْ بَيْنَمَا هُمْ جُلُوسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَاذَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ كُنَّا نَقُولُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاِنَّهَا لَا يُرْمٰى بِهَا لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اسْمُهُ اِذَا قَضٰى اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ اَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ اَهْلَ هٰذِهِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُونَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُونَهُمْ مَاذَا قَالَ قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ اَهْلِ السَّمَاوَاتِ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغَ الْخَبَرُ هٰذِهِ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَتَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُونَ اِلٰى اَوْلِيَائِهِمْ وَيُرْمَوْنَ بِهِ فَمَا جَاءُوا بِهِ عَلٰى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلٰكِنَّهُمْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ-

ﷺ میں سے ایک انصاری نے خبر دی کہ وہ ایک رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک ستارہ پھینکا گیا اور روشنی پھیل گئی تو صحابہؓ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم جاہلیت میں کیا کہا کرتے تھے جب کوئی ستارہ اس طرح پھینکا جاتا تھا؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ ہم کہا کرتے تھے اس رات کوئی بڑا آدمی پیدا کیا گیا اور کوئی بڑا آدمی مر گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان ستاروں کو کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے نہیں پھینکا جاتا بلکہ ہمارا پروردگار جب کسی امر کا فیصلہ کرتا ہے تو حاملین عرش فرشتے اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں پھر جو ان کے قریب آسمان والوں میں سے ہیں وہ اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں یہاں تک کہ یہ تسبیح آسمان دنیا والوں تک پہنچتی ہے پھر حاملین عرش سے قریب والے حاملین عرش سے کہتے ہیں، تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟ پس وہ انہیں اللہ کے حکم کی خبر دیتے ہیں پھر آسمانوں کے دوسرے فرشتے بھی ایک دوسرے کو اس کی خبر دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ خبر آسمان دنیا تک پہنچتی ہے پھر جن اسی سنی ہوئی بات کو اُچک لیتے ہیں اور اسے اپنے دوستوں یعنی کاہنوں کے ہاتھ میں ڈال دیتے ہیں اور ان کو اس کی اطلاع دیتے ہیں اب جو خبر کما حقہ لاتے ہیں وہ سچی ہوتی ہے مگر یہ اسے خلط ملط کر دیتے ہیں اور اس میں اپنی مرضی سے کچھ اضافہ کر دیتے ہیں۔ [1]

۱۲۹۵...... وحَدَّثَنِا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ ح و حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ يَعْنِي ابْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ يُونُسَ قَالَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَنِي رِجَالٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْاَنْصَارِ وَفِي حَدِيثِ

۱۲۹۵...... حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ میں سے بعض انصار نے اسی طرح خبر دی۔ اس روایت میں اضافہ یہ ہے کہ یہاں تک جب فرشتوں کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہو جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں: تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟ وہ کہتے ہیں: اس نے سچ فرمایا ہے اور کہا کہ اس میں ردوبدل اور زیادتی کر دیتے ہیں باقی حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

[1] اس حدیث میں صراحت ہے کہ کاہن جنات کی الٹی سیدھی باتیں سن کر اپنی طرف سے اس میں سو باتیں غلط سلط ملا کر لوگوں کو بتلایا کرتے تھے۔ ظاہر ہے کہ یہ کیسے درست ہو سکتا ہے۔

الْاَوْزَاعِيِّ وَلٰكِنْ يَقْرِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ وَلٰكِنَّهُمْ يَرْقَوْنَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ وَقَالَ اللهُ ﴿حَتّٰى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ﴾ وَفِي حَدِيثِ مَعْقِلٍ كَمَا قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ وَلٰكِنَّهُمْ يَقْذِفُونَ فِيهِ وَيَزِيدُونَ ۔

١٢٩٦...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَتٰى عَرَّافًا فَسَاَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً ۔

١٢٩٦...... بعض ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی عراف کے پاس جاکر اس سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا تو اس کی چالیس رات یعنی دنوں کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں۔[1]

باب-٢٤٣ باب اجتناب المجذوم ونحوه
جذامی سے پرہیز کرنے کے بیان میں

١٢٩٧...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَهُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّا قَدْ بَايَعْنَاكَ فَارْجِعْ ۔

١٢٩٧...... حضرت عمرو بن شرید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ ثقیف کے وفد میں ایک جذامی آدمی تھا تو نبی کریم ﷺ نے اس کی طرف پیغام بھیجا کہ ہم نے تیری بیعت کرلی ہے تم واپس لوٹ جاؤ۔

---

[1] عراف مستقبل کی پیشین گوئیاں کرنے والے کو کہا جاتا ہے۔ خواہ کاہن ہو یا نجومی۔ یا بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو کسی بات کے اسباب و مقدمات سن کر ایک نتیجہ نکالتے ہیں اور مخاطب کو بتادیتے ہیں۔ بعض اوقات وہ بات پوری ہو جاتی ہے۔ ان کی بات پر یقین کرنا ان کے پاس جانا بھی ناجائز۔ اور اپنے اعمال حسنہ کو ضائع کرنے کا ذریعہ ہے۔

كتاب قتل الحيات وغيرها

كتاب قتلِ الحيَّات وغيرِهــا

سانپوں وغیرہ کو مارنے کے بیان میں

۱۲۹۸..... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِقَتْلِ ذِي الطُّفْيَتَيْنِ فَاِنَّهُ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَيُصِيبُ الْحَبَلَ

۱۲۹۸..... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سانپ کے مارنے کا حکم دے دیا تھا جو دو دھاریوں والا ہو کیونکہ یہ سانپ بصارت کو غائب کر دیتا ہے اور حمل گرا دیتا ہے۔ [1]

۱۲۹۹..... وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ اَخْبَرَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الاسْنَادِ وَقَالَ الاَبْتَرُ وَذُو الطُّفْيَتَيْنِ ۔

۱۲۹۹..... اس سند سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث منقول ہے لیکن اس روایت میں دم کٹے دو دھاریوں والے دو قسم کے سانپوں کا ذکر ہے۔

۱۳۰۰..... و حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ قال حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ وَيَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْتُلُ كُلَّ حَيَّةٍ وَجَدَهَا فَاَبْصَرَهُ اَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ اَوْ زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يُطَارِدُ حَيَّةً فَقَالَ اِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ ۔

۱۳۰۰..... حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سانپوں کو مار ڈالو خصوصاً دو دھاریوں والے اور دم کٹے ہوئے کو کیونکہ یہ دونوں حمل کو ضائع کر دیتے ہیں اور آنکھ کی بینائی کو زائل کر دیتے ہیں اور ابن عمرؓ جس سانپ کو بھی پاتے مار ڈالتے تھے۔ ایک مرتبہ انہیں حضرت ابو لبابہ بن عبد المنذر یا حضرت زید بن خطاب نے دیکھا کہ وہ سانپ کا پیچھا کر رہے ہیں تو کہا: گھریلو سانپ کو مارنے سے منع کیا گیا ہے۔

۱۳۰۱..... و حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَاْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ يَقُولُ

۱۳۰۱..... حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کتوں کے مارنے کا حکم دیتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سانپوں اور کتوں کو مار ڈالو، بالخصوص دو دھاریوں والے اور دم برید (سانپ) کو مارو کیونکہ وہ دونوں بصارت زائل کر دیتے ہیں اور حاملہ

---

[1] فائدہ..... مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مخصوص سانپ کے اندر یہ صفت رکھی ہے کہ جب وہ انسان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا ہے تو انسان کی بصارت کو زائل کر دیتا ہے۔ شاید اس کی آنکھوں سے کسی خاص قسم کی شعاعیں اور ریز نکلتی ہوں۔ جو انسانی بصارت کیلئے مہلک ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ حمل گرا دیتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر حاملہ عورت اس سانپ کو دیکھ لے تو اس کے خوف سے حمل ساقط ہو جاتا ہے۔ بعض علماء نے کہا کہ عورت جب اس سانپ کو دیکھتی ہے تو وہ اپنا زہر اسے دکھاتا ہے جس سے حمل ساقط ہو جاتا ہے۔

اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَالْكِلَابَ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَالَى قَالَ الزُّهْرِيُّ وَنُرَى ذٰلِكَ مِنْ سُمَّيْهِمَا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَلَبِثْتُ لا اَتْرُكُ حَيَّةً اَرَاهَا اِلا قَتَلْتُهَا فَبَيْنَا اَنَا أُطَارِدُ حَيَّةً يَوْمًا مِنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ مَرَّ بِي زَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ اَوْ اَبُو لُبَابَةَ وَاَنَا أُطَارِدُهَا فَقَالَ مَهْلا يَا عَبْدَ اللّٰهِ فَقُلْتُ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِهِنَّ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ نَهٰى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ -

عورت کا حمل گرا دیتے ہیں۔ زہریؒ نے کہا: ہمارے خیال میں یہ ان کے زہر کے اثر کی وجہ سے ہے اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے حضرت سالم نے کہا عبداللہ بن عمرؓ نے کہا: ایک عرصہ تک میں جو بھی سانپ دیکھتا تو اسے مارے بغیر نہ چھوڑتا تھا۔ ایک مرتبہ میں ایک دن گھریلو سانپ کے پیچھے دوڑ رہا تھا کہ میرے پاس سے حضرت زید بن خطاب یا حضرت لبابہ گزرے تو انہوں نے کہا: ٹھہر جاؤ، اے عبداللہ! میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے انہیں قتل کرنے کا حکم دیا ہے انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے گھریلو سانپوں کو مارنے سے منع بھی فرمایا ہے۔

١٣٠٢...... وحَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ صَالِحًا قَالَ حَتّٰى رَآنِي اَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَزَيْدُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالا اِنَّهُ قَدْ نَهٰى عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ وَفِي حَدِيثِ يُونُسَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَلَمْ يَقُلْ ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالأَبْتَرَ -

١٣٠٢...... ان اسناد سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث مروی ہے، اس روایت میں یہ ہے کہ ابن عمرؓ کہتے ہیں مجھے حضرت ابو لبابہ بن عبد المنذر اور زید بن خطاب نے دیکھا تو دونوں نے کہا: آپ ﷺ نے گھریلو (سانپوں کو مارنے سے) منع فرمایا ہے اور یونس کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ سانپوں کو قتل کرو اور انہوں نے دو دھاریوں والے اور دم برید کا ذکر نہیں کیا۔[1]

١٣٠٣...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ كَلَّمَ ابْنَ عُمَرَ لِيَفْتَحَ لَهُ بَابًا فِي دَارِهِ يَسْتَقْرِبُ بِهِ اِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ الْغِلْمَةُ جِلْدَ جَانٍّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ الْتَمِسُوهُ فَاقْتُلُوهُ فَقَالَ اَبُو لُبَابَةَ لا تَقْتُلُوهُ فَاِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى

١٣٠٣...... حضرت نافعؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابو لبابہؓ نے حضرت ابن عمرؓ سے ان کے گھر کا دروازہ اپنے لئے کھولنے کے بارے میں گفتگو کی تاکہ وہ مسجد سے قریب ہو جائیں تو لڑکوں کو (اتنے میں) سانپ کی کینچلی مل گئی۔ حضرت عبداللہؓ نے فرمایا: سانپ کو تلاش کرو اور اسے قتل کر دو تو حضرت ابو لبابہ نے کہا: اسے قتل مت کرو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے جو گھروں میں رہتے ہیں۔

---

[1] گھریلو سانپوں کو مارنے سے ممانعت کی وجہ علماء نے یہ لکھی ہے کہ گھروں میں رہنے والے سانپوں کے متعلق یہ احتمال ہوتا ہے وہ جنات ہوں اور سانپ کی شکل میں متمثل اور متشکل ہو جاتے ہوں۔ لہٰذا اگر وہ حقیقتاً جن ہو۔ اور اسے مار دیا اس کا نقصان مارنے والے کو ہوگا کیونکہ جنات عموماً انتقام ضرور لیتے ہیں۔

عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي فِي الْبُيُوتِ ۔

۱۳۰٤...... و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقْتُلُ الْحَيَّاتِ كُلَّهُنَّ حَتّٰى حَدَّثَنَا اَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْبَدْرِيُّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ جِنَّانِ الْبُيُوتِ فَاَمْسَكَ ۔

۱۳۰۴...... حضرت نافعؒ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ تمام سانپوں کو مار دیا کرتے تھے اور ہمیں حضرت ابولبابہ بن عبد المنذر بدریؓ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے گھریلوں سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے پس حضرت عبداللہ ابن عمرؓ اس سے رک گئے۔

۱۳۰۵...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا لُبَابَةَ يُخْبِرُ ابْنَ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ ۔

۱۳۰۵...... حضرت نافعؒ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت ابولبابہؓ سے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کو یہ خبر دیتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے گھریلوں سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا۔

۱۳۰٦...... و حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِي لُبَابَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي فِي الْبُيُوتِ ۔

۱۳۰۶...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے کہ حضرت عبداللہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابولبابہؓ نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا جو گھروں میں ہوتے ہیں۔ [1]

۱۳۰۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْاَنْصَارِيَّ وَكَانَ مَسْكَنُهُ بِقُبَاءٍ فَانْتَقَلَ اِلَى الْمَدِينَةِ فَبَيْنَمَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسًا مَعَهُ يَفْتَحُ خَوْخَةً لَهُ اِذَا هُمْ بِحَيَّةٍ مِنْ عَوَامِرِ الْبُيُوتِ فَاَرَادُوا قَتْلَهَا فَقَالَ اَبُو لُبَابَةَ اِنَّهُ قَدْ نُهِيَ عَنْهُنَّ يُرِيدُ عَوَامِرَ الْبُيُوتِ وَاُمِرَ بِقَتْلِ الْاَبْتَرِ وَذِي

۱۳۰۷...... حضرت نافعؒ سے مروی ہے کہ حضرت ابولبابہؓ بن عبد المنذر انصاری کی رہائش قبا میں تھی وہ مدینہ منورہ منتقل ہوگئے کہ ایک دن عبداللہ بن عمرؓ ان کے ساتھ بیٹھے اپنا ایک دروازہ کھول رہے تھے کہ اچانک انہوں نے گھریلو سانپوں میں سے ایک سانپ دیکھا اور لوگوں نے اسے مارنے کا ارادہ کیا تو حضرت ابولبابہؓ نے کہا: انہیں مارنے سے روکا گیا ہے اور انہوں نے اس گھریلو سانپوں کا ارادہ کیا اور دم بریدہ اور دو دھاریوں والے سانپوں کو مارنے کا حکم دیا گیا اور کہا گیا ہے یہی وہ دو قسم کے سانپ ہیں جو بصارت (بینائی) کو اچک لیتے ہیں اور عورتوں

---

[1] گھریلو سانپوں کے متعلق حضرت ابوسعید الخدریؓ کی روایت میں رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ: "ان گھروں میں کچھ مخلوقات رہتی ہیں، لہٰذا اگر تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو تین بار (تین دن تک) اسے تنگ کرو (یعنی اعلان کرو کہ وہ چلے جائیں) اگر وہ چلے جائیں تو ٹھیک ورنہ انہیں قتل کردو"۔

الطُّفْيَتَيْنِ وَقِيلَ هُمَا اللَّذَانِ يَلْتَمِعَانِ الْبَصَرَ وَيَطْرَحَانِ اَوْلَادَ النِّسَاء -

کے (پیٹ) کے بچوں کو گرادیتے ہیں۔

۱۳۰۸...... و حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ وَهُوَ عِنْدَنَا ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ يَوْمًا عِنْدَ هَدْمٍ لَهُ فَرَاى وَبِيصَ جَانٍّ فَقَالَ اتَّبِعُوا هٰذَا الْجَانَّ فَاقْتُلُوهُ قَالَ اَبُو لُبَابَةَ الْاَنْصَارِيُّ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ الَّتِي تَكُونُ فِي الْبُيُوتِ اِلَّا الْاَبْتَرَ وَذَا الطُّفْيَتَيْنِ فَاِنَّهُمَا اللَّذَانِ يَخْطِفَانِ الْبَصَرَ وَيَتَتَبَّعَانِ مَا فِي بُطُونِ النِّسَاءِ -

۱۳۰۸...... حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک دن اپنی گری ہوئی دیوار کے پاس تھے کہ انہوں نے اچانک سانپ کی چمک دیکھی۔ تو کہا: اس سانپ کا پیچھا کرو اور اسے قتل کر دو۔ حضرت ابو لبابہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان سانپوں کے قتل سے منع کرتے ہوئے سنا جو گھروں میں رہتے ہیں، سوائے دم بریدہ اور دو دھاریوں والے سانپوں کے کیونکہ یہ وہ ہیں جو بصارت وبینائی کو اچک لیتے ہیں اور عورتوں کے حمل کو گرادیتے ہیں۔

۱۳۰۹...... وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اُسَامَةُ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا لُبَابَةَ مَرَّ بِابْنِ عُمَرَ وَهُوَ عِنْدَ الْاُطُمِ الَّذِي عِنْدَ دَارِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَرْصُدُ حَيَّةً بِنَحْوِ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ -

۱۳۰۹...... حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو لبابہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس سے گزرے، اس حال میں کہ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے گھر کے پاس والے قلعہ میں سانپ کو تلاش کر رہے تھے۔ باقی حدیثِ مبارکہ سابقہ حدیث لیث بن سعد کی طرح ذکر فرمائی۔

۱۳۱۰...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ يَحْيٰى وَاِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَارٍ وَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَنَحْنُ نَاْخُذُهَا مِنْ فِيهِ رَطْبَةً اِذْ خَرَجَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ اقْتُلُوهَا فَابْتَدَرْنَاهَا لِنَقْتُلَهَا فَسَبَقَتْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَاهَا اللهُ شَرَّكُمْ كَمَا وَقَاكُمْ شَرَّهَا -

۱۳۱۰...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ایک غار میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ پر وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا نازل کی گئی۔ پس ہم آپ ﷺ کے دہن مبارک سے مزہ لے لے کر اس سورت کو حاصل کر رہے تھے کہ اچانک ایک سانپ نکل آیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے مار ڈالو۔ پس میں نے اس سانپ کو مارنے میں جلدی کی لیکن وہ ہم سے نکل گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے اسے تمہارے شر سے بچالیا جیسا کہ اس کے شر سے تمہیں بچایا۔

۱۳۱۱...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ فِي هٰذَا

۱۳۱۱...... اس سند سے بھی یہ مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

الاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ ۔

۱۳۶۲...... وَ حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَمَرَ مُحْرِمًا بِقَتْلِ حَيَّةٍ بِمِنًى ۔

۱۳۱۲...... حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں ایک احرام باندھنے والے کو سانپ مارنے کا حکم ارشاد فرمایا۔ ❶

۱۳۶۳...... وحَدَّثَنا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ عَنِ الاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَارٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَاَبِي مُعَاوِيَةَ ۔

۱۳۱۳...... حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غار میں تھے۔ باقی حدیث سابقہ حدیث جریر وابی معاویہ کی طرح ہے۔

۱۳٦٤...... و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ صَيْفِيٍّ وَهُوَ عِنْدَنَا مَوْلَى ابْنِ اَفْلَحَ اَخْبَرَنِي اَبُو السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ اَنَّهُ دَخَلَ عَلَى اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي بَيْتِهِ قَالَ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي فَجَلَسْتُ اَنْتَظِرُهُ حَتَّى يَقْضِيَ صَلاتَهُ فَسَمِعْتُ تَحْرِيكًا فِي عَرَاجِينَ فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا حَيَّةٌ فَوَثَبْتُ لِاَقْتُلَهَا فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنِ اجْلِسْ فَجَلَسْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ اَشَارَ اِلَى بَيْتٍ فِي الدَّارِ فَقَالَ اَتَرَى هٰذَا الْبَيْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَانَ فِيهِ فَتًى مِنَّا حَدِيثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ فَخَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ اِلَى الْخَنْدَقِ فَكَانَ ذٰلِكَ الْفَتَى يَسْتَاْذِنُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِاَنْصَافِ النَّهَارِ فَيَرْجِعُ اِلَى اَهْلِهِ فَاسْتَاْذَنَهُ يَوْمًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ خُذْ عَلَيْكَ سِلاحَكَ فَاِنِّي اَخْشَى عَلَيْكَ قُرَيْظَةَ فَاَخَذَ الرَّجُلُ سِلاحَهُ ثُمَّ رَجَعَ فَاِذَا امْرَاَتُهُ بَيْنَ الْبَابَيْنِ قَائِمَةً فَاَهْوَى اِلَيْهَا الرُّمْحَ لِيَطْعُنَهَا بِهِ وَاَصَابَتْهُ غَيْرَةٌ فَقَالَتْ لَهُ اكْفُفْ عَلَيْكَ رُمْحَكَ

۱۳۱۴...... حضرت ہشام بن زہرہ رحمۃ اللہ علیہ کے مولیٰ حضرت ابو سائب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وہ حضرت ابو سعید کے پاس ان کے گھر گئے۔ کہتے ہیں میں نے انہیں نماز پڑھتے پایا تو میں ان کے انتظار میں بیٹھ گیا، یہاں تک کہ انہوں نے اپنی نماز ادا کرلی۔ میں نے گھر کے کونے میں پڑی لکڑی کی حرکت کی آواز سنی۔ میں نے اس کی طرف توجہ کی تو وہ سانپ تھا۔ میں اس کو مارنے کیلئے جھپٹا۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے مجھے بیٹھنے کا اشارہ کیا تو میں بیٹھ گیا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوگئے تو گھر کے اندر ایک کوٹھڑی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: کیا تو اس گھر کو دیکھ رہا ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! کہا: اس میں ہمارا ایک نوجوان تھا جس کی ابھی نئی شادی ہوئی تھی۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک خندق کی طرف نکلے اور وہ نوجوان عین دوپہر کے وقت اپنے اہل و عیال کی طرف لوٹتا تھا۔ ایک دن اس نے آپ ﷺ سے اجازت طلب کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے ہتھیار ساتھ لے لو۔ میں بنو قریظہ کے تجھ پر حملہ کرنے کا خدشہ رکھتا ہوں۔ اس آدمی نے اپنے ہتھیار لے لیا۔ واپس آیا تو دیکھا کہ اس کی بیوی دونوں کواڑوں کے درمیان کھڑی ہے۔ اس نے غیرت کی وجہ سے اپنی بیوی کو نیزہ مارنے کا ارادہ کیا تو اس عورت نے کہا: نیزہ روک اور گھر میں داخل ہو اور دیکھو مجھے کس چیز نے گھر سے نکالا ہے۔ وہ داخل ہوا تو دیکھا کہ ایک بہت بڑا سانپ بستر پر

❶ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ محرم (احرام والے) کو موذی جانوروں کا مارنا ممنوع نہیں ہے۔

وَادْخُلِ الْبَيْتَ حَتّٰى تَنْظُرَ مَا الَّذِي اَخْرَجَنِي فَدَخَلَ فَاِذَا بِحَيَّةٍ عَظِيمَةٍ مُنْطَوِيَةٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَاَهْوٰى اِلَيْهَا بِالرُّمْحِ فَانْتَظَمَهَا بِهٖ ثُمَّ خَرَجَ فَرَكَزَهُ فِي الدَّارِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَيْهِ فَمَا يُدْرٰى اَيُّهُمَا كَانَ اَسْرَعَ مَوْتًا الْحَيَّةُ اَمِ الْفَتٰى قَالَ فَجِئْنَا اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ وَقُلْنَا ادْعُ اللّٰهَ يُحْيِيهِ لَنَا فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ بِالْمَدِينَةِ جِنًّا قَدْ اَسْلَمُوا فَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَآذِنُوهُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاقْتُلُوهُ فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ -

لیٹا ہوا ہے۔ پس اس نوجوان نے سانپ کو نیزہ مارنے کا ارادہ کیا اور سانپ کو نیزہ میں پرو لیا۔ پھر باہر نکلا اور نیزہ کو احاطہ میں گاڑ دیا۔ پس وہ سانپ نیزے پر تڑپنے لگا (اور جوان بھی) لیکن یہ معلوم نہیں کہ سانپ کی موت پہلے واقع ہوئی یا جوان کی؟ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ ہم نے عرض کیا: اللہ سے دعا کریں کہ وہ اسے زندہ کر دے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اپنے ساتھی کیلئے مغفرت طلب کرو۔ پھر فرمایا: مدینہ میں کچھ جن مسلمان ہو گئے ہیں۔ پس اگر تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اسے تین دن (کی مہلت) کا اعلان کر دو۔ اگر اس کے بعد بھی وہ سانپ ہی دکھائی دے تو اسے مار ڈالو کیونکہ وہ شیطان ہے۔ [1]

١٣١٥ ...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ سَمِعْتُ اَسْمَاءَ ابْنَ عُبَيْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ السَّائِبُ وَهُوَ عِنْدَنَا اَبُو السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ اِذْ سَمِعْنَا تَحْتَ سَرِيرِهٖ حَرَكَةً فَنَظَرْنَا فَاِذَا حَيَّةٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهٖ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ عَنْ صَيْفِيٍّ وَقَالَ فِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبُيُوتِ عَوَامِرَ فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا فَحَرِّجُوا عَلَيْهَا ثَلَاثًا فَاِنْ ذَهَبَ وَاِلَّا فَاقْتُلُوهُ فَاِنَّهٗ كَافِرٌ وَقَالَ لَهُمْ اذْهَبُوا فَادْفِنُوا صَاحِبَكُمْ -

۱۳۱۵ ...... حضرت ابو سائب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک ہم نے چارپائی کے نیچے حرکت کی آواز سنی۔ جب ہم نے دیکھا تو وہ سانپ تھا۔ باقی حدیث حسب سابق بیان فرمائی۔ اس روایت میں اضافہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان گھروں میں کچھ گھریلوں سانپ (جنات) رہتے ہیں۔ پس اگر تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو تین دن تک اسے تنگ کرو۔ اگر وہ چلا جائے تو ٹھیک ورنہ اسے قتل کر ڈالو کیونکہ وہ کافر ہے اور اس روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جاؤ اور اپنے ساتھی کو دفن کر دو۔

١٣١٦ ...... وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ حَدَّثَنِي صَيْفِيٌّ عَنْ اَبِي السَّائِبِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُهٗ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ بِالْمَدِينَةِ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ قَدْ

۱۳۱۶ ...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مدینہ میں جنات کا ایک گروہ مسلمان ہو چکا ہے۔ پس جو ان گھریلو سانپوں میں سے کسی کو دیکھے تو اسے تین دن کا اعلان کر دے پس اگر وہ اس کے بعد بھی سامنے آئے تو اسے مار ڈالے

[1] اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ گھروں میں رہنے والے سانپ جنات ہوتے ہیں جو اپنے نقصان کا فوری بدلہ لیتے ہیں جیسے یہاں اس نوجوان سے بدلہ لیا اور وہ سانپ سے بھی پہلے ہلاک ہو گیا۔

اَسْلَمُوا فَمَنْ رَاى شَيْئًا مِنْ هٰذِهِ الْعَوَامِرِ فَلْيُؤْذِنْهُ ثَلاثًا فَاِنْ بَدَا لَهُ بَعْدُ فَلْيَقْتُلْهُ فَاِنَّهُ شَيْطَانٌ۔

کیونکہ وہ شیطان ہے۔ ❶

باب۔ ٢٤٤　باب استحباب قتل الوزغ

چھپکلی کو مارنے کے استحباب کے بیان میں

١٣١٧...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ شَرِيكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَهَا بِقَتْلِ الْاَوْزَاغِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ اَبِي شَيْبَةَ اَمَرَ۔

١٣١٧...... حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں چھپکلیوں کے مارنے کا حکم دیا۔

١٣١٨...... و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ ابْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اُمَّ شَرِيكٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا اسْتَاْمَرَتِ النَّبِيَّ ﷺ فِي قَتْلِ الْوِزْغَانِ فَاَمَرَ بِقَتْلِهَا وَاُمُّ شَرِيكٍ اِحْدَى نِسَاءِ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ اتَّفَقَ لَفْظُ حَدِيثِ ابْنِ اَبِي خَلَفٍ وَعَبْدِ بْنِ حُمَيْدٍ وَحَدِيثُ ابْنِ وَهْبٍ قَرِيبٌ مِنْهُ۔

١٣١٨...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے کہ حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے چھپکلی کو مارنے کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے انہیں مارنے کا حکم دیا اور حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا بنو عامر بن لوئی کی عورتوں میں سے ایک ہیں۔

١٣١٩...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

١٣١٩...... حضرت عامر بن سعد رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے چھپکلی کو مارنے کا حکم دیا اور اس کا نام فُویسِق یعنی کم فاسق رکھا۔ ❷

---

❶ جنات بھی مسلمان ہوتے ہیں اور جس طرح دوسرے مسلمان انسانوں کو تکلیف پہنچانا جائز نہیں اسی طرح مسلمان جنات کو بھی تکلیف پہنچانا جائز نہیں ہے۔ جنات کیلئے اعلان کا طریقہ علماء نے یہ لکھا ہے کہ یوں کہے: "میں تمہیں اسی عہد کا واسطہ اور قسم دیتا ہوں جو تم سے سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے لیا تھا کہ تم ہمیں نہ تکلیف دو اور نہ ہمارے سامنے ظاہر ہو۔" یہ طریقہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔

❷ وزغ یا فویسق چھپکلی یا گرگٹ کو کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے مارنے کا حکم فرمایا ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتلایا کہ جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو روئے زمین کا ہر جانور اپنی استطاعت کے بقدر آگ کو بجھانے (جاری ہے)

اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ وَسَمَّاهُ فُوَيْسِقًا ۔

۱۳۲۰ــــ و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِلْوَزَغِ الْفُوَيْسِقُ زَادَ حَرْمَلَةُ قَالَتْ وَلَمْ اَسْمَعْهُ اَمَرَ بِقَتْلِهِ ۔

۱۳۲۰ــــ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چھپکلی کو فُوَیْسِق کہا اور حرملہ نے یہ اضافہ کیا کہ سیدہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے آپ ﷺ سے اسے مارنے کا حکم نہیں سنا۔

۱۳۲۱ــــ و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً فِي اَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الْاُولَى وَاِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً لِدُونِ الثَّانِيَةِ ـ

۱۳۲۱ــــ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے چھپکلی کو پہلی ضرب سے مار ڈالا تو اس کیلئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور جس نے اسے دوسری ضرب سے مارا اس کیلئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں مگر پہلی دفعہ مارنے والے سے کم اور اگر اس نے تیسری ضرب سے مارا تو اس کیلئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں لیکن دوسری ضرب سے مارنے والے سے کم۔

۱۳۲۲ــــ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ زَكَرِيَّاءَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ سُهَيْلٍ اِلَّا جَرِيرًا وَحْدَهُ فَاِنَّ فِي حَدِيثِهِ مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي اَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُونَ ذٰلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُونَ ذٰلِكَ ـ

۱۳۲۲ــــ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے چھپکلی کو پہلی ضرب سے مارا اس کیلئے سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور دوسری میں اس سے کم اور تیسری میں اس سے بھی کم۔

۱۳۲۳ــــ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ زَكَرِيَّاءَ عَنْ سُهَيْلٍ حَدَّثَتْنِي اُخْتِي عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ فِي اَوَّلِ ضَرْبَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً ـ

۱۳۲۳ــــ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (چھپکلی کو) پہلی ضرب سے مارنے میں ستر نیکیاں ہیں۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کی کوشش کر رہا تھا لیکن چھپکلی یا گرگٹ وہ آگ کو (مزید بھڑکانے کے لیے) پھونکے مار رہا تھا۔ لہٰذا آپ ﷺ نے اسے مارنے کا حکم دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام نے یہ واقعہ اس جانور کی خست اور رذاءت کو بیان کرنے کیلئے بتلایا ہوگا لیکن جہاں تک اس کے قتل کا حکم ہے تو اس کی وجہ انسانوں کیلئے اس کا موذی ہونا ہی ہے۔ واللہ اعلم

باب- ۲۴۵ باب النهي عن قتل النمل
چیونٹیوں کو مارنے کی ممانعت

١٣٢٤...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيى قَالا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِنَ الأَنْبِيَاءِ فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ أَفِي أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكْتَ أُمَّةً مِنَ الأُمَمِ تُسَبِّحُ -

۱۳۲۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چیونٹی نے انبیاء (سابقین) میں سے کسی نبی کو کاٹ لیا۔ انہوں نے چیونٹیوں کے بل کے بارے میں حکم دیا تو اسے جلا دیا گیا۔ پس اللہ عزوجل نے ان کی طرف وحی کی کہ تجھے ایک چیونٹی نے کاٹا تھا اور تم نے گروہوں میں سے ایک ایسے گروہ کو ہلاک کروادیا جو اللہ کی تسبیح کرتا تھا۔

١٣٢٥...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجِهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ فَهَلا نَمْلَةً وَاحِدَةً -

۱۳۲۵...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی ایک درخت کے نیچے ٹھہرے۔ ایک چونٹی نے انہیں کاٹ لیا تو انہوں نے ان کا چھتہ نکالنے کا حکم دیا۔ اسے درخت کے نیچے سے نکالا پھر انہیں جلا دینے کا حکم دیا۔ اللہ عزوجل نے ان کی طرف وحی کی کہ تم نے ایک چونٹی کو ہی کیوں نہ کیا۔ (یعنی سب کو کیوں جلوادیا)

١٣٢٦...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَزَلَ نَبِيٌّ مِنَ الأَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِجِهَازِهِ فَأُخْرِجَ مِنْ تَحْتِهَا وَأَمَرَ بِهَا فَأُحْرِقَتْ فِي النَّارِ قَالَ فَأَوْحَى اللّٰهُ إِلَيْهِ فَهَلا نَمْلَةً وَاحِدَةً -

۱۳۲۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے مروی روایات میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نبیوں میں سے ایک نبی ایک درخت کے نیچے ٹھہرے تو انہیں چیونٹی نے کاٹ لیا تو انہوں نے اس کے چھتہ کا حکم دیا جسے درخت کے نیچے سے نکالا گیا۔ انہوں نے اسے جلا دینے کا حکم دیا تو انہیں آگ میں جلا دیا گیا۔ پس اللہ نے ان کی طرف وحی کی کہ تم نے ایک ہی چیونٹی کو کیوں نہ جلایا۔[1]

---

[1] بعض روایات میں ہے کہ وہ نبی حضرت عزیز علیہ السلام تھے۔ جبکہ بعض نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام ذکر کیا ہے۔ نوویؒ نے اس حدیث کی شرح میں فرمایا: ”حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نبی کی شریعت میں چیونٹی کو قتل کرنا اور آگ میں جلانا ناجائز نہ ہوگا۔ کیونکہ حدیث میں انہیں صرف مارنے یا جلانے پر تنبیہ نہیں کی گئی بلکہ ایک سے زیادہ چیونٹیوں کو جلانے پر تنبیہ کی گئی۔ لیکن ہماری شریعت (امت محمدیہ) میں کسی بھی جانور کو آگ میں جلانا جائز نہیں ہے۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے کہ: ”مختار قول کے مطابق اگر چیونٹی ایذاء پہنچانے کی ابتدا کرے تو اس کو مارنا جائز ہے ورنہ مکروہ۔“

باب- ۲۴۶

باب تحريم قتل الهرة
بلی کو مارنے کی حرمت

۱۳۲۷......حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ لَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا اِذْ حَبَسَتْهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الاَرْضِ -

۱۳۲۷...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا جسے اس نے باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ وہ مر گئی اور وہ اسی وجہ سے جہنم میں داخل ہو گئی اور یہ نہ اسے کھلاتی تھی، نہ پلاتی تھی، اسے باندھے رکھا اور اسے نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی۔ [1]

۱۳۲۸......وحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الاَعْلٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ -

۱۳۲۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ سے یہی مذکورہ بالا حدیث روایت کی ہے۔

۱۳۲۹......وحَدَّثَنَاه هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مَعْنِ بْنِ عِيسٰى عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذٰلِكَ -

۱۳۲۹...... اس سند سے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نبی کریم ﷺ سے یہی مذکورہ بالا حدیثِ مبارکہ کی طرح مروی ہے۔

۱۳۳۰......وحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَاَةٌ فِي هِرَّةٍ لَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَتْرُكْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الاَرْضِ -

۱۳۳۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا۔ اس نے اس کو کھلایا نہ پلایا اور نہ اسے چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی۔

۱۳۳۱......وحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا رَبَطَتْهَا وَفِي حَدِيثِ اَبِي مُعَاوِيَةَ حَشَرَاتِ الاَرْضِ -

۱۳۳۱...... ان دونوں اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث ابی معاویہ کی طرح مروی ہے۔

۱۳۳۲......وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

۱۳۳۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی مذکورہ بالا معنی کی حدیث روایت کی ہے۔

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بلی کو پالنا، باندھنا اور گھر میں رکھنا جائز ہے بشرطیکہ اس کے کھانے پینے کا خیال رکھا جائے۔

اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ -

۱۳۳۳......وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ -

۱۳۳۳......اس سند سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے سابقہ روایات کی طرح روایت منقول ہے۔

باب-۲۴۷ باب فضل سقي البهائم المحترمة واطعامها

جانوروں کو کھلانے اور پلانے والے کی فضیلت کے بیان میں

۱۳۳۴......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلٰى اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ فَاِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَاْكُلُ الثَّرٰى مِنَ الْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبَ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ مِنِّي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَاَ خُفَّهُ مَاءً ثُمَّ اَمْسَكَهُ بِفِيهِ حَتّٰى رَقِيَ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَاِنَّ لَنَا فِي هٰذِهِ الْبَهَائِمِ لَاَجْرًا فَقَالَ فِي كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ -

۱۳۳۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی ایک راستہ میں چل رہا تھا۔ اسے سخت پیاس لگی۔ اس نے ایک کنواں پایا، اس میں اتر کر پانی پیا پھر (کنویں سے) باہر نکل آیا۔ اس نے ایک کتے کو ہانپتے ہوئے دیکھا جو پیاس کی وجہ سے کیچڑ کھا رہا تھا۔ اس آدمی نے سوچا: اس کتے کو بھی پیاس کی اتنی ہی شدت ہے جتنی مجھ کو پہنچی تھی۔ وہ کنوئیں میں اترا اور اپنا موزہ پانی سے بھر کر اپنے منہ سے پکڑ کر باہر نکل آیا اور اس کتے کو (پانی) پلایا۔ اللہ نے اس کی یہ نیکی قبول کی اور اسے معاف کر دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ان جانوروں میں بھی ہمارے لئے اجر و ثواب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر تر جگر والے (جانور) میں ثواب ہے۔[1]

۱۳۳۵......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ امْرَاَةً بَغِيًّا رَاَتْ كَلْبًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيفُ بِبِئْرٍ قَدْ اَدْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَعَتْ لَهُ بِمُوقِهَا فَغُفِرَ لَهَا -

۱۳۳۵...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ ایک فاحشہ عورت نے گرمی کے دن میں ایک کتے کو کنوئیں کے ارد گرد پیاس کی وجہ سے اپنی زبان نکالے چکر لگاتے دیکھا تو اس نے اپنے موزے میں اس کتے کیلئے پانی کھینچا۔ پس اس عورت کی مغفرت (اسی پانی پلانے کی وجہ سے) کر دی گئی۔

---

[1] کتے کو اگرچہ مارنا جائز ہے لیکن اسے کھلانے پلانے کی فضیلت اور اس کا نیکی ہونا بہر حال ثابت ہے۔ جانوروں کے حقوق پر اہل مغرب کو داد دینے والے آئیں اور شریعت اسلامیہ کے ان احکام کو دیکھیں اور بتائیں کہ آج سے چودہ صدیاں قبل جاہلیت کے اس ماحول میں جہاں انسانی جان کا کوئی احترام نہیں تھا وہاں رحمۃ للعالمین ﷺ نے نجس جانوروں کے حقوق بھی متعین فرما دیئے اور ان کے ساتھ نیکی کرنے کو باعث فضیلت قرار دیا۔

۱۳۳۶...... و حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَمَا كَلْبٌ يُطِيفُ بِرَكِيَّةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ الْعَطَشُ إِذْ رَأَتْهُ بَغِيٌّ مِنْ بَغَايَا بَنِي إِسْرَائِيلَ فَنَزَعَتْ مُوقَهَا فَاسْتَقَتْ لَهُ بِهِ فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ فَغُفِرَ لَهَا بِهِ ۔

۱۳۳۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک کتا کنوئیں کے گرد چکر لگا رہا تھا اور قریب تھا کہ پیاس اسے ہلاک کر دے۔ اچانک اسے بنی اسرائیل کی فاحشہ عورتوں میں سے ایک فاحشہ نے دیکھا تو اس نے اپنے موزے میں پانی کھینچا اسے پلانے کیلئے اور اسے پلایا تو اس کی اسی (پانی پلانے کی) وجہ سے مغفرت کر دی گئی۔

كتاب الالفاظ من الادب وغيرها
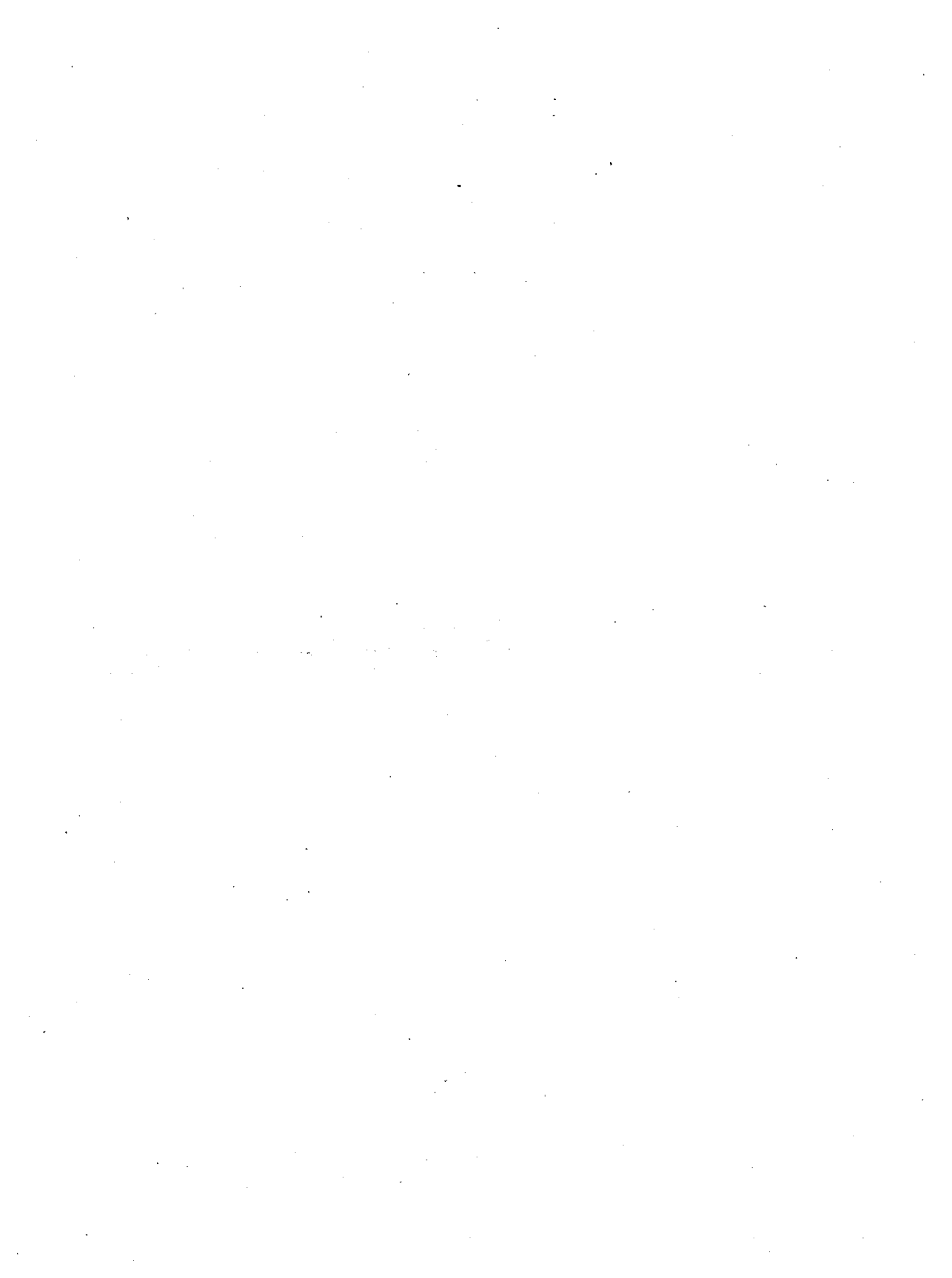
کتاب الالفاظ من الادب وغیرِها

الفاظ ادب وغیرہ کا بیان

باب-۲۴۸ باب النهي عن سب الدهر

زمانے کو گالی دینے کی ممانعت کے بیان میں

۱۳۳۷...... و حدّثني ابو الطّاهر احمدُ بنُ عمرِو بنِ سرحٍ وحرملةُ بنُ يحيى قالا اخبرنا ابنُ وهبٍ حدّثني يونسُ عن ابنِ شهابٍ اخبرني ابو سلمةَ بنُ عبدِ الرّحمنِ قال قال ابو هريرةَ سمعتُ رسولَ اللهِ ﷺ يقولُ قال اللهُ عزّ وجلّ يسبُّ ابنُ آدمَ الدّهرَ وانا الدّهرُ بيديَ اللّيلُ والنّهارُ۔

۱۳۳۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتے ہیں: ابن آدم زمانے کو گالی دیتا ہے حالانکہ میں زمانہ ہوں، دن اور رات میرے قبضہ میں ہیں۔[1]

۱۳۳۸...... و حدّثناه اسحٰقُ بنُ ابراهيمَ وابنُ ابي عمرَ واللّفظُ لابنِ ابي عمرَ قال اسحٰقُ اخبرنا و قال ابنُ ابي عمرَ حدّثنا سفيانُ عن الزّهريِّ عن ابنِ المسيّبِ عن ابي هريرةَ انّ رسولَ اللهِ ﷺ قال قال اللهُ عزّ وجلّ يؤذيني ابنُ آدمَ يسبُّ الدّهرَ وانا الدّهرُ اقلّبُ اللّيلَ والنّهارَ۔

۱۳۳۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اللہ عزوجل فرماتے ہیں ابن آدم زمانہ کو گالی دے کر مجھے ایذاء دیتا ہے حالانکہ میں زمانہ ہوں، میں دن اور رات کو گردش دیتا ہوں۔

۱۳۳۹...... و حدّثنا عبدُ بنُ حميدٍ اخبرنا عبدُ الرّزّاقِ اخبرنا معمرٌ عن الزّهريِّ عن ابنِ المسيّبِ عن ابي هريرةَ قال قال رسولُ اللهِ ﷺ قال اللهُ عزّ وجلّ يؤذيني ابنُ آدمَ يقولُ يا خيبةَ الدّهرِ فلا يقولنّ احدُكم يا خيبةَ الدّهرِ فانّي انا الدّهرُ اقلّبُ ليلَهُ ونهارَهُ فاذا شئتُ قبضتُهما۔

۱۳۳۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل فرماتے ہیں: ابن آدم مجھے تکلیف دیتا ہے وہ کہتا ہے: ہائے زمانے کی ناکامی۔ پس تم میں سے کوئی یہ نہ کہے: ہائے زمانے کی ناکامی کیونکہ میں ہی زمانہ ہوں۔ میں اس کی رات اور دن کو بدلتا ہوں اور جب میں چاہوں گا ان دونوں کو بند کر دوں گا۔

---

[1] امام نوویؒ نے فرمایا کہ: "اہل عرب کی عادت تھی کہ جب کوئی مصیبت نازل ہوتی یا کوئی حادثہ پیش آجاتا تو زمانہ کو گالی دیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمادیا کیونکہ زمانہ کو برا کہنا دراصل خود خالق زمانہ کو برا کہنا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کو۔ رہا زمانہ تو وہ کچھ کر ہی نہیں سکتا کہ وہ تو مخلوق ہے۔ اللہ تعالیٰ کا اپنے آپ کو دھر اور زمانہ کہنا اس اعتبار سے ہے کہ تم مصائب کے نزول کو زمانہ کی طرف منسوب کرتے ہو حالانکہ مصائب تو میں نازل کرتا ہوں کیونکہ میں مدبر الامور (تمام کاموں کی تدبیر کرنے والا) ہوں۔ واللہ اعلم

١٣٤٠ ...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ يَا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ ـ

۱۳۴۰ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی "ہائے زمانے کی خرابی" نہ کہے کیونکہ اللہ ہی زمانہ (کا خالق) ہے۔

١٣٤١ ...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ ـ

۱۳۴۱ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمانہ کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ اللہ ہی (خالق) زمانہ ہے۔

باب- ۲۴۹ باب كراهة تسمية العنب كرمًا

انگور کو کرم کہنے کی کراہت کے بیان میں

١٣٤٢ ...... حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَسُبُّ اَحَدُكُمُ الدَّهْرَ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ وَلَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ الْكَرْمَ فَاِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ

۱۳۴۲ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی زمانہ کو گالی نہ دے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی (خالق) زمانہ ہے اور نہ تم میں سے کوئی انگور کو کرم کہے کیونکہ کرم تو مسلمان آدمی ہے۔ ❶

١٣٤٣ ...... حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقُولُوا كَرْمٌ فَاِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ ـ

۱۳۴۳ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (انگور کو) کرم نہ کہو کیونکہ کرم تو مؤمن کا دل ہے۔

١٣٤٤ ...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ فَاِنَّ الْكَرْمَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ ـ

۱۳۴۴ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انگور کا نام کرم نہ رکھو کیونکہ کرم در حقیقت مسلمان آدمی ہے۔

١٣٤٥ ...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ

۱۳۴۵ ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

---

❶ اہل عرب انگور کو "کَرْم" کہا کرتے تھے اور وجہ اس کی یہ تھی کہ انگور سے شراب بنائی جاتی ہے جو انہیں کرم اور سخاوت جیسی اعلیٰ اخلاقی قدروں پر آمادہ کرنے کا باعث بنتی ہے۔
رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمادیا۔ اور کرم کے معنیٰ چونکہ عزت، شرافت اور سخاوت کے ہیں تو اس لفظ کا زیادہ مستحق مسلمان ہے۔
چنانچہ طبرانی اور مسند بزاز میں حضرت سمرہؓ کی مرفوع حدیث ہے کہ: "کتب سابقہ میں مومن آدمی کا نام کرم بتلایا گیا ہے۔ مخلوقات میں اس کے سب سے مکرم ہونے کی بناء پر جبکہ تم لوگ انگور کے باغ کو کرم کہتے ہو"۔ یہ حکم شراب کی حرمت کے بعد دیا گیا تھا۔ (قرطبی)

حَفْصٍ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمُ الْكَرْمُ فَإِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ ۔

ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی (انگور کو) کرم نہ کہے۔ کرم تو صرف مؤمن کا دل ہی ہے۔

۱۳۴۶...... و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ الْكَرْمَ اِنَّمَا الْكَرْمُ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ ۔

۱۳۴۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے مروی روایات میں سے ایک روایت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی انگور کو کرم نہ کہے کرم تو صرف مسلمان آدمی ہی ہے۔

۱۳۴۷...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَقُولُوا الْكَرْمُ وَلٰكِنْ قُولُوا الْحَبْلَةَ يَعْنِي الْعِنَبَ ۔

۱۳۴۷...... حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (انگور کو) کرم نہ کہو بلکہ حبلہ یعنی عنب (انگور) کہو۔

۱۳۴۸...... و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَقُولُوا الْكَرْمُ وَلٰكِنْ قُولُوا الْعِنَبُ وَالْحَبْلَةُ ۔

۱۳۴۸...... حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (انگور کو) کرم نہ کہو بلکہ عنب اور حبلہ کہو۔

باب ـ ۲۵۰ باب حکم اطلاق لفظة العبد والامة والمولى والسيد

لفظ عبد، امۃ، مولیٰ اور سیّد کا اطلاق کرنے کے حکم کے بیان میں

۱۳۴۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ عَبْدِي وَاَمَتِي كُلُّكُمْ عَبِيدُ اللّٰهِ وَكُلُّ نِسَائِكُمْ اِمَاءُ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ غُلَامِي وَجَارِيَتِي وَفَتَايَ وَفَتَاتِي ۔

۱۳۴۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی میرا بندہ، میری باندی نہ کہے۔ تم سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہو اور تمہاری سب عورتیں اللہ کی باندیاں ہیں لیکن چاہئے کہ وہ کہے: میرا غلام، میری لونڈی، میرا جوان اور میری جوان۔ (یعنی ایسا لفظ استعمال کرے جس میں غیر اللہ کی عبادت کی بو نہ آتی ہو)۔

۱۳۵۰...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ عَبْدِي

۱۳۵۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی میرا بندہ نہ کہے۔ پس تم سب اللہ کے بندے ہو اور بلکہ چاہئے کہ میرا نوجوان کہے اور نہ کوئی غلام میرا

فَكُلُّكُمْ عَبِيدُ اللهِ وَلٰكِنْ لِيَقُلْ فَتَايَ وَلا يَقُلِ الْعَبْدُ رَبِّي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ سَيِّدِي -

رب کہے بلکہ چاہئے کہ میرا سردار کہے۔ ❶

۱۳۵۱...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ كِلاهُمَا عَنِ الاَعْمَشِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمَا وَلا يَقُلِ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ مَوْلايَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ اَبِي مُعَاوِيَةَ فَاِنَّ مَوْلاكُمُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ -

۱۳۵۱...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔ ان کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ غلام اپنے سردار کو میرا مولیٰ نہ کہے اور حضرت ابو معاویہ کی روایت کردہ حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ تمہارا سب کا مولیٰ اللہ عزوجل ہے۔

۱۳۵۲...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا يَقُلْ اَحَدُكُمْ اسْقِ رَبَّكَ اَطْعِمْ رَبَّكَ وَضِّئْ رَبَّكَ وَلا يَقُلْ اَحَدُكُمْ رَبِّي وَلْيَقُلْ سَيِّدِي مَوْلايَ وَلا يَقُلْ اَحَدُكُمْ عَبْدِي اَمَتِي وَلْيَقُلْ فَتَايَ فَتَاتِي غُلامِي -

۱۳۵۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایات میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی کسی کو یہ نہ کہے کہ اپنے رب کو پلا۔ اپنے رب کو کھلا اور اپنے رب کو وضو کرادے اور نہ تم میں سے کوئی میرا رب کہے (سردار کو) بلکہ چاہئے کہ میرا سردار اور میرا مولیٰ کہے اور نہ تم میں سے کوئی میرا بندہ اور میری باندی کہے بلکہ چاہئے کہ وہ میرا جوان اور میری جوان اور میرا غلام کے الفاظ استعمال کرے۔

باب- ۲۵۱ باب کراهة قول الانسان خبثت نفسي

کسی انسان کیلئے میرا نفس خبیث ہو گیا کہنے کی کراہت کے بیان میں

۱۳۵۳...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ كِلاهُمَا عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا يَقُولَنَّ اَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي هٰذَا حَدِيثُ اَبِي كُرَيْبٍ و قَالَ اَبُو بَكْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ لَكِنْ -

۱۳۵۳...... ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
تم میں کوئی یہ نہ کہے میرا نفس خبیث ہو گیا ہے بلکہ چاہئے کہ وہ کہے میرا نفس ست ہو گیا ہے۔ دوسری سند میں لٰکِن کا لفظ مذکور نہیں۔ (کیونکہ لفظ خبیث کا استعمال زیادہ اچھا نہیں)

۱۳۵۴...... وحَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ

۱۳۵۴...... اس سند سے بھی یہ مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

---

❶ فائدہ...... مذکورہ بالا الفاظ چونکہ اللہ تعالیٰ کی شان کے مناسب ہیں لہٰذا کسی انسان کا انہیں استعمال کرنا مناسب نہیں۔ البتہ اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ یہ ممانعت کراہت تنزیہی ہے (واللہ اعلم) دیکھئے (تکملہ فتح الملہم ج ۴/ ۴۱۵)

بِهٰذَا الاسْنَادِ۔

۱۳۵۵...... و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا يَقُلْ اَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلْيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي۔

۱۳۵۵...... حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں کوئی نہ یہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا ہے بلکہ چاہئے کہ وہ کہے: میرا نفس کاہل (وست) ہو گیا ہے۔

باب- ۲۵۲ باب استعمال المسك وانه اطيب الطيب وكراهة رد الريحان والطيب

مشک کو استعمال کرنے اور پھول اور خوشبو کو واپس کر دینے کی کراہت کے بیان میں

۱۳۵۶...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي خُلَيْدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَتِ امْرَاَةٌ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ قَصِيرَةٌ تَمْشِي مَعَ امْرَاَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ فَاتَّخَذَتْ رِجْلَيْنِ مِنْ خَشَبٍ وَخَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ مُغْلَقٌ مُطْبَقٌ ثُمَّ حَشَتْهُ مِسْكًا وَهُوَ اَطْيَبُ الطِّيبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ الْمَرْاَتَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفُوهَا فَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا وَنَفَضَ شُعْبَةُ يَدَهُ۔

۱۳۵۶...... صحابی رسول حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک عورت چھوٹے قد والی تھی۔ دو لمبے قد والی عورتوں کے ساتھ چلی تھی۔ اس نے اپنے دونوں پاؤں لکڑی کے بنوائے ہوئے تھے اور ایک انگوٹھی سونے کی بنوائی جو بند ہوتی تھی۔ پھر اس میں مشک کی خوشبو بھری ہوئی تھی جو سب سے عمدہ خوشبو ہے۔ وہ ایک روز ان دونوں عورتوں کے درمیان سے ہو کر گزری تو لوگ اسے پہچان نہ سکے۔ اس نے اپنے ہاتھ کے اشارہ سے بتایا اور حضرت شعبہ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کر کے بتایا۔

۱۳۵۷...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَالْمُسْتَمِرِّ قَالا سَمِعْنَا اَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ امْرَاَةً مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ حَشَتْ خَاتَمَهَا مِسْكًا وَالْمِسْكُ اَطْيَبُ الطِّيبِ۔

۱۳۵۷...... صحابی رسول حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی اسرائیل کی ایک عورت کا تذکرہ فرمایا جس نے اپنی انگوٹھی کو مشک سے بھرا ہوا تھا اور مشک سب سے عمدہ خوشبو ہے۔

۱۳۵۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلاهُمَا عَنِ الْمُقْرِئِ قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي اَيُّوبَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ اَبِي جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

۱۳۵۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کو ریحان پیش کیا گیا تو وہ واپس نہ کرے کیونکہ وہ کم وزن اور عمدہ خوشبو کا حامل ہوتا ہے۔

اللهِ ﷺ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَفِيفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرِّيحِ ۔

۱۳۵۹...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدِ الأَيْلِيُّ وَأَبُو طَاهِرٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيسى قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالأَلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الأَلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُولُ اللهِ ﷺ۔

۱۳۵۹...... حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما جب دھونی لیتے تو عود کی دھونی لیتے جس میں اور کسی چیز کو نہ ملاتے اور کبھی عود میں کافور ملا لیتے تھے۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح دھونی لیتے تھے۔ [1]

---

[1] ان احادیث سے معلوم ہوا کہ خوشبو کا استعمال پسندیدہ ہے۔ اور مشک سب سے پسندیدہ خوشبو ہے۔ نیز خوشبو کیلئے دھونی لینا دینا جائز اور پسندیدہ ہے۔

كتاب الشعر

کتاب الشـــعر

شعر کے ابواب

باب - ۲۵۳ باب فی بیان انشاد الشعر و ذمه

شعر پڑھنے، بیان کرنے اور اس کی مذمت کے بیان میں

۱۳۶۰..... حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ رَدِفْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ شِعْرِ اُمَيَّةَ ابْنِ اَبِي الصَّلْتِ شَيْءٌ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هِيهْ فَاَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيهْ ثُمَّ اَنْشَدْتُهُ بَيْتًا فَقَالَ هِيهْ حَتَّى اَنْشَدْتُهُ مِائَةَ بَيْتٍ

۱۳۶۰..... حضرت عمرو بن شرید اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے امیہ بن ابی صلت کے اشعار میں سے کچھ آتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: سناؤ۔ میں نے ایک شعر سنایا آپ ﷺ نے فرمایا: اور سناؤ پھر میں نے ایک اور شعر سنایا آپ ﷺ نے فرمایا: مزید سناؤ۔ یہاں تک کہ میں نے سو (۱۰۰) شعر سنائے۔ [1]

۱۳۶۱..... و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ اَوْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمٍ عَنِ الشَّرِيدِ قَالَ اَرْدَفَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ خَلْفَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ -

۱۳۶۱..... حضرت شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے پیچھے سوار کیا باقی حدیث اسی طرح ہے۔

۱۳۶۲..... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قال اَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و قال حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ

۱۳۶۲..... حضرت عمرو بن شرید اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے شعر پڑھنے کا مطالبہ فرمایا باقی

---

[1] فائدہ..... شعر گوئی اور مضامین کو نظم کی صورت میں بیان کرنا ایک خداداد ملکہ اور صلاحیت ہے جو قلوب پر نثر سے زیادہ اثر انداز ہوتی ہے۔ اسلام نے شعر گوئی کے متعلق ہمیں بڑی معتدل تعلیم دی ہے۔ وہ یہ کہ اگر اشعار میں اچھے مضامین مثلاً عمدہ اخلاق و کردار کو بیان کیا جائے اور اشعار کو انسانی معاشرہ کی فلاح وبہبود اور معاشرہ کے افراد میں اسلام، دین اور ملک و ملت کی حفاظت کے جذبات پیدا کرنے کیلئے استعمال کیا جائے تو ایسے اشعار کہنے، سننے اور ان میں اشتغال میں نہ صرف یہ کہ ممانعت نہیں بلکہ قابل مدح اور مستحسن ہے۔ اور اگر اشعار میں کفریہ وفسقیہ مضامین یا بیہودہ عشقیہ مضامین بیان کئے جائیں، شہوانی جذبات کو ابھارنے والے مضامین بیان کئے جائیں یا اشعار کو سننے کیلئے رقص و سرود اور گانے بجانے اور آلات موسیقی کو استعمال کیا جائے تو یہ یقیناً خلاف شریعت اور مذموم ہے۔ قرآن میں سورۃ الشعراء میں اسی چیز کی بناء پر شعر گوئی کی مذمت بیان کی گئی ہے۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اچھے مضامین پر مشتمل اشعار کی مدح منقول ہے، جیسا کہ احادیث باب سے واضح ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کیلئے شعر گوئی کو پسند نہیں فرمایا۔ سورۂ یٰسین میں ارشاد ہے: "وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ" [آیت:۶۹] (ہم نے اس (نبی) کو شعر نہیں سکھایا اور نہ ہی یہ ان کے شایانِ شان ہے)۔

حَرْبٍ حَدَّثَنِی عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كِلاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اسْتَنْشَدَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ وَزَادَ قَالَ اِنْ كَادَ لِيُسْلِمُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ فَلَقَدْ كَادَ يُسْلِمُ فِي شِعْرِهِ ۔

حدیث اسی طرح ہے اس میں مزید اضافہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ (امیہ) مسلمان ہونے کے قریب تھا اور ابن مہدی کی روایت میں ہے کہ وہ (امیہ) اپنے اشعار میں مسلمان ہونے کے قریب (معلوم ہوتا) ہے۔

۱۳۶۳...... حَدَّثَنِي اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ جَمِيعًا عَنْ شَرِيكٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ اَلا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلا اللهَ بَاطِلُ ۔

۱۳۶۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ عرب کے کلمات شعر میں سب سے عمدہ لبید کا یہ شعر ہے:
"آگاہ رہو! اللہ (عزوجل) کے سوا سب چیزیں باطل ہیں" [1]

۱۳۶۴...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيدٍ اَلا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلا اللهَ بَاطِلُ وَكَادَ ابْنُ اَبِي الصَّلْتِ اَنْ يُسْلِمَ ۔

۱۳۶۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سب سے سچا کلمہ جسے شاعر کہتا ہے وہ (عرب کے شاعر) لبید کا یہ قول: "آگاہ رہو! اللہ کے سوا سب چیزیں باطل ہیں" تھا اور قریب تھا کہ امیہ بن ابی صلت مسلمان ہو جاتا۔

۱۳۶۵...... و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اَصْدَقَ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ اَلا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلا اللهَ بَاطِلُ وَكَادَ ابْنُ اَبِي الصَّلْتِ اَنْ يُسْلِمَ ۔

۱۳۶۵...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شاعر کے اقوال میں سب سے سچا قول:
آگاہ رہو! اللہ کے سوا سب چیزیں باطل ہیں اور قریب تھا کہ ابن ابی صلت مسلمان ہو جاتا۔

۱۳۶۶...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ

۱۳۶۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: شعراء کے اشعار میں سب سے سچا شعر:

---

[1] لبید شاعر نے جو مضمون بیان کیا ہے یہ کائنات کی سب سے عظیم اور اٹل حقیقت ہے اور دینِ اسلام کا بنیادی نکتہ ہے یعنی "توحید"۔ کہ ہر ماسوا اللہ کا انکار کر دیا ہے۔ اس کا دوسرا مصرعہ ہے کہ: "وَ كُلُّ نَعِيمٍ لا محالة زائلُ" یعنی ہر نعمت یقیناً زوال پذیر ہے۔

الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَتْهُ الشُّعَرَاءُ اَلا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلا اللهَ بَاطِلُ۔

آگاہ رہو! اللہ کے سواسب چیزیں باطل ہیں (ہے)

۱۳۶۷...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ اَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيدٍ اَلا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلا اللهَ بَاطِلُ مَا زَادَ عَلَى ذٰلِكَ۔

۱۳۶۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: سب سے سچا کلمہ جسے شاعر کہتا ہے وہ لبید کا یہ کلمہ ہے:
آگاہ رہو! اللہ کے سواسب چیزیں فانی ہیں اور آپ ﷺ نے اس پر اضافہ نہیں فرمایا۔

۱۳۶۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قال حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ ح قال و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ قال حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ كِلاهُمَا عَنِ الاَعْمَشِ ح قال و حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الاَشَجُّ قال حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قال حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا قَالَ اَبُو بَكْرٍ اِلا اَنَّ حَفْصًا لَمْ يَقُلْ يَرِيهِ۔

۱۳۶۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی آدمی کا پیٹ پیپ سے بھرے یہاں تک کہ اس کے پھیپھڑے تک پہنچے یہ اس کے حق میں بہتر ہے اپنے پیٹ میں شعر بھرنے سے۔ [1]

۱۳۶۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قال حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا۔

۱۳۶۹...... حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں کسی کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا، شعر کے ساتھ بھر جانے سے بہتر ہے۔

۱۳۷۰...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ قال حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ يُحَنِّسَ مَوْلَى مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا

۱۳۷۰...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کے ہمراہ عرج (مدینہ منورہ سے ۷۸ میل کے فاصلہ پر واقع ایک گاؤں) کی جانب جا رہے تھے، اتنے میں ایک شاعر سامنے

[1] یہاں شعر گوئی کی مذمت اس معنیٰ میں ہے جو پیچھے بیان کیا جا چکا ہے کہ اگر اشعار کفریہ وفسقیہ مضامین پر مشتمل ہوں، یا بیہودہ عشقیہ جذبات بھڑکانے والے ہوں تو وہ بدترین مشغلہ ہے۔

نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُول اللهِ ﷺ بِالْعَرْجِ إِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خُذُوا الشَّيْطَانَ اَوْ اَمْسِكُوا الشَّيْطَانَ لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا ۔

آیا جو شعر پڑھ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس شیطان کو پکڑو، اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھرے تو یہ اس سے اچھا ہے کہ شعر سے بھرے۔

باب-۲۵۴ بَابُ تَحْرِيمِ اللَّعِبِ بِالنَّرْدَشِيرِ

چوسر کھیلنے کے حرمت کا بیان

۱۳۷۱ ...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدَشِيرِ فَكَاَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خِنْزِيرٍ وَدَمِهِ ۔

۱۳۷۱ ...... حضرت سلیمان بن بریدہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے چوسر کھیلا گویا اس نے اپنے ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون سے رنگے۔

كتاب الرُّؤيا
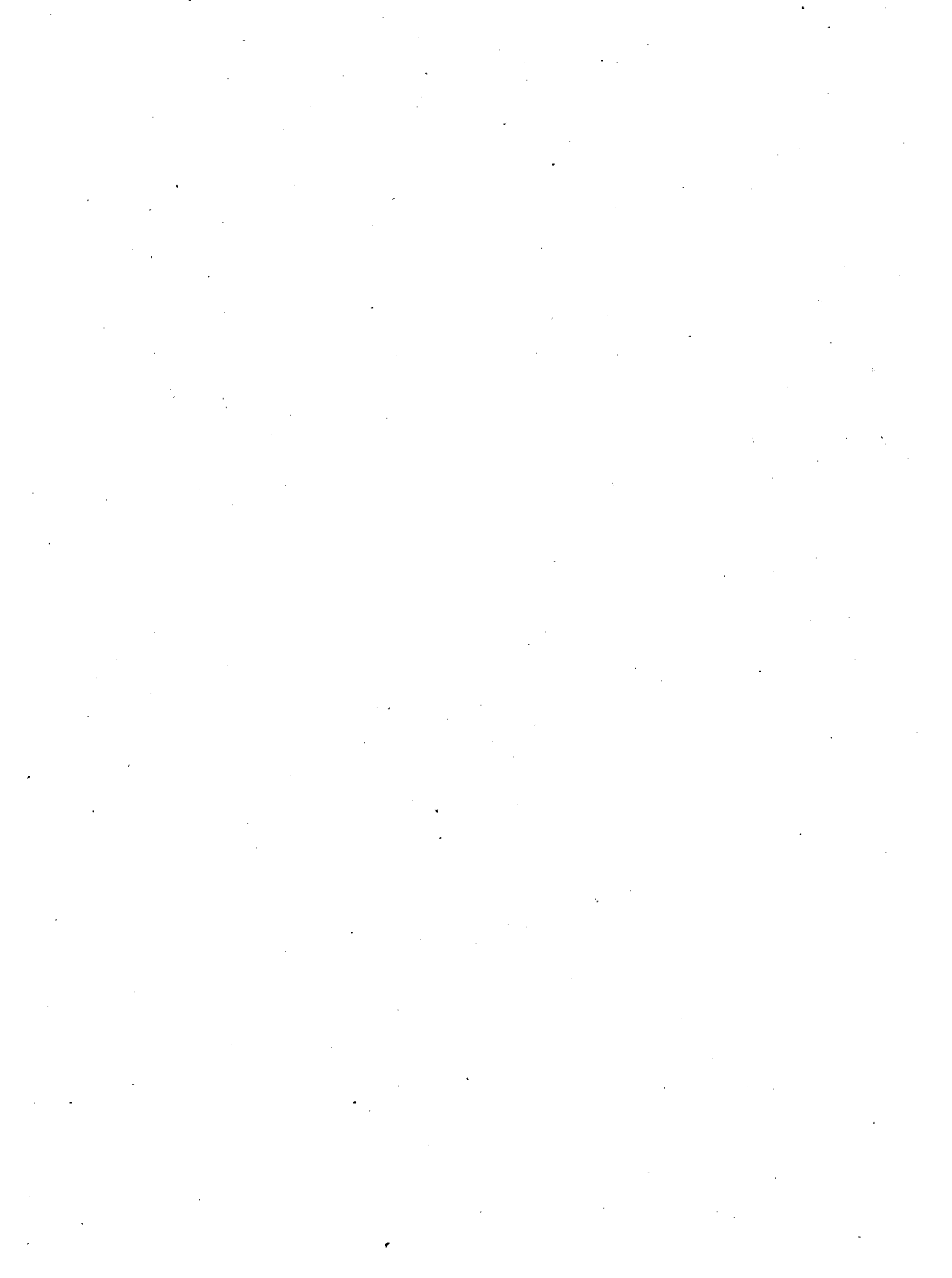
کتاب الـــــــرؤیا

خوابوں سے متعلق احادیث [1]

۱۳۷۲...... وحدثنا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي عُمَرَ قال حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ اَرى الرُّؤْيَا اُعْرى مِنْهَا غَيْرَ اَنِّي لا اُزَمَّلُ حَتّٰى لَقِيتُ اَبَا قَتَادَةَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا حَلَمَ اَحَدُكُمْ حُلْمًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ -

۱۳۷۲...... حضرت ابو سلمہؓ سے مروی ہے کہ میں خواب دیکھتا تھا تو میری کیفیت بخار کی سی ہو جاتی تھی، مگر کپڑے نہیں اوڑھتا تھا۔ یہاں تک کہ میں ابو قتادہ سے ملا اور انہیں یہ صورت حال بتائی۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف۔ پھر جب کوئی تم میں سے برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین مرتبہ تھتکارے۔ اور اللہ کی پناہ مانگے اس کے شر سے، پھر وہ خواب اس کو نقصان نہ دے گا۔

۱۳۷۳...... وحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ قال حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ وَعَبْدِ رَبِّهِ وَيَحْيٰى ابْنَيْ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِمْ قَوْلَ اَبِي سَلَمَةَ كُنْتُ اَرىِ الرُّؤْيَا اُعْرى مِنْهَا غَيْرَ اَنِّي لا اُزَمَّلُ

۱۳۷۳...... حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ باقی ترجمہ مثل سابق حدیث کے ہے۔
لیکن ان حضرات نے ابو سلمہ کا قول "کنت اری الرؤیا اعری منها غیر انی لا ازمل" اپنی حدیثوں میں ذکر نہیں کیا۔

۱۳۷٤...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قال اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قال اَخْبَرَنِي يُونُسُ ح قال و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قال

۱۳۷۴...... یونس اور معمر نے زہری سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت کی۔ دونوں کی حدیث میں ابو سلمہ کا قول "المری منها" مذکور نہیں اور حضرت یونس کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ جب وہ نیند سے بیدار ہو تو تین بار اپنی بائیں جانب تھوکے۔

---

[1] فائدہ...... خواب کیلئے عربی زبان میں دو لفظ مستعمل ہیں:
(۱) رؤیا...... یہ لفظ عموماً اچھے اور پسندیدہ خوابوں کیلئے استعمال ہوتا ہے۔
(۲) حُلم...... یہ لفظ بالعموم برے اور شیطانی خوابوں کیلئے استعمال ہوتا ہے۔
خوابوں کی حقیقت، ان کے انسانی زندگی پر اثرات کے متعلق تفصیل کیلئے ملاحظہ فرمایئے "تعبیر الرویاء / امام ابن سیرینؒ"۔ مختصراً یہ جان لیا جائے کہ کچھ خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ جبکہ کچھ شیطانی وساوس کی بناء پر ہوتے ہیں اور عموماً شیاطین خواب میں برے حالات دکھاتے ہیں۔ ایسے خوابوں کے متعلق حدیث میں تعلیم دی گئی کہ انسان کو بیدار ہونے کے بعد بائیں طرف تین بار تھتکارنا اور اعوذ باللہ الخ پڑھنا چاہئے۔

اَخْبَرَنَامَعْمَرٌ كِلاهُمَاعَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا اُعْرِى مِنْهَا وَزَادَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ حِينَ يَهُبُّ مِنْ نَوْمِهِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ۔

۱۳۷۵..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الرُّؤْيَا مِنَ اللهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا رَاى اَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ فَقَالَ اِنْ كُنْتُ لَارَى الرُّؤْيَا اَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ جَبَلٍ فَمَا هُوَ اِلا اَنْ سَمِعْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ فَمَا اُبَالِيهَا -

۱۳۷۵..... حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں جب تم میں سے کوئی ناپسند چیز کو دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھوک دے اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے کیونکہ (ایسا کرنے سے) وہ خواب اسے کوئی نقصان نہ پہنچائے گا۔ حضرت ابو سلمہ نے کہا: جب سے میں نے یہ حدیث سنی ہے میں ایسے خواب بھی دیکھتا جو مجھ پر پہاڑ سے بھی زیادہ وزنی ہوتے لیکن میں ان کی پرواہ نہ کرتا تھا۔

۱۳۷۶..... و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح قَالَ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ ح قَالَ و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ قَالَ اَبُو سَلَمَةَ فَاِنْ كُنْتُ لَارَى الرُّؤْيَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَابْنِ نُمَيْرٍ قَوْلُ اَبِي سَلَمَةَ اِلَى آخِرِ الْحَدِيثِ وَزَادَ ابْنُ رُمْحٍ فِي رِوَايَةِ هٰذَا الْحَدِيثِ وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ۔

۱۳۷۶..... ان اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے ثقفی کی حدیث میں ہے، ابو سلمہ نے کہا: میں ایسے خواب دیکھتا تھا باقی روایات میں ابو سلمہ کا یہ قول مذکور نہیں اور ابن رمح کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ اور چاہیے کہ اپنا پہلو تبدیل کر لے جس پر سویا ہوا تھا۔

۱۳۷۷..... و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ وَالرُّؤْيَا السَّوْءُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَاى رُؤْيَا فَكَرِهَ مِنْهَا شَيْئًا فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ لا تَضُرُّهُ وَلا يُخْبِرْ بِهَا اَحَدًا فَاِنْ رَاى رُؤْيَا

۱۳۷۷..... حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: نیک خواب اللہ کی طرف سے اور برے خواب شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں پس جو ایسا خواب دیکھے جس میں کوئی ناگوار چیز ہو تو اپنی بائیں طرف تھوک دے اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے (ایسے کرنے سے وہ خواب) کوئی نقصان نہ پہنچائے گا اور نہ کسی کو یہ خواب بتائیے گا اور اگر اچھا خواب دیکھے تو خوش ہو جائے اور دوستوں کے علاوہ کسی کو نہ بتائے۔

حَسَنَةً فَلْيُبْشِرْ وَلَا يُخْبِرْ اِلَّا مَنْ يُحِبُّ۔

۱۳۷۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ اِنْ كُنْتُ لَارَى الرُّؤْيَا تُمْرِضُنِي قَالَ فَلَقِيتُ اَبَا قَتَادَةَ فَقَالَ وَاَنَا اِنْ كُنْتُ لَارَى الرُّؤْيَا فَتُمْرِضُنِي حَتَّى سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللهِ فَاِذَا رَاى اَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَاِذَا رَاى مَا يَكْرَهُ فَلْيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللهِ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّهَا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ۔

۱۳۷۸...... حضرت ابو سلمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں ایسے خواب دیکھتا جو مجھے بیمار کر دیتے تھے، میں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے ملا تو انہوں نے کہا: میں (بھی) ایسے خواب دیکھتا تھا جو مجھے بیمار کر دیتے تھے یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا، نیک خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں پس اگر تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ پسند کرتا ہو تو سوائے اپنے دوست کے کسی کو بیان نہ کرے اور اگر ایسا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو اپنی بائیں جانب تین بار تھوک دے اور اللہ سے شیطان کی اور خواب کے شر سے پناہ مانگے اور کسی کو بھی یہ خواب بیان نہ کرے اور اس خواب سے اس کو نقصان نہ پہنچے گا۔

۱۳۷۹...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اِذَا رَاى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَلَى يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ۔

۱۳۷۹...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو تو اپنی بائیں جانب تین بار تھوک دے اور شیطان سے تین بار اللہ کی پناہ مانگے اور چاہیئے کہ اپنے اس پہلو کو تبدیل کر لے جس پر پہلے تھا۔ [1]

۱۳۸۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ اَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ تَكْذِبُ وَاَصْدَقُكُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُكُمْ حَدِيثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ خَمْسٍ وَاَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثَةٌ فَرُؤْيَا الصَّالِحَةِ بُشْرَى مِنَ اللهِ وَرُؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ الْمَرْءُ نَفْسَهُ فَاِنْ رَاى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا النَّاسَ قَالَ وَاُحِبُّ الْقَيْدَ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ

۱۳۸۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب زمانہ (قیامت) قریب آجائے گا تو قریب قریب مسلمان کا خواب جھوٹا نہ ہو گا اور تم میں سے جو باتیں سچا ہو گا اس کا خواب بھی سچا ہو گا اور مسلمان کا خواب نبوت کے اجزاء میں سے پینتالیسواں حصہ ہے اور خواب کی تین اقسام ہیں۔ نیک خواب اللہ کی طرف سے بشارت ہیں اور غمگین کرنے والے خواب شیطان کی طرف سے ہیں اور تیسری قسم کے خواب انسان کے اپنے دل کے خیالات ہوتے ہیں پس اگر تم میں کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے ناگوار ہو تو چاہیئے کہ کھڑا ہو جائے اور نماز پڑھے اور ایسا خواب لوگوں کو بیان نہ کرے۔ راوی نے کہا: میں بیڑیاں خواب میں پسند کرتا ہوں اور طوق دیکھنے کو ناوار سمجھتا

[1] یہ خواب کے بُرے اثرات سے بچنے کی ایک نفسیاتی تدبیر رسول اکرم ﷺ نے بتلائی ہے۔

فَلا اَدْرِي هُوَ فِي الْحَدِيثِ اَمْ قَالَهُ ابْنُ سِيرِينَ

ہوں اور بیڑیاں دین میں ثابت قدمی ہے اور میں نہیں جانتا کہ یہ (تاویل خواب) حدیث ہے یا ابن سیرین رضی اللہ عنہ کا اپنا قول۔ [1]

۱۳۸۱...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَال حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوبَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَيُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ وَالْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّينِ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

۱۳۸۱...... اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: مجھے بیڑیاں پسند اور طوق ناپسند ہیں اور بیڑیاں دین میں ثابت قدمی ہے اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے خواب اجزاء نبوت میں سے چھیالیسواں حصہ ہیں۔

۱۳۸۲...... حَدَّثَنِي اَبُو الرَّبِيعِ قَال حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ قَال حَدَّثَنَا اَيُّوبُ وَهِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ النَّبِيَّ ﷺ -

۱۳۸۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قیامت کے قریب، باقی حدیث مبارکہ گزر چکی اور اس سند میں نبی کریم ﷺ کا ذکر نہیں ہے۔

۱۳۸۳...... وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَال اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَال حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَاَدْرَجَ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَهُ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ اِلٰى تَمَامِ الْكَلَامِ وَلَمْ يَذْكُرِ الرُّؤْيَا جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

۱۳۸۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں اور اس حدیث میں اپنا قول، میں طوق کو ناپسند کرتا ہوں. درج نہیں کیا اور خواب نبوت کے اجزاء میں سے چھیالیسواں حصہ ہوتے ہیں بھی ذکر نہیں کیا۔

۱۳۸٤...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَاَبُو دَاوُدَ قَالَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ ح قَالَ و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ

۱۳۸٤...... حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے خواب نبوت کے چھیالیسواں اجزاء میں سے ایک اجزاء ہوتے ہیں۔

---

[1] فائدہ...... مؤمن کے خواب کو نبوت کا ۴۵واں جز اور بعض روایات میں ۴۶واں جز قرار دیا گیا ہے۔ اس کے کیا معنیٰ ہیں؟ علما نے فرمایا کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ نبوت متعدد مضامین و معانی پر مشتمل ہوتی ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ نبوت اور نبی کے ذریعہ مستقبل میں رونما ہونے والے بعض امور کی اطلاع نبی کو بذریعہ وحی دیدی جاتی ہے۔ اور مؤمن جو سچے خواب دیکھتا ہے وہ بعض اوقات اسی جزء نبوت کو شامل ہوتے ہیں، یعنی ان کے ذریعہ بعض امور متوقعہ کی اطلاع ہو جاتی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ سچے خواب دیکھنے والے کو نبی کہا جا سکے جیسا کہ دورِ حاضر میں بعض گمراہ قادیانیوں نے اس سے فائدہ اٹھانے کی ناپاک جسارت کی ہے۔ اس لئے کہ نبوت اپنے تمام اجزاء و انواع اور صورتوں کے ساتھ نبی اکرم ﷺ پر منقطع ہو چکی ہے۔

۱۳۸۵...... وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ ۔

۱۳۸۵...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح حدیث مبارکہ روایت کی ہے

۱۳۸۶...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

۱۳۸۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے خواب نبوت کے چھیالیسواں اجزاء میں سے ایک اجزاء ہیں۔

۱۳۸۷...... وحَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ الْخَلِيلِ قَالَ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الاَعْمَشِ ح قَالَ و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ يَرَاهَا اَوْ تُرٰى لَهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

۱۳۸۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا خواب جو وہ دیکھتا ہے یا جو اسے دکھایا جاتا ہے اور ابن مسہر رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث میں ہے کہ نیک خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہیں۔

۱۳۸۸...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يَقُولُ حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ رُؤْيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَاَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ -

۱۳۸۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیک آدمی کے خواب نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہیں۔

۱۳۸۹...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ ح قَالَ و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ -

۱۳۸۹...... ان دونوں اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۱۳۹۰...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِيهِ۔

۱۳۹۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح حدیث مبارک روایت کی ہے۔

۱۳۹۱...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو

۱۳۹۱...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

أُسَامَةَ ح قَالَ و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

نے فرمایا: نیک خواب نبوت کے ستر اجزاء میں سے ایک ہیں۔

۱۳۹۲...... و حَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۱۳۹۲......اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

۱۳۹۳...... و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ ابْنِ سَعْدٍ ح قَالَ و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ اللَّيْثِ قَالَ نَافِعٌ حَسِبْتُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

۱۳۹۳...... حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میرا گمان ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: (خواب) نبوت کے ستر اجزاء میں ایک جزء ہیں۔ ❶

باب-۲۵۵ باب قول النبي ﷺ من رآني في المنام فقد رآني

نبی کریم ﷺ کے فرمان، جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے تحقیق مجھے ہی دیکھا کے بیان میں

۱۳۹٤...... حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ الْعَتَكِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ وَهِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

۱۳۹۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں اختیار کر سکتا۔ ❷

---

❶ فائدہ...... مذکورہ بالا احادیث میں خواب کے جزو نبوت ہونے کو بیان کیا گیا ہے لیکن اس کے عدد میں مختلف روایات ہیں۔ چوالیس، پینتالیس، چھیالیس اور ستر کے عدد مذکور ہیں۔ ان اعداد سے کیا مراد ہے؟ اکثر علماء نے تو ان کے متعلق توقف کا حکم دیتے ہوئے فرمایا کہ ہر بات کا جاننا اور اس کی تحقیق و جستجو میں پڑنا ضروری نہیں ہے۔ جبکہ بعض علماء نے ان کی توجیہ کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اکثر ۴۶ کے عدد کو بیان فرمایا گیا ہے، اور یہی راجح ہے۔ اور چھیالیس کے عدد کی خاصیت یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کو نبوت سے قبل چھ ماہ تک مسلسل سچے خواب آتے رہے، اس کے بعد بیداری میں وحی کا نزول شروع ہوا اور یہ وحی تیئیس (۲۳) برس تک آتی رہی۔ تو چھ ماہ کل مدتِ نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتے ہیں۔ اور یہی سچے خوابوں کی کل مدت ہے۔ واللہ اعلم

❷ فائدہ...... دنیا میں کون مسلمان ہے جس کے دل میں سرکارِ دو عالم ﷺ کے جلوۂ جہاں تاب کے دیدار کی تڑپ نہ ہو۔ ظاہر ہے یہ خواہش جاگتی آنکھوں تو اب پوری ہو نہیں سکتی۔ جن باسعادت نگاہوں نے اس آفتابِ عالمتاب کے دیدار سے اپنی بصارتوں کو منور کیا وہ بھی تہہ خاک ہیں۔ البتہ عالم خواب میں یہ سعادت حاصل ہونے اور مسلمان کے دل کی تڑپ کو کس قدر تسکین کا سامان ہونے کا انتظام اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اور کوئی بھی انسان سرکارِ دو عالم ﷺ کی خواب میں زیارت کر سکتا ہے۔ اور جسے خواب حضور پُر نور ﷺ کا دیدار ہو تو اسے یہ خیال دل میں نہ لانا چاہئے کہ شاید یہ شیطانی اثر ہو۔ اس لئے کہ شیطان حضور علیہ السلام کی صورت اختیار کرنے پر قادر نہیں۔
البتہ یہ واضح رہے کہ خواب میں حضور علیہ السلام کا دیدار اگرچہ بہت بڑی سعادت ہے لیکن اس پر نجات و کامیابی کا مدار نہیں اور یہ انسان کے اختیار میں ہے بھی نہیں۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لا يَتَمَثَّلُ بِي ۔

۱۳۹۵ ـــــ وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ أَوْ لَكَأَنَّمَا رَآنِي فِي الْيَقَظَةِ لا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِي ۔

۱۳۹۵ ـــــ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا عنقریب وہ مجھے بیداری میں دیکھے گا یا گویا کہ اس نے مجھے بیداری میں دیکھا شیطان میری شکل وصورت نہیں اختیار کر سکتا۔

۱۳۹۶ ـــــ وَقَالَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأى الْحَقَّ۔

۱۳۹۶ ـــــ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا، تحقیق! اس نے حق کو ہی دیکھا۔

۱۳۹۷ ـــــ وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي فَذَكَرَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا بِإِسْنَادَيْهِمَا سَوَاءً مِثْلَ حَدِيثِ يُونُسَ ۔

۱۳۹۷ ـــــ اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

۱۳۹۸ ـــــ وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح قَالَ و حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي إِنَّهُ لا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَمَثَّلَ فِي صُورَتِي وَقَالَ إِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ فَلا يُخْبِرْ أَحَدًا بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي الْمَنَامِ ۔

۱۳۹۸ ـــــ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے نیند میں دیکھا تحقیق! اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان کے لئے یہ بات مناسب نہیں کہ وہ میری صورت اختیار کرے اور جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے تو کسی کو نہ بتائے کہ خواب میں اس کے ساتھ شیطان کھیلتا ہے۔

۱۳۹۹ ـــــ و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّهُ لا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَشَبَّهَ بِي ۔

۱۳۹۹ ـــــ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نیند میں مجھے دیکھا تو تحقیق مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان کے لئے مناسب نہیں کہ وہ میری مشابہت اختیار کرے۔

باب-۲۵۶ باب لا يخبر بتلعب الشيطان به في المنام

خواب میں شیطان کے اپنے ساتھ کھیلنے کی خبر نہ دینے کے بیان میں

١٤٠٠...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و قَالَ حَدَّثَنَا محمد ابْنُ رُمْحٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لِاَعْرَابِيٍّ جَاءَهُ فَقَالَ اِنِّي حَلَمْتُ اَنَّ رَاْسِي قُطِعَ فَاَنَا اَتَّبِعُهُ فَزَجَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ لا تُخْبِرْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي الْمَنَامِ ـ

۱۴۰۰...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کو ایک اعرابی نے آکر عرض کیا: میں نے خواب دیکھا ہے کہ میرا سر کاٹ دیا گیا ہے اور میں اس کے پیچھے جاتا ہوں نبی کریم ﷺ نے اسے ڈانٹا اور فرمایا: اپنے ساتھ شیطان کے کھیلنے کی خبر نہ دو۔[1]

١٤٠١...... و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ رَاْسِي ضُرِبَ فَتَدَحْرَجَ فَاشْتَدَدْتُ عَلَى اَثَرِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلاَعْرَابِيِّ لا تُحَدِّثِ النَّاسَ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِكَ فِي مَنَامِكَ وَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدُ يَخْطُبُ فَقَالَ لا يُحَدِّثَنَّ اَحَدُكُمْ بِتَلَعُّبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي مَنَامِهِ ـ

۱۴۰۱...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کاٹا گیا ہے پھر وہ لڑھکتا ہوا جا رہا ہے اور میں اس کے پیچھے پیچھے دوڑتا ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے اعرابی سے فرمایا: اپنے ساتھ خواب میں شیطان کے کھیلنے کا لوگوں سے بیان نہ کرو اور جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی کریم ﷺ سے اس کے بعد خطبہ دیتے ہوئے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے ساتھ خواب میں شیطان کے کھیلنے کو بیان نہ کرے۔

١٤٠٢...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو سَعِيدٍ الاَشَجُّ قَالا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ رَاْسِي قُطِعَ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ اِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِاَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي بَكْرٍ اِذَا لُعِبَ بِاَحَدِكُمْ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّيْطَانَ ـ

۱۴۰۲...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول اللہ (ﷺ)! میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ میرا سر کاٹ دیا گیا نبی کریم ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا: جب تم میں کسی کے ساتھ اس کے خواب میں شیطان کھیلے تو اپنے اس خواب کا لوگوں سے تذکرہ نہ کیا کرو اور ابوبکر کی روایت میں ہے جب تم سے کسی کے ساتھ کھیلا جائے اور شیطان کا ذکر نہیں کیا۔

---

[1] علماء نے فرمایا کہ شاید رسول اللہ ﷺ کو بذریعہ وحی معلوم ہو گیا ہو کہ یہ خواب شیطانی ہے۔ لہٰذا اس کی تعبیر کی فکر میں پڑنا مناسب نہیں۔

باب-۲۵۷ باب في تاويل الرؤيا
خوابوں کی تعبیر کے بیان میں

۱۴۰۳......حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَوْ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ وَاللَّفْظُ لَه قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّي اَرَى اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ فَاَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا بِاَيْدِيهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَاَرَى سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ فَاَرَاكَ اَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ اَخَذَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَ بِهِ رَجُلٌ اٰخَرُ فَعَلَا ثُمَّ اَخَذَ بِهِ رَجُلٌ اٰخَرُ فَانْقَطَعَ بِهِ ثُمَّ وُصِلَ لَهُ فَعَلَا قَالَ اَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ بِاَبِي اَنْتَ وَاللهِ لَتَدَعَنِّي فَلَاَعْبُرَنَّهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اعْبُرْهَا قَالَ اَبُو بَكْرٍ اَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا الَّذِي يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَالْقُرْاٰنُ حَلَاوَتُهُ وَلِينُهُ وَاَمَّا مَا يَتَكَفَّفُ النَّاسُ مِنْ ذٰلِكَ فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَالْمُسْتَقِلُّ وَاَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي اَنْتَ عَلَيْهِ تَاْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللهُ بِهِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهِ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَاْخُذُ بِهِ رَجُلٌ اٰخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوصَلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ فَاَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللهِ بِاَبِي اَنْتَ وَ اُمِّي اَصَبْتُ اَمْ اَخْطَاْتُ قَالَ رَسُولُ

۱۴۰۳......حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے آج رات خواب میں بادل دیکھے جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے میں نے لوگوں کو دیکھا کہ اس سے اپنے ہاتھوں میں چلو بھر بھر کے لے رہے ہیں انمیں سے بعض زیادہ لے رہے ہیں اور بعض کم اور میں نے ایک رسی دیکھی جو آسمان سے زمین تک ہے میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اس رسی کو پکڑا اور اوپر چڑھ گئے۔ پھر آپ ﷺ کے بعد ایک آدمی نے اسے پکڑا وہ بھی چڑھ گیا۔ پھر ایک دوسرا آدمی بھی اسے پکڑ کر اوپر چڑھ گیا۔ پھر ایک اور آدمی نے اسے پکڑا تو وہ رسی ٹوٹ گئی پھر اس کے لئے جوڑ دی گئی تو وہ چڑھ گیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان! اللہ کی قسم آپ ﷺ مجھے اجازت دیں کہ میں اس کی تعبیر کروں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تعبیر (بیان) کرو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: بادل سے مراد اسلام کا سایہ ہے اور گھی اور شہد کے ٹپکنے سے مراد قرآن مجید کی حلاوت و نرمی ہے اور اس سے لوگوں کا حاصل کرنا قرآن مجید سے کم اور زیادہ حاصل کرنے کے مترادف ہے اور رسی جو آسمان سے زمین تک ہے اس سے مراد حق ہے جس پر آپ ﷺ قائم ہیں آپ ﷺ اسے مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں، اللہ اس کے ذریعے آپ ﷺ کو بلندی عطا فرمائے گا پھر آپ ﷺ کے بعد جو آدمی اس کو تھامے گا وہ اس کے ذریعہ بلند ہو گا پھر اس کے بعد دوسرا آدمی پکڑے گا وہ بھی بلند ہو جائے گا پھر اس کے بعد ایک دوسرا آدمی پکڑے گا تو اس سے دین میں خلل واقع ہو گا لیکن وہ خرابی دور ہو جائے گی اور وہ بھی بلندی پر چلا جائے گا اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان آپ ﷺ مجھے بتائیں کہ میں نے تعبیر درست کی ہے یا خطاء کی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بعض تعبیرات تو نے درست کی ہیں اور بعض میں غلطی کی ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے

اللهِ ﷺ اَصَبْتَ بَعْضًا وَاَخْطَاْتَ بَعْضًا قَالَ فَوَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ لَتُحَدِّثَنِّي مَا الَّذِي اَخْطَاْتُ قَالَ لَا تُقْسِمْ

عرض کیا: اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ مجھے بتائیں جو میں نے غلطی کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم مت دو۔ [1]

١٤٠٤...... و حَدَّثَنَاه ابْنُ اَبِي عُمَرَ اخبرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلُ النَّبِيَّ ﷺ مُنْصَرَفَهُ مِنْ اُحُدٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّي رَاَيْتُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ

۱۴۰۴...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ احد سے واپسی پر ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آج رات میں نے خواب میں بادل دیکھا جس سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا باقی حدیث یونس کی روایت کے مطابق ہے۔

١٤٠٥...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَوْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ كَانَ مَعْمَرٌ اَحْيَانًا يَقُولُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَحْيَانًا يَقُولُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّي اَرى اللَّيْلَةَ ظُلَّةً بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ

۱۴۰۵...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ یا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: آج رات میں نے (خواب میں) بادل دیکھا۔ باقی حدیث انہیں کی طرح ہے۔

١٤٠٦...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ مِمَّا يَقُولُ لِاَصْحَابِهِ مَنْ رَاى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَلْيَقُصَّهَا اَعْبُرْهَا لَهُ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ رَاَيْتُ ظُلَّةً بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ۔

۱۴۰۶...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ سے فرمایا کرتے تھے تم میں جس نے خواب دیکھا وہ اسے بیان کرے تاکہ اسے اس خواب کی تعبیر بتاؤں ایک آدمی آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے بادل دیکھا۔ باقی حدیث گزر چکی۔

باب-۲۵۸ باب رؤیا النبي ﷺ

نبی اقدس ﷺ کے خوابوں کے بیان میں

١٤٠٧...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسٍ

۱۴۰۷...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے ایک رات وہ دیکھا جو سونے والا دیکھتا

[1] خوابوں کی تعبیر و تاویل ایک مستقل علم ہے اور کسبی سے زیادہ وہبی ہے۔ اللہ تعالیٰ بعض بندوں کو خواب کا علم خصوصیت کے ساتھ عطا فرماتے ہیں۔ انبیاء کرام علیہم السلام میں سے حضرت یوسف علیہ السلام کو یہ علم عطا کیا گیا تھا۔ جب کہ امتِ محمدیہ میں حضرت امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کو یہ علم دیا گیا جو مشہور تابعی ہیں۔

بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَاَيْتُ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيمَا يَرَى النَّائِمُ كَاَنَّا فِي دَارِ عُقْبَةَ بْنِ رَافِعٍ فَاُتِينَا بِرُطَبٍ مِنْ رُطَبِ ابْنِ طَابٍ فَاَوَّلْتُ الرِّفْعَةَ لَنَا فِي الدُّنْيَا وَالْعَافِيَةَ فِي الْآخِرَةِ وَاَنَّ دِينَنَا قَدْ طَابَ۔

ہے۔ گویا کہ ہم عقبہ بن رافع کے گھر میں ہیں اور ہمارے پاس ابن طاب قسم کی تازہ کھجوریں لائی گئیں۔ تو میں نے اس کی تعبیر یہ سمجھی کہ دنیا میں ہمارے لیے عظمت ہوگی اور آخرت میں (عذاب سے) بچاؤ ہوگا اور ہمارا دین بہت عمدہ ہے۔

۱۴۰۸...... وحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ اَخْبَرَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَرَانِي فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَذَبَنِي رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ اِلَى الْاَكْبَرِ۔

۱۴۰۸ ...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ میں مسواک کر رہا ہوں۔ دو آدمیوں نے مجھے کھینچا۔ ان میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا۔ میں نے وہ مسواک ان میں سے چھوٹے کو دے دی تو مجھے کہا گیا کہ بڑے کو دو۔ تو میں نے وہ مسواک بڑے کو دے دی۔

۱۴۰۹...... حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِيُّ وَاَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ جَدِّهِ عَنْ اَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّي اُهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ اِلَى اَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ وَهْلِي اِلَى اَنَّهَا الْيَمَامَةُ اَوْ هَجَرُ فَاِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرِبُ وَرَاَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هٰذِهِ اَنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَاِذَا هُوَ مَا اُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ اُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ اُخْرَى فَعَادَ اَحْسَنَ مَا كَانَ فَاِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَاَيْتُ فِيهَا اَيْضًا بَقَرًا وَاللّٰهُ خَيْرٌ فَاِذَا هُمُ النَّفَرُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ اُحُدٍ وَاِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدُ وَثَوَابُ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللّٰهُ بَعْدَ يَوْمِ بَدْرٍ۔

۱۴۰۹...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مکہ سے ایسی زمین کی طرف جا رہا ہوں جہاں کھجوریں ہیں۔ میرے دل میں یہ خیال آیا کہ وہ جگہ یمامہ یا ہجر ہے۔ مگر وہ شہر یثرب (مدینہ) تھا اور میں نے اپنے اس خواب میں دیکھا کہ میں نے تلوار کو حرکت دی تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی۔ اس کی تعبیر وہ ہوئی جو مؤمنین کو غزوہ احد کے دن تکلیف پہنچی۔ پھر میں نے تلوار کو دوبارہ حرکت دی تو وہ پہلے سے بھی زیادہ مضبوط اور سالم تھی اس کی تعبیر اللہ کی طرف سے فتح مکہ کی صورت میں اور مسلمانوں کے اجتماع سے ہوئی اور اسی خواب میں میں نے گائے کو بھی دیکھا اور اللہ بہتر (ثواب عطا فرمانے والے) ہیں۔ اس کی تعبیر مسلمانوں کا غزوہ احد میں شہید ہونا تھا اور خیر سے مراد وہ بھلائی ہے جو اللہ نے اس کے بعد عطا کی اور سچائی کا ثواب وہ ہے جو ہمارے پاس اللہ نے غزوہ بدر کے بعد عطا کیا۔

۱۴۱۰...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ حدثنا شُعَيْبُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ مُسَيْلَمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ الْمَدِينَةَ فَجَعَلَ يَقُولُ اِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ الْاَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ فَقَدِمَهَا فِي بَشَرٍ كَثِيرٍ مِنْ قَوْمِهِ فَاَقْبَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَمَعَهُ ثَابِتُ

۱۴۱۰...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں مسلیمہ کذاب مدینہ آیا اور اس نے کہنا شروع کر دیا کہ اگر محمد ﷺ اپنے بعد حکومت میرے سپرد کر دیں تو میں ان کی اتباع کرتا ہوں اور وہ اپنی قوم کے کافی آدمیوں کے ہمراہ (مدینہ) آیا نبی کریم ﷺ اس کی طرف تشریف لائے اور آپ ﷺ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس بھی تھے اور نبی کریم ﷺ کے ہاتھ مبارک میں ایک لکڑی کا ٹکڑا تھا یہاں تک کہ

بْنُ قَيْسِ ابْنِ شَمَّاسٍ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ ﷺ قِطْعَةُ جَرِيدَةٍ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسَيْلِمَةَ فِي اَصْحَابِهِ قَالَ لَوْ سَاَلْتَنِي هٰذِهِ الْقِطْعَةَ مَا اَعْطَيْتُكَهَا وَلَنْ اَتَعَدّٰى اَمْرَ اللّٰهِ فِيكَ وَلَئِنْ اَدْبَرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللّٰهُ وَاِنِّي لَاُرَاكَ الَّذِي اُرِيتُ فِيكَ مَا اُرِيتُ وَهٰذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ عَنِّي ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُ عَنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ اِنَّكَ اَرَى الَّذِي اُرِيتُ فِيكَ مَا اُرِيتُ فَاَخْبَرَنِي اَبُو هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَاَهَمَّنِي شَاْنُهُمَا فَاُوحِيَ اِلَيَّ فِي الْمَنَامِ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِي فَكَانَ اَحَدُهُمَا الْعَنْسِيَّ صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةَ صَاحِبَ الْيَمَامَةِ۔

آپ ﷺ مسیلمہ کے پاس ان کے ساتھیوں میں جا کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اگر تو مجھ سے یہ لکڑی کا ٹکڑا بھی مانگے تو میں تجھے نہ دوں گا اور میں تیرے بارے میں اللہ کے حکم سے ہر گز تجاوز نہ کروں گا اور اگر تو نے (میری اتباع سے) پیٹھ پھیری تو اللہ تجھ کو قتل کرے گا اور میں تیرے بارے میں وہی گمان رکھتا ہوں جو مجھے تیرے بارے میں خواب میں دکھایا گیا ہے اور یہ ثابت ہیں جو تجھے میرے طرف سے جواب دیں گے۔ پھر آپ ﷺ اس سے واپس تشریف لائے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی ﷺ کے قول کے بارے میں "تیرے بارے میں وہی گمان کرتا ہوں جو مجھے خواب میں دکھایا گیا" پوچھا تو مجھے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے سوتے ہوئے دیکھا کہ میرے دونوں ہاتھوں میں سونے کے کنگن ہیں، جن سے مجھے فکر پیدا ہو گئی تو خواب میں ہی میری طرف وحی کی گئی کہ ان دونوں (کنگن) پر پھونک مارو۔ میں نے انہیں پھونکا تو وہ اُڑ گئے۔ میں نے ان کی تعبیر یہ کی کہ دو جھوٹے میرے بعد نکلیں گے۔ پس ان میں سے ایک عنسی صنعاء کا رہنے والا ہے اور دوسرا مسیلمہ یمامہ والا۔

١٤١١...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيتُ خَزَائِنَ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِي يَدَيَّ اُسْوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ وَاَهَمَّانِي فَاُوحِيَ اِلَيَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ اللَّذَيْنِ اَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْيَمَامَةِ۔

۱۴۱۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میرے پاس زمین کا خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھوں میں سونے کے کنگن رکھ دیئے گئے تو وہ مجھ پر سخت گراں گزرے اور انہوں نے مجھے فکر مند کر دیا میری طرف وحی کی گئی کہ ان کو پھونک مارو۔ میں نے انہیں پھونک ماری تو وہ دونوں جاتے رہے میں نے ان کی تعبیر یہ سمجھی کہ دونوں کذاب ہوں گے جن کے درمیان میں ہوں، ایک تو والئی صنعاء اور دوسرا والئی یمامہ۔

١٤١٢...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ اَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا صَلَّى الصُّبْحَ اَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِنْكُمُ الْبَارِحَةَ رُؤْيَا۔

۱۴۱۲...... حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ صبح کی نماز ادا فرما کر لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے: کیا تم میں سے کسی نے گزشتہ رات کوئی خواب دیکھا ہے۔

كتاب الفضائل

کتاب الفضـائل

فضائل کا بیان

باب-٢٥٩ باب فضل نسب النّبي ﷺ وتسليم الحجر عليه قبل النبوة

حضور اقدس ﷺ کے نسب کی فضیلت اور نبوت سے قبل پتھر کا آپ ﷺ کو سلام کرنا

١٤١٣......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ جَمِيعًا عَنِ الْوَلِيدِ قَالَ ابْنُ مِهْرَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اَبِى عَمَّارٍ شَدَّادٍ اَنَّهُ سَمِعَ

١٤١٣...... حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرمایا کہ:
"اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں سے کنانہ کو منتخب کیا، اور بنو ہاشم میں سے (نبوت کے لئے) مجھے منتخب فرمایا"۔ [1]

---

[1] فائدہ...... اللہ تعالیٰ نے نبوت اور خاتم النّبیین کے اعزاز کو بخشنے کے لئے حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں بنو کنانہ کا انتخاب ان کے خاص اوصاف کی بناء پر فرمایا، پھر بنو کنانہ میں سے قریش کو ان کے خاص اوصاف کی بناء پر منتخب فرمایا، اور قریش میں سے بنو ہاشم کو اس اعزاز کی شرفیابی کے لئے خاص کیا اور ہاشم کی اولاد میں یہ شرف محمد عربی ﷺ کے حصہ میں آیا۔
نوویؒ نے فرمایا کہ اس سے معلوم ہوا کہ عام عرب قریش کے کفو اور ہم پلہ نہیں ہیں نسبی اعتبار سے، اسی طرح بنو ہاشم کے کفو وہ قریشی نہیں ہو سکتے جو بنو ہاشم میں سے نہیں ہیں، البتہ مطلب کی اولاد بنو ہاشم کی کفو ہے کیونکہ دونوں ایک ہی ہیں۔
یہاں یہ واضح رہے کہ اسلام نے تو تمام نسبی امتیازات اور خاندان پر فخر و غرور کو ختم کر دیا ہے اور ہر قسم کے نسبی و نسلی و لسانی امتیازات کو جڑ سے اکھاڑ دیا، پھر حضور ﷺ نے اپنے نسب کی فضیلت کیوں بیان فرمائی؟
وجہ یہ ہے کہ بلاشبہ اسلام نے تمامتر نسبی امتیازات کو ختم کر دیا ہے لیکن انسانوں کی پرکھ اور دوسرے انسانوں کے درمیان کسی انسان کو جو بات نمایاں کرتی ہے وہ ایسے اوصاف ہوتے ہیں جو نسلاً بعد نسلٍ خاندانوں میں چلتے ہیں، جب کہ حضور علیہ السلام جس معاشرہ میں مبعوث ہوئے وہاں سب سے اہم چیز "خاندانی و نسبی غرور" ہی تھا، اور آپ کو جس مقام نبوت سے سرفراز فرمانا تھا اس کا تقاضا یہ تھا کہ نبیٔ آخر الزمان صرف اپنے ذاتی اوصاف ہی کی بناء پر "محمد" (قابل تعریف) نہ ہوں بلکہ خاندانی نجابت و شرافت اور حسب و نسب کے اعتبار سے بھی سب سے ممتاز ہوں تاکہ رؤساء عرب جن کی گھٹی میں خاندانی فخر و غرور پڑا ہوا تھا اس نبی کو اس بناء پر مطعون نہ کریں کہ وہ حسب و نسب کے اعتبار سے ہمارا ہم پلہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کو معزز اور اعلیٰ خاندانوں میں سے منتخب فرمایا اور ان کے ذریعہ جہاں دعوتِ توحید پھیلائی وہیں نسبی و خاندانی فخر و غرور کا بھی خاتمہ فرمایا وہ اس طرح کہ انبیاء علیہم السلام کے ماننے والوں میں ابتداءً صرف غریب اور مسکین طبع لوگ ہوتے تھے، جنہیں سینے سے لگا کر انبیاء علیہم السلام یہ تعلیم دیتے تھے کہ دینِ حق میں خاندان و نسب کے اعتبار سے کوئی تفاوت نہیں۔
اور یہ بھی ایک حقیقت اور امرِ واقعہ ہے کہ اس نسبی غرور کو ختم کرنے کیلئے کسی ایسے شخص کی ضرورت تھی جو خود خاندانی نجابت سے بہرہ مند اور نسبی اعتبار سے ممتاز ہو۔ چنانچہ آپ دیکھئے کہ نبی مکرم ﷺ نے جو عرب کے سب سے معزز ترین خاندان کے معزز ترین فرد تھے، نسبی امتیازات کو اس طرح ختم کیا کہ سگے چچا ابو لہب کو راندہ درگاہ کیا اور بلال رضی اللہ عنہ حبشی، صہیب رضی اللہ عنہ رومی، اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو گلے سے لگایا۔ (جاری ہے)

وَاثِلَةَ بْنَ الاَسْقَعِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ اللهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيلَ وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ ۔

١٤١٤...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنِّي لَاَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُبْعَثَ اِنِّي لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ ۔

۱۴۱۴...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میں بلاشبہ مکہ کے اس پتھر کو بخوبی پہچانتا ہوں جو میری بعثت سے قبل مجھے سلام کیا کرتا تھا اور میں اب بھی اسے پہچانتا ہوں“۔[1]

باب-۲۶۰ باب تفضيل نبينا ﷺ على جميع الخلائق

نبی ﷺ تمام مخلوق سے زیادہ افضل ہیں

١٤١٥...... حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى اَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا هِقْلٌ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنِ الاَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي اَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنِي اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ ۔

۱۴۱۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میں روزِ قیامت تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں گا، اور سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر شق ہوگی (موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے کے وقت) اور سب سے پہلا سفارش کرنے والا ہوں گا اور سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کی سفارش قبول کی جائے گی۔[2]

(گذشتہ سے پیوستہ)...... بہر کیف! اللہ جل جلالہ' نے نبی ﷺ کو جہاں دین اور تقویٰ کے اعتبار سے کامل بنایا وہیں حسب و نسب اور خاندانی اعتبار سے بھی سب سے زیادہ ذی وجاہت اور معزز بنایا۔

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

[1] یہ نبی ﷺ کا ایک خاص اعزاز تھا کہ پتھر بھی آپ کو سلام کرتے تھے۔ نوویؒ نے فرمایا کہ اس سے ثابت ہوا کہ بعض جمادات میں بھی حس پائی جاتی ہے۔ خود قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ: ”بعضے پتھر ایسے ہیں کہ جو اللہ کے خوف سے گر پڑتے ہیں۔ (البقرہ) اور فرمایا کہ: ”نہیں کوئی چیز مگر یہ کہ وہ اللہ کی تسبیح کرتی ہے تعریف کے ساتھ۔ (بنی اسرائیل) اللہ تعالیٰ نے جمادات اور بے جان اشیاء شجر و حجر کو بھی ایک خاص وصف اور تمیز عطا کی ہے اور وہ حقیقتاً تسبیح کرتے ہیں لیکن انسان اسے سمجھتے نہیں ہیں۔

[2] فائدہ- ہروی نے فرمایا کہ: سیّد وہ شخص ہوتا ہے جس کو اسکی قوم تمام بھلائی کے کاموں اور نیکی میں فائق مانتی ہے' اور بعض نے کہا کہ سید (سردار) وہ ہے جس کی طرف ہر مصیبت و پریشانی کے وقت رجوع کیا جائے اور وہ لوگوں کے معاملات و پریشانیوں کو دور کرے۔ (نووی)
نبی ﷺ بھی تمام قوم میں خیر کے کاموں اور نیکی و تقویٰ میں فائق تھے اور ہر مصائب و شدائد میں لوگوں کا ایک ہی ٹھکانہ اور پناہ گاہ تھی یعنی دربارِ رسالت ﷺ۔ اسی طرح قیامت میں بھی ساری انسانیت کو پریشانی سے نجات دلانے والے آپ ﷺ ہی ہوں گے کہ آپ ﷺ کی سفارش سے ہی حساب و کتاب شروع ہوگا۔ ....(جاری ہے)

باب-۲۶۱ باب في معجزات النبي ﷺ

نبی ﷺ کے معجزات کا بیان

۱۴۱۶ــــ وحَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا بِمَاءٍ فَأُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَوَضَّئُونَ فَحَزَرْتُ مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الثَّمَانِينَ قَالَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ۔

۱۴۱۶ــــ حضرت انس رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (ایک مرتبہ) پانی منگوایا، آپ کے سامنے ایک کشادہ پیالہ میں پانی لایا گیا، سب لوگ اس سے وضو کرنے لگے، میں نے اندازہ لگایا کہ ساٹھ سے اسّی تک افراد تھے۔ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے پانی کی طرف جو دیکھا تو پانی آپ ﷺ کی انگلیوں میں سے ابل رہا تھا۔

۱۴۱۷ــــ وحَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِوَضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ يَدَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّئُوا مِنْهُ قَالَ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّئُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ۔

۱۴۱۷ــــ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا جب کہ عصر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا اور لوگ وضو کا پانی تلاش کرتے پھر رہے تھے اور وہ (پانی) نہیں مل رہا تھا، اسی اثناء میں رسول اللہ ﷺ کے پاس وضو کا پانی لایا گیا، رسول اللہ ﷺ نے اس برتن میں اپنا دستِ مبارک ڈال دیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ اس میں سے وضو کریں۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ پانی آپ کی انگلیوں میں سے چشمہ کی طرح ابل رہا ہے، لوگوں نے اس سے وضو کیا حتیٰ کہ سب سے آخری آدمی نے بھی وضو کر لیا۔

۱۴۱۸ــــ حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ وَأَصْحَابَهُ بِالزَّوْرَاءِ قَالَ وَالزَّوْرَاءُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ السُّوقِ وَالْمَسْجِدِ

۱۴۱۸ــــ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ ایک مرتبہ "زوراء" کے مقام پر تھے جو مدینہ میں بازار کے قریب تھا اور مسجد وہیں اس کے قریب تھی، آپ ﷺ نے ایک پیالہ منگوایا جس میں پانی تھا، آپ ﷺ نے اپنی ہتھیلی اس میں رکھی تو

(گذشتہ سے پیوستہ)...... نوویؒ نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے اپنے "سید ولدِ آدم" ہونے کا تذکرہ فخر کی بناء پر کیا' جیسا کہ خود اسی حدیث کے دیگر راویوں نے روایت کیا کہ فرمایا: میں قیامت کے روز اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور فخر کی بناء پر نہیں کہہ رہا"۔ بلکہ اللہ کی نعمت کے اظہار اور لوگوں تک ہر بات پہنچانا واجب ہونے کی بناء پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔
یہاں پر قیامت کے دن کی قید اس لئے نہیں لگائی کہ دنیا میں آپ اولادِ آدم کے سردار نہیں' آپ ﷺ تو دنیا میں بھی اولادِ آدم کے سردار ہیں لیکن چونکہ دنیا میں کافر اور منافق و مشرکین آپ کو سردار نہیں مانتے جب کہ آخر میں حقیقت پہچاننے کے بعد وہ بھی آپ ﷺ کی سرداری کے قائل ہو جائیں گے لہٰذا وہاں پر کوئی بھی آپ ﷺ کی سیادت کا منکر نہ رہے گا۔

فِيمَا ثَمَّهْ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهُ فِيهِ فَجَعَلَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ جَمِيعُ أَصْحَابِهِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانُوا يَا أَبَا حَمْزَةَ قَالَ كَانُوا زُهَاءَ الثَّلَاثِ مِائَةٍ -

آپ کی انگلیوں سے پانی ابلنے لگا، اور آپ کے تمام صحابہ نے وضو کر لیا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے (حضرت انس رضی اللہ عنہ سے) پوچھا کہ اے ابوحمزہ! وہ سب کتنے ہوں گے، فرمایا کہ تقریباً تین سو کے لگ بھگ ہوں گے۔ (پیچھے ساٹھ سے اسی افراد کا ذکر تھا، یہاں تین سو کا، علماء نے لکھا ہے کہ یہ دونوں مختلف واقعات ہیں)۔

١٤١٩ ـــ وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ بِالزَّوْرَاءِ فَأُتِيَ بِإِنَاءِ مَاءٍ لَا يَغْمُرُ أَصَابِعَهُ أَوْ قَدْرَ مَا يُوَارِي أَصَابِعَهُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ هِشَامٍ -

۱۴۱۹ ـــ اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث ہشام (کہ آپ ﷺ مقام زوراء پر تھے الخ) منقول ہے۔ اس اضافہ کے ساتھ کہ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: پانی اتنا کم تھا کہ آپ کی انگلیاں اس میں نہیں ڈوب رہی تھیں یا یہ کہ اتنا پانی بھی نہ تھا کہ آپ کی انگلیوں کو ہی چھپا لیتا۔

١٤٢٠ ـــ وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِي لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا فَيَأْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْأَلُونَ الْأُدْمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ إِلَى الَّذِي كَانَتْ تُهْدِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنًا فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا أُدْمَ بَيْتِهَا حَتَّى عَصَرَتْهُ فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ عَصَرْتِيهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَوْ تَرَكْتِيهَا مَا زَالَ قَائِمًا -

۱۴۲۰ ـــ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امّ مالک رضی اللہ عنہا، رسول اکرم ﷺ کو اپنی ایک کپّی میں گھی ہدیہ کیا کرتی تھیں۔ ان کے بیٹے آکر ان سے سالن مانگتے تو اگر گھر میں کچھ نہ ہوتا تو امّ مالک رضی اللہ عنہ اس کپّی کے پاس آتیں جس میں وہ نبی ﷺ کو گھی ہدیہ کیا کرتی تھیں تو اس کپّی میں گھی ہوتا تھا۔ اس طرح امّ مالک رضی اللہ عنہا کے گھر میں سالن ہمیشہ باقی رہتا یہاں تک کہ ایک بار ام مالک رضی اللہ عنہا نے اس کپّی کو نچوڑ لیا۔

بعد ازاں وہ نبی ﷺ کی خدمت میں آئیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ اسے نچوڑ لیا، کہنے لگیں، جی ہاں، فرمایا کہ اگر تم اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتیں تو اس میں ہمیشہ گھی باقی رہتا۔

١٤٢١ ـــ وحَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَطْعِمُهُ فَأَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقِ شَعِيرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ مِنْهُ وَامْرَأَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتَّى كَالَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ وَلَقَامَ لَكُمْ -

۱۴۲۱ ـــ حضرت جابر رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ ﷺ سے کھانا مانگا، آپ ﷺ نے اسے آدھا وسق (جو ایک مخصوص پیمانہ تھا وزن کرنے کا) جو دے دیئے، وہ آدمی اور اسکی بیوی اور اسکے مہمان سب اس آدھے وسق میں سے ہمیشہ کھاتے رہتے (اور جو کم نہ ہوتے تھے) حتی کہ ایک مرتبہ اس نے اس کو ناپ لیا، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر اسکو ناپتا نہیں تو ہمیشہ اس میں سے کھاتا رہتا اور وہ تم لوگوں کے لئے ہمیشہ باقی رہتا۔

(یہ دونوں معجزے تھے نبی ﷺ کے، اور ان دونوں نے چونکہ ہوس کا مظاہرہ کیا اور حق تعالیٰ پر بھروسہ نہ کیا لہٰذا اس وجہ سے غیب سے رزق کی آمد رک گئی)۔

۱۴۲۲۔۔۔۔حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ اَنَّ اَبَا الطُّفَيْلِ عَامِرَ بْنَ وَاثِلَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ اَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَامَ غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ يَجْمَعُ الصَّلَاةَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمًا اَخَّرَ الصَّلَاةَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا ثُمَّ قَالَ اِنَّكُمْ سَتَأْتُونَ غَدًا اِنْ شَاءَ اللهُ عَيْنَ تَبُوكَ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَأْتُوهَا حَتّٰى يُضْحِيَ النَّهَارُ فَمَنْ جَاءَهَا مِنْكُمْ فَلَا يَمَسَّ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتّٰى آتِيَ فَجِئْنَاهَا وَقَدْ سَبَقَنَا اِلَيْهَا رَجُلَانِ وَالْعَيْنُ مِثْلُ الشِّرَاكِ تَبِضُّ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَسَاَلَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ هَلْ مَسَسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْئًا قَالَا نَعَمْ فَسَبَّهُمَا النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ اللهُ اَنْ يَقُولَ قَالَ ثُمَّ غَرَفُوا بِاَيْدِيهِمْ مِنَ الْعَيْنِ قَلِيلًا قَلِيلًا حَتّٰى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ قَالَ وَغَسَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيهِ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ ثُمَّ اَعَادَهُ فِيهَا فَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ اَوْ قَالَ غَزِيرٍ شَكَّ اَبُو عَلِيٍّ

۱۴۲۲۔۔۔۔حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوۂ تبوک والے سال (جہادِ تبوک کے لئے) نکلے، آپ ﷺ نمازوں کو اکٹھا پڑھتے تھے کہ ظہر اور عصر اکٹھی پڑھتے اور مغرب وعشاء اکٹھی پڑھتے۔[1]

پھر ایک روز آپ ﷺ نے نماز کو مؤخر کر دیا، پھر (خیمہ سے) باہر نکلے اور ظہر وعصر اکٹھی پڑھیں، پھر (خیمہ میں) داخل ہو گئے، پھر اس کے بعد باہر نکلے اور مغرب وعشاء اکٹھی پڑھیں۔

بعد ازاں فرمایا کہ ان شاء اللہ تم کل تبوک کے چشمہ پر پہنچ جاؤ گے، اور دن چڑھنے سے قبل وہاں نہ پہنچو گے، سو تم میں سے جو کوئی وہاں پہنچ جائے تو اس کے پانی کو کچھ نہ چھوئے۔ یہاں تک کہ میں آ جاؤں، پھر ہم تبوک کے چشمہ پر پہنچ گئے، دو افراد آگے نکل گئے، چشمہ کی حالت یہ تھی کہ جوتے کے تسمہ کے برابر پانی بہہ رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے پوچھا کہ کیا تم نے پانی کو چھوا ہے؟ وہ کہنے لگے جی ہاں۔ نبی ﷺ نے انہیں برا بھلا کہا اور جو کچھ اللہ کو منظور تھا ان کو کہا۔ پھر سب لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے چلّو بھر تھوڑا تھوڑا پانی چشمہ سے نکال کر ایک برتن میں جمع کیا، رسول اللہ ﷺ نے اس میں اپنے دونوں ہاتھ اور چہرہ دھویا، پھر دوبارہ وہی پانی چشمہ میں ڈال دیا (اس کے ڈالتے ہی) چشمہ جوش مارتے ہوئے بہنے لگا، یہاں تک کہ لوگوں نے پانی پلانا شروع کر دیا (آدمیوں اور سواری کے جانوروں کو) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! اگر تمہاری عمر طویل ہوئی تو ممکن ہے تم دیکھو کہ یہاں پر پانی نے باغات کو بھر دیا ہے۔

[1] (جمع بین الصلاتین یعنی دو نمازیں اکٹھی پڑھنے سے متعلق تفصیلی بحث کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکی ہے۔ احنافؒ کے نزدیک جمع صوری جائز ہے یعنی ایک نماز کو اخیر وقت میں اور دوسری کو اوّل وقت میں پڑھا جائے، گویا ہر نماز اپنے وقت میں پڑھی جائے لیکن اخیر اور اوّل کی وجہ سے بہ ظاہر صورتاً جمع نظر آئے، اور جمع حقیقی احناف کے یہاں جائز نہیں (دلائل اور تفصیل کے لئے تفہیم المسلم ج اوّل۔۔۔۔ دیکھئے)

اَيُّهُمَا قَالَ حَتّٰى اسْتَقَى النَّاسُ ثُمَّ قَالَ يُوشِكُ يَا مُعَاذُ اِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ اَنْ تَرٰى مَا هَاهُنَا قَدْ مُلِئَ جِنَانًا۔

۱۴۲۳...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَاَتَيْنَا وَادِيَ الْقُرٰى عَلٰى حَدِيقَةٍ لِامْرَاَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اخْرُصُوهَا فَخَرَصْنَاهَا وَخَرَصَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ وَقَالَ اَحْصِيهَا حَتّٰى نَرْجِعَ اِلَيْكِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ وَانْطَلَقْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا تَبُوكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَتَهُبُّ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَةَ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيهَا اَحَدٌ مِنْكُمْ فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيَشُدَّ عِقَالَهُ فَهَبَّتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيحُ حَتّٰى اَلْقَتْهُ بِجَبَلَيْ طَيِّئٍ وَجَاءَ رَسُولُ ابْنِ الْعَلْمَاءِ صَاحِبِ اَيْلَةَ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِكِتَابٍ وَاَهْدٰى لَهُ بَغْلَةً بَيْضَاءَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاَهْدٰى لَهُ بُرْدًا ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرٰى فَسَاَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَرْاَةَ عَنْ حَدِيقَتِهَا كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا فَقَالَتْ عَشَرَةَ اَوْسُقٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّي مُسْرِعٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِيَ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ فَخَرَجْنَا حَتّٰى اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ هٰذِهِ طَابَةُ وَهٰذَا اُحُدٌ وَهُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ خَيْرَ دُورِ الْاَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْاَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ دَارُ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْاَنْصَارِ خَيْرٌ فَلَحِقَنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ اَبُو اُسَيْدٍ اَلَمْ تَرَ اَنَّ

۱۴۲۳...... ابو حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلے، جب ہم وادی القریٰ (جو شام کے راستہ پر ایک وادی ہے) میں ایک عورت کے باغ میں پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اندازہ لگاؤ کہ اس باغ میں کتنا پھل ہے، ہم نے اور رسول اللہ ﷺ نے اندازہ لگایا کہ دس وسق (ایک خاص پیمانہ) ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس عورت سے کہا کہ یہ عدد یاد رکھنا، یہاں تک کہ ان شاء اللہ ہم واپس لوٹ آئیں تیری طرف۔

پھر ہم وہاں سے چلے، تبوک پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج رات تمہارے اوپر سخت ہوا آندھی چلے گی، لہٰذا تم میں سے کوئی کھڑا نہ ہو اور جس کے پاس اونٹ ہے تو اس کی رسی کو باندھ کر رکھے۔ پھر تیز آندھی چلی، ایک شخص کھڑا ہوا تو آندھی نے اسے اٹھا کر طیٔ کے پہاڑوں کے درمیان لا پھینکا۔

اس کے بعد ابن العلماء جو ایلہ کا حاکم تھا کا قاصد رسول اللہ ﷺ کے پاس اس کا خط لے کر آیا اور آپ ﷺ کو ایک سفید خچر ہدیہ دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی اسے (جوابی) مکتوب لکھا اور ایک چادر ہدیہ بھیجی۔ پھر ہم لوگ واپس لوٹے یہاں تک کہ وادی القریٰ تک پہنچ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس عورت سے ایک باغ کے متعلق پوچھا کہ کتنا پھل ہوا؟ اس نے کہا دس وسق (پورا نکلا)۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تو جلدی چلوں گا تم میں سے جس کا دل چاہے جلدی چلے اور جو ٹھہرنا چاہے ٹھہر جائے۔ ہم وہاں سے نکلے یہاں تک کہ مدینہ نمودار ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ طابہ ہے (طابہ مدینہ منورہ ہی کا نام ہے) اور یہ اُحد ہے وہ پہاڑ جو ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر ارشاد فرمایا: انصار کے گھروں میں سے سب سے بہترین گھر بنو نجار (آپ ﷺ کی ننھیال) کے گھر ہیں۔ پھر بنو عبدالاشہل کے، پھر بنو الحارث بن الخزرج کے پھر بنو ساعدہ کے اور

رَسُولَ اللهِ ﷺ خَيَّرَ دُورَ الأَنْصَارِ فَجَعَلَنَا آخِرًا فَأَدْرَكَ سَعْدٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ خَيَّرْتَ دُورَ الأَنْصَارِ فَجَعَلْتَنَا آخِرًا فَقَالَ أَوَ لَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ -

یوں تو انصار کے تمام ہی گھروں (برادریوں) میں خیر اور بہتری ہے۔ پھر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ ہم سے ملے تو ابو سعید رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ آپ نے نہیں دیکھا (سنا) کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے گھروں کو اچھا قرار دیا تو ہمیں سب سے آخر میں کیوں کر دیا۔ سعد رضی اللہ عنہ بن عبادہ، رسول اللہ ﷺ سے ملے اور کہا کہ یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے انصار کے گھروں کی بہتری بیان فرمائی اور ہمیں (بنو ساعدہ) کو سب سے آخری درجہ میں رکھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا اتنا تمہارے لئے کافی نہیں کہ تم "خیار" (اچھے) لوگوں میں سے ہو۔

١٤٢٤..... وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بِهٰذَا الإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَفِي كُلِّ دُورِ الأَنْصَارِ خَيْرٌ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ قِصَّةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ فَكَتَبَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِبَحْرِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ۔

۱۴۲۴..... حضرت عمرو بن یحییٰ سے اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث ہی منقول ہے۔ اس روایت میں آپ ﷺ کے اس فرمان تک ہے کہ انصار کے سب گھروں میں بھلائی ہے اور اس کے بعد حضرت سعد بن عبادہؓ والے واقعہ کا ذکر نہیں فرمایا۔ اور حضرت وہیب کی روایت کردہ حدیث میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل ایلہ کو ان کا ملک لکھا دیا اور حضرت وہیب کی روایت میں یہ الفاظ مذکور نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف لکھا۔

باب-۲۶۲ باب توكله على الله تعالىٰ وعصمة الله تعالىٰ له من الناس

اللہ تعالیٰ پر آپ ﷺ کے توکل کا بیان

١٤٢٥..... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ فَأَدْرَكَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِضَاهِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَّقَ سَيْفَهُ بِغُصْنٍ

۱۴۲۵..... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ ایک غزوہ میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نجد کی جانب جہاد کے لئے گئے، ہم نے رسول اللہ ﷺ کو ایک ایسی وادی میں جو کانٹے دار درختوں والی تھی پایا۔ رسول اللہ ﷺ سواری سے اتر گئے ایک درخت کے نیچے، اپنی تلوار درخت کی ٹہنیوں میں سے کسی پر لٹکا دی، سب لوگ وادی میں درختوں کے سائے میں منتشر ہو گئے۔ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص میرے پاس آیا، میں سویا ہوا تھا، اس نے تلوار اٹھائی تو میں بیدار ہو گیا، وہ میرے سر پر کھڑا تھا، مجھے ذرا بھی احساس نہ ہوا مگر اس وقت جب ننگی تلوار اس کے ہاتھ میں تھی، اس نے مجھ سے کہا تمہیں

مِنْ اَغْصَانِهَا قَالَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْوَادِي يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ رَجُلًا اَتَانِي وَاَنَا نَائِمٌ فَاَخَذَ السَّيْفَ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى رَاْسِي فَلَمْ اَشْعُرْ اِلا وَالسَّيْفُ صَلْتًا فِي يَدِهِ فَقَالَ لِي مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ قُلْتُ اللهُ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّانِيَةِ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ قُلْتُ اللهُ قَالَ فَشَامَ السَّيْفَ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ۔

مجھ سے کون بچائے گا؟ نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: اللہ! اس نے دوسری بار یہی کہا کہ تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے کہا: اللہ! یہ سن کر اس نے تلوار نیام میں کرلی۔ اور وہ شخص یہ بیٹھا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے کوئی تعرض نہیں کیا (اور اسے چھوڑ دیا)۔

۱۴۲۶۔۔۔۔۔۔ وحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالا اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي سِنَانُ بْنُ اَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيُّ وَاَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْاَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَهُمَا اَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَزْوَةً قِبَلَ نَجْدٍ فَلَمَّا قَفَلَ النَّبِيُّ ﷺ قَفَلَ مَعَهُ فَاَدْرَكَتْهُمُ الْقَائِلَةُ يَوْمًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ وَمَعْمَرٍ۔

۱۴۲۶۔۔۔۔۔۔ اس سند سے بھی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مندرجہ بالا حدیث بیان کی ہے۔ اس فرق کے ساتھ کہ فرمایا:
"انہوں نے جہاد کیا نبی ﷺ کے ساتھ نجد کے علاقہ میں، جب نبی ﷺ واپس ہوئے تو وہ (جابر رضی اللہ عنہ) بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہی واپس ہوئے، (راہ میں) ایک دن ایک ملنے والا ملا...... آگے سابقہ حدیث ابراہیم بن سعد و معمر کی طرح ہی بیان کیا۔

۱۴۲۷۔۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى اِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ لَمْ يَعْرِضْ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ۔

۱۴۲۷۔۔۔۔۔۔ اس سند سے بھی سابقہ حدیث (حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ہم ذات الرقاع تک پہنچ گئے) ہی منقول ہے۔ لیکن اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے کچھ تعرض نہیں فرمایا۔

باب ــ ۲۶۳ باب بيان مثل ما بعث به النبي ﷺ من الهدى والعلم

نبی ﷺ جس ہدایت اور علم کے ساتھ مبعوث کئے گئے اس کی مثال

۱۴۲۸۔۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو عَامِرٍ الْاَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِاَبِي عَامِرٍ

۱۴۲۸۔۔۔۔۔۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزوجل نے مجھے جس ہدایت اور علم کے ساتھ

قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُوْاُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ مَثَلَ مَابَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَصَابَ اَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَاَنْبَتَتِ الْكَلَاَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَكَانَ مِنْهَا اَجَادِبُ اَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا مِنْهَا وَسَقَوْا وَرَعَوْا وَاَصَابَ طَائِفَةً مِنْهَا اُخْرٰى اِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لَاتُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلَاً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِينِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ بِمَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَاْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِي اُرْسِلْتُ بِهِ۔

مبعوث فرمایا ہے اس کی مثال ایسی بارش کی سی ہے جو کسی زمین پر برسی، اس کے کچھ حصہ نے تو پانی کو قبول کیا (جذب کر لیا) جس سے چارہ اور خوب گھاس اُگی (اور انسانوں اور جانوروں کے کام آئی) اور کچھ حصہ ایسا تھا جو سخت تھا اس نے پانی کو جمع کر لیا، اللہ نے اس پانی سے لوگوں کو فائدہ پہنچایا انہوں نے اس میں سے پیا بھی اور سیر اب ہوئے اور جانوروں کو بھی چرایا، اور ایک حصہ ایسا تھا کہ وہ چٹیل میدان تھا، نہ اس نے پانی روک رکھا نہ ہی چارہ وغیرہ اگا۔ بس یہی مثال اس شخص کی ہے جس نے اللہ کے دین کی فقہ و سمجھ حاصل کی اور اللہ نے اس کو نفع پہنچایا اس چیز سے جسے دے کر اللہ نے مجھے بھیجا ہے (یعنی علم اور ہدایت) تو اس نے علم حاصل کیا اور دوسروں کو سکھلایا۔ اور مثال اس شخص کی ہے جس نے اس دین کے لئے سر نہ اٹھایا اور جس ہدایت کو دے کر اللہ نے مجھے بھیجا اسے قبول نہ کیا۔[1]

باب-۲۶۴ باب شفقته ﷺ على امته ومبالغته في تحذيرهم مما يضرهم

اپنی امت پر حضور علیہ السلام کی شفقت

۱۴۲۹..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِيُّ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ مَثَلِي وَمَثَلَ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى قَوْمَهُ فَقَالَ يَا قَوْمِ اِنِّي رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَاِنِّي اَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ فَاَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ فَاَدْلَجُوا فَانْطَلَقُوا عَلٰى

۱۴۲۹..... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "بلاشبہ میری اور اس ہدایت کی جسے دے کر اللہ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے مثال اس شخص کی سی ہے جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا کہ اے میری قوم! بلاشبہ میں نے اپنی آنکھوں سے ایک بڑے لشکر کو دیکھا ہے اور میں دو ٹوک ڈرانے والا ہوں (کہ وہ لشکر تمہیں ختم کرنے کیلئے آرہا ہے) پس تمہیں بھاگنے کی فکر چاہئے۔ پس اس کی قوم میں سے کچھ لوگوں نے تو اس کی بات مان لی اور شام

[1] فائدہ- جب بارش برستی ہے تو ہر حصہ زمین کو سیراب کرتی ہے، لیکن زمین کے بعض حصے تو زرخیز ہوتے ہیں وہ پانی کو جذب کر لیتے ہیں اور پھر وہاں سبزہ اور گھاس اگتی ہے جس سے جانور اور انسان فائدہ اٹھاتے ہیں، اسی طرح بعض سخت حصے ایسے ہوتے ہیں جہاں پانی جمع ہو جاتا ہے جو انسان اور جانور پیتے ہیں۔ جب کہ بعض زمین کے حصے ایسے چکنے ہوتے ہیں کہ نہ تو پانی جذب کرتے ہیں نہ ہی وہاں پانی جمع ہو سکتا ہے گویا نہ خود فائدہ اٹھاتے ہیں نہ ہی دوسروں کے لئے فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں۔
حضور اقدس ﷺ نے اس خوبصورت اور واضح مثال میں یہی بات فرمائی کہ میں جو ہدایت اور دین لے کر آیا ہوں اس کی مثال بارش کی ہے کہ اس سے بعض لوگوں نے خود بھی فائدہ حاصل کیا اور علم سیکھا، ہدایت حاصل کی پھر اس علم سے دوسروں کو نفع پہنچایا۔
جب کہ بعض نے نہ خود ہدایت کی، نہ علم سیکھا نہ ہی دوسروں کے لئے نفع رساں ہوئے۔

مُهْلَتِهِمْ وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَاَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِي وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِه وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِه مِنَ الْحَقِّ -

ہوتے ہی وہ نکل گئے اور مہلت کے مطابق آرام سے چلے گئے۔ اور کچھ لوگوں نے اس کی بات کو جھٹلایا اور صبح تک اپنے ٹھکانوں پر ہی رہے، لشکر نے صبح کو ان پر حملہ کر دیا اور انہیں تباہ و برباد کر کے جڑ سے اکھیڑ دیا۔ بس یہی مثال ہے اس شخص کی جس نے میری اطاعت کی اور جو (شریعت و ہدایت) میں لے کر آیا اس کی پیروی کی (وہ کامیاب ہو گیا اور نجات پا گیا) اور اس شخص کی جس نے میری نافرمانی کی اور میرے لائے ہوئے حق دین کو جھٹلایا (وہ تباہ و برباد ہوا)۔

۱۴۳۰...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ اُمَّتِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدَّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهِ فَاَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ وَاَنْتُمْ تَقَحَّمُونَ فِيهِ -

۱۴۳۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری اور میری امت کی مثال جس نے آگ جلائی تو کیڑے مکوڑے اور پروانے اس میں گرنے لگے، پس میں تم کو تمہاری کمروں سے پکڑا ہوا ہوں اور تم ہو کہ اس میں اندھا دھند گر کر پڑتے ہو۔[1]

۱۴۳۱...... و حَدَّثَنَاه عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ -

۱۴۳۱...... ان اسناد کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل مروی ہے۔

۱۴۳۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَثَلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيهَا قَالَ فَذٰلِكُمْ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ اَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ فَتَغْلِبُونِي

۱۴۳۲...... ہمامؒ بن منبہ کہتے ہیں کہ یہ (مجموعہ) ان احادیث کا ہے جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نے آنحضرت ﷺ کی ہم سے بیان کیں۔ پھر ہمامؒ نے ان میں سے بعض احادیث ذکر کرتے ہوئے کہا کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ بھڑکائی، پھر جب آگ نے ماحول کو روشن کر دیا تو پتنگے اور یہ کیڑے مکوڑے جو آگ میں ہیں اس میں گرنے لگے، وہ شخص ان کو روکنے لگا مگر وہ نہ رکے اور اندھا دھند اس میں گرنے لگے، فرمایا بس یہی میری اور تمہاری مثال ہے کہ میں تمہیں تمہاری کمروں سے پکڑ کر آگ سے تمہیں روکتا ہوں کہ جہنم کے پاس سے چلے آؤ، جہنم کی آگ سے اِدھر آ جاؤ، مگر تم میرے

[1] فائدہ۔ یعنی جہنم کی آگ میں تم پروانوں کی مانند گر رہے ہو جس طرح پروانہ جانتا ہے کہ وہ آگ میں گر کر جل جائے گا پھر بھی اسی شمع پر گرتا ہے تم بھی جانتے بوجھتے اس آگ میں اندھا دھند گرے جا رہے ہو اپنے گناہوں اور بداعمالیوں کے سبب اور میں تمہیں تمہاری کمر سے پکڑ پکڑ کر آگ میں گرنے سے بچا رہا ہوں۔

تَقَحَّمُونَ فِيهَا ۔

اوپر غالب آجاتے ہو اور اندھا دھند اس میں گرتے چلے جاتے ہو"۔

١٤٣٣...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلِيمٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجَنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا وَهُوَ يَذُبُّهُنَّ عَنْهَا وَاَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَاَنْتُمْ تَفَلَّتُونَ مِنْ يَدِي ۔

۱۴۳۳...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میری اور تمہاری مثال اس آدمی کی سی ہے جس نے آگ روشن کی، پتنگے اور پروانے اس میں گرنے لگے جب کہ وہ انہیں ہٹا رہا ہے اور میں بھی تمہاری کمریں پکڑ کر آگ سے تمہیں روک رہا ہوں اور تم ہو کہ میرے ہاتھوں سے نکلے جا رہے ہو"۔

باب-۲۶۵ باب ذکر کونه ﷺ خاتم النبيين

آپ ﷺ کے خاتم النّبیین ہونے کا بیان

١٤٣٤...... حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلِي وَمَثَلُ الاَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا فَاَحْسَنَهُ وَاَجْمَلَهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يُطِيفُونَ بِهِ يَقُولُونَ مَا رَاَيْنَا بُنْيَانًا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا اِلاَّ هٰذِهِ اللَّبِنَةَ فَكُنْتُ اَنَا تِلْكَ اللَّبِنَةَ ۔

۱۴۳۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میری اور (مجھ سے پہلے والے) انبیاء کی مثال ایسی ہے کہ ایک آدمی نے ایک عمارت بنائی اور اسے خوب اچھا اور خوبصورت بنایا، لوگ اس کا چکر لگاتے اور کہتے کہ ہم نے کسی عمارت کو اس سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا سوائے اس ایک اینٹ کے (جس کی جگہ خالی رہ گئی) پس میں وہی اینٹ ہوں (جس نے عمارت کو پورا کر دیا)۔

١٤٣٥...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ مَثَلِي وَمَثَلُ الاَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ ابْتَنَى بُيُوتًا فَاَحْسَنَهَا وَاَجْمَلَهَا وَاَكْمَلَهَا اِلاَّ مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَاهَا فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ وَيُعْجِبُهُمُ الْبُنْيَانُ فَيَقُولُونَ اَلاَ وَضَعْتَ هَاهُنَا لَبِنَةً فَيَتِمَّ بُنْيَانُكَ فَقَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ فَكُنْتُ اَنَا اللَّبِنَةَ ۔

۱۴۳۵...... ہمامؒ بن منبہ کہتے ہیں کہ یہ احادیث وہ ہیں جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نے ہم سے بیان کیں حضور علیہ السلام کی، پھر ان میں سے بعض احادیث ذکر کیں اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میری اور مجھ سے پہلے والے انبیاءؑ کی مثال اس آدمی کی سی ہے جس نے بہت سے گھر بنائے اور ان کی خوب آرائش کی، خوبصورت اور مکمل بنایا البتہ اس کے مختلف کونوں میں سے ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ گئی، لوگ اس عمارت کے گرد چکر لگاتے اور عمارتوں کو پسند کرتے اور کہتے کہ یہاں پر اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی کہ تعمیر پوری ہو جاتی۔ محمد ﷺ نے فرمایا کہ: پس میں ہی وہ اینٹ ہوں (جس نے آکر عمارتِ انبیاء کی تکمیل کر دی اور اب اس میں مزید کسی اینٹ کی گنجائش نہیں رہی)۔

١٤٣٦...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ

۱۴۳۶...... اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا: میری اور مجھ

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَــنْ أَبِي صَالِحِ السَّمَّانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَــالَ مَثَلِي وَمَثَلُ الأَنْبِيَاءِ مِــنْ قَبْلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُنْيَانًا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِــنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَــاهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِهِ وَيَعْجَبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَلا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ -

سے پہلے والے انبیاء کی مثال اس آدمی کی سی ہے جس نے مکان بنایا لیکن اس مکان کے ایک کونے میں سے ایک اینٹ کی جگہ خالی رہ گئی لوگ اس مکان کے گرد چکر لگاتے اور اس کو پسند کرتے ہیں اور صاحب مکان سے کہتے ہیں کہ یہاں پر اینٹ کیوں نہیں رکھی) منقول ہے۔ البتہ آخر میں یہ اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا "میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النّبیین ہوں"۔

۱۴۳۷...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَثَلِي وَمَثَلُ النَّبِيِّينَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ -

۱۴۳۷...... حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند سے حدیث بالا ہی منقول ہے۔

۱۴۳۸...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلِي وَمَثَلُ الأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا إِلا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ لَوْلا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَأَنَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الأَنْبِيَاءَ

۱۴۳۸...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میری اور دیگر انبیاءؑ کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے گھر بنایا اسے ہر اعتبار سے پورا اور مکمل کیا سوائے ایک اینٹ کی جگہ کے۔ لوگ اس گھر میں داخل ہوتے، اسے پسند کرتے اور کہتے کہ کاش یہ اینٹ کی جگہ بھی خالی نہ ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اسی اینٹ کی جگہ ہوں میں نے آکر سلسلۂ انبیاء کو ختم کر دیا" (اللہ تعالیٰ کی سلامتی اور رحمت ہو سب انبیاء پر)۔

۱۴۳۹...... وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلِيمٌ بِهٰذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ بَدَلَ أَتَمَّهَا أَحْسَنَهَا -

۱۴۳۹...... حضرت سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس مذکورہ سند کے ساتھ سابقہ حدیث ہی کی مثل روایت مروی ہے صرف لفظی فرق (اتمها کی جگہ احسنها) ہے۔

باب-۲۶۶ باب اذا اراد الله تعالىٰ رحمة امةٍ قبض نبيها قبلها

اللہ تعالیٰ جب کسی امت پر رحم فرمانا چاہتے ہیں تو اس کے نبی کو اس سے قبل ہی اٹھا لیتے ہیں

۱۴۴۰...... وحُدِّثْتُ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ وَمِمَّنْ رَوَى ذٰلِكَ عَنْهُ إِبْــرَاهِيمُ بْــنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنِي بُــرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

۱۴۴۰...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ، روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ عزّوجل اپنے بندوں میں سے جب کسی امت پر رحم فرماتے ہیں تو اس کے نبی کو امت (کی ہلاکت) سے پہلے ہی اٹھا لیتے ہیں، پھر وہ نبی اپنی امت کے لئے پیش رو ہوتا ہے، اور جب کسی امت کو

إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ رَحْمَةَ أُمَّةٍ مِــنْ عِبَادِهِ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهُ لَهَا فَرَطًا وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةَ أُمَّةٍ عَذَّبَهَا وَنَبِيُّهَا حَيٌّ فَأَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَأَقَرَّ عَيْنَهُ بِهَلَكَتِهَا حِينَ كَذَّبُوهُ وَعَصَوْا أَمْرَهُ ۔

ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کو نبی کی زندگی میں ہی مبتلائے عذاب کر دیتے ہیں اور نبی ان کے عذاب کا مشاہدہ کرتا ہے اور اپنی امت کی ہلاکت سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے کہ انہوں نے اس کی تکذیب کی ہوتی ہے اور اس کے حکم کی نافرمانی کی ہوتی ہے"۔

باب-۴۶۷ باب اثبات حوض نبیناﷺ وصفاته

حوضِ کوثر اور اس کی صفات کا بیان

۱٤٤١ ـــ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ -

۱۴۴۱...... حضرت جندب رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا فرمایا کہ: "میں حوضِ (کوثر) پر تمہارا پیش رو ہوں گا"۔ (یعنی تمہارے سے پہلے میں حوضِ کوثر پر جاکر اس کا پانی پلانے کی تیاری کروں گا)۔

۱٤٤٢ ـــ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ جَمِيعًا عَنْ مِسْعَرٍ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۱۴۴۲...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (کہ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا: میں حوض (کوثر) پر تمہارا پیش رو ہوں گا) ہی منقول ہے۔

۱٤٤٣ ـــ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا وَلَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ-
قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَسَمِعَ النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ وَأَنَا أُحَدِّثُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْتَ سَهْلًا يَقُولُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ فَيَقُولُ إِنَّهُمْ مِنِّي

۱۴۴۳...... حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں نے سہل رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ:
"میں حوضِ کوثر پر تمہارا پیش رو ہوں گا، جو حوضِ کوثر پر آجائے گا وہ اس سے (ضرور) پیئے گا اور جو اس سے پئے گا کبھی بھی پیاسہ نہ ہوگا، اور میرے پاس کچھ لوگ آئیں گے کہ میں انہیں جانتا ہوں گا اور وہ بھی مجھے پہچانتے ہوں گے پھر میرے اور ان کے مابین روک کر دی جائے گی۔"
میں کہوں گا کہ یہ تو میرے لوگ ہیں تو مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ (ﷺ) کے بعد کیا اعمال کئے۔ میں کہوں گا دور

فَيُقَالُ اِنَّكَ لا تَدْرِى مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ فَاَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِى -

ہو دور ہو وہ شخص جس نے میرے بعد میرے دین کو بدل ڈالا"۔ (1)

١٤٤٤...... وحَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى اُسَامَةُ عَنْ اَبِى حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِى عَيَّاشٍ عَنْ اَبِى سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَعْقُوبَ -

۱۴۴۴...... حضرت ابو سعید خدریؓ بھی نبی کریم ﷺ سے اس سند کے ساتھ بھی سابقہ حدیث یعقوب ہی سے نقل کرتے ہیں۔

١٤٤٥...... و حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنِ ابْنِ اَبِى مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَوْضِى مَسِيرَةُ شَهْرٍ وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ وَمَاؤُهُ اَبْيَضُ مِنَ الْوَرِقِ وَرِيحُهُ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلا يَظْمَأُ بَعْدَهُ اَبَدًا - قَالَ وَقَالَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ اَبِى بَكْرٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنِّى عَلَى الْحَوْضِ حَتّٰى اَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُ اُنَاسٌ دُونِى فَاَقُولُ يَا رَبِّ مِنِّى وَمِنْ اُمَّتِى فَيُقَالُ اَمَا شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ وَاللهِ مَا بَرِحُوا بَعْدَكَ يَرْجِعُونَ عَلَى اَعْقَابِهِمْ قَالَ فَكَانَ ابْنُ اَبِى مُلَيْكَةَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوذُ بِكَ اَنْ نَرْجِعَ عَلَى اَعْقَابِنَا اَوْ اَنْ نُفْتَنَ عَنْ دِينِنَا -

۱۴۴۵...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میرا حوض (کوثر) ایک مہینہ کی مسافت کے بقدر لمبا ہے، اس کے سارے کونے مساوی اور برابر ہیں۔ اس کا پانی چاندی سے زیادہ سفید، خوشبو مشک سے زیادہ پاکیزہ اور عمدہ اور اس کے اوپر پینے والے آبخورے (پیالے) ایسے ہیں گویا آسمان کے ستارے۔ جس نے اس کا پانی پی لیا کبھی اس کے بعد پیاسا نہ ہوگا۔ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اور دیکھوں گا کہ تم میں سے کون کون میرے پاس آتا ہے۔" میں حوض پر ہوں گا اور کچھ لوگوں کو مجھ سے پرے پکڑ لیا جائے گا۔ میں کہوں گا کہ اے میرے رب! یہ میرے لوگ ہیں میری امت کے افراد ہیں۔ مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کام کئے؟ اللہ کی قسم! آپ ﷺ کے بعد یہ ذرا بھی نہ ٹھہرے اور اپنی ایڑیوں پر لوٹ گئے (اسلام سے پھر گئے)۔ (اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد مرتد ہو گئے اور مسلمانوں سے الگ ہو گئے) اسی بناء پر حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ: اے اللہ! ہم آپ کی پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ ہم اپنی ایڑیوں پر لوٹ جائیں اور اس بات سے کہ اپنے دین میں

(1) فائدہ- یہ وہ محروم القسمت لوگ ہوں گے جنہوں نے آنحضرت ﷺ کے دین میں تحریف کرنے کی کوشش کی، اور نئی نئی بدعتیں سنت کے نام سے دین میں ایجاد کیں، دین کو رسومات اور نفسانی خواہشات کی تکمیل کا ذریعہ بنالیا اور ہر وہ بدعت جسے نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نہیں کیا اسے دین کا جزو بناڈالا، ایسے بدبخت لوگ حوضِ کوثر پر پہنچنے کے باوجود محروم رہیں گے اور ساقیٔ کوثر ﷺ کے دستِ مبارک سے یہ مقدس پانی نہ پی سکیں گے اللہ تعالیٰ ہم کو اس سے محفوظ رکھے اور سرکار ﷺ کے ہاتھوں سے جامِ کوثر نصیب فرمائے۔ (آمین)

آزمائش اور فتنہ میں مبتلا ہوں"۔

١٤٤٦...... و حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ أَصْحَابِهِ إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ أَنْتَظِرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ فَوَاللهِ لَيُقْتَطَعَنَّ دُونِي رِجَالٌ فَلَأَقُولَنَّ أَيْ رَبِّ مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ مَا زَالُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ۔

١٤٤٦...... ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اور آپ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان تشریف فرما تھے، فرمایا کہ: میں حوض (کوثر) پر انتظار کروں گا کہ تم میں سے کون میرے پاس آتا ہے۔ پس اللہ کی قسم! بعض لوگ مجھ سے دور ہی روک دیئے جائیں گے اور میں کہوں گا اے میرے رب! یہ تو میرے آدمی ہیں، میری امت کے ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ: آپ نہیں جانتے کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا کام کئے، آپ کے لائے ہوئے دین سے الٹے قدموں پھرتے رہے"۔ [1]

١٤٤٧...... وحَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ الْهَاشِمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ النَّاسَ يَذْكُرُونَ الْحَوْضَ وَلَمْ أَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا كَانَ يَوْمًا مِنْ ذَلِكَ وَالْجَارِيَةُ تَمْشُطُنِي فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ أَيُّهَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِلْجَارِيَةِ اسْتَأْخِرِي عَنِّي قَالَتْ إِنَّمَا دَعَا الرِّجَالَ وَلَمْ يَدْعُ النِّسَاءَ فَقُلْتُ إِنِّي مِنَ النَّاسِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنِّي لَكُمْ فَرَطٌ عَلَى الْحَوْضِ فَإِيَّايَ لَا يَأْتِيَنَّ أَحَدُكُمْ فَيُذَبُّ عَنِّي كَمَا يُذَبُّ الْبَعِيرُ الضَّالُّ فَأَقُولُ فِيمَ هَذَا فَيُقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ سُحْقًا۔

١٤٤٧...... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، زوجہ نبی ﷺ سے روایت ہے ارشاد فرماتی ہیں کہ میں لوگوں کو سنتی تھی کہ حوض کا ذکر کرتے تھے لیکن اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے میں نے کچھ نہیں سنا تھا، ایسے ہی ایک دن جب کہ میری باندی میرے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: "اے لوگو! میں نے باندی سے کہا کہ ذرا رک جا، وہ کہنے لگی کہ حضور علیہ السلام نے مردوں کو بلایا ہے عورتوں کو نہیں بلایا۔ میں نے کہا کہ میں بھی لوگوں میں سے ہی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا، خیال رہے کہ ایسا نہ ہو کہ تم میں سے کوئی اس طرح نہ آئے کہ مجھ سے دور کر دیا جائے جیسے کہ بھٹکا ہوا اونٹ ہٹا دیا جاتا ہے، میں کہوں گا کہ یہ کس وجہ سے ہٹائے جاتے ہیں تو مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ آپ کے بعد انہوں نے دین میں کیا کچھ ایجاد نہ کر لیا۔ میں کہوں گا کہ "دور ہوں"۔

---

[1] فائدہ۔امام نوویؒ نے فرمایا کہ: قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ: حوضِ کوثر سے متعلق جتنی روایات ہیں صحیح ہیں، اس پر ایمان رکھنا فرض ہے اور اس کی تصدیق کرنا ایمان کا حصہ ہے۔ اہلسنت والجماعت کے نزدیک حوض سے اس کی حقیقت اصلیہ ہی مراد ہے اس کے مفہوم میں کوئی مجازی معنی شامل نہیں۔ ہر وہ شخص جو حوض پر آئے گا وہ اس میں سے پئے گا سوائے ان لوگوں کے جو ارتداد میں مبتلا ہو گئے، اور ایک روایت میں ہے کہ جس شخص کے مقدر میں جہنم سے سلامتی لکھ دی گئی وہ اس کا پانی پئے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو حوضِ کوثر کا پانی ساقیٔ کوثر ﷺ کے ہاتھ سے نصیب فرمائے۔ آمین

١٤٤٨...... و حَدَّثَنِي اَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ وَهُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَافِعٍ قَالَ كَانَتْ اُمُّ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهِيَ تَمْتَشِطُ اَيُّهَا النَّاسُ فَقَالَتْ لِمَاشِطَتِهَا كُفِّي رَاْسِي بِنَحْوِ حَدِيثِ بُكَيْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ۔

۱۴۴۸......اس سند سے بھی حضرت امّ سلمہ رضی اللہ عنہاوالی حدیثِ بالا منقول ہے۔ بعض معمولی فرق کے ساتھ کہ نبی ﷺ کو منبر پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا اس حال میں کہ وہ (اپنے بالوں) میں کنگھی کروارہی تھیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! حضرت ام سلمہؓ نے (جب یہ سنا) تو کنگھی کرنے والی سے کہنے لگیں: میرے سر کو رہنے دو بقیہ حدیث حضرت بکیر عن القاسم کی روایت ہی کے مثل منقول ہے۔

١٤٤٩......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى اَهْلِ اُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَاَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّي وَاللهِ لَاَنْظُرُ اِلَى حَوْضِي الْآنَ وَاِنِّي قَدْ اُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيحَ الْاَرْضِ وَاِنِّي وَاللهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَتَنَافَسُوا فِيهَا۔

۱۴۴۹......(حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن باہر تشریف لائے اور اہلِ اُحد (شہدائے احد) پر نماز پڑھی جیسے جنازہ کی نماز پڑھی جاتی ہے، پھر منبر کی طرف مڑے اور فرمایا: میں تمہارا پیش رو ہوں گا اور تمہارے اوپر گواہ ہوں گا اور اللہ کی قسم! میں ابھی اس وقت بھی اپنا حوض دیکھ رہا ہوں اور مجھے بلاشبہ زمین کے خزانوں کی چابیاں دے دی گئیں اور اللہ کی قسم مجھے تمہارے متعلق یہ اندیشہ نہیں ہے کہ میرے بعد تم شرک میں مبتلا ہو جاؤ گے البتہ مجھے ڈر ہے کہ تم دنیا کے بارے میں ایک دوسرے سے حرص وحسد نہ کرنے لگو"۔

١٤٥٠......وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبٌ يَعْنِي ابْنَ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ اَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى قَتْلَى اُحُدٍ ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ فَقَالَ اِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَاِنَّ عَرْضَهُ كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ اِلَى الْجُحْفَةِ اِنِّي لَسْتُ اَخْشَى عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي اَخْشَى عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا اَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا وَتَقْتَتِلُوا فَتَهْلِكُوا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالَ عُقْبَةُ فَكَانَتْ آخِرَ مَا رَاَيْتُ

۱۴۵۰......حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے شہدائے اُحد پر نماز پڑھی، پھر منبر پر چڑھے پھر جیسے کوئی مردوں اور زندوں کو رخصت کرتا ہے (اس طرح فرمایا) کہ: میں حوض پر تم سے پہلے آؤں گا، اور بلاشبہ حوضِ کوثر کی چوڑائی اتنی ہے جتنی ایلہ (مدینہ سے پندرہ میل کی مسافت پر ایک مقام ہے) سے لے کر جحفہ (سات میل کی مسافت پر مدینہ سے دور ایک مقام ہے) کا درمیانی فاصلہ، اور مجھے تمہارے بارے میں یہ خوف نہیں ہے کہ تم میرے بعد شرک کرنے لگو گے لیکن مجھے تمہارے بارے میں دنیا کا خوف ہے کہ تم اس میں آپس میں حرص وحسد نہ کرنے لگو (اور دنیا کے لالچ میں پڑ کر ایک دوسرے کو قتل کرنے لگو اور اسی طرح تباہ وہلاک ہو جاؤ جیسے تم سے قبل بہت سی امتیں ہلاک ہو گئیں"۔

رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَلَی الْمِنْبَرِ -

عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ میرا آخری مرتبہ دیکھنا تھا رسول اللہ ﷺ کو منبر پر۔

۱۴۵۱...... حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَاَبُو کُرَیْبٍ وَابْنُ نُمَیْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنَا فَرَطُکُمْ عَلَی الْحَوْضِ وَلَاُنَازِعَنَّ اَقْوَامًا ثُمَّ لَاُغْلَبَنَّ عَلَیْهِمْ فَاَقُولُ یَا رَبِّ اَصْحَابِی اَصْحَابِی فَیُقَالُ اِنَّکَ لَا تَدْرِی مَا اَحْدَثُوا بَعْدَکَ -

۱۴۵۱...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا اور کچھ لوگوں کی وجہ سے میرا جھگڑا ہو گا پھر میں غالب آؤں گا ان پر اور عرض کروں گا کہ اے میرے رب! یہ میرے ساتھی ہیں، میرے ساتھی ہیں۔ اللہ ربّ العالمین فرمائے گا کہ: آپ نہیں جانتے کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا کیا نئی باتیں ایجاد کر لیں"۔

۱۴۵۲...... وحَدَّثَنَاہ عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ عَنْ جَرِیرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْکُرْ اَصْحَابِی اَصْحَابِی-

۱۴۵۲...... حضرت اعمش سے اس سند کے ساتھ بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ البتہ اس روایت میں اصحابی اصحابی کے الفاظ مذکور نہیں۔

۱۴۵۳...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ کِلَاهُمَا عَنْ جَرِیرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ جَمِیعًا عَنْ مُغِیرَةَ عَنْ اَبِی وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِیثِ الْاَعْمَشِ وَفِی حَدِیثِ شُعْبَةَ عَنْ مُغِیرَةَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ -

۱۴۵۳...... حضرت عبداللہؓ نبی کریم ﷺ سے اس سند کے ساتھ سابقہ حدیث اعمش ہی کی مثل منقول ہے اور حضرت شعبہؒ کی روایت میں عن مغیرۃ کی جگہ سمعت ابا وائل کے الفاظ مذکور ہیں۔

۱۴۵۴...... و حَدَّثَنَاہ سَعِیدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِیُّ اَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ کِلَاهُمَا عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ اَبِی وَائِلٍ عَنْ حُذَیْفَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَحْوَ حَدِیثِ الْاَعْمَشِ وَمُغِیرَةَ۔

۱۴۵۴...... حضرت حذیفہؓ نبی کریم ﷺ سے حضرت اعمش اور حضرت مغیرہؒ کی روایت کردہ حدیث ہی کی مثل حدیث روایت کرتے ہیں۔

۱۴۵۵...... حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بَزِیعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ حَوْضُهُ مَا بَیْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِینَةِ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ اَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ الْاَوَانِی قَالَ لَا فَقَالَ الْمُسْتَوْرِدُ تُرٰی

۱۴۵۵...... حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سنا فرمایا کہ: "آپ ﷺ کا حوض اتنا بڑا ہے جتنا صنعاء یمن سے مدینہ منورہ کا فاصلہ"۔ یہ سن کر مستوردؓ نے حارثہؓ سے کہا کہ کیا تم نے حوض کے برتنوں کا ذکر نہیں سنا؟ کہا کہ نہیں، تو مستوردؓ نے کہا کہ اس کے برتن دیکھو گے کہ ستاروں کی طرح ہیں"۔

فِيهِ الْآنِيَةُ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ -

١٤٥٦...... و حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَذَكَرَ الْحَوْضَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ الْمُسْتَوْرِدِ وَقَوْلَهُ -

۱۴۵۶...... اس سند سے بھی حدیثِ بالا (حضرت حارثہؓ بن وہب خزاعیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا) منقول ہے۔ لیکن اس روایت میں حضرت مستورد کا قول (کہ اس حوض کے برتین ستاروں کی طرح ہیں) مذکور نہیں۔

١٤٥٧...... حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ -

۱۴۵۷...... حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمہارے سامنے حوض ہوگا جس کے دونوں کناروں کے مابین جرباء اور اذرح کے مساوی فاصلہ ہوگا"۔ (جرباء اور اذرح ملک شام کے دو مقامات کے نام ہیں)۔

١٤٥٨...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنَّى حَوْضِي -

۱۴۵۸...... اس سند سے بھی سابقہ حدیث (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے سامنے حوض ہوگا جس کے دونوں کناروں کے مابین جرباء اور اذرح کے مساوی فاصلہ ہوگا) منقول ہے۔ اور حضرت ابن مثنی کی روایت کردہ حدیث میں "حوضی" (میرا حوض) کا لفظ ہے۔

١٤٥٩...... وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بِهَذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ قَرْيَتَيْنِ بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ ثَلَاثِ لَيَالٍ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بِشْرٍ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ -

۱۴۵۹...... اس سند سے بھی یہی حدیث منقول ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ عبید اللہؒ کہتے ہیں کہ میں نے نافعؒ سے پوچھا جرباء اور اذرح کے متعلق تو کہنے لگے کہ یہ شام کی دو بستیاں ہیں دونوں کے درمیان تین راتوں یا تین دن کا سفر ہے۔

١٤٦٠...... و حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ -

۱۴۶۰...... حضرت ابن عمرؓ نبی کریم ﷺ سے حضرت عبید اللہ کی روایت کردہ حدیث ہی کی مثل نقل فرماتے ہیں۔

١٤٦١...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ

۱۴۶۱...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمہارے سامنے ایک حوض ہوگا اتنا بڑا جتنا کہ جرباء اور اذرح کا درمیانی فاصلہ، اس میں (پانی پینے کے) کوزے ہوں گے

اَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ فِيهِ اَبَارِيقُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ وَرَدَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا۔

آسمان کے ستاروں کی طرح، جو اس حوض پر آجائے گا اور اس میں سے پانی پی لے گا تو اس کے بعد کبھی بھی پیاسا نہ ہوگا"۔

١٤٦٢...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا آنِيَةُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَآنِيَتُهُ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا اَلَا فِي اللَّيْلَةِ الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحِيَةِ آنِيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَيْهِ يَشْخَبُ فِيهِ مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ عَرْضُهُ مِثْلُ طُولِهِ مَا بَيْنَ عَمَّانَ اِلَى اَيْلَةَ مَاؤُهُ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ۔

١٤٦٢...... حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! حوضِ کوثر کے برتن کیسے ہوں گے؟ فرمایا کہ: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے اس کے برتن آسمان کے ستاروں سے زیادہ ہوں گے، اور کس رات کے ستارے؟ وہ اندھیری رات، جس میں مطلع بالکل صاف ہو۔ وہ جنت کے برتن ہیں، جو اس میں سے پئے گا اخیر تک پیاسا نہ ہوگا، اس میں جنت کے دو پرنالے بہتے ہیں جو اس میں سے پی لے تو پیاسا نہ رہے، اس کی چوڑائی بھی اس کی لمبائی جتنی ہے عمان اور ایلہ کے درمیانی مسافت جتنی، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے"۔

١٤٦٣...... حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ اِنِّي لَبِعُقْرِ حَوْضِي اَذُودُ النَّاسَ لِاَهْلِ الْيَمَنِ اَضْرِبُ بِعَصَايَ حَتَّى يَرْفَضَّ عَلَيْهِمْ فَسُئِلَ عَنْ عَرْضِهِ فَقَالَ مِنْ مَقَامِي اِلَى عَمَّانَ وَسُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ فَقَالَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ يَغُتُّ فِيهِ مِيزَابَانِ يَمُدَّانِهِ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرُ مِنْ وَرِقٍ -

١٤٦٣...... حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بلاشبہ اپنے حوض کے کنارہ رہوں گا لوگوں کو ہٹاتا رہوں گا، اہلِ یمن کے لئے میں اپنے عصا سے ماروں گا یہاں تک کہ پانی ان کے لئے بہہ کر آجائے گا، آپ ﷺ سے حوضِ کوثر کی چوڑائی کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا کہ میری اس جگہ سے عمان کا فاصلہ ہے اس کے پانی کے متعلق آپ ﷺ سے دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ: دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے دو پرنالے جو جنت سے نکلتے ہیں اس میں پانی چھوڑتے ہیں ایک پرنالہ سونے کا ہے اور دوسرا چاندی کا"۔

١٤٦٤...... وحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا

١٤٦٤...... حضرت قتادہؓ سے حضرت ہشام کی سند کے ساتھ مذکورہ بالا

الْحَسَنُ بْنُ مُوسى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَــــنْ قَتَادَةَ بِاِسْنَادِ هِشَامٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ عُقْرِ الْحَوْضِ -

حدیث ہی کی مثل حدیث نقل کی گئی ہے سوائے اس بات کہ اس روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بروز قیامت حوض (کوثر) کے کنارے پر ہوں گا۔

۱۴۶۵...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثَ الْحَوْضِ فَقُلْتُ لِيَحْيى بْنِ حَمَّادٍ هَذَا حَدِيثٌ سَمِعْتَهُ مِنْ اَبِي عَوَانَةَ فَقَالَ وَسَمِعْتُهُ اَيْضًا مِنْ شُعْبَةَ فَقُلْتُ انْظُرْ لِي فِيهِ فَنَظَرَ لِي فِيهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ-

۱۴۶۵...... حضرت ثوبانؓ نبی کریم ﷺ سے حوض (کوثر) کی حدیث سابقہ کی مثل بیان فرماتے ہیں (حضرت محمد بن بشار کہتے ہیں کہ) میں نے حضرت یحییٰ بن حماد سے کہا کہ آپ نے یہ حدیث حضرت ابو عوانہ سے سنی ہے؟ وہ کہنے لگے کہ (ہاں!) اور میں نے یہ حدیث حضرت ابو عوانہ سے بھی سنی ہے۔ تو میں نے کہا: وہ بھی مجھ سے بیان کرو تو انہوں نے وہ بھی مجھ سے بیان کر دی۔

۱۴۶۶...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ سَلامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَاَذُودَنَّ عَنْ حَوْضِي رِجَالًا كَمَا تُذَادُ الْغَرِيبَةُ مِنَ الاِبِلِ -

۱۴۶۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”میں اپنے حوض پر سے ضرور کچھ لوگوں کو ہٹاؤں گا جیسے اجنبی اور غیر اونٹ دنیا میں ہٹائے جاتے ہیں۔

۱۴۶۷...... و حَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ -

۱۴۶۷...... حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے سابقہ حدیث ہی کی مثل روایت نقل فرماتے ہیں۔

۱۴۶۸...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ قَدْرُ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ اَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَاِنَّ فِيهِ مِنَ الاَبَارِيقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ -

۱۴۶۸...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا حوض اتنا بڑا ہے کہ جتنا کہ ایلہ اور صنعاء یمن کا فاصلہ اور اس میں آسمان کے تاروں کے بقدر کوزے ہیں۔

۱۴۶۹...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَــدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ الصَّفَّارُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَــالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْــنَ صُهَيْبٍ يُحَدِّثُ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَــالَ لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ الْحَوْضَ رِجَالٌ مِمَّنْ صَاحَبَنِي حَتَّى اِذَا رَاَيْتُهُمْ وَرُفِعُوا اِلَيَّ اخْتُلِجُوا دُونِي فَلَاَقُولَنَّ

۱۴۶۹...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ”حوض پر ضرور کچھ ایسے لوگ آئیں گے جو میرے ساتھ رہے تھے (دنیا میں) حتیٰ کہ جب میں انہیں دیکھوں گا اور وہ میرے سامنے کئے جائیں گے تو میرے پاس آنے سے روک دیئے جائیں گے، میں کہوں گا اے میرے رب! یہ میرے ساتھی ہیں، میرے ساتھی ہیں، تو مجھ سے کہا جائے گا کہ آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بعد کیا نئی

اَيْ رَبِّ اُصَيْحَابِي اُصَيْحَابِي فَلَيُقَالَنَّ لِي اِنَّكَ لا تَدْرِي مَا اَحْدَثُوا بَعْدَكَ۔

باتیں پیدا کرلیں۔ (یہ وہ لوگ ہوں گے جو بدعات اور نئی محدثات کو دین کا حصہ بنا کر اس پر لوگوں کو لاتے ہوں گئے)۔

۱۴۷۰...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ جَمِيعًا عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْمَعْنٰى وَزَادَ آنِيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ۔

۱۴۷۰...... حضرت انسؓ کی نبی کریم ﷺ سے اس سند سے بھی سابقہ حدیث ہی منقول ہے، البتہ اس روایت میں یہ بات زائد ہے کہ اس حوض (کوثر) کے برتن ستاروں کے برابر ہیں۔

۱۴۷۱...... وحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ وَهُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلٰى وَاللَّفْظُ لِعَاصِمٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ اَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا بَيْنَ نَاحِيَتَيْ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ۔

۱۴۷۱...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"میرے حوضِ کوثر کے دونوں کناروں کے مابین صنعاء یمن اور مدینہ منورہ جتنا فاصلہ ہے"۔

۱۴۷۲...... و حَدَّثَنَا هَارُونُ ابْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح و حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ كِلاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُمَا شَكَّا فَقَالا اَوْ مِثْلَ مَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَعَمَّانَ وَفِي حَدِيثِ اَبِي عَوَانَةَ مَا بَيْنَ لابَتَيْ حَوْضِي۔

۱۴۷۲...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت نقل فرماتے ہیں سوائے اس بات کے کہ اس روایت میں دونوں راویوں کو شک ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ اور عمان کے درمیانے فاصلہ ہے۔ اور حضرت ابو عوانہ کی روایت کردہ حدیث میں "لابتی حوض" کے الفاظ مذکور ہیں۔

۱۴۷۳...... وحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرُّزِّيُّ قَالا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ اَنَسٌ قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ تُرٰى فِيهِ اَبَارِيقُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ۔

۱۴۷۳...... حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
"تم اس حوض میں سونے اور چاندی کے اتنے کوزے دیکھو گے جتنے آسمان کے تاروں کی تعداد ہے۔

۱۴۷۴...... و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ مِثْلَهُ وَزَادَ اَوْ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ۔

۱۴۷۴...... حضرت انس بن مالکؓ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل بیان فرمایا۔ اور اس روایت میں یہ بات زائد ہے کہ آسمان کے ستاروں کی تعداد سے بھی زیادہ۔

١٤٧٥ ..... حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيدِ السَّكُونِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي رَحِمَهُ اللّٰهُ حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلَا اِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَاِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَ طَرَفَيْهِ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَاَيْلَةَ كَاَنَّ الْاَبَارِيقَ فِيهِ النُّجُومُ ۔

۱۴۷۵..... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آگاہ رہو! میں حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا اور اس کے دونوں کناروں کے مابین صنعاء اور ایلہ کے برابر فاصلہ ہے اور اس کے کوزے گویا ستارے ہیں"۔

١٤٧٦ ..... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كَتَبْتُ اِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِي نَافِعٍ اَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَكَتَبَ اِلَيَّ اِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ اَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ ۔

۱۴۷۶..... عامرؒ بن سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو اپنے غلام نافع کے ہاتھ خط لکھ کر بھیجا کہ مجھے ایسی بات بتلایئے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔
جابر رضی اللہ عنہ نے (جواباً) مجھے لکھا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: "میں حوضِ کوثر پر تمہارا پیش رو رہوں گا"۔

باب-۲۶۸ باب فی قتال جبريل وميكائيل عن النبي ﷺ يوم احدٍ

ملائکہ کا آپ ﷺ کے ہمراہ ہو کر قتال کرنا، آپ ﷺ کا اعزاز

١٤٧٧ ..... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَاَبُو اُسَامَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ رَاَيْتُ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعَنْ شِمَالِهِ يَوْمَ اُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابُ بَيَاضٍ مَا رَاَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِي جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ۔

۱۴۷۷..... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ اُحد کے روز میں نے نبی ﷺ کے دائیں بائیں دو آدمیوں کو دیکھا ان کے اوپر سفید کپڑے تھے، میں نے نہ اس سے پہلے کبھی انہیں دیکھا اور نہ ہی اس کے بعد، یعنی وہ حضرت جبرئیل اور حضرت میکائیل علیہما السلام تھے۔

١٤٧٨ ..... وحَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا سَعْدٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ يَوْمَ اُحُدٍ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعَنْ يَسَارِهِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا

۱۴۷۸..... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ کے دائیں بائیں دو آدمیوں کو دیکھا کہ ان کے اوپر سفید کپڑے ہیں اور وہ آپ ﷺ کی طرف سے لڑ رہے ہیں اور خوب شدّت سے لڑ رہے ہیں۔ میں نے انہیں نہ اس سے قبل دیکھا تھا نہ اس کے بعد دیکھا۔[1]

---

[1] حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

ثِيَابٌ بِيضٌ يُقَاتِلاَنِ عَنْهُ كَاَشَدِّ الْقِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلاَ بَعْدُ۔

باب-۲۶۹ باب فی شجاعة النبي عليه السلام وتقدمه للحرب
نبی ﷺ کی بہادری کا بیان

۱۴۷۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَسَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَاَبُو كَامِلٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ وَكَانَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ اَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَانْطَلَقَ نَاسٌ قِبَلَ الصَّوْتِ فَتَلَقَّاهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَاجِعًا وَقَدْ سَبَقَهُمْ اِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِاَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ فِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُولُ لَمْ تُرَاعُوا لَمْ تُرَاعُوا قَالَ وَجَدْنَاهُ بَحْرًا اَوْ اِنَّهُ لَبَحْرٌ قَالَ وَكَانَ فَرَسًا يُبَطَّأُ۔

۱۴۷۹...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ حسین تھے اور سب سے زیادہ سخی تھے، اور لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات اہلِ مدینہ گھبرا گئے (کسی دشمن کے خوف سے کچھ آواز سنی گئی تھی) چند لوگ آواز کے پیچھے چلے تو رسول اللہ ﷺ وہاں سے لوٹتے ہوئے انہیں ملے، اور رسول اللہ ﷺ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی ننگی پشت پر سوار سب سے آگے نکل کر آواز تک پہنچ گئے تھے، آپ ﷺ کی گردن میں تلوار لٹک رہی تھی، اور آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ گھبراؤ نہیں اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ہم نے تو اسے (گھوڑے کو) دریا کی طرح پایا (یعنی خوب سبک رفتار) حالانکہ اس سے پہلے وہ گھوڑا بہت ٹھس تھا، (چلنے میں بہت سست تھا)۔

۱۴۸۰ وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا لِاَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ فَرَكِبَهُ فَقَالَ مَا رَاَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَاِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا -

۱۴۸۰...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک رات) مدینہ میں خوف و گھبراہٹ طاری ہو گئی، نبی ﷺ نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا گھوڑا مستعار لیا اسے "مندوب" کہا جاتا ہے، آپ ﷺ اس پر سوار ہو گئے اور (واپس آکر) فرمایا کہ ہم نے تو کوئی خوف کی بات نہیں دیکھی، اور اس گھوڑے کو تو ہم نے دریا کی طرح پایا۔

۱۴۸۱...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنِيهِ يَحْيَى

۱۴۸۱...... حضرت شعبہؒ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے اور حضرت ابن جعفر کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ ہمارا

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

❶ فائدہ...... اللہ رب العالمین نے اپنے نبی ﷺ کے اعزاز اور مدد و نصرت کے لئے آسمان سے فرشتوں کو نازل فرمایا مختلف جہاد اور لڑائیوں میں۔ چنانچہ غزوۂ بدر میں بھی بہت سے فرشتوں کے ذریعہ مدد فرمائی اور اُحد میں بھی مدد فرمائی۔
نبی ﷺ کا اکرام تھا کہ حضرت جبرئیل اور حضرت میکائیل علیہما السلام دونوں کو اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کی حفاظت کے لئے بھیج دیا۔

بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الإسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ فَرَسًا لَنَا وَلَمْ يَقُلْ لِأَبِي طَلْحَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا ۔

گھوڑا لیا اور اس میں حضرت ابو طلحہؓ کے گھوڑے کا ذکر نہیں۔ اور حضرت خالد کی روایت کردہ حدیث میں عَن انس کی جگہ سَمِعتُ انسًا ہے۔

باب ـــ ۲۷۰ باب کان النبي ﷺ اجود الناس بالخير من الريح المرسلة

نبی ﷺ کی سخاوت

۱۴۸۲ ـــ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح و حَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ وَاللَّفْظُ لَهُ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ ۔

۱۴۸۲ ـــ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ مال دینے میں سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے، اور رمضان کے مہینہ میں جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ سے ملتے تھے۔ یہاں تک کہ سارا مہینہ گذر جاتا تھا، رسول اللہ ﷺ ان کو قرآن سناتے تھے، اور جب حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ سے ملتے تو آپ ﷺ کی سخاوت چلتی ہوئی ہوا سے بھی بڑھ جاتی تھی۔ [1]

۱۴۸۳ ـــ و حَدَّثَنَاه أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الإسْنَادِ نَحْوَهُ ۔

۱۴۸۳ ـــ اس سند کے ساتھ بھی سابقہ حدیث (کہ نبی کریم ﷺ مال دینے میں سب سے زیادہ سخی تھے ماہِ رمضان میں حضرت جبرائیل سے قرآن پاک کا دور فرماتے تھے۔ آپ ﷺ کی سخاوت چلتی ہوئی ہوا سے بڑھ جاتی تھی) ہی کی مثل منقول ہے۔

باب ـــ ۲۷۱ باب کان رسول الله ﷺ احسن الناس خلقًا

سرورِ کونین ﷺ کا حُسنِ اخلاق

۱۴۸۴ ـــ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ قَالا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ

۱۴۸۴ ـــ حضرت انس رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کی دس برس خدمت کی، اللہ کی قسم! آپ ﷺ نے کبھی مجھے اُف تک

---

[1] فائدہ ـ اس سے معلوم ہوا کہ ماہِ رمضان میں سخاوت اور مال راہِ خدا میں دینے کی کثرت کرنی چاہئے کیونکہ اس مہینہ میں خرچ کرنے کا ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے۔

اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ وَاللّٰهِ مَا قَالَ لِي أُفًّا قَطُّ وَلَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَهَلَّا فَعَلْتَ كَذَا زَادَ اَبُو الرَّبِيعِ لَيْسَ مِمَّا يَصْنَعُهُ الْخَادِمُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ وَاللّٰهِ -

نہیں کہا، نہ ہی کسی کام کیلئے یہ کہا کہ تم نے یہ کیوں کیا یا یہ کیوں نہ کیا؟ حضرت ربیع کی روایت میں ہے کہ ایسے کام کے لئے جو خادم کو کرنا چاہیے (کبھی نہیں فرمایا)

۱۴۸۵..... وحَدَّثَنَاه شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ مِسْكِينٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسٍ بِمِثْلِهِ -

۱۴۸۵..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سابقہ حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

۱۴۸۶..... وحَدَّثَنَاه اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ اِسْمٰعِيلَ وَاللَّفْظُ لِاَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ اَخَذَ اَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ قَالَ فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَاللّٰهِ مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا هٰكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ اَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هٰذَا هٰكَذَا -

۱۴۸۶..... حضرت انس رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ساتھ لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس چلے، اور جا کر کہا کہ یا رسول اللہ! انس رضی اللہ عنہ ہوشیار لڑکا ہے وہ آپ کی خدمت کرے گا۔
فرماتے ہیں کہ: چنانچہ میں نے آپ ﷺ کی خدمت سفر و حضر دونوں میں کی۔ اللہ کی قسم! کسی کام کے لئے جو میں نے کیا ہو تا آپ ﷺ نے مجھے یوں نہیں کہا کہ: تم نے یہ کام اس طرح کیوں کیا؟ یا میں نے کوئی کام نہیں کیا تو یوں نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کام اس طرح کیوں نہیں کیا؟

۱۴۸۷..... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ حَدَّثَنِي سَعِيدٌ وَهُوَ ابْنُ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تِسْعَ سِنِينَ فَمَا اَعْلَمُهُ قَالَ لِي قَطُّ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا وَلَا عَابَ عَلَيَّ شَيْئًا قَطُّ -

۱۴۸۷..... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی ۹ برس تک خدمت کی، مجھے یاد نہیں کہ کبھی آپ ﷺ نے مجھے کہا ہو کہ تم نے فلاں فلاں کام کیوں کیا، نہ ہی کبھی کسی چیز کے بارے میں مجھ پر عیب لگایا۔

۱۴۸۸..... حَدَّثَنِي اَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ قَالَ قَالَ اِسْحٰقُ قَالَ اَنَسٌ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا فَاَرْسَلَنِي يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَذْهَبُ وَفِي نَفْسِي اَنْ اَذْهَبَ لِمَا اَمَرَنِي بِهِ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجْتُ حَتّٰى اَمُرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي السُّوقِ فَاِذَا

۱۴۸۸..... حضرت انس رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ سب لوگوں سے زیادہ حسنِ اخلاق کے مالک تھے، ایک روز آپ نے اپنی کسی ضرورت کے لئے مجھے بھیجا تو میں نے عرض کیا کہ اللہ کی قسم! میں نہیں جاؤں گا (جیسا کہ بچے انکار کر دیتے ہیں)۔
چنانچہ میں چلا گیا، (راستہ میں چلا) یہاں تک کہ چند لڑکوں پر میرا گزر ہوا وہ بازار میں کھیل رہے تھے، اچانک ہی رسول اللہ ﷺ نے پیچھے سے میری گدی پکڑ لی، میں نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ ہنس رہے

رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ قَبَضَ بِقَفَايَ مِنْ وَرَائِي قَالَ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ يَا اُنَيْسُ اَذَهَبْتَ حَيْثُ اَمَرْتُكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا اَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ اَنَسٌ وَاللهِ لَقَدْ خَدَمْتُهُ تِسْعَ سِنِينَ مَا عَلِمْتُهُ قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا اَوْ لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ هَلاَّ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا۔

تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے اُنَیس (یہ انس کی تصغیر ہے اور پیار میں عموماً ناموں کی اسی طرح تصغیر کی جاتی ہے) جہاں جانے کو میں نے تمہیں کہا تھا گئے تھے؟ میں نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ! میں جا رہا ہوں۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نو برس تک آپ کی خدمت میں رہا، مجھے یاد نہیں کہ کسی کام کو میں نے چھوڑ دیا ہو تو آپ ﷺ نے اس کے لئے کہا ہو کہ ایسا ایسا کیوں نہیں کیا؟ [1]

۱۴۸۹...... وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَاَبُو الرَّبِيعِ قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا۔

۱۴۸۹...... حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ بہترین اخلاق والے تھے"۔

باب-۲۷۲

باب فى سخائه ﷺ

نبی ﷺ کی سخاوت کا بیان

۱۴۹۰...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لا

۱۴۹۰...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول اللہ ﷺ سے کوئی چیز مانگی گئی ہو اور آپ ﷺ نے کہا ہو کہ نہیں۔

۱۴۹۱...... و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا الاَشْجَعِيُّ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ كِلاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ

۱۴۹۱...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سابقہ حدیث ہی کی مثل منقول ہے۔

---

[1] فائدہ...... نبی ﷺ کے حسنِ اخلاق کی یہ ایک چھوٹی سی مثال ہے 'اللہ نے نبی علیہ السلام کو جو مقام اور مرتبہ عطا کیا تھا اور پھر نبوت کی بھاری ذمہ داریاں آپ کے کاندھوں پر تھیں ان کے پیشِ نظر یہ سوچا جا سکتا تھا کہ آپ چھوٹے اور کم عمر بچوں کے ساتھ اتنی شفقت اور محبت سے پیش نہ آتے 'لیکن ایک خادم کو جس نے آپ کا حکم ماننے سے بہ ظاہر انکار کیا آپ نے اس کو بھی نہ ڈانٹا نہ برا بھلا کہا نہ ہی اس پر شفقت میں کمی فرمائی 'بلکہ ان کی دلجوئی فرمائی۔ لڑکپن میں جس طرح نو عمر بچے راہ میں کھیل کود میں لگ جاتے ہیں اور کوئی کھیل تماشہ ہو رہا ہو تو اس کو دیکھنے میں منہمک ہو جاتے ہیں اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی لڑکوں کو کھیل میں مشغول دیکھ کر انہیں دیکھنے لگے لیکن نبی ﷺ نے بجائے اس کے کہ انہیں ڈانٹتے ہنسی اور پیار سے دلجوئی فرمائی۔

درحقیقت اس میں تعلیم ہے امت کے ان افراد کے لئے جن کے ماتحت لوگ کام کرتے ہیں کہ اپنے نوکروں 'خادموں اور ماتحتوں کے ساتھ کس طرح کا برتاؤ روا رکھا جائے۔ یہ نہیں کہ ذرا کوئی کام میں دیر سویر ہوئی تو نوکروں اور خادموں کو ڈانٹ ڈپٹ شروع کر دی۔

عَبْدِ اللهِ يَقُولُ مِثْلَهُ سَوَاءً ۔

۱۴۹۲......وحَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ مُوسَى بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ مَا سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الاِسْلَامِ شَيْئًا اِلا اَعْطَاهُ قَالَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَاَعْطَاهُ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَرَجَعَ اِلَى قَوْمِهِ فَقَالَ يَا قَوْمِ اَسْلِمُوا فَاِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِي عَطَاءً لا يَخْشَى الْفَاقَةَ ۔

۱۴۹۲...... حضرت انس رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے کوئی چیز اسلام کے واسطہ سے نہیں مانگی گئی مگر یہ کہ آپ ﷺ نے وہ عطا فرمادی، ایک بار ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اسے دو پہاڑوں کے درمیان میں بھیڑ بکریاں عطا فرمادیں۔ (یعنی اتنی زیادہ بھیڑ بکریاں دے دیں کہ دو پہاڑوں کے درمیان میں جو وادی ہوتی ہے وہ بھر جائے) وہ آدمی اپنی قوم کے پاس واپس لوٹا اور کہا کہ:
اے قوم! اسلام قبول کرلو کیونکہ محمد ﷺ ایسے ہدایا دیتے ہیں کہ پھر فاقہ وغیرہ کا خوف نہیں رہتا۔

۱۴۹۳......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ غَنَمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ فَاَتَى قَوْمَهُ فَقَالَ اَيْ قَوْمِ اَسْلِمُوا فَوَاللهِ اِنَّ مُحَمَّدًا لَيُعْطِي عَطَاءً مَا يَخَافُ الْفَقْرَ فَقَالَ اَنَسٌ اِنْ كَانَ الرَّجُلُ لَيُسْلِمُ مَا يُرِيدُ اِلا الدُّنْيَا فَمَا يُسْلِمُ حَتَّى يَكُونَ الاِسْلَامُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا ۔

۱۴۹۳...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے دو پہاڑوں کے درمیان بھیڑ بکریاں مانگیں آپ ﷺ نے اسے وہ دے دیں۔ وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور کہا کہ:
اے میری قوم! اسلام لے آؤ، اس لئے کہ محمد ﷺ ایسے عطایا دیتے ہیں کہ اس کے بعد فقر و فاقہ کا ڈر نہیں رہتا۔
انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہوتا تو یہ تھا کہ آدمی مسلمان ہوتا تھا صرف دنیا کی خاطر، جب وہ اسلام لے آتا تھا تو پھر اس کے نزدیک اسلام ہی دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہو جاتا تھا۔[1]

۱۴۹٤......وحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ غَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ غَزْوَةَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاقْتَتَلُوا بِحُنَيْنٍ فَنَصَرَ اللهُ دِينَهُ وَالْمُسْلِمِينَ وَاَعْطَى رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ

۱۴۹٤...... حضرت ابن شہاب زہریؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر جہاد کیا، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ اپنے ہمراہ مسلمانوں کے ساتھ نکلے اور انہوں نے حنین میں قتال کیا، اللہ عزوجل نے اپنے دین اور مسلمانوں کی مدد و نصرت فرمائی، رسول اللہ ﷺ نے اس روز صفوان بن امیہ کو سو اونٹ عطا فرمائے، پھر سو اونٹ دیئے، پھر سو اونٹ دیئے۔ حضرت ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھ سے سعید

[1] فائدہ...... اگرچہ کسی دنیاوی مفاد کے لئے مسلمان ہونا تو صحیح نہیں ہے کیونکہ اخلاص نہیں ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کی برکت سے صرف مال و دولت اور دنیاوی ساز و سامان کی خاطر اسلام قبول کرنے والوں کے دلوں کی دنیا ہی تبدیل کر دیتے تھے اور جو صرف مال و مفاد کی خاطر مسلمان ہوئے تھے وہی اسلام کو ساری دنیا سے زیادہ محبوب سمجھنے لگتے تھے۔
اس سے یہ معلوم ہوا کہ بعض اوقات کسی غلط مقصد کی خاطر کیا جانے والا نیک عمل بھی دل کو بدل دیتا ہے۔ اس لئے کسی بھی عمل صالح کو اس لئے ترک نہیں کرنا چاہیئے کہ دل میں اخلاص نہیں، اخلاص کو تو پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ لیکن عدمِ اخلاص کی بناء پر ترکِ عمل صحیح نہیں۔

صَفْوَانَ بْنَ اُمَيَّةَ مِائَةً مِنَ النَّعَمِ ثُمَّ مِائَةً ثُمَّ مِائَةً- قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ صَفْوَانَ قَالَ وَاللهِ لَقَدْ اَعْطَانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا اَعْطَانِي وَاِنَّهُ لَاَبْغَضُ النَّاسِ اِلَيَّ فَمَا بَرِحَ يُعْطِينِي حَتَّى اِنَّهُ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ -

بن المسیّب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ صفوان نے کہا کہ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیا جو کچھ دیا، اور آپ ﷺ میرے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض تھے، پھر آپ ہمیشہ مجھ کو دیتے رہے حتیٰ کہ آپ سب سے زیادہ میرے محبوب بن گئے۔ [1]

۱۴۹۵...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ عَمْرٍو عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرٍ اَحَدُهُمَا يَزِيدُ عَلَى الْآخَرِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ قَالَ سُفْيَانُ وَسَمِعْتُ اَيْضًا عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ وَزَادَ اَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَقَالَ بِيَدَيْهِ جَمِيعًا فَقُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْلَ اَنْ يَجِيءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ فَقَدِمَ عَلَى اَبِي بَكْرٍ بَعْدَهُ فَاَمَرَ مُنَادِيًا

۱۴۹۵...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اگر ہمارے پاس بحرین کا مال آجائے تو میں تمہیں اتنا، اتنا اور اتنا دوں گا آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کر کے فرمایا کہ سب دوں گا۔ پھر نبی ﷺ کی وفات ہو گئی بحرین کا مال آنے سے قبل، پھر وہ مال حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے منادی کو حکم دیا اس نے منادی کرادی کہ جس کے لئے نبی ﷺ کا کوئی وعدہ ہو یا آپ ﷺ کے ذمہ اس کا قرض ہو وہ آجائے۔ میں کھڑا ہو گیا اور کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر بحرین کا مال آگیا تو میں تمہیں اتنا، اتنا اور اتنا دوں گا۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دونوں ہاتھوں کو بھرا (اس مال میں سے) اور مجھ سے کہا اس کو گنو، میں نے گنا تو وہ پانچ سو (اشرفیاں) تھیں، انہوں نے فرمایا کہ اتنا ہی دو بار اور لے لو۔

---

[1] فائدہ- تالیفِ قلب ایک ایسی چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی بناء پر دشمن کو بھی تابع کر دیتے ہیں۔ اس کی واضح مثال صفوان کا مذکورہ بالا قول ہے کہ میری نظر میں رسول اللہ ﷺ سے زیادہ مبغوض کوئی نہ تھا لیکن آپ ﷺ کی عطاء (اور تالیف قلب کی وجہ سے) آپ سے زیادہ محبوب میری نظر میں کوئی نہ رہا۔

حضور اقدس ﷺ نو مسلموں کو تالیفِ قلب کے طور پر مالی عطایا اور ہدایا سے نوازتے تھے' اور آنحضرت ﷺ کی برکت سے حق تعالیٰ ان نو مسلموں کے قلوب میں اسلام ایسا راسخ فرما دیتے تھے کہ جس مال کی رغبت کی وجہ سے وہ اسلام میں داخل ہوتے تھے اس سے محبت ختم ہو جاتی تھی۔ اور اسلام کی محبت قلب میں جاگزین ہو جاتی تھی۔

قرآن کریم نے بھی "تالیفِ قلب" کے لئے اموالِ صدقات خرچ کرنے کا مصرف بتلایا ہے "وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ" اگرچہ اکثر علماء کے نزدیک یہ مصرف اب باقی نہیں رہا لیکن اس سے تالیف قلب کی اہمیت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ شریعتِ اسلامیہ نے تالیفِ قلب کا کتنا اہتمام کیا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ نبی ﷺ نئے مسلمان ہونے والوں کی تالیفِ قلب کے لئے انہیں اموالِ غنیمت اور فئی میں سے حصہ دیا کرتے تھے۔

فَنَادى مَنْ كَانَتْ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ عِدَةٌ اَوْ دَيْنٌ فَلْيَاتِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ اَعْطَيْتُكَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَحَثَى اَبُو بَكْرٍ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لِي عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ خَمْسُ مِائَةٍ فَقَالَ خُذْ مِثْلَيْهَا -

١٤٩٦......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ وَاَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ جَاءَ اَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَيْنٌ اَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَةٌ فَلْيَاتِنَا بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ -

١٤٩٦...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے وصال کے بعد (بحرین کے گورنر) حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ عنہ کی طرف سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس مال آیا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا: جس آدمی کا نبی کریم ﷺ پر کوئی قرض ہو یا جس سے آپ ﷺ نے کوئی وعدہ فرمایا ہو تو وہ آدمی ہمارے پاس آجائے...... بقیہ روایت حدیثِ ابن عیینہ کی طرح بیان فرمائی۔

باب-۲۷۳ باب فی رحمته ﷺ الصبیان والعیال وتواضعه وفضل ذٰلك

بچوں وغیرہ سے نبی ﷺ کی شفقت ورحمت کا بیان

١٤٩٧......حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ وَاللَّفْظُ لِشَيْبَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وُلِدَ لِيَ اللَّيْلَةَ غُلَامٌ فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ اَبِي اِبْرَاهِيمَ ثُمَّ دَفَعَهُ اِلَى اُمِّ سَيْفٍ امْرَاَةِ قَيْنٍ يُقَالُ لَهُ اَبُو سَيْفٍ فَانْطَلَقَ يَاْتِيهِ وَاتَّبَعْتُهُ فَانْتَهَيْنَا اِلَى اَبِي سَيْفٍ وَهُوَ يَنْفُخُ بِكِيرِهِ قَدِ امْتَلَاَ الْبَيْتُ دُخَانًا فَاَسْرَعْتُ الْمَشْيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا اَبَا سَيْفٍ اَمْسِكْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاَمْسَكَ فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِالصَّبِيِّ فَضَمَّهُ اِلَيْهِ وَقَالَ مَا شَاءَ

١٤٩٧...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آج رات میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا میں نے اس کا نام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام پر ابراہیم رکھا''۔ پھر آپ ﷺ نے اس لڑکے کو ابو سیف نامی لوہار کی بیوی اُمِ سیف کے حوالہ کر دیا (پرورش اور رضاعت وغیر کے لئے) ایک روز آپ ﷺ چلے ابو سیف کی طرف، میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے ہولیا، ہم ابو سیف کے پاس پہنچے تو وہ اپنی بھٹی پھونک رہا تھا جس سے سارا گھر دھویں سے بھر گیا تھا، میں تیزی سے دوڑ کر رسول اللہ ﷺ سے آگے ہولیا اور ابو سیف سے کہا کہ اے ابو سیف رک جا، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے ہیں، چنانچہ وہ رک گیا۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے بچہ کو بلایا اور اسے اپنے سے چمٹالیا اور جو کچھ

اللهِ اَنْ يَقُولَ فَقَالَ اَنَسٌ لَقَدْ رَاَيْتُهُ وَهُوَ يَكِيدُ بِنَفْسِهِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْزَنُ الْقَلْبُ وَلا نَقُولُ اِلا مَا يَرْضَى رَبُّنَا وَاللهِ يَا اِبْرَاهِيمُ اِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ۔

(دعائیہ کلمات) کہنا تھا کہے، انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ بچہ کا دم نکل رہا تھا (آخری سانسیں لے رہا تھا) رسول اللہ ﷺ کے سامنے، یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور آپ ﷺ نے فرمایا:
"آنکھیں آنسو بہاتی ہیں اور دل غمگین ہیں لیکن ہم وہی کہتے ہیں جو ہمارے رب کو پسند ہے۔ اللہ کی قسم! اے ابراہیم! ہم تمہاری وجہ سے غمگین ہیں"۔ ❶

۱۴۹۸...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ كَانَ اِبْرَاهِيمُ مُسْتَرْضِعًا لَهُ فِي عَوَالِي الْمَدِينَةِ فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهُ فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَاِنَّهُ لَيُدَّخَنُ وَكَانَ ظِئْرُهُ قَيْنًا فَيَاْخُذُهُ فَيُقَبِّلُهُ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ عَمْرٌو فَلَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيمُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اِبْرَاهِيمَ ابْنِي وَاِنَّهُ مَاتَ فِي الثَّدْيِ وَاِنَّ لَهُ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلانِ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ۔

۱۴۹۸...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ اپنے بچوں پر میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی کو شفقت کرتے نہیں دیکھا (آپ ﷺ کے صاحبزادے) ابراہیم مدینہ کے عوالی میں تھے دودھ پلائی کیلئے (عوالی مدینہ کے مضافات میں کچھ گھروں پر مشتمل بستی تھی جہاں کی ایک عورت ابراہیم کو دودھ پلانے کے لئے دستورِ عرب کے مطابق لے گئی تھی) آپ ﷺ وہاں جایا کرتے تھے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ہمراہ جاتے تھے، آپ ﷺ انا کے گھر میں داخل ہوئے تو وہاں دھواں بھرا ہوتا تھا۔ کیونکہ اس کا شوہر لوہار تھا۔ نبی ﷺ ابراہیم کو اٹھاتے اسے پیار کرتے پھر واپس لوٹ آتے، جب ابراہیم کی وفات ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک ابراہیم میرا بیٹا دودھ پینے کی عمر میں فوت ہوا ہے، اور اس کیلئے جنت میں دو انائیں ہیں جو اس کی مدّتِ رضاعت (دودھ پلوائی کی مدت) کی تکمیل کریں گی"۔

۱۴۹۹...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو

۱۴۹۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے

---

❶ فائدہ...... صدمہ اور غم کی شدت کے وقت انسان عموماً ہوش و خرد سے بیگانہ ہو کر بے صبری اور شکوے شکایت کی باتیں کرنے لگتے ہیں لیکن نبی ﷺ نے شدّتِ غم اور صدمہ کے عالم میں جو عمل فرمایا وہ درحقیقت ہر مسلمان کے لئے اسوہ اور نمونہ ہے' ایک طرف جذبات انسانی کا لحاظ اور دوسری جانب شریعتِ مطہرہ کی رعایت دونوں کو جمع فرمایا۔
صبر کا مطلب ہی یہ ہے کہ انسان شدتِ غم میں جزع فزع اور شکوے شکایت کے بجائے حق تعالیٰ کی رضا پر راضی رہے اور غم کی وجہ سے آنکھوں سے آنسوؤں کا بہنا اور دل میں غم کا اثر ہونا صبر کے منافی نہیں ہے، البتہ غم کی بات کو یاد کر کے اور اس کا ذکر کر کے زور سے آواز سے رونا جسے بین اور گریہ وزاری کہا جاتا ہے وہ حرام ہے۔
نبی ﷺ کا نومولود معصوم صاحبزادہ جو اکلوتا تھا وہ آپ ﷺ کی آنکھوں کے سامنے جانِ آفرین کو سپرد کر رہا ہے۔ اس کا تصور ہی کتنا غمناک ہے لیکن نبی ﷺ کا ہر عمل تو چونکہ اسوہ بنتا تھا لہٰذا وہی عمل صادر ہوا جو اللہ کی رضا کے مطابق اور شریعتِ مطہرہ کے حکم کی رعایت پر مشتمل تھا۔

كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ نَاسٌ مِنَ الاَعْرَابِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالُوا اَتُقَبِّلُونَ صِبْيَانَكُمْ فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالُوا لٰكِنَّا وَاللهِ مَا نُقَبِّلُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاَمْلِكُ اِنْ كَانَ اللهُ نَزَعَ مِنْكُمُ الرَّحْمَةَ و قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ ۔

پاس دیہات کے کچھ بدو آئے اور (حیرانی سے) کہنے لگے کہ کیا تم اپنے بچوں کو پیار کرتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں، وہ کہنے لگے کہ لیکن ہم تو واللہ اپنے بچوں کو پیار نہیں کرتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے تم سے رحم کا جذبہ نکال لیا ہی تو میں کیا کروں"۔

۱۵۰۰...... وحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ الاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ اَبْصَرَ النَّبِيَّ ﷺ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ فَقَالَ اِنَّ لِي عَشْرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ وَاحِدًا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّهُ مَنْ لا يَرْحَمْ لا يُرْحَمْ ۔

۱۵۰۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ، نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو چوم رہے ہیں۔ کہنے لگے کہ میرے دس بیٹے ہیں میں نے ان میں کسی ایک کو بھی کبھی نہیں چوما (پیار کیا)۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بلاشبہ جو رحم نہیں کرتا (بچوں، کمزوروں پر) اس پر بھی رحم نہیں کیا جائے گا (اللہ تعالیٰ کی طرف سے)۔

۱۵۰۱...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ ۔

۱۵۰۱...... حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث ہی کی مثل روایت بیان فرماتے ہیں۔

۱۵۰۲...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ كِلاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالا اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الاَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ كُلُّهُمْ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ وَاَبِي ظَبْيَانَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ لا يَرْحَمِ النَّاسَ لا يَرْحَمْهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ۔

۱۵۰۲...... حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:
"جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا، اللہ اس پر رحم نہیں کرتا"۔

۱۵۰۳...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ اِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ

۱۵۰۳...... اس سند کے ساتھ حضرت جریرؓ سے نبی کریم ﷺ کی سابقہ حدیث اعمش ہی کی مثل منقول ہے۔[1]

[1] حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْاَعْمَشِ۔

باب-۴۷۴

باب كثرة حيائه ﷺ

شرم وحیا کا بیان

۱۵۰٤......حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي عُتْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِي عُتْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا وَكَانَ اِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ۔

۱۵۰۴......حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے پردہ میں رہنے والی کنواری لڑکی سے زیادہ شرم وحیا والے تھے، اور آپ ﷺ کا حال یہ تھا کہ جب آپ کو کسی بات سے ناگواری ہوتی تو ہم چہرۂ مبارک میں اس کے اثرات سے پہچان لیتے تھے۔

۱۵۰۵......حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِي

۱۵۰۵......مسروق کہتے ہیں کہ جب معاویہ رضی اللہ عنہ کوفہ آئے تو ہم

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

❶ فائدہ......احادیثِ بالا سے واضح ہے کہ بچوں اور کم عمروں سے محبت کرنا انسانی فطرت ہے اور نبی ﷺ کا اسوہ بھی یہی ہے کہ معصوم بچوں سے رحم اور پیار کا برتاؤ کیا جائے۔

در حقیقت خلقِ نبی ﷺ اسلام کا اتنا خوبصورت پہلو ہے کہ اس کے ہر ہر گوشہ سے فطرتِ انسانی اپنی صحیح اور حقیقی صورت میں اجاگر ہوتی ہے۔ عربوں کے یہاں بچوں پر رحم اور ان سے پیار کرنا' انہیں قابلِ توجہ سمجھنا اور انہیں وفورِ محبت سے لپٹانا' چومنا جو ایک فطری تقاضا ہے سرے سے نہیں تھا۔ رجالِ عرب اسے اپنی مردانگی کی شان کے منافی سمجھتے تھے کہ کمسن اور معصوم بچوں پر اپنے محبت کے جذبات انڈیلیں۔

چنانچہ اس رویہ کی نشاندہی اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کے قول سے بھی ہوتی ہے اور ان بدوؤں کے اظہارِ حیرت سے بھی کہ: "کیا تم اپنے بچوں کو چومتے اور پیار کرتے ہو؟" اور صاحبِ خلقِ عظیم نبیٔ رحمت ﷺ نے فرمایا کہ بچوں سے پیار محبت سے پیش آنا تو ہر انسان کی فطرت میں ہوتا ہے ہاں اگر اللہ نے ہی تمہارے اندر سے رحم کا جذبہ نکال لیا ہے تو الگ بات ہے۔

اس سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ انسان کو چاہئے کہ اپنے بچوں سے پیار اور محبت سے پیش آئے۔ لیکن محبت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بچوں کو ان کی غلط باتوں پر سختی سے ٹوکا بھی نہ جائے۔ حضور علیہ السلام سے جہاں بچوں سے محبت ثابت ہے وہیں ان کی غلطیوں پر مؤاخذہ بھی ثابت ہے تاکہ ان کی فکر اور عمل کی اصلاح ہو سکے۔

مسئلہ کی مکمل تفصیل کے لئے دیکھئے تربیۃ الاولاد فی الاسلام / از عبد اللہ ناصح علوان ترجمہ ڈاکٹر حبیب اللہ مختارؒ اسلام اور تربیتِ اولاد

شَيْبَةَ قَالا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو حِينَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْكُوفَةِ فَذَكَرَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحَاسِنَكُمْ اَخْلاقًا ۔ قَالَ عُثْمَانُ حِينَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ الْكُوفَةِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نہ بدزبان تھے نہ بے حیائی کی باتیں کرنے والے تھے، رسول اللہ نے ارشاد فرمایا ہے: "تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے اعتبار سے بہترین ہیں"۔

۱۵۰۶...... و حَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِـــى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح و حَـدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِى ح وحَدَّثَنَا اَبُـــو سَعِيدٍ الاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوخَالِدٍ يَعْنِى الاَحْمَرَ كُلُّهُمْ عَنِ الاَعْمَشِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ ۔

۱۵۰۶...... حضرت اعمشؒ سے ان اسناد کے ساتھ سابقہ حدیث (تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اخلاق کے اعتبار سے بہترین ہیں) ہی کی مثل منقول ہے۔

باب-۲۷۵ باب تبسمه ﷺ وحسن عشرته

سرکارِ دوعالم ﷺ کی مسکراہٹ اور حُسنِ معاشرت کا بیان

۱۵۰۷......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ كَثِيرًا كَانَ لا يَقُومُ مِنْ مُصَلاهُ الَّذِى يُصَلِّى فِيهِ الصُّبْحَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ قَامَ وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَاْخُذُونَ فِى اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُ ﷺ۔

۱۵۰۷...... سماک بن حربؒ کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے تھے؟ کہنے لگے کہ ہاں بہت زیادہ۔ آپ ﷺ کا معمول تھا کہ جس جگہ صبح کی نماز پڑھا کرتے تھے تو سورج طلوع ہونے تک وہاں سے اٹھتے نہ تھے، جب سورج طلوع ہو جاتا تو اٹھتے تھے۔ صحابہ آپس میں گفتگو کیا کرتے اور جاہلیت کے زمانہ کے کاموں کا تذکرہ کرتے تھے تو ہنستے تھے لیکن نبی ﷺ تبسم فرمایا کرتے تھے۔[1]

---

[1] فائدہ...... حضور اقدس ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے آخرت اور امت کی جو فکر اور کڑھن عطا فرمائی تھی اس کے پیش نظر آپ عموماً نہایت متفکر رہا کرتے تھے' ہمہ وقت آپ کے چہرۂ انور پر ایک فکر نمایاں رہتی تھی' بارِ نبوت کی ادائیگی' امت کی اصلاح اور لوگوں کے ایمان کی فکر اور آخرت کے ہولناک حالات جو آپ ﷺ نے معراج کی رات اپنی آنکھوں سے مشاہدہ فرمائے تھے کا تصور آپ کو ہر وقت بے چین رکھتا تھا' لیکن اس کے باوجود آپ کا چہرۂ انور ہر وقت کھلا رہتا تھا اور ہونٹوں پر زیرِ لب مسکراہٹ رہتی تھی' اس کے علاوہ آپ کے حلم اور بردباری کی وجہ سے جن باتوں پر لوگ عموماً ہنستے تھے آپ صرف مسکراتے اور تبسم پر اکتفا فرماتے تھے۔

یوں تو آپ ﷺ کی تعلیم عمومی حالات میں زیادہ ہنسنے سے اجتناب کی ہی ہے ارشاد فرمایا کہ: **لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قليلاً ولبکيتم کثيراً** اگر تم لوگ وہ کچھ جان لو جو میں جانتا ہوں تو تمہارا ہنسنا کم اور رونا زیادہ ہو جائے"۔

لیکن چونکہ آپ ﷺ کی ایک ایک ادا نمونہ بننا تھی اور امت کو ہر ہر پہلو کی مکمل تعلیم دینی تھی لہٰذا یہ پہلو کیسے...... (جاری ہے)

باب-۲۷٦ باب رحمة النبيﷺ للنساء وامر السواق مطاياهن بالرفق بهن

خواتین پر حضور علیہ السلام کی رحمت ونرم خوئی کا بیان

۱۵۰۸...... حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو كَامِلٍ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ اَبِى قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِﷺ فِي بَعْضِ اَسْفَارِه وَغُلَامٌ اَسْوَدُ يُقَالُ لَه اَنْجَشَةُ يَحْدُو فَقَالَ لَه رَسُولُ اللهِﷺ يَا اَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيرِ -

۱۵۰۸...... حضرت انس رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ کے بعض سفروں میں آپ کا حبشی غلام جسے انجشہ کہا جاتا تھا "حُدی خوانی" کرتا تھا (اونٹوں کو تیز چلانے کے لئے عرب میں دستور تھا کہ ساربان ایک مخصوص لے سے اشعار پڑھا کرتے تھے اسے حُدی کہا جاتا تھا)۔ رسول اللہﷺ نے اس سے فرمایا کہ: اے انجشہ! آہستہ آہستہ، ان اونٹوں کو شیشہ کے آبگینوں سے لدے اونٹوں کی طرح ہانک۔ [1]

۱۵۰۹...... و حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ وَاَبُو كَامِلٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ بِنَحْوِه -

۱۵۰۹...... ان اسناد کے ساتھ حضرت انسؓ سے سابقہ حدیث ہی کی طرح روایت مروی ہے۔

۱۵۱۰...... و حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ اَبِى قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ

۱۵۱۰...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ اپنی ازواج کے پاس تشریف لائے، ایک ہانکنے والا جسے انجشہ کہا جاتا تھا ازواج کے اونٹوں کو ہانک رہا تھا، آپﷺ نے اس سے فرمایا: تیرا ستیاناس

(گذشتہ سے پیوستہ)...... رہ سکتا تھا۔ آپﷺ عموماً تو صرف مسکرانے پر اکتفا فرماتے تھے لیکن آپﷺ سے ہنسنا حتیٰ کہ بسا اوقات کھل کھلا کر ہنسنا بھی ثابت ہے۔
احادیث میں ان مواقع کا ذکر آیا ہے تو وہاں الفاظ آئے ہیں کہ "حتیٰ بدت نواجذه" یعنی آپ اتنا ہنسے کہ آپﷺ کی ڈاڑھیں نمایاں ہو گئیں۔
اس سے معلوم ہو گیا کہ کھلکھلا کر ہنسنا بھی جائز ہے اگر غفلت کے ساتھ نہ ہو۔ اور مؤمن کو ہر وقت خوش رو اور خندہ جبیں رہنا چاہئے تاکہ لوگوں کو اس سے انسیت رہے۔
(فائدہ صفحہ ہٰذا)

[1] فائدہ...... اصل میں "حدی" کی تاثیر یہ ہوتی تھی کہ اونٹ اس کی آواز پر مست ہو کر تیز دوڑا کرتے تھے 'حدی خوان کی آواز کا زیر و بم اونٹوں کو مست کر دیتا تھا اور وہ تیز دوڑنے لگتے تھے اور بعض مرتبہ بے قابو ہو جاتے تھے۔ کسی سفر میں آپﷺ کے ہمراہ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن بھی تھیں اور غلام نے اونٹوں کو دوڑانے کے لئے حسب معمول حدی خوان کی 'اونٹ تیز دوڑنے لگے تو آپﷺ نے ازواج کی تکلیف کے پیش نظر غلام سے فرمایا کہ ذرا آہستہ آہستہ چلو اور اونٹوں کو اس طرح ہنکاؤ کہ گویا ان پر شیشے اور آبگینے لدے ہوئے ہیں' جو ذرا سی ٹھیس سے ٹوٹ سکتے ہیں گویا آپ نے خواتین کو آبگینوں سے تشبیہ دی اور ان کی راحت کا خیال فرمایا۔
بعض علماء نے اس حدیث کا یہ مطلب بیان فرمایا ہے کہ وہ غلام بہت ہی مسحور کن آواز سے اشعار پڑھتا تھا 'حضور علیہ السلام کو خدشہ ہوا کہ اسکی آواز اور لے کی تاثیر خواتین کے دلوں میں کچھ اثر انگیزی نہ کر دے اور انکا شیشہ دل نہ ٹوٹ جائے لہٰذا اس سے منع فرمایا کہ آہستہ آواز سے پڑھو کہیں آبگینوں کو ٹھیس نہ لگ جائے۔

النَّبِيَّ ﷺ اَتى عَلى اَزْوَاجِه وَسَوَّاقٌ يَسُوقُ بِهِنَّ يُقَالُ لَهُ اَنْجَشَةُ فَقَالَ وَيْحَكَ يَا اَنْجَشَةُ رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ قَالَ قَالَ اَبُو قِلَابَةَ تَكَلَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بِهَا بَعْضُكُمْ لَعِبْتُمُوهَا عَلَيْهِ۔

اے انجشہ! آہستہ پڑھ، آہستہ ہانک شیشوں کو۔ (یعنی عورتوں کو بوجہ نزاکت شیشوں سے تشبیہ دی۔
ابو قلابہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسی بات کہی کہ اگر تم میں سے کوئی وہ بات کہتا تو تم اسے کھیل بنالیتے۔

۱۵۱۱...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ مَعَ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُنَّ يَسُوقُ بِهِنَّ سَوَّاقٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ اَيْ اَنْجَشَةُ رُوَيْدًا سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ۔

۱۵۱۱...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امّ سلیم رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے ساتھ تھیں اور ایک ہانکنے والا ان کے اونٹوں کو ہنکارہا تھا، نبی ﷺ نے فرمایا: اے انجشہ! آہستگی سے شیشوں کو ہنکاؤ (یعنی اپنی آواز پست رکھو کہ خواتین تک نہ پہنچے اور آواز کی نغمگی سے متاثر نہ ہوں)۔

۱۵۱۲...... وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ حَادٍ حَسَنُ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ رُوَيْدًا يَا اَنْجَشَةُ لا تَكْسِرِ الْقَوَارِيرَ يَعْنِي ضَعَفَةَ النِّسَاءِ -

۱۵۱۲...... حضرت انس رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک حدی خوان تھا بہت خوبصورت آواز کا مالک۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: انجشہ! آہستہ آہستہ! شیشوں اور آبگینوں کو مت توڑ، یعنی کمزور عورتوں کو تکلیف مت دے۔

۱۵۱۳...... و حَدَّثَنَاه ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ حَادٍ حَسَنُ الصَّوْتِ۔

۱۵۱۳...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث ہی کی مثل حدیث روایت فرماتے ہیں، البتہ اس روایت میں خوبصورت آواز کا ذکر نہیں ہے۔

باب-۲۷۷ باب قربه النبي عليه السلام من الناس وتبركهم به و تواضعه لهم

نبی ﷺ کا لوگوں سے تقرّب کا برتاؤ، لوگوں کا آپ ﷺ سے تبرک حاصل کرنا اور آپ ﷺ کی تواضع

۱۵۱٤...... حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ اَبِي النَّضْرِ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ جَمِيعًا عَنْ اَبِي النَّضْرِ قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ يَعْنِي هَاشِمَ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

۱۵۱۴...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز سے فارغ ہو جاتے تو مدینہ کے خادم اپنے اپنے پانی سے بھرے برتن لے کر آتے، جو برتن بھی آپ ﷺ کے پاس لایا جاتا تو اس میں اپنا دستِ مبارک ڈبو دیتے۔ بعض اوقات تو سردی کی صبحوں میں آپ کے پاس پانی لایا جاتا تو بھی (سردی کے باوجود)

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمُ الْمَدِينَةِ بِآنِيَتِهِمْ فِيهَا الْمَاءُ فَمَا يُؤْتَى بِإِنَاءٍ إِلَّا غَمَسَ يَدَهُ فِيهَا فَرُبَّمَا جَاءُوهُ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْمِسُ يَدَهُ فِيهَا۔

آپ ﷺ اپنا دست مبارک اس میں ڈبو دیتے تھے۔[1]

۱۵۱۵...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهُ وَأَطَافَ بِهِ أَصْحَابُهُ فَمَا يُرِيدُونَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ إِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ۔

۱۵۱۵...... حضرت انس رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ حجام آپ کی حجامت بنا رہا ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے اردگرد موجود ہیں اور اس فکر میں ہیں کہ کوئی بال مبارک زمین پر گرنے کے بجائے ان کے ہاتھوں میں گرے۔

۱۵۱۶...... وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ امْرَأَةً كَانَ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ يَا أُمَّ فُلَانٍ انْظُرِي أَيَّ السِّكَكِ شِئْتِ حَتَّى أَقْضِيَ لَكِ

۱۵۱۶...... حضرت انس رضی اللہ عنہ، سے روایت ہے کہ ایک عورت نے جس کی عقل میں کچھ فتور تھا رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ یا رسول اللہ! مجھے آپ سے کچھ کام ہے (جو میں لوگوں کے سامنے نہیں کہہ سکتی) آپ ﷺ نے (ازراہِ شفقت) اس سے فرمایا کہ: اے امّ فلاں! اچھا جو گلی جو چاہتی ہے دیکھ لے تاکہ میں تیری ضرورت پوری کر دوں۔

[1] فائدہ...... اس حدیث میں اولاً تو حضور اقدس ﷺ کی حد درجہ تواضع اور انکساری کا بیان ہے کہ لوگوں کی عقیدت و محبت کے پیشِ نظر سردی کے موسم کے باوجود پانی میں ہاتھ ڈال دیا کرتے تھے۔ کیونکہ وہ لوگ اس پانی کو متبرک سمجھتے تھے جس میں حضور علیہ السلام کا دستِ مبارک پڑ جائے۔

امام نوویؒ نے فرمایا کہ اس حدیث سے صالحین اور مقربان بارگاہِ الٰہی کے آثار سے تبرک حاصل کرنے پر استدلال کیا جاتا ہے اور یہ صحیح ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین آپ ﷺ کے مختلف آثار مثلاً پانی' لعاب مبارک' بال مبارک سے برکت حاصل کیا کرتے تھے۔

اسی طرح نیک لوگوں اور بزرگوں' مشائخ و علماء سے بھی تبرک لینا درست ہے لیکن یہ یاد رکھنا ضروری ہے کہ تبرک حاصل کرنا ایک مستحب عمل ہے اس میں افراط تفریط یا کسی کو اس کے مقام سے بڑھا دینا ناجائز اور گناہ ہے' ایک مستحب کے حصول کے لئے گناہ کا ارتکاب قطعاً صحیح نہیں۔

تبرکاتِ صالحین پر اکتفا کرنا صحیح نہیں

یہاں یہ بات بھی پیشِ نظر رہنی چاہئے کہ صالحین کے تبرکات حاصل کرنا تو بلاشبہ مستحب اور پسندیدہ ہے لیکن ان تبرکات کی وجہ سے عمل سے غفلت نہیں جیسا کہ بعض جہلاء کے یہاں دیکھا جاتا ہے کہ بس کسی بزرگ' ولی سے کوئی تبرک حاصل ہو گیا تو ہر قسم کے اعمال فرائض وغیرہ ترک کر بیٹھے کہ بس اب یہ تبرک ہی نجات کے لئے کافی ہے۔ ہرگز نہیں۔ نجات کے لئے عمل صالح کا ہونا ضروری ہے تبرکات پر اکتفا کر کے عمل سے کوتاہی برتنا جہالت اور نادانی ہے۔

اسی طرح تبرکات کے معاملہ میں افراط و تفریط کا شکار بھی نہیں ہونا چاہئے۔ بعض لوگ تو اتنا غلو کرتے ہیں کہ تبرکات کو وہ مقام دینے لگتے ہیں گویا وہی اصل مقصود ہوں اور بعض لوگ تبرکات کو کسی قابل ہی نہیں سمجھتے۔ یہ دونوں ہی طرزِ عمل غلط ہیں۔ بلاشبہ تبرکات سے انسان کو برکت حاصل ہوتی ہے لیکن محض تبرکات کسی کی مغفرت اور نجات کا باعث نہیں بن سکتے۔ یہ فرق ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ واللہ اعلم

حَاجَتَكِ فَخَلَا مَعَهَا فِي بَعْضِ الطُّرُقِ حَتّٰى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا -

چنانچہ آپ ﷺ نے بعض راستوں میں اس سے تنہا ملاقات کی۔ یہاں تک کہ وہ اپنے کام سے فارغ ہوگئی۔ (مقصد یہ تھا کہ اس عورت سے راہ سے ہٹ کر بات کی تاکہ کوئی بات کے درمیان مخل نہ ہو)۔

باب-۲۷۸ باب مباعدته ﷺ للآثام واختياره من المباح اسهله وانتقامه لله عند انتهاك حرماته

حضور ﷺ کا اللہ کے علاوہ کسی کے لئے انتقام نہ لینا

۱۵۱۷۔۔۔۔حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلا اَخَذَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِنَفْسِهِ اِلا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ -

۱۵۱۷۔۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ مطہرہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی کسی دو معاملوں میں اختیار دیا گیا تو آپ ﷺ نے ہمیشہ آسان تر معاملہ کو اختیار فرمایا یہاں تک کہ وہ گناہ نہ ہو۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کے لئے کبھی انتقام نہیں لیا الّا یہ کہ اللہ عزّوجل کی حرمت اور حکم کو توڑا جاتا (تو اس کے لئے انتقام لیتے تھے)۔

۱۵۱۸۔۔۔۔و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ ح و حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُحَمَّدٍ فِي رِوَايَةِ فُضَيْلٍ ابْنُ شِهَابٍ وَفِي رِوَايَةِ جَرِيرٍ مُحَمَّدُ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ -

و حَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ -

۱۵۱۸۔۔۔۔حضرت ابن شہاب ان اسانید کے ساتھ سابقہ حدیث مالک (کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کیلئے کبھی انتقام نہیں لیا الّا یہ کہ اللہ عزوجل کی حرمت اور حکم کو توڑا جاتا) ہی کی طرح روایت بیان فرماتے ہیں۔

۱۵۱۹۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اَحَدُهُمَا اَيْسَرُ مِنَ الْآخَرِ اِلا اخْتَارَ اَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ اِثْمًا فَاِنْ كَانَ اِثْمًا كَانَ اَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ -

۱۵۱۹۔۔۔۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو کبھی بھی دو معاملوں کے درمیان اختیار دیا گیا جس میں سے ایک دوسرے کی بہ نسبت آسان تر تھا تو آپ ﷺ نے ہمیشہ آسانی پر معاملہ کو ہی اختیار فرمایا جب تک کہ وہ گناہ نہ ہو اور اگر وہ گناہ ہو تو آپ ﷺ اس سے سب لوگوں سے زیادہ دور رہتے تھے۔

۱۵۲۰...... و حَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الاسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهِ اَيْسَرَهُمَا وَلَمْ يَذْكُرَا مَا بَعْدَهُ ۔

۱۵۲۰...... حضرت ہشام سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے البتہ اس روایت میں ایسرھما (یعنی ان میں آسان کام کو اختیار فرماتے) تک کا قول مذکور ہے لیکن اسکے بعد کا حصہ مذکور نہیں ہے۔ ❶

۱۵۲۱...... حَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ بِيَدِه وَلا امْرَاَةً وَلا خَادِمًا اِلا اَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَمَا نِيلَ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ صَاحِبِهِ اِلا اَنْ يُنْتَهَكَ شَيْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللهِ فَيَنْتَقِمَ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ -

۱۵۲۱...... سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی اپنے دستِ مبارک سے کسی کو نہیں مارا نہ عورت کو، نہ خادم کو الاّیہ کہ اللہ کی راہ میں جہاد کے دوران (کسی کو مارا ہو، لیکن اپنی ذات کے لئے نہیں مارا) نہ ہی کبھی ایسا ہوا کہ کسی نے آپ ﷺ کو نقصان پہنچایا ہو تو اس سے انتقام لیا ہو الاّیہ کہ اللہ کے محارم میں سے کسی محترم شعائر اور حکم کو توڑا گیا ہو تو اللہ عز و جل کے حکم کی خاطر اس سے انتقام لیا کرتے تھے۔ ❷

۱۵۲۲...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ

۱۵۲۲...... حضرت ہشامؒ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت ہی مروی

---

❶ فائدہ...... اللہ تبارک و تعالیٰ نے دینِ اسلام کو آسان بنایا ہے تاکہ اس کے احکامات پر عمل کرنا ہر ایک کے لئے ممکن ہو۔ یہی وجہ ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: الدّین یُسرٌ دین آسانی پر مبنی ہے۔ خود آپ کا عمل بھی احادیثِ بالا میں یہی بتلایا گیا ہے کہ اگر کسی معاملہ میں دو پہلو ہوتے اور ایک پہلو دوسرے کی بہ نسبت آسان ہوتا تو اگر وہ گناہ نہ ہوتا تو آپ آسان پہلو ہی کو اختیار فرماتے' البتہ گناہ ہونے کی صورت میں اس سے دور رہتے۔

ان احادیث میں امت کے لئے سبق یہی ہے کہ آسان پہلو کو اختیار کرے بلاوجہ اپنے آپ کو مشکلات میں ڈالنا پسندیدہ نہیں۔ جیسے بعض لوگ مشکل کام پر عمل کرنے میں زیادہ بہتری سمجھتے ہیں۔ شریعت نے عزیمت کے ساتھ رخصت کو بھی مشروع فرمایا' جہاں عزیمت پر عمل کرنے میں کوئی دشواری یا اندیشہ نقصان ہو تو رخصت پر عمل کرنا چاہئے' بعض حضرات ہر حالت میں عزیمت پر ہی عمل کرنا ضروری سمجھتے ہیں خواہ کتنی ہی تکلیف کیوں نہ اٹھانی پڑے اور کتنا ہی نقصان کیوں نہ برداشت کرنا پڑے' بہ ظاہر نظر تو یہ جذبہ بہت اچھا لگتا ہے لیکن حقیقتاً یہ اللہ تعالیٰ کو پسندیدہ نہیں۔ اور اللہ کے مقابلہ میں جرأت دکھانا ہے۔ مثلاً: کسی شخص کو اگر مرض کے بڑھنے کا اندیشہ ہو تو اس کے لئے تیمم کرنا جائز ہے اور ترک وضو کرنا چاہئے۔ اب ان صورت میں بھی اگر وہ وضو پر ہی اصرار کرے اور تیمم جس کی رخصت شریعت نے دے رکھی ہے پر عمل نہ کرے تو یہ گویا اللہ کے مقابلہ اپنی جرأت کا استعمال ہے جو پسندیدہ اور مستحسن نہیں۔

احادیثِ بالا میں یہی تعلیم در حقیقت سرورِ کون و مکان ﷺ نے دی ہے کہ آسان پہلو کو اختیار کیا جائے تاکہ اس پر عمل کر کے اپنے معمول پر مداومت کر سکے' ورنہ عزیمت اور مشکل پہلو پر عمل کرنے میں اس پر مداومت مشکل ہو جاتی ہے۔

چنانچہ اس معاملہ میں حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے جسے امام مسلمؒ نے اور دیگر اصحاب صحاح نے نقل کیا ہے بطور استشہاد نہیں کیا جا سکتا ہے۔

❷ فائدہ...... گویا اپنی ذات کا ہر نقصان قابل برداشت اور اللہ کے حقوق میں کوتاہی ناقابلِ برداشت' یہی در حقیقت شیوۂ مومن اور اسوۂ محمدی ہے' لیکن ہمارے دور میں اس کے بالکل برعکس ہو رہا ہے۔ اپنی ذات کے لئے تو ہر شخص فوراً بدلہ لینے کے لئے تیار بیٹھا ہے' ایک کی دس کر کے' اور اللہ کا حکم توڑا جائے' دین کے شعائر میں خلل ڈالا جائے یا تعلیمات نبوی ﷺ کا مذاق اڑایا جائے تو ہماری غیرت' غصہ مزاجی سب غائب ہوتی ہے۔ مومن کا شیوہ یہی ہونا چاہئے کہ اللہ کے حکم کو سب سے مقدم رکھتے ہوئے اس میں کمی' کوتاہی کرنے پر مؤاخذہ کرے اور اپنی ذات کو فنا کرتے ہوئے ہر قسم کے بدلہ سے احتراز کرے۔

نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الاسْنَادِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۔

ہے البتہ کچھ کمی بیشی ہے۔

باب-۲۷۹　باب طيب رائحة النبيﷺ ولين مسه والتبرك بمسحه

حضور سرورِ کونینﷺ کی پاکیزہ خوشبو اور بدن کی نرمی کا بیان

۱۵۲۳......حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادِ بْنِ طَلْحَةَ الْقَنَّادُ حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ وَهُوَ ابْنُ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْاُولٰى ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِهِ وَخَرَجْتُ مَعَهُ فَاسْتَقْبَلَهُ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا قَالَ وَاَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدِّي قَالَ فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا اَوْ رِيحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ ۔

۱۵۲۳...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہﷺ کے ساتھ (ایک مرتبہ) ظہر کی نماز پڑھی، پھر آپﷺ اپنے گھر والوں کی طرف چلے گئے تو میں بھی آپﷺ کے ہمراہ چلا گیا (کم سنی کی وجہ سے) آپﷺ کے سامنے بچے آگئے تو آپ ان میں سے ہر ایک کے گال پر ایک ایک کر کے پیار سے ہاتھ پھیرنے لگے، اور میرا نمبر آیا تو میرے چہرہ پر بھی ہاتھ پھیرا، میں نے آپﷺ کے دستِ مبارک میں وہ ٹھنڈک اور خوشبو پائی گویا آپﷺ نے عطار کے ڈبہ میں سے اپنا ہاتھ نکالا ہو۔

۱۵۲٤......وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ اَنَسٌ مَا شَمِمْتُ عَنْبَرًا قَطُّ وَلَا مِسْكًا وَلَا شَيْئًا اَطْيَبَ مِنْ رِيحِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَا مَسِسْتُ شَيْئًا قَطُّ دِيبَاجًا وَلَا حَرِيرًا اَلْيَنَ مَسًّا مِنْ رَسُولِ اللهِﷺ ۔

۱۵۲۴...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی نہ عنبر، نہ مشک اور نہ کوئی دوسری ایسی شئی سونگھی جیسی رسول اللہﷺ کے جسم اطہر کی خوشبو سونگھی اور نہ ہی کبھی کسی دیباج اور نہ ریشم یا کسی دوسری نرم چیز کو چھوا کہ وہ رسول اللہﷺ کے جسمِ اطہر سے زیادہ نرم ہو"۔

۱۵۲٥......وحَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِﷺ اَزْهَرَ اللَّوْنِ كَاَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ وَلَا مَسِسْتُ دِيبَاجَةً وَلَا حَرِيرَةً اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَنْبَرَةً اَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ

۱۵۲۵...... حضرت انس رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ دمکتے ہوئے سفید رنگ والے تھے آپﷺ کا پسینہ مبارک گویا کہ موتیوں کی طرح تھا، جب چلتے تو آگے کو زور ڈال کر جھک کر چلتے، میں نے نہ کسی ایسی دیباج اور نہ ایسے ریشم کو چھوا ہے جو رسول اللہﷺ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو، نہ ہی میں نے کسی ایسی مشک اور عنبر کو سونگھا جس کی خوشبو آنحضرتﷺ کے جسمِ مبارک کی پاکیزہ خوشبو

رَسُول اللّٰہِ ﷺ۔

سے زیادہ عمدہ ہو۔

باب-۲۸۰ باب طيب عرق النبي ﷺ والتبرك به

آنحضرت ﷺ کے پسینۂ مبارک کی خوشبو اور اس سے تبرک حاصل کرنے کا بیان

۱۵۲۶...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ يَعْنِي ابْنَ الْقَاسِمِ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ عِنْدَنَا فَعَرِقَ وَجَاءَتْ اُمِّي بِقَارُورَةٍ فَجَعَلَتْ تَسْلِتُ الْعَرَقَ فِيهَا فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا الَّذِي تَصْنَعِينَ قَالَتْ هٰذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِيبِنَا وَهُوَ مِنْ اَطْيَبِ الطِّيبِ۔

۱۵۲۶...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی ﷺ ہمارے پاس داخل ہوئے اور ہمارے یہاں قیلولہ فرمایا۔ آپ ﷺ کو پسینہ آنے لگا۔ میری والدہ ایک شیشی لائیں اور آپ ﷺ کا پسینہ سینت سینت کر شیشی میں ڈالنے لگیں، اس اثناء میں حضور ﷺ بیدار ہوگئے تو فرمانے لگے کہ اے امّ سلیم! (انس رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام ہے) یہ تم کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے کہا کہ یہ آپ ﷺ کا پسینہ ہے جسے ہم اپنی خوشبو میں ملائیں گے یہ تو تمام خوشبوؤں سے بڑھ کر ہے۔[1]

۱۵۲۷...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ بَيْتَ اُمِّ سُلَيْمٍ فَيَنَامُ عَلٰى فِرَاشِهَا وَلَيْسَتْ فِيهِ قَالَ فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلٰى فِرَاشِهَا فَاُتِيَتْ فَقِيلَ لَهَا هٰذَا النَّبِيُّ ﷺ نَامَ فِي بَيْتِكِ عَلٰى فِرَاشِكِ قَالَ فَجَاءَتْ وَقَدْ عَرِقَ وَاسْتَنْقَعَ عَرَقُهُ عَلٰى قِطْعَةِ اَدِيمٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَفَتَحَتْ عَتِيدَتَهَا فَجَعَلَتْ تُنَشِّفُ ذٰلِكَ الْعَرَقَ فَتَعْصِرُهُ فِي قَوَارِيرِهَا فَفَزِعَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ مَا تَصْنَعِينَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَرْجُو بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا قَالَ اَصَبْتِ۔

۱۵۲۷...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ (کبھی کبھی) امّ سلیم رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے جایا کرتے تھے اور وہاں ان کے بستر پر آرام فرمایا کرتے تھے جب کہ وہ وہاں نہیں ہوتی تھیں۔ ایک روز آپ ﷺ تشریف لائے اور امّ سلیم کے بستر پر سوگئے اسی دوران امّ سلیم رضی اللہ عنہ تشریف لے آئیں تو ان سے کہا گیا کہ یہ نبی ﷺ سوئے ہوئے ہیں آپ کے گھر میں آپ کے بستر پر، یہ سن کر وہ آئیں تو دیکھا کہ آپ ﷺ کا پسینہ بہہ رہا ہے، اور چمڑے کے بچھونے پر آپ کا پسینہ قطرہ قطرہ ہو کر جمع ہوگیا ہے، امّ سلیم رضی اللہ عنہ نے اپنا بکس کھولا اور وہ پسینہ پونچھ پونچھ کر اس کی شیشیوں میں نچوڑنے لگیں، نبی ﷺ گھبرا کر اٹھ بیٹھے اور فرمایا کہ اے امّ سلیم! تم کیا کر رہی ہو؟ وہ کہنے لگیں کہ یا رسول اللہ! ہم اس سے اپنے بچوں کے لئے برکت کی امید رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا۔[2]

---

[1] فائدہ...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کا پسینہ بھی خوشبودار تھا اور پچھلی حدیث میں گذر چکا ہے کہ آپ کا پسینہ موتیوں کی طرح آب دار تھا، آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے وہ خصوصیات عطا فرمائی تھیں جو کسی بشر کو نہیں ملیں، جسمانی اعتبار سے بھی نہایت حسین و جمیل اور بدن کی تمام ظاہری و باطنی کثافتوں، غلاظتوں سے پاک وصاف تھے۔ صلی اللہ علیہ وسلم
حدیث سے صالحین کے آثار سے تبرک حاصل کرنے کا جواز بلکہ استحباب بھی ثابت ہوتا ہے۔ اور صحابہ وصحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین کی آپ ﷺ کی ذات سے انتہائی درجہ کی عقیدت ومحبت کا بھی ثبوت ملتا ہے۔

[2] فائدہ...... حضرت امّ سلیم رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی محرم تھیں اور محرم کے ہاں جانا، اس کے بستر پر سونا درست اور جائز ہے۔

۱۵۲۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَاْتِيهَا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ لَهُ نِطْعًا فَيَقِيلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي الطِّيبِ وَالْقَوَارِيرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا هَذَا قَالَتْ عَرَقُكَ اَدُوفُ بِهِ طِيبِي ـ

۱۵۲۸...... حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ بعض اوقات ان کے یہاں آتے تھے اور وہاں قیلولہ فرماتے تھے، وہ آپ کے لئے چمڑے کا بچھونا بچھادیتیں تو آپ ﷺ اس پر آرام فرماتے، آپ ﷺ کا پسینہ بہت زیادہ بہتا تھا تو وہ آپ ﷺ کا پسینہ جمع کر کے اسے خوشبو میں ملاتیں اور شیشیوں میں بھر لیتیں، نبی ﷺ نے فرمایا کہ اے ام سلیم! یہ کیا؟ انہوں نے کہا کہ: یہ آپ ﷺ کا پسینہ ہے جسے میں اپنی خوشبو میں ملاتی ہوں۔

باب-۲۸۱ باب عرق النبي ﷺ في البرد وحين ياتيه الوحي

سردیوں اور نزول وحی کے وقت نبی کریم ﷺ کے پسینے کا بیان

۱۵۲۹...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ لَيُنْزَلُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ ثُمَّ تَفِيضُ جَبْهَتُهُ عَرَقًا ـ

۱۵۲۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر رسول اللہ ﷺ پر سردیوں کی صبح میں وحی نازل ہوتی تو آپ ﷺ کی پیشانی سے پسینہ بہنے لگتا تھا۔

۱۵۳۰...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ وَابْنُ بِشْرٍ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ كَيْفَ يَاْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ اَحْيَانًا يَاْتِينِي فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهُ عَلَيَّ ثُمَّ يَفْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُهُ وَاَحْيَانًا مَلَكٌ فِي مِثْلِ صُورَةِ الرَّجُلِ فَاَعِي مَا يَقُولُ ـ

۱۵۳۰...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ آپ ﷺ کے اوپر وحی کس طرح نازل ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: "بعض اوقات تو گھنٹی کی مسلسل جھنکار کی مانند آواز کی صورت میں آتی ہے اور یہ طریقہ میرے اوپر بہت سخت ہوتا ہے، پھر وہ آواز موقوف ہو جاتی ہے اور میں (نازل شدہ آیات) یاد کر لیتا ہوں۔ اور بعض اوقات فرشتہ، انسانی صورت میں وحی لے کر آتا ہے تو جو وہ کہتا ہے یاد کر لیتا ہوں"۔

۱۵۳۱...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلَى حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ كُرِبَ

۱۵۳۱...... حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ جب نبی ﷺ پر وحی کا نزول ہوتا تو آپ ﷺ پر اس کا کرب ہوتا اور چہرۂ انور راکھ کی طرح ہو جاتا۔ (وحی کے نزول کا بوجھ برداشت کرنے کی وجہ سے)۔

لِذٰلِكَ وَتَرَبَّدَ وَجْهُهُ ـ

۱۵۳۲...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّار حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبِی عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ نَكَسَ رَاْسَهُ وَنَكَسَ اَصْحَابُهُ رُءُوسَهُمْ فَلَمَّا اُتْلِيَ عَنْهُ رَفَعَ رَاْسَهُ ـ

۱۵۳۲...... حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی سر مبارک جھکالیا کرتے تھے اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی اپنے سروں کو جھکالیتے تھے، پھر جب وحی کے نزول کی کیفیت ختم ہو جاتی تو سر اٹھالیا کرتے تھے۔

باب-۲۸۲ باب صفة شعره ﷺ وصفاته وحلية

نبی کریم ﷺ کے بالوں اور حلیۂ مبارکہ کا بیان

۱۵۳۳...... حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِی مُزَاحِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ مَنْصُورٌ حَدَّثَنَا و قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ يَعْنِيَانِ ابْنَ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ اَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ فَسَدَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ -

۱۵۳۳...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) اپنے بالوں کو سامنے کی طرف پیشانی پر لٹکالیا کرتے تھے، جب کہ مشرکین سروں میں مانگ نکالتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ ان معاملات میں جن میں حق تعالیٰ کی طرف سے واضح حکم نہیں ملتا تھا اہلِ کتاب کی موافقت پسند فرماتے تھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ بھی مانگ نہیں نکالا کرتے تھے بعد ازاں آپ مانگ نکالنے لگے۔

۱۵۳۴...... و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهُ -

۱۵۳۴...... حضرت ابن شہابؒ سے ان اسانید کے ساتھ سابقہ روایت ہی کی مثل روایت مروی ہے۔[1]

باب-۲۸۳ باب فی صفة النبي ﷺ وانه كان احسن الناس وجهًا

نبی کریم ﷺ کے حلیۂ مبارکہ کا بیان اور یہ کہ آپ ﷺ سب انسانوں سے زیادہ خوبصورت تھے

۱۵۳۵...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ

۱۵۳۵...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ

---

[1] فائدہ...... حدیث بالا سے بہ ظاہر بالوں کو دونوں طرح سے بنانا یعنی مانگ نکالنا اور پیشانی پر لٹکانا دونوں طرح سے جائز معلوم ہوتا ہے۔ اور ابتداء آپ ﷺ موافقتِ اہلِ کتاب کو اختیار کیا تالیفِ قلوب اور اہلِ ایمان و اہلِ کتاب میں خدا کے وجود کے ماننے کی قدرِ مشترک کی بناء پر۔
پھر بظاہر اجتہاد کے ذریعہ یا وحی کے ذریعہ اس کو ترک کر کے مانگ نکالنا شروع فرمادیا۔
چونکہ آپ کا آخری عمل مانگ نکالنا تھا لہٰذا وہی زیادہ بہتر قرار پایا۔

بَشَّار قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا مَرْبُوعًا بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيمَ الْجُمَّةِ اِلٰى شَحْمَةِ اُذُنَيْهِ عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا قَطُّ اَحْسَنَ مِنْهُ ﷺ۔

معتدل اور میانہ قامت والے تھے، دونوں مونڈھوں کے مابین فاصلہ زیادہ تھا (گویا چوڑے سینے والے تھے) زلفیں دراز تھیں اور کانوں کی لو تک پہنچی ہوئی تھیں اور جسم مبارک پر سرخ جوڑا تھا (مراد سفید دھاری دار سرخ ہے) میں نے کبھی کسی چیز کو آپ علیہ السلام سے زیادہ حسین نہیں دیکھا۔

١٥٣٦...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ اَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ شَعْرُهُ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ قَالَ اَبُو كُرَيْبٍ لَهُ شَعَرٌ۔

١٥٣٦...... حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دراز بالوں والا سرخ (دھاری دار) جوڑا پہنے کسی شخص کو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ حسین نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ کے بال مونڈھوں پر پڑتے تھے (طویل ہونے کی بناء پر) دونوں شانوں کے درمیان بُعد تھا (سینہ مبارک چوڑا چکلا تھا) نہ بہت زیادہ طویل تھے نہ بہت پستہ قد (درمیان، معتدل قدو قامت تھا)۔

١٥٣٧...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يُوسُفَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَاَحْسَنَهُ خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الذَّاهِبِ وَلَا بِالْقَصِيرِ۔

١٥٣٧...... حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چہرہ کے اعتبار سے سب لوگوں سے زیادہ حسین تھے اور اخلاق کے اعتبار سے سب سے زیادہ عمدہ اخلاق والے تھے، نہ بہت نکلتے ہوئے طویل قد والے تھے نہ پستہ قد تھے۔

باب- ٢٨٤ باب صفة شعر النبي ﷺ

نبی کریم ﷺ کے بال مبارک کا بیان

١٥٣٨...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ شَعَرُ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ كَانَ شَعَرًا رَجِلًا لَيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا السَّبْطِ بَيْنَ اُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ۔

١٥٣٨...... حضرت قتادہؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک کیسے تھے؟ فرمایا کہ آپ ﷺ کے بال مبارک درمیانے تھے نہ بہت گھونگھریالے اور نہ بالکل سیدھے، دونوں کانوں اور مونڈھوں کے درمیان تک (لمبے) تھے۔

١٥٣٩...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ

١٥٣٩...... حضرت انس رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک دونوں مونڈھوں کے قریب تک تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بال

اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَضْرِبُ شَعَرُهُ مَنْكِبَيْهِ۔

مبارک آدھے کانوں تک تھے۔[1]

۱۵۴۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعَرُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ۔

۱۵۴۰...... حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے بال آدھے کانوں تک تھے۔

باب-۲۸۵ باب فی صفة فم النبي ﷺ و عينيه و عقبيه

نبی کریم ﷺ کے منہ مبارک اور آنکھوں اور ایڑیوں کے بیان میں

۱۵٤۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ضَلِيعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوسَ الْعَقِبَيْنِ قَالَ قُلْتُ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيمُ الْفَمِ قَالَ قُلْتُ مَا اَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيلُ شَقِّ الْعَيْنِ قَالَ

۱۵۴۱...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ضلیع الفم (کشادہ دہن والے) اشکل العینین (آنکھوں میں سرخ ڈورے والے) اور منہوس العقبین (ایڑیوں پر کم گوشت والے) تھے۔ شعبہؒ کہتے ہیں کہ میں نے سماکؒ سے پوچھا کہ ضلیع الفم کسے کہتے ہیں؟ فرمایا کہ بڑے منہ اور کشادہ دہن والا (جو مردوں کے لئے باعثِ وجاہت ہے) میں نے کہا کہ اشکل العینین کیا ہے؟ کہا کہ دونوں آنکھوں کے اوپر دراز شگاف (لیکن صحیح معنی وہی ہیں کہ آنکھوں میں

---

[1] فائدہ...... حضور اقدس ﷺ کے بالوں سے متعلق احادیث میں مختلف نوعیتیں بتلائی گئی ہیں، بعض میں کانوں کی لو تک، بعض میں مونڈھوں تک اور بعض میں آدھے کانوں تک، جیسا کہ آخری حدیث میں ہے۔
علماء نے آنحضرت ﷺ کے بالوں کے متعلق فرمایا کہ آپ نے تین طرح بال رکھے ہیں۔ وفرہ، لِمّہ، جُمّہ۔
وفرہ وہ بال جو کانوں تک پہنچ جائیں۔ لِمّہ وہ بال جو کانوں کی لو تک لمبے ہوں اور جُمّہ وہ بال جو زیادہ بڑے ہوں اس سے مراد یہی ہے کہ مونڈھوں کے قریب تک تھے۔
پھر آپ ﷺ کا آخری معمول یہ تھا بالوں میں سیدھی مانگ نکالتے تھے۔

امت کیلئے تعلیم

اس زمانہ میں جب کہ لوگ فیشن کے دلدادہ ہوگئے ہیں اور بال فیشن کی دنیا میں بہت زیادہ اہمیت اختیار کرگئے ہیں تو بالوں سے متعلق عموماً دیندار حضرات بھی بسا اوقات غیر شرعی عمل میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ایک مسلمان کو بالوں کے رکھنے کی کونسی صورت اختیار کرنی چاہئے؟ ظاہر ہے آنحضرت ﷺ کے اپنائے ہوئے تینوں ہی طریقے سنت ہیں، ایک مسلمان کو انہی تین میں سے کوئی صورت اپنانی چاہئے۔
علاوہ ازیں بعض قوموں، طبقوں اور افراد کے بال ان کا شعار بن جاتے ہیں مثلاً: سکھ ایک مخصوص طریقہ سے بال رکھتے ہیں اور سر کے بالوں کا "جوڑا" بناتے ہیں۔ ہندو بالوں کی چوٹی بناتے ہیں اور اوپر کی طرف اسے نکالتے ہیں اسی طرح انگریز بھی ایک مخصوص طرز کے بال رکھتے ہیں، اس طرح کے بال رکھنا جو کسی غیر مسلم قوم سے مشابہت پیدا کردے تو صریحاً ناجائز ہے اور ایک مسلمان کے لئے ہرگز روا نہیں۔ اسی طرح فیشن زدہ طبقات ہر دور میں جیسا فیشن ہو اس کے مطابق بال رکھتے ہیں تو فیشن کی اتباع میں بال رکھنا کہ جیسا فیشن رائج ہو اسی کے مطابق بال رکھے جائیں یہ بھی ناجائز ہے۔ مسلمان کو ان سے اجتناب کرنا چاہیئے اور سنت کے مطابق جس طرح پورے جسم کا حلیہ بنانا ضروری ہے اسی طرح سر کے بالوں کو بھی اسی کے مطابق کرنا ضروری ہے۔

قُلْتُ مَا مَنْهُوسُ الْعَقِبِ قَالَ قَلِيلُ لَحْمِ الْعَقِبِ۔

سرخ ڈورے پڑے ہوئے ہوں) میں نے کہا کہ اور منھوس العقبین کیا ہے؟ کہا کہ ایڑیوں پر گوشت کا کم ہونا۔

باب-۲۸۶　باب کان النبی ﷺ ابیض ملیح الوجه

اس بات کے بیان میں کہ نبی ﷺ کے چہرۂ اقدس کا رنگ مبارک سفید ملامت دار تھا

۱۵٤۲...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِى الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لَهُ اَرَاَيْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ كَانَ اَبْيَضَ مَلِيحَ الْوَجْهِ قال مسلم ابن الحجاج مَاتَ اَبُو الطُّفَيْلِ سَنَةَ مِائَةٍ وَكَانَ آخِرَ مَـــــنْ مَاتَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ۔

۱۵۴۲...... حضرت جریریؒ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا؟ فرمایا کہ ہاں! آپ ﷺ سفید رنگ اور ملیح چہرہ والے تھے۔
امام مسلم بن الحجاجؒ فرماتے ہیں کہ ابوالطفیل ۱۰۰ھ میں فوت ہوئے اور یہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سب سے آخر میں انتقال فرمانے والے تھے۔

۱۵٤۳...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الاَعْلَى بْنُ عَبْدِ الاَعْلَى عَـــــنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِى الطُّفَيْلِ قَـــــالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَمَـــــا عَلَى وَجْهِ الاَرْضِ رَجُلٌ رَآهُ غَيْرِى قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَكَيْفَ رَاَيْتَهُ قَالَ كَانَ اَبْيَضَ مَلِيحًا مُقَصَّدًا۔

۱۵۴۳...... ابوالطفیل رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی اور اب زمین پر میرے علاوہ کوئی نہیں رہا جس نے آپ ﷺ کی زیارت کی ہو۔ جریریؒ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ آپ نے حضور علیہ السلام کو کب دیکھا؟ فرمایا کہ آپ ﷺ سفید رنگت والے تھے، ملاحت والے اور میانہ قامت کے مالک تھے۔

باب-۲۸۷　باب شیبه ﷺ

آپ ﷺ کے بڑھاپے کا بیان

۱۵٤٤...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَعَمْرُو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ اِدْرِيسَ قَالَ عَمْرُو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ الاَوْدِيُّ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ هَلْ خَضَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَاى مِنَ الشَّيْبِ اِلا قَالَ ابْنُ اِدْرِيسَ كَاَنَّهُ يُقَلِّلُهُ وَقَدْ خَضَبَ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ۔

۱۵۴۴...... محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے خضاب لگایا؟ انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ کا تو اتنا زیادہ بڑھاپا ہی نہیں دیکھا گیا (کہ خضاب کی ضرورت پیش آتی) البتہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے مہندی اور کتم سے خضاب لگایا ہے۔

۱۵٤٥...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الـــــرَّيَّانِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَـــــنْ عَاصِمٍ الاَحْوَلِ

۱۵۴۵...... علامہ ابن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ خضاب لگاتے تھے؟ انس

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَضَبَ فَقَالَ لَمْ يَبْلُغِ الْخِضَابَ كَانَ فِي لِحْيَتِهِ شَعَرَاتٌ بِيضٌ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَخْضِبُ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ۔

رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں مہندی اور کتم کا خضاب لگاتے تھے۔[1]

۱۵۴۶...... وحَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخَضَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَرَ مِنَ الشَّيْبِ إِلَّا قَلِيلًا۔

۱۵۴۶...... محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ (مشہور تابعی اور خوابوں کی تعبیر کے امام ہیں) فرماتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے خضاب لگایا تھا؟ انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ کے اوپر بڑھاپے کے آثار ہی نہیں دیکھے گئے مگر تھوڑے سے (یعنی سفید بال جو بڑھاپے کی علامت ہوتے ہیں آپ کے بہت تھوڑے تھے جن کی وجہ سے خضاب کی نوبت ہی نہیں آئی)۔

۱۵۴۷...... حَدَّثَنِي أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ خِضَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ. لَوْ شِئْتُ أَنْ أَعُدَّ شَمَطَاتٍ

۱۵۴۷...... ثابتؒ کہتے ہیں کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کے خضاب کے متعلق دریافت کیا گیا تو فرمانے لگے کہ اگر میں چاہتا تو آپ ﷺ کے سر کے سفید بال گن لیتا (یعنی بہت تھوڑے سفید بال تھے

---

[1] فائدہ...... **خضاب کا شرعی حکم**...... خضاب لگانا شریعت میں کیا حکم رکھتا ہے؟ یہ ایک دائمی سوال ہے جو کیا جاتا ہے۔ سفید بالوں کی سفیدی ختم کر کے سیاہ یا سرخ کرنا ہر دور میں انسان کا معمول رہا ہے۔

سیاہ خضاب لگانا شریعتِ اسلامیہ میں حرام ہے البتہ مجاہد کے لئے دورانِ جہاد جائز ہے تاکہ دشمن پر اس کی جوانی کا رعب پڑ سکے اور وہ سفید بالوں کی وجہ سے مسلمان مقابل کو بوڑھا اور کمزور نہ سمجھے۔ علاوہ ازیں عام حالات میں سیاہ خضاب بالکل ناجائز ہے' احادیث میں نبی ﷺ نے خضاب لگانے والوں پر وعیدیں بیان کی ہیں۔

البتہ مہندی لگانا یا کتم جو ایک بوٹی ہے اور زرد رنگ کی ہوتی ہے جس کے لگانے سے بال زردی مائل ہو جاتے ہیں اور عرب میں اس کا رواج تھا جائز ہے بلکہ اگر کسی کے بال بہت زیادہ سفید ہو گئے ہوں کہ سیاہی بالکل بھی نظر نہ آتی ہو تو ایسے شخص کے لئے بالوں میں مہندی لگانا پسندیدہ ہے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے والد ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کو فتح مکہ کے موقع پر لایا گیا تو ان کے جسم کے تمام بال حتی کہ بھنویں اور پلکیں تک سفید ہو گئی تھیں، نبی ﷺ نے فرمایا کہ ان کو مہندی لگا کر تبدیل کر دو۔

موجودہ دور میں بالوں کو رنگنا ایک مستقل کام بن گیا ہے اور بالوں کو مختلف رنگ میں رنگنے کیلئے طرح طرح کے ہیئر کلر استعمال ہوتے ہیں۔

ان کا حکم یہ ہے کہ اگر ہیئر کلر ایسے ہیں جو بالوں پر تہہ جماتے ہیں گویا پینٹ کرتے ہیں بالوں کو تو ایسے ہر ہیئر کلر کا استعمال ناجائز ہے خواہ کسی بھی رنگ کا کیوں نہ ہو۔ کیونکہ بالوں پر تہہ جمنے کی وجہ سے وضو نہیں ہوتا نہ ہی غسل صحیح ہوتا ہے۔ لہٰذا اس میں رنگ کی تخصیص کے بغیر سب طرح کا ہیئر کلر ناجائز ہے۔

البتہ وہ ہیئر کلر جو بالوں پر تہہ نہ جماتے ہوں بلکہ ان کو رنگتے ہوں مہندی کی طرح، ان میں سیاہ ہیئر کلر تو ناجائز ہے البتہ دیگر کوئی بھی رنگ استعمال کیا جا سکتا ہے جب تک کہ اس میں کوئی دوسرا حرام جز مثلاً: الکوحل یا کوئی اور کیمیکل شامل نہ ہو۔ واللہ اعلم

كُنَّ فِي رَأْسِهِ فَعَلْتُ وَقَالَ لَمْ يَخْتَضِبْ وَقَدِ اخْتَضَبَ أَبُو بَكْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْتًا۔

جنہیں شمار کیا جا سکتا تھا) اور فرمایا کہ آپ ﷺ نے خضاب نہیں لگایا البتہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مہندی اور کتم سے خضاب لگایا جب کہ عمر رضی اللہ عنہ نے خالص مہندی سے خضاب لگایا (بغیر کسی دوسرے رنگ کی ملاوٹ کے)۔

۱۵۴۸...... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ يُكْرَهُ أَنْ يَنْتِفَ الرَّجُلُ الشَّعْرَةَ الْبَيْضَاءَ مِنْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ قَالَ وَلَمْ يَخْتَضِبْ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِي عَنْفَقَتِهِ وَفِي الصُّدْغَيْنِ وَفِي الرَّأْسِ نَبْذٌ۔

۱۵۴۸...... انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آدمی کے لئے اپنے سر اور ڈاڑھی کے سفید بال اکھیڑنا مکروہ ہے، اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے خضاب نہیں لگایا، آپ ﷺ کی چھوٹی ڈاڑھی (ڈاڑھی بچہ جو ہونٹ کے بالکل نیچے ہوتی ہے) میں کچھ سفیدی تھی اور کچھ کنپٹیوں پر اور کچھ سر میں۔

۱۵۴۹...... وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بِهٰذَا الإِسْنَادِ۔

۱۵۴۹...... حضرت مثنیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے۔

۱۵۵۰...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي دَاوُدَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ سَمِعَ أَبَا إِيَاسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَا شَانَهُ اللهُ بِبَيْضَاءَ۔

۱۵۵۰...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے نبی ﷺ کے بڑھاپے کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا کہ اللہ نے آپ ﷺ کو سفید بالوں کا عیب نہیں دیا۔[1]

۱۵۵۱...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحٰقَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ هٰذِهِ مِنْهُ بَيْضَاءَ وَوَضَعَ زُهَيْرٌ بَعْضَ أَصَابِعِهِ عَلَى عَنْفَقَتِهِ قِيلَ لَهُ مِثْلُ مَنْ أَنْتَ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ أَبْرِي النَّبْلَ وَأُرِيشُهَا۔

۱۵۵۱...... ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ بس اتنی سی سفیدی ان میں تھی۔ زہیر رضی اللہ عنہ (جو ایک راوی ہیں) نے اپنی چند انگلیاں اپنی کنپٹیوں پر رکھ کر اشارہ سے بتلایا کہ (اتنی تھی)۔ ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ اس دن کس کی طرح تھے؟ کہا کہ میں تیر میں پر اور نوک لگاتا تھا۔ (یعنی بہت کم عمر تھا جس کی وجہ سے تیر کے کاموں میں لگایا جاتا تھا کسی بڑے کام میں نہیں لگایا جاتا تھا)۔

۱۵۵۲...... حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى حَدَّثَنَا

۱۵۵۲...... ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو

---

[1] فائدہ...... سفید بالوں کا ہونا تو عیب نہیں لیکن انسان کی رجولیت اور جوانی میں کاملیت اسی کو سمجھا جاتا ہے کہ اس کے بال سفید نہ ہوں سیاہ رہیں۔ اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کو چونکہ ہر ہر پہلو سے کامل بنانا تھا اس لئے جسمانی حُسن و جمال بھی کامل عطا فرمایا تھا اور غیر معمولی سفید بالوں کی کثرت سے آپ کو محفوظ رکھا۔

مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِى خَالِدٍ عَنْ اَبِى جُحَيْفَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَبْيَضَ قَدْ شَابَ كَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ -

دیکھا کہ آپ ﷺ کے بال سفید ہو گئے ہیں اور آپ ﷺ پر بڑھاپا آ گیا ہے۔ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے بہت مشابہ تھے۔

۱۵۵۳...... و حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيلَ عَنْ اَبِى جُحَيْفَةَ بِهٰذَا وَلَمْ يَقُولُوا اَبْيَضَ قَدْ شَابَ -

۱۵۵۳...... اس سند کے ساتھ حضرت ابو جحیفہؓ سے سابقہ روایت نقل کی گئی ہے البتہ اس روایت میں آپ ﷺ کے سفید بالوں اور بڑھاپے کا ذکر نہیں۔

۱۵۵٤...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ سَمُرَةَ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ كَانَ اِذَا دَهَنَ رَاْسَهُ لَمْ يُرَ مِنْهُ شَيْءٌ وَاِذَا لَمْ يَدْهُنْ رُئِيَ مِنْهُ -

۱۵۵۴...... حضرت سماکؒ (مشہور تابعی) فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ان سے نبی ﷺ کے بڑھاپے سے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ "آپ ﷺ جب اپنے سر مبارک میں تیل لگاتے تو سفید بال کچھ نظر نہ آیا کرتے تھے اور جب تیل نہ لگاتے تو کچھ سفید بال دکھائی دیتے تھے۔[1]

باب ــ ۲۸۸ باب اثبات خاتم النبوة وصفته و محله من جسده ﷺ

مُہرِ نبوت کا بیان

۱۵۵۵...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَــــنْ سِمَاكٍ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُـــولُ اللهِ ﷺ قَدْ شَمِطَ مُقَدَّمُ رَاْسِهِ وَلِحْيَتِهِ وَكَانَ اِذَا ادَّهَنَ لَمْ يَتَبَيَّنْ وَاِذَا شَعِثَ رَاْسُهُ تَبَيَّنَ وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ اللِّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ وَجْهُهُ مِثْلُ السَّيْفِ

۱۵۵۵...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک اور ڈاڑھی مبارک کے اگلے چند بال سفید ہو گئے تھے، البتہ جب آپ ﷺ تیل لگایا کرتے تھے تو سفید بال زیادہ واضح نہ رہتے تھے اور جب بال پراگندہ منتشر ہوتے تو واضح ہو جاتے تھے۔ آپ کی ڈاڑھی کے بال زیادہ تھے (گنجان ڈاڑھی تھی) ایک آدمی کہنے لگا کہ آپ ﷺ کا چہرہ تلوار کی طرح لمبا تھا؟ جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں

---

[1] فائدہ...... ان سب احادیث سے یہی بات واضح ہے کہ نبی ﷺ پر بڑھاپے کے اثرات بہت زیادہ نمایاں نہیں ہوئے تھے نہ بالوں کے اعتبار سے نہ ہی جسمانی صحت اور قویٰ کے لحاظ سے۔ اور بعض روایات میں جو خود آپ ﷺ سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "مجھے سورۂ ہود وغیرہ نے بوڑھا کر دیا" تو اس سے مراد ان سورتوں میں بیان کردہ احوالِ آخرت کی سختی اور شدت سے نڈھال ہو جانا نہ کہ حقیقتاً بوڑھا ہو جانا۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ "فلاں حادثہ کی وجہ سے میری کمر ٹوٹ گئی" تو حقیقتاً کمر ٹوٹنا مراد نہیں ہوتا بلکہ واقعہ کی شدت بیان کرنا مقصود ہوتا ہے اور یہ ہوتا بھی ہے کہ کسی واقعہ کی وجہ سے انسان پر بڑھاپے کے اثرات ظاہر ہونے لگتے ہیں حالانکہ حقیقتاً وہ بوڑھا نہیں ہوتا۔

بہرکیف! نبی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بڑھاپے کے تکلیف دہ اثرات ونتائج سے محفوظ رکھا اور یہ خود نبی ﷺ کی دعا بھی تھی کہ آپ ﷺ "ارذل العمر" بہت زیادہ طویل عمر سے جس میں آدمی اپنی ضروریات کے لئے دوسروں کے سہارے کا محتاج ہو جائے پناہ مانگی تھی۔

قَالَ لا بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيرًا وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ ۔

بلکہ سورج اور چاند کی طرح گول تھا، اور میں نے مہر نبوت دیکھی آپ ﷺ کے کندھے پر کبوتری کے انڈہ کی مانند اور وہ آپ ﷺ کے جسم کے رنگ سے ملتی جلتی تھی۔

۱۵۵۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ خَاتَمًا فِي ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَأَنَّهُ بَيْضَةُ حَمَامٍ ۔

۱۵۵۶...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی پشت پر مہر نبوت دیکھی جیسے کبوتر کا انڈہ ہو۔

۱۵۵۷...... وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى اَخْبَرَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الاسْنَادِ مِثْلَهُ ۔

۱۵۵۷...... حضرت سماکؒ اس سند کے ساتھ سابقہ حدیث (رسول اللہ ﷺ کی پشت پر مہر نبوت کبوتری کے انڈہ کی طرح تھی) ہی کی طرح نقل کی گئی ہے۔[1]

۱۵۵۸...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَاْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّاَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ اِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ

۱۵۵۸...... حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری خالہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر گئیں اور کہنے لگیں کہ یا رسول اللہ! میرا بھانجا بیمار ہے، آپ ﷺ نے (بطورِ شفقت) میرے سر میں ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا فرمائی۔

پھر آپ ﷺ نے وضو فرمایا، میں نے آپ ﷺ کے بچے ہوئے پانی کو بچالیا، پھر میں آپ کی پشت کے پیچھے کھڑا ہوا تو میں نے آپ ﷺ کے مونڈھوں کے درمیان مُہر نبوت دیکھی، مسہری کے پردہ کی گھنڈی جتنی۔

---

[1] فائدہ...... حضور اقدس ﷺ کو حق تعالیٰ کی جانب سے نبوت کی تائید و تصدیق کے لئے جو بے شمار معجزات عطا ہوئے تھے ان میں سے ایک اہم ترین معجزہ "مہر نبوت" بھی ہے۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے فتح الباری میں بواسطہ یعقوب بن حسن، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے نقل کیا ہے کہ مُہر نبوت حضور اقدس ﷺ کے جسم اطہر پر ولادت کے وقت سے ہی تھی اور حضور علیہ السلام کی وفات میں جب بعض صحابہ کو شک ہوا تھا تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے مُہر نبوت کے نہ ہونے سے ہی استدلال کیا تھا کہ آپ ﷺ کو وصال ہو گیا ہے کیونکہ وصال کے بعد مہر نبوت غائب ہو گئی تھی۔

یہ مُہر نبوت مسہری کے پردہ کی گھنڈی جیسی یا کبوتر کے انڈہ جتنی تھی اور آپ ﷺ کی پشت مبارک پر شانہ کے قریب تھی۔ علامہ قرطبیؒ نے کہا کہ یہ مختلف حالات و اوقات میں مقدار کے اعتبار سے چھوٹی بڑی ہو جاتی تھی اور رنگ بھی تبدیل کر لیتی تھی۔

اس میں اختلاف یہ ہے کہ اس مہر پر کچھ لکھا ہوا تھا یا نہیں؟ ابن حبانؒ وغیرہ نے اس کی تصحیح کی ہے اور فرمایا کہ اس پر "محمد الرسول اللہ" لکھا ہوا تھا اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پر "سر فانت المنصور" کے الفاظ لکھے تھے، جس کا ترجمہ ہے کہ "جہاں تم جاؤ گے تمہاری مدد ہو گی"۔

بعض اکابر کی رائے یہ ہے کہ اس پر لکھے ہونے کی روایات درجۂ ثبوت کو نہیں پہنچیں۔

كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ۔

۱۵۵۹......حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ كِلاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ الاَحْوَلِ ح و حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَاَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَلَحْمًا اَوْ قَالَ ثَرِيدًا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ اَسْتَغْفَرَ لَكَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ نَعَمْ وَلَكَ ثُمَّ تَلا هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ﴾ قَالَ ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَهُ فَنَظَرْتُ اِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ عِنْدَ نَاغِضِ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى جُمْعًا عَلَيْهِ خِيلانٌ كَاَمْثَالِ الثَّآلِيلِ۔

۱۵۵۹...... حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کی زیارت کی اور آپ ﷺ کے ہمراہ روٹی اور گوشت یا ثرید کھایا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے تمہارے لئے مغفرت کی دعا فرمائی؟ فرمایا کہ ہاں، اور تمہارے لئے بھی۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ''اور آپ ﷺ استغفار کیجئے اپنے گناہوں پر اور مؤمنین و مؤمنات کے لئے بھی'' (بخشش کی دعا مانگیں)۔
عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں گھوم کر آپ ﷺ کے پیچھے گیا تو آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی، بائیں شانہ کی ہڈی کے پاس چٹکی کی طرح اس پر تل تھے مسّوں کی مانند۔[1]

---

[1] فائدہ...... قرآن کریم کی جس آیت کا حدیث میں ذکر کیا گیا ہے یہ سورۂ محمد کی آیت ہے اور اس میں نبی ﷺ کو خطاب کر کے حکم فرمایا گیا کہ اپنے گناہوں کیلئے استغفار کیجئے، نبی ﷺ تو معصیت سے محفوظ اور معصوم تھے، پھر یہاں پر گناہ سے کیا مراد ہے؟ علماء نے لکھا ہے کہ ہر ایک کا ذنب (گناہ) اس کے درجہ کے موافق ہوا کرتا ہے کسی کام کا بہت اچھا پہلو چھوڑ کر کم اچھا پہلو اختیار کرنا گو جواز کی حدود میں داخل ہو لیکن مقربین کے حق میں گناہ ہی سمجھا جاتا ہے ''حسنات الابرار سیئات المقربین'' کہ نیکوں کی نیکیاں، مقربین کے حق میں گناہ ہوتے ہیں، کا یہی مطلب ہے۔
پھر اس میں عام مومن مردوں اور مومن عورتوں کے لئے بھی استغفار کا حکم ہے کہ آپ ﷺ ان کے واسطے بھی استغفار کیجئے۔ اس لئے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے جب کہا گیا کہ کیا نبی ﷺ نے تمہارے لئے مغفرت کی دعا کی؟ تو انہوں نے اسی آیت کی بناء پر فرمایا کہ نہ صرف میرے لئے بلکہ تمہارے لئے بھی دعا فرمائی ہے۔

مہر نبوت کی حقیقت

مذکورہ حدیث سے یہ بات سامنے آئی کہ مہر نبوت دونوں شانوں کے درمیان بائیں شانہ کی ہڈی کے پاس گوشت کا ایک ٹکڑے کی شکل میں تھی اور اس پر مسّوں کی طرح تل تھے۔
ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ مہر نبوت چند بالوں کا مجموعہ تھی، جیسا کہ عمرو رضی اللہ عنہ بن اخطب کی حدیث میں ہے جسے ترمذی نے نقل کیا ہے، بعض میں یہ آیا ہے کہ مہر نبوت گوشت کا ایک ابھرا ہوا ٹکڑا تھی۔ لیکن ان روایات میں باہم تعارض نہیں، اس کے اردگرد چونکہ بال بھی تھے لہٰذا کسی نے یہی روایت کر دیا کہ بالوں کا مجموعہ تھی اور کسی نے پوری تفصیل بیان کر دی کہ کسی جگہ پر تھی اور کتنی بڑی تھی۔ بہرحال معلوم یہ ہوا کہ مہر نبوت گوشت کا ایک ابھرا ہوا ٹکڑا تھی۔

باب-۲۸۹ بَاب قدر عمره ﷺ واقامته بمكة والمدينة

نبی کریم ﷺ کی عمر مبارک کے بیان میں اور اقامت مکہ ومدینہ کے بارے میں

۱۵۶۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْآدَمِ وَلَا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ -

۱۵۶۰...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بہت زیادہ دراز قامت تھے نہ بہت چھوٹے قامت والے تھے، بہت زیادہ سفید تھے نہ گندمی رنگت والے تھے، نہ سخت گھنگھریالے بالوں والے تھے نہ بالکل سیدھے بالوں والے (گویا ہر صفت میں معتدل تھے جو آپ کا وصف خاص ہے) اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو چالیس برس کی عمر میں مبعوث فرمایا (نبوت عطا فرمائی) پھر آپ ﷺ نے (نبوت ملنے کے بعد) مکہ مکرمہ میں دس برس قیام فرمایا، اور دس برس مدینہ منورہ میں قیام فرمایا۔ اللہ نے آپ کو ساٹھ برس کی عمر کو پہنچنے کے بعد وفات دی جب کہ آپ ﷺ کے سر اور ڈاڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے (امام نوویؒ نے فرمایا کہ صحیح قول یہ ہے کہ عمر مبارک تریسٹھ (۶۳) برس کی تھی اور مکہ مکرمہ میں نبوت کے بعد تیرہ برس تک قیام فرمایا۔ ان کے علاوہ جتنے اقوال ہیں وہ صحیح نہیں)۔

۱۵۶۱...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ كِلَاهُمَا عَنْ رَبِيعَةَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِهِمَا كَانَ أَزْهَرَ -

۱۵۶۱...... حضرت انس بن مالکؓ سے حضرت مالک بن انسؒ کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے لیکن ان دونوں روایتوں میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ آپ ﷺ کا رنگ چمکتا ہوا سفید تھا۔

باب-۲۹۰ بَاب كم سن النبي ﷺ يوم قبض

نبی کریم ﷺ کی وفات کے دن عمر مبارک کے بیان میں

۱۵۶۲...... حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الرَّازِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ زَائِدَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

۱۵۶۲...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کا انتقال ہوا تو آپ تریسٹھ برس کے تھے، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا انتقال بھی تریسٹھ برس کی عمر میں ہوا اور عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال بھی تریسٹھ برس ہی کی عمر میں ہوا۔

وَاَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ وَعُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ ۔

١٥٦٣ــــ وحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً و قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ بِمِثْلِ ذَلِكَ۔

۱۵۶۳...... حضرت سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا انتقال تریسٹھ سال کی عمر میں ہوا۔
حضرت ابن شہابؒ کہتے ہیں کہ مجھے سعید بن المسیبؒ نے بھی ایسا ہی بتلایا ہے۔

١٥٦٤ــــ وحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَبَّادُ بْنُ مُوسَى قَالا حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِالاِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَ حَدِيثِ عُقَيْلٍ ۔

۱۵۶۴ ...... حضرت ابن شہابؒ سے ان دونوں اسناد کے ساتھ حضرت عقیل کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

باب-۲۹۱ باب كم اقام النبي ﷺ بمكة والمدينة

نبی کریم ﷺ کا مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں قیام کی ضرورت کے بیان میں

١٥٦٥ــــ حَدَّثَنَا اَبُو مَعْمَرٍ اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ كَمْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قَالَ قُلْتُ فَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ ثَلاثَ عَشْرَةَ ۔

۱۵۶۵...... حضرت عمروؒ سے روایت ہے کہ میں نے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ نبی ﷺ مکہ مکرمہ میں کتنا عرصہ رہے؟ (نبوت کے بعد) فرمایا کہ دس سال۔ میں نے کہا کہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ تو کہتے ہیں کہ تیرہ سال۔ (اور یہی صحیح ہے)

١٥٦٦ــــ وحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ كَمْ لَبِثَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قُلْتُ فَاِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ بِضْعَ عَشْرَةَ قَالَ فَغَفَّرَهُ وَقَالَ اِنَّمَا اَخَذَهُ مِنْ قَوْلِ الشَّاعِرِ ۔

۱۵۶۶...... حضرت عمروؒ کہتے ہیں کہ میں نے عروہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی ﷺ مکہ میں کتنا عرصہ رہے؟ کہنے لگے کہ دس برس۔ میں نے کہا کہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ تو کہتے ہیں کہ دس سال سے زائد رہے۔ عروہ رضی اللہ عنہ نے اس پر ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کیلئے مغفرت کی دعا کی اور فرمایا کہ انہیں شاعر کے قول سے مغالطہ ہوا۔[1]

---

[1] فائدہ...... عربوں میں دستور تھا کہ جب کسی کی خطا یا غلطی سامنے آتی تو اس کیلئے مغفرت کی دعا کرتے تھے۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے بھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی بات کو خطا سمجھا اور مغفرت کی دعا کی۔ اگرچہ علماء اور اصحاب سیر و مغازی صحیح اسی تیرہ سال والی بات کو صحیح قرار دیتے ہیں۔
جس شاعر کے قول کا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے تذکرہ کیا وہ ابو قیس بن حرمہ بن انس ہے۔ اس کا شعر یہ ہے کہ "رسول اللہ ﷺ قریش (مکہ) کے درمیان دس سے کئی حج زیادہ رہے" تو بقولِ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو شاعر کے اس قول سے مغالطہ پیش آیا کہ دس سے زیادہ برس قریش کے درمیان رہے، جب کہ شاعر کی کوئی بات یقینی نہیں ہوا کرتی۔

۱۵۶۷ ...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَوْحِ بْنِ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلاثَ عَشْرَةَ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ ۔

۱۵۶۷ ...... حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں تیرہ برس رہے اور آپ کی وفات تریسٹھ سال کی عمر میں ہوئی۔

۱۵۶۸ ...... وحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَبِي جَمْرَةَ الضُّبَعِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَكَّةَ ثَلاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى اِلَيْهِ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً ۔

۱۵۶۸ ...... حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں تیرہ برس قیام فرمایا اور آپ پر وحی آتی رہی، اور مدینہ منورہ میں دس برس رہے، اور وفات کے وقت آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔

۱۵۶۹ ...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا سَلَّامٌ اَبُو الاَحْوَصِ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ فَذَكَرُوا سِنِي رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ كَانَ اَبُو بَكْرٍ اَكْبَرَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ عَبْدُ اللهِ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ وَمَاتَ اَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يُقَالُ لَهُ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَذَكَرُوا سِنِي رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً وَمَاتَ اَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ ۔

۱۵۶۹ ...... حضرت ابو اسحاقؒ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ عبداللہ بن عقبہ کے ساتھ بیٹھا تھا کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی عمر کا تذکرہ چھیڑ دیا، بعض لوگوں نے کہا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے بڑے تھے (عمر میں) عبداللہ کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو عمرِ مبارک تریسٹھ برس تھی، ابو بکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو وہ بھی تریسٹھ برس کے تھے (گویا یہ کہنا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے بڑی عمر کے تھے غلط ہے)۔

ایک شخص جس کا نام عامر بن سعد تھا کہنے لگا کہ ہم سے جریر نے بیان کیا ہے کہ "ہم ایک بار حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے تھے تو لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک کا تذکرہ کر دیا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ تریسٹھ برس کے تھے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو وہ بھی تریسٹھ سال کے تھے اور عمر رضی اللہ عنہ کو قتل کیا گیا تو ان کی عمر بھی تریسٹھ سال ہی تھی۔

۱۵۷۰ ...... وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ جَرِيرٍ اَنَّهُ سَمِعَ

۱۵۷۰ ...... جریرؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے جب کہ وہ خطبہ دے رہے تھے سنا انہوں نے فرمایا کہ: "رسول اللہ ﷺ کا انتقال تریسٹھ سال کی عمر میں ہوا اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کا بھی، اور اب میں بھی تریسٹھ برس کا ہی ہوں (یعنی مجھے بھی یہ توقع ہے کہ میری عمر بھی

مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ فَقَالَ مَاتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَاَنَا ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ -

تریسٹھ سال ہی ہو تاکہ رسول اللہ ﷺ اور حضرات شیخین سے موافقت حاصل ہو جائے، لیکن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ موافقت حاصل نہ ہو سکی کیونکہ ان کا انتقال ۶۰ھ میں اسی برس کی عمر میں ہوا)۔

۱۵۷۱...... وحَدَّثَنِي ابْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمْ اَتَى لِرَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ فَقَالَ مَا كُنْتُ اَحْسِبُ مِثْلَكَ مِنْ قَوْمِهِ يَخْفَى عَلَيْهِ ذَاكَ قَالَ قُلْتُ اِنِّي قَدْ سَأَلْتُ النَّاسَ فَاخْتَلَفُوا عَلَيَّ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَعْلَمَ قَوْلَكَ فِيهِ قَالَ اَتَحْسُبُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمْسِكْ اَرْبَعِينَ بُعِثَ لَهَا خَمْسَ عَشْرَةَ بِمَكَّةَ يَأْمَنُ وَيَخَافُ وَعَشْرَ مِنْ مُهَاجَرِهِ اِلَى الْمَدِينَةِ -

۱۵۷۱...... حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولیٰ بنی ہاشم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ جس روز رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا آپ ﷺ کی عمر کے کتنے سال آچکے تھے؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: تجھ جیسے کہ متعلق میں خیال نہیں کر سکتا تھا کہ آپ ﷺ کی قوم میں سے ہونے کے باوجود تجھ سے یہ بات مخفی ہو۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے لوگوں سے یہ بات پوچھی تھی تو ان میں اختلاف ہو گیا (اس معاملہ سے متعلق) لہٰذا مجھے خواہش ہوئی کہ اس بارے میں آپ کی بات جانوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم حساب جانتے ہو؟ میں نے عرض جی ہاں! فرمایا کہ چالیس یاد رکھو کہ جب آپ ﷺ کی بعثت ہوئی۔ پھر پندرہ مکہ کے سال ہیں جو امن اور خوف دونوں کے ساتھ گزارے، اور دس ہجرت مدینہ کے بعد کے سال ہیں (گویا سب ملا کر ۶۵ سال ہوئے جو دیگر روایات کے خلاف ہے، پہلے گذر چکا ہے کہ صحیح قول تریسٹھ ہی کا ہے)۔

۱۵۷۲...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ -

۱۵۷۲...... حضرت یونس سے ان اسانید کے ساتھ حضرت یزید بن زریع کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

۱۵۷۳...... وحَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ -

۱۵۷۳...... حضرت ابن عباسؓ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات پینسٹھ (۶۵) سال کی عمر میں ہوئی۔

۱۵۷٤...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ -

۱۵۷۴...... حضرت خالدؓ سے ان اسانید کے ساتھ بھی (سابقہ حدیث) نقل کی گئی ہے۔

۱۵۷۵...... وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ اَبِي عَمَّارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقَامَ رَسُولُ

۱۵۷۵...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں پندرہ برس قیام فرمایا اس حال میں کہ آپ سات برس تک تو (فرشتوں کی آمد کی غیب سے) آوازیں سنتے تھے اور

اللهِ ﷺ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِينَ وَلا يَرى شَيْئًا وَثَمَانَ سِنِينَ يُوحى اِلَيْهِ وَاَقَامَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرًا -

(فرشتوں کا) نور اور روشنی دیکھتے تھے لیکن کوئی صورت نہ دیکھتے تھے، پھر آٹھ برس اس حال میں گزارے کہ آپ پر وحی آیا کرتی تھی اور مدینہ میں دس برس قیام فرمایا۔[1]

باب-۲۹۲

باب فی اسمائه ﷺ

نبی ﷺ کے اسماءِ گرامی

۱۵۷۶...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِى عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَان حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِى يُمْحَى بِيَ الْكُفْرُ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِى يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى عَقِبِى وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِى لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ -

۱۵۷۶...... حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میں محمد ہوں، میں احمد ہوں اور میں ماحی (کفر و شرک کو مٹانے والا) ہوں جس کے ذریعہ سے کفر کو مٹایا جاتا ہے اور میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں جس کے قدم پر یعنی نبوت پر لوگوں کو جمع کیا جائے گا اور میں عاقب (سب سے پیچھے آنے والا) ہوں کہ جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے“۔

۱۵۷۷...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ لِى اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِي الَّذِى يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِى يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمَيَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِى لَيْسَ بَعْدَهُ اَحَدٌ وَقَدْ سَمَّاهُ اللهُ رَءُوفًا رَحِيمًا -

۱۵۷۷...... حضرت جُبیر بن معطم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
”میرے (مختلف) نام ہیں، میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں (مٹانے والا) وہ کہ میرے ذریعہ اللہ کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں کہ جس کے قدموں پر (میرے دین پر) لوگوں کو جمع کیا جائے گا اور میں عاقب ہوں کہ جس کے بعد کوئی (نبی) نہیں، اور اللہ نے آپ ﷺ کا نام رؤف اور رحیم رکھا ہے“۔

---

[1] فائدہ- جن سات برسوں کا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ذکر فرمایا کہ فرشتوں کی آوازیں سنتے تھے لیکن صورت کوئی نظر نہ آتی تھی یہ زمانہ مکہ مکرمہ کے دور کا ہے۔ نبوت کے ابتدائی برسوں میں نبی ﷺ کو ملائکہ کی اور جمادات و نباتات کی آوازیں آتی تھیں اور آپ ﷺ کو جمادات' پتھر اور فرشتے سلام کیا کرتے تھے' حدیث میں نور سے مراد ملائکہ کا نور ہے (**المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم / القرطبي**)

چنانچہ ترمذیؒ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا' ہم مکہ کے اطراف میں نکل گئے' راہ میں جو بھی پہاڑ یا درخت آتا وہ آپ ﷺ کو سلام کرتے ہوئے کہتا کہ:

”**السلام عليك يا رسول الله**“ (قال الترمذی هذا حديث حسنٌ غريب)

۱۵۷۸...... وحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُوالْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الاسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ وَمَعْمَرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَفِي حَدِيثِ عُقَيْلٍ قَالَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ وَمَا الْعَاقِبُ قَالَ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَعُقَيْلٍ الْكَفَرَةَ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ الْكُفْرَ ۔

۱۵۷۸...... حضرت زہریؒ سے ان سندوں کے ساتھ (سابقہ) روایت نقل کی گئی ہے۔ اور حضرت شعبہ اور معمر کی روایت کردہ حدیث میں سمعت رسول اللہ ﷺ کے الفاظ ہیں اور حضرت عقیل کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ میں نے حضرت زہری سے دریافت کیا کہ عاقب کے کیا معنی ہیں؟ انہوں نے فرمایا: جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو اور حضرت عقیل نے اپنی روایت میں "کفَر" کا لفظ کہا ہے اور حضرت شعیب نے اپنی روایت میں "کُفر" کا لفظ کہا ہے۔

۱۵۷۹...... وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسَى الاَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ اَسْمَاءً فَقَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَحْمَدُ وَالْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ ۔

۱۵۷۹...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے متعدد نام ہمیں بتلائے تھے، چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور مقفّی (سب سے پیچھے آنے والا) اور حاشر ہوں (جمع کرنے والا) اور نبی التوبۃ اور نبی الرحمۃ ہوں (یعنی توبہ اور رحمت کی وسعت آپ ﷺ ہی نے بیان کی)۔

باب- ۲۹۳ باب علمه ﷺ بالله تعالیٰ وشدة خشيته

آپ ﷺ کی معرفتِ الٰہی اور شدتِ خشیّتِ الٰہی کا بیان

۱۵۸۰...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَنَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَمْرًا فَتَرَخَّصَ فِيهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِه فَكَاَنَّهُمْ كَرِهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ فَقَامَ خَطِيبًا فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ بَلَغَهُمْ عَنِّي اَمْرٌ تَرَخَّصْتُ فِيهِ فَكَرِهُوهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَوَاللهِ لَاَنَا اَعْلَمُهُمْ بِاللهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً -

۱۵۸۰...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک بار) ایک کام کیا اور اس کے کرنے کی اجازت دی (جائز رکھا) آپ ﷺ کے صحابہ میں سے بعض کو جب یہ اطلاع پہنچی تو انہوں نے گویا اسے ناپسند جانا اور اس کام سے (باوجود نبی ﷺ کے اجازت دینے کے) بچتے رہے۔

نبی ﷺ کو اس کی اطلاع پہنچی تو آپ ﷺ خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: "ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ میری طرف سے انہیں ایک بات پہنچی اور میں نے اس کام میں اجازت دی ہے تو لوگوں نے اسے

ناپسند کیا اور اس سے بچتے رہے۔ اللہ کی قسم! میں ان سے زیادہ اللہ کو جانتا ہوں (معرفت رکھتا ہوں) اور اللہ سے ڈرنے میں ان سے زیادہ سخت ہوں"۔
(یعنی معرفتِ الٰہی اور خشیتِ الٰہی میرے اندر ان سے زیادہ ہے لہٰذا جس کام کو میں نے جائز رکھا ہے حق تعالیٰ کے یہاں بھی وہ جائز ہے اسے ناپسند کرنا درحقیقت پیغمبر کے مرتبہ کو گھٹانے کے مترادف ہے)۔[1]

۱۵۸۱ ـــ حَدَّثَنَا اَبُـــو سَعِيدِ الاَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِى ابْنَ غِـــيَاثٍ ح و حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْـــنُ خَشْرَمٍ قَالا اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلاهُمَا عَـنِ الاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيرٍ نَحْوَ حَدِيثِه ۔

۱۵۸۱ ـــ ترجمہ مثال حدیث سابق ہے۔

---

[1] فائدہ ـــ قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ: ما اتاکم الرّسول فخذوہ و مانھا کم عنه فانتھوا "جو کچھ رسول ﷺ تمہیں دیں اسے پکڑلو اور جس سے تمہیں روکیں اس سے باز آجاؤ" (الحشر ۲۸/۱) اللہ کے احکامات اور اس کی منشاء و رضا کو نبی ﷺ سے زیادہ کون جان سکتا ہے اور اللہ کی معرفت اور خشیت نبی ﷺ سے زیادہ کس میں ہو سکتی ہے؟ تقویٰ و پرہیزگاری کی بلند ترین معراج پر نبی ﷺ کے علاوہ کوئی فائز ہو سکتا ہے؟ جب نبی ﷺ ہی کسی چیز کی اجازت دیں تو پھر جو اس کو ناپسند کرے یا اس سے ناگواری کی بناء پر اجتناب کرے تو گویا درحقیقت وہ ضمناً اس بات کا دعویٰ کر رہا ہے کہ وہ تقویٰ و خشیت میں نبی ﷺ سے زیادہ بلند مرتبہ پر فائز ہے۔ ان صحابہ رضی اللہ عنہم نے یہ سوچ کر کہ اس امر سے اجتناب کرنا زیادہ بہتر ہے اس کو ترک کیا لیکن چونکہ ایک غلط روش تھی جو غلط سوچ کا نتیجہ تھی لہٰذا نبی ﷺ نے وہیں اس کو درست فرمایا اور واضح اور اصولی ہدایت دے دی کہ جب نبی ﷺ کسی چیز کو جائز قرار دے دیں تو پھر کسی کی کیا مجال رہ جاتی ہے کہ وہ اسے ناجائز قرار دے یا اس کو ناجائز سمجھتے ہوئے اس سے اجتناب کرے۔

امت کے لئے عظیم ہدایت

اس حدیث میں حضور اقدس ﷺ نے امت کو عظیم تعلیم دی ہے اور وہ یہ کہ جب شارع کی طرف سے ہی کسی امر کے جواز کی سند مل جائے تو کسی کے لئے اس کو غلط سمجھنا جائز نہیں خواہ ظاہراً گر وہ امر کتنا ہی غلط نظر کیوں نہ آرہا ہو کیونکہ

چوں　طمع　خواہد　ز من　سلطانِ　دین
خاک　بر فرقِ　قناعت　بعد　ازیں

مثلاً: حضور اقدس ﷺ نے بہت سے معاملات میں سہولت اور آسانی پر مبنی احکامات و تعلیمات دی ہیں اور بہت سے معاملات میں اپنے عام معمول کے علاوہ دوسرے طریقہ کو بھی ناجائز نہیں قرار دیا مثلاً: ایک کام کے دو طریقے ہیں اور ایک طریقہ تو سنت کے مطابق ہے اور دوسرا مباح ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے ناجائز نہیں قرار دیا تو اصل تو یہی ہے کہ سنت طریقہ پر ہی حتی الامکان عمل کیا جائے اور دوسرے طریقہ کو ترک کیا جائے لیکن وہ دوسرا طریقہ بالکل ناجائز نہیں ہے، اس کے مطابق عمل کرنے سے اگرچہ سنت کا ثواب تو نہ ملے گا لیکن گناہ بھی نہ ہوگا مباح ہونے کی وجہ سے۔ لہٰذا اس کی اباحت کو مشکوک کرنا صحیح نہیں۔ اگر کوئی مطابقِ سنت عمل کر رہا ہے تو بہت ہی مبارک اور سعادت ہے۔ لیکن جو عمل نہیں کر رہا اس کو اس بنیاد پر غیر متقی، یا گناہ گار یا مخالفِ سنت سمجھنا درست نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

۱۵۸۲...... و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي اَمْرٍ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَغَضِبَ حَتَّى بَانَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَرْغَبُونَ عَمَّا رُخِّصَ لِي فِيهِ فَوَاللهِ لَاَنَا اَعْلَمُهُمْ بِاللهِ وَاَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً ۔

۱۵۸۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کام کی اجازت دی، لوگوں میں سے بعض نے اس سے اجتناب شروع کر دیا، نبی ﷺ کو اس کی اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ غصہ ہوئے یہاں تک کہ آپ کے چہرہ پر غصہ کے اثرات ظاہر ہو گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اس چیز سے اعتراض کرتے ہیں جس کی مجھے اجازت دی گئی ہے۔ اللہ کی قسم! میں ان سے زیادہ اللہ کی معرفت رکھتا ہوں اور ان سے زیادہ سخت ہوں احکامِ الٰہی پر عمل کرنے میں“۔

باب-۲۹۴
باب وجوب اتباعه ﷺ
رسول اللہ ﷺ کی اتباع واجب ہے

۱۵۸۳...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَاَبَى عَلَيْهِمْ فَاخْتَصَمُوا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ نَبِيِّ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللهِ اِنِّي لَاَحْسِبُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا﴾ ۔

۱۵۸۳...... حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص نے (ان کے والد) حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے سامنے حرّہ (مدینہ کے اطراف کی سیاہ پتھریلی زمین کی نالیوں کے بارے میں جن کے کھجور کے درختوں کو پانی دیا جاتا ہے جھگڑا کیا، انصاری کا کہنا یہ تھا کہ پانی چھوڑ دو کہ وہ بہتا رہے، زبیر رضی اللہ عنہ نے انکار کیا، جھگڑا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئے تو رسول اللہ ﷺ نے (فیصلہ فرماتے ہوئے) زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے زبیر! اپنے باغ کو سیراب کر کے پھر پانی اپنے پڑوسی (انصاری) کیلئے چھوڑ دیا کرو“۔ انصاری یہ فیصلہ سن کر غصہ ہو گیا اور کہا کہ یا رسول اللہ! آپ کا پھوپھی زاد بھائی ہوا نا (زبیر رضی اللہ عنہ حضور کے پھوپھی زاد بھائی تھے، انصاری نے کہا کہ آپ کا پھوپھی زاد بھائی ہے تو اس کے حق میں فیصلہ دیا) یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا (غصہ کی وجہ سے) اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اے زبیر! اپنی زمین کو سیراب کرو اور پانی کو روک رکھو یہاں تک کہ نالوں کی منڈیر تک پہنچ جائے“۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میں یہی سمجھتا ہوں کہ یہ آیت فلا وربّك لا یؤمنون...... الخ اسی واقعہ کے

متعلق نازل ہوئی۔ ❶

---

❶ فائدہ..... حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مروی ہے۔ ان کے والد حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی تھے، مدینہ کے لوگوں کا زیادہ تر پیشہ زراعت ہی تھا، کھیتوں اور باغات میں پانی کی ترتیب یہ ہوتی ہے کہ نہروں کے ذریعہ آنے والا پانی کھیتوں میں پہنچتا ہے اور کھیت کا مالک مختلف نالیاں بنا کر انکے ذریعہ آب پاشی کرتا ہے، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی زمین اور باغات پہلے تھے جب کہ اس انصاری کی زمین بعد میں تھی، جھگڑے کی بنیاد یہ تھی کہ انصاری کا کہنا تھا کہ پانی کو بہتا رہنے دو اور اپنی زمین کو سیراب کئے بغیر جاری رکھو، جو بالکل خلاف اصول بات تھی، نبی ﷺ نے اس انصاری کی رعایت کرتے ہوئے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پہلے اپنی زمین سیراب کر لیا کرو اور پھر اپنی نالیوں سے پانی بھرنے کا انتظار کئے بغیر چھوڑ دیا کرو تا کہ انصاری کی زمین میں پہنچ جائے۔ یہ فیصلہ زبیر رضی اللہ عنہ کے حق کو پورا نہیں کرتا تھا لیکن انصاری کی طرف سے کسی بدگمانی سے بچنے کے لئے آپ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے حق میں بھی کمی کر دی۔ لیکن وہ انصاری یہ سن کر غصہ ہو گیا اور کہا کہ "زبیر رضی اللہ عنہ چونکہ آپ ﷺ کے پھوپھی زاد ہیں لہٰذا ان کے حق میں فیصلہ دیا"۔ نبی ﷺ سے غلط اور خلافِ حق کا صدور ہو ہی نہیں سکتا تھا، اور آپ کے ہر فیصلہ اور حکم پر سر تسلیم خم کر دینا اور اس کی دل و جان سے اتباع کرنا ہی ایمان ہے۔ لہٰذا قرآن کریم کی آیت نازل ہو گئی کہ "قسم ہے آپ ﷺ کے رب کی! یہ ہر گز مؤمن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ آپ کو اپنے جھگڑوں میں حاکم بنائیں، پھر آپ کے فیصلہ پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی اور ضیق محسوس نہ کریں اور آپ ﷺ کے فیصلہ پر سر جھکا دیں پوری طرح"۔ (النساء/۶۵)

معلوم ہوا کہ حضور اقدس ﷺ کے ہر حکم اور ہر فیصلہ کی اتباع، دل و جان سے اسے تسلیم کرنا اور اس کے مطابق ہی عمل کرنا ایمان کا بنیادی تقاضا ہے، اس کے بغیر ایمان معتبر نہیں ہو گا۔

علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ آج اگر کوئی نبی ﷺ کے کسی حکم کو اس طرح رد کرے گا تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا اور اس کا حکم مرتد کا ہو گا اور مرتدوں جیسا سلوک اس کے ساتھ کیا جائے گا۔ لیکن نبی ﷺ نے اس انصاری کے ساتھ اس طرح کیوں نہیں کیا؟ اور اس کو چھوڑ کیوں دیا؟ وجہ اس کی یہ تھی کہ اسلام کا ابتدائی دور تھا اور وہ منافق تھا حقیقی مسلمان نہیں تھا، لہٰذا نبی ﷺ نے تالیفِ قلب، برائی کا بدلہ احسان سے دینے اور منافقین کی ایذاؤں پر صبر کو ترجیح دی، اور یہ وجہ بھی تھی کہ لوگ (مشرکین) یہ نہ کہیں کہ محمد ﷺ اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کرتے ہیں، کیونکہ ظاہراً تو وہ مسلمان ہی تھا نسبی اعتبار سے انصاری تھا اسلام کے اعتبار سے انصاری نہیں تھا۔ یعنی انصاری مسلمان نہیں تھا بلکہ انصاری منافق تھا۔ واللہ اعلم (شرح نووی علی مسلم ۲/۲۶۲)

یہاں ایک اشکال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کا ہی فرمان ہے کہ: "قاضی غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے"۔ (رواہ احمد ۱/۱۵۰)
جب کہ نبی ﷺ کا دوسرا فیصلہ غصہ کی حالت میں تھا۔

جواب اس اشکال کا یہ ہے کہ نبی ﷺ کا یہ ارشاد کہ "قاضی غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے" دراصل ایک علت اور سبب کی وجہ سے ہے اور وہ علت و سبب یہ ہے کہ غصہ کی حالت میں حواس مختل ہو جاتے ہیں، نفسانی جوش غالب ہوتا ہے ایسی حالت میں انسان صحیح فیصلہ نہیں کر پاتا اور جوشِ غضب میں غیر مناسب اور ناانصافی پر مبنی فیصلہ صادر ہو سکتا ہے۔ اس علت کی بناء پر یہ طے پایا کہ جہاں یہ علت نہ پائی جائے وہاں غصہ کی حالت میں فیصلہ جائز ہو گا اور یہ صرف نبی ﷺ ہی کی خاصیت ہے کہ آپ ﷺ کسی بھی کیفیت میں ہوں خواہ جوشِ غضب میں ہوں یا خوشی و سرشاری کی حالت میں آپ ﷺ کی زبان مبارک سے سوائے حق کے کوئی بات نہیں نکل سکتی، نبی ﷺ تبلیغ و احکام میں خطا سے محفوظ ہیں۔

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی یہ اشکال پیش آیا تھا اور انہوں نے کہا تھا کہ: "کیا ہم آپ کی ہر بات لکھ لیا کریں خواہ وہ غصہ کی حالت کی ہو یا خوشی کی حالت کی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ "ہاں! اور اپنی زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا تھا کہ اس زبان سے سوائے حق کے کوئی بات نہیں نکلتی۔ (المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم/ للقرطبي ۶/۱۵۵)

باب-۲۹۵ باب توقیرہ ﷺ وترك اكثار سؤاله عما لا ضرورة اليه او لا يتعلق به تكليف وما لا يقع ونحو ذلك

غیر ضروری مسئلے دریافت کرنا مکروہ ہے

۱۵۸٤...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَا كَانَ اَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوهُ وَمَا اَمَرْتُكُمْ بِهِ فَافْعَلُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةُ مَسَائِلِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَى اَنْبِيَائِهِمْ -

۱۵۸۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: "جس کام سے میں تمہیں روک دوں اس سے باز آجاؤ اور جس کا حکم تمہیں دوں اسے حتی الوسع کر گزرو کہ بلاشبہ تم سے پہلی بعض امتوں کو کثرتِ سوالات اور انبیاء کے بارے میں اختلاف کی وجہ سے ہی ہلاک کیا گیا"۔

۱۵۸۵...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا اَبُو سَلَمَةَ وَهُوَ مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ اَخْبَرَنَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الاسنادِ مِثْلَهُ سَوَاءً -

۱۵۸۵...... حضرت ابن شہابؒ سے ان اسانید کے ساتھ (سابقہ حدیث مبارکہ) ہی کی مثل حدیث نقل کی گئی ہے۔

۱۵۸٦...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ ح وَ حَدَّثَنَا

۱۵۸٦...... ان تمام طرق سے سابقہ حدیث ہی کی مثل مروی ہے البتہ اس میں یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو بات میں چھوڑ دوں (یعنی اس کی کوئی وضاحت نہ کروں تم بھی اسے چھوڑ دو (اس کی وضاحت کے پیچھے مت پڑو)۔ اور حضرت ہمام کی روایت میں تُرِکتم کا لفظ ہے۔[1]

---

[1] فائدہ...... مقصد یہ ہے کہ بلاضرورت سوال کرنے سے بعض اوقات مشکل بڑھ جاتی ہے' نوویؒ نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے کثرتِ سوال اور بلاضرورت سوالات سے ممانعت کی ایک مصلحت تو یہ تھی کہ بعض مرتبہ غیر ضروری سوال کی بناء پر کوئی چیز حرام ہو جاتی ہے اور لوگوں پر مشقت بڑھ جاتی ہے' دوسرے یہ کہ بعض وقت ایسا جواب دیا جاتا ہے کہ سائل کو ناگوار ہوتا ہے کیونکہ انسان کی حالت ہر وقت یکساں نہیں رہتی۔ (نووی علی مسلم ۲/ ۲۶۲)

خود قرآن کریم میں بھی فرمایا ہے کہ: "اے ایمان والو! ان چیزوں کے بارے میں سوال مت کرو کہ اگر ان کا جواب تمہارے سامنے ظاہر کر دیا جائے تو تمہیں برا لگے' الخ (المائدہ/۱۰۱)

علاوہ ازیں کثرتِ سوال' نبی ﷺ کی حُرمت و توقیر اور ادب کے بھی خلاف ہے' لہٰذا غیر ضروری سوالات کرنے سے نبی ﷺ کو ایذاء ہو سکتی ہے۔ اس لئے بھی غیر ضروری سوالات سے اجتناب ضروری ہے۔

ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلاهُمَا عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ كُلُّهُمْ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ذَرُونِی مَا تَرَكْتُكُمْ وَفِی حَدِيثِ هَمَّامٍ مَا تُرِكْتُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ ثُمَّ ذَكَرُوا نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَاَبِی سَلَمَةَ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ـ

۱۵۸۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِی الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرَّمْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَحُرِّمَ عَلَيْهِمْ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِه ـ

۱۵۸۷...... حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مسلمانوں میں جرم کے اعتبار سے سب سے بڑا مجرم وہ مسلمان ہے کہ جو ایسی چیز کے بارے میں سوال کرے جو پہلے سے تو مسلمانوں پر حرام نہیں تھی لیکن اس کے سوال کی وجہ سے حرام کر دی گئی مسلمانوں پر''۔

۱۵۸۸...... وحَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَابْنُ اَبِی عُمَرَ قَالا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ اَحْفَظُهُ كَمَا اَحْفَظُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَعْظَمُ الْمُسْلِمِينَ فِی الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَاَلَ عَنْ اَمْرٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ عَلَى النَّاسِ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِه ـ

۱۵۸۸...... حضرت عامر بن سعدؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں میں سب سے بڑا جرم اس مسلمان کا ہے کہ جس نے کسی ایسے کام کے بارے میں سوال کیا کہ جو حرام نہیں تھا تو پھر وہ کام اس مسلمان کے سوال کرنے کی وجہ سے لوگوں پر حرام کر دیا گیا۔

۱۵۸۹...... و حَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَزَادَ فِی حَدِيثِ مَعْمَرٍ

۱۵۸۹...... حضرت زہریؒ سے اسی سند کے ساتھ (سابقہ) روایت نقل کی گئی ہے لیکن حضرت معمر کی روایت کردہ حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ ''جو سوال کرے اور اس میں کرید کرے''۔

اور حضرت یونس نے اپنی روایت کردہ میں عامر بن سعد انه سے سمع

رَجُلُ سَالَ عَنْ شَيْءٍ وَنَقَّرَ عَنْهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ عَامِرِ بْنُ سَعْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعْدًا ـ

سعداً کے الفاظ ذکر کئے ہیں۔

۱۵۹۰ ......حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ السُّلَمِيُّ وَيَحْيى بْنُ مُحَمَّدٍ اللُّؤْلُؤِيُّ وَاَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ مَحْمُودُ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ و قَالَ الْآخَرَانِ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُوسى بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَلَغَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ اَصْحَابِه شَيْءٌ فَخَطَبَ فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا قَالَ فَمَا اَتى عَلى اَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمٌ اَشَدُّ مِنْهُ قَالَ غَطَّوْا رُءُوسَهُمْ وَلَهُمْ خَنِينٌ قَالَ فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالاِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا قَالَ فَقَامَ ذَاكَ الرَّجُلُ فَقَالَ مَنْ اَبِي قَالَ اَبُوكَ فُلَانٌ فَنَزَلَتْ ﴿يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْاَلُوا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ ـ

۱۵۹۰...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے صحابہ کے متعلق کوئی بات پہنچی تو آپ ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ”میرے سامنے جنت اور دوزخ پیش کی گئیں اور میں نے نہ آج کی سی بھلائی دیکھی نہ آج کی سی برائی، اور جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم بھی جان جاتے تو البتہ تم ہنسی کم کر دیتے اور رونا زیادہ کر دیتے“۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ پر اس سے زیادہ سخت دن کوئی نہیں آیا تھا، انہوں نے اپنے سروں کو (گھٹنوں میں) چھپالیا اور ان کے رونے کی آوازیں سنائی دینے لگیں، اس وقت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور (سرکار رسالت مآب ﷺ کے دل کو ٹھنڈا کرنے اور اطمینان دلانے کے لئے) فرمایا کہ: ”ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے اپنا دین ہونے اور محمد ﷺ کے اپنا نبی ہونے پر راضی ہیں“۔ ایک شخص اٹھا اور کہنے لگا کہ ”میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ فلاں ہے۔ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: اے ایمان والو! ایسی باتیں مت پوچھو کہ اگر تمہارے سامنے وہ ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔ (المائدہ/۱۰۱) [1]

---

[1] فائدہ- نبی ﷺ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ جب کوئی غلط بات یا غلط روش دیکھتے تو اس کی اصلاح کے لئے مختصر سا خطبہ دیا کرتے تھے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین چونکہ ”وقفہ تربیت“ میں تھے اور تکوینی طور پر ان سے متعدد ایسی غلطیاں اور کوتاہیاں صادر کروائی گئیں جو تکمیلِ اسلام، توضیحِ شریعت اور اتمامِ دین کے لئے ناگزیر تھیں اور بے شمار حکمتوں اور مصلحتوں پر مبنی تھیں وہ اپنی ان غلطیوں اور کوتاہیوں کی فوراً اصلاح کر لیتے تھے۔

چنانچہ حدیث بالا میں بھی حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ کی ناراضگی اور غصہ دیکھا تو فوراً ان کی حالت غیر ہو گئی اور اس دن سے زیادہ سخت کوئی دن ان پر نہ گذرا۔

کثرتِ سوالات اور لغو و غیر ضروری سوالات سے شریعت میں بہت زیادہ منع کیا گیا ہے، چنانچہ یہ کوئی سوال نہیں تھا کہ آپ سے پوچھا جاتا کہ ”میرا باپ کون ہے؟“ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی مکرم ﷺ کی توقیر و حرمت کو برقرار رکھنے کے لئے آیت مائدہ نازل فرمائی جس میں مسلمانوں کو لایعنی اور فضول سوالات سے منع کر دیا گیا، کیونکہ بعض اوقات شریعتِ مطہرہ میں کسی حکم میں گنجائش رکھی جاتی تھی بے شمار مصلحتوں کی وجہ سے اور ان کی حلت و حرمت کو واضح نہ بتایا جاتا تھا، جو حلال ہونا تھا یا حرام ہونا تھا وہ تو ہو گیا تھا، لیکن اس وقت نزولِ قرآن اور مدتِ نزولِ وحی کے دوران کسی کا غیر ضروری سوال جہاں صاحبِ شریعت ﷺ کی ایذاء کا باعث بن سکتا تھا وہیں اللہ رب العزت کی طرف سے کسی سخت حکم کے نزول کا سبب بھی بن سکتا تھا جیسا کہ حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کے واقعہ میں ہوا۔ لہٰذا پورے اہتمام سے غیر ضروری اور فضول سوالات سے منع کر دیا گیا۔

۱۵۹۱...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ اَبِي قَالَ اَبُوكَ فُلانٌ وَنَزَلَتْ ﴿يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا لا تَسْاَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَلَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ تَمامَ الْاٰيَةِ -

۱۵۹۱...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سوال کیا کہ یارسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ فلاں ہے۔ اس پر آیت نازل ہوئی کہ: اے ایمان والو! ان چیزوں کے متعلق مت سوال کرو کہ اگر تمہارے سامنے ظاہر کردی جائیں تو تمہیں بری لگیں'' الخ۔ (المائدہ/۱۰۱)

۱۵۹۲...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْن عَبْدِ اللهِ بْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلّٰى لَهُمْ صَلاةَ الظُّهْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ اَنَّ قَبْلَهَا اُمُورًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَسْاَلَنِي عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْاَلْنِي عَنْهُ فَوَاللهِ لا تَسْاَلُونَنِي عَنْ شَيْءٍ اِلا اَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا - قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَاَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ حِينَ سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَاَكْثَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ فَقَالَ مَنْ اَبِي يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ اَبُوكَ حُذَافَةُ فَلَمَّا اَكْثَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ اَنْ يَقُولَ سَلُونِي بَرَكَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالاِسْلامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَوْلٰى وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ

۱۵۹۲...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت ﷺ آفتاب کے ڈھلنے کے بعد گھر سے باہر تشریف لائے اور لوگوں کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، سلام سے فارغ ہو کر آپ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ قیامت سے قبل بڑے بڑے امور ظہور میں آئیں گے، بعد ازاں فرمایا کہ جو کوئی مجھ سے کوئی سوال کرنا چاہے تو کرلے، اللہ کی قسم! تم مجھ سے جس بارے میں بھی کوئی سوال کرو گے تو جب تک میں اس جگہ پر کھڑا ہوں تمہیں اس کے متعلق ضرور بتلاؤں گا (بذریعہ وحی کما قال النووی)۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ سن کر لوگوں نے بہت زیادہ رونا شروع کردیا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے کثرت سے فرمانا شروع کردیا کہ پوچھو مجھ سے۔ یہاں تک کہ عبداللہ بن حذافہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ یارسول اللہ! میرا باپ کون تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا باپ حذافہ تھا پھر جب رسول اللہ ﷺ نے بہت زیادہ اصرار کے ساتھ یہ فرمایا کہ مجھ سے سوال کرو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے گھٹنوں کے بل بیٹھ کر فرمایا کہ: ''ہم اللہ کے رب ہونے پر راضی ہیں اور اسلام کے اپنا دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں''۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ کلمات کہے تو نبی ﷺ نے سکوت فرمایا۔

بعد ازاں ارشاد فرمایا کہ: بڑی خرابی ہے، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے بلاشبہ ابھی ابھی میرے سامنے جنت اور دوزخ پیش کی گئیں اس دیوار کی جانب میں، پس میں نے آج کے

قَالَ قَالَتْ اُمُّ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَـــــةَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ مَـــــا سَمِعْتُ بِابْنٍ قَطُّ اَعَقَّ مِنْكَ اَاَمِنْتَ اَنْ تَكُونَ اُمُّكَ قَدْ قَارَفَتْ بَعْضَ مَا تُقَارِفُ نِسَاءُ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَفْضَحَهَا عَلٰی اَعْيُنِ النَّاسِ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ وَاللهِ لَوْ اَلْحَقَنِي بِعَبْدٍ اَسْوَدَ لَلَحِقْتُهُ -

دن کی سی بھلائی اور آج کی سی برائی نہیں دیکھی۔

ابن شہابؒ کہتے ہیں کہ مجھے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے بتلایا کہ عبد اللہ بن حذافہ کی ماں نے عبد اللہ بن حذافہ سے کہا کہ میں نے تجھ سے زیادہ نافرمان بیٹے کے بارے میں کبھی نہیں سنا، تجھے اس کا کوئی ڈر نہیں کہ تیری ماں نے بھی وہی گناہ کیا جیسے جاہلیت کی عورتیں کیا کرتی تھیں۔ پھر تو برسرِ عوام اسے رسوا کرے۔ عبد اللہ بن حذافہ کہنے لگا کہ اللہ کی قسم! اگر میرا نسب ایک حبشی غلام سے بھی لگایا جاتا تو میں اس سے منسوب ہو جاتا۔

۱۵۹۳ ـــ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَحَدِيثُ عُبَيْدِ اللهِ مَعَهُ غَيْرَ اَنَّ شُعَيْبًا قَالَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ اُمَّ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُذَافَةَ قَالَتْ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ -

۱۵۹۳ ـــ حضرت انسؓ نے نبی کریم ﷺ سے یہی سابقہ حدیث یونس کی طرح روایت نقل فرمائی ہے اور حضرت شعیب کی روایت میں ہے کہ حضرت زہریؒ فرماتے ہیں کہ مجھ کو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے خبر دی وہ کہتے ہیں کہ اہل علم میں سے کسی آدمی نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن حذیفہؓ کی والدہ نے ان سے کہا۔[1] یونس کی حدیث کی طرح۔

---

[1] فائدہ- حدیث سے ظاہر یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کثرتِ سوالات سے کبیدہ خاطر تھے اور اسی کا اظہار کرتے ہوئے آپ ﷺ نے نہایت شدّت سے اصرار فرمایا کہ سوال کرو، یعنی آپ ﷺ کا مقصد صحابہ کو متوجہ و متنبہ کرنا تھا۔

چنانچہ آنحضرت ﷺ کی کیفیت اور رنجیدگی کو دور کرنے کے لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مذکورہ کلمات کہے۔ جس سے آپ ﷺ کا غصہ جاتا رہا۔

جہاں تک عبد اللہ بن حذافہ کا تعلق ہے تو ان کا واقعہ یہ تھا کہ لوگ انہیں ان کے حقیقی باپ کے بجائے دوسرے کی طرف منسوب کرتے تھے گویا انہیں "ولد الزنا" اور ان کی والدہ پر تہمتِ زنا لگاتے تھے جاہلیت کے دور میں۔ جیسا کہ نسب میں طعن کرنا جاہلیت میں رائج تھا۔ اسی طعن اور انتساب کی حقیقت جاننے کے لئے حضرت عبد اللہ نے آنحضرت ﷺ سے سوال کیا تاکہ آپ ﷺ بذریعہ وحی حقیقت بتلا دیں۔

چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرا باپ حذافہ ہی ہے۔

ان کی والدہ کے قول کا مطلب یہ ہے کہ "میں نے تجھ سے زیادہ نافرمان کسی بیٹے کے متعلق نہیں سنا کہ وہ اپنی ماں کے متعلق برسرِ عام ایسا سوال کرے جس کی وجہ سے ماں کی رسوائی ہو سکتی تھی۔ عبد اللہ نے جواب دیا کہ میں اپنے متعلق نسب میں طعن برداشت نہیں کر سکتا میرا نسب کسی حبشی غلام ہی سے ثابت ہو لیکن حقیقت معلوم ہونی چاہئے اگرچہ زنا سے نسب ثابت نہیں ہوتا لیکن عبد اللہ کو یہ بات معلوم نہ ہو گی۔ واللہ اعلم

١٥٩٤......حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الاَعْلٰى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّاسَ سَاَلُوا نَبِيَّ اللهِ ﷺ حَتّٰى اَحْفَوْهُ بِالْمَسْاَلَةِ فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ سَلُونِی لا تَسْاَلُونِی عَنْ شَيْءٍ اِلا بَيَّنْتُهُ لَكُمْ فَلَمَّا سَمِعَ ذٰلِكَ الْقَوْمُ اَرَمُّوا وَرَهِبُوا اَنْ يَكُونَ بَيْنَ يَدَيْ اَمْرٍ قَدْ حَضَرَ -

قَالَ اَنَسٌ فَجَعَلْتُ اَلْتَفِتُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَاِذَا كُلُّ رَجُلٍ لافٌّ رَاْسَهُ فِی ثَوْبِه يَبْكِی فَاَنْشَاَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ كَانَ يُلاحی فَيُدْعی لِغَيْرِ اَبِيهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللهِ مَنْ اَبی قَالَ اَبُوكَ حُذَافَةُ ثُمَّ اَنْشَاَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالاِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا عَائِذًا بِاللهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ قَطُّ فِی الْخَيْرِ وَالشَّرِّ اِنِّی صُوِّرَتْ لِيَ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَرَاَيْتُهُمَا دُونَ هٰذَا الْحَائِطِ -

۱۵۹۴......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوالات کرنا شروع کئے۔ یہاں تک کہ سوال کر کے آپ کو زِچ کر دیا، ایک دن آپ ﷺ گھر سے باہر تشریف لائے، منبر پر چڑھے اور فرمایا کہ: مجھ سے پوچھو، اور تم مجھ سے جو بھی سوال کرو گے میں اسے ضرور بیان کروں گا، لوگوں نے جب یہ بات سنی تو خاموش ہو رہے (سناٹا چھا گیا) اور ڈرے اس بات سے کہ کہیں وہ کوئی بات پوچھیں اور کوئی اللہ کا عذاب آنے والا ہو وہ آ جائے۔

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دائیں بائیں جانب دیکھنا شروع کیا تو دیکھا کہ ہر شخص اپنا سر اپنی چادر میں لپیٹے رو رہا ہے، آخر ایک شخص نے سوال کرنا شروع کیا مسجد سے اور اس سے لوگ جھگڑتے تھے اور اسے اس کے باپ کے علاوہ کسی دوسرے سے منسوب کرتے تھے، اس نے کہا اے اللہ کے نبی! میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا باپ حذافہ ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمت کرتے ہوئے یہ کلمات کہے کہ:

''ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہیں، اللہ سے پناہ مانگتے ہوئے تمام برے فتنوں سے''۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: میں نے کبھی نہ آج کی سی بھلائی دیکھی نہ آج کی سی برائی۔ میرے لئے جنت اور دوزخ کی شکل بنائی گئی میں نے جنت اور دوزخ دونوں کو اس دیوار کے پیچھے دیکھا۔

١٥٩٥......حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِی ابْنَ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِی عَدِيٍّ كِلاهُمَا عَنْ هِشَامٍ ح و حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِی قَالا جَمِيعًا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ -

۱۵۹۵......ان ذکر کردہ تمام اسانید کے ساتھ حضرت انس سے یہی سابقہ واقعہ نقل کیا گیا ہے۔

١٥٩٦...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الاَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِی بُرْدَةَ عَنْ اَبِی مُوسٰی

۱۵۹۶......حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ سے کچھ ایسی باتیں دریافت کی گئیں جو آپ کو ناگوار گذریں، جب اس قسم کے سوالات کی کثرت ہونے لگی تو آپ ﷺ غصہ ہو گئے اور لوگوں

قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ اَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا اُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُونِي عَمَّ شِئْتُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ اَبِي قَالَ اَبُوكَ حُذَافَةُ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ مَنْ اَبِي يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ اَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَاى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّا نَتُوبُ اِلَى اللهِ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي كُرَيْبٍ قَالَ مَنْ اَبِي يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ اَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ ۔

سے (غصہ سے) فرمایا کہ: تم جو چاہتے ہو مجھ سے (ایک ہی مرتبہ) پوچھ لو، ایک شخص نے پوچھا کہ یارسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ فرمایا کہ تیرا باپ حذافہ ہے، ایک دوسرا شخص کھڑا ہوا اور کہا کہ یارسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: تمہارا باپ سالم مولیٰ شیبہ ہے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ انور پر غصہ کے اثرات دیکھے تو کہنے لگے کہ "یارسول اللہ! ہم اللہ سے توبہ کرتے ہیں"۔

باب-۲۹۶ باب وجوب امتثال ما قاله شرعًا دون ما ذكره من معايش الدنيا على سبيل الراي

رسول اللہ ﷺ کے حکم شرعی کی اتباع واجب ہے، البتہ جو دنیا کے متعلق حکم فرمائیں اظہارِ رائے کے طور پر تو اس کو ماننا واجب نہیں

۱۵۹۷...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ وَاَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ وَهَذَا حَدِيثُ قُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِقَوْمٍ عَلَى رُءُوسِ النَّخْلِ فَقَالَ مَا يَصْنَعُ هٰؤُلَاءِ فَقَالُوا يُلَقِّحُونَهُ يَجْعَلُونَ الذَّكَرَ فِي الْاُنْثَى فَيَلْقَحُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا اَظُنُّ يُغْنِي ذٰلِكَ شَيْئًا قَالَ فَاُخْبِرُوا بِذٰلِكَ فَتَرَكُوهُ فَاُخْبِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِذٰلِكَ فَقَالَ اِنْ كَانَ يَنْفَعُهُمْ ذٰلِكَ فَلْيَصْنَعُوهُ فَاِنِّي اِنَّمَا ظَنَنْتُ ظَنًّا فَلَا تُؤَاخِذُونِي بِالظَّنِّ وَلَكِنْ اِذَا حَدَّثْتُكُمْ عَنِ اللهِ شَيْئًا فَخُذُوا بِهِ فَاِنِّي لَنْ اَكْذِبَ عَلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔

۱۵۹۷...... حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کھجور کے درختوں کے قریب سے گذر رہا تھا کہ آپ ﷺ نے (لوگوں کو دیکھ کر) پوچھا کہ یہ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ تلقیح (پیوند کاری کر رہے ہیں کہ نر پودے کی قلم مادہ میں لگا کر پیوند کاری کر رہے ہیں (جس سے درخت پیدا ہوتا ہے جو بہت پھل دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرا خیال نہیں کہ اس سے کوئی فائدہ ہو۔ لوگوں کو نبی ﷺ کے اس ارشاد کی اطلاع دی گئی تو انہوں نے پیوند کاری نر اور مادہ کی چھوڑ دی۔ رسول اللہ ﷺ کو لوگوں کے اس ترکِ تلقیح کی اطلاع دی گئی تو فرمایا کہ: اگر اس سے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے تو وہ کرتے رہیں، اسلئے کہ میں نے تو ایک خیال ظاہر کیا تھا، میرے خیال کو مت پکڑو، البتہ جب میں تمہیں اللہ جل شانہ کی کوئی بات بیان کروں تو اسے لازم پکڑ لو اسلئے کہ میں اللہ عزوجل پر جھوٹ بولنے والا نہیں ہوں۔[1]

---

[1] فائدہ...... تلقیح یعنی پیوند کاری جس کو عربی میں تابیر النخل بھی کہتے ہیں۔ کھجور کے نر پودے کی جڑ کو مادہ پودے سے پیوند کرنا تلقیح اور "تابیر" کہلاتا ہے 'نبی ﷺ نے تابیر کرتے دیکھا تو اس کی وجہ پوچھی' جواب سے ظاہر ہوا کہ عمدہ اور کثرتِ پیداوار کی غرض سے تابیر کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میرا خیال نہیں کہ اس سے کوئی فائدہ ہو۔
رافع رضی اللہ عنہ بن خدیج کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں نے تابیر ترک کر دی رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کی...... (جاری ہے)

۱۵۹۸...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الرُّومِيِّ الْيَمَامِيُّ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُو النَّجَاشِيِّ حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ قَالَ قَدِمَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَأْبُرُونَ النَّخْلَ يَقُولُونَ يُلَقِّحُونَ النَّخْلَ فَقَالَ مَا تَصْنَعُونَ قَالُوا كُنَّا نَصْنَعُهُ قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا كَانَ خَيْرًا فَتَرَكُوهُ فَنَفَضَتْ اَوْ فَنَقَصَتْ قَالَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيٍ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ قَالَ عِكْرِمَةُ اَوْ نَحْوَ هٰذَا قَالَ الْمَعْقِرِيُّ فَنَفَضَتْ وَلَمْ يَشُكَّ۔

۱۵۹۸...... حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ مدینہ تشریف لائے (ہجرت کے بعد) تو لوگ تابیر النخل (کھجور کی پیوند کاری) کیا کرتے تھے اور اسی تلقیح النخل کہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تم کیا (کیوں) کرتے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ ہم شروع سے تابیر کیا کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرو تو شاید زیادہ بہتر ہو۔ چنانچہ لوگوں نے اسے ترک کر دیا۔ لیکن پیداوار میں کمی ہو گئی۔ لوگوں نے آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ: میں بھی ایک بندہ بشر ہوں، اگر میں تمہارے دین سے متعلق کوئی بات بتلاؤں تو اسے لازم پکڑ لو اور اگر اپنی رائے سے کوئی بات کہوں تو یاد رکھو میں ایک بشر ہی ہوں (جس کی رائے صحیح بھی ہو سکتی ہے اور غلط بھی)۔

۱۵۹۹...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِقَوْمٍ يُلَقِّحُونَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا لَصَلُحَ قَالَ فَخَرَجَ شِيصًا فَمَرَّ بِهِمْ فَقَالَ مَا لِنَخْلِكُمْ قَالُوا قُلْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِاَمْرِ دُنْيَاكُمْ۔

۱۵۹۹...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کا گذر ایسے لوگوں پر ہوا جو تلقیح کرتے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم ایسا نہ کرو تو بہتر ہو گا۔ (لوگوں نے چھوڑ دیا) تو اس سال خراب کھجور ہو گئی، آپ کا (دوبارہ) ان لوگوں پر گذر ہوا تو پوچھا کہ تمہارے کھجور کے درختوں کو کیا ہوا؟ وہ کہنے لگے کہ آپ ﷺ نے ایسا فرمایا تھا (جس کی وجہ سے ہم نے اسے چھوڑ دیا اور نتیجہ ظاہر ہے) حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ "اپنی دنیا کے امور و معاملات تم ہی زیادہ بہتر جانتے ہو"۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... وجہ سے 'لیکن اس کے بعد پیداوار میں کمی واقع ہونے لگی۔ (مسلم ۲/ ۲۶۴) آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ تو میری ایک رائے یا ایک خیال تھا۔
ایک روایت (روایتِ انس رضی اللہ عنہ) میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اپنی دنیا کے معاملات تم ہی زیادہ بہتر جانتے ہو۔ اگر تمہیں تابیر سے فائدہ ہوتا ہے تو اسے کرتے رہو۔
اس سے یہ اصول نکالا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے وہ احکامات وارشادات جو دینِ شریعت سے متعلق ہیں ان کی اتباع واجب ہے ہر حال میں۔ البتہ وہ ارشادات واحکامات جو بطور رائے بیان کئے جائیں اور دنیاوی امور سے متعلق ہوں ان کی اتباع واجب نہیں۔ واللہ اعلم

باب-۲۹۷ باب فضل النظر اليه ﷺ وتمنيه

حضور علیہ السلام کے دیدار اور اس کی تمنا کی فضیلت

۱۶۰۰ ۔۔۔۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ فِي يَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ يَوْمٌ وَلَا يَرَانِي ثُمَّ لَاَنْ يَرَانِي اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ قَالَ اَبُو اِسْحٰقَ الْمَعْنٰى فِيهِ عِنْدِي لَاَنْ يَرَانِي مَعَهُمْ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ وَهُوَ عِنْدِي مُقَدَّمٌ وَمُؤَخَّرٌ ۔

۱۶۰۰ ۔۔۔۔ ہمام بن منبہؒ فرماتے ہیں کہ یہ (صحیفہ جوان کے پاس رہتا تھا) ان احادیث پر مشتمل ہے جو ہم سے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت ﷺ کی بیان کیں، پھر ان میں سے بعض احادیث ذکر کر کے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تم میں سے کسی کے اوپر ضرور ایسا دور آئے گا کہ وہ مجھے دیکھ نہ سکے گا، پھر یہ کہ وہ ان کے ساتھ میرا دیدار کر لے یہ اس کے نزدیک اس کے اہل و عیال اور مال سب سے زیادہ محبوب ہوگا (لیکن میرا دیدار نہ کر سکے گا لہٰذا میں جب تک حیات ہوں اس مہلت کو غنیمت سمجھو اور دین کا علم مجھ سے حاصل کر لو۔ مقصد آنحضرت ﷺ کا صحابہ کو دین کے علم کو سیکھنے کی رغبت دلانا اور آپ ﷺ کی زیادہ سے زیادہ صحبت اور مجالست کا اہتمام کرنا ہے)۔

باب-۲۹۸ باب فضائل عيسى عليه السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فضائل کا بیان

۱۶۰۱ ۔۔۔۔ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ الْاَنْبِيَاءُ اَوْلَادُ عَلَّاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ ۔

۱۶۰۱ ۔۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرمایا کہ: "میں سب لوگوں سے زیادہ (عیسیٰ) بن مریم کے قریب ہوں، سب انبیاء علاتی (باپ شریک) بھائیوں کی مانند ہیں اور میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں"۔[1]

۱۶۰۲ ۔۔۔۔ وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي

۱۶۰۲ ۔۔۔۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں لوگوں میں سب سے زیادہ عیسیٰؑ کے قریب ہوں سب انبیاء علاتی بھائیوں کی مانند ہیں اور میرے اور حضرت عیسیٰؑ کے درمیان کوئی

---

[1] فائدہ ۔۔۔۔ علاتی باپ شریک بھائیوں کو کہتے ہیں۔ اور مقصد آنحضرت ﷺ کا یہ ہے کہ انبیاء کا دین ایک ہے اور اس کے اصول بھی ایک ہیں مثلاً: توحید' رسالت' آخرت' بعث بعد الموت وغیرہ' البتہ فروعیات میں اختلاف ہے' جزئیات الگ الگ ہیں' تو اس اعتبار سے فرمایا کہ سب انبیاء علاتی بھائیوں کی طرح ہیں۔

هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى الاَنْبِيَاءُ اَبْنَاءُ عَلَاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَ عِيسَى نَبِيٌّ -

نبی نہیں ہے۔

١٦٠٣...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنَا اَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الأُولَى وَالْآخِرَةِ قَالُوا كَيْفَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الاَنْبِيَاءُ اِخْوَةٌ مِنْ عَلَاتٍ وَاُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ فَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ -

١٦٠٣...... حضرت ہمام بن منبہؒ کی روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سب لوگوں سے زیادہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے نزدیک اور قریب ہوں، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی، صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ کیسے؟ فرمایا کہ تمام انبیاء باہم علاتی (باپ شریک) بھائیوں کی طرح ہیں اور ان کی مائیں الگ الگ ہیں (یعنی اصول دین جو بحیثیت باپ کے ہیں دین ایک ہے اور اس کی جزئیات جو بحیثیت ماں کے ہیں الگ الگ ہیں) اور ہمارے (عیسیٰ علیہ السلام کے اوپر) درمیان کوئی نبی نہیں ہے"۔

١٦٠٤...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الاَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ اِلا نَخَسَهُ الشَّيْطَانُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ نَخْسَةِ الشَّيْطَانِ اِلا ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهُ ثُمَّ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ اقْرَءُوا اِنْ شِئْتُمْ ﴿وَاِنِّيْ اُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ﴾ -

١٦٠٤...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جو نو مولود بھی پیدا ہوتا ہے تو شیطان اس کو کونچیں مارتا ہے جس سے وہ چیختا ہے شیطان کے کونچیں مارنے سے سوائے ابن مریمؑ اور ان کی والدہ کے"، (کہ شیطان انہیں نہ کونچیں مار سکا)"۔ پھر ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو "وإنّي أعيذها بك وذريّتها من الشيطان الرجيم۔ یعنی مریم کی والدہ فرماتی ہیں کہ: میں اس بچہ کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے پناہ میں دیتی ہوں"۔ (آلِ عمران۔ ٣٦) نخس یعنی کونچیں مارنا، جانور کو لکڑی چبھونا، حضرت مریمؑ کی والدہ کی اس مذکورہ دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی حفاظت فرمائی۔

امام نوویؒ نے فرمایا کہ: یہ بالکل ظاہر فضیلت ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی، چنانچہ اس حدیث سے بہ ظاہر یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کی خصوصیت معلوم ہوتی ہے لیکن قاضی عیاضؒ کی رائے یہ ہے کہ یہ تمام انبیاء کی خصوصیت تھی کہ اللہ تعالیٰ شیطان کی نخس (کونچیں مارنے سے) ان کی حفاظت فرماتے تھے ولادت کے وقت۔

١٦٠٥...... و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَـــدَّثَنَا

١٦٠٥...... حضرت زہریؒ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی

عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وحَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَقَالَا يَمَسُّهُ حِينَ يُولَدُ فَيَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسَّةِ الشَّيْطَانِ اِيَّاهُ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ ـ

گئی ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ جس وقت بچہ کی ولادت ہوتی ہے تو شیطان اس کو چھوتا ہے تو شیطان کے چھونے کی وجہ سے وہ بچہ چلا کر روتا ہے۔

۱۶۰۶...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا يُونُسَ سُلَيْمًا مَوْلٰى اَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ كُلُّ بَنِي آدَمَ يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ يَوْمَ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ اِلا مَرْيَمَ وَابْنَهَا ـ

۱۶۰۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ہر بنی آدم کو اس کی پیدائش کے روز شیطان چھوتا ہے سوائے مریم علیہا السلام اور ان کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کہ (کہ انہیں شیطان نے نہیں چھوا)"۔

۱۶۰۷...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ اَخْبَرَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صِيَاحُ الْمَوْلُودِ حِينَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ ـ

۱۶۰۷...... ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "نومولود بچہ کا پیدائش کے وقت چیخنا چلانا شیطان کا کونچ مارنے کی وجہ سے ہوتا ہے"۔

۱۶۰۸...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَاٰى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ عِيسَى سَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيسَى آمَنْتُ بِاللهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِي ـ

۱۶۰۸...... حضرت ہمام بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے ایک بار ایک شخص کو چوری کرتے دیکھا تو اس سے فرمایا کہ: تو نے چوری کی ہے؟ اس نے کہا کہ ہرگز نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ: میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے اپنے آپ کو جھٹلایا"۔[1]

---

[1] فائدہ...... بخاری کی روایت میں "کذبت عینی" کے الفاظ ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اپنی آنکھوں کو جھٹلایا"۔
سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے مشاہدہ کو جو یقین کا سب سے اعلیٰ درجہ ہوتا ہے کیسے جھٹلادیا؟
شیخ الاسلام علامہ عثمانی مدظلہم فرماتے ہیں کہ: اس کا احتمال ہے کہ انہوں نے اسے کسی چیز کو اٹھانے کیلئے صرف ہاتھ بڑھاتے دیکھا ہو اور ہاتھ میں لئے ہوئے نہ دیکھا ہو' یا یہ بھی ممکن ہے کہ اس شخص کا اس مال میں حق ہو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ظاہر پر یقین کرتے ہوئے چوری سمجھا ہو' پھر اس کی قسم اور حلفیہ بیان پر فوراً اپنی سوچ کی اور مشاہدہ کی تکذیب کردی۔ (تکملہ فتح الملہم ۶/۵) تاکہ کسی صاحب ایمان پر تہمت نہ لگ جائے اور اس کی آبروریزی نہ ہو جائے۔ واللہ اعلم

باب-۲۹۹ باب من فضائل ابراهيم الخليل عليه السلام

حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے فضائل

١٦٠٩...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْمُخْتَارِ ح و حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ اَخْبَرَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاكَ اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام -

۱۶۰۹...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور (آپ ﷺ کو مخاطب کر کے) کہنے لگا: اے خیر البریہ! (اے وہ ہستی کہ مخلوق میں سب سے بہتر ہے)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: وہ تو ابراہیم علیہ السلام ہیں (اس پر بظاہر یہ اشکال ہو سکتا ہے کہ خود حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ: میں اولادِ آدم کا سردار ہوں۔ قیامت میں اور اس پر فخر نہیں۔ تو بظاہر ان دونوں میں تعارض معلوم ہوتا ہے، علماء نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ حضرت ابراہیمؑ کے متعلق مذکورہ الفاظ آپ کے تواضع پر مبنی تھے اور آپ ﷺ کو یہ بھاری محسوس ہوا کہ آپ ﷺ کو خیر البریہ کے لقب سے زیادہ کیا جائے۔ جب کہ ابراہیم علیہ السلام آپ کے آباء میں سے ہیں۔ کما قال المازری۔ واللہ اعلم

١٦١٠...... و حَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ مُخْتَارَ بْنَ فُلْفُلٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ بِمِثْلِهِ -

۱۶۱۰...... حضرت انسؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! پھر آگے مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل حدیث نقل فرمائی۔

١٦١١...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمُخْتَارِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِه -

۱۶۱۱...... حضرت انسؓ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث مبارکہ ہی کی مثل حدیث نقل فرمائی ہے۔

١٦١٢...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اخْتَتَنَ اِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَام

۱۶۱۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:
ابراہیم علیہ السلام نے کلہاڑی کے پھل سے اسی (۸۰) برس کی عمر میں ختنہ فرمایا۔[1]

---

[1] فائدہ...... مؤطا امام مالک کی روایت میں ایک سو بیس برس کی عمر میں ختنہ کا ذکر ہے۔ جس سے بہ ظاہر دونوں روایتوں میں تعارض نظر آتا ہے۔ چنانچہ متعدد علماء حدیث نے اس تعارض کو دور کرنے کیلئے مختلف تاویلات فرمائی ہیں لیکن وہ دور از کار ہیں۔ صحیح یہ ہے کہ صحیحین مذکورہ حدیث 'مؤطا کی روایت کے مقابلہ سنداً زیادہ صحیح ہے۔ واللہ اعلم
حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اتنی عمر میں ختنہ کی وجہ یہ ہے کہ انہیں اس وقت وحی کے ذریعہ ختنہ کا حکم دیا گیا' اس سے...... (جاری ہے)

وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقَدُومِ ۔

۱۶۱۳ ــــ وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيمَ اِذْ قَالَ ﴿رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى قَالَ اَوَ لَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ﴾ وَيَرْحَمُ اللهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ لَبْثِ يُوسُفَ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ ۔

۱۶۱۳ ــــ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہم ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ مستحق ہیں شک کرنے کے جب انہوں نے فرمایا کہ: اے میرے رب! مجھے دکھلا دیجئے کہ آپ مردوں کو زندہ کس طرح فرمائیں گے؟ اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ کیا تمہیں اس پر ایمان و یقین نہیں؟ فرمایا کہ کیوں نہیں، لیکن تاکہ میرا دل مطمئن ہو جائے"۔ اور اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے کہ وہ پناہ چاہتے تھے کسی مضبوط ستون کی۔ اور اگر میں اتنا عرصہ قید میں رہتا جتنا کہ یوسف علیہ السلام رہے تو میں فوراً بلانے والے کے ہمراہ چل دیتا"۔

۱۶۱٤ ــــ و حَدَّثَنَاه اِنْ شَاءَ اللهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَاَبَا عُبَيْدٍ اَخْبَرَاهُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ۔

۱۶۱۴ ــــ حضرت ابوہریرہؓ سے رسول اللہ ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث یونس عن الزہری ہی کی مثل روایت نقل فرماتے ہیں۔

۱٦۱۵ ــــ وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَغْفِرُ اللهُ لِلُوطٍ اِنَّه اَوٰى اِلٰى رُكْنٍ شَدِيدٍ ۔

۱۶۱۵ ــــ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ لوط علیہ السلام کی مغفرت فرمائے، وہ ایک مضبوط ستون کی پناہ چاہتے تھے"۔

۱٦۱٦ ــــ و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيمُ

۱۶۱۶ ــــ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: "ابراہیم علیہ السلام نے کبھی جھوٹ نہیں بولا سوائے تین جھوٹ کے۔ دو تو اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں تھے ایک بار فرمایا کہ: "میں بیمار ہوں" اور دوسری بار فرمایا۔ بلکہ یہ سب کچھ ان کے بڑے نے کیا ہے"۔

(گذشتہ سے پیوستہ) ــــ قبل یہ حکم نہیں دیا گیا تھا' انہوں نے حکم ملنے کے بعد فوراً بغیر تاخیر کے اس پر عمل کیا اور کلہاڑی کے پھل سے ختنہ فرمایا' جس سے انہیں سخت تکلیف ہوئی۔

چنانچہ مسند ابو یعلیٰ کے ایک روایت میں اس کا ذکر ہے کہ: "جب ابراہیم علیہ السلام کو سخت تکلیف ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ آپ نے بہت جلدی کی قبل اس کے ہم آپ کو اس آلہ سے ختنہ کا حکم دیتے (یعنی ہم نے تو یہ آلہ استعمال کا حکم نہیں دیا تھا آپ نے خود ہی فوراً اس کو استعمال کر لیا؟) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ: اے میرے رب! مجھے آپ کے حکم کو مؤخر کرنا ناگوار تھا (لہٰذا فی الفور اس پر عمل کر لیا)۔

النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلام قَطُّ اِلا ثَلاثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ فِي ذَاتِ اللهِ قَوْلُهُ ﴿ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ﴾ وَقَوْلُهُ ﴿ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ ﴾ هٰذَا وَوَاحِدَةً فِي شَانِ سَارَةَ فَاِنَّهُ قَدِمَ اَرْضَ جَبَّارٍ وَمَعَهُ سَارَةُ وَكَانَتْ اَحْسَنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهَا اِنَّ هٰذَا الْجَبَّارَ اِنْ يَعْلَمْ اَنَّكِ امْرَاَتِي يَغْلِبْنِي عَلَيْكِ فَاِنْ سَاَلَكِ فَاَخْبِرِيهِ اَنَّكِ اُخْتِي فَاِنَّكِ اُخْتِي فِي الاِسْلامِ فَاِنِّي لا اَعْلَمُ فِي الاَرْضِ مُسْلِمًا غَيْرِي وَغَيْرَكِ فَلَمَّا دَخَلَ اَرْضَهُ رَآهَا بَعْضُ اَهْلِ الْجَبَّارِ اَتَاهُ فَقَالَ لَهُ لَقَدْ قَدِمَ اَرْضَكَ امْرَاَةٌ لا يَنْبَغِي لَهَا اَنْ تَكُونَ اِلا لَكَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَاُتِيَ بِهَا فَقَامَ اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلام اِلَى الصَّلاةِ فَلَمَّا دَخَلَتْ عَلَيْهِ لَمْ يَتَمَالَكْ اَنْ بَسَطَ يَدَهُ اِلَيْهَا فَقُبِضَتْ يَدُهُ قَبْضَةً شَدِيدَةً فَقَالَ لَهَا ادْعِي اللهَ اَنْ يُطْلِقَ يَدِي وَلا اَضُرُّكِ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقُبِضَتْ اَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَةِ الاُولٰى فَقَالَ لَهَا مِثْلَ ذٰلِكَ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَقُبِضَتْ اَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَتَيْنِ الاُولَيَيْنِ فَقَالَ ادْعِي اللهَ اَنْ يُطْلِقَ يَدِي فَلَكِ اللهَ اَنْ لا اَضُرُّكِ فَفَعَلَتْ وَاُطْلِقَتْ يَدُهُ وَدَعَا الَّذِي جَاءَ بِهَا فَقَالَ لَهُ اِنَّكَ اِنَّمَا اَتَيْتَنِي بِشَيْطَانٍ وَلَمْ تَاْتِنِي بِاِنْسَانٍ فَاَخْرِجْهَا مِنْ اَرْضِي وَاَعْطِهَا هَاجَرَ قَالَ فَاَقْبَلَتْ تَمْشِي فَلَمَّا رَآهَا اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلام انْصَرَفَ فَقَالَ لَهَا مَهْيَمْ قَالَتْ خَيْرًا كَفَّ اللهُ يَدَ الْفَاجِرِ وَاَخْدَمَ خَادِمًا قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَتِلْكَ اُمُّكُمْ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ ۔

جب کہ ایک جھوٹ سارہ کے بارے میں تھا کہ جب وہ (اپنی زوجہ) حضرت سارہ جو بہت خوبصورت تھیں کے ہمراہ ظالم بادشاہ کے ملک میں آئے تو سارہ سے کہا کہ اس ظالم بادشاہ کو اگر معلوم ہو جائے کہ تم میری بیوی ہو تو زبردستی تمہیں مجھ سے چھین لے گا لہٰذا اگر وہ تم سے پوچھے تو اسے یہی بتلانا کہ میں اس کی بہن ہوں کیونکہ اسلامی رشتہ کی بناء پر تم میری بہن ہو، جب کہ میں اس سرزمین پر اپنے اور تمہارے علاوہ کسی کو مسلمان نہیں جانتا۔

چنانچہ جب اس ظالم بادشاہ کے ملک میں داخل ہوئے تو اس کے کارندے اس کے پاس آئے اور کہا کہ تیرے ملک میں ایک ایسی عورت آئی ہے کہ وہ تیرے سوا کسی کے لائق نہیں، اس نے حضرت سارہ کو بلا بھیجا، انہیں لایا گیا، حضرت ابراہیم علیہ السلام تو نماز کے لئے کھڑے ہو گئے (تاکہ اللہ سے نماز کے ذریعہ مدد مانگیں) حضرت سارہ اس بادشاہ کے پاس پہنچیں تو اس ظالم نے بلا جھجک اپنا ہاتھ ان کی طرف بڑھایا (دست درازی کی) تو فوراً اس کا ہاتھ بالکل سوکھ گیا، وہ بادشاہ حضرت سارہ سے کہنے لگا کہ اللہ سے دعا کرو کہ میرا ہاتھ ٹھیک ہو جائے تو میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا، حضرت سارہ نے دعا کی (جس کی برکت سے ہاتھ صحیح ہو گیا) تو اس نے دوبارہ وہی بدتمیزی کی، اب کی مرتبہ پہلے سے زیادہ سخت طریقہ سے ہاتھ سوکھ گیا، اس نے حضرت سے پھر وہی بات کی، انہوں نے دعا کر دی تو (ٹھیک ہونے کے بعد) سہ بارہ وہی دست درازی کی کوشش کی، اس بار پہلی دونوں مرتبہ سے زیادہ سخت طریقہ سے ہاتھ مفلوج ہو گیا، اب کہنے لگا کہ میرے لئے اللہ سے دعا کردو کہ ہاتھ ٹھیک ہو جائے تو اللہ کی قسم! اب میں تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا، انہوں نے دعا کر دی تو ہاتھ ٹھیک ہو گیا، پھر اس نے اس آدمی کو بلایا جو حضرت سارہ کو لے کر آیا تھا اور اس سے کہا کہ تو تو میرے پاس شیطان لے کر آیا ہے کوئی انسان لے کر نہیں آیا۔ لہٰذا اس کو میرے ملک سے نکال دو اور ہاجرہ (جو اس کی ایک باندی تھی) اس کے حوالے کر دو۔ چنانچہ حضرت سارہ ہاجرہ کے ہمراہ واپس چلیں، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہیں دیکھا تو پوچھا کہ کیا گذری؟ فرمایا کہ خیر رہی، اللہ تعالیٰ نے اس فاجر و بدکار کا ہاتھ روک دیا اور ایک

خادمہ بھی دلوادی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اے آسمان کے پانی کی اولادو! یہی وہ تمہاری ماں تھیں۔ ❶

باب ــ ۳۰۰ باب من فضائل موسی ﷺ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے فضائل کا بیان

۱۶۱۷ ...... حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ بَنُو

۱۶۱۷ ...... ہمام بن منبہ کی روایت ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل کی عادت تھی کہ وہ (کنویں یا گھاٹ پر) ننگے اور برہنہ نہاتے تھے اور ایک دوسرے کی شرمگاہ دیکھا کرتے تھے، جب کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام (حیا اور

---

❶ فائدہ ...... اس سے مراد حضرت ہاجرہ ہیں کہ وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ تھیں' اور آسمان کے پانی کی اولاد سے مراد عرب ہیں۔ اور اس کی طرف نسبت کرنے کی وجہ یا تو یہ تھی کہ اہلِ عرب جانوروں کے چرانے کی وجہ سے بارش کے مواقع میں زیادہ ہوتے تھے اور ان کی زندگی کا آسمان کے پانی پر مدار ہوتا تھا' یا یہ وجہ تھی کہ آسمان کے پانی سے زمزم مراد لیا ہو کیونکہ ...... زمزم کو اللہ تعالیٰ نے حضرت ہاجرہ کے لئے جاری فرمایا تھا اور اہلِ عرب کا زیادہ تر گذر اسی پر تھا۔ اس نسبت سے اہلِ عرب کو آسمان کے پانی کی اولاد کہا' یا یہ کہ ان کے نسب کی صفائی اور اختلاط و آمیزش سے پاک ہونے کی وجہ سے آسمان کا پانی قرار دیا کہ آسمان کا پانی جس طرح صاف اور کسی قسم کی آمیزش و ملاوٹ سے آلودہ نہیں ہوتا اسی طرح اہلِ عرب کے نسب بھی ہر طرح کے اختلاط اور آمیزش سے پاک و صاف ہیں۔

کیا انبیاء کذب سے متصف ہو سکتے ہیں؟

نوویؒ نے فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کذب اور جھوٹ سے متصف نہیں ہو سکتے۔ خصوصاً رسالت و نبوت کے امور و معاملات میں تو کذب و جھوٹ کے احتمال سے بھی معصوم ہوتے ہیں خواہ قلیل ہو یا کثیر۔ اور دنیاوی امور میں بھی کذب سے معصوم ہوتے ہیں۔

قاضی عیاض مالکیؒ نے فرمایا کہ صحیح یہ ہے کہ رسالت اور نبوت سے متعلق امور میں تو معصوم ہوتے ہیں اور خواہ دیگر صغائر سے معصوم ہوں یا نہ ہوں کذب سے معصوم ہوتے ہیں کیونکہ کذب منصب نبوت کے خلاف ہے۔

حدیثِ بالا میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف جو تین کذبات (جھوٹ) منسوب ہیں وہ حقیقتاً جھوٹ نہیں اور یہاں کذب کا لفظ بھی ظاہر کی وجہ سے استعمال کیا گیا کیونکہ ظاہراً وہ کذب اور جھوٹ نظر آتا تھا' کیونکہ پہلی دو باتیں یعنی اپنی مشرک قوم کے جواب میں مشرکانہ اعمال سے بچنے کے لئے انّی سقیم کہنا کہ میں بیمار ہوں خلافِ حقیقت نہ تھا' اور اللہ ہی کے لئے تھا' اور دوسری بات کہ اپنی مشرک قوم کے جواب میں فرمایا کہ یہ تمہارے بتوں کو توڑنے کا کام تمہارے بڑے بت نے کیا ہے' یہ بھی اللہ ہی کے لئے تھا اور ان کے غلط فکر اور خلافِ عقل حرکت پر عقلی استدلال کے ذریعہ ان کی غلط روش اور غلط سوچ کا احساس دلانا تھا۔

جب کہ تیسری بات یعنی حضرت سارہ سے کہنا کہ بادشاہ اگر تمہارے میرے متعلق دریافت کرے تو کہنا کہ میں بہن ہوں یہ بھی نفسِ واقعہ کے لحاظ سے کذب نہیں تھا کیونکہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان سے رشتہ اخوت میں جڑا ہوا ہے۔ اسلامی رشتہ سے بہن بھائی تھے۔ اور ایسی بات کہ اس کے ایک بعید معنی جو واقعی ہوں اور اس سے مراد لئے جا سکتے ہوں کہنا صحیح ہے جب کہ سننے والا اس سے اس کے ظاہری اور قریبی معنی مراد لے جب کہ کسی نقصان یا ظلم کا اندیشہ ہو۔ اور اس کو "توریہ" کہا جاتا ہے کذب نہیں۔ جیسا کہ صدیقِ اکبرؓ نے سفرِ ہجرت کے دوران حضور علیہ السلام کے بارے میں فرمایا تھا کہ "یہ راہ دکھانے والے ہیں' مجھے راہ دکھاتے ہیں"۔

غرض حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف ان کذبات کی نسبت ظاہری لحاظ سے ہے ورنہ فی الحقیقت یہ کذب نہ تھے۔ واللہ اعلم

اِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى سَوْاَةِ بَعْضٍ وَكَانَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا يَمْنَعُ مُوسٰى اَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا اِلَّا اَنَّهُ آدَرُ قَالَ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلٰى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ قَالَ فَجَمَحَ مُوسٰى بِاَثَرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرُ حَتّٰى نَظَرَتْ بَنُو اِسْرَائِيلَ اِلٰى سَوْاَةِ مُوسٰى فَقَالُوا وَاللّٰهِ مَا بِمُوسٰى مِنْ بَاْسٍ فَقَامَ الْحَجَرُ بَعْدُ حَتّٰى نُظِرَ اِلَيْهِ قَالَ فَاَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ اِنَّهُ بِالْحَجَرِ نَدَبٌ سِتَّةٌ اَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبُ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام بِالْحَجَرِ ۔

حکم الٰہی کی وجہ سے) تنہائی میں غسل فرماتے تھے، لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ اللہ کی قسم! موسیٰ ہمارے ساتھ صرف اس لئے غسل نہیں کرتے کیونکہ وہ فتق (خصیے پھول جانے) کی بیماری میں مبتلا ہیں (حالانکہ یہ غلط بات تھی، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو ایسی تہمت یا عیب سے بھی محفوظ فرمانے کے لئے یہ سبیل کی کہ) ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تنہائی میں غسل فرما رہے تھے، انہوں نے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیئے۔ (نہا کر فارغ ہوئے اور کپڑے لینے کے لئے پتھر کی طرف بڑھے) تو پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگنے لگا، موسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے دوڑے کہتے ہوئے کہ او پتھر! میرے کپڑے، او پتھر میرے کپڑے! یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شرمگاہ دیکھ لی اور کہنے لگے کہ اللہ کی قسم! موسیٰ کو تو ایسی کوئی تکلیف نہیں، بس اس وقت پتھر رک گیا۔ جب بنی اسرائیل نے ان کو خوب دیکھ لیا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے لئے اور پتھر کو مارنا شروع کر دیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! اس پتھر پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مار کے اب تک چھ یا سات نشان ہیں۔

١٦١٨...... وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام رَجُلًا حَيِيًّا قَالَ فَكَانَ لَا يُرٰى مُتَجَرِّدًا قَالَ فَقَالَ بَنُو اِسْرَائِيلَ اِنَّهُ آدَرُ قَالَ فَاغْتَسَلَ عِنْدَ مُوَيْهٍ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلٰى حَجَرٍ فَانْطَلَقَ الْحَجَرُ يَسْعٰى وَاتَّبَعَهُ بِعَصَاهُ يَضْرِبُهُ ثَوْبِي حَجَرُ ثَوْبِي حَجَرُ حَتّٰى وَقَفَ عَلٰى مَلَاٍ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ وَنَزَلَتْ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا﴾ ۔

١٦١٨...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت شرم و حیا والے آدمی تھے انہیں کسی نے برہنہ کبھی نہیں دیکھا تھا، بنو اسرائیل (اپنی عادت کی وجہ سے) یہ کہنے لگے کہ موسیٰ علیہ السلام تو فتق کی (یعنی خصیے پھول جانے کی) بیماری میں مبتلا ہیں۔ ایک بار حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کسی پانی کی گھاٹ پر غسل کیا اور اپنے کپڑے اتار کر ایک پتھر پر رکھ دیئے، پتھر ان کے کپڑوں سمیت دوڑنے لگا، موسیٰ اس کے پیچھے دوڑے اپنے عصا سے اسے مارتے اور کہتے او پتھر! میرے کپڑے او پتھر! میرے کپڑے۔ یہاں تک کہ وہ پتھر بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے پاس جا کر ٹھہرا (اور لوگوں نے دیکھ لیا کہ حضرت موسیٰ اس بیماری سے محفوظ تھے) اور اس وقت (جب حضور نے یہ واقعہ بیان فرمایا) یہ آیت نازل ہوئی۔ "اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ۔ جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو ایذاء پہنچائی،

پھر اللہ نے ان کو پاک کر دکھایا اس بات سے جو وہ لوگ کہتے تھے اور وہ اللہ کے نزدیک وجاہت والے تھے"۔ (الاحزاب/۶۹) ❶

۱۶۱۹...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلى مُوسى عَلَيْهِ السَّلام فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَفَقَا عَيْنَهُ فَرَجَعَ اِلى رَبِّهِ فَقَالَ اَرْسَلْتَنِي اِلى عَبْدٍ لا يُرِيدُ الْمَوْتَ قَالَ فَرَدَّ اللهُ اِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ اِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِمَا غَطَّتْ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ اَيْ رَبِّ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ فَسَاَلَ اللهَ اَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ اِلى جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكَثِيبِ الْاَحْمَرِ۔

۱۶۱۹......ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ موت کا فرشتہ (حضرت عزرائیل علیہ السلام) موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے، جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے تو انہوں نے زوردار طمانچہ انہیں مارا اور آنکھ پھوڑ دی، ملک الموت اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹے اور فرمایا کہ: آپ نے مجھے اپنے ایسے بندے کی طرف بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا، اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھ لوٹا دی اور فرمایا کہ واپس اسی بندے کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ اپنا ہاتھ بیل کی پیٹھ پر رکھیں، جتنے بھی بال اس کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے ہر بال کے عوض عمر کا ایک سال ملے گا (گویا جتنے بال ہاتھ کے نیچے ہوں گے اتنے سال عمر ہو گی) حضرت موسیٰؑ نے جب یہ پیغام سنا تو) فرمایا کہ اے میرے رب! پھر کیا ہو گا؟ فرمایا کہ اس کے بعد بھی موت ہو گی، فرمایا کہ (جب اسکے بعد بھی مرنا ہی ہے) تو پھر ابھی ہی سہی۔ اور اللہ سے دعا فرمائی کہ انہیں ارضِ مقدسہ (بیت المقدس) کے اتنا نزدیک کر دے جتنا ایک پتھر پھینکنے کا فاصلہ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر میں وہاں ہوتا تو میں تمہیں موسیٰ علیہ السلام کی قبر دکھاتا، راستہ کی ایک جانب سرخ دھاری دار مٹی کے تودہ کے نیچے"۔ ❷

---

❶ فائدہ...... مذکورہ بالا واقعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ تھا' اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم الصلوات والتسلیمات کو جس طرح دینی و روحانی اعتبار سے کامل بناتے ہیں اسی طرح جسمانی اعتبار سے بھی کامل بناتے ہیں اور انہیں باطنی عیوب کی طرح ظاہری عیوب سے بھی محفوظ رکھتے تھے' حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی مذکورہ بیماری سے اللہ نے محفوظ رکھا تھا لیکن ان کی قوم نے بغض و عناد سے اس بات کو پھیلایا کہ چونکہ موسیٰ ہمارے ساتھ عام لوگوں کی طرح برہنہ ہو کر غسل نہیں کرتے بلکہ تنہا غسل کرتے ہیں تو یقیناً وہ مذکورہ بیماری میں مبتلا ہیں' اللہ کو حضرت موسیٰ کے بے عیب ہونے کو قوم پر واضح کرنا تھا تو اس کا ذریعہ مذکورہ واقعہ بنادیا' جس سے قوم کو واضح ہو گیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام مذکورہ بیماری سے محفوظ تھے۔

❷ فائدہ...... حضرت ہمام بن منبہ کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ فرشتہ نے حضرت موسیٰؑ سے کہا تھا کہ "اپنے رب کی دعوت کو قبول کیجئے"۔ بعض علماء نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ملک الموت کو طمانچہ اس لئے مارا کہ انہوں نے اختیار دینے سے قبل ہی قبض روح کی بات کی تھی' حالانکہ اللہ تعالیٰ کی سنت یہ تھی کہ ہر نبی کی روح قبض کرنے سے قبل انہیں یہ اختیار دیا کرتے تھے کہ چاہیں تو دنیا کی زندگی کو مزید طویل کر لیں اور چاہیں تو موت کو قبول کر لیں۔ جب کہ موسیٰ علیہ السلام کو ملک الموت نے یہ اختیار دینے سے قبل ہی موت کی بات کی تھی جس پر انہوں نے طمانچہ مارا۔

اس پر اشکال یہ ہوتا ہے کہ ملک الموت نے اللہ کے نبی کی روح قبض کرنے کا اقدام کیسے کر لیا بغیر اختیار دیئے ہوئے' جب کہ فرشتے تو معصوم ہوتے ہیں؟

(جاری ہے)

۱۶۲۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ جَاءَ مَلَكُ

۱۶۲۰...... روایتِ ہمامؒ بن منبہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "ملک الموت، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ اپنے رب کی دعوت کو قبول کیجئے (یعنی موت کے لئے تیار ہو جایئے) حضرت موسیٰ علیہ السلام

(گذشتہ سے پیوستہ)...... ابنِ خزیمہؒ فرماتے ہیں کہ "اصل میں بات یہ تھی کہ اللہ نے ملک الموت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ان کی روح قبض کرنے کے لئے نہیں بھیجا تھا بلکہ ایک امتحان و آزمائش کے لئے بھیجا تھا۔ جیسے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو بیٹے کے ذبح کا حکم دیا لیکن وہ صرف ایک آزمائش تھی مقصود ذبح نہیں تھا' اگر مالک الموت کو روح قبض کرنے ہی کے لئے بھیجا ہوتا تو جب انہیں طمانچہ مارا اسی وقت روح قبض کر لیتے۔

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے ملک الموت کو تھپڑ مارنا جائز تھا اس لئے کہ ملک الموت اجنبی انسان کی صورت میں آئے تھے اور موسیٰ علیہ السلام انہیں پہچانتے نہیں تھے' جب کہ آدمی کو اپنے گھر میں بلا اجازت اجنبی کے داخل ہونے پر یا دیکھنے پر اس کی آنکھ پھوڑنے کی اجازت ہے۔ لہٰذا حضرت موسیٰؑ نے مارے غیرت و جلال کے طمانچہ مارا' اور انبیاء علیہم السلام کے پاس فرشتے جب انسانی صورت میں آتے ہیں تو وہ انہیں پہچانتے ہیں جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ کے پاس جب فرشتے انسانی صورت میں آئے تو وہ انہیں پہچانتے نہیں تھے اور ان کے لئے فوراً بھنا ہوا بچھڑا لے آئے اگر وہ پہچان چکے ہوتے تو کیوں ان کی خاطر تواضع کا انتظام کرتے' کیونکہ فرشتے تو کھانے پینے سے محفوظ معصوم ہیں۔ اسی طرح دو فرشتے حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس دو آدمیوں کی صورت میں اپنا مقدمہ لے کر آئے تو داؤد علیہ السلام انہیں پہچانتے نہیں تھے۔ تو اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھی ملک الموت انسانی صورت میں آئے تو وہ کیسے پہچانتے؟

حاصلِ کلام یہ کہ ملک الموت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس انسانی صورت میں آئے اور بغیر اجازت کے آئے اور آکر فرمایا کہ "اپنے رب کی دعوت کو قبول کیجئے"۔ حضرت موسیٰؑ نے پہچانا نہیں اور یہ گمان کیا کہ ان کے دشمنوں میں سے کوئی ہے جو انہیں قتل کرنے آیا ہے' لہٰذا انہوں نے اپنے دفاع میں اسے طمانچہ مارا۔ جس سے ان کی آنکھ پھوٹ گئی۔

یہاں یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ فرشتے تو جسم و مادہ سے محفوظ ہوتے ہیں' وہ نورانی مخلوق ہیں تو جب ان کا جسم ہی نہیں تو آنکھ کیسے پھوٹ گئی؟

حضرت حکیم الامت تھانوی قدس اللہ سرہ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:

"ملائکہ یا جنات کسی انسانی صورت میں مُتَشکّل ہوتے ہیں یا کسی بھی جاندار مخلوق کی شکل میں متشکل ہوتے ہیں تو ان مخلوقات کے خواص بھی ان کے لئے ثابت ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی فرشتہ یا جن کسی مرد کی شکل میں آئے تو ایک مرد کے تمام خواص بھی اس کے لئے ثابت ہو جائیں گے' یا کم از کم بعض خواص ثابت ہو جائیں گے۔ لہٰذا یہ کوئی بعید بات نہیں کہ جب فرشتہ اس مخصوص حالت میں ہو تو اس کی آنکھ بھی قوت کے اعتبار سے ایک عام مرد کی آنکھ کے برابر ہو۔ جب کہ موسیٰ علیہ السلام تو ویسے ہی سخت پکڑ والے اور قوت والے تھے ان کے تھپڑ کی قوت سے ملک الموت کی آنکھ پھوٹ گئی۔ (امداد الفتاویٰ ۵/ ۱۲۴)

پھر حضرت تھانویؒ نے اس بات پر محققانہ گفتگو فرمائی ہے کہ ملائکہ اپنی اصلی صورت و حالت میں بھی مادہ و جسم سے بالکل مبرّا نہیں ہوتے بلکہ نصوص سے ان کا ٹھہرنا' سکون اور حرکت سب ثابت ہیں جو مادّہ ہی کے خواص ہیں البتہ ان کا مادّہ بہت زیادہ لطیف ہوتا ہے۔

(ملخصاً از تکملہ فتح الملہم ۵/ ۱۹/ ۲۰)

ابنِ خزیمہؒ کی مذکورہ بالا توجیہ اختیار کرنے سے ایک دوسرا اشکال بھی رفع ہو جاتا ہے اور وہ یہ کہ جس وقت ملک الموت حضرت موسیٰؑ کی روح قبض کرنے آئے تھے اور انہوں نے طمانچہ مارا تھا اگر وہ وقت حضرت موسیٰؑ کی وفات کا مقررہ و مقدرہ وقت تھا تو موسیٰ علیہ السلام نے تھپڑ مار کر اپنی موت کے مقررہ وقت اور اجل کو کیسے مؤخر کر دیا؟ اور اگر وہ وقتِ موعود اور وفات کی مقررہ وقت نہیں تھا تو ملک الموت کیسے روح قبض کرنے آگئے دونوں ہی باتیں محال ہیں۔ (جاری ہے)

الْمَوْتِ اِلٰی مُوسٰی عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ لَهُ اَجِبْ رَبَّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوسٰی عَلَيْهِ السَّلَام عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَاهَا قَالَ فَرَجَعَ الْمَلَكُ اِلَى اللهِ تَعَالٰی فَقَالَ اِنَّكَ اَرْسَلْتَنِي اِلٰی عَبْدٍ لَكَ لا يُرِيدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَا عَيْنِي قَالَ فَرَدَّ اللهُ اِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ اِلٰی عَبْدِي فَقُلِ الْحَيَاةَ تُرِيدُ فَاِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰی مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَاِنَّكَ تَعِيشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَمُوتُ قَالَ فَالْآنَ مِنْ قَرِيبٍ رَبِّ اَمِتْنِي مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاللهِ لَوْ اَنِّي عِنْدَهُ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ اِلٰی جَانِبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَثِيبِ الْاَحْمَرِ۔

نے ملک الموت کی آنکھ پر طمانچہ مارا اور آنکھ پھوڑ دی۔ ملک الموت، اللہ تعالیٰ کے پاس واپس پہنچے اور کہا کہ آپ نے مجھے ایک ایسے بندے کے پاس بھیج دیا جو مرنا ہی نہیں چاہتا اور اس نے میری آنکھ پھوڑ دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھ لوٹا دی اور فرمایا کہ میرے بندے کے پاس واپس جاؤ اور کہو کہ کیا جینا چاہتے ہیں، اگر آپ جینا چاہتے ہیں تو ایک بیل کی پُشت پر اپنا ہاتھ رکھئے، آپ کا ہاتھ جتنے بالوں کو چھپالے اتنی ہی سال آپ مزید زندہ رہیں گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے (یہ ساری بات سنی اور) فرمایا کہ پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟ فرمایا کہ اس کے بعد پھر موت ہوگی۔ فرمایا کہ پھر تو ابھی مرنا بہتر ہے، اے میرے رب! مجھے ارضِ مقدسہ سے ایک پتھر پھینکنے کے فاصلہ کے بقدر قریب کردے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں وہاں ہوتا تو موسیٰ علیہ السلام کی قبر تمہیں ضرور دکھاتا کہ راستہ کی ایک جانب سرخ ریت کے پاس ہے۔

۱۶۲۱...... حدثنا اَبُو اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۱۶۲۱......اس سند کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل حدیث نقل کی

(گذشتہ سے پیوستہ)...... لیکن ابن خزیمہؒ کی توجیہ اختیار کرنے سے یہ اشکال باقی نہیں رہتا' کیوں کہ ان کی توجیہ کے مطابق ملک الموت حضرت موسیٰ علیہ السلام کی روح قبض کرنے نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے امتحان و آزمائش کے لئے آئے تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مذکورہ عمل سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ دنیا کی زندگی کا طویل ہو جانا کچھ زیادہ خوش قسمتی یا خوشی کی بات نہیں۔ حیاتِ فانی کے لمحات خواہ کتنے ہی طویل ہوں موت کا جام ہر ذی نفس کا مقدر ہے' دنیا کی تمام رنگینیاں و رعنائیاں' عیش و شباب' راحت و آرام سب عارضی ہیں بقائے دوام صرف اخروی زندگی میں ہوگا۔

اوّل و آخر فنا' ظاہر و باطن فنا
نقشِ کہن ہو کہ نَو' منزلِ آخر فنا

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے آخری خواہش یا دعا یہ مانگی کہ بیت المقدس سے قریب ہو جائیں۔ اس کی کیا وجہ تھی؟ علامہ عینیؒ نے عمدۃ القاری میں فرمایا کہ:

"اگر تم کہو کہ ارضِ مقدسہ سے قریب ہونے میں کیا حکمت تھی تو میں کہتا ہوں کہ: حکمت اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس کے داخلہ سے منع فرمادیا' میدانِ تیہ میں چالیس برس انہیں حیران و سرگرداں رکھا یہاں تک کہ موت نے ان کا خاتمہ کردیا اور بیت المقدس میں (اپنے جیتے جی) داخل نہ ہو سکے البتہ ان کی اولاد' حضرت یوشع علیہ السلام کے ہمراہ داخل ہوئی۔ پھر حضرت ہارون اور حضرت موسیٰ علیہما السلام بھی بیت المقدس کی فتح سے پہلے ہی فوت ہوگئے تو حضرت موسیٰؑ کے لئے غاصبین کے قبضہ کی بناء پر بیت المقدس کے اندر داخلہ ممکن نہ تھا تو انہوں نے یہی خواہش کی کہ کم از کم اگر اس میں داخل نہ ہو سکتے تو اس کے قریب ہی ہو جائیں' جب کہ ان کی تدفین کے بعد' بعد میں جب بیت المقدس فتح ہو تو لاش نکال کر بیت المقدس منتقل کرنا ممکن نہیں لہٰذا موت ہی اس کے قریب آئے۔ کیونکہ انسان جس کے قریب ہوتا ہے اسی کا حکم اس کو دیا جاتا ہے۔ (عمدۃ القاری ۴/۱۶۶)

اس سے اس کی فضیلت بھی ثابت ہوئی کہ صلحاء اور نیک لوگوں کی بستی یا ان کے قریب دفن ہونا بہتر ہے اگر بسہولت میسر ہو۔ واللہ اعلم

يَحْيى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ بِمِثْلِ هٰذَا الْحَدِيثِ۔

گئی ہے۔

۱۶۲۲......حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِى سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا يَهُودِيٌّ يَعْرِضُ سِلْعَةً لَهُ اُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا كَرِهَهُ اَوْ لَمْ يَرْضَهُ شَكَّ عَبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ لا وَالَّذِى اصْطَفَى مُوسى عَلَيْهِ السَّلَام عَلَى الْبَشَرِ قَالَ فَسَمِعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَلَطَمَ وَجْهَهُ قَالَ تَقُولُ وَالَّذِى اصْطَفَى مُوسى عَلَيْهِ السَّلَام عَلَى الْبَشَرِ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ اَظْهُرِنَا قَالَ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اِنَّ لِي ذِمَّةً وَعَهْدًا وَقَالَ فُلَانٌ لَطَمَ وَجْهِى فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ وَالَّذِى اصْطَفَى مُوسى عَلَيْهِ السَّلَام عَلَى الْبَشَرِ وَاَنْتَ بَيْنَ اَظْهُرِنَا قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّى عُرِفَ الْغَضَبُ فِى وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ لا تُفَضِّلُوا بَيْنَ اَنْبِيَاءِ اللهِ فَاِنَّهُ يُنْفَخُ فِى الصُّورِ فَيَصْعَقُ مَنْ فِى السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ اِلا مَنْ شَاءَ اللهُ قَالَ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ اُخْرى فَاَكُونُ اَوَّلَ مَنْ بُعِثَ اَوْ فِى اَوَّلِ مَنْ بُعِثَ فَاِذَا مُوسى عَلَيْهِ السَّلَام آخِذٌ بِالْعَرْشِ فَلا اَدْرِى اَحُوسِبَ بِصَعْقَتِهِ يَوْمَ الطُّورِ اَوْ بُعِثَ قَبْلِى وَلا اَقُولُ اِنَّ اَحَدًا اَفْضَلُ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتّى عَلَيْهِ السَّلَام -

۱۶۲۲......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک یہودی اپنا سامان پیش کر رہا تھا (فروخت کے لئے) اس کو (بطورِ قیمت) جو کچھ دیا گیا تو اسے ناگوار گذرا یا اس پر وہ راضی نہ ہوا، اور کہنے لگا نہیں، اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو انسانوں پر منتخب فرمایا۔ یہ نہیں۔ ایک انصاری نے اس کی یہ بات سنی تو اس کے چہرے پر ایک تھپڑ مار دیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان موجود ہیں اور تو کہتا ہے کہ: اس ذات کی قسم جس نے موسیٰ علیہ السلام کو انسانوں پر منتخب فرمایا۔ وہ یہودی، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! میں ذمی اور معاہد ہوں (یعنی وہ کافر جو دار الاسلام کا باشندہ ہو اور اس کے قانون کا تابع ہو) اور فلاں نے مجھے تھپڑ مارا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس انصاری سے دریافت فرمایا کہ تو نے اسے تھپڑ کیوں مارا ہے؟ اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! اس نے قسم کھائی کہ اس ذات کی قسم جس نے تمام مخلوق پر موسیٰ علیہ السلام کو منتخب فرمایا جب کہ آپ ہمارے درمیان موجود ہیں۔

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ مبارک پر غصہ کے آثار پہچانے جانے لگے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اللہ کے پیغمبروں کے درمیان (بلاوجہ) ایک کو دوسرے پر فضیلت مت دو"۔ اس لئے کہ قیامت کی روز جب صور پھونکا جائے گا تو آسمانوں اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب پر غشی طاری ہو جائے گی سوائے اس کے جسے اللہ چاہے۔ پھر دوبارہ صور میں پھونکا جائے گا تو سب سے پہلے میں ہی اٹھایا جاؤں گا تو میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کو تھامے ہوئے ہیں، مجھے معلوم نہیں کہ کیا یہ طور پر تجلی کے وقت کی بے ہوشی کا بدلہ ہو گا یا یہ کہ وہ مجھ سے پہلے ہی اٹھائے گئے ہوں گے۔ اور میں یوں بھی نہیں کہتا کہ کوئی پیغمبر یونس بن متیٰ علیہ السلام سے افضل ہے"۔ [1]

---

[1] فائدہ...... حدیث میں بنیادی طور پر رسول کریم ﷺ نے "تفضیل بین الانبیاء والمرسلین" سے منع فرمایا ہے کہ غیر ضروری طور پر انبیاء کرام علیہم السلام کے درمیان ایک کو دوسرے پر فضیلت دینے یا اپنے پیغمبر کو دوسرے پیغمبر کے مقابلہ میں افضل ثابت کرنے...... (جاری ہے)

١٦٢٣...... وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِى سَلَمَةَ بِهٰذَا الاسْنَادِ سَوَاءً ۔

۱۶۲۳......اس سند کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کی طرح روایت مروی ہے۔

١٦٢٤......حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ قَالا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِى عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِى سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ

۱۶۲۴...... حضرت ابو سلمہؓ اور حضرت عبدالرحمٰنؒ بن الاعرج رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ”ایک یہودی اور ایک مسلمان آدمی کے درمیان گالم گلوچ ہوا، مسلمان نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے محمد ﷺ کو تمام جہانوں کیلئے

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کے عمل سے منع فرمایا ہے۔
یہ حقیقت تو اظہر من الشمس ہے کہ آنحضرت ﷺ افضل الانبیاء ہیں' امام الانبیاء ہیں' خاتم الانبیاء ہیں' خود کئی احادیث میں اس طرح کا مضمون وارد ہوا ہے۔ لیکن حدیث مذکورہ میں یہ ممانعت اس واسطے فرمائی گئی ہے کہ امتیوں کے درمیان اس قسم کی تفصیل عموماً جذباتی انداز اختیار کر جاتی ہے اور اس جذباتیت میں کسی بھی ذی شان پیغمبر علیہ السلام کی شان میں تنقیص یا گستاخی کا کوئی جملہ زبان سے نکل سکتا ہے۔ جو انسان کے اعمال صالحہ کے لئے ”مہلک“ بن سکتا ہے۔ امتیوں کو ایک نبی کی دوسرے نبی پر بلاوجہ فضیلت نہیں بیان کرنی چاہیئے' ورنہ تو اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ: **تلك الرُّسل فضّلنا بعضهم علىٰ بعضٍ** (البقرہ) یہ پیغمبر ہیں ان میں سے بعض کو بعض پر ہم نے فضیلت عطا کی ہے“۔
حدیث میں فرمایا گیا کہ ”روز حشر سب سے پہلے مجھے (حضور علیہ السلام) کو اٹھایا جائے گا تو میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کو تھامے کھڑے ہیں' میں نہیں جانتا کہ یہ ان کے طور والے دن کا بدلہ ہے یا وہ مجھ سے بھی پہلے اٹھائے گئے ہیں“۔
یہ آنحضرت ﷺ نے ایک طرح سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خصوصیت بیان فرمائی۔
لیکن اس پر ایک اشکال ہوتا ہے کہ جب صور پھونکا جائے گا تو اس کی وجہ سے دنیا میں اس وقت جتنے بھی زندہ ہوں گے ان سب پر موت کی بے ہوشی طاری ہو جائے گی اور جو اس سے قبل وفات پا چکے ہیں تو ان کو دوبارہ موت آنا محال ہے۔ جب کہ مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے کے لئے بھی صور پھونکا جائے گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام تو پہلے ہی انتقال فرما چکے ہیں تو نہ تو یہ بات صحیح ہو سکتی ہے کہ ان کو دوبارہ موت آئے اور نہ ہی ان کے لئے اس بے ہوشی سے استثناء پایا گیا جس کو حدیث بالا میں ان کی خصوصیت بتلایا گیا ہے؟
علماء نے اس اشکال کے مختلف جوابات دیئے ہیں۔
علامہ عینیؒ نے عمدۃ القاری میں جو جواب نقل کیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ:
”انبیاء علیہم السلام پر اگرچہ ہمارے اعتبار سے موت طاری ہو چکی ہوتی ہے لیکن وہ اپنی قبروں میں حیات (زندہ) ہوتے ہیں، زمین ان کے اجساد پاک کو کھا کر ختم نہیں کرتی' ان کی موت ایک عالم سے دوسرے عالم یا ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف انتقال ہوتا ہے' جب اس بات کا تعین ہو گیا کہ وہ زندہ ہیں تو وہ آسمان و زمین کے درمیان ہیں اور جب صور پھونکا جائے گا تو زمین و آسمان میں جو بھی ہو گا اس پر بے ہوشی طاری ہو جائے گی سوائے اس کے جسے اللہ چاہے۔ تو عام لوگوں کی یہ بے ہوشی تو موت ہو گی جب کہ ظاہر یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی یہ بے ہوشی صرف بے ہوشی ہو گی موت نہیں۔ پھر جب دوبارہ اٹھائے جانے کے لئے صور پھونکا جائے گا تو جس کو موت آچکی تھی وہ زندہ ہو جائے گا اور جس پر غشی طاری تھی وہ ہوش میں آجائے گا' سب سے پہلے نبی علیہ السلام ہوش میں آئیں گے تو دیکھیں گے کہ موسیٰ علیہ السلام عرش کو تھامے کھڑے ہیں تو متردد ہوں گے کہ کیا وہ بے ہوشی سے مستثنیٰ ہیں یا آپ ﷺ سے قبل ہی ہوش میں آگئے ہیں۔ (عمدۃ القاری ۶/۶۸)

قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَرَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا ﷺ عَلَى الْعَالَمِينَ وَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام عَلَى الْعَالَمِينَ قَالَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذٰلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللهُ۔

منتخب فرمایا۔ یہودی نے کہا کہ: اس ذات کی قسم! جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام جہانوں کے لئے چن لیا۔ اس پر مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے چہرے پر تھپڑ مارا۔ وہ یہودی، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا اور مسلمان کا معاملہ آپ ﷺ کو بتلایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے موسیٰ علیہ السلام پر فوقیت مت دو، بلاشبہ لوگوں پر موت کی بے ہوشی طاری ہوگی تو سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا تو دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام عرش کی ایک طرف کو پکڑے کھڑے ہوں گے"۔ میں نہیں جانتا کہ وہ بے ہوش ہونے والوں میں سے تھے پھر مجھ سے پہلے انہیں افاقہ ہوگیا یا اُن لوگوں میں شامل تھے جنہیں اللہ نے بے ہوشی سے مستثنیٰ فرمادیا۔

۱۶۲۵...... و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ بِمِثْلِ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ -

۱۶۲۵...... حضرت ابوہریرہؓ سے روایت مروی ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں ایک آدمی اور یہودیوں میں سے ایک آدمی کے مابین جھگڑا ہوا۔ پھر آگے سابقہ حدیث ابراہیم بن سعد عن ابن شہاب ہی کی مثل حدیث بیان فرمائی۔

۱۶۲۶...... و حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ يَهُودِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ مِمَّنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوِ اكْتَفَى بِصَعْقَةِ الطُّورِ -

۱۶۲۶...... حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت مروی ہے کہ ایک یہودی آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جس کے چہرے پر تھپڑ مارا گیا تھا اور پھر مذکورہ بالا حدیث کی طرح حدیث ذکر فرمائی البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نہیں جانتا کہ وہ ان میں سے تھے کہ جن کے ہوش اڑ گئے تھے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے یا طور (پہاڑ) کی بیہوشی کی وجہ سے ان پر اکتفاء کرلیا گیا۔

۱۶۲۷...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا

۱۶۲۷...... حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مجھ کو انبیاء کرام علیہم السلام کے درمیان فضیلت نہ دو۔

تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْاَنْبِيَاءِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنِي اَبِي۔

١٦٢٨...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَسُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَتَيْتُ وَفِي رِوَايَةِ هَدَّابٍ مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِي عِنْدَ الْكَثِيبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ۔

١٦٢٨...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:
"میں معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر آیا یا وہاں سے گذرا سرخ ریتلے ٹیلہ کے پاس تو دیکھا کہ وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں"۔

١٦٢٩...... و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيسَى يَعْنِي ابْنَ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسٍ ح و حَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ

١٦٢٩...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گذرا اس حال میں کہ حضرت موسیٰ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے اور حضرت عیسیٰ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ (آپ ﷺ نے فرمایا) کہ معراج کی رات میں گذرا۔[1]

---

[1] فائدہ...... حیات انبیاء علیہم السلام کا مسئلہ...... انبیاء علیہم السلام کی حیات کا مسئلہ عقائد میں بڑی اہمیت رکھتا ہے' اس سلسلہ میں اصل دلیل اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے: ولا تقولوا لِمَن يُقتل في سبيل الله أموات' بل أحياءٌ ولٰكن لا تشعرون۔ کہ اللہ کی راہ میں مارے جانے والوں کو مُردہ نہ کہو' بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم (ان کی حیات کا) شعور نہیں رکھتے۔ (البقرہ) جب شہداء کے لئے قرآن کریم کی اس آیت کریمہ سے حیات ثابت ہے تو دلالۃ النص سے انبیاء علیہم السلام کے لئے بھی حیات ثابت ہے کیونکہ انبیاء علیہم السلام کا مرتبہ لاریب شہداء سے بلند ہے۔

شوکانیؒ نے نیل الاوطار میں کہا ہے کہ: کتاب اللہ میں شہداء کے حق میں نص وارد ہے کہ وہ زندہ ہیں انہیں رزق دیا جاتا ہے اور ان کی زندگی جسم سے متعلق ہے تو انبیاء و مرسلین کے ساتھ کیوں نہ ہو گی؟

اس معاملہ میں ایک صریح حدیث بھی وارد ہے جسے ابو یعلیٰ نے اپنی مسند میں تخریج کیا ہے:

"حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انبیاء اپنی قبور میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں"۔ (مسند ابو یعلی ٦/ ١٤٧)

اس حدیث کو ہیثمی نے بھی مجمع الزوائد میں نقل کیا ہے۔ امام بیہقیؒ نے اس مسئلہ میں ایک پورا رسالہ لکھا ہے جس میں اس مسئلہ سے متعلق احادیث جمع کی ہیں' اس طرح علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اس کے متعلق ایک رسالہ "انباہ الاذکیاء فی حیاۃ الانبیاء" لکھا ہے جس میں اس مسئلہ سے متعلق احادیث جمع فرمائی ہیں۔

چنانچہ حیاۃ النبی ﷺ پر دلالت کرنے والی احادیث میں بعض مندرجہ ذیل ہیں:

١۔ یوم الجمعہ کی فضیلت کے متعلق حضرت اوسؓ بن اوس کی حدیث ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

"(جمعہ کے روز) مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو' کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارا درود آپ پر کیسے پیش کیا جائے گا جب کہ آپ تو (مٹی میں مل کر) بوسیدہ ہو چکے ہوں گے؟ (یعنی بوسیدہ ہو کر جسم مبارک تو فنا ہو چکا ہو گا) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(جاری ہے)

التَّيْمِيِّ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَرَرْتُ عَلَى مُوسى وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عِيسى مَرَرْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِی۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... "اللہ عزوجل نے زمین پر انبیاء کے اجسام (کو کھانا) حرام کردیا ہے"۔ یعنی زمین انبیاء کے جسموں کو کھا کر ختم نہیں کر سکتی)۔ (ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' حاکم' دارمی)

چنانچہ اس حدیث میں صراحت ہے کہ اجسادِ انبیاء کو زمین ختم نہیں کر سکتی اور درود پیش کرنے کے ضمن میں جسم کے باقی رہنے کا ذکر اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ روح مبارکہ کو وفات کے بعد بھی جسم اطہر سے خاص تعلق ہے اور یہ کہ درود جسم وروح دونوں کے مجموعہ پر پیش کیا جاتا ہے ورنہ جواب میں جسم کے ذکر کے کوئی معنی نہیں۔

۲۔ اسی سلسلہ میں ابوالدرداءؓ کی حدیث بھی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو کوئی بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے وہ مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس سے فارغ ہو جائے۔ ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ کیا موت کے بعد بھی؟ فرمایا موت کے بعد بھی! اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کردیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے' اللہ کے نبی زندہ ہوتے ہیں رزق دیئے جاتے ہیں"۔ (ابن ماجہ)

۳۔ ابوالشیخ نے کتاب الثواب میں سندِ جید کے ساتھ ابوہریرہؓ کی مرفوع روایت نقل کی ہے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جس نے میری قبر کے پاس درود پڑھا میں اسے سنتا ہوں' اور جو کوئی دور سے درود پڑھے تو مجھے پہنچادیا جاتا ہے۔

(فتح الباری / ابن حجر العسقلانی ۶/۴۸۸)

اسی حدیث کو ابوداؤد نے حضرت ابوہریرہؓ سے ان الفاظ میں نقل کیا ہے:

"مجھ پر درود پڑھا کرو کہ تمہارا درود مجھ تک پہنچادیا جاتا ہے جہاں کہیں بھی تم ہو"۔

اسی طرح ابوداؤد نے حضرت ابوہریرہؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے:

"کوئی شخص بھی جو مجھے سلام کرتا ہے' اللہ تعالیٰ میری روح لوٹا دیتے ہیں حتی کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں"۔

بہر کیف! مذکورہ احادیث سے نبی ﷺ کا حیات ہونا بعد الموت بھی ثابت ہے اور جمہور اہل السنۃ والجماعۃ کا یہی عقیدہ ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام اپنی قبور میں حیات ہیں۔

ایک اشکال اور اس کا جواب

یہاں پر ایک اشکال عموماً لوگوں کو ہوتا ہے وہ یہ کہ انبیاء علیہم السلام پر زندہ ہونے کا حکم کیسے لگایا جا سکتا ہے' جب کہ نصوصِ صریحہ میں ان پر موت طاری ہونے کا ذکر ہے اور یہ کہ وہ بھی دیگر لوگوں کی طرح یوم حشر میں اپنی اپنی قبروں سے اٹھیں گے؟

اصل میں یہ اشکال اس وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی حیاتِ برزخی کا معنی و مفہوم واضح نہیں ہے۔

انبیاء و شہداء کے لئے ان کی وفات کے بعد جس حیات کا ذکر ہے۔ وہ دنیوی حیات سے مختلف ہوتی ہے۔ بعض لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ انہیں وہاں بھی دنیوی زندگی کی طرح زندگی ملے گی۔ جب کہ حق یہ ہے کہ اس معنی میں انبیاء کے لئے حیات ثابت ہونے کا کوئی بھی قائل نہیں' بلکہ ان کی حیات سے مراد یہ ہے کہ ان کی ارواح کو ان کے اجسام مطہرہ سے جو قبروں میں مدفون ہیں ایک قوی تعلق ہوتا ہے' عام لوگوں کی موت کے بعد جسم وروح کا تعلق ختم ہو جاتا ہے لیکن انبیاء و شہداء کی موت کے بعد ان کی ارواح کا ان کے اجسام سے تعلق ختم نہیں ہوتا۔ اور جسم وروح کے اس قوی تعلق کی بناء پر زندوں کی بعض خصوصیات ان میں بھی پائی جاتی ہیں مثلاً سلام سننا اور اس کا جواب دینا' عبادت میں مشغول ہونا وغیرہ وغیرہ۔

(جاری ہے)

باب-۳۰۱ باب فی ذکر یونس علیه السلام وقول النبیﷺ لا ینبغی لعبدٍ ان یقول انا خیرٌ من یونس بن متی

حضرت یونس علیہ السلام کا تذکرہ

۱۶۳۰...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

۱۶۳۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ: "اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میرے کسی

(گذشتہ سے پیوستہ)...... چنانچہ علامہ سبکیؒ شفاء الاسقام میں لکھتے ہیں کہ:

"اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ حقیقتاً زندگی ان (انبیاء) کے ابدان میں پائی جائے بایں طور کہ جس طرح دنیاوی ابدان کو کھانے پینے وغیرہ کی حاجت ہوتی ہے ان کو بھی ہو۔ (شفاء الاسقام/۱۹۱)

نصوص میں غور و فکر سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ موت اگرچہ روح کے جسم سے جدا ہونے کا نام ہے لیکن موت کے بعد بھی روح کا کسی درجہ میں جسم سے تعلق باقی رہتا ہے اور اسی تعلق کی وجہ سے جسم عذاب قبر کی تکلیف محسوس کرتا ہے اور برزخ کے انعامات کی فرحت محسوس کرتا ہے۔ جیسا کہ جمہور اہل السنۃ والجماعۃ کا یہی عقیدہ ہے کہ عذاب قبر جسم اور روح دونوں پر ہوتا ہے۔

علامہ ابن قیمؒ نے کتاب الروح میں اس سلسلہ میں وارد شدہ نصوصِ صریحہ کی تحقیق کے بعد یہی لکھا ہے۔ البتہ جسم و روح کے مابین یہ علاقہ کس نوعیت کا ہوتا ہے اس کی حقیقت و کنہ کی معرفت کا کوئی راستہ نہیں۔

لیکن جسم و روح کے مابین یہ تعلق تمام مُردوں کے درمیان یکساں نہیں ہوتا۔ اس تعلق کے قوی اور ضعیف ہونے کے اعتبار سے مُردوں میں تفاوت پایا جاتا ہے، عام مُردوں میں یہ تعلق بہت کمزور ہوتا ہے لہٰذا ان کے اجسام کو زمین کھالیتی ہے تو ان پر موت طاری ہونے کے بعد زندگی کا اطلاق نہیں کیا جاسکتا۔ اگرچہ بعض علماء نے اس پر بھی حیات کا اطلاق کیا ہے۔ (کمافی أحکام القرآن للجصاصؒ/۱/۱۵۸)

شہداء کے لئے جسم و روح کا یہ تعلق خاصا قوی ہوتا ہے دیگر مُردوں کی بہ نسبت اور زمین ان کے اجسام و ابدان کو کھاتی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن نے ان کے لئے "احیاء" (زندہ ہیں) کہا۔ اس معنی میں ان کی حیات جسمانی حیات ہے۔

جہاں تک انبیاء علیہم السلام کا تعلق ہے تو ان کی ارواح کا ان کے اجسام شریفہ سے جو تعلق ہوتا ہے وہ موت کے بعد جسم و روح کے مابین قائم ہونے والے تمام تعلقات سے زیادہ قوی ہوتا ہے حتیٰ کہ یہ تعلق بعض دنیوی احکام پر بھی اثرانداز ہوتا ہے، چنانچہ انبیاء علیہم السلام کے اموال کی میراث جاری نہیں ہوتی، ان کی ازواج سے ان کی وفات کے بعد کسی کا نکاح جائز نہیں۔

چنانچہ سیّدنا صدیق اکبرؓ ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن پر اسی طرح خرچ کیا کرتے تھے جس طرح کہ رسول اللہ ﷺ خرچ فرمایا کرتے تھے۔

اسی بناء پر انبیاء علیہم السلام کے لئے دنیوی حیات کے بعض خصائص ثابت ہوتے ہیں جو دوسرے اموات کے لئے ثابت نہیں ہوتے۔

خلاصہ یہ کہ جسمانی حیات، حقیقی و کلی طور پر روح و جسم کے مابین تعلق کے بعض مدارج کی نسبت سے ثابت ہوتی ہے۔ انبیاء و شہداء کی وفات کے بعد جو حیات ان کے لئے ثابت ہے وہ حقیقی جسمانی حیات ہے، کیونکہ حیات کے کئی خصائص ان کے واسطے ثابت ہیں۔

البتہ ان کے اس قوی تعلق اور حیاتِ جسمانی بعد الموت کی کنہ اور حقیقت تک کسی انسان کی رسائی ممکن نہیں، کیونکہ احوالِ برزخ و آخرت کو ان عقول کے ذریعہ نہیں سمجھا جاسکتا، لہٰذا اس کی کنہ اور حقیقت کو اللہ کے سپرد کردینا چاہیئے۔ ان شاء اللہ اسی صورت میں عقیدہ کی سلامتی کی ضمانت دی جاسکتی ہے۔

احوالِ برزخ کی کنہ کی دریافت، روح و جسد کے مابین تعلق کے ادراک و اس کی حقیقت کی فکر میں پڑنا اور اس تعلق کے لئے حیاتِ جسمانی اور حیاتِ برزخی کی اصطلاحیں استعمال کرنے میں جدال کرنا اہل حق کا طریقہ نہیں نہ ہی اہلِ علم کی شان ہے، مجادلہ و جھگڑا، نزاع و تباغض ان نظری و لفظی مباحث میں جیسا کہ ہمارے اس دور میں رائج ہوچکا ہے اہلِ علم کے طریقہ سے بہت بعید ہے۔...... (جاری ہے)

بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ يَعْنِي اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ لِي و قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى لِعَبْدِي اَنْ يَقُولَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتّٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ -

قَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ -

بندے کے لئے مناسب نہیں ہے کہ یوں کہے کہ میں (محمد ﷺ) بہتر ہوں یونس بن متی علیہ السلام سے"۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:"کسی بندہ کے لئے مناسب نہیں کہ یوں کہے کہ میں یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں اور یونسؑ کو ان کے والد متیؑ کی طرف منسوب فرمایا"۔ ❶

۱۶۳۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

۱۶۳۱...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(گذشتہ سے پیوستہ)......اسی طرح جسم وروح کے مابین اس تعلق کا صریح انکار کرنا زیغ و کجی ہے جیسا کہ ایک طبقہ کی رائے ہے کیونکہ اس بارے میں نصوصِ صریحہ وکثیرہ واضح ہیں۔ کسی صاحبِ علم وانصاف کے لئے ان سے اعراض کرنا اور اس کا انکار کرنا جائز نہیں ہے۔

حافظ ابن قیمؒ نے کتاب الروح میں فرمایا کہ:"نبی ﷺ سے صحیح طور پر یہ ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں نماز پڑھتے دیکھا' اور چھٹے یا ساتویں آسمان پر بھی دیکھا' تو روح تو وہاں (آسمان) پر تھی لیکن قبر میں موجود بدن کے ساتھ بھی اس کا اتّصال تھا اور تعلق تھا' جبھی وہ نماز پڑھ رہے تھے' اور جوان کو سلام کرتے اس کو سلام کا جواب دیتے اور وہ رفیقِ اعلیٰ میں تھے"۔

(کتاب الروح لابن القیم الحافظؒ ۸۶)

لہٰذا نصوصِ صریحہ کی بناء پر اس مسئلہ میں جن حقائق کا اعتراف ضروری ہے اور نصوص کا تقاضا ہے وہ یہ ہیں۔

۱۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواحِ شریفہ کو اجسامِ مطہرہ کے ساتھ ایک قوی تعلق ہوتا ہے۔
۲۔ یہ تعلق دوسرے مردوں کی ارواح کے ان کے اجسام کے ساتھ تعلق کے مقابلہ میں بہت زیادہ قوی ہوتا ہے۔
۳۔ اسی خصوصی اور زائد تعلق کی وجہ سے انبیاءؑ کے لئے سابقہ دنیوی زندگی کے بعض وہ خصائص ثابت ہوتے ہیں جو نصوص کے ذریعہ معلوم ہوئے ہیں' مثلاً: استماعِ سلام اور اس کا جواب' درود پیش کیا جانا' نماز وغیرہ عبادات میں مشغول ہونا وغیرہ۔
۴۔ اس تعلق قوی کو حیات سے اور ان حضرات انبیاء کو احیاء (زندوں) سے تعبیر کرنا صحیح ہے۔
۵۔ موت کے بعد حاصل شدہ اس حیات کو بعینہٖ حیاتِ دنیا سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا نہ اس کے جمیع خصائل اس میں ثابت ہوتے ہیں۔

جب تک انسان ان حقائق کا معترف و قائل رہے گا وہ انشاء اللہ اہل السنّۃ والجماعۃ کے عقیدہ پر قائم رہے گا۔ واللہ سبحانہ' اعلم

(فائدہ صفحہ ہٰذا)

❶ فائدہ...... مقصد اس ممانعت کا وہی ہے جو پیچھے تفصیل بین الانبیاء کے مسئلہ کے تحت بیان کیا گیا ہے کہ اگرچہ آنحضرت ﷺ تمام انبیاء کے امام اور سردار ہیں لیکن بلاوجہ انبیاء کے درمیان بیانِ فضیلت باہمی تفاخر کے لئے دوسرے نبی مکرم کی شان میں تنقیص کا باعث بن سکتا ہے' کیونکہ جب ایک کی تفضیل ہوگی تو لامحالہ دوسرے کی تنقیص یا ان کی شان میں گستاخی یا سوءِ ادب کا پہلو نکل آئے گا جو انسان کے ایمان کے لئے مضر اور مہلک ثابت ہوسکتا ہے' لہٰذا امتیوں کو یہی تعلیم دی سرورِ عالم ﷺ نے کہ اس معاملہ میں پڑو ہی نہیں کہ کون کس سے افضل ہے۔

اس حدیث کا مقصد العیاذ باللہ یہ نہیں ہے کہ اس سے حضرت یونس بن متی علیہ السلام کی شانِ بلند میں کوئی تنقیص بیان کرنا مقصود ہو بلکہ تعلیم مقصود ہے۔ واللہ اعلم

بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْعَالِيَةِ يَقُولُ حَدَّثَنِي ابْنُ عَمِّ نَبِيِّكُمْ ﷺ يَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ اَنْ يَقُولَ اَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَنَسَبَهُ اِلَى اَبِيهِ ـ

کسی بندے کیلئے مناسب نہیں کہ وہ یہ کہے کہ میں حضرت یونس بن متی علیہ السلام سے بہتر ہوں اور آپ ﷺ نے ان کو ان کے والد کی طرف منسوب فرمایا۔

باب-۳۰۲ باب من فضائل يوسف عليه السلام

سیّدنا حضرت یوسف علیہ السلام کے فضائل

۱۶۳۲......حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي سَعِيدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ اَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ اَتْقَاهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللهِ ابْنُ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ نَبِيِّ اللهِ ابْنِ خَلِيلِ اللهِ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هٰذَا نَسْاَلُكَ قَالَ فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْاَلُونِي خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوا ـ

۱۶۳۲......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ معزز کون ہے؟ فرمایا جو سب سے زیادہ تقویٰ رکھتا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم اس کے بارے میں سوال نہیں کر رہے (بلکہ بزرگی و شرافت کے اعتبار سے پوچھ رہے ہیں) فرمایا تو پھر اللہ کے نبی یوسف علیہ السلام ہیں کہ اللہ کے نبی (یعقوب علیہ السلام) کے بیٹے جو اللہ کے خلیل (ابراہیم علیہ السلام) کے پوتے ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ ہم اس کے متعلق بھی نہیں پوچھ رہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو تم عرب کے قبائل کے متعلق پوچھ رہے ہو (تو ان میں معزز وہ ہیں جو جاہلیت میں بھی بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ وہ دین میں سمجھ حاصل کریں"۔[1]

---

[1] فائدہ......رسول اللہ ﷺ سے جو سوال کیا گیا آپ ﷺ نے اس کا حقیقی جواب پہلی ہی بار عطا فرمایا تھا کہ معزز وہ ہے جو متقی ہو، اور یہ جواب قرآن کریم کی آیتِ مبارکہ إنّ أكرمكم عند الله أتقاكم کے مطابق تھا۔
سائلین نے اپنے سوال کو دوبارہ دہرایا تو آپ ﷺ نے انسانوں میں بزرگی و شرف کے اعتبار سے جو معزز ہیں ان کا ذکر کیا یعنی حضرت یوسف علیہ السلام کا۔ کیونکہ اللہ نے ان کو ہر طرح سے انعامات سے نوازا تھا، وہ واحد نبی ہیں جن کی چار پشت مسلسل نبی ہیں۔ یوسف علیہ السلام، یعقوب علیہ السلام کے بیٹے تھے اور وہ حضرت اسحاق علیہ السلام کے بیٹے تھے اور وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ گویا الکریم ابن الکریم ابن الکریم ابن الکریم۔ یوسف بن یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم علیہم السلام۔
اس کے علاوہ انسانی کمالات کے اعتبار سے بھی اللہ نے انہیں نوازا تھا، حُسنِ صورت، حُسنِ سیرت، سلطنتِ مصر وغیرہ ساری نعمتیں اللہ نے مقدر فرمائی تھیں۔ اس بناء پر آنحضرت ﷺ نے جواب میں اس کا نام لیا۔ لیکن چونکہ پوچھنے والوں کا مقصد کچھ اور تھا تو انہوں نے سوال دوبارہ دہرایا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر تم عرب کے اصل قبائل کے متعلق دریافت کر رہے ہو تو ان میں جو جاہلیت میں اعلیٰ مکارم اخلاق کے مالک، برائیوں اور بشری کمزوریوں سے دور رہنے والے تھے وہ اسلام میں بھی بہترین ہوں گے بشرطیکہ وہ دین کی سمجھ و فہم حاصل کریں۔

باب- ۳۰۳ باب فی فضائل زکریاء علیه السلام

حضرت زکریا علیہ السلام کے فضائل

۱۶۳۳...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِی رَافِعٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ كَانَ زَكَرِيَّاءُ نَجَّارًا ـ

۱۶۳۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''حضرت زکریا علیہ السلام نجار (بڑھئی) تھے''۔[1]

باب- ۳۰۴ باب من فضائل الخضر علیه السلام

حضرت خضر علیہ السلام کے فضائل کا بیان

۱۶۳۴...... حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ اَبِی عُمَرَ الْمَكِّيُّ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعَمُ اَنَّ

۱۶۳۴...... حضرت سعید بن جبیرؒ (مشہور تابعی) فرماتے ہیں کہ نوف البکالی کا دعویٰ ہے کہ بنو اسرائیل والے حضرت موسیٰ علیہ السلام وہ موسیٰ نہیں ہیں جو حضرت خضر علیہ السلام والے تھے (یعنی دو الگ الگ موسیٰ تھے)۔
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: جھوٹ کہا اللہ کے دشمن نے۔ میں نے اُبیؓ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ میں نے

---

[1] حدیث میں مذکورہ زکریا علیہ السلام وہ زکریا نہیں ہیں جن کا تذکرہ قرآن کریم میں کئی مقامات پر ہے اور جن کے بیٹے یحییٰ علیہ السلام تھے' اور جن کی زوجہ ''یشع'' تھیں جو حنۃ '(عمران کی بیوی اور مریم علیہا السلام کی والدہ) کی بہن تھیں' یعنی حضرت مریم علیہا السلام کی خالہ تھیں' اور وہ حضرت مسیح ابن مریم علیہا السلام سے کچھ ہی قبل تھے' جب کہ مذکورہ حدیث میں جن زکریا علیہ السلام کا تذکرہ ہے' ان کا تذکرہ لوقا کی انجیل۔ ۱/۵ میں موجود ہے اور اس میں ذکر ہے کہ یہ ''کاھن'' تھے جو بنی اسرائیل میں ایک مذہبی عہدہ و منصب تھا جو عبادات کی ادائیگی کرواتا تھا۔ انجیل برناباس میں اس کی تصریح ہے کہ یہ زکریا علیہ السلام بھی نبی تھے۔
جب کہ ایک تیسرے زکریا علیہ السلام بھی تھے' جو مستقل صاحب صحیفہ تھے' اہل کتاب کے عہد قدیم کے اسفار کے مطابق وہ حضرت مسیح ابن مریم علیہا السلام سے پانچ صدیاں قبل گذرے تھے۔
حدیث میں فرمایا گیا کہ یہ حضرت زکریا نجار یعنی بڑھئی تھے' اس سے معلوم ہوا کہ اپنے ہاتھ کی کمائی' محنت و مزدوری یہ شرف و فضیلت کے منافی نہیں بلکہ اس سے تو اپنی کمائی اور محنت کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔
انبیاء علیہم السلام کی اکثریت اپنے ہاتھوں کی محنت سے کمائی کرتی تھی۔
علامہ ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے کہ: حضرت زکریا علیہ السلام اور ان کے بیٹے حضرت یحییٰ علیہ السلام وہ آخری نبی تھے جو عیسیٰ علیہ السلام سے قبل بنو اسرائیل میں مبعوث کیے گئے۔
بنو اسرائیل نے دیگر انبیاءؑ کی طرح انہیں بھی قتل کرنا چاہا تو یہ بھاگ کھڑے ہوئے' ایک درخت کے پاس سے گزرے تو وہ درمیان میں سے پھٹ گیا' حضرت زکریا علیہ السلام اس درخت کے اندر داخل ہو گئے اور وہ درخت مل گیا اور آپ کو چھپالیا' شیطان نے ان کے کپڑے کا کونہ پکڑ لیا' لوگوں نے کپڑے کا کونہ دیکھا تو آرا درخت پر چلا دیا اور اسے کاٹا تو حضرت زکریا علیہ السلام بھی کٹ گئے جو درخت کی اندرونی خلا میں تھے۔ (کذا فی فتح الباری)

مُوسى عَلَيْهِ السَّلام صَاحِبَ بَنِي اِسْرَائِيلَ لَيْسَ هُوَ مُوسى صَاحِبَ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلام فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللهِ سَمِعْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ قَامَ مُوسى عَلَيْهِ السَّلام خَطِيبًا فِي بَنِي اِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ اَيُّ النَّاسِ اَعْلَمُ فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ قَالَ فَعَتَبَ اللهُ عَلَيْهِ اِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَيْهِ فَاَوْحى اللهُ اِلَيْهِ اَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسى اَيْ رَبِّ كَيْفَ لِي بِهِ فَقِيلَ لَهُ احْمِلْ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَحَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوتَ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ فَتَاهُ وَهُوَ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ فَحَمَلَ مُوسى عَلَيْهِ السَّلام حُوتًا فِي مِكْتَلٍ وَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتّى اَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَقَدَ مُوسى عَلَيْهِ السَّلام وَفَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكْتَلِ حَتّى خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ قَالَ وَاَمْسَكَ اللهُ عَنْهُ جِرْيَةَ الْمَاءِ حَتّى كَانَ مِثْلَ الطَّاقِ فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَكَانَ لِمُوسى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا وَنَسِيَ صَاحِبُ مُوسى اَنْ يُخْبِرَهُ فَلَمَّا اَصْبَحَ مُوسى عَلَيْهِ السَّلام قَالَ لِفَتَاهُ ﴿اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا﴾ قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي اُمِرَ بِهِ ﴿قَالَ اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّيْ نَسِيتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسَانِيهُ اِلا الشَّيْطَانُ اَنْ اَذْكُرَهٗ وَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا﴾ قَالَ مُوسى ﴿ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا﴾ قَالَ يَقُصَّانِ آثَارَهُمَا حَتّى اَتَيَا الصَّخْرَةَ فَرَاى رَجُلًا مُسَجًّى عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسى

رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: "موسیٰ علیہ السلام ایک بار بنی اسرائیل سے کھڑے خطاب کر رہے تھے ان سے پوچھا گیا کہ سب سے بڑا عالم کون ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ: میں ہی سب سے بڑا عالم ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر عتاب ہوا کہ انہوں نے علم کو اس کی طرف منسوب کیوں نہ کیا (اس کے علم کے آگے تو انبیاء کا علم بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتا) چنانچہ اللہ نے ان پر وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ مجمع البحرین کے پاس ہے (یعنی جس مقام پر سمندر ملتے ہیں) وہ تم سے زیادہ عالم ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے میرے رب! میں اس تک کیسے پہنچوں گا؟ ان سے کہا گیا کہ ایک مچھلی زنبیل میں اٹھائیے، جہاں وہ مچھلی تم سے گم ہو جائے وہی تمہارا مقام ہے۔

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام چلے، ان کے ہمراہ ایک نوجوان یوشع بن نون بھی ساتھ چلے۔ موسیٰ علیہ السلام نے زنبیل میں ایک مچھلی اٹھائی اور وہ اور وہ جوان دونوں چلنے لگے یہاں تک کہ صخرہ کے مقام پر پہنچ گئے۔ موسیٰ علیہ السلام اور نوجوان (تھکن کی وجہ سے) سو گئے، مچھلی تھیلے میں تڑپنے لگی یہاں تک کہ تھیلے سے نکل گئی اور سمندر میں جا گری۔ اللہ تعالیٰ نے مچھلی سے پانی کی روانی روک دی یہاں تک کہ پانی جامد ہو گیا اور مچھلی کے لئے راستہ سا بن گیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور نوجوان کے لئے یہ بہت تعجب والی بات تھی۔ بہر کیف! دونوں بقیہ دن اور رات بھر چلتے رہے اور موسیٰ علیہ السلام کا ساتھی بھول گیا کہ مچھلی کے مواقعہ سے انہیں باخبر کر دے۔ جب صبح ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ: ہمارا ناشتہ لاؤ ہمیں اس سفر میں بہت زیادہ تعب و تھکاوٹ ہو گئی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ کو جس مقام کا حکم ہوا تھا اس کو پار کرنے سے قبل انہیں تھکاوٹ نہیں ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ آپ کو معلوم نہیں جب ہم نے چٹان کے کنارے آرام کیا تھا تو میں مچھلی کے بارے میں بتانا بھول گیا تھا، اور مجھے شیطان ہی نے بھلا دیا تھا کہ میں اس کا ذکر کروں۔ اور مچھلی نے بڑے عجیب انداز میں سمندر میں اپنا راستہ بنا لیا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا وہی تو مقام ہے جو ہم چاہتے تھے۔ چنانچہ الٹے قدموں واپس ہوئے اپنے قدموں کے

فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ اَنّٰى بِاَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُوسٰى قَالَ مُوسٰى بَنِى اِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اِنَّكَ عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهُ وَاَنَا عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ قَالَ لَهُ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ -

﴿هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِيْ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِيْ لَكَ اَمْرًا﴾ قَالَ لَهُ الْخَضِرُ ﴿فَاِنِ اتَّبَعْتَنِيْ فَلَا تَسْاَلْنِيْ عَنْ شَيْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا﴾ قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوسٰى يَمْشِيَانِ عَلٰى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ فَكَلَّمَاهُمْ اَنْ يَحْمِلُوهُمَا فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدَ الْخَضِرُ اِلٰى لَوْحٍ مِنْ اَلْوَاحِ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسٰى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ اِلٰى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا ﴿لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا اِمْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِيْ بِمَا نَسِيْتُ وَلَا تُرْهِقْنِيْ مِنْ اَمْرِيْ عُسْرًا﴾ ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ اِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ بِرَاْسِهٖ فَاقْتَلَعَهُ بِيَدِهٖ فَقَتَلَهُ فَقَالَ مُوسٰى ﴿اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَاكِيَةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا﴾ قَالَ وَهٰذِهٖ اَشَدُّ مِنَ الْاُولٰى ﴿قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍۭ بَعْدَهَا فَلَا تُصٰحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰٓى اِذَآ اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةِ اسْتَطْعَمَآ اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا

نشان پہچانتے۔ جب صخرہ پہنچے تو ایک آدمی کو دیکھا جو کپڑا اپنے اوپر ڈھانکے ہوئے ہے، موسیٰ نے انہیں سلام کیا تو خضرؑ نے فرمایا کہ: تمہاری زمین میں سلام کہاں ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں موسیٰ علیہ السلام ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بنی اسرائیل والے موسیٰ؟ کہا ہاں! خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ تم وہ علم رکھتے ہو اللہ کی طرف سے جو تمہیں اللہ نے سکھایا ہے میں اسے نہیں جانتا (یعنی تشریعی علم) اور جس علم کو میں جانتا ہوں وہ اللہ نے مجھے سکھایا ہے تمہیں اس کے بارے میں معلوم نہیں، (یعنی تکوینی علم)۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ: کیا میں آپ کی صحبت اختیار کر سکتا ہوں تاکہ آپ وہ علم مجھے سکھائیں جو آپ کو ہدایت کا علم سکھایا ہے۔ حضرت خضر نے فرمایا کہ: آپ میرے ساتھ ٹھہر نہ سکیں گے اور آپ کیونکر ٹھہر سکیں گے ایسی چیز کو دیکھ کر جس کے متعلق آپ باخبر نہیں۔

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: آپ مجھے ان شاء اللہ صبر کرنے والا پائیں گے اور میں آپ کی کسی معاملہ میں نافرمانی نہیں کروں گا۔ تو حضرت خضرؑ نے ان سے فرمایا: اچھا اگر میرے ساتھ رہنا ہے تو کسی چیز کے متعلق خود سے کوئی سوال مجھ سے نہ کرنا یہاں تک کہ میں خود ہی اس کا تذکرہ آپ سے کروں۔ موسیٰؑ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔

چنانچہ (اس گفتگو کے بعد) خضر اور موسیٰ علیہما السلام ساحل سمندر پر چلنے لگے، وہاں سے ایک بڑی کشتی گذری، ان دونوں نے ان کشتی والوں سے بات کی کہ انہیں بھی اس میں سوار کرلیں، وہ کشتی والے خضرؑ کو پہچان گئے اور دونوں کو بغیر معاوضہ کے سوار کرلیا، (سوار ہونے کے بعد) خضر علیہ السلام کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے اکھاڑ دیا، موسیٰؑ نے ان سے کہا کہ ان لوگوں نے ہمیں بغیر معاوضہ کے سوار کیا اور آپ نے اس کی کشتی کو چیر ڈالا تاکہ سب کشتی والے غرق ہو جائیں، آپ نے تو بہت بھاری کام کر دیا۔

حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کہ: میں نے پہلے ہی تم سے نہ کہہ دیا تھا کہ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکو گے؟ موسیٰؑ نے فرمایا: میں بھول گیا تھا اس پر مواخذہ نہ کیجئے اور میرے معاملہ میں تنگی نہ کیجئے۔ پھر دونوں کشتی سے

فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ﴾ يَقُولُ مَائِلٌ قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ هٰكَذَا فَاَقَامَهٗ قَالَ لَهٗ مُوسى قَوْمٌ اَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُونَا وَلَمْ يُطْعِمُونَا ﴿لَوْ شِئْتَ لَتَخِذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا﴾ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَرْحَمُ اللهُ مُوسى لَوَدِدْتُ اَنَّهٗ كَانَ صَبَرَ حَتّٰى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ اَخْبَارِهِمَا قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَانَتِ الْأُولٰى مِنْ مُوسى نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ عُصْفُورٌ حَتّٰى وَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ ثُمَّ نَقَرَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللهِ اِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُورُ مِنَ الْبَحْرِ -
قَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَكَانَ يَقْرَأُ وَكَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَاْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا وَكَانَ يَقْرَأُ وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا -

نکلے، ساحل پر چلے جارہے تھے کہ دیکھا ایک لڑکا دوسرے لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا ہے، خضرؑ نے اس کا سر پکڑا اور ہاتھ سے اس کا سر تن سے جدا کردیا اور اسے قتل کردیا۔ موسیٰؑ نے فرمایا کہ: آپ نے ایک پاکیزہ بے گناہ جان کو ناحق قتل کرڈالا؟ بلاشبہ آپ نے بہت بڑا گناہ کیا۔ خضرؑ نے فرمایا کہ: میں نے پہلے ہی نہ کہہ دیا تھا کہ میرے ساتھ رہ کر تم صبر نہ کرسکو گے؟ موسیٰؑ نے فرمایا کہ یہ معاملہ تو پہلے سے زیادہ سخت ہے۔ (اس پر خاموش کیسے رہ سکتا تھا) موسیٰؑ نے فرمایا کہ: اب اس کے بعد اگر آپ سے میں کوئی بات پوچھوں تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھئے۔ بلاشہ آپ کا عذر بالکل بجا ہے۔
پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک بستی والوں کے پاس پہنچے اور ان سے کھانا مانگا، مگر انہوں نے ان کی میزبانی سے انکار کردیا، وہاں پر دونوں کو ایک دیوار ملی جو گرنے کے قریب تھی جھک گئی تھی، خضرؑ نے اسے اپنے ہاتھ سے سیدھا کردیا۔ حضرت موسیٰؑ نے ان سے کہا کہ یہ تو ایسے لوگ ہیں کہ ہم ان کے پاس آئے تو انہوں نے نہ ہماری میزبانی کی، نہ ہمیں کھانا کھلایا آپ چاہتے تو اس کام پر ان سے معاوضہ لے سکتے تھے، خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ بس اب میرے اور تمہارے درمیان جدائی ہے، میں تمہیں بتلاتا ہوں ان باتوں کی حقیقت جن پر تم صبر نہیں کر سکتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے مجھے تو یہی آرزو رہی کہ وہ صبر کرتے تاکہ ان دونوں کی زیادہ خبریں بیان کرتے، اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پہلی بار تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھولے سے اعتراض کیا۔ فرمایا کہ اس وقت ایک چڑیا آکر کشتی کے کنارے بیٹھ گئی اور اپنی چونچ سمندر میں ڈالی۔ حضرت خضرؑ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ میرے اور تمہارے علم نے مل کر اللہ تعالیٰ کے علم میں اتنی بھی کمی نہیں کی جتنی اس چڑیا نے سمندر کے پانی میں کی۔
حضرت سعید بن جبیرؒ یہ آیت پڑھتے تھے "ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر اس کشتی کو جو ٹھیک حالت میں ہوتی تھی غصب کرلیا کرتا تھا" (کہف) اور وہ آیت یوں پڑھا کرتے تھے: اور وہ لڑکا جو تھا کافر تھا"۔[1]

[1] فائدہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

۱۶۳۵...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُبْنُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ رَقَبَةَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍقَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفًا يَزْعُمُ اَنَّ مُوسَى الَّذِي

۱۶۳۵...... حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ نوف کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ موسیٰ جو طلبِ علم کے لئے نکلے تھے، بنی اسرائیل والے موسیٰ نہیں تھے۔ ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مجھ سے کہا کہ اے سعید! کیا تم نے خود اس سے یہ بات سنی

(فائدہ صفحہ گذشتہ)

❶ فائدہ......

خضر و موسیٰ علیہما السلام کا واقعہ

حضرت خضر اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کے درمیان پیش آنے والے اس واقعہ کو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ کہف میں بیان فرمایا ہے۔ اس حدیث میں بہت سے مسائل غور طلب ہیں۔

نوف البکالی

حدیث کی ابتدا میں ہے کہ حضرت سعیدؒ بن جبیر نے ابنِ عباسؓ سے فرمایا کہ نوف البکالی نے دعویٰ کیا ہے کہ بنی اسرائیل والے حضرت موسیٰ علیہ السلام وہ موسیٰ علیہ السلام نہیں تھے جو خضر علیہ السلام کے ساتھ تھے بلکہ حضرت خضر علیہ السلام سے علم حاصل کرنے والے موسیٰ بن میشا بن افرائیم بن یوسف علیہ السلام تھے۔

نوف البکالی بنو بکّال کے قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ: میں نے (سعیدؒ بن جبیر نے) ابنِ عباسؓ سے کہا کہ کوفہ میں ایک قصہ گو آدمی ہے جسے نوف کہا جاتا ہے"۔ اس سے معلوم ہوا کہ نوف البُکالی کوفہ کے وعظ کہنے والوں میں سے ایک وعظ گو تھے۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نوف البکالی کی اس بات کو جھوٹ قرار دیا کہ حضرت خضرؑ والے موسیٰ الگ تھے اور بنو اسرائیل والے موسیٰ الگ تھے اور تائید میں آنحضرت ﷺ کی حدیث بیان کردی جس سے معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل والے موسیٰؑ اور حضرت خضرؑ والے موسیٰ دونوں ایک ہی تھے۔

حضرت خضر علیہ السلام کون تھے اور ان کے نام کی وجہ تسمیہ

حضرت خضر علیہ السلام کے نسب اور نام کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔

دار قطنی نے بیان کیا ہے کہ وہ حضرت آدمؑ کے صلبی بیٹے تھے' ابو حاتم نے بعض مشائخ سے نقل کیا ہے کہ وہ قابیل بن آدمؑ کے بیٹے یعنی حضرت آدمؑ کے پوتے تھے۔ وہبؒ بن منبہ نے کہا کہ ان کا نام بلیا بن ملکان تھا اور حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔

علامہ ابنِ قتیبہؒ نے کہا کہ وہ عمائیل بن النون کے بیٹے تھے۔ ابن لہیعہ نے کہا کہ وہ فرعون کے نواسے تھے جب کہ مقاتلؒ سے یہ بھی منقول ہے کہ وہ یسع علیہ السلام تھے۔ یہ سب اقوال حضرت خضرؑ کے متعلق منقول ہیں لیکن ان میں سے کوئی قول بھی مستند اور معتمد علیہ نہیں ہے۔

ان کے خضر نام ہونے کی وجہ نبی ﷺ نے بیان فرمائی ہے۔

چنانچہ امام بخاریؒ نے کتاب الانبیاء میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"خضر کو خضر اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ سفید گھاس پر بیٹھ گئے تھے یا سفید چٹیل زمین پر بیٹھ گئے تھے تو ان کے پیچھے کی ساری زمین سبزہ سے لہلہانے لگی"۔ عربی میں سبزہ کو خضر کہا جاتا ہے لہٰذا انہیں خضر کہا جانے لگا۔

کیا حضرت خضر علیہ السلام نبی تھے؟

اس معاملہ میں بھی علماء کی مختلف آراء ہیں' جمہور علماء کا قول یہی ہے کہ وہ نبی تھے' اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ان کے واقعہ کو بیان کرتے ہوئے حضرت خضرؑ کا یہ جملہ بیان فرمایا کہ انہوں نے حضرت موسیٰ سے کہا: **وما فعلتہ عن أمری**...... (جاری ہے)

ذَهَبَ يَلْتَمِسُ الْعِلْمَ لَيْسَ بِمُوسى بَنِي اِسْرَائِيلَ قَالَ اَسَمِعْتَهٗ يَا سَعِيدُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَذَبَ نَوْفٌ۔	ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ فرمایا کہ نوف نے جھوٹ بولا۔ (حضرت موسیٰ ایک ہی تھے)۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... "میں نے جو کچھ کیا اپنی مرضی سے نہیں کیا"۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اللہ کا حکم تھا اور وہ بذریعہ وحی انہیں ملا تھا' کیونکہ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ انہیں الہام ہوا تھا' کیونکہ الہام کوئی حجت شرعیہ نہیں ہے کہ اس کی بنیاد پر کسی کو جان لینے کا عظیم کام کرلیا جائے۔ علاوہ ازیں اگر حضرت خضر کو نبی تسلیم نہ کیا جائے جیسا کہ بعض حضرات کی رائے ہے تو اس میں ایک قباحت یہ ہے کہ غیر نبی کا نبی سے افضل ہونا لازم آئے گا۔ اور غیر نبی' نبی سے زیادہ عالم کیسے ہو سکتا ہے؟ اور نبی کے لئے غیر نبی کی اتباع کرنا صحیح نہیں ہے۔

اسی لئے بعض اکابر علماء نے فرمایا کہ: حضرت خضرؑ کی نبوت کا انکار زندقہ کا سب سے پہلا درجہ ہے' کیونکہ زندیق لوگ اس سے یہ دلیل پکڑیں گے کہ ولی' نبی سے افضل ہو سکتا ہے۔

پھر اس بات میں بھی اختلاف واقع ہوا ہے کہ وہ نبی مُرسَل تھے یا غیر مُرسَل؟ یعنی انہیں باقاعدہ نبوت دے کر کسی قوم کی طرف بھیجا گیا یا نہیں؟ جیسا کہ دیگر انبیاء کو بھیجا گیا۔ جمہور علماء متفق ہیں اس بات پر کہ وہ غیر مُرسَل نبی تھے انہیں باقاعدہ کسی قوم کی طرف مبعوث نہیں کیا گیا۔

ابو حیانؒ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ: "جمہور اس کے قائل ہیں کہ وہ نبی تھے اور ان کا علم ان باطنی امور کے متعلق تھا جو ان کو وحی کے ذریعہ بتلائے جاتے' جب کہ موسیٰ علیہ السلام کا علم ظاہر شریعت کے متعلق تھا"۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ خضر علیہ السلام کی نبوت تشریعی نہیں بلکہ تکوینی ہے۔

کیا حضرت خضر علیہ السلام زندہ ہیں؟

اس کے متعلق بھی دونوں ہی رائے ہیں۔ علماء کی ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کو عمر طویل عطا فرمائی گئی ہے اور وہ آج بھی زندہ ہیں البتہ انسانی نگاہوں سے محجوب ہیں' نظر نہیں آتے' خروجِ دجّال تک وہ زندہ رہیں گے۔

چنانچہ علامہ نوویؒ شارح مسلم فرماتے ہیں"۔ جمہور علماء اس بات کے قائل ہیں کہ وہ ہمارے درمیان موجود ہیں' جب کہ صوفیاء واہلِ معرفت کے یہاں یہ بات متفق علیہ ہے چنانچہ حضرت خضرؑ کے دیکھے جانے انکے کسی اجتماع میں پائے جانے' ان سے علم حاصل ہونے اور سوالات وجوابات کرنے' مقدس مقامات اور مجالسِ خیر میں انکے حاضر رہنے وغیرہ امور سے متعلق صوفیاء کے یہاں اتنے واقعات معروف ہیں کہ ان کا شمار محال ہے"۔ جب کہ علماء کی دوسری جماعت نے اس کا انکار کرتے ہوئے کہا کہ ان کا انتقال ہو چکا ہے۔ ان کا استدلال قرآن کریم کی آیت "وما جعلنا لبشرٍ مّن قبلك الخلد" (کہ ہم نے آپ سے قبل کسی بشر کیلئے ہمیشہ کیلئے رہنا نہیں رکھا"۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت خضر بھی زندہ نہیں ہیں۔ اسکے جواب میں پہلے فریق نے کہا کہ طویل عمر ہونا "خلد" (ہمیشہ رہنے) کے خلاف نہیں۔

مروی ہے کہ امام بخاریؒ سے حیاتِ خضرؑ کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے اس کا انکار فرمایا اور دلیل یہ دی کہ حدیث میں ہے کہ: "ہر سو سال کے بعد روئے زمین پر کوئی شخص موجود نہیں رہے گا جو اس وقت میں تھا"۔

یعنی روئے زمین پر آج جتنے بھی اشخاص افراد موجود ہیں سو سال بعد ان میں سے کوئی روئے زمین پر نہیں رہے گا"۔

حیاتِ خضر کے قائلین نے اس کا جواب دیا ہے کہ اس سے مراد عام نظر آنے والے لوگوں کا فنا ہونا ہے جب کہ حضرت خضرؑ عام نظر آنے والوں میں سے نہیں ہیں۔ اس کے علاوہ بھی متعدد دلائل ان کے زندہ نہ ہونے اور زندہ ہونے پر دونوں جانب سے دیئے گئے ہیں۔ حافظ ابنِ حجرؒ نے "الإصابة فی تمیز الصحابة" میں بڑی تفصیلی گفتگو فرمائی ہے اور تمام ایسی روایات جن سے حیاتِ خضرؑ پر استدلال کیا جاسکتا ہے جمع کردی ہیں۔

چنانچہ ان میں سے ایک روایت جو سب سے بہتر اور سند جید کے ساتھ مروی ہے یہ ہے کہ: رباح ابنِ عبیدہ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ایک آدمی حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے ساتھ ساتھ چل رہا ہے اور ان کے ہاتھوں پر ٹیک لگائے ہوئے ہے' جب وہ چلا...... (جاری ہے)

۱۶۳۶...... حَدَّثَنَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّهُ بَيْنَمَا مُوسى عَلَيْهِ السَّلَامِ فِي قَوْمِهِ يُذَكِّرُهُمْ بِاَيَّامِ اللهِ وَاَيَّامُ اللهِ نَعْمَاؤُهُ وَبَلَاؤُهُ اِذْ قَالَ مَا اَعْلَمُ فِي الْاَرْضِ رَجُلًا خَيْرًا وَاَعْلَمَ

۱۶۳۶...... حضرت اُبیّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ: حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک بار اپنی قوم میں نصیحت کر رہے تھے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور بلاؤں کا بیان کر کے، یکایک انہوں نے کہہ دیا کہ روئے زمین پر میں اپنے

(گذشتہ سے پیوستہ)...... گیا تو میں نے عمر بن عبد العزیزؒ سے کہا کہ یہ کون آدمی تھا؟ انہوں نے کہا کہ تم نے انہیں دیکھا؟ میں نے کہا ہاں! فرمایا کہ میں تمہیں ایک نیک آدمی خیال کرتا ہوں، وہ میرے بھائی خضر علیہ السلام تھے، انہوں نے مجھے بشارت دی کہ مجھے حاکم بنایا جائے گا اور میں انصاف قائم کروں گا"۔ (الإصابہ ۱/۴۲۸ تا ۴۴۰۔ ترجمہ الخضرؑ)

بہر کیف! قرآن و حدیث سے کوئی ایسی واضح دلیل نہیں ملتی جس سے خضرؑ کی حیات یا موت کی بارے میں جزماً و حتماً کچھ کہا جا سکے۔ علاوہ ازیں یہ کوئی عقیدہ کا مسئلہ نہیں ہے کہ جس کی فکر ہو۔ یہ تو ایک ثبوتِ واقعہ یا عدم ثبوتِ واقعہ کا مسئلہ ہے اور بس۔

لہٰذا اس میں بہترین راستہ یہی ہے کہ توقف اور سکوت کیا جائے اور جب تک کوئی واضح دلیل کسی ایک جانب کے متعلق ثابت نہ ہو جائے کوئی حتمی بات نہ کی جائے۔ واللہ سبحانہ اعلم۔ (تکملہ فتح الملہم ۵/۴۰)

حضرت خضر علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کی تفصیلات

حضرت ابن عباسؓ نے حضرت اُبیؓ بن کعب کے حوالہ سے یہ حدیث نقل فرمائی ہے، اور حضرت ابی نے رسول اللہ ﷺ سے، بخاری اور دیگر کتب کی روایات کو سامنے رکھا جائے تو اس واقعہ کی تفصیل یوں سامنے آتی ہے کہ: ایک مرتبہ حضرت ابن عباسؓ اور حرؓ بن قیس الفزاری کے درمیان حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے متعلق بحث و مباحثہ چل رہا تھا، ابن عباسؓ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰؑ کے ساتھ حضرت خضرؑ تھے، اس اثناء میں حضرت ابیؓ بن کعب وہاں سے گزرے تو ابن عباسؓ نے انہیں بلایا اور ان سے کہا کہ میں اور میرا یہ ساتھی بحث کر رہے تھے حضرت موسیٰؑ کے ساتھی کے متعلق جن سے ملاقات کے لئے موسیٰؑ نے راستہ پوچھا تھا، کیا آپ نے نبی ﷺ سے اس ضمن میں کوئی بات سنی ہے؟ اس پر حضرت ابیؓ بن کعب نے سارا واقعہ بیان کیا کہ:

"ایک مرتبہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کے ایام اور اس کی نعمتوں و مصیبتوں کے ذریعہ اس کی یاد دلا رہے تھے، جب لوگوں کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور دل نرم ہو گئے تو موسیٰؑ واپس ہوئے، ایک آدمی آیا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول! کیا زمین پر آپ سے بڑا بھی کوئی عالم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں، روئے زمین پر اپنے سے بڑے کسی کو نہیں جانتا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کا عتاب ہوا، کیونکہ نبی کی شان کے مناسب یہ تھا کہ اپنی ذات کی طرف علم کی نسبت کرنے کے بجائے حق تعالیٰ شانہ، کی طرف منسوب کر دیتے کہ اللہ ہی جانتا ہے کہ روئے زمین کا سب سے بڑا عالم کون ہے؟

چنانچہ وحی کی گئی کہ ہمارا ایک بندہ مجمع البحرین کے پاس ہے وہ تم سے زیادہ عالم ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں مجمع البحرین کی تحقیق کرتے ہوئے فرمایا کہ: مجمع البحرین کے متعلق اختلاف ہے۔ عبد الرزاق نے اپنی مصنف میں معمر عن قتادہ سے نقل کیا ہے کہ اس سے مراد بحر فارس و بحر روم کا سنگم ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ بحر اردن و بحر قلزم کا سنگم ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اس تک کیسے پہنچوں گا؟ فرمایا کہ ایک تھیلے میں مچھلی لو، جہاں وہ مچھلی گم ہو جائے وہی تمہارا مقام ہے۔

چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ہمراہ ایک نوجوان جو حضرت یوشع بن نون علیہ السلام تھے اور موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل نے انہی کی قیادت میں جہاد کیا تھا، دونوں چلے، جب دونوں ایک چٹان کے مقام پر پہنچے تو موسیٰ علیہ السلام سو گئے، مچھلی وہاں پھڑ پھڑائی اور تھیلے سے نکل کر دریا میں راستہ بناتی ہوئی چلی گئی، سمندر میں جس مقام پر مچھلی داخل ہوئی تھی وہاں کا پانی اللہ کی قدرت سے منجمد ہو گیا اور پانی کے نیچے ایک راستہ سا سرنگ جیسا بن گیا تا کہ موسیٰ علیہ السلام کیلئے نشانی رہے۔ یوشع بن نون علیہ السلام...... (جاری ہے)

مِنِّي قَالَ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اِنِّي اَعْلَمُ بِالْخَيْرِ مِنْهُ اَوْ عِنْدَ مَنْ هُوَ اِنَّ فِي الْاَرْضِ رَجُلًا هُوَ اَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ فَدُلَّنِي عَلَيْهِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ تَزَوَّدْ حُوتًا مَالِحًا فَاِنَّهُ حَيْثُ تَفْقِدُ الْحُوتَ قَالَ فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ حَتّٰى انْتَهَيَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَعُمِّيَ

سے زیادہ بہتر اور بڑا عالم کسی کو نہیں جانتا، اللہ تعالیٰ نے انہیں وحی بھیجی کہ میں جانتا ہوں کہ ان سے (موسیٰ علیہ السلام سے) زیادہ بہتر کون ہے یا موسیٰ علیہ السلام سے زیادہ علم والا کون ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اے میرے رب! مجھے اس تک رہنمائی فرمایئے، ان سے کہا گیا کہ ایک مچھلی کو نمک لگا کر (تاکہ خراب نہ ہو) زادِ راہ کے طور پر لے لو، جہاں وہ مچھلی گم

(گذشتہ سے پیوستہ)...... نے سوچا کہ ابھی جگانے کے بجائے جب موسیٰ علیہ السلام خود بیدار ہوں گے اس وقت انہیں بتلاؤں گا کہ مچھلی زندہ ہو کر سمندر میں غائب ہو گئی ہے۔ لیکن جب وہ بیدار ہوئے تو یہ بھول گئے' جب کافی آگے گذر گئے تو یوشع بن نون علیہ السلام سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مچھلی طلب کی' اب انہیں خیال آیا تو ساری بات بتلائی' حضرت موسیٰؑ نے کہا وہی جگہ تو ہماری منزلِ مقصود تھی' چنانچہ واپس پلٹے' جب مجمع البحرین پر پہنچے تو ایک شخص (حضرت خضر علیہ السلام) سے ملے۔ ابن ابی حاتم نے ایک روایت میں نقل کیا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام ادنیٰ جبہ اور ادنیٰ چادر لپیٹے ہوئے تھے' ان کے پاس ایک عصا تھا جس پر اپنا کھانا ڈال رکھا تھا' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں سلام کیا تو حضرت خضر علیہ السلام نے جواب دیا کہ تمہاری زمین میں سلام کہاں ہے؟ مقصد یہ تھا کہ یہاں تو مسلمان نہیں ہیں تو سلام کہاں سے ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ میں موسیٰ ہوں! حضرت خضر نے کہا کہ بنی اسرائیل والے موسیٰ؟ فرمایا ہاں۔ حضرت خضر نے فرمایا کہ: جو کچھ میں جانتا ہوں تم وہ سب کچھ نہیں جانتے اور جو کچھ تم جانتے ہو وہ سب کچھ میں نہیں جانتا۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا علم تشریعی یعنی علم ظاہری تھا اور حضرت خضرؑ کا علمِ تکوینی یعنی کائنات کے اسرار و رموز کے متعلق انہیں علم دیا گیا تھا اور ظاہری شریعت کا علم انہیں حاصل نہیں تھا تو حضرت خضرؑ حضرت موسیٰؑ سے زیادہ عالم کیسے ہوئے؟ دونوں کے علوم کی جہتیں الگ الگ تھیں۔

ابن العربیؒ نے اس کا جواب دیا کہ حضرت خضرؑ کا علم چونکہ مغیبات یعنی غیب کی بعض باتوں کا علم تھا جو انہیں دیا گیا تھا لہٰذا ان کا علم زیادہ اشرف تھا۔ لیکن اس جواب سے اشکال رفع نہیں ہوتا۔

نے شرح مسلم میں اس کا جواب دیا ہے کہ حضرت خضرؑ مکلف تھے' اور مکلف ہونے کی وجہ سے علمِ شریعت کے بھی عالم تھے جب تو اس علم میں وہ موسیٰؑ کے شریک ہو گئے جب کہ انہیں مغیبات کا جو علم تھا وہ موسیٰؑ کو نہیں تھا لہٰذا وہ حضرت موسیٰؑ سے زیادہ علم والے تھے۔

بہر کیف! حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضرؑ کے ساتھ ہو گئے اس شرط پر کہ سوال کوئی نہیں کریں گے۔

سمندر میں ایک کشتی گذری تو انہوں نے ان سے کہا کہ انہیں سوار کر لیں' کشتی والوں نے حضرت خضرؑ کو پہچان لیا اور بغیر معاوضہ کے انہیں سوار کر لیا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے کشتی کی ایک لکڑی اور تختے کو اس انداز سے اکھاڑنا شروع کر دیا کہ کسی کو نقصان نہ پہنچے' اور وجہ یہ تھی کہ کچھ دور ایک ظالم بادشاہ ہوتا تھا وہ ہر ایسی کشتی کو جس میں کوئی عیب نہ ہوتا تھا زبردستی غصب کر لیا کرتا تھا' حضرت خضرؑ کو یہ بات معلوم تھی تو انہوں نے اہلِ کشتی کا احسان اس طرح اتارا کہ ان کی کشتی کو عیب دار کر دیا تاکہ وہ ظالم بادشاہ ان سے اسے چھین نہ لے۔ حضرت موسیٰؑ کو اس تکوینی امر کا علم نہ تھا تو انہوں نے اعتراض کیا کہ کشتی والوں نے تو احسان کیا اور آپ ان کی کشتی کو خراب کر کے سب کی زندگی ختم کرنے کا سامان کر رہے ہیں۔

اسی طرح لڑکے کا معاملہ ہوا اور اس طرح بستی والوں کی دیوار کا معاملہ تھا کہ ان کی حقیقت اور تکوینی حیثیت سے حضرت موسیٰ علیہ السلام واقف نہ تھے' جس کی بناء پر انہوں نے اعتراض کیا' کیونکہ نبی کی یہ شان ہوتی ہے کہ اس کے سامنے خلافِ شرع جو کام بھی ہو گا وہ اسے ہوتا ہوا نہیں دیکھ سکتا بلکہ اس کا انکار ضرور کرتا ہے کیونکہ کسی فعل پر نبی کی خاموشی بھی اس کے جواز کی حجت بن جاتی ہے لہٰذا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ظاہرِ شریعت کے مطابق اپنا فریضہ ادا کیا اور حضرت خضرؑ پر اعتراض کیا۔ آخر میں حضرت خضرؑ نے ان تینوں معاملات کی حقیقت سے ان کو باخبر کر دیا۔

عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ وَتَرَكَ فَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمَاءِ فَجَعَلَ لَا يَلْتَئِمُ عَلَيْهِ صَارَ مِثْلَ الْكُوَّةِ قَالَ فَقَالَ فَتَاهُ أَلَا أَلْحَقُ نَبِيَّ اللّٰهِ فَأُخْبِرَهُ قَالَ فَنُسِّيَ فَلَمَّا تَجَاوَزَا ﴿قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا﴾ قَالَ وَلَمْ يُصِبْهُمْ نَصَبٌ حَتّٰى تَجَاوَزَا قَالَ فَتَذَكَّرَ ﴿قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا﴾ فَأَرَاهُ مَكَانَ الْحُوتِ قَالَ هَا هُنَا وُصِفَ لِي قَالَ فَذَهَبَ يَلْتَمِسُ فَإِذَا هُوَ بِالْخَضِرِ مُسَجًّى ثَوْبًا مُسْتَلْقِيًا عَلَى الْقَفَا أَوْ قَالَ عَلَى حَلَاوَةِ الْقَفَا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ قَالَ وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مُوسٰى قَالَ وَمَنْ مُوسٰى قَالَ مُوسٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ مَجِيءٌ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ لِتُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا شَيْءٌ أُمِرْتُ بِهِ أَنْ أَفْعَلَهُ إِذَا رَأَيْتَهُ لَمْ تَصْبِرْ ﴿قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتّٰى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا﴾ قَالَ انْتَحٰى عَلَيْهَا قَالَ لَهُ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ﴿أَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا فَانْطَلَقَا حَتّٰى إِذَا لَقِيَا﴾ غِلْمَانًا يَلْعَبُونَ قَالَ فَانْطَلَقَ إِلٰى أَحَدِهِمْ بَادِيَ الرَّأْيِ

ہو جائے (وہیں وہ شخص ملے گا) حضرت موسیٰؑ اور ان کا نوجوان ساتھی چل پڑے، یہاں تک کہ ایک چٹان تک پہنچے، لیکن کوئی نہ ملا، وہ وہاں سے آگے چل پڑے اور نوجوان کو پیچھے چھوڑ دیا۔ (یہاں پچھلی روایت اور اس روایت میں فرق ہے کہ پچھلی روایت میں یہ ہے کہ حضرت موسیٰؑ وہاں سو گئے تھے، ممکن ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام سو گئے ہوں پھر بیدار ہو کر نوجوان کو چھوڑ کر آگے بڑھ گئے ہوں) اسی اثناء میں یکایک مچھلی تڑپی پانی میں اور پانی نے حرکت کرنا چھوڑ دیا اور وہاں ایک طاق سا بن گیا۔ اس نوجوان نے کہا کہ ارے میں اللہ کے نبی سے ملتا ہوں اور انہیں بتلاتا ہوں (کہ مچھلی غائب ہو گئی ہے) لیکن وہ بھول گیا، جب دونوں آگے نکل گئے تو موسیٰؑ نے اپنے ساتھی سے کہا کہ ہمارا ناشتہ لے آؤ، ہمیں اس سفر میں بہت تھکاوٹ ہو گئی ہے۔ فرمایا کہ یہ تھکاوٹ انہیں اس مقام سے آگے نکلنے کے بعد ہی محسوس ہوئی تھی (اس سے قبل نہیں) اب اسے یاد آیا اور اس نے کہا کہ آپ کو معلوم نہیں جب ہم نے چٹان کے نیچے پناہ لی تھی تو مچھلی کا ذکر کرنا بھول گیا اور مجھے شیطان نے ہی اس کا تذکرہ کرنا بھلا دیا تعجب ہے، مچھلی نے تو سمندر میں اپنے لئے راستہ بنا لیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا وہی تو ہماری منزلِ مقصود تھی، چنانچہ الٹے قدموں واپس پلٹے نشانات کو دیکھتے ہوئے ان کے ساتھی نے مچھلی گم ہونے کی جگہ بتلائی تو کہنے لگے کہ یہیں کا مجھ سے بیان کیا گیا تھا، چنانچہ وہ اسے ڈھونڈنے لگے تو اچانک دیکھا کہ حضرت خضر علیہ السلام کپڑا لپیٹے چت لیٹے ہوئے ہیں یا گدی کے بل سیدھا لیٹے ہوئے تھے۔ فرمایا السلام علیکم۔ خضرؑ نے چہرہ پر سے کپڑا اٹھایا اور کہا وعلیکم السلام۔ تم کون ہو؟ فرمایا کہ موسیٰ ہوں۔ کہا کہ کون موسیٰ؟ فرمایا بنی اسرائیل والا موسیٰ۔ کہا کہ کیا عظیم معاملہ ہے جو تمہیں یہاں لایا؟ فرمایا میں آیا ہوں تاکہ جو علم آپ کے پاس ہے وہ مجھے بھی سکھا دیں۔ کہا کہ تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہیں کر سکتے۔ اور تم کیسے صبر کر سکتے ہو اس بات پر جس کی تمہیں خبر نہیں۔ مجھے حکم ہو گا کسی کام کے کرنے کا جب تم اسے دیکھو گے تو صبر نہ کر پاؤ گے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ: انشاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے اور میں کسی بات میں آپ کی نافرمانی نہ کروں گا۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ: اچھا اگر تم میرے پیچھے چلتے ہی ہو تو کسی چیز کے متعلق سوال مت کرنا

فَقَتَلَهُ فَذُعِرَ عِنْدَهَا مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام ذَعْرَةً مُنْكَرَةً ﴿قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَاكِيَةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا نُكْرًا﴾ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَ هٰذَا الْمَكَانِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْنَا وَعَلٰى مُوسٰى لَوْلَا اَنَّهُ عَجَّلَ لَرَاٰى الْعَجَبَ وَلٰكِنَّهُ اَخَذَتْهُ مِنْ صَاحِبِهِ ذَمَامَةٌ ﴿ قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِيْ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّيْ عُذْرًا﴾ وَلَوْ صَبَرَ لَرَاٰى الْعَجَبَ قَالَ وَكَانَ اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ بَدَاَ بِنَفْسِهِ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْنَا وَعَلٰى اَخِيْ كَذَا رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْنَا ﴿فَانْطَلَقَا حَتّٰى اِذَا اَتَيَا اَهْلَ قَرْيَةٍ﴾ لِئَامًا فَطَافَا فِي الْمَجَالِسِ فَاسْتَطْعَمَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُضَيِّفُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ اَنْ يَنْقَضَّ فَاَقَامَهُ قَالَ لَوْ شِئْتَ لَاتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ وَاَخَذَ بِثَوْبِهِ قَالَ ﴿سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ لِمَسَاكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ﴾ اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ فَاِذَا جَاءَ الَّذِيْ يُسَخِّرُهَا وَجَدَهَا مُنْخَرِقَةً فَتَجَاوَزَهَا فَاَصْلَحُوْهَا بِخَشَبَةٍ ﴿وَاَمَّا الْغُلَامُ﴾ فَطُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا وَكَانَ اَبَوَاهُ قَدْ عَطَفَا عَلَيْهِ فَلَوْ اَنَّهُ اَدْرَكَ اَرْهَقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا ﴿فَاَرَدْنَا اَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّاَقْرَبَ رُحْمًا وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَكَانَ تَحْتَهٗ﴾ اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ۔

یہاں تک کہ میں خود ہی تم سے اس کا تذکرہ کروں۔
چنانچہ دونوں روانہ ہوئے۔ یہاں تک کہ ایک کشتی میں سوار ہوئے تو خضر علیہ السلام نے اس کا تختہ (ایک جگہ سے) پھاڑ دیا یا پھاڑنے کا ارادہ کیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے فرمایا کہ: آپ اسے پھاڑنا چاہتے ہیں کہ اس کے لوگوں کو غرق کردیں، بلاشبہ آپ ایک بھاری کام کررہے ہیں۔ خضرؑ نے فرمایا کہ میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کرسکو گے، موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ جو بات میں بھول گیا تھا اس پر پکڑ مت کیجئے اور مجھ پر تنگی نہ کیجئے۔ چنانچہ پھر دونوں چلے یہاں تک کہ کچھ بچے ملے جو کھیل رہے تھے، خضر علیہ السلام پہلی ہی نظر میں ان میں سے ایک لڑکے کے پاس گئے اور اسے قتل کردیا۔ موسیٰؑ یہ دیکھ کر سخت ڈر گئے اور کہا کہ آپ نے ایک پاکیزہ جان کو بغیر کسی گناہ کے قتل کرڈالا؟ بلاشبہ آپ نے بڑا برا کام کیا۔ اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے (واقعہ بیان کرتے ہوئے) فرمایا کہ اللہ کی رحمت ہو موسیٰ علیہ السلام پر، کاش وہ جلدی نہ کرتے تو بہت سے عجائبات دیکھتے لیکن انہیں اپنے ساتھی سے شرم آگئی اور انہوں نے کہا کہ اب اس کے بعد اگر میں آپ سے سوال کروں تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھئے، آپ کو میری طرف سے عذر پورا ہوچکا ہے۔ اگر وہ صبر کرتے تو عجیب باتیں دیکھتے۔ راوی کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب انبیاء میں سے کسی نبی کا تذکرہ فرماتے تو ابتدا اپنی ذات سے کرتے ہوئے فرماتے کہ اللہ کی رحمت ہو ہم پر اور ہمارے بھائی فلاں پر، ہم سب پر اللہ کی رحمت ہو۔ پھر وہ دونوں چل پڑے۔ یہاں تک کہ ایسی بستی میں پہنچے جس کے رہنے والے بڑے بخیل تھے، یہ وہاں کی مجلسوں میں گھومے پھرے اور ان لوگوں سے کھانا مانگا تو انہوں نے میزبانی سے انکار کردیا۔ وہاں دونوں نے ایک دیوار پائی جو گرنے کے قریب تھی تو خضرؑ نے اسے درست کرکے کھڑا کردیا۔ موسیٰؑ نے فرمایا کہ اگر آپ چاہتے تو اس کام کی اجرت لے سکتے تھے، خضرؑ نے فرمایا کہ یہ میرے اور تمہارے درمیان جدائی کا وقت ہے۔ اور ان کا کپڑا پکڑا اور کہا کہ میں آپ کو بتلاتا ہوں ان باتوں کی حقیقت جن پر آپ صبر نہ کرسکے تھے۔
جہاں تک کشتی کی بات ہے تو وہ چند مساکین کی تھی جو سمندر میں کام کرتے تھے، ان کے آگے ایک ظالم بادشاہ تھا جو زبردستی ہر اچھی کشتی کو غصب کر

لیتا تھا۔ تو میں نے چاہا کہ ان غریبوں کی کشتی کو عیب لگادوں (تا کہ وہ بادشاہ ان کی کشتی نہ لے) چنانچہ جب بیگار لینے والا آیا تو اس نے کشتی کو پھٹا ہوا پایا اور آگے بڑھ گیا، کشتی والوں نے (آگے نکلنے کے بعد) اس کو ایک تختہ لگا کر درست کردیا۔ جہاں تک لڑکے کے قتل کا معاملہ ہے تو اس کی حقیقت یہ ہے کہ اس کے قلب پر کفر کی مہر لگی ہوئی تھی (یعنی وہ کافر لکھا گیا تھا اللہ کے یہاں) اس کے والدین اس سے بہت محبت کرتے تھے۔ اگر وہ بڑا ہو جاتا تو اپنے والدین کو بھی سرکشی و کفر میں پھنسا لیتا۔ ہم نے چاہا کہ اس کے والدین کو ان کا رب اس کے بجائے دوسرا بیٹا دے دے جو اس سے بہتر ہو اور اس سے زیادہ پاکیزہ اور رحم دل ہو۔

جہاں تک دیوار کا قضیہ تھا تو وہ دیوار دو یتیم بچوں کی تھی شہر میں۔ اور اس دیوار کے نیچے خزانہ چھپا ہوا جو ان بچوں کے والد نے ان کے لئے چھپا دیا تھا، ان کا باپ نیک آدمی تھا، آپ کے رب نے چاہا کہ جب بچے بلوغت کو پہنچ جائیں تو اپنا خزانہ نکال لیں (دیوار چونکہ گرنے کے قریب ہو گئی تھی اور اگر وہ گر جاتی تو سب لوگ اس خزانہ کو لوٹ لیتے اور یتیموں کو ان کا حق نہ ملتا لہٰذا دیوار اٹھا دی تا کہ خزانہ لوگوں کی دستبرد سے محفوظ رہے)۔

١٦٣٧...... و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى كِلاهُمَا عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنْ اَبِى اِسْحٰقَ بِاِسْنَادِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِى اِسْحٰقَ نَحْوَ حَدِيثِهِ۔

۱۶۳۷...... اس سند سے بھی مذکورہ بالا حدیث مروی ہے۔

١٦٣٨...... وحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَاَ ﴿لَتَّخِذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا﴾ ۔

۱۶۳۸...... حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے قرآن کریم کی آیت: "لَتَخِذْتَ علیه أجراً کو لتخِذْتَ علیه أجراً پڑھا (یعنی اس میں دونوں طرح پڑھا جا سکتا ہے)۔

١٦٣٩...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ عَبْدِ

۱۶۳۹...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے اور حر بن قیس بن حصن الفزاری کی درمیان جھگڑا ہوا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کے بارے میں۔ ابنِ عباس کا کہنا تھا کہ وہ

اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ تَمَارٰى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فِى صَاحِبِ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَام فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الْخَضِرُ فَمَرَّ بِهِمَا اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الاَنْصَارِيُّ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا اَبَا الطُّفَيْلِ هَلُمَّ اِلَيْنَا فَاِنِّى قَدْ تَمَارَيْتُ اَنَا وَصَاحِبِى هٰذَا فِى صَاحِبِ مُوسٰى الَّذِى سَاَلَ السَّبِيلَ اِلٰى لُقِيِّهِ فَهَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ شَاْنَهُ فَقَالَ اُبَيٌّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ بَيْنَمَا مُوسٰى فِى مَلَاٍ مِنْ بَنِى اِسْرَائِيلَ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ هَلْ تَعْلَمُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوسٰى لا فَاَوْحَى اللهُ اِلٰى مُوسٰى بَلْ عَبْدُنَا الْخَضِرُ قَالَ فَسَاَلَ مُوسٰى السَّبِيلَ اِلٰى لُقِيِّهِ فَجَعَلَ اللهُ لَهُ الْحُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ اِذَا افْتَقَدْتَ الْحُوتَ فَارْجِعْ فَاِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَسَارَ مُوسٰى مَا شَاءَ اللهُ اَنْ يَسِيرَ ثُمَّ قَالَ لِفَتَاهُ ﴿اٰتِنَا غَدَآءَنَا﴾ فَقَالَ فَتٰى مُوسٰى حِينَ سَاَلَهُ الْغَدَاءَ ﴿اَرَاَيْتَ اِذْ اَوَيْنَا اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّىْ نَسِيْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسَانِيْهُ اِلَّا الشَّيْطَانُ اَنْ اَذْكُرَهُ﴾ فَقَالَ مُوسٰى لِفَتَاهُ ﴿ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِىْ فَارْتَدَّا عَلٰٓى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا﴾ فَوَجَدَا خَضِرًا فَكَانَ مِنْ شَاْنِهِمَا مَا قَصَّ اللهُ فِى كِتَابِهِ اِلا اَنَّ يُونُسَ قَالَ فَكَانَ يَتَّبِعُ اَثَرَ الْحُوتِ فِى الْبَحْرِ ـ

خضر علیہ السلام تھے، اسی اثناء میں حضرت اُبی بن کعب الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان دونوں کے پاس سے گزرے تو ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بلایا اور کہا کہ اے ابو الطفیل ہمارے پاس آیئے، اس لئے کہ میں اور میرے یہ ساتھی، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ان ساتھی کے متعلق جھگڑ رہے ہیں جن سے ملاقات کی راہ انہوں نے پوچھی تھی تو کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے ان کا تذکرہ سنا ہے؟ اُبیّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ: ”موسیٰ علیہ السلام ایک بار بنی اسرائیل کی ایک جماعت کے درمیان تھے کہ ایک آدمی ان کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ کیا آپ اپنے سے زیادہ بڑے کسی عالم کو جانتے ہیں؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ بلکہ ہمارا بندہ خضر (علیہ السلام) تم سے زیادہ عالم ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ملاقات کی راہ پوچھی، اللہ عزوجل نے مچھلی کو نشان بنادیا اور ان سے کہا گیا کہ جب آپ مچھلی گم کردیں تو واپسی کرلیں وہیں آپ ان سے مل لیں گے۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام چل پڑے اور جتنا اللہ نے چاہا چلتے رہے پھر اپنے ساتھی نوجوان سے کہا کہ ہمارا ناشتہ لے آؤ، جب موسیٰ علیہ السلام نے ناشتہ کا سوال کیا تو نوجوان نے کہا کہ آپ کو معلوم نہیں جب ہم نے چٹان پر پناہ لی تھی تو میں مچھلی بھول گیا اور مجھے شیطان نے ہی اس کی یاد بھلادی۔

موسیٰ علیہ السلام نے اپنے نوجوان سے کہا کہ وہی تو ہم چاہتے تھے، چنانچہ دونوں اپنے قدموں کے نشانات پر لوٹے، وہاں پر خضر علیہ السلام کو پایا، پھر ان کا ہی واقعہ ہوا جسے اللہ نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے۔

کتاب فضائل الصحابة

فضائلِ صحابہ کا بیان[1]

باب-٣٠٥ باب من فضائل ابی بکر الصدیق رضی الله عنه
سیّدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل

١٦٤٠...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ عَبْدُ اللهِ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَان حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ

١٦٤٠...... حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ میں نے (سفر ہجرت کے درمیان غارِ ثور میں جب روپوش تھے) مشرکین کے قدموں کو اپنے سروں پر دیکھا جب ہم غار میں تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر ان میں سے کسی نے اپنے قدموں کی جانب دیکھا تو

---

[1] فائدہ...... انبیاء علیہم السلام کے بعد انسانیت کے سب سے مقدس طبقہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل کا بیان شروع فرما رہے ہیں' انبیاء علیہم السلام کے طبقہ کے بعد بنی نوع انسان کا سب سے افضل' مقدس گروہ اور جذبۂ ایمانی و جاں نثاری' اخلاص وللّٰہیت کا پیکر یہ مقدس طبقہ وہ ہے جس کا ہر فرد رسولِ مکرم ﷺ کے الفاظ میں آسمانی ہدایت پر چمکتا ہوا درخشاں ستارہ ہے جن کی اندھی تقلید بھی انسان کو راہِ ہدایت پر گامزن کر دے گی۔

صحابہ کون ہے؟ یہ شرف کن کو عطا ہوا؟ صحابی کسے کہتے ہیں؟ اور اسلام میں اس مقدس جماعت کا کیا مقام ہے؟ ذیل کے سطور میں انہی چند سوالات کے متعلق گفتگو کی جائے گی۔

صحابی کی تعریف

امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ کی ابتداء میں صحابی کی تعریف یوں کی ہے: "جس مسلمان نے بھی نبی ﷺ کی صحبت اٹھائی یا آپ کو دیکھا وہ آپ کا صحابی ہے"۔ اکثر محققین نے اسی تعریف کو اختیار کیا ہے' کیونکہ مطلق آپ ﷺ کی رؤیت ہی شرفِ صحابیت کے لئے کافی ہے۔ پھر صرف دیکھنا ہی صحابیت کے لئے کافی ہے یا اس تمیز کے ساتھ رؤیت معتبر ہے کہ دیکھنے والا یہ سمجھتا ہو کہ یہ آنحضرت ﷺ ہیں؟ اکثر کے نزدیک اس شعور کے ساتھ دیکھنا ضروری ہے کہ وہ سمجھے کہ یہ آنحضرت ﷺ ہیں۔ مثلاً: محمد بن ابی بکر الصدیقؓ کو اکثر نے صحابی نہیں شمار کیا کیونکہ ان کی ولادت آنحضرت ﷺ کی وفات سے تین ماہ قبل ہوئی تھی۔ پھر بعض علماء کے نزدیک رؤیت کے ساتھ صحبت بھی مرتبہ صحابیت کے حصول کے لئے ضروری ہے۔

پھر صحابیت کے شرف کے لئے ایک شرط یہ ہے کہ حالتِ اسلام میں آنحضرت ﷺ کی رؤیت ہوئی ہو اور پھر اسلام پر ہی اسے موت آئی ہو۔ لہٰذا جس نے حالتِ کفر میں آپ ﷺ کو دیکھا یا حالتِ اسلام میں دیکھا لیکن موت نعوذ باللہ کفر پر آئی یا دیکھا تو حالتِ کفر میں تھا' پھر بعد میں مسلمان ہو گیا لیکن اسلام کی حالت میں آپ کو نہیں دیکھا وہ مرتبہ صحابیت سے محروم ہے اور باتفاقِ علماء وہ صحابی نہیں ہے۔

مثلاً ربیعہ بن امیہ بن خلف الجمحی یہ فتح مکہ کے وقت مسلمان ہوا' حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوا' آپ ﷺ کے وصال کے بعد آپ سے حدیث بیان کی' پھر رسوائی اس کا مقدر بنی اور وہ دورِ فاروقی میں روم جا کر نصرانی ہو گیا۔ العیاذ باللہ

البتہ اگر کوئی حالتِ اسلام میں آپ ﷺ کے دیدار کے بعد نعوذ باللہ مرتد ہو گیا پھر توبہ کر کے دوبارہ مسلمان ہو گیا تو خواہ دوسری بار اس نے زیارت نہ کی ہو تب بھی وہ صحابہ میں شمار ہوگا۔ مثلاً اشعثؓ بن قیس کے متعلق محدثین نے کہا ہے کہ ان کے ساتھ ...... (جاری ہے)

مَالِكٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ حَدَّثَهُ قَالَ نَظَرْتُ اِلَى اَقْدَامِ الْمُشْرِكِيْنَ عَلَى رُءُوسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ نَظَرَ اِلَى

اپنے قدموں کے نیچے ہمیں بھی دیکھ لے گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ابو بکر! اُن دو کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے کہ جن کا تیسرا اللہ ہے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)......یہی صورتحال پیش آئی' اور محدثین نے ان سے احادیث تخریج کی ہیں۔

پھر صحابیت کا شرف بنو آدم کے ساتھ خاص ہے یا جنات بھی اس شرف کے حقدار ہو سکتے ہیں؟ راجح یہ ہے کہ مرتبہ صحابیت جنات کیلئے بھی ثابت ہے' نبی ﷺ نے جنات کی طرف دعوتِ توحید کے لئے ایک جماعت بھیجی تھی اور شریعت کے احکامات کے وہ بھی مکلف ہیں۔

حافظ ابنِ حجرؒ نے فتح الباری میں اس سے متعلق بحث کرنے کے بعد لکھا ہے کہ: "اور یہ سب بحث اس میں ہے کہ نبی ﷺ کو دنیوی زندگی میں آپ ﷺ کی حیات میں دیکھا ہو' چنانچہ اگر کسی نے آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی تدفین سے قبل دیدار کیا ہو تو راجح بات یہ ہے کہ وہ صحابی نہیں ہے ورنہ تو جس کو بھی جسدِ مبارک دیکھنے کا اتفاق ہو گیا ہو وہ صحابی کہلائے گا"۔ (فتح الباری ۷ / ۴) اگرچہ آنحضرت ﷺ برزخی حیات اب بھی رکھتے ہیں لیکن مرتبہ صحابیت کا تعلق دنیوی حیات سے وابستہ ہے۔

مقامِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم

تمام اہلِ السنۃ والجماعۃ کا اس پر اتفاق ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تمام مخلوق سے افضل ہیں اور کوئی بڑے سے بڑا ولی بھی فضیلت میں کسی صحابی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ کتاب و سنت کی متعدد نصوص اس پر دلالت کرتی ہیں' چنانچہ ارشاد ہے: "اور جو لوگ قدیم ہیں' سب سے پہلے ہجرت کرنے والے اور مدد کرنے والے اور جو ان کے پیرو ہوئے نیکی کے ساتھ 'اللہ راضی ہوا ان سے اور وہ راضی ہوئے اس سے"۔ (التوبہ ر ص ۱۱ / ۱۳) قرآن کریم کی اس گواہی سے بڑھ کر اور کونسی گواہی ہو سکتی ہے؟ صراحت سے بیان کر دیا کہ انہیں اللہ کی رضا حاصل ہے اور ایسی کوئی شہادت و گواہی اور صراحت اولیاء کے لئے موجود نہیں ہے خواہ وہ عبادت و تقویٰ کے کسی بھی مقام پر پہنچ جائیں۔

حافظ ابنِ کثیرؒ اس آیت کی تفسیر کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ:...... "ہائے بربادی و ہلاکت ہو ان لوگوں کے لئے جو ان سے بغض رکھے یا انہیں برا کہے یا ان میں سے بعض کو برا کہے' جب وہ صحابہؓ کو برا کہدیں تو قرآن پر ان کا ایمان کہاں رہا"؟

اس آیتِ مبارکہ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے حوالہ سے روافض و شیعوں کے ان تمام شبہات باطلہ کا مسکت جواب دے دیا کہ ان کے نزدیک حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد صحابہ کے حالات تبدیل ہو گئے تھے (العیاذ باللہ) کیونکہ آیتِ بالا صحابہ کرام کی عدالت و ایمان کی گواہی صرف نزولِ آیت کے وقت تک کے لئے ہی نہیں دے رہی بلکہ یہ بتلا رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اس سے راضی ہو گئے' وہ اہلِ جنت میں سے ہیں' اور یہ مسلم بات ہے کہ اللہ سبحانہ' و تعالیٰ کی رضا ا استحقاق جنت اسی کے لئے ثابت ہو گا جس کا خاتمہ اچھا اور بالخیر ہو' کیونکہ اعتبار تو خاتمہ کا ہی ہے۔ اگر بات وہی ہوتی جو روافض اپنی ناپاک زبانوں سے صحابۂ کرامؓ کے متعلق طعن و تشنیع اور سب کرتے ہیں تو کیا اللہ تعالیٰ اتنی صراحت کے ساتھ ہمیشہ کے لئے ان سے اپنی رضا اور جنت کا تذکرہ کرتے؟

یہاں اس کا موقع نہیں کہ وہ تمام آیت و روایات صحابہ کرامؓ کی شان میں وارد احادیث کو تفصیلاً جمع کیا جائے کیونکہ اس کے لئے ایک ضخیم کتاب چاہیئے۔ علماء نے اس کے لئے مستقل کتب تالیف فرمائی ہیں' اردو دان حضرات کے لئے خصوصاً اور علماء کے لئے عموماً حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی شفیع صاحب نور اللہ مرقدہ' کی ذی شان کتاب "مقامِ صحابہ" اس موضوع پر نہایت جامع اور ہر قسم کے شکوک و شبہات کا بہترین حل ہے۔ یہاں پر تو صرف اہلِ السنۃ والجماعۃ کا صحابۂ کرامؓ کے متعلق عقیدہ کا بیان مقصود تھا کہ جماعتِ صحابہؓ انبیاء علیہم السلام کے بعد مخلوق میں سب سے افضل ہے' اور یہ عقیدۂ قرآن و سنت کی صریح نصوص سے ثابت ہے' لہٰذا کسی ایرے غیرے کے لئے کیسے جائز ہو سکتا ہے کہ وہ اس مقدس جماعت یا اس کے کسی فرد کے متعلق زبان دراز کرے اور بعض من گھڑت' ......(جاری ہے)

قَدَمَيْهِ اَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا ۔

۱۶۴۱...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ

۱۶۴۱...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز منبر پر تشریف فرما ہوئے اور فرمایا کہ ایک

(گذشتہ سے پیوستہ)......غیر مستند تاریخی روایات کے بل بوتے پر اس رشکِ ملائک جماعت کے بارے میں یاوہ گوئی کرے جس کی فضیلت میں قرآن کی متعدد آیات شاہد و ناطق ہیں، حقیقت یہ ہے کہ صحابۂ کرامؓ کی عدالت میں شک کرنے کا نتیجہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ دین اور اصولِ دین میں شک پیدا ہو جائے، کیونکہ پورا دین حتیٰ کہ قرآن کریم بھی ہم تک صحابہؓ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ذریعہ ہی پہنچا ہے۔ اگر انہی پر سے ثقاہت و عدالت اٹھ جائے (العیاذ باللہ) تو نصوصِ قرآن و حدیث پر سے بھی اعتماد ختم ہو جائے گا اور پورے دین کی بنیادیں متزلزل ہو جائیں گی اور دین چند افراد کے ہاتھ میں کھلونا بن کر رہ جائے گا اور وہ جیسے چاہیں گے اس میں تحریف کر دیں گے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو صحابۂ کرامؓ کی محبت نصیب فرمائے کہ بمقتضائے حدیث 'ان سے محبت رسول ﷺ کی محبت عطا کرتی ہے اور ان سے بغض رسول ﷺ کے دل میں بغض پیدا کرتا ہے' اور اس قسم کی گمراہیوں سے ہماری حفاظت فرمانے اور جو لوگ خواہ روافض ہوں یا وہ مسلمان جو لاعلمی اور جہالت کی وجہ سے اس قسم کی ضلالت میں مبتلا ہوں انہیں ہدایت نصیب فرمائے اور ایسے گمراہ لوگوں کے شر سے کل امتِ مسلمہ کی حفاظت فرمائے۔ آمین

تفصیلِ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا مسئلہ

جماعتِ صحابہ میں سے بعض صحابہ دوسرے بعض سے افضل ہیں جیسے بعض انبیاءؑ کو اللہ نے دیگر انبیاءؑ پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔

علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ: "امام ابو عبد اللہ المازریؒ نے فرمایا: صحابہ میں سے بعض کی بعض پر فضیلت کے متعلق علماء کا اختلاف ہوا ہے۔ ایک جماعت کا کہنا ہے کہ ہم صحابہ میں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیں گے بلکہ اس بارے میں سکوت کریں گے۔ لیکن جمہور علماء تفضیل بین الصحابہؓ کے قائل ہیں۔ چنانچہ اہل السنۃ والجماعۃ کے نزدیک سب سے افضل ابو بکر صدیقؓ ہیں۔ خطابیہ نے کہا کہ سب سے افضل عمرؓ بن الخطاب ہیں، راوندیہ نے کہا کہ افضل عباسؓ ہیں، اور شیعہ نے کہا کہ علیؓ ہیں۔ جب کہ اہل السنۃ والجماعۃ کا اس پر اتفاق ہے کہ سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیقؓ ہیں، پھر حضرت عمرؓ، پھر حضرت عثمانؓ اور پھر حضرت علی رضی اللہ عنہم اجمعین۔

ابو منصور البغدادیؒ فرماتے ہیں کہ: "ہمارے اصحاب (علماء اہل السنۃ والجماعۃ) اس پر متفق ہیں کہ صحابہ میں سب سے افضل خلفاء اربعہ ہیں (مذکورہ بالا ترتیب کے مطابق) پھر عشرۂ مبشرہ ہیں، پھر غزوۂ بدر کے شرکاء ہیں، پھر غزوۂ احد کے شرکاء سب سے افضل ہیں، پھر بیعتِ رضوان میں شریک ہونے والے افضل ہیں، اور اسی طرح وہ انصار جو دونوں بیعتوں (بیعتِ عقبہ اور بیعتِ رضوان) میں شریک تھے انہیں مزید فضیلت حاصل ہے۔ اسی طرح "سابقون الأولون" جو اسلام اور ہجرت میں سب سے سبقت لے جانے والے ہیں "وہ بھی خاص فضیلت کے حامل ہیں"۔

مشاجراتِ واختلافاتِ صحابہ کے بارے میں اہلسنّت والجماعۃ کا عقیدہ

حضراتِ صحابۂ کرامؓ کے درمیان جو باہمی اختلافات، مشاجرات اور ان کی وجہ سے لڑائیاں ہوئیں، مثلاً جنگِ جمل اور جنگِ صفین وغیرہ ان کے بارے میں روافض اور ناصبین تو غلط اور خلافِ حقیقت باتیں کرتے ہیں، لیکن اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرات صحابہ کرامؓ سب کے سب "عدول" اور حق پر قائم رہنے والے تھے، نفسانیت سے بالاتر تھے، ان حضرات کا ہر ہر عمل خاص رضاءِ الٰہی کے لئے تھا۔ لہٰذا ان حضرات کے درمیان جو باہمی اختلاف واقع ہوا وہ نفسانیت، خود غرضی، دنیا طلبی اور جاہ پرستی کے جذبہ سے قطعاً نہ تھا بلکہ محض رضاءِ الٰہی کے لئے تھا، اور ان میں سے ہر فریق اپنے اس اختلاف کے اظہار پر مجبور تھا کیونکہ جس بات کو وہ اپنے شرعی فہم...... (جاری ہے)

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ عَبْدٌ خَيَّرَهُ اللهُ بَيْنَ اَنْ يُؤْتِيَهُ زَهْرَةَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَبَكَى اَبُو بَكْرٍ وَبَكَى فَقَالَ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَاُمَّهَاتِنَا قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ اَبُو بَكْرٍ اَعْلَمَنَا بِهِ -وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي مَالِهِ وَصُحْبَتِهِ اَبُو بَكْرٍ وَلَوْ

بندہ ہے جسے اللہ نے اختیار دیاہے کہ وہ چاہے تو اسے دنیا کی رونق دے دی جائے اور چاہے تو اللہ کے پاس رہنا قبول کر لے، پس اس بندہ نے اللہ کے پاس رہنا قبول کر لیا۔ یہ سن کر ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رونے لگے اور خوب روئے اور فرمایا کہ ہماری مائیں اور ہمارے باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں کہا وہ بندے، رسول اللہ ﷺ خود ہی تھے جنہیں دنیا کی زندگی یا حق تعالیٰ کے پاس جانے دونوں کا اختیار دیا گیا تھا اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ہم سب سے زیادہ علم رکھتے تھے۔ (وہ سمجھ گئے تھے کہ اس بندہ سے

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کی بناء پر صحیح سمجھتا تھا اس کا اظہار شرعاً اس کے لئے ضروری تھا' کیونکہ صحابہ میں سے ہر صحابی مجتہد تھا جسے اپنے اجتہاد میں خواہ صحیح ہو یا غلط اجر ہوتا ہے' غلط کی صورت میں ایک اور صحیح کی صورت میں دُہرا۔

علامہ نوویؒ فرماتے ہیں کہ:

جہاں تک ان جنگوں کا تعلق ہے جو صحابہ کے درمیان ہوئیں تو ان میں ہر فریق کے پاس ایک دلیل تھی جسے وہ اپنی ذات کے لئے ٹھیک سمجھتا تھا' سب صحابہؓ عدول ہیں اور ان کی باہمی جنگوں اور مشاجرات کے متعلق تاویل کی جائے گی' ان باتوں کی بناء پر کوئی صحابی عدالت سے خارج نہیں ہوا۔ کیونکہ وہ سب مجتہد تھے اور اجتہاد کے محل میں ان میں اختلاف ہوا جیسا کہ ان کے بعد آنے والے مجتہدین کے درمیان مسائل وغیرہ میں اختلاف ہوا اس اختلاف کی وجہ سے کسی کی شان میں کوئی تنقیص نہیں آئی......

جان رکھو کہ ان جنگوں کا سبب وہ فیصلے تھے جن میں اشتباہ واقع ہوا' اور اشتباہ کی شدت کی وجہ سے ان کے اجتہادات مختلف ہوئے اور ان کی تین قسمیں ہو گئیں۔ ایک قسم وہ کہ انہیں اجتہاد کے نتیجہ میں یہ واضح ہو گیا کہ حق کس طرف ہے اور ان کے مخالفین باغی ہیں' لہٰذا ایسے اجتہاد والوں کے لئے طرفِ حق کا تعاون اور باغیوں کی مخالفت ضروری تھی چنانچہ انہوں نے وہی کیا اور جس مجتہد کی یہ صفت ہو اس کے لئے امام حق کی مساعدت سے پیچھے رہنا اور اس کے اعتقاد کے مطابق باغیوں سے قتال نہ کرنا جائز نہیں ہے۔

دوسری قسم ان مجتہدین کی تھی جنہیں اس کے برعکس حق اس طرف واضح ہوا اور دوسری جانب باغی۔ چنانچہ اس طبقہ کو بھی پہلے طبقہ کی طرح اپنے اس اجتہاد پر عمل کرنا ضروری ہوا۔

جب کہ تیسری قسم وہ طبقہ تھا جن پر صورتحال مشتبہ تھی اور وہ اس قضیہ میں حیران تھے اور کسی ایک فریق کی ترجیح ان کے سامنے ظاہر نہیں تھی تو یہ طبقہ دونوں فریقوں سے الگ رہا نہ ان کا ساتھ دیا نہ ان کا۔ اور ان کے حق میں یہی واجب تھا کہ وہ الگ رہیں' کیونکہ ان کے لئے ایک مسلمان سے قتال کا اقدام حلال نہیں تھا۔ لہٰذا یہ تینوں طبقات معذور تھے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔ چنانچہ اہلِ حق کا اتفاق ہے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شہادت معتبر و مقبول اور ان کی روایات صحیح ہیں اور ان سب میں کامل عدالت تھی۔ رضی اللہ عنہم اجمعین"۔ (شرح النووی علی صحیح مسلم ۲۷۲/۱)

خلاصۂ کلام یہ کہ حضراتِ صحابۂ کرامؓ کے باہمی اختلافات اغراض و نفسانیت سے خالی اور محض رضائے الٰہی کے جذبہ سے تھے اور سب کا مقصد اللہ کی رضا تھا' جس کی ایک مثال وہ واقعہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر کو روانہ فرمایا اور کہا کہ: تم میں سے کوئی عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنو قریظہ میں پہنچ کر"۔ اور اس میں جو صحابہ کی دو رائیں ہوئیں اور آنحضرت ﷺ نے دونوں جانب کی تصویب فرمائی۔ کتبِ حدیث میں یہ واقعہ مشہور ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھئے (شریعت و طریقت کا تلازم' حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ) تو اس میں بھی دونوں نے اجتہاد کیا اور دونوں کا اختلاف ہوا مگر مقصد منشائے نبوی ﷺ کی تحصیل اور رضائے الٰہی تھی۔ لہٰذا اہلسنت والجماعت کا عقیدہ یہی ہے کہ تمام صحابہ کرام عادل اور برحق ہیں اور اللہ نے ان کی لغزشوں کو معاف فرما دیا۔ رضی اللہ عنہ' وارضاہ۔

كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنْ اُخُوَّةُ الاِسْلَامِ لَا تُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةَ اَبِي بَكْرٍ -

مراد خود حضور ﷺ ہی ہیں اور آپ ﷺ رخصت ہونے والے ہیں لہٰذا رونے لگے)۔
اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: مجھ پر اپنے مال اور اپنی صحبت سے سب لوگوں سے زیادہ احسان کرنے والے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں، اگر میں کسی کو قلبی دوست بناتا تو ابو بکر کو اپنا خلیل (قلبی دوست) بناتا (لیکن قلب میں تو صرف ایک اللہ ہی کو بسار کھا ہے) البتہ اسلامی اخوت باقی ہے۔ مسجد میں کسی کی کھڑکی باقی نہ رکھی جائے سوائے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کھڑکی کے"۔ [1]

۱٦٤٢......حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ حُنَيْنٍ وَبُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ يَوْمًا بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ -

۱۶۴۲...... حضرت ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا (پھر سابقہ حضرت مالک کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث بیان فرمائی)۔

۱٦٤٣......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ اَبِي الْهُذَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الاَحْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ

۱۶۴۳...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ کی حدیث بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دوست بناتا، لیکن وہ میرے بھائی اور صحابی ہیں، کیونکہ تمہارے صاحب (مجھے) کو

---

[1] فائدہ...... احادیثِ بالا سے آنحضرت ﷺ کے ساتھ سیّدنا صدیق اکبرؓ کا خاص تعلق، ہمہ وقت مجالست و صحبت، اور آنحضرت ﷺ کا بھی سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے خاص تعلق خاطر ثابت ہوتا ہے۔
سفر ہجرت میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رفاقت، ان کی محبت و عشق کا انوکھا اور نرالا انداز ہے کہ اپنی بھوک کی فکر نہ پیاس کی، نہ اپنی جان کی فکر نہ مال کی۔ فکر ہے تو یہ کہ کسی طرح رسول اللہ ﷺ کو تکلیف نہ پہنچے، خود کو خواہ سانپ ڈسے یا دشمن پکڑ لے لیکن محبوب ﷺ کو کوئی گزند نہ ہو۔ یہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عجیب و غریب غلبۂ عشق کا نمونہ تھا اسی لئے تو سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ میرے اوپر احسان ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ اس حدیث میں فرمایا کہ اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابو بکرؓ کو بناتا لیکن اللہ نے تمہارے نبی کو اپنا دوست بنالیا ہے۔ لیکن ایک حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ابو بکرؓ کو اپنا دوست بنالیا۔ جیسا کہ حضرت ابیؓ بن کعب کی روایت میں ہے جسے ابوالحسن العربی نے تخریج کیا ہے، جب کہ اس سے معارض وہ حدیث ہے جسے حضرت جندب نے روایت کیا ہے اور امام مسلم نے اس کی تخریج کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: میں اللہ کے سامنے بری ہوں اس بات سے کہ تم میں سے کسی کو دوست بناؤں"۔ تو ان روایات میں جمع اس طرح ممکن ہے کہ جب اللہ کے سامنے آپ ﷺ نے اپنے آپ کو بری کر دیا تو اللہ نے اسی دن دوست بنانے کی اجازت دے دی ہو اور آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اکرام میں اسی طرح فرمادیا، لہٰذا اب دونوں روایات میں کوئی تعارض نہیں رہا۔ واللہ اعلم

بْنَ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنَّهُ اَخِي وَصَاحِبِي وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلًا ۔

اللہ نے اپنا خلیل بنالیا ہے"۔

۱۶۴۴...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ اُمَّتِي اَحَدًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ ۔

۱۶۴۴...... حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو اپنا دوست بناتا تو ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بناتا"۔

۱۶۴۵...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِي سُفْيَانُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَخْبَرَنَا اَبُو عُمَيْسٍ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ اَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا ۔

۱۶۴۵...... حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر میں اہل زمین میں سے کسی کو اپنا دوست بناتا تو ابو قحافہ کے بیٹے (ابو بکر) کو دوست بناتا لیکن تمہارے صاحب کو (مجھے) اللہ نے اپنا دوست بنالیا ہے" (لہٰذا اللہ کا دوست ہونے کے بعد اب میں کسی غیر کو اپنا قلبی دوست نہیں بنا سکتا)۔

۱۶۴۶...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي الْهُذَيْلِ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ اَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا وَلَكِنْ صَاحِبُكُمْ خَلِيلُ اللّٰهِ ۔

۱۶۴۶...... حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"آگاہ رہو! بے شک میں ہر کسی دوست کی دوستی سے بری ہوں، اور اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر کو بناتا، بلاشبہ تمہارا صاحب (یعنی میں) اللہ کا دوست ہوں"۔ (مراد دوستی سے وہ دوستی ہے جس میں غیر کا خیال ہی نہ رہے، خلّت ایسی ہی دوستی کو کہا جاتا ہے کہ اس میں پھر کسی دوسرے کا خیال نہ رہے اور قلب میں ہمہ وقت خلیل کا دھیان رہے)۔"

۱۶۴۷...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ وَاللَّفْظُ

۱۶۴۷...... حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
بے شک میں ہر کسی دوست کی دوستی سے بری ہوں اور اگر میں کسی کو اپنا دوست بناتا تو ابو بکرؓ کو دوست بناتا لیکن تمہارے صاحب (یعنی میں) تو اللہ کے دوست ہیں۔

لَهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اِنِّي اَبْرَأُ اِلَى كُلِّ خِلٍّ مِنْ خِلِّهِ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا اِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللّٰهِ۔

۱۶۴۸...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا۔

۱۶۴۸...... حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ذات السلاسل کے لشکر میں بھیجا تھا، میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ! آپ کو لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا کہ عائشہ! میں نے عرض کیا کہ مردوں میں سے؟ فرمایا کہ عائشہ کے باپ! میں نے کہا کہ اس کے بعد؟ فرمایا کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! اور اس کے بعد مزید کئی افراد کا نام شمار کیا۔[1]

۱۶۴۹...... وحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ اَبِي عُمَيْسٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَخْبَرَنَا اَبُو عُمَيْسٍ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَخْلِفًا لَوِ اسْتَخْلَفَهُ قَالَتْ اَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ لَهَا ثُمَّ مَنْ بَعْدَ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عُمَرُ ثُمَّ قِيلَ لَهَا مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ اَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ثُمَّ انْتَهَتْ اِلَى هٰذَا۔

۱۶۴۹...... حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا اور ان سے سوال کیا گیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ اگر کسی کو خلیفہ بناتے تو کس کو بناتے؟ فرمایا کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو، ان سے کہا گیا کہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد کس کو بناتے؟ فرمایا کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو۔ پھر کہا گیا کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد کس کو بناتے؟ فرمایا کہ ابو عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بناتے۔ یہاں تک کہ پھر آپؓ خاموش ہو گئیں۔

۱۶۵۰...... حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

۱۶۵۰...... حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر آنا۔ وہ عورت کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں، (یعنی آپ کی وفات ہو جائے) تو پھر کیا کروں؟ فرمایا کہ اگر تو

---

[1] (غزوۂ ذات السلاسل ۷ھ میں ذات السلاسل کی وادی میں ہوا تھا جو مدینہ منورہ سے دس یوم کی مسافت پر ہے۔ (بعض نے کہا کہ اس غزوہ میں مشرکین نے آپس میں ایک کو دوسرے کے ساتھ باندھ رکھا تھا تاکہ کوئی بھاگ نہ سکیں، تو ایک طرح کی زنجیر بن گئی تھی اور اسی نسبت سے اس لڑائی کو "ذات السلاسل" کہا جاتا ہے۔ واللہ اعلم)

اَرَاَيْتَ اِنْ جِئْتُ فَلَمْ اَجِدْكَ قَالَ اَبِى كَاَنَّهَا تَعْنِى الْمَوْتَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدِينِى فَاْتِى اَبَا بَكْرٍ -

مجھے نہ پائے تو ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس چلی جانا۔

۱۶۵۱...... وحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِى عَنْ اَبِيهِ اَخْبَرَنِى مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ اَبَاهُ جُبَيْرَبْنَ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ فِى شَيْءٍ فَاَمَرَهَا بِاَمْرٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبَّادِبْنِ مُوسى۔

۱۶۵۱...... حضرت محمد بن جبیر بن مطعمؒ خبر دیتے ہیں کہ ان کے والد جبیر بن مطعمؓ نے خبر دی کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئی اور اس نے آپ ﷺ سے کسی چیز کے متعلق گفتگو کی تو آپ ﷺ نے اس عورت کو حکم فرمایا: (آگے سابقہ حدیث عباد بن موسیٰ ہی کی مثل روایت بیان فرمائی)۔

۱۶۵۲...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِى مَرَضِهِ ادْعِى لِى اَبَا بَكْرٍ اَبَاكِ وَاَخَاكِ حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا فَاِنِّى اَخَافُ اَنْ يَتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُولُ قَائِلٌ اَنَا اَوْلٰى وَيَاْبَى اللهُ وَالْمُؤْمِنُونَ اِلا اَبَا بَكْرٍ -

۱۶۵۲...... سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرض کے ایام میں فرمایا کہ: اپنے والد ابو بکر کو اور اپنے بھائی کو میرے پاس لاؤ، تاکہ میں ایک تحریر لکھ دوں، کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ کوئی تمنا کرنے والا تمنا کرے اور کہے کہ میں (خلافت کا زیادہ) حقدار ہوں۔ جب کہ اللہ اور اہلِ ایمان سب (کی خلافت) کا انکار کرتے ہیں سوائے ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے)۔[1]

۱۶۵۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِى عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِى حَازِمٍ الاَشْجَعِيِّ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ صَائِمًا قَالَ اَبُو بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً قَالَ اَبُو بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ اَطْعَمَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مِسْكِينًا قَالَ اَبُو

۱۶۵۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ "تم میں سے کس نے روزہ کی حالت میں صبح کی؟ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے۔ دریافت فرمایا کہ اچھا کس نے آج جنازہ میں شرکت کی؟ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے۔ پھر دریافت فرمایا کہ اچھا کس نے کسی مسکین کو کھانا کھلایا؟ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: جس شخص میں یہ باتیں جمع ہو گئیں وہ جنت میں

[1] فائدہ...... یہ دونوں احادیث صریح ہیں اس بات پر کہ آنحضرت ﷺ کے بعد حضرت ابو بکرؓ ہی وہ شخص ہیں جو خلافت کے متولی ہوں گے۔ اس میں شیعہ اور روافض کی مزعومہ جھوٹے دعوے کی تردید بھی ہوگئی کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا تھا۔

طبرانی نے حضرت عصمہ بن مالک کی ایک روایت تخریج کی ہے' وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! ہم آپ کے بعد اپنے اموال کی زکوٰۃ کیسے دیا کریں؟ فرمایا کہ ابو بکر کو۔ (اگرچہ اس روایت کی سند ضعیف ہے) بہر حال مختلف روایات سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے صراحتاً خود کسی کو خلافت کے لئے مقرر نہیں کیا تھا تاکہ مسلمان اپنے مشورہ اور اتفاق سے خلیفہ منتخب کرلیں لیکن احادیثِ بالا کے اندر واضح اشارے دے دیئے کہ خلافت کے لئے صدیقِ اکبرؓ ہی موزوں ہیں۔ اور آپ ﷺ یہی پسند فرماتے تھے کہ خلافت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کو ملے۔

بَكْرٍ اَنَا قَالَ فَمَنْ عَادَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ مَرِيضًا قَالَ اَبُو بَكْرٍ اَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا اجْتَمَعْنَ فِي امْرِئٍ اِلاَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ -

ضرور داخل ہوگا"۔

١٦٥٤......حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالاَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقَرَةً لَهُ قَدْ حَمَلَ عَلَيْهَا الْتَفَتَتْ اِلَيْهِ الْبَقَرَةُ فَقَالَتْ اِنِّي لَمْ اُخْلَقْ لِهٰذَا وَلٰكِنِّي اِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللهِ تَعَجُّبًا وَفَزَعًا اَبَقَرَةٌ تَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاِنِّي اُومِنُ بِهِ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ -قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ عَدَا عَلَيْهِ الذِّئْبُ فَاَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتّٰى اسْتَنْقَذَهَا مِنْهُ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ الذِّئْبُ فَقَالَ لَهُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاِنِّي اُومِنُ بِذٰلِكَ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ -

۱۶۵۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "ایک شخص اپنی گائے جس پر بوجھ لادا ہوا تھا، ہانکے چلا جارہا تھا کہ دفعتاً گائے نے اس آدمی کی طرف دیکھا اور کہنے لگی کہ: میں اس (بار برداری) کے لئے پیدا نہیں کی گئی ہوں بلکہ میں تو کھیتی باڑی کے لئے پیدا کی گئی ہوں"۔ لوگوں نے تعجب اور گھبراہٹ سے کہا سبحان اللہ! کیا گائے بھی بات کرتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تو اس پر ایمان رکھتا ہوں اور ابو بکر اور عمر (رضی اللہ عنہما) بھی ایمان رکھتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک چرواہا اپنی بکریوں کے درمیان تھا اس اثناء میں ایک بھیڑیا جھپٹا اور اس کے ریوڑ میں سے ایک بکری لے گیا۔ چرواہے نے اس کا تعاقب کیا یہاں تک کہ بکری کو اس سے چھڑا لیا۔ بھیڑیا چرواہے کی جانب مڑا اور کہا: اس دن بکری کو کون بچائے گا جب درندوں کا دن ہوگا، اس دن میرے علاوہ کوئی چرواہا نہ ہوگا" (یعنی عید کا دن کہ لوگ اپنے مویشیوں سے غافل ہو جاتے ہیں)۔ لوگ کہنے لگے کہ سبحان اللہ! (یعنی حیرت ہے کہ بھیڑیا بھی انسانوں کی طرح بات کرتا ہے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میں تو اس پر ایمان رکھتا ہوں ، ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

١٦٥٥......وحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ قِصَّةَ الشَّاةِ وَالذِّئْبِ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْبَقَرَةِ -

۱۶۵۵...... حضرت ابن شہابؒ سے ان دونوں اسناد کے ساتھ بکری اور بھیڑیئے کا واقعہ نقل کیا گیا ہے لیکن اس روایت میں گائے کے واقعہ کا ذکر نہیں ہے۔

١٦٥٦......وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ كِلاَهُمَا عَنْ اَبِي

۱۶۵۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے یونس عن الزہری کی روایت کی طرح روایت نقل کی ہے اور اس روایت میں گائے و بکری دونوں کا واقعہ ذکر کیا گیا ہے اور اس روایت

الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِی سَلَمَةَ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمَعْنَی حَدِیثِ یُونُسَ عَنِ الزُّهْرِیِّ وَفِی حَدِیثِهِمَا ذِکْرُ الْبَقَرَةِ وَالشَّاةِ مَعًا وَقَالا فِی حَدِیثِهِمَا فَاِنِّی اُومِنُ بِهِ اَنَا وَاَبُو بَکْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ۔

میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تو اس پر یقین رکھتا ہوں اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی اور (اس وقت) یہ دونوں حضرات وہاں موجود نہیں تھے۔

۱۶۵۷...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّی وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ مِسْعَرٍ کِلاهُمَا عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیمَ عَنْ اَبِی سَلَمَةَ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ۔

۱۶۵۷...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث مبارکہ ہی کی طرح حدیث نقل فرماتے ہیں۔[1]

باب-۳۰۶ باب من فضائل عمر رضی الله عنه

سیّدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۶۵۸...... حَدَّثَنَا سَعِیدُ بْنُ عَمْرٍو الاَشْعَثِیُّ وَاَبُو الرَّبِیعِ الْعَتَکِیُّ وَاَبُو کُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ وَاللَّفْظُ لِاَبِی کُرَیْبٍ قَالَ اَبُو الرَّبِیعِ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ اَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَکِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِیدِ بْنِ اَبِی حُسَیْنٍ عَنِ ابْنِ اَبِی مُلَیْکَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ یَقُولُ وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَی سَرِیرِهِ فَتَکَنَّفَهُ النَّاسُ یَدْعُونَ وَیُثْنُونَ وَیُصَلُّونَ عَلَیْهِ قَبْلَ اَنْ یُرْفَعَ وَاَنَا فِیهِمْ قَالَ فَلَمْ یَرُعْنِی اِلا بِرَجُلٍ قَدْ اَخَذَ بِمَنْکِبِی مِنْ وَرَائِی فَالْتَفَتُّ اِلَیْهِ فَاِذَا هُوَ عَلِیٌّ فَتَرَحَّمَ عَلَی عُمَرَ وَقَالَ مَا خَلَّفْتَ اَحَدًا اَحَبَّ اِلَیَّ اَنْ اَلْقَی

۱۶۵۸...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن الخطاب (کے انتقال کے بعد) ان کی نعش مبارک کو گہوارہ میں رکھا گیا تو لوگ ان کے ارد گرد جمع ہو گئے، ان کیلئے دعائے خیر کرتے ان کی تعریف کرتے اور ان پر نماز جنازہ پڑھتے جاتے تھے جنازہ اٹھائے جانے سے قبل۔ میں بھی ان لوگوں میں تھا، اچانک ایک آدمی نے میرے پیچھے سے میرے کندھے کو پکڑا جس سے میں گھبرا گیا۔ میں مڑا تو دیکھا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے رحم و کرم کی دعا کی پھر (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعش کو خطاب کر کے) فرمایا: "آپ نے اپنے سے زیادہ اپنے پیچھے کوئی آدمی ایسا نہیں چھوڑا کہ میں اس کے جیسے نیک اعمال پر اللہ سے ملنا پسند کرتا اور اللہ کی

[1] فائدہ...... یہ دو واقعات غالباً بنی اسرائیل کے زمانہ کے ہیں۔ کیونکہ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں نقل کیا ہے کہ امام بخاریؒ نے یہ حدیث بنی اسرائیل کے ذکر کے ضمن میں بیان کی ہے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اسلام سے قبل کا واقعہ تھا۔ اگرچہ اس قسم کے واقعات کہ بھیڑیئے نے گفتگو کی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ بھی پیش آئے۔
آنحضرت ﷺ کا مقصد حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایمانی قوت، یقین اور غلبہ صدق کی کیفیت بیان کرنا تھا کہ زبانِ نبوت سے نکلنے والی ہر بات کی بغیر کسی دلیل اور ثبوت کے تصدیق کرنے والے اور اس پر ایمان لانے والے یہ حضرات ہیں۔

اللهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ وَايْمُ اللهِ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ اَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَذَاكَ اَنِّي كُنْتُ اُكَثِّرُ اَسْمَعُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ جِئْتُ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَاِنْ كُنْتُ لَاَرْجُو اَوْ لَاَظُنُّ اَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَهُمَا۔

قسم! میں تو یہی گمان کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں (حضور علیہ السلام اور صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے ساتھ ہی کردے گا، کیونکہ میں رسول اللہ ﷺ سے اکثر سنتا تھا کہ (اپنے اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ضرور آپ کا تذکرہ کرتے تھے) فرماتے تھے: میں اور ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) آئے، یا میں اور ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) داخل ہوئے اور میں اور ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نکلے (وغیرہ)۔ لہٰذا میری امید یہی ہے یا میرا خیال یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی ان دونوں کے ساتھ کردے گا"۔ [1]

١٦٥٩...... وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ۔

١٦٥٩...... اس طریق کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل حدیث منقول ہے۔

١٦٦٠...... حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ح وحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي اَبُو اُمَامَةَ بْنُ

١٦٦٠...... حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میں سویا ہوا تھا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ انہیں مجھ پر پیش کیا جاتا تھا، وہ کرتے پہنے ہوئے تھے، بعض کے کرتے تو چھاتی تک پہنچ رہے تھے اور بعض کے اس کے نیچے تک تھے، عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بن الخطاب وہاں سے گذرے تو ان کا کرتا (اتنا لمبا تھا کہ) زمین پر گھسٹ رہا تھا"۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا

---

[1] فائدہ...... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مندرجہ بالا کلمات ایک صاحبِ فراست مؤمن کے دوسرے صاحبِ فراست مؤمن کے لئے تأثرات ہیں۔
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلے جملے کا مقصد یہ ہے کہ آپ نے اپنے بعد کوئی شخص ایسا نہیں چھوڑا کہ میں اس کے اعمال کو دیکھ کر یہ تمنا کرسکوں کہ میں بھی اس کے جیسے اعمال کے ساتھ اللہ سے ملنا چاہتا ہوں، بس وہ واحد شخص آپ ہی تھے کہ آپ کے متعلق میں یہ خواہش کرسکتا تھا کہ آپ جیسے اعمال کے ساتھ اللہ سے ملنا چاہتا ہوں۔ سبحان اللہ! کبارِ صحابہ کا آپس میں ایک دوسرے کے لئے کیسا مؤمنانہ جذبہ تھا۔ یہ وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کو زبانِ نبوت سے جنت کی بشارت دی گئی اور جن کے بے شمار فضائل کتبِ حدیث میں موجود ہیں۔
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آخری جملہ کا مقصد یہ ہے کہ: میں نے اکثر و بیشتر رسول اللہ ﷺ کو سنا کہ اپنے اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ آپ کا تذکرہ بھی ضرور فرماتے تھے مثلاً: اپنے آنے، جانے، داخل ہونے غرض اکثر معاملات میں آپ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے ساتھ ضرور شامل رکھتے تھے جس کی بناء پر میرا غالب گمان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عالم برزخ اور جنت میں بھی آپ کو اپنے دونوں پیش رو ساتھیوں کے ساتھ شامل فرمائیں گے۔

سَهْلٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذٰلِكَ وَمَرَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّه قَالُوا مَاذَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الدِّينَ ۔

کہ آپ ﷺ نے پھر اس کی کیا تعبیر کی؟ فرمایا کہ دین۔ (یعنی جس کا دین و ایمان جتنا زیادہ تھا اتنا ہی اس کا کُرتا بھی لمبا تھا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کرتا زمین پر گھسٹ رہا تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ اللہ نے انہیں سب سے زیادہ دین و ایمان سے نوازا تھا)۔

١٦٦١ ..... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ رَاَيْتُ قَدَحًا اُتِيتُ بِهِ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتّٰى اِنِّي لَاَرَى الرِّيَّ يَجْرِي فِي اَظْفَارِي ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْعِلْمَ ۔

۱۶۶۱ ..... حضرت عبداللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما، رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”میں ایک بار سویا ہوا تھا کہ (خواب میں) میں نے ایک پیالہ دودھ سے بھرا ہوا دیکھا جو میرے پاس لایا گیا میں نے اس میں سے (خوب) پیا یہاں تک کہ میں نے دیکھا کہ سیرابی میرے ناخنوں سے بہہ رہی تھی (یعنی میں نے اتنا سیراب ہو کر پیا کہ دودھ میرے ناخنوں میں سے جاری ہو گیا) پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن الخطاب کو دے دیا“۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پوچھا کہ یارسول اللہ! پھر آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ فرمایا کہ علم۔ [1]

١٦٦٢ ..... وحَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلاهُمَا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ بِاِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِه ۔

۱۶۶۲ ..... حضرت صالح رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت یونس کی سند کے ساتھ سابقہ حدیث مبارکہ ہی کی طرح حدیث روایت کی گئی ہے۔

١٦٦٣ ..... حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ

۱۶۶۳ ..... حضرت سعیدؒ بن المسیب فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے سنا فرماتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ”میں سو رہا تھا کہ میں نے خواب میں اپنے

---

[1] فائدہ ..... دودھ اور علم میں کثرتِ نفع کے اعتبار سے اشتراک ہے کہ دونوں کا نفع کثیر ہوتا ہے کہ دودھ بدن کی حقیقی غذا اور اس کی نشو و نما کا ذریعہ بنتا ہے جب کہ علم معنوی غذا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا کہ: ”علم سے مراد یہاں پر کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ ﷺ کا لوگوں کے احوال اور سیاست سے متعلق علم ہے جس میں حضرت عمرؓ کو حضرت ابو بکرؓ کی بہ نسبت خصوصیت حاصل ہے باعتبار طوالت مدت کے۔ (کہ اگرچہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم زیادہ تھا لیکن ان کی مدتِ خلافت بہت تھوڑی تھی جب کہ حضرت عمرؓ کی مدت خلافت بہت زیادہ تھی) اور حضرت عثمانؓ کی بہ نسبت بھی حضرت عمرؓ کو اس علم میں خصوصیت حاصل تھی باعتبار لوگوں کے ان کی خلافت پر متفق ہونے کے (یعنی جتنا عمومی اتفاق حضرت عمرؓ کی خلافت پر تھا ویسا اتفاقِ کامل حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت پر نہ تھا۔
(فتح الباری ـ ۲۰۱)

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِﷺ يَقُولُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُنِى عَلٰى قَلِيبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ اَخَذَهَا ابْنُ اَبِى قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوبًا اَوْ ذَنُوبَيْنِ وَفِى نَزْعِهِ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفٌ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَاَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ -

آپ کو دیکھا کہ ایک کنویں پر کھڑا ہوں اور وہاں ڈول بھی ہے۔ میں نے اس کنویں میں سے جتنا اللہ نے چاہا ڈول کھینچا، پھر اسے ابن ابی قحافہ (ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے لے لیا اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کے ڈول کھینچنے میں، اللہ ان کو بخشے، کمزوری تھی۔ پھر وہ ڈول ایک بڑے ڈول میں تبدیل ہو گیا اور ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے لے لیا۔ میں نے لوگوں میں سے کسی کو اتنا زور آور عبقری کسی کو نہیں دیکھا کہ جو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن الخطاب کی طرح کھینچتا ہو انہوں نے اتنی کثرت سے پانی کھینچا کہ لوگوں نے اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے ان سے باڑوں میں لے گئے۔[1]

۱۶۶۴۔۔۔۔وحَدَّثَنِى عَبْدُ الْمَلِكِ بْــــنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِى اَبِى عَنْ جَدِّى حَــــدَّثَنِى عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح و حَــــدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَالْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَــــنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِــى عَنْ صَالِحٍ بِاِسْنَادِ يُونُسَ نَحْوَ حَدِيثِهِ-

۱۶۶۴۔۔۔۔ حضرت ابو صالحؒ سے حضرت یونس کی سند کے ساتھ سابقہ حدیث مبارکہ ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

۱۶۶۵۔۔۔۔حَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا اَبِى عَنْ صَالِحٍ قَالَ قَالَ الْاَعْرَجُ وَغَيْرُهُ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِﷺ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ اَبِى قُحَافَةَ يَنْزِعُ بِنَحْوِ حَدِيثِ

۱۶۶۵۔۔۔۔ حضرت ابو ہریرہؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میں نے ابو قحافہ کے بیٹے (حضرت ابو بکر صدیقؓ) کو دیکھا کہ وہ (ڈول) کھینچ رہے ہیں۔ (باقی حدیث حضرت زہری کی روایت کردہ حدیث ہی

[1] فائدہ۔۔۔۔ علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ کنویں سے مراد مسلمانوں کے امور ہیں اور اس کے پانی سے مراد لوگوں کی حیات اور ان کی صلاح و فلاح اور بہبودی کے معاملات ہیں جب کہ ان کے امیر کو آپ ﷺ نے پانی پلانے والے (ساقی) سے تشبیہ دی، حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد کہ ”ان کے کھینچنے میں ضعف تھا“۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں تنقیص نہیں بلکہ ان کی مدت خلافت کے قلیل ہونے کی طرف اشارہ ہے، کہ ان کی خلافت کے زمانہ کے تھوڑا ہونے کی وجہ سے لوگ ان سے اتنا فائدہ حاصل نہ کر سکے جتنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مدتِ خلافت کے طویل ہونے سے حاصل کیا۔ کہ ان کے دور میں اسلام کی وسعت، بلاد اسلام کی توسیع، اموال میں اضافہ، غنائم کی کثرت سے آمد، فتوحات وغیرہ خوب ہوئیں انہوں نے شہروں کو آباد کیا اور ایک مستقل ریاست کے لئے امور ریاست کے خدوخال آئین کے اعتبار سے واضح کئے۔

اور آنحضرت ﷺ کا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے۔ ”اللہ ان کی مغفرت فرمائے“۔ کے کلمات کہنا ان کی کسی خطا یا گناہ کی وجہ سے نہیں تھا نہ ہی تنقیص تھا بلکہ اس طرح کے دعائیہ کلمات عربوں کے کلام میں کثرت سے ہوتے ہیں اور یہ ان کی عادت میں شامل ہوتا ہے“۔ (خلاصہ حاشیہ نووی ۲/۲۷۵)

الزُّهْرِيِّ -

۱۶۶۶۔۔۔۔۔حَدَّثَنِی اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّی عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِی عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا یُونُسَ مَوْلٰی اَبِی هُرَیْرَةَ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اُرِیتُ اَنِّی اَنْزِعُ عَلٰی حَوْضِی اَسْقِی النَّاسَ فَجَاءَنِی اَبُو بَکْرٍ فَاَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ یَدِی لِیُرَوِّحَنِی فَنَزَعَ دَلْوَیْنِ وَفِی نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللهُ یَغْفِرُ لَهُ فَجَاءَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَاَخَذَ مِنْهُ فَلَمْ اَرَ نَزْعَ رَجُلٍ قَطُّ اَقْوٰی مِنْهُ حَتّٰی تَوَلَّی النَّاسُ وَالْحَوْضُ مَلْآنُ یَتَفَجَّرُ -

۱۶۶۷۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَیْرٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِی بَکْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِی اَبُو بَکْرِ بْنُ سَالِمٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اُرِیتُ کَاَنِّی اَنْزِعُ بِدَلْوِ بَکْرَةٍ عَلٰی قَلِیبٍ فَجَاءَ اَبُو بَکْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا اَوْ ذَنُوبَیْنِ فَنَزَعَ نَزْعًا ضَعِیفًا وَاللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی یَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَاسْتَقٰی فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِیًّا مِنَ النَّاسِ یَفْرِی فَرْیَهُ حَتّٰی رَوِیَ النَّاسُ وَضَرَبُوا الْعَطَنَ -

۱۶۶۸۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ یُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ حَدَّثَنِی مُوسٰی بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِیهِ عَنْ رُؤْیَا رَسُولِ اللهِ ﷺ فِی اَبِی بَکْرٍ وَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا بِنَحْوِ حَدِیثِهِمْ -

۱۶۶۹۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو وَابْنِ الْمُنْکَدِرِ سَمِعَا

کی طرح بیان فرمائی)۔

۱۶۶۶۔۔۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”میں سویا ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ میں اپنے حوض (کوثر) پر ہوں اور پانی کھینچ رہا ہوں اور لوگوں کو پلا رہا ہوں، میرے پاس ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے تو انہوں نے مجھے آرام دینے کے لئے ڈول میرے ہاتھ سے لے لیا اور دو ڈول نکالے اور ان کے نکالنے میں ضعف تھا۔ اللہ انہیں بخشے۔ پھر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور انہوں نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ڈول لے لیا، میں نے کبھی بھی کسی آدمی کو اتنا قوی نہیں دیکھا، یہاں تک کہ لوگ (سیراب ہو کر) واپس چلے گئے جب کہ حوض ابھی بھی بھرا ہوا تھا اور پانی اس میں سے بہہ رہا تھا“۔

۱۶۶۷۔۔۔۔۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ کو (خواب) میں دکھایا گیا کہ میں ایک ڈول کے ساتھ ایک کنوئیں میں سے صبح کے وقت پانی کھینچ رہا ہوں تو اسی دوران ابوبکرؓ آگئے تو انہوں نے ایک یا دو ڈول پانی کے کھینچے اور اللہ ان کی مغفرت فرمائے کہ ان کے ڈول کھینچنے میں کمزوری تھی۔ پھر حضرت عمرؓ آئے اور انہوں نے ڈول کے ذریعہ پانی نکالا تو میں نے لوگوں میں سے ایسی زبردست بہادری کے ساتھ پانی نکالنے والا (حضرت) عمرؓ کے علاوہ اور کسی کو نہیں دیکھا یہاں تک کے لوگ (پانی پی کر سیراب ہوگئے) اور انہوں نے اپنے اونٹوں کو پانی پلا کر آرام کی جگہ بٹھا دیا۔

۱۶۶۸۔۔۔۔۔ حضرت سالم بن عبداللہؒ نے اپنے والد سے رسول اللہ ﷺ کا حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے بارے میں خواب سابقہ حدیث ہی کی مثل بیان فرمایا۔

۱۶۶۹۔۔۔۔۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جَابِرًا يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ وَعَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ فِيهَا دَارًا اَوْ قَصْرًا فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ فَبَكٰى عُمَرُ وَقَالَ اَيْ رَسُولَ اللّٰهِ اَوَ عَلَيْكَ يُغَارُ-

"میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں ایک گھر یا فرمایا کہ محل دیکھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کس کا ہے؟ فرشتوں نے کہا کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن الخطاب کا ہے۔ میں نے اس میں داخل ہونا چاہا تو مجھے (اے عمر) تمہاری غیرت کا خیال آ گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر رونے لگے اور فرمایا کہ یا رسول اللہ! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا؟[1]

١٦٧٠...... وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو وَابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا ح و حَدَّثَنَاه عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعْتُ جَابِرًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرٍ -

١٦٧٠...... حضرت جابرؓ سے نبی کریم ﷺ کی حضرت ابن نمیر اور حضرت زہیر کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث مبارکہ روایت کی گئی ہے۔

١٦٧١...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ رَاَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَاِذَا امْرَاَةٌ تَوَضَّاُ اِلٰى جَانِبِ قَصْرٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هٰذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَةَ عُمَرَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا -

قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَبَكٰى عُمَرُ وَنَحْنُ جَمِيعًا فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ بِاَبِي اَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَعَلَيْكَ اَغَارُ -

١٦٧١...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ایک مرتبہ میں سویا ہوا تھا کہ اسی دوران میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں ہوں، وہاں ایک عورت ایک محل کے کنارے وضو کر رہی ہے۔ میں نے سوال کیا (فرشتوں سے) کہ یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن الخطاب کا ہے مجھے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غیرت کا خیال آ گیا لہٰذا میں نے فوراً پیٹھ پھیر لی"۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر رونے لگے، اور ہم سب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اس مجلس میں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کیا میں آپ سے غیرت کروں گا؟

---

[1] فائدہ...... بخاری کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میں نے ایک محل دیکھا کہ جس کے صحن میں ایک لڑکی تھی"۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر شوق، خوشی اور ڈر کے ملے جلے جذبات کی وجہ سے رونے لگے اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ: کیا اللہ نے مجھے آپ کے علاوہ کسی اور کے ذریعہ یہ رفعت عطا کی ہے؟ کیا اللہ نے آپ کے علاوہ کسی اور کے ذریعہ مجھے ہدایت عطا کی ہے؟ یعنی یہ رفعت و بلندی اور ہدایت جس کی بناء پر میں جنت کے محل کا مستحق ہوا تو وہ سب آپ ہی کی وجہ سے مجھے ملی پھر میں آپ سے غیرت کرتا؟

١٦٧٢...... وحَدَّثَنِيهِ عَمْرُو النَّاقِدُ وَحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِى عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الاسْنَادِ مِثْلَهُ ـ

١٦٧٢...... حضرت ابن شہابؒ سے اس سند کے ساتھ سابقہ حدیث ہی کی مثل حدیث مبارکہ نقل کی گئی ہے۔

١٦٧٣...... حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِى مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ يَعْنِى ابْنَ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ اَخْبَرَنِى و قَالَ حَسَنُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِى عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِى عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدِ بْنِ اَبِى وَقَّاصٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ سَعْدًا قَالَ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِﷺ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً اَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُمَرُ قُمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَاَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِﷺ وَرَسُولُ اللّٰهِﷺ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ اَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِﷺ عَجِبْتُ مِنْ هٰؤُلاءِ اللاتِى كُنَّ عِنْدِى فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ قَالَ عُمَرُ فَاَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ يَهَبْنَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ اَيْ عَدُوَّاتِ اَنْفُسِهِنَّ اَتَهَبْنَنِى وَلا تَهَبْنَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قُلْنَ نَعَم اَنْتَ اَغْلَظُ وَاَفَظُّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِﷺ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِﷺ وَالَّذِى

١٦٧٣...... حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہﷺ کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی، آپﷺ کے پاس اس وقت قریش کی کچھ عورتیں موجود تھیں جو آپﷺ سے بہت باتیں کر رہی تھیں اور خوب بلند آواز سے کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجازت مانگی تو وہ سب عورتیں فوراً کھڑی ہو گئیں اور جلدی جلدی چھپنے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اجازت دی اس حال میں کہ رسول اللہ ﷺ ہنس رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بطور دعا فرمایا کہ یارسول اللہ! اللہ آپ کو ہمیشہ ہنستا ہوا رکھے"۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ان عورتوں پر تعجب ہو رہا تھا جو میرے پاس (تو مطمئن) بیٹھی تھیں، لیکن جب تمہاری آواز سنی تو جلدی جلدی چھپنے لگیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یارسول اللہ! انہیں آپ سے زیادہ ڈرنا چاہیئے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: اے اپنی جان کی دشمن عورتو! کیا تم مجھ سے ڈرتی ہو اور رسول اللہ ﷺ سے نہیں ڈرتیں؟ وہ کہنے لگیں کہ ہاں۔ کیونکہ تم رسول اللہ ﷺ سے زیادہ سخت اور تند خو ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے شیطان جب کسی ایسے راستہ پر جس میں تم چل رہے ہو چلتا ہوا تم کو پاتا ہے تو وہ اس راہ کو چھوڑ کر دوسری راہ چلنا شروع کر دیتا ہے"۔ [1]

---

[1] فائدہ...... عورتوں کا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بیٹھنا نزولِ حجاب کے حکم سے قبل کا تھا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیوں پردہ کیا؟ واقعہ یہ تھا کہ نزولِ حجاب کا حکم بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خواہش اور دیرینہ منشاء کے مطابق ہوا تھا۔ اور وہ حکم حجاب سے قبل آنحضرت ﷺ سے اسکے متعلق اکثر دریافت کرتے رہتے تھے اور چاہتے تھے کہ عورتیں غیر مردوں سے حجاب کریں۔ تو عورتیں جانتی تھیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عورتوں کا بے پردہ رہنا پسند نہیں تو ان کے ڈر کی وجہ سے وہ چھپ کر پردے میں چلی گئیں۔

بعض نے فرمایا کہ وہ آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن اور دیگر محرم عورتیں تھیں۔

حدیث کے آخر میں آنحضرت ﷺ نے حضرت عمرؓ کی غیر معمولی فضیلت بیان فرمائی کہ شیطان اگر اپنی راہ پر حضرت عمرؓ کو دیکھ لیتا تو وہ راستہ چھوڑ کر دوسری راہ لیتا کہ ان کی ہیبت اور ایمانی رعب سے شیطان بھی ڈرتا تھا۔

نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ قَطُّ سَالِكًا فَجًّا اِلا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ-

۱۶۷۴......حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا بِهِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنِي سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ قَدْ رَفَعْنَ اَصْوَاتَهُنَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا اسْتَاْذَنَ عُمَرُ ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ -

۱۶۷۴...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطابؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ عورتیں بیٹھیں تھیں جو رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی آوازیں بلند کر رہی تھیں تو جب حضرت عمرؓ نے (اندر آنے کی) اجازت مانگی تو وہ سب عورتیں پردے میں دوڑ پڑیں۔ (پھر آگے حضرت زہری کی روایت کردہ سابقہ حدیث ہی کی مثل روایت نقل کی گئی ہے)۔

۱۶۷۵......حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُونَ فَاِنْ يَكُنْ فِي اُمَّتِي مِنْهُمْ اَحَدٌ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ تَفْسِيرُ مُحَدَّثُونَ مُلْهَمُونَ -

۱۶۷۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ: "تم سے پہلی امتوں میں "محدَّث" ہوا کرتے تھے (ایسے لوگ جنہیں حق تعالیٰ کی طرف سے ٹھیک بات الہام کردی جاتی تھی اور ان کا گمان اور رائے ٹھیک نکلتی تھی) میری امت میں اگر کوئی ایسا ہو تو وہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن الخطاب ہوں گے۔ [1]

۱۶۷۶......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالا حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ كِلاهُمَا عَنِ ابْنِ عَجْلانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ -

۱۶۷۶...... حضرت سعد بن ابراہیمؒ سے اس سند کے ساتھ سابقہ حدیث ہی کی مثل حدیث مبارکہ نقل کی گئی ہے۔

۱۶۷۷......حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ اَخْبَرَنَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلاثٍ فِي مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ وَفِي الْحِجَابِ

۱۶۷۷...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "تین باتوں میں میری اپنے رب سے موافقت ہوئی۔ ایک تو مقامِ ابراہیم کے بارے میں، دوسرے پردہ کے متعلق، تیسرے غزوۂ بدر کے قیدیوں کی متعلق"۔ [2]

---

[1] فائدہ...... بعض لوگوں کو اللہ کی طرف سے ایسی فراست ایمانی عطا ہوتی ہے کہ ان کی رائے منشاء الٰہی کے مطابق ہوتی ہے اور بعض اوقات فرشتوں کے ذریعہ انہیں الہام کر دیا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو "ملہم" کہا جاتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اللہ کی طرف سے یہ اعزاز عطا کیا گیا تھا، البتہ محدث اور ملہم کے بارے میں علماء کا اتفاق ہے کہ وہ نہ نبی ہوتا ہے نہ اس کی رائے یا الہام کو "وحی" کہا جا سکتا ہے، مرزا قادیانی نے اس حدیث سے جو اپنی ناپاک نبوت کیلئے دلیل لینے کی کوشش کی ہے وہ ایک ناپاک جسارت کی سوا کچھ نہیں۔

[2] فائدہ...... بخاری کی روایت میں اس کی تفصیل مذکور ہے چنانچہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کاش ہم مقامِ ابراہیم کو مصلّٰی (جائے نماز) بنالیں۔ تو اس موقع...... (جاری ہے)

وَفِي أُسَارَى بَدْرٍ -

١٦٧٨ــــحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ إِلَى رَسُولِ اللهِﷺ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ أَنْ يُكَفِّنَ فِيهِ أَبَاهُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِﷺ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللهِﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَتُصَلِّي عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِﷺ إِنَّمَا خَيَّرَنِي اللهُ فَقَالَ ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً﴾ وَسَأَزِيدُ عَلَى سَبْعِينَ قَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِﷺ وَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ﴾-

۱۶۷۸...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن اُبی بن سلول (رئیس المنافقین) فوت ہوا تو اس کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو سچے مخلص مسلمان اور صحابی تھے) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ ﷺ سے آپ ﷺ کی قمیصِ مبارک مانگی کہ وہ اپنے باپ کو اس میں کفن دینا چاہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں قمیص عطا فرمادی۔ پھر انہوں نے مطالبہ کیا کہ آپ ﷺ اس کی نمازِ جنازہ بھی پڑھیں۔ رسول اللہ ﷺ اس کی نمازِ جنازہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوگئے، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوراً کھڑے ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کا کپڑا پکڑ کر کہنے لگے کہ یارسول اللہ! کیا آپ اس کی نماز پڑھ رہے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھنے سے آپ کو منع فرمایا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے اس نے ارشاد فرمایا ہے کہ: "آپ ﷺ (ان منافقین) کے لئے استغفار کریں یا ان کے لئے استغفار نہ کریں، اگر آپ ستر مرتبہ بھی ان کیلئے استغفار کریں گے تو...... (بھی اللہ ہرگز ان کی مغفرت نہیں فرمائے گا) تو میں ستر سے زیادہ مرتبہ استغفار کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ تو منافق ہے۔ مگر رسول اللہ ﷺ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھ لی۔ تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی کہ: "ان (منافقین) میں سے کوئی مر جائے تو آپ ﷺ کبھی بھی ان پر نماز (جنازہ) نہ پڑھئے اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہوں"۔ (التوبہ)

١٦٧٩ــــوحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الإِسْنَادِ فِي مَعْنَى حَدِيثِ أَبِي

۱۶۷۹...... حضرت عبیداللہ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت ہی نقل کی گئی ہے البتہ اس روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے ان منافقوں کی نماز جنازہ پڑھنا

(گذشتہ سے پیوستہ)...... پر آیتِ کریمہ نازل ہوئی کہ: واتَّخذوا من مقام إبراهيم مصلّى۔(البقرہ) "کہ مقامِ ابراہیم کو مصلّی بناؤ"۔ اور آیتِ حجاب نازل ہوئی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ! کاش کہ آپ اپنی ازواج کو حکم دیں کہ وہ پردہ کیا کریں کہ ان سے ہر نیک وبد گفتگو کرتا ہے۔
اس موقع پر پردہ کی آیت نازل ہوئی۔ تیسری بات کہ غزوۂ بدر کے قیدیوں کے متعلق میری رائے یہ تھی کہ انہیں قتل کردیا جائے (فدیہ نہ لیا جائے) اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق آیت نازل فرمائی سورۂ انفال کی آیت جس کا واقعہ مشہور ہے۔

أُسَامَةَ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ ۔ چھوڑ دی۔ ❶

---

❶ فائدہ..... عبداللہ بن اُبی بن سلول منافقین کا سردار اور رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کا بہ ظاہر ساتھی لیکن در پردہ وہ بدترین دشمن تھا اور ہر جگہ اس نے اپنے ساتھیوں سمیت آنحضرت ﷺ اور اہلِ ایمان کے ساتھ غداری کی۔ ہر غزوہ کے موقع پر بہانے بنا کر اپنے ساتھیوں کو روک دیتا تھا، حتیٰ کہ غزوۂ تبوک میں اس نے صراحتاً نکلنے سے انکار کر دیا۔ جس کی طرف قرآن کریم نے اشارہ فرمایا۔ غرض یہ بدترین منافق اور دشمن اسلام تھا۔ جب کہ اس کے بیٹے حضرت عبداللہ صحیح معنوں میں مخلص صادق مسلمان تھے۔ جب باپ کا انتقال ہوا تو جذباتِ محبت سے مغلوب ہو کر خدمتِ نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور باپ کے کفن کے لئے قمیصِ نبوی کا مطالبہ کیا اس امید پر کہ شاید اس کی برکت سے باپ کے عذاب میں تخفیف ہو جائے۔ اسی طرح جنازہ پڑھنے کی بھی درخواست کی۔ رسول اللہ ﷺ امت کے ہر فرد پر شفیق کامل تھے، اس جذبۂ شفقت کی وجہ سے ہو کر آپ ﷺ نے اپنی قمیصِ مبارک بھی عطا فرمائی اور جنازہ کی نماز پڑھنے کے لئے بھی تیار ہو گئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھڑا کر دیا اور انہوں نے آپ ﷺ کو اس کی نماز جنازہ پڑھنے سے روکنا چاہا۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبداللہ بن اُبی کی وہ گستاخانہ باتیں شمار کر کے بتلایا کہ اس نے اپنی باتوں سے رسول اللہ ﷺ کو اذیت پہنچائی ہے، لہٰذا آپ اس کی نماز جنازہ ہرگز نہ پڑھیں کہ یہ منافق ہے۔

مگر رسول اللہ ﷺ نبوی شفقت کے غلبہ کی بناء پر نمازِ جنازہ کے لئے کھڑے ہو گئے اور ایک روایت کے مطابق نماز پڑھ لی جب کہ دوسری روایت کے مطابق نہیں پڑھی۔ اس موقع پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے کے مطابق وحی الٰہی کا نزول ہوا اور سورۂ توبہ کی آیت "ولا تُصلِّ علىٰ أحدٍ مِنهم مات أبداً و لا تقم علىٰ قبره" نازل ہوئی کہ اگر ان منافقین میں سے کوئی مر جائے تو نہ آپ ان پر نماز جنازہ پڑھیں نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہوں"۔

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت ﷺ کو اس کی نماز جنازہ پڑھنے سے منع کیا تو یوں فرمایا کہ "آپ ﷺ اس کی نماز پڑھ رہے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع فرمایا ہے"۔ جب کہ منافق کی نمازِ جنازہ کی ممانعت تو اس واقعہ کے بعد نازل ہوئی پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیسے کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع فرمایا ہے؟

علماء نے اس کے متعدد جوابات دیئے ہیں لیکن ان میں سب سے بہتر اور اولیٰ بالقبول اور مؤید بالقرائن جواب وہ ہے، جو علامہ قرطبیؒ نے دیا ہے کہ یہ جملہ الہام کی قبیل سے ہے اور غالباً حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو الہام ہو گیا ہو گا کہ اللہ کی طرف سے اس کی ممانعت ہونے والی ہے۔ کیوں کہ اس سے قبل کی آیات میں منافقین کے لئے استغفار کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس سے کوئی فائدہ نہیں، اور نماز جنازہ میں بھی استغفار ہوتا ہے۔ چنانچہ بخاری کی روایت میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول مروی ہے کہ: آپ اس کی نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع فرمایا ہے کہ ان کے لئے استغفار کریں"۔ اور آنحضرت ﷺ کا جواب کہ "اللہ تعالیٰ نے مجھے اختیار دیا ہے الخ" بھی اسی پر دلالت کر رہا ہے۔

جب کہ ابنِ مردویہ نے تو ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک روایت نقل کی ہے کہ جس میں وضاحتاً یہ ہے کہ: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ اس پر نماز پڑھ رہے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: کہاں (منع کیا ہے؟) ان روایات میں یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ غالباً حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بطورِ الہام یہ اندازہ ہو گیا تھا کہ منشاءِ الٰہی بھی یہی ہے اور ممکن ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ استغفار والی آیت میں استغفار سے نماز جنازہ ہی مراد لیتے ہوں۔

غرضیکہ دیگر مواقع کی طرح یہاں پر بھی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رائے منشاء الٰہی کے مطابق ہوئی اور ان کی رائے اور وحی الٰہی میں مطابقت ہو گئی۔

باب-۳۰۷ باب من فضائل عثمان بن عفان رضی الله عنه

فضائلِ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

۱۶۸۰......حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى وَيَحْيى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيى بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ عَطَاءٍ وَسُلَيْمَانَ ابْنَيْ يَسَارٍ وَاَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِي كَاشِفًا عَنْ فَخِذَيْهِ اَوْ سَاقَيْهِ فَاسْتَاْذَنَ اَبُو بَكْرٍ فَاَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَسَوّٰى ثِيَابَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا اَقُولُ ذٰلِكَ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ اَبُو بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ فَقَالَ اَلَا اَسْتَحِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ۔

۱۶۸۰...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں لیٹے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کی رانیں کھلی ہوئی تھیں یا فرمایا کہ پنڈلیاں کھلی ہوئی تھیں۔ اسی اثناء میں ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو انہیں اجازت دے دی، آپ ﷺ اسی حال میں لیٹے رہے اور گفتگو فرماتے رہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو انہیں بھی اجازت دے دی، آپ ﷺ اسی حال میں تھے (کہ وہ بھی آگئے) اور ان سے گفتگو فرمانے لگے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اجازت طلب کی تو رسول اللہ ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست فرمائے، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے گفتگو فرمائی۔ جب وہ چلے گئے تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا کہ: ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے کچھ خیال نہ کیا (بلکہ اسی طرح لیٹے رہے) اور کوئی پروانہ کی۔ پھر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ داخل ہوئے تو بھی کوئی خیال نہ کیا نہ کوئی پرواکی۔ پھر عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندر داخل ہوئے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لئے (اس کی کیا وجہ ہے؟) فرمایا کہ: ''کیا میں اس شخص سے حیانہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں''۔ [1]

---

[1] فائدہ...... ران ستر میں شامل ہے یا نہیں؟......اس حدیث سے بعض لوگوں نے استدلال کرتے ہوئے یہ کہا کہ ران ستر عورت میں شامل نہیں ہے کیونکہ اگر ران ستر میں داخل ہوتی تو آنحضرت ﷺ حضرت ابو بکرؓ کے سامنے اسے نہ کھولے رہتے۔
لیکن جمہور علماء کے نزدیک ران ستر عورت میں داخل ہے۔ چنانچہ امام ابو حنیفہؒ امام مالکؒ امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کی صحیح روایتوں کے مطابق ران ستر میں شامل ہے۔ جمہور کا استدلال مسندِ احمد کی اس روایت سے ہے جو محمدؓ بن عبد اللہ بن جحش سے مروی ہے کہ: نبی ﷺ ایک بار مسجد کے صحن میں معمر کے پاس سے گزرے جن کی ران کی ایک طرف سے کپڑا اٹھا ہوا تھا کیونکہ وہ کولہوں کے بل بیٹھے تھے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اے معمر! اپنی ران پر چادر ڈالو کیونکہ ران ستر میں شامل ہے''۔ (ذکرہ الہیثمی فی مجمع الزوائد ۲/ ۵۲)
اسی طرح ترمذی کی تخریج کردہ روایتِ جُرھد سے بھی جمہور کا استدلال ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ ان کے پاس سے گزرے تو ان کی ران کھلی ہوئی تھی، نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ: اپنی ران ڈھکو کیونکہ وہ ستر میں شامل ہے''۔ (و قال الترمذی ھذا حدیث حسن)
جب کہ حدیثِ باب جس میں آنحضرت ﷺ کے بارے میں ران کا کھلا ہونا منقول ہے تو نوویؒ نے اس کا جواب دیا کہ یہاں تو درحقیقت راوی کو ہی وہم ہے کہ رانیں کھلی ہیں یا پنڈلیاں۔ اور اس شک کی بناء پر اس سے استدلال صحیح نہیں۔ جب کہ ران کے...... (جاری ہے)

۱۶۸۱...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ وَعُثْمَانَ حَدَّثَاهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ اسْتَاْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ لَابِسٌ مِرْطَ عَائِشَةَ فَاَذِنَ لِاَبِي بَكْرٍ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَقَضٰى اِلَيْهِ حَاجَتَهُ ـ ثُمَّ انْصَرَفَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَقَضٰى اِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ عُثْمَانُ ثُمَّ اسْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ وَقَالَ لِعَائِشَةَ اجْمَعِي عَلَيْكِ ثِيَابَكِ فَقَضَيْتُ اِلَيْهِ حَاجَتِي ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللهِ مَالِي لَمْ اَرَكَ فَزِعْتَ لِاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَمَا فَزِعْتَ لِعُثْمَانَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيِيٌّ وَاِنِّي خَشِيتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهُ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ اَنْ لَا يَبْلُغَ اِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ ـ

۱۶۸۱...... حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صدیقہ، زوجہ نبی ﷺ اور حضرت عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ: ایک مرتبہ ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی، آپ ﷺ اس وقت اپنے بستر پر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اونی چادر اوڑھے لیٹے تھے، آپ ﷺ نے ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو اسی حالت میں آنے کی اجازت دے دی، ان سے اپنا کام کیا پھر وہ چلے گئے، بعد ازاں حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تشریف لائے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی اسی حالت میں اجازت دے دی۔ ان سے بھی اپنا کام کیا، پھر وہ بھی چلے گئے۔ بعد ازاں حضرت عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تشریف لائے۔ عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے، اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ: اپنے کپڑے سمیٹو۔ پھر میں نے اپنا کام کیا اور چلا آیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! میں نے آپ کو ابو بکر و عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سے گھبرا کر اٹھتے نہیں دیکھا جیسا کہ عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنے پر گھبرا کر بیٹھے دیکھا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عثمان بہت شرم و حیا والے آدمی ہیں اور مجھے ڈر تھا کہ اگر میں انہیں اسی حالت میں آنے کی اجازت دیتا تو وہ اپنی جس ضرورت سے آئے تھے وہ بھی مجھے نہ بتا سکتے"۔

۱۶۸۲...... وحَدَّثَنَاه عَمْرٌو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْعَاصِ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ اسْتَاْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ ـ

۱۶۸۲...... حضرت عثمانؓ اور سیدہ عائشہ صدیقہؓ ارشاد فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اجازت طلب کی (اور آگے حضرت عقیل عن الزہری) کی روایت کردہ حدیث ہی کی مثل حدیث مبارکہ ذکر فرمائی۔

۱۶۸۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا

۱۶۸۳...... حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے

(گذشتہ سے پیوستہ)...... ستر میں شامل ہونے کے متعلق صحیح اور صریح قولی احادیث منقول ہیں۔

اَبْنُ اَبِی عَدِيٍّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ اَبِی عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِی مُوسَى الاَشْعَرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِی حَائِطٍ مِنْ حَائِطِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ مُتَّكِئٌ يَرْكُزُ بِعُودٍ مَعَهُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ اِذَا اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَاِذَا اَبُو بَكْرٍ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَذَهَبْتُ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ قَالَ فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تَكُونُ قَالَ فَذَهَبْتُ فَاِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَفَتَحْتُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ وَقُلْتُ الَّذِی قَالَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَبْرًا اَوِ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ -

ہیں کہ: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ کے باغات میں سے کسی باغ میں تشریف رکھتے تھے اور ایک عصا جو آپ کے ہاتھ میں تھا، آپ ﷺ اس سے کیچڑ میں کرید رہے تھے۔ اسی اثناء میں ایک شخص نے دروازہ کھلوایا، آپ نے فرمایا کہ کھول دو اور (آنے والے کو) جنت کی بشارت دے دو، فرماتے ہیں کہ (دروازہ کھولا تو) ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تھے، میں نے دروازہ کھولا اور انہیں جنت کی بشارت دے دی۔ پھر (کچھ دیر بعد) دوسرے آدمی نے دروازہ کھلوایا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کھول دو اور آنے والے کو جنت کی بشارت دے دو۔ فرماتے ہیں کہ میں گیا تو دیکھا کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ میں نے دروازہ کھولا اور انہیں جنت کی بشارت دے دی۔ پھر کسی اور نے دروازہ کھلوایا تو نبی ﷺ بیٹھ گئے اور فرمایا کہ دروازہ کھول دو اور آنے والے کو ایک بڑی پیش آنے والی مصیبت پر (صبر کے عوض میں) جنت کی بشارت دے دو۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گیا تو دیکھا کہ عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ میں نے دروازہ کھولا اور جنت کی بشارت دی اور وہیں بات ذکر کی جو آپ ﷺ نے ارشاد فرمائی تھی۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ! صبر! یا فرمایا اللہ ہی سے مدد مطلوب ہے"۔

۱٦٨٤...... حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِی عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اَبِی مُوسَى الاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ حَائِطًا وَاَمَرَنِی اَنْ اَحْفَظَ الْبَابَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ -

۱۶۸۴...... حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک باغ میں تشریف لائے اور آپ ﷺ نے مجھ کو حکم فرمایا کہ اس دروازہ پر پہرہ دو (پھر آگے سابقہ حدیث عثمان بن غیاث کی روایت کردہ حدیث کی طرح بیان فرمایا)

۱٦٨٥...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ اَبِی نَمِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَخْبَرَنِی اَبُو مُوسَى الاَشْعَرِيُّ اَنَّهُ تَوَضَّاَ فِی بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ لَاَلْزَمَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَلَاَكُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِی هٰذَا قَالَ فَجَاءَ الْمَسْجِدَ

۱۶۸۵...... حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے گھر میں وضو کیا پھر باہر نکلے اور کہا کہ میں آج رسول اللہ ﷺ کو لازم پکڑوں گا، اور میں آج کا سارا دن رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ رہوں گا۔ فرماتے ہیں کہ وہ مسجد آئے اور لوگوں سے رسول اللہ ﷺ کی بابت دریافت کیا، لوگوں نے کہا کہ "اس طرف گئے ہیں"۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے قدموں کے

فَسَاَلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا خَرَجَ وَجَّهَ هَاهُنَا قَالَ فَخَرَجْتُ عَلَى اَثَرِهِ اَسْاَلُ عَنْهُ حَتَّى دَخَلَ بِئْرَ اَرِيسٍ قَالَ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَبَابُهَا مِنْ جَرِيدٍ حَتَّى قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَاجَتَهُ وَتَوَضَّاَ فَقُمْتُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ جَلَسَ عَلَى بِئْرِ اَرِيسٍ وَتَوَسَّطَ قُفَّهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَاَكُونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْيَوْمَ فَجَاءَ اَبُو بَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ قَالَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا اَبُو بَكْرٍ يَسْتَاْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَاَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لِاَبِي بَكْرٍ ادْخُلْ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ اَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَعَهُ فِي الْقُفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ اَخِي يَتَوَضَّاُ وَيَلْحَقُنِي فَقُلْتُ اِنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ يُرِيدُ اَخَاهُ خَيْرًا يَاْتِ بِهِ فَاِذَا اِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ هٰذَا عُمَرُ يَسْتَاْذِنُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَجِئْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ اَذِنَ وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْقُفِّ عَنْ يَسَارِهِ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ اِنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَعْنِي اَخَاهُ يَاْتِ بِهِ فَجَاءَ اِنْسَانٌ فَحَرَّكَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ قَالَ وَجِئْتُ

نشانات پر چلتار ہاپوچھتے پوچھتے (یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھ لیا) اور آپ ﷺ بئر اریس (مدینہ کے باہر ایک کنواں تھا غالباً قبا کی طرف، اس کے احاطہ میں) داخل ہو گئے۔ میں اس کے دروازہ کے پاس کھڑا ہو گیا۔ دروازہ ٹہنیوں کا تھا، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے قضائے حاجت فرمائی اور وضو فرمایا۔ میں آپ ﷺ کی طرف اٹھ کھڑا ہوا تو آپ بئر اریس کی منڈیر پر بیٹھ گئے، اور اپنی پنڈلیاں کھول کر کنویں میں لٹکالیں۔

فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کو سلام کیا، پھر واپس لوٹنے لگا اور دروازہ پر بیٹھ گیا اور دل میں کہنے لگا کہ میں آج ضرور رسول اللہ ﷺ کا دربان رہوں گا۔ حضرت ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تشریف لائے اور دروازہ کھٹکھٹایا، میں نے کہا کون؟ فرمایا ابو بکر۔ میں نے کہا ذرا ٹھہر یئے۔ پھر میں واپس گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! ابو بکر تشریف لائے ہیں اجازت چاہتے ہیں؟ فرمایا کہ انہیں آنے دو۔ اور انہیں جنت کی بشارت دے دو۔ میں واپس آیا اور ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کہا کہ داخل ہو جایئے اور (سنئے کہ) رسول اللہ ﷺ نے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے۔ ابو بکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اندر داخل ہوئے اور منڈیر پر رسول اللہ ﷺ کی دائیں جانب بیٹھ گئے اور اپنی ٹانگیں کنویں میں لٹکالیں۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے لٹکائی تھیں اور اپنی پنڈلیاں بھی کھول لیں۔

ابو موسیٰ اشعری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں کہ پھر میں واپس دروازہ پر آکر بیٹھ گیا۔ میں اپنے بھائی کو گھر میں وضو کرتا ہوا چھوڑ آیا تھا اور وہ مجھ سے ملنے والا تھا۔ میں نے دل میں کہا اب جس انسان کی بہتری اللہ کو منظور ہوگی اسے لے آئے گا۔ میرے دل میں بھائی کا خیال تھا (کہ وہ آجائے) اسی اثنا میں کسی آدمی نے دروازہ ہلایا۔ میں نے کہا کون؟ کہا کہ عمر بن الخطاب۔ میں نے کہا ذرا ٹھہر یئے۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور سلام کر کے عرض کیا کہ، عمر تشریف لائے ہیں اور اجازت چاہتے ہیں۔ فرمایا آنے دو اور انہیں بھی جنت کی بشارت دے دو۔ میں واپس عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اندر تشریف لے آیئے اور (سنئے کہ) رسول اللہ ﷺ آپ کو خوشخبری سناتے ہیں جنت کی۔ حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بھی اندر تشریف لے گئے اور جا کر منڈیر پر رسول اللہ ﷺ

النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ائْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوَى تُصِيبُهُ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ ادْخُلْ وَيُبَشِّرُكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ مَعَ بَلْوَى تُصِيبُكَ قَالَ فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مُلِئَ فَجَلَسَ وِجَاهَهُمْ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ. قَالَ شَرِيكٌ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ فَاَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ -

کی بائیں جانب بیٹھ گئے۔ اپنے پاؤں بھی کنویں میں لٹکالئے۔ میں واپس آکر دروازہ پر بیٹھ گیا۔ اور دل میں کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ کو اگر جس کی بہتری منظور ہوگی اسے لے آئے گا دل میں سوچا کہ میرا بھائی (آئے گا)۔
اسی اثناء میں کوئی آدمی آیا اور دروازہ کو ہلایا۔ میں نے کہا کون؟ کہا کہ عثمان بن عفان! میں نے کہا ذرا ٹھہریئے۔ اور یہ کہہ کر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ ﷺ کو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آنے کی خبر دی۔ فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو اور انہیں اس مصیبت کے عوض جو انہیں پہنچے گی جنت کی بشارت دے دو۔
میں واپس آیا اور حضرت عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کہا کہ اندر تشریف لایئے اور سنئے کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو جنت کی خوشخبری دی ہے اس مصیبت کے عوض جو آپ کو پہنچے گی۔ حضرت عثمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اندر آئے تو کنویں کی منڈیر بھر چکی تھی (کسی کے بیٹھنے کی جگہ نہ تھی) چنانچہ وہ دوسری جانب سے ان حضرات کے سامنے بیٹھ گئے۔
سعید بن المسیبؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس معاملہ کو ان حضرات کی قبروں سے تعبیر کیا (یعنی کنویں کی منڈیر پر جنہیں نبی ﷺ کے ساتھ جگہ ملی ان کی قبور بھی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوں گی یعنی ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور جنہیں جگہ نہ ملی تو ان کی قبر بھی ساتھ نہ ہوگی۔ یعنی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ ان کی قبر جنت البقیع میں ہے)۔

١٦٨٦ وحَدَّثَنِيهِ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي نَمِرٍ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ حَدَّثَنِي اَبُو مُوسَى الْاَشْعَرِيُّ هٰهُنَا وَاَشَارَ لِي سُلَيْمَانُ اِلَى مَجْلِسِ سَعِيدٍ نَاحِيَةَ الْمَقْصُورَةِ قَالَ اَبُو مُوسَى خَرَجْتُ اُرِيدُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَوَجَدْتُهُ قَدْ سَلَكَ فِي الْاَمْوَالِ فَتَبِعْتُهُ فَوَجَدْتُهُ قَدْ دَخَلَ مَالًا فَجَلَسَ فِي الْقُفِّ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يَحْيَى ابْنِ حَسَّانَ وَلَمْ

١٦٨٦..... حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلا تو میں نے آپ ﷺ کو باغوں کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تو میں آپ ﷺ کے پیچھے چلا تو میں نے آپ ﷺ کو ایک باغ میں پایا (اور میں نے دیکھا) کہ آپ ﷺ ایک کنوئیں کے کنارے پر تشریف فرما ہیں اور آپ ﷺ نے اپنی پنڈلیاں کھول کر ان کو کنوئیں پر لٹکائے ہوئے ہیں اور پھر باقی روایت یحییٰ بن حسان کی روایت کی طرح ذکر کی ہے اور سعید بن مسیبؒ کا یہ قول ذکر نہیں کیا کہ ان کی قبریں بھی اسی طرح ہوں گی۔

يَذْكُرْ قَوْلَ سَعِيدٍ فَاَوَّلْتُهَا قُبُورَهُمْ -

۱۶۸۷..... حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اَبِى كَثِيرٍ اَخْبَرَنِى شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِى نَمِرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِى مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا اِلٰى حَائِطٍ بِالْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ فَخَرَجْتُ فِى اِثْرِهِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ وَذَكَرَ فِى الْحَدِيثِ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَتَاَوَّلْتُ ذٰلِكَ قُبُورَهُمْ اجْتَمَعَتْ هَاهُنَا وَانْفَرَدَ عُثْمَانُ -

۱۶۸۷..... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ اپنی کسی ضرورت کیلئے مدینہ منورہ کے کسی باغ میں تشریف لے گئے تو میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے نکلا (پھر آگے باقی روایت حضرت سلیمان بن بلال کی روایت کردہ حدیث ہی کی مثل ذکر فرمائی) اور ابن مسیب کہتے ہیں کہ میں نے ان حضرات کے اس طرح بیٹھنے سے ان کی قبروں کی ترتیب کو سمجھا کہ ان تینوں حضرات کی قبریں ایک ساتھ ہیں اور حضرت عثمانؓ کی قبر علیحدہ ہے۔

باب-۳۰۸ باب من فضائل علي بن ابى طالبٍ رضى الله عنه

فضائلِ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۶۸۸..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَاَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ الْقَوَارِيرِيُّ وَسُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ كُلُّهُمْ عَنْ يُوسُفَ بْنِ الْمَاجِشُونِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا يُوسُفُ اَبُو سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِى وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّى بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى اِلَّا اَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِى قَالَ سَعِيدٌ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُشَافِهَ بِهَا سَعْدًا فَلَقِيتُ سَعْدًا فَحَدَّثْتُهُ بِمَا حَدَّثَنِى عَامِرٌ فَقَالَ اَنَا سَمِعْتُهُ فَقُلْتُ آنْتَ سَمِعْتَهُ فَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ عَلٰى اُذُنَيْهِ فَقَالَ نَعَمْ وَاِلَّا فَاسْتَكَّتَا -

۱۶۸۸..... حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ: "تمہارا مجھ سے تعلق ویسا ہی ہے جیسا ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام سے تھا، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا"۔
حضرت سعیدؒ بن المسیب فرماتے ہیں کہ میں چاہتا تھا کہ یہ حدیث بالمشافہہ خود حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی سنوں، چنانچہ میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملا اور ان سے، ان کے بیٹے عامر کی بیان کردہ حدیث بیان کی، تو سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث سنی ہے۔ میں نے کہا کہ کیا آپ نے خود سنی ہے؟ انہوں نے اپنی انگلیاں کانوں پر رکھ لیں اور کہا کہ ہاں! اور اگر میں نے نہ سنی تو میرے کان بہرے ہو جائیں۔ ❶

---

❶ حدیث کا مقصد بالکل واضح ہے۔ بنی اسرائیل میں حضرت ہارون علیہ السلام کا جو مقام تھا وہ امت محمدیہ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے لیکن دونوں کے مقام کے درمیان جو فرق تھا وہ بھی آنحضرت ﷺ نے ساتھ ہی بیان فرمادیا کہ تم میں اور ان میں..... (جاری ہے)

۱۶۸۹...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرُ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ قَالَ خَلَّفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ اَبِی طَالِبٍ فِی غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُخَلِّفُنِی فِی النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَكُونَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰی غَيْرَ اَنَّهُ لَا نَبِیَّ بَعْدِی -

۱۶۸۹...... حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالبؓ کو (مدینہ پر) حاکم بنایا جب آپ ﷺ غزوۂ تبوک میں تشریف لے گئے تو حضرت علیؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ مجھ کو عورتوں اور بچوں میں چھوڑ رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تیرا مقام میرے ہاں اس طرح ہے کہ جیسے حضرت ہارون علیہ السلام کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاں۔ سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... فرق یہ ہے کہ وہ نبی تھے اور میرے بعد میری امت میں کوئی نبی نہیں ہوگا اور آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ جملہ غزوۂ تبوک کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا جب آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے پیچھے مدینہ میں اپنا نائب مقرر کیا تھا جیسا کہ اگلی حدیث میں آرہا ہے۔

روافض کا اس حدیث سے استدلال باطل اور اس کا جواب

روافض و امامیہ بلکہ تمام شیعہ فرقے اس حدیث سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے استحقاق پر استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں خلافت کی وصیت فرمائی تھی۔ کیونکہ حضرت ہارون علیہ السلام بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خلیفہ تھے۔ لیکن یہ استدلال بالکل باطل اور غیر معتبر ہے۔

وجہ اس کی یہ ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عارضی خلیفہ تھے، جب تک حضرت موسیٰ علیہ السلام طور پر رہے حضرت ہارون خلیفہ رہے، لیکن ان کی واپسی اور پھر بعد ازاں ان کے انتقال کے بعد حضرت ہارونؑ خلیفہ نہیں تھے، کیونکہ حضرت ہارونؑ کا انتقال حضرت موسیٰؑ کی حیات میں ہی ہو گیا تھا۔ جیسا کہ اہلِ سِیَر نے نقل کیا ہے۔ لہٰذا اس حدیث سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت بلا فصل پر استدلال کرنا درست نہیں، البتہ اسی میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ حدیث میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ، کی عظیم فضیلت بیان کی گئی ہے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ کوئی دوسرا ان سے افضل نہیں ہے۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلتِ تامہ اور وفاتِ نبی ﷺ کے بعد ان کی خلافت واضح دلائل اور ثبوت کے ساتھ ثابت و ظاہر ہے جن کا کچھ تذکرہ پیچھے فضائل ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باب میں گذر چکا ہے۔

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب کو اپنا نائب مقرر کیا تھا (مدینہ میں) انہوں نے عرض کیا کہ: یارسول اللہ! آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے درمیان چھوڑے جا رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تمہاری مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰ علیہ السلام سے تھی؟ البتہ اتنا فرق ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(یہ آپ ﷺ نے اس لئے ارشاد فرمایا کہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شاید نبی ہوں، یا یہ کہ کسی کو شبہ ہو کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو آئیں گے وہ تو نبی ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد اور نزول بطور نبی نہیں بلکہ بطور اُمتی ہوگی، کیونکہ نبوت اپنی تمام اقسام کے ساتھ رسول اللہ ﷺ پر پوری ہو چکی ہے اور قطعی و واضح دلائل قرآن حدیث سے ثابت ہے)۔

١٦٩٠......حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِى هٰذَا الاسْنَادِ ۔

١٦٩٠......اس سند کیساتھ سابقہ روایت ہی کی مثل روایت مروی ہے۔

١٦٩١......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَتَقَارَبَا فِى اللَّفْظِ قَالا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ اِسْمَعِيلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِى وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ اَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِى سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسُبَّ اَبَا التُّرَابِ فَقَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلاثًا قَالَهُنَّ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَلَنْ اَسُبَّهُ لَاَنْ تَكُونَ لِى وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَهُ خَلَّفَهُ فِى بَعْضِ مَغَازِيهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ خَلَّفْتَنِى مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَمَا تَرْضَى اَنْ تَكُونَ مِنِّى بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى اِلا اَنَّهُ لا نُبُوَّةَ بَعْدِى وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوا لِى عَلِيًّا فَاُتِيَ بِهِ اَرْمَدَ فَبَصَقَ فِى عَيْنِهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ اِلَيْهِ فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ وَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ﴾ دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلاءِ اَهْلِى ۔

١٦٩١......حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی وقاص فرماتے کہ معاویہ بن ابی ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے ان کے والد حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر بنایا توان سے کہا کہ ابوالتراب (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی ملافت کرنے میں تمہیں کیا مانع ہے؟ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ان تین باتوں کی وجہ سے جو مجھے یاد ہیں جنہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا میں ہرگز ابوالتراب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا نہ کہوں گا۔ ان تین میں سے مجھے کوئی ایک بھی حاصل ہو جائے تو یہ سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے۔

میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس وقت فرمایا جب آپ ﷺ نے کسی غزوہ کے موقع پر انہیں اپنا نائب بنایا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ! آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے درمیان چھوڑے جارہے ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

ا۔ کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تمہارا مجھ سے ویسا ہی تعلق ہے جو ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام سے تھا۔ سوائے اس کہ میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

٢۔ اور میں نے خیبر کے دن آپ ﷺ سے سنا فرمایا کہ: میں کل جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اس انتظار میں رہے (کہ یہ اعزاز کیسے ملتا ہے؟) آپ ﷺ نے فرمایا کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلاؤ۔ انہیں لایا گیا تو ان کی آنکھیں دُکھنے آرہی تھیں۔ آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں تھتکار اور جھنڈا انہیں دے دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائی۔

٣۔ اور (تیسری بات یہ کہ) جب یہ آیت نازل ہوئی کہ: ہم اپنے بیٹوں کو چھوڑیں تم اپنے بیٹوں کو"۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی،

فاطمہ، حسن اور حسین (رضی اللہ عنہم) کو بلایا اور فرمایا کہ اے اللہ! یہ
سب میرے گھر والے ہیں"۔ ❶

---

❶ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہنا کہ ابوالتراب کو ملامت کرنے میں تمہارے لئے کیا مانع ہے؟
اس جملہ کے متعلق علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ: "علماء نے فرمایا کہ: وہ احادیث جن کے ظاہر سے کسی صحابی سے اس کی شان کے خلاف کسی بات کا احتمال ہوتا ہو تو ایسی احادیث میں تاویل کرنا واجب ہے۔ یہاں پر بھی معاویہؓ کے قول میں اس بات کی تصریح نہیں ہے کہ انہوں نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابوالتراب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی ملامت کا حکم دیا تھا' بلکہ ان سے اس مانع کے متعلق سوال کیا تھا کہ وہ انہیں قابلِ ملامت کیوں نہیں سمجھتے؟ کیا ان کے خوف کی وجہ سے یا کسی اور سبب کی وجہ سے؟ اگر تو ان کے تقویٰ اور بزرگی کی وجہ سے ایسا ہے تو یہ بہت اچھی بات ہے..... غالباً حضرت سعدؓ اس گروہ میں ہوں گے جو حضرت علیؓ کو حضرت معاویہؓ کے مقابلہ میں ناحق کہتا ہوگا لیکن انہیں برا نہ کہتے ہوں گے تو حضرت معاویہؓ نے ان کے اس گریز کی وجہ دریافت کی۔
علاوہ ازیں اس کی ایک توجیہ یہ بھی ممکن ہے کہ حضرت معاویہؓ سعدؓ کو یہ کہہ رہے ہوں کہ تم لوگوں کے سامنے ان کی خطا اور اجتہاد کی غلطی واضح کرو اور ہمارے اجتہاد کا ٹھیک ہونا بیان کرو"۔ (نووی مختصراً/حاشیہ مسلم ۲/۲۷۸)
شیخ الاسلام صاحبِ تکملہ فتح الملہم فرماتے ہیں کہ:
"لفظِ سب" اگرچہ فی زمانہ تو برائی اور گالم گلوچ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے لیکن ابتدائی دور میں یہ لفظ ملامت اور قابلِ خطا کے معنی میں استعمال ہوتا تھا (یعنی کسی کو ملامت کرنی ہو یا خطاوار گردانتا ہو تو اس کیلئے لفظِ "سب" استعمال ہوتا تھا)۔ چنانچہ صحیح مسلم میں ہی کتاب الفضائل میں باب معجزات النبی ﷺ کے تحت حدیث گذر چکی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے رفقاء کو منع فرمایا تھا (غزوۂ تبوک کے سفر کے دوران) کہ میرے تبوک کے چشمہ پر پہنچنے سے قبل کوئی اس چشمہ سے پانی نہ پیئے۔ لیکن دو آدمیوں نے جو آگے نکل گئے تھے پانی پی لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ کیا تم نے چشمہ کے پانی کو ہاتھ لگایا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ تو نبی ﷺ نے انہیں "سب" فرمایا۔ ظاہر ہے کہ یہاں پر "سب" سے مراد گالم گلوچ نہیں بلکہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے انہیں ملامت کی اور خطاوار گردانا (کیونکہ نبی علیہ السلام نے گالم گلوچ کبھی نہیں فرمائی) لہٰذا حدیثِ بالا میں بھی حضرت معاویہؓ کا یہ قول اسی معنی میں ہے۔
غرض مقصود حضرت معاویہؓ کا یہ نہیں تھا کہ وہ حضرت علیؓ کے برا کہنے کو اچھا سمجھتے تھے بلکہ وہ اپنے موقف کو صحیح سمجھ کر لوگوں سے اس کا اظہار چاہتے تھے۔
جب کہ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ حضرت معاویہؓ حضرت علیؓ کے فضل و کمال' ان کی اعلیٰ سیرت و اخلاق کا اعتراف کرتے تھے' چنانچہ جب حضرت علیؓ کی وفات ہوئی تو معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے۔ ایک عورت نے ان سے پوچھا کہ آپ نے تو ان سے جنگ کی اور ان کی وفات پر رو رہے ہیں؟ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تیرا ستیاناس! تو نہیں جانتی کہ لوگوں نے فضیلت' فقاہت اور علم کی حامل کیسی شخصیت کو گنوادیا ہے"۔ (البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر ۸/۱۳۰)
اسی طرح حضرت ضرارؒ الصدائی سے حضرت معاویہؓ نے حضرت علیؓ کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے حضرت علیؓ کی بے حد تعریف کی (جس کی تفصیل کتب سیرت و تاریخ میں موجود ہے) (تو حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ ابوالحسنؓ (حضرت علی) پر رحم فرمائے اللہ کی قسم! وہ ایسے ہی تھے"۔ (الاستیعاب/ابن عبدالبر: ۳/۴۳)
بہر کیف! حضرت معاویہؓ کی طرف سے لفظِ "سب" بطور تغلیط اور انہیں خطاوار ٹھہرانے کے لئے استعمال ہوا ہے نہ کہ برائی اور گالم گلوچ کے معنی میں۔ واللہ اعلم (ملخصاً از تکملہ فتح الملہم: ۵/۱۰۴)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ابوالتراب لقب اور اس کی وجہ

حضرت علیؓ کا لقب اس حدیث میں ابوالتراب (مٹی والا) استعمال ہوا ہے۔ ان کے اس لقب کی وجہ کیا ہے؟...... (جاری ہے)

١٦٩٢...... حَدَّثَنَا اَبُوبَكْرِبْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرُ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ بْنَ سَعْدٍ

١٦٩٢...... حضرت سعدؓ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہارا مقام میرے ہاں ایسا ہو جیسا کہ حضرت ہارون علیہ السلام کا مقام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک تھا۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... علامہ حلبیؒ نے اپنی تصنیف "سیرت الامین ﷺ میں المامون" میں نقل کیا ہے کہ غزوۂ عشیرہ جو غزوۂ بدر سے قبل کسی جنگ کے لئے حضور ﷺ کا پہلا سفر تھا (امام بخاریؒ کے بقول) اس سفر سے واپسی میں آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابوالتراب کا لقب دیا۔ جس کا واقعہ یہ پیش آیا کہ آنحضرت ﷺ نے ایک موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن یاسر کو زمین پر اس طرح سوتے دیکھا کہ ان کے اوپر مٹی لگ گئی تھی' آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے پاؤں سے حرکت دے کر اٹھاتے ہوئے فرمایا کہ:

اے ابوالتراب اٹھو! یعنی مٹی والے اٹھو...... (سیرتِ حلبیہ / علامہ حلبیؒ۔ ٣/٣٣٠)

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تین فضائل بیان فرمائے:

پہلی فضیلت تو سابقہ حدیث والی ہے۔ جس کی تفصیل گذر چکی ہے۔

دوسری فضیلت بھی واضح ہے کہ غزوۂ خیبر کے موقع پر حضرت علیؓ کا انتخاب اس بات کی علامت ہے کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ ان سے محبت کرتے ہیں۔

جب کہ تیسری فضیلت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اے اللہ! یہ میرے گھر والے ہیں"۔ کی تفصیل اس طرح ہے۔ امام ترمذیؒ نے ایک روایت نقل فرمائی ہے۔ عمر بن ابی سلمہ جو نبی ﷺ کے پروردہ تھے فرماتے ہیں کہ:

"جب نبی ﷺ پر یہ آیتِ مبارکہ: انّما يريد الله ليذهب عنكم الرّجس الآية (الاحزاب) نازل ہوئی۔ امّ سلمہؓ کے گھر میں تو آپ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ کو بلایا، انہیں ایک چادر اڑھائی' حضرت علیؓ آپ ﷺ کی پشت پر تھے' انہیں بھی چادر اڑھائی پھر ارشاد فرمایا: اے اللہ! یہ میرے گھر والے ہیں، ان سے گندگی دور فرمادے اور انہیں اچھی طرح پاک کر دیں"۔ اس پر امِّ سلمہؓ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! میں بھی ان کے ساتھ ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم اپنی جگہ پر ہو اور تم بھی خیر پر ہو"۔ (ترمذی / تفسیر ٥/٣٢)

روافض کا اس حدیث سے استدلالِ باطل

اس حدیث سے روافض نے استدلال کرتے ہوئے یہ عقیدہ نکالا کہ: نبی ﷺ کے اہلِ بیت صرف حضرت علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ و حسینؓ رضی اللہ عنہم ہی تھے فقط' ان کے علاوہ کوئی اہلِ بیت میں شامل نہیں تھا' علاوہ ازیں یہ اہلِ بیت ہر خطاء و گناہ سے معصوم تھے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کر دے اے اہلِ بیت اور تمہیں خوب پاکیزہ بنادے"۔ (الاحزاب)

لیکن یہ باطل اور غلط استدلال ہے۔ اور دونوں دعوے اتنے بودے ہیں کہ قرآن فہمی کا معمولی سا ذوق رکھنے والا اور ذرا بھی قرآن کے الفاظ پر نگاہ رکھنے والا شخص ان دعووں کی حقیقت سمجھ سکتا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی جو آیت روافض نے اپنے استدلال میں پیش کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے ازواج نبی ﷺ یعنی امہات المؤمنین کو خطاب فرمایا ہے۔ یہ پورا رکوع ہی ازواجِ نبی ﷺ سے خطاب ہو رہا ہے۔

چنانچہ مذکورہ آیت کی ابتدا بھی ان الفاظ سے ہو رہی ہے کہ فرمایا:

"يا نسآء النّبى! اے نبی کی بیویو !...... پھر آگے ان کو بعض احکامات دیئے گئے جو اپنے حکم کے اعتبار سے عام ہیں لیکن خصوصی خطاب ازواجِ نبی ﷺ ہی کو ہے۔ اس آیت کے آخر میں فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ تو چاہتا ہی ہے کہ اے اہلِ بیت تم سے گندگی دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے"۔

(جاری ہے)

عَنْ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى -

۱۶۹۳......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ

۱۶۹۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز فرمایا کہ: "میں یہ جھنڈا، اس شخص کو دوں گا جو

(گذشتہ سے پیوستہ)...... غرض روافض کا پہلا دعویٰ کہ "اھلِ بیت سے صرف حضرت علیؓ، فاطمہؓ، حضرت علیؓ، حسنؓ، حسینؓ مراد ہیں"۔ غلط ہے، کیونکہ عربی زبان میں "اھل" کا لفظ اوّلاً اور بالذات صرف "ازواج" کے لئے استعمال ہوتا ہے لغتاً بھی عرفاً بھی جب کہ ازواج کے علاوہ بچوں اور اولاد کے لئے تبعاً اور ضمناً استعمال ہوتا ہے۔ تو ازواج نبی ﷺ تو اھلِ بیت میں بالذات داخل ہی تھیں، البتہ حضرت علیؓ، فاطمہؓ، حسن وحسین رضی اللہ عنہما ضمناً داخل تھے کیونکہ آیت کا سیاق تو صرف ازواج ہی کے لئے ہے البتہ "اھلِ بیت" کا لفظ عموم کا احتمال رکھتا ہے لہٰذا آپ ﷺ نے حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ، حضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہم کو اھلِ بیت کے عموم میں شامل کرنے کی تاکید کے لئے انہیں بلایا، چادر اڑھائی اور فرمایا کہ: اے اللہ! یہ (بھی) میرے اھل ہیں"۔ تاکہ جو عزت واحترام ازواج کو حاصل ہے وہ ان کو بھی حاصل ہو جائے۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت اُمِّ سلمہؓ (جو اُمّ المومنین ہیں) وہ چادر میں داخل نہ ہوئیں کیونکہ وہ تو پہلے ہی قطعی طور پر "اھلِ بیت" کے مفہوم میں داخل تھیں۔ لہٰذا انہیں بلانے کی ضرورت نہ تھی۔

لاریب! کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فاطمہ، حسن وحسین رضی اللہ عنہم اھلِ بیت میں شامل ہیں لیکن اس کے مفہوم سے ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو نکالنا محض جہالت وبغض وعناد ہے۔ اور ایسا دعویٰ کرنا باطل ہے۔

روافض کا دوسرا دعویٰ

روافض کا دوسرا دعویٰ کہ: "اھلِ بیتِ اطہار معصوم اور گناہ سے پاک تھے"۔ یہ بھی باطل ہے اور اس دعویٰ کی بنیاد پر شیعہ، حضرت علیؓ کی امامت روافض کے اپنے عقیدہ کے مطابق) کی بنیاد کھڑی کرنا چاہتے ہیں کہ جب وہ معصوم تھے تو یہ مقام تو نبی کا ہوتا ہے تو (نعوذ باللہ) وہ نبی ہوئے۔

تفصیل ان کے دعویٰ کی اس طرح ہے کہ اوّلاً تو انہوں نے دعویٰ کیا کہ "اھلِ بیت میں صرف علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ شامل ہیں"۔ پھر قرآن کریم کے الفاظ "انّما یرید اللہ لیُذھِب عنکم الرّجس أھل البیت" یعنی اے اہلِ بیتِ نبی! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے گندگی دور کردے اور تمہیں اچھی طرح پاک کردے" تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ حضرات اہلِ بیت معصوم عن الخطاء تھے۔ (والعیاذ باللہ)

واقعہ یہ ہے کہ الفاظِ قرآن کا یہ مقصد نہیں کہ وہ ان حضرات کو معصوم ثابت کریں بلکہ حضراتِ اھلِ بیت کی طہارتِ قلوب، صفائی اور پاکیزگی وفضیلت کا اظہار ہے۔ اور اس طرح کے کلمات تو تمام مؤمنین کے حق میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمائے ہیں۔ چنانچہ فرمایا:

ولکن یّرید لیطھّر کم ولیُتمّ نعمتہ علیکم...... الآیۃ (المائدۃ/۶)

"یعنی لیکن وہ (اللہ) چاہتا ہے کہ تمہیں پاک کردے اور اپنی نعمت تم پر پوری کردے"۔

لیکن کسی ایک نے بھی ان الفاظ کی بناء پر تمام اہلِ ایمان یا خاص بدری صحابہؓ کیلئے معصوم ہونے کا قول منقول نہیں تو سورۃ احزاب کے الفاظ مذکورہ کس بناء پر اہلِ بیتِ اطہار کی عصمت اور معصوم ہونے پر دال ہو سکتے ہیں؟

علامہ ابنِ تیمیہؒ نے منہاج السنّۃ میں اس مسئلہ کی تحقیق فرمائی اور ثابت کیا ہے کہ روافض کا یہ دعویٰ کسی دلیل کی بناء پر باطل ہے۔ خلاصہ ان کے کلام کا یہ ہے کہ:

"اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں جہاں جہاں اپنے "ارادہ" کا بیان فرمایا ہے (جیسے مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ...... (جاری ہے)

اَبِیہِ عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ یَوْمَ خَیْبَرَ لَاُعْطِیَنَّ ھٰذِہِ الرَّایَۃَ رَجُلًا یُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ یَفْتَحُ اللّٰہُ عَلٰی یَدَیْہِ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَا اَحْبَبْتُ الْاِمَارَۃَ اِلَّا یَوْمَئِذٍ قَالَ فَتَسَاوَرْتُ لَھَا رَجَاۃَ اَنْ اُدْعٰی لَھَا قَالَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَلِیَّ بْنَ اَبِی طَالِبٍ فَاَعْطَاہُ اِیَّاھَا وَقَالَ امْشِ وَلَا تَلْتَفِتْ حَتّٰی یَفْتَحَ اللّٰہُ عَلَیْکَ قَالَ فَسَارَ عَلِیٌّ شَیْئًا ثُمَّ وَقَفَ وَلَمْ یَلْتَفِتْ فَصَرَخَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلٰی مَاذَا اُقَاتِلُ النَّاسَ قَالَ قَاتِلْھُمْ حَتّٰی یَشْھَدُوا اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰہِ فَاِذَا فَعَلُوا ذٰلِکَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنْکَ دِمَاءَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ اِلَّا بِحَقِّھَا وَحِسَابُھُمْ عَلَی اللّٰہِ۔

اللہ ورسول ﷺ سے محبت کرتا ہے۔ اللہ اس کے ہاتھوں پر فتح عطا فرمائے گا۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی امارت کی خواہش نہیں کی سوائے اس دن میں آپ ﷺ کے سامنے کو ہوتا رہا اس امید پر کہ مجھے بلایا جائے۔ لیکن آپ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور وہ جھنڈا انہیں دے دیا پھر فرمایا کہ چلو اور ادھر اُدھر مت متوجہ ہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہیں فتح عطا فرمائیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جھنڈا لے کر کچھ چلے پھر رک گئے مگر کسی اور طرف نہ دیکھا اور وہیں سے چیخ کر پوچھا کہ یا رسول اللہ! میں لوگوں سے کس بات پر قتال کروں؟ فرمایا کہ ان سے قتال کرو یہاں تک کہ لا الٰہ الا اللہ اور محمد الرسول اللہ کی شہادت (گواہی) دے دیں۔ جب وہ ایسا کرلیں تو بلاشبہ انہوں نے اپنے حقوق اور اموال کو بغیر کسی حق کے تم سے محفوظ کرلیا اور ان کا حساب اللہ پر ہے"۔ ❶

(گذشتہ سے پیوستہ)...... تم پر سے اے اہل بیت گندگی دور کردے الخ) تو "ارادہ" کی دو قسمیں ہیں۔ ١۔ ارادہ شرعی اور ٢۔ ارادۂ کونی۔ ارادۂ شرعی تو اللہ تعالیٰ کی محبت اور رضا کو متضمن ہوتا ہے جب کہ ارادۂ کونی اس کی تقدیر اور تخلیق کو متضمن ہوتا ہے۔ مثلاً: ارشاداتِ الٰہی: یرید اللّٰہ لیبیّن لکم سنن الّذین من قبلکم (النساء) یا واللّٰہ یرید ان یتوب علیکم (النساء) وغیرہ یہ ارادۂ شرعی کو متضمن ہیں جن سے اس کی چاہت ورضا ظاہر ہوتی ہے۔ جب کہ ارادۂ کونی کی مثال: فمن یُّردِ اللّٰہ أن یّھدیہ یشرح صدرہٗ للاسلام (الانعام) ہے۔ جس میں اس کی تقدیر پر دلالت ہوتی ہے۔ جب کہ سورۃ احزاب کی آیت مذکورہ میں ارادۂ الٰہی کا بیان وہ پہلی قسم سے متعلق ہے' جس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اللہ نے اہلِ بیت کو پاکیزہ اور معصوم پیدا کیا ہے اور خلقۃً وتقدیراً وہ پاک ومعصوم ہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ یہ حضرات امتثالِ اوامر اور اجتنابِ نواہی کی وجہ سے پاک رہیں۔ یہ مطلب نہیں کہ لامحالہ اور قطعاً وہ پاک ہی ہیں۔ دلیل اس کی یہ ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اے اللہ! یہ میرے اہلِ بیت ہیں لہٰذا ان سے گندگی کو دور فرمادے اور انہیں خوب پاک کردے"۔ اگر یہ حضرات معصوم تھے تو پھر رسول اللہ ﷺ کی اس دعا کے کیا معنی ہیں کیونکہ اس صورت میں تو ان کے لئے طلبِ طہارت کی دعا کی حاجت ہی نہ تھی"۔　(منہاج السنۃ لابن تیمیہؒ ٤/٢٠)

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

❶ (یعنی جب تک وہ شہادتین (توحید ورسالتِ محمدی ﷺ) کا اقرار نہ کرلیں ان کے ساتھ قتال کرتے رہو، البتہ جب بھی کوئی شہادتین کا اقرار کرلے تو اس کا خون اور جان ومال تم سے محفوظ ہوگیا اب تم اس کے جان ومال کو نقصان نہیں پہنچا سکتے الا یہ کہ کسی حق کی ادائیگی میں۔ یعنی اگر وہ کسی کی جان ومال کو لوٹے تو قصاص اسکی جان ومال میں سے حق وصول کیا جائے گا اور ان کا حساب اللہ پر ہوگا۔ یعنی تم اس فکر میں مت پڑنا کہ انہوں نے جان بچانے کے لئے صرف زبان سے شہادتین کا اقرار کرلیا۔ دل سے مسلمان نہیں ہوئے۔ کیونکہ دل کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے ہم صرف ظاہر کے مکلف او واس پر عمل کے پابند ہیں۔

١٦٩٤...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِى ابْنَ حَازِمٍ عَنْ اَبِى حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ هٰذَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِى ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِى حَازِمٍ اَخْبَرَنِى سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوكُونَ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُمْ يُعْطَاهَا قَالَ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُونَ اَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِى طَالِبٍ فَقَالُوا هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ يَشْتَكِى عَيْنَيْهِ قَالَ فَاَرْسِلُوا اِلَيْهِ فَاُتِيَ بِهِ فَبَصَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِى عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَاَ حَتّٰى كَاَنْ لَمْ يَكُنْ بِهِ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللهِ فِيهِ فَوَاللهِ لَاَنْ يَهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا خَيْرٌ لَكَ مِنْ اَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ۔

١٦٩٤...... حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سعد سے روایت ہے کہ غزوۂ خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "میں جھنڈا اسی شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عطا فرمائے گا، وہ اللہ و رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں"۔ سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے وہ رات اسی غور و حوض میں گذاری کہ ان میں سے کس کو جھنڈا ملتا ہے؟ جب صبح ہوئی تو سب لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آگئے اور سب کو یہی امید تھی کہ جھنڈا اسے دیا جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! وہ ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ فرمایا کہ لوگوں نے انہیں بلوا بھیجا۔ وہ تشریف لے آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ان کی دونوں آنکھوں میں اپنا لعاب ڈالا اور ان کے لئے دعا فرمائی تو ان کی تکلیف ایسی جاتی رہی گویا انہیں کبھی کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔

پھر آپ ﷺ نے انہیں جھنڈا عطا فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میں ان سے اس وقت تک قتال کروں کہ وہ ہمارے جیسے ہو جائیں (یعنی مسلمان ہو جائیں) فرمایا کہ: "اپنی چال چلتے آگے بڑھتے جاؤ یہاں تک کہ ان کے میدان میں اتر جاؤ، پھر انہیں اسلام کی دعوت دینا اور انہیں بتلانا کہ اسلام میں ان پر اللہ کے کیا حقوق واجب ہیں۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ تمہارے ذریعہ کسی ایک آدمی کو بھی ہدایت نصیب فرمائے تو یہ تمہارے پاس سرخ اونٹوں کے ہونے سے زیادہ بہتر ہے"۔ [1]

١٦٩٥...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِى ابْنَ اِسْمٰعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِى عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الاَكْوَعِ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ قَدْ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِى خَيْبَرَ وَكَانَ رَمِدًا فَقَالَ اَنَا اَتَخَلَّفُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَخَرَجَ عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءُ اللَّيْلَةِ الَّتِى فَتَحَهَا اللهُ فِى صَبَاحِهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ اَوْ

١٦٩٥...... حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ خیبر میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے کیونکہ ان کی آنکھیں دکھنے آ رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ جاؤں؟ (یہ کیسے ممکن ہے؟) چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نکل پڑے اور نبی ﷺ سے جا ملے۔ جب اس رات کی شام ہوئی جس کی صبح کو اللہ نے فتح عطا فرمائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"یہ جھنڈا میں اس شخص کو دوں گا یا یہ جھنڈا کل وہ شخص لے گا کہ اللہ اور

---

[1] سرخ اونٹ عرب کے بہترین اور قیمتی اموال میں شمار ہوتا تھا اور اس معاملہ میں ضرب المثل بن گیا تھا۔

لَيَأْخُذَنَّ بِالرَّايَةِ غَدًا رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِذَا نَحْنُ بِعَلِيٍّ وَمَا نَرْجُوهُ فَقَالُوا هٰذَا عَلِيٌّ فَأَعْطَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ ۔

اس کا رسول ﷺ اس سے محبت کرتے ہیں یا وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائیں گے"۔ پھر یکایک ہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا اور ہمیں ان کی امید نہ تھی۔ لوگوں نے کہا کہ یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں جھنڈا عطا فرمادیا اور اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی۔

۱۶۹۶...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي أَبُو حَيَّانَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَحُصَيْنُ بْنُ سَبْرَةَ وَعُمَرُ بْنُ مُسْلِمٍ إِلَى زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَلَمَّا جَلَسْنَا إِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ لَقَدْ لَقِيتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا رَأَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَسَمِعْتَ حَدِيثَهُ وَغَزَوْتَ مَعَهُ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ لَقَدْ لَقِيتَ يَا زَيْدُ خَيْرًا كَثِيرًا حَدِّثْنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي وَاللّٰهِ لَقَدْ كَبِرَتْ سِنِّي وَقَدُمَ عَهْدِي وَنَسِيتُ بَعْضَ الَّذِي كُنْتُ أَعِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَمَا حَدَّثْتُكُمْ فَاقْبَلُوا وَمَا لَا فَلَا تُكَلِّفُونِيهِ ثُمَّ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فِينَا خَطِيبًا بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ ثَقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِيهِ الْهُدٰى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ

۱۶۹۶...... حضرت یزید بن حیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں، حصین ابن سبرہ رضی اللہ عنہ اور عمر بن مسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف چلے۔ جب ہم ان کے پاس بیٹھ گئے تو حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے فرمایا: "اے زید! بلاشبہ آپ نے بہت سی نیکی و خیر حاصل کی ہے، آپ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت فرمائی، ان سے حدیث سنی، آپ ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک ہوئے، ان کے پیچھے نماز پڑھی بلاشبہ اے زید! آپ کو بہت سی خیر حاصل ہوئی۔ آپ ہم سے حدیث بیان کیجئے جو رسول اللہ ﷺ سے آپ نے سنیں۔

حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ: اے میرے بھتیجے! اللہ کی قسم! میری عمر زیادہ ہو گئی، میرا زمانہ پرانا ہو گیا اور جو کچھ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سن کر یاد کیا تھا اس میں سے بعض باتیں بھول گیا ہوں لہٰذا جو کچھ میں بیان کردوں تو اسے قبول کرلو اور جو نہ بیان کرسکوں تو اس میں مجھے تکلیف نہ دو۔

اس کے بعد فرمایا کہ: ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ایک روز ہمارے درمیان خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے ایک پانی (کے گھاٹ) پر جسے ہم لوگ "خُم" کہتے تھے اور مکہ و مدینہ کے مابین واقع تھا۔ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور وعظ و نصیحت فرمائی۔ بعد ازاں فرمایا کہ:

اما بعد! اے لوگو! آگاہ ہو جاؤ، بلاشبہ میں ایک بشر ہی ہوں، قریب ہے کہ میرے پاس میرے رب کا قاصد (ملک الموت میرا بلاوا لے کر) آجائے اور میں قبول کرلوں اور میں تمہارے درمیان دو بڑی بڑی چیزیں چھوڑے

يَا زَيْدُ اَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ نِسَاؤُهُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهِ وَلَكِنْ اَهْلُ بَيْتِهِ مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ قَالَ وَمَنْ هُمْ قَالَ هُمْ آلُ عَلِيٍّ وَآلُ عَقِيلٍ وَآلُ جَعْفَرٍ وَآلُ عَبَّاسٍ قَالَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ حُرِمَ الصَّدَقَةَ قَالَ نَعَمْ -

جارہاہوں ان میں سے پہلی کتاب اللہ ہے جس میں ہدایت اور نور ہے، لہٰذا تم اللہ کی کتاب کو تھامے رہو اور اسے مضبوطی سے پکڑے رہو، پھر آپ ﷺ نے اللہ کی کتاب کو اپنانے پر خوب ترغیب دی اور ابھارا۔

بعد ازاں فرمایا کہ (دوسری چیز) اور میرے گھر والے۔ میں تمہیں ڈراتا ہوں اللہ سے اپنے گھر والوں کے معاملہ میں، میں تمہیں اللہ سے ڈراتا ہوں اپنے گھر والوں کے معاملہ میں"۔

حصین بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ارقم سے پوچھا کہ اے زید! آپ ﷺ کے اہلِ بیت کون ہیں؟ کیا آپ ﷺ کی ازواج آپ ﷺ کے اہلِ بیت نہیں ہیں؟ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ کی ازواج تو بلاشبہ اہلِ بیت ہیں (مگر) یہاں پر اہلِ بیت سے مراد وہ لوگ ہیں جن پر آپ ﷺ کے بعد صدقہ حرام ہے۔ حصینؒ نے پوچھا وہ کون ہیں؟ فرمایا کہ وہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد، عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد، جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد اور عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد۔ حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ کیا ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ فرمایا کہ ہاں!

١٦٩٧......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِي حَيَّانَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ اِسْمٰعِيلَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ كِتَابُ اللهِ فِيهِ الْهُدٰى وَالنُّورُ مَنِ

١٦٩٧......حضرت ابو حیان اس سند کے ساتھ حضرت اسماعیل کی روایت کردہ حدیث ہی کی طرح نقل فرماتے ہیں البتہ اس روایت میں آپ ﷺ کے ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ: اللہ کی کتاب میں ہدایت اور نور ہے جو اسے مضبوطی سے تھامے رہے گا اور پکڑے گا وہ ہدایت پر رہے گا اور جو اسے چھوڑدے گا گمراہ ہوجائے گا۔[1]

---

[1] فائدہ...... یہ حدیث اصطلاح میں "حدیث غدیر خم" یا "حدیثِ ثقلین" کے نام سے معروف ہے اور روافض نے اس حدیث کے معانی کو توڑ مروڑ کر اپنے باطل نظریات کے لئے اسے استعمال کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ اس حدیث کے اوپر صحیح معنوں میں صرف اہل السنۃ والجماعۃ نے عمل کیا ہے باقی کسی بھی فرقہ نے اس کو پوری طرح نہیں اپنایا۔ اس حدیث میں حضور اقدس ﷺ نے دو باتیں بطور حکم اور وصیت ارشاد فرمائیں:

۱۔ قرآن کریم پر مضبوطی سے جمے رہنا اور اس پر عمل کرنا ۲۔ میرے اہلِ بیت کا خیال کرنا اور ان سے محبت کرنا۔

روافض نے پہلے امر کو ترک کر کے دوسرے میں حد درجہ غلو کیا۔ یعنی قرآن سے منہ موڑ کر اہلِ بیت کی شان میں وہ باتیں کہیں جن سے وہ خود بیزار تھے جب کہ خوارج نے امر اوّل کو تو اختیار کیا لیکن امر ثانی سے اعراض کیا، اور اہلِ بیت سے برأت کا اظہار کیا۔ جب کہ اہل السنّت والجماعت نے نہ صرف یہ کہ قرآن کریم کو مضبوطی سے تھامے رکھا بلکہ حضراتِ اہلِ بیت (جس میں آلِ نبی ﷺ اور اولادِ نبی ﷺ کے علاوہ ازواج نبی ﷺ بھی شامل ہیں) رضی اللہ عنہم اجمعین کو وہ حق دیا جو انہیں اللہ و رسول ﷺ نے عطا فرمایا تھا اور ان...... (جاری ہے)

اسْتَمْسَكَ بِهِ وَاَخَذَ بِهِ كَانَ عَلَى الْهُدٰى وَمَنْ اَخْطَاَهُ ضَلَّ -

۱۶۹۸ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا حَسَّانُ يَعْنِي ابْنَ اِبْرَاهِيمَ عَنْ سَعِيدٍ وَهُوَ ابْنُ

۱۶۹۸ ...... یزید بن حیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ارقم کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ: بلاشبہ آپ

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کی شان میں وہی بات کہی جو نبی ﷺ نے فرمائی اور جو ان کی بلند عظمت کا آئینہ دار تھی۔

حدیث بالا میں رسول اللہ ﷺ نے جن دو امروں کا حکم فرمایا ان میں سے ایک تو کتاب اللہ پر جماؤ۔ دوسرے اہلِ بیت کے حقوق کی حفاظت اور ان کی قدر و منزلت پہچاننا۔

امام ابنِ تیمیہؒ نے منہاج السنۃ میں اس حدیث پر کلام کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"الفاظِ حدیث دلالت کرتے ہیں اس بات پر کہ جس چیز کو مضبوطی سے تھامنے اور پکڑنے کا حکم دیا ہے وہ قرآن کریم ہے کہ جس کو مضبوطی سے تھامنے والا گمراہ نہ ہوگا' جب کہ اس حدیث کے علاوہ صحیح مسلم میں ہی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع یوم عرفہ میں خطاب کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

"میں تم میں وہ چیز چھوڑے جارہا ہوں کہ اگر تم اسے مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو ہر گز گمراہ نہ ہوگے وہ کتاب اللہ ہے"۔

(منہاج السنۃ ر ۴ر ۵)

اسی طرح امام مالکؒ نے اپنی مؤطا میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں' اگر ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رہو گے تو ہر گز گمراہ نہ ہوگے اللہ کی کتاب اور اس کے نبی ﷺ کی سنت"۔ (کتاب الجامع رباب النہی عن القول بالقدر ر ۲ر ۷)

اسی طرح متعدد دیگر احادیث میں بھی جو حاکم نیشاپوریؒ نے اپنی مستدرک میں اور ابنِ ھشام کی سیرت محمد بن اسحاق میں خطبہ حجۃ الوداع کے حوالہ سے بھی اسی مضمون کی حدیث نقل کی گئی ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ کتاب اللہ کے تمسک کے ساتھ ساتھ تمسک بالسنۃ النبویہ بھی ضروری ہے۔ اور احادیثِ خطبہ حجۃ الوداع اور حدیث الغدیر کے مجموعہ سے جو بات سامنے آئی وہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے کتاب و سنت کو تھامنے کا حکم فرمایا اور انہیں اصل و بنیاد قرار دیا کہ ہر حالت میں انہیں کی طرف رجوع کرو اور انہی کی اتباع کرو اور اہلِ بیت کی قدر پہچانو اور ان کا اکرام کرو ان کے حقوق ادا کرو"۔

حدیثِ غدیر سے روافض کے استدلال سے متعلق ضروری ہدایت

غدیرِ خم کی مذکورہ حدیث سے روافض نے حضرت علیؓ کی امامت' خلافت بلا فصل اور شیخینؓ پر فضیلت پر استدلال کیا ہے، اور یہ استدلال ترمذی کی روایت کے ان الفاظ سے کیا ہے جن میں آپ ﷺ نے فرمایا:

"میں جس کا مولیٰ (محبوب) ہوں تو علی بھی اس کے مولیٰ (محبوب) ہیں' اے اللہ! اسے محبوب رکھ جو علی سے محبت کرے اور اسے دشمن رکھ جو علی سے دشمنی کرے"۔ (یہ حدیث ترمذی' حاکم' بیہقی اور ابنِ ماجہ نے مختلف الفاظ سے نقل کی ہے) یا ابن ماجہ کی روایت کے الفاظ: کہ "علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں" سے کہا ہے۔ لیکن یہ استدلال اتنا غلط ہے کہ سطحی نظر رکھنے والا انسان بھی اس کے باطل اور غلط ہونے کو بیان کر سکتا ہے' اس لئے کہ حدیث ثقلین میں جمیع اہلِ بیتِ نبی ﷺ کے متعلق فرمایا گیا ہے نہ کہ خاص حضرت علیؓ کے متعلق۔

دوسری بات یہ ہے کہ ترمذی یا ابنِ ماجہ کی مذکورہ بالا روایتوں کے متعلق محدثین کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ یہ ضعیف ہیں۔ لیکن بالغرض اس سے صرفِ نظر کرتے ہوئے اگر حدیث کو باطل صحیح تسلیم کیا جائے تو بھی اس سے حضرت علیؓ کی منقبت تو ثابت ہوتی ہے یہ نہ کہ امامت و خلافت بلا فصل وغیرہ' اور ان کی منقبت تو اہل السنۃ والجماعۃ کے موقف کے عین مطابق ہے۔

علاوہ ازیں یہ بات بھی واضح رہنی ضروری ہے کہ "امامت" اور "خلافت" دونوں اتنے عظیم مناصب ہیں کہ اگر کسی...... (جاری ہے)

مَسْرُوق عَنْ يَزِيدَ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ لَقَدْ رَاَيْتَ خَيْرًا لَقَدْ صَاحَبْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ اَبِى حَيَّانَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ

نے بہت خیر کا زمانہ دیکھا ہے، آپ نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی ہے اور آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔ آگے حسبِ سابق بیان کیا۔ البتہ اس میں اتنا کہا کہ:
"آپ ﷺ نے فرمایا: آگاہ رہو! میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جارہا

(گذشتہ سے پیوستہ)...... فردِ متعین کو اس کا حقدار بنایا جاتا ہے تو اس کے لئے صاحبِ شریعت ﷺ کی طرف سے واضح اعلان وبیان ضروری ہے۔ جب کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا کوئی اعلان نہیں فرمایا۔ اور حضرت صدیقِ اکبرؓ کی خلافت جمیع مسلمانوں اور جلیل القدر صحابہ کرامؓ کی بیعت کی بناء پر عمل میں آئی۔

جہاں تک روایتِ مسلم کا تعلق ہے تو اس میں پوری روایت میں کہیں کوئی لفظ ایسا نہیں ہے جس سے صراحتًا یا کنایۃً یا اشارتًا کسی بھی طرح سے حضرت علیؓ کی امامت یا خلافت بلا فصل کا استدلال کیا جانا ممکن ہو۔

غور کرنے کا مقام ہے کہ خلافت وامامت وہ عظیم ذمہ داری ہے کہ اس کا بیان اگر رسول اللہ ﷺ کرنا چاہتے تو دنیا کی کوئی طاقت آپ ﷺ کو اس کا صراحتًا اعلان کرنے سے روک نہیں سکتی تھی، اور شیعہ کا ایک دوسری حدیث "حدیث قرطاس" سے یہ استدلال بلاشبہ باطلِ محض ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کاغذ اور قلم لانے سے جان بوجھ کر اس لئے روکا کہ کہیں آپ ﷺ حضرت علیؓ کی خلافت کا اعلان اور حکم نہ لکھوادیں۔

گویا دوسرے لفظوں میں نبی ﷺ پر الزام لگایا جارہا ہے کہ ایک انسان کے ڈر سے آپ ﷺ نے حق بات نہیں کی۔ یعنی حضرت عمرؓ کے روکنے کی وجہ سے آپ ﷺ رک گئے۔ اگر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت دین کا اہم مسئلہ تھی (جیسا کہ شیعہ کا موقف ہے) تو پھر حضور علیہ السلام نے نعوذ باللہ دین کے پھیلانے میں کوتاہی کی کہ ایک فرد (عمرؓ) کے منع کرنے پر آپ ﷺ نے حق بات کا اظہار واعلان نہیں فرمایا۔ والعیاذ باللہ علیٰ ذالک۔

درحقیقت غور کیا جائے تو صرف اسی بات ہی شیعہ کے موقف باطل ہونے اور اس کے کفریہ عقائد ونظریہ کے ثبوت کے لئے کافی دلیل ہے۔

اس موضوع پر مزید تفصیل کیلئے دیکھئے "عقیدۂ امامت اور حدیثِ غدیر"۔ (مولانا محمود اشرف عثمانی صاحب)

حدیثِ ثقلین کا مقصد

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حدیثِ ثقلین اور حدیثِ غدیر خم کا مقصد کیا ہے؟ اہلِ بیت اطہارؓ کی فضیلت تو دیگر بہت سی احادیث میں بھی ہے، یہاں کتاب اللہ کی اہمیت اور ضرورت کے بیان کے ساتھ ہی اہلِ بیت کی اہمیت کے بیان کا کیا مقصد ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ حدیثِ ثقلین کے کئی اہم مقاصد ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ کتاب اللہ کے ساتھ ایک کامل نمونہ اور انسانی شکل میں اسوہ موجود ہونا ضروری ہے ورنہ خالی کتاب ہدایت کے لئے کافی نہیں۔ قرآن کریم کے احکامات کے مطابق اور اسی کے رنگ میں رنگے ہوئے کسی متقی اور ظاہر وباطن کے اعتبار سے باکمال انسانوں کا وجود بھی ضروری ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں تو آپ ﷺ ہی کامل ترین نمونہ تھے۔ اب آپ اپنے بعد کتاب اللہ کو مضبوط تھامنے کی وصیت فرمارہے تھے تو آنے والی نسلوں کے لئے ضرورت تھی ایک ایسی جماعت کی جو کتاب الٰہی کے احکامات کا مکمل نمونہ ہو۔ یعنی کتاب اللہ کے ساتھ رجال اللہ کا وجود بھی ضروری ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی حیاتِ طیبہ میں صحابۂ کرامؓ بشمول اہلِ بیت کی ایک ایسی جماعت تیار کردی جس نے رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین کو اپنے ظاہر وباطن میں جذب کرکے اس کا حقیقی نمونہ بن کر دکھایا اور رسول اللہ ﷺ کے دین کو پوری دنیا میں ظاہرًا وباطنًا اس طرح پھیلادیا کہ پوری دنیا اس کے انوارات سے منور ہوگئی۔

حضرات اہلِ بیتؓ کی توجہ دین کے متعدد شعبوں میں زیادہ تر تفقہ فی الدین، حکمت، ربانیہ اور تذکیۂ نفس کی طرف رہی...... (جاری ہے)

اَلا وَاِنِّی تَارِكٌ فِیكُمْ ثَقَلَیْنِ اَحَدُهُمَا كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ حَبْلُ اللهِ مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلٰی ہوں۔ ایک اللہ عز و جل کی کتاب۔ وہ اللہ کی رسی ہے جس نے اس کی اتباع کی وہ ہدایت پر رہے گا اور جس نے اسے چھوڑ دیا، گمراہی پر رہے گا۔ (دوسری

(گذشتہ سے پیوستہ)...... اور خلافت کے امور سے بالعموم دور رہے اور شاید منجانب اللہ اس میدان میں ان حضرات سے زیادہ کام لینا مقدر نہ تھا (کہ کہیں آگے چل کر نبوت و خلافت، سلطنت اور وراثت میں نہ تبدیل ہو جائے) تفقہ فی الدین، حکمت ربانیہ اور تزکیہ نفس کے میدانوں میں حضرات اہل بیت زیادہ متوجہ رہے اور بلا شبہ ان امور میں اپنی بعض خصوصیات کی وجہ سے یہ حضرات امتیازی شان کے حامل تھے۔

چنانچہ فقہ حنفی میں سیدنا حضرت علیؓ اور حضرت جعفر صادقؒ کے اقوال و افعال، تصوف کے سلسلوں میں بھی سیدنا حضرت علیؓ، حضرت علیؒ زین العابدین اور دیگر اہل بیت اطہارؓ کو جو ممتاز مقام حاصل ہے وہ علماء اور صوفیاء کی نظروں سے پوشیدہ نہیں ہے۔ رضی اللہ عنہم و عن جمیع الصحابۃؓ اجمعین۔

تو حدیث ثقلین کا مقصد اور اس میں کتاب اللہ کے ساتھ اہل بیت اطہارؓ کی اہمیت کا تذکرہ گویا اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ اللہ تعالیٰ ان سے اس میدان میں زیادہ کام لیں گے۔

دوسری بات یہ ہے کہ بعض واقعات (جن کی تفصیل کے لئے دیکھئے۔ عقیدۂ امامت اور حدیث وغیرہ حدیث غدیر، حدیث ثقلین اور حدیث موالدۃ جن سے استدلال پر شیعہ کا سارا مذہب کھڑا ہے ان کی صحیح تشریح، تطبیق، پس منظر اور شیعہ کے بالکل استدلال کی جرح و نقد کے لئے) کی بناء حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے بعض حضرات کے ذہنوں میں کچھ شکایات اہل بیت خصوصاً حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق پیدا ہو گئی تھیں جن کی وجہ سے اس بات کا ڈر تھا کہ کہیں اسلامی برادری کے اس قابل احترام طبقہ کے بارے میں امت کو کوئی بدگمانی نہ ہو جائے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے اس خطبہ میں اہل بیت کی عظمت و محبت کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ تاکہ جن صحابہؓ کے دل میں اس قسم کی کچھ شکایات ہوں تو وہ دور ہو جائیں، اور دلوں میں کوئی کدورت باقی نہ رہے۔

حدیث ثقلین سے تیسری بات یہ ثابت ہوتی ہے کہ قرآن اور اہل بیت کا چولی دامن کا ساتھ ہے کیونکہ اس خطبہ میں آپ ﷺ نے فرمایا:

انهما لن یتفرقا حتیٰ یردا علی الحوض یعنی یہ دونوں (قرآن اور اہل بیت ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہ ہوں گے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس آجائیں۔

اس جملہ سے بالکل واضح ہے کہ اہل حق وہی سمجھے جائیں گے جو دونوں چیزوں کو مرتے دم تک تھامے رہیں گے اور ان میں تفریق نہ کریں گے، یعنی قرآن کو تھامے رکھیں، اس پر سنت کی روشنی میں عمل پیرا رہیں اور اہل بیت کے ساتھ اکرام و محبت کا معاملہ رکھیں۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے۔ ہدایات ہر شیہ مصنفہ حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ۔ (۹۳/۹۵)

اب غور کر لیا جائے کہ وہ کونسا گروہ ہے جو قرآن کو بھی اس کے حفظ کو باعث سعادت سمجھتا ہے، جس کے گھروں میں قرآن کے حفاظ بچے نظر آتے ہیں اور جو قرآن کے ایک ایک لفظ کو اپنے سینہ سے لگانا، اس کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینا اپنے لئے ذریعۂ نجات سمجھتے ہیں؟ یقیناً وہ گروہ "اہل السنۃ والجماعۃ" کا ہے۔

دوسری طرف وہ کونسا گروہ ہے جو قرآن مجید کو (نعوذ باللہ) محرف (تحریف شدہ) سمجھتا ہے؟ جس کے خیال میں بعض سورتوں کو حذف کر دیا گیا ہے، اور بعض میں کمی کر دی گئی ہے؟ جن کے گھروں میں تلاوت قرآن کا کوئی رواج نہیں؟ اور جن کے بچوں کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کی تلاوت اور اس کے حفظ سے محروم فرما دیا ہے؟

آپ ہی اپنی اداؤں پر غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

یہ تو قرآن کا حال ہے۔ جہاں تک اہل بیتؓ کا معاملہ ہے، شیعہ اہل بیت کی محبت کا دعویٰ تو بہت کرتے ہیں لیکن عقائد...... (جاری ہے)

الْهُدٰی وَمَنْ تَرَکَهٗ کَانَ عَلٰی ضَلَالَةٍ وَفِیهِ فَقُلْنَا مَنْ اَهْلُ بَیْتِهٖ نِسَاؤُهٗ قَالَ لَا وَایْمُ اللهِ اِنَّ الْمَرْاَةَ

چیز اہلِ بیت ہیں)۔ اور اس میں ہے کہ: پھر ہم نے کہا کہ: آپ ﷺ کے اہلِ بیت کون ہیں؟

(گذشتہ سے پیوستہ)......اور اعمال میں اہلِ بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بالکل مخالف موقف اختیار کرتے ہیں، جس کی تفصیل حیران کن ہے اور اس کے لئے پوری ایک کتاب درکار ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے، انہوں نے اپنی مشہور زمانہ کتاب "تحفۂ اثنا عشریہ" میں حدیثِ ثقلین کی شرح کرتے ہوئے بتایا ہے کہ اہلِ تشیع کے نزدیک کتاب اللہ کا درجہ کیا ہے؟ اور اہلِ تشیع قرآن اور اہلِ بیت کے کس کس طرح مخالف ہیں؟

چنانچہ حضرت شاہ صاحبؒ نے الٰہیات سے متعلق ۲۲ عقائد، نبوت سے متعلق ۱۵ عقائد، امامت سے متعلق چھ عقائد اور آخرت سے متعلق سات عقائد ذکر کیے ہیں جن میں شیعہ نے کتاب اللہ اور اہلِ بیتؓ کی صریح مخالفت کی ہے۔ پھر اس کے بعد حضرت شاہ صاحبؒ نے پوری فقہ کا جائزہ لے کر بتلایا ہے کہ اہلِ تشیع نے ان تمام مسائل فقہ میں اہلِ بیت سے مخالفت کرتے ہوئے اپنا علیحدہ مذہب بنایا ہے۔

اہلِ تشیع کی قرآن اور اہلِ بیت سے مخالفت کی یہ طویل بحث "تحفہ اثنا عشریہ" کے سینکڑوں صفحات میں پھیلی ہوئی ہے (دیکھئے تحفہ اثنا عشریہ اردو۔ (نور محمد اصح المطابع ص ۲۴۷ تا ص ۵۴۱)

بہر حال! متذکرہ بالا تفصیل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ اہلِ سنت والجماعت کا گروہ ہی وہ گروہ ہے جو قرآن کو محفوظ مانتا ہے، اس کی تلاوت کرتا ہے، اس کے حفظ کرنے کو سب سے عظیم سعادت سمجھتا ہے اور صدقِ دل کے ساتھ اس پر عمل پیرا ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ حضرات بیتِ اطہار رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ بھی کامل ثبت واکرام کو بھی اپنا جزوایمان سمجھتا ہے، ان کے مستند اقوال وافعال کی سچی پیروی کرتا ہے اور ان کی جوتیوں کی خاک کو اپنی آنکھوں کا نور سمجھتا ہے اس کی ایک بڑی واضح مثال اور دلیل جو اظہر من الشمس ہے یہ ہے کہ حضرات اہلِ بیت کے مبارک نام اہلِ سنت اپنے بچوں کے لئے باعثِ برکت سمجھتے ہوئے رکھتے ہیں۔ (دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ ساتھ) مثلاً: اہلِ سنت میں حسنؓ، حسینؓ، علیؓ، فاطمہؓ، زین العابدینؒ، جعفرؒ، عقیلؓ، طالب وغیرہ بکثرت ملیں گے۔ لیکن شیعہ کا اہلِ بیت کے علاوہ دیگر تمام صحابہ کرامؓ خصوصاً حضرات خلفاء ثلاثہؓ حضرت معاویہؓ، حضرت عائشہؓ وغیرہ سے بغض کا یہ عالم ہے کہ کوئی ایک مثال بھی ایسی موجود نہیں کہ کسی شیعہ نے اپنے بچہ کا نام عمر، یا ابوبکر، یا عثمان، رکھا ہو یا بچی کا نام، عائشہ، رکھا ہو، فافہم اور اس طرح "حدیثِ ثقلین" کا سچا متبع ہے۔ ادھر شیعہ قرآن اور اہل بیت کا صرف نام لیتے ہیں۔ ورنہ حقیقت میں ان کے بہت سے عقائد اور فقہی مسائل قرآن اور تعلیمات اہلِ بیت، دونوں کے صریح خلاف ہیں۔ بلکہ اہل تشیع تو تمام "اہل بیت" کے بھی قائل نہیں۔ کیونکہ "اہل بیتِ نبی" میں صرف حضرت علیؓ اور ان کا خانوادہ ہی نہیں بلکہ تمام ازواج مطہراتؓ آپ ﷺ کی صاحبزادیاںؓ حضرت عباسؓ اور ان کے خانوادوں کو اہل بیت سمجھنا چاہئے۔ اہلِ تشیع ازواج مطہراتؓ اور دیگر صاحبزادیوں کو اہل بیت میں سے نہیں سمجھتے جو قرآن کی آیاتِ احزاب (۳۴) کے بالکل خلاف ہے۔ واللہ اعلم

حدیثِ موالاۃ

حدیثِ غدیر خم (حدیثِ ثقلین) کی تشریح، پسِ منظر اور اس کا صحیح مطلب و مقصد نہایت اختصار کے ساتھ پچھلے صفحات میں واضح کیا گیا۔

شیعہ کا دوسرا استدلال "امامت وخلافت بلافصل" پر حدیثِ موالاۃ سے ہے۔ جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

انّ علیاً منی وانا منهُ وهو ولیُّ کلُّ مؤمنٍ من بعدی۔ (ترمذی، النسائی)

بلاشبہ علی مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ اور وہ میرے ہر مومن کے "ولی" ہیں۔

اور ایک روایت میں فرمایا:

من کنت مولاهُ فعلیٌّ مولاهُ۔ (ترمذی) "میں جس کا محبوب (مولیٰ) ہوں، علی اس کے محبوب (مولیٰ) ہیں"۔......(جاری ہے)

تَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ الْعَصْرَ مِنَ الدَّهْرِ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا فَتَرْجِعُ إِلَى أَبِيهَا وَقَوْمِهَا أَهْلُ بَيْتِهِ أَصْلُهُ وَعَصَبَتُهُ الَّذِينَ حُرِمُوا الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ۔

آپ کی عورتیں؟ زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا نہیں۔ اللہ کی قسم! عورت، مرد کے ساتھ ایک زمانہ تک رہتی ہے، پھر وہ اسے طلاق دے دیتا ہے تو واپس اپنے باپ اور قوم کی طرف لوٹ جاتی ہے۔ اہلِ بیت تو آپ ﷺ کے اصل اور دودھیال کے وہ لوگ ہیں جن پر آپ کے بعد صدقہ حرام ہے۔ ❶

۱۶۹۹...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اسْتُعْمِلَ عَلَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ

۱۶۹۹...... حضرت سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سعد فرماتے ہیں کہ: آلِ مروان کا ایک شخص مدینہ کا گورنر ہوا۔ اس نے سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سعد کو بلایا اور انہیں حکم دیا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو برا بھلا

(گذشتہ سے پیوستہ)...... یہ روایات بھی حدیث غدیر خم کا حصہ ہیں اور آنحضرت ﷺ نے اسی موقع پر یہ ارشاد فرمائیں۔ لیکن بعض محدثینؒ نے انہیں حدیثِ غدیر کے ساتھ بھی بیان کیا ہے اور بعض نے حدیثِ غدیر پوری نہیں بیان کی بلکہ اس کا صرف یہ حصہ بیان کر دیا۔

ان روایات سے شیعہ کا امامتِ علیؓ اور خلافت بلا فصل پر استدلال کرنا کہاں تک درست ہے؟ یہ ہر صاحبِ علم پر روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔ مجموعہ روایات کو سامنے رکھا جائے تو کوئی ایسا لفظ اشارتاً و کنایتاً بھی ایسا نہیں ملتا جس سے ظاہر ہو کہ حضرت علیؓ کی امامت اور خلافت پر دلالت کرتا ہے۔

لیکن شیعہ کا اصرار ہے کہ ان روایات میں جہاں بھی لفظ "والی" اور "مولیٰ" آیا ہے اس سے مراد حاکم اور خلیفہ ہے۔ اور خلیفہ بھی بلا فصل۔ امام بلا فصل مراد ہے۔ اس لئے ان روایات سے۔ بقول شیعہ۔ سیدنا حضرت علیؓ کی خلافت بلا فصل ثابت ہوتی ہے۔

مگر شیعہ کا یہ استدلال ہر اعتبار سے غلط، باطل اور بے محل ہے۔ لغت کے اعتبار سے بھی قطعاً غلط کہ ولی، والی اور مولیٰ کے معنی محبوب کے ہیں اور یہاں ولایت کے معنی مراد نہیں۔

کلامِ نبوی ﷺ کے تسلسل کے اعتبار سے بھی غلط ہے۔ ان کا استدلال عقلی اعتبار سے بھی باطل ہے اور اہلِ بیت کے اقوال کی روشنی میں نقلاً بھی باطل اور غلط محض ہے۔

اس بحث کے تفصیلی دلائل اور مکمل کلام کے لئے دیکھئے "عقیدۂ امامت اور حدیثِ غدیر" مصنفہ: مولانا محمود اشرف عثمانی صاحب۔ مطبوعہ دار العلوم کراچی۔ جس میں اس موضوع کے اصل ماخذ اور قدیم کتب سے بڑی عمدگی اور ذہانت سے تمام دلائل کا خلاصہ کر کے بہت آسان انداز میں متانت کے ساتھ تحریر کر دیا گیا ہے۔ اور ہر اعتبار سے مکمل شافی و وافی ہے۔ فجزاہ اللہ خیر الجزاء۔

(فائدہ صفحہ ہٰذا)

❶ فائدہ...... حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہاں پر اہلِ بیت کے مفہوم میں ازواج النبی ﷺ کو شامل نہیں کیا۔ جب کہ اس سے پچھلی طویل حدیث میں خود شامل کیا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ اہلِ بیت کا مفہوم ذرا وسیع ہے ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن تو اہلِ بیت میں داخل ہیں ہی جیسا کہ خود قرآن سے بھی مترشح کا ہوتا ہے آیتِ تطہیر میں۔ اہلِ بیت کا ایک معنی یہ ہیں کہ آپ کے گھر والے یعنی ازواج جن کے اکرام و احترام کا حکم ہے اور ان میں ازواج کے علاوہ آپ ﷺ کے دوھیالی رشتہ دار آلِ عباس، آلِ عقیل، آلِ جعفر، جو آلِ ابو طالب شامل ہیں۔ اور اہلِ بیت کا دوسرا معنی یہ ہیں کہ جن پر صدقہ حرام ہو اور وہ فقط بنو ہاشم ہیں نہ کہ تمام قریش اور ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔

حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اشارہ اسی طرف ہے کہ یہاں اہلِ بیت سے مراد بنی ہاشم ہیں جن پر صدقہ حرام ہے۔

مِنْ آلِ مَرْوَانَ قَالَ فَدَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَأَمَرَهُ اَنْ يَشْتِمَ عَلِيًّا قَالَ فَأَبَى سَهْلٌ فَقَالَ لَهُ اَمَّا اِذْ اَبَيْتَ فَقُلْ لَعَنَ اللهُ اَبَا التُّرَابِ فَقَالَ سَهْلٌ مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَبِي التُّرَابِ وَاِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ اِذَا دُعِيَ بِهَا فَقَالَ لَهُ اَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ لِمَ سُمِّيَ اَبَا تُرَابٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ اَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ فَقَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِاِنْسَانٍ انْظُرْ اَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَاَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ قُمْ اَبَا التُّرَابِ قُمْ اَبَا التُّرَابِ ۔

کہیں۔(بنوامیہ کے امراء کی یہ جاہلانہ عصبیت اور شدت پسندی تھی کہ وہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق نہ صرف خود نازیبا کلمات کہتے تھے بلکہ دوسروں کو بھی حکم دیتے تھے۔لیکن حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کسی ایک سے بھی ثابت نہیں کہ امراء بنوامیہ کے حکم کی وجہ سے انہوں نے یہ گوارا کیا ہو)۔ سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انکار کردیا۔ وہ کہنے لگا کہ :اچھا اگر تم اس سے انکار کرتے ہو تو کم از کم یہ کہو کہ :اللہ ابوالتراب پر لعنت کرے(ابوالتراب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب تھا)۔ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابوالتراب سے زیادہ کوئی نام پسند نہ تھا اور اگر انہیں اس نام سے پکارا جاتا تو بہت خوش ہوتے تھے۔ اس نے کہا کہ اچھا اس کا قصہ بیان کرو کہ ان کا نام ابو التراب کیوں رکھا گیا؟ انہوں نے کہا کہ :ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گھر میں نہ پایا تو ان سے دریافت فرمایا کہ تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ (یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق پوچھا کہ وہ کہاں ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اصل میں تو حضور علیہ السلام کے چچا زاد بھائی تھے لیکن اہل عرب کبھی باپ کے اقارب پر بھی ابنِ عم کا اطلاق کیا کرتے تھے) حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جواب دیا کہ میرے اور ان کے درمیان کچھ چپقلش ہوئی، وہ غصہ ہو کر چلے گئے اور میرے پاس قیلولہ نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا کہ دیکھو وہ کہاں ہیں؟ وہ آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ! وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو وہ لیٹے ہوئے تھے، اور ان کی چادر ان کے پہلو سے گر گئی تھی اور مٹی ان کے جسم پر لگی ہوئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ ان کے جسم سے مٹی پونچھتے جاتے اور فرماتے جاتے کہ اٹھو اے ابوالتراب! اٹھو اے ابوالتراب! (تو اس وقت سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام "ابوالتراب" پڑ گیا)۔

باب-٣٠٩　باب فی فضل سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

فضائلِ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

١٧٠٠...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَرِقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ اَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ وَسَمِعْنَا صَوْتَ السِّلَاحِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ هٰذَا -
قَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ يَا رَسُولَ اللهِ جِئْتُ اَحْرُسُكَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَنَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ -

١٧٠٠...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ کی آنکھ کھل گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کاش میرے صحابہ میں سے کوئی نیک بخت آج رات میری حفاظت کرتا (چوکیداری اور پہرہ دیتا) فرماتی ہیں کہ اسی اثناء میں ہم نے اسلحہ کی آواز سنی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے؟ آواز آئی، یارسول اللہ! سعد بن ابی وقاص! میں آپ کی حفاظت اور پہرہ کے لئے آیا ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ (مطمئن ہوکر) سوگئے (اور گہری نیند سوئے) حتی کہ میں نے آپ ﷺ کے خراٹوں کی آواز سنی۔[1]

١٧٠١...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ سَهِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةً فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ اَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قَالَ

١٧٠١...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو ابتداء میں ایک رات بیدار ہوگئے۔ اور فرمانے لگے کہ: "کاش میرے صحابہ میں سے کوئی رجلِ صالح آج رات میری حفاظت کرے"۔ فرماتی ہیں کہ ہم اسی اثناء میں تھے کہ ہم نے اسلحہ ٹکرانے کی آواز سنی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کون ہے؟ جواب ملا کہ: سعد بن ابی وقاص! رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ: تمہیں کس بات نے اس وقت یہاں لا کھڑا کیا؟ انہوں نے جواب دیا کہ: مجھے اپنے دل میں اندیشہ ہوا رسول

---

[1] فائدہ...... اس حدیث سے ایک بات تو یہ ثابت ہوئی کہ خوف کے مواقع میں حفاظت کا اہتمام کرنا، پہرہ اور چوکیداری کا بندوبست کرنا توکل کے خلاف نہیں بلکہ مطلوب و محمود ہے تاکہ انسان اپنے دیگر امور دینی و دنیاوی بے خوفی اور اطمینان سے ادا کر سکے۔ رسول اللہ ﷺ کو شاید یہ اندیشہ ہو دشمن کی طرف سے کسی حملہ یا نقصان پہنچانے کا اس لئے آپ ﷺ نے ایسا فرمایا۔
دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ حضرت سعدؓ کا جواب اس حقیقت کا غماز ہے کہ حضراتِ صحابہؓ حضور علیہ السلام کے بغیر کہے خود اپنی فکر سے حفاظت اور آپ کے پہرہ کا انتظام کرتے تھے۔
اسی سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ مسلمانوں کو اپنے امیر کی حفاظت کا از خود بندوبست کرنا چاہیئے بالخصوص خوف کے موقع پر جہاں دشمن کا اندیشہ ہو۔
حدیث سے حضرت سعدؓ کی فضیلت خوب واضح ہے کہ بغیر آپ ﷺ کے کہے خود ہی رات بھر حفاظت کے لئے موجود تھے اور اخلاص کا عالم یہ تھا کہ کسی کو بتایا بھی نہیں حتی کہ خود حضور علیہ السلام کو بھی نہ بتایا تھا۔ جب آپ ﷺ نے خود ہی دریافت فرمایا تو بتلادیا۔ اور حضور علیہ السلام کے الفاظ میں وہ "رجل صالح" قرار پائے۔

سَعْدُ بْنُ اَبِی وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَجِئْتُ اَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ نَامَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ رُمْحٍ فَقُلْنَا مَنْ هٰذَا -

اللہ ﷺ پر۔ تو میں آپ کے پہرہ اور حفاظت کے لئے آ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو دعا دی؟ پھر آپ سو گئے۔

١٧٠٢ ...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ سَمِعْتُ يَحْيٰى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ اَرِقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ -

١٧٠٢...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات جاگے (آگے باقی حدیث حضرت سلیمان بن بلال کی روایت کردہ حدیث ہی کی مثل منقول ہے)۔

١٧٠٣ ...... حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَبَوَيْهِ لِاَحَدٍ غَيْرِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاِنَّهُ جَعَلَ يَقُولُ لَهُ يَوْمَ اُحُدٍ ارْمِ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي -

١٧٠٣...... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کے لئے اپنے والدین کو جمع نہیں کیا سوائے سعد بن مالک کے۔ (سعد بن ابی وقاص کے۔ مالک ان کے والد کا نام تھا جب کہ ابو وقاص کنیت تھی)۔ آپ ﷺ ان سے غزوۂ احد کے روز فرما رہے تھے: "تیر اندازی کرو! تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں!"

١٧٠٤ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ وَاِسْحٰقُ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ -

١٧٠٤...... داماد رسول حضرت علی کرم اللہ وجہہ نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث ہی کی مثل حدیث مبارکہ روایت فرماتے ہیں۔

١٧٠٥ ...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ -

١٧٠٥...... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احد کے روز میرے لئے اپنے والدین کو جمع فرما دیا تھا (یعنی فرمایا تھا کہ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں)۔

١٧٠٦ ...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ

١٧٠٦...... حضرت یحیٰی بن سعیدؒ اس سند کے ساتھ (سابقہ روایت ہی کی مثل) روایت نقل فرماتے ہیں۔

الْوَهَّابِ كِلاهُمَاعَنْ يَحْيى بْنِ سَعِيدٍبِهذَا الاسْنَادِ۔

١٧٠٧......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ يَعْنِي ابْنَ اِسْمٰعِيلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ لَهُ اَبَوَيْهِ يَوْمَ اُحُدٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ اَحْرَقَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ ارْمِ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي قَالَ فَنَزَعْتُ لَهُ بِسَهْمٍ لَيْسَ فِيهِ نَصْلٌ فَاَصَبْتُ جَنْبَهُ فَسَقَطَ فَانْكَشَفَتْ عَوْرَتُهُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى نَظَرْتُ اِلٰى نَوَاجِذِهِ ۔

١٧٠٧...... حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد (حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احد کے روز ان کے لئے اپنے والدین کو جمع فرمایا۔ فرماتے ہیں کہ: مشرکین میں سے ایک شخص نے مسلمانوں کو آگ میں جلایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے (سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے) فرمایا کہ: تیر مارو تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں، وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس مشرک کے لئے ایک تیر نکالا جس میں پیکان (پھل) نہ تھا۔ وہ تیر اس مشرک کے پہلو میں لگا وہ گر پڑا اور اس کی شرمگاہ کھل گئی۔ رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کی ڈاڑھوں تک کو دیکھ لیا۔[1]

---

[1] فائدہ...... مذکورہ بالا احادیث میں حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کی عظیم فضیلت تو ظاہر ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں فرمایا کہ "تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں"۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مقام صرف حضرت سعدؓ کو حاصل ہوا لیکن حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب میں آئے گا کہ غزوۂ خندق کے روز یہی کلمات آپ ﷺ نے ان سے فرمائے۔

اس سے معلوم ہوا کہ یہ فضیلت حضرت زبیرؓ کو بھی حاصل ہے لیکن ممکن ہے حضرت علیؓ کو اس کی اطلاع نہ ہو۔

بہرکیف! اس سے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت میں کوئی کمی نہیں آتی۔

غزوۂ احد کے روز مسلمانوں پر بڑا کڑا وقت آگیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ مشرکین کے نرغے میں پھنس چکے تھے' جاں نثار صحابہؓ میں سے اکثر کافروں سے مقابلہ کرتے کرتے یا تو شہید ہوگئے تھے یا زخمی ہو ہو کر گر رہے تھے۔ اور آپ ﷺ کے پاس چند ایک کے سوا کوئی نہ تھا۔ اس وقت میں حضرت سعدؓ نے جاں نثاری کی عظیم مثال پیش کی اور رسول اللہ ﷺ کے سامنے ڈھال بن گئے اور خود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے اپنی ترکش سامنے کردی اور فرمایا کہ: "تیر اندازی کرو تم پر میرے ماں باپ قربان ہو جائیں"۔ (بخاری فی المغازی)

چنانچہ میں نے تیر اندازی شروع کردی۔ میں نے ایک تیر پھینکا۔ نبی ﷺ نے میرا وہ تیر مجھے واپس کردیا' میں اسے خوب پہچانتا تھا (وہ میرا ہی تیر تھا) یہاں تک کہ مسلسل آٹھ یا نو تیر مجھے اور رسول اللہ ﷺ نے واپس لوٹائے اور تیر خون آلود تھا۔ میں نے انہیں اپنے ترکش میں رکھ لیا اور وہ کبھی مجھ سے جدا نہیں ہوئے۔ (فتح الباری ۷/۳۵۹)

یہ تیروں کی واپسی در حقیقت معجزہ تھا رسول اللہ ﷺ کا اور غیبی مدد تھی اللہ تعالیٰ کی کہ دشمن کو زخمی کر کے وہ خون آلود واپس انہیں مل جاتے تھے۔

بہرحال! زبانِ رسالت مآب ﷺ سے "میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں" کا جملہ سننا ایک طرف تو حضرت سعدؓ کے لئے ایک عظیم انعام تھا بارگاہ نبوی ﷺ کا اور دوسری طرف رسول اللہ ﷺ کا اپنے صحابی پر غایت درجہ اعتماد اور بھروسہ کی بھی علامت تھی۔ ظاہر ہے جس پر سرکار دوعالم ﷺ (فداہ روحی وابی و امی) کو اعتماد ہو وہ کس قدر باسعادت ہے۔ رضی اللہ عنہ' وارضاہ'

یہاں ایک بات یہ واضح رہنی چاہیئے کہ حدیث مذکورہ بالا کے آخری الفاظ میں ہے کہ جب اس کافر کی جسے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تیر لگا تھا شرمگاہ کھل گئی تو رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی ڈاڑھیں نظر آنے لگیں۔ اس سے بظاہر یہ لگتا ہے کہ آپ ﷺ اس کے ستر کے کھل جانے پر ہنسے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی ہنسی اور خوشی اس کافر کے قتل کی تھی نہ کہ اس کے کشفِ عورت کی۔

١٧٠٨...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسى حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ نَزَلَتْ فِيهِ آيَاتٌ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ حَلَفَتْ اُمُّ سَعْدٍ اَنْ لا تُكَلِّمَهُ اَبَدًا حَتّٰى يَكْفُرَ بِدِينِهِ وَلا تَاْكُلَ وَلا تَشْرَبَ قَالَتْ زَعَمْتَ اَنَّ اللهَ وَصَّاكَ بِوَالِدَيْكَ وَاَنَا اُمُّكَ وَاَنَا آمُرُكَ بِهٰذَا قَالَ مَكَثَتْ ثَلاثًا حَتّٰى غُشِيَ عَلَيْهَا مِنَ الْجَهْدِ فَقَامَ ابْنٌ لَهَا يُقَالُ لَهُ عُمَارَةُ فَسَقَاهَا فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلٰى سَعْدٍ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِی الْقُرْآنِ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا﴾ ﴿وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ﴾ وَفِيهَا ﴿وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا﴾ قَالَ وَاَصَابَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَنِيمَةً عَظِيمَةً فَاِذَا فِيهَا سَيْفٌ فَاَخَذْتُهُ فَاَتَيْتُ بِهِ الرَّسُولَ ﷺ فَقُلْتُ نَفِّلْنِي هٰذَا السَّيْفَ فَاَنَا مَنْ قَدْ عَلِمْتَ حَالَهُ فَقَالَ رُدُّهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اُلْقِيَهُ فِی الْقَبَضِ لامَتْنِي نَفْسِي فَرَجَعْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ اَعْطِنِيهِ قَالَ فَشَدَّ لِي صَوْتَهُ رُدُّهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُ قَالَ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ﴾ قَالَ وَمَرِضْتُ فَاَرْسَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَتَانِي فَقُلْتُ دَعْنِي اُقَسِّمْ مَالِي حَيْثُ شِئْتُ قَالَ فَاَبٰى قُلْتُ فَالنِّصْفَ قَالَ فَاَبٰى قُلْتُ فَالثُّلُثَ قَالَ فَسَكَتَ فَكَانَ بَعْدُ الثُّلُثُ جَائِزًا قَالَ وَاَتَيْتُ عَلٰى نَفَرٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِينَ فَقَالُوا تَعَالَ نُطْعِمْكَ وَنَسْقِكَ خَمْرًا وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ قَالَ فَاَتَيْتُهُمْ فِی حَشٍّ وَالْحَشُّ الْبُسْتَانُ فَاِذَا رَاْسُ جَزُورٍ مَشْوِيٌّ عِنْدَهُمْ وَزِقٌّ مِنْ خَمْرٍ

١٧٠٨...... حضرت معصب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ: قرآن کریم کی بعض آیات ان کے بارے میں نازل ہوئیں۔ کہتے ہیں کہ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی (میری) والدہ نے اس بات پر قسم کھائی کہ وہ سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کبھی بات نہ کرے گی یہاں تک کہ وہ اپنا دین چھوڑ دے (یعنی اسلام ترک کردے، حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کافرہ تھیں) اور نہ کچھ کھائے گی نہ پیئے گی۔ اور اس نے ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کا حکم دیا ہے اور میں تیری ماں ہوں، تجھے اس کا حکم دیتی ہوں کہ (اپنا دین اسلام ترک کردے) وہ اسی حالت میں تین دن رہی یہاں تک کہ بھوک پیاس کے غلبہ سے بے ہوش ہوگئی۔ اس کا دوسرا بیٹا جس کا نام "عمارہ" تھا اس نے اسے پانی پلایا۔ تو وہ (ہوش میں آکر) حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بددُعا کرنے لگی۔

اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ آیت نازل فرمائی: "اور ہم نے انسان کو وصیت کی ہے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی، اور اگر وہ تجھے مجبور کریں اس بات پر کہ میرے ساتھ شریک کرے ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو ان کے حکم کی اطاعت نہ کر اور دنیا میں ان کے ساتھ بہتر سلوک کرتا رہ۔ (لقمان/ ۱۵) اور ایک بار رسول اللہ ﷺ کو بہت سا مالِ غنیمت ہاتھ لگا۔ اس میں ایک تلوار بھی تھی۔ میں نے اسے لیا اور لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یہ مجھے انعام دے دیں، میں تو وہ ہوں جس کا حال آپ کو معلوم ہی ہے (کہ اس تلوار کا حق ادا کرنے والا ہوں)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے وہیں رکھ دو جہاں سے لیا ہے۔ میں واپس چلا اور میں نے سوچ لیا تھا کہ اسے مالِ غنیمت کے گودام میں واپس رکھ دوں لیکن پھر میرے نفس نے مجھے ملامت کی اور میں دوبارہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لوٹا اور میں نے دوبارہ عرض کیا کہ یہ تلوار مجھے عطا فرمادیں۔ آپ ﷺ نے سخت آواز میں مجھ سے فرمایا کہ اسے وہیں رکھ دو جہاں سے اٹھائی ہے۔ اس موقع پر اللہ عزّوجل نے آیت نازل فرمائی: "یہ آپ سے انفال (غنیمت کی چیزوں کے) بارے میں الخ۔ (الانفال/ ۱) (اس

قَالَ فَاَكَلْتُ وَشَرِبْتُ مَعَهُمْ قَالَ فَذَكَرْتُ الْاَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرِينَ عِنْدَهُمْ فَقُلْتُ الْمُهَاجِرُونَ خَيْرٌ مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ فَاَخَذَ رَجُلٌ اَحَدَ لَحْيَيِ الرَّاْسِ فَضَرَبَنِي بِهِ فَجَرَحَ بِاَنْفِي فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ يَعْنِي نَفْسَهُ شَاْنَ الْخَمْرِ ﴿اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ﴾ -

سے متعلقہ بحث اور مسائل کتاب الجہاد میں باب الانفال کے تحت گذر چکے ہیں)۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک بار میں بیمار ہوا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو بلوا بھیجا۔ آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ: مجھے اپنا سارا مال جہاں میں چاہوں تقسیم کرنے دیجئے۔ آپ ﷺ نے انکار فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ اچھا آدھا مال دینے دیجئے۔ آپ ﷺ نے پھر انکار فرمادیا۔ تو میں نے پھر عرض کیا کہ اچھا ایک تہائی تقسیم کرنے دیجئے۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے سکوت فرمایا۔ چنانچہ اس کے بعد یہی حکم ہو گیا کہ تہائی مال تک جائز ہو گیا۔

اور فرمایا کہ ایک بار میں انصار اور مہاجرین کے کچھ لوگوں کے پاس آیا تو انہوں نے کہا کہ آؤ، ہم تمہیں کھانا کھلائیں گے اور شراب پلائیں گے۔ یہ شراب حرام ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ چنانچہ میں ان کے پاس ایک باغ میں آ گیا، وہاں ان کے پاس ایک اونٹ کا سر بھونا ہوا رکھا تھا اور شراب کا مشکیزہ رکھا تھا، میں نے ان کے ساتھ کھانا کھایا اور شراب پی، پھر میں نے وہاں ان کے سامنے مہاجرین اور انصار کا تذکرہ شروع کر دیا۔ میں نے کہا کہ مہاجرین، انصار سے زیادہ بہتر ہیں۔ یہ سن کر ایک آدمی نے اونٹ کے سر کی ایک جبڑے کی ہڈی اٹھائی اور وہ مجھے ماردی جس نے میری ناک زخمی کر دی۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ آپ کو بتلایا۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے میرے متعلق میرے معاملہ میں آیت اتاری شراب کے بارے میں کہ: "بلاشبہ شراب، اور جوا اور تھان اور پانسے سب گندگی ہیں، شیطانی کام ہیں"۔ (المائدہ/۹۰) [1]

---

[1] فائدہ...... مذکورہ بالا حدیث میں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات بیان فرمائی ہے کہ بعض مواقع میرے ساتھ ایسے پیش آئے کہ میرے حالات کو بیان کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے آیاتِ قرآنیہ نازل فرمائیں، اگرچہ وہ حکم عام تھا لیکن ان کا شانِ نزول میرے ساتھ پیش آنے والا واقعہ بنا۔ اور انہوں نے اس کے بارے میں چار واقعات پیش کئے۔

پہلا واقعہ ان کے اسلام لانے کا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ کو اسلام سے سخت نفرت تھی، اس نے قسم کھائی کہ جب تک سعد اسلام سے نہ پھرے گا میں اس سے بات نہیں کروں گی نہ ہی کچھ کھاؤں پیوں گی یہاں تک کہ وہ اسلام سے پھر جائے یا میں مر جاؤں۔ اس کے رشتہ دار اس کے منہ میں لکڑی ڈال کر زبردستی کچھ کھلاتے پلاتے تھے (جیسا کہ آئندہ روایت میں ہے) غرض کئی روز تک کچھ نہ کھانے پینے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئی۔ لیکن حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سب دیکھنے کے باوجود ایمان سے منہ نہ موڑا۔ بلاشبہ ایمان کے سامنے سب رشتے ہیچ ہیں۔ جو رشتے خواہ خون کے ہوں یا دوسرے جب دین اور اسلام کا احترام نہ کریں تو ان کی خاطر دینِ اسلام کو ترک نہیں کیا جاسکتا۔ **لاطاعة لمخلوقٍ فی معصیة الخالق** (الحدیث) خالق کی نافرمانی کر کے مخلوق کی اطاعت کرنا...... (جاری ہے)

۱۷۰۹......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ قَالَ اُنْزِلَتْ فِيَّ اَرْبَعُ آيَاتٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ سِمَاكٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ قَالَ فَكَانُوا اِذَا اَرَادُوا اَنْ يُطْعِمُوهَا شَجَرُوا فَاهَا بِعَصًا ثُمَّ اَوْجَرُوهَا وَفِي حَدِيثِهِ اَيْضًا فَضَرَبَ بِهِ اَنْفَ سَعْدٍ فَفَزَرَهُ وَكَانَ اَنْفُ سَعْدٍ مَفْزُورًا ـ

۱۷۰۹......حضرت مصعب بن سعدؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا: میرے بارے میں چار آیات کریمہ نازل کی گئیں ہیں (اور پھر آگے) حضرت زہیر عن سماک کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث نقل فرمائی اور حضرت شعبہ کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ حضرت سعدؓ نے فرمایا: لوگ جب چاہتے ہیں وہ میری والدہ کو کھانا کھلائیں تو ان کا منہ لکڑی سے کھولتے پھر ان کے منہ میں کچھ ڈالتے اور اصل روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت سعدؓ کے ناک پر انہوں نے مارا جس سے ان کی ناک چر (زخمی) گئی اور پھر چری ہی رہی (یعنی ہمیشہ زخم کا نشان باقی رہا)۔

۱۷۱۰......حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ فِيَّ نَزَلَتْ ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ﴾ قَالَ نَزَلَتْ فِي سِتَّةٍ اَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ مِنْهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ قَالُوا لَهُ تُدْنِي هٰؤُلَاءِ ـ

۱۷۱۰......حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میرے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: "ولا تطرد الّذین یدعون ربّهم الآیة" مت دھتکاریئے ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام"۔ (الانعام/۵۲) فرماتے ہیں کہ یہ چھ افراد کے متعلق نازل ہوئی تھی۔ میں اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہی میں سے ہیں۔ اور مشرکین کہتے تھے کہ آپ ﷺ ان لوگوں کو اپنے قریب رکھتے ہیں"۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... جائز نہیں۔ یہی حقیقت قرآن کریم نے اس موقع پر اپنی نازل شدہ آیت میں بتلائی ہے کہ:
"اگر ماں باپ تجھے مجبور کریں کہ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرائے ایسی چیز جس کا تجھے علم نہیں، تو ان کی اطاعت نہ کر"۔
چنانچہ شریعت کا یہی حکم ہے۔ البتہ جہاں تک ان کی دنیوی معاملات میں اطاعت کا تعلق ہے تو ان کے ساتھ خیر خواہی اور حسن سلوک کرے اور جب تک وہ کسی گناہ کا حکم نہ دیں یا نیکی سے روکیں نہیں اس وقت تک ان کی اطاعت بھی کرنا چاہیئے۔
دوسرا واقعہ مالِ غنیمت کے متعلق حکم الٰہی کے نزول کا ہے جس کی مکمل تفصیل کتاب الجہاد باب الانفال میں گذر چکی ہے۔
تیسرا واقعہ ان کی بیماری کا ہے جس میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنا کُل مال اپنی مرضی کے مطابق تقسیم کرنے کی اجازت طلب کی تھی لیکن آپ ﷺ نے منع فرمادیا۔ پھر نصف مال کی اجازت طلب کی آپ ﷺ نے اسے بھی منع فرمادیا۔ پھر تہائی کی اجازت مانگی تو وہ مل گئی۔
چنانچہ یہی شرعی حکم ہے کہ کوئی شخص مرض الموت میں یا کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو جس میں جاں بر ہونے کا امکان کم ہو تو اس کو اپنا کل مال حسبِ مرضی تقسیم کرنے کی اجازت نہیں۔ تاکہ اس کے حقیقی ورثاء محروم نہ رہیں۔ البتہ ایک تہائی مال کو حسبِ مرضی تقسیم کرنے کی اجازت ہے۔
چوتھا واقعہ حرمتِ شراب کے نازل ہونے کا ہے۔ جب تک شراب حرام نہ ہوئی تھی تو مختلف واقعات پیش آرہے تھے جو ناگوار ہونے کے ساتھ ساتھ باہمی جھگڑوں کا باعث بھی بن رہے تھے۔ چنانچہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذکورہ واقعہ بھی اس کی مثال ہے۔ اسی موقع پر اللہ تعالیٰ نے شراب کی حرمت کا واضح حکم نازل فرمادیا۔
غرض حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے یہ بات باعثِ سعادت و فضیلت تھی کہ ان کے ساتھ پیش آنے والے واقعات پر اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی آیات نازل فرمائیں۔

۱۷۱۱......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الاَسَدِيُّ عَنْ اِسْرَائِيلَ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اطْرُدْ هٰؤُلَاءِ لَا يَجْتَرِئُونَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ اَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ وَرَجُلٌ مِنْ هُذَيْلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ اُسَمِّيهِمَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا شَاءَ اللهُ اَنْ يَقَعَ فَحَدَّثَ نَفْسَهُ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ﴾ ۔

۱۷۱۱......حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم چھ افراد نبی ﷺ کے ساتھ تھے تو مشرکین نے نبی ﷺ سے کہا کہ :ان لوگوں کو دھتکار دیجئے اپنے پاس سے تو پھر یہ ہم پر جرأت نہ کر سکیں گے۔ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں میں، میں تھا اور ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، ایک بنی ہذیل کے آدمی تھے، بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور دو اور بھی افراد تھے جن کا میں نام نہیں لیتا۔ چنانچہ اس بات پر رسول اللہ ﷺ کے دل میں کوئی خیال آیا جو اللہ نے چاہا خیال آیا۔ اور آپ ﷺ نے اپنے آپ سے بات کی۔ اس موقع پر اللہ عزّوجل نے آیت نازل فرمائی، "اور نہ دھتکاریئے ان لوگوں کو جو اپنے رب کو پکارتے ہیں صبح اور شام اور اس کی رضاجوئی کے طالب ہیں"۔ (الانعام/۵۰/۵۱)

باب-۳۱۰ باب من فضائل طلحة والزبير رضی الله عنهما

حضرت طلحہ اور زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فضائل کا بیان

۱۷۱۲......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَحَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلٰى قَالُوا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي عَنْ اَبِي عُثْمَانَ قَالَ لَمْ يَبْقَ مَعَ رَسُولِ

۱۷۱۲......حضرت ابو عثمانؒ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ جن دنوں کفار سے لڑتے تھے تو بعض دنوں میں آپ ﷺ کے پاس سوائے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دوسرا کوئی نہ ہوتا تھا"۔ [1]

[1] فائدہ...... ابتداء اسلام کے زمانہ میں جب کہ رسول اللہ ﷺ دعوتِ اسلام کے عظیم کام میں ہمہ وقت مشغول تھے اور ابتداء میں کمزور، غریب اور دنیاوی اعتبار سے بے حیثیت لوگ ہی اسلام میں زیادہ داخل ہوئے تھے۔ یہ حضرات ہمہ وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر باش ہوتے تھے۔

ایک بار سرداران قریش کی ایک جماعت رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گذری تو آپ ﷺ کے پاس حضرت صہیب رومی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن یاسر، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت خباب بن الارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اسی قسم کے دیگر کمزور و غریب مسلمان بیٹھے تھے، ان سرداران قریش نے بڑی رعونت سے کہا کہ:

اے محمد! اپنی قوم کے ان کمتر لوگوں پر تم راضی ہو؟ کیا یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے ہم میں سے احسان کیا ہے؟ (بطور طنز و استہزاء یہ کہا) کیا ہم "ان" کے پیروکار ہوں گے؟ ان لوگوں کو اپنے پاس سے اٹھادیں، اگر آپ نے ان کو اٹھادیا تو شاید ہم آپ کی پیروی کریں۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ الانعام کی مذکورہ آیات نازل فرمائیں جن میں حضور علیہ السلام کو منع فرمادیا گیا کہ ان کے ایمان کے لالچ میں، جو ایمان لاچکے ہیں اور ہمہ وقت اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہیں اور اس کی رضاجوئی میں لگے رہتے ہیں، ان کو اپنے پاس سے نہ ہٹایئے۔

اصل میں رسول اللہ ﷺ کو کفار اور سرداران قریش کی اس بات اور پیشکش کے جواب میں یہ خیال ہوا تھا کہ ان کی بات مان لی جائے شاید وہ ایمان لے آئیں۔ اور یہ تو اپنے ساتھی ہیں ان کو ہٹانا ناگوار نہ ہوگا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے اس خیال کو رد فرمادیا اور ایسا کرنے سے منع فرمادیا کہ دولتمند رؤساء قریش کی خاطر داری اور ان کے ایمان لانے کی امید میں اپنے غریب مگر مخلص...... (جاری ہے)

اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ تِلْكَ الْاَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهِنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَيْرُ طَلْحَةَ وَسَعْدٍ عَنْ حَدِيثِهِمَا۔

۱۷۱۳۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ نَدَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّاسَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ ثُمَّ نَدَبَهُمْ فَانْتَدَبَ الزُّبَيْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيٌّ وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ -

۱۷۱۳۔۔۔۔۔حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ: غزوۂ خندق کے دن رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو جہاد کے لئے بلایا اور اس کی ترغیب و تحریص دی۔ تو حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ ﷺ کی پکار اور دعوت کو قبول کیا، آپ ﷺ نے پھر لوگوں کو پکارا تو دوبارہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لبیک کہا۔ پھر سہ بارہ پکارا تو تیسری بار بھی حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پکار پر لبیک کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبی کے کچھ خاص حواری (ساتھی) ہوتے ہیں اور میرے حواری زبیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں''۔

۱۷۱۴۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ وَاِسْحٰقُ

۱۷۱۴۔۔۔۔۔صحابی رسول حضرت جابرؓ نے نبی کریم ﷺ سے حضرت ابن عیینہ کی روایت کردہ مذکورہ حدیث ہی کی مثل حدیث نقل فرمائی ہے۔[1]

(گذشتہ سے پیوستہ)۔۔۔۔۔ایمان والے ساتھیوں کو اٹھا کر ان کی دل شکنی نہ فرمایئے۔ اگر ایسا کریں گے تو آپ ناانصافی کرنے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ (الانعام ر ۵۱)

غرض اس میں بھی حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے اعزاز کی بات اور فضیلت کی بات ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

[1] فائدہ۔۔۔۔۔امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں اس ''دعوت جہاد'' کا سبب ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ:

''رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احزاب کے روز (قوم کو خطاب کر کے) فرمایا: کون ہمارے پاس دشمن کی خبر لے کر آئے گا؟ (گویا جاسوسی کے مشن پر کسی کو روانہ کرنا مقصود تھا) تو حضرت زبیرؓ نے فرمایا کہ: میں! آپ ﷺ نے پھر فرمایا: کون ہمارے پاس دشمن کی خبریں لائے گا؟ زبیرؓ نے فرمایا کہ میں! اسی طرح تین بار ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں بنو قریظہ کی طرف جاسوسی کی مہم پر روانہ فرمایا کہ ان کی طرف سے آپ ﷺ کو اطلاع ملی تھی کہ انہوں نے مسلمانوں سے معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے قریش سے معاہدہ کر لیا تھا کہ مسلمانوں سے ان کے ساتھ مل کر جنگ کریں گے''۔ (بخاری۔ کتاب المغازی)

اس سے معلوم ہوا کہ بنو قریظہ کے متعلق اس عہد شکنی کی اطلاع کی تحقیق و تصدیق اور حالات کی جستجو کے لئے حضور علیہ السلام کو کسی زیرک، بہادر اور جاں نثار شخص کی ضرورت تھی۔ اسی لئے آپ ﷺ نے کسی کو منتخب فرمانے کے بجائے عمومی اعلان فرمایا۔ اور تینوں مرتبہ کے اعلان پر حضرت زبیرؓ نے پہل کی اور آگے بڑھ کر اپنے آپ کو پیش کیا۔ ان کے اس جرأت مندانہ اور جاں نثارانہ جذبہ کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

''ہر نبی کا کوئی حواری (خاص ساتھی) ہوتا ہے اور میرے حواری زبیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہیں''۔

یہ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہ بنت عبد المطلب کے شوہر تھے، آٹھ سال کی عمر میں اسلام لائے، اٹھارہ برس کی عمر میں ہجرت کی، رسول اللہ کے ساتھ اکثر غزوات میں شریک ہوئے، جسم پر تلوار کے زخموں سے کوئی جگہ باقی نہیں بچی تھی۔ خود فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! ان میں سے کوئی زخم ایسا نہیں جس کو میں نے حضور ﷺ کے ساتھ رہ کر اللہ کے راستہ میں نہ کھایا ہو۔ (اخرجہ الطبرانی، وابن عساکر)

بْنُ اِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ـ۔

۱۷۱۵......حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ الْخَلِيلِ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ كِلاهُمَا عَنِ ابْنِ مُسْهِرٍ قَالَ اِسْمٰعِيلُ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَعُمَرُ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ مَعَ النِّسْوَةِ فِي اُطُمِ حَسَّانَ فَكَانَ يُطَأْطِئُ لِي مَرَّةً فَاَنْظُرُ وَاُطَأْطِئُ لَهُ مَرَّةً فَيَنْظُرُ فَكُنْتُ اَعْرِفُ اَبِي اِذَا مَرَّ عَلٰى فَرَسِهِ فِي السِّلاحِ اِلٰى بَنِي قُرَيْظَةَ۔

قَالَ وَاَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِي فَقَالَ وَرَاَيْتَنِي يَا بُنَيَّ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَا وَاللهِ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ اَبَوَيْهِ فَقَالَ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي ۔

۱۷۱۵......حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ:
”خندق والے روز میں اور عمر بن ابی سلمہ حضرت حسانؓ کے قلعہ میں عورتوں کے ساتھ تھے تو ایک بار وہ (عمر بن ابی سلمہ) میرے واسطے اپنی کمر نیچی کر دیتے تاکہ میں اس پر کھڑا ہو کر قلعہ کی دیوار سے باہر جھانک سکوں، اور ایک بار میں اپنی کمر جھکا لیتا ان کے لئے تاکہ وہ قلعہ سے باہر جھانک سکیں۔ (یہ بچکانہ تجسس کی وجہ سے تھا) فرماتے ہیں کہ میں اپنے والد کو خوب پہچان گیا تھا جب وہ اپنے گھوڑے پر اسلحہ سے لیس وہاں (قلعہ کے قریب سے) گزرے۔ بنو قریظہ کی طرف جاتے ہوئے۔

دوسری روایت میں ہے کہ:
”میں نے اس کا تذکرہ اپنے والد (حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کیا تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بیٹے! کیا تو نے مجھے دیکھا تھا؟ میں نے کہا جی ہاں! فرمایا کہ ارے اللہ کی قسم! بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے اس روز اپنے والدین کو جمع فرمایا اور فرمایا کہ: ”تم پر میرے ماں باپ قربان ہوں“۔ [1]

۱۷۱۶......وحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْخَنْدَقِ كُنْتُ اَنَا وَعُمَرُ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ فِي الْاُطُمِ الَّذِي فِيهِ النِّسْوَةُ يَعْنِي نِسْوَةَ النَّبِيِّ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُرْوَةَ فِي الْحَدِيثِ وَلٰكِنْ اَدْرَجَ الْقِصَّةَ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ ـ

۱۷۱۶......حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے مروی ہے کہ جب غزوۂ خندق ہوا تو میں اور حضرت عمر بن ابی سلمہ اس قلعہ میں موجود تھے جس قلعہ میں عورتیں تھیں یعنی نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہراتؓ تھیں (اور پھر آگے) مذکورہ حدیث ہی کی طرح حدیث ذکر فرمائی لیکن اس روایت میں حضرت عبداللہ بن عروہؒ کا ذکر نہیں ہے لیکن اس واقعہ کو ھشام عن ابیہ عن ابن الزبیر کی حدیث میں ملا دیا ہے۔

۱۷۱۷......وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۱۷۱۷......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول

[1] اس سے ثابت ہوا کہ جس طرح یہ الفاظ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے کہے تھے، اسی طرح حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے بھی فرمائے تھے۔ جیسا کہ گذر چکا ہے۔

الْعَزِيْزِ يَعْنِى ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ عَلٰى حِرَاء هُوَ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اهْدَاْ فَمَا عَلَيْكَ اِلا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيقٌ اَوْ شَهِيدٌ ۔

اللہ ﷺ ایک بار غارِ حراء پر تھے۔ آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے، اسی اثناء میں چٹان ہلنے لگی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ٹھہر جا! تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہید کے علاوہ کوئی نہیں ہے"۔ ❶

۱۷۱۸...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ وَاَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الاَزْدِيُّ قَالا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اَبِى اُوَيْسٍ حَدَّثَنِى سُلَيْمَانُ بْنُ بِلالٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِى صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ عَلٰى جَبَلِ حِرَاء فَتَحَرَّكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اسْكُنْ حِرَاءُ فَمَا عَلَيْكَ اِلا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيقٌ اَوْ شَهِيدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِى وَقَّاصٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُمْ ۔

۱۷۱۸...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حراء پہاڑ پر تھے تو وہ پہاڑ حرکت کرنے لگا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے حراء! ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر سوائے نبی یا صدیق یا شہید کے اور کوئی نہیں ہے اور اس پہاڑ پر نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر اور حضرت سعد بن ابی وقاص (رضی اللہ عنہم) تھے۔

۱۷۱۹...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَعَبْدَةُ قَالا حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَتْ لِى عَائِشَةُ اَبَوَاكَ وَاللهِ مِنَ ﴿الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ﴾ ۔

۱۷۱۹...... حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: "تیرے دونوں باپ اللہ کی قسم! ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پکار پر لبیک کہا، جب کہ ان کو زخم بھی لگ چکے تھے"۔

۱۷۲۰...... وحَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَزَادَ تَعْنِى اَبَا بَكْرٍ وَالزُّبَيْرَ ۔

۱۷۲۰...... حضرت ھشامؒ اس سند کے ساتھ (سابقہ) روایت بیان کرتے ہیں اور اس روایت میں صرف یہ زائد ہے کہ (دونوں باپ سے مراد) حضرت ابو بکرؓ و حضرت زبیرؓ ہیں۔

❶ فائدہ...... رسول اللہ ﷺ کا یہ جملہ آپ کے معجزات میں سے تھا۔ نبی تو آپ ﷺ خود ہی تھے، جب کہ صدیق حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے، اور ان کے علاوہ باقی سب شہید ہوئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قتل تو مشہور ہے۔ جبکہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بصرہ کے قریب وادی السباع میں جہاد سے واپسی میں شہید ہوئے۔ اسی طرح حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی جب مشاجرات صحابۂ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانہ میں باہمی جنگ و جدال سے الگ ہو گئے تھے تو اس زمانہ میں ایک تیر لگنے سے شہید ہو گئے تھے۔

۱۷۲۱......حَدَّثَنَا اَبُـو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ عَنِ الْبَهِيِّ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ كَانَ اَبَوَاكَ مِنَ ﴿الَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ﴾ .

۱۷۲۱......حضرت عروہؒ سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہؓ نے مجھ سے فرمایا: تیرے دونوں باپ (حضرت ابو بکر وزبیرؓ) ان لوگوں میں سے تھے کہ جنہوں نے زخمی ہو جانے کے بعد بھی اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت کی۔[1]

باب-۳۱۱ باب فضائل ابی عبیدۃ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابو عبیدہ بن الجرّاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت کا بیان

۱۷۲۲......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ قَالَ اَنَسٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَمِينًا وَاِنَّ اَمِينَنَا اَيَّتُهَا الاُمَّةُ

۱۷۲۲......حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"ہر امت کا کوئی "امین" ہوتا ہے اور ہمارا "امین" اے میری امت! ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن الجراح ہیں"۔

---

[1] فائدہ...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اس فرمان کا اشارہ تھا غزوۂ اُحد سے واپسی پر پیش آنے والے واقعہ کی طرف۔ چنانچہ ابنِ اسحاقؒ نے مغازی میں نقل کیا ہے:
"غزوۂ اُحد' پندرہ شوال ہفتہ کے روز پیش آیا تھا' جب اگلا روز ہوا یعنی ۱۶ ار شوال ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کے مغازین نے اعلان کیا لوگوں میں کہ دشمن کے تعاقب میں جانا ہے۔ لیکن جو کل جنگ میں شریک تھا وہ ساتھ نہیں جائے گا۔ حضرت جابرؓ بن عبداللہ نے (گزشتہ روز حاضری کے باوجود) پھر نکلنے کی اجازت مانگی' آپ ﷺ نے انہیں اجازت دیدی۔ اور آپ ﷺ دشمن کے تعاقب میں اس لئے جا رہے تھے تاکہ دشمن پر آپ کا رعب اور ہیبت چھا جائے اور وہ اس خوش فہمی میں نہ رہے کہ مسلمان شکست کے بعد کمزور ہو گئے ہیں۔
چنانچہ جب آپ ﷺ "حمراء الاسد" کے مقام پر پہنچے تو سعید بن ابی معبد الخزاعی آپ سے ملے اور آپ ﷺ سے صحابہؓ کے ساتھ پیش آنے والے واقعہ پر تعزیت کی اور آپ ﷺ کو بتلایا کہ وہ ابو سفیان اور اس کے ساتھیوں سے "روحاء" میں ملا ہے تو وہ اپنے آپ کو ملامت کر رہے تھے کہ ہمیں محمد (ﷺ) کے ساتھیوں اور ان معزز لوگوں نے گھیر لیا ہے اور ہم ان کو پوری طرح ختم کئے بغیر واپس آ گئے۔ یہ سن کر معبد نے انہیں بتلایا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے تعاقب میں ایسا لشکر لے کر نکلے ہیں کہ میں نے ایسا لشکر دیکھا نہیں......
یہ سن کر ابو سفیان کے ساتھیوں نے اپنی رائے پر نظر ثانی کی اور مکہ واپس لوٹ گئے۔
بہر کیف! اس حدیث میں حضرت عائشہؓ نے ہشام بن عروہ کو فرمایا کہ (فتح الباری۔ ۷/۳۷۳)
تمہارے دونوں باپ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے زخمی ہونے کے باوجود اللہ کے نبی کی پکار پر لبیک کہا اور ایک جنگ سے ابھی فارغ بھی نہیں ہوئے تھے کہ دوسری مہم پر شکستہ حال اور زخموں سے چور ہونے کے باوجود نکل کھڑے ہوئے اور قرآن کریم میں ان لوگوں کی تعریف اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی۔
یہاں دونوں باپ سے مراد حضرت ابو بکرؓ صدیق اور حضرت زبیر بن عوامؓ ہیں۔ کیونکہ حضرت ابو بکرؓ ہشام بن عروہ کے نانا تھے' ان کی بیٹی حضرت اسماءؓ ہشام کی والدہ تھیں اور حضرت زبیرؓ ان کے دادا تھے۔ تو یہاں حقیقی باپ نہیں بلکہ دادا نانا مراد ہیں اور عرب معاشرہ میں انہیں بھی "باپ" ہی کہا جاتا ہے۔

أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ـ

۱۷۲۳...... حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَهْلَ الْيَمَنِ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا ابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا يُعَلِّمْنَا السُّنَّةَ وَالاِسْلَامَ قَالَ فَاَخَذَ بِيَدِ اَبِي عُبَيْدَةَ فَقَالَ هٰذَا اَمِينُ هٰذِهِ الاُمَّةِ ـ

۱۷۲۳...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یمن کے لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ: ہمارے ساتھ کسی ایسے شخص کو بھیج دیجئے جو ہمیں سنت اور اسلام کے احکامات سیکھائے۔ آپ ﷺ نے ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن الجراح کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ: "یہ اس امت (محمد یہ ﷺ) کا امین ہے"۔

۱۷۲٤...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْعَثْ اِلَيْنَا رَجُلًا اَمِينًا فَقَالَ لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكُمْ رَجُلًا اَمِينًا حَقَّ اَمِينٍ حَقَّ اَمِينٍ قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ ـ

۱۷۲٤...... حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ نجران کے لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ: یارسول اللہ! ہماری طرف کسی امین آدمی کو بھیج دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں ضرور تمہاری طرف ایک ایسا شخص بھیجوں گا جو امانت دار ہو گا اور امانت کا حق ادا کرنے والا ہوگا۔ امین اور سچا ہوگا۔ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو تجسس ہوا (کہ کس کو بھیجتے ہیں؟ یقیناً وہ سچا اور امانت دار ہو گا) پھر آپ ﷺ نے ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن الجراح کو وہاں بھیجا۔[1]

۱۷۲۵...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَبُو

۱۷۲۵...... حضرت ابو اسحٰق سے اس سند کے ساتھ مذکورہ روایت کی

---

[1] فائدہ...... اگرچہ امانت و دیانت تمام ہی صحابہ کرامؓ میں تھی اور اس صفت میں سب ہی مشترک تھے لیکن حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح کو یہ صفت خوب خوب حاصل تھی اور رسول اللہ ﷺ نے اس کو بیان فرمایا ہے۔
یہاں یہ واضح رہے کہ ایک حدیث میں "اہلِ یمن" کا تذکرہ ہے جب کہ دوسری میں "اہلِ نجران) کا تو شاید راوی حدیث نے نجران کے یمن سے قریب ہونے کی بناء پر یمن کہہ دیا ہو۔ واللہ اعلم

حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضور اقدس ﷺ کے مشہور صحابی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوات میں شریک ہوئے داد شجاعت دی، دربار رسالت سے انہیں "امین" ہونے کا اعزاز حاصل تھا۔ حضور علیہ السلام کے وصال کے بعد حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ادوار میں ان کے نہایت معتمد رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فتوحات میں ان کا بھی بہت بڑا حصہ تھا، اللہ تعالیٰ نے ملکِ شام کو انہی کے ہاتھوں فتح کروایا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان پر نہایت اعتماد تھا۔ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غلام کو چند دینار دے کر کہا کہ یہ ابو عبیدہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے پاس لے جاؤ اور انہیں دے کر کہو کہ یہ امیر المومنین نے آپ کے مصارف کے لئے دیئے ہیں۔ اور پھر کچھ دیر وہاں رک کر دیکھنا کہ وہ ان کا کیا کرتے ہیں؟ غلام نے جا کر دے دیئے۔ ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دعا دی اور پھر اپنی باندی کو بلایا اور اس سے کہا یہ پانچ دینار فلاں کو دے دو، یہ چار دینار فلاں کو دے دو۔ غرض سارے دینار اسی وقت تقسیم کر دیئے۔ غلام نے واپس جا کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتلایا تو بہت خوش ہوئے۔

اردن میں طاعون میں مبتلا ہو کر انتقال ہوا اور وہیں قبر مبارک ہے۔ (رضی اللہ عنہ، وارضاہ)

دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهُ ـ

طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

باب-۳۱۲ باب فضائل الحسن والحسين رضى الله عنهما

حضراتِ حسنین رضی اللہ عنہما کے فضائل

۱۷۲۶......حَدَّثَنِی اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِی عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لِحَسَنٍ اللّٰهُمَّ اِنِّی اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ وَاَحْبِبْ مَنْ يُحِبُّهُ ـ

۱۷۲۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے لئے فرمایا: "اے اللہ! میں اس (حسن) سے محبت کرتا ہوں، پس آپ بھی اس سے محبت کیجئے اور جو بھی اس سے محبت رکھے اس سے بھی آپ محبت رکھیں"۔

۱۷۲۷......حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِی يَزِيدَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِی طَائِفَةٍ مِنَ النَّهَارِ لا يُكَلِّمُنِی وَلا اُكَلِّمُهُ حَتّٰى جَاءَ سُوقَ بَنِی قَيْنُقَاعَ ثُمَّ انْصَرَفَ حَتّٰى اَتٰى خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ اَثَمَّ لُكَعُ اَثَمَّ لُكَعُ يَعْنِی حَسَنًا فَظَنَنَّا اَنَّهُ اِنَّمَا تَحْبِسُهُ اُمُّهُ لِاَنْ تُغَسِّلَهُ وَتُلْبِسَهُ سِخَابًا فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ يَسْعٰى حَتّٰى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اللّٰهُمَّ اِنِّی اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ وَاَحْبِبْ مَنْ يُحِبُّهُ ـ

۱۷۲۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ ایک بار میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ دن کے ایک وقت میں نکلا، نہ آپ ﷺ مجھ سے بات کررہے تھے نہ میں آپ سے بات کررہا تھا (دونوں خاموش چلے جارہے تھے) یہاں تک کہ آپ ﷺ بنی قینقاع کے بازار میں پہنچ گئے، پھر وہاں سے واپس ہوئے یہاں تک کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خیمہ (گھر) پر آئے اور فرمایا: کیا اندر منا ہے؟ کیا اندر منا ہے؟ یعنی حسن ہے؟ ہم یہ سمجھے کہ ان کی والدہ (حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے انہیں روکا ہوا ہے نہلانے دھلانے اور خوشبو کا ہار پہنانے کے لئے۔ کچھ ہی دیر گذری تھی کہ وہ (حضرت حسن) دوڑتے ہوئے آئے اور آکر دونوں ایک دوسرے کے گلے ملے (یعنی حضور علیہ السلام نے انہیں گلے سے لگایا) پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، آپ بھی اس سے محبت کیجئے اور جو اس سے محبت کرے اس سے بھی محبت کیجئے"۔

۱۷۲۸......حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ رَاَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اِنِّی اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ ـ

۱۷۲۸...... حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عازب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو نبی ﷺ کے کندھے پر دیکھا اور آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ: اے اللہ! میں اس سے محبت رکھتا ہوں آپ بھی اس سے محبت فرمایئے"۔

۱۷۲۹......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ

۱۷۲۹...... حضرت براءؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا

نَافِعٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَاضِعًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ۔

کہ آپ ﷺ نے حضرت حسن بن علیؓ کو اپنے کندھوں پر بٹھایا ہوا ہے اور آپ ﷺ فرمارہے ہیں کہ اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں آپ بھی اس سے محبت فرمایئے۔

۱۷۳۰......حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الرُّومِيُّ الْيَمَامِيُّ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِيَاسٌ عَنْ اَبِيهِ قَالَ لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللهِ ﷺ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ حَتَّى اَدْخَلْتُهُمْ حُجْرَةَ النَّبِيِّ ﷺ هٰذَا قُدَّامَهُ وَهٰذَا خَلْفَهُ۔

۱۷۳۰...... حضرت ایاس بن مسلمہ اپنے والد حضرت سلمہ بن الاکوعؓ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں اس سفید خچر کو کھینچ رہا تھا جس پر رسول اللہ ﷺ اور حضرات حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سوار تھے، یہاں تک کہ اسے کھینچ کر حجرۂ نبوی ﷺ تک لایا۔ یہ آپ ﷺ کے آگے تھے اور یہ آپ ﷺ کے پیچھے (یعنی ایک صاحبزادے آپ کے آگے بیٹھے تھے اور دوسرے آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھے تھے۔

باب-۳۱۳ باب فضائل اهل بيت النبي ﷺ

اہل بیت نبوی ﷺ کے فضائل

۱۷۳۱......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَاَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ ﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾۔

۱۷۳۱...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار حضور اقدس ﷺ صبح کو باہر تشریف لائے، آپ ﷺ کے جسم اطہر پر ایک چادر تھی جس پر سیاہ بادلوں سے کجاووں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔ اسی اثناء میں حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما باہر تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں کر لیا۔ پھر حسین بن علی رضی اللہ عنہما تشریف لائے تو وہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ چادر میں ہو گئے، پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف لائیں تو آپ ﷺ نے انہیں بھی اندر کر لیا، بعد ازاں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے تو انہیں بھی چادر میں کر لیا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا:

"بلا شبہ اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور کر دے اے اہلِ بیت اور تمہیں اچھی طرح پاک کر دے"۔ [1]

---

[1] فائدہ...... اہلِ بیت کے متعلق تفصیل پیچھے حدیثِ غدیر میں گزر چکی ہے کہ آپ ﷺ کے اہلِ بیت میں کون کون شامل ہیں۔ یہاں خصوصیت سے ان حضرات کو بیان کرنا ان کی غایت درجہ محبت اور مقام بلند کی وجہ سے ہے کہ اہلِ بیت میں ان حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خصوصی مقام سے شرف حاصل ہے۔

باب-۳۱۴ باب فضائل زید بن حارثة واسامة بن زیدٍ رضی الله عنهما

فضائل حضرت زید بن حارثہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما

۱۷۳۲...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ الْقَارِيُّ عَنْ مُوسى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ اِلا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّى نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ

﴿اُدْعُوهُمْ لِاٰبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللهِ﴾

۱۷۳۲...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم تو زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (زید بن حارثہ کے بجائے) زید بن محمد کہہ کر پکارتے تھے (کیونکہ حضور علیہ السلام نے آپ کو منہ بولا بیٹا بنایا تھا) یہاں تک کہ قرآن کریم میں منہ بولے بیٹوں کو متعلق حکم نازل ہو گیا کہ:

"ان کو ان کے (اصل) باپوں کی طرف منسوب کر کے پکارو، یہ زیادہ بہتر اور انصاف کے مطابق ہے اللہ کے نزدیک"۔ (الاحزاب/۵)

۱۷۳۳...... حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بِمِثْلِهِ۔

۱۷۳۳...... حضرت عبداللہؓ سے مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل حدیث مبارکہ منقول ہے۔

۱۷۳۴...... حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى وَيَحْيى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيى بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي اِمْرَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ اِنْ تَطْعَنُوا فِي اِمْرَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي اِمْرَةِ اَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَايْمُ اللهِ اِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْاِمْرَةِ وَاِنْ كَانَ لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ وَاِنَّ هٰذَا لَمِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ بَعْدَهُ۔

۱۷۳۴...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور اس کا امیر اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بنایا۔ لوگوں نے ان کی امارت پر اعتراض کیا (ان کی کم سنی کی وجہ سے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اگر تم اس کی امارت پر اعتراض کرتے ہو تو بلا شبہ تم اس سے قبل اس کے باپ کی امارت پر بھی اعتراض کر چکے ہو، اور اللہ کی قسم! وہ (اس کا باپ) امارت کا اہل اور اس کے قابل تھا، اور بلا شبہ مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب تھا، اور بلا شبہ اس کے بعد یہ (اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہے"۔

۱۷۳۵...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ يَعْنِي ابْنَ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اِنْ تَطْعَنُوا فِي اِمَارَتِهِ يُرِيدُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ

۱۷۳۵...... اس سند سے بھی حسبِ سابق منقول ہے۔ اس روایت کے آخر میں اتنا اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کہ "اللہ کی قسم! یہ اسامہ اس امارت کا اہل بھی ہے...... لہٰذا میں تمہیں اس کے متعلق حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ تمہارے

فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِي إِمَارَةِ اَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ وَايْمُ اللهِ اِنْ ... صالح لوگوں میں سے ہے"۔[1]

---

[1] فائدہ..... یہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ واحد صحابی ہیں جن کا قرآن کریم میں نام لے کر تذکرہ کیا گیا ہے۔ غلام تھے مگر رسول کریم ﷺ کے متبنیٰ (منہ بولے بیٹے تھے) آپ ﷺ نے انہیں اپنا منہ بولا بیٹا بنالیا تھا اور ان سے اتنی محبت فرماتے تھے کہ لوگ زید بن حارثہ کے بجائے زید بن محمد کہہ کر پکارتے تھے۔ (ابنِ ہشام) جب قرآن کریم کی سورۂ احزاب کی آیت اُدعوھم لاٰبائھم الآیۃ نازل ہوئی تو اس میں اس سے منع فرمادیا گیا اور لوگ پھر سے زید بن حارثہ کہنے لگے۔
جاہلیت کے زمانہ میں حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حارثہ کی ماں انہیں لے کر اپنی قوم کے پاس گئیں، زید ابھی کم سن بچے تھے، وہاں پر بنو قین نے بنی معن پر حملہ کیا اور زید کو اپنے ساتھ اٹھا کر لے گئے اور انہیں غلام بنالیا۔ بعد میں عکاظ کے بازار میں انہیں فروخت کے لئے لے جایا گیا۔ جہاں انہیں حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی پھوپھی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لئے خرید لیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے زید کو آپ ﷺ کو ہبہ کردیا۔ آپ ﷺ زید کو بہت چاہتے تھے۔ اُدھر زید کے والد حارثہ بن شراحیل، اپنے بیٹے کے فراق میں دن رات رویا کرتے تھے اور شعر پڑھا کرتے تھے کہ:

بیت علیٰ زید و لم أدر ما فعل
أحيٌّ فيُرجىٰ؟ ام أتىٰ دونهُ الأجلُ

"میں زید پر روتا ہوں اور مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں کہ اس کے ساتھ کیا ہوا؟ کیا وہ زندہ ہے کہ اس کی امید کی جائے یا اسے موت نے آلیا ہے؟"۔
اسی اثناء میں بنو کلب کے کچھ لوگوں نے حج کے موقع پر زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا تو انہیں پہچان لیا اور زیدؓ نے بھی انہیں پہچان لیا اور ان سے کہا کہ میرے گھر والوں تک یہ شعر پہنچادیجئے۔

أحنّ الیٰ قومي وان کنت نائیاً
بأنّي قطین البیت عند المشاعرِ

"میں اپنی قوم کے لئے آہ وزاری کرتا ہوں اگرچہ میں ان سے دور ہوں کیونکہ میں مشاعرِ حج کے قریب بیت اللہ میں مقیم ہوں"۔
بنو کلب کے ان لوگوں نے واپس جاکر زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کو بتلادیا اور انہیں وہ مقام بھی بتلا دیا جہاں زید ملے تھے، چنانچہ ان کے والد حارثہ اپنے بھائی کعب کو لے کر زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فدیہ کی رقم ساتھ لے کر روانہ ہوئے اور مکہ مکرمہ آگئے اور وہاں آکر رسول اللہ ﷺ کے متعلق دریافت کیا۔ ان سے کہا گیا کہ وہ تو مسجد میں ہیں۔ وہ دونوں مسجد میں آئے اور کہنے لگے، اے ابن المطلب! اے اپنی قوم کے سردار! آپ اللہ کے حرم والے ہیں، آپ بے گناہوں کو آزاد کرتے اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں، ہم اپنے بیٹے کے سلسلہ میں آپ کے پاس آئے ہیں جو آپ کا غلام ہے۔ آپ ہم پر احسان فرمایئے اور اس کا فدیہ لینے میں ہم سے بہتر معاملہ فرمایئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ وہ کون؟ کہنے لگے کہ زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یا اس کے علاوہ کوئی اور ہے۔ اسے بلاؤ۔ اسے اختیار دیدو اگر وہ تمہیں اختیار کرتا ہے تو وہ تمہارا ہے بغیر فدیہ کے۔ لیکن اگر وہ مجھے اختیار کرتا ہے تو اللہ کی قسم! میں اس پر فدیہ لینے والا نہیں ہوں جو مجھے اختیار کرے۔ غرض حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا گیا۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ ان حضرات کو جانتے ہو؟ کہنے لگے جی ہاں! یہ میرے والد ہیں اور یہ میرے چچا ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم مجھے بھی جانتے ہو اور تم نے اپنے ساتھ میرا برتاؤ بھی دیکھا ہوا ہے۔ اب تمہیں اختیار ہے چاہو تو مجھے اختیار کرلو چاہو تو ان حضرات کو اختیار کرلو۔ حضرت زید نے فوراً جواب دیا کہ: میں آپ ﷺ پر کسی کو اختیار نہیں کرسکتا۔ میرے لئے آپ ہی باپ اور چچا کی جگہ ہیں۔
یہ سن کر ان کے والد اور چچا کہنے لگے: ہائے تیرا ناس ہو اے زید! کیا تو آزادی پر غلامی کو ترجیح دے رہا ہے؟ اور تو غلامی کو اپنے باپ، چچا اور گھر والوں پر ترجیح دے رہا ہے؟ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہاں اور رسول اللہ ﷺ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: میں نے ان صاحب میں جو بات دیکھی ہے اس کے بعد میں کسی کو ان پر ترجیح نہیں دے سکتا۔ ......(جاری ہے)

كَانَ لَخَلِيقًا لَهَا وَايْمُ اللهِ اِنْ كَانَ لَاَحَبَّ النَّاسِ اِلَيَّ وَايْمُ اللهِ اِنَّ هٰذَا لَهَا لَخَلِيقٌ يُرِيدُ اُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ وَايْمُ اللهِ اِنْ كَانَ لَاَحَبَّهُمْ اِلَيَّ مِنْ بَعْدِهِ فَاُوصِيكُمْ بِهِ فَاِنَّهُ مِنْ صَالِحِيكُمْ ۔

(گذشتہ سے پیوستہ)

جب رسول اللہ ﷺ نے یہ دیکھا تو حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حطیم میں لے گئے اور فرمایا:

"لوگو! گواہ رہو، زید میرا بیٹا ہے وہ میرا وارث ہوگا اور میں اس کا وارث ہوں گا"۔ جب ان کے والد اور چچا نے یہ دیکھا تو ان کے دل خوش ہو گئے اور واپس ہو گئے۔ اس کے بعد حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو "زید بن محمد" کہہ کر پکارا جانے لگا۔ یہاں تک کہ اسلام آ گیا اور پھر قرآن کریم میں اللہ نے "اس سے منع فرما دیا کہ کسی کو غیر باپ کی طرف منسوب کیا جائے اور اسے حقیقی اور صلبی بیٹے کی طرح سمجھا جائے جیسا کہ جاہلیت میں یونہی سمجھا جاتا تھا۔

رسول اللہ ﷺ کو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بے انتہا محبت تھی۔ یہی وجہ تھی کہ آپ ﷺ نے ان کا نکاح بھی اپنے خاندان میں حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش سے کر دیا تھا۔ لیکن دونوں میں نبھی نہیں اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں قبول نہ کیا۔ جس کی بناء پر علیحدگی ہو گئی۔ بعد میں حکم الٰہی سے رسول اللہ ﷺ نے بہت سی حکمتوں اور مصلحتوں کی بناء پر ان سے نکاح فرمالیا۔

حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح رسول اللہ ﷺ کو ان کے صاحبزادے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی نہایت محبت تھی، چنانچہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم "حِب رسول اللہ ﷺ" کہتے تھے۔ یعنی رسول اللہ ﷺ کے چہیتے نوعمری میں رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک اہم ترین مہم پر امیر بنا کر روانہ فرمایا اور اس لشکر میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے اجلّہ صحابہ بھی شامل تھے۔ اس پر بعض لوگوں کو اعتراض ہوا کہ اتنے عظیم صحابہ کی موجودگی میں ایک غلام اور وہ بھی نوعمر لڑکے کو ان کا امیر بنایا جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: تم اس (اسامہ) کی حالت پر اعتراض کرتے ہو، تو تم اس سے قبل اس کے باپ کی امارت پر بھی اعتراض کر چکے ہو۔ چنانچہ حافظ ابن حجرؒ نے لکھا ہے کہ حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سات بار امیر لشکر بنا کر بھیجا گیا۔ اور آخری بار غزوۂ موتہ میں بنایا گیا۔

غرض رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "اللہ کی قسم! اسکا باپ بھی امارت کا اہل تھا اور مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب تھا اور یہ بھی امارت کا اہل ہے اور مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔ لہٰذا میں تمہیں اس سے حسنِ سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ تمہارے صالح اور نیک لوگوں میں سے ہے"۔

رسولِ اکرم ﷺ کی اس شہادت اور سند کے بعد حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت اور کمال کے لئے کسی دوسرے کی تعریف کی ضرورت نہیں ہے۔

بلاشبہ! یہ شریعتِ محمدیہ ﷺ ہی کا خاصہ ہے کہ غلاموں کو بھی وہ عزت، وہ مرتبہ اور وہ مقام بخشا جو دنیا کے کسی دوسرے مذہب میں نہیں ہے۔ لیکن یہاں یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ یہ مقام اور مرتبہ صرف اور صرف "نیکی" اور "اصلاح" کی بنیاد پر ملا۔ گویا اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ ارشاد کہ: اِنّ اکرمکم عنداللہ اتقاکم "تم میں سب سے زیادہ معزز تمہارا سب سے زیادہ متقی شخص ہے"۔ یہی کسی کے مرتبہ و مقام کا معیار ہے۔

باب-۳۱۵ باب فضائل عبد الله بن جعفر رضی الله عنهما

فضائل عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما

۱۷۳۶...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِى مُلَيْكَةَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ لِابْنِ الزُّبَيْرِ اَتَذْكُرُ اِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ اَنَا وَاَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَحَمَلَنَا وَتَرَكَكَ -

۱۷۳۶...... حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ: کیا تمہیں یاد ہے کہ ایک بار جب ہم رسول اللہ ﷺ سے ملے تھے میں اور تم اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، انہوں نے فرمایا کہ ہاں (فرمانے لگے کہ) آپ ﷺ نے ہمیں (سواری پر) سوار کر دیا تھا اور تمہیں چھوڑ دیا تھا (یعنی عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سوار کر لیا تھا)۔

۱۷۳۷...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاِسْنَادِهِ -

۱۷۳۷...... حضرت حبیب بن شہید سے ابنِ علیہ کی حدیث اور ان کی سند کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۱۷۳۸...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِصِبْيَانِ اَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ وَاِنَّهُ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَسُبِقَ بِى اِلَيْهِ فَحَمَلَنِى بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِيءَ بِاَحَدِ ابْنَيْ فَاطِمَةَ فَاَرْدَفَهُ خَلْفَهُ قَالَ فَاُدْخِلْنَا الْمَدِينَةَ ثَلَاثَةً عَلٰى دَابَّةٍ -

۱۷۳۸...... حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو اہلِ بیت کے بچے آگے لے جائے جاتے اور آپ ﷺ کا استقبال کرتے تھے۔ فرمایا کہ ایک بار آپ ﷺ کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو مجھے آپ ﷺ کے سامنے آگے لے جایا گیا۔ آپ ﷺ نے مجھے اپنے آگے (سواری پر) سوار کر لیا۔ بعد ازاں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دونوں صاحبزادوں میں سے کسی ایک کو لایا گیا (یا حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے یا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تو آپ ﷺ نے اسے اپنے پیچھے بٹھالیا۔ پھر ہم کو مدینہ میں داخل کر دیا اس حال میں کہ سواری پر تین افراد تھے۔

۱۷۳۹...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ حَدَّثَنِى مُوَرِّقٌ حَدَّثَنِى عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تُلُقِّيَ بِنَا قَالَ فَتُلُقِّيَ بِى وَبِالْحَسَنِ اَوْ بِالْحُسَيْنِ قَالَ فَحَمَلَ اَحَدَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْآخَرَ

۱۷۳۹...... حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تو ہمیں آگے لیجایا جاتا تھا۔

ایک بار مجھے اور حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لیجایا گیا تو آپ ﷺ نے ہم میں سے ایک کو اپنے آگے اور

خَلْفَهُ حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ ۔

دوسرے کو اپنے پیچھے بٹھالیا یہاں تک کہ ہم مدینہ میں داخل ہو گئے۔

١٧٤٠...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي يَعْقُوبَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَرْدَفَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَلْفَهُ فَاَسَرَّ اِلَيَّ حَدِيثًا لا اُحَدِّثُ بِهِ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ ۔

١٧٤٠...... حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا اور مجھ سے ایک بات کہی جو میں کسی بھی شخص سے بیان نہیں کروں گا (چنانچہ اس کے متعلق کوئی نہیں جانتا کہ وہ کیا بات تھی۔ سوائے اللہ کے)۔[1]

باب-٣١٦ باب فضائل خديجة ام المؤمنين رضى الله تعالىٰ عنها

فضائل ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

١٧٤١...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُو اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَوَكِيعٌ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ ح وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ وَاللَّفْظُ حَدِيثُ اَبِي اُسَامَةَ ح وحَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيًّا بِالْكُوفَةِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَيْرُ نِسَائِهَا

١٧٤١...... حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے ایک بار کوفہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: اس (دینا) کی بہترین خاتون مریم بنت عمران تھیں اور اس (دنیا) کی بہترین خاتون خدیجہ بنت خویلد (رضی اللہ عنہا) ہیں"۔

اور وکیع نے جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے آسمان و زمین کی طرف اشارہ فرمایا (یعنی اس زمین و آسمان کے مابین بہترین عورت حضرت مریم بنت عمران علیہا السلام اور حضرت خدیجہ بنت خویلد (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) ہیں)۔

---

[1] فائدہ...... حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشہور صحابی ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی حضرت جعفر بن ابی طالب کے صاحبزادے ہیں گویا اہل بیت میں سے ہیں۔ یہ حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوۂ موتہ میں بہادری و شجاعت کی داستان رقم کرتے کرتے اپنے دونوں بازو کٹوا کر شہید ہو گئے اور رسول اللہ ﷺ نے انہیں "طیار" کے لقب سے نوازا تھا کہ جنت میں ان کے دو پر لگا دیئے گئے ہیں اور ان کے ذریعہ وہ جنت میں اڑتے پھرتے ہیں۔ اور غزوۂ موتہ سے جب لشکر واپس ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے مدینہ سے آگے بڑھ کر اس کا استقبال فرمایا' بچے بھی پیچھے پیچھے دوڑتے پھرتے تھے۔ آپ ﷺ سواری پر سوار تھے' آپ ﷺ نے فرمایا کہ: "جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بچہ بھی مجھے دے دو" یعنی عبداللہ بن جعفر کو مجھے دیدو۔

غرض رسول اللہ ﷺ حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی وجہ سے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہت محبت فرماتے تھے اور آپ ﷺ کے بعد خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی ان کے ساتھ محبت کا برتاؤ فرماتے تھے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ "حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادوں سے ملتے تو کہتے "یا ابن ذی الجناحین" اے دو پروں والے کے بیٹے تم پر سلام ہو۔ (زاد المعاد ١/ ٤١٥)

خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ قَالَ اَبُو كُرَيْبٍ وَاَشَارَ وَكِيعٌ اِلَى السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔

۱۷۴۲......وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ عَنْ اَبِى مُوسٰى قَالَ قَالَ

۱۷۴۲......حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
”مردوں میں سے تو بہت سے لوگ کامل ہوئے لیکن عورتوں میں کوئی کامل نہیں ہوئی سوائے حضرت مریم بنت عمران علیہا السلام اور آسیہ زوجہ فرعون کے، اور بلاشبہ عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی فضیلت عورتوں پر اسی طرح ہے جیسے کہ ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر“۔[1]

---

[1] فائدہ...... حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ام المؤمنین ہیں۔ رسول کریم ﷺ کی پہلی زوجہ مطہرہ ہیں اللہ نے انہی سے اولاد بھی عطا فرمائی۔ آپ ﷺ کی نہایت غمگسار اور ہمدرد۔ خواتین میں سب سے پہلی ہیں جنہیں اللہ نے اسلام کا شرف عطا فرمایا۔ ابتدائی دور کی تمام مشکلات اور سخت آزمائشوں میں رسول کریم ﷺ کا پورا ساتھ دیا۔ انہی خصائل کی بناء پر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: اپنے زمانہ کی بہترین عورت مریم بنت عمران (حضرت عیسیٰؑ کی والدہ) تھیں اور (اسی طرح) حضرت خدیجہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اپنے زمانہ کی سب سے بہترین خاتون تھیں“۔

دوسری حدیث میں فرمایا کہ: مردوں میں تو بہت سے لوگ کامل ہوئے ہیں لیکن عورتوں میں سوائے حضرت مریم بنتِ عمران اور حضرت آسیہ زوجہ فرعون کے“۔

اس ارشاد کی بناء پر بعض لوگوں نے یہ استدلال کیا کہ حضرت مریمؑ اور حضرت آسیہؑ دونوں نبیہ تھیں، چنانچہ قاضی عیاض مالکیؒ نے فرمایا کہ:
”اس حدیث سے ان لوگوں نے استدلال کیا ہے جو حضرت مریمؑ اور حضرت آسیہؑ کے نبی ہونے کے قائل ہیں اور خواتین میں بھی نبوت کے جاری ہونے کے قائل ہیں۔ جب کہ جمہور علماء کا مسلک یہ ہے کہ خواتین میں نبوت جاری نہیں ہوئی اور حضرت مریمؑ وحضرت آسیہؑ نبی نہیں بلکہ اللہ کی مقرب اور اس کی ولیہ تھیں“۔ (نووی علی مسلم۔ ۲/۲۸۴)

اسی حدیث کے اخیر میں فرمایا کہ:
”بلاشبہ حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر“۔

اس حدیث کی شرح میں علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ:
”علماء نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ثرید ہر کھانے کے اعتبار سے اس کے شوربہ سے زیادہ بہتر ہے (کسی بھی سالن میں روٹی کے ٹکڑوں کو بھگو کر نرم کر دیا جائے اور چور کر کھایا جائے تو اسے ثرید کہا جاتا ہے) یعنی گوشت کے سالن میں ثرید اس کے شوربہ سے زیادہ بہتر ہے اور دیگر سالن میں بھی روٹی اور سالن کو ملا کر کھانے سے اس کا ثرید بنانا زیادہ بہتر ہے اور یہ بہتری اس کے زیادہ غذائیت بھرے ہونے، زیادہ مرغوب ہونے، زیادہ سہل ہونے کے اعتبار سے ہے کہ نہ اس کے کھانے میں دیر لگتی ہے، غذائیت بھی خوب ہوتی ہے اور استعمال کے اعتبار سے آسان بھی ہوتا ہے اور ہضم کے اعتبار سے بھی زود ہضم ہوتا ہے۔ اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیگر تمام خواتین پر فضیلت حاصل ہے، بہت سی خوبیوں کی بناء پر جو ان کے سوا دیگر خواتین میں نہیں پائی جاتیں“۔ (نووی علی مسلم ۲/۲۸۴)

رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد سے بعض اوقات یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی افضل ہیں۔ لیکن یہ لازم نہیں کیونکہ ممکن ہے رسول اللہ ﷺ کی مراد اس حدیث میں اپنے زمانہ کی عورتیں ہیں یعنی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے زمانہ کی عورتوں کے لحاظ سے سب سے بہتر ہیں۔ ......(جاری ہے)

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيْرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ غَيْرُ مَرْيَمَ بِنْتِ عِمْرَانَ وَآسِيَةَ امْرَاةِ فِرْعَوْنَ وَاِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ ۔

۱۷۴۳ــــحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِى زُرْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ هٰذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ اَتَتْكَ مَعَهَا اِنَاءٌ فِيهِ اِدَامٌ اَوْ طَعَامٌ اَوْ شَرَابٌ فَاِذَا هِيَ اَتَتْكَ فَاقْرَاْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ وَمِنِّى وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِى الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لا صَخَبَ فِيهِ وَلا نَصَبَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ فِى رِوَايَتِهِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ وَلَمْ يَقُلْ فِى الْحَدِيثِ وَمِنِّى ۔

۱۷۴۳...... محدث ابوزرعہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ انہوں نے فرمایا: حضرت جبرئیل علیہ السلام، نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ: یارسول اللہ! یہ خدیجہ آپ کے پاس آئی ہیں، ان کے پاس برتن ہے جس میں سالن ہے یا کھانا ہے یا کوئی مشروب ہے۔ جب وہ آپ کے پاس آئیں تو ان کو سلام کہہ دیں ان کے رب عزّوجل کی طرف سے اور میری طرف سے۔ اور انہیں جنت میں ایک موتیوں کے بانس سے بنے گھر کی بشارت دیدیں۔ جس میں نہ شوروشغب ہوگا نہ ہی تھکاوٹ ہوگی“۔

۱۷۴۴ــــحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِى وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ عَنْ اِسْمٰعِيلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِى اَوْفٰى اَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَشَّرَ خَدِيجَةَ بِبَيْتٍ فِى الْجَنَّةِ قَالَ نَعَمْ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِى الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لا صَخَبَ فِيهِ وَلا نَصَبَ ۔

۱۷۴۴...... حضرت اسماعیلؒ بن ابی خالد کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جنت میں ایک گھر کی بشارت دی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں! آپ ﷺ نے انہیں جنت میں بانس کے بنے ایک گھر کی بشارت دی تھی جس میں نہ شور و شغب ہوگا نہ ہی تھکاوٹ ہوگی۔

۱۷۴۵ــــحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ

۱۷۴۵...... حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ مذکورہ حدیث ہی کی مثل حدیث مبارکہ روایت فرمائی ہے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... امام ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ: اگر فضیلت سے یہ مراد لیا جائے کہ اللہ کے یہاں زیادہ ثواب کی مستحق ہیں تو یہ ایک ایسی بات ہے جسے کوئی نہیں جانتا۔ اس لئے کہ اعمالِ قلوب، اعمالِ جوارح سے زیادہ افضل ہیں، اور اگر فضیلت سے مراد کثرتِ علم لی جائے تو بلاشبہ یہ فضیلت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی کو حاصل ہے۔

اور اگر اصالت اور نسبی شرافت مراد لی جائے تو یہ فضیلت سب سے زیادہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حاصل ہے اور اس فضیلت میں ان کے ساتھ کوئی خاتون شریک نہیں ہو سکتی سوائے ان کی بہنوں کے۔ اور اگر فضیلت سے سیادت اور سرداری مراد لی جائے تو اس شرف کی حامل تنہا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں کیونکہ اس پر نصِ صریح موجود ہے“۔ (فتح الباری ۱۰۹/۷)

اَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْــــنُ سُلَیْمَانَ وَجَرِیْرٌ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عُمَرَ حَــدَّثَنَا سُفْیَانُ کُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِیلَ بْنِ اَبِی خَالِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِی اَوْفٰی عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِه۔

۱۷۴۶......حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِــــی شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیهِ عَـــنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَشَّرَ رَسُــــولُ اللّٰهِ ﷺ خَدِیجَةَ بِنْتَ خُوَیْلِدٍ بِبَیْتٍ فِی الْجَنَّةِ۔

۱۷۴۶......حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جنت میں ایک گھر کی بشارت دی ہے۔[1]

۱۷۴۷......حَدَّثَنَا اَبُو کُرَیْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِیهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰی امْرَاَةٍ مَا غِرْتُ عَلٰی

۱۷۴۷......حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے (ازواج مطہرات میں سے) کسی سے اتنی غیرت نہیں کہ جتنی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کی حالانکہ وہ مجھ سے نکاح سے تین سال

---

[1] فائدہ...... حضرت جبرئیل علیہ السلام کی آمد کا یہ واقعہ غارِ حراء میں رسول اکرم ﷺ کی نبوت سے قبل کا ہے جب آپ ﷺ کئی کئی روز کیلئے غار حراء میں عبادت کیلئے تشریف لے جاتے تھے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ کی زوجہ مطہرہ تھیں وہ آپ ﷺ کے لئے کھانا پینا غارِ حراء میں پہنچاتی تھیں۔

ایک مرتبہ جب حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کھانا پینا لے کر غار حراء پہنچیں تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور رسول اللہ ﷺ سے ارشاد فرمایا کہ یہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے لئے برتن میں سالن اور کھانے پینے کا کچھ سامان لا رہی ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے کہ ان کا رب عزّ وجل اور میں آپ کو سلام کہتے ہیں اور آپ انہیں جنت میں ایک گھر کی بشارت دے دیجئے جو بانس کا ہوگا اور نہ اس میں شور و شغب ہوگا نہ ہی تھکاوٹ کا نام و نشان ہوگا۔

بلاشبہ! یہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے لئے بہت بڑا اعزاز و شرف تھا کہ خود ربّ ذوالجلال انہیں سلام کہے اور سردار ملائک روح الامین حضرت جبرئیل علیہ السلام انہیں سلام کہیں۔

سنن نسائی میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ:

"حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نبی ﷺ سے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ خدیجہؓ کو سلام فرماتے ہیں" تو آپ ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بتلادیا۔ جواب میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے اور جبرئیل علیہ السلام پر بھی سلام ہو اور یارسول اللہ آپ پر بھی سلام ہو اور اللہ کی رحمت و برکات آپ پر ہوں"۔

ابن السنی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اور جو سنے اس پر بھی سلام ہو سوائے شیطان کے"۔

علماء نے فرمایا کہ اس قصہ میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فقاہت اور دینی فہم نمایاں ہے۔ اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سلام کے جواب میں یہ نہیں فرمایا کہ "اور اللہ پر بھی سلام ہو"۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے، اس کی صفت سلام ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سمجھ گئیں کہ اللہ تعالیٰ کے سلام کے جواب میں کچھ نہیں کہا جائے گا جو کہ مخلوق کے سلام کے جواب میں کہا جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ تو خود سلام ہے۔

جب کہ بعض صحابہؓ کے بارے میں آتا ہے کہ انہوں نے بعض مرتبہ تشہد میں "السلام علی اللّٰہ" کے الفاظ کہے تو اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے انہیں منع فرمادیا اور فرمایا کہ: اللہ تو خود ہی سلام ہے پس تم کہو: "التحیات للّٰہ"۔ (کذا فی فتح الباری)

خَدِيجَةَ وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثِ سِنِينَ لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ مِنْ قَصَبٍ فِي الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِيهَا إِلَى خَلَائِلِهَا۔

قبل ہی وفات پاچکی تھیں، (اگر زندہ ہوتیں تو میری غیرت اس سے بھی زیادہ ہوتی) میں جب آپ ﷺ کو سنتی آپ ﷺ انہیں (حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو ہی یاد کرتے تھے اور آپ ﷺ کے رب عزّ و جل نے آپ ﷺ کو حکم دیا تھا کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بشارت دے دیجئے جنت میں بانس کے ایک مکان کی۔ اور آپ ﷺ بعض اوقات بکری ذبح کر کے اسے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دوستوں اور سہیلیوں میں بھیجا کرتے تھے"۔ [1]

۱۷۴۸......حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا عَلَى خَدِيجَةَ وَإِنِّي لَمْ أُدْرِكْهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ فَيَقُولُ أَرْسِلُوا بِهَا إِلَى أَصْدِقَاءِ خَدِيجَةَ قَالَتْ فَأَغْضَبْتُهُ يَوْمًا فَقُلْتُ خَدِيجَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي قَدْ رُزِقْتُ حُبَّهَا۔

۱۷۴۸......حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ میں سے کسی سے اتنی غیرت نہیں کی جتنی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے کی۔ حالانکہ میں نے انہیں پایا نہیں (یعنی جب میرا آپ ﷺ سے نکاح ہوا تو وہ حیات نہ تھیں کہ سوکن کی موجودگی سے غیرت ورقابت کا جذبہ پیدا ہوتا) فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کبھی بکری ذبح فرماتے تو فرمایا کرتے تھے کہ: اسے خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھیجو! فرماتی ہیں ایک روز مجھے غصہ آگیا اور میں نے کہا! خدیجہ (یعنی کیا دنیا میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کوئی اور عورت ہی نہیں) رسول

---

[1] فائدہ...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ غیرت، طبعی غیرت تھی جو ایک عورت کو اپنی سوکن سے ہوتی ہے، اور یہ برائی اور گناہ کے زمرہ میں نہیں آتی جب تک کہ وہ کسی گناہ کا سبب نہ بن جائے۔ مثلاً: یہ غیرت حسد یا رقابت میں تبدیل ہو جائے یا دوسرے کو نقصان پہنچانے کا سبب بن جائے تو اس صورت میں گناہ ہوگی، لیکن جب تک اس کے مقتضا پر عمل نہ کیا جائے تو یہ گناہ اور معصیت نہیں۔
(کما ذکرہ، صاحب تکملہ فی ہذا البحث ۵/۱۴۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی یہ غیرت اس وجہ سے تھی کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بے انتہا محبت فرماتے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے ان کا بکثرت سے تذکرہ فرماتے تھے۔ چنانچہ فرماتی ہیں کہ میں جب آپ کو سنتی تو آپ ﷺ انہی کا تذکرہ فرما رہے ہوتے تھے جس سے ایک طبعی غیرت پیدا ہوتی تھی۔ اور فرماتی ہیں کہ یہ حال اس وقت ہے جب کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال میری آپ ﷺ سے نکاح سے تین سال قبل ہو چکا تھا۔ اگر وہ زندہ ہوتیں تو شاید اس سے بھی زیادہ غیرت ہوتی۔

عورت کے لئے شوہر کی محبت ہی سرمایۂ حیات اور باعث عزت و شرف ہوتی ہے۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ اعزاز بھی حاصل تھا کہ رسول اکرم ﷺ جیسی ہستی کی رفاقت کے ساتھ ساتھ ان کی قلبی محبت بھی انہیں نصیب تھی۔

حدیث کے آخر میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عجیب بات ارشاد فرمائی کہ رسول اللہ ﷺ اگر کبھی بکری ذبح فرماتے تو اس کا گوشت حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سہیلیوں اور ملنے والی خواتین کو بھجوایا کرتے تھے۔

سبحان اللہ! کیا بلند اخلاق ہیں رسول اللہ ﷺ کے کہ مرحومہ بیوی کی سہیلیوں تک کا خیال رکھا جا رہا ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ میت کے دوستوں اور احباب کے ساتھ بھی حسنِ سلوک کرنا چاہیے کہ یہ بھی میت کا ایک حق ہے۔

اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ان کی محبت عطا کی گئی ہے۔ [1]

۱۷۴۹...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ اَبِى مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ اَبِى اُسَامَةَ اِلٰى قِصَّةِ الشَّاةِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ بَعْدَهَا۔

۱۷۴۹...... حضرت ہشام اس سند کے ساتھ حضرت ابو اسامہ کی روایت کردہ حدیث ہی کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں لیکن اس روایت میں بکری کے واقعہ تک کا ذکر ہے اور اس کے بعد کی زیادتی کا ذکر نہیں ہے۔

۱۷۵۰...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ عَلٰى امْرَاَةٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيجَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِهِ اِيَّاهَا وَمَا رَاَيْتُهَا قَطُّ۔

۱۷۵۰...... سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہراتؓ میں سے کسی عورت پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا کہ میں نے حضرت خدیجہؓ پر رشک کیا ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ ان کا کثرت سے ذکر کرتے تھے اور میں نے ان کو کبھی بھی نہیں دیکھا۔

۱۷۵۱...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى خَدِيجَةَ حَتّٰى مَاتَتْ۔

۱۷۵۱...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے انتقال تک کسی عورت سے نکاح نہیں کیا (گویا یہ بھی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا اکرام تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کہ ان کی حیات میں دوسری شادی اور نکاح نہیں کیا کہ انہیں سوکن کی تکلیف اٹھانا نہ پڑے)۔

۱۷۵۲...... حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

۱۷۵۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار ہالہ بنت خویلد نے جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں۔ آنحضرت ﷺ

---

[1] فائدہ...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ جذبہ رقابت کا تھا جو ایک فطری معاملہ ہے جو سوکن کو اپنی سوکن سے ہوتا ہے اور اس جذبہ کا موجود ہونا غلط نہیں ہے جب تک کہ اسکے تقاضوں پر عمل کرتے ہوئے کوئی خلاف شرع کام نہ کیا جائے۔ کسی بھی جذبۂ فطری کا موجود ہونا برا نہیں ہے بلکہ اس فطری جذبہ کی تسکین کیلئے ناجائز اور غیر شرعی طریقہ اختیار کرنا برا اور گناہ ہے۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور علیہ السلام کے اس عمل پر کہ آپ ﷺ بکری ذبح کر کے اس کا گوشت حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھجواتے تھے۔ ایک بار جذبۂ رقابت غالب آگیا اور انہوں نے فرمایا کہ:
''خدیجہ!'' یہاں اس حدیث میں اتنا ہی ذکر ہے۔ لیکن بخاری کی روایت میں اس کے الفاظ یوں ہیں کہ: ''بعض اوقات میں یوں کہتی کہ: گویا کہ دنیا میں خدیجہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کوئی اور عورت ہی نہیں ہے؟'' اس کے جواب میں آپ ﷺ فرماتے کہ، ''وہ (خدیجہ رضی اللہ عنہا) ایسی تھیں اور ایسی تھیں (یعنی ان کی تعریف فرماتے) اور ان سے میری اولاد بھی ہوئی تھی''۔
مسند احمد کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اس موقع پر ارشاد فرمایا:
''خدیجہ رضی اللہ عنہا مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب سب لوگوں نے میری تکفیر کی اور انہوں نے میری تصدیق کی اس وقت جب دوسرے لوگوں نے میری تکذیب کی، اور اپنے مال سے میرے ساتھ مؤاسات و غمخواری کا برتاؤ کیا اس وقت جب سب نے مجھے محروم کر دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کی اولاد سے نوازا جب کہ دوسری عورتوں کی اولاد سے محروم رکھا''۔
(فتح الباری / لابن حجر العسقلانی۔ ۷/ ۱۳۷)

اسْتَأْذَنَتْ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَارْتَاحَ لِذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ هَالَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ فَغِرْتُ فَقُلْتُ وَمَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ الشِّدْقَيْنِ هَلَكَتْ فِي الدَّهْرِ فَأَبْدَلَكَ اللهُ خَيْرًا مِنْهَا۔

کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی۔ رسول اللہ ﷺ کو ان کی اجازت کے طریقہ سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اجازت طلب کرنے کا طریقہ یاد آ گیا (آواز کی مشابہت کی وجہ سے) اور آپ ﷺ کو خوشی ہوئی۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہالہ بنت خویلد (یہ تو ہالہ بنت خویلد ہیں اور مجھے خدیجہ بنت خویلد کا شبہ ہوا تھا)۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ سن کر مجھے غیرت آئی اور میں نے کہا: ”اور آپ کو قریش کی بوڑھیوں میں سے ایک بوڑھی عورت کیا یاد آتی ہے۔ جو چوڑے دہانوں والی تھیں۔ جنہیں انتقال کئے ہوئے بھی زمانہ گذر گیا۔ اللہ نے آپ کو اس سے بہتر عطا فرمادی (یعنی میں)۔[1]

باب-۳۱۷ باب فی فضل عائشة رضی الله تعالیٰ عنها

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

۱۷۵۳...... حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَأَبُو الرَّبِيعِ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ جَاءَنِي بِكِ الْمَلَكُ فِي

۱۷۵۳...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم مجھے خواب میں تین رات تک دکھائی گئیں، میرے پاس فرشتہ تمہیں ریشم کے ایک ٹکڑے میں لپیٹ کر لایا اور کہا کہ: یہ آپ کی زوجہ ہیں۔ میں نے تمہارا چہرہ کھولا تو وہ تم تھیں۔ میں نے کہا اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو ایسا ہو کر رہے گا“۔[2]

---

[1] فائدہ...... یہاں بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دل میں جذبۂ رقابت کا احساس پیدا ہوا اور مقصود اس سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی تنقیص نہیں تھی۔ بلکہ اس تاثر کا ازالہ تھا جو رسول اللہ ﷺ کے قلب مبارک پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے یاد آنے سے ہوا تھا۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول کہ ”اللہ نے آپ کو اس سے بہتر عطا فرمادی“۔ کی بناء پر بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر فضیلت ظاہر ہوتی ہے۔ کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس جملہ پر حضور ﷺ نے سکوت فرمایا۔
لیکن یہ استدلال صحیح نہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس پر سکوت نہیں فرمایا تھا۔ چنانچہ مسند احمد اور طبرانی کی روایت میں یہ ہے کہ:
حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ: ”میں نے کہا کہ اللہ نے آپ کو بوڑھی کے بجائے جوان عطا فرمادی (یعنی میں) تو رسول اللہ ﷺ یہ سن کر غصہ ہو گئے یہاں تک کہ (آپ کے غصہ کے پیش نظر) میں نے کہا:
”اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں ان کا تذکرہ بھلائی کے ساتھ ہی کروں گی“۔
اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مقصد اپنی فضیلت کا اظہار نہیں بلکہ کم سنی اور حسن ظاہر کے اعتبار سے اپنی برتری کا اظہار تھا اور ظاہر ہے کہ دنیوی اعتبار سے خواتین میں حسن ظاہر اور کم سنی خوبی اور کمال سمجھا جاتا ہے اور شریعت اسلامیہ میں بھی نامطلوب اور مذموم نہیں ہے۔ ہاں اصل اعتبار دینی کمال اور تقویٰ کے اعتبار سے ہے۔

[2] حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَيَقُولُ هـــذِهِ امْرَأتُكَ فَاكْشِفُ عَنْ وَجْهِكِ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَأَقُولُ إِنْ يَكُ هذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ ۔

۱۷۵۴ ..... حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ ۔

۱۷۵۴ ..... حضرت ہشام اس سند کے ساتھ سابقہ مذکورہ حدیث ہی کی مثل حدیث روایت فرماتے ہیں۔

۱۷۵۵ ..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ أَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ قَالَ أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكِ تَقُولِينَ لا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ غَضْبَى قُلْتِ لا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ قُلْتُ أَجَلْ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَهْجُرُ إِلا اسْمَكَ ۔

۱۷۵۵ ..... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "بے شک جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو میں جان جاتا ہوں اور جب تم ناراض ہوتی ہو تب بھی جان جاتا ہوں (کہ تم مجھ سے ناخوش ہو)۔

میں نے عرض کیا کہ آپ کہاں سے یہ جان لیتے ہیں؟ فرمایا کہ جب تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو تم یوں کہا کرتی ہو کہ نہیں! محمد کے رب کی قسم! اور جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو: نہیں ابراہیم کے رب کی قسم!

میں نے کہا: "آپ ﷺ نے ٹھیک فرمایا اللہ کی قسم یارسول اللہ! میں صرف آپ کا نام لیناہی چھوڑتی ہوں"۔ [1]

۱۷۵۶ ..... وحَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ

۱۷۵۶ ..... حضرت ہشام بن عروہ سے اس سند کے ساتھ ابراہیم کے

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

[2] فائدہ ..... (تعبیر یہ ہوئی کہ) اس سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کیلئے نہ صرف انہیں منتخب فرمایا بلکہ آپ ﷺ کو خواب میں دکھلا بھی دیا اور نبی کا خواب بھی وحی ہوتا ہے۔ لہٰذا حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میں نے اس کی تعبیر یہی لی کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو ایسا ہو کر رہے گا۔

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

[1] فائدہ ..... اس سے بھی سیدہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مقام و مرتبہ واضح ہے کہ رسول کریم ﷺ نے انہیں وہ مقام دے رکھا تھا کہ وہ ناز کرسکتی تھیں اور یہ رضا و ناراضی مقام ناز سے تعلق رکھتی ہے۔ ورنہ حضور علیہ السلام سے ناراض ہونا ایک امتی کیلئے دنیا و آخرت کے خسارہ کا باعث اور گناہ کبیرہ ہے، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس ناراضی کا مقصد حضور علیہ السلام کی مزید توجہ حاصل کرنا ہوتا تھا اور یہ بھی ان کی حضور علیہ السلام سے انتہائی محبت کی دلیل اور ثبوت ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ فرمان کہ: یارسول اللہ! اللہ کی قسم! میں آپ کا صرف نام لیناہی ترک کرتی ہوں" کا مقصد یہ ہے کہ اس بظاہر ناراضگی کی حالت میں بھی آپ کی محبت اور تعلق دل میں راسخ ہوتا ہے اور ناراضی یا غیرت و رقابت کے عالم میں بھی آپ کی محبت دل سے جدا نہیں ہوتی۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا حضرت ابراہیمؑ کا نام لینا اس وجہ سے تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام حضور علیہ السلام کے جدامجد تھے۔ ورنہ تو کسی بھی نبی کا نام لیا جاسکتا تھا۔ لیکن اس نسبت کی وجہ سے حضرت ابراہیمؑ کا نام لیتی تھیں۔

هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الاسْنَادِ اِلَى قَوْلِهٖ لا وَرَبِّ اِبْرَاهِيمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ۔

رب کی قسم تک کا قول ذکر ہے اور اس کے بعد کا جملہ ذکر نہیں کیا۔

۱۷۵۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ وَكَانَتْ تَاْتِينِي صَوَاحِبِي فَكُنَّ يَنْقَمِعْنَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ فَكَانَ

۱۷۵۷...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے یہاں (اپنی کم سنی کے وقت میں) تو گڑیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی۔ فرماتی ہیں کہ میری سہیلیاں میرے پاس آجاتی تھیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ سے چھپ کر گھر میں داخل ہوتی تھیں اور رسول اللہ ﷺ (اپنی شفقت ولطف کی بناء پر) انہیں میرے پاس بھیج دیا کرتے تھے۔ [1]

---

[1] فائدہ...... گڑیوں سے کھیلنا کم سن بچیوں کی فطری خواہش ہوتی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا حضور ﷺ سے جب نکاح ہوا تو آپ رضی اللہ عنہا ابھی کم سن تھیں اور اس وقت میں آپ کا گڑیوں سے کھیلنا ایک فطری شغف تھا۔

یہ نبی ﷺ کی غایتِ شفقت و محبت اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے محبت والفت کا نتیجہ تھا کہ آپ ﷺ ان کو سہیلیوں کے ساتھ کھیلنے کی اجازت عطا فرمادیتے تھے۔

گڑیوں کے ساتھ کھیلنے کا فقہی حکم

روایاتِ احادیث کو اگر سامنے رکھا جائے تو یہ بات تو ثابت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا گڑیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھیں۔ چنانچہ ابو داؤد کی ایک روایت میں ہے کہ:

"رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک یا خیبر سے واپس تشریف لائے اور گھر کی مچان پر ایک پردہ پڑا تھا، جب ہوا چلی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گڑیوں پر سے پردہ کا کونہ ہٹ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ اے عائشہ! میں نے عرض کیا کہ یہ میری گڑیا ہیں۔ اور آپ ﷺ نے ان کے درمیان ایک گھوڑا دیکھا جس کے دو پر تھے کپڑے کی کترنوں کے بنے ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اور یہ ان گڑیوں کے درمیان جو میں دیکھ رہا ہوں یہ کیا ہے؟ فرمانے لگیں کہ گھوڑا ہے! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور اس کے اوپر کیا ہے؟ میں نے کہا کہ اس کے پر ہیں! فرمایا کہ گھوڑے کے پر! کہنے لگیں کہ آپ نے سنا نہیں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس پروں والا گھوڑا تھا۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ اتنا ہنسے کہ میں نے آپ کی ڈاڑھیں دیکھ لیں"۔

لہٰذا اس حدیث سے یہ تو ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا گڑیوں سے کھیلا کرتی تھیں اور رسول اللہ ﷺ نے ان کو منع نہیں فرمایا۔ لیکن یہاں اشکال پیدا ہوتا ہے تصویر کی حرمت والی احادیث سے۔

اس تعارض کا جواب بعض علماء نے تو یہ دیا کہ حضرت عائشہؓ کا گڑیوں سے کھیلنے کا واقعہ تصویر کی حرمت سے قبل کا ہے۔ امام بیہقیؒ کا اسی کی طرف میلان ہے۔

جبکہ بعض دیگر علماء نے جواب یہ دیا کہ حرام وہ تصویر یا مجسمہ یا گڑیا ہے، جس کی شکل و صورت واضح ہو، جبکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گڑیوں کی صورتیں واضح نہیں تھیں۔ لیکن ابوداؤد کی حدیث مذکورہ اس کی تردید کرتی ہے۔

ایک قول یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی کم سنی اور بلوغت نہ ہونے کی بناء پر مکلف نہ ہونے کی وجہ سے اجازت دے دی تھی۔ لیکن یہ جواب بھی محل نظر ہے۔ اسلئے کہ غزوۂ تبوک اور غزوۂ خیبر کے وقت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بالغہ تھیں۔

علامہ عینی رحمۃ اللہ نے عمدۃ القاری میں اس موضوع پر تفصیلی کلام کرتے ہوئے متعدد ائمہ کے اقوال نقل کئے ہیں۔ جن کا ماحصل یہ ہے کہ ان احادیث کی بناء پر بعض علماء نے گڑیوں سے کھیلنے کی اجازت دی ہے اور اسے حرمت تصویر کے احکام سے مستثنیٰ اور خاص رکھا ہے قاضی عیاضؒ مالکی کا یہی مسلک ہے اور وہ اسی مذہب کو جمہور کا مذہب قرار دیتے ہیں اور اس کے جواز کا سبب یہ نقل...... (جاری ہے)

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسَرِّبُهُنَّ اِلَيَّ -

۱۷۵۸...... حَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ كُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فِي بَيْتِهِ وَهُنَّ اللُّعَبُ -

۱۷۵۸...... حضرت ہشام اس سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل فرماتے ہیں اور حضرت جریر کی روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا میں (حضرت عائشہؓ). آپ ﷺ کے گھر میں گڑیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی اور وہی کھیل تھے۔

۱۷۵۹...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّاسَ كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ يَبْتَغُونَ بِذٰلِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ-

۱۷۵۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: "لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دن کا انتظار کرتے تھے اپنے ہدایا اور تحفے دینے کیلئے اور اس سے مقصود رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی اور رضا ہوتا تھا"۔ [1]

۱۷۶۰...... حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ

۱۷۶۰...... حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: "رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کو، رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا۔ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آکر اجازت چاہی۔ آپ ﷺ اس وقت میرے ہمراہ میری چادر میں لیٹے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کی ازواج رضی اللہ تعالیٰ عنہن

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کرتے ہیں کہ اس سے بچیوں کو بچپن ہی سے گھریلو ذمہ داریوں کا احساس اور بچوں کی تربیت کا انداز سیکھنے کا موقع ملتا ہے جو آگے چل کر ان کو حقیقی اور عملی زندگی میں بہت فائدہ دیتا ہے۔

علماء نے اسکے منسوخ ہونے کا قول نقل کیا ہے۔ چنانچہ ابن بطالؒ کی یہی رائے ہے (تکملہ فتح الملہم / ۵۔۱۴۸)

کتب حنفیہ میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت مذکور ہے کہ انہوں نے گڑیوں کو فروخت کرنے اور بچیوں کو ان سے کھیلنے کی اجازت دی ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا تقی عثمانی صاحب مدظلہم فرماتے ہیں کہ:

"جن حضرات نے گڑیوں سے کھیلنے کی اجازت دی ہے تو یہ جواز اس وقت ہے جبکہ انہیں فقط کھیلنے کیلئے استعمال کیا جائے۔ ورنہ اگر یہ گڑیاں، مجسموں، بتوں اور باقاعدہ ڈھالی ہوئی صورتوں کی شکل میں ہوں اور لوگ انہیں دیواروں کی تزئین و آرائش وغیرہ کیلئے استعمال کریں تو اس کی اجازت کسی نے نہیں دی۔ واللہ اعلم" (تکملہ فتح الملہم۔ ۵/۱۴۹)

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

[1] فائدہ...... مقصد یہ ہے کہ جو حضرات صحابہؓ، حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ ہدیہ، تحفہ پیش کرنا چاہتے تھے تو وہ اس دن کا انتظار کرتے تھے جب رسول اللہ ﷺ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں قیام فرمائیں اور اس دن اپنے ہدیے، تحفے پیش کیا کرتے تھے۔ اسکی وجہ یہ تھی کہ وہ اس عمل سے رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی اور رضامندی چاہتے تھے۔ کیونکہ جانتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بے انتہا محبت کرتے ہیں تو ان کی باری کے دن تحفے دینا آپ ﷺ کی خوش دلی اور رضا کا باعث ہوتا۔

اَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَاْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ مَعِي فِي مِرْطِي فَاَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَكَ اَرْسَلْنَنِي اِلَيْكَ يَسْاَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ اَبِي قُحَافَةَ وَاَنَا سَاكِتَةٌ قَالَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيْ بُنَيَّةُ اَلَسْتِ تُحِبِّيْنَ مَا اُحِبُّ فَقَالَتْ بَلٰى قَالَ فَاَحِبِّي هٰذِهِ قَالَتْ فَقَامَتْ فَاطِمَةُ حِيْنَ سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَجَعَتْ اِلٰی اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَاَخْبَرَتْهُنَّ بِالَّذِي قَالَتْ وَبِالَّذِي قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَ لَهَا مَا نُرَاكِ اَغْنَيْتِ عَنَّا مِنْ شَيْءٍ فَارْجِعِي اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُوْلِي لَهُ اِنَّ اَزْوَاجَكَ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ اَبِي قُحَافَةَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاللّٰهِ لَا اُكَلِّمُهُ فِيْهَا اَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَاَرْسَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِيْنِي مِنْهُنَّ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ اَرَ امْرَاَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّيْنِ مِنْ زَيْنَبَ وَاَتْقٰی لِلّٰهِ وَاَصْدَقَ حَدِيْثًا وَاَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَاَعْظَمَ صَدَقَةً وَاَشَدَّ ابْتِذَالًا لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ وَتَقَرَّبُ بِهِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيْهَا تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ قَالَتْ فَاسْتَاْذَنَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا عَلَی الْحَالَةِ الَّتِي دَخَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا وَهُوَ بِهَا فَاَذِنَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَكَ اَرْسَلْنَنِي اِلَيْكَ يَسْاَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ اَبِي قُحَافَةَ قَالَتْ ثُمَّ وَقَعَتْ بِي فَاسْتَطَالَتْ عَلَيَّ وَاَنَا اَرْقُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَرْقُبُ طَرْفَهُ هَلْ يَاْذَنُ لِي فِيْهَا قَالَتْ فَلَمْ تَبْرَحْ زَيْنَبُ

نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے، وہ آپ سے ابو قحافہ کی بیٹی کے بارے میں عدل کا مطالبہ کرتی ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں خاموش تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے میری بیٹی! جسے میں پسند کرتا ہوں، کیا اسے تم نہیں پسند کرتی؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کیوں نہیں! آپ ﷺ نے فرمایا تو اس (عائشہ) سے محبت کرو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ نے رسول اللہ ﷺ سے جب یہ بات سنی تو کھڑی ہوئیں اور رسول اللہ ﷺ کی ازواج کے پاس لوٹ گئیں اور انہیں اپنی بات اور رسول اللہ ﷺ کے جواب سے باخبر کیا۔ انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ ہمارا نہیں خیال کہ آپ علیہ السلام آپ سے ہمارے متعلق استغناء برتیں گے۔ لہٰذا آپ واپس جائیں اور رسول اللہ ﷺ سے کہیں کہ: آپ کی ازواج آپ کو اللہ کا واسطہ دیتی ہیں ابوقحافہ کی بیٹی کے بارے میں عدل کرنے کا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ: اللہ کی قسم! میں تو آپ ﷺ سے اس معاملہ میں کبھی بھی بات نہیں کروں گی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ کی ازواج نے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو بھیجا، جو رسول اللہ ﷺ کی زوجہ تھیں اور تمام ازواج میں سے وہی میری برابری کرتی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک اپنے مقام و مرتبہ میں اور میں نے دین کے معاملات میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے زیادہ بہتر کوئی عورت کبھی نہیں دیکھی اور اللہ سے ڈرنے والی اور بات کی سچی۔ بہت زیادہ صلہ رحمی کرنے والی، بہت زیادہ صدقہ دینے والی (ان سے بہتر عورت کوئی نہیں دیکھی) اور اپنے نفس کو ہر اس عمل میں بہت زیادہ مشقت میں ڈالنے والی جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کے تقرب کا باعث ہو ماسوا اس کے کہ وہ مزاج کی تیز اور بہت جلد غصہ میں آجانے والی تھیں اور پھر اتنی ہی جلد پر سکون بھی ہو جاتی تھیں۔

غرض انہوں نے اجازت طلب کی رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہونے کی۔ رسول اللہ ﷺ اس وقت بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھے ان کی چادر میں۔ اسی حالت میں تھے جس حالت میں حضرت فاطمہ

حَتّٰی عَرَفْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ لَا یَکْرَہُ اَنْ اَنْتَصِرَ قَالَتْ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِھَا لَمْ اَنْشَبْھَا حَتّٰی اَنْحَیْتُ عَلَیْھَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَتَبَسَّمَ اِنَّھَا ابْنَۃُ اَبِیْ بَکْرٍ۔

رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تھیں۔
رسول اللہ ﷺ نے انہیں اجازت عطا فرمائی۔ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! مجھے آپ کی دیگر تمام ازواج رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا ہے اور وہ آپ سے ابو قحافہ کی بیٹی کے بارے میں انصاف کی متقاضی ہیں۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر حضرت زینب رضی اللہ عنہا مجھ پر برس پڑیں اور کافی دیر تک مجھے ملامت کرتی رہیں اور میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہی تھی اور آپ ﷺ کی نگاہوں کو دیکھ رہی تھی کہ کیا آپ ﷺ مجھے ان کے معاملہ میں (بولنے کی) اجازت دیتے ہیں؟ فرماتی ہیں کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا مجھ پر برستی رہیں یہاں تک کہ میں نے جان لیا کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ بات ناپسند نہیں کہ میں اپنی مدد کروں۔ فرماتی ہیں کہ پھر جب میں نے ان پر برسنا شروع کیا تو مسلسل برستی رہی۔ یہاں تک کہ میں نے انہیں لاجواب کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "یہ واقعی ابو بکر کی بیٹی ہے"۔ یعنی فصاحت و بلاغت اور زورِ کلام اور قدرتِ بیان میں اپنے والد کی طرح ہی ہیں)۔[1]

---

[1] فائدہ...... یہ حدیث متعدد اہم فوائد پر مشتمل ہے جو حسب ذیل ہیں:

۱) قاضی عیاضؒ نے فرمایا کہ اگر مرد اپنی بیوی کے ہمراہ ایک ہی بستر یا چادر وغیرہ میں لیٹا اور سامنے کوئی خادم میں سے موجود ہو تو جائز ہے، بشرطیکہ کشفِ عورت نہ ہو۔

۲) ازواج مطہراتؓ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور بعد میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا اور آپ ﷺ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے معاملہ میں عدل کا تقاضہ کیا۔

یہاں اشکال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ازواج کے مابین عدل اور برابری اور انصاف کرنا نہ صرف یہ کہ لازم ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کون انصاف فرمانے والا ہوگا؟ پھر مطالبۂ عدل کے کیا معنیٰ؟ امام نوویؒ نے فرمایا کہ: مطالبۂ عدل کے معنیٰ یہ کہ جس طرح ظاہری امور میں آپ انصاف اور برابری کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ اسی طرح قلبی محبت میں تمام ازواج کو برابر رکھیں اور جتنی محبت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتے ہیں، سب سے اتنی ہی فرمائیں۔

لیکن مسلمانوں کا اجماع ہے کہ شوہر پر ایک سے زائد ازواج کے مابین ظاہری امور اور ظاہری حقوق میں انصاف کرنا اور برابری کرنا لازم اور فرض ہے لیکن قلبی محبت میں چونکہ اپنا اختیار نہیں۔ لہٰذا اسمیں برابری کرنا بھی لازم نہیں ہے۔ صرف ظاہری افعال و حقوق اور سلوک میں عدل و برابری کا شرط اور لازم ہے"۔

یہاں یہ بھی واضح رہے کہ ازواج مطہراتؓ کا مطالبۂ عدل، یہاں ظلم و جور اور زیادتی کے مقابلہ میں نہیں کہ نعوذ باللہ حضور علیہ السلام ازواج کے ساتھ انصاف نہیں فرماتے تھے۔ ازواج مطہراتؓ کے متعلق ایسا گمان کرنا بھی ان کی شانِ بلند کے خلاف ہے۔

بلکہ ان کا مقصد آنحضرت ﷺ کی الفتِ نظر، توجہ قلبی اور محبت کا حصول تھا اور وہ اپنے زعم میں اسے بھی انصاف...... (جاری ہے)

۱۷۶۱......وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الاسْنَادِ مِثْلَهُ فِي الْمَعْنَى غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ اَنْشَبْهَا اَنْ اَثْخَنْتُهَا غَلَبَةً۔

۱۷۶۱...... حضرت زہریؒ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث ہی کے مثل حدیث منقول ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ جب حضرت عائشہؓ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف متوجہ ہوئیں تو پھر وہ (زینبؓ) مجھ پر غالب نہ آسکیں۔

۱۷۶۲......وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ اَبِي اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيَتَفَقَّدُ يَقُولُ اَيْنَ اَنَا الْيَوْمَ اَيْنَ اَنَا غَدًا اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي۔

۱۷۶۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ”اگر رسول اللہ ﷺ (اپنے مرض الوفاۃ میں) دریافت فرماتے: آج میں کہاں ہوں؟ کل میں کہاں ہوں گا؟ یہ خیال کر کے میری باری میں ابھی دیر ہے۔ فرماتی ہیں کہ جب میرا دن تھا تو اللہ نے آپ کی روح قبض فرمائی اس حال میں کہ آپ ﷺ میرے سینے اور گردن کے درمیان تھے“۔ ❶

۱۷۶۳......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ قَبْلَ اَنْ يَمُوتَ وَهُوَ مُسْنِدٌ اِلَى صَدْرِهَا

۱۷۶۳...... حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے بتلایا کہ انہوں نے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے) رسول اللہ ﷺ سے آپ کی وفات سے قبل اس حال میں سنا کہ آپ ﷺ ان کے (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے) سینہ سے سہارا لیئے ہوئے تھے اور وہ آپ کی طرف کان لگائے

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کے خلاف سمجھ رہی تھیں لیکن جیسا کہ گذرا ان امور میں برابری اور تسویہ نہ عدل کے مقتضیات میں سے ہے نہ ہی شرعی طور پر ضروری اور لازم ہے۔ واللہ اعلم۔

۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اپنی سوکن حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی مدح و تعریف میں اتنا رطب اللسان ہونا جہاں ممدوح (حضرت زینبؓ) کے بلند مقام کا مظہر ہے۔ وہیں خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی جلالتِ شان اور کلمۂ حق کہنے کی صفت کے نمایاں ہونے کا بیّن ثبوت ہے۔

چنانچہ فرمایا کہ: ”میں نے دینی معاملات میں اتنی بہتر، اللہ سے اتنا ڈرنے والی، سچی بات کہنے والی، صلہ رحمی کرنے والی، خوب صدقہ کرنے والی اور اللہ کی رضا و تقرب کے حصول کی خاطر اپنی جان کو مشقت میں اتنا زیادہ ڈالنے والی کہ کوئی عورت زینب رضی اللہ عنہا کے علاوہ کبھی نہیں دیکھی اور وہ واحد زوجۂ رسول ﷺ ہیں جو اپنے مرتبہ و مقام میں میری ہمسری کرتی ہیں“۔

۴) رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو انہیں جواب دینے سے روکا نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مرتبہ اور مقام کے اعتبار سے دو برابر کے افراد ایک دوسرے سے بحث اور حجت کر سکتے ہیں اور دلائل کے ذریعہ ایک دوسرے پر غالب بھی آسکتے ہیں اور اگر دوسرے کی شان کو گھٹانا اور تحقیر کرنا مقصود نہ ہو تو یہ عمل بلا شبہ جائز ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

❶ فائدہ......اس حدیث سے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آپ کے خصوصی قرب و محبت کا اظہار ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وفات بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے قرب میں دی، اور قیامت تک کیلئے انہی کے حجرہ میں آرام فرما ہوئے۔ (ﷺ)

وَاَصْغَتْ اِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاَلْحِقْنِي بِالرَّفِيق -

ہوئے تھیں، آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ: "اے اللہ! میری مغفرت فرما دیجئے، مجھ پر رحم فرمایئے اور مجھے رفیقِ اعلیٰ سے ملادیجئے"۔

١٧٦٤ ...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ -

۱۷۶۴ ...... حضرت ہشامؒ سے اس سند کے ساتھ سابقہ مذکورہ حدیث ہی کی مثل حدیث مبارکہ منقول ہے۔

١٧٦٥ ...... وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَسْمَعُ اَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ نَبِيٌّ حَتّٰى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَاَخَذَتْهُ بُحَّةٌ يَقُولُ ﴿مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰۗئِكَ رَفِيْقًا﴾ قَالَتْ فَظَنَنْتُهُ خُيِّرَ حِينَئِذٍ-

۱۷۶۵ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سن رکھا تھا کہ کسی نبی کا انتقال اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک کہ اسے دنیا و آخرت (میں سے کسی ایک) کا اختیار نہ دے دیا جائے۔ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا مرضِ وفات تھا تو میں نے آپ ﷺ کو سنا اور اس وقت تک آپ ﷺ کی آواز مبارک موٹی ہوگئی تھی۔ آپ فرمارہے تھے: "ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ نے انعام کیا، انبیاء میں سے، صدیقین میں سے، شہداء میں سے اور صلحاء میں سے اور یہی لوگ رفاقت کے اعتبار سے بہترین ہیں"۔ تو میں نے یہی خیال کیا کہ اس وقت آپ ﷺ کو اختیار دیا گیا تھا۔

١٧٦٦ ...... وحَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ -

۱۷۶۶ ...... حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ بھی حسب سابق روایت منقول ہے۔

١٧٦٧ ...... حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ اِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يُرٰى مَقْعَدُهُ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

۱۷۶۷ ...... حضرت ابن شہاب زہریؒ کہتے ہیں کہ مجھے سعید بن المسیب اور عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے چند اہل علم افراد کے درمیان بتلایا کہ حضرت عائشہ زوجۂ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "رسول اللہ ﷺ اپنے زمانۂ صحت میں ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی نبی کی روح قبض کی گئی ہو مگر یہ کہ اس کو (موت سے قبل ہی) جنت میں اس کا مقام دکھادیا جاتا ہے۔ پھر اسے اختیار دیا جاتا ہے (خواہ دنیوی زندگی منتخب کر لے، خواہ جنت کی زندگی کا انتخاب کر لے"۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر مرض الوفاۃ کا نزول ہوا اور آپ

وَرَاْسُهُ عَلٰى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ اَفَاقَ فَاَشْخَصَ بَصَرَهُ اِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْاَعْلٰى قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ اِذًا لا يَخْتَارُنَا قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَرَفْتُ الْحَدِيثَ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي قَوْلِهِ اِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتّٰى يَرٰى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَوْلَهُ اللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْاَعْلٰى ـ

ﷺ کا سر مبارک میری ران پر تھا تو ایک ساعت کیلئے آپ ﷺ پر غشی طاری ہو گئی، پھر افاقہ ہوا تو آپ ﷺ نے اپنی نگاہ چھت کی طرف اٹھائی پھر فرمایا: ”اے اللہ! رفیق اعلیٰ (کو اختیار کرتا ہوں)۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا: جب ہی آپ نے ہمیں اختیار نہیں فرمایا اور مجھے وہ حدیث یاد آ گئی جو آپ ﷺ نے اپنے صحت کے زمانے میں ہم سے بیان کی تھی کہ کسی نبی کی روح قبض نہیں کی جاتی۔ حتی کہ اس کا جنت کا مقام اسے دکھادیا جاتا ہے، پھر اسے (دنیا و آخرت میں سے ایک کا) اختیار دیا جاتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بس وہ آخری کلمہ تھا جو رسول اللہ ﷺ نے تکلم فرمایا: ”اے اللہ! رفیق اعلیٰ (چاہتا ہوں)“۔

۱۷۶۸ ...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلاهُمَا عَنْ اَبِي نُعَيْمٍ قَالَ عَبْدُ حَدَّثَنَا اَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ اَيْمَنَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا خَرَجَ اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَطَارَتِ الْقُرْعَةُ عَلٰى عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ فَخَرَجَتَا مَعَهُ جَمِيعًا وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ مَعَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ اَلا تَرْكَبِينَ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَاَرْكَبُ بَعِيرَكِ فَتَنْظُرِينَ وَاَنْظُرُ قَالَتْ بَلٰى فَرَكِبَتْ عَائِشَةُ عَلٰى بَعِيرِ حَفْصَةَ وَرَكِبَتْ حَفْصَةُ عَلٰى بَعِيرِ عَائِشَةَ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى جَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَسَلَّمَ ثُمَّ سَارَ مَعَهَا حَتّٰى نَزَلُوا فَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ فَغَارَتْ فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ تَجْعَلُ رِجْلَهَا بَيْنَ الْاِذْخِرِ وَتَقُولُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا اَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِي رَسُولُكَ وَلا اَسْتَطِيعُ اَنْ اَقُولَ لَهُ شَيْئًا ـ

۱۷۶۸ ...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو ازواج رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے درمیان قرعہ ڈالا کرتے تھے۔ ایک بار قرعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے نام کا نکلا، دونوں اکٹھی ہمراہ سفر میں نکلیں۔ رسول اللہ ﷺ جب رات ہوتی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ چلا کرتے تھے اور ان کے ساتھ گفتگو فرماتے۔ ایک دن حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ: ایسا نہیں ہو سکتا کہ آج رات تم میرے اونٹ پر سوار ہو جاؤ اور میں تمہارے اونٹ پر۔ پھر تم وہاں دیکھنا اور میں یہاں دیکھوں گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیوں نہیں؟ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ پر سوار ہو گئیں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ پر سوار ہو گئیں۔ رسول اللہ ﷺ (حسب معمول) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کے پاس، تشریف لائے، جبکہ اس اونٹ پر حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سوار تھیں۔ آپ ﷺ نے سلام فرمایا اور ان کے ساتھ چلنے لگے۔ یہاں تک کہ سب نے ایک مقام پر پڑاؤ کیا۔ وہاں پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور علیہ السلام کو غائب پایا (کہ آپ ﷺ تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ تھے جوانہی کے اونٹ پر سوار تھیں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو غیرت آئی اور جب سب سواریوں سے اتر

گئے تو وہ اپنے پاؤں اِذخر (گھاس) میں ڈالنے لگیں اور فرماتیں: اے میرے رب! مجھ پر کسی بچھو یا سانپ کو مسلّط کر دے جو مجھے ڈس لے۔ یہ تیرے رسول ﷺ ہیں اور میری کوئی طاقت نہیں کہ میں انہیں کچھ کہہ سکوں"۔ ❶

۱۷۶۹...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ۔

۱۷۶۹...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ: "عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے، جیسی ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر"۔

۱۷۷۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنُوْنَ ابْنَ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَفِي حَدِيثِ اِسْمٰعِيلَ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ۔

۱۷۷۰...... حضرت انسؓ نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ مذکورہ حدیث ہی کی مثل روایت نقل فرمائی ہے۔ لیکن ان دونوں روایتوں میں سمعت رسول اللہ ﷺ کے الفاظ نہیں ہیں اور حضرت اسماعیل کی روایت کردہ حدیث میں انه سمع انس بن مالك کے الفاظ ہیں۔

۱۷۷۱...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ

۱۷۷۱...... حضرت ابو سلمہؒ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے (حضرت عائشہ رضی اللہ

---

❶ فائدہ...... سفر کی حالت میں حضور علیہ السلام کا ازواج کے درمیان قرعہ ڈالنا اس بات کی علامت ہے کہ قرعہ ڈالنا جائز ہے۔ جبکہ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ازواج کے درمیان رات کی تقسیم میں برابری کرنا سفر کے درمیان لازم نہیں ہے۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضور علیہ السلام کی قربت کے حصول کیلئے ایک ترکیب کی اور وہ یہ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم میرے اونٹ پر سوار ہو جاؤ، تاکہ تم اس طرف کے مناظر دیکھنا اور میں تمہارے اونٹ پر سوار ہو جاتی ہوں، میں اس طرف کے مناظر دیکھ لوں گی۔ تاکہ دونوں جانب کے منظر دیکھ سکیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ان کی نیت کو نہ بھانپ سکیں اور بات مان لی۔
لیکن جب قافلہ نے پڑاؤ کیا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضور علیہ السلام تشریف نہیں لائے تو انہیں انکشاف ہوا کہ یہ تو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی ایک تدبیر تھی، اب تو انہیں بڑی غیرت آئی اور مارے غصہ کے اپنے پاؤں اِذخر کی جھاڑی میں ڈالنے لگیں اور فرمانے لگیں:
اے اللہ! مجھ پر کسی بچھو یا سانپ کو مسلط کر دے جو مجھے ڈس لے، یہ تیرے رسول ﷺ ہیں، میری مجال نہیں کہ میں ان کو کچھ کہہ سکوں"۔
اپنے لئے یہ بددعا مارے غیرت کے کی تھی، اور وہ مغلوب الحال ہو گئی تھیں، لہٰذا وہ اپنے اس جملہ میں معذور تھیں، ورنہ عام حالات میں اس قسم کی بددعا اپنے لئے کرنا جائز نہیں ہے۔ (تکملہ فتح الملہم۔ ۵/۱۵۷)
اور آخری بات کا مقصد یہ ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ سے کچھ کہہ بھی نہیں سکتی کیونکہ میں نے خود ہی اپنے ہاتھوں یہ مصیبت مول لی ہے، کسی کا اس میں کیا قصور؟۔

زَكَرِيَّاءَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا حَدَّثَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا اِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ -

عنہا سے) فرمایا کہ:
"بلاشبہ جبرئیل علیہ السلام تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ میں نے کہا: و علیہ السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔

۱۷۷۲ ...... وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا الْمُلَائِيُّ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ اَبِي زَائِدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَهَا بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا -

۱۷۷۲ ...... ام المؤمنین حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے (مذکورہ حدیثوں ہی کی مثل) فرمایا۔

۱۷۷۳ ...... وحَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا اَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۱۷۷۳ ...... حضرت زکریاؒ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث ہی کی طرح روایت منقول ہے۔

۱۷۷۴ ...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ

۱۷۷۴ ...... ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"اے عائشہ! یہ جبرئیل ہیں، تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ: و علیہ السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وہ دیکھ رہے تھے جو میں نہیں دیکھ رہی تھی۔ [1]

---

[1] مرد کا نامحرم عورت کو سلام کرنے اور اس کے برعکس کا یہی حکم ہے؟
امام بخاریؒ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے کہا کہ مرد کیلئے اجنبی عورت کو سلام کرنا جائز ہے اور وجہ استدلال یہ ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک آدمی کی شکل میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تھے۔
اس کے علاوہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس روایت سے بھی استدلال کیا ہے، جس میں انہوں نے فرمایا کہ وہ جمعہ کے روز ایک بڑھیا کی طرف جاتے تھے، جو ان کے لئے جو اور ایک خاص سبزی کا کھانا بناتی تھیں اور یہ حضرات ان کو سلام فرماتے تھے۔ (بخاری)
اسی طرح امام ترمذیؒ نے ایک حدیث تخریج کی ہے حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور اسے "حسن" قرار دیا ہے کہ وہ فرماتی ہیں: ایک مرتبہ نبی ﷺ ہم چند عورتوں کے پاس سے گذرے تو ہمیں سلام فرمایا۔"
اسی طرح امام مسلمؒ نے ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث تخریج کی ہے جس میں وہ فرماتی ہیں کہ:
"میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ ﷺ اس وقت (پردہ میں) غسل فرما رہے تھے۔ میں نے آپ کو سلام کیا"۔
ابن بطالؒ نے مہلب سے نقل کیا ہے کہ:
"مردوں کا عورتوں کو اور عورتوں کا مردوں کو سلام کرنا جائز ہے، بشرطیکہ فتنہ کا اندیشہ نہ ہو"۔
مالکیہ نے اس میں بوڑھی اور جوان کے فرق کو ملحوظ رکھتے ہوئے بوڑھی کیلئے جواز اور جوان کیلئے عدمِ جواز کا قول کیا ہے، فقہاء کوفہ نے فرمایا کہ: عورتوں کا ابتداً بالسلام کرنا مردوں کو یہ مشروع نہیں ہے۔ (جاری ہے)

فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ قَالَتْ وَهُوَ يَرى مَا لا اَرى ـ

باب-۳۱۸ باب ذكر حديث ام زرع

ذکر حدیث ام زرع (حدیثِ ام زرعٌ کا بیان)

۱۷۷۵......حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ كِلاهُمَا عَنْ عِيسَى وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَخِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ جَلَسَ اِحْدى عَشْرَةَ امْرَاَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ اَنْ لا يَكْتُمْنَ مِنْ اَخْبَارِ اَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا قَالَتِ الْاُولى زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٌّ عَلى رَاْسِ جَبَلٍ وَعْرٍ لا سَهْلٌ فَيُرْتَقى وَلا سَمِينٌ فَيُنْتَقَلَ قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لا اَبُثُّ خَبَرَهُ اِنِّي اَخَافُ اَنْ لا اَذَرَهُ اِنْ اَذْكُرْهُ اَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَنَّقُ اِنْ اَنْطِقْ اُطَلَّقْ وَاِنْ اَسْكُتْ اُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ لا حَرٌّ وَلا قُرٌّ وَلا مَخَافَةَ وَلا سَآمَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي اِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَاِنْ خَرَجَ اَسِدَ وَلا يَسْاَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي اِنْ اَكَلَ لَفَّ وَاِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَاِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي غَيَايَاءُ اَوْ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ اَوْ فَلَّكِ اَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكِ قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي الرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ وَالْمَسُّ مَسُّ

۱۷۷۵...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ”گیارہ عورتیں بیٹھیں اور آپس میں یہ عہد معاہدہ کیا کہ وہ اپنے شوہروں کے متعلق کوئی بات نہیں چھپائیں گی۔ چنانچہ پہلی نے کہا: ”میرا شوہر ایک لاغر، کمزور، اونٹ کا گوشت ہے، وہ بھی ایک بلند سنگلاخ پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوا نہ تو راستہ ہی آسان ہے کہ اس پر چڑھا جائے نہ گوشت فربہ اور موٹا ہے کہ اس کو لانے کی زحمت گوارا کی جائے۔ (اس عورت نے اپنے شوہر کی مذمت کی ہے کہ اس سے کسی قسم کا فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا کیونکہ نہ تو خود اس کے اندر کوئی خوبی ہے نہ ہی اسکا حصول آسان ہے۔ جس طرح لاغر اونٹ کا گوشت خود بہت ردی قسم کی چیز ہے اور اگر پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہو تو اس کو کوئی بھی لینے کی کوشش نہیں کرے گا) دوسری عورت نے کہا: ”میں اپنے شوہر کی باتیں نہیں پھیلاؤں گی، میں ڈرتی ہوں کہ اسے چھوڑ ہی نہ بیٹھوں، البتہ اگر میں اس کا تذکرہ کروں گی تو اس کے تمام عیوب وخامیوں پر سے پردہ اٹھاؤں گی۔ (اس عورت نے بھی اپنے شوہر کی مذمت کی ہے لیکن اس کی تفصیل نہیں بتلائی کہ وہ بہت طویل ہے) تیسری نے کہا: ”میرا شوہر لمبا تڑنگا ہے، اگر میں اس سے زیادہ بات کروں تو مجھے طلاق مل جائے اور اگر خاموش رہوں تو لٹکی رہوں“۔ (اس نے بھی شوہر کی مذمت کی ہے لیکن طلاق کے ڈر سے تفصیل نہیں بتلائی) چوتھی نے کہا: ”میرا شوہر تہامہ کی رات کی طرح ہے، نہ تو زیادہ گرم ہے اور نہ ہی بہت ٹھنڈا، نہ اس سے خوف آتا ہے، نہ اکتاہٹ و بیزاری ہوتی ہے“۔ (اس نے اپنے شوہر کی مدح اور تعریف کی ہے) پانچویں نے کہا: ”میرا شوہر گھر میں داخل ہوتا ہے تو چیتے کی مانند ہوتا

(گذشتہ سے پیوستہ)...... شیخ الاسلام حضرت مولانا تقی عثمانی مدظلہم فرماتے ہیں کہ:

”مجھے تلاش کے بعد بھی ایسی کوئی حدیث نہ مل سکی جو مردوں کا عورتوں کو سلام اور عورتوں کا مردوں کو سلام سے) منع کرنے پر دلالت کرتی ہو۔ لہٰذا اس کو جس نے مکروہ کہا ہے۔ وہ فتنہ کے اندیشہ کی بناء پر مکروہ کہا ہے۔ ورنہ احادیث کا ظاہر اس کے جواز پر ہی دلالت کرتا ہے۔ (واللہ اعلم)

اَرْنَبٍ قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ
النِّجَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِي
قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ
خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ لَهُ اِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلاتُ
الْمَسَارِحِ اِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ اَيْقَنَّ اَنَّهُنَّ
هَوَالِكُ قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِي اَبُو زَرْعٍ
فَمَا اَبُو زَرْعٍ اَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ اُذُنَيَّ وَمَلَاَ مِنْ
شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ اِلَيَّ نَفْسِي
وَجَدَنِي فِي اَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي اَهْلِ
صَهِيلٍ وَاَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ اَقُولُ فَلَا
اُقَبَّحُ وَاَرْقُدُ فَاَتَصَبَّحُ وَاَشْرَبُ فَاَتَقَنَّحُ اُمُّ اَبِي زَرْعٍ
فَمَا اُمُّ اَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ اِبْنُ
اَبِي زَرْعٍ فَمَا اِبْنُ اَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ
شَطْبَةٍ وَيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ اَبِي زَرْعٍ فَمَا
بِنْتُ اَبِي زَرْعٍ طَوْعُ اَبِيهَا وَطَوْعُ اُمِّهَا وَمِلْءُ
كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ اَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ
اَبِي زَرْعٍ لَا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا وَلَا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا
تَنْقِيثًا وَلَا تَمْلَاُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا قَالَتْ خَرَجَ اَبُو
زَرْعٍ وَالْاَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَاَةً مَعَهَا وَلَدَانِ
لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا
بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلًا
سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَاَخَذَ خَطِّيًّا وَاَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا
ثَرِيًّا وَاَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا قَالَ كُلِي اُمَّ
زَرْعٍ وَمِيرِي اَهْلَكِ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ
اَعْطَانِي مَا بَلَغَ اَصْغَرَ آنِيَةِ اَبِي زَرْعٍ قَالَتْ
عَائِشَةُ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كُنْتُ لَكِ كَاَبِي زَرْعٍ
لِاُمِّ زَرْعٍ -

ہے اور باہر نکلتا ہے تو شیر ہے۔ گھر میں جو کچھ ہوتا ہے اس کے متعلق کوئی باز پرس نہیں کرتا"۔ (اس عورت نے اپنے شوہر کو چیتا اور شیر قرار دیا۔ گھر میں ہو تو چیتا، باہر ہو تو شیر، چیتے سے مشابہت کی وجہ یہ ہے کہ وہ گھر میں جب تک رہتا ہے سوتا رہتا ہے، کیونکہ چیتا بھی بہت زیادہ سوتا ہے اور گھر سے باہر شیر کی مانند چوکنا، ہوشیار اور بہادر ہوتا ہے۔ اس عورت کے قول میں شوہر کی تعریف اور مذمت دونوں کا احتمال ہے۔ مثلاً گھر میں رہنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس نے گھر میرے اوپر چھوڑا ہوا ہے اور مذمت یوں کہ اسے گھر کے مسائل کا کوئی خیال ہی نہیں، ہر وقت پڑا سوتا رہتا ہے۔) چھٹی نے کہا: "میرا شوہر اگر کھانے پر آئے تو سب کچھ چٹ کر جاتا ہے اور پینے پر آجائے تو ایک بوند بھی نہیں چھوڑتا اور جب لیٹتا ہے سونے کیلئے تو کپڑا تنہا ہی اپنے اوپر لپیٹ لیتا ہے، میری طرف ہاتھ بھی داخل نہیں کرتا کہ میرا دکھ درد ہی معلوم کرے"۔ (اس نے بھی اپنے شوہر کی مذمت کی ہے، کہ اتنا کھاتا پیتا ہے کہ دوسروں کیلئے کچھ چھوڑتا ہی نہیں اور کھا پی کر اکیلا سوتا رہتا ہے۔ میری طرف ذرہ بھی التفات نہیں کرتا۔ نہ ہی مباشرت کرتا ہے نہ میرا دکھ درد معلوم کرتا ہے) ساتویں نے کہا: "میرا شوہر گمراہ ہے، یا عاجز ہے، سینہ سے دبانے والا ہے یا نہایت احمق ہے کلام کرنا نہیں جانتا، دنیا بھر کا ہر عیب اسکے اندر ہے (ظالم ایسا ہے کہ) میرا سر پھاڑ دے یا زخمی کر دے یا دونوں ہی کام کر گذرے"۔ اس نے بھی شوہر کی مذمت کی ہے) آٹھویں نے کہا کہ: "میرا شوہر ایسا ہے کہ اس کی خوشبو زرنب (ایک خوشبو دار گھاس) کی سی ہے اور اس کا چھونا خرگوش کے چھونے کی طرح (نرم اور محبت والا) ہے، (یعنی میرا شوہر بہت نرم خو، خوشبو مہکانے والا ہے) نویں نے کہا: "میرا شوہر بلند ستونوں والا ہے، لمبی نیام والا ہے، بہت زیادہ سخی ہے اور اس کا گھر دار الندوہ (مجلس شوریٰ) کے قریب ہے۔ (گویا میرا شوہر بڑے محلات و مکانات والا ہے، بہت بہادر ہے کہ اس کی لمبی نیام میں تلوار رہتی ہے اور قوم کے دانشوروں میں سے ہے، جبھی اس کا گھر مشورہ کی جگہ کے بہت قریب ہے) دسویں نے کہا: "میرے شوہر کا نام مالک ہے۔ مالک کون ہے؟ وہ ان تمام تعریفوں سے بلند و ماوراء ہے جو (ان عورتوں نے بیان کیں یا جو ذہن میں سما سکیں)، اس کے پاس بہت اونٹ ہیں جو اپنے

تھان (باڑہ میں) ہوں تو بہت ہوتے ہیں لیکن جب صبح کو چراگاہ میں جائیں تو بہت تھوڑے ہوتے ہیں۔ (یعنی چراگاہ میں چرنے کیلئے بہت کم اونٹ جاتے ہیں، باڑہ میں زیادہ رہتے ہیں تاکہ مہمان جس وقت بھی آ جائیں انہیں کمی نہ ہو) اور جب وہ اونٹ باجے کی آواز سن لیتے ہیں تو انہیں یقین ہو جاتا ہے کہ وہ ذبح کیئے جانے والے ہیں۔ گیارہویں نے کہا: "میرے شوہر کا نام ابوزرع ہے پس کیا خوب آدمی ہے ابوزرع اس نے میرے کانوں کو زیورات سے بوجھل کر دیا ہے اور میرے بازوؤں کو چربی سے بھر دیا ہے اور میرا اس قدر چاؤ کیا کہ میں خوش ہی خوش ہوں۔ اس نے مجھے چند بکریوں والے (غریب) گھرانہ کے ایک کونہ میں پڑا ہوا پایا۔ پھر وہ مجھے اٹھا کر ایسے گھرانہ میں لایا جو گھوڑوں اور اونٹوں کی آوازوں والا تھا، جہاں کٹی ہوئی کھیتی کو گاہنے اور صاف کرنے والوں کی آوازیں تھیں۔ (گویا بہت بھرا پرا گھر تھا جن کی غذائی ضروریات کیلئے ہر وقت گندم اور کھیتی کی صفائی ہوتی رہتی تھی اور مالدار گھرانہ تھا جو اونٹوں اور گھوڑوں سے بھرا ہوا تھا)۔ اس کے ہاں میں بات کرتی ہوں تو میری عیب جوئی نہیں کی جاتی اور سوتی ہوں تو صبح کر دیتی ہوں (یا صبح کے بعد سوتی ہوں، جو اس پر دلالت کرتا ہے کہ گھر کے کام سب نوکر کرتے ہیں، نیند پر بھی کوئی پابندی نہیں) اور (مشروبات) پینے پر آتی ہوں تو چھک جاتی ہوں۔ جہاں تک ابوزرع کی ماں کا تعلق ہے تو ابوزرع کی ماں کیا خوب خاتون ہے۔ اس کی گٹھڑیاں بہت بڑی ہیں (یہ کنایہ ہے مالدار ہونے سے) اور اس کا گھر خوب کشادہ ہے۔ ابوزرع کا بیٹا! کیا خوب ہے ابوزرع کا بیٹا۔ اس کی خوابگاہ ایسی ہے جیسے تلوار کا نیام (یعنی مختصر سی ہے جو اس کے دبلا نازک سا ہونے کی علامت ہے) اور اس کو سیر کر دیتا ہے بکری کے بچہ کا ایک ہاتھ (بہت کم خوراک ہے، ذرا سا گوشت بھی اسے سیر کر دیتا ہے) ابوزرع کی بیٹی! سو کیا خوب ہے ابوزرع کی بیٹی؟ اپنے باپ اور ماں دونوں کی فرمانبردار، اور اپنی چادر کو بھرنے والی (فربہ اور موٹی ہے، جو اسکے خوب کھانے اور بے فکری پر دلالت کرتی ہے اور عورتوں کا فربہ اور موٹا ہونا اہل عرب کے یہاں قابل تعریف چیز تھی) اور اپنی سوکن کیلئے رشک وحسد کا ذریعہ ہے۔ (یعنی اپنے شوہر کی محبوبہ ہے، جس کی وجہ سے اس کی سوکن اس سے حسد کرتی ہے) ابوزرع کی باندی؟ کیا خوب ہے

ابوزرع کی باندی؟ ہماری باتوں کو پھیلاتی نہیں پھرتی، نہ ہمارے کھانے کو اٹھا کر لے جاتی ہے (امانتدار اور دیانتدار ہے) نہ ہی ہمارے گھر کو گھاس پھونس سے بھرنے دیتی ہے۔ (صفائی کا خیال رکھتی ہے اور گھر میں کچرا نہیں ہونے دیتی) کہتی ہے کہ: ایک روز ابو زرع گھر سے نکلا اس حال میں کہ ابھی مشکوں میں دودھ سے مکھن بلویا جا رہا تھا (بہت سویرے گھر سے نکلا کہ مکھن بلونا عادتاً بہت صبح ہوتا ہے) راستہ میں اسے ایک عورت ملی جس کے ساتھ اس کے دو بچے تھے جیسے دو چیتے (یعنی بہت پھرتیلے تھے) جو اس کی گود میں دو اناروں سے کھیل رہے تھے (یہ اشارہ ہے اسکے بڑے پستانوں کی طرف) ابو زرع نے مجھے طلاق دے کر اس سے نکاح کر لیا۔ اسکے بعد میں نے بھی ایک سردار مرد سے نکاح کیا جو عمدہ گھوڑے کا سوار، بہترین نیزہ باز ہے۔ اس نے مجھے اونٹ مویشی اور مال بہت دیا۔ اور ہر جانور کا ایک جوڑا اس نے مجھے دیا اور اس نے مجھ سے کہا کہ: "ام زرع خوب کھا اور اپنے گھر والوں کو بھی کھلا"۔ لیکن اگر میں جمع کروں وہ سب کچھ جو اس نے مجھے دیا ہے تو ابوزرع (کی دی ہوئی نعمتوں) کے چھوٹے سے چھوٹے برتن کے برابر بھی نہ پہنچے (یعنی دوسرے شوہر نے بھی اتنی نعمتیں ڈھیر کر دیں لیکن یہ سب مل کر بھی ابوزرع کی دی ہوئی نعمتوں کے مقابلہ میں ایک چھوٹے برتن کے بقدر بھی نہیں۔) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ میں تمہارے لیئے ایسا ہوں جیسا کہ ابوزرع تھا ام زرع کیلئے"۔

۱۷۷۶...... وحَدَّثَنِيهِ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا مُوسى بْنُ إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الاسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ وَلَمْ يَشُكَّ وَقَالَ قَلِيلاتُ الْمَسَارِحِ وَقَالَ وَصِفْرُ رِدَائِهَا وَخَيْرُ نِسَائِهَا وَعَقْرُ جَارَتِهَا وَقَالَ وَلا تَنْقُثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَقَالَ وَاَعْطَانِي مِنْ كُلِّ ذَابِحَةٍ زَوْجًا۔

۱۷۷۶...... حضرت ھشام بن عروہؓ سے اس سند کے ساتھ سے بھی سابقہ حدیث ہی منقول ہے الفاظ کے معمولی فرق کے ساتھ۔ لیکن معنی و مفہوم دونوں حدیثوں کا ایک ہی ہے۔

باب-۳۱۹ باب فضائل فاطمة بنت النبي عليهما الصلاة والسلام

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

۱۷۷۷ــــ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلاهُمَا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ابْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا لَيْثٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِى مُلَيْكَةَ الْقُرَشِيُّ التَّيْمِيُّ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ اِنَّ بَنِى هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَاْذَنُونِى اَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِى طَالِبٍ فَلا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لا آذَنُ لَهُمْ اِلا اَنْ يُحِبَّ ابْنُ اَبِى طَالِبٍ اَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِى وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّمَا ابْنَتِى بَضْعَةٌ مِنِّى

۱۷۷۷ــــ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہﷺ سے منبر پر سنا، آپﷺ فرمارہے تھے کہ ہشام بن مغیرہ کے بیٹوں نے مجھ سے اجازت مانگی کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح علی بن ابی طالب سے کرنا چاہتے ہیں (یعنی ابو جہل کی بیٹی سے جس سے نکاح کا پیام حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا تھا) تو میں ان کو اس کی اجازت نہیں دوں گا، میں ان کو اجازت نہیں دوں گا، میں ان کو اجازت نہیں دوں گا۔ الّا یہ کہ علی بن ابی طالب میری بیٹی کو طلاق دینا چاہیں اور پھر ان کی بیٹی سے نکاح کر لیں۔ میری بیٹی میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے، جو اسے شک میں ڈالتا ہے، وہ مجھے شک میں ڈالتا ہے اور جو اسے تکلیف دیتا ہے، وہ مجھے تکلیف دیتا ہے۔[1]

---

[1] فائدہ...... حضرت علی بن طالب رضی اللہ عنہ نے ایک موقع پر ابو جہل کی بیٹی سے جو مسلمان ہو گئی تھی، نکاح کا پیغام دیا۔ اس کے گھر والوں نے کہا کہ: ہم فاطمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں آپ سے نکاح نہیں کر سکتے۔ اس بناء پر انہوں نے حضور علیہ السلام سے اجازت مانگی تھی۔

ایک روایت میں یہ ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جب یہ اطلاع ملی کہ حضرت علیؓ نے ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کا پیغام دیا ہے تو انہوں نے رسول اللہﷺ سے فرمایا:

"لوگوں کا یہ خیال ہے کہ آپ کو اپنی بیٹیوں کے معاملات میں غصہ نہیں آتا، یہ علی ہیں جو ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔"

ایک روایت میں یہ ہے کہ خود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور علیہ السلام سے اجازت مانگی تھی۔ چنانچہ حاکم نے سوید بن غفلہ سے ایک روایت نقل کی ہے کہ:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کا پیغام، لڑکی کے چچا حارث بن ہشام کو دیا اور آپﷺ سے مشورہ کیا۔ آپﷺ نے پوچھا کہ کیا تم اس لڑکی کے حسب ونسب کے متعلق پوچھنا چاہ رہے ہو؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نہیں۔ لیکن کیا آپ مجھے ایسا کرنے کی اجازت دیں گے؟ آپﷺ نے فرمایا: "نہیں! فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے، میرا خیال ہے کہ یہ عمل اسے غمگین کر دے گا"۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں ایسا کام نہیں کروں گا جو انہیں (فاطمہؓ کو) ناپسند ہو۔

مذکورہ بالا روایت میں حضور علیہ السلام نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ:

"میں انہیں اس کی اجازت نہیں دوں گا (تین بار فرمایا) الّا یہ کہ علی میری بیٹی کو طلاق دیں"۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دوسرا نکاح کرنا شرعاً جائز ہے، پھر رسول اللہﷺ نے حضرت علیؓ کو دوسرے نکاح کی اجازت کیوں نہ دی؟ اور کیا آپﷺ نے ان پر دوسرے نکاح کو حرام کر دیا تھا؟

اس کا جواب اس روایت سے ملتا ہے جو علی بن حسین کی آگے آرہی ہے۔ جس میں رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ:

"میں حلال کو حرام نہیں کر رہا اور نہ حرام کو حلال کر رہا ہوں، لیکن اللہ کی قسم! اللہ کے رسولﷺ کی صاحبزادی اور...... (جاری ہے)

يَرِيبُنِي مَا رَابَهَا وَيُؤْذِينِي مَا آذَاهَا ۔

۱۷۷۸۔۔۔۔۔حَدَّثَنِي اَبُو مَعْمَرٍ اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُؤْذِينِي مَا آذَاهَا ۔

۱۷۷۸۔۔۔۔۔ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بے شک فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے، جو اسے تکلیف دیتا ہے وہ مجھے تکلیف دیتا ہے"۔

۱۷۷۹۔۔۔۔۔حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ اَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ حَلْحَلَةَ الدُّؤَلِيُّ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ حَدَّثَهُ اَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقْتَلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ اِلَيَّ

۱۷۷۹۔۔۔۔۔ حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ (حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے) فرماتے ہیں کہ جب وہ (اپنے والد) حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد زید بن معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے واپس مدینہ آئے تو ان سے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے اور ان سے کہا کہ: مجھ سے کوئی حاجت ہے تو مجھے حکم فرمایئے؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کی تلوار مبارک مجھے دیں گے؟ کیونکہ مجھے خدشہ ہے کہ لوگ آپ

(گذشتہ سے پیوستہ)۔۔۔۔۔اللہ کے دشمن کی بیٹی دونوں ایک مکان میں کبھی اکٹھی نہیں ہوں گی"۔

رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد سے واضح ہے کہ شرعاً حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے دوسرے نکاح کی اجازت تھی۔ لیکن آپ کے منع فرمانے کی دو وجہیں تھیں:

پہلی وجہ تو یہ تھی کہ وہ جس خاتون سے نکاح کا ارادہ کر رہے تھے وہ اللہ کے دشمن کی بیٹی تھی۔ جبکہ ان کے پہلے نکاح میں بنت رسول اللہ ﷺ تھیں۔ لہٰذا دونوں کا ایک ہی فرد کے نکاح میں ہونا مختلف طبعی، شرعی اور معاشرتی مسائل کا سبب بن سکتا تھا۔

دوسری وجہ یہ تھی کہ حضرت علیؓ کے اس نکاح سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دلی کلفت و رنج ہوتا اور ان کی تکلیف سے رسول اللہ ﷺ کو ایذاء ہوتی اور اس پر اتفاق ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اذیت اور تکلیف پہنچانا حرام ہے۔

ان دو وجوہات کی بناء پر حضور علیہ السلام نے انہیں اس کی اجازت نہیں دی۔ ہاں اگر وہ ان باتوں کے باوجود اس نکاح پر مصر رہتے تو حضور علیہ السلام نے فرمادیا کہ: وہ میری بیٹی کو طلاق دے دیں، پھر اس سے نکاح کرلیں۔

لیکن رسول اللہ ﷺ کی دامادی کے شرف سے محروم ہونا کس کو گوارا ہوتا۔ حضرت علیؓ نے فوراً اپنا ارادہ بدل دیا کہ حضور علیہ السلام کو ایذا نہ ہو۔

حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا کہ:

"میری رائے یہ ہے کہ یہ حضور ﷺ کی خصوصیت تھی کہ ان کی بنات (بیٹیوں) کی موجودگی میں ان کے شوہر دوسرا نکاح کریں اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ صرف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خصوصیت ہو"۔ (فتح الباری/۹۔۳۲۹)

حضور علیہ السلام کے اس فرمان کہ: جس نے فاطمہ کو ایذاء پہنچائی اس نے مجھے ایذاء دی کے متعلق حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا کہ:

"حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر پے در پے بڑی مشکلات اور صدمے پڑے، پہلے ماں کا (حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا) کا انتقال ہوا، پھر یکے بعد دیگرے بہنیں (حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا) کا انتقال ہوا اور ان کے بعد ان کے خاندان میں سے ان سے انس و محبت کا اظہار کرنے والا اور ان کے دکھ درد میں غمخواری کرنے والا کوئی نہ رہا۔ خصوصاً جب ان کی سوکن آجاتی اور انہیں رقابت اور غیرت کے جذبات کا سامنا ہوتا تو کوئی ان کو تسلی دینے والا نہ تھا (لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے ان کی ایذاء کے خیال سے مصلحتاً حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نکاح ثانی سے منع فرمادیا تھا)۔

مِنْ حَاجَةٍ تَامُرُنِی بِهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ لا قَالَ لَهُ هَلْ اَنْتَ مُعْطِيَّ سَيْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاِنِّی اَخَافُ اَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَايْمُ اللهِ لَئِنْ اَعْطَيْتَنِيهِ لا يُخْلَصُ اِلَيْهِ اَبَدًا حَتّٰى تَبْلُغَ نَفْسِی اِنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِی طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ اَبِی جَهْلٍ عَلٰى فَاطِمَةَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ فِی ذٰلِكَ عَلٰى مِنْبَرِهِ هٰذَا وَاَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ اِنَّ فَاطِمَةَ مِنِّی وَاِنِّی اَتَخَوَّفُ اَنْ تُفْتَنَ فِی دِينِهَا قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ صِهْرًا لَهُ مِنْ بَنِی عَبْدِ شَمْسٍ فَاَثْنٰى عَلَيْهِ فِی مُصَاهَرَتِهِ اِيَّاهُ فَاَحْسَنَ قَالَ حَدَّثَنِی فَصَدَقَنِی وَوَعَدَنِی فَاَوْفٰى لِی وَاِنِّی لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَلَا اُحِلُّ حَرَامًا وَلٰكِنْ وَاللهِ لا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ مَكَانًا وَاحِدًا اَبَدًا ۔

سے زبردستی وہ نہ لے لیں۔ اور اللہ کی قسم! اگر آپ وہ تلوار مجھے عطا فرمادیں تو کوئی اسے کبھی بھی حاصل نہ کر سکے گا، یہاں تک کہ میری جان چلی جائے۔ (اور اس کے بعد فرمایا کہ) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کا پیغام دیا تھا۔ اس موقع پر میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے اسی منبر پر لوگوں کو خطبہ دیا اور میں ان دنوں بالغ ہو چکا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "بے شک فاطمہ مجھ سے ہے اور مجھے خوف ہے کہ کہیں وہ اپنے دین میں فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائے۔ پھر آپ ﷺ نے عبد شمس میں سے اپنے داماد کا ذکر کیا (یعنی ابو العاص ابن الربیع کا جو رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے شوہر تھے) اور ان کی تعریف کی رشتہ داری کے معاملہ میں اور خوبی بیان کی اور فرمایا کہ انہوں نے مجھ سے جو وعدہ کیا وہ پورا کیا (غالبًا اس سے مراد غزوۂ بدر کا وہ واقعہ ہے کہ ابو العاص مسلمانوں کی قید میں تھے، رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس شرط پر چھوڑا تھا کہ وہ مکہ جا کر اپنی بیوی زینب بنت رسول ﷺ کو واپس حضور ﷺ کے پاس بھیج دیں گے اور یہ وعدہ انہوں نے پورا کیا۔ اور فرمایا کہ: "میں کسی حلال کو حرام یا حرام کو حلال نہیں کر رہا (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نکاح کی اجازت نہ دے کر) لیکن اللہ کی قسم! اللہ کے رسول (ﷺ) کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک مکان میں کبھی جمع نہ ہوں گی"۔ ❶

۱۷۸۰ ...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

۱۷۸۰ ...... حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

❶ فائدہ ...... حضرت مسور بن مخرمہؓ نے حضرت علیؓ بن حسینؓ بن علیؓ سے رسول اللہ ﷺ کی تلوار مبارک اسلئے مانگی تھی تاکہ اسے حفاظت سے رکھیں اور وہ کہیں کسی ناقدر شناس کے ہاتھوں میں نہ چلی جائے۔

کیونکہ حضرت علی بن حسین (زین العابدین) اس وقت بہت کم سن تھے اور کوئی بھی رشتہ دار ان سے یہ تلوار ہتھیا سکتا تھا۔

اور اس موقع پر حضرت علیؓ کے پیغام نکاح اور حضور علیہ السلام کے جواب کا واقعہ بیان کرنے کی کیا مناسبت تھی؟

اسکے متعلق حافظ کرمانی نے لکھا کہ:

"حضرت مسورؓ کے تلوار طلب کرنے کے موقع پر، ابو جہل کی بیٹی سے حضرت علیؓ کے پیغام کا واقعہ بیان کرنے میں مناسبت یہ تھی کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ ایسے کام سے احتراز فرما رہے تھے جو اقارب کے درمیان تکدر کا باعث بنے (اور آپ ﷺ کو باہمی کدورت پسند نہ تھی) تو مناسب یہی ہے کہ آپ تلوار مجھے دے دیں، کہیں تلوار کی آپ کے پاس موجودگی اقارب کے درمیان تکدر کا باعث بن جائے۔

اور یا یہ وجہ ہوگی کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خاطر داری پسند تھی اسی طرح مجھے بھی آپ کی خاطر داری پسند ہے، کیونکہ آپ ان کے بیٹے کے بیٹے ہیں۔ لہٰذا تلوار مجھے دے دیں تاکہ میں اس کی حفاظت کر سکوں"۔

الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَان اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِى عَلِيُّ بْنُ حُسَيْن-
اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِى طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ اَبِى جَهْلٍ وَعِنْدَهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذٰلِكَ فَاطِمَةُ اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ لَهُ اِنَّ قَوْمَكَ يَتَحَدَّثُونَ اَنَّكَ لا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهٰذَا عَلِيٌّ نَاكِحًا ابْنَةَ اَبِى جَهْلٍ قَالَ الْمِسْوَرُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشَهَّدَ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّى اَنْكَحْتُ اَبَا الْعَاصِ بْنَ الرَّبِيعِ فَحَدَّثَنِى فَصَدَقَنِى وَاِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ مُضْغَةٌ مِنِّى وَاِنَّمَا اَكْرَهُ اَنْ يَفْتِنُوهَا وَاِنَّهَا وَاللهِ لا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ اَبَدًا قَالَ فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْخِطْبَةَ -

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کا پیغام دیا جبکہ حضرت فاطمہ بنتِ رسول اللہ ﷺ ان کے نکاح میں تھیں۔ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کو سنا تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: "آپ کی قوم باتیں بنا رہی ہے کہ آپ اپنی بیٹیوں کے معاملات میں غصہ نہیں ہوتے۔ یہ علی ہیں جو بنت ابی جہل سے نکاح کر رہے ہیں"۔ حضرت مسور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور میں نے آپ کو سنا جب آپ شہادتین پڑھ رہے تھے (خطبہ کے دوران) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "اما بعد! بلاشبہ میں نے ابو العاص ابن الربیع سے نکاح کیا تھا (اپنی بیٹی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا) اس نے مجھ سے جو بات کہی سچی کہی اور بے شک فاطمہ بنت محمد میرے جسم کا ٹکڑا ہے اور مجھے یہ پسند نہیں کہ لوگ اسے فتنہ میں مبتلا کر دیں اور بے شک اللہ کی قسم! اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے نکاح میں کبھی بھی جمع نہیں ہو سکتیں"۔ اس کے بعد حضرت علیؓ نے پیغام نکاح ترک کر دیا۔

۱۷۸۱......وحَدَّثَنِيهِ اَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبٌ يَعْنِى ابْنَ جَرِيرٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَعْنِى ابْنَ رَاشِدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الاسْنَادِ نَحْوَهُ -

۱۷۸۱...... حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند سے بھی حسب سابق حدیث منقول ہے۔

۱۷۸۲......حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِى مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ يَعْنِى ابْنَ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح و حَدَّثَنِى زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِى عَنْ اَبِيهِ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَعَا فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فَسَارَّهَا فَبَكَتْ ثُمَّ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِفَاطِمَةَ مَا هٰذَا الَّذِى سَارَّكِ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَبَكَيْتِ ثُمَّ سَارَّكِ فَضَحِكْتِ قَالَتْ سَارَّنِى فَاَخْبَرَنِى بِمَوْتِهِ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِى فَاَخْبَرَنِى اَنِّى اَوَّلُ مَنْ يَتْبَعُهُ

۱۷۸۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی تو وہ رونے لگیں۔ پھر آپ ﷺ نے دوبارہ ان کے کان میں کچھ کہا تو وہ ہنسنے لگیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ: یہ کیا بات تھی جو رسول اللہ ﷺ نے تمہارے کان میں کہی اور تم رونے لگیں، پھر دوبارہ تم سے کان میں چپکے سے کچھ کہا تو تم ہنسنے لگیں؟ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ ﷺ نے میرے کان میں سرگوشی کی اور اپنے وصال کے متعلق بتلایا تو میں رونے لگی۔ پھر دوبارہ آپ ﷺ نے سرگوشی کی تو آپ ﷺ نے مجھے بتلایا کہ آپ ﷺ کے گھر میں سے سب سے پہلے میں آپ سے جا ملوں گی۔ یہ

مِنْ اَهْلِهِ فَضَحِكْتُ۔

سن کر میں ہنسنے لگی۔

(چنانچہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے چھ ماہ بعد ہی انتقال فرماگئیں تھیں)۔

۱۷۸۳ـــــ حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلِ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ عِنْدَهُ لَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَاَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي مَا تُخْطِئُ مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْئًا فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ بِهَا فَقَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ اَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ اَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَاى جَزَعَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَضَحِكَتْ فَقُلْتُ لَهَا خَصَّكِ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ بِالسِّرَارِ ثُمَّ اَنْتِ تَبْكِينَ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَاَلْتُهَا مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَتْ مَا كُنْتُ اُفْشِي عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ سِرَّهُ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَا حَدَّثْتِنِي مَا قَالَ لَكِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ اَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ اَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْمَرَّةِ الْاُولَى فَاَخْبَرَنِي اَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ وَاِنَّهُ عَارَضَهُ الْآنَ مَرَّتَيْنِ وَاِنِّي لَا اُرَى الْاَجَلَ اِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللهَ وَاصْبِرِي فَاِنَّهُ نِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ قَالَتْ فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَاَيْتِ فَلَمَّا رَاى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اَمَا تَرْضَيْ اَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ اَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَتْ فَضَحِكْتُ ضَحِكِي الَّذِي رَاَيْتِ۔

۱۷۸۳ـــــ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج ان کے پاس تھیں (آپ ﷺ کے مرض الوفات میں) کوئی بھی ایسی نہ تھی جو موجود نہ ہو۔ اس اثنا میں فاطمہ رضی اللہ عنہا چلتی ہوئی آئیں۔ ان کی چال میں اور رسول اللہ ﷺ کی چال میں ذرہ بھی فرق نہ تھا۔ جب آپ ﷺ نے انہیں دیکھا تو ان کا خیر مقدم کیا اور فرمایا: مرحبا اے میری بیٹی! پھر انہیں اپنی دائیں جانب یا بائیں جانب بٹھایا اور ان کے کان میں کچھ سرگوشی کی، جسے سن کر وہ رونے لگیں اور بہت روئیں۔ جب آپ ﷺ نے ان کی گھبراہٹ اور رونا دیکھا تو دوبارہ ان کے کان میں سرگوشی کی تو وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے ان سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کے درمیان تمہیں اپنی رازدار بنایا پھر بھی تم رو رہی ہو؟ پھر جب رسول اللہ ﷺ اٹھ گئے تو میں نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے تم سے کیا کہا تھا؟ وہ کہنے لگیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے ان کا راز نہیں ظاہر کروں گی۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا تو میں نے کہا: میں نے تمہیں قسم دی ہے اپنے اس حق کی جو میرا تم پر ہے مجھ سے بیان کرو کہ رسول اللہ ﷺ نے تم سے کیا فرمایا تھا؟ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: ہاں اب بتانے میں کوئی حرج نہیں۔ آپ ﷺ نے پہلی مرتبہ جو میرے کان میں چپکے سے کچھ کہا تھا تو آپ ﷺ نے مجھے بتلایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہر سال مجھ سے قرآن کریم کا ایک مرتبہ یا دو مرتبہ دور کیا کرتے تھے اور اس سال انہوں نے دو مرتبہ دور کیا۔ میرا خیال یہی ہے کہ میرا وقت موعود اب قریب ہی ہے۔ لہٰذا اللہ سے ڈرتی رہنا اور صبر کرنا اسلئے کہ میں تمہارے لئے (اللہ کے یہاں) بہترین پیش خیمہ ہوں گا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ یہ سن کر میں رونے لگی جو کہ آپ نے دیکھا ہی تھا۔ پھر جب آپ ﷺ نے میری گھبراہٹ دیکھی تو مجھ سے دوبارہ کان میں کچھ کہا اور فرمایا: اے فاطمہ! کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ تم جنت کی مؤمنات کی یا جنت میں اس امت کی عورتوں کی سردار ہو؟ اس پر میں ہنسنے لگی جو کہ آپ نے دیکھا تھا۔

۱۷۸۴......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِى حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُغَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَاَةً فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي كَاَنَّ مِشْيَتَهَا مِشْيَةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي فَاَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ اَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ اِنَّهُ اَسَرَّ اِلَيْهَا حَدِيثًا فَبَكَتْ فَاطِمَةُ ثُمَّ اِنَّهُ سَارَّهَا فَضَحِكَتْ اَيْضًا فَقُلْتُ لَهَا مَا يُبْكِيكِ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرَحًا اَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَقُلْتُ لَهَا حِينَ بَكَتْ اَخَصَّكِ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِحَدِيثِهِ دُونَنَا ثُمَّ تَبْكِينَ وَسَاَلْتُهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ لِاُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى اِذَا قُبِضَ سَاَلْتُهَا فَقَالَتْ اِنَّهُ كَانَ حَدَّثَنِي اَنَّ جِبْرِيلَ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً وَاِنَّهُ عَارَضَهُ بِهِ فِي الْعَامِ مَرَّتَيْنِ وَلَا اُرَانِي اِلَّا قَدْ حَضَرَ اَجَلِي وَاِنَّكِ اَوَّلُ اَهْلِي لُحُوقًا بِي وَنِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ لِذٰلِكَ ثُمَّ اِنَّهُ سَارَّنِي فَقَالَ اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ اَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ فَضَحِكْتُ لِذٰلِكَ ـ

۱۷۸۴......اس سند سے بھی مذکورہ حدیث (حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی تمام عورتیں (ازواج) اکٹھی ہوئیں ان میں کوئی زوجہ مطہرہ بھی غائب نہ تھی تو اسی دوران حضرت فاطمہؓ آئیں انکے چلنے کا انداز رسول اللہ ﷺ کے چلنے کے انداز جیسا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے میری بیٹی خوش آمدید۔ حضرت فاطمہؓ کو آپ ﷺ نے اپنی دائیں طرف یا بائیں طرف بٹھالیا پھر آپ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ کے کان میں کوئی بات فرمائی تو حضرت فاطمہؓ رو پڑیں پھر آپ ﷺ نے) اسی طرح حضرت فاطمہؓ کے کان میں کوئی بات فرمائی تو پھر وہ ہنس پڑیں (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ) میں نے حضرت فاطمہؓ سے کہا کہ آپ کس وجہ سے روئیں؟

تو حضرت فاطمہؓ فرمانے لگیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کا راز فاش نہ کرونگی میں نے کہا: میں نے آج کی طرح کی کبھی ایسی خوشی نہیں دیکھی کہ جو رنج والم سے اس قدر قریب ہو پھر میں نے حضرت فاطمہؓ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے علیحدہ ہو کر آپ سے کیا خاص بات فرمائی ہے پھر تم رو پڑی ہو اور میں نے حضرت فاطمہؓ سے اس بات کے بارے میں پوچھا کہ آپ ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟ حضرت فاطمہؓ فرمانے لگیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کا راز فاش نہیں کرنے والی ہوں یہاں تک کہ جب آپ ﷺ کی وفات ہوگئی تو میں نے حضرت فاطمہؓ سے پوچھا تو وہ کہنے لگیں کہ آپ ﷺ نے مجھ سے بیان فرمایا تھا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر سال میرے ساتھ ایک مرتبہ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے اور اس مرتبہ دو مرتبہ دور کیا ہے میرا خیال ہے کہ میری وفات کا وقت قریب ہے اور تو میرے گھر والوں میں سب سے پہلے مجھ سے ملوگی اور میں تیرے لئے بہترین پیش خیمہ ہونگا (یہ سنتے ہی) اس وجہ سے میں رو پڑی پھر آپ ﷺ نے میرے کان میں فرمایا: کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ تو مؤمن عورتوں کی سردار ہے یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہے تو پھر میں یہ سن کر ہنس پڑی۔

باب-۳۲۰ باب من فضائل ام سلمة ام المؤمنين رضى الله عنها

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

۱۷۸۵...... حَدَّثَنِي عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الْقَيْسِيُّ كِلَاهُمَا عَنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ ابْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ لَا تَكُونَنَّ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوقَ وَلَا آخِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنْهَا فَاِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ وَبِهَا يَنْصِبُ رَايَتَهُ قَالَ وَاُنْبِئْتُ اَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام اَتٰى نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ اُمُّ سَلَمَةَ قَالَ فَجَعَلَ يَتَحَدَّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ لِاُمِّ سَلَمَةَ مَنْ هٰذَا اَوْ كَمَا قَالَ قَالَتْ هٰذَا دِحْيَةُ قَالَ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اَيْمُ اللّٰهِ مَا حَسِبْتُهُ اِلَّا اِيَّاهُ حَتّٰى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ يُخْبِرُ خَبَرَنَا اَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ لِاَبِي عُثْمَانَ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ۔

۱۷۸۵...... حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ: "تجھ سے اگر ہو سکے تو بازار میں سب سے پہلے مت جایا کر اور نہ ہی سب سے آخر میں بازار سے نکلا کر، کیونکہ وہاں (ان وقتوں میں) شیطان کا معرکہ ہوتا ہے اور اس کا جھنڈا وہاں گاڑا ہوا ہوتا ہے۔ اور مجھے بتلایا گیا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کے پاس اس وقت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بھی موجود تھیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ ﷺ سے باتیں کرتے رہے۔ پھر اٹھ کر چل دیئے۔ رسول اللہ ﷺ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ یہ صاحب کون تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہ دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے (جو ایک مشہور صحابی ہیں)۔ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ: اللہ کی قسم! میں انہیں دحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سمجھتی رہی، یہاں تک کہ میں نے نبی ﷺ کا وہ خطبہ سن لیا جس میں آپ ﷺ ہماری باتیں بیان کرتے تھے۔[1]

باب-۳۲۱ باب من فضائل زينب ام المؤمنين رضى الله عنها

ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے فضائل

۱۷۸۶...... حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ اَبُو اَحْمَدَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى السِّينَانِيُّ اَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَسْرَعُكُنَّ لَحَاقًا بِي اَطْوَلُكُنَّ يَدًا قَالَتْ

۱۷۸۶...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (اپنی ازواج سے) کہ: "تم سب میں سب سے پہلے وہ (زینب رضی اللہ عنہا) مجھ سے جاملیں گی جو تم سب میں سب سے زیادہ لمبے ہاتھوں والی ہے"۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: تمام ازواج اپنے اپنے ہاتھ ناپا کرتیں کہ کس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں۔ تو ہم

---

[1] فائدہ...... حضرت جبرئیل علیہ السلام اگر انسانی شکل میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے تو حضرت دحیہ کلبیؓ (جو بڑے خوبصورت اور حسین و جمیل تھے) کی صورت میں تشریف لاتے تھے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا انہیں دحیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمجھتی رہیں لیکن وہ جبرئیل علیہ السلام تھے۔ گویا ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو دیکھا اور ظاہر ہے یہ ان کیلئے فضیلت کا باعث ہے۔

فَكُنَّ يَتَطَاوَلْنَ اَيَّتُهُنَّ اَطْوَلُ يَدًا قَالَتْ فَكَانَتْ اَطْوَلَنَا يَدًا زَيْنَبُ لِاَنَّهَا كَانَتْ تَعْمَلُ بِيَدِهَا وَتَصَدَّقُ۔

میں سب سے لمبے ہاتھ والی زینب رضی اللہ عنہا تھیں، اسلئے کہ وہ اپنے ہاتھوں سے محنت کیا کرتی تھیں اور خوب صدقہ دیتی تھیں۔
اس سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کی مراد "لمبے ہاتھ والی" سے سخاوت تھی۔ کہ اللہ کی راہ میں سب سے زیادہ صدقہ کرنے والی ہیں۔ لمبے ہاتھ والا ہونا کنایہ ہے سخاوت سے۔ (حقیقی معنیٰ مراد نہیں ہیں ورنہ حقیقی معنیٰ کے اعتبار سے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اس بات کی مصداق تھیں)۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا انتقال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں ۲۰ھ میں ہوا۔

باب-۳۲۲ باب من فضائل ام ایمن رضی اللہ عنہا

فضائل ام ایمن رضی اللہ عنہا

۱۷۸۷۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اُمِّ اَيْمَنَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَنَاوَلَتْهُ اِنَاءً فِيهِ شَرَابٌ قَالَ فَلَا اَدْرِي اَصَادَفَتْهُ صَائِمًا اَوْ لَمْ يُرِدْهُ فَجَعَلَتْ تَصْخَبُ عَلَيْهِ وَتَذَمَّرُ عَلَيْهِ۔

۱۷۸۷۔۔۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کی طرف چلے۔ میں بھی آپ کے ہمراہ چل دیا۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کیلئے ایک برتن میں مشروب لائیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ آپ اس وقت روزہ سے تھے یا نہیں لیکن آپ ﷺ نے وہ مشروب لوٹا دیا۔ اس پر ام ایمن رضی اللہ عنہا چلانے لگیں اور آپ ﷺ پر (محبت بھری) ناراضگی کا اظہار کرنے لگیں۔[1]

۱۷۸۸۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِعُمَرَ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى اُمِّ اَيْمَنَ نَزُورُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَزُورُهَا فَلَمَّا انْتَهَيْنَا اِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيكِ مَا

۱۷۸۸۔۔۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ: "ہمارے ساتھ ام ایمن (رضی اللہ عنہا) کی طرف چلیے، ان کی زیارت کر آتے ہیں جیسے کہ رسول اللہ ﷺ ان کی زیارت کیلئے جایا کرتے تھے۔ جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں۔ ان حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کس وجہ سے آپ رو رہی

---

[1] فائدہ۔۔۔۔۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا آنحضرت ﷺ کی "آیا" تھیں، بچپن میں آنحضرت ﷺ کی نگہداشت انہی کی ذمہ داری تھی، آنحضرت ﷺ بھی ان سے بہت محبت فرماتے تھے اور نبوت ملنے کے بعد بھی ان کی اکثر خبر گیری کیا کرتے تھے اور انہیں ایک ماں کا سا درجہ بھی حاصل تھا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کے مشروب کو واپس کرنے پر ناراض ہوئیں اور یہ ان کا مقام ناز تھا اور یہی ان کی خصوصیت ہے، ورنہ کسی امتی کا آنحضرت ﷺ پر ناراض ہونا ایمان کیلئے سخت نقصان دہ اور ناجائز ہے۔
حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا کا نام برکت تھا اور یہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں انتقال فرمایا۔ (رضی اللہ عنہا و ارضاہا)

عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهٖ ﷺ فَقَالَتْ مَا اَبْكِي اَنْ لا اَكُونَ اَعْلَمُ اَنَّ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهٖ ﷺ وَلٰكِنْ اَبْكِي اَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا۔

ہیں؟ رسول اللہ ﷺ کیلئے اللہ کے پاس جو کچھ (نعمتیں اور مقام) ہے وہ ان کیلئے زیادہ بہتر ہے۔ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں اسلئے نہیں رو رہی کہ مجھے یہ معلوم نہیں کہ اللہ کے پاس اس کے رسول ﷺ کیلئے جو کچھ ہے وہ ان کیلئے بہتر ہے (دنیا سے)۔ لیکن میرے رونے کا سبب یہ ہے کہ آسمان سے وحی کا نزول منقطع ہو گیا ہے۔ ان کے اس کہنے سے حضرت ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما پر بھی گریہ طاری ہو گیا اور وہ دونوں بھی رونے لگے۔

باب-۳۲۳ باب من فضائل ام سليم ام انس بن مالكٍ وبلال رضي الله عنهما

حضرت ام سلیم اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کے فضائل

۱۷۸۹...... حَدَّثَنَا حَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لا يَدْخُلُ عَلَى اَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ اِلا عَلَى اَزْوَاجِهِ اِلا اُمِّ سُلَيْمٍ فَاِنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا فَقِيلَ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ اِنِّي اَرْحَمُهَا قُتِلَ اَخُوهَا مَعِي۔

۱۷۸۹...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: "رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج کے علاوہ کسی عورت کے گھر نہیں جاتے تھے سوائے ام سلیم رضی اللہ عنہا کے (جو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں) آپ ﷺ ان کے یہاں چلے جایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ سے اس بارے میں کچھ کہا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مجھے ان پر بہت رحم آتا ہے، ان کا بھائی میرے ساتھ (غزوہ کے دوران) قتل کیا گیا تھا"۔

۱۷۹۰...... وحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوا هٰذِهِ الْغُمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ۔

۱۷۹۰...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے وہاں پر کچھ آہٹ سی (کسی کے چلنے کی) میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ فرشتوں نے جواب دیا کہ: یہ غمیصاء بنتِ ملحان (ام سلیم) رضی اللہ عنہا ہیں۔ انس بن مالک کی والدہ"۔ [1]

---

[1] فائدہ...... نوویؒ نے فرمایا کہ: ام سلیم اور ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا (دونوں آپس میں بہنیں تھیں) اور رسول اللہ ﷺ کی رضاعی خالہ تھیں۔ لہٰذا محرمات میں داخل تھیں۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تھے۔

اس سے معلوم ہوا کہ محرم عورتوں کے پاس جانا درست اور جائز ہے۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا، حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں انس رضی اللہ عنہ کے والد کے انتقال کے بعد حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی زوجہ بنیں، نہایت صابر و شاکر تھیں، رسول اللہ ﷺ کی محبت رگ رگ میں بسی ہوئی تھی۔ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ گرمی کی دوپہر میں ان کے یہاں تشریف لے گئے اور وہاں جا کر محو استراحت ہوئے۔ جب بیدار ہوئے تو دیکھا کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا ایک شیشی میں آپ ﷺ کے پسینۂ مبارک کے قطرات جمع کر رہی ہیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا کر رہی ہو؟ فرمانے لگیں کہ اس پسینہ کو ہم اپنی خوشبو میں ملائیں گے۔

(جاری ہے)

۱۷۹۱...... حَدَّثَنِی اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ الْحُبَابِ اَخْبَرَنِی عَبْدُ الْعَزِیزِ بْنُ اَبِی سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اُرِیتُ الْجَنَّةَ فَرَاَیْتُ امْرَاَةَ اَبِی طَلْحَةَ ثُمَّ سَمِعْتُ خَشْخَشَةً اَمَامِی فَاِذَا بِلَالٌ۔

۱۷۹۱...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مجھے جنت دکھائی گئی، میں نے وہاں پر ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ (ام سلیم رضی اللہ عنہا) کو دیکھا۔ پھر میں نے ایک آہٹ سنی تو وہ بلال رضی اللہ عنہ تھے"۔ (گزشتہ روایت میں آہٹ کے متعلق حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کا ذکر آیا ہے۔ ممکن ہے دونوں ہی باتیں ہوں)۔

باب-۳۲۴ باب من فضائل ابی طلحة الانصاري رضی الله عنه

حضرت ابو طلحہ انصاریؓ کے فضائل

۱۷۹۲...... حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَیْمُونٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ الْمُغِیرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَاتَ ابْنٌ لِاَبِی طَلْحَةَ مِنْ اُمِّ سُلَیْمٍ فَقَالَتْ لِاَهْلِهَا لَا تُحَدِّثُوا اَبَا طَلْحَةَ بِابْنِهِ حَتّٰی اَكُونَ اَنَا اُحَدِّثُهُ قَالَ فَجَاءَ فَقَرَّبَتْ اِلَیْهِ عَشَاءً فَاَكَلَ وَشَرِبَ فَقَالَ ثُمَّ تَصَنَّعَتْ لَهُ اَحْسَنَ مَا كَانَ تَصَنَّعُ قَبْلَ ذٰلِكَ فَوَقَعَ بِهَا فَلَمَّا رَاَتْ اَنَّهُ قَدْ شَبِعَ وَاَصَابَ مِنْهَا قَالَتْ یَا اَبَا طَلْحَةَ اَرَاَیْتَ لَوْ اَنَّ قَوْمًا اَعَارُوا عَارِیَتَهُمْ اَهْلَ بَیْتٍ فَطَلَبُوا عَارِیَتَهُمْ اَلَهُمْ اَنْ یَمْنَعُوهُمْ قَالَ لَا قَالَتْ فَاحْتَسِبِ ابْنَكَ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ تَرَكْتِنِی حَتّٰی تَلَطَّخْتُ ثُمَّ اَخْبَرْتِنِی بِابْنِی فَانْطَلَقَ حَتّٰی اَتٰی رَسُولَ اللهِ ﷺ فَاَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَارَكَ اللهُ لَكُمَا فِی غَابِرِ لَیْلَتِكُمَا قَالَ فَحَمَلَتْ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِی سَفَرٍ وَهِیَ مَعَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا اَتَی الْمَدِینَةَ مِنْ سَفَرٍ لَا یَطْرُقُهَا طُرُوقًا فَدَنَوْا مِنَ الْمَدِینَةِ فَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ فَاحْتُبِسَ

۱۷۹۲...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: "حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے ام سلیم سے ایک بیٹے کا انتقال ہو گیا۔ (ان کا نام ابو عمیر تھا) انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کے بیٹے کا ذکر نہ کرنا، میں خود ہی (مناسب موقع پر) ان سے تذکرہ کروں گی (تاکہ اچانک موت کی خبر سن کر انہیں صدمہ نہ ہو)۔ چنانچہ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ گھر میں آئے تو ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان کو رات کو کھانا پیش کیا، انہوں نے کھانا کھایا اور پانی پیا، پھر ام سلیم نے خوب اچھی طرح بناؤ سنگھار کیا پہلے سے زیادہ، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے صحبت کی، پھر جب انہوں نے دیکھا کہ وہ سیر ہو گئے اور اپنی حاجت بھی پوری کر لی تو کہنے لگیں: اے ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! آپ کا کیا خیال اگر کچھ لوگ اپنی چیز کسی گھر والوں کو مستعار دیں...... پھر وہ اپنی چیز واپس مانگیں...... تو کیا ان گھر والوں کو اسے روکنے کا اختیار ہے؟ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا... نہیں! کہنے لگیں: کہ بس اپنے بیٹے کے متعلق بھی یہی گمان کر لیں۔ ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر غصہ ہوئے اور کہا کہ تم نے مجھے بتلایا نہیں یہاں تک میں (جنابت) سے آلودہ ہو گیا اور اب بتلا رہی ہو میرے بیٹے کے متعلق۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ ﷺ سے سب واقعہ عرض کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ تمہاری گزری ہوئی

(گذشتہ سے پیوستہ)...... اسی طرح کم سن بیٹے کے انتقال پر غیر معمولی صبر و استقامت کا مظاہرہ اور رات بھر شوہر کو نہ جانے والا منفرد واقعہ بھی انہی ام سلیم رضی اللہ عنہا کا ہے۔ (رضی اللہ عنہا وارضاہا)

عَلَيْهَا اَبُو طَلْحَةَ وَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِﷺقَالَ يَقُولُ اَبُو طَلْحَةَ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَـــا رَبِّ اِنَّهُ يُعْجِبُنِى اَنْ اَخْرُجَ مَعَ رَسُولِكَ اِذَا خَـــرَجَ وَاَدْخُلَ مَعَهُ اِذَا دَخَلَ وَقَدِ احْتَبَسْتُ بِمَا تَرى قَـــالَ تَقُولُ اُمُّ سُلَيْمٍ يَا اَبَا طَلْحَةَ مَـــا اَجِدُ الَّذِى كُنْتُ اَجِدُ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا قَـــالَ وَضَرَبَهَا الْمَخَاضُ حِينَ قَدِمَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقَالَتْ لِى اُمِّى يَا اَنَسُ لا يُرْضِعُهُ اَحَدٌ حَتّٰى تَغْدُوَ بِهِ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِﷺ فَلَمَّا اَصْبَحَ احْتَمَلْتُهُ فَانْطَلَقْتُ بِهِ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِﷺ قَالَ فَصَادَفْتُهُ وَمَعَهُ مِيسَمٌ فَلَمَّا رَآنِى قَالَ لَعَلَّ اُمَّ سُلَيْمٍ وَلَدَتْ قُلْتُ نَعَمْ فَوَضَعَ الْمِيسَمَ قَالَ وَجِئْتُ بِهِ فَوَضَعْتُهُ فِى حَجْرِهِ وَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِﷺ بِعَجْوَةٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ فَلَاكَهَا فِى فِيهِ حَتّٰى ذَابَتْ ثُمَّ قَذَفَهَا فِى فِى الصَّبِيِّ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِﷺ انْظُرُوا اِلٰى حُبِّ الاَنْصَارِ التَّمْرَ قَالَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ۔

رات میں برکت عطافرمائے" پھر ام سلیم حاملہ ہو گئیں، رسول اللہﷺ سفر میں تھے ام سلیم بھی آپ کے ہمراہ تھیں، رسول اللہﷺ کا معمول تھا کہ جب کسی سفر سے مدینہ واپس تشریف لائے تو رات کو نہ آتے تھے۔ جب لوگ مدینہ کے قریب پہنچے توام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دردِزہ شروع ہو گیا، ابو طلحہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس رک کے رہے اور رسول اللہﷺ روانہ ہو گئے۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے میرے رب تو جانتا ہے کہ مجھے یہ بات پسند تھی کہ تیرے رسولﷺ کے ساتھ نکلوں اور تیرے رسولﷺ کے ساتھ داخل ہوں، جب کہ آپ جانتے ہیں کہ میں رکنے پر مجبور ہو گیا ہوں۔ ام سلیم نے کہا کہ اے ابو طلحہ! مجھے ایسی تکلیف نہیں محسوس ہو رہی جیسی پہلے تھی، لہذا چلے چلو، چنانچہ ہم چلے اور پھر انہیں دردِ زہ اس وقت شروع ہوا جب وہ مدینہ آ گئے۔ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک لڑکے کو جنم دیا۔ مجھ سے میری والدہ (ام سلیم) نے کہا اے انس رضی اللہ عنہ! اس بچہ کو کوئی دودھ نہ پلائے جب تک کہ صبح کو تم اس کو رسول اللہﷺ کے پاس نہ لے جاؤ۔ جب صبح ہوئی تو میں اس بچہ کو اٹھا کر روانہ ہوا رسول اللہﷺ کی طرف۔ میں نے آپﷺ کو دیکھا تو آپﷺ کے ہاتھوں میں اونٹوں پر نشان لگانے والا آلہ تھا۔ آپﷺ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: شاید ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں ولادت ہوئی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں! آپﷺ نے اپنا وہ آلہ رکھ دیا، میں بچہ کو لایا اور اسے آپﷺ کی گود میں رکھ دیا، رسول اللہﷺ نے عجوہ (کھجور) منگوائی اور اسے اپنے منہ میں اتنا چبایا کہ وہ گھل گئی پھر اسے بچہ کے منہ میں ڈال دیا، بچہ اسے چوسنے لگا۔ رسول اللہﷺ نے فرمایا کہ ذرا انصار کی کھجور سے محبت کا منظر تو دیکھو... پھر آپﷺ نے اپنا دست مبارک بچہ کے منہ پر پھیرا اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

۱۷۹۳...... حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ حَدَّثَنِى اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ

۱۷۹۳...... حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہؓ کا ایک بیٹا فوت ہو گیا (اور پھر آگے سابقہ مذکورہ حدیث ہی کی مثل حدیث بیان فرمائی)۔ [1]

[1] فائدہ...... اس واقعہ سے بھی آنحضرتﷺ کا حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے خصوصی برتاؤ، محبت و شفقت معلوم ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ بچوں سے محبت و شفقت، اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے معاشرتی معاملات میں خبر گیری اور توجہ بھی ثابت ہوتی ہے اور تحنیک (نومولود کے منہ میں کوئی میٹھی چیز ڈالنے) کا ثبوت بھی اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے۔

مَاتَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمِثْلِه -

باب-۳۲۵ باب من فضائل بلال رضي الله عنه

حضرت بلالؓ کے فضائل

۱۷۹۴...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ يَحْيى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِبِلالٍ عِنْدَ صَلاةِ الْغَدَاةِ يَا بِلالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِي الإِسْلامِ مَنْفَعَةً فَإِنِّي سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ خَشْفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ قَالَ بِلالٌ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الإِسْلامِ أَرْجَى عِنْدِي مَنْفَعَةً مِنْ أَنِّي لا أَتَطَهَّرُ طُهُورًا تَامًّا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَلا نَهَارٍ إِلا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطُّهُورِ مَا كَتَبَ اللهُ لِي أَنْ أُصَلِّيَ -

۱۷۹۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا، صبح کی نماز کی بعد: ''اے بلال! مجھ سے تم اپنا وہ عمل بیان کرو جو اسلام لانے کے بعد تمہارے نزدیک سب سے زیادہ فائدہ کی امید والا ہو، اس لیے کہ میں نے جنت میں تمہارے جوتوں کی آہٹ اپنے سامنے سنی ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: میں نے اسلام لانے کے بعد کوئی ایسا عمل کیا ہی نہیں جس کے بارے میں مجھے فائدہ کی بہت زیاد امید ہو، الّا یہ کہ میں دن رات میں کسی بھی وقت جب بھی پورا وضو کرتا ہوں تو اس وضو سے نماز پڑھتا ہوں جتنی بھی اللہ تعالیٰ نے مقدر کی ہو۔[1]

باب-۳۲۶ باب من فضائل عبد الله بن مسعودٍ وامه رضى الله تعالىٰ عنهما

حضرت عبداللہ بن مسعود اور ان کی والدہ رضی اللہ عنہما کی فضیلت

۱۷۹۵...... حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ وَسَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ الْحَضْرَمِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ قَالَ سَهْلٌ وَمِنْجَابٌ أَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ

۱۷۹۵...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب یہ آیت نازل ہوئی: جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے ان پر کوئی گناہ نہیں اس چیز میں جو وہ کھا چکے جبکہ وہ ڈریں (اللہ سے) اور ایمان رکھیں...... (آخر آیت تک) تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: مجھ کہا گیا کہ تم بھی انہی میں سے ہو (یعنی صاحب ایمان واعمال صالحہ)[2]

---

[1] فائدہ...... وضو کے بعد دو رکعت کم از کم پڑھنا تحیۃ الوضو کہلاتا ہے اور بڑی فضیلت والا عمل ہے۔ جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہے۔ اور تحیۃ الوضو پڑھنا مسنون ہے۔

[2] فائدہ...... یہ سورۃ المائدہ کی آیت ہے اور اس سے قبل اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوا وغیرہ کی قطعی حرمت کے احکامات صادر فرمائے ہیں۔ جب شراب کی حرمت کے احکام نازل ہوئے تو صحابہؓ نے دریافت کیا کہ ہمارے وہ مسلمان بھائی جو اس سے قبل انتقال...... (جاری ہے)

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا﴾ اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قِيْلَ لِيْ اَنْتَ مِنْهُمْ -

۱۷۹۶...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الاَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ اَبِىْ مُوسٰى قَالَ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَكُنَّا حِينًا وَمَا نُرَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَاُمَّهُ اِلا مِنْ اَهْلِ بَيْتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ كَثْرَةِ دُخُوْلِهِمْ وَلُزُوْمِهِمْ لَهُ -

۱۷۹۶...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے تھے۔ ہم ایک عرصہ تک ابن مسعود اور ان کی والدہ رضی اللہ عنہما کو رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت میں سے ہی سمجھتے رہے، ان کے حضور ﷺ کے گھر میں بہت کثرت سے آنے جانے اور ہر وقت ساتھ رہنے کی بناء پر۔

۱۷۹۷...... وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ اَنَّهُ سَمِعَ الاَسْوَدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا مُوسٰى يَقُوْلُ لَقَدْ قَدِمْتُ اَنَا وَاَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَذَكَرَ بِمِثْلِه -

۱۷۹۷...... حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت مروی ہے کہ تحقیق میں اور میرا بھائی یمن سے آئے تھے (پھر آگے بقیہ حدیث سابقہ روایت ہی کی مثل بیان فرمائی)۔

۱۷۹۸...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنِ الاَسْوَدِ عَنْ اَبِىْ مُوسٰى قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَاَنَا اُرَى اَنَّ عَبْدَ اللهِ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ اَوْ مَا ذَكَرَ مِنْ نَحْوِ هٰذَا -

۱۷۹۸...... حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت مروی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو میں حضرت عبداللہ کو اہل بیت سے ہی تصور کرتا تھا (یا اسی طرح ذکر فرمایا)۔

۱۷۹۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ

۱۷۹۹...... حضرت ابو الاحوص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور ابو مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا، ان

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کر گئے ہیں جبکہ انہوں نے شراب اور جوئے سے اجتناب نہیں کیا تھا تو ان کیلئے کیا حکم ہے؟
اس موقع پر مذکورہ آیت نازل ہوئی کہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کئے تو ان پر کوئی گناہ نہیں جو انہوں نے کھا پی لیا...... الخ
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا کہ تم بھی انہیں میں سے ہو یعنی تم اللہ سے ڈرنے والے ہو۔

اَبَا الْاَحْوَصِ قَالَ شَهِدْتُ اَبَا مُوسَى وَاَبَا مَسْعُوْدٍ حِينَ مَاتَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اَتُرَاهُ تَرَكَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ فَقَالَ اِنْ قُلْتَ ذَاكَ اِنْ كَانَ لَيُؤْذَنُ لَهُ اِذَا حُجِبْنَا وَيَشْهَدُ اِذَا غِبْنَا۔

میں سے ایک نے دوسرے سے کہا: تمہارا کیا خیال ہے ان کے بعد کوئی ان جیسا ہے؟ انہوں نے کہا تم یہ بات کہتے ہو؟ ان کا حال تو یہ تھا کہ انہیں اجازت مل جاتی تھی (دربار رسالت میں حاضری کی) اور ہمیں روک دیا جاتا تھا، وہ (خدمتِ نبوی ﷺ میں) حاضر رہتے تھے اور ہم غائب ہوتے تھے۔ ❶

۱۸۰۰...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا قُطْبَةُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ كُنَّا فِي دَارِ اَبِي مُوسَى مَعَ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ وَهُمْ يَنْظُرُوْنَ فِي مُصْحَفٍ فَقَامَ عَبْدُ اللهِ فَقَالَ اَبُو مَسْعُوْدٍ مَا اَعْلَمُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ تَرَكَ بَعْدَهُ اَعْلَمَ بِمَا اَنْزَلَ اللهُ مِنْ هٰذَا الْقَائِمِ فَقَالَ اَبُو مُوسَى اَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ كَانَ يَشْهَدُ اِذَا غِبْنَا وَيُؤْذَنُ لَهُ اِذَا حُجِبْنَا۔

۱۸۰۰...... حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ہمراہ اور ایک قرآن مجید دیکھ رہے تھے۔ اسی دوران حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے، حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بعد اللہ کی نازل کردہ کتاب (قرآن مجید) کا اس کھڑے ہوئے سے زیادہ عالم کوئی چھوڑا ہو۔ تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم یہ کہتے ہو؟ ان کا حال تو یہ تھا کہ جب ہم غائب ہوتے تو اس وقت بھی ابن مسعود رضی اللہ عنہ حاضرِ خدمتِ نبوی ﷺ ہوتے۔ اور ہمیں حاضری سے روک دیا جاتا لیکن انہیں اجازت مل جاتی تھی۔ ❷

۱۸۰۱...... وحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ هُوَ ابْنُ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ اَتَيْتُ اَبَا مُوسَى فَوَجَدْتُ عَبْدَ اللهِ وَاَبَا مُوسَى ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ حُذَيْفَةَ وَاَبِي مُوسَى وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَحَدِيثُ قُطْبَةَ اَتَمُّ وَاَكْثَرُ۔

۱۸۰۱...... ان اسناد کے ساتھ بھی یہ حدیث سابقہ روایت ہی کی مثل مروی ہے البتہ حضرت زید بن وہبؒ سے روایت ہے کہ میں حضرت حذیفہؓ اور حضرت ابو موسیٰؓ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ (باقی حدیث حسب سابق بیان فرمائی) اور حدیثِ قطبہ کامل و مکمل ہے۔

---

❶ فائدہ...... اسی قرب اور نبی ﷺ کے ساتھ مستقل رہنے کی بناء پر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو "اعلم بالسنۃ" سنت کا سب سے زیادہ عالم کہا جاتا ہے۔

❷ فائدہ...... گذشتہ حدیث میں یہ ہے کہ ابو مسعود رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے درمیان یہ مکالمہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ہوا جب کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ زندگی میں ہوا۔ لیکن دونوں میں کوئی تعارض نہیں کیونکہ ممکن ہے کہ زندگی میں بھی ہوا اور موت کے بعد بھی۔ واللہ اعلم۔

۱۸۰۲ــــ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ اَنَّهُ قَالَ ﴿وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ ثُمَّ قَالَ عَلٰى قِرَاءَةِ مَنْ تَاْمُرُونِي اَنْ اَقْرَاَ فَلَقَدْ قَرَاْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً وَلَقَدْ عَلِمَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنِّي اَعْلَمُهُمْ بِكِتَابِ اللهِ وَلَوْ اَعْلَمُ اَنَّ اَحَدًا اَعْلَمُ مِنِّي لَرَحَلْتُ اِلَيْهِ قَالَ شَقِيقٌ فَجَلَسْتُ فِي حَلَقِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَمَا سَمِعْتُ اَحَدًا يَرُدُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَلَا يَعِيبُهُ۔

۱۸۰۲ــــ حضرت شقیق رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی:

وَ مَن يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

پھر فرمایا: تم لوگ مجھے کس کی قرأت پر پڑھنے کا کہتے ہو؟ بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ستر سے زائد سورتیں پڑھیں اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ جانتے ہیں کہ میں ان سب میں کتاب اللہ کو سب سے زیادہ جانتا ہوں۔ اور اگر میں جانتا کہ کوئی مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو اس کے پاس سفر کر کے جاتا۔ شقیق رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے بہت سے حلقوں میں بیٹھا ہوں، میں نے کسی کو نہیں سنا کہ اس نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس بات کو ردّ کیا ہو یا اسے معیوب گردانا ہو۔[1]

---

[1] فائدہ......اس واقعہ کا پس منظر یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں قرآن کریم کے تمام نسخوں کا تقابل کر کے ایک مصحف لکھنے کا حکم فرمایا تھا جو ایک ہی قرأت پر ہو اور باقی تمام مصاحف کو جلانے کا حکم فرمایا تھا۔ قرآن کریم چونکہ مختلف قرأت پر نازل ہوا تھا لہٰذا جس نے جس قرأت پر حضور ﷺ کو پڑھتے سنا اسی طرح اپنے پاس محفوظ کر لیا۔ اس بناء پر ہر ایک اپنے نسخہ سے تلاوت کرتا تو نسخوں میں قرأت کے تفاوت کی بناء پر تلاوت میں تفاوت نظر آتا اور اس میں بہت سے مسائل سامنے آرہے تھے۔ اس لیے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو کاتب وحی اور مدوّن قرآن ہیں) کی قرأت پر ایک نسخہ تیار کروایا اور لوگوں سے کہا کہ اپنے پاس موجود تمام نسخے جمع کرا دیں۔

اس موقع پر حضرت ابن مسعودؓ نے اس کی مخالفت کی اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں خود لکھا تھا اور جیسا آپ ﷺ سے سنا تھا ویسا ہی لکھا تھا یہ میرے پاس امانت ہے اور میں اسے نہیں جمع کراؤں گا۔ اور آپؓ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ اپنے اپنے قرآنی نسخے چھپا رکھو اور آپؓ نے یہ آیت پڑھی:

"اور جو کوئی چھپا رکھے گا کوئی شئے (بددیانتی سے) تو وہ لائے گا اس شئے کو قیامت کے روز"۔

لہٰذا اگر کوئی اپنا مصحف امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے چھپا کر رکھے گا تو زیادہ سے زیادہ وہ غلول یعنی خیانت کا مرتکب ہوگا، اور ارشاد قرآنی کے مطابق وہ اس چیز کو قیامت کے روز اپنے رب کے حضور پیش کرے گا اور قیامت کے روز وہ قرآن کریم لے کر آنا قابلِ ملامت بات نہیں جو رسول اللہ ﷺ سے سن کر رکھا گیا ہو۔

اور اسی موقع پر یہ بات فرمائی کہ میں قرآن کو سب سے زیادہ جانتا ہوں الخ۔

غالباً حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا خیال یہ تھا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ یہ چاہتے ہیں کہ سب لوگوں کو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی قرأت پر جمع کر دیں اور باقی قرأت کو منسوخ کر دیں اور اس بناء پر انہوں نے اسکی مخالفت کی۔ لیکن فی الحقیقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی نہیں کیا بلکہ انہوں نے حرف رسم قرآنی کو متعین فرمایا یعنی ایک ہی خط پر پورا قرآن کریم تیار کروایا اور سورتوں کو ترتیب دیا اور کسی کو بھی اس بات سے منع نہیں کیا کہ وہ قرآن کریم کی تلاوت اس قرأت پر نہ کریں جو رسول اللہ ﷺ سے صحیح طریق پر متواتر طور پر ثابت ہے۔

تحقیق تفصیل کیلئے دیکھئے۔ (علوم القرآن / شیخ الاسلام مولانا محمد تقی عثمانی)

۱۸۰۳ ...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا قُطْبَةُ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ وَالَّذِي لا اِلٰهَ غَيْرُهُ مَا مِنْ كِتَابِ اللهِ سُورَةٌ اِلا اَنَا اَعْلَمُ حَيْثُ نَزَلَتْ وَمَا مِنْ آيَةٍ اِلا اَنَا اَعْلَمُ فِيمَا اُنْزِلَتْ وَلَوْ اَعْلَمُ اَحَدًا هُوَ اَعْلَمُ بِكِتَابِ اللهِ مِنِّي تَبْلُغُهُ الاِبِلُ لَرَكِبْتُ اِلَيْهِ ۔

۱۸۰۳ ...... حضرت مسروقؒ (مشہور تابعی) فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

"اس ذات کی قسم! جسکے علاوہ کوئی معبود نہیں، کتاب اللہ میں کوئی سورۃ نہیں مگر یہ کہ میں اسے جانتا ہوں کہ کب (اور کہاں) نازل ہوئی اور کوئی آیت نہیں مگر یہ کہ میں جانتا ہوں کہ وہ کس بارے میں نازل ہوئی اور اگر میرے علم میں کوئی ایسا شخص ہوتا جو مجھ سے زیادہ کتاب اللہ کا عالم ہوتا اور اس تک اونٹ پہنچ سکتا تو میں ضرور اس تک جانے کیلئے ضرور اونٹ پر سوار ہوتا"۔ [1]

۱۸۰٤ ...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا نَاْتِي عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو فَنَتَحَدَّثُ اِلَيْهِ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ عِنْدَهُ فَذَكَرْنَا يَوْمًا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَقَدْ ذَكَرْتُمْ رَجُلًا لا اَزَالُ اُحِبُّهُ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ فَبَدَاَ بِهِ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِي حُذَيْفَةَ ۔

۱۸۰۴ ...... حضرت مسروقؒ کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے اور ان سے باتیں کیا کرتے (دین و علم دین کی) ایک روز ہم نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا تو فرمانے لگے:

"تم نے ایسے آدمی کا ذکر کیا ہے کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے ان کے متعلق سنا ہے میں ان سے اس وقت سے محبت کرنے لگا ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا:

"چار افراد سے قرآن (کا علم) حاصل کرو، ابن ام عبد (عبد اللہ بن مسعودؓ) اور انہی کے نام سے آپ ﷺ نے شروع کیا تھا (جو ان کے دوسروں پر راجح ہونے پر دلالت کرتا ہے) اور معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن جبل سے اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے اور سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہ سے"۔

۱۸۰٥ ...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَذَكَرْنَا حَدِيثًا عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ اِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ لا اَزَالُ

۱۸۰۵ ...... حضرت مسروقؒ سے مروی ہے کہ ہم حضرت عبد اللہ بن عمروؓ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ہم نے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ایک حدیث ذکر کی تو انہوں نے کہا: یہ وہ آدمی ہیں جن سے میں اس وقت سے محبت کرتا ہوں جب سے ان کے بارے میں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ چار آدمیوں ابن

---

[1] فائدہ ...... اس حدیث سے پہلی بات تو یہ معلوم ہوئی کہ انسان کو بوقت ضرورت بقدر ضرورت اپنے علمی کمال و فضیلت کا بیان جائز ہے۔ بشرطیکہ براہ عجب و بربنائے تکبر نہ ہو۔ حضرت ابن مسعودؓ کا یہ قول اسی کا مصداق ہے اور ان کا آخری جملہ یہ بتاتا ہے کہ ان کا مذکورہ فرمان بطور بڑائی اور تکبر کے نہیں کیونکہ متکبر آدمی کسی کے پاس علم حاصل کرنے کیلئے سند کی آرزو نہیں کرتا اور حدیث کا آخری جملہ حضرت ابن مسعودؓ کے ذوق علم اور عدم تکبر پر دلالت کرتا ہے۔ واللہ اعلم زکریا عفی عنہ۔

أُحِبُّهُ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُول اللهِ ﷺ يَقُولُهُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ مِنِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ فَبَدَأَ بِهِ وَمِنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمِنْ سَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَمِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَحَرْفٌ لَمْ يَذْكُرْهُ زُهَيْرُ بن حرب قَوْلُه يَقُولُه -

ام عبد (ابن مسعود) اور ان سے ابتداء کی اور ابی بن کعب اور ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم اور معاذ بن جبلؓ سے پڑھو۔

۱۸۰۶...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ وَوَكِيعٍ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَدَّمَ مُعَاذًا قَبْلَ أُبَيٍّ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ أُبَيٌّ قَبْلَ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كِلاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِمْ وَاخْتَلَفَا عَنْ شُعْبَةَ فِي تَنْسِيقِ الأَرْبَعَةِ -

۱۸۰۶...... اس سند کے ساتھ بھی حسبِ سابق حدیث منقول ہے۔ البتہ چاروں ناموں ترتیب (تقدیم و تاخیر) کا اس میں بھی اختلاف ہے۔

۱۸۰۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ ذَكَرُوا ابْنَ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَاكَ رَجُلٌ لا أَزَالُ أُحِبُّهُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُ اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ -

۱۸۰۷...... حضرت مسروقؒ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے پاس حضرت ابن مسعودؓ کا ذکر ہوا انہوں نے کہا: یہ وہ آدمی ہیں جن سے میں اس وقت سے محبت کرتا ہوں جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے ان کے بارے میں سنا ہے کہ قرآن مجید پڑھنا ان چار سے سیکھو حضرت ابن مسعود، حضرت ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم اور حضرت ابی بن کعب اور حضرت معاذ بن جبل۔

۱۸۰۸...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ - حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ بَدَأَ بِهٰذَيْنِ لا أَدْرِي بِأَيِّهِمَا بَدَأَ -

۱۸۰۸...... اس سند کے ساتھ بھی حسبِ سابق منقول ہے۔ البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت شعبہ نے کہا: آپ ﷺ نے ان دونوں سے ابتداء کی البتہ یہ معلوم نہیں کہ ان دونوں میں سے کس سے ابتداء کی تھی۔

باب-۷۲۷ باب من فضائل ابي بن كعب وجماعةٍ من الانصار رضى الله تعالىٰ عنهم

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور انصار کی ایک جماعت کے فضائل

۱۸۰۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُولُ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُو زَيْدٍ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُو زَيْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُومَتِي۔

۱۸۰۹...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں چار افراد نے قرآن کریم کو جمع کیا تھا اور چاروں انصار میں سے تھے:
۱۔ معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل، ۲۔ ابی رضی اللہ عنہ بن کعب
۳۔ زید رضی اللہ عنہ بن ثابت اور ۴۔ ابوزید۔ قتادہؒ کہتے ہیں کہ میں نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ابوزید کون؟ فرمایا کہ میرے ایک چچا زاد بھائی ہیں۔ [1]

۱۸۱۰......حَدَّثَنِي اَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُكْنٰى اَبَا زَيْدٍ۔

۱۸۱۰...... حضرت ہمامؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ:
"رسول اللہ ﷺ کے عہدِ مبارک میں قرآن کریم کی جمع و ترتیب کس نے کی تھی؟ فرمایا کہ چار نے اور چاروں انصاری تھے۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ بن کعب، معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل، زید رضی اللہ عنہ بن ثابت اور ایک اور انصاریؓ جن کی کنیت ابوزید تھی"۔

۱۸۱۱......حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِاُبَيٍّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَمَرَنِي اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ قَالَ آللّٰهُ سَمَّانِي لَكَ قَالَ اللّٰهُ سَمَّاكَ لِي قَالَ فَجَعَلَ اُبَيٌّ يَبْكِي۔

۱۸۱۱...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بار حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ عزوجل نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ تمہیں قرآن سناؤں، حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کیا اللہ عزوجل نے میرا نام لے کر حکم فرمایا ہے۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ یہ سن کر رونے لگے۔ (یہ رونا یا تو خوشی اور مسرت کا تھا کہ حق تعالیٰ نے ان کا نام لیا۔ یا اپنی حیثیت اور اللہ جل شانہٗ کی عظمت کا احساس نمدیدہ کر گیا تھا۔)

۱۸۱۲......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ

۱۸۱۲...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بار حضرت ابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:
اللہ عزوجل نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ تمہیں "لم یکن الذین کفروا"

---

[1] فائدہ...... حضرت علی بن المدینیؒ نے فرمایا کہ ابوزید کا نام "اوس" تھا۔ یحییٰؒ بن معین نے کہا کہ ثابت بن زید تھا۔ جبکہ واقدی نے کہا کہ: وہ قیس بن السکن تھے جو قبیلہ بنی حرام سے تھے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ وہ میرے چچازاد تھے اس کی تائید کرتا ہے کیونکہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی بنی حرام میں سے تھے۔ واللہ اعلم۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِي اَنْ اَقْرَاَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا قَالَ وسمَّانِي قَالَ نَعَمْ! قَالَ فَبَكٰى -

(سورۃ البینہ) سناؤں۔ انہوں نے دریافت کیا کہ کیا میرا نام لے کر فرمایا؟ حضور ﷺ نے فرمایا۔ ہاں! تو وہ رو پڑے"۔

۱۸۱۳...... وحَدَّثَنِيهِ يَحْيٰى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاُبَيٍّ بِمِثْلِهِ -

۱۸۱۳...... حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابیؓ سے (سابقہ حدیث ہی کی مثل) فرمایا۔

باب-۳۲۸ باب من فضائل سعد بن معاذٍ رضى الله عنه

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۸۱٤...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ اَيْدِيهِمْ اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ -

۱۸۱۴...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ کا جنازہ آپ ﷺ کے سامنے تھا:

"اس جنازہ کیلئے اللہ رحمٰن کا عرش بھی ہل گیا"۔

۱۸۱۵...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيسَ الْاَوْدِيُّ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ -

۱۸۱۵...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ کی موت سے عرشِ رحمٰن بھی ہل گیا"۔ [1]

۱۸۱٦...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرُّزِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ الْخَفَّافُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَجَنَازَتُهُ مَوْضُوعَةٌ يَعْنِي سَعْدًا اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمٰنِ -

۱۸۱۶...... حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جبکہ حضرت سعدؓ کا جنازہ رکھا ہوا تھا کہ اس (کی موت) کی وجہ سے اللہ کا عرش بھی حرکت میں آ گیا ہے۔

[1] فائدہ...... عرشِ رحمٰن کے ہلنے سے کیا مراد ہے؟ نوویؒ نے فرمایا کہ: اس کی تاویل میں علماء نے اختلاف کیا ہے۔ ایک جماعت نے کہا کہ یہ اپنے ظاہری معنیٰ پر ہی ہے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے آسمانوں پر جانے کی خوشی سے عرشِ رحمٰن ہل گیا اور حرکت میں آ گیا اور یہ کوئی بعید بات نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عرش کے اندر یہ تمیز رکھی ہے کہ وہ فرح و سرور وغیرہ جذبات کا احساس کر سکے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: بعض پتھر ان میں سے وہ ہیں جو اللہ کے خوف سے گر پڑتے ہیں۔ (البقرہ)
لہٰذا یہ حدیث اپنے ظاہر پر ہے اور یہی قول مختار ہے۔ جبکہ بعض حضرات نے فرمایا کہ عرش رحمٰن کے ہلنے سے مراد عرش کے حملہ (یعنی وہ فرشتے) جنہوں نے عرش کو تھاما ہوا ہے ان کا ہلنا ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۸۱۷......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةُ حَرِيْرٍ فَجَعَلَ اَصْحَابُهٗ يَلْمِسُوْنَهَا وَيَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِهَا فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ لِيْنِ هٰذِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِى الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا وَاَلْيَنُ -

۱۸۱۷...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک ریشم کا جوڑا ہدیہ کیا گیا۔ آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس جوڑے کو چھوتے اور اس کی نرمی اور ملائمت پر بہت تعجب کا اظہار کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس ریشمی کپڑے کی نرمی اور ملائمت پر تعجب ہو رہا ہے؟ سعد (رضی اللہ عنہ) بن معاذ کو جنت میں ملنے والے رومال اس سے زیادہ بہتر ہیں اور اس سے زیادہ نرم ہیں۔

۱۸۱۸......حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَنْبَانِىْ اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ اُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِثَوْبِ حَرِيْرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِىْ قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ بِنَحْوِ هٰذَا اَوْ بِمِثْلِهٖ -

۱۸۱۸...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کہیں سے ریشمی کپڑا آیا۔ (آگے حسب سابق حدیث منقول ہے۔)

۱۸۱۹......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا كَرِوَايَةِ اَبِىْ دَاوُدَ -

۱۸۱۹......اس سند سے بھی حسب سابق حدیث منقول ہے۔

۱۸۲۰...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّهٗ اُهْدِىَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جُبَّةٌ مِنْ سُنْدُسٍ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيْرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنَّ مَنَادِيْلَ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِى الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا -

۱۸۲۰...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دیبا (ریشم کی قسم کا ایک قیمتی کپڑا) کا ایک جبہ ہدیہ کیا گیا۔ جبکہ آپ ﷺ ریشم سے منع فرمایا کرتے تھے۔ لوگوں کو اس کی نرمی پر تعجب ہوتا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "سعد رضی اللہ عنہ بن معاذ کے رومال جنت میں اس سے بہت زیادہ خوبصورت ہیں"۔

۱۸۲۱......حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا سَالِمُ

۱۸۲۱...... حسب سابق منقول ہے۔ اس میں حضرت انس رضی اللہ عنہ

---

❶ فائدہ...... حضرت سماک بن خرشہؓ کی کنیت ابودجانہ تھی۔ انصاری صحابی تھے۔ غزوۂ بدر میں ان کے شجاعت و بہادری سے بھرے کارنامے مشہور و معروف ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد بھی حیات رہے اور جنگ یمامہ میں شہید ہوئے۔
ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اسے لوں گا اور حق ادا کروں گا تو اس کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: "کسی مسلمان کو قتل نہ کیا جائے اور کافر کو چھوڑا نہ جائے"۔

بْنُ نُوحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُكَيْدِرَ دُومَةِ الْجَنْدَلِ اَهْدٰى لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حُلَّةً فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ الْحَرِيرِ ۔

نے فرمایا کہ :اکیدر دومۃ الجندل (کے حاکم) نے آپ ﷺ کی خدمت میں جوڑا ہدیہ کیا۔

باب-۳۲۹ باب من فضائل ابی دجانة سماك بن خرشة رضی الله تعالى عنهم

حضرت ابو دجانہ سماک بن خرشہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۸۲۲...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَ سَيْفًا يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ مَنْ يَاْخُذُ مِنِّي هٰذَا فَبَسَطُوا اَيْدِيَهُمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُولُ اَنَا اَنَا قَالَ فَمَنْ يَاْخُذُهُ بِحَقِّهِ قَالَ فَاَحْجَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ سِمَاكُ بْنُ خَرَشَةَ اَبُو دُجَانَةَ اَنَا اٰخُذُهُ بِحَقِّهِ قَالَ فَاَخَذَهُ فَفَلَقَ بِهِ هَامَ الْمُشْرِكِينَ ۔

۱۸۲۲...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ احد کے روز ایک تلوار لی اور فرمایا کہ: کون یہ تلوار مجھ سے لے گا؟ سب نے ہاتھ پھیلا دیئے۔ ہر آدمی یہ کہہ رہا تھا کہ میں! میں! آپ ﷺ نے فرمایا کہ کون اس کا حق بھی ادا کرے گا؟ یہ سن کر سب پیچھے ہٹ گئے۔ (کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار لینا تو بڑی سعادت تھی لیکن اس کا حق ادا کرنا ایک بڑا بھاری کام تھا جو ہر ایک کے بس میں نہ تھا) حضرت سماک بن خرشہ ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: میں اس کے حق کو پورا کرنے کیلئے لوں گا۔ چنانچہ وہ تلوار انہوں نے لے لی اور اس سے مشرکین کی کھوپڑیاں پھاڑیں۔[1]

باب-۳۳۰ باب من فضائل عبد الله بن عمرو بن حرام والد جابر رضی الله تعالىٰ عنهما

حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام (حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد) کے فضائل

۱۸۲۳...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ جِيءَ بِاَبِي مُسَجًّى وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ قَالَ فَاَرَدْتُ اَنْ اَرْفَعَ الثَّوْبَ فَنَهَانِي قَوْمِي ثُمَّ اَرَدْتُ اَنْ اَرْفَعَ الثَّوْبَ فَنَهَانِي قَوْمِي فَرَفَعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَوْ اَمَرَ بِهِ فَرُفِعَ فَسَمِعَ صَوْتَ بَاكِيَةٍ اَوْ صَائِحَةٍ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ فَقَالُوا بِنْتُ عَمْرٍو اَوْ اُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ وَلِمَ تَبْكِي فَمَا زَالَتِ

۱۸۲۳...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد کے دن میرے والد کو کپڑے میں لپٹا ہوا لایا گیا اور ان کا مُثلہ کر دیا گیا تھا (کافروں نے انہیں شہید کر دیا تھا اور ان کے سارے جسم کے اعضاء کاٹ ڈالے تھے) فرماتے ہیں کہ میں نے چاہا کہ کپڑا ہٹاؤں مگر میری قوم نے مجھے منع کر دیا۔ میں نے پھر چاہا کہ کپڑا ہٹا کر دیکھوں۔ میری قوم نے مجھے پھر روک دیا۔

پھر یا تو رسول اللہ ﷺ نے کپڑا خود اٹھا دیا یا کسی کو اٹھانے کا حکم دیا۔ چنانچہ کپڑا ہٹا دیا گیا تو (ان کے جسم کے ٹکڑے دیکھ کر) ایک چیخ کی یا رونے کی آواز سنی۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ یہ (رونے والی) کون ہے؟ کہا گیا کہ عمرو کی بیٹی یا بہن ہے (یعنی شہید کی بہن یا پھوپھی ہے) آپ ﷺ نے

الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رُفِعَ -

فرمایا کیوں روتی ہے؟ فرشتے مسلسل اپنے پروں سے اس پر سایہ کیئے ہوئے ہیں۔ یہاں تک انہیں اٹھایا گیا۔

۱۸۲٤...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اُصِيبَ اَبِي يَوْمَ اُحُدٍ فَجَعَلْتُ اَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ وَاَبْكِي وَجَعَلُوا يَنْهَوْنَنِي وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لا يَنْهَانِي قَالَ وَجَعَلَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ عَمْرٍو تَبْكِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَبْكِيهِ اَوْ لا تَبْكِيهِ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِاَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رَفَعْتُمُوهُ -

۱۸۲۴...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ احد کے روز میرے والد شہید ہوگئے۔ میں ان کے چہرہ سے کپڑا ہٹانے لگا تو لوگوں نے مجھے منع کر دیا۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے مجھے منع نہیں فرمایا (چنانچہ جب کپڑا ہٹا دیا تو) فاطمہ بنت عمرو (شہید کی بہن) رونے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
تم ان پر روؤ یا نہ روؤ، فرشتوں نے ان پر مسلسل اپنے پروں سے سایہ کیا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ تم انہیں اٹھاؤ (اور قبر میں پہنچاؤ)۔

۱۸۲٥......حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ كِلاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ بِهٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ اَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ الْمَلَائِكَةِ وَبُكَاءُ الْبَاكِيَةِ -

۱۸۲۵...... اس سند سے بھی حسب سابق حدیث منقول ہے۔ لیکن حضرت ابن جریج کی روایت کردہ حدیث میں ملائکہ اور رونے والے کے رونے کا ذکر نہیں ہے۔

۱۸۲٦......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ ابْنُ عَدِيٍّ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جِيءَ بِاَبِي يَوْمَ اُحُدٍ مُجَدَّعًا فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ -

۱۸۲۶...... حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ غزوۂ احد کے دن میرے والد کو ناک و کان کٹے ہوئے لایا گیا پس انہیں نبی کریم ﷺ کے سامنے رکھا گیا (باقی حدیث مبارکہ سابقہ احادیث ہی کی طرح بیان فرمائی)۔

باب-۳۳۱ باب من فضائل جليبيبٍ رضى الله عنه

حضرت جلیبیب رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۸۲۷......حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيطٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ اَبِي بَرْزَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي مَغْزًى لَهُ فَاَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لِاَصْحَابِهِ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ اَحَدٍ

۱۸۲۷...... حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک غزوہ میں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مال غنیمت عطا فرمایا (یعنی فتح عطا فرمائی) آپ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا کہ کیا کسی کو تم غائب پاتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں فلاں، فلاں

قَالُوا نَعَمْ فُلاَنًا وَفُلاَنًا وَفُلاَنًا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ فُلاَنًا وَفُلاَنًا وَفُلاَنًا ثُمَّ قَالَ هَلْ تَفْقِدُونَ مِنْ اَحَدٍ قَالُوا لا قَالَ لٰكِنِّی اَفْقِدُ جُلَيْبِيًا فَاطْلُبُوهُ فَطُلِبَ فِي الْقَتْلٰى فَوَجَدُوهُ اِلٰى جَنْبِ سَبْعَةٍ قَدْ قَتَلَهُمْ ثُمَّ قَتَلُوهُ فَاَتٰى النَّبِيُّ ﷺ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ قَتَلَ سَبْعَةً ثُمَّ قَتَلُوهُ هٰذَا مِنِّی وَاَنَا مِنْهُ هٰذَا مِنِّی وَاَنَا مِنْهُ قَالَ فَوَضَعَهُ عَلٰى سَاعِدَيْهِ لَيْسَ لَهُ اِلا سَاعِدَا النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَحُفِرَ لَهُ وَوُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ غَسْلًا ۔

اور فلاں غائب ہیں (یعنی شہید ہو گئے ہیں) آپ ﷺ نے پھر فرمایا: کسی اور کو گم پاتے ہو؟ وہ کہنے لگے کہ نہیں آپ ﷺ نے فرمایا: لیکن میں جلیبیب رضی اللہ عنہ کو موجود نہیں پاتا۔ انہیں تلاش کرو۔ انہیں شہداء میں تلاش کیا گیا تو انہیں سات مقتولین کے درمیان پایا جنہیں جلیبیب رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا تھا۔ پھر دشمنوں نے انہیں قتل کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ ان کی نعش پر تشریف لائے اور کھڑے ہو گئے۔ پھر فرمایا کہ جلیبیب (رضی اللہ عنہ) نے سات کو قتل کیا پھر انہیں دشمن نے شہید کر دیا۔ یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ یہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں اپنے بازوؤں پر اٹھا لیا اور ان کیلئے کوئی گہوارہ نہیں تھا۔ سوائے نبی ﷺ کے بازوؤں کے۔ پھر ان کیلئے قبر کھودی گئی اور انہیں قبر میں رکھ دیا گیا۔ (راوی نے غسل دینے کا ذکر نہیں کیا)۔ [1]

باب-۳۳۲ باب من فضائل ابی ذر رضی اللہ عنه

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۸۲۸ـــــ حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلاَلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ اَبُو ذَرٍّ خَرَجْنَا مِنْ قَوْمِنَا غِفَارٍ وَكَانُوا يُحِلُّونَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ

۱۸۲۸ـــــ حضرت عبد اللہ بن الصامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
”ہم اپنی قوم غفار سے نکلے وہ لوگ اشہر حرم (حرمت والے مہینوں) کو بھی حلال قرار دیتے تھے (اور ان میں بھی جنگ سے گریز نہیں کرتے

---

[1] فائدہ ـــــ حضرت جلیبیب رضی اللہ عنہ ان صحابہ میں سے ہیں جن کے متعلق کتب حدیث میں کوئی ذکر نہیں ملتا۔ نہ ان کے والد کا نام معلوم ہے نہ ہی قبیلہ کا۔
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ”رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک صاحب جلیبیب نامی تھے۔ ان کے چہرہ پر نشانات تھے (جو انہیں بد صورت بناتے تھے) رسول اللہ ﷺ نے انہیں شادی کرنے کی پیشکش کی تو انہوں نے فرمایا کہ: یا رسول اللہ! اس اعتبار سے تو آپ مجھے کھوٹا پائیں گے (کیونکہ میں بد صورت ہوں) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
”تم اللہ کے نزدیک کھوٹے نہیں ہو“۔ (البرقانی فی مستخرجہ کمافی الاصابۃ)
آنحضرت ﷺ نے کیا عظیم نعمت انہیں عطا فرمائی کہ انہیں اپنا حصہ قرار دیا اور اپنے آپ کو ان کا حصہ قرار دیا۔ کتنی عظیم فضیلت ہے جو ان گمنام صحابی کو حاصل ہوئی۔ اور پھر رسول اللہ ﷺ کے بازو مبارک ان کا گہوارۂ جنازہ بنے۔ اس سے جہاں جلیبیب رضی اللہ عنہ کی فضیلت و مقام ظاہر ہوتی ہے۔ وہیں رسالت مآب ﷺ کی شان رحمدلی و ہمدردی بھی پوری طرح اجاگر ہوتی ہے کہ جن کا کوئی نہیں انہیں رسالت مآب ﷺ نے اپنا قرار دیا۔ شکستہ دلوں کا وہی ہیں سہارا، صلی اللہ علیہ وسلم

فَخَرَجْتُ اَنَا وَاَخِي اُنَيْسٌ وَاُمُّنَا فَنَزَلْنَا عَلَى خَالٍ لَنَا فَاَكْرَمَنَا خَالُنَا وَاَحْسَنَ اِلَيْنَا فَحَسَدَنَا قَوْمُهُ فَقَالُوا اِنَّكَ اِذَا خَرَجْتَ عَنْ اَهْلِكَ خَالَفَ اِلَيْهِمْ اُنَيْسٌ فَجَاءَ خَالُنَا فَنَثَى عَلَيْنَا الَّذِي قِيلَ لَهُ فَقُلْتُ اَمَّا مَا مَضَى مِنْ مَعْرُوفِكَ فَقَدْ كَدَّرْتَهُ وَلَا جِمَاعَ لَكَ فِيمَا بَعْدُ فَقَرَّبْنَا صِرْمَتَنَا فَاحْتَمَلْنَا عَلَيْهَا وَتَغَطَّى خَالُنَا ثَوْبَهُ فَجَعَلَ يَبْكِي فَانْطَلَقْنَا حَتَّى نَزَلْنَا بِحَضْرَةِ مَكَّةَ فَنَافَرَ اُنَيْسٌ عَنْ صِرْمَتِنَا وَعَنْ مِثْلِهَا فَاَتَيَا الْكَاهِنَ فَخَيَّرَ اُنَيْسًا فَاَتَانَا اُنَيْسٌ بِصِرْمَتِنَا وَمِثْلِهَا مَعَهَا قَالَ وَقَدْ صَلَّيْتُ يَا ابْنَ اَخِي قَبْلَ اَنْ اَلْقَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِثَلَاثِ سِنِينَ قُلْتُ لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ قُلْتُ فَاَيْنَ تَوَجَّهُ قَالَ اَتَوَجَّهُ حَيْثُ يُوَجِّهُنِي رَبِّي اُصَلِّي عِشَاءً حَتَّى اِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ اُلْقِيتُ كَاَنِّي خِفَاءٌ حَتَّى تَعْلُوَنِي الشَّمْسُ فَقَالَ اُنَيْسٌ اِنَّ لِي حَاجَةً بِمَكَّةَ فَاكْفِنِي فَانْطَلَقَ اُنَيْسٌ حَتَّى اَتَى مَكَّةَ فَرَاثَ عَلَيَّ ثُمَّ جَاءَ فَقُلْتُ مَا صَنَعْتَ قَالَ لَقِيتُ رَجُلًا بِمَكَّةَ عَلَى دِينِكَ يَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَهُ قُلْتُ فَمَا يَقُولُ النَّاسُ قَالَ يَقُولُونَ شَاعِرٌ كَاهِنٌ سَاحِرٌ وَكَانَ اُنَيْسٌ اَحَدَ الشُّعَرَاءِ قَالَ اُنَيْسٌ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكَهَنَةِ فَمَا هُوَ بِقَوْلِهِمْ وَلَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهُ عَلَى اَقْرَاءِ الشِّعْرِ فَمَا يَلْتَئِمُ عَلَى لِسَانِ اَحَدٍ بَعْدِي اَنَّهُ شِعْرٌ وَاللّٰهِ اِنَّهُ لَصَادِقٌ وَاِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ قَالَ قُلْتُ فَاكْفِنِي حَتَّى اَذْهَبَ فَاَنْظُرَ قَالَ فَاَتَيْتُ مَكَّةَ فَتَضَعَّفْتُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَقُلْتُ اَيْنَ هٰذَا الَّذِي تَدْعُونَهُ الصَّابِئَ فَاَشَارَ اِلَيَّ فَقَالَ الصَّابِئَ فَمَالَ عَلَيَّ اَهْلُ الْوَادِي بِكُلِّ مَدَرَةٍ وَعَظْمٍ حَتَّى خَرَرْتُ مَغْشِيًّا عَلَيَّ قَالَ فَارْتَفَعْتُ حِينَ ارْتَفَعْتُ

تھے) لہٰذا میں اور میرا بھائی اُنیس نکل گئے اور ایمان لے آئے۔ اور ہم نے اپنے ایک ماموں کے ہاں قیام کیا۔ ماموں نے ہمارا بہت اکرام کیا اور ہمارے ساتھ اچھا سلوک کیا۔ ان کی قوم کو ہم سے حسد ہوا تو انہوں نے (ماموں سے) کہا کہ:

جب تم اپنے گھر والوں کے پاس سے چلے جاتے ہو تو اُنیس (ابوذر رضی اللہ عنہ کے بھائی) ان کے پاس جاتے ہیں۔ (گویا بدکاری کا الزام لگایا)۔

ماموں واپس آئے اور جو بات ان سے کہی گئی تھی، ہم پر اس کا انکشاف کیا۔ میں نے کہا کہ: آپ نے اس سے قبل جو نیکی ہمارے ساتھ کی، اسے آپ نے مکدر کر دیا اور اب آپ کے ساتھ اکٹھے نہیں رہا جا سکتا۔ لہٰذا ہم اپنے اونٹ کے قریب گئے اور اس پر سوار ہو گئے (تاکہ وہاں سے روانہ ہوں) ماموں نے (یہ منظر دیکھا تو) اپنا چہرہ کپڑے سے ڈھانپ لیا اور رونے لگے (شاید اپنے فعل پر ندامت ہوئی ہو) ہم وہاں سے روانہ ہوئے اور یہاں تک کہ مکہ کے قریب پڑاؤ کیا۔

اُنیس نے ایک شخص سے اپنے اونٹوں اور اتنے ہی اونٹوں پر شرط لگائی (کہ میرے اونٹ اچھے ہیں)۔ دونوں ایک کاہن کے پاس آئے (تاکہ وہ فیصلہ کرے کہ کس کے اونٹ اچھے ہیں) اس نے اُنیس کے اونٹوں کو بہتر قرار دیا۔ چنانچہ اُنیس (شرط جیت گئے اور) ہمارے پاس اپنے اونٹوں کے ساتھ اتنے ہی اور اونٹ لائے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن الصامت سے فرمایا کہ اے میرے بیٹے! میں نے رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے سے قبل بھی تین برس نماز پڑھی ہے۔

میں نے کہا کہ: کس کیلئے نماز پڑھی؟ کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کیلئے۔ میں نے کہا کہ کس طرف رخ کر کے پڑھی؟ کہا کہ جس طرف میرا رب مجھے کر دیتا تھا، اسی طرف میں منہ کر لیتا تھا۔ میں عشاء کے وقت نماز پڑھا کرتا تھا یہاں تک کہ اخیر رات میں، میں کمبل کی طرح پڑ کر سو جاتا تھا۔ یہاں تک کہ سورج مجھ پر آ جاتا تھا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر اُنیس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا کہ مجھے مکہ میں ایک کام ہے۔ لہٰذا تم یہاں کے کام دیکھو۔ چنانچہ وہ مکہ روانہ ہو گئے اور

كَأَنِّي نُصُبٌ أَحْمَرُ قَالَ فَأَتَيْتُ زَمْزَمَ فَغَسَلْتُ عَنِّي الدِّمَاءَ وَشَرِبْتُ مِنْ مَائِهَا وَلَقَدْ لَبِثْتُ يَا ابْنَ أَخِي ثَلَاثِينَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ مَا كَانَ لِي طَعَامٌ إِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتَّى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِي وَمَا وَجَدْتُ عَلَى كَبِدِي سُخْفَةَ جُوعٍ قَالَ فَبَيْنَا أَهْلُ مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ قَمْرَاءَ إِضْحِيَانَ إِذْ ضُرِبَ عَلَى أَسْمِخَتِهِمْ فَمَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَحَدٌ وَامْرَأَتَيْنِ مِنْهُمْ تَدْعُوَانِ إِسَافًا وَنَائِلَةَ قَالَ فَأَتَتَا عَلَيَّ فِي طَوَافِهِمَا فَقُلْتُ أَنْكِحَا أَحَدَهُمَا الْأُخْرَى قَالَ فَمَا تَنَاهَتَا عَنْ قَوْلِهِمَا قَالَ فَأَتَتَا عَلَيَّ فَقُلْتُ هَنٌ مِثْلُ الْخَشَبَةِ غَيْرَ أَنِّي لَا أَكْنِي فَانْطَلَقَتَا تُوَلْوِلَانِ وَتَقُولَانِ لَوْ كَانَ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ أَنْفَارِنَا قَالَ فَاسْتَقْبَلَهُمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا هَابِطَانِ قَالَ مَا لَكُمَا قَالَتَا الصَّابِئُ بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَأَسْتَارِهَا قَالَ مَا قَالَ لَكُمَا قَالَتَا إِنَّهُ قَالَ لَنَا كَلِمَةً تَمْلَأُ الْفَمَ وَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتَّى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَطَافَ بِالْبَيْتِ هُوَ وَصَاحِبُهُ ثُمَّ صَلَّى فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ أَبُو ذَرٍّ فَكُنْتُ أَنَا أَوَّلَ مَنْ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الْإِسْلَامِ قَالَ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ ثُمَّ قَالَ مَنْ أَنْتَ قَالَ قُلْتُ مِنْ غِفَارٍ قَالَ فَأَهْوَى بِيَدِهِ فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي كَرِهَ أَنِ انْتَمَيْتُ إِلَى غِفَارٍ فَذَهَبْتُ آخُذُ بِيَدِهِ فَقَدَعَنِي صَاحِبُهُ وَكَانَ أَعْلَمَ بِهِ مِنِّي ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ مَتَى كُنْتَ هَاهُنَا قَالَ قُلْتُ قَدْ كُنْتُ هَاهُنَا مُنْذُ ثَلَاثِينَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ قَالَ فَمَنْ كَانَ يُطْعِمُكَ قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ لِي طَعَامٌ إِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتَّى تَكَسَّرَتْ عُكَنُ بَطْنِي وَمَا أَجِدُ عَلَى كَبِدِي

واپسی میں تاخیر کر دی۔

پھر واپس آئے تو میں نے کہا کہ تم نے کیا کیا؟ کہنے لگے کہ میں مکہ میں ایک ایسے شخص سے ملا ہوں جو تمہارے دین پر ہے۔ وہ کہتا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے (رسول بنا کر) بھیجا ہے۔ میں نے کہا کہ لوگ (اسکے بارے میں) کیا کہتے ہیں؟ اُنیس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ شاعر ہے، کاہن ہے، جادوگر ہے۔ جبکہ اُنیس بھی شعراء میں سے تھا۔ چنانچہ وہ کہنے لگا کہ میں نے کاہنوں کا کلام بھی سنا ہے اس آدمی کا کلام کاہنوں کا سا کلام نہیں ہے۔ میں نے اسکے کلام کا شاعری کی انواع واقسام سے بھی موازنہ کر کے دیکھا تو میرے بعد کسی کی زبان پہ نہیں آئے گا کہ وہ شعر ہے۔ اللہ کی قسم! وہ سچا ہے اور لوگ جو اس کے متعلق باتیں بناتے ہیں، جھوٹے ہیں۔

میں نے کہا کہ اب تم یہاں ٹھہرو۔ تاکہ میں جاؤں اور خود دیکھوں۔ چنانچہ میں مکہ آیا اور میں نے کسی مکہ کے ایک کمزور ترین آدمی کو چھانٹا (تاکہ وہ مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچا سکے) اور اس سے میں نے کہا:

وہ آدمی کہاں ہے جسے تم لوگ صابی (بے دین) کہتے ہو؟ (اہل مکہ حضور علیہ السلام کو صابی کہتے تھے۔ نعوذ باللہ کہ وہ بے دین ہو گئے اپنے آباء و اجداد کے دین سے)۔

اس آدمی نے میری طرف اشارہ کر دیا اور کہا کہ تو خود صابی ہے (جبھی تو صابی کو پوچھ رہا ہے) بس سارے مکہ والے مجھ پر ہڈیاں اور ڈھیلے لے کر پل پڑے یہاں تک کہ میں بے ہوش ہو کر گر گیا۔

جب میں ہوش میں آ کر اٹھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں ایک سرخ بت ہوں (خون سے سرخ ہو چکا ہوں) میں زمزم کے کنویں پر آیا اور خون کو دھویا۔ زمزم کا پانی پیا۔

اور اے میرے بھتیجے! میں وہاں تیس دن رات رہا اور سوائے زمزم کے میرا کوئی کھانا نہیں تھا۔ زمزم پی پی کر میں اتنا موٹا ہو گیا تھا کہ میرے پیٹ میں گوشت کی شکنیں جھک گئیں اور میں نے اپنے کلیجہ میں بھوک کی کمزوری کا احساس بھی نہ پایا۔

فرماتے ہیں کہ ایک رات اہل مکہ چاندنی رات میں سوئے ہوئے تھے اور

سُخْفَةَ جُوعٍ قَالَ اِنَّهَا مُبَارَكَةٌ اِنَّهَا طَعَامُ طُعْمٍ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ ائْذَنْ لِي فِي طَعَامِهِ اللَّيْلَةَ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاَبُو بَكْرٍ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا فَفَتَحَ اَبُو بَكْرٍ بَابًا فَجَعَلَ يَقْبِضُ لَنَا مِنْ زَبِيبِ الطَّائِفِ وَكَانَ ذَلِكَ اَوَّلَ طَعَامٍ اَكَلْتُهُ بِهَا ثُمَّ غَبَرْتُ مَا غَبَرْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّهُ قَدْ وُجِّهَتْ لِي اَرْضٌ ذَاتُ نَخْلٍ لَا اُرَاهَا اِلَّا يَثْرِبَ فَهَلْ اَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّي قَوْمَكَ عَسَى اللهُ اَنْ يَنْفَعَهُمْ بِكَ وَيَاْجُرَكَ فِيهِمْ فَاَتَيْتُ اُنَيْسًا فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ صَنَعْتُ اَنِّي قَدْ اَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ قَالَ مَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكَ فَاِنِّي قَدْ اَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَاَتَيْنَا اُمَّنَا فَقَالَتْ مَا بِي رَغْبَةٌ عَنْ دِينِكُمَا فَاِنِّي قَدْ اَسْلَمْتُ وَصَدَّقْتُ فَاحْتَمَلْنَا حَتَّى اَتَيْنَا قَوْمَنَا غِفَارًا فَاَسْلَمَ نِصْفُهُمْ وَكَانَ يَؤُمُّهُمْ اَيْمَاءُ بْنُ رَحَضَةَ الْغِفَارِيُّ وَكَانَ سَيِّدَهُمْ وَقَالَ نِصْفُهُمْ اِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ اَسْلَمْنَا فَقَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ فَاَسْلَمَ نِصْفُهُمُ الْبَاقِي وَجَاءَتْ اَسْلَمُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ اِخْوَتُنَا نُسْلِمُ عَلَى الَّذِي اَسْلَمُوا عَلَيْهِ فَاَسْلَمُوا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ -

بیت اللہ کا طواف کرنے والا بھی کوئی نہیں تھا، میں نے دیکھا دو عورتیں (طواف کر رہی ہیں) اور اساف و نائلہ (دو بت تھے جو صفا و مروہ پر نصب تھے) کو پکار رہی ہیں۔ میں نے کہا کہ ان دونوں میں سے ایک کا دوسرے سے نکاح کر دو (مقصد یہ تھا کہ ان بتوں کو پکار رہی ہو حالانکہ یہ پتھر کے بت پوجنے کے قابل نہیں تو طنزاً کہا کہ ان کا نکاح کر دو)۔ مگر وہ دونوں اپنی پکار سے رکی نہیں۔ چنانچہ جب وہ میرے پاس آئیں تو میں نے کہا کہ: "لکڑی کی طرح مرد کا ذکر ان کے اس میں"۔ مگر یہ بات ہے کہ میں کنایوں میں بات نہیں کرتا۔

(ابوذر رضی اللہ عنہ کو ان عورتوں پر غصہ تھا کہ وہ پتھر کے ان بتوں کو کیوں مشکل کشا سمجھ کر پکار رہی ہیں۔ انہوں نے پہلے ایک طنزیہ بات سے انہیں روکنے کی کوشش کی۔ مگر جب وہ باز نہ آئیں تو صاف صاف طریقہ سے گالی دیتے ہوئے کہا کہ: ان (بتوں) کے اس (شرمگاہ) میں وہ لکڑی کی طرح اور مقصود صرف ان بتوں کی تذلیل تھی) وہ دونوں عورتیں ملامت کرتی اور یہ کہتی روانہ ہو گئیں کہ: کاش اس وقت ہمارے گروہ کا کوئی آدمی ہوتا۔

راہ میں ان عورتوں کو رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ملے۔ وہ دونوں پہاڑ سے اتر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ تمہیں کیا ہوا؟ وہ کہنے لگیں کہ ایک بے دین شخص کعبہ اور اس کے پردوں کے درمیان ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ اس نے تمہیں کیا کہا؟ وہ کہنے لگیں کہ اتنا بھاری جملہ کہا ہے کہ منہ بھر جائے (اتنی بری بات ہے کہ اس کا ذکر کرنا بہت مشکل ہے)۔

پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے اور آپ ﷺ کے ساتھی نے حجر اسود کا استلام کیا اور بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر نماز پڑھی۔ جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں پہلا شخص ہوں جس نے آپ ﷺ کو اسلام کا سلام کیا۔ میں نے کہا: السلام علیک یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وعلیک ورحمۃ اللہ۔ پھر فرمایا کہ تم کون ہو؟ میں نے کہا: بنو غفار کا ایک آدمی ہوں۔ آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک ایک طرف کو جھکایا اور اپنی انگلیاں پیشانی پر

رکھ دیں۔ میں نے دل میں کہا کہ آپ ﷺ کو شاید یہ ناگوار ہوا کہ میں نے اپنے آپ کو بنو غفار کی طرف منسوب کیا (اسلئے کہ بنو غفار کے بارے میں مشہور تھا کہ وہ راہزنی کرتے ہیں)۔ میں آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑنے لگا تو آپ ﷺ کے ساتھی (ابو بکر رضی اللہ عنہ) نے مجھے روکا اور وہ مجھ سے زیادہ جانتے تھے۔ آپ ﷺ کو۔

پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا اور پوچھا کہ: تم کب سے یہاں ہو؟ میں نے کہا کہ میں یہاں تیس دن رات سے ہوں۔ فرمایا کہ تمہیں کھانا کون کھلاتا ہے؟ میں نے کہا کہ زمزم کے پانی کے علاوہ میرا کوئی کھانا نہیں ہے اور میں (زمزم کے پانی سے) اتنا موٹا ہو گیا ہوں کہ میرے پیٹ کی شکنیں جھک گئیں اور میں اپنے کلیجہ میں بھوک کی کمزوری کا احساس نہیں پاتا۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ زمزم کا پانی بابرکت ہے، بلاشبہ وہ غذائیت والا کھانا ہے۔

پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ: یا رسول اللہ! آج رات ان کے کھانے کی اجازت مجھے دیجئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ چل پڑے۔ میں بھی دونوں کے ساتھ چل پڑا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک دروازہ کھولا اور ہمارے لیئے طائف کے انگور توڑنے لگے۔ وہ پہلا کھانا تھا جو میں نے (مکہ میں) کھایا پھر میں یونہی اسی حال میں رہا۔ بعد ازاں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: "مجھے (وحی کے ذریعہ) ایک کھجوروں والی سرزمین کی طرف متوجہ کیا گیا ہے اور میرا خیال ہے کہ وہ یثرب (مدینہ) کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔ تو کیا تم اپنی قوم کی طرف میری طرف سے تبلیغ کا فریضہ انجام دے سکتے ہو۔ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں تمہارے ذریعہ فائدہ پہنچائیں اور تمہیں اسکا اجر دیں۔ میں اپنے بھائی اُنیس کے پاس واپس آیا۔

اس نے کہا تم نے کیا کیا؟ میں نے کہا کہ میں نے یہ کیا کہ میں اسلام لے آیا اور ان صاحب کی تصدیق کر دی ہے۔ وہ کہنے لگا کہ مجھے بھی تمہارے دین سے کوئی بے زاری نہیں ہے میں بھی اسلام لایا اور تصدیق کر دی (رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی)۔ چنانچہ ہم دونوں اپنی ماں کے پاس آئے تو میری ماں نے کہا کہ مجھے بھی تمہارے دین سے بے زاری نہیں

ہے، میں بھی اسلام لاتی ہوں اور تصدیق کرتی ہوں۔
پھر ہم سوار ہوئے یہاں تک کہ اپنی قوم غفار میں آئے۔ ان میں سے آدھے لوگ (تو اسی وقت) مسلمان ہوگئے۔ اور ان کا سردار ایماء بن رحضۃ الغفاری ان کی امامت کراتا تھا اور باقی آدھے لوگوں نے یہ کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ آئیں گے، تو ہم اس وقت اسلام لائیں گے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو باقی آدھے بھی مسلمان ہو گئے (اور رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئی پوری ہوئی کہ اللہ تمہارے ذریعہ تمہاری قوم کو نفع پہنچائے)۔
قبیلۂ اسلم کے لوگ آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! یہ (بنو غفار) ہمارے بھائی ہیں۔ ہم بھی اسی ہستی پر اسلام لائے ہیں۔ جس پر یہ اسلام لائے ہیں۔ چنانچہ وہ بھی مسلمان ہوگئے۔
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنو غفار کی اللہ نے مغفرت کر دی اور بنو اسلم کو اللہ نے سلامتی عطا فرمائی۔ (دونوں کو ظاہری الفاظ کو حالِ نیک میں بدل دیا)۔

۱۸۲۹...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ قُلْتُ فَاكْفِنِي حَتّٰى اَذْهَبَ فَاَنْظُرَ قَالَ نَعَمْ وَكُنْ عَلٰى حَذَرٍ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَاِنَّهُمْ قَدْ شَنِفُوا لَهُ وَتَجَهَّمُوا -

۱۸۲۹...... اس سند سے بھی یہ حدیث حسب سابق منقول ہے۔ لیکن اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ حضرت ابوذرؓ نے بیان کیا کہ میں نے کہا: تم میرے معاملات کی نگرانی کرو یہاں تک کہ میں جاکر دیکھ آؤں۔ اُنیس نے کہا: جی ہاں! لیکن اہل مکہ سے بچتے رہنا کیونکہ وہ اس آدمی کے دشمن ہیں اور برے طریقوں سے لڑتے ہیں۔

۱۸۳۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ اَبُو ذَرٍّ يَا ابْنَ اَخِي صَلَّيْتُ سَنَتَيْنِ قَبْلَ مَبْعَثِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قُلْتُ فَاَيْنَ كُنْتَ تَوَجَّهُ قَالَ حَيْثُ وَجَّهَنِيَ اللّٰهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ فَتَنَافَرَا اِلٰى رَجُلٍ مِنَ الْكُهَّانِ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ اَخِي

۱۸۳۰...... حضرت عبداللہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ذرؓ نے فرمایا: اے بھتیجے! میں نبی کریم ﷺ کی بعثت سے دو سال پہلے نماز پڑھا کرتا تھا۔ میں نے کہا: تو اپنا رخ کس طرف کرتا تھا؟ انہوں نے کہا: جہاں اللہ تعالیٰ میرا رخ فرمادیا کرتے۔ باقی حدیث گذر چکی۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ وہ دونوں کاہنوں میں سے ایک آدمی کے پاس گئے اور میرا بھائی برابر اس کی تعریف کرتا رہا یہاں تک کہ اس پر غالب آگیا۔ پس ہم نے اس سے اونٹ لے لیا اور انہیں اپنے اونٹوں کے ساتھ ملالیا۔ اس حدیث میں اضافہ بھی ہے کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور بیت اللہ

أُنَيْسُ يَمْدَحُهُ حَتّى غَلَبَهُ قَالَ فَاَخَذْنَا صِرْمَتَهُ فَضَمَمْنَاهَا اِلَى صِرْمَتِنَا وَقَالَ اَيْضًا فِي حَدِيْثِهِ قَالَ فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلّى رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ قَالَ فَاَتَيْتُهُ فَاِنِّي لَاَوَّلُ النَّاسِ حَيَّاهُ بِتَحِيَّةِ الاِسْلَامِ قَالَ قُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَنْ اَنْتَ وَفِي حَدِيْثِهِ اَيْضًا فَقَالَ مُنْذُ كَمْ اَنْتَ هَاهُنَا قَالَ قُلْتُ مُنْذُ خَمْسَ عَشْرَةَ وَفِيهِ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ اَتْحِفْنِي بِضِيَافَتِهِ اللَّيْلَةَ۔

کا طواف کیا اور مقام (ابراہیم) کے پیچھے دو رکعتیں ادا کیں۔ پس میں آپ ﷺ کے پاس آیا اور میں لوگوں میں سب سے پہلے ہوں جس نے آپ ﷺ کو اسلام کے مطابق سلام کیا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ پر سلامتی ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تجھ پر سلامتی ہو، تو کون ہے؟ اور یہ بھی اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم کب سے یہاں ہو ؟ میں نے عرض کیا: پندرہ دن سے اور مزید یہ ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے کہا: انہیں رات کی مہمان نوازی کے لیے میرے ساتھ کر دیں۔

۱۸۳۱...... وحَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ السَّامِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَتَقَارَبَا فِي سِيَاقِ الْحَدِيثِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا الْمُثَنّى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا بَلَغَ اَبَا ذَرٍّ مَبْعَثُ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ قَالَ لِاَخِيهِ ارْكَبْ اِلَى هٰذَا الْوَادِي فَاعْلَمْ لِي عِلْمَ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ اَنَّهُ يَاْتِيهِ الْخَبَرُ مِنَ السَّمَاءِ فَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ ائْتِنِي فَانْطَلَقَ الْآخَرُ حَتّى قَدِمَ مَكَّةَ وَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى اَبِي ذَرٍّ فَقَالَ رَاَيْتُهُ يَاْمُرُ بِمَكَارِمِ الْاَخْلَاقِ وَكَلَامًا مَا هُوَ بِالشِّعْرِ فَقَالَ مَا شَفَيْتَنِي فِيمَا اَرَدْتُ فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ فِيهَا مَاءٌ حَتّى قَدِمَ مَكَّةَ فَاَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ ﷺ وَلَا يَعْرِفُهُ وَكَرِهَ اَنْ يَسْاَلَ عَنْهُ حَتّى اَدْرَكَهُ يَعْنِي اللَّيْلَ فَاضْطَجَعَ فَرَآهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ اَنَّهُ غَرِيبٌ فَلَمَّا رَآهُ تَبِعَهُ فَلَمْ يَسْاَلْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتّى اَصْبَحَ ثُمَّ احْتَمَلَ قِرْبَتَهُ وَزَادَهُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَظَلَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَى النَّبِيَّ ﷺ حَتّى اَمْسَى فَعَادَ اِلَى مَضْجَعِهِ فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ

۱۸۳۱...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ابوذر رضی اللہ عنہ کو مکہ میں رسول اللہ ﷺ کی بعثت کی خبر ملی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا کہ:

”تم اس مکہ کی وادی کی طرف سوار ہو جاؤ اور اس شخص کے متعلق معلومات کر کے بتلاؤ جس کا دعویٰ ہے کہ اس کے پاس آسمان کی خبریں آتی ہیں۔ پھر اس کی بات بھی سنو اور واپس میرے پاس آؤ“۔

چنانچہ وہ روانہ ہو گئے اور مکہ آئے اور رسول اللہ ﷺ کی بات سنی، پھر واپس ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور آکر کہا کہ:

”میں نے انہیں اعلیٰ اخلاق والا دیکھا اور ان کا کلام شعر نہیں تھا“۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم نے میری ایسی تشفی نہیں کی جیسی میں چاہتا تھا۔ چنانچہ خود زاد سفر لیا اور ایک مشک لی پانی کو (اور روانہ ہو گئے)۔ یہاں تک کہ مکہ پہونچے۔ مسجد (حرام) میں آئے اور رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرنے لگے خود تو پہچانتے نہیں تھے لیکن کسی سے پوچھنا بھی مناسب نہ سمجھا۔ اسی اثناء میں رات ہو گئی تو لیٹ گئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھا تو جان گئے کہ پردیسی ہے۔ چنانچہ جب انہیں دیکھا تو ان کے پیچھے ہو لیئے (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دعوت پر) دونوں نے ایک دوسرے سے کچھ نہیں پوچھا حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔

پھر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اپنا تھیلہ اور توشہ مسجدِ حرام میں ہی اٹھا

مَا اَنی لِلرَّجُلِ اَنْ یَعْلَمَ مَنْزِلَهُ فَاَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ وَلا یَسْاَلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰی اِذَا کَانَ یَوْمُ الثَّالِثِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاَقَامَهُ عَلِیٌّ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ اَلا تُحَدِّثُنِی مَا الَّذِی اَقْدَمَكَ هٰذَا الْبَلَدَ قَالَ اِنْ اَعْطَیْتَنِی عَهْدًا وَمِیثَاقًا لَتُرْشِدَنِّی فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ فَاِنَّهُ حَقٌّ وَهُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا اَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِی فَاِنِّی اِنْ رَاَیْتُ شَیْئًا اَخَافُ عَلَیْكَ قُمْتُ کَاَنِّی اُرِیقُ الْمَاءَ فَاِنْ مَضَیْتُ فَاتَّبِعْنِی حَتّٰی تَدْخُلَ مَدْخَلِی فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ یَقْفُوْهُ حَتّٰی دَخَلَ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَاَسْلَمَ مَکَانَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ ارْجِعْ اِلٰی قَوْمِكَ فَاَخْبِرْهُمْ حَتّٰی یَاْتِیَكَ اَمْرِی فَقَالَ وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهِ لَاَصْرُخَنَّ بِهَا بَیْنَ ظَهْرَانَیْهِمْ فَخَرَجَ حَتّٰی اَتَی الْمَسْجِدَ فَنَادٰی بِاَعْلٰی صَوْتِهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَثَارَ الْقَوْمُ فَضَرَبُوْهُ حَتّٰی اَضْجَعُوْهُ فَاَتَی الْعَبَّاسُ فَاَکَبَّ عَلَیْهِ فَقَالَ وَیْلَکُمْ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ وَاَنَّ طَرِیقَ تُجَّارِکُمْ اِلَی الشَّامِ عَلَیْهِمْ فَاَنْقَذَهُ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ بِمِثْلِهَا وَثَارُوْا اِلَیْهِ فَضَرَبُوْهُ فَاَکَبَّ عَلَیْهِ الْعَبَّاسُ فَاَنْقَذَهُ۔

لائے۔ وہ دن بھی گذر گیا لیکن شام تک رسول اللہ ﷺ کو نہ دیکھا۔ پھر اپنی قیام گاہ پر واپس آ گئے۔ وہاں سے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا گذر ہوا تو کہا کہ: اس آدمی کو ابھی تک اپنی منزل کا علم نہیں ہوا؟ پھر انہیں اٹھایا اور اپنے ساتھ لے گئے (آج بھی) دونوں نے ایک دوسرے سے کچھ نہیں پوچھا۔ تیسرے دن بھی ایسا ہی کیا اور انہیں اٹھا کر اپنے ساتھ لے گئے۔ پھر ان سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم مجھے نہیں بتاؤ گے کہ تمہارے اس شہر میں آنے کا کیا سبب ہے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اگر آپ مجھے عہد اور اقرار دیں کہ مجھے راہ بتلائیں گے تو میں بتلاتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وعدہ فرمالیا تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے انہیں (ساری بات) بتلا دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ: وہ بلاشبہ حق ہیں، وہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ جب صبح ہو تو میرے پیچھے آنا، میں اگر کوئی ایسی بات دیکھوں گا جس میں تمہاری جان کا خوف ہو تو میں ایسے کھڑا ہو جاؤں گا جیسے پیشاب کرنے کیلئے کھڑا ہوا ہوں، اور اگر میں چلا جاؤں تو تم بھی میرے پیچھے پیچھے جہاں میں داخل ہوں، داخل ہو جانا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا اور ابوذر رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے پیچھے چلے یہاں تک کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضور علیہ السلام کے پاس داخل ہوئے اور ان کے ساتھ ساتھ ابوذر رضی اللہ عنہ بھی داخل ہوئے۔ آپ ﷺ کی بات سنی اور اسی جگہ اسلام لے آئے۔

رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ: ابھی تم واپس چلے جاؤ اپنی قوم میں (کیونکہ یہاں اسلام لانے کی وجہ سے مشرکین مکہ کے درمیان جان کا خوف ہے اور انہیں دین کی باتیں بتلاتے رہو یہاں تک کہ میرا حکم تمہیں مل جائے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: اس ذات کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں تو ان (مشرکین) کے درمیان اپنے دین کا اعلان چیخ کر کروں گا۔ یہ کہہ کر باہر نکلے، مسجد حرام میں آئے اور اپنی بلند ترین آواز سے پکارا: اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمداً رسول الله (ﷺ) (یہ سنناتھا کہ) ساری قوم ان پر جھپٹ پڑی اور انہیں

اتنا مارا کہ مار مار کر لٹادیا۔
اس دوران حضرت عباس رضی اللہ عنہ وہاں آگئے اور ابوذر رضی اللہ عنہ پر جھک گئے اور لوگوں سے کہا کہ: تمہارا ستیاناس ہو، کیا تمہیں معلوم نہیں کہ یہ شخص غفاری ہے اور تمہارے تاجروں کا شام جانے کا راستہ ان کے علاقہ پر سے ہے۔ (وہ تمہارا وہاں سے گذرنا بند کر دیں گے) یہ کہہ سن کر حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو چھڑایا۔
دوسرے روز بھی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے ایسا ہی کیا (زور سے اعلانِ اسلام کیا) تو پھر ان پر حملہ آور ہو گئے اور انہیں مارا۔ عباس رضی اللہ عنہ آڑے آئے اور انہیں بچالیا۔ (رضی اللہ عنہم)

باب-۳۳۳ باب من فضائل جرير بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهم

حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۸۳۲...... حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِى حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ اَبِى حَازِمٍ يَقُولُ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ مَا حَجَبَنِى رَسُولُ اللهِ ﷺ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلا رَآنِى اِلا ضَحِكَ ۔

۱۸۳۲...... حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کبھی اپنے پاس آنے سے نہیں روکا جب سے میں اسلام لایا اور مجھے جب بھی دیکھا تو ہنسے (خندہ روئی اور مسکراہٹ سے پیش آئے)۔[1]

۱۸۳۳...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَاَبُو اُسَامَةَ عَنْ اِسْمٰعِيلَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِى رَسُولُ اللهِ ﷺ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلا رَآنِى اِلا تَبَسَّمَ فِى وَجْهِى زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِى حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ اِدْرِيسَ وَلَقَدْ شَكَوْتُ اِلَيْهِ اَنِّى لا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ

۱۸۳۳...... حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں اسلام لایا، رسول اللہ ﷺ نے کبھی بھی مجھے اپنے پاس حاضر ہونے سے روکا نہیں اور جب بھی میں ملا تو مسکراہٹ کے ساتھ ملے اور ابن نمیر کی روایت میں اتنا اضافہ اور ہے کہ:
''میں نے آپ ﷺ سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ پاتا۔ آپ ﷺ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے اللہ! اسے مضبوطی سے جماد یجئے اور اسے راہ بتانے والا اور راہ یافتہ بنا دیجئے''۔

[1] فائدہ...... حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ ۹ھ میں اسلام لائے اور یہ ان کیلئے باعثِ اعزاز ہے کہ دربارِ رسالت مآب ﷺ میں داخلہ سے کبھی نہیں روکے گئے۔

فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِـــى صَدْرِى وَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا ـ

۱۸۳۴......حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ اَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَةِ وَالشَّامِيَّةِ فَنَفَرْتُ اِلَيْهِ فِي مِائَةٍ وَخَمْسِينَ مِنْ اَحْمَسَ فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهُ فَاَتَيْتُهُ فَاَخْبَرْتُهُ قَالَ فَدَعَا لَنَا وَلِاَحْمَسَ ـ

۱۸۳۴...... حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جاہلیت کے زمانہ میں ایک مکان ''ذوالخلصہ'' نامی تھا (یمن میں ایک بت خانہ تھا۔ اسے کعبۃ الیمانیۃ اور کعبۃ الشامیہ بھی کہا جاتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کیا تو مجھے ذالخلصہ اور کعبۃ الیمانیہ اور شامیہ سے راحت پہنچائے گا؟ (یعنی اس کو منہدم کردے تاکہ بتوں کی پرستش ختم ہو جائے اور میرے قلب کو راحت ہو)۔ چنانچہ میں نے ایک سو پچاس افراد احمس قبیلہ کے لے کر اس پر چڑھائی کی۔ ہم نے اسے توڑ دیا اور اس کے پاس جس کو بھی پایا اسے قتل کر دیا۔ پھر واپس آکر میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتلایا۔ آپ ﷺ نے ہمارے لئے اور قبیلۂ احمس کیلئے دعا فرمائی۔

(نبی ﷺ کو راحت پہنچانا کتنا عظیم عمل اور باعثِ سعادت ہے۔ سبحان اللہ)

۱۸۳۵......حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَـا جَرِيرُ اَلَا تُرِيحُنِي مِـــنْ ذِي الْخَلَصَةِ بَيْتٍ لِخَثْعَمَ كَانَ يُدْعَــــى كَعْبَةَ الْيَمَانِيَةِ قَالَ فَنَفَرْتُ فِـــى خَمْسِينَ وَمِائَةِ فَارِسٍ وَكُنْتُ لَا اَثْبُتُ عَلَـــى الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَضَرَبَ يَدَهُ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا قَالَ فَانْطَلَقَ فَحَرَّقَهَا بِالنَّارِ ثُمَّ بَعَثَ جَرِيرٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يُبَشِّرُهُ يُكْنَى اَبَا اَرْطَاةَ مِنَّا فَاَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ مَا جِئْتُكَ حَتّٰى تَرَكْنَاهَا كَاَنَّهَا جَمَلٌ اَجْرَبُ فَبَرَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى خَيْلِ اَحْمَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ۔

۱۸۳۵...... حضرت جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جریر! کیا تو مجھے ذوالخلصہ سے راحت نہیں پہنچائے گا۔ جو خثعم کا مکان تھا اور اسے کعبۃ الیمانیہ بھی کہا جاتا تھا۔ میں نے ایک سو پچاس شہسوار لے کر اس کی طرف چڑھائی کی۔ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے اپنا دستِ مبارک میرے سینہ پر مارا اور فرمایا:

''اے اللہ! اسے جماد یجئے، اور اسے راہ بتانے والا اور ہدایت یافتہ بنا دیجئے''۔

پھر وہ روانہ ہو گئے اور اس (بت خانہ) کو آگ لگا کر جلا ڈالا۔ پھر حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی جس کی کنیت ابو ارطاۃ تھی خوشخبری سنانے کیلئے بھیجا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں آپ کے پاس اس (ذوالخلصہ نامی مکان) کو خارشی اونٹ کی طرح چھوڑ کر آیا ہوں (خارشی اونٹ پر سیاہ تیل ملا جاتا ہے جس سے اس کی جلد سیاہ ہو جاتی ہے اور مقصد یہ بتانا تھا کہ وہ مکان جل کر سیاہ ہو گیا ہے)۔

رسول اللہ ﷺ نے احمس قبیلہ کے گھڑسواروں کیلئے پانچ مرتبہ برکت کی

دعا فرمائی۔ (گزشتہ حدیث میں توڑنے کا ذکر ہے جبکہ اس میں جلانے کا۔ تو ممکن ہے دونوں کام کیئے ہوں پہلے توڑ کر پھر جلایا ہو)

۱۸۳۶......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ مَرْوَانَ فَجَاءَ بَشِيرُ جَرِيرٍ اَبُو اَرْطَاةَ حُصَيْنُ بْنُ رَبِيعَةَ يُبَشِّرُ النَّبِيَّ ﷺ۔

۱۸۳۶...... اس سند سے بھی حسب سابق حدیث منقول ہے۔ اور حضرت مروان کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ پس حضرت جریر کی طرف سے خوش خبری لانے والا ابوارطاۃ حصین بن ربیعہ تھا جس نے نبی کریم ﷺ کو خوشخبری دی۔

باب-۳۳۴ باب فضائل عبد الله بن عباس رضی الله عنهما

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے فضائل

۱۸۳۷......حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ قَالَا حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا وَرْقَلُهُ بْنُ عُمَرَ الْيَشْكُرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ اَبِي يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَتَى الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا

۱۸۳۷...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کیلئے تشریف لے گئے۔ میں نے آپ ﷺ کے وضو کیلئے پانی رکھ دیا۔ جب آپ ﷺ تشریف لائے تو فرمایا کہ یہ کس نے رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا ابن عباس نے۔ فرمایا: "اے اللہ! اس کو دین میں فقاہت عطا فرما"۔ [1]

---

[1] فائدہ...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی تھے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے تھے۔ بعثتِ نبوی ﷺ کے وقت بہت کم عمر تھے۔ حدیث بالا میں رسول اللہ ﷺ نے انہیں دین میں فقاہت (سمجھ) حاصل ہونے کی دعا فرمائی۔
بعض روایات میں دوسرے الفاظ بھی آئے ہیں۔ چنانچہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ: "اے اللہ! کتاب کا علم عطا فرمادے"۔ ایک روایت میں ہے کہ: اے اللہ! اس کو دین میں سمجھ عطا فرما اور اسے تاویل کا علم عطا فرما"۔ ایک روایت میں ہے کہ: اے اللہ! اس کو حکمت اور کتاب (اللہ) کی تفسیر کا علم عطا فرما"۔ وغیرہ۔
رسول اللہ ﷺ نے یہ مختلف دعائیں مختلف موقعوں پر فرمائیں۔ اور یہ انہیں دعاؤں کا ثمرہ تھا کہ اللہ جل جلالہ نے علم تفسیر، فقہ اور حکمت میں جو مقام انہیں عطا فرمایا تھا وہ اہل علم پر مخفی نہیں۔ خصوصاً علم تفسیر میں۔ چنانچہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں تفسیر قرآن کے وہ سب سے زیادہ جاننے والے تھے اور قرآن کریم کی پہلی باقاعدہ تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ہی ہے۔
یہاں یہ بھی واضح رہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صرف علم اور حکمت وفقاہت کی دعا کیوں فرمائی۔ حالانکہ آپ ﷺ دوسری کوئی دعا بھی فرما سکتے تھے۔ مثلاً: ہدایت، جنت، جہنم سے حفاظت، وغیرہ لیکن صرف فقاہت وعلم کی دعا کیوں فرمائی؟
علماء نے لکھا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ عمل (حضور علیہ السلام کیلئے وضو کا پانی رکھنا) ان کی فقاہت و سمجھداری پر دلالت کرتا ہے۔ چنانچہ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں ابن منیرؒ کا قول نقل کیا ہے کہ: (جاری ہے)

فَلَمَّا خَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا فِي رِوَايَةِ زُهَيْرٍ قَالُوا وَفِي رِوَايَةِ اَبِي بَكْرٍ قُلْتُ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ۔

باب-۳۳۵ باب فقه فضائل عبد الله بن عمر رضی الله عنهما

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل

۱۸۳۸......حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَاَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ فِي يَدِي قِطْعَةَ اِسْتَبْرَقٍ وَلَيْسَ مَكَانٌ اُرِيدُ مِنَ الْجَنَّةِ اِلا طَارَتْ اِلَيْهِ قَالَ فَقَصَصْتُهُ عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهُ حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَرَى عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلًا صَالِحًا۔

۱۸۳۸...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ گویا میرے ہاتھ میں استبرق (ایک ریشمی کپڑے) کا ٹکڑا ہے۔ اور میں جنت کے جس حصہ میں بھی جانا چاہتا ہوں وہ ٹکڑا مجھے اڑا کر وہاں لے جاتا ہے۔

میں نے یہ خواب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا (ام المومنین سے بیان کیا (جو ابن عمر رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں) حفصہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کر دیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "میں عبداللہ کو ایک نیک مرد دیکھتا ہوں"۔

۱۸۳۹......حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَاٰى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَتَمَنَّيْتُ اَنْ اَرَى رُؤْيَا اَقُصُّهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَكُنْتُ غُلَامًا شَابًّا عَزَبًا وَكُنْتُ اَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَرَاَيْتُ فِي النَّوْمِ كَاَنَّ مَلَكَيْنِ

۱۸۳۹...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں جب کوئی شخص خواب دیکھا کرتا تھا تو رسول اللہ ﷺ سے اسے بیان کرتا تھا۔

میری تمنا تھی کہ میں بھی کوئی ایسا خواب دیکھوں۔ جسے رسول اللہ ﷺ سے بیان کروں (اور آپ ﷺ اس کی تعبیر بتلائیں) میں اس زمانہ میں کنوارا نوجوان تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مسجد میں ہی سوجایا کرتا تھا۔

(ایک بار) میں نے خواب میں دیکھا کہ "جیسے مجھے دو فرشتوں نے پکڑا

(گذشتہ سے پیوستہ)...... ابن عباس رضی اللہ عنہ کیلئے تفقہ کی دعا کی مناسبت پانی رکھنے کے عمل سے یہ ہے کہ انہیں تین باتوں میں تردد ہوا۔ ایک صورت تو یہ تھی کہ وہ پانی رسول اللہ ﷺ کو بیت الخلا میں پہنچاتے، مگر اس میں یہ قباحت تھی کہ تنہائی کے اعتبار سے ذرا معیوب ہوتا۔

دوسری صورت یہ تھی کہ باہر کہیں رکھ دیتے اور آپ ﷺ باہر تشریف لاتے تو پانی کیلئے آپ ﷺ کو دور جانا نہ پڑتا۔

تیسری صورت یہ تھی کہ پانی نہ رکھتے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے تینوں میں سے دوسری صورت کو جو ہر اعتبار سے مناسب تھی اختیار کر کے خدمت بھی کی اور سمجھداری کا ثبوت بھی دیا۔ لہٰذا ان کی اسی سمجھداری کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے فقاہت کی دعا فرمائی"۔ (فتح الباری)

اَخَذَانِی فَذَهَبَا بِی اِلَی النَّارِ فَاِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَاِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيِ الْبِئْرِ وَاِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ اَقُولُ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ قَالَ فَلَقِيَهُمَا مَلَكٌ فَقَالَ لِی لَمْ تُرَعْ فَقَصَصْتُهَا عَلٰی حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلٰی رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّی مِنَ اللَّيْلِ قَالَ سَالِمٌ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ اِلَّا قَلِيلًا۔

اور مجھے لے کر جہنم کی طرف گئے تو دیکھا گیا کہ وہ کنویں کی طرح تہہ در تہہ گہری ہے۔اور کنویں ہی کی طرح اسکے اوپر دو لکڑیاں بھی ہیں۔ اس میں کچھ لوگ ہیں جنہیں میں نے جان لیا۔ تو میں نے اعوذ باللہ من النار، اعوذ باللہ من النار، اعوذ باللہ من النار (میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں جہنم سے) کہنا شروع کر دیا۔ پھر ان دو فرشتوں سے ایک اور فرشتہ ملا۔ اس نے مجھے کہا کہ: تم ڈرو نہیں۔

میں نے یہ خواب (اپنی بہن اور ام المؤمنین) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''عبد اللہ بہت اچھا آدمی ہے، اگر وہ رات میں نماز پڑھا کرتا۔

حضرت سالمؒ (ابن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگرد) کہتے ہیں کہ اس کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہما کا معمول تھا کہ رات میں بہت ہی تھوڑا سوتے تھے۔

۱۸۴۰ ...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا مُوسَی بْنُ خَالِدٍ خَتَنُ الْفِرْيَابِيِّ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَبِيتُ فِی الْمَسْجِدِ وَلَمْ يَكُنْ لِی اَهْلٌ فَرَاَيْتُ فِی الْمَنَامِ كَاَنَّمَا انْطُلِقَ بِی اِلٰی بِئْرٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰی حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ۔

۱۸۴۰ ...... حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ میں رات مسجد میں گذارا کرتا تھا اور (اس وقت تک) میری بیوی نہ تھی پس میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ مجھے ایک کنوئیں کی طرف لے جایا گیا۔ (باقی حدیث مبارکہ سابقہ روایت ہی کی مثل ہے)۔[1]

باب-۳۳۶ باب من فضائل انس بن مالكٍ رضی الله عنه

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۸۴۱ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ عَنْ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ خَادِمُكَ اَنَسٌ اُدْعُ اللّٰهَ لَهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ

۱۸۴۱ ...... حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا (حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ) سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ آپ کا خادم ہے انس! اس کیلئے اللہ سے دعا فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی:

[1] فائدہ ...... احادیث بالا سے جہاں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی صالحیت، نیکی اور اچھے ہونے کی شہادت قول رسول ﷺ سے ہوتی ہے وہیں رات کی نماز (تہجد) کی فضیلت بھی ثابت ہوتی ہے کہ اس کے ذریعہ انسان نیکی اور صلاح کا درجہ حاصل کر سکتا ہے۔

اَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا اَعْطَيْتَهُ -

"اے اللہ! اس کے مال اور اولاد میں کثرت عطا فرما اور جو کچھ تو اسے عطا کرے اس میں برکت عطا فرما"۔ [1]

۱۸۴۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُولُ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُولَ اللهِ خَادِمُكَ اَنَسٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ -

۱۸۴۲...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ام سلیم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ انس آپ کا خادم ہے (بقیہ حدیث حسب سابق بیان فرمائی)۔

۱۸۴۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ يَقُولُ مِثْلَ ذٰلِكَ -

۱۸۴۳...... اس سند کے ساتھ بھی حدیث مبارکہ حسب سابق ہی منقول ہے۔

۱۸۴۴...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَمَا هُوَ اِلا اَنَا وَاُمِّي وَاُمُّ حَرَامٍ خَالَتِي فَقَالَتْ اُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ خُوَيْدِمُكَ ادْعُ اللهَ لَهُ قَالَ فَدَعَا لِي بِكُلِّ خَيْرٍ وَكَانَ فِي آخِرِ مَا دَعَا لِي بِهِ اَنْ قَالَ اللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ -

۱۸۴۴...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں تشریف لائے اور گھر میں میری والدہ اور ام حرام رضی اللہ عنہا کے علاوہ جو میری خالہ تھیں کوئی نہ تھا۔
میری والدہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ (انس) آپ کا چھوٹا سا خادم ہے، اس کے واسطے اللہ سے دعا فرمائیں۔
آنحضرت ﷺ نے میرے لئے ہر طرح کی خیر کی دعا فرمائی اور سب سے آخری دعا جو فرمائی وہ یہ کہ:
"اے اللہ! اس کے مال و اولاد میں کثرت فرما اور اس میں اسے برکت عطا فرما۔

۱۸۴۵...... حَدَّثَنِي اَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ قَالَ جَاءَتْ بِي اُمِّي اُمُّ اَنَسٍ اِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَقَدْ اَزَّرَتْنِي بِنِصْفِ خِمَارِهَا وَرَدَّتْنِي بِنِصْفِهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذَا اُنَيْسٌ ابْنِي اَتَيْتُكَ بِهِ يَخْدُمُكَ فَادْعُ اللهَ لَهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ قَالَ اَنَسٌ فَوَاللهِ اِنَّ مَالِي لَكَثِيرٌ وَاِنَّ وَلَدِي وَوَلَدَ وَلَدِي لَيَتَعَادُّونَ عَلٰى

۱۸۴۵...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری والدہ ام انس مجھے لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے اپنا دوپٹہ پھاڑ کر آدھے کا مجھے ازار (تہہ بند) باندھ دیا تھا اور آدھے کی چادر پہنادی تھی۔ اور آپ ﷺ سے عرض کیا:
یارسول اللہ! یہ اُنیس (چھوٹا سا انس) ہے میرا بیٹا۔ میں اسے آپ کی خدمت کیلئے لائی ہوں۔ آپ ﷺ اللہ سے اس کیلئے دعا فرمائیں۔
آپ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! اس کے مال و اولاد میں کثرت عطا فرما"۔
انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: اللہ کی قسم! میرا مال بلاشبہ بہت زیادہ

[1] فائدہ...... یہ رسول اللہ ﷺ کی دعا اور خدمت کا ہی نتیجہ تھا کہ اللہ نے آپ کو مال بھی وافر عطا فرمایا اور اولاد بھی جس کی تعداد سو سے زیادہ تھی۔ جیسا کہ خود ایک حدیث میں حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔

نَحْوِ الْمِائَةِ الْيَوْمَ ۔

ہے اور بیشک میری اولاد اور اولاد کی اولاد آج سو سے بھی متجاوز ہے"۔

۱۸۴۶......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجَعْدِ اَبِي عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَسَمِعَتْ اُمِّي اُمُّ سُلَيْمٍ صَوْتَهُ فَقَالَتْ بِاَبِي وَاُمِّي يَا رَسُوْلَ اللهِ اُنَيْسٌ فَدَعَا لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثَلاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَاَيْتُ مِنْهَا اثْنَتَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَاَنَا اَرْجُو الثَّالِثَةَ فِي الْآخِرَةِ ۔

۱۸۴۶...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ (ہمارے گھر کے قریب سے) گذرے تو میری والدہ ام سلیم (رضی اللہ عنہا) نے آپ ﷺ کی آواز سنی۔ اور کہنے لگیں: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ یہ اُنیس (چھوٹا سا انس) ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے میرے لیئے تین دعائیں فرمائیں۔ ان میں سے دو کو تو پورا ہوتا میں دیکھ چکا ہوں اور تیسری کی آخرت میں امید ہے"۔

۱۸۴۷......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَتَى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَاَنَا اَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ قَالَ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَبَعَثَنِي اِلَى حَاجَةٍ فَاَبْطَاْتُ عَلَى اُمِّي فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ مَا حَبَسَكَ قُلْتُ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِحَاجَةٍ قَالَتْ مَا حَاجَتُهُ قُلْتُ اِنَّهَا سِرٌّ قَالَتْ لا تُحَدِّثَنَّ بِسِرِّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَحَدًا قَالَ اَنَسٌ وَاللهِ لَوْ حَدَّثْتُ بِهِ اَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ يَا ثَابِتُ۔

۱۸۴۷...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک بار میرے پاس تشریف لائے اور میں اس وقت لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ آپ ﷺ نے ہم کو سلام کیا اور مجھے کسی کام کیلئے بھیجا۔ میں نے اپنی والدہ کے پاس جانے میں تاخیر کر دی۔ جب میں والدہ کے پاس آیا، تو انہوں نے پوچھا کہ تم نے کیوں دیر کی؟
میں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے ایک کام سے بھیجا تھا۔ انہوں نے پوچھا کہ کیا کام تھا؟ میں نے کہا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کا ایک راز ہے۔ میری والدہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا راز ہرگز کسی سے بیان نہ کرنا۔ ثابت رضی اللہ عنہ (راوی) کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں کسی سے وہ راز بیان کرتا تو اے ثابت! تجھ سے کرتا (لیکن میں بیان نہیں کروں گا)۔

۱۸۴۸......حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ اَسَرَّ اِلَيَّ نَبِيُّ اللهِ ﷺ سِرًّا فَمَا اَخْبَرْتُ بِهِ اَحَدًا بَعْدُ وَلَقَدْ سَاَلَتْنِي عَنْهُ اُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا اَخْبَرْتُهَا بِهِ ۔

۱۸۴۸...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے ایک راز بیان کیا۔ میں نے اس کے بعد کسی کو وہ راز نہیں بتلایا، یہاں تک کہ میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے پوچھا تو انہیں بھی نہیں بتلایا۔

باب ـ ۳۳۷ باب من فضائل عبد الله بن سلام رضی الله عنه

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۸۴۹......حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ

۱۸۴۹...... حضرت سعد رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے

بْنُ عِيسى حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِحَيٍّ يَمْشِي إِنَّهُ فِي الْجَنَّةِ إِلا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ ۔

رسول اللہ ﷺ کو کسی زندہ چلتے پھرتے شخص کے متعلق یہ کہتے نہیں سنا کہ:

"وہ جنت میں ہے"۔ سوائے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے۔

۱۸۵۰ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ قَيْسِ ابْنِ عُبَادٍ قَالَ كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فِي نَاسٍ فِيهِمْ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ فِي وَجْهِهِ أَثَرٌ مِنْ خُشُوعٍ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهُ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ وَدَخَلْتُ فَتَحَدَّثْنَا فَلَمَّا اسْتَأْنَسَ قُلْتُ لَهُ إِنَّكَ لَمَّا دَخَلْتَ قَبْلُ قَالَ رَجُلٌ كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ وَسَأُحَدِّثُكَ لِمَ ذَاكَ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ رَأَيْتُنِي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ سَعَتَهَا وَعُشْبَهَا وَخُضْرَتَهَا وَوَسْطَ الرَّوْضَةِ عَمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِي ارْقَهْ فَقُلْتُ لَهُ لَا أَسْتَطِيعُ فَجَاءَنِي مِنْصَفٌ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَالْمِنْصَفُ الْخَادِمُ فَقَالَ بِثِيَابِي مِنْ خَلْفِي وَصَفَ أَنَّهُ رَفَعَهُ مِنْ خَلْفِهِ بِيَدِهِ فَرَقِيتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَى الْعَمُودِ فَأَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقِيلَ لِيَ اسْتَمْسِكْ فَلَقَدِ اسْتَيْقَظْتُ وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ تِلْكَ الرَّوْضَةُ الْإِسْلَامُ وَذَلِكَ الْعَمُودُ عَمُودُ الْإِسْلَامِ وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى وَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ قَالَ وَالرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ ۔

۱۸۵۰ ...... حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا:

"میں مدینہ میں کچھ لوگوں میں تھا جن میں بعض نبی ﷺ کے صحابہ بھی تھے۔ اسی اثناء میں ایک شخص آیا جس کے چہرہ پر مشیتِ الٰہی کے اثرات تھے۔ بعض لوگوں نے کہا کہ یہ آدمی اہل جنت میں سے ہے۔ اس آدمی نے وہاں دو رکعتیں پڑھیں پھر وہاں سے نکل گئے۔ میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چلا۔ وہ اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔ میں بھی ان کے ساتھ اندر گیا، انہوں نے ہم سے باتیں کیں۔

جب ذرا انسیت ہو گئی تو میں نے ان سے کہا کہ جب آپ اس سے قبل ان لوگوں میں آئے تھے تو ایک آدمی نے اس اس طرح کہا (کہ فلاں یعنی آپ اہل جنت میں سے ہیں) وہ کہنے لگے کہ سبحان اللہ! کسی شخص کیلئے یہ مناسب نہیں کہ وہ ایسی بات کہے جو وہ نہیں جانتا، البتہ میں تم سے ابھی بیان کروں گا کہ لوگ ایسا کیوں کہتے ہیں۔

میں نے رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک خواب دیکھا تھا وہ میں نے آپ ﷺ سے بیان کر دیا۔

میں نے اپنے آپ کو ایک باغ میں دیکھا (جس کی وسعت اور کشادگی کا انہوں نے بیان کیا اور اس کی پیداوار اور سبزہ کا بیان کیا)۔ اس باغ کے بیچ میں ایک ستون ہے لوہے کا۔ اس کی جڑ زمین میں ہے اور اوپری حصہ آسمان میں ہے۔ اس کی چوٹی پر ایک حلقہ ہے۔ مجھ سے کہا گیا کہ اس پر چڑھ۔ میں نے کہا کہ میں چڑھنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ اس دوران میرے پاس ایک خدمت گار آیا۔

اس نے میرے کپڑے پیچھے سے اٹھائے اور بتلایا کہ اس نے مجھے اپنے ہاتھ سے پیچھے سے اٹھایا تو میں اوپر چڑھ گیا، یہاں تک کہ میں اس ستون کے اوپر پہنچ گیا۔ میں نے وہ حلقہ پکڑ لیا۔ مجھ سے کہا گیا کہ مضبوطی سے

پکڑے رہو۔ پھر میں بیدار ہوا تو وہ حلقہ میرے ہاتھ میں ہی تھا۔
یہ خواب میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کردیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "وہ باغ تو اسلام تھا، وہ ستون اسلام کا ستون تھا اور وہ حلقہ عروۃ الوثقی (مضبوط حلقہ) ہے دین کا (اور تعبیر اس کی یہ ہے کہ) تم اسلام پر قائم رہو گے اپنی موت تک، اور وہ آدمی عبداللہ بن سالم (رضی اللہ عنہ) تھے۔

۱۸۵۱ ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ اَبِی رَوَّادٍ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ قَالَ قَيْسُ بْنُ عُبَادٍ كُنْتُ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَابْنُ عُمَرَ فَمَرَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا هٰذَا رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ لَهُ اِنَّهُمْ قَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللهِ مَا كَانَ يَنْبَغِي لَهُمْ اَنْ يَقُولُوا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ اِنَّمَا رَاَيْتُ كَاَنَّ عَمُودًا وُضِعَ فِي رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فَنُصِبَ فِيهَا وَفِي رَاْسِهَا عُرْوَةٌ وَفِي اَسْفَلِهَا مِنْصَفٌ وَالْمِنْصَفُ الْوَصِيفُ فَقِيلَ لِيَ ارْقَهْ فَرَقِيتُ حَتّٰى اَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَمُوتُ عَبْدُ اللهِ وَهُوَ آخِذٌ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى۔

۱۸۵۱ ...... حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک حلقہ میں تھا جس میں سعد بن مالک اور ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ وہاں سے عبداللہ بن سلام (رضی اللہ عنہ) گذرے تو ان حضرات نے کہا کہ یہ آدمی اہل جنت میں سے ہے۔ میں یہ سن کر کھڑا ہو گیا اور ان سے کہا کہ یہ حضرات اس اس طرح کہہ رہے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! انہیں ایسی بات کہنا مناسب نہیں جس کے بارے میں انہیں کوئی علم نہیں۔
بات یہ ہوئی کہ میں نے (خواب میں) دیکھا کہ جیسے ایک ستون ہے جو ایک سرسبز باغ کے درمیان نصب ہے۔ اسکی چوٹی پر ایک حلقہ تھا اور اس کے نیچے ایک خدمت گار کھڑا تھا۔ مجھ سے کہا گیا کہ اس پر چڑھ۔ میں اس پر چڑھا یہاں تک کہ میں نے وہ حلقہ پکڑ لیا"۔
پھر میں نے یہ خواب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عبداللہ (رضی اللہ عنہ) اسی مضبوط حلقہ (عروۃ الوثقی) کو تھامے رہے گا، یہاں تک کہ اسی حالت میں اسے موت آئے گی۔[1]

۱۸۵۲ ...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي حَلْقَةٍ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ وَفِيهَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَهُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ قَالَ فَجَعَلَ يُحَدِّثُهُمْ حَدِيثًا حَسَنًا

۱۸۵۲ ...... حضرت خرشہ بن الحر فرماتے ہیں کہ میں مدینہ کی مسجد میں ایک حلقہ میں بیٹھا تھا اس حلقہ میں ایک بڑی اچھی صورت والے شیخ بھی تھے۔ وہ عبداللہ بن سلام (رضی اللہ عنہ) تھے۔ وہ لوگوں سے بہت اچھی باتیں کر رہے تھے۔ جب وہ کھڑے ہوئے تو لوگوں نے کہا کہ: جس کو یہ بات خوش کرے کہ وہ اہل جنت میں سے کسی کو دیکھے تو وہ ان صاحب کو دیکھ لے۔ میں نے اپنے دل میں کہا کہ: اللہ کی قسم! میں ان

[1] فائدہ ...... حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اسلام لانے سے قبل مشہور یہودی عالم تھے، شروع ہی سے نیک طبیعت تھے اور یہود کی ان برائیوں سے محفوظ تھے جن میں وہ عموماً مبتلا تھے۔ اسلام لانے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رہتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کی نگاہ میں بھی ان کا بہت احترام تھا۔

قَالَ فَلَمَّا قَامَ قَالَ الْقَوْمُ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَاَتْبَعَنَّهُ فَلَاَعْلَمَنَّ مَكَانَ بَيْتِهِ قَالَ فَتَبِعْتُهُ فَانْطَلَقَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَخْرُجَ مِنَ الْمَدِينَةِ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ قَالَ فَاسْتَاْذَنْتُ عَلَيْهِ فَاَذِنَ لِي فَقَالَ مَا حَاجَتُكَ يَا ابْنَ اَخِي قَالَ فَقُلْتُ لَهُ سَمِعْتُ الْقَوْمَ يَقُولُونَ لَكَ لَمَّا قُمْتَ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا فَاَعْجَبَنِي اَنْ اَكُونَ مَعَكَ قَالَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَسَاُحَدِّثُكَ مِمَّ قَالُوا ذَاكَ اِنِّي بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ اَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ لِي قُمْ فَاَخَذَ بِيَدِي فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ فَاِذَا اَنَا بِجَوَادَّ عَنْ شِمَالِي قَالَ فَاَخَذْتُ لِآخُذَ فِيهَا فَقَالَ لِي لَا تَاْخُذْ فِيهَا فَاِنَّهَا طُرُقُ اَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ فَاِذَا جَوَادُّ مَنْهَجٌ عَلٰى يَمِينِي فَقَالَ لِي خُذْ هٰهُنَا فَاَتٰى بِي جَبَلًا فَقَالَ لِيَ اصْعَدْ قَالَ فَجَعَلْتُ اِذَا اَرَدْتُ اَنْ اَصْعَدَ خَرَرْتُ عَلٰى اسْتِي قَالَ حَتّٰى فَعَلْتُ ذٰلِكَ مِرَارًا قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ بِي حَتّٰى اَتٰى بِي عَمُودًا رَاْسُهُ فِي السَّمَاءِ وَاَسْفَلُهُ فِي الْاَرْضِ فِي اَعْلَاهُ حَلْقَةٌ فَقَالَ لِيَ اصْعَدْ فَوْقَ هٰذَا قَالَ قُلْتُ كَيْفَ اَصْعَدُ هٰذَا وَرَاْسُهُ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَاَخَذَ بِيَدِي فَزَجَلَ بِي قَالَ فَاِذَا اَنَا مُتَعَلِّقٌ بِالْحَلْقَةِ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ الْعَمُودَ فَخَرَّ قَالَ وَبَقِيتُ مُتَعَلِّقًا بِالْحَلْقَةِ حَتّٰى اَصْبَحْتُ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ فَقَالَ اَمَّا الطُّرُقُ الَّتِي رَاَيْتَ عَنْ يَسَارِكَ فَهِيَ طُرُقُ اَصْحَابِ الشِّمَالِ قَالَ وَاَمَّا الطُّرُقُ الَّتِي رَاَيْتَ عَنْ يَمِينِكَ فَهِيَ طُرُقُ اَصْحَابِ الْيَمِينِ وَاَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ وَلَنْ

کے پیچھے پیچھے جاؤں گا اور ان کا گھر معلوم کرلوں گا۔ چنانچہ میں ان کے پیچھے ہولیا۔ وہ چلتے رہے یہاں تک کہ قریب تھا کہ مدینہ سے باہر نکل جائیں۔ پھر اپنے گھر میں داخل ہوئے۔

میں نے اندر جانے کی اجازت مانگی توانہوں نے مجھے اجازت دے دی اور فرمایا: اے میرے بھتیجے! تمہیں کیا کام ہے؟ میں نے کہا کہ میں نے لوگوں سے سنا کہ وہ آپ کے متعلق جب آپ کھڑے ہوئے تو کہہ رہے تھے کہ جس شخص کیلئے یہ بات باعثِ مسرت ہو کہ وہ اہل جنت میں سے کسی کو دیکھے تو ان صاحب کو دیکھ لے، تو مجھے آپ کے ساتھ رہنا اچھا معلوم ہوا۔

عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: اللہ ہی کو خوب معلوم ہے کہ کون اہل جنت میں سے ہے، البتہ وہ لوگ جس وجہ سے یہ بات کہتے ہیں میں وہ تم سے بیان کروں گا،

میں ایک بار سویا ہوا تھا، اسی دوران میں (خواب میں) میرے پاس ایک شخص آیا اور مجھ سے کہا کہ اٹھو، اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، میں اس کے ہمراہ چل پڑا۔ اچانک میں نے اپنے بائیں جانب کچھ راستے دیکھے، میں نے ان راستوں پر جانا چاہا تو اس شخص نے مجھ سے کہا کہ ادھر نہ جاؤ کہ وہ اصحاب الشمال (بائیں ہاتھ والوں) کے راستے ہیں۔

پھر اچانک مجھے دائیں طرف کے راستے ملے تو اس نے مجھ سے کہا کہ ان راستوں پر چلو، پھر ایک پہاڑ آیا تو اس آدمی نے کہا کہ اس پر چڑھو۔ میں نے چڑھنا شروع کیا، میں جب بھی چڑھنا چاہتا تو کولہوں کے بل گر پڑتا۔ حتی کہ میں نے کئی بار اسی طرح کیا۔

پھر وہ مجھے لے کر چلا یہاں تک کہ ایک ستون میرے سامنے آیا جس کی چوٹی آسمان میں تھی اور نچلا حصہ زمین میں تھا۔ اس کی اونچائی پر ایک حلقہ لگا ہوا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ اس پر چڑھو۔ میں نے کہا کہ میں کیسے چڑھوں اس کا سرا تو آسمان میں ہے۔ اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اوپر اچھال دیا۔ میں نے دیکھا کہ میں اس حلقہ سے لٹکا ہوا ہوں۔ پھر اس شخص نے ستون پر ضرب لگائی تو وہ گر پڑا اور میں حلقہ سے لٹکا رہ گیا۔ اسی دوران صبح ہو گئی (اور میں بیدار ہو گیا) میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا خواب آپ سے بیان کیا۔

تَنَالَهُ وَأَمَّا الْعَمُودُ فَهُوَ عَمُودُ الإِسْلامِ وَأَمَّا الْعُرْوَةُ فَهِيَ عُرْوَةُ الإِسْلامِ وَلَنْ تَزَالَ مُتَمَسِّكًا بِهَا حَتَّى تَمُوتَ ۔

آپ ﷺ نے فرمایا:
"وہ راستے جو تم نے اپنے بائیں جانب دیکھے تھے وہ اصحاب الشمال (بائیں ہاتھ والوں کے یعنی اہل جہنم کے) راستے تھے، البتہ وہ راستے جو اپنے دائیں جانب دیکھے وہ اصحاب الیمین (دائیں ہاتھ والوں کے یعنی اہل جنت کے) راستے تھے اور جو پہاڑ وہ شہداء کا مقام ہے (جنت میں) اور تم وہ مقام ہرگز حاصل نہیں کرپاؤ گے (یعنی تمہیں شہادت کی موت نہیں ملے گی) اور جہاں تک ستون کا تعلق ہے، تو وہ اسلام کا ستون ہے اور جو حلقہ (تم نے دیکھا) ہے وہ اسلام کا حلقہ (دائرہ) ہے اور تم موت تک اسی کو تھامے رہو گے (یعنی اسلام سے وابستہ رہو گے اپنی موت تک اور اسلام پر تمہارا خاتمہ ہوگا)۔

باب-۳۳۸ باب فضائل حسان بن ثابتٍ رضى الله عنه

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۸۵۳...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ الشِّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أُنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللهَ أَسَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ أَجِبْ عَنِّي اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ -

۱۸۵۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرے، وہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف دیکھا اور خاموش ہونے کا اشارہ کیا۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میں تو مسجد میں اس وقت بھی اشعار پڑھتا رہا جبکہ مسجد میں تم سے بہتر شخص (رسول اللہ ﷺ) موجود تھے۔
پھر حضرت حسان رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ مجھ سے فرماتے تھے:
"میری طرف سے جواب دو (اے حسان) اے اللہ! روح القدس سے اس کی مدد فرما"۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! اللہ آپ جانتے ہیں"۔ [1]

---

[1] فائدہ...... علامہ قرطبیؒ نے فرمایا کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو خاموش ہونے کا اشارہ، اس بات کی دلیل تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں اشعار پڑھنے کو پسند نہیں کرتے تھے۔ اور انہوں نے مسجد کے باہر ایک کھلی جگہ بنائی تھی اور فرمایا کہ: جس کو شعر پڑھنے کا خیال ہو وہ اس جگہ چلا جائے"۔
حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا جواب میں یہ فرمانا کہ میں نے اس وقت مسجد میں شعر پڑھے ہیں جب تم سے بہتر ہستی اس مسجد میں موجود تھی یعنی حضور اکرم ﷺ۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر اشعار صحیح ہوں اور رسول اللہ ﷺ کی مدح میں ہوں یا کفار...... (جاری ہے)

۱۸۵۴ ...... حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ حَسَّانَ قَالَ فِي حَلْقَةٍ فِيهِمْ اَبُو هُرَيْرَةَ اَنْشُدُكَ اللهَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَسَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

۱۸۵۴ ...... حضرت ابن میبؒ سے مروی ہے کہ حضرت حسانؓ نے ایک حلقہ میں بیٹھے ہوئے حضرت ابو ہریرہ سے کہا: یا ابو ہریرہ! میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تو نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ (بقیہ حدیث حسب سابق بیان فرمائی)

۱۸۵۵ ...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي اَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْاَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ اَبَا هُرَيْرَةَ اَنْشُدُكَ اللهَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَا حَسَّانُ اَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ۔

۱۸۵۵ ...... حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ بن عبد الرحمٰن کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت حسان (رضی اللہ عنہ) بن ثابت الانصاری کو حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے گواہی لیتے ہوئے سنا کہ: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں! کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: "اے حسان! رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جواب دو (مشرکین کو اپنے اشعار کے ذریعہ) اے اللہ! روح القدس کے ذریعہ ان کی تائید فرما"۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہاں!

۱۸۵۶ ...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ اهْجُهُمْ اَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ۔

۱۸۵۶ ...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو حضرت حسان (رضی اللہ عنہ) سے یہ فرماتے سنا کہ: ان (کفار) کی ہجو بیان کرو اور جبرئیل تمہارے ساتھ ہیں"۔ (اس سے پچھلی روایت کی بھی تفسیر و تشریح ہو گئی جس میں ہے کہ اے اللہ! روح القدس کے ذریعہ ان کی تائید فرما)۔

۱۸۵۷ ...... حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ح وحَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۱۸۵۷ ...... ان اسناد کے ساتھ بھی حسب سابق حدیث منقول ہے۔

۱۸۵۸ ...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ

۱۸۵۸ ...... حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے حضرت عائشہ رضی

(گذشتہ سے پیوستہ) ...... کی تردید اور اسلام کی منقبت اور تائید میں ہوں تو انہیں مسجد میں پڑھنا جائز ہے۔ البتہ بے ہودہ اور بے معنی اشعار پڑھنا جائز نہیں۔ واللہ اعلم۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم میں شاعر رسول اور مادح رسول ﷺ کے اعتبار سے معروف ہیں۔ انصار سے تعلق رکھتے تھے۔ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: حضرت حسان رضی اللہ عنہ اور ان کے تین آباء و اجداد سب کے سب ایک سو بیس سال زندہ رہے۔ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے ساٹھ سال جاہلیت میں گذارے اور ساٹھ سال اسلام میں۔ سن ۴۰ھ میں انتقال ہوا۔ ایک قول ہے کہ سن ۵۰ھ میں ہوا۔ (رضی اللہ عنہ وارضاہ۔)

اَنَّ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ ،كَانَ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلَى عَائِشَةَ فَسَبَبْتُهُ فَقَالَتْ يَا ابْنَ اُخْتِى دَعْهُ فَاِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

اللہ عنہا پر (واقعہ افک کے ضمن میں) بہت زیادہ طعن کیا تھا۔ میں نے انہیں برا بھلا کہا۔ جس پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: اے میرے بھانجے! چھوڑو، وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مدافعت کیا کرتے تھے۔

۱۸۵۹ ...... حَدَّثَنَاه عُثْمَانُ ابْنُ اَبِى شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ـ

۱۸۵۹ ...... ان اسناد کے ساتھ بھی حسب سابق حدیث منقول ہے۔

۱۸۶۰ ...... حَدَّثَنِى بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِى ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِى الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّبُ بِاَبْيَاتٍ لَه -

فَقَالَ حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِيبَةٍ وَتُصْبِحُ غَرْثٰى مِنْ لُحُوْمِ الْغَوَافِلِ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ لٰكِنَّكَ لَسْتَ كَذٰلِكَ قَالَ مَسْرُوْقٌ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَاْذَنِيْنَ لَهُ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ ﴿وَالَّذِىْ تَوَلّٰى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾ فَقَالَتْ فَاَىُّ عَذَابٍ اَشَدُّ مِنَ الْعَمٰى اِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ اَوْ يُهَاجِى عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ -

۱۸۶۰ ...... حضرت مسروقؒ (مشہور تابعی) فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا۔ ان کے پاس حضرت حسان رضی اللہ عنہ بیٹھے شعر گوئی کر رہے تھے اور چند مدحیہ اشعار (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مدح میں) کہہ رہے تھے:

ترجمہ ...... پاکدامن ہیں، بڑی عقلمند ہیں، جن پر کوئی عیب نہیں لگایا جا سکتا، صبح کو اس حال میں اٹھتی ہیں کہ خالی پیٹ ہوتی ہیں غافلوں کے گوشت سے۔

(مقصد یہ ہے کہ کسی کی غیبت نہیں کرتیں، کیونکہ غیبت کرنا، مسلمانوں کا گوشت کھانے کے مترادف ہے)

یہ سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ: لیکن آپ تو ایسے نہیں ہیں (آپ تو غیبت کرتے ہیں، اس سے اشارہ تھا کہ آپ نے واقعۂ افک میں میری غیبت کی تھی) مسروقؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ انہیں اپنے پاس داخل ہونے کی اجازت ہی کیوں دیتی ہیں؟ حالانکہ ان کے بارے میں تو اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: "اور وہ شخص جس نے بیڑا اٹھایا بری بات کا (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے کا) اس کیلئے بڑا عذاب ہے"۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ:

"تو نابینا ہونے سے بڑھ کر کونسا عذاب ہے؟ بلاشبہ حسان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مدافعت کیا کرتے تھے اور (مشرکین کی) ہجو کرتے تھے۔[1]

[1] فائدہ ...... حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے متعلق یہاں یہ بات سمجھ لینا چاہئے کہ واقعۂ افک میں انہوں نے منافقین کی بدطینت سازش کو سمجھا نہیں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر لگائی گئی تہمت کی بلا تحقیق و تفتیش تصدیق کر دی۔
چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ان کی طرف سے دل میں احساس رکھنا فطری بات تھی۔ یہاں اس حدیث ...... (جاری ہے)

۱۸۶۱ـ ...حَدَّثَنَاه ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِى عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ فِى هٰذَا الاِسْنَادِ وَقَالَ قَالَتْ كَانَ يَذُبُّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ حَصَانٌ رَزَانٌ ـ

۱۸۶۱...... اس سند کے ساتھ بھی یہ سابقہ حدیث مروی ہے اس روایت میں یہ ہے کہ سیدہ عائشہؓ نے کہا: وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جواب دیا کرتے تھے۔ اور اس روایت میں شعر مذکور نہیں۔

۱۸۶۲...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ حَسَّانُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِى فِى اَبِى سُفْيَانَ قَالَ كَيْفَ بِقَرَابَتِى مِنْهُ قَالَ وَالَّذِى اَكْرَمَكَ لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْخَمِيرِ فَقَالَ

۱۸۶۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حسان (رضی اللہ عنہ) نے ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے فرمایا: مجھے ابوسفیان کے معاملے میں اجازت عطا فرمایئے (یعنی ابو سفیان بن الحارث جو رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی تھے اور فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے تھے کی ہجو کی اجازت دیجئے کیونکہ وہ اسلام سے قبل رسول اللہ ﷺ اور

(گذشتہ سے پیوستہ)...... میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ جب حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے مذکورہ شعر پڑھا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ: مگر آپ تو ایسے نہیں ہیں؟ یعنی غیبت کرتے ہیں پاکدامن عورتوں کی۔ اس پر حضرت مسروقؒ نے سورۂ نور کی مذکورہ آیت کا حوالہ دیا، جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے کو بہت بڑا گناہ قرار دیا گیا ہے اور اس پر سخت عذاب کی وعید بتلائی گئی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ: نابینا ہونے سے سخت کیا عذاب ہوگا؟ کیونکہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ آخر عمر میں نابینا ہوگئے تھے۔ حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ مذکورہ بالا حدیث میں قرآن کریم کی مذکورہ آیت کا مصداق حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو ٹھہرایا گیا ہے، حضرت مسروقؒ کی طرف سے۔ لیکن ایک مشکل بات ہے، کیونکہ اس سے پہلے یہ بات گذر چکی ہے کہ اسکا مصداق عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین تھا اور یہی قابلِ اعتماد بات ہے۔ جبکہ دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ: "یہ ان میں سے تھے جنہوں نے اس بری بات کا بیڑہ اٹھایا"۔ لہٰذا یہ روایت مذکورہ بالا حدیث کے مقابلہ میں کسی حد تک واضح ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا تقی عثمانی مدظلہم فرماتے ہیں کہ:

"حضرت مسروقؒ کا مقصد حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو اس بات کا ذمہ دار اور آیت کا مصداق ٹھہرانے کا ارادہ نہیں تھا (جیسا کہ اس سے بظاہر معلوم ہوتا ہے) بلکہ مطلق واقعۂ افک کی طرف اشارہ مقصود تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ میں ملوث ہونے والوں کو بڑے عذاب کی وعید سنائی ہے اور ان کی مذمت کی ہے۔ آیت مذکورہ اگرچہ عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین کے بارے میں ہے لیکن حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے اس واقع میں عبداللہ بن ابی کی تصدیق کی تھی حضرت مسروقؒ کے خیال میں لہٰذا انہوں نے اسی تناظر میں یہ آیت پڑھی۔

جہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اس قول "نابینا ہونے سے بڑھ کر کون سا عذاب ہے؟" کا تعلق ہے تو اس سے ظاہر یہی ہے کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے واقعۂ افک میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق کلام کیا تھا اور چونکہ عمومی طور پر یہی بات مشہور تھی۔ لہٰذا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اس سے متاثر ہونا بالکل فطری بات تھی اور اسی بناء پر انہوں نے یہ جملہ کہا۔ اگرچہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا جو شعر حدیث میں ذکر کیا گیا ہے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مدح میں ہے اور یہ ایک پورا قصیدہ ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مدح میں ہے اور اس کے بعض اشعار میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے اپنی طرف اس نسبت کی تردید فرمائی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق طعن و تشنیع کی ہے۔ گویا کہ انہوں نے اس بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ پر قذف کی تہمت نہیں لگائی۔ بلکہ بعض لوگوں نے ان کی طرف ایسی باتیں منسوب کر دی ہیں جو انہوں نے نہیں کہیں اور حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی جلالتِ شان کے لائق یہی بات ہے۔

البتہ چونکہ ان باتوں کو حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کیا گیا تھا اور لوگوں میں اس کی بہت شہرت ہوگئی تھی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی اس شہرت سے متاثر ہوئیں اور اس طرح کے بعض جملے کہے جو حدیثِ بالا میں مذکور ہیں۔ (دیکھئے تکملہ فتح الملہم، ۵/ ۲۴۴)

حَسَّانُ وَاِنَّ سَنَامَ الْمَجْدِ مِنْ آلِ هَاشِمٍ بَنُو بِنْتِ مَخْزُومٍ وَوَالِدُكَ الْعَبْدُ قَصِيدَتَهُ هٰذِه -

مسلمانوں کو ایذاء پہنچایا کرتے تھے) آپ ﷺ نے فرمایا: میری اس سے قرابت داری کا کیا ہوگا؟ (مقصد یہ تھا کہ وہ تو میرے چچا زاد بھائی ہیں اور شعراء کی عادت ہوتی ہے کہ جب کسی کی ہجو کرتے ہیں تو اس کے نسب میں عیب زنی کرتے ہیں اور ان کے نسب میں عیب نکالنا درحقیقت میرے نسب میں عیب زنی کرنا ہے)۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو عزت وکرامت عطا کی میں آپ کو اس میں سے اس طرح نکال لوں گا جیسے آٹے میں سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ پھر حسان رضی اللہ عنہ نے یہ شعر کہا:

آل ہاشم میں سے بزرگی وشرافت کے بلند ترین معیار پر بنتِ مخزوم کے لڑکے ہیں اور تیرا (ابوسفیان کا) باپ تو غلام تھا۔[1]

۱۸۶۳...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ قَالَتِ اسْتَاْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ النَّبِيَّ ﷺ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبَا سُفْيَانَ وَقَالَ بَدَلَ الْخَمِيرِ الْعَجِينِ -

۱۸۶۳...... سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ حسان بن ثابتؓ نبی کریم ﷺ سے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت طلب کی۔ اس سند میں ابوسفیان کا نام ذکر نہیں کیا اور خمیر کی جگہ عَجین کہا ہے، (معنی ایک ہی ہے)۔

۱۸٦٤...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي هِلَالٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اهْجُوا قُرَيْشًا فَاِنَّهُ اَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقٍ بِالنَّبْلِ فَاَرْسَلَ اِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ اهْجُهُمْ فَهَجَاهُمْ فَلَمْ يُرْضِ فَاَرْسَلَ اِلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ثُمَّ اَرْسَلَ

۱۸۶۴...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"قریش کی ہجو (برائی) بیان کرو اس لئے کہ یہ ہجو ان کیلئے تیروں کی بوچھاڑ سے زیادہ سخت ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے عبداللہ (رضی اللہ عنہ) ابن رواحہ کی طرف پیغام بھیجا کہ قریش (کے مشرکین) کی ہجو کہیں۔ انہوں نے ہجو کہی مگر آپ ﷺ خوش نہ ہوئے۔ پھر آپ ﷺ نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا (مگر اس سے بھی آپ ﷺ خوش نہ ہوئے)۔ پھر آپ ﷺ نے حسان رضی اللہ عنہ بن ثابت کو پیغام بھیجا، جب وہ آپ کی خدمت میں

---

[1] بنتِ مخزوم سے مراد فاطمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تھیں جو رسول اللہ ﷺ کے والد عبداللہ اور چچاؤں زبیر اور ابو طالب کی والدہ تھیں۔ تو ان کی اولاد کو شرافت و بزرگی کا اعلیٰ معیار قرار دیا۔ جبکہ سفیان کے باپ کو غلام کہا۔ یہ اشارہ اس بات کی طرف کہ ابو سفیان کی دادی جس کا نام سمیہ بنت موہب تھا موہب کی بیٹی تھی اور موہب بنی عبد مناف کا غلام تھا۔ تو گویا انہوں نے ابوسفیان کے نسب کی عیب جوئی اس کی ننھیال کی طرف سے کی۔ جبکہ دودھیال تو خود رسول اللہ ﷺ کا خاندان تھا۔ اس طرح وہ اپنی بات پوری کردی جو رسول اللہ ﷺ سے کی تھی۔ اور یہ شعر ان کے پورے قصیدہ میں سے ایک ہے جو انہوں نے ابوسفیان بن الحارث کی ہجو میں کہا تھا۔

اِلٰی حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَیْهِ قَالَ حَسَّانُ قَدْ آنَ لَكُمْ اَنْ تُرْسِلُوا اِلٰی هٰذَا الْاَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنَبِهِ ثُمَّ اَدْلَعَ لِسَانَهُ فَجَعَلَ يُحَرِّكُهُ فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَاَفْرِيَنَّهُمْ بِلِسَانِي فَرْيَ الْاَدِيمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَعْجَلْ فَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ اَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِاَنْسَابِهَا وَاِنَّ لِي فِيهِمْ نَسَبًا حَتّٰى يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِي فَاَتَاهُ حَسَّانُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ لَخَّصَ لِي نَسَبَكَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَاَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةُ مِنَ الْعَجِينِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانَ اِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفٰى وَاشْتَفٰى قَالَ حَسَّانُ

هَجَوْتَ مُحَمَّدًا فَاَجَبْتُ عَنْهُ
وَعِنْدَ اللّٰهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ
هَجَوْتَ مُحَمَّدًا بَرًّا حَنِيفًا
رَسُولَ اللّٰهِ شِيمَتُهُ الْوَفَاءُ
فَاِنَّ اَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ
ثَكِلْتُ بُنَيَّتِي اِنْ لَمْ تَرَوْهَا
تُثِيرُ النَّقْعَ مِنْ كَنَفَيْ كَدَاءِ
يُبَارِينَ الْاَعِنَّةَ مُصْعِدَاتٍ
عَلٰی اَكْتَافِهَا الْاَسَلُ الظِّمَاءُ
تَظَلُّ جِيَادُنَا مُتَمَطِّرَاتٍ
تُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ
فَاِنْ اَعْرَضْتُمُو عَنَّا اعْتَمَرْنَا
وَكَانَ الْفَتْحُ وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ

حاضر ہوئے تو کہنے لگے کہ: آپ کے لئے وہ وقت آگیا ہے کہ آپ نے اس شیر کو بلا بھیجا ہے جو اپنی دم سے مارتا ہے، پھر اپنی زبان ہونٹوں سے نکالی اور اسے (ہونٹوں پر) پھیرنے لگے اور فرمایا:

"قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں اپنی زبان سے ان (کفار قریش) کی عزتوں کو اس طرح چیر دوں گا جیسے کھال کو چیر دیا جاتا ہے"۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جلدی نہ کرو کیونکہ ابو بکر رضی اللہ عنہ قریش کے نسبوں کے متعلق زیادہ جانتے ہیں اور میرا نسب بھی قریش میں ہی ہے، یہاں تک کہ ابو بکر میرا نسب تمہارے لئے علیحدہ کر کے بتا دیں گے۔ چنانچہ حسان رضی اللہ عنہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ پھر واپس لوٹے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! انہوں نے مجھ سے آپ کا نسب علیحدہ کر کے بیان کر دیا ہے۔ اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں آپ کو ان (قریش) میں سے اس طرح باہر نکال لوں گا جیسے آٹے میں سے بال کو باہر نکال لیا جاتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ میں نے سنا، رسول اللہ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے حسان رضی اللہ عنہ سے کہ: "روح القدس (جبرئیل) ہمیشہ تمہاری تائید و مدد کریں گے جب تک تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف سے دفاع کرتے رہو گے"۔

اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے بھی سنا کہ: حسان رضی اللہ عنہ نے مشرکوں کی ہجو کی اور مسلمانوں کو دلوں کو بھی راحت پہنچائی اور خود اپنے دل کی انتقام کی آگ کو بھی ٹھنڈا کیا۔

حسان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ اشعار:

۱- تو نے محمد (ﷺ) کی برائی کی ہے، میں نے اس کا جواب دیا، اور اللہ کے یہاں اس کا بدلہ ہے۔

۲- تو نے ان (محمد ﷺ) کی برائی کی جو نیک اور پرہیز گار ہیں، اللہ کے رسول ﷺ ہیں، جن کی خصلت وفا کرنا ہے۔

۳- بے شک میرے باپ اور میری ماں اور میری اپنی آبرو (سب) محمد ﷺ کی آبرو کو تم سے بچانے کیلئے ڈھال ہے۔

وَاِلَا فَاصْبِرُوا لِضِرَابِ يَوْمٍ
يُعِزُّ اللّٰهُ فِيهِ مَنْ يَشَاءُ
وَقَالَ اللّٰهُ قَدْ اَرْسَلْتُ عَبْدًا
يَقُولُ الْحَقَّ لَيْسَ بِهِ خَفَاءُ
وَقَالَ اللّٰهُ قَدْ يَسَّرْتُ جُنْدًا
هُمُ الْاَنْصَارُ عُرْضَتُهَا اللِّقَاءُ
لَنَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مِنْ مَعَدٍّ
سِبَابٌ اَوْ قِتَالٌ اَوْ هِجَاءُ
فَمَنْ يَهْجُو رَسُولَ اللّٰهِ مِنْكُمْ
وَيَمْدَحُهُ وَيَنْصُرُهُ سَوَاءُ
وَجِبْرِيلٌ رَسُولُ اللّٰهِ فِينَا
وَرُوحُ الْقُدُسِ لَيْسَ لَهُ كِفَاءُ

۴- میں اپنی جان کو روؤں کو اگر تم نہ دیکھو کہ گھوڑے اڑادیں گے غبار کو کداء (پہاڑ) کی دونوں جانب سے۔

۵- وہ گھوڑے جو اپنی باگوں پر زور لگائیں گے، اپنی قوت اور طاقت سے ان (مشرکین) کے کندھوں پر چڑھے جاتے ہوں گے اور وہ برچھے ہیں جو پیاسے ہیں (مشرکوں کے خون کے)۔

۶- ہمارے گھوڑے دوڑتے ہوئے آئیں گے جن کے منہ عورتیں اپنے دوپٹوں سے پونچھتی ہوں گی (یعنی ہمارے گھوڑے تم پر اس طرح چڑھ دوڑیں گے کہ تمہاری عورتیں اپنے دوپٹوں سے ان کے منہ پوچھ رہی ہوں گی، یعنی انہیں اپنے سے دور کر رہی ہوں گی)۔

۷- اگر تم ہم سے اعراض کرلو (ہماری راہ نہ روکو) تو ہم عمرہ کرلیں گے۔ اور فتح ہو جائے گی اور پردہ اٹھ جائے گا۔

۸- ورنہ (اگر تم ہماری راہ روکنے کا ارادہ رکھتے ہو تو صبر کرو اس دن کی مار کیلئے جس دن اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا عزت دے گا۔

۹- اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنا بندہ بھیجا ہے جو حق بات کہتا ہے جس میں کوئی شبہ نہیں۔

۱۰- اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے ایک لشکر تیار کیا ہے جو انصار ہیں۔ ان کا مقصد دشمن (کفار) سے مقابلہ کرنا ہے۔

۱۱- ہم تو ہر دن ایک نئی تیاری میں ہیں قریشی کافروں سے گالم گلوچ ہے یا ان سے لڑائی ہے یا ان کی ہجو کرنا ہے۔

۱۲- لو تم میں سے جو کوئی رسول اللہ ﷺ کی ہجو کرے، یا ان کی تعریف اور مدد کرے سب برابر ہیں۔ (یعنی رسول اللہ ﷺ شرافت و بزرگی کے اس مقام پر ہیں کہ نہ تمہاری ہجو ان کے مقام کو کم کر سکتی ہے نہ تمہاری تعریف کی انہیں ضرورت ہے)۔

۱۳- اور جبرئیل ہمارے درمیان اللہ کے رسول ہیں (وحی لے کر آتے ہیں) روح القدس ہیں جن کا کوئی مثل نہیں۔[1]

---

[1] فائدہ...... نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: "رسول اللہ ﷺ کا مشرکین کی ہجو کرنا اور ایک کے بعد دوسرے اور پھر تیسرے سے اس کا مطالبہ کرنا اس کا مقصد کفار کو تنگ کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو کفار سے جہاد کا حکم دیا تھا اور ان پر سختی کرنے کا۔ جبکہ یہ ہجو ان کے اوپر تیروں سے بوچھاڑ سے زیادہ سخت تھی تو یہ بھی مستحسن اور پسندیدہ تھی اور ان کی ایذاؤں کو روکنے میں مددگار تھی"۔ علماء نے فرمایا کہ مسلمانوں کو مشرکین اور کفار کی ہجو اور برائی بیان کرنے میں ابتداء اور پہل تو نہیں کرنی چاہئے البتہ اگر وہ ابتدا کر دیں تو اس کی مدافعت کرنی جائز ہے۔ واللہ اعلم

باب-۳۳۹ باب من فضائل ابی هريرة الدوسي رضی الله عنه

حضرت ابوہریرہ الدوسی رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۸۶۵...... حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ اَبِی كَثِيرٍ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِی اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ اَدْعُو اُمِّی اِلَی الاسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاَسْمَعَتْنِی فِی رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا اَكْرَهُ فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَاَنَا اَبْكِی قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّی كُنْتُ اَدْعُو اُمِّی اِلَی الاسْلَامِ فَتَاْبٰی عَلَيَّ فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَاَسْمَعَتْنِی فِيكَ مَا اَكْرَهُ فَادْعُ اللهَ اَنْ يَهْدِيَ اُمَّ اَبِی هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِی هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ اِلَی الْبَابِ فَاِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ اُمِّی خَشْفَ قَدَمَيَّ فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ قَالَ فَاغْتَسَلَتْ وَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لا اِلٰهَ اِلا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلَی رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاَتَيْتُهُ وَاَنَا اَبْكِی مِنَ الْفَرَحِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اَبْشِرْ قَدِ اسْتَجَابَ اللهُ دَعْوَتَكَ وَهَدٰی اُمَّ اَبِی هُرَيْرَةَ فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنٰی عَلَيْهِ وَقَالَ خَيْرًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ اَنْ يُحَبِّبَنِی اَنَا وَاُمِّی اِلَی عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ وَيُحَبِّبَهُمْ اِلَيْنَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَيْدَكَ هٰذَا يَعْنِی اَبَا هُرَيْرَةَ وَاُمَّهُ اِلَی عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِّبْ اِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِينَ فَمَا خُلِقَ مُؤْمِنٌ يَسْمَعُ بِی وَلَا يَرَانِی اِلا اَحَبَّنِی۔

۱۸۶۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی والدہ کو جو مشرکہ تھیں، اسلام کی دعوت دیا کرتا تھا۔ ایک روز میں نے انہیں دعوت دی تو انہوں نے مجھے رسول اللہ ﷺ کے بارے میں ایسی بات سنائی جو میرے لئے ناگوار تھی۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں روتا ہوا حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں اپنی والدہ کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں اور وہ انکار کرتی ہیں۔ آج میں نے انہیں دعوت دی تو انہوں نے ایسی بات مجھے سنائی آپ کے بارے میں جو مجھے ناگوار گذری۔ آپ ﷺ اللہ سے دعا فرمائیے کہ وہ ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا فرمائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے اللہ! ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت عطا فرما''۔ فرماتے ہیں کہ میں اللہ کے نبی ﷺ کی دعا سے خوش ہو کر وہاں سے نکلا۔ جب میں (اپنے گھر کے) دروازہ پر آگیا تو وہ بند تھا۔ میری والدہ نے میرے قدموں کی چاپ سن لی تو کہنے لگیں: ابوہریرہ! اپنی جگہ پر ٹھہر جا، اور میں نے پانی گرنے کی آواز سنی۔ میری والدہ نے غسل کیا اور اپنی قمیض پہنی اور اوڑھنی اوڑھنے میں جلدی کی۔ میں نے دروازہ کھولا تو انہوں نے کہا:

''ابوہریرہ! میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتی ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں''۔

میں واپس رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لوٹا اور خوشی کے مارے میں رو رہا تھا۔ میں نے عرض کیا۔ یارسول اللہ! آپ کو خوشخبری ہو اللہ نے آپ کی دعا کو قبول فرمالیا اور ابوہریرہ کی ماں کو ہدایت دے دی۔ آپ ﷺ نے اللہ کی تعریف اور حمد و ثنا فرمائی اور اچھی باتیں کہیں۔

میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اللہ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے اور میری والدہ کو اپنے مومن بندوں کا محبوب بنادے اور انہیں ہمارا محبوب بنادے۔

رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! اپنے اس بندہ ابوہریرہ اور اس کی ماں کو اپنے مؤمن بندوں کا محبوب بنادے اور ان کی محبت ان کے دلوں میں پیدا کردے''۔

فرماتے ہیں کہ: پھر کوئی مومن ایسا پیدا نہیں ہوا جس نے مجھے سنا ہو یا دیکھا ہو اور مجھ سے محبت نہ کی ہو۔

۱۸۶۶ــــ حدَّثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيد وَابُو بَكْر بْنُ ابى شَيْبَة وزُهَيْر بْنُ حَرْب جميعًا عنْ سُفْيَانَ قالَ زُهَيْرُ حدَّثنا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَة عن الزُّهْرِيِّ عَنِ الاَعْرج قال سمعتُ ابا هريرة يقولُ انَّكُمْ تَزْعُمُونَ انّ ابا هُرَيْرَة يُكْثِرُ الْحديث عنْ رسُول الله ﷺ واللهُ الْمَوْعدُ كُنْتُ رَجُلًا مسْكِينًا اَخْدُمُ رسُولَ اللهِ ﷺ على مِلْءِ بطْنِى وكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بالاَسْوَاق وكَانَتِ الاَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ على اَمْوَالِهِمْ فقَالَ رسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ يَبْسُطْ ثَوْبَهُ فَلَنْ يَنْسى شَيْئًا سَمِعَهُ مِنِّى فَبَسَطْتُ ثَوْبِى حتّى قَضى حَدِيثَهُ ثُمَّ ضَمَمْتُهُ اِلَيَّ فمَا نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ -

۱۸۶۶ــــ حضرت اعرجؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو سنا کہ فرمایا:

"تم لوگوں کا خیال ہے کہ ابو ہریرہ رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں کثرت سے بیان کرتا ہے۔ اللہ کے یہاں (حساب و کتاب کا) وقت مقرر ہے۔ میں ایک مسکین آدمی تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت، پیٹ بھرے پر کیا کرتا تھا (یعنی بس آپ ﷺ کی خدمت میں رہتا تھا اور صرف پیٹ بھرنے کی غذا پر قناعت کئے رہتا تھا) جبکہ مہاجرین کا یہ حال تھا کہ بازاروں میں لین دین کی وجہ سے وہ مشغول رہتے تھے اور انصار کا حال یہ تھا کہ وہ اپنی جائیدادوں (زمینوں) کی دیکھ بھال میں لگے رہتے تھے۔

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اپنا کپڑا اچھائے گا وہ مجھ سے جو سنے گا، اسے ہرگز بھولے گا نہیں۔ میں نے اپنا کپڑا اچھادیا یہاں تک کہ آپ ﷺ حدیث بیان کر چکے۔ پھر میں نے اس کپڑے کو اپنے سے چمٹالیا۔ اسکے بعد میں نے جو کچھ بھی آپ ﷺ سے سنا اسے بھولا نہیں۔[1]

۱۸۶۷ــــ حدَّثَنِى عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَر بْنِ يَحْيى بْنِ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مَعْنُ اَخْبَرَنَا مَالِكُ و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاق اَخْبَرَنَا مَعْمَرُ كِلاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبى هُرَيْرَةَ بِهذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ اَنَّ مَالِكًا انْتَهى حَدِيثُهُ عِنْدَ انْقِضَاءِ قَوْلِ اَبى

۱۸۶۷ــــ اس سند سے بھی یہ حدیث حسب سابق منقول ہے۔ البتہ یہ حدیث حضرت ابو ہریرہؓ ہی کے قول پر پوری ہو جاتی ہے اور اس میں نبی کریم ﷺ کا قول! اپنے کپڑے کو جو پھیلائے گا سے آخر حدیث تک مذکور نہیں۔

[1] فائدہ ــــ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں اور اپنی کنیت سے اتنے مشہور ہیں کہ ان کے اصلی نام پر پردے پڑے ہوئے ہیں۔ چنانچہ ان کے متعلق محدثین کے مختلف اقوال ہیں۔ ایک قول کے مطابق جاہلیت کا زمانہ میں ان کا نام عبد شمس تھا اور اسلام میں ان کا نام عبد اللہ یا عبد الرحمٰن بن صخر تھا۔ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پڑے رہتے تھے صفہ پر۔ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سب سے زیادہ حدیثیں انہی نے بیان کی ہیں اور ان کے کثرت سے حدیث بیان کرنے کی وجہ سے آخر میں بعض لوگ معترض ہوئے، تو اس کے جواب میں انہوں نے مذکورہ بالا بات تفصیلاً ارشاد فرمائی۔ جس نے واضح کر دیا کہ وہ جو رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں کثرت سے بیان کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ہمہ وقت دربارِ رسالت ﷺ میں پڑے رہتے تھے۔ دنیاداری سے کوئی مطلب نہیں تھا۔ بس پیٹ بھرنے کو مل جائے اس پر قناعت تھی۔ جبکہ مہاجرین وانصار اپنے کاروبار اور زراعت وغیرہ میں مشغول رہتے تھے۔ اس وجہ سے میں نے آپؐ کے مبارک ارشادات سب سے زیادہ سنے اور چونکہ آپ ﷺ نے فرمادیا تھا کہ جو اپنا کپڑا اچھائے گا وہ مجھ سے سنی ہوئی کوئی بات کبھی بھولے گا نہیں۔ لہٰذا میں نے نہ صرف آپؐ سے کثرت سے احادیث سنیں بلکہ وہ مجھے یاد بھی ہیں اسلئے میں کثرت سے حدیثیں بیان کرتا ہوں۔

هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ الرِّوَايَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ يَبْسُطْ ثَوْبَهُ إِلَى آخِرِهِ۔

۱۸۶۸...... وحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُو هُرَيْرَةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَنْبِ حُجْرَتِي يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يُسْمِعُنِي ذَلِكَ وَكُنْتُ أُسَبِّحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَقْضِيَ سُبْحَتِي وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ أَكْثَرَ وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ وَيَقُولُونَ مَا بَالُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يَتَحَدَّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ وَسَأُخْبِرُكُمْ عَنْ ذَلِكَ إِنَّ إِخْوَانِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَرَضِيهِمْ وَإِنَّ إِخْوَانِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكُنْتُ أَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى مِلْءِ بَطْنِي فَأَشْهَدُ إِذَا غَابُوا وَأَحْفَظُ إِذَا نَسُوا وَلَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا أَيُّكُمْ يَبْسُطُ ثَوْبَهُ فَيَأْخُذُ مِنْ حَدِيثِي هَذَا ثُمَّ يَجْمَعُهُ إِلَى صَدْرِهِ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْسَ شَيْئًا سَمِعَهُ فَبَسَطْتُ بُرْدَةً عَلَيَّ حَتَّى فَرَغَ مِنْ حَدِيثِهِ

۱۸۶۸...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ:

"کیا تمہیں ابو ہریرہ پر تعجب نہیں ہوتا۔ وہ آئے اور میرے حجرہ کے ایک جانب بیٹھ گئے اور رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں بیان کرنے لگے اور میں سب سن رہی تھی لیکن میں نوافل میں مشغول تھی۔ وہ میرے نوافل سے فارغ ہونے سے قبل اٹھ کر چل دیئے۔ اگر میں انہیں پالیتی تو ان کو روکتی۔ رسول اللہ ﷺ اس طرح پے در پے حدیثیں بیان نہیں کرتے تھے، جیسے تم کرتے ہو۔[1] حضرت ابن المسیبؒ فرماتے ہیں کہ ایک بار ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

"لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ احادیث بہت زیادہ بیان کرتا ہے۔ اور اللہ کے پاس (حساب و کتاب کا) وقت مقرر ہے (اگر میں جھوٹ بولتا ہوں تو مجھے اسے حساب دینا ہے) اور لوگ کہتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار کو کیا ہوا کہ اس کی طرح (ابو ہریرہ کی طرح) اتنی حدیثیں بیان نہیں کرتے۔ میں ابھی تمہیں اس کی وجہ بتلاتا ہوں۔[2]

میرے انصاری بھائی اپنی زمینوں پر مشغول رہتے تھے جبکہ میرے مہاجرین بھائی بازاروں میں لین دین اور خرید و فروخت میں مشغول رہتے تھے۔ جبکہ میں اپنے پیٹ بھرنے کے بقدر پر رسول اللہ ﷺ سے چمٹا رہتا تھا۔ جب مہاجرین و انصار غائب ہوتے تھے میں اس وقت بھی موجود ہوتا تھا، اور وہ بھول جاتے تھے میں یاد رکھتا تھا۔

ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کون اپنا کپڑا بچھائے گا

---

[1] فائدہ...... مقصود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ تھا کہ پے در پے جلدی جلدی حدیثیں بیان کرنے سے خلط ملط ہونے اور مغالطہ کا اندیشہ ہوتا ہے۔ یاد رکھنا بھی مشکل ہوتا ہے، اسلئے ٹھہر ٹھہر کر تھوڑی تھوڑی حدیثیں بیان کرنی چاہئیں۔

[2] فائدہ...... اس حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خود ہی اپنی کثرت روایتِ حدیث کی وضاحت فرمادی ہے، جس سے واضح ہو گیا کہ جن حضرات کو یہ اعتراض تھا وہ لاعلمی پر محمول تھا۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے حبیب ﷺ کی ایک ایک حدیث کو محفوظ رکھنا مقصود تھا، لہٰذا اس کیلئے چند صحابہؓ کو مستقل اسی کام کیلئے اللہ نے قبول کر لیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی شخصیت ان صحابہ میں سر فہرست تھی۔ اور وہ بھی واضح فرمادیا کہ اگر میرے پیش نظر کتمانِ علم (علم کو چھپانے) والی آیاتِ قرآنیہ نہ ہوتیں اور اس کی وعیدیں سامنے نہ ہوتیں تو میں تم سے کوئی حدیث بھی بیان نہیں کرتا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ کثرتِ روایت حدیث میں اپنے شوق کی خاطر نہیں بلکہ اللہ کے نبی ﷺ کے فرمودات وارشادات کو پہنچانے اور کتمانِ علم سے بچنے کیلئے کرتا ہوں۔ (واللہ اعلم)

ثُمَّ جَمَعْتُهَا اِلٰی صَدْرِی فَمَا نَسِیتُ بَعْدَ ذٰلِكَ الْیَوْمِ شَیْئًا حَدَّثَنِی بِهِ وَلَوْلَا آیَتَانِ اَنْزَلَهُمَا اللّٰهُ فِی کِتَابِهِ مَا حَدَّثْتُ شَیْئًا اَبَدًا ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنَاتِ وَالْهُدٰی﴾ اِلٰی آخِرِ الْآیَتَیْنِ۔

اور مجھ سے حدیث حاصل کرے گا؟ اور پھر اس کپڑے کو اپنے سینے سے لگائے گا جو کچھ اس نے سنا ہو گا وہ بھولے گا نہیں۔ میں نے اپنے اوپر بڑی چادر بچھادی یہاں تک کہ آپ حدیث بیان کر کے فارغ ہو گئے۔ میں نے اس کپڑے کو اپنے سینہ سے لگالیا۔ وہ دن کہ اس کے بعد جو بھی آپ ﷺ نے مجھ سے بیان کیا میں بھولا نہیں۔ اور اگر اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں دو آیتیں نازل نہ فرماتا تو میں کبھی بھی کوئی حدیث بیان نہ کرتا۔

ان الذین یکتمون...... الآیۃ (البقرہ) ”بلا شبہ وہ لوگ جو چھپاتے ہیں وہ جو ہم نے اتاریں نشانیاں اور ہدایت کی باتیں۔ بعد اس کے کہ ہم نے وہ لوگوں کیلئے وضاحت سے بیان کر دیں کتاب میں وہی لوگ ہیں کہ اللہ ان پر لعنت کرتا ہے اور لعنت کرنے والے (فرشتے (ان پر لعنت کرتے ہیں“۔ آخر آیت تک۔

۱۸۶۹...... وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْیَمَانِ عَنْ شُعَیْبٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَخْبَرَنِی سَعِیدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ وَاَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ اِنَّکُمْ تَقُوْلُونَ اِنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ یُکْثِرُ الْحَدِیثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِیثِهِمْ۔

۱۸۶۹...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ تم کہتے ہو کہ ابو ہریرہ رسول اللہ ﷺ سے کثرت کے ساتھ احادیث روایت کرتے ہیں (بقیہ حدیث سابقہ احادیث ہی کی مثل بیان فرمائی)

باب ۳۴۰ باب من فضائل اهل بدر رضی الله عنهم وقصة حاطب بن ابی بلتعة

اہل بدر اور حاطبؓ بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۸۷۰...... حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیمَ وَابْنُ اَبِی عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنِی عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی رَافِعٍ وَهُوَ کَاتِبُ عَلِیٍّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِیًّا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْه وَهُوَ یَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا وَالزُّبَیْرَ وَالْمِقْدَادَ فَقَالَ ائْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِینَةً مَعَهَا کِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا

۱۸۷۰...... حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کاتب (منشی) عبیدہ اللہ بن ابی رافع کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: ”رسول اللہ ﷺ نے مجھے، زبیر رضی اللہ عنہ اور مقداد رضی اللہ عنہ بن الاسود کو بھیجا روضۃ خاخ (ایک مقام پر پھلدار درختوں والے باغ) کی طرف کہ وہاں ایک اونٹ سوار عورت ہے، اس کے پاس ایک خط ہے۔ تم اس سے وہ خط لے لو۔

چنانچہ ہم اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے چل پڑے۔ اچانک ہمیں ایک عورت ملی۔ ہم نے اس سے کہا کہ خط نکالو۔ کہنے لگی کہ میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے کہا تو خط نکال دے ورنہ اپنے کپڑے اتار

فَانْطَلَقْنَا تَعَادى بِنَا خَيْلُنَا فَإِذَا نَحْنُ بِالْمَرْاَةِ فَقُلْنَا اَخرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِي كِتَابٌ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ فَاَخرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا فَاَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِي بَلْتَعَةَ اِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا حَاطِبُ مَا هٰذَا قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّي كُنْتُ امْرَاً مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ قَالَ سُفْيَانُ كَانَ حَلِيفًا لَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهَا اَكَانَ مِمَّنْ كَانَ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا اَهْلِيهِمْ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِي ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَلَمْ اَفْعَلْهُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًا بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللهِ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ اِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللهَ اطَّلَعَ عَلَى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ﴾ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اَبِي بَكْرٍ وَزُهَيْرٍ ذِكْرُ الْآيَةِ وَجَعَلَهَا

(تا کہ ہم تلاشی لیں) پھر میں نے اس کے جوڑے سے وہ خط برآمد کیا۔ اور اسے لے کر ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچے۔ وہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سے مکہ کے بعض مشرکین کی طرف لکھا گیا تھا۔ جس میں انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بعض (جنگی) امور کے بارے میں مشرکین کو خبر دی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حاطب! یہ کیا ہے؟ وہ کہنے لگے کہ یارسول اللہ ﷺ! میرے معاملے میں جلدی نہ کریں۔ میں قریش کا حلیف تھا لیکن قریش میں سے نہ تھا۔ اور آپ ﷺ کے ساتھ جو مہاجرین ہیں ان کی قریش میں رشتہ داریاں ہیں جن کی وجہ سے ان کا گھربار کا بچاؤ ہو تارہتا ہے۔ تو میں نے یہ چاہا کہ میں نسبی اعتبار سے تو قریش میں سے نہیں ہوں لیکن میں ان کا کوئی ایسا کام کردوں جس کی وجہ سے وہ میرے رشتہ داروں کی (جو وہاں مکہ میں ہیں) حمایت کریں۔ اور میں نے یہ کام نہ تو کفر کی وجہ سے کیا ہے نہ اپنے دین سے پھر کر کیا ہے اور نہ میں اسلام کے بعد کفر پر راضی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس نے سچ کہا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یارسول اللہ! مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن مار دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ (حاطب) غزوۂ بدر میں شریک ہوا ہے اور تمہیں کیا معلوم اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کو جھانکا اور فرمایا کہ: تم جو چاہو کرو میں نے تمہاری مغفرت کردی ہے۔

اور اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

''اے ایمان والو! میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست مت بناؤ''۔ (المائدہ) [1]

---

[1] فائدہ...... حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ بدری صحابی تھے اور جیسا کہ حدیث بالا سے ظاہر ہے کہ ان کا یہ عمل اگرچہ مسلمانوں کے مفاد کے خلاف تھا اور رسول اللہ ﷺ کے راز کو دشمن کے سامنے ظاہر کرنا سخت گناہ ہے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے انہیں معاف فرمادیا اور سزا نہیں دی۔ نوویؒ نے فرمایا کہ: ''اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے مفاد کے خلاف جاسوسی کرنا اگرچہ سخت گناہ ہے لیکن کفر نہیں''۔ یہی وجہ ہے کہ حضور علیہ السلام نے حاطب کو معاف فرمادیا۔

اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جاسوس کو پکڑنا اور اگر ضرورت و مصلحت ہو تو اس کا ستر کھولنا بھی جائز ہے۔ اسے سزا دینا جائز ہے۔ (نووی)

بعض مالکیہؒ کے نزدیک اس کا قتل کرنا بھی جائز ہے، اگرچہ توبہ کرچکا ہو۔ جبکہ شوافعؒ کے نزدیک اسے سزا دی جائے گی۔

جہاں تک اہل بدر کے گناہ معاف ہونے اور مغفرت کا تعلق ہے تو اسکا مطلب یہ نہیں کہ اب وہ جو چاہیں حرام اور گناہ کرتے رہیں۔ بلکہ یہ مطلب ہے۔ واللہ اعلم۔ کہ اہل بدر ایمان و یقین کے اس مقام پر پہنچ گئے ہیں کہ وہ کسی کفریہ حرکت میں مبتلا نہ .... (جاری ہے)

إِسْحٰقُ فِي رِوَايَتِهِ مِنْ تِلَاوَةِ سُفْيَانَ -

١٨٧١......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ح و حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ كُلُّهُمْ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاَبَامَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ وَكُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتّٰى تَاْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَاَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ حَاطِبٍ إِلَى الْمُشْرِكِينَ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ -

١٨٧١...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں روانہ فرمایا مجھے، ابو مرثد الغنوی (رضی اللہ عنہ) اور زبیر رضی اللہ عنہ بن العوام کو۔ اور ہم سب گھوڑوں پر سوار تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جاؤ یہاں تک کہ تم روضہ خاخ میں پہنچو وہاں مشرکین میں سے عورت ہوگی جس کے پاس حاطبؓ کی طرف سے مشرکین کے نام ایک خط ہوگا (باقی حدیث مبارکہ حدیث عبید اللہ بن ابی رافع عن علی کی مثل بیان فرمائی)

١٨٧٢......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَشْكُو حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ -

١٨٧٢...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حاطب رضی اللہ عنہ کا ایک غلام رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور حاطب رضی اللہ عنہ کی شکایت کی اور کہا کہ حاطب رضی اللہ عنہ ضرور جہنم میں جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو نے جھوٹ کہا وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔ اسلئے کہ وہ غزوۂ بدر اور حدیبیہ میں شریک رہا ہے۔

باب-۳۴۱ باب من فضائل اصحاب الشجرة اهل بيعة الرضوان رضى الله عنهم

شجرۂ رضوان کے نیچے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کرنے والوں کی فضیلت کا بیان

١٨٧٣......حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ

١٨٧٣...... حضرت ام مبشر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے

(گذشتہ سے پیوستہ)...... ہوں گے، اور اگر ان سے کوئی عمل معصیت کا صادر بھی ہوگا تو اس سے توبہ کرلیں گے۔ چنانچہ علامہ قرطبیؒ کے حوالہ سے حافظ ابن حجرؒ نے نقل فرمایا ہے کہ: "میری رائے میں اللہ جل جلالہٗ کا اہل بدر کو مذکورہ خطاب ان کے اعزاز و اکرام کیلئے جو اس بات کا متضمن ہے کہ اہل بدر کو وہ حالت حاصل ہوئی جس سے ان کے سابقہ گناہ تو معاف ہوگئے اور اس بات کے اہل ہوگئے کہ اگر آئندہ کوئی گناہ ان سے صادر ہو تو اسے معاف کر دیا جائے۔ اور کسی چیز کی صلاحیت کا ہونا اس کے وقوع کیلئے لازم نہیں ہوتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بتلا دیا کہ اہل بدر مستقل جنت والے اعمال پر کاربند رہیں گے۔ یہاں تک کہ دنیا سے رخصت ہو جائیں اور اگر کسی سے کوئی گناہ صادر ہو بھی جائے گا تو وہ فی الفور توبہ اور استغفار کی طرف رجوع کریں گے"۔ (تکملہ فتح الملہم ۵/ ۲۶۲)

اس کے علاوہ گناہ معاف ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آخرت میں مؤاخذہ نہ ہوگا مگر دنیا میں ان سے مؤخذہ ہوگا۔ جیسا کہ مسطحؓ (جنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت کی تصدیق کی تھی) پر حد قذف جاری ہوئی۔ واللہ اعلم۔

بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ اَخْبَرَتْنِي اُمُّ مُبَشِّرٍ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عِنْدَ حَفْصَةَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللهُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَحَدٌ الَّذِينَ بَايَعُوا تَحْتَهَا قَالَتْ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ فَانْتَهَرَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ ﴿وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا﴾ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ثُمَّ نُنَجِّى الَّذِينَ اتَّقَوْا وَّنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيْهَا جِثِيًّا﴾ ۔

رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا (ام المؤمنین کے پاس کہا کہ:

"اصحاب الشجرہ (درخت کے نیچے) بیعت کرنے والوں میں سے کوئی ایک بھی ان شاء اللہ جہنم میں نہ جائے گا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیوں نہیں جائے گا؟ آپ ﷺ نے انہیں جھڑکا تو وہ کہنے لگیں کہ (اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے): "تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو جہنم پر نہ جائے"۔ (مریم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے بعد یہ بھی تو فرمایا ہے۔ پھر ہم نجات دیں گے ان لوگوں کو جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا اور ظالموں کو گھٹنوں کے بل جہنم میں چھوڑ دیں گے"۔ [1]

باب-۳۴۲ باب من فضائل ابی موسی وابی عامر الاشعریین رضی الله عنهما

حضرت ابو موسیٰ اور ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہما کے فضائل

١٨٧٤...... حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ الْاَشْعَرِيُّ وَاَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ اَبِي اُسَامَةَ قَالَ اَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ جَدِّهِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَاَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ اَلَا تُنْجِزُ لِي يَا مُحَمَّدُ مَا وَعَدْتَنِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَبْشِرْ فَقَالَ لَهُ الْاَعْرَابِيُّ اَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ اَبْشِرْ فَاَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى اَبِي مُوسَى وَبِلَالٍ كَهَيْئَةِ

۱۸۷۴...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تھا جب آپ ﷺ مکہ اور مدینہ کے درمیان "جعرانہ" کے مقام پر پڑاؤ کئے ہوئے تھے اور بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے ہمراہ تھے۔

اسی دوران ایک دیہاتی آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے محمد! کیا آپ مجھ سے کیا ہوا اپنا وعدہ پورا نہیں کرتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا خوش ہو جا۔ وہ کہنے لگا کہ آپ ﷺ نے مجھے بہت مرتبہ فرمایا ہے خوش ہو جا۔

آپ ﷺ یہ سن کر ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ اور بلال رضی اللہ عنہ کی طرف

---

[1] فائدہ...... حدیبیہ کے موقع پر جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کا سفیر بنا کر مشرکین کی طرف بھیجا تو انہوں نے یہ مشہور کر دیا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ببول کے ایک درخت کے نیچے جمع فرمایا اور سب سے موت پر بیعت لی کہ عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لیں گے۔ یہ بیعت، بیعتِ رضوان کہلاتی ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے بیعت کرنے والے صحابہ رضی اللہ عنہم کیلئے اپنی رضا اور خوشنودی کا اعلان قرآن مجید میں فرمایا۔

حدیث بالا سے بھی ان صحابہ رضی اللہ عنہم کی فضیلت واضح ہے جو بیعتِ رضوان میں شریک تھے۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضور علیہ السلام کی بات پر جو بات کہی تو اس کا مقصد آنحضرت ﷺ کی بات کو رد کرنا نہ تھا بلکہ قرآن کریم کی ایک آیت کریمہ سے جو شبہ ہو رہا تھا اس کا اظہار کر کے تشفی کرنا تھا۔ واللہ اعلم۔

الْغَضْبَانِ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا قَدْ رَدَّ الْبُشْرٰى فَاقْبَلَا اَنْتُمَا فَقَالَا قَبِلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ اشْرَبَا مِنْهُ وَاَفْرِغَا عَلٰى وُجُوهِكُمَا وَنُحُورِكُمَا وَاَبْشِرَا فَاَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا مَا اَمَرَهُمَا بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَنَادَتْهُمَا اُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ اَفْضِلَا لِاُمِّكُمَا مِمَّا فِي اِنَائِكُمَا فَاَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً ۔

متوجہ ہوئے جیسے کہ آپ ﷺ غصہ میں ہوں اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے تو خوشخبری کو رد کردیا ہے تو دونوں اسکو قبول کرلو۔ دونوں نے کہا کہ ہم نے قبول کیا یا رسول اللہ ﷺ۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا، اپنے دونوں ہاتھ مبارک دھوئے، چہرہ انور دھویا پھر اس میں کلی کی۔ بعد ازاں فرمایا کہ: اس پانی کو پی لو اور اسے اپنے چہروں اور سینوں پر بہاؤ اور خوش ہو جاؤ۔ (ثواب اور اجر کے ملنے پر) دونوں نے پیالہ لے لیا اور رسول اللہ ﷺ نے جیسا حکم فرمایا تھا ویسا کرلیا۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پردہ کے پیچھے سے ان دونوں کو پکارا کہ اپنی ماں کیلئے بھی کچھ بچادو جو کچھ تمہارے برتن میں ہے۔ چنانچہ انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہ کیلئے بھی تھوڑا سا بچادیا۔[1]

۱۸۷۵...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ اَبُو عَامِرٍ الْاَشْعَرِيُّ وَاَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِاَبِي عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ اَبَا عَامِرٍ عَلٰى جَيْشٍ اِلٰى اَوْطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَهَزَمَ اللّٰهُ اَصْحَابَهُ فَقَالَ اَبُو مُوسٰى وَبَعَثَنِي مَعَ اَبِي عَامِرٍ قَالَ فَرُمِيَ اَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي جُشَمٍ بِسَهْمٍ فَاَثْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ فَانْتَهَيْتُ اِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا عَمِّ مَنْ رَمَاكَ فَاَشَارَ اَبُو عَامِرٍ اِلٰى اَبِي مُوسٰى فَقَالَ اِنَّ ذَاكَ قَاتِلِي تَرَاهُ ذٰلِكَ الَّذِي رَمَانِي قَالَ اَبُو مُوسٰى فَقَصَدْتُ لَهُ فَاعْتَمَدْتُهُ فَلَحِقْتُهُ فَلَمَّا رَآنِي وَلّٰى عَنِّي ذَاهِبًا فَاتَّبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ اَقُولُ لَهُ اَلَا تَسْتَحْيِي اَلَسْتَ عَرَبِيًّا اَلَا تَثْبُتُ فَكَفَّ

۱۸۷۵...... حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ غزوۂ حنین سے فارغ ہوگئے تو ابو عامر رضی اللہ عنہ کو "اوطاس" (جو قبیلۂ ہوازن کے علاقہ میں ایک وادی ہے) کی طرف لشکر دے کر بھیجا۔ ابو عامر رضی اللہ عنہ کا مقابلہ درید بن الصمہ نے کیا۔ درید بن الصمہ قتل ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھیوں کو شکست دی۔

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے بھی ابو عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھیجا تھا۔ فرماتے ہیں کہ بنو جشم کے ایک شخص نے ابو عامر رضی اللہ عنہ کو ایک تیر مارا جو ان کے گھٹنے میں لگا اور اس میں پیوست ہوگیا۔

میں ابو عامر رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ: اے چچا! آپ کو کس نے تیر مارا ہے؟ ابو عامر رضی اللہ عنہ نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو اشارہ سے بتلایا کہ وہ فلاں آدمی میرا قاتل ہے تم اسے دیکھ رہے ہو وہی ہے جس نے مجھے مارا ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کا تعاقب کیا اور

---

[1] فائدہ...... یہ واقعہ آنحضرت ﷺ کے غزوۂ حنین سے واپسی پر "جعرانہ" کے مقام پر پیش آیا۔ آنحضرت ﷺ نے دیہاتی سے وعدہ فرمایا تھا؟ اس میں ایک احتمال تو یہ ہے کہ شاید اس سے خصوصیت کے ساتھ کوئی وعدہ کیا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ عام وعدہ ہو۔ یعنی غنیمت کی تقسیم۔ وہ مال غنیمت کی جلد تقسیم چاہتا ہو۔ (تکملہ فتح الملہم)

فَالْتَقَيْتُ اَنَا وَهُوَ فَاخْتَلَفْنَا اَنَا وَهُوَ ضَرْبَتَيْنِ فَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ رَجَعْتُ اِلٰى اَبِى عَامِرٍ فَقُلْتُ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَتَلَ صَاحِبَكَ قَالَ فَانْزِعْ هٰذَا السَّهْمَ فَنَزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِى انْطَلِقْ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَاَقْرِئْهُ مِنِّى السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ يَقُولُ لَكَ اَبُو عَامِرٍ اسْتَغْفِرْ لِى قَالَ وَاسْتَعْمَلَنِى اَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ وَمَكَثَ يَسِيرًا ثُمَّ اِنَّهُ مَاتَ فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِى بَيْتٍ عَلٰى سَرِيرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ وَقَدْ اَثَّرَ رِمَالُ السَّرِيرِ بِظَهْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَجَنْبَيْهِ فَاَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ اَبِى عَامِرٍ وَقُلْتُ لَهُ قَالَ قُلْ لَهُ يَسْتَغْفِرْ لِى فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ اَبِى عَامِرٍ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ اَوْ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِى يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَاَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيمًا قَالَ اَبُو بُرْدَةَ اِحْدَاهُمَا لِاَبِى عَامِرٍ وَالْاُخْرٰى لِاَبِى مُوسٰى ۔

اسے جا لیا۔ جب اس نے مجھے دیکھا تو پیٹھ پھیر کر بھاگا۔ میں نے اس کا تعاقب کیا اور میں اس سے کہہ رہا تھا: تجھے شرم و حیا نہیں ہے؟ کیا تو عرب نہیں ہے؟ کہ تو ٹھہرتا نہیں؟ یہ سن کر وہ رک گیا۔ پھر میرا اور اس کا مقابلہ ہوا۔ میں نے بھی اس پر وار کیا اس نے بھی مجھ پر وار کیا۔ پھر میں نے اسے تلوار سے مار ڈالا۔ بعد ازاں میں ابو عامر رضی اللہ عنہ کے پاس واپس لوٹا اور کہا: بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھی (دشمن) کو قتل کر دیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اس تیر کو نکالو۔ میں نے اسے نکال دیا تو وہاں سے پانی بہنے لگا (شاید وہ تیر زہریلا تھا جب ہی خون نہ نکلا)

انہوں نے کہا کہ میرے بھتیجے! تم رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور آپ ﷺ سے میرا سلام کہنا اور آپ ﷺ سے کہنا: "ابو عامر (رضی اللہ عنہ) نے آپ ﷺ سے درخواست کی ہے کہ میرے لئے بخشش کی دعا کیجئے۔

بعد ازاں ابو عامر رضی اللہ عنہ نے مجھے لوگوں کا امیر مقرر کر دیا۔ اور کچھ دیر ہی گذری تھی کہ انتقال کر گئے۔ جب میں نبی ﷺ کے پاس واپس لوٹا تو آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ اپنے گھر میں بان کی ایک چارپائی پر جس پر بستر بچھا ہوا تھا تشریف فرما تھے۔ اور بان کے پلنگ کے نشانات رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک اور پہلوؤں پر پڑ گئے۔

میں نے آپ ﷺ کو اپنے (سفر کے) حالات اور ابو عامر رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتلایا اور عرض کیا کہ ابو عامر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا تھا کہ آپ سے کہوں کہ میرے (ابو عامر کے) لئے مغفرت کی دعا کیجئے۔

رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا اور وضو فرمایا۔ پھر دونوں ہاتھ بلند کر کے دعا فرمائی:

اے اللہ! عبید ابو عامر کی مغفرت فرما (آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ اتنے اوپر اٹھائے کہ) میں نے آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! قیامت کے روز بہت سارے لوگوں کا سردار بنا دیجئے"۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے لئے بھی مغفرت کی دعا فرما دیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اے اللہ! عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ) کے گناہوں کو بخش دے اور قیامت کے روز عزت و کرامت والے مقام میں دخل فرما"۔ ابو

ـــ بردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پہلی دعا ابو عامر رضی اللہ عنہ کے لئے فرمائی اور دوسری ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کیلئے۔

باب ـ ٣٤٣ باب من فضائل الاشعریین رضی اللہ عنہم

اشعریوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے فضائل

١٨٧٦ ...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدٌ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنِّي لَاَعْرِفُ اَصْوَاتَ رُفْقَةِ الْاَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْاٰنِ حِينَ يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ وَاَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ اَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ وَاِنْ كُنْتُ لَمْ اَرَ مَنَازِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيمٌ اِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ اَوْ قَالَ الْعَدُوَّ قَالَ لَهُمْ اِنَّ اَصْحَابِي يَاْمُرُونَكُمْ اَنْ تَنْظُرُوهُمْ ـ

١٨٧٦ ...... ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”میں اشعریوں کی جماعت کی قرآن پڑھنے کے وقت آوازیں پہچان لیتا ہوں جب وہ رات میں (مسجد میں) داخل ہوتے ہیں۔ اور ان کی آوازوں سے ان کے ٹھکانوں کا بھی رات میں معلوم کر لیتا ہوں، اگرچہ دن میں میں نے ان کے ٹھکانے نہیں دیکھے ہوتے۔

اور انہی میں سے ایک شخص ”حکیم“ نامی ہے جب وہ دشمن سے (یا اس کے) گھوڑوں سے ملتا ہے تو ان سے کہتا ہے:

”میرے ساتھی تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تم ان کا انتظار کرو“۔ [1]

١٨٧٧ ...... حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ الْاَشْعَرِيُّ وَاَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ اَبِي اُسَامَةَ قَالَ اَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنِي بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ الْاَشْعَرِيِّينَ اِذَا اَرْمَلُوا فِي الْغَزْوِ اَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ جَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي اِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّي وَاَنَا مِنْهُمْ ـ

١٨٧٧ ...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اشعری لوگ ایسے ہیں کہ جب لڑائی میں یہ کھانے کے محتاج ہو جاتے ہیں یا شہر میں رہتے ہوئے ان کے کھانے پینے کا سامان کم ہو جاتا ہے تو ایک کپڑے میں جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے سب جمع کر لیتے ہیں۔ پھر اسے آپس میں ایک برتن میں برابر تقسیم کر لیتے ہیں۔ (جس سے برکت ہوتی ہے اور سب کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے اور کوئی بھوکا نہیں رہتا)۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”وہ (اشعری) مجھ سے ہیں اور میں ان میں سے ہوں“۔ [2]

---

[1] یہ گویا اسکی بہادری کی دلیل ہے کہ دشمن کے مقابلہ میں فرار کے بجائے جسم کو مقابلہ کرنے کیلئے تیار رہتے ہیں) اور دشمن اگر بھاگنا چاہے تو اس کو بھی مقابلہ کیلئے روکتے ہیں۔ تو گویا یہ ان کی حکمت اور دانائی کی بات ہے کہ اکیلے دشمن سے مقابلہ کرنا تو مشکل ہے لیکن راہِ فرار اختیار کرنے کے بجائے ایسی بات دشمن سے کہتے ہیں کہ وہ سمجھتا ہے کہ اسکے ساتھ پورا لشکر ہے۔ لہٰذا وہ انہیں چھوڑ کر چل دیتے ہیں۔

[2] فائدہ...... آپ ﷺ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ ان کو اپنے میں سے جانتا ہوں اور ان کے اس اتفاق واتحاد کو پسند کرتا ہوں۔
اس حدیث سے بہت سے مسائل نکلتے ہیں۔ مجہول ہبہ کا جواز، ہمدردی اور ایثار کی فضیلت اور کسی کے مناقب پر اس کی تعریف سب اس حدیث سے ثابت ہوتے ہیں۔

باب-۳۴۴ باب من فضائل ابی سفیان بن حرب رضي الله عنه

ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کے فضائل[1]

۱۸۷۸......حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَعْقِرِيُّ قَالا حَدَّثَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنَا اَبُو زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ لا يَنْظُرُونَ اِلَى اَبِي سُفْيَانَ وَلا يُقَاعِدُونَهُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا نَبِيَّ اللهِ ثَلاثٌ اَعْطِنِيهِنَّ قَالَ نَعَمْ قَالَ عِنْدِي اَحْسَنُ الْعَرَبِ وَاَجْمَلُهُ اُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ اَبِي سُفْيَانَ اُزَوِّجُكَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ وَمُعَاوِيَةُ تَجْعَلُهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَتُؤَمِّرُنِي حَتّٰى اُقَاتِلَ الْكُفَّارَ كَمَا كُنْتُ اُقَاتِلُ الْمُسْلِمِينَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَبُو زُمَيْلٍ وَلَوْلا اَنَّهُ طَلَبَ ذٰلِكَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ مَا اَعْطَاهُ ذٰلِكَ لِاَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُسْاَلُ شَيْئًا اِلا قَالَ نَعَمْ ـ

۱۸۷۸...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسلمان نہ ابو سفیان کی طرف دیکھتے تھے نہ اس کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے (اسلام لانے کے باوجود کیونکہ مسلمانوں کے دل میں انکی طرف سے سخت کدورت تھی ان کی ایذاء رسانیوں کے سبب) ابوسفیان نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! تین باتیں ہیں ان میں سے کوئی ایک مجھے عطا فرمایئے۔ ایک یہ کہ میرے پاس عرب کی خوبصورت اور حسین ترین عورت ہے میری بیٹی ام حبیبہ بنت ابی سفیان میں اس کی شادی آپ سے کر دیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا۔ دوسری بات یہ کہ معاویہ (میرے بیٹے) کو آپ اپنے لئے کاتب مقرر کر لیں۔ آپ نے فرمایا اچھا۔ تیسری بات یہ کہ مجھے آپ ﷺ کفار سے لڑائی میں امیر بنایئے جیسا کہ میں (اسلام سے قبل) مسلمانوں سے قتال کرتا تھا (کفار کا امیر بن کر) آپ ﷺ نے فرمایا اچھا۔ حضرت ابوزمیل کہتے ہیں کہ اور اگر ابوسفیان نبی ﷺ سے ان باتوں کا مطالبہ نہ کرتے تو آپ ﷺ انہیں (از خود) یہ نہ دیتے۔ اسلئے کہ وہ جس چیز کا بھی سوال کرتے تو آپ اسکے جواب میں فرماتے۔ اچھا ٹھیک ہے۔[2]

---

[1] یہ ابوسفیان بن حرب مشہور سردار قریش ہیں جو فتح مکہ سے قبل تک اسلام اور مسلمانوں کے بدترین دشمن تھے۔ غزوۂ بدر انہی کے قافلہ کو جو شام سے واپس آ رہا تھا مسلمانوں کی طرف سے اس کا پیچھا کرنے کے بعد ہوا تھا۔ اس کے بعد کی تمام جنگوں میں ابوسفیان مسلمانوں کے مقابلہ کیلئے آتے رہے۔ لیکن جب اللہ رب العزت نے نبی کریم ﷺ کو فتح مبین عطا فرمائی۔ فتح مکہ کی شکل میں تو ابوسفیان بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اور آپ ﷺ نے اس موقع پر ایک تاریخی جملہ ارشاد فرمایا:

مَنْ دَخَلَ دارَ اَبِي سُفْيان فهو آمِنٌ　　(جو کوئی ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو گیا وہ امن میں ہے)

[2] فائدہ..... ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے وقت اسلام لائے تھے۔ ان کے اسلام لانے کے بعد بھی عام مسلمان ان سے بات چیت کرنا اور ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا زیادہ پسند نہیں کرتے تھے۔ ظاہر ہے یہ بات سردار قریش کیلئے فطری طور پر تکلیف کا باعث تھی اور اسی احساس کے پیش نظر انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے مذکورہ تین باتیں کہیں۔ مسلمانوں کی کدورت کی دو وجہیں تھیں۔ واللہ اعلم۔
ایک تو اسلام سے قبل ان کی اسلام دشمنی تھی جو نہ صرف ہجرت سے قبل رہی بلکہ ہجرت کے بعد فتح مکہ تک اپنے پورے عروج پر رہی۔ (قرطبی)
دوسری وجہ یہ کہ مسلمانون کا عام خیال یہ تھا کہ ابوسفیان فتح مکہ کے روز مجبوراً اور بادلِ نخواستہ مسلمان ہوئے تھے۔ اگرچہ بعد میں وہ اسلام پر پختہ ہو گئے تھے۔
ابوسفیان نے حضور علیہ السلام سے جو پہلی بات کہی وہ یہ کہ اپنی بیٹی ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو جو عرب کی حسین ترین عورت ہیں سے آپ ﷺ کا نکاح کر دیتا ہوں۔　　(جاری ہے)

باب-۳۴۵ باب من فضائل جعفر بن ابی طالبٍ واسمه بنت عمیسٍ واهل سفینتهم رضی الله عنهم

حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا اور ان کے کشتی والوں کے فضائل

۱۸۷۹ ــــ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنِي بُرَيْدٌ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ بَلَغَنَا مَخْرَجُ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ

۱۸۷۹ ــــ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہمیں رسول اللہ ﷺ کے مکہ سے (مدینہ کی طرف) نکلنے کی اطلاع ملی تو ہم یمن میں تھے۔ ہم بھی ہجرت کے ارادہ سے آپ ﷺ کی طرف روانہ ہو گئے۔ میں اور میرے دو بھائی میں دونوں میں چھوٹا تھا۔ ان میں سے ایک

(گذشتہ سے پیوستہ) ــــ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے آپ ﷺ کا نکاح ابو سفیان کے اسلام لانے کے بعد ہوا ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ تمام روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے ایک عرصہ قبل نکاح فرمالیا تھا۔ جبکہ وہ (ام حبیبہ رضی اللہ عنہا) حبشہ کی سرزمین پر تھیں۔

جبکہ صحیح احادیث میں یہ بھی آیا ہے کہ ایک موقع پر جب ابو سفیان معاہدہ کی تحریر کیلئے مدینہ آئے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تو اپنی بیٹی ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھی گئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بستر پر اپنے باپ کو بیٹھنے نہ دیا (جس کا واقعہ مشہور ہے)۔ یہ واقعہ بھی ابو سفیان کے اسلام لانے سے قبل کا ہے۔

اس تعارض کی بناء پر محدثین اور شراح حدیث بہت پریشان رہے ہیں۔ حتیٰ کہ ابن حزم المحلی نے تو اس حدیث کو "موضوع" قرار دے دیا۔ اور اس کی وجہ عکرمہ بن عمار (راوی) کو قرار دیا۔

لیکن دوسرے شراح نے ابن حزمؒ کی اس بات کو رد کر دیا ہے اور کہا کہ ابن حزمؒ نے موضوع قرار دینے میں جلدی کی ہے۔

چنانچہ اکثر محدثین نے کہا کہ حدیث کے اس جزو میں عکرمہ بن عمار کو وہم ہوا ہے۔ جبکہ بعض محدثین نے اس کی تاویل کی ہے اور کہا کہ ابو سفیان کا مقصد اس نکاح کی تجدید تھا۔ کیونکہ سابقہ نکاح ابو سفیان کی وساطت کے بغیر ہوا تھا۔ اور غالباً ابو سفیان یہ سمجھتے تھے کہ بغیر باپ کے (جو ولی ہوتا ہے) نکاح صحیح نہیں ہوتا اور ابو سفیان کے خیال میں یہ ان کیلئے عیب کی بات تھی۔ لہٰذا وہ تجدید نکاح چاہتے تھے۔ اور یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے جواب میں صرف "نعم" فرمایا۔ نہ اقرار کیا نہ انکار کیا۔ جبکہ یہ بھی ثابت نہیں کہ اس کے بعد آپ ﷺ نے دوبارہ نکاح فرمایا ہو۔ (تکملہ فتح الملہم۔ ۵/۲۷۱)

جہاں تک کسی لڑائی میں انہیں امیر بنانے کی بات ہے تو نبی ﷺ سے یہ بھی ثابت نہیں کہ آپ ﷺ نے انہیں کسی لشکر کا امیر بنایا ہو۔

چنانچہ ابن حزمؒ نے اس وجہ سے بھی اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے۔ لیکن شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مد ظلہم فرماتے ہیں کہ:

"حق بات یہ ہے کہ یہ بات بھی اس حدیث پر موضوع کا حکم لگانے کیلئے کافی دلیل نہیں۔ اسلئے کہ اسمیں متعدد احتمالات ہیں۔

ایک احتمال تو یہ ہے کہ ممکن ہے رسول اللہ ﷺ نے بعض سرایا پر انہیں امیر بنایا ہو اور اس کی اطلاع ہم تک نہ پہنچی ہو۔

دوسرا احتمال یہ ہے کہ ممکن ہے رسول اللہ ﷺ اس مقصد کیلئے کسی مناسب موقع کا انتظار فرما رہے ہوں اور اس موقع کے آنے سے قبل آپ کی اجل موعود آ پہنچی۔

تیسرا احتمال یہ کہ کوئی ایسا مانع شرعی موجود ہو جو انہیں امیر بنانے کیلئے مانع ہو، ایسی صورت میں وعدہ پورا کرنا واجب نہیں رہتا۔ (لہٰذا یہ کہنا کہ یہ حدیث موضوع ہے صحیح نہیں)۔ واللہ اعلم (تکملہ فتح الملہم ۵/۲۷۲)

بِالْيَمَنِ فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَأَخَوَانِ لِي أَنَا أَصْغَرُهُمَا أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ وَالْآخَرُ أَبُو رُهْمٍ إِمَّا قَالَ بِضْعًا وَإِمَّا قَالَ ثَلَاثَةً وَخَمْسِينَ أَوِ اثْنَيْنِ وَخَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي قَالَ فَرَكِبْنَا سَفِينَةً فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتُنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَصْحَابَهُ عِنْدَهُ فَقَالَ جَعْفَرٌ إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَنَا هَاهُنَا وَأَمَرَنَا بِالْإِقَامَةِ فَأَقِيمُوا مَعَنَا فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا قَالَ فَوَافَقْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَنَا أَوْ قَالَ أَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ إِلَّا لِأَصْحَابِ سَفِينَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَأَصْحَابِهِ قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ قَالَ فَكَانَ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا يَعْنِي لِأَهْلِ السَّفِينَةِ نَحْنُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ ۔

کا نام ابو بردہ تھا جبکہ دوسرے کا نام ابو رہم۔ اور (ہمارے ساتھ) میری قوم کے تقریباً پچاس سے زائد باون یا ترپن افراد بھی نکلے۔

ہم ایک کشتی پر سوار ہوئے اور اپنی کشتی ہم نے نجاشی جو حبشہ کے بادشاہ تھے ان کی طرف کر دی۔ وہاں نجاشی کے پاس ہم کو جعفر بن ابی طالبؓ اور ان کے ساتھی ملے۔

جعفر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو یہاں بھیجا ہے اور ہمیں یہیں قیام کرنے کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا تم بھی ہمارے ساتھ ٹھہرے رہو۔ چنانچہ ہم ان کے ساتھ ٹھہر گئے۔ یہاں تک کہ ہم سب ساتھ ہی مدینہ آئے۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے اس وقت خیبر کو فتح فرمایا تھا۔ آپ ﷺ نے ہمارا بھی حصہ (غنیمت میں) لگایا اور اس میں سے ہمیں بھی دیا۔ حالانکہ آپ ﷺ نے خیبر کی فتح میں شریک نہ ہونے والے کسی بھی شخص کو مال غنیمت میں سے کچھ حصہ نہیں دیا تھا۔ مگر جو آپ ﷺ کے ہمراہ خیبر میں شریک ہوئے (انہیں دیا) اور ہماری کشتی والوں کو بھی دیا اور جعفر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو بھی شرکاء خیبر کے ساتھ حصے تقسیم کیے۔

چنانچہ لوگوں میں سے بعض لوگ ہم سے یعنی کشتی والوں سے کہتے تھے کہ: ہم تو تم سے پہلے ہجرت کر چکے ہیں۔[1]

---

[1] فائدہ:..... حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ کے چچازاد بھائی تھے، اپنی اہلیہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ساتھ حبشہ کی طرف پہلی ہجرت کی تھی جبکہ بعد میں مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ اس طرح انہوں نے دو ہجرتیں کیں اور اسی بناء پر انہیں ذوالہجرتین کہا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے اموال غنیمت میں سے ان حضرات کو جو حصہ عطا فرمایا وہ تمام مجاہدین کی رضامندی سے لگایا تھا۔ جیسا کہ صحیح بخاری کی روایات میں اس کی تائید اور بیہقی کی روایت میں اس کی تصریح ہے۔ (نووی مختصراً)

پھر حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا جو ہمارے ساتھ ہی مدینہ آئی تھیں، ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں، ان کی زیارت کیلئے۔ انہوں نے بھی نجاشی شاہ حبشہ کی طرف ان لوگوں کے ساتھ ہی ہجرت کی تھی۔

اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ (جو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے والد تھے)۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس داخل ہوئے، اسماء رضی اللہ عنہا ان کے پاس ہی تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ حبشی والی ہے؟ یہ دریاوالی ہے؟ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ:

ہم نے ہجرت میں تم سے سبقت کرلی (تم نے بعد میں مدینہ کی طرف ہجرت کی ہم نے پہلے کی) تو ہم رسول اللہ ﷺ سے تمہاری نسبت زیادہ حق رکھتے ہیں۔ (جاری ہے)

۱۸۸۰..... قَالَ فَدَخَلَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ وَهِيَ مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلٰى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ اِلَى النَّجَاشِيِّ فِيمَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلٰى حَفْصَةَ وَاَسْمَاءُ عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَاٰى اَسْمَاءَ مَنْ هٰذِهِ قَالَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَ عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ هٰذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هٰذِهِ فَقَالَتْ اَسْمَاءُ نَعَمْ -

فَقَالَ عُمَرُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَنَحْنُ اَحَقُّ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ كَلِمَةً كَذَبْتَ يَا عُمَرُ كَلَّا وَاللهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ وَيَعِظُ جَاهِلَكُمْ وَكُنَّا فِي دَارٍ اَوْ فِي اَرْضِ الْبُعَدَاءِ الْبُغَضَاءِ فِي الْحَبَشَةِ وَذٰلِكَ فِي اللهِ وَفِي رَسُولِهِ وَايْمُ اللهِ لَا اَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا اَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰى اَذْكُرَ مَا قُلْتَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذٰى وَنُخَافُ وَسَاَذْكُرُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ

۱۸۸۰..... حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا جو ہمارے ساتھ آئی تھیں وہ زوجہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ملاقات کرنے کے لیے حاضر ہوئیں اور اس نے مہاجرین کے ساتھ نجاشی کی طرف ہجرت کی تھی۔ پس حضرت عمرؓ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان کے پاس حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں تو عمرؓ نے جب حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو کہا: یہ کون ہے؟ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا۔ حضرت عمرؓ نے کہا: یہ حبشیہ بحریہ ہے؟ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: ہاں۔ تو حضرت عمرؓ نے کہا: ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی۔ ہم تم سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے (قرب کے) حقدار ہیں۔ وہ ناراض ہوگئیں اور ایک بات کہی کہ اے عمر! آپ نے غلط کہا ہے۔ ہرگز نہیں! اللہ کی قسم تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جو تمہارے بھوکوں کو کھلاتے اور تمہارے جاہلوں کو نصیحت کرتے تھے اور ہم ایسے علاقے میں تھے جو دور دراز اور دشمن ملک حبشہ میں تھا اور وہاں صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کے لیے تھے۔ اللہ کی قسم! میں اس وقت تک نہ

(گذشتہ سے پیوستہ)..... حضرت اسماء رضی اللہ عنہا یہ سن کر غصہ ہوگئیں اور کہا کہ: اے عمر! تم نے یہ غلط بات کہی ہرگز نہیں۔ اللہ کی قسم! تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ اپنے بھوکوں کو کھانا کھلاتے تھے اور اپنے جہلاء کو وعظ و نصیحت کرتے تھے۔ جبکہ ہم حبشہ میں ایک دور دراز دشمن کے دیار یا سرزمین میں تھے اور یہ (دور دراز کے دشمن ملک میں جا پڑنا) صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کیلئے تھا۔ اللہ کی قسم میں نہ کھانا کھاؤں گی، نہ پانی پیوں گی جب تک کہ میں رسول اللہ ﷺ سے تمہاری بات نہ کہہ دوں۔ اور حبش میں ہم کو ایذاء ہوتی تھی اور خوف بھی ہوتا تھا۔ میں ابھی رسول اللہ ﷺ سے سب بات ذکر کروں گی اور آپ ﷺ سے پوچھوں گی۔ اللہ کی قسم! میں نہ جھوٹ بولوں گی، نہ حق کی راہ سے ہٹوں گی، نہ اس سے زائد کوئی بات کہوں گی۔

پھر جب نبی ﷺ تشریف لائے تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے عرض کیا:

اے اللہ کے نبی ﷺ! عمر رضی اللہ عنہ نے ایسی ایسی بات کہی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ مجھ پر تم سے زیادہ حق نہیں رکھتے۔ ان کی اور ان کے ساتھیوں کی تو ایک ہی ہجرت ہے اور تم کشتی والوں کی دو ہجرتیں ہیں۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر میں نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور دیگر کشتی والوں کو دیکھا کہ وہ فوج در فوج میرے پاس آتے اور مجھ سے اس حدیث کے متعلق پوچھتے تھے۔

دنیا کی کسی چیز کی ان کے نزدیک اتنی خوشی اور عظمت نہیں تھی جو رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی تھی جو آپ ﷺ نے ان کے بارے میں فرمایا تھا۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے دیکھا کہ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ مجھ سے اس حدیث کو بار بار دوہرواتے ہیں (خوشی حاصل کرنے کیلئے)۔

اللهِ ﷺ وَاَسْاَلُهُ وَ وَاللهِ لا اَكْذِبُ وَلا اَزِيغُ وَلا اَزِيدُ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ اِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَيْسَ بِاَحَقَّ بِي مِنْكُمْ وَلَهُ وَلِاَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَكُمْ اَنْتُمْ اَهْلَ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ قَالَتْ فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَبَا مُوسٰى وَاَصْحَابَ السَّفِينَةِ يَاْتُونِي اَرْسَالًا يَسْاَلُونِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهِ اَفْرَحُ وَلا اَعْظَمُ فِي اَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ اَبُو بُرْدَةَ فَقَالَتْ اَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَبَا مُوسٰى وَاِنَّهُ لَيَسْتَعِيدُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنِّي ـ

کوئی کھانا کھاؤں گی اور نہ پینے کی کوئی چیز پیوں گی جب تک آپ (رضی اللہ عنہ) کی کہی بات کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے نہ کر لوں اور ہمیں تکلیف دی جاتی تھی اور ڈرایا جاتا تھا۔ میں عنقریب رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کروں گی اور آپ ﷺ سے اس بارے میں سوال کروں گی اور اللہ کی قسم! نہ میں جھوٹ بولوں گی، نہ بے راہ چلوں گی اور نہ ہی اس پر کوئی زیادتی کروں گی۔ جب نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے نبی! حضرت عمرؓ نے اس اس طرح کہا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ تم سے زیادہ میرے (قرب کے) حقدار نہیں، اس نے اور اس کے ساتھیوں نے ایک مرتبہ ہجرت کی۔ تمہارے اور کشتی والوں کے لیے دو ہجرتیں ہیں۔ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: تحقیق! میں نے ابو موسیٰؓ اور کشتی والوں کو دیکھا کہ وہ میرے پاس گروہ در گروہ آتے اور یہ حدیث سنتے تھے۔ دنیا کی کوئی چیز انہیں اس سے زیادہ خوش کرنے والی اور اس فرمانِ نبوی ﷺ سے زیادہ عظمت والی ان کے ہاں نہ تھی۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا: میں نے ابو موسیٰؓ کو دیکھا کہ وہ یہ حدیث مجھ سے بار بار دہروایا کرتے تھے۔

باب-۳۴۶ باب من فضائل سلمان وصهيبٍ وبلال رضى الله تعالىٰ عنهمْ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ اور صہیب رومی رضی اللہ عنہ کے فضائل

۱۸۸۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَتٰى عَلٰى سَلْمَانَ وَصُهَيْبٍ وَبِلالٍ فِي نَفَرٍ فَقَالُوا وَاللهِ مَا اَخَذَتْ سُيُوفُ اللهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللهِ مَاْخَذَهَا قَالَ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ اَتَقُولُونَ هٰذَا لِشَيْخِ قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ اَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّكَ فَاَتَاهُمْ اَبُو بَكْرٍ فَقَالَ يَا اِخْوَتَاهُ اَغْضَبْتُكُمْ قَالُوا لا يَغْفِرُ اللهُ لَكَ يَا اَخِي ـ

۱۸۸۱...... عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابو سفیان (اسلام لانے سے قبل) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ، حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جو چند لوگوں میں بیٹھے تھے۔ ان حضرات نے کہا کہ اللہ کی تلواریں اللہ کے دشمن (ابو سفیان) کی گردن تک اپنی جگہ پر نہیں پہنچیں۔
ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم یہ کلمات قریش کے بڑے اور سردار کیلئے کہتے ہو؟ اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور آپ ﷺ کو سب بات بتلائی۔
آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو بکر! شاید تم نے ان حضرات (حضرت سلمان رضی اللہ عنہ وبلال رضی اللہ عنہ وصہیب رضی اللہ عنہ) کو ناراض کر دیا۔

اگر تم نے ان کو ناراض کر دیا تو (سمجھو) تم نے اپنے رب کو ناراض کر دیا۔
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ پھر ان حضرات کے پاس آئے اور کہا: اے بھائیو! میں نے تم کو ناراض کر دیا ہے۔ وہ کہنے لگے کہ نہیں اے ہمارے بھائی! اللہ تعالیٰ آپ کو بخشے۔ ❶

باب-۷۴۳ باب من فضائل الانصار رضي الله تعالىٰ عنهم

انصار مدینہ کے فضائل

۱۸۸۲...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَاللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ قَالَا اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ فِينَا نَزَلَتْ ﴿اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ تَفْشَلَا وَاللهُ وَلِيُّهُمَا﴾ بَنُو سَلِمَةَ وَبَنُو حَارِثَةَ وَمَا نُحِبُّ اَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَاللهُ وَلِيُّهُمَا﴾-

۱۸۸۲...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی مذکورہ آیت ہمارے متعلق نازل ہوئی۔ بنو سلمہ اور بنو حارثہ کے بارے میں (جو انصار کے قبائل اوس اور خزرج میں سے تھے)۔
''جب تم میں سے دو گروہوں نے ہمت ہار جانے کا ارادہ کیا اور اللہ ان دونوں (بنو سلمہ اور بنو حارثہ) کا مالک ہے''۔ (آل عمران)
اور ہم نہیں چاہتے کہ یہ آیت نازل نہ ہوتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:
اللہ ان کا مالک ہے۔ ❷

۱۸۸۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا

۱۸۸۳...... حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

❶ فائدہ...... اس میں جہاں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ، حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کی فضیلت ظاہر ہے وہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی عظمت شان بھی واضح ہے۔ ظاہر ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ قریش کے معزز ترین فرد تھے اور اسلام میں بھی معزز ترین تھے۔ جبکہ یہ تینوں حضرات غیر عرب تھے، غیر ملک کے تھے اور غلامی سے آزادی ملی تھی۔ بلکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آزاد کیا تھا۔ لیکن جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی بات سنی تو فوراً ان سے معافی مانگنے کیلئے پہنچ گئے۔
اور ابتداء حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ابو سفیان کو برا کہنے کے متعلق جو بات کہی اس کا مقصد غالباً یہ تھا کہ اس قسم کی باتوں سے وہ مزید اسلام دشمن ہو جائے گا اور اسلام سے قریب نہ ہو گا۔ لہٰذا اسکے متعلق ایسی بات نہیں کہنی چاہئے ممکن ہے وہ اسلام کی طرف آ جائے۔

❷ فائدہ...... یہ آیت مبارکہ غزوۂ احد کے بیان کے ضمن میں اتری ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے انصار میں سے دو قبائل کا ذکر فرمایا ہے جو کم ہمتی اور کمزوری کا مظاہرہ کرنے کی وجہ سے ہمت ہار دینے کے قریب تھے۔ اور یہ قبائل بنو سلمہ اور بنو حارثہ تھے جو اوس اور خزرج میں سے تھے۔
حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ ہے کہ اگرچہ آیت میں ان دو قبائل کی کم ہمتی اور ہمت ہار دینے کا ذکر ہے جو عیب کی بات ہے۔ مگر اس کے باوجود ہم یہ نہیں چاہتے تھے کہ یہ آیت نازل نہ ہوتی کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے ان دونوں قبائل کیلئے فرمایا ہے کہ اللہ ان کا کارساز و مالک ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ہم سے تعلق کی شہادت دی ہے جو ہمارے لئے اعزاز ہے۔
غزوۂ احد میں یہ دونوں جماعتیں ابتداً مسلمانوں کی قلت تعداد اور دشمن کی کثرت سے پریشان اور کم ہمت ہو رہی تھیں، مگر اللہ تعالیٰ نے ان پر فضل فرمایا اور ان کے دلوں کو مضبوط کر دیا اور انہوں نے کم ہمتی نہیں دکھائی۔

شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ ابْنِ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَلِاَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ وَاَبْنَاءِ اَبْنَاءِ الْاَنْصَارِ ـ

"اے اللہ! انصار کی مغفرت فرما، ان کے بیٹوں کی مغفرت فرما اور انصار کے پوتوں کی مغفرت فرما"۔

۱۸۸۴...... و حَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ـ

۱۸۸۴...... اس سند کے ساتھ سابقہ روایت ہی کی مثل منقول ہے۔

۱۸۸۵...... حَدَّثَنِي اَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ اَبِي طَلْحَةَ اَنَّ اَنَسًا حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اسْتَغْفَرَ لِلْاَنْصَارِ قَالَ وَاَحْسِبُهُ قَالَ وَلِذَرَارِيِّ الْاَنْصَارِ وَلِمَوَالِي الْاَنْصَارِ لَا اَشُكُّ فِيهِ ـ

۱۸۸۵...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی مغفرت کیلئے دعا فرمائی اور میرا خیال ہے کہ انصار کی اولاد اور غلاموں کیلئے بھی دعا فرمائی۔ مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

۱۸۸۶...... حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى صِبْيَانًا وَنِسَاءً مُقْبِلِينَ مِنْ عُرْسٍ فَقَامَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ مُمْثِلًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ اللّٰهُمَّ اَنْتُمْ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَيَّ يَعْنِي الْاَنْصَارَ ـ

۱۸۸۶...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اکرم ﷺ نے دیکھا کہ (کچھ انصاری) بچے اور عورتیں کسی شادی سے واپس آرہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ ان کیلئے کھڑے ہو گئے (خوشی اور جوش سے) اور فرمایا:

"اللہ گواہ ہے! تم مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔ اللہ گواہ ہے! تم مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔" یعنی انصار۔

۱۸۸۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ جَاءَتِ امْرَاَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ فَخَلَا بِهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ اِنَّكُمْ لَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ـ

۱۸۸۷...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک انصاری خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے تنہائی میں بات کی۔[1]

اور فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم (انصار) مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔ اور تین بار یہ بات ارشاد فرمائی۔

۱۸۸۸...... و حَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ

۱۸۸۸...... حضرت شعبہؒ سے اس سند سے بھی حسب سابق حدیث منقول ہے۔

---

[1] نوویؒ نے فرمایا کہ یا تو وہ خاتون محرم تھیں مثلاً ام سلیم یا ان کی بہن ام حرام۔ یا یہ کہ لوگوں سے علیحدہ ہو کر ان سے بات کی کسی پردہ کی بات کی وجہ سے۔ ورنہ مطلقاً تنہائی مراد نہیں ہے جو ممنوع ہے۔ واللہ اعلم۔

وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ كِلاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ۔

۱۸۸۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّار وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الاَنْصَارَ كَرِشِيْ وَعَيْبَتِي وَاِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَاعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ۔

۱۸۸۹...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "انصار میری انتڑیاں اور گٹھڑیاں ہیں"۔ (انتڑیوں میں غذا جمع ہوتی ہے اور گٹھڑی میں سامان انصار میرے لیئے غذا اور کپڑے رکھنے والے سامان کی مانند ہیں۔ یا جس طرح انسان کی بقا غذا اور سامان کی حفاظت پر موقوف ہے اسی طرح میری بقا کا ذریعہ بھی انصار ہیں، انصار میرے خاص لوگ ہیں)۔
"اور لوگ تو بڑھتے جائیں گے مگر انصار کم ہوتے جائیں گے۔ لہٰذا ان کی اچھائیوں کو قبول کرو اور برائیوں سے در گذر کرو"۔ ❶

باب-۳۴۸ باب فی خیر دور الانصار رضی اللہ عنہم
انصارؓ کے بہترین گھر

۱۸۹۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِي اُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْرُ دُورِ الاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الاَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا اَرٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ اِلا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلٰى كَثِيرٍ -

۱۸۹۰...... حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"انصار کے بہترین گھر بنو نجار کے ہیں پھر بنو عبد الاشہل کے پھر بنو الحارث بن الخزرج کے پھر بنو ساعدہ کے اور (یوں تو) ہر انصاری کے گھر میں خیر ہے۔
حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم پر دوسروں کو فضیلت دی ہے۔ (کیونکہ سعد رضی اللہ عنہ بنو ساعدہ میں سے تھے جن کو سب سے آخر میں آپ نے ذکر کیا) تو کہا گیا کہ تم کو بہت سوں پر فضیلت بھی تو دی ہے۔ (یعنی اگرچہ مذکورہ قبائل میں سے تم سب سے آخر میں ہو لیکن بہت سے قبائل کا تو آپ نے ذکر نہیں فرمایا تو ان پر تو تمہیں فضیلت عطا فرمائی ہے۔

۱۸۹۱...... حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَنَسًا يُحَدِّثُ

۱۸۹۱...... حضرت ابو سعید انصاریؓ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث ہی کی مثل حدیث روایت فرمائی ہے۔

❶ فائدہ...... یہ ارشاد نبوی ﷺ مرض الوفاۃ کا ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں یہ تفصیلاً منقول ہے۔ اور انصار کے کم ہونے سے مراد یہ ہے کہ جوں جوں یہ انتقال کرتے جائیں گے ان کی تعداد کم ہوتی جائے گی۔ جبکہ لوگوں کی تعداد بڑھتی جائے گی۔

عَنْ اَبِى اُسَيْدِ الاَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَه -

۱۸۹۲..... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ اَبِى عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ لَا يَذْكُرُ فِى الْحَدِيثِ قَوْلَ سَعْدٍ -

۱۸۹۲..... حضرت انسؓ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث ہی کی مثل حدیث روایت فرمائی ہے سوائے اس بات کے کہ اس میں حضرت سعدؓ کے قول (کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم پر دوسروں کو فضیلت دی) کا ذکر نہیں کیا گیا۔

۱۸۹۳..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُسَيْدٍ خَطِيبًا عِنْدَ ابْنِ عُتْبَةَ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْرُ دُورِ الاَنْصَارِ دَارُ بَنِى النَّجَّارِ وَدَارُ بَنِى عَبْدِ الاَشْهَلِ وَدَارُ بَنِى الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَدَارُ بَنِى سَاعِدَةَ وَاللهِ لَوْ كُنْتُ مُؤْثِرًا بِهَا اَحَدًا لَآثَرْتُ بِهَا عَشِيرَتِى -

۱۸۹۳..... حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"انصار کے گھروں میں سب سے بہترین گھرانے بنو نجار کے ہیں اور بنو الاشہل کے ہیں اور بنی الحارث بن الخزرج کے اور بنو ساعدہ کے۔
عبداللہ کی قسم! اگر میں انصار پر کسی کو ترجیح دوں تو میں اپنے خاندان کو ترجیح دوں۔

۱۸۹۴..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ اَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ قَالَ شَهِدَ اَبُو سَلَمَةَ لَسَمِعَ اَبَا اُسَيْدٍ الاَنْصَارِيَّ يَشْهَدُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ خَيْرُ دُورِ الاَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الاَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِى كُلِّ دُورِ الاَنْصَارِ خَيْرٌ قَالَ اَبُو سَلَمَةَ قَالَ اَبُو اُسَيْدٍ اُتَّهَمُ اَنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ لَوْ كُنْتُ كَاذِبًا لَبَدَاْتُ بِقَوْمِى بَنِى سَاعِدَةَ وَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فَوَجَدَ فِى نَفْسِهِ وَقَالَ خُلِّفْنَا فَكُنَّا آخِرَ الاَرْبَعِ اَسْرِجُوا لِى حِمَارِى آتِى رَسُولَ اللهِ ﷺ وَكَلَّمَهُ ابْنُ اَخِيهِ سَهْلٌ فَقَالَ اَتَذْهَبُ لِتَرُدَّ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ اَعْلَمُ اَوَ لَيْسَ حَسْبُكَ اَنْ تَكُونَ رَابِعَ

۱۸۹۴..... حضرت ابواسید الانصاری رضی اللہ عنہ گواہی دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
انصار کے گھرانوں میں سے سب سے بہترین گھرانے بنی نجار کے ہیں۔ پھر بنو عبدالاشہل ہیں۔ پھر بنو الحارث بن خزرج ہیں پھر بنو ساعدہ ہیں، اور (ویسے) انصار کے سارے ہی گھرانے بہترین ہیں۔
ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو اسید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: کیا میں رسول اللہ ﷺ پر تہمت لگاتا ہوں (کہ آپ ﷺ نے ایسا فرمایا) اگر میں جھوٹ بول رہا ہوتا تو میں سب سے پہلے اپنی قوم بنو ساعدہ کا نام لیتا۔
حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (سردار انصار) کو یہ حدیث پہنچی تو انہیں قلق ہوا اور انہوں نے کہا کہ ہمیں (یعنی ہماری قوم بنو ساعدہ کو) پیچھے (سب سے آخر میں) رکھا گیا ہے۔ ہم چاروں میں سب سے آخر میں ہیں۔ میرے گدھے پر زین کسو، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جاتا ہوں۔ یہ سن کر ان کے بھتیجے سہل نے ان سے بات کی

اَرْبعٍ فَرجَعَ وَقَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ وَاَمَر بِحِمَارِهِ فَحُلَّ عَنْهُ ـ

اور کہا کہ کیا آپ اس لیے جارہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی بات کو رد کریں۔ حالانکہ آپ ﷺ سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ کیا یہ کافی نہیں کہ چار میں سے چوتھے آپ ہیں۔ چنانچہ وہ واپس ہوگئے اور کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ سب سے زیادہ جانتے ہیں اور اپنے گدھے کی زین کھولنے کا حکم فرمادیا۔

۱۸۹۵...... حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ حَدَّثَنِي اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا اُسَيْدٍ الاَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ خَيْرُ الاَنْصَارِ اَوْ خَيْرُ دُورِ الاَنْصَارِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ فِي ذِكْرِ الدُّورِ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ـ

۱۸۹۵...... حضرت ابو اسید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے: بہترین انصار یا فرمایا: انصار کا بہترین گھرانہ اور پھر مذکورہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی لیکن اس میں حضرت سعد بن عبادہؓ کے واقعہ کا ذکر نہیں ہے۔

۱۸۹۶...... و حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ اَبُو سَلَمَةَ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ عَظِيمٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ اُحَدِّثُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الاَنْصَارِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَنُو عَبْدِ الاَشْهَلِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ بَنُو النَّجَّارِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ فِي كُلِّ دُورِ الاَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مُغْضَبًا فَقَالَ اَنَحْنُ آخِرُ الاَرْبَعِ حِينَ سَمَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ دَارَهُمْ فَاَرَادَ كَلامَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ رِجَالٌ

۱۸۹۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بار مسلمانوں کے ایک بڑے مجمع میں فرمایا کہ میں تمہیں انصار کے بہترین گھرانے بتلاؤں؟ لوگوں نے کہا جی ہاں! یارسول اللہ۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: بنو عبد الاشہل۔ لوگوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ! پھر اس کے بعد کون ہے؟ فرمایا پھر بنو نجار ہیں۔ لوگوں نے پوچھا: یارسول اللہ پھر کون ہیں؟ فرمایا بنو الحارث بن الخزرج۔
لوگوں نے پوچھا پھر ان کے بعد کون ہے؟ یارسول اللہ! فرمایا: پھر انصار کے تمام گھرانے ہی بہترین ہیں۔
جب رسول اللہ ﷺ نے ان کے گھرانوں کا (بنو ساعدہ کا) نام لیا تو یہ سن کر حضرت سعد رضی اللہ عنہ بن عبادہ غصہ سے کھڑے ہوگئے اور کہا کہ کیا ہم چاروں میں سب سے آخیر میں ہیں؟
اور انہوں نے چاہا کہ رسول اللہ ﷺ نے تمہارے گھرانوں کا نام چار مین تو لیا ہے۔ جن گھرانوں کا نام نہیں لیا وہ تو ان سے زیادہ ہیں۔ جن کا نام لیا۔ یہ سن کر سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے بات کرنے سے باز آئے۔[1]

[1] فائدہ...... حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا مقصود رسول اللہ ﷺ کی بات کا انکار نہیں تھا بلکہ اپنی قوم کیلئے ایک جذباتی غیرت کا تقاضہ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جب لوگوں نے انہیں سمجھایا، تو وہ فوراً خاموش ہوگئے۔

مِنْ قَوْمِهِ اجْلِسْ اَلا تَرْضٰى اَنْ سَمّٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ دَارَكُمْ فِي الْاَرْبَعِ الدُّورِ الَّتِي سَمّٰى فَمَنْ تَرَكَ فَلَمْ يُسَمِّ اَكْثَرُ مِمَّنْ سَمّٰى فَانْتَهٰى سَعْدُ ابْنُ عُبَادَةَ عَنْ كَلَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ۔

باب-۳۴۹ باب فی حسن صحبة الانصار رضی الله عنهم

انصار سے اچھا سلوک کرنا

۱۸۹۷...... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عَرْعَرَةَ وَاللَّفْظُ لِلْجَهْضَمِيِّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يَخْدُمُنِي فَقُلْتُ لَهُ لا تَفْعَلْ فَقَالَ اِنِّي قَدْ رَاَيْتُ الْاَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ شَيْئًا آلَيْتُ اَنْ لا اَصْحَبَ اَحَدًا مِنْهُمْ اِلا خَدَمْتُهُ زَادَ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِمَا وَكَانَ جَرِيرٌ اَكْبَرَ مِنْ اَنَسٍ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ اَسَنَّ مِنْ اَنَسٍ ۔

۱۸۹۷...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سفر میں نکلا۔ وہ میری خدمت کیا کرتے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ میری خدمت مت کیا کرو۔

وہ کہنے لگے کہ میں نے انصار کو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کام (خدمت) کرتے دیکھا تو میں نے قسم کھائی کہ میں کسی بھی انصاری کے ساتھ اگر ہوں تو ان کی خدمت کروں گا۔

راوی کہتے ہیں کہ جریر رضی اللہ عنہ، انس رضی اللہ عنہ سے عمر میں بڑے تھے۔[1]

باب-۳۵۰ باب دعاء النبي ﷺ لغفار واسلم

غفار اور دیگر قبائل کے فضائل

۱۸۹۸...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ اَبُو ذَرٍّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ۔

۱۸۹۸...... حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "غفار کو اللہ تعالیٰ بخش دے اور اسلم (قبیلہ) کو اللہ تعالیٰ سلامتی اور امن میں رکھے"۔ (امام نوویؒ نے فرمایا کہ بعض علماء کے نزدیک یہ دعائیہ جملہ ہے جبکہ بعض کے نزدیک خبر ہے۔ یعنی

---

[1] فائدہ...... حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ مہاجرین میں سے تھے۔ یہ ان کی کمال تواضع اور رسول اللہ ﷺ اور مہاجرین کے ساتھ حسن سلوک کرنے والوں کے ساتھ حسن سلوک تھا۔ کہ عمر میں بڑے ہونے کے باوجود حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خدمت کرتے تھے۔ اور جزاء الاحسان بالاحسان پر عمل تھا۔ اس سے انصار کی فضیلت بھی ظاہر و واضح ہے۔

اللہ نے غفار کی بخشش فرمادی اور اسلم کو سلامتی عطا فرمادی)۔

۱۸۹۹...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰي وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ ائْتِ قَوْمَكَ فَقُلْ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا۔

۱۸۹۹...... حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"اپنی قوم کے پاس جاؤ اور کہو کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: (قبیلہ) اسلم کو اللہ نے سلامتی عطا فرمائی اور (قبیلہ) غفار کی مغفرت عطا فرمادی۔

۱۹۰۰...... حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۱۹۰۰...... اس سند کے ساتھ بھی حسب سابق حدیث منقول ہے۔

۱۹۰۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ح وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِي عَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح و حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ كُلُّهُمْ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا۔

۱۹۰۱...... حضرت جابرؓ ان تمام اسانید کے ساتھ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
قبیلہ اسلم کو اللہ تعالیٰ نے بچالیا اور قبیلہ غفار کی اللہ تعالیٰ نے مغفرت کی۔

۱۹۰۲...... و حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَهَا اللهُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللهُ لَهَا اَمَا اِنِّي لَمْ اَقُلْهَا

۱۹۰۲...... ترجمہ حسبِ سابق (کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قبیلہ اسلم کو اللہ نے بچالیا اور قبیلہ غفار کی مغفرت فرمادی) ہے۔ اس اضافہ کے ساتھ کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ میں نہیں کہتا بلکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

وَلٰكِنْ قَالَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ -

۱۹۰۳...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِي اَنَسٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ خُفَافِ بْنِ اِيْمَاءَ الْغِفَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي صَلَاةٍ اللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِي لِحْيَانَ وَرِعْلًا وَذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ -

۱۹۰۳...... حضرت خفاف بن ایماء الغفاری رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز میں یہ دعا فرمائی کہ: اے اللہ! بنی لحیان، رعل، ذکوان اور عصیہ (یہ قبائل تھے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کو ایذاء پہنچائی تھی) پر لعنت فرما کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔

اور فرمایا: غفار کی اللہ مغفرت فرمائے اور اسلم کو سلامتی عطا فرمائے۔

۱۹۰٤...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَه-

۱۹۰۴...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"غفار کی اللہ مغفرت فرمائے، اسلم کو سلامتی عطا فرمائے اور عصیہ نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی معصیت (نافرمانی) کی"۔

۱۹۰۵...... حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ح و حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اُسَامَةُ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَاُسَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذٰلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ -

۱۹۰۵...... ترجمہ حدیث حسبِ سابق ہے۔ البتہ حضرت صالح واسامہ کی روایت کردہ حدیث میں یہ ہے کہ یہ بات آپ ﷺ نے منبر پر فرمائی۔

۱۹۰٦...... وحَدَّثَنِيهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مِثْلَ حَدِيثِ هٰؤُلَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ-

۱۹۰۶...... حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ سے سنا آپ ﷺ فرماتے ہیں (اور پھر) حضرت ابن عمرؓ سے روایت کردہ تمام حدیثوں کی طرح روایت نقل فرمائی۔

باب-۳۵۱ باب من فضائل غفار واسلم وجهينة واشجع ومزينة وتميم ودوسٍ وطيئٍ

قبیلۂ غِفار، اسلم، جہنیہ، اشجع وغیرہ کے فضائل

۱۹۰۷...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ

۱۹۰۷...... حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

هَارُونَ اَخْبَرَنَا اَبُو مَالِكٍ الاَشْجَعِيُّ عَنْ مُوسٰى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَغِفَارُ وَاَشْجَعُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللهِ مَوَالِيَّ دُونَ النَّاسِ وَاللهُ وَرَسُولُهُ مَوْلاهُمْ۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"انصار، مزینہ، جہینہ، غفار، اشجع اور بنی عبد اللہ میرے مددگار ہیں دوسرے لوگوں کے علاوہ اور اللہ اور اس کا رسول ان کا مددگار ہے۔

١٩٠٨...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُرَيْشٌ وَالاَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ وَاَشْجَعُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُونَ اللهِ وَرَسُولِهِ۔

١٩٠٨...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"قریش، انصار، مزینہ، جہنیہ، اسلم، غفار اور اشجع (یہ سب قبائل) دوست اور مددگار ہیں ان کے جن کا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے علاوہ کوئی مددگار اور حمایتی نہیں"۔

١٩٠٩...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّ فِي الْحَدِيثِ قَالَ سَعْدٌ فِي بَعْضِ هٰذَا فِيمَا اَعْلَمُ۔

١٩٠٩...... حضرت سعد بن ابراہیمؒ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث مبارکہ کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

١٩١٠...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْ جُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيفَيْنِ اَسَدٍ وَغَطَفَانَ۔

١٩١٠...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ والے بہتر ہیں، بنو تمیم اور بنو عامر سے اور دو حلیف اسد اور غطفان سے"۔

١٩١١...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ح و حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ الاَعْرَجِ قَالَ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَغِفَارُ وَاَسْلَمُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْ قَالَ جُهَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ اَسَدٍ وَطَيِّئٍ وَغَطَفَانَ۔

١٩١١...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے، غفار، اسلم، مزینہ اور جہینہ والے یقیناً اللہ کے یہاں قیامت کے روز بہتر ہوں گے، اسد، طئی اور غطفان سے"۔

۱۹۱۲...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِيَانِ ابْنَ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَأَسْلَمُ وَغِفَارُ وَشَيْءٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ أَوْ شَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ وَمُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللهِ قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ وَغَطَفَانَ وَهَوَازِنَ وَتَمِيمٍ۔

۱۹۱۲...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قبیلہ اسلم غفار، اور مزنیہ میں سے کچھ اور جہینہ یا جہینہ میں سے کچھ اور قبیلہ مزنیہ میں سے اللہ کے ہاں بہترین ہونگے راوی کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن قبیلہ اسد، غطفان، ہوازن اورتمیم سے (بہتر) ہونگے اس میں غطفان کے بعد ہوازن اور تمیم کا ذکر ہے جبکہ قبیلہ طی کا ذکر نہیں ہے۔

۱۹۱۳...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّمَا بَايَعَكَ سُرَّاقُ الْحَجِيجِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَأَحْسِبُ جُهَيْنَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِي شَكَّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَأَحْسِبُ جُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَغَطَفَانَ أَخَابُوا وَخَسِرُوا فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَأَخْيَرُ مِنْهُمْ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِي شَكَّ۔

۱۹۱۳...... حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ:

اسلم، غفار، مزینہ اور جہینہ کے حجاج کو لوٹنے والے لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تمہارا کیا خیال ہے اگر اسلم، غفار، جہینہ بنو تمیم، بنو عامر، اسد اور غطفان سے بہتر ہوں تو کیا تو وہ نقصان میں رہے؟ حضرت اقرع رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں! فرمایا:

"اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ (بنو تمیم) ان (غفار وغیرہ) سے بہتر نہیں ہیں"۔

اور ابن ابی شیبہ کی روایت میں راوی محمد کے شک کا ذکر نہیں ہے۔

۱۹۱۴...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي سَيِّدُ بَنِي تَمِيمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ الضَّبِّيُّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ وَجُهَيْنَةُ وَلَمْ يَقُلْ أَحْسِبُ ۔

۱۹۱۴...... سید بنی تمیم محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب ضبی اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث ہی کی مثل حدیث روایت فرماتے ہیں لیکن اس روایت میں جہینہ کے بارے میں راوی نے یہ نہیں کہا کہ میرا گمان ہے۔

۱۹۱۵...... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيفَيْنِ بَنِي أَسَدٍ وَغَطَفَانَ۔

۱۹۱۵...... حضرت عبدالرحمن بن ابی بکرہ والد سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قبیلہ اسلم، غفار، مزینہ، جہینہ (کے لوگ) بنی تمیم اور بنی عامر اور دو حلیفوں بنی اسد اور غطفان سے بہتر ہیں۔

۱۹۱۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ح و حَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ بِهٰذَا الإِسْنَادِ۔

۱۹۱۶......اس سند کے ساتھ حضرت ابی بشر سے (حسب سابق) روایت نقل کی گئی ہے۔

۱۹۱۷...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ فَإِنَّهُمْ خَيْرٌ وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ۔

۱۹۱۷...... حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بلند آواز سے فرمایا:
"کیا تمہارا خیال ہے کہ اگر جہینہ، اسلم اور غفار، بنو تمیم، عبداللہ بن غطفان اور عامر بن صعصعہ سے بہتر ہوں؟ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس صورت میں بنو تمیم وغیرہ نقصان میں رہے؟ فرمایا کہ وہ بہتر ہیں۔ [1]

۱۹۱۸...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِي إِنَّ أَوَّلَ صَدَقَةٍ بَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَوُجُوهَ أَصْحَابِهِ صَدَقَةُ طَيِّئٍ جِئْتَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ۔

۱۹۱۸...... حضرت عدی بن حاتم الطائی رضی اللہ عنہ (جو حاتم طائی مشہور سخی کے بیٹے ہیں) فرماتے ہیں کہ میں ایک بار حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ: "اسلام میں وہ پہلا صدقہ جس نے رسول اللہ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے چہروں کو (خوشی و فرحت سے) روشن کر دیا تھا وہ بنو طئی کا صدقہ تھا جو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آیا تھا"۔

۱۹۱۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَدِمَ الطُّفَيْلُ وَأَصْحَابُهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ دَوْسًا قَدْ كَفَرَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا فَقِيلَ هَلَكَتْ دَوْسٌ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَائْتِ بِهِمْ۔

۱۹۱۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طفیل (بن عمر الدوسی) اور ان کے ساتھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ: یارسول اللہ! دوس والوں نے کفر اختیار کیا اور (آپ کی دعوت قبول کرنے سے) انکار کیا۔ لہٰذا ان پر بددعا فرما دیجئے۔ کسی نے کہا کہ دوس ہلاک و برباد ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! دوس کو ہدایت دے اور انہیں میرے پاس لے آ"۔ [2]

---

[1] فائدہ...... امام نوویؒ نے فرمایا کہ ان قبائل کی یہ خصوصیت و بہتری ان کے اسلام میں پہل کرنے کی وجہ سے ہے۔

[2] فائدہ...... یہ رسول اللہ ﷺ کا وہ جذبہ اور تڑپ تھی کہ ہر شخص کلمۂ توحید کا اقرار کرنے والا ہو جائے۔ اس لئے باوجود فرمائش کے آپ ﷺ نے بددعا نہیں فرمائی بلکہ ان کی ہدایت کی دعا فرمائی۔

۱۹۲۰...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُغِيرَةَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِى زُرْعَةَ قَالَ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ لا اَزَالُ اُحِبُّ بَنِى تَمِيمٍ مِنْ ثَلاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِى عَلَى الدَّجَّالِ قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هٰذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا قَالَ وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَعْتِقِيهَا فَاِنَّهَا مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيلَ -

۱۹۲۰...... ابو زرعہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
”میں بنی تمیم سے ہمیشہ سے تین باتوں کی وجہ سے محبت رکھتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھیں۔ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ: وہ (بنو تمیم) میری امت میں سب سے زیادہ سخت ہیں دجال پر۔ اور جب ان کے صدقات آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں۔ اور ان کی ایک قیدی عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی غلامی میں تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اسے آزاد کردو کیونکہ وہ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ہے۔

۱۹۲۱...... وَحَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِى زُرْعَةَ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ لا اَزَالُ اُحِبُّ بَنِى تَمِيمٍ بَعْدَ ثَلاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُهَا فِيهِمْ فَذَكَرَ مِثْلَهُ -

۱۹۲۱...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بنی تمیم کے بارے میں تین باتیں سنی ہیں جس کے بعد سے میں ہمیشہ بنی تمیم سے محبت کرنے لگا ہوں (پھر اس کے بعد مذکورہ حدیث کی طرح حدیث ذکر فرمائی)

۱۹۲۲...... وَحَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ الْمَازِنِيُّ اِمَامُ مَسْجِدِ دَاوُدَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلاثُ خِصَالٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِى بَنِى تَمِيمٍ لا اَزَالُ اُحِبُّهُمْ بَعْدُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ هُمْ اَشَدُّ النَّاسِ قِتَالًا فِى الْمَلَاحِمِ وَلَمْ يَذْكُرِ الدَّجَّالَ -

۱۹۲۲...... اس سند سے بھی حسب سابق حدیث (کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین خصلتوں کی وجہ سے میں بنی تمیم سے ہمیشہ محبت کرنے لگا ہوں) منقول ہے۔ البتہ اس میں دجال کا ذکر نہیں بلکہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (بنی تمیم کے لوگ) جنگوں میں سب سے زیادہ سخت ہیں۔

باب ۳۵۲ — باب خیار الناس

بہترین لوگوں کا بیان

۱۹۲۳...... حَدَّثَنِى حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِى يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِى سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ فَخِيَارُهُمْ فِى الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِى الاِسْلامِ اِذَا فَقِهُوا وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِى هٰذَا الاَمْرِ اَكْرَهُهُمْ لَهُ قَبْلَ اَنْ

۱۹۲۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
”تم لوگوں کو معادن (کانوں) کی طرح پاؤ گے۔ (جس طرح کانیں مختلف ہوتی ہیں بعض سونے کی ہوتی ہیں، بعض لوہے کی اور بعض نمک کی وغیرہ اسی طرح انسان بھی مختلف ہوتے ہیں کسی کا خاندان عمدہ ہوتا ہے اور کوئی نسل کے اعتبار سے عمدہ نہیں ہوتا۔

يَقَعَ فِيهِ وَتَجِدُونَ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ۔

توجولوگ جاہلیت میں بہتر تھے وہی لوگ اسلام میں بھی بہتر ہیں۔ بشرطیکہ وہ دین میں بھی سمجھدار ہو جائیں اور تم لوگوں میں سب سے زیادہ بہتر اس دین کے معاملہ میں ان لوگوں کو پاؤ گے جو اس (اسلام) سے قبل اس سے سب سے زیادہ نفرت کرنے والے تھے (یعنی جو اسلام سے نفرت میں بہت زیادہ تھے وہ اسلام میں آکر بہترین ہوئے اور جتنی نفرت اسلام سے کرتے تھے اس سے زیادہ نفرت کفر سے کرنے لگے، مثلاً: حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔ اور تم بدترین لوگ وہ پاؤ گے جو دو چہرے والے ہیں۔ ان کے پاس آئے تو ایک چہرہ لے کر اور ان کے پاس جائے تو دوسرا چہرہ لے کر۔ (یعنی منافق لوگ سب سے بدترین ہیں جو مسلمانوں کے پاس آئیں تو کہیں ہم تو مسلمان ہیں تمہارے ساتھ ہیں اور کافروں کے پاس جائیں تو ان سے وفاداری استوار کریں) [1]

۱۹۲۴۔۔۔۔۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ وَالأَعْرَجِ تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هٰذَا الشَّأْنِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً حَتّٰى يَقَعَ فِيهِ۔

۱۹۲۴۔۔۔۔۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کو معادن جیسا پاؤ گے (یہ حدیث) حضرت زہری کی روایت کردہ حدیث ہی کی طرح ہے۔ سوائے اس کے کہ حضرت زرعہ اور اعرج کی روایت میں ہے کہ تم لوگوں میں سے اسلام لانے کے معاملہ میں لوگوں میں سے بہترین اس آدمی کو پاؤ گے جو اسلام لانے سے پہلے اس سے زیادہ نفرت کرتا ہو۔

باب۔۳۵۳ باب من فضائل نساء قریش

قریش کی عورتوں کے فضائل

۱۹۲۵۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَعَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الإِبِلَ قَالَ

۱۹۲۵۔۔۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے بہتر قریش کی نیک عورتیں ہیں کہ وہ یتیم کی کم سنی اور بچپن میں اس پر بہت شفقت کرنے

[1] فائدہ۔۔۔۔۔ مقصد یہ ہے کہ جولوگ اپنی اصل کے اعتبار سے شریف ہوتے ہیں۔ ان کے معاملات بھی شریفوں کی طرح ہوتے ہیں۔ چنانچہ کفر کی حالت میں بھی جو شرفاء تھے وہ اسلام میں آکر بھی معزز رہے۔ البتہ شرط دین اور اس کی فقاہت ہے)۔

اَحَدُهُمَا صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ و قَالَ الْآخَرُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى يَتِيمٍ فِي صِغَرِهِ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ -

والی اور اپنے شوہر کے مال کی بڑی نگہبانی اور حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں"۔ [1]

۱۹۲۶...... حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ وَابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اَرْعَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ وَلَمْ يَقُلْ يَتِيمٍ -

۱۹۲۶...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے اور ابن طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل حدیث نقل کی ہے۔اس روایت میں یتیم کا لفظ نہیں ہے۔

۱۹۲۷......حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الاِبِلَ اَحْنَاهُ عَلٰى طِفْلٍ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ قَالَ يَقُولُ اَبُو هُرَيْرَةَ عَلٰى اِثْرِ ذٰلِكَ وَلَمْ تَرْكَبْ مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيرًا قَطُّ -

۱۹۲۷...... اس سند سے بھی حسب سابق حدیث منقول ہے البتہ اتنا اضافہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کرنے کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

"مریم بنت عمران علیہا السلام (حضرت عیسیٰ کی والدہ) کبھی اونٹ پر نہیں چڑھیں"۔

(مقصد یہ کہ قریش کی عورتیں ان سے افضل اور بہتر نہیں ہیں کیونکہ حضور علیہ السلام نے اونٹ پر چڑھنے والی عورتوں میں سے قریش کی عورتوں کی تخصیص فرمائی ہے)۔

۱۹۲۸...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدُ اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ اُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ اَبِي طَالِبٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي قَدْ كَبِرْتُ وَلِي عِيَالٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ -

۱۹۲۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بہن) ام ہانی بنت ابی طالب سے نکاح کا پیغام دیا۔

انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بوڑھی ہو گئی ہوں اور میرے چھوٹے بچے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بہترین عورتیں جو اونٹ پر سوار ہونے والی عورتیں ہیں"۔ اور پھر حضرت یونسؒ کی روایت کی طرح حدیث ذکر فرمائی۔ (صرف لفظی فرق ہے معنی و مفہوم ایک ہی ہے)

۱۹۲۹...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ

۱۹۲۹...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

---

[1] فائدہ...... اونٹ پر سوار ہونے والی سے مراد اہل عرب کی عورتیں ہیں کہ انہی کی عورتیں اونٹ پر سوار ہوتی تھیں اور مقصد یہ ہے کہ عرب کی تمام عورتوں میں سب سے بہتر قریش کی عورتیں ہیں اور ان کی بہتری کی وجہ بچوں پر شفقت اور شوہر کے مال کی حفاظت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ عورت کو ان دو صفات سے ضرور متصف ہونا چاہئے اور یہ اس کیلئے اعلیٰ درجہ کی صفتیں اور خوبیاں ہیں۔

قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا و قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الاِبِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ فِی صِغَرِهٖ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ فِی ذَاتِ يَدِه -

فرمایا:
اونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے بہترین عورتیں قریشی عورتیں ہیں جو کہ چھوٹے بچوں پر مہربان اور اپنے خاوندوں کے مال کی حفاظت کرنے والی ہیں۔

۱۹۳۰...... حَدَّثَنِی اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الاَوْدِیُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِی ابْنَ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِی سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلالٍ حَدَّثَنِی سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ هٰذَا سَوَاءً -

۱۹۳۰...... حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث معمر کی طرح اس طریقے سے روایت نقل کی ہے۔

باب-۳۵۴ باب مؤاخاة النبي ﷺ بين اصحابه رضى الله عنهم

رسول اللہ ﷺ کا صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں مؤاخاۃ (بھائی چارہ) قائم کرنے کا بیان

۱۹۳۱...... حَدَّثَنِی حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِی ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ آخٰى بَيْنَ اَبِی عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَبَيْنَ اَبِی طَلْحَةَ -

۱۹۳۱...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح اور ابو طلحہ (انصاری) کے مابین مؤاخاۃ کا رشتہ قائم کر دیا۔ (اور دونوں کو ایک دوسرے کا بھائی بنادیا)۔

۱۹۳۲...... حَدَّثَنِی اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الاَحْوَلُ قَالَ قِيلَ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بَلَغَكَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لا حِلْفَ فِی الاِسْلامِ فَقَالَ اَنَسٌ قَدْ حَالَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالاَنْصَارِ فِی دَارِه -

۱۹۳۲...... حضرت عاصم احولؒ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے کہا گیا کہ آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
''اسلام میں حلف کی کوئی حیثیت نہیں''۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ نے ان کے گھر میں قریش اور انصار کے مابین حلف کروایا۔[1]

۱۹۳۳...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ

۱۹۳۳...... حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

---

[1] فائدہ...... مؤاخاۃ باب مفاعلہ ہے اخوت سے۔ جس کے معنی ہیں دو آدمیوں کا باہم تعاون اور تناصر پر معاہدہ کر لینا کہ دونوں ایک دوسرے کے معاون ہوں گے۔ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے اور ایک دوسرے کے غمگسار ہوں گے۔ گویا دونوں افراد حقیقی بھائیوں کی طرح ہو جائیں گے۔ اور اس کو ''حلف'' بھی کہا جاتا تھا۔
زمانۂ جاہلیت میں یہ طریقہ بہت رائج اور معروف تھا۔ جب اسلام آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو جاری رکھا اور متعدد افراد و قبائل کے درمیان مؤاخاۃ قائم فرمائی۔ چنانچہ جن کے درمیان مؤاخاۃ کا رشتہ قائم ہوتا تھا ان میں باہم میراث بھی جاری ہوتی تھی۔ (جاری ہے)۔

عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ حَالَفَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْاَنْصَارِ فِي دَارِهِ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ۔

قریش اور انصار کے مابین حلف کروایا میرے مدینہ کے گھر میں۔

۱۹۳۴..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَأَيُّمَا حِلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً -

۱۹۳۴..... حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اسلام میں ''حلف'' کی کوئی حیثیت نہیں۔ اور جاہلیت کے زمانہ میں جو باہمی حلف و قسم کسی نیک کام کیلئے کی گئی تھی۔ اسلام نے اسے مزید مضبوط بنا دیا۔ (البتہ ناحق میں بھی ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کو اسلام نے ختم کر دیا)۔

باب-۳۵۵ باب بيان ان بقاء النبي ﷺ امان لاصحابه وبقاء اصحابه امان للامة

نبی ﷺ کی ذات مبارک، صحابہ رضی اللہ عنہم کیلئے باعثِ امن و سلامتی تھی اور صحابہ رضی اللہ عنہم کا وجود پوری امت کیلئے امن و سلامتی کا ضامن ہے

۱۹۳۵..... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ كُلُّهُمْ عَنْ حُسَيْنٍ قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيٰى عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ قُلْنَا لَوْ جَلَسْنَا حَتّٰى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ قَالَ فَجَلَسْنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ مَا زِلْتُمْ هٰهُنَا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّيْنَا مَعَكَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ قُلْنَا نَجْلِسُ حَتّٰى نُصَلِّيَ مَعَكَ الْعِشَاءَ قَالَ اَحْسَنْتُمْ اَوْ اَصَبْتُمْ قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيرًا

۱۹۳۵..... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم نے مغرب کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی۔ پھر ہم نے کہا کہ اگر ہم عشاء کی نماز آپ کے ساتھ پڑھنے کیلئے بیٹھ جائیں (تو اچھا ہو) چنانچہ ہم بیٹھ گئے پھر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: ''تم مستقل یہاں بیٹھتے ہو؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر ہم نے کہا کہ ہم یہیں بیٹھتے ہیں تاکہ عشاء کی نماز بھی آپ کے ساتھ پڑھیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اچھا کیا یا فرمایا ٹھیک کیا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور آپ اکثر آسمان کی طرف سر اٹھاتے تھے۔ آپ نے فرمایا:

(گذشتہ سے پیوستہ)..... لیکن جب قرآن کریم کی سورۃ الاحزاب کی آیت: ''وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ'' نازل ہوئی تو یہ عمل منسوخ ہو گیا یعنی اس طرح کی مؤاخات کہ جو توارث اور قرابت داری کے درجہ کی ہو تو یہ منسوخ ہو گئی۔ البتہ دین کے معاملات میں ہمدردی، ایثار اور باہمی تعاون و تناصر وہ قیامت تک باقی رہے گا۔

رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کا مفہوم یہی ہے کہ اسلام میں حلف کی کوئی حیثیت نہیں''۔

اس سے مراد وہی باہمی توارث والی مؤاخاۃ ہے۔ جس میں یہ معاہدہ ہوتا تھا کہ ہر حالت میں ایک دوسرے کے مددگار ہوں گے خواہ ظالم ہوں یا مظلوم۔ تو یہ مؤاخاۃ باقی نہیں رہی۔ البتہ حق اور دین کے معاملات میں باہمی ہمدردی اور تعاون و نصرت قیامت تک باقی رہے گی۔

مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ النُّجُومُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُومُ اَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِي فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتَى اَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ وَاَصْحَابِي اَمَنَةٌ لِاُمَّتِي فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِي اَتَى اُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ۔

"ستارے آسمان کی بقا کی علامت ہیں"۔(جب تک ستارے قائم ہیں تو آسمان بھی قائم ہے اور جب ستارے ٹوٹ کو بکھر جائیں گے تو قیامت قائم ہو جائے گی اور آسمان ٹوٹ جائے گا)۔ جب ستارے ختم ہو جائیں گے تو آسمان پر وہ چیز آجائے گی جس کا اس سے وعدہ ہے یعنی قیامت اور میں اپنے صحابہ کیلئے بقا کا ضامن ہوں۔ جب میں چلا جاؤں گا (دنیا سے) تو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم پر وہ چیز آجائے گی جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے (یعنی فتنہ و فساد وغیرہ) اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم، میری امت کی بقاء کا ذریعہ ہیں۔ جب میرے صحابہ رضی اللہ عنہم چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ حالت آئے گی جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ (یعنی بدعات کا ظہور، فتنے اور مختلف قسم کے مصائب و آفات)

باب-۳۵۶ باب فضل الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم

صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعین اور تبع تابعین کے فضائل

۱۹۳۶...... حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرًا يُخْبِرُ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ فِيكُمْ مَنْ رَاَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ فِيكُمْ مَنْ رَاَى مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ مَنْ رَاَى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ۔

۱۹۳۶...... حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:
"لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمیوں کے گروہ جہاد کریں گے۔ ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہو؟ تو وہ کہیں گے ہاں۔ تو انہیں فتح عطا ہو گی۔ پھر لوگوں کے کچھ گروہ جہاد کریں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ کیا تمہارے اندر کوئی ایسا ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی کی صحبت اٹھائی ہو۔ وہ کہیں گے ہاں۔ تو ان کو بھی فتح نصیب ہو گی۔ پھر لوگوں کے کچھ گروہ جہاد کریں گے۔ ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی صحبت اٹھانے والے (تابعین) کی زیارت کی ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہاں۔ چنانچہ انہیں بھی فتح ہو جائے گی۔[1]

۱۹۳۷...... حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

۱۹۳۷...... حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[1] گویا یہ فضیلت صحابہ رضی اللہ عنہم، تابعینؒ اور تبع تابعین کیلئے ہے اور یہی خیر القرون ہیں۔ اور اس کے بعد زمانۂ نبوت سے بعد کی بناء پر فساد غالب آتا گیا۔ اگرچہ ہر دور اور ہر زمانہ میں اہل حق کی بھی کمی نہیں رہی لیکن ابتدائی تینوں ادوار میں "خیر" کا غلبہ رہا جبکہ بعد میں "خیر" میں بتدریج کمی ہوتی گئی اور "شر" بتدریج غالب آتا گیا۔

الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا اَبِی حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ زَعَمَ اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَاْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمُ الْبَعْثُ فَيَقُولُونَ انْظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيكُمْ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّانِي فَيَقُولُونَ هَلْ فِيهِمْ مَنْ رَاَى اَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيُقَالُ انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ مَنْ رَاَى مَنْ رَاَى اَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَكُونُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيُقَالُ انْظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ اَحَدًا رَاَى مَنْ رَاَى اَحَدًا رَاَى اَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ۔

لوگوں پر ایک ایسازمانہ آئے گا کہ جس میں ایک جماعت جہاد پر بھیجی جائے گی تو لوگ کہیں گے کہ دیکھو کیا تمہارے اندر نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کوئی صحابی ہے؟ تو ایک صحابی پایا جائے گا جس کی وجہ سے ان لوگوں کو فتح حاصل ہو گی پھر ایک دوسری جماعت جہاد پر بھیجی جائے گی تو لوگ کہیں گے کیا ان میں سے کوئی ہے کہ جس نے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم (یعنی تابعی) کو دیکھا ہو تو پھر اس کی وجہ سے ان کو فتح حاصل ہو گی پھر ایک تیسری جماعت جہاد پر بھیجی جائے گی تو کہا جائے گا کہ دیکھو کیا تمہارے اندر کوئی ایسا آدمی ہے کہ جس نے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھنے والوں کو دیکھا ہے (یعنی تبع تابعی) اور ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جس میں ایک چوتھی جماعت جہاد پر بھیجی جائیگی تو ان سے کہا جائے گا کہ دیکھو کیا تمہارے اندر کوئی ایسا آدمی بھی ہے کہ جس نے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھنے والوں کے دیکھنے والوں کو دیکھا ہے (یعنی تبع تابعی کو دیکھنے والا) تو ان میں سے ایک ایسا آدمی بھی ہو گا جس کی وجہ سے ان کو فتح حاصل ہو گی۔

۱۹۳۸...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُ اُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ يَلُونِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ لَمْ يَذْكُرْ هَنَّادٌ الْقَرْنَ فِي

۱۹۳۸...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو میرے زمانہ کے ہیں (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقدس طبقہ) پھر وہ لوگ ہیں جو ان کے متصل ہیں (یعنی تابعین کرامؒ) پھر وہ لوگ جو ان کے متصل ہیں (تبع تابعینؒ) پھر وہ لوگ آجائیں گے جن کی گواہی قسم سے بڑھ جائے گی اور قسم گواہی سے بڑھ جائے گی''۔[1]

[1] فائدہ...... خیر القرون یعنی وہ زمانے جن میں خیر کی شہادت رسول اللہ ﷺ نے دی ہے وہ یہ تین ادوار ہیں۔ دور صحابہ رضی اللہ عنہم، دور تابعینؒ اور دور تبع تابعینؒ۔ بعد کے ادوار کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پھر وہ لوگ آئیں گے جنکی گواہی قسم سے پہلے اور قسم گواہی سے پہلے ہو گی۔ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ لوگ گواہی اور حلف و قسم دونوں کو جمع کریں گے۔ حالانکہ جہاں گواہی ہو وہاں قسم (یمین) کی ضرورت نہیں اور قسم (یمین) وہیں ہوتی ہے جہاں (بینہ) گواہی نہیں ہوتی۔ مقصود یہ ہے کہ ایسے لوگ جو احکاماتِ شرع کی پاسداری نہ کرنے والے ہوں گے۔

امام نوویؒ نے فرمایا کہ: صحیح قول جس پر جمہور علماء کا اتفاق ہے وہ یہ ہے کہ: جس مسلمان نے بھی رسول اللہ ﷺ کی زیارت خواہ ایک ساعت کیلئے کی ہو وہ ''صحابی'' ہے۔

اور ''قرن'' سے مراد مجموع قرن ہے۔ یعنی بحیثیت مجموعی صحابہ رضی اللہ عنہم کا قرن (زمانہ) سب سے بہتر ہے۔ بحیثیت افراد مراد نہیں کہ دورِ صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہر فرد تمام انسانوں سے افضل ہے۔ کیونکہ اس صورت میں انبیاء سابقین کے ادوار میں سے حضرت مریم علیہا السلام اور حضرت آسیہ جو بلاشبہ افضل ہیں کی فضیلت تابع ہو جاتی ہے جبکہ ایسا نہیں ہے۔ (جاری ہے)

حَدِيثِهِ و قَالَ قُتَيْبَةُ ثُمَّ يَجِيءُ اَقْوَامٌ ـ

۱۹۳۹...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَبْدُرُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَتَبْدُرُ يَمِينُهُ شَهَادَتَهُ قَالَ اِبْرَاهِيمُ كَانُوا يَنْهَوْنَنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ عَنِ الْعَهْدِ وَالشَّهَادَاتِ ـ

۱۹۳۹...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سب سے بہترین کون ہیں؟ فرمایا کہ: ”میرے زمانے کے لوگ۔ پھر ان سے متصل اور پھر ان سے متصل لوگ۔ پھر اس کے بعد ایسی قوم آئے گی کہ ان میں سے کوئی ایک گواہی سے پہلے یمین (قسم) کی جلدی کرے گی اور قسم سے پہلے گواہی پر جلدی کرے گی“۔

حضرت ابراہیمؒ کہتے ہیں کہ ہم کم عمر لڑکے تھے تو ہمیں لوگ منع کرتے تھے قسم اور گواہی ساتھ ساتھ کرنے سے۔

۱۹۴۰...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِاِسْنَادِ اَبِي الْاَحْوَصِ وَجَرِيرٍ بِمَعْنٰى حَدِيثِهِمَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ـ

۱۹۴۰...... حضرت منصور ابوالاحوص اور حضرت جریر کی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں لیکن ان دونوں روایتوں میں یہ نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا۔

۱۹۴۱...... وحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ فَلَا اَدْرِي فِي الثَّالِثَةِ اَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ ثُمَّ يَتَخَلَّفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ ـ

۱۹۴۱...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

”لوگوں میں سب سے بہترین میرے زمانہ کے لوگ (صحابہ) ہیں۔ پھر وہ جو ان کے بعد والے ہیں، پھر وہ جو ان کے بعد ہیں۔

(راوی فرماتے ہیں کہ) میں نہیں جانتا آپ نے تیسری مرتبہ میں فرمایا یا چوتھی باری میں کہ پھر ان کے بعد وہ لوگ ہوں گے جن میں سے کسی کی گواہی اس کی قسم سے پہلے ہو گی اور قسم گواہی سے پہلے۔

۱۹۴۲...... حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي بِشْرٍ ح و حَدَّثَنِي اِسْمٰعِيلُ بْنُ سَالِمٍ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُو بِشْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْرُ

۱۹۴۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”میری امت کے بہترین لوگ وہ ہیں جو اس زمانہ کے ہیں جس میں مجھے مبعوث کیا گیا۔ پھر وہ لوگ ہیں جو ان سے متصل ہیں اور اللہ ہی خوب

(گذشتہ سے پیوستہ)......اور یہ تین زمانے تاریخی تسلسل کے اعتبار سے تقریباً (ہجری اعتبار سے) سوا دو سو سال یعنی ۲۲۰ھ تک رہے۔ کیونکہ اس کے بعد تبع تابعین بھی باقی نہ رہے۔

أُمَّتِی الْقَرْنُ الَّذِینَ بُعِثْتُ فِیهِمْ ثُمَّ الَّذِینَ یَلُونَهُمْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ اَذَکَرَ الثَّالِثَ اَمْ لَا قَالَ ثُمَّ یَخْلُفُ قَوْمٌ یُحِبُّونَ السَّمَانَةَ یَشْهَدُونَ قَبْلَ اَنْ یُسْتَشْهَدُوا۔

جانتا ہے کہ آپ نے تیسرے کا بھی ذکر فرمایا یا نہیں۔ اور فرمایا کہ بعد ازاں وہ لوگ ہوں گے جو مٹاپے کو پسند کریں گے اور گواہی دیں گے قبل اس کے کہ ان سے گواہی لی جائے۔ [1]

۱۹۴۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنِی اَبُو بَکْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنِی حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِیدِ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ کِلاهُمَا عَنْ اَبِی بِشْرٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَیْرَ اَنَّ فِی حَدِیثِ شُعْبَةَ قَالَ اَبُو هُرَیْرَةَ فَلا اَدْرِی مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلاثَةً۔

۱۹۴۳...... حضرت ابو بشرؒ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے سوائے اس کے کہ حضرت شعبہؒ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ آپ ﷺ نے دوسرے نمبر پر فرمایا یا تیسرے نمبر پر۔

۱۹۴۴...... حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِیعًا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ اَبَا جَمْرَةَ حَدَّثَنِی زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَیْنٍ یُحَدِّثُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ خَیْرَکُمْ قَرْنِی ثُمَّ الَّذِینَ یَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِینَ یَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِینَ یَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَلا اَدْرِی اَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ قَرْنِهِ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلاثَةً ثُمَّ یَکُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ یَشْهَدُونَ وَلا یُسْتَشْهَدُونَ وَیَخُونُونَ وَلا یُؤْتَمَنُونَ وَیَنْذِرُونَ وَلا یُوفُونَ وَیَظْهَرُ فِیهِمُ السِّمَنُ۔

۱۹۴۴...... حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"تم میں سے بہترین میرے زمانہ کے لوگ ہیں۔ پھر وہ جو ان کے بعد، پھر وہ جو ان کے بعد ہوں پھر وہ جو ان کے بعد ہوں"۔ (یعنی تبع تابعین کے بعد بھی ایک نسل)۔
عمران رضی اللہ عنہ بن حصین کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے زمانہ کے بعد دو بار کہا یا تین بار۔
پھر فرمایا کہ: بعد ازاں وہ لوگ ہوں گے جو گواہی چاہے جانے سے قبل گواہی دیں گے۔ خیانت کریں گے دیانت داری نہیں کریں گے۔ نذر مانیں گے لیکن پوری نہیں کریں گے اور ان میں مٹاپا پھیلے گا"۔
(چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ کے مطابق یہ سب خرابیاں بعد کے ادوار میں یعنی بنو امیہ کے اور بنو عباس کے امراء میں ظاہر ہوئیں)۔

۱۹۴۵...... حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیدٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِیُّ

۱۹۴۵...... حضرت شعبہؒ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے اور ان ساری روایات میں یہ ہے کہ میں نہیں جانتا کہ آپ ﷺ نے

---

[1] فائدہ...... امام نوویؒ نے فرمایا کہ مٹاپے کو پسند کرنے سے مراد یا تو یہ ہے کہ وہ خوب کھائیں گے اور کھا کھا کر موٹے ہوں گے۔ لہٰذا اس میں وہ لوگ شامل ہیں جو کثرت اکل و شرب سے مٹاپے میں گرفتار ہوں۔ البتہ جو مٹاپا غیر مکتب اور خلقی ہے یعنی خلقتاً موٹا ہے وہ اس سے مراد نہیں ہے۔
یا اس سے مراد یہ ہے کہ وہ مال و دولت جمع کرنے میں حریص ہوں گے۔
اور ایک قول یہ ہے کہ وہ لوگ ان شرف و فضائل کے حصول کی فکر میں لگے ہوں گے جو ان میں نہیں ہیں۔ واللہ اعلم۔

حَدَّثَنَا بَهْزٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمْ قَالَ لا اَدْرِي اَذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ اَوْ ثَلاثَةً وَفِي حَدِيثِ شَبَابَةَ قَالَ سَمِعْتُ زَهْدَمَ بْنَ مُضَرِّبٍ وَجَاءَنِي فِي حَاجَةٍ عَلَى فَرَسٍ فَحَدَّثَنِي اَنَّهُ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَفِي حَدِيثِ يَحْيىٰ وَشَبَابَةَ يَنْذُرُونَ وَلا يَفُونَ وَفِي حَدِيثِ بَهْزٍ يُوفُونَ كَمَا قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ -

اپنے زمانہ کے بعد دو زمانوں یا تین زمانوں کا ذکر فرمایا اور حضرت سبابہ کی روایت میں ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے زہدم بن مضرب سے سنا اور وہ میرے پاس گھوڑے پر اپنی کسی ضرورت کیلئے آئے تھے انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عمران بن حصینؓ سے سنا اور حضرت یحیی و شبابہ کی روایت میں ینذرون ولا یفون کے الفاظ ہیں اور حضرت بھز کی روایت میں یوفون ہے جیسا کہ ابن جعفر نے کہا۔

۱۹۴۶...... وحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الأُمَوِيُّ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبِي كِلاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ خَيْرُ هٰذِهِ الأُمَّةِ الْقَرْنُ الَّذِينَ بُعِثْتُ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ زَادَ فِي حَدِيثِ اَبِي عَوَانَةَ قَالَ وَاللهُ اَعْلَمُ اَذَكَرَ الثَّالِثَ اَمْ لا بِمِثْلِ حَدِيثِ زَهْدَمٍ عَنْ عِمْرَانَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَيَحْلِفُونَ وَلا يُسْتَحْلَفُونَ۔

۱۹۴۶...... حضرت عمران بن حصینؓ نبی کریم ﷺ سے یہی مذکورہ حدیث نقل کرتے ہیں (جس میں آپ ﷺ نے فرمایا) اس امت کے بہترین لوگ اس زمانہ کے ہیں جس زمانہ میں مجھ کو بھیجا گیا ہے پھر وہ لوگ جو ان کے بعد ہونگے۔

حضرت ابو عوانہ کی روایت کردہ حدیث میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے کہ آپ ﷺ نے تیسرے زمانہ کا بھی ذکر فرمایا یا نہیں اور حضرت ھشام عن قتادہؓ کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ وہ لوگ قسمیں کھائیں گے حالانکہ ان سے قسم نہیں مانگی جائے گی۔

۱۹۴۷...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالا حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ وَهُوَ ابْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ الْبَهِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ الْقَرْنُ الَّذِي اَنَا فِيهِ ثُمَّ الثَّانِي ثُمَّ الثَّالِثُ ـ

۱۹۴۷...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ سب لوگوں میں بہتر کون ہیں؟ فرمایا: "وہ زمانہ جس میں میں ہوں پھر دوسرا پھر تیسرا"۔

باب-۳۵۷ باب قوله ﷺ لا تاتی مائة سنة وعلی الارض نفس منفوسة الیوم

پہلی صدی کے اخیر تک کسی کے باقی نہ رہنے کا بیان

۱۹۴۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

۱۹۴۸...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات کے اخیر دنوں میں عشاء کی نماز

اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِی سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ سُلَيْمَانَ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهِ فَاِنَّ عَلٰى رَاْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهَلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ تِلْكَ فِيمَا يَتَحَدَّثُونَ مِنْ هٰذِهِ الْاَحَادِيثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَاِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ يُرِيدُ بِذٰلِكَ اَنْ يَنْخَرِمَ ذٰلِكَ الْقَرْنُ۔

ہمارے ساتھ پڑھی۔ جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا:

"کیا تم نے اپنی اس رات کو دیکھا۔ اس رات سے سو برس کے اختتام پر روئے زمین پر کوئی وہ شخص باقی نہیں رہے گا" (جو ابھی موجود ہے)

ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کے بیان کرنے میں غلطی کی جو یہ بیان کرتے ہیں ان احادیث کی بناء پر کہ سو برس کے بعد کوئی نہیں رہے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے تو یہ ارشاد فرمایا کہ:

جو آج روئے زمین پر موجود ہیں ان میں سے کوئی نہ رہے گا اور مقصد آپ کا یہ تھا کہ صدی پوری گذر جائے گی۔ [1]

۱۹۴۹...... حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ وَرَوَاهُ اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ مَعْمَرٍ كَمِثْلِ حَدِيثِهِ۔

۱۹۴۹...... حضرت زہریؒ سے حضرت معمر کی سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل حدیث مبارکہ روایت کی گئی ہے۔

۱۹۵۰...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ قَبْلَ اَنْ يَمُوتَ بِشَهْرٍ تَسْاَلُونِي عَنِ السَّاعَةِ وَاِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللهِ وَاُقْسِمُ بِاللهِ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ تَاْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ

۱۹۵۰...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی وفات سے ایک ماہ قبل یہ فرماتے سنا کہ:

"تم لوگ مجھ سے قیامت کے متعلق دریافت کیا کرتے ہو جبکہ اس کا علم اللہ ہی کو ہے اور میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ روئے زمین پر جو بھی ذی نفس (آج موجود ہے) ایسا نہیں کہ اس پر سو برس پورے ہوں (اور وہ زندہ رہے)۔

---

[1] فائدہ...... گویا رسول اللہ ﷺ نے بتلا دیا تھا کہ میرے صحابہ رضی اللہ عنہم سو برس کے بعد دنیا سے رخصت ہو چکے ہوں گے اور کوئی صحابی نہیں رہے گا۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا اور صحیح تر قول کے مطابق سب سے آخری صحابی ابو الطفیل رضی اللہ عنہ بھی ۱۱۰ھ میں انتقال کر گئے۔

امام نوویؒ نے فرمایا کہ: روئے زمین کا آپ ﷺ نے ذکر فرمایا: اس سے آسمان والوں کا استثناء ہو گیا۔ یعنی انسان مراد ہیں فرشتے نہیں کہ وہ تو باقی رہیں گے۔

امام نوویؒ نے فرمایا کہ اس حدیث سے بعض نے حضرت خضر علیہ السلام کی وفات پر استدلال کیا ہے لیکن جمہور ان کی حیات کے قائل ہیں اور اس حدیث کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ خضر علیہ السلام زمین والوں میں نہیں بلکہ سمندر والوں میں سے ہیں۔ واللہ اعلم

(شرح النووی علی مسلم ۲/۳۱۰)

۱۹۵۱...... و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الاسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ۔

۱۹۵۱...... حضرت ابن جریج اس سند کے ساتھ (سابقہ) روایت ہی بیان فرماتے ہیں لیکن اس روایت میں آپ ﷺ کی وفات سے ایک ماہ پہلے کاذکر نہیں ہے۔

۱۹۵۲...... حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلٰى كِلاهُمَا عَنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ ابْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي حَدَّثَنَا اَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ ذٰلِكَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ اَوْ نَحْوِ ذٰلِكَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ الْيَوْمَ تَاْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ صَاحِبِ السِّقَايَةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذٰلِكَ وَفَسَّرَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ نَقْصُ الْعُمُرِ۔

۱۹۵۲...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنی وفات سے تقریباً ایک ماہ قبل فرمایا:
"آج کے دن کوئی آدمی ذی نفس جو موجود ہے ایسا نہیں کہ سو برس اس پر پورے ہوں اور وہ زندہ رہے اس وقت تک"۔
حضرت عبد الرحمٰنؒ نے اس کی تفسیر یہ کی کہ عمریں گھٹ جائیں گی (ورنہ پچھلے زمانوں میں لوگ کئی سو برس تک زندہ رہتے تھے)۔

۱۹۵۳...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ بِالاسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَهُ

۱۹۵۳...... حضرت سلیمان تیمیؒ سے دونوں سندوں کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۱۹۵٤...... حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ عَنْ دَاوُدَ وَاللَّفْظُ لَهُ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ تَبُوكَ سَاَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا تَاْتِي مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الاَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ الْيَوْمَ۔

۱۹۵۴...... حضرت ابو سعید الخذری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لائے تو لوگوں نے آپ سے قیامت کے متعلق دریافت کیا۔
آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"آج کے دن روئے زمین پر موجود کوئی ذی نفس سو برس گذرنے پر موجود نہیں رہے گا۔

۱۹۵۵...... حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا اَبُو الْوَلِيدِ اَخْبَرَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ تَبْلُغُ مِائَةَ سَنَةٍ فَقَالَ سَالِمٌ تَذَاكَرْنَا ذٰلِكَ عِنْدَهُ اِنَّمَا هِيَ كُلُّ نَفْسٍ مَخْلُوقَةٍ يَوْمَئِذٍ۔

۱۹۵۵...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"کوئی ذی نفس ایسا نہیں جو سو برس تک پہنچ جائے"۔
حضرت سالمؒ کہتے ہیں کہ ہم جابر رضی اللہ عنہ کے سامنے اسکا ذکر کر رہے تھے کہ اس سے مراد ہر وہ شخص ہے جو اس وقت پیدا ہو چکا تھا۔

باب-۳۵۸ باب تحریم سب الصحابة رضی الله عنهم

صحابہ رضی اللہ عنہم کو سبّ و شتم کرنا اور برا کہنا حرام ہے

۱۹۵٦...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَاَبُو

۱۹۵۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

بَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی صَالِحٍ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِی لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِی فَوَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهِ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ۔

نے فرمایا:

"میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو برامت کہو، میرے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو برامت کہو، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اگر تم میں سے کوئی احد کے برابر سونا (اللہ کی راہ میں) خرچ کر دے تو بھی صحابہ (رضی اللہ عنہم) میں سے کسی کے ایک یا آدھے مد (ایک سیر یا آدھے سیر) کے برابر بھی نہیں ہو سکتا"۔ ❶

۱۹۵۷...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِی صَالِحٍ عَنْ اَبِی سَعِيدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَبَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ شَيْءٌ فَسَبَّهُ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِی فَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَوْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ -

۱۹۵۷...... حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ ناچاقی تھی۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میرے صحابہ میں سے کسی کو برا نہ کہو۔ اور بلاشبہ اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ کے برابر بھی سونا (راہِ خدا میں) خرچ کر دے تو بھی میرے صحابہ کے ایک یا آدھا مد (سیر) خرچ کرنے کے برابر نہیں ہو سکتا"۔

۱۹۵۸......حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِی ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِی عَدِيٍّ جَمِيعًا عَنْ

۱۹۵۸...... حضرت اعمشؒ حضرت جریر اور حضرت ابو معاویہؒ کی سند کے ساتھ مذکورہ بالا دونوں حدیثوں کی طرح روایت نقل کی گئی ہے اور حضرت شعبہ اور حضرت وکیع کی روایت میں حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ اور خالد بن ولیدؓ کا ذکر نہیں ہے۔ ❷

---

❶ فائدہ...... قاضی عیاضؒ نے مشارق میں خطابیؒ سے نقل کیا ہے کہ: اس سے مراد ثواب ہے۔ یعنی ثواب کے اعتبار سے وہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے آدھے سیر سونا خرچ کرنے کے برابر بھی نہیں ہو سکتا"۔

علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ: وجہ اس کی یہ ہے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا انفاق اس وقت تھا جب معاشی تنگی اور بدحالی تھی اور ان کا یہ انفاق رسول اللہ ﷺ کی نصرت و حمایت کیلئے تھا جو آپ ﷺ کے بعد معدوم ہے۔

اسی طرح صحابہ کا جہاد اور ان کی دیگر تمام نیکیاں اور عبادات کا معاملہ ہے (جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ، ان کی تربیت میں کیئے)۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ: "نہیں برابر ہو سکتے تم میں سے وہ جس نے خرچ کیا فتح (مکہ) سے قبل اور قتال کیا۔ وہ لوگ بڑے درجہ والے ہیں"۔ (سورۃ الحدید/۱)

اور اس سب کے علاوہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی خشیتِ الٰہی، خشوع، نبی ﷺ سے محبت، باہمی ایثار، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا کہ اس کا حق ادا کر دیا اور پھر سب سے بڑھ کر صحبتِ نبی ﷺ کی فضیلت خواہ وہ لحہ بھر کیلئے ہو۔ یہ ایسی باتیں ہیں کہ کوئی عمل ان کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور فضائل قیاس کے ذریعہ حاصل نہیں کیئے جا سکتے۔ یہ تو اللہ کا فضل ہے کہ جسے چاہے عطا فرمادے۔ (شرح النووی علی مسلم ۲/۳۱۱)

❷ فائدہ...... احقر ناکارہ مترجم عرض کرتا ہے کہ یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی...... (جاری ہے)

شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيرٍ وَاَبِي مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ وَوَكِيعٍ ذِكْرُ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ عَوْفٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ۔

باب-۳۵۹ باب من فضائل اويس القرني رضى الله عنه

حضرت اویس قرنیؒ کی فضیلت

۱۹۵۹...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ اَنَّ اَهْلَ الْكُوفَةِ وَفَدُوا اِلَى عُمَرَ وَفِيهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِاُوَيْسٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ هَاهُنَا اَحَدٌ مِنَ الْقَرَنِيِّينَ فَجَاءَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ قَالَ اِنَّ رَجُلًا يَاْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ اُوَيْسٌ لا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ اُمٍّ لَهُ قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَدَعَا اللهَ فَاَذْهَبَهُ عَنْهُ اِلاَّ مَوْضِعَ الدِّينَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ -

۱۹۵۹...... حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کوفہ کے لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں وفد کی صورت میں حاضر ہوئے۔ ان میں ایک آدمی ایسا تھا جو اویسؒ قرنی کا تمسخر کیا کرتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: کیا یہاں پر قرن کا کوئی آدمی ہے؟ وہ آدمی آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

"تمہارے پاس یمن کا ایک شخص آئے گا اسے "اویس" کہا جاتا ہوگا۔ وہ یمن میں اپنی ماں کے علاوہ کوئی (عزیز رشتہ دار) نہیں چھوڑے گا۔ اس کے جسم پر برص کے سفید داغ تھے۔ اس نے اللہ سے دعا کی تو اللہ نے اسکا مرض دور کر دیا سوائے ایک دینار یا درھم کے بقدر (وہ باقی ہے) جو کوئی تم میں سے اس سے ملے تو اپنے لیئے مغفرت کی دعا کروائے"۔ [1]

(گذشتہ سے پیوستہ)...... صحابی تھے اور صحابی بھی کون؟ سیف اللہ، جرنیل صحابہ۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے انہیں بھی اجازت نہیں دی کہ وہ اپنے ہم طبقہ کسی کو بھی برا کہیں۔

جب خود صحابی کو کسی دوسرے صحابی کی تنقیص اور سب جائز نہیں تو چودھویں صدی کے بزعم خود دانشوروں اور قلمکاروں کو کیسے اس گستاخی اور جرأت بے باکانہ کی اجازت دی جاسکتی ہے کہ وہ اپنے بے باک قلموں سے صحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں گستاخانہ کلمات لکھ سکیں اور اپنی جری اور سفاک زبان سے صحابہ رضی اللہ عنہم کی بلند شان کے متعلق یاوہ گوئی کر سکیں۔

[1] فائدہ (صفحہ ہذا)...... حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ، رسول اللہ ﷺ کے زمانہ کے ہیں ان کا نام اویس بن عامر تھا، یا اویس بن عمرو۔ قرن جو یمن کا ایک قبیلہ ہے جس کی طرف یہ منسوب ہیں۔ اپنی والدہ کی خدمت کی وجہ سے دربارِ رسالتمآب ﷺ میں حاضری اور دیدارِ حضرت ﷺ سے فیض یاب نہیں ہوئے۔ آنحضرت ﷺ کو بذریعہ وحی ان کے متعلق بتلادیا گیا تھا اور آپ ﷺ نے ان کے متعلق جو ارشاد فرمایا وہ ان کی فضیلت و بزرگی کیلئے کافی ہے۔

ان کا شمار تابعین میں ہے نہ کہ صحابہ میں۔ لیکن تمام تابعین میں سب سے افضل ہیں جیسا کہ اگلی حدیث میں بھی ہے۔ جنگِ صفین میں شہید ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے۔

امام نوویؒ نے فرمایا کہ: حضرت اویس قرنیؒ اپنا حال لوگوں سے چھپاتے اور اپنی بزرگی اور مقام کو مخفی رکھتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ آدمی ان سے تمسخر کیا کرتا تھا اور عارفین وخواص اولیاء اللہ کا یہی طریقہ ہے کہ وہ اپنے مقام و بزرگی کو عام لوگوں سے چھپاتے ہیں۔ (شرح النوویؒ علی مسلم ۲/۳۱۱)

۱۹۶۰ــــ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ خَيْرَ التَّابِعِينَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ اُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمُرُوهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ۔

۱۹۶۰ــــ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

"تابعین میں سب سے بہتر وہ آدمی ہے جسے اویس کہا جاتا ہے اس کی والدہ ہیں۔ اس کے جسم پر سفیدی بھی تھی۔ تم اس سے کہنا کہ وہ تمہارے لئے مغفرت کی دعا کرے"۔

۱۹۶۱ــــ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِذَا اَتٰى عَلَيْهِ اَمْدَادُ اَهْلِ الْيَمَنِ سَاَلَهُمْ اَفِيكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ حَتّٰى اَتٰى عَلٰى اُوَيْسٍ فَقَالَ اَنْتَ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرَاْتَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَكَ وَالِدَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ يَاْتِي عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَاَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَاسْتَغْفِرْ لِي فَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اَيْنَ تُرِيدُ قَالَ الْكُوفَةَ قَالَ اَلَا اَكْتُبُ لَكَ اِلٰى عَامِلِهَا قَالَ اَكُونُ فِي غَبْرَاءِ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيَّ قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ اَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ فَسَاَلَهُ عَنْ اُوَيْسٍ قَالَ تَرَكْتُهُ رَثَّ الْبَيْتِ قَلِيلَ الْمَتَاعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ يَاْتِي عَلَيْكُمْ اُوَيْسٌ

۱۹۶۱ــــ حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جب بھی یمن کے رضاکار دستے آتے تو آپ ان سے پوچھا کرتے تھے کہ کیا تم میں کوئی اویس بن عامر ہے؟ یہاں تک کہ حضرت اویس قرنی خود آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (چونکہ شکل سے پہچانتے نہیں تھے اسلئے) پوچھا کہ تم اویس بن عامر ہو؟ کہا: ہاں! کہا کہ قبیلہ مراد کی قرن شاخ سے ہو؟ کہا: ہاں! کہا: کیا تمہارے برص کا نشان تھا جس سے تم صحت یاب ہو گئے مگر ایک درہم بقدر رہ گیا؟ کہا: ہاں۔ کہا تمہاری والدہ بھی ہیں؟ کہا: جی ہاں!

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

"تمہارے پاس اویس بن عامر آئے گا یمن کے رضاکاروں کے ساتھ۔ وہ قبیلہ مراد کی قرن شاخ سے ہوگا۔ اس کو برص کا داغ تھا جس سے وہ صحت یاب ہو گیا لیکن ایک درہم کے برابر باقی ہے۔ اس کی والدہ بھی ہے اور وہ اس کے ساتھ حسنِ سلوک کرتا ہے۔ اس کا مقام یہ ہے کہ اگر اللہ پر قسم کھالے تو اللہ اسے پورا کر دے۔ اگر تم سے ہو سکے کہ وہ تمہارے لئے مغفرت کی دعا کر دے تو ایسا کر لینا"۔

لہٰذا آپ میرے لئے مغفرت کی دعا فرمائیں۔ حضرت اویس نے دعا فرمادی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ آپ کہاں کا ارادہ رکھتے ہیں؟ کہنے لگے کہ کوفہ کا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں وہاں کے گورنر کے نام آپ کیلئے خط لکھ دوں؟ فرمایا کہ میں خاکسار لوگوں کے درمیان رہنا پسند کرتا ہوں۔

اگلے سال کوفہ کے اشراف میں سے ایک رئیس نے حج کیا۔ وہ حضرت

بْنُ عَامِرٍ مَعَ اَمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ كَانَ بِهٖ بَرَصٌ فَبَرَاَ مِنْهُ اِلا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهٗ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ فَاَتَى اُوَيْسًا فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لِيْ قَالَ اَنْتَ اَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِيْ قَالَ اسْتَغْفِرْ لِيْ قَالَ اَنْتَ اَحْدَثُ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِيْ قَالَ لَقِيتَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفَرَ لَهٗ فَفَطِنَ لَهُ النَّاسُ فَانْطَلَقَ عَلٰى وَجْهِهٖ قَالَ اُسَيْرٌ وَكَسَوْتُهٗ بُرْدَةً فَكَانَ كُلَّمَا رَآهُ اِنْسَانٌ قَالَ مِنْ اَيْنَ لِاُوَيْسٍ هٰذِهِ الْبُرْدَةُ ۔

عمر رضی اللہ عنہ سے ملا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے حضرت اویسؒ کے متعلق دریافت کیا۔

وہ کہنے لگا کہ میں انہیں اس حال میں چھوڑ کر آیا ہوں کہ ان کا گھر خالی اور سامان واسباب بہت کم تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے کہ:

"تمہارے پاس یمن کے رضاکاروں کے ہمراہ اویس بن عامر جو قبیلہ مراد کی قرن شاخ سے ہوگا آئے گا۔ اس کو برص کے داغ تھے وہ اس سے شفایاب ہو گیا لیکن ایک درہم کے برابر داغ رہ گیا۔ اس کی والدہ بھی موجود ہیں۔ جن کے ساتھ وہ حسن سلوک کرتا ہے (اس کا مقام یہ ہے کہ) اگر وہ اللہ پر قسم کھالے تو اللہ اسے پورا کرے۔ اگر تم سے ہو سکے کہ وہ تمہارے لئے مغفرت کی دعا کر دے تو ایسا کرنا"۔

وہ رئیس (جب کوفہ گیا تو) حضرت اویسؒ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ میرے لئے مغفرت کی دعا کیجئے حضرت اویسؒ نے فرمایا کہ تم تو ابھی خود ایک نیک سفر (حج کے سفر) سے آئے ہو لہٰذا تم میرے لئے مغفرت کی دعا کرو۔ رئیس نے کہا کہ آپ میرے واسطے مغفرت کی دعا کیجئے۔

حضرت اویسؒ نے فرمایا کہ تم تو ابھی خود ایک نیک سفر (حج کے سفر) آئے ہو لہٰذا تم میرے لئے مغفرت کی دعا کرو۔ پھر پوچھا کہ تم عمرؓ سے ملے ہو؟ اس نے کہا ہاں! چنانچہ پھر اس کے لئے دعا کر دی۔ اس وقت لوگ اویسؒ کا مقام و مرتبہ سمجھے۔ اور وہاں سے وہ سیدھے چل دیئے۔

اسیرؒ کہتے ہیں کہ ان کا لباس ایک موٹی چادر تھی۔ جب بھی کوئی ان کو دیکھتا تو کہتا کہ اویس کے پاس یہ چادر کہاں سے آئی۔[1]

---

[1] فائدہ...... علامہ قرطبیؒ نے فرمایا کہ:

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضرت اویس قرنیؒ سے دعا کرانے کی نبوی ہدایت سے یہ وہم نہ ہونا چاہئے کہ اویس رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے افضل تھے یا یہ کہ اس سے قبل ان کی مغفرت کا وعدہ نہیں تھا۔ اس لئے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی افضلیت پر اجماع ہے اور اویس رضی اللہ عنہ تو بہر حال تابعی تھے اور تابعی، صحابی سے افضل نہیں ہو سکتا۔

رسول کریم ﷺ کی اس ہدایت کا مقصد اویس قرنیؒ کے مستجاب الدعوات ہونے کو بتلانا تھا۔ جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو خیر کی طرف رغبت دلانا مقصود تھا۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ حضور علیہ السلام نے امت کو آپ ﷺ پر درود پڑھنے اور آپ ﷺ کے وسیلہ کی دعا مانگنے کا حکم فرمایا ہے۔ حالانکہ آپ علیہ السلام تمام بنی آدم سے افضل ہیں۔ (ملخصا از شرح الابی علی مسلم)

باب-٣٦٠

باب وصية النبي ﷺ باهل مصر
اہل مصر کے متعلق نبی ﷺ کی وصیت

١٩٦٢...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي حَرْمَلَةُ ح وحَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ وَهُوَ ابْنُ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ الْمَهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ اَرْضًا يُذْكَرُ فِيهَا الْقِيرَاطُ فَاسْتَوْصُوا بِاَهْلِهَا خَيْرًا فَاِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا فَاِذَا رَاَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَمَرَّ بِرَبِيعَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنَيْ شُرَحْبِيلَ ابْنِ حَسَنَةَ يَتَنَازَعَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجَ مِنْهَا۔

١٩٦٢...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم لوگ عنقریب ایک زمین فتح کرو گے جہاں قیراط (ایک سکہ) کا رواج ہو گا۔ تم وہاں کے باشندوں کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کرنا۔ کیونکہ ان کا حق بھی ہے اور رشتہ داری بھی ہے۔ جب تم دیکھو کہ وہاں دو آدمی ایک اینٹ برابر جگہ پر لڑ رہے ہیں تو وہاں سے نکل جاؤ“۔ پھر ابوذر رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ ربیعہ اور عبدالرحمٰن جو شرحبیل ابن حسنہ کے دو بیٹے تھے ایک اینٹ برابر جگہ کیلئے لڑ رہے تھے تو وہاں سے نکل کھڑے ہوئے۔❶

١٩٦٣...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا اَبِي سَمِعْتُ حَرْمَلَةَ الْمِصْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ اَبِي بَصْرَةَ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ وَهِيَ اَرْضٌ يُسَمّٰى فِيهَا الْقِيرَاطُ فَاِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَاَحْسِنُوا اِلٰى اَهْلِهَا فَاِنَّ لَهُمْ

١٩٦٣...... حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عنقریب تم لوگ مصر کو فتح کرو گے، وہ ایسی زمین ہے کہ جس میں قیراط کا لفظ بولا جاتا ہے تو جب تم مصر میں داخل ہو تو وہاں کے رہنے والوں سے اچھا سلوک کرنا کیونکہ ان کا تم پر حق بھی ہے اور رشتہ بھی یا آپ نے فرمایا: ان کا حق بھی ہے اور دامادی کا رشتہ بھی۔ تو جب تو دو آدمیوں کو دیکھے کہ وہ ایک اینٹ کی جگہ میں جھگڑ رہے ہیں تو وہاں سے نکل جانا۔ ابوذرؓ فرماتے

❶ فائدہ...... رسول اللہ ﷺ نے اس بحث میں اہل مصر کے متعلق حسن سلوک کی وصیت فرمائی اور اسکی وجہ یہ بتلائی کہ انکا حق ہے اور رشتہ داری کا تقاضا بھی ہے۔
حق یا تو اسلئے ہے کہ مصر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں صلحاً فتح ہوا تھا سوائے اسکندریہ کے تو صلحاً فتح ہونے کی بناء پر ان کا حق ہے۔
اس بناء پر کہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام، حضرت ابراہیمؑ کی زوجہ مصر کی تھیں۔
اور رشتہ داری کی بات یہ ہے کہ حضور علیہ السلام حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے تھے جو حضرت ہاجرہؓ کے بیٹے تھے اور وہ مصر کی تھیں۔
علاوہ ازیں حضورؐ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی ماں ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا بھی مصر کی تھیں۔ دوسری بات حضورؐ نے یہ ارشاد فرمائی کہ: جب تم دیکھو کہ دو آدمی ایک اینٹ کے برابر جگہ کیلئے لڑائی کر رہے ہیں تو وہاں سے نکل کھڑے ہو۔ کیونکہ مال و جائیداد کی محبت، دنیا طلبی کی محبت اور آخرت و جہاد جیسے عمل سے بیزاری کی علامت ہے۔ اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جب کسی قوم میں زمین و جائیداد کی حرص بڑھ جاتی ہے تو ان میں باہمی جھگڑے عداوتیں اور نفرتیں بڑھ جاتی ہیں۔ لہٰذا وہاں سے نکل جاؤ۔
یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کی نبوت کی بین دلیل ہے۔ آپ ﷺ نے جو پیشن گوئی کی ویسا ہی ہو کر رہا۔ مصر بھی فتح ہوا۔ زمین جائیداد کی محبت کی بناء پر اینٹ برابر جگہ پہ بھی جھگڑا ہوا۔ جیسا کہ حدیث سے ظاہر ہے۔

ذِمَّةً وَرَحِمًا اَوْ قَالَ ذِمَّةً وَصِهْرًا فَاِذَا رَاَيْتَ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيهَا فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا قَالَ فَرَاَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَاَخَاهُ رَبِيعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا۔

ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن شرحبیل بن حسنہ اور اسکے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے ہوئے دیکھا تو میں وہاں سے نکل آیا۔

باب-۳۶۱

باب فضل اهل عمان

اہل عُمان کے فضائل

١٩٦٤...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ اَبِي الْوَازِعِ جَابِرِ بْنِ عَمْرٍو الرَّاسِبِيِّ سَمِعْتُ اَبَا بَرْزَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا اِلَى حَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَسَبُّوهُ وَضَرَبُوهُ فَجَاءَ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ اَنَّ اَهْلَ عُمَانَ اَتَيْتَ مَا سَبُّوكَ وَلَا ضَرَبُوكَ۔

۱۹۶۴...... حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو عرب کے قبائل میں سے ایک قبیلہ کی طرف بھیجا۔ ان لوگوں نے اسے برا بھلا کہا اور زدو کوب کیا۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ کو بتلایا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

اگر تم اہل عمان کے پاس آتے تو وہ نہ تمہیں برا بھلا کہتے نہ زدو کوب کرتے"۔ [1]

باب-۳۶۲

باب ذکر کذاب ثقیف ومبیرها

بنو ثقیف کے جھوٹے اور سفّاک شخص کا بیان

١٩٦٥...... حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ اِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيَّ اَخْبَرَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ عَنْ اَبِي نَوْفَلٍ رَاَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى عَقَبَةِ الْمَدِينَةِ قَالَ فَجَعَلَتْ قُرَيْشٌ تَمُرُّ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ حَتّٰى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ اَمَا وَاللهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللهِ لَقَدْ

۱۹۶۵...... حضرت ابو نوفل ؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو مدینہ کی ایک گھاٹی پر دیکھا (یعنی جب حجاج ابن یوسف نے انہیں پھانسی دے دی تو انہیں مدینہ کی ایک گھاٹی پر پھانسی پر لٹکا ہوا دیکھا)

قریش کے لوگ اور دیگر لوگ وہاں سے گذر رہے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وہاں سے گذرے تو ٹھہر گئے اور (میت کو خطاب کر کے) ارشاد فرمایا:

السلام عليك ابا خبيب! السلام عليك ابا خبيب! السلام عليك ابا خبيب! اللہ کی قسم! میں تو آپ کو اس سے منع کرتا تھا۔ اللہ

---

[1] فائدہ...... عُمان (ع کے پیش کے ساتھ) دور نبوی ﷺ میں یمن کا ایک شہر تھا اور اب ایک مستقل ملک کی حیثیت کا مالک ہے۔ جس کا دارالحکومت "مسقط" ہے۔ بعض لوگوں نے اسے "عَمان" پڑھا ہے جو صحیح نہیں۔ عَمان اردن کا دارالحکومت ہے۔
حدیث میں اہل عُمان کی فضیلت ظاہر ہے۔

كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُولًا لِلرَّحِمِ اَمَا وَاللّٰهِ لَاُمَّةٌ اَنْتَ اَشَرُّهَا لَاُمَّةٌ خَيْرٌ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَوْلُهُ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَاُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهِ فَاُلْقِيَ فِي قُبُورِ الْيَهُوْدِ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى اُمِّهِ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ فَاَبَتْ اَنْ تَاْتِيَهُ فَاَعَادَ عَلَيْهَا الرَّسُولَ لَتَاْتِيَنِّي اَوْ لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكِ مَنْ يَسْحَبُكِ بِقُرُونِكِ قَالَ فَاَبَتْ وَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا آتِيكَ حَتّٰى تَبْعَثَ اِلَيَّ مَنْ يَسْحَبُنِي بِقُرُونِي قَالَ فَقَالَ اَرُونِي سِبْتَيَّ فَاَخَذَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَذَّفُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ كَيْفَ رَاَيْتِنِي صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللّٰهِ قَالَتْ رَاَيْتُكَ اَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَاَفْسَدَ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ بَلَغَنِي اَنَّكَ تَقُولُ لَهُ يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ اَنَا وَاللّٰهِ ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكُنْتُ اَرْفَعُ بِهِ طَعَامَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَطَعَامَ اَبِي بَكْرٍ مِنَ الدَّوَابِّ وَاَمَّا الْآخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْاَةِ الَّتِي لَا تَسْتَغْنِي عَنْهُ اَمَا اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَنَا اَنَّ فِي ثَقِيفٍ كَذَّابًا وَمُبِيرًا فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَرَاَيْنَاهُ وَاَمَّا الْمُبِيرُ فَلَا اِخَالُكَ اِلَّا اِيَّاهُ قَالَ فَقَامَ عَنْهَا وَلَمْ يُرَاجِعْهَا۔

کی قسم! میں تو آپ کو اس سے منع کرتا تھا۔ اللہ کی قسم! میں تو آپ کو اس سے روکتا تھا۔

اللہ کی قسم! جہاں تک میں جانتا ہوں، آپ بہت روزے رکھنے والے، رات بھر کھڑے رہنے والے (نوافل میں) اور رشتے ناطے جوڑنے والے تھے۔

اللہ کی قسم! وہ گروہ کہ آپ جس گروہ کے برے ہیں وہ بہت عمدہ گروہ ہے۔

(یہ ایک طنزیہ جملہ ہے)، علامہ قرطبیؒ نے فرمایا کہ:

"حجاج اور اس کے ساتھیوں نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو اس بناء پر پھانسی دی تھی کہ وہ انہیں امت کا بدترین فرد سمجھتے تھے اپنے زعم میں۔ حالانکہ وہ تو بڑے صاحب فضل و خیرات تھے، لہٰذا اگر وہ برے ہیں تو پھر تو پوری امت میں شر نہیں رہا اور پوری امت بہترین ہو گئی۔ تو یہ ایک طنزیہ جملہ تھا جو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حجاج اور اس کے گروہ کے اس فعلِ شنیع کے متعلق کہا)۔

اس کے بعد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما وہاں سے چل دیئے۔

حجاج بن یوسف کو حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے وہاں پر کھڑے ہونے اور مذکورہ بات کہنے کی اطلاع پہنچی تو اس نے آدمی بھیج کر (حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی نعش) سولی سے اتروالی اور انہیں یہود کے قبرستان میں ڈلوادیا۔

پھر اس نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی والدہ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کو بلا بھیجا۔ انہوں نے اس کے پاس آنے سے انکار کر دیا۔

حجاج نے پھر دوبارہ اپنا قاصد بھیجا اور کہلایا کہ میرے پاس آجاؤ ورنہ میں ایسے آدمی کو تمہارے پاس بھیجوں گا جو تمہاری چٹیا پکڑ کر لے کر آئیگا۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے پھر انکار کر دیا اور فرمایا کہ: اللہ کی قسم میں تیرے پاس نہیں آؤں گی حتی کہ تو ایسا آدمی بھیجے جو مجھے میری چوٹیوں سے کھینچ کر لائے۔ حجاج نے کہا میرے جوتے لاؤ۔ اس نے اپنے جوتے پہنے پھر وہ اکڑ کر چلتا ہوا حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور کہا کہ: تم نے دیکھا میں نے اللہ کے دشمن (حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو اللہ کا دشمن کہا) کے ساتھ کیا کیا۔

انہوں نے فرمایا کہ میں نے دیکھ لیا۔ تو نے اس کی دنیا خراب کی اور اس نے تیری آخرت بگاڑ دی"۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ تو اس (عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما) کو دو کمر بند والی کا بیٹا کہتا تھا (بطور تمسخر و استہزاء کے) تو سن! اللہ کی قسم! میں دو کمر بند والی ہوں ان میں سے ایک میں تو میں رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کا کھانا باندھتی تھی کہ جانور نہ کھالیں۔
اور دوسرا کمر بند وہ تھا کہ کوئی عورت اس سے بے نیاز نہیں۔
تو آگاہ رہ! رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان کیا ہے کہ ثقیف میں ایک جھوٹا پیدا ہوگا اور ایک سفاک۔ تو جھوٹے کو تو ہم نے دیکھ لیا اور جہاں تک سفاک خونریزی کرنیوالے کا تعلق ہے تو وہ میں تیرے سوا کسی کو نہیں سمجھتی۔ یہ سن کر حجاج اٹھ کھڑا ہوا اور ان سے کوئی تعرض نہ کیا۔[1]

---

[1] فائدہ...... حجاج بن یوسف اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے درمیان سیاسی اختلاف مشہور و معروف ہے۔ حجاج بن یوسف نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما پر جب وہ مکہ کے حاکم تھے زبردست حملہ کیا اور بیت اللہ پر سنگباری کی۔ آخر میں اس نے حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کو پھانسی دے دی تھی۔ اور ان کو پھانسی کے تختہ پر تین روز تک لٹکا چھوڑا تھا۔
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہمانے وہاں سے گذرتے ہوئے ان کی لاش کو خطاب کر کے تین بار سلام کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ میت کو سلام کرنا تدفین سے قبل بھی جائز ہے اور تین بار سلام کرنا بھی جائز ہے۔ اور انہیں ان کی کنیت سے تین بار خطاب کر کے کہا میں نے آپ کو اس سے روکا تھا۔ یعنی حکمرانوں سے جنگ مول لینے سے کیونکہ وہ مقتدر ہیں۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی رائے یہ تھی کہ حکام سے صلح کرنا زیادہ بہتر ہے بہ نسبت ان کی مخالفت کے کہ اس میں دین و ایمان اور جان و مال کے اعتبار سے آزمائش زیادہ ہے۔ جبکہ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی رائے اس کے برعکس تھی۔
اس کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہمانے ابن زبیر رضی اللہ عنہما کی بڑی تعریف فرمائی اور یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی کمال جرأت، حق گوئی اور بے باکی کی دلیل ہے۔ کیونکہ حجاج کے اقتدار کا سورج سوا نیزہ پر تھا اور اس نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما کو ظالم، فاسق اور اللہ کا دشمن گردانا تھا۔ لیکن ابن عمر رضی اللہ عنہمانے برملا وہی بات کہی جو حق تھی اور اس بات کی پروانہ کی کہ یہ اطلاع حجاج کو ہو سکتی ہے اور وہ انہیں نقصان پہنچا سکتا ہے۔
حجاج جیسا سفاک و ظالم شخص کا صحابہ رضی اللہ عنہم اور صحابیات رضی اللہ عنہن کی مقدس زندگیوں سے کھیلنا اور ان کی عزت و آبرو پر حملہ آور ہونا اپنے لیئے فخر سمجھتا تھا۔
اس نے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کو بلوایا اور انکار پر اتنے سخت الفاظ میں دھمکی دی۔ لیکن وہ بھی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی ماں تھیں۔ انہوں نے انکار کر دیا اور جب وہ خود ہی خجل خوار ہو کر ان کے پاس آیا اور اپنی فاتحانہ شان کا اظہار کیا تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہانے ایک مختصر مگر عجیب اثر انگیز جملہ میں اسے اس کی حقیقت بتلادی کہ:
"تو نے اس کی دنیا بگاڑ دی اور اس نے تیری آخرت بگاڑ دی"۔
حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما وہ محترم خاتون ہیں جنہوں نے سفر ہجرت کے دوران رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو غار ثور میں راتوں کو کھانا پہنچایا اور وہ اپنے جسم سے کمر بند کے ذریعہ کھانا باندھ کر لاتی تھی۔ (جس کا قصہ معروف ہے) اس وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے انہیں "ذات النطاقین" دو کمر بند والی کا خطاب دیا تھا۔ حجاج نے اسے ان کی اہانت کا جملہ بنانا چاہا کیونکہ...... (جاری ہے)

باب-۳۶۳

باب فضل فارس
اہل فارس کے فضل کا بیان

۱۹۶۶...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ جَعْفَرٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَذَهَبَ بِهِ رَجُلٌ مِنْ فَارِسَ اَوْ قَالَ مِنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ حَتّٰى يَتَنَاوَلَهُ۔

۱۹۶۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اگر دین ثریا (ستاروں کی کہکشاں) پر بھی ہوتا تو فارس کا ایک آدمی یا فارس کے بیٹوں میں سے ایک آدمی وہاں بھی پہنچ جاتا اور دین حاصل کرتا“۔

۱۹۶۷...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ اِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا قَرَاَ ﴿وَاٰخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾ قَالَ رَجُلٌ مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى سَاَلَهُ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالَ وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَالَ فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ عَلٰى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْاِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ۔

۱۹۶۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک بار ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ اسی اثناء میں آپ پر سورۃ الجمعہ نازل ہوئی۔

جب آپ نے یہ آیت پڑھی:

”اور (اس نے پیغمبر بھیجا) اوروں کی طرف جو ابھی عرب سے نہیں ملے“۔ (الجمعہ)

تو ایک شخص نے سوال کیا یارسول! یہ کون لوگ ہیں؟

رسول اللہ ﷺ نے اس کو جواب نہیں دیا یہاں تک کہ اس نے ایک یا دو یا تین بار سوال کیا اور ہمارے درمیان سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک حضرت سلمان رضی اللہ عنہ پر رکھا اور فرمایا: ”اگر ایمان ثریا (ستارہ) پر بھی ہوتا تو ان کی قوم کے کچھ لوگ

(گذشتہ سے پیوستہ)...... دو کمر بند والی سے مراد خادمہ ہوتی تھی جو خدمت کیلئے کمر بستہ رہنے کی خاطر دو کمر بند باندھتی تھی۔
مگر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیٹی نے فرمایا کہ: اللہ کی قسم! میں دو کمر بند والی ہی ہوں۔
اور انہوں نے حجاج کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنادی کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ”ثقیف میں ایک کذاب پیدا ہوگا اور ایک سفاک و خونریزی کرنے والا“۔ اور فرمایا کہ ہم نے کذاب تو دیکھ لیا اس سے مراد مختار بن ثقفی تھا جس نے نبوت کا دعوائے باطل کیا تھا پھر اللہ نے اسے تباہ کیا۔
اور سفاک کے بارے میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ وہ تو ہی ہے۔ کیونکہ حجاج بھی ثقفی تھا۔
یہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی دلیری، جرأت اور حق گوئی کی دلیل ہے کہ ایسے سفاک و ظالم حاکم کے سامنے بھی کلمۂ حق جو حجاج کیلئے تازیانہ تھا کہنے سے دریغ نہ فرمایا۔

تب بھی اسے حاصل کر لیتے"۔❶

باب-۳۶۴ باب قوله ﷺ الناس كابل مائة لا تجد فيها راحلة

نبی ﷺ کا انسانوں کو اونٹوں سے تشبیہ دینا

۱۹۶۸...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ قَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَجِدُونَ النَّاسَ كَإِبِلٍ مِائَةٍ لا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيهَا رَاحِلَةً۔

۱۹۶۸...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم لوگوں کو ایسا پاؤ گے جیسے سو اونٹ کہ ان میں آدمی کو ایک بھی سواری کے قابل نہیں ملتا"۔❷

---

❶ فائدہ...... فارس والے کون ہیں؟ حافظؒ نے فرمایا: یہ نوح علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے اور چونکہ گھڑ سوار اور بہادر رتھے اسلئے انہیں فارس کہا جانے لگا۔ اس میں اہل فارس کی فضیلت ظاہر ہے۔
بعض علماء نے فرمایا کہ اس کا مصداق امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جبکہ بعض نے اس کا مصداق امام بخاریؒ کو قرار دیا۔ اور ظاہر یہ ہے کہ اس کا مصداق وہ تمام محدثین و فقہاء کرام اور مشائخ ہو سکتے ہیں جو فارسی ہیں۔ ان میں امام ابو حنیفہؒ اور امام بخاریؒ بھی ہیں"۔

❷ فائدہ...... انسانوں کو اونٹوں سے تشبیہ دینے سے کیا مراد ہے؟
علماء نے اس کی تفسیر دو طریقوں سے کی ہے:
ایک یہ کہ انسانوں میں نسبی اعتبار سے تفاوت نہیں سب برابر ہیں جیسے سو اونٹوں میں کوئی بھی سواری کے قابل نہیں سب ایک جیسے ہیں۔
یہ تفسیر و تشریح علامہ ابن قتیبہؒ نے اختیار کی ہے۔
دوسری تفسیر جسے اکثر علماء و محدثین نے اختیار کیا ہے وہ یہ ہے کہ:
آپ ﷺ کا مقصود اہل فضل و کمال کی قلت کی طرف اشارہ ہے۔ جس طرح سو اونٹوں میں سے ایک بھی قابل سواری نہیں ملتا اسی طرح دنیا میں انسان تو بہت ہیں مگر عقلمند، سمجھدار، بہادر اور دانا و صالح بہت ہی کم ملتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

كتاب البر والصلة والآداب

كتاب البر والصلة والآداب

حسن سلوک، نیکی اور اداب کے مسائل

باب-۳۶۵　باب بر الوالدين وانهما احق به

والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کے حقوق کا بیان

۱۹۶۹......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جَمِيلِ بْنِ طَرِيفٍ الثَّقَفِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اَبُوكَ وَفِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي وَلَمْ يَذْكُرِ النَّاسَ -

۱۹۶۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ! لوگوں میں سب سے زیادہ میرے حسن سلوک کا کون مستحق ہے؟ فرمایا کہ تمہاری ماں! اس نے پوچھا پھر اس کے بعد کون؟ فرمایا تمہاری ماں! اس نے پوچھا کہ پھر کون ہے؟ فرمایا تمہاری ماں! اس نے پوچھا پھر کون ہے؟ فرمایا تمہارا باپ![1]

۱۹۷۰......حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ قَالَ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبُوكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ -

۱۹۷۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! بہتر سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ فرمایا: تمہاری ماں، پھر تمہاری ماں پھر تمہاری ماں، پھر تمہارا باپ۔ پھر جو تم سے (رشتہ داری میں) قریب ہو۔ پھر جو تم سے قریب ہو۔[2]

۱۹۷۱......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عُمَارَةَ وَابْنِ شُبْرُمَةَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ

۱۹۷۱...... ترجمہ حدیث حسبِ سابق ہے۔ اتنا اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے جواب دینے سے قبل فرمایا کہ:

---

[1] بعض علماء نے اس حدیث کی بنیاد پر کہا ہے کہ حسن سلوک کے تین حصے ماں کیلئے ہیں اور ایک چوتھائی حصہ والد کیلئے۔ اور وجہ اس کی یہ ہے کہ ماں اس کے حمل اور مستقل نو ماہ تک پیٹ میں اٹھائے رکھنے کی مشقت اٹھاتی ہے پھر اس کی ولادت پھر رضاعت وغیرہ کی مشقت اٹھاتی ہے۔ جبکہ باپ فقط اس کی تربیت وغیرہ میں شریک ہوتا ہے۔ لہٰذا ماں کا حق مقدم ہے۔

[2] قاضی عیاضؒ نے فرمایا کہ: والدین کیساتھ حسن سلوک کے بعد صلہ رحمی میں رشتہ داروں میں سب درجہ بدرجہ ہیں جو زیادہ قریبی عزیز ہے وہ پہلے مستحق ہے اور یہ اس وقت ہے جب کہ سب کے ساتھ حسن سلوک ممکن نہ ہو۔ اور اگر سب کے ساتھ بیک وقت حسن سلوک کی قدرت ہو تو سب کے ساتھ ضروری ہے۔
ایک حدیث میں ماں باپ کے بعد بہن کے پھر بھائی کے متعلق حکم ہے۔ (حاکم عن ابی رمثہ)

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ فَقَالَ نَعَمْ وَاَبِيكَ لَتُنَبَّاَنَّ -

تیرے والد کی قسم! تجھے اس کا جواب ضرور ملے گا۔
(اس سے مقصود قسم کھانا نہیں تھا بلکہ یہ کلمہ عادتاً اہل عرب کی زبانوں پر جاری ہو جاتا ہے۔)

۱۹۷۲...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ ح و حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ فِي حَدِيثِ وُهَيْبٍ مَنْ اَبَرُّ وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ اَيُّ النَّاسِ اَحَقُّ مِنِّي بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ -

۱۹۷۲...... حضرت ابن شبرمہ سے ان اسانید کے ساتھ (سابقہ) روایت منقول ہے حضرت وہیب کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ کون نیکی کا حقدار زیادہ ہے؟ اور حضرت محمد بن طلحہ کی روایت کردہ میں ہے کہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ کون میرے اچھے سلوک کا زیادہ حقدار ہے؟ پھر حضرت جریر کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث ذکر فرمائی۔

۱۹۷۳...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا

۱۹۷۳...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور آپ سے جہاد میں جانے کی اجازت مانگی۔ آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے جواب دیا ہاں! فرمایا کہ پس تو پھر توانہی میں جہاد کر۔ [1]

---

[1] جہاد کیلئے والدین سے اجازت کا مسئلہ

رسول اکرم ﷺ نے اس شخص کو جس کا نام غالباً "جاہمہ بن العباس بن مرداس" تھا جواب دیا کہ اپنے والدین ہی میں جہاد کر۔
جس کا مقصد یہ ہے کہ اپنے والدین کی خدمت اور رضاجوئی کے ذریعہ جہاد بالنفس میں لگا رہ۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک جہاد سے بھی افضل ہے۔ چنانچہ اس نوع کی کئی روایتیں اصحاب صحاح نے تخریج کی ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ نے جہاد کی اجازت مانگنے والوں کو والدین کی خدمت، ان سے حسن سلوک اور بہتر معاملہ کی ہدایت فرمائی۔ (دیکھئے تکملہ فتح الملہم ۵/۳۲۹)
علامہ عینیؒ شارح بخاری نے عمدۃ القاری میں فرمایا کہ:
"ان احادیث کی بناء پر اکثر اہل علم نے جن میں امام اوزاعیؒ، ثوریؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام احمدؒ بن حنبل وغیرہ شامل ہیں کہا کہ آدمی کو چاہیئے کہ والدین کی اجازت کے بغیر جہاد میں نہ جائے۔ جب تک کہ ضرورت نہ ہو یا دشمن کی قوت زیادہ نہ ہو۔ لیکن اگر ایسی صورت میں تو فریضہ جہاد سب پر لازم ہو گا اور اختیار ختم ہو جائے گا اور ہر ایک پر جہاد واجب ہو گا اور (بیٹے کو) باپ سے اور (غلام کو) آقا سے اجازت کی ضرورت نہ ہو گی۔
علامہ ابن حزمؒ نے فرمایا کہ: "اگر اس کے والدین کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو (کہ ان کی خبر گیری کرنے والا کوئی نہ ہو) تو اس پر سے جہاد کا فریضہ ساقط ہو جائے گا اور اگر ایسا نہ ہو تو جمہور اسے اجازت والدین پر موقوف رکھتے ہیں"۔ (مراتب الاجماع)
حاصل کلام یہ ہے کہ جہاد پر جانے کیلئے والدین کی اجازت ضروری ہے لیکن اگر جہاد فرض عین ہو جائے نفیر عام کے ذریعہ (تو پھر اجازت کی ضرورت نہیں)۔
علامہ ابن الہمام نے فتح القدیر میں فرمایا کہ:
"یہ (جہاد کا فرض کفایہ ہونا) اس وقت ہے جبکہ نفیر عام نہ ہوتی ہو۔ اور اگر نفیر عام ہو گئی اس طرح کہ کفار نے مسلمانوں کے کسی شہر پر حملہ کر دیا تو وہ فرض عین ہو جائے گا۔ خواہ جہاد کا اعلان کرنے والا عادل ہو یا فاسق۔ تو اس شہر کے تمام باشندوں...... (جاری ہے)

حَبِيبٌ عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ اَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ

۱۹۷۴......حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ سَمِعْتُ اَبَا الْعَبَّاسِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ قَالَ مُسْلِم اَبُو الْعَبَّاسِ اسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوخَ الْمَكِّيُّ -

۱۹۷۴...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوا (بقیہ حدیث مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل بیان فرمائی)

۱۹۷۵......حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ ح و حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ جَمِيعًا عَنْ حَبِيبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ -

۱۹۷۵...... حضرت حبیبؒ سے ان اسانید کے ساتھ مذکورہ حدیث (ایک شخص نے آپ ﷺ سے جہاد میں شرکت کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے اس سے دریافت کیا کیا تیرے والدین حیات ہیں؟ اس نے جواب دیا: ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: انہی میں جہاد (خدمت) کر) کی حدیث منقول ہے۔

۱۹۷۶......حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ اَنَّ نَاعِمًا مَوْلٰى اُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ اِلَى نَبِيِّ اللهِ ﷺ فَقَالَ اُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ اَبْتَغِي الْاَجْرَ مِنَ اللهِ قَالَ فَهَلْ مِنْ وَالِدَيْكَ اَحَدٌ حَيٌّ قَالَ نَعَمْ بَلْ كِلَاهُمَا قَالَ فَتَبْتَغِي الْاَجْرَ مِنَ اللهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَارْجِعْ اِلَى وَالِدَيْكَ فَاَحْسِنْ صُحْبَتَهُمَا۔

۱۹۷۶...... حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے سامنے آیا اور عرض کیا کہ:

"میں آپ ﷺ سے ہجرت اور جہاد پر بیعت کرتا ہوں اور اللہ سے اجر و ثواب چاہتا ہوں"۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟

اس نے کہا: جی ہاں! بلکہ دونوں ہی زندہ ہیں۔ فرمایا کہ تم اللہ سے اجر و ثواب چاہتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں!

فرمایا کہ تو اپنے والدین کے پاس لوٹ جاؤ اور ان سے حسن سلوک کرو۔

باب-۳۶۶ باب تقدیم بر الوالدين على التطوع بالصلاة وغيرها

نفل عبادت پر والدین کی اطاعت مقدم ہے

۱۹۷۷......حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

۱۹۷۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جریج (بنی

(گذشتہ سے پیوستہ)...... پر جہاد کیلئے نکلنا فرض ہوگا۔ اور اسی طرح جو اس شہر کے قریب بسنے والے ہیں ان پر فرض ہے اگر وہاں کے باشندے مقابلہ کیلئے کافی نہ ہوں پھر ان کے جو قریب ہیں پھر جو ان کے قریب ہیں۔ (فتح القدیر۔ ۵/۱۹۱)

بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ كَانَ جُرَيْجٌ يَتَعَبَّدُ فِي صَوْمَعَةٍ فَجَاءَتْ أُمُّهُ قَالَ حُمَيْدٌ فَوَصَفَ لَنَا أَبُو رَافِعٍ صِفَةَ أَبِي هُرَيْرَةَ لِصِفَةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ أُمَّهُ حِينَ دَعَتْهُ كَيْفَ جَعَلَتْ كَفَّهَا فَوْقَ حَاجِبِهَا ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا إِلَيْهِ تَدْعُوهُ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ أَنَا أُمُّكَ كَلِّمْنِي فَصَادَفَتْهُ يُصَلِّي فَقَالَ اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَاخْتَارَ صَلَاتَهُ فَرَجَعَتْ ثُمَّ عَادَتْ فِي الثَّانِيَةِ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ أَنَا أُمُّكَ فَكَلِّمْنِي قَالَ اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَاخْتَارَ صَلَاتَهُ فَقَالَتِ اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا جُرَيْجٌ وَهُوَ ابْنِي وَإِنِّي كَلَّمْتُهُ فَأَبَى أَنْ يُكَلِّمَنِي اللَّهُمَّ فَلَا تُمِتْهُ حَتَّى تُرِيَهُ الْمُومِسَاتِ قَالَ وَلَوْ دَعَتْ عَلَيْهِ أَنْ يُفْتَنَ لَفُتِنَ قَالَ وَكَانَ رَاعِي ضَأْنٍ يَأْوِي إِلَى دَيْرِهِ قَالَ فَخَرَجَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْقَرْيَةِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا الرَّاعِي فَحَمَلَتْ فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَقِيلَ لَهَا مَا هَذَا قَالَتْ مِنْ صَاحِبِ هَذَا الدَّيْرِ قَالَ فَجَاءُوا بِفُؤُوسِهِمْ وَمَسَاحِيهِمْ فَنَادَوْهُ فَصَادَفُوهُ يُصَلِّي فَلَمْ يُكَلِّمْهُمْ قَالَ فَأَخَذُوا يَهْدِمُونَ دَيْرَهُ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ نَزَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهُ سَلْ هَذِهِ قَالَ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَ الصَّبِيِّ فَقَالَ مَنْ أَبُوكَ قَالَ أَبِي رَاعِي الضَّأْنِ فَلَمَّا سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْهُ قَالُوا نَبْنِي مَا هَدَمْنَا مِنْ دَيْرِكَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ قَالَ لَا وَلَكِنْ أَعِيدُوهُ تُرَابًا كَمَا كَانَ ثُمَّ عَلَاهُ ۔

اسرائیل کا ایک عابد شخص) اپنے صومعہ (عبادت خانہ) میں عبادت کر رہا تھا۔ اسی دوران اس کی ماں آ گئیں۔

حضرت حُمیدؒ کہتے ہیں کہ ابو رافعؒ نے ہم سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بیان کرنے کا انداز بیان کیا جیسے ان سے رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا تھا کہ جب جریج کی ماں نے انہیں پکارا تو کیسے اپنی ہتھیلی کو اپنی پیشانی پر مارا اور سر اوپر اٹھایا ان کی طرف اور جریج کو پکارا اور کہا: اے جریج! میں تیری ماں ہوں مجھ سے بات کر۔ وہ اپنی نماز میں ہی لگا رہا اور (دل میں) کہا کہ اے اللہ! (ایک طرف) میری ماں ہیں اور (دوسری طرف) میری نماز ہے۔ اس نے اپنی نماز کو اختیار کیا۔ ماں واپس لوٹ گئیں۔

دوسرے دن وہ پھر آئیں اور کہا: اے جریج! میں تیری ماں ہوں مجھ سے بات کر۔ جریج نے کہا (دل میں) اے اللہ! میری ماں (ایک طرف) اور میری نماز (دوسری طرف)۔ پھر اپنی نماز میں مشغول ہو گیا۔ اسکی ماں نے کہا: اے اللہ! جریج ہے میرا بیٹا ہے۔ میں نے اس سے بات کی مگر اس نے مجھ سے بات کرنے سے انکار کر دیا۔ اے اللہ! اسے موت نہ دیجئے یہاں تک کہ وہ بازاری عورتوں کا منہ دیکھ لے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اگر وہ بازاری عورتوں کے فتنہ میں پڑ جانے کی دعا کرتی تو وہ اس میں بھی مبتلا ہو جاتا۔ (ماں نے صرف بازاری عورتوں کا منہ دیکھنے کی بدُعا کی تھی)

فرمایا کہ ایک بھیڑوں کا چرواہا جریج کے عبادت خانہ کے پاس رہتا تھا۔ بستی سے ایک عورت نکلی تو وہ چرواہا اس پر چڑھ دوڑا (س سے بدکاری کی) جس سے وہ حاملہ ہو گئی اور ایک لڑکے کو جنم دیا۔ اس عورت سے کہا گیا کہ یہ کیا ہے؟ (یہ لڑکا کہاں سے لائی) اس نے کہا اس عبادت خانہ میں رہنے والے آدمی سے ہوا ہے۔

لوگ اپنی کدالیں اور پھاوڑے لے کر آئے اور جریج کو پکارا تو اسے نماز میں مشغول پایا۔ اس نے ان سے بات نہ کی۔ لوگوں نے اسکے عبادت خانہ کو منہدم اور مسمار کرنا شروع کر دیا۔ حضرت جریج نے جب یہ دیکھا تو عبادت خانہ سے اتر کر ان کے پاس آیا تو لوگوں نے اس سے کہا کہ اس عورت سے پوچھ (یہ کیا کہتی ہے)

حضرت جریج مسکرایا پھر بچہ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا کہ تیرا باپ کون ہے؟ بچہ نے (جو نومولد تھا) جواب دیا کہ میرا باپ بھیڑوں کا چرواہا ہے۔
لوگوں نے جب (حیرت انگیز طور پر نومولود بچہ کو کلام کرتے دیکھا اور) یہ بات سنی تو کہنے لگے ہم نے جو تمہارا عبادت خانہ مسمار کیا ہے اسے ہم سونے اور چاندی سے بنائیں گے۔
حضرت جریج نے کہا کہ نہیں اسے ویسا ہی مٹی کا بنادو جیسا کہ پہلے تھا۔ پھر اس پر چڑھ گیا (عبادت کیلئے)۔ ❶

١٩٧٨ ...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ اِلا ثَلاثَةٌ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَكَانَ جُرَيْجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً فَكَانَ فِيهَا فَاَتَتْهُ اُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ .يَا رَبِّ اُمِّي وَصَلاتِي فَاَقْبَلَ عَلَى صَلاتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ يَا رَبِّ اُمِّي وَصَلاتِي فَاَقْبَلَ عَلَى

١٩٧٨ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"کوئی بچہ جھولے میں (نومولود ہونے کی حالت میں) نہیں بولا سوائے تین بچوں کے، عیسیٰ بن مریمؑ (۲) جریج کا ساتھ۔
اور جریج ایک عابد آدمی تھا۔ اس نے اپنا صومعہ (عبادت خانہ) بنایا تھا وہ اسی میں (عبادت میں مشغول) تھا اس کی ماں آئی۔ وہ نماز پڑھ رہا تھا۔ ماں نے کہا: اے جریج! اس نے (دل میں) کہا کہ اے میرے رب! میری ماں اور میری نماز (کس کو اختیار کروں) بس اپنی نماز کی طرف متوجہ رہا، ماں واپس ہوگئی۔
اگلے روز ماں پھر آئی تو وہ نماز میں مشغول تھا۔ ماں نے کہا: اے جریج!

---

❶ علامہ ابن بطالؒ نے کہا کہ: "جریج کی ماں کے بد دعا کرنے کی وجہ یہ تھی کہ ان کی شریعت میں نماز کے دوران کلام کرنا جائز تھا۔ تو اس کے باوجود ماں کے حق کو نہ پہچاننے کی وجہ سے ماں نے بد دعا کی۔
لیکن حافظ ابن حجرؒ نے ابن بطالؒ کے اس قول کو رد کیا ہے اور کہا کہ جریج کا یہ کہنا کہ: "اے اللہ ایک جانب میری ماں ہے اور دوسری جانب میری نماز"۔ یہ اس پر دلالت کرتا ہے کہ ان کی شریعت میں بھی نماز میں کلام کرنا مباح نہ تھا۔
لیکن اس کے جواب میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ کلام کرنا نماز کیلئے مفسد نہ ہو لیکن خشوع کو ختم کرنے کا تو ذریعہ ہو سکتا تھا۔
کیا دوران نماز والدین یا ماں کی پکار پر جواب دینا جائز ہے؟ بعض شوافعؒ نے حدیث کے ظاہر سے استدلال کرتے ہوئے اسے جائز قرار دیا ہے خواہ فرض نماز ہو یا نفل۔ لیکن ان کے نزدیک صحیح قول یہ ہے کہ اس میں تفصیل ہے۔ وہ یہ کہ اگر نماز نفل ہو اور والد یا والدہ کو جواب دینے سے انہیں ایذاء پہنچنے کا یقین ہو تو جواب دینا نماز منقطع کر کے واجب ہے۔
اور اگر فرض نماز ہو اور وقت تنگ ہو تو جواب دینا واجب نہیں۔
احنافؒ کے نزدیک نفل نماز میں تو جواب دینا واجب ہے اور اگر فرض نماز میں والدین میں سے کوئی پکارے۔ تو جواب نہ دے۔ الّا یہ کہ وہ کسی مدد کے طالب ہوں (غیر معمولی حالات میں) اور نفل میں اگر والدین کو اس کے نماز میں مشغول ہونے کا علم ہو اسکے باوجود پکاریں تو جواب نہ دے ورنہ دے سکتا ہے"۔ (تکملہ فتح الملہم ۵/۳۳۴)

صَلاتِهِ فَانْصَرَفَتْ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اُمِّي وَصَلاتِي فَاَقْبَلَ عَلى صَلاتِهِ فَقَالَتِ اللّٰهُمَّ لا تُمِتْهُ حَتّٰى يَنْظُرَ اِلى وُجُوهِ الْمُومِسَاتِ فَتَذَاكَرَ بَنُو اِسْرَائِيلَ جُرَيْجًا وَعِبَادَتَهُ وَكَانَتِ امْرَاَةٌ بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ اِنْ شِئْتُمْ لَاَفْتِنَنَّهُ لَكُمْ قَالَ فَتَعَرَّضَتْ لَهُ فَلَمْ يَلْتَفِتْ اِلَيْهَا فَاَتَتْ رَاعِيًا كَانَ يَاْوِي اِلى صَوْمَعَتِهِ فَاَمْكَنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ جُرَيْجٍ فَاَتَوْهُ فَاسْتَنْزَلُوهُ وَهَدَمُوا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوا يَضْرِبُونَهُ فَقَالَ مَا شَاْنُكُمْ قَالُوا زَنَيْتَ بِهٰذِهِ الْبَغِيِّ فَوَلَدَتْ مِنْكَ فَقَالَ اَيْنَ الصَّبِيُّ فَجَاءُوا بِهِ فَقَالَ دَعُونِي حَتّٰى اُصَلِّيَ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَى الصَّبِيَّ فَطَعَنَ فِي بَطْنِهِ وَقَالَ يَا غُلامُ مَنْ اَبُوكَ قَالَ فُلانٌ الرَّاعِي قَالَ فَاَقْبَلُوا عَلى جُرَيْجٍ يُقَبِّلُونَهُ وَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ وَقَالُوا نَبْنِي لَكَ صَوْمَعَتَكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لا اَعِيدُوهَا مِنْ طِينٍ كَمَا كَانَتْ فَفَعَلُوا وَبَيْنَا صَبِيٌّ يَرْضَعُ مِنْ اُمِّهِ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلى دَابَّةٍ فَارِهَةٍ وَشَارَةٍ حَسَنَةٍ فَقَالَتْ اُمُّهُ اللّٰهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَ هٰذَا فَتَرَكَ الثَّدْيَ وَاَقْبَلَ اِلَيْهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلى ثَدْيِهِ فَجَعَلَ يَرْتَضِعُ قَالَ فَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَحْكِي ارْتِضَاعَهُ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ فِي فَمِهِ فَجَعَلَ يَمُصُّهَا قَالَ وَمَرُّوا بِجَارِيَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ وَهِيَ تَقُولُ حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَقَالَتْ اُمُّهُ اللّٰهُمَّ لا تَجْعَلِ

اس نے کہا کہ اے میرے رب! میری ماں اور میری نماز (کسے اختیار کروں) بس نماز ہی میں لگا رہا۔

ماں نے کہا: اے اللہ! اسے موت نہ دینا یہاں تک کہ وہ بدکار عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے"۔

بنو اسرائیل جریج اور اس کی عبادت کا تذکرہ کیا کرتے تھے (کہ کتنی عبادت کرتا ہے)

وہاں ایک بدکار عورت بھی تھی جس کے حسن کی مثالیں دی جاتی تھیں۔ اس نے لوگوں سے کہا کہ اگر تم چاہو تو میں جریج کو (اپنے) فتنہ میں مبتلا کردوں۔

چنانچہ وہ حضرت جریج کے سامنے آئی۔ حضرت جریج نے اس کی طرف توجہ بھی نہ کی۔ وہ ایک چرواہے کے پاس آئی جو حضرت جریج کے عبادت خانہ کے قریب ہی رہتا تھا۔ اس عورت نے اپنے آپ پر اسے قدرت دے دی اس نے اس سے بدکاری کی۔ وہ حاملہ ہو گئی۔ جب بچہ پیدا ہوا تو اس نے کہہ دیا کہ یہ تو جریج سے ہے۔

لوگ اس کے پاس نہیں آئے، اسے عبادت خانہ سے نیچے اتارا اور اس کے صومعہ کو منہدم کر دیا اور اسے مارنا شروع کر دیا۔

اس نے کہا کہ کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے کہا کہ تو نے اس بدکار عورت سے زنا کیا ہے اور تجھ سے اسکا بیٹا ہوا ہے۔

حضرت جریج نے کہا کہ وہ بچہ کہاں ہے؟

وہ اسے لے آئے۔ حضرت جریج نے کہا کہ مجھے نماز پڑھنے دو۔ اس نے نماز پڑھی، نماز سے فارغ ہو کر بچہ کے پاس آیا اور اس کے پیٹ میں ٹھوکا دیا اور کہا: اے لڑکے! تیرا باپ کون ہے؟

بچہ نے جواب دیا فلاں چرواہا۔

لوگ اب جریج کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے چومنے چاٹنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم تیرا صومعہ سونے کا بنائیں گے۔

اس نے کہ انہیں اسے گارے مٹی کا ہی پھر بنا دو جیسا کہ پہلے تھا۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ (اور تیسرا بچہ جس نے جھولے میں کلام کیا اس کا قصہ یہ تھا کہ)

ابْنِي مِثْلَهَا فَتَرَكَ الرَّضَاعَ وَنَظَرَ اِلَيْهَا فَقَالَ اللهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا فَهُنَاكَ تَرَاجَعَا الْحَدِيثَ فَقَالَتْ حَلْقَى مَرَّ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ اللهُمَّ اجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهُ فَقُلْتَ اللهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَمَرُّوا بِهٰذِهِ الاَمَةِ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ فَقُلْتُ اللهُمَّ لَا تَجْعَلِ ابْنِي مِثْلَهَا فَقُلْتَ اللهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا قَالَ اِنَّ ذَاكَ الرَّجُلَ كَانَ جَبَّارًا فَقُلْتُ اللهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَاِنَّ هٰذِهِ يَقُولُونَ لَهَا زَنَيْتِ وَلَمْ تَزْنِ وَسَرَقْتِ وَلَمْ تَسْرِقْ فَقُلْتُ اللهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا ۔

ایک بچہ اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا۔ اسی اثناء میں وہاں سے ایک شخص اپنے عمدہ جانور پر سوار گذرا اس کا لباس بہت عمدہ تھا۔

بچہ کی ماں نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا بنائیے۔ بچہ نے ماں کی چھاتی چھوڑی اور اس سوار کی طرف رخ کر کے اسے دیکھا اور کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنائیے۔

یہ کہہ کر پھر چھاتی کی طرف متوجہ ہو گیا اور دودھ پینا شروع کر دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں کے رسول اللہ ﷺ اپنی شہادت کی انگلی اپنے منہ میں ڈال کر اسے چوس رہے ہیں اور بچہ کے دودھ پینے کی کیفیت کو بیان کر رہے ہیں۔ اسی دوران لوگ ایک باندی کو لے کر وہاں سے گزرے جسے مار پیٹ رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ تونے زناکاری کی ہے اور تونے چوری کی ہے۔ جبکہ وہ باندی کہہ رہی تھی کہ: ”میرے لیئے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے“۔

بچہ کی ماں نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس باندی جیسا نہ بنائیے۔ بچہ نے دودھ پینا چھوڑا اور اس باندی کی طرف دیکھا اور کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا بنائیے۔ اب اس موقع پر ماں بیٹے میں گفتگو ہوئی۔ ماں نے کہا کہ ایک اچھی ہیئت والا آدمی گذرا تو میں نے کہا: اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا بنائیے۔ تو تو نے کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنائیے۔ اور پھر لوگ اس باندی کو لے کر گذرے اسے مارتے اور کہتے کہ تونے زناکاری کی ہے اور چوری کی ہے۔ تو میں نے کہا اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا نہ بنائیے۔ تو تو نے کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا بنائیے۔ (اس کی کیا وجہ ہے) بچہ نے کہا کہ: وہ آدمی ایک ظالم و جابر شخص تھا۔ تو میں نے کہا اے اللہ! مجھے اس جیسا (یعنی ظالم و جابر) نہ بنائیے۔ اور یہ باندی، لوگ اس کے متعلق کہہ رہے تھے کہ تونے زنا کیا ہے حالانکہ اس نے زنا نہیں کیا اور کہہ رہے تھے کہ تونے چوری کی ہے حالانکہ اس نے چوری نہیں کی۔ تو میں نے کہا: اے اللہ مجھے اس جیسا (حق پر قائم رہنے والا) بنائیے۔[1]

---

[1] دونوں احادیث سے اولیاء اللہ کی کرامات کو ثبوت ہوتا ہے اور یہ کہ اولیاء اللہ کی کرامات برحق ہیں۔
دوسرے ماں سے نیکی کرنے اور حسن سلوک کی اہمیت بھی ثابت ہوتی ہے۔ اور ماں کی بددعا کے اثرات بد کا فوری ظہور بھی قابل توجہ ہے۔
اسی طرح مصیبت کے وقت نماز پڑھ کر اللہ سے دعا کرنا بھی حدیث سے ثابت ہے جیسا کہ حضرت جریج نے کیا...... (جاری ہے)

باب-۳۶۷ باب رغم انف من ادرك ابويه او احدهما عند الكبر فلم يدخل الجنة

اس محروم شخص کا بیان جو بوڑھے والدین کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکا

۱۹۷۹......حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ اَبَوَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ۔

۱۹۷۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"خاک آلودہ ہو اس شخص کی ناک، خاک آلودہ ہو اس شخص کی ناک، خاک آلودہ ہو اس شخص کی ناک، جس نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کو یا دونوں کو ان کے بڑھاپے میں پایا، پھر بھی جنت میں داخل نہ ہوا"۔ ❶

۱۹۸۰......حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَغِمَ اَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهُ قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ -

۱۹۸۰...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ناک خاک آلود ہو گئی پھر ناک خاک آلود ہو گئی پھر ناک خاک آلود ہو گئی۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون آدمی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے والدین میں سے ایک یا دونوں کو بڑھاپے میں پایا پھر (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہوا۔

۱۹۸۱......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلالٍ حَدَّثَنِي سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَغِمَ اَنْفُهُ ثَلاثًا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ ۔

۱۹۸۱...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: اس کی ناک خاک آلود ہو گئی (بقیہ حدیث سابقہ حدیث ہی کی مثل بیان فرمائی)

(گذشتہ سے پیوستہ)......اور اللہ نے اس کی مدد فرمائی۔
حدیث میں تین بچوں کا ذکر ہے۔ لیکن ان کے علاوہ بھی بعض واقعات ایسے ہیں جن میں بچہ نے کلام کیا ہے۔ مثلاً: اصحاب الاخدود کا واقعہ۔ اسی طرح جادوگر اور راہب کے قصہ میں وہ بچہ جو اپنی ماں کے ساتھ تھا اس نے بھی کلام کیا تھا۔
اور حضرت یوسف علیہ السلام کے حق میں شہادت دینے والا بچہ بھی اسی فہرست میں شامل ہے۔ یہاں حدیث میں صرف تین بچوں کا ذکر ان کے جھولے میں گفتگو کے حوالہ سے آیا ہے۔ جبکہ مذکورہ واقعات میں بچے ذرا سے بڑے تھے اور جھولے میں پڑے ہوئے نہیں تھے۔ واللہ اعلم۔
(فائدہ صفحہ ہٰذا)

❶ خاک آلودہ ہونا، ایک محاورہ ہے اہل عرب کا اور یہاں مراد ہے کہ وہ شخص ناکام و نامراد ہو، تباہ و برباد ہو جو اپنے الدین میں سے کسی ایک یا دونوں کو بڑھاپے میں پانے کے باوجود اپنی جنت کا سامان نہ کرے۔
وجہ اس کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حصول جنت کیلئے جو اعمال مقرر فرمائے ہیں اور جن پر جنت کا وعدہ ہے ان میں سب سے آسان اور بغیر مشقت والا عمل والدین کی خدمت ہے اور خصوصاً ان کے بڑھاپے میں ان کے ساتھ حسن سلوک کر کے بغیر کسی مشکل کے انسان جنت میں جا سکتا ہے۔
اور جو شخص جنت کے حصول کا یہ یقینی موقع بھی ضائع کر دے تو وہ یقیناً محروم ہے۔

باب-۳۶۸ باب فضل صلة اصدقاء الاب والام ونحوهما

والدین کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کی فضیلت

۱۹۸۲...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الأَعْرَابِ لَقِيَهُ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللهِ وَحَمَلَهُ عَلَى حِمَارٍ كَانَ يَرْكَبُهُ وَأَعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ ابْنُ دِينَارٍ فَقُلْنَا لَهُ أَصْلَحَكَ اللهُ إِنَّهُمُ الأَعْرَابُ وَإِنَّهُمْ يَرْضَوْنَ بِالْيَسِيرِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ إِنَّ أَبَا هٰذَا كَانَ وُدًّا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ أَهْلَ وُدِّ أَبِيهِ۔

۱۹۸۲...... حضرت عبد اللہ بن دینارؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ایک دیہاتی ان سے مکہ کے راستہ میں ملا، عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اسے سلام کیا اور جس گدھے پر خود سوار تھے اس پر اس کو سوار کر دیا اور اپنا عمامہ جو خود سر پر باندھے تھے اسے عطا فرما دیا۔
ابن دینارؒ کہتے ہیں کہ ہم نے ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ سے نیکی کا معاملہ فرمائے۔ وہ تو دیہاتی آدمی تھا جو بہت تھوڑے پر ہی خوش ہو جاتے ہیں (پھر اس قدر اکرام کرنے کی کیا ضرورت تھی؟)۔
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا:
اس دیہاتی کا والد حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) بن الخطاب (میرے والد) کے دوست تھے اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا:
"نیکیوں میں بڑی نیکی، بیٹے کا اپنے باپ کے اہل محبت کے ساتھ حسن سلوک کرنا ہے"۔

۱۹۸۳...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَبَرُّ الْبِرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ أَبِيهِ۔

۱۹۸۳...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"نیکیوں میں بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے"۔

۱۹۸۴...... حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ كَانَ لَهُ حِمَارٌ يَتَرَوَّحُ عَلَيْهِ إِذَا مَلَّ رُكُوبَ الرَّاحِلَةِ وَعِمَامَةٌ يَشُدُّ بِهَا رَأْسَهُ فَبَيْنَا هُوَ يَوْمًا عَلَى ذٰلِكَ الْحِمَارِ إِذْ مَرَّ بِهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَسْتَ ابْنَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ قَالَ بَلَى فَأَعْطَاهُ الْحِمَارَ وَقَالَ ارْكَبْ

۱۹۸۴...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ جب مکہ کیلئے نکلتے تو اپنا ایک گدھا بھی لے لیتے اور جب اونٹ کی سواری سے تھک جاتے تو تفریح طبع کیلئے گدھے پر سواری کرتے تھے۔ اور ان کے ایک عمامہ تھا جو اپنے سر پر باندھتے تھے۔
ایک روز وہ اپنے اسی گدھے پر سوار تھے کہ ایک دیہاتی وہاں سے گذرا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ تو فلاں ابن فلاں نہیں ہے؟ اس نے کہا کیوں نہیں! آپ نے اپنا گدھا اسے دے دیا۔ اور کہا اس پر سوار ہو جا اور اپنا عمامہ بھی اسے دے کر کہا کہ اسے اپنے سر پر باندھ لے۔
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے بعض ساتھیوں نے ان سے کہا کہ "

هٰذَا وَالْعِمَامَةَ قَالَ اشْدُدْ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ اَصْحَابِهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ اَعْطَيْتَ هٰذَا الاَعْرَابِيَّ حِمَارًا كُنْتَ تَرَوَّحُ عَلَيْهِ وَعِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ مِنْ اَبَرِّ الْبِرِّ صِلَةَ الرَّجُلِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيهِ بَعْدَ اَنْ يُوَلِّيَ وَاِنَّ اَبَاهُ كَانَ صَدِيقًا لِعُمَرَ۔

آپ کی مغفرت فرمائے۔ آپ نے اس دیہاتی کو اپنا تفریح کا گدھا دے دیا اور عمامہ بھی دے دیا جو آپ خود باندھتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا: "نیکیوں کی نیکی آدمی کا اپنے باپ کے انتقال کے بعد اس کے اہل محبت سے اچھا برتاؤ کرنا ہے"۔ اور اس دیہاتی کا والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔

باب-٣٦٩ باب تفسير البر والاثم

نیکی اور گناہ کی تعریف

١٩٨٥......حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ الاَنْصَارِيِّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالاِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالاِثْمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ۔

١٩٨٥...... حضرت نواس بن سمعان الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے متعلق دریافت کیا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بھلائی (نیکی) حسن اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جسکی کھٹک تمہارے دل میں رہے اور دوسرے لوگوں کو اس کے بارے میں جاننا تمہیں ناگوار ہو"۔ ❶

١٩٨٦......حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سِمْعَانَ قَالَ اَقَمْتُ مَعَ رَسُولِ

١٩٨٦...... حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے مدینہ منورہ میں ایک سال قیام پذیر رہا۔ مجھے (مستقل) ہجرت سے صرف آپ ﷺ سے سوال کرنے کی رغبت نے منع کئے رکھا۔ کیونکہ ہم میں سے جب کوئی ہجرت کر جاتا تو رسول اللہ ﷺ سے کچھ

---

❶ حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ صحابی تھے، ان کے والد بھی صحابی تھے۔ حدیث میں ان کی نسبت انصاری ذکر کی گئی ہے لیکن ابو علی الجبائی کہتے ہیں کہ یہ نسبت صحیح نہیں۔ یہ اصلاً کلابی ہیں جو انصار کے حلیف تھے۔
حدیث میں حضور اکرم ﷺ نے نیکی اور گناہ کی تعریف بیان فرمائی ہے۔ فرمایا کہ "نیکی، حسن اخلاق ہے۔ اسلئے کہ حسن خلق مجموعۂ حسنات ہے۔ لیکن حسن خلق کا مفہوم اتنا محدود نہیں جتنا کہ ہمارے ہاں سمجھا جاتا ہے۔ نہ ہی وہ متعین مفہوم ہے جسے ہمارے ہاں خوش اخلاقی کا نام دیا جاتا ہے۔ بلکہ یہ ایک وسیع اور جامع لفظ ہے جو اپنے معنیٰ و مفہوم کے اعتبار سے پورے سلوک و تصوف، تزکیۂ نفس، اخلاقِ باطن، اصلاح رذائلِ نفس اور طریقت و معرفتِ الٰہی کو جامع ہے۔ اسی لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے سائل کے جواب میں فرمایا تھا کہ "کان خلقه القرآن" کہ نبی ﷺ کا اخلاق تو قرآن کریم تھا۔ یعنی قرآن حکیم جس زندگی، جس معاشرت، جس خصلت و عادت اور جس مزاج کا تقاضا کرتا ہے۔ رسول کریم علیہ افضل التسلیم اسکے کامل نمونہ تھے۔
مذکورہ حدیث میں بھی حضور اکرم ﷺ نے حسن اخلاق کو نیکی قرار دیا ہے۔

اللہﷺ بِالْمَدِينَةِ سَنَةً مَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْهِجْرَةِ اِلا الْمَسْاَلَةُ كَانَ اَحَدُنَا اِذَا هَاجَرَ لَمْ يَسْاَلْ رَسُولَ اللہﷺ عَنْ شَيْءٍ قَالَ فَسَاَلْتُهُ عَنِ الْبِرِّ وَالاِثْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللہﷺ اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالاِثْمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ ۔

(زیادہ) سوالات نہ کیا کرتا تھا (ادب اور احترام کی وجہ سے)۔ میں نے (ایک بار) آپﷺ سے نیکی اور گناہ کے متعلق دریافت کیا۔ رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا:
”نیکی تو حسن اخلاق ہے اور گناہ وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹک پیدا کرے اور تمہیں ناگوار ہو کہ لوگ اس سے واقف ہو جائیں“۔ [1]

باب-۳۷۰ باب صلة الرحم وتحريم قطيعتها

صلہ رحمی کرنا ضروری اور قطع رحمی کرنا حرام ہے

۱۹۸۷......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جَمِيلِ بْنِ طَرِيفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ اِسْمٰعِيلَ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ابْنُ اَبِي مُزَرِّدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنِي عَمِّي اَبُو الْحُبَابِ سَعِيدُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہﷺ اِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ نَعَمْ اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ

۱۹۸۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا:
”اللہ تعالیٰ نے جب تمام مخلوق کی تخلیق فرمائی اور اس سے فارغ ہوئے تو رشتہ ناطہ کھڑا ہوا اور کہا یہ مقام قطع رحمی کرنے (رشتہ توڑنے) سے بچنے اور پناہ مانگنے والے کا ہے۔
اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:
ہاں! کیا تو اس بات پر خوش نہیں کہ جو تجھے جوڑے میں اسے جوڑوں ارو جو تجھے کاٹے میں اسے کاٹوں؟ اس نے کہا: کیوں نہیں (میں اس پر خوش

---

[1] نوویؒ نے فرمایا کہ قاضی عیاضؒ نے فرمایا:
”حضرت نواس رضی اللہ عنہ سال بھر مدینہ میں بحیثیت مسافر کے مقیم ہوئے۔ انہوں نے مدینہ کی طرف مستقل ہجرے نہیں کی تھی۔ اور وجہ خود ان کے بقول یہ تھی کہ جو کوئی مستقل ہجرت کر کے مدینہ میں بس جاتا وہ پھر رسول اللہﷺ سے زیادہ سوالات نہ کیا کرتا تھا۔ جس کی وجہ یہ تھی کہ مدینہ میں مقیم لوگوں کی بہ نسبت مسافرین اور زائرین کو رسول اللہﷺ کی طرف سے سوالات کرنے کی زیادہ اجازت تھی (تاکہ وہ خوب اچھی طرح دین سیکھ کر جائیں جبکہ مدینہ والوں کو تو وہیں رہنا تھا وہ جب چاہیں سوال کر کے اپنی راہنمائی حاصل کر سکتے تھے) رسول اللہﷺ نے گناہ کی بڑی فطری تعریف فرمائی کہ جو کام انسان کے ضمیر کو چبھن میں مبتلا رکھے۔ خلش اور کھٹک دل میں پیدا کر دے وہ گناہ ہے۔ اور جس کا لوگوں کے سامنے ظاہر ہونا ناگوار ہو وہ بھی گناہ ہے۔

اور واقعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ضمیر اور احساس قلب ایک ایسی چیز بنائی ہے جو انسان کو یا تو گناہ سے باز رکھتی ہے یا گناہ کے بعد احساس ندامت وپشیمانی میں مبتلا کر دیتی ہے، البتہ جس شخص کی فطرت ہی مسخ ہو چکی ہو یا جسکا احساس ہی مر چکا ہو اسکی تو بات نہیں ورنہ کوئی بھی با ضمیر اور ذی جس شخص کسی جرم کے ارتکاب کے بعد، کسی کو تکلیف وایذاء پہنچانے کے بعد اور کسی برے کام کے بعد مطمئن نہیں رہ سکتا کہ اس کے دل میں اس غلط عمل کا احساس بھی نہ جائے۔

اور اگر ہر شخص گناہ کے اس معیار کو سامنے رکھے تو بہت سی وہ باتیں جن کے متعلق وہ اصحاب فتویٰ سے رجوع کر کے مخصوص حالات کے تحت جواز حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے ان کے گناہ ہونے کی تصدیق خود اس کا قلب وضمیر کرے گا۔ اور یہی وہ چیز ہے جو کسی بھی معاشرہ اور مجتمع کو متوازن اور معتدل بناتی ہے۔

وَصَلَكِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَذَاكِ لَكِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اقْرَءُوا اِنْ شِئْتُمْ ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا﴾ ۔

ہوں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر یہ تیرا ہی مقام ہے۔
بعد ازاں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ سکتے ہو:
اللہ تعالیٰ منافقوں کو خطاب کر کے فرماتے ہیں:
"پس اگر تم کو حکومت مل جائے تو امکان ہے کہ تم زمین میں فساد مچاؤ اور رشتے ناطے توڑ ڈالو یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت فرمائی، پس ان کو بہرا کر دیا اور ان کی نگاہوں کو اندھا کر دیا۔ سو کیا یہ لوگ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں"۔ ❶

---

❶ صلہ رحمی کیا ہے؟
مندرجہ بالا حدیث میں نبی کریم سرور دو عالم ﷺ نے صلہ رحمی کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کی تخلیق فرمائی تو رشتہ ناتا کھڑا ہوا۔ یہاں یہ اشکال نہیں ہونا چاہئے کہ رشتہ ناتہ تو اعراض میں سے ہے اور اعراض متجسد اور متجسم نہیں ہوتے؟ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں فرمایا کہ: اس بات کا بھی احتمال ہے کہ ایسا فی الحقیقت ہوا ہو۔ کیونکہ اعراض اللہ تعالیٰ کے حکم سے متجسد ہو سکتے ہیں اور اس کا بھی احتمال ہے کہ کوئی فرشتہ کھڑا ہوا ہو اور اس کی زبان سے یہ کلام ہوا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ ضرب المثل اور استعارہ کے طور پر اس طرح بیان کیا ہو۔ (فتح الباری ۸/۵۸)
بہر کیف! رشتہ ناتا کھڑا ہوا اور عرض کیا کہ:
"یہ مقام قطع رحمی سے پناہ مانگنے کا ہے"۔ یعنی میں آپ کی پناہ پکڑتا ہوں اپنے قطع کیئے جانے سے"۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں! کیا تو اس پر راضی ہے کہ جو تجھے جوڑے میں اسے جوڑوں اور جو تجھے توڑے میں اسے توڑوں"۔ اس نے کہا۔ کیوں نہیں۔ (میں اس پر راضی ہوں)
یہاں یہ سمجھنا ضروری ہے کہ صلہ رحمی کیا چیز ہے۔
علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ: "آدمی کی جو رشتہ داری ماں اور باپ کی طرف سے ہو اسے "رحم" کہا جاتا ہے۔ مثلاً: باپ، دادا، پردادا، ان کی اولادیں نیچے تک اور ماں، نانا نانی، پرنانا پرنانی، اور ان کی اولادیں نیچے تک۔ یعنی باپ کی طرف سے چچا، پھوپھیاں۔ ماں کی طرف سے خالائیں اور ماموں اور اپنے بہن بھائی اور انکی اولادیں"۔ (یہ سب "رحم" کی قرابت داری میں شامل ہیں اور ان کے ساتھ حسن سلوک اور صلہ رحمی واجب اور ضروری ہے۔
قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ:
"اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ صلہ رحمی مطلقاً واجب ہے اور رشتہ داری کا قطع کرنا اور ختم کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ پھر صلہ رحمی کے مختلف درجات ہیں۔ سب سے ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ کسی بھی رشتہ دار اور قرابت دار سے میل جول اور تعلق نہ توڑا جائے بلکہ اس سے میل ملاقات اور سلام دعا رکھی جائے"۔ پھر صلہ رحمی کے بعض درجات واجب ہیں مثلاً: یہ ادنیٰ درجہ جو ابھی بیان ہوا۔ اور بعض درجات مستحب ہیں مثلاً کسی قرابت دار کی مالی یا جسمانی مدد کرنا اور اس کے غم و خوشی میں کام آنا وغیرہ۔
ابن ابی جمرۃؒ فرماتے ہیں کہ:
"صلہ رحمی بسا اوقات مالی تعاون کے ذریعہ ہوتی ہے۔ کبھی کسی ضرورت کی تکمیل کے ذریعہ ہوتی ہے۔ کبھی کسی ضرر اور نقصان کو دور کرنے سے ہوتی ہے کبھی کسی سے ہنسی خوشی ملنے اور بات چیت کرنے سے ہوتی ہے اور کبھی صاحب قرابت کیلئے دعا کرنے سے ہوتی ہے"۔
گویا کہ قرابت دار کو کسی بھی طرح کی خیر پہنچانا "صلہ رحمی" کہلاتا ہے۔ اسی طرح کسی بھی شر سے بچانا بھی صلہ رحمی کہلاتا ہے۔ (جاری ہے)

۱۹۸۸......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي مُزَرِّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللهُ ۔

۱۹۸۸......ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"رحم (قرابت داری) عرشِ الٰہی سے لٹک رہی ہے اور کہتی ہے: جو مجھے جوڑے اللہ اسے جوڑے اور جو مجھے توڑے اللہ اسے توڑے"۔

۱۹۸۹......حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ قَالَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي قَاطِعَ رَحِمٍ ۔

۱۹۸۹......حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا"۔

۱۹۹۰......حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ ۔

۱۹۹۰......حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

۱۹۹۱......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ۔

۱۹۹۱......اس سند سے بھی حضرت جبیر بن مطعمؓ سے حسب سابق حدیث منقول ہے۔ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ (قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا)

۱۹۹۲......حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُبْسَطَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ اَوْ

۱۹۹۲......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جس شخص کو یہ بات خوش کرے کہ اس کے رزق میں وسعت ہو اور اس کی عمر میں برکت ہو تو اسے چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کیا کرے"۔ ❶

(گذشتہ سے پیوستہ)...... پھر رشتہ داری کی حد کیا ہے؟ قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ جن رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک اور صلہ رحمی واجب ہے ان کی حد کیا ہے؟ اس میں اختلاف ہے۔ ایک قول تو یہ ہے کہ ضروری رحم حرم یعنی ہر وہ رشتہ دار کہ اگر دونوں میں سے ایک کو عورت تصور کر لیا جائے تو اس سے نکاح حرام ہو اسکے ساتھ صلہ رحمی واجب ہے۔ جبکہ اس کے مقابلہ میں دوسرا قول یہ ہے کہ "رحم (قرابت داری) عام ہے تمام ذوی الارحام میں جو وارث ہو سکتے ہوں۔ اس میں محرم اور نامحرم کی قید نہیں ہے"۔

نوویؒ فرماتے ہیں کہ یہ دوسرا قول زیادہ صحیح ہے اور اس پر متعدد احادیث بھی دلالت کرتی ہیں۔

❶ یہاں یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ رزق و عمر میں زیادتی اور فراخی کا تعلق تقدیر معلق سے ہے۔ نہ کہ تقدیر مبرم سے۔...... (جاری ہے)

يُنسَا فِي اَثرِهِ فَلْيصِلْ رَحِمَهٗ ۔

۱۹۹۳ ...... و حدَّثني عبْدُ الْمَلكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثني اَبي عَنْ جَدِّي حَدَّثني عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قَال ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرنِي اَنسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ منْ احبَّ اَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ ويُنْسَا لَهٗ فِي اَثرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ ۔

۱۹۹۳ ...... حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس آدمی کو یہ بات محبوب ہو کہ اس کے رزق میں کشادگی کردی جائے اور اس کے مرنے کے بعد اس کو یاد رکھا جائے تو اس کو چاہئے کہ وہ اپنی رشتہ داری کو جوڑے (قطع رحمی نہ کرے)

۱۹۹٤ ...... حَدَّثني مُحمَّدُ بْنُ الْمُثنى ومُحمَّدُ بْنُ بشَّار والـلَّفْظُ لِابْنِ الْمُثنى قالا حدَّثنا مُحمَّدُ بْنُ جعْفَرٍ حدَّثنا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلاءَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ لِي قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوني وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيئُونَ اِلَيَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ ويَجْهَلُونَ عَلَيَّ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلى ذٰلِكَ ۔

۱۹۹۴ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے بعض رشتہ دار ہیں میں ان سے صلہ رحمی کرتا ہوں اور وہ مجھ سے قطع تعلق کرتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہوں وہ میرے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ تحمل و بردباری کا معاملہ کرتا ہوں اور وہ میرے ساتھ جاہلانہ برتاؤ کرتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اگر حقیقت میں ایسا ہی ہے جیسا تو کہہ رہا ہے تو در حقیقت، تو (ان پر احسان کر کے) ان کے منہ میں جلتی راکھ ڈال رہا ہے (یعنی تیرا ان کے ساتھ حسن سلوک اور جواب میں ان کی بدسلوکی ان کیلئے جہنم کا سامان کر رہی ہے) اور جب تک تو اس حالت پر برقرار رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلسل ایک مددگار فرشتہ تیرے ساتھ رہے گا۔ جو تجھے ان (رشتہ داروں) پر غالب رکھے گا"۔

باب-۳۷۱ باب تحريم التحاسد والتباغض والتدابر

حسد، بغض اور باہمی دشمنی کا حرام ہونا

۱۹۹۵ ...... حَدَّثَنِي يَحْيى بْنُ يَحْيى قَالَ قَرَاْتُ عَلى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لا تَبَاغَضُوا وَلا تحَاسَدُوا وَلا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ اِخْوَانًا وَلا يَحِلُّ

۱۹۹۵ ...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "آپس میں بغض مت رکھا کرو، نہ ایک دوسرے سے حسد کیا کرو اور نہ ایک دوسرے سے دشمنی کیا کرو اور ہو جاؤ سب اللہ کے بندے بھائی بھائی۔ اور کسی مسلمان کیلئے حلال نہیں

(گذشتہ سے پیوستہ) ...... تقدیر مبرم کا معاملہ تو یہ ہے کہ اس میں کوئی تغیر و ترمیم ممکن نہیں ہے۔
جبکہ بعض علماء نے فرمایا کہ رزق اور عمر میں زیادتی سے مال اور عمر کے ایام کی زیادتی مراد نہیں ہے بلکہ برکت مراد ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ کم مال میں تمام ضرورتیں پوری ہو جائیں اور کم عمر کے اندر کثیر اعمال صالحہ کر لئے جائیں۔ (واللہ اعلم۔)

لِمُسْلِمٍ اَنْ یَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلاثٍ - | کہ اپنے (مسلمان) بھائی (سے تعلق) کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے"۔ ❶

---

❶ مذکورہ بالا حدیث میں حضور نبی کریم ﷺ نے تین چیزوں سے منع فرمایا:

۱) بغض (۲) حسد (۳) باہمی عداوت۔

بغض کیا ہے؟

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں فرمایا کہ:

"جان لو کہ غصہ جب ظاہر نہ ہو اور اس کی تشفی اور اظہار کا موقع نہ ملے تو وہ باطن میں لوٹ جاتا ہے اور دل میں راسخ ہو جاتا ہے اور وہ "حقد" بن جاتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص پر غصہ تھا اس پر نہ نکلنے کی وجہ سے دل میں اس کا بوجھ ہونے لگتا ہے جو اس سے بیزاری اور نفرت دل میں پیدا کرتا ہے......"

اور فرمایا کہ: "اس "حقد" کی بناء پر آٹھ قسم کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔

۱) دل میں یہ تمنا پیدا ہو کہ اس شخص کے پاس سے نعمت زائل ہو جائے۔ چنانچہ جیسے ہی اسے کوئی نعمت ملتی ہے تو یہ دل میں غمزدہ ہوتا ہے اور جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو یہ خوش ہوتا ہے اور یہ منافقین کا کام ہے۔

۲) اسکے متعلق حسد کے جذبات کو دل میں چھپا کر رکھتا ہے اور جب اس پر کوئی تکلیف آتی ہے تو اس کی وجہ سے اسے عار دلاتا ہے۔

۳) اس سے قطع تعلق کر لیتا ہے خواہ وہ خود تعلق جوڑے لیکن یہ اس سے قطع تعلق کرتا ہے۔

۴) اس کو حقیر سمجھ کر اس سے اعراض کرنے لگتا ہے۔

۵) اس کے متعلق ناجائز باتیں کہنے لگتا ہے۔ مثلاً: اس کی غیبت کرتا ہے، اس کے رازوں کو آشکارا کرتا ہے اور اس کی بے آبروئی کرنے لگتا ہے۔

۶) اس کا مذاق اڑاتا ہے اور اس کے ساتھ مضحکہ اور تمسخر کرتا ہے۔

۷) اس کو جسمانی اذیت دیتا ہے اور اسے مارتا پیٹتا ہے۔

۸) اگر اس کا کوئی حق اس سے وابستہ ہو تو اس حق کی ادائیگی میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔

اور یہ آٹھوں باتیں حرام ہیں"۔　　(احیاء العلوم / امام غزالیؒ ۳ / ۱۸۱)

حقد کے جذبات کا دل میں پیدا ہو جانا تو بہر حال ایک فطری اور بعض اوقات غیر اختیاری امر ہے۔ لہٰذا مطلقاً اس کا دل میں پیدا ہو جانا تو برا اور ناجائز نہیں ہے لیکن اگر اس کی وجہ سے کسی ناجائز کام کا ارتکاب ہو یا مذکورہ بالا آٹھ باتوں میں سے کوئی بات پیدا ہونے لگے تو یہ حرام ہے اور اسے دور کرنے کی کوشش کرنا ضروری ہے۔

صوفیاء کرامؒ نے لکھا ہے کہ اس کو دور کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس شخص کے خلاف دل میں حقد اور حسد کے جذبات پیدا ہوں اور وہ اس کے خلاف کسی ناجائز کام کے ارتکاب کا سبب بننے لگیں تو اسے چاہئے کہ وہ اس شخص کیلئے دعا کرے، اس کی خیر خواہی کرے اور اس کے حق میں اس کے پیٹھ پیچھے دعا کرے۔ یہ کام اگرچہ بہت مشکل اور قلب پر بڑا شاق اور گراں ہوتا ہے لیکن دل پر جبر کر کے کچھ دن تک ایسا کرنے سے اتنا ضرور ہو جاتا ہے کہ ان جذبات کی رو میں بہہ کر اس شخص کے خلاف کوئی ناجائز کام نہیں کرتا اور دل میں چھپے حسد و حقد کے جذبات کی شدت میں کمی آجاتی ہے۔

حسد کیا ہے؟

جذبات میں دوسری چیز جس سے منع کیا گیا ہے، وہ حسد ہے، حسد کے کیا معنی ہیں:

"اس بات کی تمنا کرنا کہ فلاں شخص سے یہ نعمت زائل ہو کر مجھے مل جائے یا مجھے نہ بھی ملے لیکن اس کے پاس بھی نہ..... (جاری ہے)

۱۹۹۶...... حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ح و حَدَّثَنِيهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ -

۱۹۹۶...... حضرت انسؓ نے نبی کریم ﷺ سے حضرت مالک کی روایت کردہ حدیث ہی کی مثل حدیث نقل فرمائی ہے۔

۱۹۹۷...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَلَا تَقَاطَعُوا -

۱۹۹۷...... ترجمہ حدیث حسبِ سابق ہے۔اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ لَا تقاطعوا "آپس میں قطع تعلق مت کیا کرو"۔

۱۹۹۸...... حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الاِسْنَادِ اَمَّا رِوَايَةُ يَزِيدَ عَنْهُ فَكَرِوَايَةِ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ يَذْكُرُ الْخِصَالَ الاَرْبَعَةَ جَمِيعًا وَاَمَّا حَدِيثُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا -

۱۹۹۸...... حضرت زہریؒ سے اس سند کے ساتھ (سابقہ) روایت نقل کی گئی ہے اور وہ چار اکٹھی خصلتوں کا ذکر کرتے ہیں اور باقی حضرت عبدالرزاق کی حدیث مبارکہ میں ہے کہ تم آپس میں ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور ایک دوسرے سے روگردانی بھی نہ کرو۔

۱۹۹۹...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ

۱۹۹۹...... اس سند سے بھی حسبِ سابق حدیث منقول ہے۔البتہ اس روایت میں یہ ہے (كُونُوْا عِبَادَ اللهِ اِخْوَانًا) کہ آپس میں بھائی بھائی

(گذشتہ سے پیوستہ)...... رہے"۔چنانچہ امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں فرمایا:

"جان لو کہ حسد بھی حقد کے نتائج میں سے ہے۔جبکہ حقد غصہ اور غضب کے نتائج میں سے ہے۔گویا حسد اس کی شاخ ہے جبکہ ان سب کی اصل اور جڑ غصہ ہے۔حسد کے یوں تو بے شمار اثرات ہیں لیکن اس کی چار بڑی قسمیں ہیں۔

۱) انسان یہ تمنا کرے کہ فلاں شخص (جس سے وہ حسد کرتا ہے) کی نعمت اس سے زائل ہو جائے اگرچہ وہ اسے بھی نہ ملے اور یہ انسانی خباثت کی انتہا ہے۔

حدیث میں یہ بھی فرمایا کہ: باہمی دشمنی نہ رکھو۔اس سے مراد کینہ ہے۔جو انسان کو موقع ملنے پر دشمنی نکالنے پر ابھارتا ہے اور فرمایا کہ سب اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔

گویا اسلام کی اصل روح "اخوت" ہے۔قرآن کریم میں بھی "انما المؤمنون اخوۃ" کا اعلان کر دیا گیا اور احادیث میں بھی اسلامی اخوت پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ مذہب عقیدہ اور فکر و نظر کی بنیاد پر اخوت و محبت اور برادرانہ جذبات یہ صرف اسلام کی خصوصیت اور انفرادیت ہے۔یہی وجہ ہے کہ نبی ﷺ نے ہجرت کے بعد انصار و مہاجرین میں باقاعدہ "مؤاخاۃ" قائم فرمائی۔

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لا تَحَاسَدُوا وَلا تَبَاغَضُوا وَلا تَقَاطَعُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ اِخْوَانًا -

بن جاؤ جیسا کہ اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے۔

۲۰۰۰...... حَدَّثَنِيهِ عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الاسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ كَمَا اَمَرَكُمُ اللهُ -

۲۰۰۰...... حضرت شعبہؒ اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث ہی کی مثل حدیث بیان فرماتے ہیں البتہ اس روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ جیسے اللہ نے تم کو حکم دیا ہے۔

باب-۳۷۲ باب تحريم الهجر فوق ثلاثٍ بلا عذر شرعيٍ

بغیر شرعی عذر کے تین دن سے زیادہ ترک تعلق حرام ہے

۲۰۰۱...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَاُ بِالسَّلامِ -

۲۰۰۱...... حضرت ابوایوب الانصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
”کسی مسلمان کیلئے حلال نہیں کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی کو چھوڑے رکھے تین راتوں سے زیادہ۔ اس طرح سے کہ دونوں کا آمنا سامنا ہو تو یہ ادھر کو رخ کرے اور وہ اُدھر کو رخ کرلے۔ اور ان دونوں میں بہتر شخص وہ ہے جو سلام میں پہل کردے“۔ ❶

۲۰۰۲...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ

۲۰۰۲...... حضرت زہریؒ سے ان اسانید کے ساتھ سابقہ حدیث (کے کسی مسلمان کیلئے حلال نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین راتوں سے زیادہ چھوڑے الخ) ہی کی مثل حدیث منقول ہے اس میں صرف لفظی تبدیلی کا فرق ہے معنی ومفہوم ایک ہی ہے۔

❶ اس حدیث میں حضور نبی کریم ﷺ نے مسلمانوں کے باہمی معاشرتی تعلق کی اہمیت کا تذکرہ فرمایا ہے۔ باہمی معاشرت، لین دین اور معاملات میں اختلاف رائے، تنازع اور ایک دوسرے سے مختلف خیالات پیدا ہوجانا ایک فطری بات ہے اور اگر یہ اختلاف رائے حدود کے دائرہ میں ہو تو کوئی زیادہ خطرناک بھی نہیں۔ لیکن جب یہ حدود سے تجاوز کر جائے یعنی اس کے اثرات باہمی تعلقات پر پڑنے لگیں اور انسان ایک دوسرے کی شکل دیکھنے کا بھی روادار نہ رہے، اور وہ اپنے بھائی پر ساری دنیا کو ترجیح دینے لگے تو یہ صورتِ حال دینی اور اخلاقی اور معاشرتی اعتبار سے نہایت سنگین ہوتی ہے۔
اسلام کی تعلیم اور ہدایت یہ ہے کہ باہمی اختلاف کو حد کے اندر رکھا جائے اور انسانی احترام کو ہمیشہ پیش نظر رکھا جائے۔
چنانچہ رسول کریم ﷺ نے اس حدیث میں ناراضگی، جھگڑنے اور اختلاف کی بناء پر ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے تعلق ترک کردینے کو سخت گناہ اور ناجائز قرار دیا ہے۔
اور اس کے ختم کرنے کا ایک علاج بھی ارشاد فرمایا کہ: جب وہ دونوں ملیں تو کوئی سلام میں پہل کرلے اور جو سلام کرنے میں پہل کرے گا وہی دونوں میں زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ اس کے دل میں بڑائی اور تکبر نہیں ہے۔ اور اس کا سلام میں پہل کرنا باہمی عداوت کو ختم کرنے اور دوسرے کے دل میں موجود جذبۂ نفرت وبیزاری کم کرنے کا سبب ہوگا۔

إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ وَمِثْلِ حَدِيثِهِ إِلَّا قَوْلَهُ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا فَإِنَّهُمْ جَمِيعًا قَالُوا فِي حَدِيثِهِمْ غَيْرَ مَالِكٍ فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا۔

۲۰۰۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي فُدَيْكٍ أَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ وَهُوَ ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ۔

۲۰۰۳...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''مؤمن کیلئے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے (تعلق توڑے رکھے)۔

۲۰۰۴...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ ثَلَاثٍ۔

۲۰۰۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تین دن کے بعد (بات چیت) چھوڑنا جائز نہیں۔ (یعنی اگر کسی سے ناراضگی کا اظہار کرنا بھی ہو تو زیادہ سے زیادہ تین دن تک خاموش رہ کر بات نہ کر کے یا سلام دعا ترک کر کے کیا جا سکتا ہے لیکن تین روز سے زائد تک اس عمل کو جاری رکھنا گناہ ہے)

باب-۳۷۳ باب تحريم الظن والتجسس والتنافس والتناجش ونحوها
بدگمانی، تجسّس، رقابت وغیرہ حرام ہیں

۲۰۰۵...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا۔

۲۰۰۵...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''بدگمانی سے بچو، اسلئے کہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے، نہ دوسروں کی باتوں پر کان لگاؤ، نہ (ایک دوسرے کی برائیاں تلاش کرنے کیلئے) تجسس میں پڑو، نہ آپس میں رشک کرو (یعنی دنیا کی چیزوں میں ایک دوسرے پر رشک نہ کرو) نہ حسد کیا کرو۔ نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو، نہ آپس میں دشمنی کرو اور سب اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی ہو جاؤ''۔ ❶

---

❶ حدیث بالا میں نبی کریم ﷺ نے سات چیزوں سے منع فرمایا ہے:
۱) بدگمانی...... اور اس کے متعلق فرمایا ہے کہ یہ سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ باہمی دشمنیوں اور عداوت اور نفرت کا بنیادی سبب بدگمانی ہے۔ کسی کے متعلق غلط گمان اور اندازہ کرنا سخت گناہ ہے اور قرآن کریم کی سورۃ الحجرات میں بھی اس کو سخت گناہ قرار دیا گیا ہے۔
۲) اور اس کو سب سے بڑا جھوٹ اسلئے قرار دیا گیا کہ عام طور پر جھوٹ میں ایک گونہ سچ کا احتمال بھی ہوتا ہے۔ مثلاً: انسان کسی...... (جاری ہے)

۲۰۰۶ ـــــ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا تَهَجَّرُوا وَلا تَدَابَرُوا وَلا تَحَسَّسُوا وَلا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ اِخْوَانًا ـ

۲۰۰۶ ـــــ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"نہ آپس میں ایک دوسرے کو چھوڑے رکھو (قطع تعلق کر کے) نہ دشمنیاں کرو، نہ ایک دوسرے کی باتوں پر کان لگاؤ نہ ہی تم میں سے کوئی دوسرے کی بیع پر بیع کرے اور سب اللہ کے بندے بھائی بھائی ہو جاؤ"۔ ❶

۲۰۰۷ ـــــ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

۲۰۰۷ ـــــ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(گذشتہ سے پیوستہ)۔۔۔۔۔ سے کوئی بات سن کر اسے بیان کرتا پھرتا ہے اور وہ جھوٹ ہوتی ہے لیکن بہر حال اس میں سچ کا احتمال کسی قدر رہتا ہے۔ لیکن بدگمانی ایسی چیز ہے کہ اس کا تعلق اپنی ذات سے ہوتا ہے اور اس کے غلط اور جھوٹ ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہوتا۔ اسلئے اسے "اکذب الحدیث" سب سے بڑا جھوٹ قرار دیا گیا۔

۲) تحسس ۔۔۔۔۔ یعنی کان لگا کر کسی کی بات سننا۔ مثلاً دو آدمی آپس میں بات کر رہے ہیں اور یہ ان کی طرف کان لگا کر ان کی باتوں کو سننے کی کوشش کر رہا ہے یہ خیال کر کے کہ شاید میرے متعلق گفتگو کر رہے ہوں گے۔ یہ بھی ناجائز ہے۔

۳) تجسس ۔۔۔۔۔ دوسرے کے عیوب اور برائیوں کی تلاش وجستجو میں پڑنا۔ یہ بھی ناجائز اور حرام ہے۔

۴) تنافس: اس کے لفظی معنیٰ ہیں رشک کرنا۔ جو دین کے معاملات میں تو درست اور پسندیدہ ہے کہ کاش میں بھی ایسا ہو جاؤں وغیرہ اور قرآن میں بھی اس تنافس کو پسندیدہ قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد ہے:

و فی ذالك فليتنافس المتنافسون۔ (المطففین) لیکن دنیاوی معاملات اور مادی اشیاء میں یہ "تنافس" جائز نہیں۔

۵) تحاسد ۔۔۔۔۔ حسد، اس کے متعلق تفصیلی گفتگو پیچھے گزر چکی ہے۔

۶) تباغض ۔۔۔۔۔ آپس میں بغض رکھنا۔

۷) تدابر ۔۔۔۔۔ باہمی دشمنی وعداوت پیدا کرنا۔ یہ دونوں باتیں ناجائز ہیں۔ ان پر کلام بھی پیچھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث میں گذر چکا ہے۔

(فائدہ صفحہ ہٰذا)

❶ اس حدیث میں ایک اضافی بات ہے کہ "تم میں سے کوئی دوسرے کی بیع پر بیع مت کرے"۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ ایک شخص کسی سے کوئی چیز خرید رہا ہے اور اس سے معاملہ اور بھاؤ تاؤ کر رہا ہے۔ اب درمیان میں تم داخل ہو جاؤ اور اسے وہی چیز اس سے کم دام میں فروخت کرنے کی کوشش کرو۔ یہ ناجائز ہے۔

مثلاً: ایک آدمی کپڑا خرید رہا ہے اور کپڑا فروخت کرنے والا اسے (۱۰۰) سو روپے میں فروخت کر رہا ہے۔ اب تم ان کے درمیان میں آکر خریدنے والے سے یہ کہہ دو کہ میں یہی کپڑا تمہیں ۹۰ روپے میں دیتا ہوں۔ یہ ناجائز اور حرام ہے۔ کیونکہ اس میں دوسرے بھائی کی روزی اور رزق کو نقصان پہنچانے کی نیت ہے۔ اگر وہ اس سے اپنا معاملہ ختم کر کے یکسو ہو جائے تو تمہارے لئے اپنا معاملہ کرنا جائز ہے۔ بلکہ شریعتِ مطہرہ نے تو اس میں بھی اتنی احتیاط کی ہے کہ اگر کوئی شخص بازار کو خراب کرنے اور دوکانداروں کو نقصان پہنچانے کی خاطر چیزوں کی قیمت حقیقی قدر سے کم کرتا ہے تو یہ بھی ناجائز ہے۔

جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ بازار میں اپنا سامان بازار کے ریٹ سے کم پر فروخت کر رہا ہے تو اس سے فرمایا کہ:

"اما ان ترفع السعر و اما تخرج عن سوقنا"

یعنی یا تو اپنے نرخ بڑھاؤ یا ہمارے بازار سے اٹھ جاؤ۔ (دیکھئے اسلامی معیشت وتجارت / شیخ الاسلام مولانا محمد تقی عثمانی)

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا -

"نہ حسد کیا کرو، نہ بغض کیا کرو، نہ کان لگایا کرو، نہ تجسس کیا کرو، نہ تناجش کیا کرو (یعنی بھاؤ بڑھانے اور دھوکہ دینے کیلئے زیادہ بولی نہ لگایا کرو)۔ اور ہو جاؤ سب اللہ کے بندے بھائی بھائی"۔ ❶

۲۰۰۸...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ نَصْرٍ الْجَهْضَمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ لَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَكُونُوا إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمُ اللهُ -

۲۰۰۸...... حضرت اعمشؒ سے اس سند سے بھی حسب سابق حدیث منقول ہے۔ کہ تم ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو اور ایک دوسرے سے روگردانی نہ کرو اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور نہ ہی ایک دوسرے سے حسد کرو اور تم بھائی بھائی ہو جاؤ جیسا کہ اللہ نے تم کو حکم دیا ہے۔

۲۰۰۹...... وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا -

۲۰۰۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"نہ آپس میں بغض کیا کرو، نہ دشمنیاں کیا کرو، نہ (دنیاوی چیزوں میں) ایک دوسرے پر رشک ور قابت کیا کرو، اور ہو جاؤ سب اللہ کے بندے بھائی بھائی"۔

باب-۳۷۴ باب تحريم ظلم المسلم وخذله واحتقاره ودمه وعرضه وماله

مسلمان پر ظلم کرنا اور اس کی تذلیل کرنا حرام ہے

۲۰۱۰...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوَى هَاهُنَا

۲۰۱۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"نہ باہمی حسد کیا کرو، نہ ایک دوسرے کے مال کی قیمت بڑھاؤ (دھوکہ دینے کیلئے) نہ ہی بغض کیا کرو، نہ دشمنی کیا کرو، نہ تم میں سے کوئی دوسرے کی بیع پر بیع کیا کرے اور سب اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔

"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اسے رسوا کرتا ہے نہ اس کی تحقیر کرتا ہے، تقویٰ یہاں ہوتا ہے، آپ ﷺ نے سینہ

❶ اس حدیث میں ایک اور اضافہ ہے وہ ہے "تناجش" جس سے منع کیا گیا ہے۔ تناجش کے معنیٰ ہیں دھوکہ دینے اور بھاؤ بڑھانے کیلئے زیادہ بولی لگانا۔

مقصد یہ ہے کہ بعض اوقات دوکاندار اپنا مال زیادہ قیمت پر فروخت اور خریداروں کو دھوکہ دینے کیلئے اپنے ساتھ دو ایک افراد رکھتے ہیں۔ جو اس کے فرضی خریدار ہوتے ہیں۔ جب کوئی گاہک اور خریدار آتا ہے اور کسی چیز کی قیمت لگاتا ہے تو یہ فرضی خریدار آگے بڑھتے ہیں اور اس چیز کی زیادہ قیمت لگاتے ہیں۔ خریدار یہ سمجھتا ہے کہ اس چیز کی قیمت واقعی زیادہ ہے۔ جبھی دوسرے خریدار زیادہ قیمت لگا رہے ہیں۔ رسول کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ یہ ناجائز اور حرام ہے۔

وَيُشِيرُ اِلٰى صَدْرِهٖ ثَلاثَ مَرَّاتٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ -

مبارک کی طرف تین بار اشارہ فرمایا۔ (یعنی تقویٰ کا تعلق دل سے ہوتا ہے ظاہری اعمال سے نہیں)۔ کسی شخص کے برا ہونے کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے"۔
"ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، اس کا مال اور اس کی آبرو حرام ہے"۔ [1]

۲۰۱۱...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ اُسَامَةَ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيدٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ دَاوُدَ وَزَادَ وَنَقَصَ وَمِمَّا زَادَ فِيهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى اَجْسَادِكُمْ وَلَا اِلٰى صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوبِكُمْ وَاَشَارَ بِاَصَابِعِهٖ اِلٰى صَدْرِهٖ۔

۲۰۱۱...... اس سند سے بھی حدیثِ بالا ہی کی مثل منقول ہے۔ البتہ اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ:
"اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتا نہ تمہاری صورتوں کو دیکھتا ہے لیکن وہ تمہارے قلوب کو دیکھتا ہے"
اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں سے اپنے سینۂ مبارک کی طرف اشارہ فرمایا۔

۲۰۱۲...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ -

۲۰۱۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے اموال کو نہیں دیکھتا لیکن وہ (اللہ تعالیٰ) تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے"۔ [2]

---

[1] حدیث مبارکہ کے پہلے حصہ کی تفصیل تو پچھلے صفحات میں گذر چکی ہے۔ جبکہ دوسرے جز میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:
"مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے"۔ یہ اسلامی اخوت ہے جو قرآن میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے۔ اور بھائی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح انسان اپنے حقیقی بھائی سے برتاؤ کرتا ہے ویسا ہی برتاؤ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ بھی کرے اور انہیں اپنا بھائی سمجھے۔
ایک بات جو آپ ﷺ نے یہاں ارشاد فرمائی وہ یہ کہ: "تقویٰ دل میں ہوتا ہے"۔ یعنی تقویٰ کا مطلب یہ نہیں کہ انسان اپنے ظاہر کو دین دار کا سا بنالے اور دل میں یہ ساری اخلاقی برائیاں اور رذائل بھرے ہوئے ہوں جس کی وجہ سے وہ مال کی محبت، تکبر، حب جاہ، دوسروں کو نیچا سمجھنا اور دوسروں کی تحقیر و تذلیل کرنا وغیرہ جیسے اخلاق رذیلہ کا مرتکب ہو۔
بلکہ تقویٰ یہ ہے کہ انسان اپنے قلب کی صفائی کرلے اور اس کا تذکیہ کر کے ان تمام رذائل اور اخلاقِ سیئہ سے اور اپنے آپ کو اللہ کا بندہ بنا کر رکھے۔

[2] حسن ظاہری اور مال و دولت اللہ کے یہاں معیار حق، پیمانۂ فلاح و نجاح اور ذریعۂ نجات نہیں ہیں بلکہ آخرت میں انسان کی جزا و سزا کا مدار دلوں کی نیت و اخلاص اور اعمال کی درستگی یا نیت کے کھوٹ و ریاکاری کا اعمال کی برائی پر ہوگا۔

باب ـ ۳۷۵ باب النهي عن الشحنه والتهاجر
کینہ اور ترک تعلق کی ممانعت

۲۰۱۳ ـــ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا اِلا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا اَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا اَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا ۔

۲۰۱۳ ـــ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جنت کے دروازے ہر پیر اور جمعرات کو کھولے جاتے ہیں اور ہر اس بندے کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ کے ساتھ شریک نہیں کرتا کسی کو، سوائے ایک آدمی کی جس کے اور اس کے مسلمان بھائی کے درمیان کینہ ہو۔ اور اس کے متعلق ارشاد ہوتا ہے کہ ان دونوں کو دیکھو یہاں تک کہ دونوں صلح کر لیں (اور کینہ ختم کر دیں) دیکھو ان دونوں کو یہاں تک کہ صلح کر لیں"۔ ❶

۲۰۱۴ ـــ حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيِّ كِلاهُمَا عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ الدَّرَاوَرْدِيِّ اِلا الْمُتَهَاجِرَيْنِ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبْدَةَ و قَالَ قُتَيْبَةُ اِلا الْمُهْتَجِرَيْنِ ۔

۲۰۱۴ ـــ ترجمہ حدیث حسب سابق ہے۔ البتہ اس روایت میں یہ بات ہے کہ ان دو شخصوں کی مغفرت نہیں ہوتی جنہوں نے (ناراضگی کی وجہ سے) ترک تعلقات کر رکھا ہو۔

۲۰۱۵ ـــ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ عَنْ اَبِي صَالِحٍ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَرَّةً قَالَ تُعْرَضُ الاَعْمَالُ فِي كُلِّ يَوْمِ خَمِيسٍ وَاثْنَيْنِ فَيَغْفِرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذٰلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ امْرِئٍ لا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا اِلا امْرَاً كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ ارْكُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا ارْكُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا ۔

۲۰۱۵ ـــ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ:
"ہر جمعرات اور پیر کے روز بندوں کے اعمال اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کیئے جاتے ہیں اور اس روز ہر اس شخص کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔ سوائے اس شخص کے جس کے درمیان اور اس کے مسلمان بھائی کے درمیان کینہ ہو۔ اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو رہنے دو یہاں تک کہ دونوں صلح کر لیں۔ ان دونوں کو رہنے دو یہاں تک کہ دونوں صلح کر لیں"۔

۲۰۱۶ ـــ حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ

۲۰۱۶ ـــ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

❶ کینہ کہتے ہیں کہ کسی شخص کی برائی اور اس سے انتقام کا جذبہ اپنے دل میں چھپا کر رکھے اور اسے ظاہر نہ کرے اور پھر موقع ملنے پر اسے نقصان پہنچائے۔
یہ اتنا سخت گناہ اور نحوست والا کام ہے کہ اس کی وجہ سے انسان کی مغفرت رک جاتی ہے۔ جیسا کہ حدیث بالا سے معلوم ہوا۔

مُسْلِمِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اِلا عَبْدًا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اتْرُكُوا اَوِ ارْكُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيئَا ـ

"لوگوں کے اعمال ہر جمعہ (مراد ایک ہفتہ) میں دو بار پیر اور جمعرات کے روز پیش کیئے جاتے ہیں، پس ہر مؤمن بندہ کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ سوائے اس بندہ کی جس کے درمیان اور اس کے مسلمان بھائی کے درمیان کینہ ہو، اس کیلئے ارشاد ہوتا ہے کہ اس کو چھوڑ دو یا رہنے دو ان دونوں کو یہاں تک کہ دونوں باہم مل جائیں"۔

باب-٣٧٦ باب في فضل الحب في الله

اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے محبت کی فضیلت

٢٠١٧......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ اَبِي الْحُبَابِ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِجَلالِي الْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لا ظِلَّ اِلا ظِلِّي ـ

٢٠١٧...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، کہاں ہیں وہ جو میری عظمت و بزرگی کی خاطر محبت کیا کرتے تھے، آج کے دن میں انہیں اپنے سایہ میں رکھوں گا، وہ دن کہ میرے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا"۔ [1]

٢٠١٨......حَدَّثَنِي عَبْدُ الاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي رَافِعٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ اُخْرٰى فَاَرْصَدَ اللهُ لَهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا فَلَمَّا اَتٰى عَلَيْهِ قَالَ اَيْنَ تُرِيدُ قَالَ اُرِيدُ اَخًا لِي فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لا غَيْرَ اَنِّي اَحْبَبْتُهُ فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَاِنِّي رَسُولُ اللهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهُ فِيهِ ـ

٢٠١٨...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

"ایک شخص ایک دوسری بستی میں مقیم اپنے مسلمان بھائی کی زیارت کیلئے چلا، اللہ تعالیٰ نے اس کی راہ میں ایک فرشتہ کو گھات میں کھڑا کر دیا۔ جب وہ آدمی اس کے پاس پہنچا تو فرشتہ نے (جو انسانی شکل میں ہو گا) اس سے پوچھا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟

اس نے جواب دیا کہ اس بستی میں میرا ایک بھائی ہے (اس کی زیارت کیلئے جا رہا ہوں) فرشتہ نے پوچھا کہ کیا تمہارے اوپر اس کا کوئی احسان ہے کہ اس کو سنبھالنے کیلئے جا رہے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ میں تو اس سے فقط اللہ کیلئے محبت کرتا ہوں۔

فرشتہ نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کا فرستادہ ہوں تمہارے لیئے (تاکہ

---

[1] علماء نے فرمایا کہ سایۂ الٰہی سے مراد عرش الٰہی کا سایہ ہے۔ اللہ کی رضا کی خاطر محبت کرنا بہت بڑا اور عظیم عمل ہے۔ دنیا کی محبتیں مادی اغراض و مفادات کے تابع ہوتی ہیں۔ لیکن حب فی اللہ بہت ہی کم ہوتا ہے۔ اللہ کی خاطر دوستی اور اللہ کی خاطر دشمنی بڑا ظرف چاہتی ہے۔

تمہیں بتلاؤں کہ) اللہ تعالیٰ بھی تم سے محبت فرماتے ہیں جیسے تم اس سے اللہ کیلئے محبت کرتے ہو"۔ ❶

۲۰۱۹......قَالَ الشَّيْخُ اَبُو اَحْمَدَ بن عيسى اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ زَنْجُوِيَةَ الْقُشَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الاَعْلى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهُ ـ

۲۰۱۹...... حضرت حماد بن سلمہ اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل حدیث بیان فرماتے ہیں۔

باب-۳۷۷

باب فضل عيادة المريض
مریض کی عیادت کے فضائل

۲۰۲۰......حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِيَانِ ابْنَ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ اَبُو الرَّبِيعِ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَائِدُ الْمَرِيضِ فِي مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ ـ

۲۰۲۰...... حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"مریض کی عیادت کرنے والا واپس لوٹنے تک جنت کے باغ میں ہوتا ہے"۔

۲۰۲۱......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ ـ

۲۰۲۱...... حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جس نے کسی بیمار کی عیادت کی وہ واپس لوٹنے تک (گویا) جنت کے باغ میں رہتا ہے"۔

۲۰۲۲......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ ـ

۲۰۲۲...... حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ واپس آنے تک جنت کے میوہ زار (باغ) میں رہتا ہے۔

۲۰۲۳......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ حَدَّثَنَا

۲۰۲۳...... حضرت ثوبانؓ مولیٰ رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی بیمار کی عیادت کرتا ہے وہ جنت کے

---

❶ معلوم ہوا کہ حب فی اللہ وہ محبت جو ہر غرض اور مفاد سے بالاتر ہو کر صرف اللہ کیلئے کی جائے تو وہ بندہ کو اللہ کا محبوب بنا دیتی ہے۔ اہل اللہ، علماء، صلحاء اور دینداروں سے محبت اسی زمرہ میں آتی ہے۔

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا عَاصِمُ الاَحْوَلُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ اَبُو قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَاهَا -

خرفہ میں رہتا ہے۔" آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ "خرفة الجنة" سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: "اس کے باغات"۔

۲۰۲٤......حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ الاَحْوَلِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ -

۲۰۲۴......اس سند سے بھی حسب سابق حدیث منقول ہے۔

۲۰۲۵...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي رَافِعٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَعُودُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي قَالَ يَا رَبِّ وَكَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اَسْقِيكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ اَمَا اِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِي -

۲۰۲۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "بلا شبہ اللہ عزوجل قیامت کے روز فرمائیں گے: "اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تھا تو تو نے میری عیادت نہیں کی؟ بندہ کہے گا اے میرے رب! میں کیسے آپ کی عیادت کرتا آپ تو رب العالمین ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائینگے: کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے۔ مگر تو نے اس کی عیادت نہیں کی، کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے تو اس کے پاس پاتا"۔
اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا پس تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔ بندہ کہے گا: اے میرے رب! میں کیسے آپ کو کھانا کھلاتا، آپ تو رب العالمین ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: کیا تو نہیں جانتا تھا کہ میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا مانگا تھا مگر تو نے اسے کھانا نہ کھلایا۔ کیا تو نہی جانتا کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اس کا ثواب میرے پاس پاتا"۔
اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی طلب کیا مگر تو نے مجھے پانی نہ پلایا۔ بندہ کہے گا اے میرے پروردگار! میں کیسے آپ کو پانی پلاتا، آپ تو رب العالمین ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میرے فلاں بندہ نے تجھ سے پانی مانگا تھا تو تو نے اسے پانی نہ پلایا، اگر تو اسے پانی پلاتا تو اس کا بدلہ میرے پاس پاتا"۔

باب-۳۷۸ باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض او حزن او نحو ذلك حتى الشوكة يشاكها

مؤمن کو جو بھی مرض یا غم ہوتا ہے تو اس کا ثواب

۲۰۲٦......حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ

۲۰۲۶......ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ

اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقَ اَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا رَاَيْتُ رَجُلًا اَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَفِي رِوَايَةِ عُثْمَانَ مَكَانَ الْوَجَعِ وَجَعًا -

میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی پر بیماری کی شدت نہیں دیکھی۔ حضرت عثمان کی روایت کردہ حدیث میں الوجع کے بجائے وَجَعًا کا لفظ ہے۔

۲۰۲۷...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ اَخْبَرَنِي اَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الاَعْمَشِ ح و حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جَرِيرٍ مِثْلَ حَدِيثِهِ۔

۲۰۲۷...... حضرت اعمشؒ حضرت جریر کی سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث (رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی پر بیماری کی شدت نہیں دیکھی گئی) ہی کی مثل منقول ہے۔

۲۰۲۸...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعْكًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَجَلْ اِنِّي اُوعَكُ كَمَا يُوعَكُ رَجُلَانِ مِنْكُمْ قَالَ فَقُلْتُ ذٰلِكَ اَنَّ لَكَ اَجْرَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَجَلْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ اَذًى مِنْ مَرَضٍ فَمَا سِوَاهُ اِلَّا حَطَّ اللهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي-

۲۰۲۸...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بار میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کو بخار تھا۔ میں نے اپنے ہاتھ سے آپ کو مس کیا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو تو شدید بخار ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! مجھے اتنا بخار ہے جیسا تم میں سے دو آدمیوں کو ہو۔ میں نے عرض کیا بلا شبہ آپ کو تو دوہرا اجر ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مسلمان کو کوئی بھی مرض پہنچتا ہے یا اس کے علاوہ کچھ اور، تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی برائیوں کو اس طرح گرا دیتے ہیں جیسے درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے"۔ زہیر کی حدیث میں فمسسته بیدی کے الفاظ نہیں ہیں۔

۲۰۲۹...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ

۲۰۲۹...... حضرت اعمشؒ سے حضرت جریر کی سند کے ساتھ مذکورہ حدیث ہی کی مثل حدیث منقول ہے البتہ حضرت ابو معاویہ کی روایت کردہ حدیث میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! اور قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں محمد کی جان ہے

يُونُسَ وَيَحْيى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي غَنِيَّةَ كُلُّهُمْ عَنِ الاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ جرير نَحْوَ حَدِيثِهِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ اَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ نَعَمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الاَرْضِ مُسْلِمٌ ۔

زمین پر کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ (جسے کوئی تکلیف نہ آئے) الخ

۲۰۳۰......حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ جَرِيرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الاَسْوَدِ قَالَ دَخَلَ شَبَابٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَلى عَائِشَةَ وَهِيَ بِمِنًى وَهُمْ يَضْحَكُونَ فَقَالَتْ مَا يُضْحِكُكُمْ قَالُوا فُلَانٌ خَرَّ عَلَى طُنُبِ فُسْطَاطٍ فَكَادَتْ عُنُقُهُ اَوْ عَيْنُهُ اَنْ تَذْهَبَ فَقَالَتْ لا تَضْحَكُوا فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُشَاكُ شَوْكَةً فَمَا فَوْقَهَا اِلا كُتِبَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ وَمُحِيَتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ۔

۲۰۳۰...... حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قریش کے چند جوان حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس داخل ہوئے۔ وہ منیٰ میں تھیں۔ وہ نوجوان ہنس رہے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت فرمایا: کس وجہ سے تم ہنس رہے ہو؟

وہ کہنے لگے فلاں شخص خیمہ کی طناب پر گرا تو اس کی آنکھ یا گردن جاتے جاتے بچی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ :ہنسو مت۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کسی مسلمان کو ایک کانٹا یا اس سے زائد جو بھی لگتا ہے تو اس کے بدلہ میں اس کیلئے ایک درجہ لکھا جاتا ہے اور اس کی ایک خطا مٹادی جاتی ہے"۔

۲۰۳۱......و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اَبُوكُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا اِلا رَفَعَهُ اللهُ بِهَا دَرَجَةً اَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً ۔

۲۰۳۱...... ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب کسی مؤمن آدمی کو کوئی کانٹا چبھتا ہے یا اس سے بڑھ کر اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اس کا ایک درجہ بلند فرمادیتا ہے یا اس کا ایک گناہ مٹادیتا ہے۔

۲۰۳۲......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا تُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا اِلا قَصَّ اللهُ بِهَا مِنْ خَطِيئَتِهِ ۔

۲۰۳۲...... ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جب کسی مؤمن آدمی کو کوئی کانٹا چبھتا ہے یا اس سے بڑھ کر اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اس کا ایک گناہ مٹادیتا ہے۔

۲۰۳۳...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الاِسْنَادِ ۔

۲۰۳۳...... حضرت ہشامؒ سے اس سند کے ساتھ (سابقہ) روایت ہی کی طرح منقول ہے۔

۲۰۳۴...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ

۲۰۳۴...... حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ مُصِيبَةٍ يُصَابُ بِهَا الْمُسْلِمُ اِلا كُفِّرَ بِهَا عَنْهُ حَتّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا۔

فرمایا: کسی مسلمان کو جو بھی کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو اس کو اس کے گناہ کا کفارہ کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اگر اس کو کوئی کانٹا بھی چبھ جائے۔

۲۰۳۵ــــحَدَّثَنِى اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ مُصِيبَةٍ حَتّى الشَّوْكَةِ اِلا قُصَّ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ اَوْ كُفِّرَ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ لا يَدْرِي يَزِيدُ اَيَّتُهُمَا قَالَ عُرْوَةُ۔

۲۰۳۵ــــام المؤمنین حضرت عائشہؓ نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی مؤمن آدمی کو جو کوئی بھی مصیبت پہنچتی ہے یہاں تک کہ اگر اس کو کانٹا بھی چبھتا ہے تو اس کے بدلہ میں اس کے گناہ کم کر دیئے جاتے ہیں یا اس کے گناہوں کا کفارہ کر دیا جاتا ہے۔
راوی یزید نہیں جانتا کہ ان دونوں الفاظ میں سے حضرت عروہ نے کون سا لفظ کہا ہے۔

۲۰۳۶ــــحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا حَيْوَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ حَتّى الشَّوْكَةِ تُصِيبُهُ اِلا كَتَبَ اللهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً اَوْ حُطَّتْ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ۔

۲۰۳۶ــــحضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
کسی مؤمن آدمی کو جو کوئی بھی مصیبت پہنچتی ہے یہاں تک کہ اگر اس کو کوئی کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اس کیلئے ایک نیکی لکھ دیتا ہے یا اس کا کوئی گناہ مٹا دیتا ہے۔

۲۰۳۷ــــحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ وَاَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَلا نَصَبٍ وَلا سَقَمٍ وَلا حَزَنٍ حَتّى الْهَمِّ يُهَمُّهُ اِلا كُفِّرَ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ۔

۲۰۳۷ــــحضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا:
"مومن کو جب کوئی تکلیف یا پریشانی پہنچتی ہے یا بیماری اور غم لاحق ہوتا ہے یہاں تک کہ جو کوئی فکر اسے لاحق ہوتی ہے تو ان سب کے نتیجہ میں اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں"۔

۲۰۳۸ــــحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ كِلاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ مُحَيْصِنٍ شَيْخٍ مِنْ قُرَيْشٍ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ

۲۰۳۸ــــحضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب قرآن کریم کی یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا يُّجْزَ بِهٖ

ترجمہ: "جو کوئی برائی کرے گا تو اس کا بدلہ اسے ملے گا"

اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ:

مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ

بَلَغَتْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَبْلَغًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَارِبُوا وَسَدِّدُوا فَفِي كُلِّ مَا يُصَابُ بِهِ الْمُسْلِمُ كَفَّارَةٌ حَتَّى النَّكْبَةِ يُنْكَبُهَا اَوِ الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا قَالَ مُسْلِم هُوَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ ۔

تو مسلمانوں پر یہ بہت گراں گزرا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "میانہ روی اختیار کرو اور سیدھی راہ ڈھونڈو، کیونکہ مسلمان کو ہر پہنچنے والی مصیبت کفّارہ ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ ایک ٹھوکر اسے لگے یا کانٹا بھی چبھے (تو بھی گناہ معاف ہوتے ہیں) امام مسلم فرماتے ہیں ابن محیصن سے مراد عمر بن عبد الرحمٰن بن محیصن ہیں جو اہل مکہ میں سے ہیں۔

۲۰۳۹۔۔۔۔۔حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ حَدَّثَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى اُمِّ السَّائِبِ اَوْ اُمِّ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ مَا لَكِ يَا اُمَّ السَّائِبِ اَوْ يَا اُمَّ الْمُسَيَّبِ تُزَفْزِفِينَ قَالَتِ الْحُمّٰى لَا بَارَكَ اللّٰهُ فِيهَا فَقَالَ لَا تَسُبِّي الْحُمّٰى فَاِنَّهَا تُذْهِبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يُذْهِبُ الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ ۔

۲۰۳۹۔۔۔۔۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ ام سائب رضی اللہ عنہا یا ام مسیّب رضی اللہ عنہا کے ہاں داخل ہوئے تو ان سے پوچھا کہ اے ام سائب یا مسیّب! تمہیں کیا ہوا جو تم لرز رہی ہو۔

وہ کہنے لگیں کہ بخار ہے، اللہ اس میں برکت نہ دے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بخار کو برا نہ کہو اس لئے کہ یہ بخار تو بنی آدم کی خطاؤں کو دور کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کر دیتی ہے"۔ ❶

۲۰۴۰۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَا حَدَّثَنَا عِمْرَانُ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ اَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَا اُرِيكَ امْرَاَةً مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ السَّوْدَاءُ اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَتْ اِنِّي اُصْرَعُ وَاِنِّي اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ لِي قَالَ اِنْ شِئْتِ صَبَرْتِ وَلَكِ الْجَنَّةُ وَاِنْ شِئْتِ دَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُعَافِيَكِ قَالَتْ اَصْبِرُ قَالَتْ فَاِنِّي اَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ لَا اَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا ۔

۲۰۴۰۔۔۔۔۔ حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا:

"کیا میں تمہیں اہل جنت میں سے ایک عورت نہ دکھاؤں؟ میں نے کہا کیوں نہیں! فرمایا: یہ سیاہ فام عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہنے لگی کہ:

"مجھے مرگی کا مرض ہے اور (جب اس کا دورہ پڑتا ہے تو) میرا بدن کھل جاتا ہے۔ آپ اللہ سے میرے لئے دعا کیجئے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تو چاہے تو صبر کر تو تیرے لئے جنت ہے اور اگر چاہے تو میں اللہ سے تیرے لئے دعا کر دوں کہ تجھے عافیت عطا فرمادے۔

وہ کہنے لگی کہ میں صبر کرتی ہوں۔ پھر اس نے کہا کہ: میرا جسم کھل جاتا

---

❶ بیماری اور مرض کو برا کہنا ایک لایعنی بات ہے کیونکہ جو بھی بیماری یا مرض آتا ہے وہ اللہ کے حکم سے آتا ہے۔ گویا مرض کو برا کہنا اللہ کی مشیت پر راضی نہ ہونا ہے۔ جو جائز نہیں ہے۔

ہے۔ آپ اللہ سے دعا کریں کہ میرا جسم نہ کھلے۔ آپ ﷺ نے دعا فرما دی۔ ❶

باب-۴۷۹

باب تحریم الظلم
ظلم کرنا حرام ہے

۲۰۴۱۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ بَهْرَامَ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيَّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا رَوَى عَنِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِي اِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُونِي اَهْدِكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلا مَنْ اَطْعَمْتُهُ فَاسْتَطْعِمُونِي اُطْعِمْكُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ اِلا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُونِي اَكْسُكُمْ يَا عِبَادِي اِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي اَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِي اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي يَا عِبَادِي لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى اَتْقَى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوا عَلَى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوا فِي صَعِيدٍ

۲۰۴۱۔۔۔۔۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تبارک وتعالیٰ سے روایت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

”اے میرے بندو! میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کرلیا ہے اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام کردیا ہے۔ لہٰذا ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔“

”اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک گمراہ ہے سوائے اس کے جسے میں ہدایت دوں۔ پس مجھ سے ہدایت مانگو میں تمہیں ہدایت دوں گا“۔

”اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک بھوکا ہے سوائے اس کے جسے میں کھلاؤں، پس مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا۔

”اے میرے بندو! تم میں سے ہر ایک برہنہ ہے سوائے اس کے جسے میں پہناؤں، پس مجھ سے ستر پوشی چاہو میں تمہاری ستر پوشی کروں گا“۔

”اے میرے بندو! تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو معاف کرتا ہوں، پس مجھ سے مغفرت چاہو میں تمہیں بخش دوں گا“۔

”اے میرے بندو! تم ہرگز میرے نقصان کو نہیں پہنچ سکتے کہ مجھے نقصان پہنچاؤ اور نہ تم میرے نفع کو پہنچ سکتے ہو کہ مجھے کوئی فائدہ پہنچاؤ“۔

”اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے، تمہارے پچھلے، تمہارے انسان اور تمہارے جنات سب کے سب ایسے ہو جائیں جیسے تمہارا کوئی سب سے زیادہ پرہیزگار متقی دل والا شخص تو میری سلطنت میں ذرہ بھر بھی اضافہ نہیں ہوگا“۔

”اے میرے بندو! اگر تمہارے، اگلے، پچھلے، اور انسان اور جنات سب کے سب اتنے گناہ گار ہو جائیں جیسا تمہارا سب سے زیادہ فاجر ترین

---

❶ بیماری اور مرض پر اگر صبر کیا جائے اور اللہ کی خاطر برداشت کیا جائے تو وہ بیماری اور مرض اس بندہ کیلئے جنت اور آخرت کی نعمت و ثمرات عطا کرتا ہے۔ کیونکہ بیماری بھی اللہ کی نعمت ہے اگر اس بیماری اور تکلیف پر اللہ کی طرف رجوع ہو جائے۔

وَاحِدٍ فَسَاَلُونِي فَاَعْطَيْتُ كُلَّ اِنْسَانٍ مَسْاَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِي اِلا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ اِذَا اُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِي اِنَّمَا هِيَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ اُوَفِّيكُمْ اِيَّاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللهَ وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلا يَلُومَنَّ اِلا نَفْسَهُ قَالَ سَعِيدٌ كَانَ اَبُو اِدْرِيسَ الْخَوْلانِيُّ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ جَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ -

قلب والا آدمی تو میری سلطنت میں کوئی کمی نہ ہوگی"۔
"اے میرے بندو! اگر تمہارے، اگلے، پچھلے، اور انسان اور جنات سب کے سب ایک میدان میں کھڑے ہو کر مجھ سے مانگیں اور میں ہر انسان کو اس کی مانگ عطا کردوں تو میرے خزانوں میں کمی نہ ہوگی مگر جتنا ایک سوئی سمندر میں ڈالی جائے (تو اس پر جتنا پانی لگے)"۔
"اے میرے بندو! یہ تمہارے ہی اعمال ہیں جنہیں میں تمہارے لیئے شمار کرتا ہوں پھر میں تم کو تمہارے اعمال کا پورا بدلہ دوں گا۔
پس جو کوئی نیکی پائے تو اللہ کا شکر کرے اور جو اس کے علاوہ کچھ پائے تو اپنے آپ ہی کو ملامت کرے"۔
حضرت سعیدؒ فرماتے ہیں کہ جب ابو ادریس الخولانی رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کرتے تو اپنے گھٹنوں کے بل گر پڑتے"۔

۲۰۴۲...... حَدَّثَنِيهِ اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا اَبُو مُسْهِرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ مَرْوَانَ اَتَمُّهُمَا حَدِيثًا -

قَالَ اَبُو اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا بِهٰذَا الْحَدِيثِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَا بِشْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو مُسْهِرٍ فَذَكَرُوا الْحَدِيثَ بِطُولِهِ -

۲۰۴۲...... حضرت سعید بن عبدالعزیز اس سند سے (سابقہ) روایت ہی بیان فرماتے ہیں سوائے اس کے کہ حضرت مروان کی روایت کردہ حدیث ان دونوں روایتوں میں پوری و مکمل ہے۔
حضرت ابو اسحاق کہتے ہیں کہ ہم سے یہ حدیث حضرات حسن و حسینؓ کے بیٹے اور محمد بن یحییٰ نے حضرت ابو مسہر کے حوالہ سے طویل ذکر کی ہے۔

۲۰۴۳...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى كِلاهُمَا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِي قِلابَةَ عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنِّي حَرَّمْتُ عَلٰى نَفْسِي الظُّلْمَ وَعَلٰى عِبَادِي فَلا تَظَالَمُوا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَحَدِيثُ اَبِي اِدْرِيسَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ اَتَمُّ مِنْهُ -

۲۰۴۳...... حضرت ابوذر سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے اپنے رب کا فرمان بیان کیا ہے۔ (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا) میں نے اپنے آپ پر اور اپنے بندوں پر ظلم کو حرام قرار دیا ہے تو تم آپس میں ظلم نہ کرو (اور پھر مذکورہ حدیث ہی کی مثل حدیث بیان فرمائی)

۲۰۴۴...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ

۲۰۴۴...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"ظلم سے بچو اسلیئے کہ ظلم قیامت کے روز اندھیریوں کی صورت میں ہو

قَالَ اتَّقُوا الظُّلْمَ فَاِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَاِنَّ الشُّحَّ اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلَى اَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ -

گا اور بخل سے بچو اس لئے کہ بخل نے تم سے پہلی امتوں کو ہلاک کر دیا۔ بخل نے انہیں ایک دوسرے کا خون بہانے اور حرام کاموں کو حلال کرنے پر آمادہ کر دیا"۔ ❶

۲۰۴۵...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

۲۰۴۵...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بلاشبہ ظلم قیامت کے روز تاریکی بن کر آئے گا"۔

۲۰۴٦...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ اَخِيهِ كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

۲۰۴٦...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اسکو مشکل میں ڈالتا ہے۔ جو کوئی اپنے (مسلمان) بھائی کی ضرورت پوری کرنے میں لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرنے میں لگ جاتے ہیں اور جو کوئی کسی مسلمان سے کوئی کرب اور تکلیف دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس پر سے قیامت کی سختیوں میں سے ایک سختی دور فرماویں گے۔ اور جو کوئی کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ روز قیامت

❶ پچھلی حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ظلم کی حرمت کا بیان فرماتے ہوئے اللہ رب العالمین کا ارشاد بتلایا کہ: اس نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر دیا ہے تو کسی بندہ کی کیا مجال ہے کہ وہ ظلم کو اپنے لیئے حلال اور جائز جانے اور اللہ کے بندوں پر ظلم کرنے لگے۔
ظلم کیا ہے؟ کسی بھی چیز کو اس کی اصل جگہ اور مقام سے ہٹا کر دوسری جگہ رکھ دینا ظلم ہے۔ ظلم کے لفظی معنی ہیں اندھیرے ہے۔ کسی شخص کو اس کا جائز حق نہ دینا اور اسے اسکے حق سے محروم کر دینا ظلم اور زیادتی کہلاتا ہے۔
اللہ تعالیٰ کو جو باتیں سخت ناپسند ہیں ان میں ظلم بھی ہے اور ظلم و ظالم کے متعلق اللہ تعالیٰ نے شدید وعیدیں بیان کی ہیں۔ جن میں سے ایک وعید مذکورہ احادیث میں بیان کی گئی ہے کہ ظلم قیامت کے روز اندھیروں کی صورت میں ہوگا۔
دوسری چیز جس کو مذکورہ حدیث میں بیان کیا گیا وہ یہ ہے کہ بخل سے بچو۔ اسلئے کہ بخل کی وجہ سے تم سے پچھلی امتیں ہلاک ہو گئیں۔
بخل کیا ہے؟
"شُحّ" (بخل) کہتے ہیں جہاں خرچ کرنے کا شریعت نے حکم دیا ہے اور جہاں خرچ کرنے کی اخلاقی یا معاشرتی ضرورت ہو وہاں خرچ نہ کرنا "بخل" ہے۔
یہ بخل مال کی محبت اور حب دنیا کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور جیسا کہ حدیث میں بتلایا گیا دنیا میں بہت سے فساد اور لڑائی جھگڑوں کا بنیادی سبب بھی یہی بخل ہوتا ہے۔ آپس کی خونریزی، لڑائیاں، تنازعات اور باہمی نااتفاقی، ناچاقیاں سب "بخل" کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں "اسراف" فضول خرچی سے منع فرمایا ہے وہیں "بخل" سے بھی منع فرمایا ہے۔

اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے"۔

۲۰۴۷...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَأَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَيُعْطَى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ۔

۲۰۴۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہوتا ہے؟"

صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا ہم تو اس شخص کو مفلس گردانتے ہیں جس کے پاس نہ درہم ہوں نہ کوئی مال و متاع ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"میری امت کا مفلس قیامت کے روز بہت سی نمازیں، روزے اور زکوٰۃ جیسے نیک اعمال لے کر آئے گا اور ساتھ ہی وہ یہ لے کر آئے گا کہ کسی کو اس نے گالی دی ہوگی اور کسی پر تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا یا کسی کو مارا ہوگا۔ لہٰذا اس کی نیکیوں میں سے اس کو اور اس کو دے دی جائیں گی۔ (یعنی مظلوم کو جن کا حق مارا تھا)۔ پھر جب اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی اور جو اس کے اوپر حقوق ہوں گے وہ ختم نہیں ہوئے ہوں گے تو ان مظلوموں کی خطائیں اور گناہ لے کر اس کے اوپر ڈال دیئے جائیں گے اور اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا"۔ ❶

۲۰۴۸...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ۔

۲۰۴۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"قیامت کے روز حقوق والوں کو ان کے حقوق ضرور بالضرور دیئے جائیں گے۔ یہاں تک کہ بغیر سینگ والی بکری کو سینگ والی بکری سے قصاص دلایا جائے گا"۔

(جانور اگرچہ مکلف نہیں ہوتے نہ ان پر جزا و سزا مرتب ہوتی ہے لیکن حق تعالیٰ کے یہاں ہر مظلوم کو انصاف ملے گا)۔

۲۰۴۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُمْلِي لِلظَّالِمِ فَإِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ

۲۰۴۹...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بلاشبہ اللہ عزوجل ظالم کو مہلت دیتا ہے، پھر جب اس کی گرفت کرتا ہے تو اسے چھوڑتا نہیں۔

❶ اللہ تعالیٰ اس صورتحال سے سب مسلمانوں کو محفوظ فرمائے کہ بے شمار نیکیاں کرنے کے باوجود دوسروں کے حقوق پامال کرنے کی وجہ سے نہ صرف یہ کہ اس کی ساری نیکیاں ختم ہو جائیں گی بلکہ دوسروں کے گناہ اس کے اوپر لاد دیئے جائیں گے۔

قَرَأَ -

وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ -

بعد ازاں آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

''اسی طرح آپ کے رب کی گرفت ہے جب وہ گرفت کرتا ہے ظالم بستیوں کی، بے شک اس کی پکڑ دردناک اور سخت ہے''۔(سورۂ ہود)

باب-۳۸۰ باب نصر الاخ ظالمًا او مظلومًا

اپنے مسلمان بھائی کی مدد کرنا خواہ ظالم ہو یا مظلوم

۲۰۵۰ ...... حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اقْتَتَلَ غُلَامَانِ غُلَامٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَغُلَامٌ مِنَ الاَنْصَارِ فَنَادَى الْمُهَاجِرُ اَوِ الْمُهَاجِرُونَ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ وَنَادَى الاَنْصَارِيُّ يَا لَلاَنْصَارِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَا هٰذَا دَعْوَى اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوا لَا يَا رَسُولَ اللهِ اِلَّا اَنَّ غُلَامَيْنِ اقْتَتَلَا فَكَسَعَ اَحَدُهُمَا الآخَرَ قَالَ فَلَا بَاْسَ وَلْيَنْصُرِ الرَّجُلُ اَخَاهُ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُومًا اِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلْيَنْهَهُ فَاِنَّهُ لَهُ نَصْرٌ وَاِنْ كَانَ مَظْلُومًا فَلْيَنْصُرْهُ -

۳۲۰۵۰ ...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا:

''دو لڑکے آپس میں لڑے، ایک مہاجرین میں سے تھا اور دوسرا انصار میں سے۔ مہاجر لڑکے نے پکارا اے مہاجرو! اور انصاری نے پکارا: اے انصار! یہ سن کر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: یہ کیا جاہلی دعویٰ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کچھ نہیں ہے۔ بس وہ دو لڑکے آپس میں لڑ پڑے اور ایک نے دوسرے کی سرین پر مار دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی بات نہیں!

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: آدمی کو چاہئے کہ اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد کرے خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ اگر وہ ظلم کر رہا ہے (تو اس کی مدد یہ ہے کہ) اسے ظلم سے باز رکھے۔ یہی اس کی مدد ہے۔ اور اگر مظلوم ہے تو (اسے ظالم کے ظلم سے چھڑا کر) اس کی مدد کرے۔ [1]

---

[1] یہ دو لڑکوں کی باہمی لڑائی کا واقعہ ایک غزوہ کا ہے۔ ابن ابی حاتم کی روایت عن عروۃ رضی اللّٰہ عنہ ابن الزبیر سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ غزوۂ مریسیع تھا۔

حدیث سے معلوم ہوا کہ قبائلی اور نسلی و لسانی تعصبات کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔ تعصب جاہلانہ خصلت ہے جبکہ اسلام نے وہ تمام جاہلانہ عادات و رسوم ختم کر دی ہیں جو انسانی فطرت کے خلاف اور انسانوں کی باہمی معاشرت کیلئے نقصان دہ ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد تقی عثمانی مدظلہم نے اپنی بے مثال شرح تکملہ فتح الملہم میں رسول اللہ ﷺ کے ارشاد مبارک:

''اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم''

کے بارے میں حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ یہ جملہ عربوں جاہلی دور سے رائج تھا کہ **انصر اخاك ظالما او مظلوما** جیسا کہ ایک شاعر نے کہا:

اذا انا لم انصرا اخی و هو ظالم علی القوم لم انصر و هو يظلم

لیکن یہ جاہلانہ سوچ پر مبنی تھا جو قبائلی تعصب اور نسلی و لسانی حمیت کا مظہر تھا۔ اور ان کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ ہر حال میں ''اپنے'' کی مدد کرنی ہے، خواہ وہ کسی پر ظلم کر رہا ہو تو اس کے ظلم میں مدد کرنی ہے اور مظلوم ہو تو بہرحال اس کی مدد کرنی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی بلاغت و فصاحت اور مدبرانہ انداز نصیحت ملاحظہ ہو کہ آپ ﷺ نے وہی جملہ اختیار فرمایا جو اہل عرب (جاری ہے)

۲۰۵۱......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَا لَلْاَنْصَارِ وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ دَعُوهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ فَسَمِعَهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اُبَيٍّ فَقَالَ قَدْ فَعَلُوهَا وَاللهِ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ قَالَ عُمَرُ دَعْنِي اَضْرِبُ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ دَعْهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ اَصْحَابَهُ۔

۲۰۵۱......حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ ایک غزوہ میں شریک تھے۔ مہاجرین میں سے ایک آدمی نے ایک انصاری آدمی کی سرین پر ہاتھ سے مارا (جو شدید اہانت کی بات تھی) انصاری نے فوراً نعرہ لگایا: اے انصار! (یعنی میری مدد کرو)، مہاجر نے نعرہ لگایا: اے مہاجرو! (دونوں نے اپنے اپنے لوگوں کو مدد کیلئے بلایا)۔
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
یہ کیا جاہلانہ دعویٰ ہے؟
لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مہاجروں میں سے ایک آدمی نے ایک انصاری کی سرین پر ہاتھ مار دیا ہے۔
آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس نعرہ کو چھوڑ دو کہ یہ بدبودار نعرہ ہے (کہ اس سے جاہلانہ تعصب کی بو آتی ہے)۔
عبداللہ بن ابی (منافقوں کے سردار) نے یہ بات سنی تو بولا: مہاجروں نے ایسا کیا ہے۔ اللہ کی قسم! جب ہم مدینہ لوٹ جائیں گے تو ہم میں سے زیادہ عزت والا، ذلیل کو ضرور باہر نکال دے گا (یعنی ہم عزت والے ہیں اور یہ مہاجرین ذلیل ہیں، نعوذ باللہ۔ لہٰذا ہم انہیں مدینہ سے نکال باہر کریں گے)۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:
یا رسول! مجھے اجازت دیں کہ اس منافق کی گردن مار دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"اسے چھوڑ دو، لوگ باتیں نہ بنائیں کہ محمد (ﷺ) اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کرتے ہیں"۔ ❶

(گذشتہ سے پیوستہ)...... میں عام رائج تھا اور ان کے کان اس سے آشنا تھے۔ لیکن مقصد اور مطلب اس جملہ کا بالکل برعکس تھا اور وہی جملہ کی صحیح تعبیر بھی ہے کہ اپنے بھائی کی مدد کرو، ظالم کی مدد یہ ہے کہ اسے ظلم سے روک دو کیونکہ وہ ظلم کر کے اپنے حق میں برا کر رہا ہے اپنے واسطے جہنم کا سامان کر رہا ہے۔ لہٰذا اس کی ہمدردی اور محبت کا تقاضا یہ ہے کہ اسے ظلم سے باز رکھا جائے۔
(خلاصہ کلام از حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی، تکملہ فتح الملہم ۵/ ۲۹۲)

❶ فائدہ......ایک روایت میں ہے کہ رئیس المنافقین نے کہا:
"کیا ان مہاجروں نے ایسا کیا؟ ہمارے شہر میں رہ کر ہماری ہی بے عزتی، اللہ کی قسم ہماری اور ان در در پھرنے والے قریشیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے کہا تھا "اپنے کتے کو کھلا پلا کر موٹا کرو وہ تمہیں ہی کھائے گا"۔
رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عبداللہ بن ابی کے قتل سے منع فرمایا تاکہ لوگ باتیں نہ بنائیں کہ محمد ﷺ اپنے ہی ساتھیوں کو مارتے ہیں۔

(جاری ہے)

۲۰۵۲...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الاَنْصَارِ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَاَلَهُ الْقَوَدَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ دَعُوهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ قَالَ ابْنُ مَنْصُورٍ فِي رِوَايَتِهِ عَمْرٌو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا ۔

۲۰۵۲...... حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ مہاجرین کے ایک آدمی نے انصار کے ایک آدمی کی سرین پر مارا تو وہ انصاری نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے قصاص کیلئے عرض کیا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اس کو چھوڑ دو کیونکہ یہ نازیبا بات ہے۔ حضرت ابن منصور نے کہا کہ حضرت عمرو کی روایت میں سمعت جابرًا ہے۔

باب-۳۸۱ باب تراحم المؤمنين وتعاطفهم وتعاضدهم

اہل ایمان کا باہمی اتحاد، ہمدردی اور ایک دوسرے کا دست و بازو ہونا

۲۰۵۳...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو عَامِرٍ الاَشْعَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ وَاَبُو اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ اِدْرِيسَ وَاَبُو اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا ۔

۲۰۵۳...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"ایک مومن دوسرے مؤمن کیلئے ایک عمارت کی مانند ہے۔ جس کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو تھامے رکھتی ہے" (اسی طرح ایک مؤمن دوسرے مؤمن بھائی کا مددگار اور دست و بازو ہوتا ہے ہر قسم کے مسائل و مصائب میں)۔

۲۰۵۴...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ

۲۰۵۴...... حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(گذشتہ سے پیوستہ)...... نوویؒ نے فرمایا کہ:
"رسول اللہ ﷺ منافقوں وغیرہ کی ایذاؤں پر صبر فرمانے والے تھے کہ مسلمانوں کی شوکت وہیبت بڑھتی رہے اور اسلام کی دعوت پوری ہوتی رہے (کہ ان کی ایذاؤں کی باوجود انہیں کچھ نہ کہنا تالیفِ قلب کی علامت ہے۔ ان کے دل نرم ہو جائیں اور وہ صحیح معنوں میں مخلص مسلمان بن جائیں)
منافقین کو اسی مصلحت سے آپ ﷺ نے قتل نہیں فرمایا۔ اور ایک وجہ یہ بھی تھی کہ وہ ظاہراً تو اسلام کا دعویٰ کرتے تھے اور آپ ﷺ کو ظاہر کے مطابق معاملہ کرنے کا حکم تھا، دل کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے کیونکہ منافقین آپ ﷺ کے ہمراہ جہاد میں بھی شریک ہوتے تھے اور آپ ﷺ کے ساتھیوں میں شمار کئے جاتے تھے اور جہاد میں یا تو حمیت قومی کی وجہ شریک ہوتے تھے یا طلب دنیا کی خاطر"۔
(نوویؒ علی المسلم ۳۲۱/۲)

اس سے معلوم ہوا کہ بڑے فساد سے بچنے کیلئے چھوٹی مصیبت کو گوارا کرنا ہی دانش و حکمت کا تقاضا ہے۔

النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكٰى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعٰى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى -

"اہل ایمان کی مثال باہمی محبت، رحمدلی اور شفقت میں ایک جسم کی طرح ہے کہ جب جسم کے کسی ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم اس میں شریک ہو جاتا ہے نیند اور بخار میں"۔ (چنانچہ درد مثلاً: کان میں ہے لیکن پورا جسم بے چین ہے، نیند نہیں آرہی، درد کی وجہ سے بخار ہے تو پورا جسم متأثر ہے اور اس بیماری میں شریک ہے۔ اسی طرح پوری امت مسلمہ جسدِ واحد (جسم واحد) کے مانند ہے ایک مسلمان کی تکلیف پوری امت مسلمہ کی تکلیف ہے اور ہونی چاہئے)۔

۲۰۵۵...... حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ الْحَنْظَلِيُّ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ -

۲۰۵۵...... حضرت نعمان بن بشیرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل حدیث نقل فرمائی ہے۔

۲۰۵۶...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الأَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الأَعْمَشِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنِ اشْتَكٰى رَأْسُهُ تَدَاعٰى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمّٰى وَالسَّهَرِ -

۲۰۵۶...... حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مؤمن بندے ایک (اس) آدمی کی طرح ہیں کہ اگر اس کا سر دکھتا ہے تو اس کا باقی سارے جسم کے اعضاء بخار اور نیند نہ آنے میں اس کے شریک ہوتے ہیں۔

۲۰۵۷...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمُسْلِمُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ وَإِنِ اشْتَكٰى رَأْسُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ -

۲۰۵۷...... حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:

"سارے مسلمان ایک آدمی کی طرح ہیں، کہ اگر اس کی آنکھ درد کرتی ہے تو سارا جسم درد کرتا ہے اور اگر اس کا سر درد کرتا ہے تو (اس کی وجہ سے) وہ پورا درد سے متأثر ہوتا ہے۔

۲۰۵۸...... حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الأَعْمَشِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ -

۲۰۵۸...... حضرت نعمان بن بشیرؓ نبی کریم ﷺ سے (سابقہ) حدیث ہی کی مثل حدیث نقل فرماتے ہیں۔

باب-۳۸۲

باب النهي عن السباب
گالم گلوچ کی ممانعت

۲۰۵۹...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ

۲۰۵۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَنِ الْعَلاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالا فَعَلَى الْبَادِئِ مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ۔

"دو گالم گلوچ کرنے والے افراد کے گالم گلوچ کا گناہ پہل کرنے والے پر ہو گا جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے"۔ [1]

باب-۳۸۳

باب استحباب العفو والتواضع
درگذر کرنے اور تواضع اختیار کرنے کی فضیلت

۲۰۶۰۔۔۔۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ اِلا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلا رَفَعَهُ اللهُ۔

۲۰۶۰۔۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"صدقہ دینے سے کوئی مال کم نہیں ہوا۔ معاف کر دینے سے اللہ تعالیٰ نے بندہ کی عزت میں اضافہ ہی فرمایا اور جس کسی نے اللہ کی خاطر تواضع اختیار کی اللہ نے اسے رفعت وبلندی ہی عطا کی"۔ [2]

باب-۳۸۴

باب تحريم الغيبة
غیبت کی حرمت کا بیان

۲۰۶۱۔۔۔۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ عَنِ الْعَلاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اَتَدْرُونَ مَا الْغِيبَةُ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيلَ اَفَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِي اَخِي مَا اَقُولُ

۲۰۶۱۔۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟

صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

---

[1] مقصد یہ ہے کہ اگر دو افراد کے درمیان گالم گلوچ ہو رہا ہے تو دونوں کی بد گوئی کا گناہ پہل کرنے والے پر ہو گا جس نے پہلے گالی دی تھی۔ کیونکہ دوسرے کی بد گوئی کا سبب بھی وہی ہے۔ ہاں اگر مظلوم (جسے ناحق گالی دی گئی) وہ حد سے تجاوز کر جائے اور زیادتی کرنے لگے تو وہ خود گناہ گار ہو گا۔ مثلاً: جتنی گالی اس کو دی گئی تھی اس نے اس سے زیادہ دے دی۔

نوویؒ نے فرمایا کہ:

"جان لو مسلمان کو ناحق گالی دینا حرام ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مسلمان کو گالی دینا فسق ہے"۔

لہٰذا وہ شخص کہ جسے گالی دی گئی ہے اس کے لیے اتنا ہی جائز ہے کہ جتنی گالی اسے دی گئی اتنی ہی وہ بھی دے دے۔ البتہ وہ جھوٹ، بہتان اور اس کے بڑوں کو گالی نہ ہو۔

اور جب مظلوم (جسے گالی دی گئی ہے) وہ بھی گالی دے دیتا ہے تو وہ اپنا حق پورا کر لیتا ہے اور پہلے گالی دینے والا اس کے حق سے بری الذمہ ہو جاتا ہے۔ البتہ پہل کرنے کا گناہ اسی پر ہوتا ہے۔

[2] صدقہ کی برکت حسّی بھی ہوتی ہے اور اخروی بھی۔ کہ ایسے مال میں نقصانات نہیں ہوتے اور آخرت کا ثواب زیادہ ہوتا ہے۔

قَالَ اِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهَتَّهُ ـ

فرمایا کہ، "اپنے بھائی کا ایسا ذکر جو (اس کے سامنے کیا جائے تو) اس کو ناگوار ہو"۔
عرض کیا گیا، اگر میں اپنے بھائی کے بارے میں جو بات کہہ رہا ہوں وہ اس میں موجود ہو تو کیا حکم ہے؟
فرمایا کہ، تب ہی تو غیبت ہو گی، اور اگر وہ بات اس کے اندر نہ ہو تو تب تم نے اس پر بہتان تراشی کی۔ (جو غیبت سے سخت گناہ ہے)۔ [1]

باب-۳۸۵ باب بشارة من ستر الله تعالى عيبه في الدنيا بان يستر عليه في الآخرة

جس نے دنیا میں کسی کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا

۲۰۶۲......حَدَّثَنِي اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامِ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَسْتُرُ اللهُ عَلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا اِلَّا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ـ

۲۰۶۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"دنیا میں جو شخص کسی بندہ کے عیب کی پردہ پوشی کرے گا اللہ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی فرمائیں گے"۔

۲۰۶۳......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا

۲۰۶۳...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد

---

[1] امام غزالیؒ نے فرمایا کہ غیبت کسی شخص معین کی ہو تو غیبت کہلاتی ہے ورنہ اگر غیر معین طور پر کسی قوم، یا جماعت یا افراد کا کوئی عیب یا برائی بیان کی جائے کہ فلاں قوم نے ایسا کیا وغیرہ تو یہ غیبت نہیں۔
اسی طرح اگر کسی کا نام لئے بغیر کسی کی برائی کی جائے لیکن سننے والا اس سے اس معین شخص کو پہچان لے اور کہنے والا بھی جانتا ہو کہ سامع اسے جان لے گا تو یہ غیبت ہی کہلائے گی۔ مثلاً: کسی سے یوں کہا کہ: آج ایک صاحب ہمارے پاس آئے اور وہ ایسے ایسے ہیں ....
اور سامع کو معلوم ہو تو یہ غیبت ہے۔ (احیاء العلوم للغزالی، ۳/۱۴۴)
نوویؒ نے فرمایا کہ:
چھ وجوہات کی وجہ سے غیبت جائز ہے، اگر غرض شرعی ہو:-
۱: مظلوم کی ظالم کا عیب اور ظلم بتانا قاضی، عدالت یا حاکم اور مجاز قوت کے سامنے۔
۲: کسی گناہ اور خلاف شرع کام کو روکنے کیلئے کسی مقتدر قوت سے فریاد کرنا جائز ہے۔
۳: مستفتی کو فتویٰ لینے کیلئے مفتی کے سامنے کسی معین فرد کا نام لیکر پوچھنا اور اسکا عیب بتانا جائز ہے، اگرچہ نام نہ لینا اور فرض نام لینا بہتر ہے۔
۴: مسلمانوں کو فتنہ سے بچانے اور دین کی حفاظت کیلئے۔ مثلاً: حدیث کے راویوں پر جرح و تعدیل اور ان کے عیوب کا تذکرہ۔ یہ جائز ہے۔
۵: اعلانیہ گناہ کرنے والے کو اس کے گناہ سے مطعون کرنا جائز ہے۔ مثلاً: کوئی اعلانیہ زنا کرتا ہو یا شراب پیتا ہو اور اپنے آپ کو اعلانیہ ان گناہوں کا مرتکب کہتا ہو تو اس کو بھی اس گناہ سے یا فسق سے مطعون کرنا جائز ہے۔
۶: کوئی شخص اپنے کسی عیب سے اتنا مشہور ہو گیا ہو کہ وہ اس کی شناخت بن گیا ہو اور لوگ اسے اس کے حقیقی نام کی بجائے وجہ شہرت سے جانتے ہوں تو اس عیب کا تذکرہ جائز ہے۔ مثلاً: کانا، موٹا، اندھا، بہرہ وغیرہ۔
علاوہ ازیں اگر کوئی مشورہ طلب کرے کسی کے متعلق نکاح یا خریداری کیلئے اور معاملات کرنے کیلئے یا کسی عہدہ اور منصب کیلئے تو اس کے عیوب مشورہ مانگنے والے کے سامنے بیان کرنا جائز ہیں۔ (ملخصاً از نوویؒ علی مسلم)

عَفَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لا يَسْتُرُ عَبْدٌ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا اِلا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

فرمایا:
دنیا میں جو شخص کسی بندہ کے عیب کی پردہ پوشی کرے گا اللہ قیامت کے روز اسکی پردہ پوشی فرمائیگے۔

باب-٣٨٦ باب مداراة من يتقى فحشه

بد قماش انسان کی برائی سے بچنے کے لیے اس سے ظاہر داری رکھنا

٢٠٦٤......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ اَنَّ رَجُلًا اسْتَاْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ فَلَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ اَوْ بِئْسَ رَجُلُ الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ اَلانَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قُلْتَ لَهُ الَّذِي قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَدَعَهُ اَوْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ ۔

٢٠٦٤...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے حاضر خدمت ہونے کی اجازت مانگی، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کو اجازت دے دو، یہ پورے قبیلہ کا بدترین بیٹا ہے یا فرمایا اپنے قبیلہ کا بدترین شخص ہے۔ پھر جب وہ آپ ﷺ کے پاس اندر داخل ہوا تو آپ ﷺ نے اس سے نرمی سے بات چیت کی۔
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے اس کے متعلق تو ایسی بات کہی تھی پھر گفتگو بہت نرم فرمائی؟ (اس کی کیا وجہ ہے) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! "اللہ کے نزدیک قیامت میں وہ شخص سب لوگوں سے برا ہوگا جسے لوگ اس کے فحش اور بد قماشی کی وجہ سے چھوڑ دیں۔

٢٠٦٥......حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ فِي هٰذَا الاسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ

٢٠٦٥...... حضرت ابن المنکدر سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے صرف لفظی فرق ہے معنی و مفہوم ایک ہی ہے۔[1]

---

[1] قاضی عیاض مالکیؒ، قرطبیؒ اور نوویؒ نے فرمایا کہ اس آدمی کا نام عیینہ بن حصن الفزاری تھا، نبی ﷺ نے اس کی تالیفِ قلب کیلئے اس کا استقبال کیا اور اس سے اچھی گفتگو کی۔ اس امید پر کہ شاید اس کی قوم اسلام لے آئے کیونکہ وہ اپنی قوم کا سردار تھا۔
حضور علیہ السلام نے اس کے بارے میں فرمایا کہ: "وہ اپنے قبیلے کا بدترین شخص ہے"۔ اس نے اس سے پہلے اسلام ظاہر تو کیا تھا لیکن نبی کریم ﷺ کو بذریعہ وحی معلوم ہو گیا تھا کہ وہ مخلص مسلمان نہیں ہے۔
چنانچہ نبی ﷺ کی پیش گوئی اس طرح پوری ہوئی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد فتنہ ارتداد میں مرتد ہو گیا، بعد ازاں اسے قیدی بنا کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا۔
حضور علیہ السلام کے اس فرمان "اللہ کے نزدیک قیامت کے روز مرتبہ کے اعتبار سے سب لوگوں سے برا ہوگا جسے لوگوں نے اس کی فحش گوئی اور بد قماشی کی وجہ سے چھوڑ دیا ہو"۔ کا مقصد واضح ہے کہ انسان کو معاشرت کے اعتبار سے ہر ایک کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا چاہیے خواہ وہ کافر ہو یا فاسق فاجر۔ بدگوئی اور بد معاملگی مسلمان کا شیوہ نہیں، مدارات اور خاطر داری دینی مصلحت کی بناء پر کافر کی......(جاری ہے)

بِئْسَ اَخُو الْقَوْمِ وَابْنُ الْعَشِيرَةِ ـ

باب-۳۸۷

باب فضل الرفق
نرم خوئی کی فضیلت

۲۰۶۶......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ هِلَالٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ ـ

۲۰۶۶...... حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جو کوئی نرم خوئی سے محروم ہو گیا وہ خیر (بھلائی) سے محروم ہو گیا"۔

۲۰۶۷......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ و حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا و قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ ـ

۲۰۶۷...... حضرت جریرؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو کوئی نرم خوئی سے محروم ہو گیا وہ خیر (بھلائی) سے محروم ہو گیا۔

۲۰۶۸......حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي اِسْمٰعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ حُرِمَ الرِّفْقَ حُرِمَ الْخَيْرَ اَوْ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ ـ

۲۰۶۸...... حضرت جریر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جو آدمی نرم خوئی سے محروم ہو گیا وہ آدمی خیر (بھلائی) سے محروم رہا۔

۲۰۶۹......حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى التُّجِيبِيُّ اَخْبَرَنَا

۲۰۶۹...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ

(گذشتہ سے پیوستہ)...... بھی جائز ہے اور فاسق و فاجر کی بھی ...... اور یہ مداہنت نہیں ہے۔
البتہ مدارات اور مداہنت میں فرق ضرور ملحوظ رکھنا چاہئے۔ مدارات تو یہ ہے کہ دنیا کو دنیا کی بہتری یا دین کی بہتری یا دونوں کی بہتری کے پیش نظر استعمال کیا جائے۔ اور مداہنت یہ ہے کہ دنیا کی بہتری کیلئے دین کو چھوڑ دیا جائے جو بہر حال ناجائز ہے۔

عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي حَيْوَةُ حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ يَعْنِي بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرِّفْقِ مَا لا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ ۔

نے ارشاد فرمایا:
"اے عائشہ! بلا شبہ اللہ تعالیٰ خود بھی نرم ہیں اور نرمی کو پسند فرماتے ہیں۔ اور نرمی پر وہ کچھ عطا فرماتے ہیں جو سختی پر اور اس کے علاوہ کسی چیز پر بھی عطا نہیں فرماتے"۔ [1]

۲۰۷۰۔۔۔۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمِقْدَامِ وَهُوَ ابْنُ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الرِّفْقَ لا يَكُونُ فِي شَيْءٍ اِلا زَانَهُ وَلا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ اِلا شَانَهُ ۔

۲۰۷۰۔۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسول ﷺ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"بلا شبہ نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے اسے مزین کر دیتی ہے اور جس چیز سے بھی نکل جاتی ہے اسے عیب دار کر دیتی ہے"۔

۲۰۷۱۔۔۔۔ حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ الْمِقْدَامَ بْنَ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ رَكِبَتْ عَائِشَةُ بَعِيرًا فَكَانَتْ فِيهِ صُعُوبَةٌ فَجَعَلَتْ تُرَدِّدُهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ ۔

۲۰۷۱۔۔۔۔ حضرت مقدام بن شریح بن ہانیؒ سے یہی حدیث اس اضافہ کے ساتھ کہ:
"حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک بار ایک اونٹ پر سوار ہوئیں وہ بہت منہ زور اونٹ تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اسے چکر دینے لگیں تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہیں نرمی کرنی چاہئے (پھر آگے حسب سابق بیان فرمایا)"۔
(گویا پچھلی حدیث کا سبب یہ واقعہ ہو گیا)۔

باب-۳۸۸ باب النهي عن لعن الدواب وغيرها
جانوروں وغیرہ پر لعنت کرنا جائز نہیں

۲۰۷۲۔۔۔۔ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ اَبِي قِلابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

۲۰۷۲۔۔۔۔ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے کسی سفر میں تھے، ایک انصاری عورت اپنی اونٹنی پر سوار تھی، وہ اونٹنی بدکنے لگی تو عورت نے اسے لعنت کی۔ رسول اللہ ﷺ نے یہ سنا تو فرمایا:

---

[1] یعنی اللہ تعالیٰ نرمی والے ہیں، رفق اور مہربانی ان کی صفت ہے۔ اور اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ "رفیق" اللہ تعالیٰ کی صفت ہونے کی وجہ سے ان کا صفاتی نام ہے اور اللہ کو رفیق کہا جا سکتا ہے۔
علماء نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کیلئے اسی صفت کا اطلاق جائز ہے جو اللہ تعالیٰ نے خود اپنے لیے قرآن کریم میں بیان فرمائی ہے یا اس صفت کا اطلاق جائز ہے جو رسول اللہ ﷺ نے حدیث میں اللہ تعالیٰ کیلئے بیان فرمائی ہے یا ایسی صفت جس پر پوری امت کا اجماع ہو گیا ہو۔ (قالہ المازریؒ)

قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ وَامْرَاَةٌ مِنَ الاَنْصَارِ عَلَى نَاقَةٍ فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوهَا فَاِنَّهَا مَلْعُونَةٌ قَالَ عِمْرَانُ فَكَاَنِّي اَرَاهَا الْآنَ تَمْشِي فِي النَّاسِ مَا يَعْرِضُ لَهَا اَحَدٌ -

"اس اونٹنی پر جو کچھ ہے اسے لے کر اونٹنی کو چھوڑ دو کیونکہ وہ ملعون ہے"۔ عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا میں اس وقت بھی اسے دیکھ رہا ہوں (چشم تصور سے) کہ وہ لوگوں میں چلتی پھرتی تھی اور کوئی اس سے تعرض نہ کرتا تھا۔ ❶

۲۰۷۳۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو الرَّبِيعِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ اَيُّوبَ بِاِسْنَادِ اِسْمٰعِيلَ نَحْوَ حَدِيثِهِ اِلَّا اَنَّ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ قَالَ عِمْرَانُ فَكَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَيْهَا نَاقَةً وَرْقَاءَ وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ فَقَالَ خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَاَعْرُوهَا فَاِنَّهَا مَلْعُونَةٌ۔

۲۰۷۳۔۔۔۔۔اس روایت کی دو سندیں بیان کی گئی ہیں ان میں سے ایک سند کے ساتھ حضرت عمرانؓ ارشاد فرماتے ہیں گویا کہ میں اب بھی اس اونٹنی کی طرف دیکھ رہا ہوں اور دوسری سند کی روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا: اس اونٹنی پر جو سامان ہے اس کو پکڑ لو اور اس کی پشت خالی کر کے چھوڑ دو کیونکہ یہ اونٹنی ملعونہ ہے۔ یعنی اس پر لعنت کی گئی ہے۔

۲۰۷٤۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِي بَرْزَةَ الاَسْلَمِيِّ قَالَ بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلَى نَاقَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ اِذْ بَصُرَتْ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَتَضَايَقَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَقَالَتْ حَلِ اللّٰهُمَّ الْعَنْهَا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تُصَاحِبْنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ -

۲۰۷۴۔۔۔۔۔ حضرت ابو برزہ الاسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک لڑکی اونٹنی پر سوار تھی اور اونٹنی پر لوگوں کا کچھ سامان رکھا تھا، اچانک اس نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا وہاں پہاڑی راستہ تنگ تھا۔ وہ لڑکی بولی "حَل، اے اللہ! اس اونٹنی پر لعنت کر" (حَل یہ کلمہ اونٹ کو ڈانٹنے کیلئے بولا جاتا ہے)۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
"ہمارے ساتھ وہ اونٹنی شریکِ سفر نہ ہو جس پر لعنت ہے"۔

۲۰۷۵۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ح و حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ الْمُعْتَمِرِ لَا اَيْمُ اللهِ لَا تُصَاحِبْنَا رَاحِلَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ مِنَ اللهِ اَوْ كَمَا قَالَ۔

۲۰۷۵۔۔۔۔۔ حضرت سلیمان تیمیؒ سے اس سند کے ساتھ (سابقہ) روایت ہی نقل کی گئی ہے اور اس حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ اللہ کی قسم! ہمارے ساتھ وہ سواری نہ رہے جس پر اللہ کی لعنت کی گئی ہو یا اسی کی مثل فرمایا۔

۲۰۷٦۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ

۲۰۷۶۔۔۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

❶ حضور علیہ السلام کا یہ ارشاد عورت کیلئے بطور زجر اور تنبیہ کے تھا کہ اگر اونٹنی ملعون ہے تو اس پر سفر کیوں کر رہی ہے، اسے چھوڑ دے اس کی نحوست اور لعنت کو قافلہ میں کیوں پھیلا رہی ہے، ورنہ یہ ممانعت ملکیت ختم کرنے کے لیئے نہیں تھی۔ بہر حال جانور کو لعنت کرنا ایک لغو اور بیکار عمل ہے کہ وہ بھی اللہ کے حکم کا پابند ہوتا ہے۔

الْعَلاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لا يَنْبَغِي لِصِدِّيقٍ اَنْ يَكُونَ لَعَّانًا -

"صدیق کے شایانِ شان نہیں کہ وہ لعنت کرنے والا ہو"۔ ❶

۲۰۷۷...... حَدَّثَنِيهِ اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ -

۲۰۷۷...... حضرت علاء بن عبدالرحمٰن سے اس سند کے ساتھ (سابقہ) حدیث (کہ صدیق کے شایان شان نہیں کہ وہ لعنت کرنے والا ہو) ہی کی مثل مروی ہے۔

۲۰۷۸...... حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ بَعَثَ اِلَى اُمِّ الدَّرْدَاءِ بِاَنْجَادٍ مِنْ عِنْدِهِ فَلَمَّا اَنْ كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَامَ عَبْدُ الْمَلِكِ مِنَ اللَّيْلِ فَدَعَا خَادِمَهُ فَكَاَنَّهُ اَبْطَاَ عَلَيْهِ فَلَعَنَهُ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَتْ لَهُ اُمُّ الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُكَ اللَّيْلَةَ لَعَنْتَ خَادِمَكَ حِينَ دَعَوْتَهُ فَقَالَتْ سَمِعْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لا يَكُونُ اللَّعَّانُونَ شُفَعَاءَ وَلا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

۲۰۷۸...... زیدؒ بن اسلم کہتے ہیں کہ ایک بار عبدالملک بن مروان نے اپنے پاس سے کچھ قالین (گھر کی آرائش وغیرہ کا سامان) حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا کو بھیجا (غالبًا حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا عبدالملک بن مروان کی مہمان ہوں گی)۔ ایک رات عبدالملک رات میں اٹھا اور اپنے خادم کو بلایا، خادم نے آنے میں تاخیر کی تو عبدالملک نے اسے لعنت کی۔ جب صبح ہوئی تو ام الدرداء رضی اللہ عنہا نے اس سے فرمایا کہ میں نے رات کو سنا کہ جب تم نے اپنے خادم کو بلایا تھا تو اسے لعنت کی تھی، پھر وہ کہنے لگیں کہ میں نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے سنا، فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لعنت کرنے والے قیامت کے دن نہ کسی کی شفاعت کر سکیں گے اور نہ ہی گواہ (شہید) ہوں گے"۔ ❷

---

❶ غالبًا یہ اس وقت ارشاد فرمایا جب آپ ﷺ ایک بار حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنے غلام کو لعنت کرتے دیکھا تھا۔
چنانچہ بیہقی نے شعب الایمان میں یہ روایت نقل کی ہے:
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:
"ایک بار نبی کریم ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گذرے تو وہ اپنے کسی غلام کو لعنت کر رہے تھے، آپ ﷺ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: صدیق اور لعنت کرنے والے؟ ہرگز نہیں ربِ کعبہ کی قسم!۔
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسی دن اپنے اس غلام کو آزاد کر دیا۔ پھر نبی ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے اور فرمایا: آئندہ ایسا نہ کروں گا۔

❷ "شفیع" (سفارش کرنے والا) نہ ہو سکنے کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے روز جب ایک مؤمن کو اپنے مؤمن بھائی کے لئے سفارش کرنے کا اختیار دیا جائے گا لعنت کرنے والا شخص اس اختیار سے جو حقیقتًا ایک اعزاز ہو گا محروم رہے گا۔
اور "شہید" نہ ہو سکنے کے مطلب میں علماء نے مختلف اقوال بیان کئے ہیں۔ ایک قول یہ ہے کہ ایسے لوگ جو لعنت کرنے والے ہوں گے وہ لوگ قیامت کے روز اس شہادت اور گواہی سے محروم رہیں گے جو تمام امتی اپنے انبیاء علیہم السلام کے حق میں تبلیغ رسالت کی ادائیگی کیلئے دیں گے۔
دوسرا قول یہ ہے کہ دنیا میں گواہ بننے کے قابل نہیں رہیں گے اپنے فسق کی وجہ سے۔
تیسرا قول یہ ہے کہ وہ لوگ درجۂ شہادت کی سعادت حاصل نہ کر سکیں گے۔

۲۰۷۹...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَعَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ فِي هٰذَا الاِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنٰى حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ۔

۲۰۷۹...... حضرت زید بن اسلمؒ سے اس سند کے ساتھ حضرت حفص بن میسرہ کی (روایت کردہ حدیث) ہی کی مثل حدیث منقول ہے۔

۲۰۸۰...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ وَاَبِي حَازِمٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ اللَّعَّانِينَ لا يَكُونُونَ شُهَدَاءَ وَلا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۲۰۸۰...... حضرت ابو درداءؓ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ بہت زیادہ لعنت کرنے والے قیامت کے دن گواہی دینے والے نہ ہونگے اور نہ ہی شفاعت کرنے والے ہونگے۔

۲۰۸۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيَانِ الْفَزَارِيَّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ عَلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ اِنِّي لَمْ اُبْعَثْ لَعَّانًا وَاِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً۔

۲۰۸۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا:
یارسول اللہ! مشرکین پر بددعا کر دیجئے۔
فرمایا کہ: میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا ہوں، میں تو فقط رحمت بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

باب-۳۸۹ باب من لعنه النبي ﷺ او سبه او دعا عليه وليس هو اهلًا لذلك كان له زكاةً واجرًا ورحمةً

نبی ﷺ کی لعنت اس شخص کیلئے موجبِ رحمت ہو گی جو اس کا مستحق نہ ہو

۲۰۸۲...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلانِ فَكَلَّمَاهُ بِشَيْءٍ لا اَدْرِي مَا هُوَ فَاَغْضَبَاهُ فَلَعَنَهُمَا وَسَبَّهُمَا فَلَمَّا خَرَجَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ اَصَابَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا مَا اَصَابَهُ هٰذَانِ قَالَ وَمَا ذَاكِ قَالَتْ قُلْتُ لَعَنْتَهُمَا وَسَبَبْتَهُمَا قَالَ اَوَ مَا عَلِمْتِ مَا شَارَطْتُ عَلَيْهِ رَبِّي قُلْتُ اللّٰهُمَّ اِنَّمَا

۲۰۸۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دو افراد حاضر ہوئے اور مجھے نہیں معلوم آپ ﷺ سے کیا بات کی، آپ ﷺ کو غصہ آگیا اور آپ ﷺ نے ان دونوں پر لعنت فرمائی اور انہیں برا بھلا کہا۔
جب وہ دونوں باہر نکل گئے تو میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اگر یہاں لوگوں کو کچھ بھلائی اور خیر حاصل ہوتی تو ان دونوں کو تو کچھ بھی حاصل نہ ہوتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کس وجہ سے؟ میں نے عرض کیا کہ آپ کی ان دونوں پر لعنت اور برا بھلا کہنے کی وجہ سے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّ الْمُسْلِمِينَ لَعَنْتُهُ اَوْ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكَاةً وَاَجْرًا -

کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ میں نے اپنے رب سے کیا شرط کی ہے؟ میں نے عرض کیا ہے "میرے رب! میں تو فقط ایک بشر ہی ہوں، تو مسلمانوں میں سے جس کو میں لعنت کروں یا اسے برا بھلا کہوں تو میری اس لعنت اور برا کہنے کو اس کے لیے گناہوں کی دھلائی اور اجر و ثواب کا ذریعہ بنا دیجئے"۔ ❶

۲۰۸۳...... حَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَاه عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ جَمِيعًا عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ و قَالَ فِي حَدِيثِ عِيسَى فَخَلَوَا بِهِ فَسَبَّهُمَا وَلَعَنَهُمَا وَاَخْرَجَهُمَا۔

۲۰۸۳...... حضرت اعمشؒ اس مذکورہ سند کے ساتھ حضرت جریر کی روایت کردہ حدیث ہی کی مثل روایت نقل فرماتے ہیں اور اس روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ان سے خلوت میں ملاقات کی اور ان کو برا کہا اور ان پر لعنت کی اور ان کو نکال دیا۔

۲۰۸٤...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ سَبَبْتُهُ اَوْ لَعَنْتُهُ اَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ زَكَاةً وَرَحْمَةً -

۲۰۸۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اے اللہ! میں تو فقط ایک بشر ہی ہوں، تو مسلمانوں میں جس کسی آدمی کو میں برا بھلا کہوں یا لعنت کروں یا اسے ماروں تو اس (ملامت، لعنت وغیرہ) کو اس کیلئے (گناہوں سے) پاکی اور رحمت کا ذریعہ بنا دے"۔ ❷

❶ پچھلی حدیث میں گذر چکا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: "میں لعنت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا ہوں"۔ جب کہ مذکورہ بالا حدیث میں آپ کی طرف لعنت کرنا منسوب ہے۔ بظاہر دونوں احادیث میں تعارض ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ تو ہمیشہ حق بات فرماتے تھے اور آپ کی زبان مبارک سے حق کے سوا کچھ نہ نکلتا تھا، پھر کسی کو ناحق لعنت ملامت کرنا آپ ﷺ کیلئے کیسے مناسبِ شان ہو سکتا ہے؟

علماء نے اسکے متعدد جواب دیئے ہیں:

ایک جواب تو یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ ظاہری احکامات کے مکلّف ہیں باطنی کے نہیں۔ لہذا یہ ممکن ہے کہ ایک شخص بظاہر مستحق لعنت نظر آ رہا ہو لیکن فی الحقیقت لعنت کا مستحق نہ ہو۔ رسول اللہ ﷺ چونکہ علم غیب تو رکھتے نہیں لہذا ظاہری حالات کے اعتبار سے اسے بد دعا کر دیتے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ اس لعنت سے مراد باقاعدہ لعنت نہیں ہے بلکہ وہ کلمات مراد ہیں جو محاورتاً اثنائے گفتگو میں بول دیئے جاتے ہیں لیکن وہ مقصود بالذات نہیں ہوتے، مثلاً "تربت یمینك"، "لا اشبع الله بطنه" اور اسی طرح دیگر کلمات اپنی ذات میں حقیقتاً مقصود نہیں ہوتے لیکن بظاہر یہ دعائیہ جملے ہیں تو رسول اللہ ﷺ کو یہ اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ کلمات قبول نہ ہو جائیں اور جس کیلئے کہے گئے ہیں وہ ان کا موردو مستحق نہ بن جائے۔

لہذا آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا فرمائی کہ وہ اس عمل کو ان لوگوں کیلئے اجر و ثواب کا باعث بنا دے اس کے حق میں۔ (واللہ اعلم)

❷ شیخ الاسلام مولانا محمد تقی عثمانی ادام اللہ بقاءہٗ نے اپنی بے نظیر شرح مسلم تکملہ فتح الملہم میں اس کی عجیب دل لگتی توجیہ بیان فرمائی ہے:

"نبی ﷺ نے اپنے رب کے ساتھ اس مشروط معاملہ کو مؤمنین کے معاملات کے ساتھ خاص رکھا ہے، جیسا کہ...... (جاری ہے)

۲۰۸۵...... و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ اِلا اَنَّ فِيهِ زَكَاةً وَاَجْرًا -

۲۰۸۵...... حضرت جابرؓ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت نقل فرماتے ہیں البتہ اس روایت میں پاکیزگی اور اجر کا ذکر بھی ہے۔

۲۰۸۶...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلاهُمَا عَنِ الاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ مِثْلَ حَدِيثِهِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ عِيسَى جَعَلَ وَاَجْرًا فِي حَدِيثِ اَبِي هُرَيْرَةَ وَجَعَلَ وَرَحْمَةً فِي حَدِيثِ جَابِرٍ -

۲۰۸۶...... حضرت اعمشؒ سے حضرت عبداللہ بن نمیر کی سند کے ساتھ مذکورہ بالا احادیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

۲۰۸۷...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَاَيُّ الْمُؤْمِنِينَ آذَيْتُهُ شَتَمْتُهُ لَعَنْتُهُ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلاةً وَزَكَاةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

۲۰۸۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اے اللہ! میں آپ سے ایک عہد لیتا ہوں، آپ اس کے خلاف نہ کریں گے، کیونکہ میں ایک بشر ہی تو ہوں۔ تو اہلِ ایمان میں سے جس کسی کو میں کوئی تکلیف دوں، یا سب و شتم کروں یا لعنت کروں یا اسے ماروں، تو ان باتوں کو اس کیلئے رحمت، پاکی اور قربت بنادے کہ قیامت کے دن تو اسے ان کے ذریعہ اپنا تقرب عطا فرمائے"۔

۲۰۸۸...... حَدَّثَنَاه ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهُ اِلا اَنَّهُ قَالَ

۲۰۸۸...... حضرت ابوالزنادؒ اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت بیان فرماتے ہیں۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... اس باب کی تمام روایات سے ظاہر ہے اور مراد اسکی یہ ہے کہ وہ آدمی جو مذمت اور برائی کا مستحق بن گیا ہو اپنی کسی خاص حرکت کی بناء پر۔ تو رسول اللہ ﷺ کی شان بلند اور مقامِ عالی کے شایان یہ تھا کہ وہ افضل اور اولیٰ کے ترک پر آمادہ کر دیا اور فی الفور آپ ﷺ نے بددعا فرمائی۔

تو اس قسم کے معاملہ کیلئے آپ ﷺ نے اپنے رب سے شرط فرمائی کہ وہ بددعا وغیرہ اس کیلئے باعث پاکی اور رحمت ہو جائے تاکہ انجام کار وہ بددعا کرنا بھی اس افضل عمل کا قائم مقام ہو جائے جو جناب رسول اللہ ﷺ کی شان رفیع کے شایان اور مناسب ہے"۔

یا یوں کہا جائے کہ:

"نبی ﷺ نے یہ بات بر بنائے احتیاط اور تعلیم امت کیلئے ارشاد فرمائی، اور یہ ایسا ہے جیسے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آپ ﷺ ہر دن میں ستر بار اپنے رب سے استغفار کرتے ہیں۔ تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ ﷺ سے کسی گناہ کا صدور ہوا ہو (جس کی وجہ سے آپ ﷺ نے استغفار فرمایا ہو) بلکہ یہ استغفار بر بنائے احتیاط تھا اور تعلیم امت کیلئے تھا اور خلاف اولیٰ بات کے صدور کے احتمال پر بھی تھا۔

(تکملہ فتح الملہم ۵/۴۱۰)

(لہٰذا مذکورہ بالا شرط بھی انہی وجوہات کی بناء پر تھی اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ ﷺ نے لعنت فرمائی ہو)۔

اَوْ جَلَدُّهُ قَالَ اَبُو الزِّنَادِ وَهِيَ لُغَةُ اَبِي هُرَيْرَةَ وَاِنَّمَا هِيَ جَلَدْتُهُ -

۲۰۸۹۔۔۔۔۔ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ -

۲۰۸۹۔۔۔۔۔ حضرت ابوہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا احادیث ہی کی مثل حدیث بیان فرماتے ہیں۔

۲۰۹۰۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ عَنْ سَالِمٍ مَوْلَى النَّصْرِيِّينَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اللهُمَّ اِنَّمَا مُحَمَّدٌ بَشَرٌ يَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ وَاِنِّي قَدِ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ آذَيْتُهُ اَوْ سَبَبْتُهُ اَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ كَفَّارَةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

۲۰۹۰۔۔۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

"اے اللہ! بے شک میں محمد فقط ایک بشر ہی ہوں، جو دوسرے انسانوں کی طرح غصہ بھی ہوتا ہے اور بے شک میں نے آپ سے ایک عہد لیا ہے جس کے آپ خلاف نہ فرمائیں گے کہ کوئی بھی مؤمن جسے میں ایذاء دوں، یا برا بھلا کہوں یا اسے ماروں تو ان باتوں کو اس کے واسطے (گناہوں کا) کفارہ اور تقرب کا ذریعہ بنا دیجئے جس سے وہ قیامت کے دن آپ کا تقرب حاصل کر لے"۔

۲۰۹۱۔۔۔۔۔ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اللهُمَّ فَاَيُّمَا عَبْدٍ مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ لَهُ قُرْبَةً اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

۲۰۹۱۔۔۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے:

"اے اللہ! جس مؤمن بندہ کو میں نے برا بھلا کہا ہو تو اسے (بدگوئی کو) اس کیلئے اپنے تقرب کا ذریعہ بنا دے قیامت کے روز"۔

۲۰۹۲۔۔۔۔۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اللهُمَّ اِنِّي اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ اَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ كَفَّارَةً لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ -

۲۰۹۲۔۔۔۔۔ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے اللہ! میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں اور آپ ہرگز وعدے کے خلاف نہیں کرتے۔ میں جس مؤمن کو بھی برا بھلا کہوں یا اس کو سزا دوں تو قیامت کے دن اس کو اس کیلئے کفارہ بنا دے۔

۲۰۹۳۔۔۔۔۔ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ

۲۰۹۳۔۔۔۔۔ حضرت جابر بن عبداللہؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں تو صرف ایک

اَبْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنِّي اشْتَرَطْتُ عَلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ اَيُّ عَبْدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ سَبَبْتُهُ اَوْ شَتَمْتُهُ اَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ لَهُ زَكَاةً وَاَجْرًا -

انسان ہوں اور میں نے اپنے رب تعالیٰ سے یہ وعدہ کیا ہے کہ مسلمانوں میں جس بندے کو میں سب وشتم کروں تو تو اسے اس کیلئے پاکیزگی اور اجر کا ذریعہ بنادے۔

٢٠٩٤...... حَدَّثَنِيهِ ابْنُ اَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح و حَدَّثَنَاه عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ -

٢٠٩٤...... حضرت ابن جریج سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

٢٠٩٥...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ عِنْدَ اُمِّ سُلَيْمٍ يَتِيمَةٌ وَهِيَ اُمُّ اَنَسٍ فَرَاَى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْيَتِيمَةَ فَقَالَ آنْتِ هِيَهْ لَقَدْ كَبِرْتِ لَا كَبِرَ سِنُّكِ فَرَجَعَتِ الْيَتِيمَةُ اِلَى اُمِّ سُلَيْمٍ تَبْكِي فَقَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ مَا لَكِ يَا بُنَيَّةُ قَالَتِ الْجَارِيَةُ دَعَا عَلَيَّ نَبِيُّ اللهِ ﷺ اَنْ لَا يَكْبَرَ سِنِّي فَالْآنَ لَا يَكْبَرُ سِنِّي اَبَدًا اَوْ قَالَتْ قَرْنِي فَخَرَجَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ مُسْتَعْجِلَةً تَلُوثُ خِمَارَهَا حَتّٰى لَقِيَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا لَكِ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللهِ اَدَعَوْتَ عَلَى يَتِيمَتِي قَالَ وَمَا ذَاكِ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ زَعَمَتْ اَنَّكَ دَعَوْتَ اَنْ لَا يَكْبَرَ سِنُّهَا وَلَا يَكْبَرَ قَرْنُهَا قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ اَمَا تَعْلَمِينَ اَنَّ شَرْطِي عَلَى رَبِّي اَنِّي اشْتَرَطْتُ عَلَى رَبِّي فَقُلْتُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اَرْضَى كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ وَاَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ فَاَيُّمَا اَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَيْهِ مِنْ اُمَّتِي بِدَعْوَةٍ لَيْسَ لَهَا بِاَهْلٍ اَنْ يَجْعَلَهَا لَهُ طَهُورًا

٢٠٩٥...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی ام انس نام کی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس یتیم لڑکی کو دیکھا تو فرمایا:

تو ہی ہے وہ لڑکی۔ تو تو بڑی ہو گئی۔ تیری عمر بڑی نہ ہو۔

یہ سن کر وہ یتیم لڑکی روتی ہوئی ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس لوٹی۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا کہ اے بیٹی تجھے کیا ہوا؟ وہ لڑکی کہنے لگی کہ نبی ﷺ نے مجھے بددعا دی ہے کہ میری عمر بڑی نہ ہو۔ اب میری عمر کبھی بڑی نہ ہو گی۔ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا یہ سن کر جلدی سے اپنا دوپٹہ اوڑھتی ہوئی نکلیں اور رسول اللہ ﷺ سے جا کر ملیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ام سلیم! کیا بات ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ: اے اللہ کے نبی ﷺ! کیا آپ (ﷺ) نے میری یتیم لڑکی کو بددعا دی ہے؟ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ وہ کیا ہے ام سلیم؟ انہوں نے کہا کہ اس نے کہا ہے کہ آپ (ﷺ) نے اس کو بددعا دی ہے، کہ اس کی عمر بڑی نہ ہو۔ اور اس کا زمانہ بڑا نہ ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہنسے پھر فرمایا:

اے ام سلیم! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ میں نے اپنے پروردگار سے ایک شرط رکھی ہے اور میں نے عرض کیا ہے کہ:

"بے شک میں ایک بشر ہی ہوں، میں بھی اسی طرح (کبھی) خوش ہوتا ہوں، جیسے دوسرے بشر خوش ہوتے ہیں اور دوسروں کی طرح غصہ میں بھی ہوتا ہوں۔ تو جس کسی پر میں ایسی بددعا کروں امت میں سے جس کا وہ اہل نہیں ہے تو میری اس بددعا کو تو اس کے واسطے گناہوں

وَزَكَاةً وَقُرْبَةً يُقَرِّبُهُ بِهَا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ و قَالَ اَبُو مَعْنٍ يُتَيِّمَةُ بِالتَّصْغِيرِ فِي الْمَوَاضِعِ الثَّلَاثَةِ مِنَ الْحَدِيثِ ۔

سے پاکیزگی کا اور صفائی کا اور اپنے قرب کا ذریعہ بنادے جس کے ذریعہ تو اسے قیامت کے روز اپنا مقرب بنالے"۔ [1] اور ابو معن کی روایت میں تینوں جگہ یتیمة تصغیر کے ساتھ ہے۔

۲۰۹۶۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ الْقَصَّابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ اَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ قَالَ فَجَاءَ فَحَطَأَنِي حَطْأَةً وَقَالَ اذْهَبْ وَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِيَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ لَا اَشْبَعَ اللهُ بَطْنَهُ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قُلْتُ لِاُمَيَّةَ مَا حَطَأَنِي قَالَ قَفَدَنِي قَفْدَةً ۔

۲۰۹۶۔۔۔۔۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک بار میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے۔ میں ایک دروازہ کے پیچھے چھپ گیا۔ آپ ﷺ وہاں تشریف لے آئے اور اپنے دست مبارک سے میری گردن پر تھپکی دی اور فرمایا کہ جا اور معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو میرے پاس بلالا۔
میں گیا اور عرض کیا کہ وہ کھانا کھارہے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے (کچھ دیر بعد) دوبارہ مجھ سے فرمایا کہ جا اور معاویہ کو بلالا۔
میں پھر گیا اور آکر کہا کہ معاویہ کھانا کھارہے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"اللہ تعالیٰ اس کا پیٹ نہ بھرے"۔ [2] ابن مثنی نے کہا کہ میں نے امیہ سے کہا حطانی کیا ہے؟ انہوں نے کہا: تھپکی دینا (یعنی اس کے معنی تھپکی دینا ہیں)

۲۰۹۷۔۔۔۔۔حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا

۲۰۹۷۔۔۔۔۔ حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ میں بچوں کے ساتھ

---

[1] مقصد یہ ہے کہ اول تو رسول اکرم ﷺ کا مقصد ہی بددعا نہ تھا۔ جیسا کہ وہ بچی ایسا ہی سمجھی اور بالفرض اگر حقیقتاً بدعا ہی مقصود تھی تب بھی آپ ﷺ کی بددعا غیر اہل کے حق میں گناہوں سے پاکیزگی اور تقرب الی اللہ تعالیٰ کا ذریعہ ہے۔ لہٰذا اس پر پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

[2] ابن حجر الہیثمیؒ نے "تطہیر الجنان" میں فرمایا کہ:
"اس بات کا احتمال ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جب معاویہ رضی اللہ عنہ کو کھانا کھاتے دیکھا ہو تو انہیں بلایا ہی نہ ہو شرم کے مارے اور واپس آکر حضورؐ کو یہ خبر دے دی ہو کہ معاویہ کھانا کھارہے ہیں اور دوسری بار بھی ایسا ہی ہوا ہو۔ اور بالفرض اگر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اطلاع بھی دے دی ہو نبی ﷺ کے بلانے کی تو ممکن ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ سوچا ہو کہ آپ ﷺ نے فوراً نہیں بلایا بلکہ تعمیل حکم میں تاخیر کی گنجائش ہے اور یہ ضروری تعمیل کا حکم نہیں ہے۔
چنانچہ فقہاء اور اصولیین کے نزدیک صحیح یہی بات ہے کہ یہاں حکم سے مراد فی الفور نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔
ورنہ نبی ﷺ کا حکم اگر کسی چیز کیلئے ہو تو اس کا مطلب یہی ہے کہ گویا اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی طرف بلایا ہے۔ اور اس پر واجب ہے کہ وہ فوراً اس کی تعمیل کرے اگرچہ فرض نماز میں ہی کیوں نہ ہو۔ شاید ممکن ہے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس استثناء کا استحضار نہ ہو اور اس صورت میں وہ معذور ہیں"۔۔۔۔۔۔۔۔۔ (تطہیر الجنان للہیثمی ۲۸)
جہاں تک نبی ﷺ کے اس ارشاد کہ "اللہ تعالیٰ اس کا پیٹ نہ بھرے" کا تعلق ہے تو یہ اسی قبیل سے ہے کہ آپ ﷺ نے بچی کو فرمایا کہ "تیری عمر بڑی نہ ہو"۔ آپ ﷺ نے حضرت صفیہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا کہ "عقری حلقی" یا بعض صحابہ سے فرمایا کہ: "تربت یداك"۔ تو یہ سب بددعا نہیں ہیں بلکہ علیٰ سبیل الملاطفہ والشفقہ ہیں۔

النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنَا اَبُو حَمْزَةَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ كُنْتُ اَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاخْتَبَاْتُ مِنْهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ۔

کھیل رہا تھا کہ اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ سے چھپ گیا (پھر آگے سابقہ حدیث ہی کی مثل حدیث بیان فرمائی)

باب-۳۹۰ باب ذم ذي الوجهين وتحريم فعله

دوغلا ہونے کی مذمت کا بیان

۲۰۹۸...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ۔

۲۰۹۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"لوگوں میں سب سے زیادہ براوہ ہے جو دومنہ والا ہو، جو اس آدمی کے پاس ایک چہرہ لے کر آئے اور اسکے پاس دوسرا چہرہ لے کر آئے"۔ [1]

۲۰۹۹...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِرَاكِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ۔

۲۰۹۹...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ لوگوں میں سب سے زیادہ براوہ آدمی ہے جو دومنہ (رخ) والا ہو جو اس آدمی کے پاس ایک چہرہ لیکر آئے اور اس کے پاس دوسرا چہرہ لیکر آئے۔

۲۱۰۰...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَجِدُونَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ۔

۲۱۰۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
تم قیامت کے دن سب سے زیادہ برے حال میں اس آدمی کو پاؤ گے کہ جو کچھ لوگوں کے پاس جاتا ہے تو اس کا رخ اور ہوتا ہے اور دوسرے لوگوں کے پاس جاتا ہے تو اس کا رخ اور ہوتا ہے۔

---

[1] مقصد یہ ہے کہ لوگوں میں دشمنی، فساد اور افتراق اور انتشار پھیلانے کیلئے دوغلی باتیں کرتا ہے اور اس کی بات اس سے اور اس کی بات اس سے کہتا پھرتا ہے اور ہر ایک کے منہ پر اس کی تعریف اور دوسرے کی تنقیص کرتا ہے۔
البتہ اگر اصلاح اور لوگوں کے درمیان مصالحت کرانے اور جھگڑا ختم کرنے کیلئے اس قسم کی بات کرتا ہے کہ ہر ایک سے اس کی صلاح کی بات کرے اور دوسرے کے متعلق عذر کرے تو یہ جائز ہے بلکہ بہتر اور مستحب ہے۔

باب-۳۹۱ باب تحریم الکذب وبیان المباح منه

جھوٹ کی حرمت اور بعض جگہوں پر اس کے جواز کا بیان

۲۱۰۱...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ اُمَّهٗ اُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عُقْبَةَ بْنِ اَبِي مُعَيْطٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ اللَّاتِي بَايَعْنَ النَّبِيَّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُولُ خَيْرًا وَيَنْمِي خَيْرًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ اَسْمَعْ يُرَخَّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ كَذِبٌ اِلَّا فِي ثَلَاثٍ الْحَرْبُ وَالْاِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيثُ الرَّجُلِ امْرَاَتَهٗ وَحَدِيثُ الْمَرْاَةِ زَوْجَهَا -

۲۱۰۱...... حضرت حمید بن عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی ماں ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط جو ان اولین مہاجر خواتین میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے مابین صلح کروا رہا ہو اور اچھی بات کہے یا بہتر بات منسوب کرے"۔

حضرت ابن شہاب زہریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے نہیں سنا کہ لوگوں کے جھوٹ میں کوئی رخصت دی گئی ہو سوائے تین مقامات کے۔ جنگ میں، لوگوں کے مابین صلح کرانے میں اور مرد کا اپنی بیوی سے اور بیوی کا اپنے شوہر سے (محبت بڑھانے کیلئے) بات کرنا۔ [1]

۲۱۰۲...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَقَالَتْ وَلَمْ اَسْمَعْهُ يُرَخِّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ اِلَّا فِي ثَلَاثٍ بِمِثْلِ مَا جَعَلَهٗ يُونُسُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ شِهَابٍ -

۲۱۰۲...... حضرت ابن شہابؒ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل حدیث منقول ہے۔

---

[1] حدیث بالا کے ظاہری الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان تین مقامات پر یا ان تین حالتوں میں صریح کذب اختیار کرنا اور صاف جھوٹ بولنا بھی جائز ہے۔ چنانچہ بعض علماء نے اسی کو اختیار کیا ہے اور اسی کی تصریح فرمائی ہے۔
لیکن دوسرے علماء نے فرمایا کہ: صریح کذب کی تو ان تین مذکورہ صورتوں میں بھی اجازت نہیں ہے۔ البتہ جس جز کی اجازت ہے وہ "توریہ" اور "تعریض" ہے۔ یعنی ایسی بات کہنا کہ جس کا ظاہر تو واقع کے مخالف ہو اور باطن میں اس سے مراد وہ نہ ہو۔ مثلاً: کسی شخص سے یوں کہنا کہ: تمہارا فلاں بھائی تمہارے لئے دعا کر رہا تھا۔ جبکہ اپنے دل میں یہ بات ہو کہ وہ شخص چونکہ تمام مسلمانوں کیلئے دعا کر رہا تھا تو تمام مسلمانوں میں مخاطب شخص بھی شامل ہے۔

۲۱۰۳...... و حَدَّثَنَاه عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهِ وَنَمٰى خَيْرًا وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ۔

۲۱۰۳...... حضرت زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت ہی منقول ہے البتہ اس روایت میں دوسرے آدمی کی طرف خیر کی بات منسوب کرنے کا ذکر ہے اور اس کے بعد کا ذکر نہیں ہے۔

باب-۳۹۲ باب تحریم النمیمۃ
چغل خوری کی حرمت کا بیان

۲۱۰٤...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي الاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَالَ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ مَا الْعَضْهُ هِيَ النَّمِيمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ وَاِنَّ مُحَمَّدًا ﷺ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ يَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيقًا وَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا۔

۲۱۰۴...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"میں تمہیں نہ بتلاؤں کہ صریح جھوٹ و بہتان کیا چیز ہے؟ وہ چغل خوری ہے جو لوگوں میں عداوت و دشمنی پیدا کرتی ہے"۔
اور بلاشبہ حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"بلاشبہ انسان سچ بولتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ سچا لکھ لیا جاتا ہے اور انسان جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ وہ جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے"۔ [1]

باب-۳۹۳ باب قبح الکذب وحسن الصدق وفضلہ
جھوٹ کی قباحت اور صدق کی اچھائی اور فضیلت کا بیان

۲۱۰۵...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي

۲۱۰۵...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"بلاشبہ سچ انسان کی نیکی کی طرف رہبری کرتا ہے اور بلاشبہ نیکی جنت

---

[1] امام غزالیؒ نے فرمایا کہ:
"جان لو! چغلی کا اطلاق زیادہ تر غیر کی بات اس شخص تک پہنچانا جس کے بارے میں وہ کہی گئی ہے" پر ہوتا ہے۔ مثلاً: تم کسی سے یوں کہو کہ: فلاں شخص تمہارے بارے میں ایسی ایسی بات کر رہا تھا۔
اور چغلی کا اطلاق صرف اسی پر نہیں ہوتا بلکہ اس کی انتہا یہ ہے کہ کسی ناگوار بات کا افشاء کرنا خواہ بات کرنے والا، یا جس کے متعلق بات کی گئی ہے یا کوئی تیسرا شخص اسے ناگوار سمجھے اور خواہ یہ افشاء راز زبان سے ہو یا تحریر سے یا اشارتاً کنایتاً ہو وغیرہ......۔
ان سب پر چغلی (نمیمہ) کا اطلاق ہوتا ہے۔ انسان کیلئے مناسب یہ ہے دوسرے انسانوں کی جو ناگوار باتیں دیکھے ان کے متعلق سکوت اور خاموشی اختیار کرے۔ الا یہ کہ اس کے بیان کرنے میں کوئی جائز فائدہ اور کسی مسلمان کیلئے کوئی نفع ہو یا کسی سے کوئی عیب دور کرنا یا اسے نقصان سے بچانا مقصود ہو۔ مثلاً: کسی کو دوسرے کا مال ناحق غصب کرتے دیکھا تو قاضی یا حاکم یا ثالث کے رو برو اس کی شہادت اور گواہی دینا یہ نمیمہ اور چغلی کے زمرہ میں نہیں ہے...... (احیاء العلوم الدین/امام غزالیؒ۔ ۱۵۶/۳)

وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتّٰى يُكْتَبَ صِدِّيقًا وَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي اِلَى الْفُجُورِ وَاِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا۔

میں لے جاتی ہے اور بلاشبہ انسان سچ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل کے نزدیک سچا لکھ لیا جاتا ہے"۔

"اور بلاشبہ جھوٹ انسان کی نافرمانی کی طرف رہبری کرتا ہے اور نافرمانی جہنم میں لے جاتی ہے اور انسان جھوٹ بولتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک وہ جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے"۔[1]

۲۱۰۶...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ الصِّدْقَ بِرٌّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ صِدِّيقًا وَاِنَّ الْكَذِبَ فُجُورٌ وَاِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي اِلَى النَّارِ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ كَذَّابًا قَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۲۱۰۶...... حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی (انسان کو) جنت کا راستہ دکھاتی ہے اور بندہ سچ بولنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے ہاں سچا لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ برائی ہے اور یہ برائی (انسان کو) دوزخ کا راستہ دکھاتی ہے اور بندہ جھوٹ بولنے میں لگا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ (اللہ کے ہاں) جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔ حضرت ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں عن النبی ﷺ لکھا ہے۔

۲۱۰۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ قَالَا حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ صِدِّيقًا وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي اِلَى الْفُجُورِ وَاِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ كَذَّابًا۔

۲۱۰۷...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم پر سچ بولنا لازم ہے۔ اس لئے کہ بلاشبہ سچ نیکی کی طرف رہبری کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جانے والی ہے۔ اور آدمی جب مسلسل سچ ہی بولتا ہے اور سچ بولنے کا ہی ارادہ رکھتا ہے تو اللہ کے یہاں سچا لکھ لیا جاتا ہے"۔

"اور جھوٹ سے بچتے رہو اسلئے کہ جھوٹ برائی اور گناہ کی طرف لے جانے والا ہے اور برائی جہنم کی طرف لے جانے والی ہے۔

اور آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ ہی کا ارادہ رکھتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔

۲۱۰۸...... حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ

۲۱۰۸...... حضرت اعمشؒ سے اس سند کے ساتھ (سابقہ) روایت ہی منقول ہے لیکن اس روایت میں جھوٹ بولنے کا متمنی رہنے کا ذکر نہیں ہے اور حضرت ابن مسہر کی روایت کردہ حدیث میں یہ ہے کہ "یہاں

[1] نوویؒ نے فرمایا کہ: "علماء نے فرمایا کہ سچ کے نیکی کی طرف رہبری اور دلالت کے معنی یہ ہیں کہ سچ نیک اعمال کی طرف اور خالص اعمال کی طرف راغب کرتا ہے اور نیکی ہر خیر کے کام کو جامع ہے۔ یعنی ہر خیر کے کام کو "بر" کہا جائے گا۔

الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الاسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ عِيسى وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ حَتّٰى يَكْتُبَهُ اللّٰهُ۔

تک کہ اللہ اس کو لکھ لیتا ہے۔(سچایا جھوٹا)"

باب-۳۹۴ باب فضل من يملك نفسه عند الغضب وباي شيءٍ يذهب الغضب

غصہ پر قابو پانے والے کی فضیلت

۲۱۰۹......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا تَعُدُّونَ الرَّقُوبَ فِيكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِي لا يُولَدُ لَهُ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ بِالرَّقُوبِ وَلٰكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَلَدِهِ شَيْئًا قَالَ فَمَا تَعُدُّونَ الصُّرَعَةَ فِيكُمْ قَالَ قُلْنَا الَّذِي لا يَصْرَعُهُ الرِّجَالُ قَالَ لَيْسَ بِذٰلِكَ وَلٰكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ۔

۲۱۰۹......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"تم لوگ کس کو "رقوب" گردانتے ہو؟ ہم لوگوں نے کہا کہ جو بے اولاد ہو (یعنی جس کی اولاد زندہ نہ رہتی ہو) فرمایا کہ وہ رقوب (بے اولاد) نہیں ہے بلکہ وہ شخص ہے جس نے اپنی اولاد میں سے کسی کو آگے نہ بھیجا۔(یعنی اس کی کوئی اولاد اس کی زندگی میں نہیں مری)۔
پھر فرمایا: تم لوگ اپنے درمیان پہلوان کسے شمار کرتے ہو؟
ہم نے عرض کیا کہ: وہ شخص جسے کوئی پچھاڑ نہ سکے۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "ایسا نہیں ہے۔ بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے"۔[1]

۲۱۱۰...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الاسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ۔

۲۱۱۰......حضرت اعمشؒ سے اس سند کے ساتھ سابقہ حدیث کے معنی کی طرح ہی حدیث نقل کی گئی ہے۔

۲۱۱۱......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَعَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالا كِلاهُمَا قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا

۲۱۱۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"زور آور (پہلوان) وہ نہیں جو کشتی میں غالب آجائے، پہلوان تو وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے"۔

---

[1] مقصد یہ ہے کہ حقیقت ظاہر کے اعتبار سے تو بے اولاد (رقوب) وہی شخص ہے جو تم نے کہا کہ جس کی اولاد نہ ہو لیکن اللہ کے نزدیک رقوب (جس کی اولاد نہ ہو) وہ ہے جس کی کسی اولاد کا انتقال نہ ہوا ہو۔ کیونکہ اولاد کی غرض یہ ہے کہ وہ انسان کے کام آئے۔ اور باپ کی زندگی میں مرنے والی اولاد ماں باپ کیلئے شفیع اور ذخیرۂ آخرت ہوتی ہے۔
اسی طرح تمہاری دنیا کے عرف میں تو پہلوان وہی ہے جو دوسروں کو پچھاڑ دے اور اسے کوئی نہ پچھاڑ سکے۔ لیکن اللہ کے نزدیک حقیقتاً پہلوان وہ ہے جسے اپنے نفس پر غصہ کی حالت میں قابو ہو اور غصہ میں وہ آپے سے باہر نہ ہو جایا کرے۔ کیونکہ یہ بہت مشکل معاملہ ہے۔

الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ۔

٢١١٢......حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ قَالُوا فَالشَّدِيدُ أَيُّمَ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ۔

٢١١٢......حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ طاقتور آدمی پہلوان نہیں ہوتا۔ صحابۂ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! پھر طاقتور کون آدمی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو غصہ کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھ سکے۔

٢١١٣......و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَهْرَامَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

٢١١٣......حضرت ابو ہریرہؓ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل حدیث روایت فرمائی ہے۔

٢١١٤......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ أَحَدُهُمَا تَحْمَرُّ عَيْنَاهُ وَتَنْتَفِخُ أَوْدَاجُهُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي لَأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ الرَّجُلُ وَهَلْ تَرَى بِي مِنْ جُنُونٍ -

قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ فَقَالَ وَهَلْ تَرَى وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّجُلَ۔

٢١١٤......حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ بن صرد فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے سامنے دو آدمیوں نے گالم گلوچ کی۔ ان میں سے ایک کی آنکھیں سرخ (انگارہ) ہوگئیں اور گلے کی رگیں پھول گئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میں ایک کلمہ ایسا جانتا ہوں کہ اگر اسے یہ شخص کہہ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے۔

اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم

(میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے)

یہ سن کر وہ شخص بولا کہ کیا آپ مجھے دیوانہ سمجھتے ہیں؟ [1]

حضرت ابن علاء کی روایت کردہ حدیث میں هل تری کا لفظ ہے الرجل کا لفظ نہیں ہے۔

٢١١٥......حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَدِيَّ

٢١١٥......اس سند سے بھی سابقہ حدیث منقول ہے۔ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سننے والوں میں سے ایک شخص اس آدمی کے

[1] یہ ایک بے فہم اور کور چشم انسان کا کلام ہے جو دین کی سمجھ رکھتا تھا نہ نبوت کے آداب اور نبی سے طرز تکلم کے طور طریق کو پہچانتا تھا۔ وہ یہ سمجھتا تھا کہ نعوذ باللہ صرف جنون اور دیوانگی کا علاج ہے۔ واقعتاً دیوانہ ہی تھا۔ شیخ الاسلام نے لکھا ہے کہ کلام کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص یا تو منافق تھا کوئی تند خو دیہاتی۔

بْنَ ثَابِتٍ يَقُولُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ اَحَدُهُمَا يَغْضَبُ وَيَحْمَرُّ وَجْهُهُ فَنَظَرَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ اِنِّي لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَامَ اِلَى الرَّجُلِ رَجُلٌ مِمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اَتَدْرِي مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ آنِفًا قَالَ اِنِّي لَاَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ اَمَجْنُونًا تَرَانِي۔

پاس گیا (جسکی آنکھیں سرخ تھیں) اور اس سے کہا کہ کیا تو جانتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابھی کیا ارشاد فرمایا ہے؟
آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں کہ اگر اسے یہ شخص کہہ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے۔ وہ ہے

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

(میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے)

یہ سن کر وہ (مغلوب الغضب) شخص کہنے لگا کہ کیا تو مجھے دیوانہ سمجھتا ہے؟

۲۱۱۶...... وحَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۲۱۱۶...... حضرت اعمشؒ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت ہی کی مثل منقول ہے۔

باب-۳۹۵ باب خلق الانسان خلقًا لا يتمالك

انسان اپنے اوپر قدرت نہیں رکھتا

۲۱۱۷...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَمَّا صَوَّرَ اللّٰهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَتْرُكَهُ فَجَعَلَ اِبْلِيسُ يُطِيفُ بِهِ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَآهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهُ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ۔

۲۱۱۷...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کا پتلا بنایا جنت میں تو جتنی مدت چاہا اسے یونہی پڑا رہنے دیا۔
ابلیس نے اس کے گرد گھومنا شروع کر دیا اور دیکھتا کہ وہ کیا چیز ہے؟ پھر جب اسے دیکھا کہ اندر سے پیٹ خالی ہے تو اس نے جان لیا کہ یہ اس طرح پیدا کیا گیا ہے کہ اپنے اوپر قدرت نہیں رکھ سکے گا۔

۲۱۱۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۲۱۱۸...... ترجمہ حدیث حسب سابق ہی ہے۔[1]

باب-۳۹۶ باب النهي عن ضرب الوجه

چہرہ پر مارنے کی ممانعت

۲۱۱۹...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ

۲۱۱۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

[1] مقصد یہ ہے کہ وہ اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکے گا۔ مثلاً: غصہ پر، شہوت پر اور اسی طرح دیگر جذبات پر۔
علوم طبعیہ کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ اگر انسان کے جسم میں سے سارا اندرونی مادہ نکال لیا جائے تو وہ صرف ایک چھوٹے سے نقطہ کے برابر ہوگا۔ باقی سارا انسانی جسم اور ہوا سے بھرا ہوا ہے۔

حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ -

ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے لڑے تو چہرہ (پر مارنے سے) سے بچے"۔

٢١٢٠...... حَدَّثَنَاه عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ قَالا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَقَالَ اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ -

٢١٢٠...... حضرت ابوالزناد سے اس سند کے ساتھ (سابقہ روایت) منقول ہے البتہ اس روایت میں انہوں نے کہا: جب تم میں سے کوئی مارے۔

٢١٢١...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ-

٢١٢١...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے لڑے تو وہ چہرے پر مارنے سے ڈرے۔

٢١٢٢...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ اَبَا اَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلا يَلْطِمَنَّ الْوَجْهَ -

٢١٢٢...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے لڑے تو چہرہ پر طمانچہ نہ مارے"۔ ❶

٢١٢٣...... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ الْمُثَنّٰى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ حَاتِمٍ عَنِ

٢١٢٣...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے لڑائی کرے تو چہرہ (پر مارنے سے) اجتناب کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی (منشاء کے مطابق) صورت پر بنایا ہے"۔ ❷

---

❶ نوویؒ نے فرمایا: چہرہ پر مارنے کے بارے میں یہ حدیث واضح ہے اور اس کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ چہرہ انسانی جسم کے تمام محاسن کا مجموعہ ہے اور نہایت لطیف اور نازک حصۂ جسم ہے۔ جبکہ احساس اور ادراک کے اعتبار سے بھی سب اعضا سے زیادہ حس رکھتا ہے۔ لہٰذا اسے بگاڑنا اور اسے تکلیف سے دوچار کرنا جائز نہیں۔ چہرہ کو چھپانا چونکہ ممکن نہیں اس لئے اس پر پڑنے والی ضرب انسان کے چہرہ کو داغ دار کر سکتی ہے۔ لہٰذا اس پر مارنا ممنوع قرار دیا گیا۔ (ملخصا از نوویؒ علی مسلم)

❷ اس حدیث میں "صورتہ" کی ضمیر کے مرجع کے متعلق علماء کے مختلف اقوال ہیں۔ اکثر علماء نے صورتہ کا مرجع "مضروب" (وہ شخص جسے مارا گیا ہے) کو قرار دیا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے مضروب کو اس کی صورت پر بنایا ہے (جو محترم اور بہترین صورت ہے)۔
امام قرطبیؒ نے فرمایا کہ:
"بعض حضرات نے اس ضمیر کا مرجع اللہ رب العالمین کو قرار دیا ہے۔ کیونکہ بعض روایات میں یہ تصریح ہے کہ اللہ نے آدمؑ کو رحمٰن کی صورت پر بنایا۔ لیکن یہ بات غلط ہے کیونکہ جس نے بھی یہ روایت کی غالباً بالمعنیٰ کی ہے۔ لہٰذا یہ استدلال غلط ہے۔ اور حقیقتاً ضمیر مضروب ہی کی طرف عائد ہوتی ہے۔ راوی کو وہم ہوا اور اس نے ضمیر کے بجائے "رحمٰن" کے لفظ سے روایت کر دیا۔
شیخ الاسلام حضرت مولانا تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم تکملہ فتح الملہم میں فرماتے ہیں کہ: (جاری ہے)

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَاِنَّ اللهَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهِ۔

۲۱۲۴......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَالِكِ الْمَرَاغِيِّ وَهُوَ اَبُو اَيُّوبَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ۔

۲۱۲۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے لڑے تو چہرہ (پر مارنے سے) بچے"۔

باب-۳۹۷ باب الوعید الشدید لمن عذب الناس بغیر حقٍ
لوگوں کو ناحق ستانے پر شدید وعید کا بیان

۲۱۲۵......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ مَرَّ بِالشَّامِ عَلٰى اُنَاسٍ وَقَدْ اُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ وَصُبَّ عَلٰى رُءُوسِهِمُ الزَّيْتُ فَقَالَ مَا هٰذَا قِيلَ يُعَذَّبُونَ فِي الْخَرَاجِ فَقَالَ اَمَا اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ اللهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ فِي الدُّنْيَا۔

۲۱۲۵...... حضرت ہشام رضی اللہ عنہ بن حکیم رضی اللہ عنہ بن حزام فرماتے ہیں کہ ملک شام میں کچھ لوگوں پر ان کا گزر ہوا۔ وہ لوگ دھوپ میں کھڑے کیئے گئے تھے اور ان کے سروں پر تیل بہایا گیا تھا (بطور سزا) انہوں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟
انہیں جواب دیا گیا کہ ان لوگوں کو محصول (ٹیکس) دینے کے لئے یہ سزا دی جارہی ہے۔
حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا:
"بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب دے گا جو دنیا میں لوگوں کو (ناحق) عذاب میں مبتلا رکھتے تھے"۔ ❶

(گذشتہ سے پیوستہ)......"اس عبد الضعیف کے سامنے اس حدیث کی ایک دوسری تفسیر ظاہر ہے۔ واللہ اعلم۔
اور وہ یہ کہ ضمیر عائد اللہ سبحانہ کی طرف ہی ہے۔ لیکن "صورتہ" میں اضافت، اضافة الشيء الیٰ فاعله کی قبیل سے ہے۔ اور مراد یہ ہے کہ: اس صورت پر آدم کو تخلیق فرمایا وہ اس صورت پر فرمایا جو اس کی مرضی اور منشاء کے مطابق تھی یعنی جیسی صورت اس نے چاہی بنائی۔ اپنی حکمت بالغہ اور قدرت کاملہ کے مطابق، لہٰذا انسان کیلئے جائز نہیں کہ وہ اسے تھپڑ اور طمانچہ مارے اور بگاڑے............الخ۔
حضرت شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ پھر میں نے یہی تفسیر بیہقیؒ کی کتاب الاسماء والصفات میں اور ابن فورکؒ کی مشکل الحدیث میں مذکور پائی۔
(تکملہ فتح الملہم ۵/۴۳۱)

❶ (فائدہ صفحہ ہٰذا)......نوویؒ نے فرمایا: اس سے مراد کسی کو ناحق ستانا اور تکلیف دینا ہے۔ چنانچہ کسی حق کی وجہ سے جو سزا دی جاتی ہے وہ اس سے وعید کا مصداق نہیں مثلاً: قصاص، حدود اور تعزیرات وغیرہ۔ حدیث کے راوی حضرت ہشام بن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہما ہیں۔ یہ حضرت حکیم رضی اللہ عنہ بن حزام کے صاحبزادے ہیں اور دونوں معروف اور اجل صحابہ میں سے ہیں۔ یہ کچھ لوگوں کے ساتھ لوگوں کو امر بالمعروف کیا کرتے تھے۔

۲۱۲۶۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ مَرَّ هِشَامُ بْنُ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَلَى اُنَاسٍ مِنَ الْاَنْبَاطِ بِالشَّامِ قَدْ اُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ فَقَالَ مَا شَأْنُهُمْ قَالُوا حُبِسُوا فِي الْجِزْيَةِ فَقَالَ هِشَامٌ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا۔

۲۱۲۶۔۔۔۔ ہشامؒ کی اپنے والد سے روایت ہے کہ ہشام رضی اللہ عنہ بن حکیم رضی اللہ عنہ بن حزام ملک شام میں کچھ کسان لوگوں کے پاس سے گذرے جنہیں دھوپ میں کھڑا کیا گیا تھا۔ انہوں نے پوچھا کہ ان کا کیا معاملہ ہے؟ لوگوں نے کہا کہ انہیں جزیہ (ٹیکس) کی وجہ سے قید کیا گیا ہے۔
حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
"میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:
"اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو مبتلائے عذاب کرے گا جو لوگوں کو دنیا میں ناحق عذاب میں مبتلا رکھتے تھے"۔

۲۱۲۷۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ وَاَمِيرُهُمْ يَوْمَئِذٍ عُمَيْرُ بْنُ سَعْدٍ عَلَى فِلَسْطِينَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَحَدَّثَهُ فَاَمَرَ بِهِمْ فَخُلُّوا۔

۲۱۲۷۔۔۔۔ اس سند سے بھی حضرت ہشامؓ سے حسب سابق حدیث منقول ہے۔ البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ ان دنوں ان کے امیر (حاکم) عمیر بن سعد تھا فلسطین پر۔ چنانچہ حضرت ہشام رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے اور اس سے بات کی تو اس نے انہیں چھوڑنے کا حکم دیا۔

۲۱۲۸۔۔۔۔حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ وَجَدَ رَجُلًا وَهُوَ عَلَى حِمْصَ يُشَمِّسُ نَاسًا مِنَ النَّبَطِ فِي اَدَاءِ الْجِزْيَةِ فَقَالَ مَا هٰذَا اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ اللّٰهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا۔

۲۱۲۸۔۔۔۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو پایا جو حمص کا حاکم تھا کہ اس نے چند کاشتکار لوگوں کو جزیہ (ٹیکس) کے معاملہ میں دھوپ میں کھڑا رکھا ہوا ہے۔
انہوں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:
"بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عذاب میں مبتلا کرے گا جو لوگوں کو دنیا میں ناحق عذاب میں گرفتار رکھتے ہیں"۔

باب-۳۹۸ باب امر من مر بسلاحٍ في مسجدٍ او سوقٍ او غيرهما من المواضع الجامعة للناس ان يمسك بنصالها

مسجد، بازار اور دیگر عوامی جگہوں پر اسلحہ لے جانے والا احتیاط رکھے

۲۱۲۹۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا

۲۱۲۹۔۔۔۔ حضرت عمروؒ کہتے ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:
"ایک شخص مسجد میں تیر لے کر گذرا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا:

يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ بِسِهَامٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَمْسِكْ بِنِصَالِهَا ۔

اس کے پھل کو تھام کر رکھو"۔ (کہیں بے دھیانی میں کسی کو گزند نہ پہنچے)۔ ❶

۲۱۳۰ ـــ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُو الرَّبِيعِ قَالَ اَبُو الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا و قَالَ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِاَسْهُمٍ فِي الْمَسْجِدِ قَدْ اَبْدَى نُصُولَهَا فَاُمِرَ اَنْ يَاْخُذَ بِنُصُولِهَا كَيْ لا يَخْدِشَ مُسْلِمًا ۔

۲۱۳۰ ـــ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں سے بہت سے تیر لے کر گذرا جن کے پھل (دھار والا نوکیلا حصہ) کھلے ہوئے تھے۔ یعنی تیر کمانوں میں نہیں تھے۔ اسے (رسول اللہ ﷺ کے ارشاد پر) حکم دیا گیا کہ ان کے پھل تھام کر رکھے کہیں کسی مسلمان کو زخمی نہ کر دے۔

۲۱۳۱ ـــ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ اَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ اَنْ لا يَمُرَّ بِهَا اِلا وَهُوَ آخِذٌ بِنُصُولِهَا ۔

و قَالَ ابْنُ رُمْحٍ كَانَ يَصَّدَّقُ بِالنَّبْلِ ۔

۲۱۳۱ ـــ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو جو مسجد میں تیر تقسیم کر رہا تھا، حکم فرمایا کہ "وہ تیر لے کر مسجد میں گذرے تو ان کی انی (پھل) کو تھام کر رکھا کرے"۔ حضرت ابن رمح کی روایت میں کان یصدق بالنبل کے الفاظ ہیں۔

۲۱۳۲ ـــ حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسَى اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِي مَجْلِسٍ اَوْ سُوقٍ وَبِيَدِهِ نَبْلٌ فَلْيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا ثُمَّ لِيَاْخُذْ بِنِصَالِهَا قَالَ فَقَالَ اَبُو مُوسَى وَاللهِ مَا مُتْنَا حَتَّى سَدَّدْنَاهَا بَعْضُنَا فِي وُجُوهِ بَعْضٍ ۔

۲۱۳۲ ـــ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جب تم میں سے کوئی کسی مجلس یا بازار سے گذرے اور اس کے ہاتھ میں تیر ہو تو اس کی پیکان (پھل) کو تھام کر رکھے، پھر اس کے پھل کو تھام کر رکھے، پھر اس کے پھل کو تھام کر رکھے"۔
ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم ہم نے جب تک آپس میں ایک دوسرے کے منہ پر تیر نہ لگالیئے ہم نہیں مرے۔ ❷

---

❶ چنانچہ یہی حکم ہر اس جگہ کا ہے جہاں عوام کا گذر ہو اور بے دھیانی میں لوگوں کو اس سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو۔ اور یہ حکم صرف تیر کے ساتھ ہی مخصوص نہیں بلکہ ہر اسلحہ کے ساتھ ہے۔ کیونکہ اسلحہ کا مقصود یا تو جہاد کی تیاری ہے یا ذاتی حفاظت و مدافعت اسلحہ رکھنے کا مقصد لوگوں پر رعب جمانا اور انہیں ایذاء پہنچانا نہیں۔ لہٰذا اس کے عوامی جگہوں پر لے کر چلنے میں احتیاط کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

❷ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ ارشاد حسرت اور تاسف کا اظہار تھا اس فتنہ پر جو مسلمانوں کے درمیان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد پیش آیا مقصد یہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ تو مسلمانوں کے ہاتھوں، مسلمان کو ضرر سے بچانے کا اتنا اہتمام فرماتے تھے کہ مسجد اور بازار اور تمام عوامی جگہوں پر کھلا اسلحہ لے کر چلنے کو منع فرمایا اور تاکید فرمائی تاکہ کسی مسلمان کو نقصان پہنچنے کا احتمال اور امکان بھی نہ رہے اور یہاں یہ حال کہ مسلمان، مسلمان کی گردن کاٹ رہا تھا۔
اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو باہمی قتل و قتال سے محفوظ رکھے۔ آمین

۲۱۳۳...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ اللهِ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا مَرَّ اَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا اَوْ فِي سُوقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلى نِصَالِهَا بِكَفِّهِ اَنْ يُصِيبَ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا بِشَيْءٍ اَوْ قَالَ لِيَقْبِضَ عَلى نِصَالِهَا۔

۲۱۳۳...... حضرت ابو موسیٰؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے ساتھ تیر لے کر ہماری مسجد یا ہمارے بازار میں گذرے تو اس کو چاہئے کہ اپنے ہاتھ سے ان کی انی (پھل) پکڑ لے تاکہ مسلمانوں میں سے کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے یا آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے پھل اپنے قبضہ میں رکھے۔

باب-۳۹۹ باب النهي عن الاشارة بالسلاح الى مسلم
کسی مسلمان کی طرف اسلحہ کا رخ کرنا ممنوع ہے

۲۱۳۴...... حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ عَمْرُو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ مَنْ اَشَارَ اِلى اَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ فَاِنَّ الْمَلائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتّٰى يَدَعَهُ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ لِاَبِيهِ وَاُمِّهِ۔

۲۱۳۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوالقاسم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"جس نے اپنے مسلمان بھائی کی طرف دھار دار چیز سے اشارہ کیا (ڈرانے کیلئے) تو جب تک یہ کام چھوڑ نہ دے، فرشتے اسے لعنت کرتے رہتے ہیں۔ اگرچہ وہ اس کا حقیقی بھائی ہی ہو (یعنی خواہ مذاق میں کرے کہ عموماً بھائی وغیرہ کا مقصد مارنا اور ڈرانا نہیں ہوتا بلکہ ہنسی مذاق میں کرنا بھی ناجائز ہے)۔

۲۱۳۵...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۲۱۳۵...... حضرت ابو ہریرہؓ نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث ہی کی مثل حدیث روایت فرماتے ہیں۔

۲۱۳۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا يُشِيرُ اَحَدُكُمْ اِلى اَخِيهِ بِالسِّلاحِ فَاِنَّهُ لا يَدْرِي اَحَدُكُمْ لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ۔

۲۱۳۶...... ہمامؒ بن منبہ کہتے ہیں کہ یہ (مجموعہ) ان احادیث کا ہے جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیں، پھر ان میں سے چند احادیث ذکر کیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کی طرف اسلحہ سے اشارہ نہ کرے، اسلئے کہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ شاید شیطان اس کے ہاتھ کو ڈگمگا دے اور وہ جہنم کے گڑھے میں جا پڑے"۔ (اسلحہ چل جانے سے اس کی جان چلی جائے اور قتلِ ناحق کے جرم میں وہ جہنم کا مستحق بن جائے)۔

باب-۴۰۰ باب فضل ازالة الاذى عن الطريق

راستہ میں سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانے کی فضیلت

۲۱۳۷..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ ۔

۲۱۳۷..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"ایک شخص راہ میں چلا جا رہا تھا، اس نے راستہ میں ایک کانٹا دار ٹہنی پڑی دیکھی تو اسے پیچھے کو سرکا دیا۔ اللہ نے اس کی نیکی کو قبول فرمایا اور اس کی مغفرت فرما دی۔ ❶

۲۱۳۸..... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ رَجُلٌ بِغُصْنِ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ طَرِيقٍ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَأُنَحِّيَنَّ هٰذَا عَنِ الْمُسْلِمِينَ لَا يُؤْذِيهِمْ فَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ ۔

۲۱۳۸..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
'ایک شخص کا گذر سر راہ پڑی ہوئی ایک درخت کی ٹہنی پر ہوا تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں ضرور بالضرور یہ ٹہنی مسلمانوں کی راہ سے ہٹا دوں گا تاکہ انہیں تکلیف نہ پہنچائے۔ چنانچہ وہ جنت میں داخل کر دیا گیا"۔

۲۱۳۹..... حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَانَتْ تُؤْذِي النَّاسَ ۔

۲۱۳۹..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"میں نے ایک شخص کو جنت میں لوٹ لگاتے دیکھا سر راہ پڑنے والے درخت کو کاٹنے کی بناء پر جو لوگوں کی ایذاء کا باعث تھا۔

۲۱۴۰..... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ شَجَرَةً كَانَتْ تُؤْذِي الْمُسْلِمِينَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَهَا فَدَخَلَ الْجَنَّةَ ۔

۲۱۴۰..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"ایک درخت مسلمانوں کو تکلیف پہنچاتا تھا (یعنی راہ میں ہونے کی وجہ سے اس کی ٹہنیاں لوگوں کیلئے باعث تکلیف تھیں) ایک آدمی آیا اور اسے کاٹ ڈالا اور اسی بناء پر جنت میں داخل ہو گیا۔

۲۱۴۱..... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَمْعَةَ حَدَّثَنِي أَبُو الْوَازِعِ حَدَّثَنِي أَبُو بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ

۲۱۴۱..... حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا:
"اے اللہ کے نبی! مجھے کوئی ایسی بات سکھا دیجئے جس سے میں فائدہ

❶ اور یہ حکم ہر اس تکلیف دہ چیز کو ہٹانے کا ہے جو مسلمانوں کو اور راہ گیروں کو تکلیف پہنچائے۔ چنانچہ ہر بدبودار چیز، ہر کریہ المنظر چیز اور ہر پھسلانے والی چیز کے ہٹانے کا یہی حکم ہے۔

عَلِّمْنِي شَيْئًا أَنْتَفِعُ بِهِ قَالَ اعْزِلِ الأَذَى عَنْ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ ـ

اٹھاؤں"۔
آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مسلمانوں کے راستہ سے تکلیف دہ چیز کو دور کردو"۔

٢١٤٢......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ أَبِي الْوَازِعِ الرَّاسِبِيِّ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الأَسْلَمِيِّ أَنَّ أَبَا بَرْزَةَ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لا أَدْرِي لَعَسَى أَنْ تَمْضِيَ وَأَبْقَى بَعْدَكَ فَزَوِّدْنِي شَيْئًا يَنْفَعُنِي اللهُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ افْعَلْ كَذَا افْعَلْ كَذَا أَبُو بَكْرٍ نَسِيَهُ وَأَمِرَّ الأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ ـ

۲۱۴۲...... حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا:
میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! بلا شبہ میں نہیں جانتا کہ شاید آپ ﷺ دنیا سے تشریف لے جائیں اور میں آپ (ﷺ) کے بعد زندہ باقی رہوں تو مجھے کوئی ایسی بات بتلایئے کہ اللہ تعالیٰ اس سے مجھے نفع فرمائے۔
تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"ایسا کیا کرو، ایسا کیا کرو (ابو بکر راوی وہ بات بھول گئے) اور حکم فرمایا راستہ سے تکلیف دہ چیز کے ہٹانے کا"۔

باب-۴۰۱ باب تحريم تعذيب الهرة ونحوها من الحيوان الذي لا يؤذي

غیر موذی جانور مثلاً بلی وغیرہ کو ایذاء دینا حرام ہے

٢١٤٣......حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدٍ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ يَعْنِي ابْنَ أَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ لا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَسَقَتْهَا إِذْ هِيَ حَبَسَتْهَا وَلا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الأَرْضِ ـ

۲۱۴۳...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"ایک عورت بلی کی وجہ سے جہنم میں گئی۔ اس عورت نے نہ تو بلی کو کھانا دیا نہ پانی پلایا جب اسے قید کیا۔ اور نہ ہی اسے آزاد چھوڑا کہ از خود ہی زمین کے کیڑے مکوڑے کھالیتی"۔

٢١٤٤...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ ابْنِ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ جَمِيعًا عَنْ مَعْنِ بْنِ عِيسَى عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ جُوَيْرِيَةَ ـ

۲۱۴۴...... حضرت ابن عمرؓ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث جویریہؒ ہی کی مثل حدیث روایت فرمائی ہے۔

٢١٤٥......و حَدَّثَنِيهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عُذِّبَتِ

۲۱۴۵...... حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک عورت کو بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا اس نے بلی کو باندھا پھر اس عورت نے اس بلی کو نہ کھلایا اور نہ ہی کچھ پلایا اور نہ ہی اس بلی کو چھوڑا

امْرَاَةٌ فِي هِرَّةٍ اَوْثَقَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ -

کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھالیتی۔

۲۱۴۶...... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِه -

۲۱۴۶...... حضرت ابو ہریرۃؓ نبی کریم ﷺ سے (سابقہ روایت) ہی کی مثل حدیث روایت فرماتے ہیں۔

۲۱۴۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دَخَلَتِ امْرَاَةٌ النَّارَ مِنْ جَرَّاءِ هِرَّةٍ لَهَا اَوْ هِرٍّ رَبَطَتْهَا فَلَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ اَرْسَلَتْهَا تُرَمْرِمُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ هَزْلًا -

۲۱۴۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ایک عورت جہنم میں داخل ہوئی اپنی ایک بلّی کی وجہ سے جسے اس نے باندھ دیا تھا۔ پھر نہ تو وہ خود اسے کچھ کھلاتی تھی اور نہ ہی اسے چھوڑتی تھی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے چبالیتی یہاں تک کہ وہ بھوک کی وجہ سے مر گئی"۔

باب-۴۰۲

باب تحريم الكبر
تکبر کی حرمت کا بیان

۲۱۴۸...... حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي مُسْلِمٍ الْاَغَرِّ اَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَاَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْعِزُّ اِزَارُهُ

۲۱۴۸...... حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دونوں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: 'عزت اللہ رب العالمین کا ازار ہے اور بڑائی اس کی چادر ہے۔ (اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں) تو جو کوئی مجھ سے یہ چھیننے کی کوشش کرے گا اسے میں عذاب میں مبتلا کروں گا"۔ [1]

---

[1] ازار اور رداء کا اطلاق یہاں پر مجازاً اور استعارۃً ہوا ہے۔ علامہ نووی نے فرمایا کہ:

"اللہ تعالیٰ کا عزت اور بڑائی کیلئے اپنے ازار رداء کا لفظ استعمال کرنا مجازاً اور استعارۃً ہے۔ جیسا کہ اہل عرب کہتے ہیں کہ: "**فلانٌ شعاره الزهد و ثاره التقوىٰ**". تو اس سے مراد حقیقتاً کپڑا نہیں ہوتا بلکہ یہ اسکی صفت کا بیان ہوتا ہے۔

علامہ مازریؒ نے فرمایا کہ:

"یہاں استعارہ کے طور پر استعمال کرنے کے معنی یہ ہیں کہ جس طرح ازار اور رداء انسان سے چمٹے ہوتے ہیں اور انسان سے جدا نہیں ہوتے اور وہ انسان کی زینت ہوتے ہیں۔ اسی طرح عزت اور بڑائی اللہ رب العالمین کیلئے لازم ہے اور اس کی شان ربوبیت کا لازمی تقاضا ہے۔

علامہ خطابی نے "معالم السنن" میں فرمایا کہ:

"اس کلام کا معنی یہ ہے کہ بڑائی اور عظمت اللہ تعالیٰ سبحانہ کی دو صفتیں ہیں اور اسی کے ساتھ خاص ہیں ان میں کوئی دوسرا اس کا شریک نہیں ہے اور کسی مخلوق کیلئے جائز نہیں کہ وہ انہیں لینے اور حاصل کرنے کی کوشش کرے اس لیے کہ مخلوق کی صفت تواضع اور تذلل ہے۔ اور عظمت و بڑائی کیلئے ازار اور رداء کے استعارات استعمال کرنے کی وجہ۔ واللہ اعلم (جاری ہے)

والْكِبْرِيَاءُ رِدَاؤهُ فَمَنْ يُنَازِعُنِي عَذَّبْتُهُ ۔

باب-۴۰۳ باب النهي عن تقنيط الانسان من رحمة الله تعالى

انسان کو اللہ کی رحمت سے مایوس کرنا منع ہے

۲۱۴۹ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيهِ حَدَّثَنَا اَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدَبٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَدَّثَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ وَاللهِ لَا يَغْفِرُ اللهُ لِفُلَانٍ وَاَنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِي يَتَاَلّٰى عَلَيَّ اَنْ لَا اَغْفِرَ لِفُلَانٍ فَاِنِّي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ وَاَحْبَطْتُ عَمَلَكَ اَوْ كَمَا قَالَ ۔

۲۱۴۹ حضرت جندب بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے بیان فرمایا کہ:
ایک شخص نے کہا کہ: "اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ فلاں بندہ کی مغفرت نہیں فرمائے گا" اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کون ہے جو مجھ پر قسم کھا رہا ہے کہ میں فلاں بندہ کی مغفرت نہیں کروں گا۔ پس بلاشبہ میں نے فلاں بندہ کی مغفرت کر دی ہے اور تیرے اعمال (صالحہ) لغو اور باطل کر دیئے"۔[1]

باب-۴۰۴ باب فضل الضعفاء والخاملين

کمزور اور گمنام لوگوں کے مقام و فضیلت کا بیان

۲۱۵۰...... حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ رُبَّ اَشْعَثَ

۲۱۵۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"بہت سے پراگندہ حال اور دروازوں سے دھتکارے ہوئے ایسے ہیں کہ

(گذشتہ سے پیوستہ)...... جس طرح انسان اپنی چادر اور ازار میں کسی دوسرے کو شریک کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا اسی طرح میں اپنی عظمت و بڑائی میں کسی مخلوق کو شریک نہیں کر سکتا"۔ (معالم السنن للخطابی ۶/ ۵۳)

حدیث کے آخیر میں ارشاد فرمایا کہ
"جو کوئی مجھ سے یہ چادر چھیننے کی کوشش کرے گا میں اسے مبتلائے عذاب کروں گا"۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص بھی تکبر اور بڑائی کرے گا وہ مبتلائے عذاب ہوگا۔

اس حدیث کے ذیل میں تکبر اور بڑائی کے متعلق امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں تفصیلی بحث فرمائی ہے اور تکبر کی اقسام کو بھی صراحتاً بیان فرمایا ہے۔ (دیکھئے احیاء علوم الدین للغزالی۔ ۳/ ۳۴۳)

[1] (فائدہ صفحہ ہذا)...... حضرت جندب بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ عنہ، آنحضرت ﷺ کے جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں۔ ان کے کچھ حالات کتاب الفضائل میں باب صفۃ حوضہ ﷺ کے تحت گذر چکے ہیں۔

نوویؒ نے فرمایا کہ اس حدیث سے اہل السنۃ والجماعت کا مذہب ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو بندہ کو بغیر توبہ کئے بھی معاف فرما دیتا ہے۔

حدیث میں اعمال کے حبط (لغو) سے مراد حبط مجازی ہے۔ کیونکہ اہل السنۃ کا مذہب یہ ہے کہ حبط اعمال صرف کفر کے ارتکاب سے ہوتا ہے ارتکاب معاصی سے نہیں۔ جیسا کہ معتزلہ کا مذہب ہے۔ اور یہاں حبط سے مراد یہ ہے کہ اس کے گناہوں کے بقدر اس کی نیکیاں کم ہو جائیں گی۔

مَدْفُوعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَاَبَرَّهُ۔

اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھالیں تو اللہ ان کی قسم کو پورا فرمادیں''۔ (١)

باب-٤٠٥ باب النهي عن قول هلك الناس

لوگوں کی تباہی کا دعویٰ کرنا ممنوع ہے

٢١٥١...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ قَالَ اَبُو اِسْحٰقَ لَا اَدْرِي اَهْلَكَهُمْ بِالنَّصْبِ اَوْ اَهْلَكُهُمْ بِالرَّفْعِ -

٢١٥١...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''جب کوئی شخص یہ کہے کہ ''لوگ ہلاک ہوگئے'' تو وہ خود ہی ان سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے''۔ (٢)
حضرت ابواسحاقؒ نے فرمایا کہ اس بات کا مجھ کو یقینی علم نہیں ہے کہ روایت اَهْلَكَهُمْ (زبر کے ساتھ) ہے یا اَهْلَكُهُمْ (پیش کے ساتھ) ہے۔

٢١٥٢...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ ح و حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ

٢١٥٢...... ان تمام اسانید کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل حدیث منقول ہے۔

---

(١) مقصد یہ ہے کہ بہت سے ایسے اللہ کے بندے ہوتے ہیں کہ ظاہری حیثیت ان کی کچھ بھی نہیں ہوتی، حلیہ خراب ہوتا ہے۔ بکھرے بال والے اور پریشان حال۔ کسی کے دروازہ پر جائیں تو دھتکار دیئے جائیں دنیا والوں کی نظر میں ان کا کوئی مقام نہیں ہوتا۔ لیکن بارگاہ خداوندی میں ان کا یہ مقام ہوتا ہے کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ پر کسی کام کے متعلق قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ انہیں حانث نہیں فرماتا اور ان کی قسموں کو پورا کردیتا ہے اور یہ ان کا اکرام و اعزاز ہوتا ہے۔
چنانچہ حدیث ہی میں ربیع بنت النصر کا قصہ آیا ہے کہ ام ربیع نے ان کے متعلق کہا تھا کہ: ''اللہ کی قسم! اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا''۔ چنانچہ متاثرہ فریق دیت پر راضی ہوگیا اور اخت ربیع سے قصاص نہیں لیا گیا۔
حدیث کا حاصل یہ ہے کہ جن لوگوں کو دنیا والے کمزور اور مساکین گردانتے ہیں اور ان کے کسی فضل و کمال کے معترف نہیں ہوتے بعض اوقات اللہ کے نزدیک ان کا مقام و مرتبہ بہت بلند ہوتا ہے۔

(٢) اس لئے کہ یہ جملہ برائی اور اپنی پارسائی کے ادعا کا مظہر ہے۔ لوگوں کے گناہوں اور برے حالات کی وجہ سے ان کی ہلاکت و بربادی کا دعویٰ نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ کوئی نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں کس کا کیا مقام ہے؟ اور اس میں لوگوں کی حقارت اور اپنی ذات کیلئے عجب اور خود پسندی کا جذبہ نمایاں ہے۔ علامہ مازریؒ نے فرمایا کہ:
اس قول کی شناعت اس وقت ہے جبکہ وہ لوگوں کی حقارت اور خود پسندی اور اپنے آپ کو ان سے بہتر سمجھتے ہوئے کہے۔ البتہ اگر نیک لوگوں کے دنیا سے چلے جانے اور اگلوں کے اٹھ جانے سے پیدا ہونے والے خلا اور نقصان کے پیش نظر کہے تو یہ اس شفاعت کو شامل نہیں ہے۔ اسلئے کہ پہلے قول کا منشاء اور عنوان بڑائی اور کبر تھا۔ جبکہ دوسرے قول کا منشاء و مقصد اور عنوان لوگوں کو ڈرانا اور ان پر شفقت اور اگلوں کی تعظیم اور اپنی کمی و نقص کے بیان کا اظہار ہے۔

بْنِ بِلَالٍ جَمِيعًا عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

باب-۴۰۶ باب الوصية بالجار والاحسان اليه

ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک کا بیان

۲۱۵۳۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ اَخْبَرَنِي اَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ عَمْرَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ لَيُوَرِّثَنَّهُ -

۲۱۵۳۔۔۔۔۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ:
''جبرئیل مجھے ہمیشہ پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی تلقین کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے گمان گزرا کہ وہ اس (پڑوسی) کو وارث بنادیں گے''۔

۲۱۵۴۔۔۔۔۔حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ -

۲۱۵۴۔۔۔۔۔ اس سند کے ساتھ بھی حضرت عائشہ صدیقہؓ نبی کریم ﷺ سابقہ حدیث ہی کی مثل حدیث روایت فرمائی ہے۔

۲۱۵۵۔۔۔۔۔حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ -

۲۱۵۵۔۔۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ کو جبرئیلؑ ہمیشہ پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی نصیحت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ عنقریب اس کو وارث قرار دے دینگے۔

۲۱۵۶۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ قَالَ اَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا و قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ

۲۱۵۶۔۔۔۔۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
''اے ابوذر! جب تو شوربا پکائے تو اس کے پانی کو زیادہ کر دے اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھ''۔

اللہ ﷺ یَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ۔

۲۱۵۷...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ اِنَّ خَلِيلِي ﷺ اَوْصَانِي اِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَاَكْثِرْ مَاءَهُ ثُمَّ انْظُرْ اَهْلَ بَيْتٍ مِنْ جِيرَانِكَ فَاَصِبْهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ۔

۲۱۵۷...... حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل (محبوب دوست) نے وصیت کی کہ جب تو شوربا پکائے تو اس کے پانی کو زیادہ کردے، پھر اپنے پڑوسیوں میں سے کسی گھروالوں کو دیکھ اور اس میں سے انہیں بھی حسب دستور کچھ بھیج دے"۔ ❶

باب ۷۰۴ــ باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء

مسلمان سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملنا

۲۱۵۸...... حَدَّثَنِي اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْخَزَّازَ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

۲۱۵۸...... حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"نیکی کی کسی بات کو ہرگز حقیر مت سمجھو خواہ تم اپنے بھائی کے ساتھ

---

❶ وصیت بالجار (پڑوسی) سے مراد حسن معاشرت مع الجیران ہے اور "جار" (پڑوسی) کا لفظ جس طرح مسلمان کو شامل ہے اسی طرح کافر کو بھی شامل ہے۔ اور اس میں مسلم و کافر گناہگار و دیندار، دوست و دشمن، امیر و غریب، رشتہ دار و اجنبی، شہری و دیہاتی وغیرہ کا کوئی فرق و تمیز نہیں ہے۔ البتہ ان میں سے بعض کے بعض پر درجے زیادہ ہیں۔
چنانچہ طبرانی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"پڑوسی تین طرح کے ہیں۔ ایک وہ پڑوسی جس کا ایک حق ہے۔ اور وہ مشرک و کافر و غیر مسلم پڑوسی ہے۔ اس لئے صرف پڑوسی کا حق ہے۔
دوسرا وہ پڑوسی جس کے دو حق ہیں اور وہ مسلمان پڑوسی ہے۔ اسکا ایک حق تو پڑوس کا ہے دوسرا حق مسلمان ہونے کا۔
تیسرا وہ پڑوسی جس کے تین حقوق ہیں۔ رشتہ دار مسلمان۔ اس کا ایک حق تو پڑوس کا ہے۔ دوسرا مسلمان ہونے کا، تیسرا رشتہ داری کا"۔
(فتح الباری لابن حجر ۔۱/۴۴۲)
غرض پڑوس کا حق بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے ایمان کی نفی فرمائی جس کا پڑوسی اس کی ایذا رسانی سے محفوظ و مامون نہ ہو۔ پڑوس کا اطلاق کس پر ہوتا ہے؟ اور پڑوس کی حد کیا ہے؟
اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ: "جہاں تک انسان کی آواز جائے (اپنے گھر سے) وہاں تک اس کا پڑوس ہے"۔
ایک قول یہ ہے کہ: "جو فجر کی نماز میں تمہارے ساتھ شریک ہو وہ پڑوسی ہے"۔ جبکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ: "پڑوس کی حد ہر (چہار جانب سے) چالیس گھر ہے"۔ چنانچہ امام بخاریؒ نے الادب المفرد میں اسی مفہوم کی ایک مرفوع حدیث بھی حضرت کعب رضی اللہ عنہ بن مالک سے نقل کی ہے کہ: "چالیس گھر پڑوس ہیں"۔

الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ اَنْ تَلْقَى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ۔

خوش روی کے ساتھ ہی ملو"۔ ❶

باب-۴۰۸ باب استحباب الشفاعة فيما ليس بحرامٍ

مباح کاموں میں سفارش کرنا مستحب ہے

۲۱۵۹ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا اَتَاهُ طَالِبُ حَاجَةٍ اَقْبَلَ عَلَى جُلَسَائِهِ فَقَالَ اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا اَحَبَّ ۔

۲۱۵۹..... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں جب کوئی حاجت مند آتا تو آپ اپنے ہم نشینوں سے متوجہ ہو کر فرماتے:

"اس کی سفارش کرو تاکہ تم اجر و ثواب پاؤ اور اللہ تعالیٰ تو اپنے نبی کی زبان پر وہی فیصلہ جاری فرمائے گا جو وہ پسند فرماتا ہے"۔ ❷

باب-۴۰۹ باب استحباب مجالسة الصالحين ومجانبة قرناء السوء

صحبتِ صلحاء کا مستحب ہونا اور صحبتِ فساق سے اجتناب کا بیان

۲۱۶۰.....حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ اَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ

۲۱۶۰..... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بلاشبہ اچھے ہم نشین اور برے ہم نشین کی مثال مشک والے اور بھٹی دھونکنے والے کی مثال ہے۔ مشک والا یا تو تمہیں از خود ہی دے دے گا یا تم

❶ مقصد یہ ہے کہ مسلمان بھائی سے خوش روی اور خندہ پیشانی سے ملنا بھی ایک نیکی ہے اور اسے بھی معمولی نہیں سمجھنا چاہئے۔ بہت سے لوگ ہر وقت چہرہ اکڑائے، پیشانی پر تیوریاں ڈالے رہتے ہیں اور ہر ایک کے ساتھ اسی طرح پیش آتے ہیں۔ یہ اخلاق کریمہ نبویہ سے متصادم رویہ ہے۔ اور رسول اکرم ﷺ نے اس کی شناعت بیان فرمائی ہے۔

❷ یعنی نبی ﷺ تو حق بات ہی کا فیصلہ ہی فرمائیں گے اور آپ ﷺ سے کوئی ناحق فیصلہ صادر نہیں ہو سکتا۔ نیک اور جائز کام میں سفارش کرنا مستحب اور پسندیدہ ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر اجر و ثواب بھی عطا فرماتے ہیں اگر سفارش اخلاص اور خلوص کے ساتھ ہو۔

نووی نے فرمایا کہ:

"اس حدیث میں ضرورت مندوں اور جائز حاجات والوں کے لئے سفارش کا مستحب ہونا واضح ہے۔ خواہ سفارش بادشاہ سے کی جائے یا حاکم سے یا کسی بھی شخص سے (جو اس ضرورت مند کی ضرورت کو پورا کر سکتا ہو)۔

البتہ ناجائز امور میں سفارش کرنا، یا سفارش اگر تسلیم نہ کی جائے تو سفارش جس سے کی گئی ہے اس سے ناراض ہونا یہ جائز نہیں ہے۔ اور صاحب حق کی سفارش کرنا چاہئے اور عصبیت کی بناء پر کہ فلاں شخص میرا ہم زبان، ہم وطن یا ہم نسل ہے تو اس کی سفارش کی جائے اس بنیاد پر سفارش کرنا جائز نہیں ہے"۔

اَبِي مُوسى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ السَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ يُحْذِيَكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيرِ اِمَّا اَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً.

اس سے خرید لو گے یا (کم از کم) تم اس سے اچھی خوشبو ہی سونگھ لو گے۔ اور بھٹی دھونکنے والا یا تو تمہارے کپڑے جلا دے گا یا کم از کم تم اس سے گندی بدبو تو سونگھ ہی لو گے"۔ ❶

باب-۴۱۰ باب فضل الاحسان الی البنات

بیٹیوں کی پرورش کی فضیلت

۲۱۶۱..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ بَهْرَامَ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالا اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ جَاءَتْنِي امْرَاَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَاَلَتْنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَاَعْطَيْتُهَا اِيَّاهَا فَاَخَذَتْهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ

۲۱۶۱..... حضرت ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا:

"میرے پاس ایک عورت آئی، اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں۔ اس نے مجھ سے کچھ مانگا مگر میرے پاس سوائے ایک کھجور کے کچھ نہ پایا۔ میں نے وہی کھجور اسے دیدی۔ اس نے وہ کھجور لے لی اور اپنی دونوں بیٹیوں کے درمیان اسے تقسیم کر دیا اور خود اس میں سے کچھ بھی نہ کھایا۔ پھر کھڑی ہوئی اور وہ اس کی بیٹیاں باہر نکل گئیں۔

بعد ازاں نبی ﷺ میرے پاس داخل ہوئے تو میں نے آپ ﷺ سے اس کا قصہ بیان کیا۔ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو کوئی بیٹیوں سے امتحان میں ڈالا گیا پھر اس نے ان کے ساتھ حسن سلوک کیا تو وہ اس کیلئے جہنم کی آگ سے ڈھال بن جائیں گی"۔ ❷

---

❶ حاصل حدیث یہ ہے کہ جس طرح مشک والے کی صحبت ہر حال میں کچھ نہ کچھ نفع تو ضرور ہی دے گی اسی طرح نیک آدمی کی صحبت اور ہم نشینی بھی خالی از فائدہ نہیں۔ اور جس طرح بھٹی دھونکنے والے کی صحبت خالی از علت نہیں اسی طرح برے ہم نشین کی صحبت بھی نقصان و برائی سے محفوظ نہیں۔

❷ لڑکیوں کی پرورش اور اچھی تربیت کی فضیلت اس حدیث سے واضح ہے۔ علامہ نوویؒ نے فرمایا کہ: "حدیث میں لڑکیوں کی پرورش کو امتحان وابتلاء سے اس لیے تعبیر کیا گیا کہ عادتاً لوگ لڑکیوں کی پیدائش کو ناگوار خیال کرتے تھے"۔
حضرت شیخ الاسلام مدظلہم نے فرمایا: "لیکن مسلمان کی یہ شان نہیں کہ وہ بیٹی ہونے کو ناپسند اور ناگوار سمجھے۔ لہٰذا لفظِ ابتلاء سے بظاہر اس بات کی طرف اشارہ مقصود ہے کہ لڑکیوں کی تربیت اور پرورش میں جو محنت و مشقت اٹھانی پڑتی ہے، وہ لڑکوں کی پرورش سے زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ لڑکیوں کا خوف بھی زیادہ ہوتا ہے اور باپ کے لئے کسبِ مال میں ان کی طرف سے معاونت بھی عموماً نہیں ہوتی۔
(تکملہ فتح الملہم، ۵/ ۴۵۱)
پھر بعض علماء نے فرمایا کہ: یہ فضیلت دو یا تین بیٹیوں کی پرورش کرنے والے کو حاصل ہوگی۔ لیکن بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایک لڑکی کی پرورش کرنے والے کے لئے بھی ہے۔ واللہ اعلم

ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَابْنَتَاهَا فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ حَدِيثَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنِ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ ۔

۲۱۶۲...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ أَنَّ زِيَادَ بْنَ أَبِي زِيَادٍ مَوْلَى ابْنِ عَيَّاشٍ حَدَّثَهُ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْنِي مِسْكِينَةٌ تَحْمِلُ ابْنَتَيْنِ لَهَا فَأَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ إِلَى فِيهَا تَمْرَةً لِتَأْكُلَهَا فَاسْتَطْعَمَتْهَا ابْنَتَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُرِيدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا فَأَعْجَبَنِي شَأْنُهَا فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنَ النَّارِ ۔

۲۱۶۲...... حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک مسکین عورت آئی، اپنی دو بیٹیوں کو (گود میں) اٹھائے ہوئے تھی۔ میں نے اسے تین کھجوریں دیں۔ اس نے ہرایک کو ایک کھجور دے دی اور ایک کھجور خود کھانے کے لئے اپنے منہ تک اٹھائی ہی تھی کہ اس کی بیٹیوں نے پھر اس سے کھجور مانگی۔ اس نے اس کھجور کے دو ٹکڑے کئے جسے وہ خود کھانا چاہ رہی تھی۔ (اور ایک ٹکڑا دونوں بیٹیوں کے منہ میں دے دیا)۔

مجھے بڑا تعجب ہوا اسکے اس معاملہ پر۔ (کہ خود کچھ نہیں کھایا اور سب بچیوں کو ہی کھلا دیا) میں نے اس کے اس فعل کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

”بے شک اللہ تعالیٰ نے اس وجہ سے اس کے اوپر جنت واجب فرمادی ہے یا فرمایا اسے جہنم سے آزاد کرادیا ہے“۔ ❶

۲۱۶۳...... حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

۲۱۶۳...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جس شخص نے دولڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ جوان ہوگئیں

---

❶ اس حدیث میں سابقہ حدیث کے برخلاف تین کھجوروں کا ذکر ہے۔ جس سے بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے۔ شراح حدیث نے تعارض کو دور کرنے کے لئے فرمایا ہے کہ ممکن ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو شروع میں ایک ہی کھجور ملی ہو اور پھر بعد میں مزید دو مل گئی ہوں۔ راوی نے ایک ہی کا تذکرہ کر دیا ہو۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ”تعدد قصہ“ کا احتمال ذکر کیا ہے کہ یہ واقعہ دو بار پیش آیا ہو۔ لیکن یہ بات بظاہر بعید معلوم ہوتی ہے۔
(کما ذکر الشیخ تقی العثمانی فی تکملہ فتح الملہم ۵-۴۵۲)

شیخ الاسلام علامہ عثمانی مدظلہم نے تکملہ میں فرمایا کہ:

”یہ ممکن ہے کہ تعداد تمر کا اختلاف رواۃ کے روایت بالمعنی کی وجہ سے پیدا ہوا ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تو تین ہی کھجوریں دیں تھیں۔ جیسا کہ عراک کی روایت میں ہے لیکن چونکہ اس عورت کا ایثار تو صرف ایک ہی کھجور میں واقع ہوا تھا لہٰذا دوسرے راویوں نے صرف ایک ہی کھجور کا ذکر کیا۔ اور یہ بات بارہا گذر چکی ہے کہ رواۃِ حدیث، واقعہ کے اصل جوہر کو محفوظ رکھنے کا اہتمام کرتے تھے نہ کہ جزئیاتِ غیر متعلقہ کو“۔ واللہ اعلم

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنَا وَهُوَ وَضَمَّ اَصَابِعَهٗ ۔

تو قیامت کے روز میں اور وہ اس طرح ہوں گے آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو باہم ملایا۔

باب-۴۱۱ باب فضل من يموت له ولدٌ فيحتسبه

بچّہ کی موت پر صبر کرنے کی فضیلت کا بیان

۲۱٦٤......حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لا يَمُوتُ لِاَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ اِلا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ ۔

۲۱٦۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس شخص کے تین لڑکے مر جائیں تو اسے جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی مگر قسم پوری کرنے کے لئے“۔ [1]

۲۱٦٥...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَابْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ مَالِكٍ وَبِمَعْنٰى حَدِيثِهِ اِلا اَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ فَيَلِجَ النَّارَ اِلا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ ۔

۲۱٦۵......ان تمام مذکورہ اسناد کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل مروی ہے البتہ حضرت سفیانؒ کی روایت کردہ حدیث میں یہ ہے کہ وہ صرف قسم کو پورا کرنے کیلئے جہنم میں داخل ہوگا۔

۲۱٦٦......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لِنِسْوَةٍ مِنَ الاَنْصَارِ لا يَمُوتُ لِاِحْدَاكُنَّ ثَلاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبَهُ اِلا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ اَوِ اثْنَيْنِ يَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ اَوِ اثْنَيْنِ ۔

۲۱٦٦...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بعض انصاری عورتوں سے فرمایا:
”تم میں سے جس کسی کے تین بچے مر جائیں پھر وہ ان پر صبر کرے تو وہ جنت میں داخل ہوگی“۔
ایک عورت نے ان میں سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ! اگر دو ہوں؟ فرمایا دو ہوں (تب بھی یہ فضیلت ہے)۔

۲۱٦٧......حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ

۲۱٦۷...... حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

---

[1] یعنی جس نے اپنے تین بچوں کی موت پر صبر کیا اور اللہ کی رضاء پر راضی رہا تو وہ اس فضیلت کا مستحق ہوگا۔ قسم پوری کرنے سے اشارہ ہے اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی طرف:

”و ان منكم الّا واردها كان علىٰ ربّك حتماً مقضياً“۔ (مریم: پ۱٦)

ترجمہ...... ”تم میں سے کوئی نہیں ہے مگر وہ دوزخ پر سے گزرے گا، ہو چکا تیرے رب پر وعدہ بچا فیصلہ شدہ“۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص کا گذر جہنم پر ضرور ہوگا۔ لیکن بہت سے اہل ایمان ایسے ہوں گے کہ انہیں جہنم کی آواز بھی سنائی نہیں دے گی۔ اور مؤمنین مخلصین پر وہ آگ برد و سلامتی بن جائے گی۔

حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الاَصْبَهَانِيِّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَاْتِيكَ فِيهِ تُعَلِّمُنَا مِمَّا عَلَّمَكَ اللهُ قَالَ اجْتَمِعْنَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَاجْتَمَعْنَ فَاَتَاهُنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللهُ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُنَّ مِنِ امْرَاَةٍ تُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلاثَةً اِلا كَانُوا لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ وَاثْنَيْنِ -

"ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! مرد تو آپ کی حدیثیں سب لے گئے (یعنی آپ کے ارشاد مبارکہ زیادہ تر مرد ہی سنتے ہیں اور آپ کے ارشادات کے مخاطب بھی زیادتر مرد ہی ہوتے ہیں) لہٰذا آپ ﷺ اپنی طرف سے ایک دن ہمارے لیئے خاص فرمادیں جس دن ہم (عورتیں) آپ کے پاس حاضر ہوں، آپ ہمیں وہ کچھ سکھائیں جو اللہ نے آپ ﷺ کو تعلیم فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
تم میں سے کوئی عورت ایسی نہیں ہے جس نے اپنے تین بچے آگے بھیج دیئے ہوں (وہ انتقال کر گئے ہوں) مگر یہ کہ وہ اس عورت کیلئے جہنم کی آگ سے ڈھال بن جائیں گے۔
ایک عورت نے کہا اور دو بچے، دو بچے، دو بچے؟ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا (ہاں) دو بھی، دو بھی، دو بھی"۔ [1]

۲۱۶۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الاَصْبَهَانِيِّ بِهٰذَا الاِسْنَادِ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ وَزَادَا جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الاَصْبَهَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَازِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلاثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ ـ

۲۱۶۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث بالا ہی منقول ہے اس اضافہ کے ساتھ کہ: "وہ تینوں بچے بالغ نہ ہوئے ہوں"۔

۲۱۶۹...... حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلٰى وتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ ابيهِ عَنْ اَبِي السَّلِيلِ عَنْ اَبِي حَسَّانَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِي هُرَيْرَةَ اِنَّهُ قَدْ مَاتَ لِيَ ابْنَان فَمَا اَنْتَ مُحَدِّثِي عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِحَدِيثٍ تُطَيِّبُ بِهِ

۲۱۶۹...... حضرت ابو حسان رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ: میرے دو بیٹے فوت ہو چکے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ کی کوئی ایسی حدیث نہیں بیان کرتے جس سے ہمارے (غمگین) دل خوش ہوں، اپنے فوت شدہ بچوں کے متعلق؟

---

[1] یہ سوال کرنے والی خاتون حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا تھیں۔
حدیث بالا میں تین اور دو کی تو صراحت ہے لیکن ایک بچہ جس کا مر جائے اس کی صراحت نہیں ہے۔ لیکن بعض احادیث میں جو سند کے اعتبار سے نسبتاً کمزور اور ضعیف ہیں ایک بچہ کے اوپر بھی یہ فضیلت ہے۔
چنانچہ ترمذی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک حدیث اسی مفہوم کی نقل کی ہے۔ لیکن وہ قابل احتجاج نہیں ہے۔

اَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ قَالَ نَعَمْ صِغَارُهُمْ دَعَامِيصُ الْجَنَّةِ يَتَلَقَّى اَحَدُهُمْ اَبَاهُ اَوْ قَالَ اَبَوَيْهِ فَيَأْخُذُ بِثَوْبِهِ اَوْ قَالَ بِيَدِهِ كَمَا آخُذُ اَنَا بِصَنِفَةِ ثَوْبِكَ هٰذَا فَلَا يَتَنَاهَى اَوْ قَالَ فَلَا يَنْتَهِي حَتّٰى يُدْخِلَهُ اللّٰهُ وَاَبَاهُ الْجَنَّةَ وَفِي رِوَايَةِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو السَّلِيلِ -

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "ہاں! چھوٹے بچے تو جنت کے کیڑے ہیں (مراد یہ ہے کہ جس طرح پانی کا کیڑا پانی سے جدا نہیں ہوتا اسی طرح وہ بھی جنت سے جدا نہیں ہوں گے) اور وہ اپنے باپ کا یا ماں باپ کا کپڑا پکڑیں گے یا ہاتھ پکڑیں گے جس طرح میں اس وقت تیرے کپڑے کا کنارا پکڑے ہوئے ہوں اور پھر اسے نہیں چھوڑیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اور ان کے باپ کو جنت میں داخل کردے گا"۔ [1]

۲۱۷۰...... و حَدَّثَنِيهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ عَنِ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَهَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا تُطَيِّبُ بِهِ اَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ نَعَمْ -

۲۱۷۰...... اس سند کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی ایسی بات سنی ہے جو ہمیں ہمارے فوت شدگان کی طرف سے خوش کردے؟ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: ہاں!

۲۱۷۱...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنُونَ ابْنَ غِيَاثٍ ح و حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ جَدِّهِ طَلْقِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَتِ امْرَاَةٌ النَّبِيَّ ﷺ بِصَبِيٍّ لَهَا فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ لَهُ فَلَقَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً قَالَ دَفَنْتِ ثَلَاثَةً قَالَتْ نَعَمْ قَالَ لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ قَالَ عُمَرُ مِنْ بَيْنِهِمْ عَنْ جَدِّهِ وَ قَالَ الْبَاقُونَ عَنْ طَلْقٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا الْجَدَّ -

۲۱۷۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں اپنے ایک بچہ کو لے کر آئی اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! اس کیلئے اللہ سے دعا فرمائے (درازیٔ عمر کی) تین بچوں کو دفن کرچکی ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین کو دفن کرچکی؟ تو نے جہنم کی آگ سے بڑی مضبوط باڑھ کرلی"۔

۲۱۷۲...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ طَلْقِ بْنِ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيِّ اَبِي غِيَاثٍ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِابْنٍ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّهُ يَشْتَكِي وَاِنِّي اَخَافُ عَلَيْهِ قَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةً قَالَ لَقَدِ احْتَظَرْتِ

۲۱۷۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک عورت اپنے لڑکے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ!

"یہ لڑکا بہت بیمار رہتا ہے اور مجھے اس کے متعلق بہت ڈر لگا رہتا ہے، کیونکہ میں تین بچوں کو دفن کرچکی ہوں"۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

[1] یعنی کم سن بچے اپنے والدین کیلئے جنت میں دخول کا باعث ہوں گے۔

بحِظَارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ قَالَ زُهَيْرٌ عَنْ طَلْقٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الْكُنْيَةَ ۔

"تونے جہنم سے بڑی مضبوط باڑھ کرلی ہے"۔ (یعنی اب جہنم کی آگ تجھے نقصان نہیں پہنچائے گی)۔

باب-۴۱۲ باب اذا احب الله عبدًا حببه الى عباده

جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے محبت فرماتے ہیں تو اسے اپنے بندوں کا محبوب بنادیتے ہیں

۲۱۷۳......حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّ فُلانًا فَأَحِبَّهُ قَالَ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ قَالَ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَيَقُولُ إِنِّي أُبْغِضُ فُلانًا فَأَبْغِضْهُ قَالَ فَيُبْغِضُهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللهَ يُبْغِضُ فُلانًا فَأَبْغِضُوهُ قَالَ فَيُبْغِضُونَهُ ثُمَّ تُوضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ ۔

۲۱۷۳......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ جب کسی بندہ سے محبت فرماتے ہیں تو جبرئیل علیہ السلام کو بلاتے ہیں اور فرماتے ہیں: بلاشبہ میں فلاں بندہ سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ پھر جبرئیل علیہ السلام بھی اس سے محبت فرماتے ہیں۔

بعد ازاں جبرئیل علیہ السلام آسمانوں میں یہ اعلان فرمادیتے ہیں کہ: بلاشبہ اللہ تعالیٰ فلاں بندہ سے محبت فرماتا ہے لہٰذا تم (فرشتے) بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر زمین میں اس کیلئے قبولیت رکھ دی جاتی ہے (یعنی اہل زمین کی قلوب اس کی طرف مائل ہوتے ہیں اور وہ بھی اس سے محبت کرتے ہیں)۔

اور جب کسی بندہ سے دشمنی فرماتے ہیں تو جبرئیلؑ کو بلا کر ارشاد فرماتے ہیں کہ:

میں بلاشبہ فلاں سے دشمنی کرتا ہوں لہٰذا تم بھی اس سے دشمنی رکھو۔ چنانچہ جبرئیلؑ بھی اس سے دشمنی کرتے ہیں۔ پھر آسمان والوں میں اعلان کردیتے ہیں کہ: بلاشبہ اللہ تعالیٰ فلاں بندہ سے دشمنی رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے نفرت کرو، چنانچہ وہ بھی اس سے بغض کرنے لگتے ہیں۔ اور پھر اس کیلئے زمین میں سے دشمنی رکھ دی جاتی ہے (اور سب فرشتے زمین والے اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں)۔

۲۱۷۴......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمنِ الْقَارِيَّ وَقَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ ح و حَدَّثَنَاه سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ

۲۱۷۴......ان مذکورہ تمام اسانید کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل حدیث مروی ہے البتہ حضرت ابن مسیب کی روایت کردہ حدیث میں بغض کا ذکر نہیں ہے۔

الْمُسَيَّبِ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ وَهُوَ ابْنُ اَنَسٍ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الإِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ حَدِيثَ الْعَلاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْبُغْضِ ـ

٢١٧٥...... حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ قَالَ كُنَّا بِعَرَفَةَ فَمَرَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ عَلَى الْمَوْسِمِ فَقَامَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ اِلَيْهِ فَقُلْتُ لِاَبِي يَا اَبَتِ اِنِّي اَرَى اللهَ يُحِبُّ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ لِمَا لَهُ مِنَ الْحُبِّ فِي قُلُوبِ النَّاسِ فَقَالَ بِاَبِيكَ اَنْتَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنْ سُهَيْلٍ ـ

٢١٧٥...... ابو صالح فرماتے ہیں کہ ہم میدان عرفات میں تھے تو حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ وہاں سے گزرے اور وہ امیر الحج تھے (اس سال خلیفہ کی طرف سے) لوگ انہیں دیکھنے کیلئے کھڑے ہو گئے۔ میں نے اپنے والد سے کہا کہ ابا جان میرا خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ عمر بن عبدالعزیز سے محبت فرماتے ہیں۔ والد نے کہا وہ کیسے؟ میں نے کہا کہ لوگوں کے دلوں میں جو ان کی محبت ہے (اسکی وجہ سے) انہوں نے کہا کہ قسم سے تیرے باپ (کے پیدا کرنے والے) کی، بلاشبہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث بیان کر رہے تھے... آگے حسبِ سابق حدیث جریر عن سهيل بیان کی۔ ❶

باب-٤١٣

باب الارواح جنودٌ مجندةٌ
روحیں غول کی شکل میں ہیں

٢١٧٦...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الاَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ ـ

٢١٧٦...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”روحیں جھنڈ کے جھنڈ ہیں پھر ان میں سے جنہوں نے ایک دوسرے سے تعارف حاصل کیا وہ (دنیا میں بھی) باہم مانوس رہتی ہیں اور جو وہاں ایک دوسرے سے الگ تھیں (دنیا میں بھی) الگ رہتی ہیں“۔ ❷

---

❶ اردو زبان میں ایک محاورہ ”زبانِ خلق کو نقارۂ خدا سمجھو“ درحقیقت اسی حدیث مبارکہ کا عمومی مفہوم ہے۔ حدیث کا مقصد و مطلب واضح ہے اور یہ محبت اللہ کے احکامات کی پابندی، مخلوقِ خدا سے نرمی و شفقت کا معاملہ کرنے اور اللہ کی رضا کی طلب سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ وفّقنا الله منه حظًا وافرًا الكريم (آمین)

❷ (فائدہ صفحہ ہذا)...... روحوں کے جھنڈ کے جھنڈ میں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ تمام ارواح مختلف النوع اور مختلف الخلقت ہیں۔ جس طرح درختوں کے جھنڈ میں ہر درخت مختلف قد و کاٹھ کا اور مختلف نوعیت کا ہوتا ہے۔ اسی طرح روحیں بھی مختلف طبیعتوں اور مزاج کی ہوتی ہیں۔ اور ان کی باہمی پہچان اور تعارف سے مراد صفات و عادات اور اخلاق و شمائل میں مشابہت ہے۔ یعنی جن کی روحیں سعادت میں مشترکہ تھیں وہ دنیا میں بھی نیک افراد کے ساتھ اپنا تعلق رکھتیں ہیں۔ اور جن کی روحیں شریر اور آمادہ شر...... (جاری ہے)

۲۱۷۷......حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ بِحَدِيثٍ يَرْفَعُهُ قَالَ النَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الاسْلَامِ اِذَا فَقُهُوا وَالْاَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ ـ

۲۱۷۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"لوگ کانیں ہیں سونے چاندی کی کانوں کی طرح جاہلیت کے زمانہ میں ان کی بہترین لوگ اسلام میں آکر بھی بہترین ہیں بلکہ وہ دین کی فہم حاصل کرلیں اور تمام روحیں جھنڈ کے جھنڈ ہیں۔ سو جو ان میں آپس میں متعارف ہوتی ہیں (عالمِ ارواح میں) وہ دنیا میں بھی باہم الفت رکھتی ہیں، اور جو ان میں آپس میں غیرت رکھتی تھیں وہ دنیا میں بھی باہمی غیرت برتتی ہیں"۔ ❶

باب-۴۱۴ باب المرء مع من احب

جس سے محبت ہو اسی کے ساتھ حشر ہوگا

۲۱۷۸......حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ حُبَّ اللهِ وَرَسُولِهِ قَالَ اَنْتَ مَعَ

۲۱۷۸...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے اس کے واسطے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ کہنے لگا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت آپ ﷺ نے فرمایا تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے"۔ ❷

(گذشتہ سے پیوستہ)...... تھیں وہ دنیا میں بھی اپنی ہم جنس کی طرف پرواز کرتے ہیں۔
خطابیؒ نے فرمایا کہ:
"باہمی تعارف و تشاکل نے اس بات کی طرف اشارہ محتمل ہے کہ خیر و شر اصلاح و فساد میں اشتراک ہو" بہر حال روحوں کا باہم تعارف و پہچان انکی طبائع اور فضائل و عادات کے مطابق ہوتا ہے۔ (راشد اسلم۔)

❶ (فائدہ صفحہ ہذا)...... جس طرح سونے چاندی کی کانیں اپنی نوعیت' اور فوائد و منافع کے لحاظ سے مختلف اور مفید و مضر ہوتی ہیں اسی طرح لوگ بھی اپنی طبیعتوں اور منافع و نقصانات کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں۔ چنانچہ جو لوگ جاہلیت کے زمانہ میں اعلیٰ انسانی اقدار کے حامل اور بلند اطوار والے تھے مثلاً: بہادری و شجاعت، حمیت و غیرت، شرافت و بزرگی، خوش خلقی و خندہ روئی سخاوت و دانائی وغیرہ میں جو جاہلیت کے دور میں ممتاز تھے وہ اسلام میں اپنی ان صفات کی وجہ سے ممتاز رہے جبکہ وہ اسلام کی دولت بھی حاصل کر چکے۔ گویا اسلام کے اندر انسانی اقدار اور اعلیٰ اطوار واخلاق بہت اہمیت کے حامل ہیں اور اسلام کی فہم و فقاہت کے ساتھ یہ صفاتِ کریم انسان کو مقاماتِ عہد تک پہنچاتی ہیں۔

❷ یعنی قیامت کا سوال تو کر رہا ہے لیکن قیامت کے وقوع کے بعد جو سخت حالات پیش آئیں گے ان کیلئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اور مقصد یہ تھا کہ انسان کو اس فکر میں نہیں پڑنا چاہیے۔
یہ معاملہ تو اللہ تعالیٰ کا ہے وہ جب چاہیں گے قیامت واقع ہو جائیگی کرنے کا اصل کام تو یہ ہے کہ انسان اس کے واسطے تیاری کر لے اور وہاں کا توشہ جمع کر لے۔
اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت اور اولیاء اللہ، علماء ربانین، صلحاء امت کے ساتھ محبت بھی انسان کو فائدہ...... (جاری ہے)

اَحْبَبْتَ۔

۲...حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو
قِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ
ر وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا
يَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا
ولَ اللهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا فَلَمْ
ذْ كَبِيرًا قَالَ وَلٰكِنِّي اُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ قَالَ
ت مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ۔

۲۱۷۹..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ تونے اس کے لئے کیا سامان کیا ہے؟ اس نے کوئی بڑی بات نہیں ذکر کی (کہ میں نے یہ یہ نیک اعمال کئے ہیں) البتہ یہ کہا کہ: لیکن میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بس تو اس کے ساتھ ہے جس سے محبت کرے"۔

۲...حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ
عَبْدٌ اَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ
رَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي اَنَسُ
مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَعْرَابِ اَتَى رَسُولَ
ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرٍ
مَدُ عَلَيْهِ نَفْسِي۔

۲۱۸۰..... اس سند سے بھی حدیث بالا ہی منقول ہے۔ اس اضافہ کے ساتھ کہ دیہاتی شخص نے کہا:
"میں نے قیامت کے واسطے کوئی زیادہ تیاری نہیں کر رکھی کہ جس پر اپنے نفس کی تعریف کروں"۔

۲...حَدَّثَنِي اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ
ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ
قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا
اللهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَمَا اَعْدَدْتَ لِلسَّاعَةِ
ـَّ اللهِ وَرَسُولِهِ قَالَ فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ۔
ـْ فَمَا فَرِحْنَا بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحًا اَشَدَّ مِنْ

۲۱۸۱..... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟
آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اور تونے اس کیلئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ کہنے لگا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت! آپ ﷺ نے فرمایا: "تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے"۔

نہ سے پیوستہ)..... پہنچاتی ہے جبکہ حدیث سے واضح ہے کہ دنیا میں انسان جن لوگوں سے محبت کرتا ہوگا آخرت میں اسکا حشر اپنی تھ ہوگا۔ اور جو بدکاروں بے دینوں اور دنیا پرستوں سے محبت رکھے گا اسکا حشر بھی انہی کے ساتھ ہوگا۔
نے فرمایا کہ:
، میں اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے محبت صلحاء اور اہل خیر خواہ زندہ ہوں یا وفات پاچکے ہوں ان سے محبت کی فضیلت واضح ہے۔ اور سکے رسول کی محبت یہ ہے کہ ان کے احکامات کی اتباع اور نواہی سے اجتناب کرے آداب شرعیہ کی رعایت کرے پھر خواہ اعمال ار میں کم ہوں حق تعالیٰ اپنے فضل سے محبوب بندوں کے ساتھ اسکا حشر فرمائیں گے۔

گرچہ از نیکاں نیم و لیک بہ نیکاں بستہ ایم

انہ، اپنے کرم سے ناکارہ مترجم کو اپنی، اپنے رسول ﷺ کی اور اپنے محبوب و مطہر بندوں کی خالص محبت نصیب فرمائے اور انہی ں سیہ کار کا حشر فرمائے اور ان کے جوتوں میں جنت میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین (وھو الصمد القادر)

قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَاَنَا اُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهُ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَاَرْجُو اَنْ اَكُوْنَ مَعَهُمْ وَاِنْ لَمْ اَعْمَلْ بِاَعْمَالِهِمْ -

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد کسی بات سے اتنا خوش نہیں ہوئے جتنا نبی ﷺ کے اس قول سے کہ "تیرا حشر اس کے ساتھ ہو گا جس سے تو محبت رکھے"

"حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پس میں اللہ سے محبت رکھتا ہوں اور اس کے رسول ﷺ سے اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور میں امید رکھتا ہوں کہ میں بھی انہی کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میں نے ان جیسے اعمال نہیں کئے۔"❶

۲۱۸۲..... حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ اَنَسٍ فَاَنَا اُحِبُّ وَمَا بَعْدَهُ -

۲۱۸۲..... ترجمہ حسبِ سابق ہے۔ البتہ اس میں حضرتِ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قولِ مذکورہ (میں کہ اللہ اور اسکے رسول ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ وعمرؓ سے محبت رکھتا ہوں الخ) نہیں ہے۔

۲۱۸۳..... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ خَارِجَيْنِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِيَنَا رَجُلًا عِنْدَ سُدَّةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا اَعْدَدْتَ

۲۱۸۳..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ مسجد سے باہر نکل رہے تھے کہ اسی اثناء میں مسجد کے دروازہ کے پاس ایک آدمی ہمیں ملا اور اس نے کہا: یارسول اللہ: قیامت کب واقع ہو گی؟۔

رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا تو نے اس کیلئے کیا تیاری کر رکھی ہے

❶ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے اور ابو بکر و عمرؓ سے محبت رکھتا ہوں" بڑا عجیب جملہ ہے اللہ اور اس کے رسول کی محبت تو ہر مسلمان کو ہوتی ہے اگرچہ اسکے درجات مختلف ہوتے ہیں لیکن حضرت انسؓ نے حضرت ابو بکر و عمرؓ سے اپنی محبت کا والہانہ اعلان اور اس کو اللہ و رسول کی محبت کے ساتھ ذکر کر کے قیامت تک کیلئے اس بات کو واضح فرمادیا کہ زبان سے رسول کی محبت کا دعویٰ کرنا اور دل میں رسول کے صحابہؓ بالخصوص حضراتِ شیخینؓ کے متعلق یہ گمانی گندے خیالات رکھنا درحقیقت کفر کا غلیظ ترین درجہ اور منافقت کی بدترین نشانی ہے۔

ہر مسلمان جانتا ہے کہ وہ کونسا طبقہ ہے جو زبان سے اللہ و رسول کا تذکرہ کرتا ہے مگر اس طبقہ کے دل میں رسول کے افضل ترین صحابہ کے متعلق بغض بھرا ہوا ہے۔ اللہ رب العالمین نے مقدس و پاکیزہ ہستیوں کے تقدس کے پیشِ نظر اس فرقہ ضالہ کے خبیث اور ناپاک دلوں کو ان کی محبت سے محروم رکھا☆ اور یہی چیز ان کے مقام کو واضح کرتی ہے کہ کل ان کا حشر کس کے ساتھ ہو گا اور اللہ و رسول کے ساتھ ساتھ حضرات شیخینؓ حضراتِ ختنینؓ، ازواج مطہراتؓ اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ بھی یکساں محبت رکھنے والے اہل السنۃ والجماعۃ کا حشر ان شاء اللہ کن بزرگوں کے ساتھ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ حضرت انسؓ کی روح پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے جنہوں نے واضح الفاظ میں اس حقیقت کو بتلا کر قیامت تک کیلئے راستہ روشن کر دیا۔ جزاه الله عنا خير الجزاء

اللہ رب العلمین اپنے کرم سے ان بزرگوں و مقدس ہستیوں کی حقیقت محبت سے ہمیشہ ہمارے دلوں کو پر رکھے اور روزِ حشر انہی پاکیزہ ہستیوں کے قدموں میں ہمارا حشر فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

لَهَا قَالَ فَكَانَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ صَلاةٍ وَلا صِيَامٍ وَلا صَدَقَةٍ وَلٰكِنِّي اُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ قَالَ فَاَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ۔

مذکورہ شخص گویا کچھ دب گیا پھر کہنے لگا۔ یارسول اللہ! میں نے قیامت کیلئے نہ زیادہ نمازوں سے تیاری کی ہے نہ روزوں سے اور نہ ہی زیادہ صدقات سے لیکن میں اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو اس کے ساتھ ہے جس سے محبت کرے۔

۲۱۸۴...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْيَشْكُرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ۔

۲۱۸۴...... حضرت انسؓ نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث (کہ تو اس کے ساتھ ہے جس سے محبت کرے) ہی کی مثل حدیث نقل فرماتے ہیں۔

۲۱۸۵...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ اَنَسًا ح و حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالا حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ۔

۲۱۸۵...... حضرت انس بن مالکؓ سے مذکورہ بالا احادیث (کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تو اس کے ساتھ ہے جس سے محبت کرے) ہی کی مثل مروی ہے۔

۲۱۸۶...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَرٰى فِي رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔

۲۱۸۶...... حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ! اس شخص کے متعلق آپ کیا خیال فرماتے ہیں جو کسی قوم سے محبت کرے لیکن اعمال صالحہ میں ان کے ساتھ شامل نہ ہو (ان جیسے اعمال خیر نہ کرے)۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان کا حشر اس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہوگا"۔

۲۱۸۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كِلاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۲۱۸۷...... حضرت عبد اللہؓ نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث (کہ آدمی اس ہی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھے گا) ہی کی مثل مروی ہے۔

۲۱۸۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا

۲۱۸۸...... حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ (بقیہ حدیث مبارکہ

اَبُو مُعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ اَبِي مُوسى قَالَ اَتى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ -

حسب سابق بیان فرمائی)

باب-۴۱۵ باب اذا اثني على الصالح فهي بشرى ولا تضره

نیک شخص کی تعریف اس کیلئے مضر نہیں

۲۱۸۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَاَبُو الرَّبِيعِ وَاَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيى قَالَ يَحْيى اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ -

۲۱۸۹...... حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا! آپ کا کیا ارشاد ہے اس شخص کے بارے میں جو نیکی کے کام کرتا ہے اور لوگ اس پر اسکی تعریف کرتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"یہ تو مومن کیلئے دنیا ہی میں خوش خبری ہے"۔

۲۱۹۰...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ وَكِيعٍ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّى حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ ح وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ بِاِسْنَادِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرَ عَبْدِ الصَّمَدِ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ كَمَا قَالَ حَمَّادٌ -

۲۱۹۰...... ان مذکورہ تمام اسناد کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی مروی ہے البتہ ایک روایت میں یہ ہے کہ لوگ اس سے محبت کرتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں۔ [1]

---

[1] "عاجل بشریٰ المؤمن" کے متعلق نوویؒ نے فرمایا کہ:
یہ مؤمن کیلئے جلدی کی خوشخبری ہے۔ (یعنی اصل خوشی تو اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہونے کے بعد ملے گی لیکن فوری طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ خوشخبری اسے دنیا میں ہی حاصل ہو جاتی ہے کہ اس کے اخلاص کے پیش نظر حق تعالیٰ لوگوں کی زبانوں پر اسکی تعریف جاری رہنے دیتے ہیں جو اس کیلئے باعث بشارت ہوتی ہے) اور یہ اللہ تعالیٰ کی رضاء و خوشنودی کی دلیل اور اس سے محبت کی علامت ہے۔ اور پھر وہ اسے مخلوق کا محبوب بنا دیتا ہے جب کہ حدیث سابقہ میں گزر چکا ہے کہ ثم یوضع لہ القبول فی الارض۔ یہ سب اس وقت ہے جبکہ لوگ بغیر اسکی تمنا اور خواہش کے اسکی تعریف کریں۔ لیکن اگر تعریف کروائی جائے تو یہ مذموم ہے"۔ (نووی علی مسلم ۲/۳۳۲)
حاصل کلام یہ کہ نیک کام اگر لوگوں کی تعریف حاصل کرنے کیلئے کیا جائے تو یہ ریا ہے اور وہ حرام ہے لیکن اگر اس کا عمل اللہ کیلئے خالص ہو اور پھر لوگ بغیر اس کی طلب کے اس کی تعریف کریں تو وہ اللہ کے یہاں قبولیت کی علامت ہے اور یہ تعریف اس کے اندر عُجب و خود پسندی کے بجائے شکر نعمت کے جذبات پیدا کرتی ہے۔

كتاب القــــدر

كتاب القدر
مسائل تقدیر کا بیان

باب-۴۱۶ باب كيفية خلق الآدمي في بطن امه وكتابة رزقه واجله وعمله وشقاوته وسعادته
ماں کے پیٹ میں تخلیق بنی آدم اور اس کے رزق، موت اور اعمال کا لکھا جانا

۲۱۹۱ ـــ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبِي وَاَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ قَالُوا حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ اِنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ فِي ذٰلِكَ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُونُ فِي ذٰلِكَ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوحَ وَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ بِكَتْبِ رِزْقِهِ وَاَجَلِهِ وَعَمَلِهِ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيدٌ فَوَالَّذِي لا اِلَهَ غَيْرُهُ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا -

۲۱۹۱ ـــ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان فرمایا اور وہ صادق المصدوق (سچے اور سچے کیئے گئے) ہیں۔

”بے شک تم میں سے ہر ایک آدمی کا نطفہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس روز تک جمع رکھا جاتا ہے پھر وہ اسی طرح خون کا لوتھڑا بن جاتا ہے“ پھر اسی طرح (چالیس روز میں) گوشت کا ٹکڑا بن جاتا ہے پھر ایک فرشتہ بھیجا جاتا ہے اور وہ اس میں روح پھونکتا ہے اور اسے چار باتوں کا حکم کیا جاتا ہے۔ اس کے رزق کو لکھنے کا۔ اس کے عمل کو لکھنے کا اور اس کی موت (کا وقت وطریقہ) لکھنے کا اور نیک بخت ہے یا بد بخت ہے اس کے لکھنے کا۔

پس اس ذات کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں، بے شک ہم میں سے کوئی جنت والوں کے سے اعمال کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان ہاتھ بھر کا فاصلہ ہی رہ جاتا ہے کہ اچانک تقدیر کا لکھا اس پر غالب آ جاتا ہے اور وہ جہنمیوں کا سا عمل کرتا ہے اور جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔ (نعوذ باللہ) اور بلاشبہ تم میں سے کوئی جہنمیوں کے سے اعمال کرتا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کے اور جہنم کے مابین ایک ہاتھ برابر ہی فاصلہ رہ جاتا ہے کہ اسکا تقدیر کا لکھا غالب آتا ہے اور وہ جنت والوں کے کام کر کے جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔

۲۱۹۲ ـــ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ

۲۱۹۲ ـــ اس سند سے بھی مندرجہ بالا مضمون ہی الفاظ کے معمولی

اِبْرَاهِيمَ كِلاهُمَا عَنْ جَرِيرِ بْـنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ ح وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ الاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ كُلُّهُمْ عَنِ الاَعْمَشِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ قَالَ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً و قَالَ فِي حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ اَرْبَعِينَ لَيْلَةً اَرْبَعِينَ يَوْمًا وَاَمَّا فِي

فرق کے ساتھ منقول ہے۔❶

وہ فرق یہ ہے کہ حضرت وکیع کی روایت کردہ حدیث میں ہے: تم میں سے ہر ایک کی تخلیق اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس راتیں ہوتی ہیں۔ حضرت شعبہ کی روایت میں چالیس دن یا چالیس رات ہے۔ اور حضرت جریر و عیسیٰ کی روایت میں چالیس دن مذکور ہیں۔

---

❶ فائدہ..... کتاب القدر یہ کے یہاں لانے مقصود وہ احادیث بیان کرنا ہے۔ جن میں اللہ تعالیٰ کی قضاء و قدر کا بیان ہو۔ مسئلہ تقدیر عقائد سے تعلق رکھتا ہے اور شریعت کے نازک ترین مسائل میں سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تقدیر کے متعلق زیادہ بحث و گفتگو کو منع فرمایا گیا ہے۔ کیونکہ انسان اس میں حد اعتدال سے تجاوز کر کے اپنی دنیا و آخرت تباہ کر بیٹھتا ہے۔ اسلئے کہ انسانی عقل تو انتہائی محدود ہے جبکہ اللہ رب العالمین کا علم اور اس کی تمام صفات غیر محدود ہیں۔ لامحدود، محدود میں کیسے سما سکتا ہے؟ بہر حال مسئلہ تقدیر کی تفصیلات تو عقائد کی کتب اور علم کلام کے دفاتر میں ہیں اختصار کے ساتھ اتنا جان لینا چاہئے کہ:

"بندہ اپنے افعال کا خالق نہیں ہے البتہ وہ اپنے اختیار سے اپنے افعال کیلئے کاسب ہے۔ لیکن اس کسب کی کنہ اور حقیقت کا جہاں تک تعلق ہے، تو وہ انسان کی حد ادراک سے باہر ہے اور ان متشابہات میں سے ہے جس میں زیادہ غور و فکر کرنا انسان کیلئے جائز نہیں ہے۔ جبکہ دنیا و آخرت کا کوئی معاملہ اس کسب کی کنہ کے جاننے پر موقوف بھی نہیں ہے لہٰذا اس معاملہ میں سکوت اختیار کرنا ہی صحیح اور سلامتی کا راستہ ہے"۔ (تکملہ فتح الملہم ۵/۵۶۸)

امام غزالیؒ نے اس بارے میں جو کلام فرمایا ہے وہ اس باب میں بہت صحیح، جامع اور معتدل ہے کہ بندہ جو بھی کلام کرتا ہے وہ علی سبیل الاکتساب اسکی قدرت رکھتا ہے لیکن اس فعل کی تخلیق اور اس کی قدرتِ حقیقی وہ اللہ تعالیٰ ہی کے ارادہ اور مشیت کے تابع ہے اللہ تعالیٰ نے قدر (قدرت) اور مقدور (جس کی قدرت دی گئی ہو) دونوں کو پیدا فرمایا ہے اور اخیار اور مختار (جس کو اختیار دیا گیا) دونوں کو پیدا فرمایا ہے۔

پس قدرت بندہ کیلئے تو وصف ہے لیکن حق تعالیٰ کیلئے خلق (تخلیق) ہے وہ اس کا کسب نہیں، لیکن اس کام کیلئے حرکت کرنا یہ بندہ کا کسب ہے۔ اگرچہ وہ حرکت بھی اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہے۔ اگر بندہ یک گونہ قدرت و اختیار نہیں رکھتا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ انسان اپنے ارادہ سے حرکت کرے۔ جبکہ تندرست انسان اپنے ہاتھ کو حرکت دیتا ہے۔ (احیاء العلوم/امام غزالیؒ)

غرضیکہ عقیدۂ تقدیر پر ایمان لانا ضروری اور واجب ہے جبکہ اس کی زیادہ تفصیل میں پڑنا غیر مناسب ہے اور اس کو بہانہ بنا کر عمل سے فارغ ہو کر نہیں بیٹھنا چاہئے۔

امام نوویؒ نے فرمایا کہ:

"اس حدیث کا مقصد مراد یہ ہے کہ اس طرح کا معاملہ لوگوں میں شاذ و نادر ہی ہوتا ہے اکثریت میں نہیں۔ اور پھر یہ اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم اور اس کی وسعتِ رحمت کا نتیجہ ہے کہ ایسا تو اکثر ہوتا ہے کہ لوگوں میں انقلاب آتا ہے شر سے خیر کی طرف۔ لیکن اس کے برعکس کہ خیر سے شر کی طرف انقلاب ہو بہت ہی کم اور نادر الوقوع ہوتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد: "میری رحمت میرے غضب سے بڑھ گئی" کے مطابق ہے"۔ (نووی علی/صحیح مسلم ۲/۳۳۱)

حَدِيثِ جَرِيرٍ وَعِيسَى اَرْبَعِينَ يَوْمًا۔

۲۱۹۳......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيدٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَى النُّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ فِي الرَّحِمِ بِاَرْبَعِينَ اَوْ خَمْسَةٍ وَاَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَيَقُولُ يَا رَبِّ اَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيدٌ فَيُكْتَبَانِ فَيَقُولُ اَيْ رَبِّ اَذَكَرٌ اَوْ اُنْثَى فَيُكْتَبَانِ وَيُكْتَبُ عَمَلُهُ وَاَثَرُهُ وَاَجَلُهُ وَرِزْقُهُ ثُمَّ تُطْوَى الصُّحُفُ فَلا يُزَادُ فِيهَا وَلا يُنْقَصُ۔

۲۱۹۳...... حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ "رحم مادر میں استقرار حمل کے چالیس یا پینتالیس دن کے بعد ایک فرشتہ نطفہ کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے: اے رب! بد بخت لکھوں یا نیک بخت؟ پھر حکم الٰہی کے مطابق جو کہا جاتا ہے وہ لکھ لیتا ہے۔ پھر کہتا ہے اے رب! مرد لکھوں یا عورت؟ چنانچہ دونوں میں سے جو حکم ہوتا ہے وہ لکھ لیا جاتا ہے۔ اور اس کا عمل، موت کا وقت اور رزق لکھ لیا جاتا ہے۔ بعد ازاں صحیفہ لپیٹ دیا جاتا ہے، چنانچہ پھر اس میں نہ زیادہ کیا جاتا ہے نہ کم کیا جاتا ہے۔[1]

۲۱۹٤......حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ اَنَّ عَامِرَ بْنَ وَاثِلَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ اُمِّهِ وَالسَّعِيدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهِ فَاَتَى رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ

۲۱۹۴...... عامر بن واثلہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: "شقی (بد بخت) تو اپنی ماں کے پیٹ ہی سے بد بخت ہوتا ہے اور سعید وہ ہے جو دوسرے کے سبب سے نصیحت حاصل کرے"۔
عامر بن واثلہ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی جنہیں حذیفہ رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا کے پاس آئے اور ان سے حضرت عبداللہ بن مسعود

---

[1] فائدہ...... حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بن اسید رسول اللہ ﷺ کے ان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے ہیں جو غزوۂ حدیبیہ میں شریک ہوئے اور بیعت شجرہ (رضوان) میں بھی شامل تھے۔ ان کی کنیت ابو سریحہ تھی۔
امام مسلمؒ اور اصحاب السنن نے ان سے روایات تخریج کی ہیں۔ ۴۲ھ میں وفات پائی اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔
(الاصابہ فی تمییز الصحابہ لابن حجر الحافظ ۱/۳۱۶)
زیادتی اور کمی نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو پیدائش سے قبل رحم مادر میں استقرار حمل کے چالیس یا پینتالیس روز کے بعد جو فیصلہ اسکی عمر، رزق، موت وغیرہ سے متعلق کیا جاتا ہے وہ حتمی ہوتا ہے اور اس میں کوئی ترمیم و تبدیلی نہیں ہوا کرتی۔
حدیث بالا میں استقرارِ حمل کے چالیس یا پینتالیس (۴۵) روز کے بعد عمر، رزق اور موت وغیرہ کے فیصلہ کا ذکر ہے یعنی دوسری چالیسویں کی ابتداء میں۔ جبکہ اس سے پہلے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں تیسری چالیسویں کی ابتداء میں یعنی نفخ روح (روح ڈالے جانے) سے قبل ان کاموں کا ذکر ہے۔ تو بظاہر دونوں میں تعارض ہے۔
چنانچہ قاضی عیاض مالکیؒ اور نوویؒ نے فرمایا کہ اصل بات یہی ہے جو حذیفہ رضی اللہ عنہ بن اسید کی مذکورہ روایت میں بیان کی گئی ہے یعنی یہ امور اربعہ پہلے چالیس یا پینتالیس دن کے بعد سے کئے جاتے ہیں۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ویؤمر باربع کلماتٍ" کا عطف سابقہ جملہ پر نہیں بلکہ اس پہلے والے جملہ پر ہے اور مراد یہ نہیں ہے کہ نفخ روح سے قبل یہ امور طے کئے جاتے ہیں۔ بلکہ مطلقاً ان امور کے طے کئے جانے کا ذکر ہے نہ کہ اس کے زمان کی تعیین و تخصیص۔ واللہ اعلم۔ (تکملہ فتح الملہم ۵/۴۷۴)

اللهﷺ يُقَالُ لَهُ حُذَيْفَةُ بْنُ اَسِيدٍ الْغِفَارِيُّ فَحَدَّثَهُ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ وَكَيْفَ يَشْقَى رَجُلٌ بِغَيْرِ عَمَلٍ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ اَتَعْجَبُ مِنْ ذَلِكَ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِﷺ يَقُولُ اِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ ثِنْتَانِ وَاَرْبَعُونَ لَيْلَةً بَعَثَ اللهُ اِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجِلْدَهَا وَلَحْمَهَا وَعِظَامَهَا ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ اَذَكَرٌ اَمْ اُنْثَى فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ اَجَلُهُ فَيَقُولُ رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ رِزْقُهُ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيفَةِ فِي يَدِهِ فَلَا يَزِيدُ عَلَى مَا اُمِرَ وَلَا يَنْقُصُ -

رضی اللہ عنہ کا مذکورہ بالا قول بیان کیا اور کہا کہ آدمی بغیر عمل کے کیسے شقی ہو جائے گا؟ تو ان سے ان صاحب (حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ کیا تجھے اس سے تعجب ہے۔ بلاشبہ میں نے رسول اللہﷺ سے سنا فرماتے تھے کہ:

"جب (استقرار حمل کے بعد) نطفہ پر بیالیس راتیں گذر جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتے ہیں وہ اس کی صورت گری کرتا ہے، اسکے کان، آنکھیں، کھال، گوشت اور ہڈیاں بناتا ہے پھر کہتا ہے، اے رب! کیا مذکر بناؤں یا مؤنث؟ پھر تیرا رب جو چاہتا ہے فیصلہ فرماتا ہے اور فرشتہ لکھ دیتا ہے۔

پھر فرشتہ عرض کرتا ہے اے رب! اس کی موت کا وقت (کیا لکھوں؟) تو تیرا رب جو چاہتا ہے وہ فرمادیتا ہے اور فرشتہ لکھ دیتا ہے۔ پھر فرشتہ کہتا ہے اے رب! اس کا رزق؟ تو تیرا رب جو چاہتا ہے فیصلہ فرمادیتا ہے اور فرشتہ اسے لکھ دیتا ہے۔ بعد ازاں فرشتہ وہ صحیفہ (جس میں اس کی عمر، رزق وغیرہ لکھا ہوتا ہے) اپنے ہاتھ میں لے کر نکلتا ہے تو اس کے بعد کوئی بات نہ زیادہ ہوتی ہے نہ کم۔

۲۱۹۵...... حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ

۲۱۹۵...... اس سند کے ساتھ بھی سابقہ حدیث عمرو بن حارث ہی کی مثل حدیث مروی ہے۔[1]

[1] فائدہ...... ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول "بدبخت اپنی ماں کے پیٹ سے ہی بدبخت ہوتا ہے" کا مطلب یہ ہے کہ انسان کی ابتداء ماں کے پیٹ سے ہوتی ہے اور وہیں اس کا حال کہ وہ انجام کار کے اعتبار سے "شقی" ہے یا "سعید" فرشتوں پر ظاہر ہو جاتا ہے۔ یا اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جس پر چاہتا ہے اس پر ظاہر فرمادیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے علم ازلی میں یہ بات پہلے سے ہے اور لوحِ محفوظ میں پہلے سے لکھی ہوئی ہے اور قضاء الٰہی میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔ (قالہ القرطبی فی المفہم ۶/۶۵۴)

حدیث کے اس جملہ پر کہ "نطفہ پر بیالیس راتیں گذرنے کے بعد ایک فرشتہ اللہ تعالیٰ بھیجتے ہیں اور وہ نطفہ کی صورت گری کرتا ہے" پر شارح حدیث مشکل میں پڑے اور انہوں نے کہا کہ اس حدیث کو اپنے ظاہر پر محمول کرنا مشکل ہے اس لیے کہ نطفہ کی صورت گری دوسرے چالیسویں میں نہیں ہوتی۔ چنانچہ اس حدیث کی تاویل کی گئی اور اس بارے میں بڑے متنوع احتمالات پیش کئے گئے۔ شیخ الاسلام علامہ تقی عثمانی تکملہ فتح الملہم میں فرماتے ہیں:

فی الواقع حدیث میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ اس لیے کہ نطفہ کی صورت گری متعدد مراحل میں مکمل ہوتی ہے۔ چنانچہ ابتدائی تصویر تو دوسرے چالیسویں میں شروع ہو جاتی ہے لیکن وہ ہلکی، غیر واضح صورت ہوتی ہے اور متقدمین اطباء نے اسے صرف خطوط سے ہی تعبیر کیا ہے (یعنی وہ صرف خاکہ سا ہوتا ہے) بہر کیف ابتدائی مراحل میں تصویر اور صورت واضح نہیں ہوتی اور صرف آنکھ سے اسے دیکھنا ممکن نہیں ہوتا البتہ آلات (مثلاً خوردبین وغیرہ) سے وہ ظاہر ہوتی ہے۔ اور جہاں تک واضح صورت کا تعلق ہے کہ جیسے وہ کوئی آنکھ سے پہچان سکے وہ بہر حال تیسرے چالیسویں کی تکمیل پر ہی پوری ہوتی ہے"۔ واللہ اعلم (تکملہ فتح الملہم ۵/۷۵)

اَنَّ اَبَا الطُّفَيْلِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ۔

۲۱۹۶.....حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ اَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ عَطَاءٍ اَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ خَالِدٍ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا الطُّفَيْلِ حَدَّثَهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى اَبِي سَرِيْحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ الْغِفَارِيِّ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بِاُذُنَيَّ هَاتَيْنِ يَقُوْلُ اِنَّ النُّطْفَةَ تَقَعُ فِي الرَّحِمِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ يَتَصَوَّرُ عَلَيْهَا الْمَلَكُ قَالَ زُهَيْرٌ حَسِبْتُهُ قَالَ الَّذِي يَخْلُقُهَا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ اَذَكَرٌ اَوْ اُنْثَى فَيَجْعَلُهُ اللهُ ذَكَرًا اَوْ اُنْثَى ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَسَوِيٌّ اَوْ غَيْرُ سَوِيٍّ فَيَجْعَلُهُ اللهُ سَوِيًّا اَوْ غَيْرَ سَوِيٍّ ثُمَّ يَقُوْلُ يَا رَبِّ مَا رِزْقُهُ مَا اَجَلُهُ مَا خُلُقُهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ اللهُ شَقِيًّا اَوْ سَعِيْدًا۔

۲۱۹۶..... حضرت ابوالطفیلؒ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک بار ابو سریحہ حذیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ کی پاس داخل ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے ان دونوں کانوں سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بے شک نطفہ رحم میں چالیس راتیں یوں ہی رہتا ہے، پھر ایک فرشتہ اس پر اترتا ہے (یا اس کی صورت گری کرتا ہے) جو اس کی تخلیق کرتا ہے یعنی اسے پتلا بناتا ہے پھر کہتا ہے اے رب! کیا مذکر ہے یا مؤنث؟ پھر اللہ تعالیٰ اسے مذکر بنادیتے ہیں یا مؤنث (یعنی جو اُن کے علم ازلی اور لوح محفوظ میں مقدر ہے اسی کے مطابق فیصلہ فرمادیتے ہیں) پھر فرشتہ کہتا ہے اے رب! یہ مکمل ہو یا ناقص اور ادھورا؟ پھر اللہ تعالیٰ اسے مکمل یا ناقص بنادیتے ہیں۔ پھر فرشتہ کہتا ہے اے رب! اس کا رزق کیا ہے؟ اس کی مدتِ عمر کیا ہے؟ اس کے اخلاق کیا ہیں؟ پھر اللہ تعالیٰ اسے "شقی" یا "سعید" بنادیتے ہیں"۔

۲۱۹۷.....حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا رَبِيْعَةُ بْنُ كُلْثُوْمٍ حَدَّثَنِي اَبِي كُلْثُوْمٌ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيْدٍ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ رَفَعَ الْحَدِيْثَ اِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّ مَلَكًا مُوَكَّلًا بِالرَّحِمِ اِذَا اَرَادَ اللهُ اَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا بِاِذْنِ اللهِ لِبِضْعٍ وَاَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ۔

۲۱٦۷..... حضرت حذیفہ بن اسید الغفاری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی مرفوعاً یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بلا شبہ ایک فرشتہ رحم پر مؤکل (مقرر) ہے۔ جب اللہ تعالیٰ ارادہ فرماتے ہیں کہ کچھ پیدا فرمائیں اللہ کے حکم سے چالیس سے زائد راتیں گذرنے کے بعد..... آگے سابقہ احادیث ہی کی مثل بیان فرمائی۔

۲۱۹۸.....حَدَّثَنِي اَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَرَفَعَ الْحَدِيْثَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا فَيَقُوْلُ

۲۱۹۸..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ یہ حدیث مرفوعاً بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے، وہ کہتا ہے اے رب! یہ ابھی تو نطفہ ہے، پھر (کچھ عرصہ گذرنے کے بعد) کہتا ہے اے رب! اب یہ خون کا لوتھڑا ہے۔ بعد ازاں کہتا ہے اے رب! یہ گوشت کی

اَيْ رَبِّ نُطْفَةٌ اَيْ رَبِّ عَلَقَةٌ اَيْ رَبِّ مُضْغَةٌ فَاِذَا اَرَادَ اللهُ اَنْ يَقْضِيَ خَلْقًا قَالَ قَالَ الْمَلَكُ اَيْ رَبِّ ذَكَرٌ اَوْ اُنْثٰى شَقِيٌّ اَوْ سَعِيدٌ فَمَا الــرِّزْقُ فَمَا الْاَجَلُ فَيُكْتَبُ كَذٰلِكَ فِي بَطْنِ اُمِّهٖ ـ

بوٹی ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ کچھ پیدا فرمانا چاہتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے اے رب! مذکر یا مؤنث؟ شقی یا سعید؟ اور رزق کیا ہے؟ اجل کیا ہے؟ اسی طرح (حسب الحکم) ماں کے پیٹ میں ہی سب کچھ لکھ لیا جاتا ہے"۔

۲۱۹۹......حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَان حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِــي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا فِــي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَاَتَانَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَــهُ وَمَعَــهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهٖ ثُمَّ قَــالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ اِلا وَقَدْ كَتَبَ اللهُ مَكَانَهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاِلا وَقَدْ كُتِبَتْ شَقِيَّةً اَوْ سَعِيدَةً قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ اَفَلا نَمْكُثُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ اِلٰى عَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيرُ اِلٰى عَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَقَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ اَمَّا اَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ اَهْلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا اَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَاَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ـ

۲۱۹۹...... حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ بقیع غرقد (مدینہ منورہ کے قبرستان) میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور بیٹھ گئے، ہم بھی آپ ﷺ کے ارد گرد بیٹھ گئے، آپ ﷺ کے پاس ایک لکڑی کی چھڑی تھی، آپ ﷺ نے سر جھکا لیا اور اپنی چھڑی سے زمین پر لکیریں لگانے لگے۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"تم میں سے کوئی ایس نہیں ہے، کوئی زندہ جان ایسی نہیں ہے کہ اللہ نے جنت یا جہنم میں اس کا مقام نہ لکھ دیا ہو اور یہ کہ یہ نہ لکھ دیا گیا ہو کہ وہ شقی ہے یا سعید"۔

ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! تو پھر کیا ہم اپنے تقدیر کے لکھے پر ہی بھروسہ نہ کر لیں اور اعمال کو چھوڑ دیں؟ (یعنی جب جنت اور جہنم کے متعلق طے ہو چکا ہے تو پھر اعمال کرنے کی کیا ضرورت ہے؟)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"جو کوئی شخص اہلِ سعادت میں سے ہو گا تو عنقریب اہل سعادت کے سے اعمال ہی کی طرف لوٹے گا اور جو کوئی اہل شقاوت میں سے ہو گا تو وہ بھی جلد ہی اہل شقاوت کے سے کاموں کی طرف جائیگا۔ عمل کرو کہ ہر شخص کو سہولت دی گئی (عمل کرنے کی)۔ تو جو اہل سعادت ہیں انہیں اہل سعادت کے سے عمل کی توفیق دی جائے گی اور جو (تقدیر کے مطابق) اہل شقاوت ہیں انہیں برائی اور شقاوت کے اعمال کی توفیق دی جائے گی۔ بعد ازاں آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

"لو جس نے خیرات کی اور ڈرا اور نیکی کو سچ جانا تو اس کیلئے ہم آسان کر دیں گے نیکی کرنا اور جس کسی نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا اور نیکی کو جھوٹ سمجھا تو ہم اس پر آسان کر دیں گے کفر کی سخت راہ"۔ ❶

❶ فائدہ...... بقیع الغرقد مدینہ منورہ کے قبرستان کا نام ہے۔ غرقد ایک کانٹے دار درخت کا نام ہے جو بقیع میں اُگتا تھا اب وہ درخت تو باقی نہیں رہا لیکن جگہ کے نام کے طور پر اسے بقیع الغرقد ہی کہا جانے لگا۔

(جاری ہے)

۲۲۰۰......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَهَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِي مَعْنَاهُ وَقَالَ فَاَخَذَ عُودًا وَلَمْ يَقُلْ مِخْصَرَةً وَقَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ ثُمَّ قَرَاَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

۲۲۰۰......اس سند سے بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل منقول ہے۔ لیکن اس میں یہ ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے تلاوت فرمائی۔

۲۲۰۱......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ قَالُوا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و

۲۲۰۱...... حضرت علی رضی اللہ عنہ، فرماتے ہیں کہ ایک روز نبی کریم ﷺ تشریف فرماتھے، آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے

(گذشتہ سے پیوستہ)......رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں "عقیدۂ تقدیر" کی حقیقت بیان فرمائی۔
کہ عمل سے غافل ہو جانا اس بھروسہ پر کہ جب جنت اور جہنم کا فیصلہ ہو چکا ہے تو عمل کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ صحیح نہیں کیونکہ جنت یا جہنم کا استحقاق لذاتہٖ نہیں بلکہ بسبب العمل (اعمال کی وجہ سے) ہے۔ یعنی جنت یا جہنم کا دخول اعمال کے سبب ہوگا۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "عمل کرو' اسلئے کہ ہر شخص اس عمل کیلئے موفق ہوگا جو اس لئے جنت یا جہنم کا باعث بنے گا۔
علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ نے عمدۃ القاریؒ میں فرمایا کہ:
"نوویؒ نے فرمایا: اس حدیث میں تقدیر کا اثبات ہے۔ اور یہ کہ تمام واقعات اللہ تعالیٰ کے قضاو قدر سے ہی ہو رہے ہیں اور وہ جو کچھ کرے اس سے مواخذہ نہیں کیا جاسکتا۔ اور ایک قول یہ ہے کہ: عقیدۂ تقدیر کے اسرار کا انکشاف مخلوق پر جنت میں داخل ہونے کے بعد ہی ہوگا اس سے قبل نہیں ہوسکتا۔ اور اس حدیث میں ان لوگوں پر مراد ہے جو انسان کو مجبور محض مانتے ہیں اسلئے کہ مجبور محض شخص تو جو اعمال بھی کرے گا وہ اپنی ناگوارئ طبع کے ساتھ کرے گا (کیونکہ وہ مجبور ہے) اور جبر ضد ہے یُسر (سہولت) کی۔
(جبکہ حدیث میں بتلایا گیا کہ انسان کو عمل کی سہولت دی جاتی ہے) کیا تم نے نہیں دیکھی کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے میری امت سے اس عمل کو معاف فرمایا ہے جس پر وہ مجبور کر دیا گیا ہو" اور تیسری (سہولت) تو یہ ہے کہ انسان وہ کام کرے جو اسے پسند ہے۔ (عمدۃ القاری۔ ۴/۲۱۰)
حاصلِ کلام یہ کہ اس حدیث سے چند امور ثابت ہوتے ہیں:

۱: پہلی بات یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محکمہ فیصلے کے ذریعہ ہر چیز کیلئے تقدیر متعین فرمادی ہے، اسکی تخلیق سے قبل ہی اسکے فیصلے کو سوائے اسکے کوئی نہیں جانتا۔
۲: دوسری بات یہ کہ لیکن یہ تقدیر جو انسان کی تخلیق سے قبل ہی متعین ہو چکی ہے وہ کسی بھی بندہ کو مجبور محض نہیں بناتی کسی فعل کے کرنے یا نہ کرنے پر' لہٰذا وہ بندہ کو حاصل اختیارِ ذاتی کے منافی نہیں ہے۔
۳: تیسری یہ کہ ہر بندہ مکلف ہے' اللہ تعالیٰ نے اسے ایک ظاہری اختیار عطا فرمایا ہے اور یہ بداہۃً ثابت ہے ایک عقل مند آدمی کی حرکت اور ایک مجنون' یا بچہ یا رعشہ کے مریض کی حرکت ہے۔
۴: چوتھی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر فعل کی تخلیق بندہ کے اختیاری کسب کے بعد کرتا ہے اور اسی سے ثواب و عذاب کا تعلق ہے۔ لہٰذا اس کے بعد سے کسی پر کوئی ظلم نہیں ہوتا۔ (یعنی بندہ پہلے اپنے اختیار سے ایک فعل کا کسب کرتا ہے اور اس کے کسب کے بعد اللہ تعالیٰ اس کے کسب کے مطابق فعل تخلیق فرمادیتا ہے)۔
۵: پانچویں یہ کہ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ عالی سے یہ بات متصور نہیں کہ وہ بندہ پر ظلم فرمائے۔ البتہ بندہ کو کسب فعل کا جو اختیار حاصل ہے اس اختیار کی "کنہ" اور اسکی حقیقت وہ اللہ تعالیٰ کے اسرار اور رازوں میں سے ایک راز ہے جو انسان کی محدود عقل میں نہیں سماسکتا۔ واللہ اعلم

حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا وَفِي يَدِهِ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فَرَفَعَ رَاْسَهُ فَقَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ نَفْسٍ اِلا وَقَدْ عُلِمَ مَنْزِلُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فَلِمَ نَعْمَلُ اَفَلا نَتَّكِلُ قَالَ لا اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ ثُمَّ قَرَاَ ﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى﴾ اِلى قَوْلِهِ ﴿فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرٰى﴾-

زمین پر لکیریں کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے سر مبارک اٹھایا اور فرمایا: "تم میں سے کوئی جان ایسی نہیں جسکا جنت یا جہنم میں ٹھکانہ معلوم نہ ہو گیا ہو۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! پھر ہم عمل کیوں کریں؟ کیا ہم (تقدیر کے لکھے پر ہی) بھروسہ نہ کرلیں؟۔ فرمایا کہ نہیں۔ عمل کرو، اسلئے کہ ہر شخص کو اسی عمل کی توفیق ملتی ہے جس لیئے وہ پیدا کیا گیا ہے (یعنی اگر جنت کیلئے پیدا کیا گیا ہے تو جنت والے اعمال کی توفیق ملے گی اور جہنم کیلئے پیدا کیا گیا تو ویسے ہی اعمال کی توفیق ہو گی)۔
پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:
"سو جس کسی نے دیا اور ڈرا اور نیکی کو سچ جانا........ آخر مضمون تک۔

۲۲۰۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالاَعْمَشِ اَنَّهُمَا سَمِعَا سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُهُ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ -

۲۲۰۲...... حضرت علیؓ کی نبی کریم ﷺ سے سابقہ روایت ہی کی طرح اس سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

۲۲۰۳...... حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ بَيِّنْ لَنَا دِينَنَا كَاَنَّا خُلِقْنَا الْآنَ فِيمَا الْعَمَلُ الْيَوْمَ اَفِيمَا جَفَّتْ بِهِ الاَقْلامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ اَمْ فِيمَا نَسْتَقْبِلُ قَالَ لا بَلْ فِيمَا جَفَّتْ بِهِ الاَقْلامُ وَجَرَتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ قَالَ فَفِيمَ الْعَمَلُ قَالَ زُهَيْرٌ ثُمَّ تَكَلَّمَ اَبُو الزُّبَيْرِ بِشَيْءٍ لَمْ اَفْهَمْهُ فَسَاَلْتُ مَا قَالَ فَقَالَ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ -

۲۲۰۳...... حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ سراقہ بن مالک ابن جعشم رسول ﷺ کے پاس آئے اور کہا یارسول اللہ! ہم سے ہمارا دین بیان کیجئے؟ گویا ہم ابھی پیدا کیئے گئے ہیں اور آج ہم جو عمل کرتے ہیں تو کیا اس مقصد کیلئے کرتے ہیں جس کو لکھ کر قلم سوکھ چکے ہیں اور ان کے بارے میں تقدیر جاری ہو چکی ہے۔ یا اس مقصد کیلئے جو آئندہ مستقبل میں ہونے والا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
نہیں بلکہ اس مقصد کیلئے عمل کرو جس کو لکھ کر قلم سوکھ چکے ہیں اور جسکی تقدیر جاری ہو چکی سراقہؓ نے پوچھا کہ پھر عمل کا کیا فائدہ ہے؟ زبیرؒ (راوی) کہتے ہیں کہ پھر ابو الزبیرؒ نے (جو زبیر سے حدیث بیان کر رہے تھے) کچھ بات کی جسے میں سمجھ نہ سکا تو میں نے ان سے پوچھا کہ کیا کہا تو فرمایا: عمل کیا کرو ہر ایک شخص توفیق یافتہ ہے"۔ [1]

---

[1] فائدہ...... یعنی ہر ایک کو اللہ تعالیٰ اعمال کی توفیق عطا فرماتے ہیں۔ تقدیر پر تکیہ کر کے انسان کو عمل سے فارغ نہیں ہو جانا چاہیئے بلکہ حق تعالیٰ کی توفیق سے اعمال صالحہ کی فکر کرتے رہنا چاہیئے۔

٢٢٠٤......حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْمَعْنَى وَفِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ عَامِلٍ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِهِ ۔

۲۲۰۴...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان اسناد سے بھی نبی کریم ﷺ سے اس معنیٰ کی حدیث روایت ہے، اس میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر عمل کرنے والے کے لیے اس کا عمل آسان کر دیا گیا ہے۔

٢٢٠٥......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ الضُّبَعِيِّ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ اَعُلِمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ قِيلَ فَفِيمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ قَالَ كُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ۔

۲۲۰۵...... حضرت عمران بن الحصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! کیا جنت والوں اور دوزخ والوں کا تعین ہو چکا ہے؟
فرمایا کہ ہاں! عرض کیا گیا کہ پھر عمل کرنے والے کس لئے عمل کریں؟ فرمایا کہ ہر شخص کو اس کی توفیق دی جاتی ہے جس لئے وہ پیدا کیا گیا ہے (یعنی جس شخص کو جنت کے لئے پیدا کیا گیا ہے وہ جنت والے اعمال کا مُوفّق ہو گا اور جو جہنم کے لئے پیدا کیا گیا ہے وہ جہنم کے اعمال ہی کرنے کا مُوفّق ہو گا)۔

٢٢٠٦...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادٍ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ۔

۲۲۰۶...... ان مذکورہ تمام اسناد کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل منقول ہے صرف حضرت عبد الوارث کی روایت کردہ حدیث میں یہ ہے کہ صحابی کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ!

٢٢٠٧......حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيلِيِّ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُونَ فِيهِ اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى عَلَيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ مَا سَبَقَ اَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ مِمَّا اَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ

۲۲۰۷...... حضرت ابو الأسود الدیلیؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمران بن حصینؓ نے فرمایا کہ:
"تمہارا کیا خیال ہے کہ آج لوگ جن مقصد کیلئے، عمل کر رہے ہیں اور مشقت و ریاضت اٹھا رہے ہیں کیا ایسی چیز ہے جسکا فیصلہ ہو چکا ہے اور ان پر تقدیر کا فیصلہ پہلے ہی جاری ہو چکا ہے یا ایسی چیز کیلئے جو آئندہ آنے والی ہے اس بات کی رو سے جس کو ان کے نبی ﷺ لے کر تشریف لائے اور ان پر حجت پوری ہو چکی ہے؟ ابو الاسود الدیلیؒ کہتے ہیں کہ میں نے

وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقُلْتُ بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى عَلَيْهِمْ قَالَ فَقَالَ اَفَلا يَكُونُ ظُلْمًا قَالَ فَفَزِعْتُ مِنْ ذَلِكَ فَزَعًا شَدِيدًا وَقُلْتُ كُلُّ شَيْءٍ خَلْقُ اللهِ وَمِلْكُ يَدِهِ فَلا يُسْاَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْاَلُونَ فَقَالَ لِي يَرْحَمُكَ اللهُ اِنِّي لَمْ اُرِدْ بِمَا سَاَلْتُكَ اِلا لِاَحْزِرَ عَقْلَكَ اِنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ اَتَيَا رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالا يَا رَسُولَ اللهِ اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُونَ فِيهِ اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ مِنْ قَدَرٍ قَدْ سَبَقَ اَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ مِمَّا اَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ لا بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَنَفْسٍ وَّمَا سَوَّاهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوَاهَا﴾ -

کہا: بلکہ اس مقصد کیلئے جس کا فیصلہ ہو چکا ہے اور تقدیر ان پر جاری ہو چکی ہے حضرت عمرانؓ نے فرمایا کہ تو کیا یہ ظلم نہیں ہے؟ حضرت ابوالأسودؒ کہتے ہیں کہ میں یہ بات سن کر، بہت زیادہ گھبرایا اور میں نے کہا کہ:

''ہر چیز اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہے اور اس کے قبضۂ قدرت میں ہے، وہ جو چاہے کرے اس سے پوچھا نہیں جاسکتا جبکہ سارے لوگ اس کے آگے جوابدہ ہیں''۔

حضرت عمرانؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے میں نے تمہاری عقل کی آزمائش کیلئے یہ سوال کیا تھا۔ مزینہ کے دو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کیا فرماتے ہیں کہ آج لوگ جس مقصد کیلئے عمل کر رہے ہیں اور اس میں مشقت و ریاضت برداشت کر رہے ہیں کیا وہ چیز ہے جس کا ان پر فیصلہ ہو چکا اور تقدیر پہلے ہی ان پر جاری ہو چکی یا آئندہ اس مقصد کیلئے اس حکم کی رو سے جو پیغمبر لے کر تشریف لائے اور ان پر حجت پوری ہو گئی۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ وہ چیز ہے جس کا فیصلہ ان پر ہو چکا اور تقدیر جاری ہو چکی ہے اور اسکی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے۔ ارشاد ہے:

''''قسم ہے جان کی اور جس نے بنایا اس کو پھر دل میں ڈال دیا اس کے اس کی برائی اور بھلائی''۔

۲۲۰۸...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَنَ الطَّوِيلَ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ -

۲۲۰۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''آدمی طویل عرصہ تک اہل جنت کے سے اعمال کرتا رہتا ہے، پھر اس کے اعمال کا خاتمہ دوزخیوں کے سے اعمال پر ہوتا ہے۔ اور آدمی طویل زمانہ تک جہنمیوں کے سے اعمال کرتا ہے پھر اس کے اعمال کا خاتمہ جنتیوں کے اعمال پر ہوتا ہے۔ (جس کی وجہ وہ جنت کا مستحق بن جاتا ہے)۔ [1]

[1] فائدہ...... مقصد یہ بتلانا ہے کہ تقدیر انسان کی ساری زندگی کے اعمال پر غالب آتی ہے اور ساری عمر جہنم والے اعمال کرنے والا آخر عمر میں جنت والے اعمال کر کے تقدیر کے مطابق جنت کا مستحق بن جاتا ہے۔ اور ساری زندگی جنت والے اعمال کرنے والا آخر عمر میں تقدیر کے مطابق جہنم کے اعمال کرنے لگتا ہے اور اسی خاتمہ کی وجہ سے جہنمی بن جاتا ہے۔ (العیاذ باللہ)

۲۲۰۹...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ ۔

۲۲۰۹...... حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"بے شک آدمی اہل جنت کے سے اعمال کرتا رہتا ہے لوگوں کی نظروں میں جبکہ وہ جہنمی ہوتا ہے۔ اور بلاشبہ آدمی لوگوں کی نظروں میں جہنمیوں کے سے اعمال کرتا رہتا ہے جبکہ حقیقتاً وہ جنتی ہوتا ہے"۔

باب-۴۱۷ باب حجاج آدم وموسى عليهما السلام

حضرت آدم و حضرت موسیٰ علیہما السلام کا مکالمہ و مباحثہ

۲۲۱۰...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَاتِمٍ وَابْنِ دِينَارٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى يَا آدَمُ اَنْتَ اَبُونَا خَيَّبْتَنَا وَاَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ اَنْتَ مُوسَى اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهِ اَتَلُومُنِي عَلَى اَمْرٍ قَدَّرَهُ اللّٰهُ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَنِي بِاَرْبَعِينَ سَنَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى وَفِي

۲۲۱۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: حضرت آدمؑ کو حضرت موسیٰ علیہما السلام کے مابین بحث ہوئی، حضرت آدم کو موسیٰؑ نے فرمایا:
اے آدم! آپ ہمارے باپ ہیں، آپ نے ہمیں خسارہ میں مبتلا کیا اور ہمیں جنت سے نکلوادیا۔ آدم علیہ السلام نے فرمایا:
آپ کو اللہ نے شرف ہمکلامی کیلئے منتخب فرمایا اور آپ کیلئے اپنے دستِ مبارک سے تورات لکھی، کیا آپ مجھے ایک ایسے معاملہ پر ملامت کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے میری تخلیق سے بھی چالیس برس قبل مقدر فرمادیا تھا۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام پر بحث میں غالب آگئے۔ ❶

---

❶ فائدہ...... یہاں چند بحثیں ہیں:-
۱: پہلی بحث تو یہ کہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مابین یہ مباحثہ و مکالمہ کب اور کہاں ہوا؟ جب کہ حضرت آدم علیہ السلام تو موسیٰ علیہ السلام سے بہت عرصہ قبل انتقال فرماگئے تھے۔
علماء حدیث و شراح کے اس بارے میں متعدد اقوال ہیں:
قاضی عیاضؒ مالکی نے فرمایا کہ: یہ مباحثہ اپنے ظاہر پر محمول اور ممکن ہے کہ دونوں پیغمبر ایک جگہ جمع ہوئے ہوں۔ حدیث معراج میں رسول اللہ ﷺ کی دیگر پیغمبروں سے ملاقات ثابت ہے۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ یہ مباحثہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں ہوا ہو اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے حضرت آدم علیہ السلام سے ملنے کی دعا فرمائی ہو اور اللہ تعالیٰ کیلئے تو کچھ مشکل نہیں ہے۔
چنانچہ ابوداؤد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے کہ: "موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اے میرے رب!...... (جاری ہے)

حَدِيثِ ابْنِ اَبِي عُمَرَ وَابْنِ عَبْدَةَ قَالَ اَحَدُهُمَا خَطَّ و قَالَ الْآخَرُ كَتَبَ لَكَ التَّوْرَاةَ بِيَدِهِ ۔

۲۲۱۱......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ ۲۲۱۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

(گذشتہ سے پیوستہ)...... مجھے آدم علیہ السلام کا دیدار کرا دیجئے جنہوں نے ہمیں جنت سے نکلوادیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے انہیں آدم علیہ السلام کا دیدار کرادیا تو انہوں نے فرمایا: آپ ہمارے باپ آدم ہیں؟ آدم علیہ السلام نے جواب دیا کہ ہاں!......... "۔

چنانچہ بعض علماء نے اسی سے استدلال کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ مباحثہ دنیا میں ہی ہوا تھا۔

جبکہ ایک دوسرا قول یہ ہے کہ یہ مباحثہ قیامت کے روز ہوگا اللہ کے پاس۔ چنانچہ حضرت یزید بن الاعرج کی روایت میں "عند ربھا" کے الفاظ بھی ہیں۔ چنانچہ حافظ ابن حجرؒ نے اپنے بعض شیوخ سے یہ نقل کیا ہے کہ یہ مباحثہ قیامت کے دن ہوگا۔

حافظؒ نے فتح الباری میں دونوں اقوال نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ: "بخاریؒ کے الفاظ "عند اللہ" اس بات میں صریح نہیں کہ یہ مباحثہ قیامت میں ہوگا کیونکہ عندیت سے مراد عندیتِ مکان کے علاوہ عندیتِ اختصاص و تشریف بھی ہو سکتا ہے۔ لہٰذا اس مباحثہ کے وقوع کا دونوں جہانوں میں احتمال ہے۔

جبکہ نوویؒ نے قابسیؒ سے نقل کیا ہے کہ ان دونوں حضراتِ انبیاء علیہم السلام کی ارواح کی آپس میں ملاقات ہوئی تھی آسمان میں اور وہاں دونوں کے مابین یہ مباحثہ ہوا۔ (تکملہ فتح الملہم ج۵/۴۸۶)

۲: دوسری بحث یہ ہے کہ حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا تھا کہ "آپ کیلئے اللہ نے تورات اپنے ہاتھ سے لکھی"۔ "ید اللہ" سے کیا مراد ہے؟

اس ضمن میں یہ اصولی بات پہلے بھی گذر چکی ہے کہ احادیث مبارکہ میں جہاں کہیں اللہ رب العالمین کی طرف انسانی و بشری صفات کی نسبت ہوئی ہے وہاں ان سے مراد حقیقتاً بشری و انسانی صفات نہیں ہیں۔ مثلاً: حدیث میں حق تعالیٰ کی ضحک (ہنسی) کا استعمال ہوا ہے۔ تو اس سے ویسی ہنسی مراد نہیں ہے جیسی انسانوں کی ہوتی ہے۔ اسی طرح حدیث میں حق تعالیٰ کیلئے رجل (پاؤں) کی نسبت کی گئی ہے تو اس سے انسانی یا اس جیسا پاؤں مراد نہیں...... وغیر ذلک۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر اس سے کیا مراد ہے اور کیسے رِجل، ضحک، ید، اصابع وغیرہ کا اطلاق ذاتِ باری تعالیٰ پر ہو سکتا ہے؟

تو اس بارے میں اکثر سلف کا مذہب یہ ہے کہ ان احادیث اور ان میں بیان کی گئی صفاتِ باری تعالیٰ پر ایمان رکھنا تو ضروری ہے لیکن اس کی تفصیل اور وضاحت میں جانے کی بجائے سکوت اور تفویض کی راہ اختیار کرنی ضروری ہے کہ اللہ کیلئے ید ہے لیکن نہ کہ انسانی ہاتھ کے مانند بلکہ کما یلیق بشانہ جل اسمہ. اور اسی طرح دیگر صفات۔ اور یہ صفات باری تعالیٰ کیلئے اپنے حقیقی و عرفی معنیٰ پر محمول نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ جسم سے منزہ اور پاک ہیں لہٰذا کسی بھی مخلوق اور اس کے اعضاء و جوارح سے اس کو منسوب ایسے الفاظ کو تشبیہ نہیں دی جا سکتی۔

جب کہ بعض متکلمین نے ان صفات کے اندر تاویل کا راستہ اختیار کرتے ہوئے ان کے مناسب معنیٰ مراد لیے ہیں جیسے ید سے قوت و قدرت وغیرہ......... واللہ اعلم

۳: تیسری بحث یہ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ: حضرت آدم علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام پر مباحثہ میں غالب ہوگئے۔ اس میں منکرینِ تقدیر پر واضح رد ہے۔ یعنی قدریہ پر۔ جو کہتے ہیں کہ تقدیر کچھ نہیں، انسان اپنے افعال کا خود خالق ہے اور اس میں مختار محض ہے۔

لیکن یہاں پر ایک اشکال یہ ہوتا ہے کہ حدیث کا ظاہر اگرچہ قدریہ اور منکرین تقدیر پر رد ہے لیکن یہ جبریہ اور بندہ کو مجبورِ محض سمجھنے والے طبقہ کی تائید بھی ہے یعنی یہ کہ اگر حضرت آدم علیہ السلام کی دلیل صحیح ہے (کہ میں تو مجبور تھا یہ امر حق تعالیٰ نے میری تخلیق سے بھی قبل ہی مقدر فرما دیا تھا) تو پھر تو ہر کافر و نافرمان اس سے دلیل و احتجاج کرتے ہوئے یہ کہے گا کہ اس نے کفر و فسق اور معصیت و فواحش کا ارتکاب تقدیرِ سابق کی وجہ سے کیا ہے۔ میرا اس میں کیا قصور ہے، یہ تو تقدیر میں لکھا تھا کہ میں یوں کروں گا۔...... (جاری ہے)

اَنَس فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَحَاجَّ آدَمُ وَمُوسى فَحَجَّ آدَمُ مُوسى فَقَالَ لَهُ مُوسى اَنْتَ آدَمُ الَّذِي اَغْوَيْتَ النَّاسَ وَاَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ آدَمُ اَنْتَ الَّذِي اَعْطَاهُ اللّٰهُ عِلْمَ كُلِّ شَيْءٍ وَاصْطَفَاهُ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَلُومُنِي عَلَى اَمْرٍ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ ۔

ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"آدم و موسیٰ علیہما السلام کا باہمی مباحثہ ہوا تو آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے۔

موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا، آپ ہی وہ آدم ہیں جو لوگوں کے بے راہ ہونے کا سبب بنے اور انہیں جنت سے نکالا (یعنی نہ آپ درخت سے کھاتے اور نہ جنت سے نکالے جاتے اور نہ ہی شیطان کے جال میں لوگ پھنستے)۔

تو آدم علیہ السلام نے فرمایا: آپ ہی وہ ہیں جنہیں اللہ نے ہر چیز کا علم عطا فرمایا تھا اور اپنی پیغمبری کیلئے سب لوگوں میں سے آپ کو منتخب فرمالیا تھا؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ (آدمؑ نے) فرمایا پھر بھی آپ مجھے ایک ایسے امر پر ملامت کر رہے ہیں جو میری تخلیق سے قبل ہی مقدر کر دیا گیا تھا؟۔

۲۲۱۲......حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوسى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوسى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ اَبِي ذُبَابٍ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ هُرْمُزَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الاَعْرَجِ قَالَا سَمِعْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسى عَلَيْهِمَا السَّلَام عِنْدَ

۲۲۱۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"آدم و موسیٰ علیہما السلام کے مابین اپنے رب کے پاس باہمی مباحثہ ہوا تو آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب آگئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا آپ ہی وہ آدم ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے دستِ قدرت سے تخلیق فرمایا اور آپ میں روح پھونکی اور فرشتوں سے آپ کو سجدہ کروایا

(گذشتہ سے پیوستہ)......لہذا اجزاء وسزا کا سارا نظام ہی باطل ہو جائے گا۔

علماء نے اس اشکال کے متعدد جوابات دیئے ہیں۔ لیکن ان میں سب سے بہتر جواب یہ ہے کہ یہ بات نصوص قطعیہ سے ثابت ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اپنی خطاء سے توبہ کر لی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اسے قبول بھی فرمالیا تھا۔ لہٰذا کسی کیلئے مناسب نہیں کہ وہ اسے ایک ایسے کام پر ملامت کرے جس سے وہ توبہ نہ کر چکا ہو۔ اس لئے کہ توبہ کرنے والا، گناہ نہ کرنے والے کی طرح ہے۔

رہی یہ بات کہ پھر آدم علیہ السلام نے اس بات کو بطور جواب کیوں نہیں بیان کیا بلکہ اس سارے قضیہ کو تقدیر الٰہی کی طرف منسوب کر دیا کہ یہ راستہ زیادہ اثبت اور محفوظ ہے۔ کیونکہ تقدیر حق تعالیٰ کا فعل اور وہ اپنے کسی فعل پر مسئول و ماخوذ نہیں ہے۔ جبکہ اس جواب میں اثباتِ قدر کا مزید فائدہ بھی ہے۔ اسی لئے آدم علیہ السلام نے اس کو اختیار فرمایا......(واللہ اعلم)۔

جبکہ بعض علماء نے اس کا ایک جواب یہ بھی دیا ہے کہ آدم علیہ السلام کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ آپ مجھے ایسی بات پر ملامت فرما رہے ہیں جو اللہ نے پہلے ہی مقدر فرمادی تھی یعنی مجھے جنت سے زمین پر بھیجنا، یعنی جنت سے میرا خروج دراصل میری اس خطا کی وجہ سے نہ تھا بلکہ یہ تو اللہ نے پہلے ہی مقدر فرمادیا تھا۔ بس ظاہراً اس کا سبب یہ اکلِ شجرہ کا واقعہ بن گیا ورنہ اگر یہ واقعہ نہ بھی ہوتا تب بھی مجھے جنت سے نکال کر زمین میں اپنا خلیفہ بنا کر بھیجنا اللہ نے مقدر فرمالیا تھا اور اکل شجرہ کا واقعہ اگر نہ ہوا ہوتا تب بھی کوئی دوسرا سبب خروجِ جنت کیلئے بنادیا جاتا۔ لہٰذا ایسے معاملہ پر جسے اللہ نے مقدر فرمایا ہوا تھا، محض میری خطا کی وجہ سے جو اس کا سبب بن گئی مجھ پر ملامت کرنا درست نہیں۔

رَبِّهِمَا فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى قَالَ مُوسَى اَنْتَ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَاَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهُ وَاَسْكَنَكَ فِي جَنَّتِهِ ثُمَّ اَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيئَتِكَ اِلَى الْاَرْضِ فَقَالَ آدَمُ اَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ وَاَعْطَاكَ الْاَلْوَاحَ فِيهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا فَبِكَمْ وَجَدْتَ اللهَ كَتَبَ التَّوْرَاةَ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ قَالَ مُوسَى بِاَرْبَعِينَ عَامًا قَالَ آدَمُ فَهَلْ وَجَدْتَ فِيهَا ﴿وَعَصَى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَى﴾ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَتَلُومُنِي عَلَى اَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللهُ عَلَيَّ اَنْ اَعْمَلَهُ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَنِي بِاَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى۔

اور اپنی جنت میں آپ کو سکونت عطا فرمائی، پھر آپ نے لوگوں کو (جنت سے) اتر وادیا زمین پر اپنی خطا کی وجہ سے۔ آدم علیہ السلام نے فرمایا: آپ ہی موسیٰ علیہ السلام ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور کلام کیلئے منتخب فرمالیا اور تورات کی تختیاں عطا فرمائیں جن میں ہر چیز کی وضاحت تھی اور آپ کو اپنا مقام قرب عطا فرمایا سرگوشی کیلئے۔ تو آپ نے کیا پایا کہ اللہ تعالیٰ نے تورات کو میری تخلیق سے کتنا عرصہ قبل لکھ دیا تھا؟ موسیٰ ؑ نے جواب دیا کہ چالیس سال قبل! آدم علیہ السلام نے فرمایا تو کیا آپ نے اس میں یہ پایا کہ "آدم نے اپنے رب کے فرمان کے خلاف کیا پس وہ راہ سے ہٹ گیا"؟ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں۔ تو آدم علیہ السلام نے فرمایا کہ پھر بھی آپ مجھے اس بات پر ملامت کرتے ہیں کہ میں نے وہ کام کیا جسے اللہ نے میرے لئے مقدر فرمادیا تھا کہ میں یہ کام کروں گا میری تخلیق سے چالیس سال قبل ہی؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آدم موسیٰ پر غالب آگئے"۔ ❶

۲۲۱۳...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَبِي عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى اَنْتَ آدَمُ الَّذِي اَخْرَجَتْكَ خَطِيئَتُكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ اَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ ثُمَّ تَلُومُنِي عَلَى اَمْرٍ قَدْ قُدِّرَ عَلَيَّ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى۔

۲۲۱۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"آدم و موسیٰ علیہما السلام کا باہمی مکالمہ ہوا، موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: آپ ہی وہ آدم ہیں جنہیں ان کی خطاء نے جنت سے نکلوایا؟ تو آدم علیہ السلام نے ان سے فرمایا:

آپ ہی وہ موسیٰ ہیں جنہیں اللہ نے اپنی رسالت اور کلام کیلئے منتخب فرمایا، پھر آپ مجھے ایسے معاملہ پر ملامت فرمارہے ہیں جو میرے لئے میری تخلیق سے قبل ہی مقدر کردیا گیا تھا۔ پس آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام پر غالب ہوگئے۔

❶ فائدہ...... یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر تو ہر شخص اپنے عمال بد کو تقدیر الٰہی کی طرف منسوب کر کے فارغ ہو جائے گا، کہ میں نے جو برا کام کیا ہے وہ تقدیر میں لکھا تھا۔ میرا کیا دوش و قصور؟ اس کے جواب میں نوویؒ نے فرمایا کہ:
"اگر کوئی شخص گناہ کرے اور پھر اس کی تاویل میں یہی جواب دے جو حضرت آدم علیہ السلام نے دیا تھا تو کیا وہ قابل ملامت نہیں رہے گا اور اس کی سزا و عقوبت جاتی رہے گی؟ نہیں... نہ ملامت ختم ہوگی اور نہ ہی عقوبت و سزا۔ کیونکہ وہ شخص تو دنیا میں ہے جو دار العمل ہے دار التکلیف ہے یعنی ہر شخص دنیا میں احکام الٰہی کا مکلف ہے جبکہ آدم علیہ السلام تو انتقال فرما کر عالم برزخ میں تھے اور ان کا فعل (جسے قرآن نے "عصیان" سے تعبیر فرمایا) اللہ تعالیٰ معاف فرماچکے تھے اس لیے ان پر ملامت و عقوبت نہ رہی...... واللہ اعلم

(نووی علی مسلم ۲/۳۳۳)

٢٢١٤...... حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بْنُ النَّجَّارِ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنى حَدِيثِهِمْ -

٢٢١٤...... ان مذکورہ تمام اسناد کے ساتھ بھی نبی کریم ﷺ سے یہی سابقہ حدیث حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت کی ہے۔

٢٢١٥...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيرُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ -

٢٢١٥...... اس سند کے ساتھ بھی رسول اللہ ﷺ سے یہی سابقہ حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے۔

٢٢١٦...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اَبُو هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ كَتَبَ اللهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِينَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ -

٢٢١٦...... حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:
"اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی تقدیر آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال قبل ہی لکھ دی تھیں اور فرمایا کہ "اللہ کا عرش پانی پر تھا"۔ ❶

٢٢١٧...... حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا نَافِعٌ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِي هَانِئٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ -

٢٢١٧...... ترجمہ حدیث حسب سابق ہی ہے البتہ اس روایت میں عرش کے پانی پر ہونے کا ذکر موجود نہیں ہے۔

---

❶ فائدہ...... نوویؒ نے فرمایا کہ: علماء نے فرمایا کہ اس سے مراد تقدیروں کا لوح محفوظ میں لکھے جانے کے وقت کی تحدید ہے نہ کہ مطلق تقدیروں کے لکھنے کی کیونکہ تقدیر الٰہی تو ازلی ہے جس کی کوئی ابتداء نہیں۔ پانی پر عرش کے بارے میں نوویؒ نے فرمایا کہ: یہ آسمان وزمین کی تخلیق سے قبل تھا۔ اللہ تعالیٰ ہی اس کی کیفیت کو خوب جاننے والے ہیں۔ (نووی علی صحیح مسلم ٢/٣٣٥)

باب-۴۱۸ باب تصریف الله تعالی القلوب کیف شاء
قلوبِ انسانی کا اختیار اللہ کی قدرت میں ہے

۲۲۱۸...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ كِلاهُمَا عَنِ الْمُقْرِئِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِئٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمنِ الْحُبُلِيَّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ

۲۲۱۸...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:
”بنی آدم کے دل سب کے سب رحمٰن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں جیسے ایک دل کے مانند، جسے چاہتا ہے انہیں پھیرتا ہے“۔
پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
”اے اللہ! دلوں کے پھیرنے والے! ہمارے دل اپنی طاعت کی طرف پھیر دیجئے“۔ ❶

---

❶ فائدہ...... صفاتِ باری تعالیٰ کا مسئلہ

امام نوویؒ نے فرمایا کہ: یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے (یعنی جن میں حق تعالیٰ کی صفاتِ متشابہ بیان کی گئیں ہیں) اس بارے میں کچھ کلام پیچھے گذر چکا ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہ کی کچھ صفات تو وہ ہیں جو واضح اور قطعی ہیں اور ان میں کسی قسم کا تشابہ اور مشابہت نہیں ہے، لیکن کچھ صفات وہ ہیں جن میں مشابہت اور تشابہ پایا جاتا ہے۔ مثلاً: حق تعالیٰ کا ہاتھ، حق تعالیٰ کی پاؤں، حق تعالیٰ کی ہنسی، حق تعالیٰ کی انگلیاں......... وغیرہ۔ اب ظاہر ہے کہ حق تعالیٰ کی یہ صفات ویسی تو نہیں ہیں جیسی انسان یا دیگر مخلوقات میں پائی جاتی ہیں کیونکہ حق تعالیٰ جسم سے پاک ہیں اور نہ انسانی اعضاء کے مماثل ہو سکتی ہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لیس کمثله شیئ — کوئی چیز اس کے مثل نہیں

تو پھر باری تعالیٰ کے لئے ایسی صفات کی کیا توجیہ ہے؟ اس بارے میں صحیح اور حق و اسلم اور محفوظ راستہ ”**الایمان به من غیر تعرض لتاویل ولا لمعرفة المعنی**“ کا ہے کہ ان صفات کے اوپر ہم ایمان تو رکھیں کہ یہ باری تعالیٰ کی صفات ہیں لیکن ان سے کیا مراد ہے؟ ان کی کیفیت کیا ہے؟ ان کی حقیقت اور کنہ کیا ہے؟ اس بارے میں سکوت اختیار کیا جائے اور اس کو حق تعالیٰ کی طرف تفویض کر دیا جائے کہ ”**والله اعلم بحقیقة الحال**“۔ اور یہ کہ ان صفات باری تعالیٰ کا ظاہر معنی و پہلو مراد نہیں ہے یہی طریقہ جمہور محدثین رحمہم اللہ نے اختیار کیا ہے۔

جب کہ دوسرا طریقہ تاویل کا ہے۔ یعنی حق تعالیٰ کی صفات متشابہ کی تاویل کی جائے اور اس کے کوئی واضح معنی و مفہوم متعین کئے جائیں جو حق تعالیٰ شانہ کی شان عالی کے مناسب ہو۔ اور اس صورت میں ان صفات باری تعالیٰ کے مجازی معنی مراد ہوں گے۔ جیسے مثلاً کہا جاتا ہے کہ ”فلاں تو میرے ہاتھ میں ہے“ اس سے حقیقتاً ہاتھ میں ہونا مراد نہیں ہوتا یہ اس کی قدرت و طاقت کے ماتحت ہونا ہوتا ہے۔ اسی طرح حدیث بالا میں ”بندوں کے قلوب کا رحمٰن کی دو انگلیوں کے مابین ہونے کا مطلب قلوب انسانی پر حق تعالیٰ کے تصرف و قدرت کو بتلانا ہے کہ حق تعالیٰ قلوب انسانی پر جیسے چاہیں، جب چاہیں، جو چاہیں تصرف فرمادیں ان کیلئے کوئی مانع نہیں ہے۔ یہ مذہب اکثر متکلمین کا ہے یعنی تاویل کا مذہب۔ (ملخصاً از شرح النووی علی مسلم ۲/۳۳۵)

شیخ الاسلام استاذِ محترم مولانا محمد تقی عثمانی مد ظلہم تکملہ فتح الملہم میں رقم طراز ہیں:

امام نوویؒ نے تو علماء اہل سنت کے اس بارے میں صرف دو مذہب بیان کیے ہیں کہ اللہ تعالیٰ شانہ کیطرف کف، ید وغیرہ کی نسبت کی جائے۔ پہلا مذہب تفویض کا ہے جو جمہور محدثین اور سلف رحمہم اللہ کا مذہب ہے۔ جب کہ دوسرا مذہب تاویل کا ہے جو اکثر...... (جاری ہے)

يُصَرِّفُهُ حَيْثُ يَشَاءُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ ۔

باب-۴۱۹

باب كل شيء بقدر

ہر شی تقدیر الٰہی کے ساتھ وابستہ ہے

۲۲۱۹...... حَدَّثَنِي عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ اَنَّهُ قَالَ اَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُونَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتّٰى الْعَجْزِ وَالْكَيْسِ اَوِ الْكَيْسِ وَالْعَجْزِ ۔

۲۲۱۹...... حضرت طاؤسؒ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ صحابہ کو پایا جو یہ کہتے تھے کہ "ہر چیز تقدیر سے ہے"۔ فرماتے ہیں کہ اور میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:
"ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ عاجزی اور دانش مندی بھی"۔
(یعنی کسی کا بیوقوف اور کاہل ہونا یا کسی کا عقلمند ہونا بھی تقدیر سے ہے)۔

۲۲۲۰...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ

۲۲۲۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: مشرکینِ قریش رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے، آپ ﷺ سے تقدیر

(گذشتہ سے پیوستہ)...... متکلمین نے اختیار کیا ہے۔ لیکن یہاں ایک تیسرا مذہب بھی ہے جسے علماء سلف کی ایک جماعت نے اختیار کیا ہے۔ چنانچہ حافظ ذہبیؒ، علامہ ابن تیمیہؒ اور ان کے شاگرد ابن قیم الجوزیہ رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے کہ یہاں اصبع (انگلی) کے اپنے حقیقی معنی مراد ہیں لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے نہ اس کا عضو (یعنی انگلی کا لفظ انسان کیلئے بطور عضو کے استعمال ہوتا ہے لیکن حق تعالیٰ کیلئے بطورِ عضو کے بجائے بطورِ صفت استعمال ہوگا) اور یہ مخلوقات کی انگلیوں کی طرح نہیں ہے بلکہ اس کی کیفیت مجہول ہے۔
جبکہ علامہ ابن دقیق العید رحمہ اللہ نے ایک چوتھی توجیہ بھی بیان کی ہے جسے اکثر علماء نے مستحسن سمجھا ہے، وہ فرماتے ہیں:
"حق تعالیٰ کی صفاتِ مشکلہ کے بارے میں ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ حق اور سچ ہیں انہیں معنیٰ میں جو اللہ نے ان سے ارادہ فرمایا ہے۔ اور جو ان کے معنیٰ تاویل سے متعین کرے گا ہم اس میں غور کریں گے۔ اگر اس کی تاویل عربی زبان کے مقتضیات کے قریب ہوگی تو ہم اسے رد نہیں کریں گے اور اگر وہ مقتضائے کلام عرب کے قریب نہیں بلکہ اس سے بعید ہے تو ہم اس کے بارے میں توقف کریں گے......
(تکملہ فتح الملہم للشیخ تقی عثمانی ادام اللہ فیوضہم ۵/ ۴۹۳)
بہرکیف! یہ چاروں ہی مذاہب متحمل ہیں کہ اور ان میں ہر ایک کو اختیار کیا جا سکتا ہے۔ عقیدہ کے اعتبار سے بنیادی بات یہ ہے کہ "تنزیہ اللہ تعالیٰ عن التشبہ والتعطیل" یعنی اللہ تعالیٰ کو تشبیہ اور تعطیل سے منزہ گردانا۔ اور اس میں ظاہر یہی ہے کہ مذہب جمہور سلف کا ہی زیادہ محتاط اور اسلم ہے یعنی تفویض اور حق تعالیٰ کے قول کے زیادہ موافق ہے کہ:
"اس کی تاویل سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا اور علم میں رسوخ رکھنے والے کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے"۔ (القرآن)
مسئلہ کی مزید وضاحت اور تمام اطراف وجوانب کی مکمل تفصیل کیلئے دیکھئے:
کتاب الاسماء والصفات للبیہقیؒ، دفع شبہ التشبیہ لابن الجوزیؒ، بوادر النوادر للشیخ اشرف علی تھانویؒ۔

اِسْمٰعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ يُخَاصِمُونَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ ﴿يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوْا مَسَّ سَقَرَ اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ﴾ ۔

کے معاملہ میں جھگڑتے ہوئے، اس موقع پر آیت نازل ہوئی
"يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ...... الاية"
یعنی جس دن کہ وہ اوندھے منہ جہنم میں گھسیٹے جائیں گے (اور ان سے کہا جائے گا بطور عتاب) چکھو آگ کا چھونا، بلا شبہ ہم نے ہر چیز کو تقدیر سے پیدا کیا ہے"۔❶

باب-۴۲۰ باب قدر على ابن آدم حظه من الزنا وغيره

ابن آدم کی تقدیر میں زنا کا حصہ لکھے جانے کا بیان

۲۲۲۱......حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ النُّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ اَوْ يُكَذِّبُهُ

۲۲۲۱...... حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: میرے نزدیک "لَمَمْ" کے زیادہ مشابہ وہ ہے جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کیلئے زنا سے اس کا حصہ لکھ دیا ہے جسے وہ لامحالہ پائے گا۔ پس آنکھوں کا زنا (نامحرم عورت کو شہوت سے) دیکھنا ہے اور زبان کا زنا (نامحرم سے شہوت کے ساتھ) باتیں کرنا ہے اور نفس اس کی تمنا اور خواہش کرتا ہے اور شرم گاہ اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے"۔❷

---

❶ فائدہ...... علامہ قرطبیؒ نے اپنی تفسیر میں یہاں پر "قدر" سے مراد "تقدیر" لی ہے جس میں نہ کوئی زیادتی ہو سکتی ہے نہ کمی۔

❷ فائدہ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی مراد لمم سے اشارہ ہے حق تعالیٰ کے اس ارشاد کی طرف:

والذين يجتنبون كبائر الاثم والفواحش الا اللمم......الاية

یعنی وہ لوگ جو بڑے بڑے گناہوں اور فواحش سے بچتے ہیں مگر لمم کے اندر گرفتار ہو جاتے ہیں تو بے شک آپ کا رب وسیع مغفرت والا ہے۔

لمم کی تفسیر میں علماء کے مختلف اقوال ہیں اور خلاصہ ان کا یہ ہے کہ لمم سے مراد صغیرہ گناہ ہیں یا شہوات نفس۔

ابن عباس نے اس کی تفسیر میں فرمایا کہ میرے نزدیک لمم سے مراد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مروی اس ارشاد رسول ﷺ میں بیان کردہ باتیں ہیں جس میں فرمایا کہ آنکھوں کا زنا نظر ہے اور زبان کا زنا باتیں کرنا ہے......الخ۔

حدیث بالا میں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کیلئے زنا کا حصہ مقدر کر دیا ہے مقصد یہ ہے کہ جس شخص کیلئے اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے وہ زنا کی اس مقدار اور حصہ سے بچ نہیں سکے گا۔ کسی شخص کیلئے نظر کا زنا مقدر ہے تو وہ اس سے نہ بچ سکے گا اور کسی کیلئے زبان کا زنا مقدر کر دیا ہے تو وہ اس سے نہ بچ سکے گا۔ لیکن واضح رہے کہ یہ مقدر ہو جانا اختیارِ عبد (بندہ کے اختیار) کے منافی نہیں اور اس کے اختیار و کسب پر ہی ثواب و عتاب کا ترتب ہو گا۔

حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں فرمایا کہ اس حدیث میں بد نظری، زبان سے زنا کی باتیں کرنا اور نفس کی خواہشِ زنا کو زنا سے تعبیر کیا گیا ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ افعال اگرچہ حقیقی زنا تو نہیں لیکن زنا کی مقدمات میں سے ہیں اور زنا کے دواعی ہیں،......(جاری ہے)

قَالَ عَبْدٌ فِي رِوَايَتِهِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ـ

۲۲۲۲...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا اَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيبُهُ مِنَ الزِّنَا مُدْرِكٌ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ فَالْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظَرُ وَالْاُذُنَانِ زِنَاهُمَا الِاسْتِمَاعُ وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا وَالْقَلْبُ يَهْوٰى وَيَتَمَنّٰى وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ ـ

۲۲۲۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ابن آدم پر زنا میں سے اس کا حصہ لکھ دیا گیا ہے جسے وہ لامحالہ پائے گا۔ پس دونوں آنکھیں ان کا زنا بد نظری ہے اور دونوں کانوں کا زنا (بدکاری کی باتیں) سننا ہے اور زبان کا زنا (نامحرم سے بدکاری کی) باتیں کرنا ہے اور ہاتھوں کا زنا پکڑنا ہے اور ٹانگوں کا زنا قدم اٹھانا ہے اور دل اس کی خواہش اور تمنا کرتا ہے اور فرج اس کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔"

باب-۴۲۱ باب معنى كل مولودٍ يولد على الفطرة وحكم موت اطفال الكفار واطفال المسلمين

کل مولود یولد علی الفطرة کے معنی اور کفار کے بچوں، مسلمانوں کے بچوں کا حکم

۲۲۲۳...... حَدَّثَنَا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ مَوْلُودٍ اِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُولُ اَبُو هُرَيْرَةَ وَاقْرَءُوا اِنْ شِئْتُمْ ﴿فِطْرَةَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ

۲۲۲۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے وہ فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے، پس اس کے ماں باپ اسے یہودی، نصرانی اور مجوسی بنادیتے ہیں جیسے کہ جانور صحیح سالم چوپایہ جنتا ہے، کیا تم دیکھتے ہو ان میں سے کوئی کان کٹا ہوا ہے"؟

پھر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو پڑھو:

"اللہ کی فطرت جس پر اپنے لوگوں کو پیدا کیا ہے، اللہ کی خلقت تبدیل نہیں ہوتی"۔ ❶

(گذشتہ سے پیوستہ)...... چنانچہ آگے ارشاد ہے کہ "شرم گاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب" یعنی اگر کوئی مقدمات اور دواعی زنا سے بڑھ کر حقیقی معنوں میں زنا کا مرتکب ہوتا ہے تو گویا اس کی نظروں نے حقیقی زنا کیا۔ اس کی زبان نے حقیقی زنا کیا اور اس کے نفس نے حقیقی زنا کا ارتکاب کیا۔ اور اگر وہ زنا نہیں کرتا تو گویا اس نے بد نظری کرنے کے باوجود حقیقی زنا نہیں کیا۔

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

❶ فائدہ...... فطرت کے کیا معنی ہیں اور اس سے کیا مراد ہے؟ اس میں مختلف اقوال ہیں ایک قول یہ ہے کہ فطرت سے مراد اسلام جب کہ ایک قول "سلامتی طبیعت" کا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد "انسان کی حق تعالیٰ کی معرفت ہے اور ایک قول...... (جاری ہے)

لِخَلْقِ اللهِ﴾ الْآيَةَ

٢٢٢٤...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الاَعْلى ح وحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ كِلاهُمَا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَقَالَ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً وَلَمْ يَذْكُرْ جَمْعَاءَ۔

۲۲۲۴......ان اسناد کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل حدیث منقول ہے البتہ ایک سند سے یہ الفاظ ہیں کہ جیسے جانور کے ہاں جانور پیدا ہوتا ہے۔اور کامل الاعضاء ہونے کو ذکر نہیں کیا۔

٢٢٢٥......حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَاَحْمَدُ بْنُ عِيسى قَالا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ مَوْلُودٍ اِلا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ ثُمَّ يَقُولُ اقْرَءُوا ﴿فِطْرَةَ اللهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ﴾ ۔

۲۲۲۵......حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرۃ اسلام پر پیدا ہوتا ہے پھر فرمایا: یہ آیت پڑھو (فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِىْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ الخ)

٢٢٢٦......حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ مَوْلُودٍ اِلا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُشَرِّكَانِهِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ اَرَاَيْتَ لَوْ مَاتَ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ اللهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ -

۲۲۲۶......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"نہیں پیدا ہوتا کوئی مولود مگر وہ فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے۔ پھر اس کے والدین اسے یہودی اور نصرانی اور مشرک بناتے ہیں"۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے اگر وہ بچہ اس سے پہلے مر جائے؟ فرمایا کہ: اللہ ہی زیادہ جانتا ہے جو کچھ وہ کرنے والے تھے"۔ ❶

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کے مطابق اس سے مراد وہ میثاق اور عہد ہے جسے "عہد الست" کہا جاتا ہے۔

ماں باپ کے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنانے کا مطلب یہ ہے کہ ماں باپ اگر ان ادیان میں سے کسی دین پر ہوں تو بچہ کو بھی اپنے دین پر چلاتے ہیں۔

علامہ عینیؒ نے فرمایا کہ: اس کے معنیٰ یہ ہے کہ وہ دونوں اس دین کو اسے سکھاتے ہیں جس پر وہ خود کاربند ہوتے ہیں اور اسے فطرت سے منحرف کرتے ہیں۔

بعض علماء نے فرمایا کہ بچہ چونکہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے یعنی فطرتِ اسلام پر تو اگر بالغ ہونے سے قبل انتقال کر جائے تو وہ اہل جنت میں سے ہوگا کیونکہ احکامات شرعیہ کا مکلّف تو وہ بالغ ہونے کے بعد ہوگا۔ اور ایک قول اس کے برعکس ہے وہ یہ کہ ایمان فطری کا احکام دنیا میں اعتبار نہیں ہے بلکہ دنیا میں ایمان شرعی معتبر ہے جس کا انسان اپنے اندر ارادہ و فعل سے اکتساب کرتا ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

❶ فائدہ...... علماء نے اسکے دو معنیٰ بیان کئے ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ ہی قطعی طور پر یہ بات جانتے ہیں کہ وہ بچے اگر بالغ ہونے کے بعد زندہ رہتے تو کیا کرتے تو وہ اپنے علم کے مطابق ان کا فیصلہ فرمائے گا۔ اگر انکے علم میں یہ ہو کہ فلاں بچہ اگر زندہ رہتا تو کافر ہوگا تو اسے جہنم میں عذاب دیا جائے گا اور اگر انکے علم میں یہ ہو کہ وہ بلوغ کے بعد اگر زندہ رہتا تو مسلمان رہے گا تو وہ اہل جنت میں سے ہوگا۔ یہ تفسیر...... (جاری ہے)

۲۲۲۷......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو　　۲۲۲۷......ان مذکورہ تمام اسناد کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی مروی

(گذشتہ سے پیوستہ)...... قرطبیؒ وغیرہ کی طرف منسوب ہے لیکن یہ تفسیر اطفال مشرکین کے بارے میں جمہور علماء کے مسلک کے مطابق و موافق نہیں ہے لہٰذا اسے جمہور علماء نے رد کر دیا ہے۔

دوسری تفسیر نبی ﷺ کے اس ارشاد کی وہ ہے جسے جمہور علماء نے اختیار کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ "اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتے ہیں کہ وہ اگر زندہ رہتے تو کیا کرتے لہٰذا تم ان پر (جنتی یا دوزخی ہونے کا) حکم نہ لگاؤ"۔

اس تفسیر کا حاصل "توقف" ہے یعنی ان کے بارے میں کوئی قطعی حکم نہیں لگانا چاہئے بلکہ خاموشی اور سکوت اختیار کیا جانا ضروری ہے اور ان کا معاملہ اللہ کے سپرد کر دینا چاہئے۔

اطفالِ مشرکین کا حکم

کفار و مشرکین کے وہ بچے جو بالغ ہونے سے قبل فوت ہو جائیں ان کے انجام و عافیت کے بارے میں علماء کے مختلف اقوال ہیں۔ چنانچہ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں دس اقوال ذکر کئے ہیں۔ اختصار کے پیش نظر یہاں صرف چند اہم اقوال ذکر کئے جاتے ہیں:

ا: یہ کہ اطفالِ مشرکین جنت میں ہوں گے اور یہ مذہب ہی صحیح ہے چنانچہ جمہور علماء و فقہاء کا اس پر اتفاق ہے اور یہ مسلک متعدد دلائلِ نقلیہ و نصوصِ واضحہ سے ثابت ہے جن میں چند زیر قلم ہیں:

۱) حضرت سمرہ بن جندبؓ کی وہ طویل حدیث جسے امام بخاریؒ نے اور دیگر محدثین نقل کیا ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے ذکر فرمایا ہے کہ انہوں نے حضرت ابراہیمؑ کو دیکھا (خواب میں) اور ان کے ارد گرد کچھ بچے تھے اس میں الفاظ حدیث ہیں "جہاں تک اس طویل آدمی کا تعلق ہے جو باغ میں تھا تو وہ حضرت ابراہیمؑ تھے اور وہ لڑکے جوان کے گرد تھے وہ نو مولود تھے جو فطرت پر انتقال کر گئے تھے تو بعض مسلمانوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور مشرکین کے بچے؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اور مشرکین کے بچے بھی"۔ (یعنی وہ بھی جنت میں ہوں گے)　　(بخاری۔ باب تعبیر الرؤیا بعد صلاۃ الصبح کتاب التعبیر (حدیث ۷۰۴۷) چنانچہ اس بات میں یہ حدیث سب سے زیادہ واضح اور صریح ہے کہ اطفالِ مشرکین جنت میں ہوں گے۔

۲) دوسری دلیل مسند ابو یعلیٰ میں حضرت انسؓ کی مرفوع حدیث ہے کہ:

"میں نے اپنے رب سے بنی نوع انسان کی اولاد میں سے "لاھین" کے متعلق سوال کیا کہ انہیں عذاب نہ دیا جائے تو یہ مجھے عطا فرمایا" حافظ نے اسکی سند کے بارے میں فرمایا کہ "حسن" اور لاہین کی تفسیر حضرت ابنِ عباسؓ نے بچوں (اطفال) سے کی ہے۔

۳) تیسری دلیل مسند احمد میں حضرت خنساء بنتِ معاویہ کی اپنی پھوپھی سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جنت میں کون کون ہوگا؟ فرمایا کہ "نبی جنت میں ہوگا اور شہید جنت ہوگا اور مولود (نو مولود بچہ جو مر گیا ہو) جنت میں ہوگا۔

۴۔ حدیث باب میں بھی صراحتاً یہ فرمایا گیا ہے کہ "ہر مولود فطرتِ اسلام پر پیدا ہوتا ہے" لہٰذا جو بھی فطرت پر مر جائے اس کا یہی معاملہ ہوگا۔

۲) دوسرا مذہب اطفالِ مشرکین کے بارے میں یہ ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے تابع ہیں لہٰذا وہ بھی جہنم میں جائیں گے۔ یہ مذہب ابنِ حزم علیؒ نے خوارج کا نقل کیا ہے۔ لیکن یہ قابلِ التفات نہیں۔

۳) تیسرا مذہب یہ ہے کہ مشرکین کے بچے جنت اور دوزخ کے درمیان ہوں گے۔ اس لئے کہ انہوں نے حسنات (نیکیاں) نہیں کیں جنکی وجہ سے جنت میں داخل ہوتے اور برائیاں بھی نہیں کیں جنکی وجہ سے جہنم میں جاتے۔ لہٰذا وہ درمیان میں رہیں گے۔ اس مذہب کی کوئی دلیل نقلی نص وغیرہ نہیں ہے۔

۴) چوتھا مذہب یہ ہے کہ وہ اہل جنت کے خدام ہوں گے۔ اور ان کی دلیل مسند ابو یعلیٰ اور طبرانی کی وہ روایت ہے جن میں حضرت سمرہ بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرفوع حدیث نقل کی ہے کہ: مشرکین کے بچے اہلِ جنت کے خدام ہوں گے" لیکن یہ نہایت ضعیف روایت ہے قابلِ حجت نہیں"۔

كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي كِلاهُمَا عَنِ الاَعْمَشِ بِهٰذَا الاسْنَادِ فِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ اِلا وَهُوَ عَلَى الْمِلَّةِ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي بَكْرٍ عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ اِلا عَلَى هٰذِهِ الْمِلَّةِ حَتَّى يُبَيِّنَ عَنْهُ لِسَانُهُ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي كُرَيْبٍ عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ لَيْسَ مِنْ مَوْلُودٍ يُولَدُ اِلا عَلَى هٰذِهِ الْفِطْرَةِ حَتَّى يُعَبِّرَ عَنْهُ لِسَانُهُ ۔

ہے۔ البتہ حضرت ابن نمیر کی روایت یہ ہے کہ ہر پیدا ہونے والا بچہ ملت پر پیدا ہوتا ہے اور حضرت ابو معاویہ کی روایت کردہ حدیث میں یہ ہے کہ وہ اس ملت پر پیدا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنی زبان سے اس کا اظہار کردے حضرت ابو کریب کی روایت میں یہ ہے کہ ہر پیدا ہونے والا اس فطرت پر پیدا ہوتا ہے یہاں تک کہ اس کی زبان چل سکے اور اس کے ضمیر کی ترجمانی کرسکے۔

۲۲۲۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ يُولَدُ يُولَدُ عَلَى هٰذِهِ الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تَنْتِجُونَ الابِلَ فَهَلْ تَجِدُونَ فِيهَا جَدْعَاءَ حَتَّى تَكُونُوا اَنْتُمْ تَجْدَعُونَهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ اَفَرَاَيْتَ مَنْ يَمُوتُ صَغِيرًا قَالَ اللهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ ۔

۲۲۲۸...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ اس فطرت (اسلام) پر پیدا ہوتا ہے پس اس کے والدین اسے یہودی اور نصرانی بنادیتے ہیں جیسے کہ اونٹ بچے جنتے ہیں تو کیا تم ان میں کوئی کن کٹا پاتے ہو؟ بلکہ تم ہی ان کے کان کاٹتے ہو۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے جو بچپن ہی میں مرجائے؟
فرمایا کہ: اللہ ہی زیادہ جانتا ہے کہ وہ کیا کرنے والے تھے۔

۲۲۲۹...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ كُلُّ اِنْسَانٍ تَلِدُهُ اُمُّهُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاَبَوَاهُ بَعْدُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ فَاِنْ كَانَا مُسْلِمَيْنِ فَمُسْلِمٌ كُلُّ اِنْسَانٍ تَلِدُهُ اُمُّهُ يَلْكُزُهُ الشَّيْطَانُ فِي حِضْنَيْهِ اِلا مَرْيَمَ وَابْنَهَا ۔

۲۲۲۹...... حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ہر انسان کو اس کی ماں فطرت پر جنتی ہے اور اس کے والدین بعد میں اسے یہودی اور نصرانی اور مجوسی بنادیتے ہیں۔ پس اگر ماں باپ دونوں مسلمان ہوں تو وہ مسلم ہے۔ ہر انسان جب اسکی ماں اسے جنم دیتی ہے تو شیطان اسکی کوکھوں میں گھونسہ مارتا ہے سوائے حضرت مریم اور ان کے بیٹے (عیسیٰ علیہ السلام) کے (کہ انہیں شیطان نہ مارسکا)۔

۲۲۳۰...... حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ وَيُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ اَوْلادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللهُ اَعْلَمُ

۲۲۳۰...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا مشرکین کے (نابالغ) بچوں کے بارے میں تو فرمایا کہ: اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ وہ (آگے چل کر) کیا اعمال کرنے والے تھے۔

بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ -

۲۲۳۱...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ بَهْرَامَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ ح و حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللهِ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ يُونُسَ وَابْنِ اَبِي ذِئْبٍ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ وَمَعْقِلٍ سُئِلَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ -

۲۲۳۱......ان اسناد کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی منقول ہے لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ سے مشرکین کی ذرّیت کے بارے میں پوچھا گیا۔

۲۲۳۲......حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ اَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ مَنْ يَمُوتُ مِنْهُمْ صَغِيرًا فَقَالَ اللهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ -

۲۲۳۲...... حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کے ان بچوں کے بارے میں پوچھا گیا جو بچپن میں ہی فوت ہو جاتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ کیا عمل کرنے والے ہیں۔

۲۲۳۳...... و حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ اَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ اللهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ اِذْ خَلَقَهُمْ -

۲۲۳۳...... حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کے بچوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو ان کے پیدا کرتے وقت بخوبی علم تھا کہ وہ کیا عمل کرنے والے ہیں۔

۲۲۳۴......حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ رَقَبَةَ بْنِ مَسْقَلَةَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَاَرْهَقَ اَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَكُفْرًا -

۲۲۳۴...... حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"وہ بچہ جسے حضرت خضرؑ نے قتل کیا تھا کافر پیدا ہوا تھا اور اگر وہ زندہ رہتا تو اپنے ماں باپ کو کفر اور سرکشی میں مبتلا کر دیتا"۔

۲۲۳۵......حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ تُوُفِّيَ صَبِيٌّ فَقُلْتُ طُوبى لَهُ عُصْفُورٌ مِنْ

۲۲۳۵...... ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ ایک بچہ انتقال کر گیا تو میں نے کہا "اس کیلئے خوشخبری ہو۔ جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہے" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

"کیا تم نہیں جانتیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا اور جہنم کو بھی، پس

عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَوَ لا تَدْرِينَ اَنَّ اللهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِهٰذِهِ اَهْلًا وَلِهٰذِهِ اَهْلًا۔

اس کیلئے بھی کچھ لوگ پیدا کیلئے اور اُس کیئے بھی"۔
(یعنی ہر ایک کیلئے علیحدہ علیحدہ کچھ افراد کو پیدا کیا ہے) لہٰذا تم یہ فیصلہ کیسے کر سکتی ہو کہ یہ بچہ جنت ہی میں جائے گا۔ اس حدیث سے ان حضرات نے استدلال کیا ہے جنہوں نے نابالغ مسلم بچوں کے بارے میں توقف کا قول اختیار کیا ہے۔ لیکن معتد بہ اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ نابالغ مسلمان بچے جو انتقال کر جائیں وہ جنت میں جائیں گے۔ چنانچہ ان کا استدلال حضرت انسؓ کی بخاری شریف کی وہ روایت ہے جس میں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جس مسلمان کے بھی تین بچے بلوغت کو پہنچنے سے قبل مر جائیں تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا ان بچوں پر اپنے رحم و فضل کی وجہ سے" اس کے علاوہ بھی دیگر متعدد احادیث صحیحہ اور آثار اسی پر دلالت کرتے ہیں۔
جہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مذکورہ قول پر رسول اللہ ﷺ کے انکار اور نکیر کا تعلق ہے تو اس کے متعلق نوویؒ نے فرمایا:
"علماء نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ شاید آپ ﷺ کے منع کرنے کی وجہ یہ ہو کہ بغیر کسی دلیل قطعی کے کسی کے بارے میں حکم قطعی لگانا صحیح نہیں۔ واللہ اعلم (نووی علی مسلم بحوالہ تکملہ فتح الملہم ۵/۵۰۶)

۲۲۳۶...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ دُعِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِلٰى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ طُوبٰى لِهٰذَا عُصْفُورٌ مِنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ السُّوءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ قَالَ اَوَ غَيْرَ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي اَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي اَصْلَابِ آبَائِهِمْ ۔

۲۲۳۶...... حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کو ایک انصاری بچہ کے جنازہ پر بلایا گیا، میں نے کہا: یارسول اللہ! اس بچہ کیلئے تو خوشخبری ہے، جنت کے پرندوں میں سے ایک پرندہ ہے، اس نے نہ گناہ کیا نہ برائی کی عمر کو پہنچا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اس کے سوا کچھ نہیں، بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کو جنت کیلئے پیدا فرمایا ہے، انہیں جنت کیلئے پیدا کیا گیا جبکہ وہ ابھی اپنے باپوں کی پشت میں تھے۔ اور کچھ لوگوں کو جہنم کیلئے پیدا فرمایا ہے، انہیں جہنم کیلئے پیدا کیا گیا جب کہ وہ اپنے باپوں کی پشتوں میں تھے"۔

۲۲۳۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى ح و

۲۲۳۷...... ان تمام مذکورہ اسناد کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل حدیث منقول ہے۔

حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ ح و حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى بِإِسْنَادِ وَكِيعٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ ۔

باب-۴۲۲　باب بيان ان الآجال والارزاق وغيرها لا تزيد ولا تنقص عما سبق به القدر

عمریں اور روزی تقدیر سے نہ زائد ہوتی ہے اور نہ کم

۲۲۳۸......حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَشْكُرِيِّ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ اللّٰهُمَّ أَمْتِعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبِأَبِي أَبِي سُفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ سَأَلْتِ اللهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَنْ يُعَجِّلَ شَيْئًا قَبْلَ حِلِّهِ أَوْ يُؤَخِّرَ شَيْئًا عَنْ حِلِّهِ وَلَوْ كُنْتِ سَأَلْتِ اللهَ أَنْ يُعِيذَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ أَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا وَأَفْضَلَ قَالَ وَذُكِرَتْ عِنْدَهُ الْقِرَدَةُ قَالَ مِسْعَرٌ وَأُرَاهُ قَالَ وَالْخَنَازِيرُ مِنْ مَسْخٍ فَقَالَ إِنَّ اللهَ لَمْ يَجْعَلْ لِمَسْخٍ نَسْلًا وَلَا عَقِبًا وَقَدْ كَانَتِ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيرُ قَبْلَ ذٰلِكَ -

۲۲۳۸......ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا زوجۂ مطہرۂ رسول ﷺ فرماتی ہیں کہ انہوں نے (دعا کے طور پر) فرمایا: اے اللہ! مجھے میرے شوہر رسول اللہ ﷺ اور میرے باپ ابو سفیان رضی اللہ عنہ اور میرے بھائی معاویہ رضی اللہ عنہ کی (طول عمر) سے مستفید فرما"۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تونے اللہ سے مقررہ میعادیں، متعین دن اور تقسیم شدہ روزیاں مانگی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس سے پہلے نہیں کرے گا اور نہ اسی کے (وقت مقرر سے) مؤخر کرے گا۔ اگر تو اللہ تعالیٰ سے یہ سوال کرتی کہ وہ تجھے جہنم کے عذاب سے بچائے اور قبر کے عذاب سے پناہ میں رکھے تو یہ زیادہ بہتر اور افضل تھا۔ اور آپ ﷺ کے سامنے بندروں اور خنزیروں کا ذکر آیا جو مسخ ہو گئے تھے (یعنی پہلے آدمی تھے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مسخ ہونے والوں کی نسل اور اولاد نہیں چلائی۔ اور بندر و خنزیر تو اس سے پہلے بھی تھے (معلوم ہوا کہ جو لوگ بندروں اور خنزیروں کو مسخ شدہ اقوام کی نسل سمجھتے ہیں وہ غلطی پر ہیں)۔ [1]

۲۲۳۹......حَدَّثَنَاهُ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ بِشْرٍ وَوَكِيعٍ جَمِيعًا مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ

۲۲۳۹......ان تمام مذکورہ اسناد کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل حدیث مروی ہے البتہ اس روایت میں عذاب جہنم اور عذاب قبر کے الفاظ ہیں۔

[1] فائدہ......نوویؒ نے فرمایا کہ جس طرح عمر اور موت وغیرہ کا تقدیر میں فیصلہ ہو چکا ہے اسی طرح جنت اور دوزخ کا بھی فیصلہ ہو چکا ہے تو پھر عمر کی زیادتی کی دعا سے حضور علیہ السلام نے کیوں منع فرمایا؟ اور عذاب جہنم سے حفاظت کی دعا کی ترغیب کیوں فرمائی؟۔
اس کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ فیصلہ اور تقدیر تو دونوں کی لکھی جا چکی ہے لیکن جہنم کے عذاب سے بچنے کی دعا مانگنا عبادت ہے اور شریعت نے عبادت کا حکم فرمایا ہے، بخلاف عمر میں زیادتی کی دعا کے کہ وہ عبادت نہیں۔

فِي الْقَبْرِ۔

۲۲۴۰...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَاللَّفْظُ لِحَجَّاجٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ مَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَتْ اُمُّ حَبِيبَةَ اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللهِ ﷺ وَبِاَبِي اَبِي سُفْيَانَ وَبِاَخِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّكِ سَاَلْتِ اللهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ وَآثَارٍ مَوْطُوءَةٍ وَاَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لا يُعَجِّلُ شَيْئًا مِنْهَا قَبْلَ حِلِّهِ وَلا يُؤَخِّرُ مِنْهَا شَيْئًا بَعْدَ حِلِّهِ وَلَوْ سَاَلْتِ اللهَ اَنْ يُعَافِيَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ لَكَانَ خَيْرًا لَكِ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ الْقِرَدَةُ وَالْخَنَازِيرُ هِيَ مِمَّا مُسِخَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُهْلِكْ قَوْمًا اَوْ يُعَذِّبْ قَوْمًا فَيَجْعَلَ لَهُمْ نَسْلًا وَاِنَّ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيرَ كَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ

۲۲۴۰...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا زوجہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اے اللہ! مجھے اپنے شوہر رسول اللہ ﷺ، اپنے باپ ابو سفیان رضی اللہ عنہ اور بھائی معاویہ رضی اللہ عنہ سے (طویل عمر) مستفید فرما"۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"بلاشبہ تم نے اللہ سے مقرر شدہ عمریں روندے ہوئے قدم اور تقسیم شدہ روزیاں مانگی ہیں، (یعنی وہ چیزیں مانگیں ہیں جن کا فیصلہ ہو چکا ہے)۔ اور وہ اس کے مقررہ وقت سے نہ جلدی کرے گا نہ اس سے ذرا بھی مؤخر کرے گا اور اگر تم اللہ سے یہ سوال کرتیں کہ وہ تمہیں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے عافیت عطا فرماتے تو یہ تمہارے لئے بہتر ہوتا"۔
پھر ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا بندر اور سور ان لوگوں (کی نسل میں سے) ہیں جن (کی صورتیں) مسخ کر دی گئی تھیں؟
نبی ﷺ نے فرمایا:
"اللہ عزوجل نے کسی قوم کو ہلاک کرنے یا عذاب دینے کے بعد ان کی نسل نہیں جاری کی۔ اور بندر و سور تو اس سے قبل بھی تھے"۔

۲۲۴۱...... حَدَّثَنِيهِ اَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَآثَارٍ مَبْلُوغَةٍ قَالَ ابْنُ مَعْبَدٍ وَرَوَى بَعْضُهُمْ قَبْلَ حِلِّهِ اَيْ نُزُولِهِ۔

۲۲۴۱...... اس سند کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل منقول ہے۔

باب ـ ۴۲۳ باب في الامر بالقوة وترك العجز

تقدیر کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنے کا بیان

۲۲۴۲...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ

۲۲۴۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قوی مؤمن بہتر ہے اللہ کے نزدیک کمزور مؤمن سے زیادہ محبوب ہے اور خیر دونوں میں ہے۔ جو کام تمہیں نفع پہنچائے اس کی حرص کرو اور اللہ سے مدد طلب کرو اور عاجز ہو کر مت بیٹھو۔ اور اگر

الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَاَحَبُّ اِلَى اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ احْرِصْ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَلَا تَعْجَزْ وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلَكِنْ قُلْ قَدَرُ اللهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ ـ

تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو یہ مت کہو کہ: اگر میں یوں کرتا تو ایسا ایسا ہو جاتا لیکن یہ کہو: اللہ نے جو مقدر کیا تھا اور جو چاہا کیا۔ اسلئے کہ لفظ (تو) (اگر) شیطان کا کام شروع کر دیتا ہے"۔ ❶

---

❶ فائدہ...... قوت سے کیا مراد ہے؟ قاضی عیاضؒ نے فرمایا کہ:
"اس سے بدن کی قوت بھی مراد ہو سکتی ہے کہ بدن عبادت کی کثرت کی مشقت برداشت کر سکتا ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ اس سے مراد قوتِ نفس ہو جو دشمن کا مقابلہ اور منکرات کے خاتمہ کے بارے میں شدید اور قوی ہو۔ اور اس سے مراد قوت مال ہو۔ جو انسان کو انفاق فی سبیل اللہ کی کثرت پر ممد ہو"۔ لیکن یہ آخری احتمال بہت بعید ہے کیونکہ نبی ﷺ نے خود اپنے لئے فقر اختیار فرمایا اور فرمایا فقراء اغنیاء سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ (تکملہ فتح الملہم ۵/۵۱۰)

كتاب العلم

کتاب العــــلم

علم کی فضیلت کا بیان

باب-۴۲۴ باب النهي عن اتباع متشابه القرآن والتحذير من متبعيه والنهي عن الاختلاف في القرآن

متشابہات القرآن کے درپے ہونے کی ممانعت، ان کی اتباع کرنے والوں سے بچنے کا حکم اور قرآن میں اختلاف کرنے کی ممانعت کے بیان میں

۲۲۴۳...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ﴿هُوَ الَّذِيْٓ أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيْلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيْلَهٗ إِلَّا اللهُ وَالرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ آمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ﴾ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّى اللهُ فَاحْذَرُوهُمْ ـ

۲۲۴۳...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی، هو الذی انزل علیك الكتب "وہی ہے جس نے آپ پر یہ کتاب نازل کی، اس میں بعض آیات محکم ہیں جو کہ کتاب کی اصل اور بنیاد ہیں (جن کا معنی واضح ہے) اور دوسری متشابہات ہیں (جن کا معنی واضح نہیں) پس وہ لوگ جن کے دل میں کجی ہے وہ قرآن کی متشابہات آیات کی اتباع فتنہ طلب کرنے اور اس کی تاویل کی تلاش کرنے کے لئے کرتے ہیں حالانکہ ان کی تفسیر سوائے اللہ (عزوجل) کے کوئی نہیں جانتا اور جو علم میں پختگی رکھتے ہیں، وہ کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے۔ یہ سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے اور نصیحت صرف عقلمند ہی قبول کرتے ہیں" ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو قرآن کے متشابہات کی پیروی کرتے ہیں تو یہی وہ لوگ ہیں جن کا اللہ نے نام ذکر فرمایا، پس ان سے بچو۔[1]

---

[1] محکم اور متشابہہ سے کیا مراد ہے؟ اور اس کا مقصود کیا ہے؟ اس کے متعلق مختلف اقوال ہیں جن کی تعداد دس سے متجاوز ہے۔ لیکن ان میں راجح قول یہ ہے کہ:

محکم وہ آیات قرآنیہ ہیں جن کی مراد بالکل ظاہر ہو خواہ الفاظ ہی بالکل واضح ہوں اور ان میں کسی قسم کا خفاء نہ پایا جائے اور یا تاویل و تفسیر سے ان کی مراد بالکل واضح ہو جائے جیسے عقائد عبادات، معاملات کے احکامات اقیموا الصلوٰة واتوالزکوٰة۔ لا ترفعوا أصواتكم...... آلاية وغیرہ۔

اور متشابہ وہ آیات ہیں جن کی حقیقی مراد اور معنی اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہیں مثلاً قیامت کے وقوع کا حتمی علم، سورتوں کی ابتداء سے حروف مقطعات مثلاً الم، الر، یسٓ وغیرہ اور اللہ تعالیٰ کے لیے ہے ید، قدم، اصبع وغیرہ جیسے الفاظ کا اطلاق وغیرہ۔ محکم اور متشابہ دونوں کو ماننا اور ان کا منجانب اللہ ہونے کا یقین ایمان کے لیے ضروری ہے۔ (جاری ہے)

٢٢٤٤......حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنِ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ قَالَ كَتَبَ اِلَيَّ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَبَاحٍ الاَنْصَارِيُّ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ هَجَّرْتُ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ يَوْمًا قَالَ فَسَمِعَ اَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِي آيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ ـ

۲۲۴۴...... حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ ﷺ نے دو آدمیوں کی آواز سنی جو ایک آیت میں اختلاف کر رہے تھے چنانچہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ کے چہرہ اقدس پر غصہ کے اثرات تھے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے (لوگ) کتاب میں اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔

٢٢٤٥......حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو قُدَامَةَ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَقُومُوا ـ

۲۲۴۵...... حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن اس وقت تک پڑھتے رہو جب تک تمہارے دلوں کو اس پر اتفاق ہو اور جب (قرآن کے معنی میں) تمہارے درمیان اختلاف ہو جائے تو اٹھ جاؤ۔[1]

٢٢٤٦......حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا اَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ جُنْدَبٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُومُوا ـ

۲۲۴۶...... حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تک تمہارے دلوں کو قرآن پر اتفاق ہو اس کی تلاوت کرتے رہو اور جب (معنی میں) اختلاف ہو جائے تو اٹھ کھڑے ہو۔

٢٢٤٧......حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا اَبَانُ حَدَّثَنَا اَبُو عِمْرَانَ قَالَ قَالَ لَنَا جُنْدَبٌ وَنَحْنُ غِلْمَانٌ بِالْكُوفَةِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اقْرَءُوا الْقُرْآنَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا ـ

۲۲۴۷...... حضرت ابو عمران رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے ہم کو کہا اور ہم کوفہ کے نوجوان تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن پڑھو باقی حدیث مذکورہ بالا دونوں روایتوں کی طرح ہے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)

البتہ فرق اتنا ہے کہ محکم آیات کو سمجھ کر ان پر حکم نبوی ﷺ کے مطابق عمل کرنا ضروری ہے جبکہ متشابہ کی مراد چونکہ متعین نہیں ہوتی لہٰذا وہ قابل عمل بھی نہیں ہوتیں بس ان کی مراد کو اللہ کے سپرد کر کے امنا و صدقنا کہہ کر اپنے ایمان کا اظہار کر دینا چاہئے اور ان کی مراد و منشاء کی تعیین اور تحقیق میں پڑنا یہ اہل ایمان اور مخلص مؤمن کی شان نہیں چنانچہ قرآن خود آیت مذکورہ میں بتلا رہا ہے کہ جن لوگوں میں زیغ اور کجی ہے وہ متشابہ آیات کے پیچھے لگ جاتے ہیں اور ان کا مقصد فتنہ پیدا کرنا ہوتا ہے جبکہ رسوخ فی العلم کے حامل لوگ امنّا به کل من عند ربّنا کہہ کر اپنے عجز کا اظہار کر دیتے ہیں، اور یہی اس ابتلاء میں کامیابی ہے۔

باب-۴۲۵ باب في الالد الخصم
سخت جھگڑالو کے بیان میں

۲۲۴۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ -

۲۲۴۸...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا سب سے ناپسندیدہ آدمی وہ ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔

باب-۴۲۶ باب اتباع سنن اليهود والنصارى
یہود و نصاریٰ کے طریقوں کی اتباع کے بیان میں

۲۲۴۹...... حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّى لَوْ دَخَلُوا فِي جُحْرِ ضَبٍّ لَاتَّبَعْتُمُوهُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ آلْيَهُودَ وَالنَّصَارَى قَالَ فَمَنْ -

۲۲۴۹...... صحابی رسول حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ضرور بالضرور اپنے سے پہلے لوگوں کے طریقوں پر بالشت، بالشت اور ہاتھ ہاتھ چلو گے۔ یہاں تک کہ وہ گروہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوئے تو بھی تم ان کی پیروی کرو گے۔ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہود و نصاریٰ (کے طریقہ پر)؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اور کون۔

۲۲۵۰...... و حَدَّثَنِي عِدَّةٌ مِنْ اَصْحَابِنَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا اَبُو غَسَّانَ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الاسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ اَبُو اِسْحٰقَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ -

۲۲۵۰...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

۲۲۵۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ -

۲۲۵۱...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

باب-۴۲۷ باب هلك المتنطعون
غلو کرنے کی ہلاکت کے بیان میں

۲۲۵۲...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ

۲۲۵۲...... صحابی رسول حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تین بار ارشاد فرمایا: (اقوال وافعال میں) غلو کرنے

جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَهَا ثَلَاثًا ـ

والے ہلاک ہو گئے۔[1]

باب-۴۲۸ باب رفع العلم وقبضه وظهور الجهل والفتن في آخر الزمان

آخر زمانہ میں علم کے قبض ہونے اور اٹھ جانے، جہالت اور فتنوں کے ظاہر ہونے کے بیان میں

۲۲۵۳ـــ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبُو التَّيَّاحِ حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا ـ

۲۲۵۳...... صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم کا اٹھا لینا اور جہالت کا ظاہر ہو جانا، شراب کا پیا جانا اور زنا کا علی الاعلان ہونا، قیامت کی علامات میں سے ہے۔

۲۲۵۴ـــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا يُحَدِّثُكُمْ اَحَدٌ بَعْدِي سَمِعَهُ مِنْهُ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ وَتَبْقَى النِّسَاءُ حَتّٰى يَكُوْنَ لِخَمْسِيْنَ امْرَاَةً قَيِّمٌ وَاحِدٌ ـ

۲۲۵۴...... صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: کیا میں تم کو ایسی حدیث نہ بیان کروں جسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اور میرے بعد تمہیں کوئی بھی آپ ﷺ سے سنی ہوئی حدیث روایت نہ کرے گا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم کا اُٹھ جانا اور جہالت کا غالب ہو جانا اور زنا کا عام ہو جانا اور شراب کا پیا جانا مردوں کا کم ہونا اور عورتوں کا باقی رہنا، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کے لئے ایک ہی مرد نگراں ہو گا، قیامت کی علامات میں سے ہیں۔

۲۲۵۵ـــ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَاَبُو اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيْثِ ابْنِ بِشْرٍ وَعَبْدَةَ لَا يُحَدِّثُكُمُوْهُ اَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

۲۲۵۵...... صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہی سابقہ حدیث ان اسناد سے بھی مروی ہے اس روایت میں یہ ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے بعد تم کو کوئی بھی اس طرح حدیث روایت نہیں کرے گا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ (آگے سابقہ حدیث کی طرح فرمایا)

---

[1] غلو کرنے سے کیا مراد ہے؟ حدیث میں ان کے لئے متنطعون کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ جس کی تشریح و تفسیر نوویؒ نے "حدود اللہ میں اپنے اقوال و افعال سے تجاوز کرنے والے" سے کی ہے۔ گویا ہر حکم کو اس کی حدود میں رکھا جائے۔ حاصل اس حدیث کا یہ ہے کہ کسی معاملہ شرعیہ میں دور از کار تاویلات اور شبہات نہ پیدا کئے جائیں اور نہ ان میں مبتلا ہوا جائے البتہ جو یقینی شبہات ہیں ان سے بچنا غلو نہیں بلکہ ورع اور تقویٰ ہے۔ البتہ احتمالات بعیدہ اپنے ذہن سے پیدا کر کے پھر اس کے اندر شک میں پڑنا غلو ہے۔

يَقُولُ فَذَكَرَ بِمِثْلِه ـ

۲۲۵۶......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَاَبِي قَالا حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ ح وحَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ الاَشَجُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ وَاَبِي مُوسى فَقَالا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ اَيَّامًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ ـ

۲۲۵۶......حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ اور حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا تو ان دونوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے قریب کچھ زمانہ ایسا آئے گا جس میں علم اٹھالیا جائے گا اور جہالت نازل کر دی جائے گی اور خون ریزی کی زیادتی ہو جائے گی۔ (چنانچہ اس کا ہر شخص مشاہدہ کر رہا ہے کہ اہل علم اٹھتے جا رہے ہیں)

۲۲۵۷......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ اَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ الاَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ وَاَبِي مُوسى الاَشْعَرِيِّ قَالا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ح و حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ ابْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ وَاَبِي مُوسى وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فَقَالا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَابْنِ نُمَيْرٍ ـ

۲۲۵۷......ان اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے کہ حضرت شقیق فرماتے ہیں میں عبداللہؓ اور ابو موسیٰؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور وہ دونوں گفتگو کر رہے تھے۔ پس ان دونوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ آگے وکیع اور ابن نمیر کی حدیث کی طرح روایت ذکر کی۔ عبداللہ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

۲۲۵۸......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاِسْحقُ الْحَنْظَلِيُّ جَمِيعًا عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ اَبِي مُوسى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِه ـ

۲۲۵۸...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث وکیع و ابن نمیر کی طرح روایت کرتے ہیں۔

۲۲۵۹......حَدَّثَنَا اِسْحقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ قَالَ اِنِّي لَجَالِسٌ مَعَ عَبْدِ اللهِ وَاَبِي مُوسى وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَ اَبُو مُوسى قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِه ـ

۲۲۵۹...... حضرت ابو وائلؓ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابو موسیٰ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور وہ دونوں آپس میں گفتگو کر رہے تھے تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس (سابقہ روایت کی) طرح فرمایا۔

۲۲۶۰......حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ

۲۲۶۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمانہ باہم قریب ہو جائے گا اور علم قبض کر لیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہو جائیں گے (دلوں میں) بخل ڈال دیا جائے گا اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: "ہرج" کیا

الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ -

ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قتل''۔ ❶

۲۲۶۱......حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيُّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ -

۲۲۶۱......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمانہ باہم قریب ہو جائے گا اور علم اٹھالیا جائے گا۔ پھر مذکورہ بالا روایت کی طرح حدیث ذکر کی۔

۲۲۶۲......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا -

۲۲۶۲......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمانہ (قیامت) قریب ہو جائے گا اور علم کم ہو جائے گا پھر ان کی سابقہ حدیثوں کی طرح ہی ذکر فرمایا۔

۲۲۶۳...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ ح و حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي يُونُسَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ كُلُّهُمْ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا وَيُلْقَى الشُّحُّ -

۲۲۶۳......ان اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایات ہی کی طرح مروی ہے لیکن ان میں بخل کے ڈالے جانے کا ذکر نہیں کیا گیا۔

۲۲۶٤......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ

۲۲۶۴...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی

---

❶ فائدہ...... علم قبض کر لیا جائے گا سے مراد یہ ہے کہ اہل علم اور علماء ربانیین کو اٹھا لیا جائے گا، اور ان میں سے کوئی باقی نہ رہے گا۔ لوگ جہلاء کو مذہبی امور و معاملات میں اپنا بڑا بنالیں گے، جو بغیر علم و تحقیق کے انہیں فتوے دیں گے۔ جہل کی کثرت ہو جائے گی، شراب کی کثرت کے معنی یہ کہ مسلمانوں میں شراب پینا معیوب نہ رہے گا۔ لوگ فخریہ شراب پیا کریں گے (العیاذ باللہ) لوگوں میں زناکاری پھیل جائے گی، بخل اور مال کی محبت زیادہ ہو جائے گی، قتل و غارت گری کی کثرت ہو گی۔ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے۔

هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللهَ لا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يَتْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَاَضَلُّوا -

ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے چھین کر نہیں اُٹھائے گا بلکہ علم کو علماء کے اُٹھا لینے کے ذریعہ سے قبض کیا جائے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہیں رہے گا تو وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے۔ پس وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

٢٢٦٥......حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ وَاَبُو اُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَعَبْدَةُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ فَسَاَلْتُهُ فَرَدَّ عَلَيْنَا الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ -

٢٢٦٥......ان اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث جریر کی طرح مروی ہے۔ البتہ عمرو بن علی رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں یہ ہے کہ پھر میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی تو ان سے میں نے اس حدیث کو اسی طرح دہرایا جس طرح پہلے بیان کیا تھا اور کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ (اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں سے چھین کر نہیں اٹھائے گا بلکہ علم کو علماء کے اٹھا لینے کا ذریعہ سے قبض کیا جائے گا یہاں تک کہ کوئی عالم نہیں رہے گا تو لوگ جہلاء کو اپنا بڑا بنائیں گے، وہ بغیر علم کے فتویٰ دینگے، پس وہ خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے)۔

٢٢٦٦......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حُمْرَانَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِي اَبِي جَعْفَرٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ -

٢٢٦٦...... حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث ہشام بن عروہ کی طرح حدیث روایت کی ہے۔

٢٢٦٧......حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى التُّجِيبِيُّ اَخْبَرَنَا

٢٢٦٧...... حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے

عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اَبُو شُرَيْحٍ اَنَّ اَبَا الاَسْوَدِ حَدَّثَهُ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ يَا ابْنَ اُخْتِي بَلَغَنِي اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو مَارٌّ بِنَا اِلَى الْحَجِّ فَالْقَهُ فَسَائِلْهُ فَاِنَّهُ قَدْ حَمَلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عِلْمًا كَثِيرًا قَالَ فَلَقِيتُهُ فَسَاَلْتُهُ عَنْ اَشْيَاءَ يَذْكُرُهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ عُرْوَةُ فَكَانَ فِيمَا ذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللهَ لا يَنْتَزِعُ الْعِلْمَ مِنَ النَّاسِ انْتِزَاعًا وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءَ فَيَرْفَعُ الْعِلْمَ مَعَهُمْ وَيُبْقِي فِي النَّاسِ رُءُوسًا جُهَّالًا يُفْتُونَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَيَضِلُّونَ وَيُضِلُّونَ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا حَدَّثْتُ عَائِشَةَ بِذٰلِكَ اَعْظَمَتْ ذٰلِكَ وَاَنْكَرَتْهُ قَالَتْ اَحَدَّثَكَ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ هٰذَا قَالَ عُرْوَةُ حَتّٰى اِذَا كَانَ قَابِلٌ قَالَتْ لَهُ اِنَّ ابْنَ عَمْرٍو قَدْ قَدِمَ فَالْقَهُ ثُمَّ فَاتِحْهُ حَتّٰى تَسْاَلَهُ عَنِ الْحَدِيثِ الَّذِي ذَكَرَهُ لَكَ فِي الْعِلْمِ قَالَ فَلَقِيتُهُ فَسَاَلْتُهُ فَذَكَرَهُ لِي نَحْوَ مَا حَدَّثَنِي بِهِ فِي مَرَّتِهِ الاُولٰى قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا اَخْبَرْتُهَا بِذٰلِكَ قَالَتْ مَا اَحْسَبُهُ اِلا قَدْ صَدَقَ اَرَاهُ لَمْ يَزِدْ فِيهِ شَيْئًا وَلَمْ يَنْقُصْ ۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے میرے بھانجے! مجھے یہ خبر بھی پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حج کے موقعہ پر ہمارے پاس سے گزرنے والے ہیں پس تو ان سے مل کر ان سے پوچھنا کیونکہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے بہت سا علم حاصل کیا ہے۔ کہتے ہیں میں نے ان سے ملاقات کی اور ان سے چند چیزوں کے بارے میں سوال کیا جنہیں وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے تھے۔ حضرت عروہ نے کہا کہ اسی دوران انہوں نے روایت کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ علم کو لوگوں کے اُٹھانے کے ساتھ نہیں اٹھائیں گے بلکہ علماء کو اُٹھالیا جائے گا اور ان کے ساتھ ہی علم بھی اٹھ جائے گا اور لوگوں میں جاہل سردار رہ جائیں گے جو انہیں علم کے بغیر فتویٰ دیں گے وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ حضرت عروہ نے کہا: جب میں نے یہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی تو انہیں اس سے تعجب ہوا اور انکار کر دیا اور کہا کہ اس نے تجھ سے اس طرح روایت کیا ہے کہ اس نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا؟ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہاں تک کہ آنے والا سال آیا تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے اس سے کہا کہ ابن عمر آچکے ہیں آپ ان سے اسی (سابقہ) حدیث کے بارے میں دریافت کریں جو انہوں نے تجھ سے علم کے بارے میں روایت کی تھی۔ میں نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے مجھے یہ اسی طرح بیان کی جس طرح پہلی مرتبہ روایت کی تھی۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جب میں نے سیدہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کی خبر دی تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں انہیں سچا ہی گمان کرتی ہوں اور میرا خیال ہے کہ انہوں نے اس حدیث میں کوئی چیز زیادہ یا کم نہیں کی۔ [1]

---

[1] چنانچہ فتنوں کا ظہور جاہلوں کی سرداری اور دوسری اکثر علامات قیامت کی پوری ہو چکی ہیں اور ان کا پورا ہونا نبی اکرم ﷺ کی نبوت ورسالت کی دلیل ہے۔ بالخصوص عصر حاضر میں اس کی صورتحال بالکل واضح ہے، ہر شخص اسکا مشاہدہ کر رہا ہے کہ ہر روز دین کے اعتبار سے ایک نیا فتنہ امت کے سامنے ظاہر ہو رہا ہے اور جہلاء قوم کے سردار اور رئیس بن رہے ہیں۔ یہاں یہ واضح رہنا چاہئے کہ مذکورہ احادیث میں علماء کے اٹھالئے جانے سے مراد یہ ہے کہ ان کی اکثریت ختم ہو جائے گی البتہ کچھ تھوڑے بہت علماء حق ہر دور میں باقی رہیں گے جن کی طرف دینی امور میں رجوع کیا جائے گا اور وہ دین حق کی خدمت میں لگے رہیں گے۔ اور اگر اس کو کُل علماء پر محمول کیا جائے تو یہ بالکل قرب قیامت کے وقت ہو گا۔ واللہ اعلم

باب-۴۲۹ باب من سن سنةً حسنةً او سيئةً ومن دعا الى هدًى او ضلالة

اچھے یا برے طریقہ کی ابتداء کرنے والے اور ہدایت یا گمراہی کی طرف بلانے والے کے بیان میں

۲۲۶۸۔۔۔۔۔حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ وَأَبِي الضُّحَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ الْعَبْسِيِّ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَيْهِمُ الصُّوفُ فَرَأَى سُوءَ حَالِهِمْ قَدْ أَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَبْطَئُوا عَنْهُ حَتَّى رُئِيَ ذٰلِكَ فِي وَجْهِهِ قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ بِصُرَّةٍ مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ ثُمَّ تَتَابَعُوا حَتَّى عُرِفَ السُّرُورُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ -

۲۲۶۸۔۔۔۔۔حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کچھ دیہاتی آدمی اونی کپڑے پہنے ہوئے حاضر ہوئے آپ ﷺ نے ان کی بدحالی دیکھ کر ان کی حاجت وضرورت کا اندازہ لگالیا۔ آپ ﷺ نے لوگوں کو صدقہ کرنے کی ترغیب دی۔ پس لوگوں نے صدقہ میں کچھ دیر کی تو آپ ﷺ کے چہرہ اقدس پر کچھ (ناراضگی) کے آثار نمودار ہوئے۔ پھر انصار میں سے ایک آدمی دراہم کی تھیلی لیکر حاضر ہوا، پھر دوسرا آیا، پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے متواتر اتباع شروع کردی، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس پر خوشی کے آثار ظاہر ہونے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ رائج کیا پھر اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا تو اس کے لئے اس عمل کرنے والے کے برابر ثواب لکھا جائے گا اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی اور اس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ رائج کیا پھر اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا تو اس پر اس عمل کرنے والے کے گناہ کے برابر گناہ لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔[1]

۲۲۶۹۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَحَثَّ عَلَى الصَّدَقَةِ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ -

۲۲۶۹۔۔۔۔۔حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور (لوگوں کو) صدقہ کی ترغیب دی۔ باقی حدیث مبارکہ مذکورہ بالا حدیث جریرؓ کی طرح ذکر فرمائی۔

۲۲۷۰۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي إِسْمٰعِيلَ حَدَّثَنَا

۲۲۷۰۔۔۔۔۔حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی کسی بھی نیک طریقہ کو رائج کرتا

---

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام میں اس شخص کو ایک خاص شرف وفضیلت حاصل ہے جو کسی نیک عمل کی ابتداء کرے اور اسلامی معاشرہ میں اس کے اجراء واحیاء کا سبب بنے۔ لیکن یہ واضح رہے کہ یہاں نیک اعمال کے شروع کرنے سے مراد وہ نیک اعمال ہیں جو قرآن وحدیث سے ثابت شدہ ہوں۔ مثلاً صدقہ وغیرہ۔ لیکن اگر ان اعمال کا ثبوت قرآن وحدیث سے نہ ہو تو وہ "بدعت" بن جائیں گے اور بجائے اجر وثواب کے باعثِ وبال بن جائیں گے۔ واللہ اعلم

عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هِلَالٍ الْعَبْسِيُّ قَالَ قَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لا يَسُنُّ عَبْدٌ سُنَّةً صَالِحَةً يُعْمَلُ بِهَا بَعْدَهُ ثُمَّ ذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ۔

ہے جس پر اس کے بعد عمل کیا جاتا ہے پھر باقی حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایت کی طرح ذکر کی۔

۲۲۷۱...... حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَأَبُو كَامِلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالُوا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ۔

۲۲۷۱...... ان اسناد سے بھی مذکوہ بالا روایت کی طرح حضرت منذر بن جریر اپنے والد سے نبی کریم ﷺ کی حدیث روایت فرماتے ہیں۔

۲۲۷۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا۔

۲۲۷۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی کو ہدایت (نیکی) کی دعوت دی تو اس کے لئے اس کی پیروی کرنے والے کے برابر ثواب ہوگا اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی اور جس نے گمراہی کی طرف دعوت دی تو اس کے لئے اس کی پیروی کرنے والے کے برابر گناہ ہوگا اور ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی۔

كتاب الذكر والدعاء والتـــوبة والاستغفار

كتاب الذكرِ والدعاءِ والتوبة والاستغفار

ذکرواذکار، دعا، توبہ اور استغفار کے آداب

باب-۴۳۰ باب الحث على ذكر الله تعالىٰ

اللہ کے ذکر کی ترغیب کے بیان میں

۲۲۷۳......حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَاَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي اِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَاِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ هُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ وَاِنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِي يَمْشِي اَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً -

۲۲۷۳......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں: میں اپنے بندوں کے گمان کے مطابق ان سے معاملہ کرتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے کسی گروہ (جماعت) میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے ایسی جماعت میں یاد کرتا ہوں جو اس (جماعت) سے بہتر ہو اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں چار ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں (میری رحمت) اس کی طرف دوڑ کر آتی ہے۔ [1]

۲۲۷۴......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا -

۲۲۷۴......اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے لیکن اس روایت میں "اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں چار ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں" مذکور نہیں ہے۔

۲۲۷۵......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ

۲۲۷۵......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب میرا بندہ ایک بالشت

---

[1] فائدہ......اس حدیث قدسی میں فرمایا گیا کہ میں اپنے بندوں کے گمان کے مطابق ان سے معاملہ کرتا ہوں۔ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں فرمایا کہ: اس سے مراد یہ ہے کہ میں (اللہ) اس پر قادر ہوں کہ میرا بندہ جو گمان مجھ سے رکھے میں اس کے گمان کو پورا کر گذروں۔
کرمانی شارح بخاریؒ نے فرمایا کہ: اس سے اس بات کی طرف اشارہ ہوتا ہے کہ بندہ کو رجاء وخوف میں سے رجاء کی حالت کو زیادہ پیش نظر رکھنا چاہئے (تاکہ اللہ تعالیٰ اس کی رجاء کے مطابق اس سے معاملہ فرمائے)۔ بعض نے فرمایا کہ بندہ کے گمان سے مراد توبہ یا دعا کی قبولیت کے وقت کا گمان ہے یعنی دعا و توبہ کے وقت اگر بندہ کا گمان قبولیت کا ہو تو قبول کرتا ہوں اور اگر وہ عدم قبولیت کا گمان رکھے تو ویسا ہی کرتا ہوں۔ البتہ اپنی نافرمانی اور گناہوں پر اصرار کے ساتھ مغفرت کا گمان کئے رہنا اور اسی کے سہارے گناہ کرتے رہنا اس میں داخل نہیں۔
واللہ اعلم

هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُــرَيْـرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَــــالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ قَـالَ اِذَا تَلَقَّانِي عَبْدِي بِشِبْرٍ تَلَقَّيْتُهُ بِذِرَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِي بِــــذِرَاعٍ تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ وَاِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ اَتَيْتُهُ بِاَسْرَعَ۔

میری طرف بڑھتا ہے، میں ایک ہاتھ اُس کی طرف بڑھتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میری طرف بڑھتا ہے تو میں (میری رحمت) چار ہاتھ اُس کی طرف بڑھتی ہے، اور جب تو میری طرف چار ہاتھ بڑھتا ہے تو میں (میری رحمت) تیزی سے بڑھتی ہے۔

۲۲۷۶...... حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسِيرُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلَى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جُمْدَانُ فَقَالَ سِيرُوا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ قَالُوا وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ۔

۲۲۷۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ کے راستہ میں چل رہے تھے آپ ﷺ ایک پہاڑ پر سے گذرے اس پہاڑ کو جمدان کہا جاتا تھا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چلتے رہو، یہ جمدان ہے۔ مُفرِّدُون آگے بڑھ گئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مُفرِّدُون کون ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں۔

باب-۴۳۱ باب في اسماء الله تعالىٰ وفضل من احصاها

اللہ تعالیٰ کے ناموں اور انہیں یاد کرنے والوں کی فضیلت کے بیان میں

۲۲۷۷...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِلّٰهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ اسْمًا مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ اَبِي عُمَرَ مَنْ اَحْصَاهَا۔

۲۲۷۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ننانوے نام ہیں، جو انہیں یاد کرے گا جنت میں داخل ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ وتر (طاق) ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے اور حضرت (عبد اللہ) ابن ابی عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں یہ ہے کہ جو انہیں (ننانوے ناموں کو) شمار کرے۔[1]

۲۲۷۸...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ هَمَّامِ ابْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي

۲۲۷۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے ننانوے (ایک کم سو) نام ہیں، جس نے انہیں یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

[1] فائدہ...... علماء نے اس میں کلام کیا ہے کہ کیا ننانوے ہی نام ہیں یا اس کے علاوہ بھی ہیں؟ بعض علماء مثلاً ابن حزم المحلیؒ وغیرہ نے تو ننانوے میں منحصر کیا ہے لیکن اکثر بلکہ جمہور علماء مثلاً امام نوویؒ، حافظ ابن حجرؒ، امام رازیؒ اور ابن العربیؒ وغیرہم نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء ننانوے سے زیادہ ہیں البتہ یہاں ننانوے کی تخصیص ان کے حفظ اور یاد کرنے کے اعتبار سے ہے کہ اُن تمام اسماء میں سے جس نے ننانوے یاد کر لئے وہ جنت میں داخل ہوگا۔ چنانچہ ایک حدیث صحیح سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَزَادَ هَمَّامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّهُ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ۔

ہمامؒ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے اللہ وتر ہے اور وتر کو پسند کرتا ہے۔ [1]

باب-۴۳۲ باب العزم بالدعاء ولا يقل ان شئت

یقین کے ساتھ دعا کرنے اور اگر تو چاہے تو عطا کر دے نہ کہنے کے بیان میں

۲۲۷۹...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمْ فِي الدُّعَاءِ وَلا يَقُلِ اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي فَإِنَّ اللهَ لا مُسْتَكْرِهَ لَهُ۔

۲۲۷۹...... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو پورے یقین سے مانگے اور یہ نہ کہے: اے اللہ! اگر تو چاہے تو عطا کر کیونکہ اللہ کسی سے مجبور نہیں ہے۔

۲۲۸۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلا يَقُلِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ وَلَكِنْ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَإِنَّ اللهَ لا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ أَعْطَاهُ۔

۲۲۸۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو "اے اللہ! اگر تو چاہے تو میری مغفرت فرما" نہ کہے بلکہ مانگنے میں کامل یقین اور رغبت اختیار کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے کسی چیز کا عطا کرنا دشوار و مشکل نہیں ہے۔ [2]

۲۲۸۱...... حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي

۲۲۸۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی بھی "اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھے معاف فرما، اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما" نہ کہے بلکہ چاہئے کہ دعا میں یقین سے مانگے کیونکہ اللہ جو چاہے کر دے کوئی اسے مجبور کرنے والا نہیں ہے۔

---

[1] وتر کے معنی طاق عدد کے ہیں اور طاق جُفت سے افضل ہوتا ہے۔ کیونکہ وتر خالق کی صفت ہے اور جفت مخلوق کی، اور خالق مخلوق سے افضل ہے۔ علاوہ ازیں جفت، جفت ہونے میں طاق کا محتاج ہے لیکن طاق، طاق ہونے میں جُفت کا محتاج نہیں۔ لہٰذا اس کی افضلیت واضح ہے۔ واللہ اعلم

[2] مقصد یہ کہ دعا مانگنے میں بے یقینی کی کیفیت نہ ہونی چاہئے، بلکہ اس یقین کے ساتھ دعا مانگنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائے گا۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر نہیں کر سکتا کہ وہ کسی کی دعا قبول کرے یا نہ کرے۔

اِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمْ فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّ اللهَ صَانِعٌ مَا شَاءَ لا مُكْرِهَ لَهُ ـ

باب-۴۳۳ باب كراهة تمني الموت لضر نزل به

مصیبت کی وجہ سے موت کی تمنا کرنے کی کراہت

۲۲۸۲...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فَإِنْ كَانَ لا بُدَّ مُتَمَنِّيًا فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي ـ

۲۲۸۲...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی بھی کسی مصیبت کے آجانے کی وجہ سے موت کی تمنا اور خواہش نہ کرے اور اگر اسے ضرور ہی موت کی خواہش کرنا ہو تو کہے: اے اللہ! جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہو مجھے زندہ رکھ اور جب میرے لیے وفات بہتر ہو مجھے وفات دیدے۔

۲۲۸۳...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ كِلاهُمَا عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ ضُرٍّ أَصَابَهُ ـ

۲۲۸۳...... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح ان اسناد سے بھی مروی ہے البتہ اس روایت میں مصیبت آجانے کے بجائے پہنچنے کا ذکر ہے۔

۲۲۸۴...... حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ وَأَنَسٌ يَوْمَئِذٍ حَيٌّ قَالَ أَنَسٌ لَوْلا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهُ ـ

۲۲۸۴...... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اگر یہ نہ ارشاد فرمایا ہو تا کہ تم میں سے کوئی (ہرگز) موت کی تمنا نہ کرے تو میں اس کی تمنا کرتا۔[1]

۲۲۸۵...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى خَبَّابٍ وَقَدِ

۲۲۸۵...... حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت خباب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اس حال میں کہ ان کے پیٹ میں سات داغ لگائے گئے تھے۔ انہوں نے کہا: اگر رسول اللہ ﷺ

---

[1] ان احادیث سے معلوم ہوا کہ دنیاوی تکالیف اور مصائب سے گھبرا کر موت کی تمنا کرنا شریعت کے خلاف ہے۔ اس لئے کہ اگر غور کیا جائے تو موت کی تمنا کرنا اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے شکوہ کے مترادف ہے۔ البتہ علماء کی ایک جماعت نے فرمایا کہ اگر کسی کو اپنے ایمان و دین میں فتنہ کا اندیشہ ہو کہ اگر زندہ رہوں گا تو کہیں ایمان و دین میں کمی نہ آجائے یا خدانخواستہ یہ قیمتی متاع ضائع نہ ہو جائے تو پھر موت کی تمنا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ چنانچہ بعض سلف سے موت کی تمنا جو منقول ہے وہ اسی پر محمول ہے۔

اكْتَوى سَبْعَ كَيَّاتٍ فِي بَطْنِهِ فَقَالَ لَوْ مَا اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَانَا اَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ -

نے ہمیں موت مانگنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی دعا مانگتا۔[1]

۲۲۸۶...... حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَجَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ وَيَحْيٰى بْنُ حَبِيبٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو أُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ -

۲۲۸۶...... ان اسناد سے بھی مذکوہ بالا حدیث (اگر رسول اللہ ﷺ نے ہم کو موت مانگنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی دعا مانگتا) ہی کی مثل روایت مروی ہے۔

۲۲۸۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَاْتِيَهُ اِنَّهُ اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ وَاِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عُمْرُهُ اِلَّا خَيْرًا -

۲۲۸۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی موت کی خواہش نہ کرے اور نہ ہی موت آنے سے پہلے اس کی دعا مانگے کیونکہ جب تم میں کوئی آدمی فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں اور مومن کی عمر تو بھلائی ہی کے لئے زیادہ ہوتی ہے۔

باب-۴۳۴　باب من احب لقاء الله احب الله لقاءه ومن كره لقاء الله كره الله لقاءه

جو اللہ کو ملنے کو پسند کرے اللہ کے اس کو ملنے کے پسند کرنے کے بیان میں

۲۲۸۸...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ اَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ -

۲۲۸۸...... حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ اس سے ملنے کو پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے۔

۲۲۸۹...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ -

۲۲۸۹...... حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح حدیث روایت کی ہے۔

---

[1] حضرت خبابؓ بن ارت ابتدائی دور سے مسلمان ہونے والے اہل سعادت اور سابقون الاوّلون میں ہیں، جاہلیت میں قیدی بنا لئے گئے تھے، بڑی تکالیف اٹھائیں، ہجرت اور غزوۂ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔

۲۲۹۰......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرُّزِّيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهُجَيْمِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ سَعْدِ ابْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ اَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ اَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ فَكُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَ لَيْسَ كَذٰلِكِ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ اَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ فَاَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ وَكَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ -

۲۲۹۰...... ام المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنے کو پسند فرماتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو ناپسند فرماتا ہے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کیا (اس سے) موت کو ناپسند کرنا (مراد) ہے حالانکہ ہم میں سے ہر آدمی (طبعًا) موت کو ناپسند کرتا ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا نہیں ہے بلکہ مومن کو جب اللہ کی رحمت اور رضا اور جنت کی خوشخبری دی جاتی ہے تو وہ اللہ سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو پسند فرماتے ہیں اور کافر کو جب اللہ کے عذاب اور ناراضگی کی بشارت دی جاتی ہے تو اللہ سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو ناپسند فرماتے ہیں۔[1]

۲۲۹۱......و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ -

۲۲۹۱......اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔

۲۲۹۲......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ اَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللهِ-

۲۲۹۲...... ام المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو پسند فرماتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو ناپسند فرماتا ہے اور موت اللہ کی ملاقات سے پہلے ہے۔

۲۲۹۳......حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ حَدَّثَنِي شُرَيْحُ ابْنُ هَانِئٍ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ بِمِثْلِهِ -

۲۲۹۳...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح (سابقہ حدیث کی طرح) ارشاد فرمایا۔

۲۲۹۴......حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الاَشْعَثِيُّ اَخْبَرَنَا

۲۲۹۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ

---

[1] ابن الاثیرؒ نہایۃ میں فرماتے ہیں کہ:
"اللہ سے ملاقات" سے مراد آخرت کی رغبت اور اللہ تعالیٰ کی اخروی نعمتوں کا شوق دل میں پیدا ہونا ہے۔ اس سے مراد موت کی تمنا اور خواہش کرنا نہیں۔ جیسے کہ اگلی حدیث میں حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ: موت تو اللہ کی ملاقات سے پہلے کا مرحلہ ہے۔

عَبْثَرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ اَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ قَالَ فَاَتَيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِينَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدِيثًا اِنْ كَانَ كَذٰلِكَ فَقَدْ هَلَكْنَا فَقَالَتْ اِنَّ الْهَالِكَ مَنْ هَلَكَ بِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ اَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ وَلَيْسَ مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا وَهُوَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَتْ قَدْ قَالَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَيْسَ بِالَّذِي تَذْهَبُ اِلَيْهِ وَلٰكِنْ اِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ وَحَشْرَجَ الصَّدْرُ وَاقْشَعَرَّ الْجِلْدُ وَتَشَنَّجَتِ الاَصَابِعُ فَعِنْدَ ذٰلِكَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ اَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ ـ

ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہے اور جسے اللہ کی ملاقات پسند نہ ہو اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو ناپسند فرماتا ہے۔ حضرت شریح بن ہانی کہتے ہیں میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا: اے ام المؤمنین! میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ رسول اللہ ﷺ سے حدیث روایت کرتے ہیں اگر واقعتاً ایسا ہی ہے تو ہم ہلاک ہوگئے سیدہ رضی اللہ عنہا نے کہا: جو رسول اکرم ﷺ کے قول سے ہلاک ہو گیا، وہ واقعتاً ہلاک ہونے والا ہے وہ حدیث کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ کی ملاقات کو ناپسند کرے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو ناپسند فرماتا ہے اور ہم میں سے ہر ایک موت کو ناپسند کرتا ہے تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح فرمایا تھا لیکن اس کا مطلب وہ نہیں جس کی طرف تم چلے گئے ہو بلکہ (اس کا مطلب یہ ہے کہ) جب آنکھیں پھٹ جائیں اور سینہ میں دم گھٹنے لگے اور رونگٹے کھڑے ہو جائیں اور انگلیاں اکڑ جائیں پس اس وقت جو اللہ سے ملاقات کرنے کو پسند کرے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو پسند فرماتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات کرنے کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو پسند نہیں فرماتا۔

۲۲۹۵...... و حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنِي جَرِيرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْثَرٍ ـ

۲۲۹۵...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ سابقہ حدیث عبثر کی طرح مروی ہے۔

۲۲۹۶...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو عَامِرٍ الاَشْعَرِيُّ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ اَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ ـ

۲۲۹۶...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ سے ملاقات کرنے کو پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو پسند فرماتا ہے اور جو اللہ سے ملاقات کرنے کو پسند نہ کرے اللہ بھی اس سے ملاقات کرنے کو پسند نہیں فرماتا۔

باب-۴۳۵ باب فضل الذکر والدعاء والتقرب الی اللہ تعالیٰ

ذکر، دعا اور اللہ کے تقرب کی فضیلت

۲۲۹۷۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الاَصَمِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَاَنَا مَعَهُ اِذَا دَعَانِي۔

۲۲۹۷۔۔۔۔۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے، میں اپنے بندے سے اپنے بارے میں گمان کے مطابق فیصلہ کرتا ہوں اور جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔[1]

۲۲۹۸۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ بْنِ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ وَابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ وَهُوَ التَّيْمِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا تَقَرَّبَ عَبْدِي مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَاِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا اَوْ بُوعًا وَاِذَا اَتَانِي يَمْشِي اَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً۔

۲۲۹۸۔۔۔۔۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: جب بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور وہ جب ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں چار ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ چل کر میری طرف آتا ہے تو میں (میری رحمت) دوڑ کر اس کی طرف آتی ہے۔

۲۲۹۹۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلٰى الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيهِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ اِذَا اَتَانِي يَمْشِي اَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً۔

۲۲۹۹۔۔۔۔۔اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے لیکن اس روایت میں "جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں" مذکور نہیں۔

۲۳۰۰۔۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي وَاَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي فَاِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَاِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَاٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَاٍ خَيْرٍ مِنْهُ وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَيَّ شِبْرًا

۲۳۰۰۔۔۔۔۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں: میں اپنے بندے سے اس کے گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اور اگر وہ مجھے دل میں یاد کرے، میں بھی اسے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے گروہ (جماعت) میں یاد کرے تو میں اسے اس سے بہتر گروہ میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا

---

[1] مقصود حدیث۔ واللہ اعلم۔ یہ ہے کہ بندہ جب اپنے رب کے متعلق یہ گمان کرے کہ وہ ان شاء اللہ ضرور میری مغفرت فرمائے گا اور اس بات کے یقین کے ساتھ اعمال صالحہ کی کثرت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے گمان کے مطابق اس کے ساتھ معاملہ فرمائیں گے۔ یعنی مغفرت فرمادیں گے۔ اس کے برعکس اگر بندہ اللہ کے متعلق یہ گمان کرے کہ وہ میری مغفرت نہیں فرمائے گا اور میرے گناہ اتنے ہیں کہ میں مغفرت کے قابل نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ بھی اس کے گمان کے مطابق فیصلہ فرماتا ہے۔

تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَاِنِ اقْتَرَبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَاِنْ اَتَانِي يَمْشِي اَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً۔

ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے تو میں چار ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ میرے پاس چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر اس کے پاس آتا ہوں، (میری رحمت)۔

٢٣٠١...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَاَزِيدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاؤُهُ سَيِّئَةٌ مِثْلُهَا اَوْ اَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ اَتَانِي يَمْشِي اَتَيْتُهُ هَرْوَلَةً وَمَنْ لَقِيَنِي بِقُرَابِ الاَرْضِ خَطِيئَةً لا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَقِيتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً - قَالَ اِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ بِهٰذَا الْحَدِيثِ -

٢٣٠١...... صحابی رسول حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت ارشاد فرماتے ہیں جو ایک نیکی لائے گا اس کی دس مثل ثواب ہوگا اور میں اور زیادہ عطا کروں گا اور جو برائی لائے گا تو اس کا بدلہ اسی کی مثل ہوگا یا میں اسے معاف کر دوں گا اور جو مجھ سے ایک بالشت قریب ہوگا میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوں گا اور جو مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوگا میں چار ہاتھ اس کے قریب ہوں گا جو میرے پاس چل کر آئے گا میں اس کے پاس دوڑ کر آتا ہوں اور جس نے تمام زمین کے برابر گناہ لیکر مجھ سے ملاقات کی بشرطیکہ میرے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتا ہو تو میں اس سے اسی کی مثل مغفرت کے ساتھ ملاقات کرتا ہوں۔

٢٣٠٢...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الاَعْمَشِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَلَهُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اَوْ اَزِيدُ۔

٢٣٠٢...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ فرمایا: اس کے لئے اس کی دس مثل ثواب ہوتا ہے اور میں زیادہ عطا کرتا ہوں۔

باب-٤٣٦ باب كراهة الدعاء بتعجيل العقوبة في الدنيا

دنیا میں ہی عذاب مانگنے کی کراہت

٢٣٠٣...... حَدَّثَنَا اَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيٰى الْحَسَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَادَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ خَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَلْ كُنْتَ تَدْعُو بِشَيْءٍ اَوْ تَسْاَلُهُ اِيَّاهُ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ اَقُولُ اللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سُبْحَانَ اللهِ لا تُطِيقُهُ اَوْ لا

٢٣٠٣...... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے آدمی کی عیادت فرمائی جو مرغ کے چوزہ کی طرح کمزور ہو چکا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تو کسی چیز کی دعا (اللہ سے) مانگتا تھا یا اس سے کسی چیز کا سوال کیا کرتا تھا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! میں کہتا تھا: اے اللہ! جو تو آخرت میں مجھے سزا دینے والا ہے اسے فوراً دنیا میں ہی مجھے دیدے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک ہے، نہ تو اس کی طاقت رکھتا ہے اور نہ استطاعت تو نے یہ کیوں نہ کہا: "اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی

تَسْتَطِيعُهُ اَفَلا قُلْتَ اللهُمَّ ﴿اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ قَالَ فَدَعَا اللهَ لَهُ فَشَفَاهُ۔

عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا" پھر آپ ﷺ نے اللہ سے اس کے لئے دعا مانگی۔ پس اللہ نے شفاعت عطا فرمادی۔[1]

۲۳۰۴...... حَدَّثَنَاه عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ بِهٰذَا الاِسْنَادِ اِلٰى قَوْلِهٖ ﴿وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ وَلَمْ يَذْكُرِ الزِّيَادَةَ -

۲۳۰۴...... اس سند سے بھی یہ سابقہ حدیث وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ تک مروی ہے اور زیادتی مذکور نہیں۔

۲۳۰۵...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَـــرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ اَخْبَرَنَا ثَـــابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ يَعُوْدُهُ وَقَدْ صَارَ كَالْفَرْخِ بِمَعْنٰى حَدِيثِ حُمَيْدٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ لا طَاقَةَ لَكَ بِعَذَابِ اللهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَدَعَا اللهَ لَهُ فَشَفَاهُ -

۲۳۰۵...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب میں سے ایک صحابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے جو کہ چوزہ کی طرح کمزور ہو چکا تھا باقی حدیث حضرت حُمید کی روایت کردہ حدیث کی طرح ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیرے لیے اللہ کے عذاب (برداشت کرنے کی) طاقت نہیں ہے اور یہ بات مذکور نہیں کہ پھر آپ ﷺ نے اس کے لئے اللہ سے دعا مانگی تو اللہ نے اسے شفا عطا فرمادی۔

۲۳۰۶...... حَدَّثَـــنَا مُحَمَّدُ بْـــنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَـــدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ الْعَطَّارُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ۔

۲۳۰۶...... حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا روایت کی طرح حدیثِ مبارکہ روایت کی ہے۔

باب - ۴۳۷ باب فضل مجالس الذكر

ذکر کی مجلسوں کی فضیلت کے بیان میں[2]

۲۳۰۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُوْنٍ

۲۳۰۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت

---

[1] حدیث بالا سے معلوم ہوا کہ بندہ کیلئے ایسی دعا مانگنا جو اس کیلئے موجبِ تکلیف و مشقت ہو خواہ آخرت کے عذاب سے ڈر کر اس کو دنیا ہی میں مانگے صحیح نہیں۔ کیونکہ بندہ کے اندر خدا تعالیٰ کی جانب سے آنے والی تکلیف و مشقت کی سہار نہیں۔ اس لئے ایسی دعا مانگنا درست نہیں۔ اور اگر خدا تعالیٰ خود کوئی تکلیف دیتا ہے تو وہ اس کے سہارنے اور برداشت کرنے کی توفیق اور ہمت بھی عطا فرماتا ہے۔

[2] صاحب تکملہ فتح الملہم حضرت شیخ الاسلام مد ظلہم فرماتے ہیں کہ:

"اس روایت سے اجتماعی ذکر اور مجالسِ ذکر کی اہمیت و فضیلت معلوم ہوتی ہے بشرطیکہ (دیگر نصوص کی بناء پر) اجتماعی مجالس ذکر بدعات و خرافات اور منکرات سے پاک ہوں۔ مثلاً مرد و عورت کا مخلوط اجتماع، نام و نمود اور شہرت و نمائش جیسے خرافات سے محفوظ ہوں۔ اور حدیث سے معلوم ہوا کہ ذکر ہر طرح سے فائدہ مند اور باعث اجر و ثواب ہے خواہ ذکر قلبی ہو یا ذکر لسانی یا دونوں کا مجموعہ"۔

(تکملہ فتح الملہم ص ۱۵۵/ ۵)

حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَلَائِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَتَتَبَّعُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ قَعَدُوا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِأَجْنِحَتِهِمْ حَتَّى يَمْلَئُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا وَصَعِدُوا إِلَى السَّمَاءِ قَالَ فَيَسْأَلُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُولُونَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادٍ لَكَ فِي الْأَرْضِ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُهَلِّلُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيَسْأَلُونَكَ قَالَ وَمَاذَا يَسْأَلُونِي قَالُوا يَسْأَلُونَكَ جَنَّتَكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا لَا أَيْ رَبِّ قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا وَيَسْتَجِيرُونَكَ قَالَ وَمِمَّ يَسْتَجِيرُونَنِي قَالُوا مِنْ نَارِكَ يَا رَبِّ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا وَيَسْتَغْفِرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا وَأَجَرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا قَالَ فَيَقُولُونَ رَبِّ فِيهِمْ فُلَانٌ عَبْدٌ خَطَّاءٌ إِنَّمَا مَرَّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُولُ وَلَهُ غَفَرْتُ هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ -

کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کچھ زائد فرشتے ایسے بھی ہیں جو پھرتے رہتے ہیں اور ذکر کی مجالس کو تلاش کرتے ہیں جب وہ ایسی مجالس کو پالیتے ہیں جس میں ذکر ہو تو ان کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں یہاں تک کہ ان سے لیکر آسمان دنیا کے درمیان کا خلا بھر جاتا ہے بس جب وہ (اہل مجلس) متفرق ہو جاتے ہیں تو یہ (فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں) تو اللہ رب العزت ان سے پوچھتا ہے اور انہیں بخوبی جانتا ہے کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم زمین میں تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں، جو تیری تسبیح، تکبیر، تہلیل اور تعریف اور تجھ سے سوال کرنے میں مشغول تھے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: وہ مجھ سے کیا سوال کر رہے تھے؟ وہ عرض کرتے ہیں وہ آپ سے آپ کی جنت کا سوال کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: نہیں! اے میرے پروردگار۔ اللہ فرماتا ہے: اگر وہ اس کو دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی؟ وہ عرض کرتے ہیں اور وہ تجھ سے پناہ بھی مانگ رہے تھے۔ اللہ فرماتا ہے: وہ مجھ سے کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اے رب! تیری جہنم سے۔ اللہ فرماتا ہے کیا انہوں نے میری جہنم کو دیکھا ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں نہیں، اللہ فرماتا ہے: اگر وہ میری جہنم کو دیکھ لیتے تو ان کی کیا کیفیت ہوتی (یعنی اور زیادہ پناہ مانگتے)۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: اور وہ آپ سے مغفرت بھی مانگ رہے تھے، تو اللہ فرماتا ہے تحقیق! میں نے معاف کر دیا اور انہوں نے جو مانگا میں نے انہیں عطا کر دیا اور میں نے انہیں پناہ دے دی، جس سے انہوں نے پناہ مانگی۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے رب! ان میں فلاں بندہ گناہ گار ہے وہ وہاں سے گزرا تو ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ تو اللہ جل شانہ فرماتے ہیں: میں نے اسے بھی معاف کر دیا اور یہ (ذاکرین) ایسے لوگ ہیں کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والے کو بھی محروم نہیں کیا جاتا۔ (سبحان اللہ وبحمدہ)

باب-۴۳۸ باب فضل الدعاء باللهم ﴿آتنا في الدنيا حسنةً وفي الآخرة حسنةً وقنا عذاب النار﴾

آپ ﷺ اکثر اوقات کون سی دعا مانگتے تھے؟

۲۳۰۸...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَاَلَ قَتَادَةُ اَنَسًا اَيُّ دَعْوَةٍ كَانَ يَدْعُو بِهَا النَّبِيُّ ﷺ اَكْثَرَ قَالَ كَانَ اَكْثَرُ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا يَقُولُ اللّٰهُمَّ ﴿آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ قَالَ وَكَانَ اَنَسٌ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَدْعُوَ بِدُعَاءٍ دَعَا بِهَا فِيهِ۔

۲۳۰۸...... حضرت عبد العزیزؒ سے مروی ہے کہ حضرت قتادہؒ نے حضرت انسؓ سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ اکثر اوقات کونسی دعا مانگا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ کی اکثر دعا جو آپ ﷺ مانگتے تھے وہ یہ ہے: ''اللہ ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا'' اور حضرت انس رضی اللہ عنہ جب بھی دعا مانگتے تو ان الفاظ سے دعا کرتے اور جب کوئی اور دعا مانگنے کا ارادہ کرتے تو اس کے ساتھ یہ دعا بھی مانگتے تھے۔

۲۳۰۹...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ ﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ ۔

۲۳۰۹...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگتے تھے: ربنا اتنا فی الدنیا......الخ (ترجمہ) ''اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا''۔[1]

باب-۴۳۹ باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء

لا الہ الا اللہ، سبحان اللہ کہنے اور دعا مانگنے کی فضیلت کے بیان میں

۲۳۱۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى

۲۳۱۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے دن میں سو مرتبہ لا اله الا الله وحدهٗ لا شريك لهٗ له الملك وله الحمد وهو علىٰ كل شيء قدير پڑھا اسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے اور اس کیلئے سو نیکیاں

[1] فائدہ...... احادیث مذکورہ میں دعائے ماثورہ کے لفظ ''حسنة'' کا ترجمہ بھلائی سے کیا گیا ہے اور بالعموم اردو میں اسکا ترجمہ خیر اور بھلائی یا نیکی سے ہی کیا جاتا ہے، لیکن واضح رہے کہ حسنة کے یہ انتہائی محدود معنی ہیں جبکہ شراح حدیث نے اس کی تشریح میں متعدد الفاظ نقل فرمائے ہیں۔ چنانچہ حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں فرماتے ہیں: سلف کی عبارات ''حسنة'' کی تفسیر میں مختلف ہیں۔ حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ دنیا میں علم و عبادت حسنہ کا مصداق ہے۔ جبکہ ایک معنی یہ بیان کئے ہیں کہ دنیا میں پاکیزہ رزق اور علم نافع اور آخرت میں جنت حسنہ کا مصداق ہے (اخرجه ابن ابی حاتم بسند ضعيف)۔ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ: دنیا میں حسنہ کا لفظ ہر دنیاوی حاجت و عافیت، کشادہ مکان، اچھی بیوی، فرمانبردار اولاد، رزقِ واسع، علم نافع، عمل صالح، برکت والی سواری اور لوگوں میں اچھی شہرت سب کو شامل ہے۔ اور آخرت میں حسنہ کا بلند ترین درجہ جنت ہے اور اس کے توابع میں نزع کے وقت گھبراہٹ سے حفاظت، حساب کی سہولت وغیرہ بھی شامل ہیں۔ (تکملہ فتح الملہم ۵/۵۵۲)

مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ اَحَدٌ اَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ اِلا اَحَدٌ عَمِلَ اَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

لکھی جاتی ہیں اور اس دن شیطان سے حفاظت کا ذریعہ بن جاتا ہے یہاں تک کہ شام کرتا ہے اس حال میں کہ کوئی آدمی بھی اس سے افضل عمل نہیں کرتا، سوائے اس آدمی کے جو ان کلمات کو اس سے زیادہ مرتبہ پڑھے اور جس نے سبحان اللہ وبحمدہ دن میں سو دفعہ پڑھا تو اس کی تمام خطائیں مٹادی جاتی ہیں، اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ [1]

۲۳۶۱...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأُمَوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ اَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ اِلا اَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ اَوْ زَادَ عَلَيْهِ۔

۲۳۶۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی صبح وشام سو مرتبہ (یہ دعا) پڑھتا ہے قیامت کے دن کوئی اس سے زیادہ افضل عمل نہیں لا سکتا، سوائے اس کے جس نے اس کے برابر یا اس سے زیادہ پڑھا ہو۔

۲۳۶۲...... حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ اَبُو اَيُّوبَ الْغَيْلَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ يَعْنِي الْعَقَدِيَّ حَدَّثَنَا عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلَهَ اِلا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مِرَارٍ كَانَ كَمَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعَةَ اَنْفُسٍ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيلَ

۲۳۶۲...... حضرت عمرو بن میمونؒ سے مروی ہے کہ جس نے دس مرتبہ لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شئ قدیر پڑھا وہ ایسا ہے جیسا کہ اولاد اسمٰعیل میں سے چار غلام آزاد کرنے والا۔

حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ بِمِثْلِ ذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لِلرَّبِيعِ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنْ عَمْرِو بْنِ

حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ عنہ سے بھی مذکورہ بالا روایت کی طرح حدیث مروی ہے۔ حضرت ربیعؒ نے کہا: میں نے یہ حدیث حضرت عمرو بن میمونؒ سے سنی۔ راوی کہتے ہیں میں عمرو بن میمونؒ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا: آپ نے کس سے یہ حدث سنی؟ انہوں نے کہا: ابن ابی لیلیٰؒ سے۔ پھر میں ابن ابی لیلیٰ کے پاس آیا اور ان سے پوچھا کہ آپ نے کس سے سنا؟ انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ

---

[1] نوویؒ نے فرمایا: اس حدیث کو مطلق بیان فرمایا گیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ فضیلت واجر اُس شخص کو حاصل ہو گا جو سو مرتبہ دن میں ان کلمات کو پڑھے، خواہ ایک نشست میں مسلسل پڑھے یا متفرق نشستوں میں، یا بعض مرتبہ دن کی ابتداء میں بعض مرتبہ دن کی انتہاء میں پڑھے۔ لیکن افضل یہ ہے کہ دن کی ابتداء ایک نشست میں پڑھ لے تاکہ دن بھر کیلئے اس کی حفاظت اور حصول فضیلت کا ذریعہ ہو۔
(نوویؒ)

مَيْمُون قَالَ فَاَتَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُون فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنِ ابْنِ اَبِي لَيْلى قَالَ فَاَتَيْتُ ابْنَ اَبِي لَيْلى فَقُلْتُ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ قَالَ مِنْ اَبِي اَيُّوبَ الاَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِﷺ۔

عنہ سے سنا وہ حدیث کو رسول اللہﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

٢٣١٣...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِﷺ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ اِلَى الرَّحْمنِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ۔

٢٣١٣...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں لیکن وزن میں بھاری ہیں اور رحمٰن کو محبوب ہیں: **سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم**۔[1]

٢٣١٤...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِﷺ لاَنْ اَقُولَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلا اِلٰهَ اِلا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ۔

٢٣١٤...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر** کہنا میرے نزدیک ہر اس چیز سے محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔

٢٣١٥...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى رَسُولِ اللهِﷺ فَقَالَ عَلِّمْنِي كَلامًا اَقُولُهُ قَالَ قُلْ لا اِلٰهَ اِلا اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ اللهُ اَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلا بِاللهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ قَالَ فَهٰؤُلاءِ لِرَبِّي فَمَا لِي قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي

٢٣١٥...... حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دیہاتی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: مجھے ایسا کلام سکھائیں جسے میں پڑھتا رہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: **لا الٰہ الا اللہ** پڑھا کر۔ اس نے عرض کیا: یہ سارے کلمات تو میرے رب کیلئے ہیں، میرے لئے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِي" "اے اللہ! مجھے معاف فرما اور رحم فرما اور ہدایت عطا فرما اور رزق عطا فرما" کہہ۔ اور راوی کہتے ہیں عافِنِی کے بارے میں مجھے وہم ہے کہ وہ حضرت ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت کردہ حدیث میں کہا تھا یا نہیں۔

---

[1] یہ بخاری شریف کی آخری حدیث ہے جس پر امام بخاریؒ نے اپنی صحیح بخاری کی تکمیل فرمائی ہے۔ اور جب کہ اسکے الفاظ سے ظاہر ہے کہ یہ کلمات خدا تعالیٰ کو بے انتہا محبوب، پڑھنے میں ہلکے لیکن میزان عمل میں انتہائی بھاری اور اس کو جھکانے کا باعث ہیں۔

وَارْزُقْنِي قَالَ مُوسى اَمَّا عَافِنِي فَاَنَا اَتَوَهَّمُ وَمَا اَدْرِي وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي حَدِيثِهِ قَوْلَ مُوسى ـ

۲۳۱۶ ...... حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا اَبُو مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُ مَنْ اَسْلَمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي ـ

۲۳۱۶ ...... حضرت ابو مالک اشجعیؒ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر مسلمان ہونے والے آدمی کو اللهم اغفرلی وارحمنی واهدنی وارزقنی سکھاتے تھے۔

۲۳۱۷ ...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَزْهَرَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مَالِكٍ الْاَشْجَعِيُّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ اِذَا اَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ ثُمَّ اَمَرَهُ اَنْ يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي ـ

۲۳۱۷ ...... حضرت ابو مالک اشجعیؒ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں، جب کوئی مسلمان ہوتا تو نبی کریم ﷺ اسے نماز سکھاتے پھر اسے حکم کرتے کہ وہ ان کلمات سے دعا مانگے: اللهم اغفرلی وارحمنی واهدنی وعافنی وارزقنی۔

۲۳۱۸ ...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا اَبُو مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقُولُ حِينَ اَسْاَلُ رَبِّي قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي وَيَجْمَعُ اَصَابِعَهُ اِلَّا الْاِبْهَامَ فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ ـ

۲۳۱۸ ...... حضرت ابو مالکؒ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا اور ایک آدمی نے آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! جب میں اپنے رب سے دعا کروں تو کیسے کہوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللهم اغفرلی وارحمنی وعافنی وارزقنی کہہ۔ اور آپ ﷺ نے اپنے انگوٹھے کے سوا باقی انگلیاں جمع کیں کیونکہ یہ کلمات تیری دنیا اور آخرت کے (فوائد) کے لئے جامع ہیں۔

۲۳۱۹ ...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُوسى الْجُهَنِيِّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا مُوسى الْجُهَنِيُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَاَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ

۲۳۱۹ ...... حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ہزار نیکیاں کرنے سے عاجز ہے؟ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی پوچھنے والے نے پوچھا: ہم میں سے کوئی آدمی ہزار نیکیاں کیسے کر سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی سبحان اللہ سو مرتبہ پڑھتا ہے اس کے لئے ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں یا اس کی ہزار خطائیں مٹادی جاتی ہیں۔ [1]

---

[1] فائدہ: اس باب میں ذکر کردہ احادیث میں مختلف کلمات تسبیح و تہلیل کے خاص فضائل اور اجر و ثواب بیان کئے گئے لیکن یہ اجر و ثواب حاصل کس کو ہوگا؟ اس کے متعلق مشہور محدث اور شارح حدیث ابن بطالؒ نے بڑی عمدہ اور برمحل تنبیہ فرمائی۔ (جاری ہے)

قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ اَلْفُ حَسَنَةٍ اَوْ يُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ خَطِيئَةٍ۔

باب-۴۴۰ باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر

تلاوت قرآن اور ذکر کے لئے اجتماع کی فضیلت کے بیان میں

۲۳۲۰۔۔۔۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللّٰهِ يَتْلُونَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُونَهُ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ

۲۳۲۰۔۔۔۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے کسی مؤمن سے دنیا میں مصیبتوں کو دور کیا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کی مصیبتوں کو دور کرے گا اور جس نے تنگ دست پر آسانی کی اللہ اس پر دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا اور اللہ اس بندے کی مدد میں ہوتے ہیں جو اپنے بھائی کی مدد میں لگا ہوتا ہے اور جو ایسے راستے پر چلا جس میں علم کی تلاش کرتا ہو اللہ تعالیٰ اس کیلئے اس کے ذریعہ جنت کا راستہ آسان فرمادیتے ہیں اور جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں اللہ کی کتاب تلاوت کرتے اور اس کی تعلیم میں مصروف ہوتے ہیں ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ ان کا ذکر اپنے پاس موجود (فرشتوں) میں کرتے ہیں اور جس شخص کو اس کے اپنے اعمال نے پیچھے کر دیا تو اسے اس کا نسب آگے نہیں بڑھا سکتا۔ [1]

(گذشتہ سے پیوستہ)۔۔۔۔۔ ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

"ذکر کی فضیلت میں وارد شدہ مذکورہ احادیث کا اجر و ثواب اور فضیلت اہل شرف و تقویٰ اور دین میں کامل لوگوں کیلئے ہے، وہ لوگ جو حرام سے پاک رہتے ہیں، کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتے ہیں، لہٰذا ہمیں یہ غلط فہمی نہ رہنی چاہئے کہ جس نے ذکر کا اہتمام کیا لیکن ساتھ ہی اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل پر مصر رہا، اللہ تعالیٰ کے دین کی حدود کو پامال کرتا رہا اور احکام شریعت کو روندتا رہا وہ اہل تقویٰ اور پاکباز مقدس لوگوں کی جماعت کے ساتھ حشر کیا جائے گا اور وہ صرف اپنے اس ذکر کی بناء پر ان متقیوں کے بلند مراتب کو پہنچ جائے گا اس کے پاس نہ کوئی تقویٰ ہو نہ عمل صالح"۔ (بحوالہ تکملہ فتح الملہم ۵/۵۵۷)

(حاشیہ صفحہ ہٰذا)

[1] حدیث میں تلاوتِ قرآن کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ کے گھروں میں کسی گھر میں جمع ہو کر قرآن کی تلاوت کا اجر و ثواب وہ ہے جو حدیث میں ذکر کیا گیا۔ اللہ کے گھروں سے مراد مساجد ہیں اور علماء نے فرمایا کہ اس حکم میں وہ مدارس اور خانقاہیں بھی داخل ہیں جو تعلیم قرآن و تلاوت قرآن کیلئے قائم کی گئیں۔ اور حدیث کے الفاظ و یتدارسونہ بینھم بھی اس پر دلالت کرتے ہیں۔ نوویؒ نے فرمایا کہ علماء کی ایک جماعت نے تو اس حدیث کو تعلیم و تعلم پر ہی محمول کیا ہے۔

وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ -

٢٣٢١...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي ح و حَدَّثَنَاه نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ صَخَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ أَبِي أُسَامَةَ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ التَّيْسِيرِ عَلَى الْمُعْسِرِ -

۲۳۲۱...... اس سند سے بھی یہ سابقہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: لیکن حضرت ابو اسامہ کی روایت کردہ حدیث میں تنگ دست پر آسانی کرنے کا ذکر موجود نہیں۔

٢٣٢٢...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنِ الأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ -

۲۳۲۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان دونوں نے نبی کریم ﷺ پر گواہی دیتے ہوئے کہا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو قوم بھی بیٹھ کر اللہ رب العزت کے ذکر میں مشغول ہوتی ہے، فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور (اللہ عزوجل کی) رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور سکینہ ان پر نازل ہوتی ہے اور اللہ اپنے پاس والوں (فرشتوں) میں ان کا ذکر فرماتا ہے۔

٢٣٢٣...... و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هٰذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ -

۲۳۲۳...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

٢٣٢٤...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ السَّعْدِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ قَالَ آللهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَا ذَاكَ قَالُوا وَاللهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ

۲۳۲۴...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا مسجد میں موجود ایک حلقہ کے پاس سے گذر ہوا تو کہا: تم کو کس چیز نے بٹھایا ہے؟ انہوں نے کہا: ہم اللہ کے ذکر کے لئے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے کہا: کیا تمہیں اللہ کی قسم! صرف اسی بات نے بٹھایا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم صرف اسی لئے بیٹھے ہوئے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تم سے قسم کسی بدگمانی کی وجہ سے نہیں لی اور میرے مقام و مرتبہ والا کوئی بھی آدمی رسول اللہ ﷺ سے مجھ سے کم حدیثوں کو بیان کرنے والا نہیں اور بے شک ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک

اَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا اَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللهَ وَنَحْمَدُهُ عَلٰى مَا هَدَانَا لِلاِسْلَامِ وَمَنَّ بِهِ عَلَيْنَا قَالَ آللهِ مَا اَجْلَسَكُمْ اِلا ذَاكَ قَالُوا وَاللهِ مَا اَجْلَسَنَا اِلا ذَاكَ قَالَ اَمَا اِنِّي لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَلٰكِنَّهُ اَتَانِي جِبْرِيلُ فَاَخْبَرَنِي اَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ ۔

حلقے کی طرف تشریف لے گئے تو فرمایا: تمہیں کس بات نے بٹھلایا ہوا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم اللہ کا ذکر کرنے اور اس کی اس بات پر حمد کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں کہ اس نے ہم کو اسلام کی ہدایت عطا فرمادی اور ہم پر اس (اسلام) کے ذریعہ احسان فرمایا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا اللہ کی قسم! تمہیں اس بات کے علاوہ کسی بات نے نہیں بٹھلایا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کی قسم! ہم صرف اسی لیے بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم سے قسم کسی بد گمانی کی وجہ سے نہیں اُٹھوائی بلکہ میرے پاس جبرئیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے خبر دی کہ اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔

باب-۴۴۱ باب استحباب الاستغفار والاستکثار منه

استغفار کی کثرت کے استحباب کے بیان میں

۲۳۲۵ ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ جَمِيعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنِ الاَغَرِّ الْمُزَنِيِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّهُ لَيُغَانُ عَلٰى قَلْبِي وَاِنِّي لَاَسْتَغْفِرُ اللهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ ۔

۲۳۲۵ ...... حضرت اغر مزنی رضی اللہ عنہ صحابی رسول ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
میرے دل پر (کبھی کبھی) کچھ غفلت آجاتی ہے اسی وجہ سے میں دن میں سو مرتبہ اللہ سے استغفار کرتا ہوں۔ [1]

۲۳۲۶ ...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ الاَغَرَّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُحَدِّثُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا اِلَى اللهِ فَاِنِّي اَتُوبُ فِي الْيَوْمِ اِلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ ۔

۲۳۲۶ ...... نبی کریم ﷺ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے حضرت اغر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
لوگو! اللہ سے توبہ کرو کیونکہ میں دن میں سو مرتبہ اس (اللہ عزوجل) سے توبہ کرتا ہوں۔

---

[1] ''میرے دل پر بھی کبھی کچھ غفلت آجاتی ہے'' اس سے مراد کیا ہے؟ علماء نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام کی شانِ اقدس یہ تھی کہ آپ ہمیشہ ذکر فرماتے رہتے تھے کبھی ذکر لسانی اور کبھی ذکر قلبی لیکن بعض اوقات امت کے مصالح اور منصب نبوت کے تقاضوں کی تکمیل کی مشغولیت کی بناء پر ذکر میں کچھ وقفہ آجاتا تھا اسی کو اس جملہ سے تعبیر کیا ہے۔
حضرت شیخ الاسلام مد ظلہم فرماتے ہیں کہ اُنہی نے فرمایا: ہمارے بعض شیوخ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے مقامات اور روز بروز ترقی کرتے تھے ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف۔ تو آپ نے اس مقام کو جس سے ترقی حاصل کر کے بلند مقام حاصل تھا غفلت کے مقام سے تعبیر فرمایا۔ (تکملہ ۵/ ۵۶۴)

۲۳۲۷...... حَدَّثَنَاه عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّى حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الاِسْنَادِ۔

۲۳۲۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ يَعْنِي سُلَيْمَانَ بْنَ حَيَّانَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ الاَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ ح و حَدَّثَنِي اَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ تَابَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللهُ عَلَيْهِ۔

۲۳۲۷...... اس سند سے بھی یہی سابقہ حدیث مروی ہے۔

۲۳۲۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جس نے سورج کے مغرب سے طلوع سے پہلے توبہ کرلی تو اللہ اس کی توبہ قبول کرلیں گے۔
(یعنی قیامت کے وقوع سے قبل توبہ کرلی)۔

باب۔۴۴۲ باب استحباب خفض الصوت بالذکر

آہستہ آواز سے ذکر کرنے کے استحباب کے بیان میں

۲۳۲۹...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِي مُوسى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُونَ بِالتَّكْبِيرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى اَنْفُسِكُمْ اِنَّكُمْ لَيْسَ تَدْعُونَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا اِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ قَالَ وَاَنَا خَلْفَهُ وَاَنَا اَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ اَلَا اَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ۔

۲۳۳۰...... حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاَبُو سَعِيدٍ الاَشَجُّ جَمِيعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۲۳۲۹...... حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے صحابہ رضی اللہ عنہم نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہنا شروع کردیا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے لوگو! اپنی جانوں پر ترس کرو تم کسی غائب یا بہرے کو نہیں پکار رہے ہو بلکہ تم سننے والے اور قریب والے کو پکار رہے ہو اور وہ تمہارے ساتھ ہے اور میں اس وقت آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھ رہا تھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! کیا تمہیں جنت کے خزانوں میں سے خزانہ نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں، یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہو۔ (گناہوں سے پھرنا اور نیکی کی طاقت اللہ کے بغیر ممکن نہیں ہے)۔

۲۳۳۰...... اس مذکورہ سند کے ساتھ بھی مذکورہ بالا حدیث ہی کی مثل روایت منقول ہے۔

۲۳۳۱...... حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِي مُوسى اَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُمْ يَصْعَدُونَ فِي ثَنِيَّةٍ قَالَ فَجَعَلَ رَجُلٌ كُلَّمَا عَلَا ثَنِيَّةً نَادى لا اِلٰهَ اِلا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ قَالَ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ اِنَّكُمْ لا تُنَادُونَ اَصَمَّ وَلا غَائِبًا قَالَ فَقَالَ يَا اَبَا مُوسى اَوْ يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ اَلا اَدُلُّكَ عَلى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلا بِاللهِ -

۲۳۳۱...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک گھاٹی پر چڑھ رہے تھے ایک شخص نے ہر گھاٹی پر چڑھتے ہوئے بلند آواز سے **لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر** کہنا شروع کر دیا تو اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے ہو[1] پھر اے ابو موسیٰ یا اے عبد اللہ بن قیس فرمایا: (اور ارشاد فرمایا) کیا میں تمہیں جنت کے خزانے کی خبر نہ دوں؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: **لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔**

۲۳۳۲...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ عَنْ اَبِي مُوسى قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ -

۲۳۳۲...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے باقی حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایت کی طرح مذکور ہے۔

۲۳۳۳...... حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَاَبُو الرَّبِيعِ قَالا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اَبِي مُوسى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَاصِمٍ -

۲۳۳۳...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے باقی حدیث مبارکہ حضرت عاصم کی روایت کردہ حدیث کی طرح ذکر فرمائی۔

۲۳۳۴...... وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ

۲۳۳۴...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے پھر سابقہ حدیث کی طرح حدیث

---

[1] فائدہ...... اس باب میں ذکر کردہ احادیث سے صاف ظاہر ہے کہ ذکر میں اخفاء اور آہستہ آواز سے ذکر کرنا مستحب ہے۔ قرآن کریم سے بھی ہمیں یہی حکم ملتا ہے۔ ارشاد ہے: "اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ط" (سورۂ اعراف: ۵۵) اپنے رب کو گریہ وزاری کر کے آہستہ پکارو۔ حدیث بالا میں اس کی وجہ بھی بتلا دی گئی کہ تمہارا رب بہرا گونگا یا غائب نہیں کہ اونچی آواز کے بغیر سن ہی نہ سکے۔ وہ تو شہ رگ سے زیادہ قریب اور دل کی دھڑکنوں کو سننے والا ہے۔

اسی بناء پر علماء نے فرمایا کہ ذکرِ خفی ذکر جہری سے زیادہ افضل ہے اگرچہ ذکر جہری بھی چند شرائط کے ساتھ جائز ہے مثلاً ریاکاری نہ ہو، کسی کو تکلیف پہنچے وغیرہ وغیرہ۔

ہمارے دور میں بعض حضرات ذکر جہری کے بغیر ذکر کرتے ہی نہیں اور پھر اس میں وہ مفاسد و خرابیاں بھی ان مجالس ذکر کا لازمی حصہ ہوتی ہیں جن کی طرف ابھی اشارہ کیا گیا۔ اور ذکر تو در حقیقت بندہ کا اپنے رب سے مناجات اور براہ راست قلبی تعلق قائم کرنے کا نام ہے جو خلوت اور اخفاء میں زیادہ حاصل ہوتا ہے۔ بقول شاعر۔

ہم تم ہی آگاہ ہیں اس ربطِ خفی سے
معلوم کسی اور کو یہ راز نہیں ہے

اَبِي مُوسى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَالَّذِي تَدْعُونَهُ اَقْرَبُ اِلى اَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَةِ اَحَدِكُمْ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ لا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلا بِاللهِ۔

روایت کی اس روایت میں یہ بھی فرمایا: جسے تم پکار رہے ہو وہ تمہاری سواری کی گردن سے بھی تمہارے زیادہ نزدیک ہے اور ان کی روایت کردہ حدیث میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ کا ذکر نہیں ہے۔

۲۳۳۵...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَهُوَ ابْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ عَنْ اَبِي مُوسى الاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلا اَدُلُّكَ عَلى كَلِمَةٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ اَوْ قَالَ عَلى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلى فَقَالَ لا حَوْلَ وَلا قُوَّةَ اِلا بِاللهِ۔

۲۳۳۵...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک کلمہ کی خبر نہ دوں؟ یا فرمایا: جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کی؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔

باب-۴۴۳ باب التعوذ من شر الفتن وغيرها

دعاؤں اور پناہ مانگنے کے بیان میں

۲۳۳۶...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِي بَكْرٍ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ عَلِّمْنِي دُعَاءً اَدْعُو بِهِ فِي صَلاتِي قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَبِيرًا وَقَالَ قُتَيْبَةُ كَثِيرًا وَلا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔

۲۳۳۶...... حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا مجھے ایسی دعا تعلیم دیں جسے میں اپنی نماز میں مانگا کروں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللّٰهم انی ظلمت نفسی ظلماً کثیرا پڑھا کر "اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت بڑا ظلم کیا اور حضرت قتیبہ نے کہا: بہت زیادہ ظلم کیا اور تیرے سوا گناہوں کو معاف کرنے والا کوئی نہیں پس اپنے پاس سے میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما بے شک تو ہی معاف کرنے والا، نہایت مہربان ہے"۔

۲۳۳۷...... و حَدَّثَنِيهِ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي رَجُلٌ سَمَّاهُ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ عَلِّمْنِي يَا رَسُولَ اللهِ دُعَاءً اَدْعُو بِهِ فِي صَلاتِي وَفِي بَيْتِي ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ غَيْرَ اَنَّهُ

۲۳۳۷...... حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے ایسی دعا سکھائیں جسے میں اپنی نماز میں اور اپنے گھر میں مانگا کروں پھر سابقہ حدیث کی طرح حدیث مبارکہ روایت کی لیکن اس روایت میں ظلماً کثیراً (بہت زیادہ ظلم کیا) ہے۔

قَالَ ظُلْمًا كَثِيرًا -

٢٣٣٨ ...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهٰؤُلاءِ الدَّعَوَاتِ اللّٰهُمَّ فَاِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ فَاِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ-

٢٣٣٨ ...... ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان دعاؤں سے مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے جہنم کے فتنہ اور جہنم کے عذاب اور قبر کے فتنہ اور قبر کے عذاب اور مال و دولت کے فتنہ کے شر سے اور تنگ دستی کے فتنہ کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ سے مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں اے اللہ! میری خطاؤں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھوڈال اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح صاف کردے جیسا کہ تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کردیا ہے (اے اللہ!) میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنی دوری فرمادے جتنی دوری تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فرمائی ہے اے اللہ! میں تجھ سے سستی اور بڑھاپے اور گناہ اور قرض سے پناہ مانگتا ہوں۔ [1]

٢٣٣٩ ...... و حَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ -

٢٣٣٩ ...... یہی سابقہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب-٤٤٤ باب التعوذ من العجز والكسل وغيره

عاجز ہونے اور سستی سے پناہ مانگنے کے بیان میں

٢٣٤٠ ...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ وَاَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ -

٢٣٤٠ ...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: اے اللہ! میں تجھ سے عاجز ہونے، سستی بزدلی، بڑھاپے اور بخل سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تجھ سے عذاب قبر، زندگی اور موت کی آزمائشوں سے پناہ مانگتا ہوں۔

---

[1] آنحضرت ﷺ انسانیت کے محسن اعظم ہیں۔ اپنی دعاؤں میں امت کو وہ کلمات اکسیر تعلیم فرما گئے ہیں جن کی افادیت، نورانیت اور روحانیت کا تصور ہی کوئی نہیں کر سکتا۔ آپ نے انسانوں کو وہ دعائیں سکھادی ہیں جو خود انسان اگر مانگنا چاہتا تو ساری عمر سوچ سوچ کر بھی انسان کا ذہن وہاں تک نہ پہنچتا، اور ان شرور سے پناہ کی دعائیں آپ ﷺ نے سکھلائیں جن کے شر ہونے کی طرف عموماً انسان کی توجہ نہیں جاتی۔ اس کے باوجود بھی اگر انسان ان کلمات متبرکہ کو اپنا حرز جاں نہ بنائے تو کسی سے کیا گلہ اپنے ہی سے گلہ کرے۔

۲۳۴۱ ...... و حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلٰى حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ كِلاهُمَا عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّ يَزِيدَ لَيْسَ فِي حَدِيثِهِ قَوْلُهُ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ -

۲۳۴۱ ...... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ سے سابقہ روایت کی طرح حدیث مبارکہ روایت کرتے ہیں لیکن اس حدیث میں زندگی اور موت کی آزمائشوں کا ذکر نہیں ہے۔

۲۳۴۲ ...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ اَخْبَرَنَا ابْنُ مُبَارَكٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ تَعَوَّذَ مِنْ اَشْيَاءَ ذَكَرَهَا وَالْبُخْلِ۔

۲۳۴۲ ...... صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کئی چیزوں سے پناہ مانگی جس میں بخل کا بھی ذکر کیا۔

۲۳۴۳ ...... حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا هَارُونُ الاَعْوَرُ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو بِهٰؤُلاءِ الدَّعَوَاتِ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَاَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ -

۲۳۴۳ ...... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ان دعاوں سے دعا مانگا کرتے تھے اے اللہ! میں تجھ سے بخل، سستی، ادھیڑ عمر، عذاب قبر اور زندگی و موت کے فتنہ سے پناہ مانگتا ہوں۔[1]

باب-۴۴۵ باب في التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء وغيره

بری تقدیر اور بد نصیبی کے پانے سے پناہ مانگنے کے بیان میں

۲۳۴۴ ...... حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي سُمَيٌّ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ وَمِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَمِنْ شَمَاتَةِ

۲۳۴۴ ...... صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ بری تقدیر اور بد نصیبی کے پانے اور دشمنوں کے خوش ہونے اور سخت آزمائش سے پناہ مانگتے تھے۔

---

[1] فائدہ...... بُخل کے لفظی معنی کنجوسی کے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ انسان اس جگہ پر مال خرچ کرنے سے احتراز کرے جہاں خرچ کا حکم شریعت نے دیا ہے مثلاً بیوی بچوں اور اہل و عیال کے نفقہ اور ضروریات میں خرچ کرنا، خیر اور بھلائی کے کاموں پر خرچ کرنا، اجتماعی رفاہ کے کاموں میں خرچ کرنا، دینی امور مثلاً مساجد و مدارس، اہل علم و علماء و طلباء پر خرچ کرنا، محتاجوں، غرباء و فقراء پر خرچ کرنا۔ ان مقامات پر استطاعت کے باوجود خرچ نہ کرنا بخل ہے۔

سستی سے مراد نیکی اور طاعات کے کرنے میں تساہل ہے۔ کیونکہ یہ سستی اور تساہل حقوق اللہ اور حقوق العباد سے تغافل کا سبب بن جاتا ہے۔ سخت بڑھاپا جس میں انسان حرکت کرنے سے بھی معذور اور دوسروں کا محتاج و دست نگر بن جائے اذیت کا سبب ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ان سب سے پناہ مانگی ہے۔

الْاَعْدَاءِ وَمِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ قَالَ عَمْرٌو فِي حَدِيثِهِ قَالَ سُفْيَانُ اَشُكُّ اَنِّي زِدْتُ وَاحِدَةً مِنْهَا ـ

۲۳۴۵...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَاللَّفْظُ لَهُ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ اَبِي حَبِيبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ اَنَّ يَعْقُوبَ بْنَ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ سَمِعْتُ خَوْلَةَ بِنْتَ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ ـ

۲۳۴۵...... حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس آدمی نے کسی جگہ پہنچ کر اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق ترجمہ: ”پس میں اللہ کے کلمات تامہ کے ساتھ ہر مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں“ پڑھ لیا تو اسے اس جگہ سے چلنے تک کوئی بھی چیز نقصان نہ پہنچائے گی۔[1]

۲۳۴۶...... و حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَاَبُو الطَّاهِرِ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَاللَّفْظُ لِهَارُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ وَاَخْبَرَنَا عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ اَنَّ يَزِيدَ بْنَ اَبِي حَبِيبٍ وَالْحَارِثَ بْنَ يَعْقُوبَ حَدَّثَاهُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِي وَقَّاصٍ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ السُّلَمِيَّةِ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِذَا نَزَلَ اَحَدُكُمْ مَنْزِلًا فَلْيَقُلْ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَاِنَّهُ لا يَضُرُّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْهُ ـ

۲۳۴۶...... حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جب تم میں سے کوئی کسی جگہ پہنچ کر اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق کہتا ہے تو اس جگہ سے روانہ ہونے تک کوئی چیز اسے نقصان نہ پہنچا سکے گی۔

۲۳۴۷...... قَالَ يَعْقُوبُ وَقَالَ الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ ذَكْوَانَ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا

۲۳۴۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے رات بچھو نے کاٹ لیا۔ آپ نے فرمایا اگر تو شام کے وقت اعوذ

[1] اصل حفاظت درحقیقت قرآن وحدیث میں وارد شدہ ان دعاؤں سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ دنیا کے حفاظتی سہارے سب غیر یقینی ہیں جب کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بتائے ہوئے حفاظتی طریقے اور تدابیر حقیقتاً حفاظت کا ذریعہ ثابت ہوتے ہیں۔ یہاں حدیث میں کلمات تامات سے کیا مراد ہے؟ بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے مراد نفع بخشنے والے اور شفا دینے والے کلمات ہیں اور بعض نے فرمایا کہ اس سے مراد کلمات قرآن ہیں۔

لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِي الْبَارِحَةَ قَالَ أَمَا لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ -

بکلمات الله التامات من شرماخلق پڑھ لیتا تو تمہیں یہ (بچھو) تکلیف نہ پہنچاتا۔

۲۳۴۸...... و حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ يَعْقُوبَ أَنَّهُ ذَكَرَ لَهُ أَنَّ أَبَا صَالِحٍ مَوْلَى غَطَفَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ لَدَغَتْنِي عَقْرَبٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ -

۲۳۴۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے بچھو نے ڈس لیا۔ باقی حدیث مبارکہ حضرت ابن وہب کی روایت کردہ حدیث کی طرح ہے۔

باب-۴۴۶ باب ما يقول عند النوم واخذ المضجع

سوتے وقت دعا کے بیان میں

۲۳۴۹...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ إِسْحَقُ أَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ وَاجْعَلْهُنَّ مِنْ آخِرِ كَلَامِكَ فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ وَأَنْتَ

۲۳۴۹...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم اپنے بستر پر جانے کا ارادہ کرو تو نماز کے وضو کی طرح وضو کرو پھر اپنی دائیں کروٹ پر لیٹو پھر اللهم انی اسلمت وجهی الیك...... الخ پڑھو "اے اللہ میں نے اپنا چہرہ تیرے سپرد کر دیا اور میں نے اپنا معاملہ تیرے حوالہ کیا اور اپنی پیٹھ کو تیری پناہ میں دے دیا اور تیری طرف رغبت کی، تیرا خوف کھاتے ہوئے کوئی پناہ یا نجات کی جگہ تیرے سوا نہیں میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل کیا اور تیرے نبی ﷺ پر جسے تو نے بھیجا" اور ان کلمات کو اپنا آخری کلام بناؤ پس اگر تم اس رات میں فوت ہو گئے تو فطرت پر فوت ہوئے میں نے کلمات کو یاد کرنے کی غرض سے دہرایا تو میں نے امنت برسولك الذى ارسلت کہہ دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا امنت بنبيك الذى ارسلت ہی کہہ۔ [1]

---

[1] رات کے معمولات بالخصوص نیند سے قبل کے معمولات کے متعلق آنحضرت ﷺ سے بہت سے اعمال ثابت ہیں جن میں سے بعض یہاں اس حدیث میں ذکر کئے گئے ہیں۔ ان اعمال میں سے ایک یہ ہے کہ انسان سونے سے قبل وضو کرلے۔ یہ ایک مستحب امر ہے اور اس کے متعدد فوائد ہیں۔ جن میں سے سب سے اہم فائدہ یہ ہے کہ اگر نیند کے دوران اچانک موت آگئی تو وضو کی حالت میں موت آئے گی۔ چنانچہ ابن عباس کا ایک ارشاد بھی اس بارے میں منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: تم وضو کے اوپر ہی رات گذارو۔ اس لئے کہ روحیں اسی حالت میں اٹھائیں جائیں گی جس حالت میں قبض کی گئی تھیں (اخرجه عبد الرزاق من طريق مجاهد)۔
اسی طرح دائیں کروٹ پر سونا بھی سنت اور مستحب ہے۔

عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَرَدَّدْتُهُنَّ لِاَسْتَذْكِرَهُنَّ فَقُلْتُ آمَنْتُ بِرَسُولِكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ قَالَ قُلْ آمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ -

۲۳۵۰...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ اِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنًا عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ اَنَّ مَنْصُورًا اَتَمُّ حَدِيثًا وَزَادَ فِي حَدِيثِ حُصَيْنٍ وَاِنْ اَصْبَحَ اَصَابَ خَيْرًا -

۲۳۵۰...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ روایت کی طرح حدیث مبارکہ روایت کی ہے اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اگر صبح کرو گے تو خیر ہی پاؤ گے۔

۲۳۵۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَاَبُو دَاوُدَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَمَرَ رَجُلًا اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ اَنْ يَقُولَ اللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِي اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِي اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِي اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي اَنْزَلْتَ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ فَاِنْ مَاتَ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِ مِنَ اللَّيْلِ -

۲۳۵۱...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ جب وہ اپنے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو وہ اللھم اسلمت نفسی الیک...... الخ پڑھے یعنی "اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور میں نے اپنے چہرے کو تیری طرف متوجہ کیا اور میں نے اپنی پشت تیری پناہ میں دی اور میں نے اپنا معاملہ رغبت اور خوف سے تیرے سپرد کیا پناہ اور نجات کی جگہ آپ کے سوا کوئی نہیں۔ میں آپ کی کتاب پر ایمان لایا جو آپ نے نازل کی اور آپ کے رسول پر ایمان لایا جسے آپ نے بھیجا ہے پس اگر وہ آدمی مر گیا تو فطرت پر مرا اور حضرت ابن بشار نے اپنی روایت کردہ حدیث میں رات کا ذکر نہیں کیا۔ [1]

۲۳۵۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِرَجُلٍ يَا فُلَانُ اِذَا اَوَيْتَ اِلَى فِرَاشِكَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي اَرْسَلْتَ فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا -

۲۳۵۲...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: اے فلاں! جب تو اپنے بستر کی طرف آئے۔ باقی حدیث عمرو بن مرہ کی طرح ہے۔ اس روایت میں یہ ہے کہ اور آپ کے نبی پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا ہے پس اگر تو اسی رات فوت ہو گیا تو فطرت پر تجھے موت واقع ہو گی اور اگر صبح کی تو بھلائی پائے گا۔

۲۳۵۳ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا

۲۳۵۳...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

[1] آنحضرت ﷺ سے یہ تمام ہی دعائیں اور کلمات منقول ہیں۔ انسان کو کوشش کرنی چاہیئے کہ ان میں سے اکثر دعاؤں کو رات سونے سے قبل پڑھنا اپنا معمول بنالے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ اَنَّهُ سَمِعَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ اَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَجُلًا بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصَبْتَ خَيْرًا ـ

رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا باقی حدیث سابقہ روایت کی طرح ہے لیکن اس روایت میں "اگر تو نے صبح کی تو بھلائی پائے گا"، مذکور نہیں۔

۲۳۵۴...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي مُوسَى عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ اللهُمَّ بِاسْمِكَ اَحْيَا وَبِاسْمِكَ اَمُوتُ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُورُ ـ

۲۳۵۴...... حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اپنے سونے کی جگہ جاتے تو: اللّٰھم با سمك احیا فرماتے۔ "اے اللہ تیرے نام سے زندہ رہتا اور مرتا ہوں" اور جب بیدار ہوتے تو الحمد لله الذی احیانا ...... الخ پڑھتے۔ یعنی:

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہم کو ہمارے مرنے کے بعد زندگی عطا کی اور اسی کی طرف اٹھنا ہے"۔

۲۳۵۵...... حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّه أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَه قَالَ اللهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي وَأَنْتَ تَتَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اللهُمَّ أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ عُمَرَ فَقَالَ مِنْ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ ـ

۲۳۵۵...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ جب وہ اپنے بستر پر جائے تو اللّٰھم خلقت نفسی وانت توفاھا ...... الخ پڑھے یعنی "اے اللہ تو نے میری جان پیدا کی تو تو ہی اسے موت دے گا اس کی موت اور زندگی آپ ہی کے لئے ہے اگر تو اسے زندہ رکھے تو حفاظت فرما اور اگر تو اسے موت دے تو معاف فرما۔ اے اللہ! میں آپ سے عافیت مانگتا ہوں" تو ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے پوچھا: کیا آپ نے یہ حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے سنی؟ تو انہوں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر رسول اللہ ﷺ سے سنی۔

۲۳۵۶...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ كَانَ اَبُو صَالِحٍ يَاْمُرُنَا اِذَا اَرَادَ اَحَدُنَا اَنْ يَنَامَ اَنْ يَضْطَجِعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ يَقُولُ اللهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ

۲۳۵۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم میں سے جب کوئی سونے کا ارادہ کرتا تو آپ ﷺ اسے دائیں کروٹ پر لیٹنے اور یہ دعا پڑھنے کا حکم فرماتے اللّٰھم رب السمٰوٰت ...... الخ "اے اللہ! آسمانوں کے رب اور زمین کے رب اور عرش عظیم کے رب ہمارے رب اور ہر چیز کے پروردگار۔ دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے، توراۃ، انجیل اور فرقان کو نازل کرنے والے میں ہر چیز کے شر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں تو ہی اس کی پیشانی کو پکڑنے والا ہے اے اللہ! تو ہی ایسا اول

بِنَاصِيَتِهِ اللّٰهُمَّ اَنْتَ الاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ وَكَانَ يَرْوِي ذٰلِكَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

ہے جو تجھ سے پہلے کوئی چیز نہ تھی اور تو ہی آخر ہے آپ کے بعد کوئی چیز نہ ہوگی اور تو ہی ظاہر ہے آپ کے اوپر کوئی چیز نہیں اور تو ہی باطن ہے آپ کے علاوہ کوئی چیز نہیں ہمارے قرض کو دور کر دے اور ہمیں فقر سے مستغنی فرما۔"

۲۳۵۷...... و حَدَّثَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُنَا اِذَا اَخَذْنَا مَضْجَعَنَا اَنْ نَقُولَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَقَالَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا۔

۲۳۵۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیتے تھے جب ہم میں کوئی اپنے بستر پر جانے کا ارادہ کرے تو ہم اس طرح کہیں جیسا کہ حضرت جریر کی روایت کردہ حدیث میں ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ ہر جانور کے شر سے پناہ مانگتا ہوں تو اس کی پیشانی کو پکڑنے والا ہے۔

۲۳۵۸...... و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا اَبِي كِلَاهُمَا عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَتْ فَاطِمَةُ النَّبِيَّ ﷺ تَسْاَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا قُولِي اللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ ۔

۲۳۵۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک غلام مانگنے کے لئے حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اللّٰهم رب السموت السبع ...... کہو اے اللہ! ساتوں آسمانوں کے پروردگار۔ باقی حدیث سابقہ حدیث سهيل عن ابيه کی طرح مذکور ہے۔

۲۳۵۹...... و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوسَى الاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا اَوَى اَحَدُكُمْ اِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَاْخُذْ دَاخِلَةَ اِزَارِهِ فَلْيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ وَلْيُسَمِّ اللّٰهَ فَاِنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا خَلَفَهُ بَعْدَهُ عَلَى فِرَاشِهِ فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَضْطَجِعَ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الاَيْمَنِ وَلْيَقُلْ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبِّي بِكَ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ اَرْفَعُهُ اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِي

۲۳۵۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر جائے تو چاہیئے کہ اپنے تہبند کے اندرونی حصے سے اپنے بستر کو جھاڑے اور بسم اللہ پڑھے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کونسا (جانور) اس کے بعد بستر پر اس کا جانشین بنا تھا اور جب لیٹنے کا ارادہ کرے تو دائیں کروٹ پر لیٹے اور سبحانك اللّٰهم ربى بك وضعت...... الخ پڑھے۔ "اے اللہ میرے رب! تو پاک ہے میں نے آپ کے نام کے ساتھ اپنے پہلو کو رکھا اور آپ کے نام کے ساتھ اسے اٹھاتا ہوں اگر تو اسے چھوڑ دے تو اس کی حفاظت فرما جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔[1]

[1] یہاں ایک عجیب تعلیم رسول اکرم ﷺ نے تلقین فرمائی کہ سونے سے قبل بستر کو جھاڑا کرو۔ اور جھاڑنا بھی ہاتھ سے نہ ہو بلکہ کسی کپڑے وغیرہ سے تاکہ اگر بستر پر کوئی موذی کیڑا وغیرہ ہے تو تم بے خبری میں اس کی ایذاء کا نشانہ نہ بن جاؤ۔

فَاغْفِرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ۔

٢٣٦٠...... وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بِهَذَا الإِسْنَادِ وَقَالَ ثُمَّ لْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي فَإِنْ أَحْيَيْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا۔

٢٣٦٠...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے۔ اس روایت میں یہ دعا ہے پھر چاہئے کہ وہ **باسمك ربی وضعت** ...... الخ کہے۔ "اے میرے پروردگار! تیرے نام کیساتھ اپنے پہلو کو رکھتا ہوں اگر تو میری جان کو زندہ رکھے تو اس پر رحم فرما"۔

٢٣٦١...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لا كَافِيَ لَهُ وَلا مُؤْوِيَ۔

٢٣٦١...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو **الحمد لله الذی اطعمنا وسقانا** ...... الخ پڑھتے یعنی: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور ہماری کفایت کی اور ہمیں ٹھکانا دیا کیونکہ کتنے لوگ ہیں جن کی نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ ہی ٹھکانا دینے والا ہے۔"

باب ـ ٤٤٧

باب فی الادعیة

دعاؤں کے بیان میں

٢٣٦٢...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالا أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلالٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الأَشْجَعِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْعُو بِهِ اللهَ قَالَتْ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔

٢٣٦٢...... حضرت فروہ بن نوفل اشجعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی اللہ تعالیٰ سے دعاوں کے مانگنے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ فرماتے تھے: "اے اللہ! میں تجھ سے اپنے کیے ہوئے عمل اور نہ کیے ہوئے عمل کے شر سے پناہ مانگتا ہوں"

٢٣٦٣...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلالٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُو بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔

٢٣٦٣...... حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی دعا کے بارے میں سوال کیا کہ آپ ﷺ کیا دعا مانگتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ **اللّٰهم انی اعوذبك من شر ما عملت وشر ما لم اعمل** سے دعا مانگا کرتے تھے۔

٢٣٦٤...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا

٢٣٦٤...... ان مذکورہ اسناد کے ساتھ بھی سابقہ حدیث ہی کی مثل

حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كِلاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

روایت مروی ہے۔
اور محمد بن جعفر کی روایت کردہ حدیث میں **ومن شر مالم اعمل** کے الفاظ مذکور نہیں۔

٢٣٦٥...... و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الاَوْزَاعِيِّ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ اَبِي لُبَابَةَ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ فَرْوَةَ ابْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

٢٣٦٥...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی دعا میں: **اللّٰهم انی اعوذبك من شر ما عملت وشرِّ مالم اعمل** دعا مانگا کرتے تھے۔

٢٣٦٦...... حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو اَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنِي ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِعِزَّتِكَ لا اِلٰهَ اِلا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِي اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِي لا يَمُوتُ وَالْجِنُّ وَالاِنْسُ يَمُوتُونَ۔

٢٣٦٦...... حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا: **اللّٰهم لك اسلمت وبك امنت**...... الخ مانگا کرتے تھے "اے اللہ! میں نے آپ کی فرمانبرداری کی اور آپ پر ایمان لایا اور آپ پر بھروسہ کیا اور آپ کی طرف رجوع کیا اور آپ کی ہی مدد سے جہاد کیا۔ اے اللہ! میں آپ کی عزت کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں آپ کے سوا کوئی معبود نہیں کہ تو مجھے گمراہ کردے تو زندہ ہے جسے موت نہیں اور جن وانس سب مر جائیں گے"۔ [1]

٢٣٦٧...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلالٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ وَاَسْحَرَ يَقُولُ سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلائِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔

٢٣٦٧...... صحابی رسول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کسی سفر میں صبح کرتے تو فرماتے: **سمع سامع**...... الخ "سننے والے نے اللہ کی تعریف کی اور اس کی ہم آزمائش کے حسن کو سن لیا۔ اے ہمارے رب! ہمارے ساتھ رہ اور ہم پر فضل فرما، اس حال میں کہ ہم جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔"

٢٣٦٨...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ

٢٣٦٨...... حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کلمات سے دعا مانگا کرتے تھے: **اللّٰهم اغفرلی خطیئتی**......

---

[1] فائدہ...... واقعہ یہ ہے کہ محسن انسانیت رحمت کائنات سرکار دو عالم ﷺ نے جتنی دعائیں مانگی ہیں اور اپنی امت کو تعلیم و تلقین فرمائی ہے ان میں سے ہر ایک دعا اور اس کا ہر ہر لفظ آب زر سے لکھنے کے قابل اور لوحِ دل پر نقش کرنے کے لائق ہے۔ کاش! مسلمان آپ ﷺ کی ان دعاؤں کو حرزِ جان بنالیں اور ان کے الفاظ و معانی کے مطابق اپنی زندگی کا تجزیہ کریں تو امت کی گمراہی و پریشانی کا ازالہ ہو جائے۔

بْنِ اَبِي مُوسى الْاَشْعَرِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَاِسْرَافِي فِي اَمْرِي وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطَئِي وَعَمْدِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

"اے اللہ! میری خطاؤں، میری نادانی اور میرے معاملہ، میری زیادتی کو اور جو مجھ سے تو جانتا ہے کو معاف فرما۔ اے اللہ! جو کام میں نے سنجیدگی سے کیے جو مذاق سے سرانجام دیئے جو بھول کر اور جو جان بوجھ کر اور ہر وہ عمل جو میرے نزدیک (گناہ ہے) معاف فرما۔ اے اللہ! میرے پہلے والے عمل اور بعد والے جو پوشیدہ اور ظاہراً عمل کئے اور جن اعمال کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے معاف فرما۔ تو ہی آگے کرنے والا اور تو ہی پیچھے کرنے والا اور تو ہی ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے"۔

۲۳۶۹ ـــــ و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۲۳۶۹ ـــــ اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا مروی ہے۔

۲۳۷۰ ـــــ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ حَدَّثَنَا اَبُو قَطَنٍ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ الْقُطَعِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونِ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ مُوسى عَنْ اَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِي وَاَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَاَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلِ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ۔

۲۳۷۰ ـــــ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا: اللّٰهم اصلح لي ديني الذي ـــــ الخ پڑھتے تھے۔ ترجمہ: "اے اللہ! میرے دین کو درست فرما جو میرے معاملات کا محافظ ہے اور میری دنیا کو درست فرما جس میں میرا لوٹنا ہے اور میری زندگی کو ہر بھلائی میں میرے لئے زیادتی کا باعث بنادے اور موت کو میرے لئے ہر شر سے راحت بنادے"۔ [1]

۲۳۷۱ ـــــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْاَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى۔

۲۳۷۱ ـــــ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اللّٰهم انى اسالك الهدىٰ ـــــ الخ دعا فرماتے تھے۔ "اے اللہ! میں آپ سے ہدایت، تقویٰ، پاک دامنی اور غنا مانگتا ہوں۔"

۲۳۷۲ ـــــ و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ

۲۳۷۲ ـــــ اس سند سے بھی یہی سابقہ حدیث مروی ہے لیکن اس روایت میں عفاف کی بجائے عفت کا لفظ ہے معنی ایک ہی ہے۔

[1] کسی قدر جامع اور ہماری زندگی کے ہر ہر گوشہ کو محیط دعا ہے۔ کاش ہم اس دعا کو یقین و اہتمام سے پڑھنے اور مانگنے کا اہتمام کریں۔

بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّ ابْنَ الْمُثَنّٰى قَالَ فِي رِوَايَتِهِ وَالْعِفَّةَ۔

۲۳۷۳...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ وَعَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَرْقَمَ قَالَ لا اَقُولُ لَكُمْ اِلا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِﷺ يَقُولُ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلاهَا اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لا يُسْتَجَابُ لَهَا۔

۲۳۷۳...... حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں تم سے وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے **اللّٰهم انی اعوذبك من علم لا ينفع ومن قلب** "اے اللہ! میں تجھ سے عاجز ہونے اور سستی اور بزدلی اور بخل اور بڑھاپے اور عذاب قبر سے پناہ مانگتا ہوں اے اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا کر اور اسے پاکیزہ بنا۔ آپ ہی پاکیزہ بنانے والوں میں سے بہتر ہیں اور تو ہی کارساز اور مولیٰ ہے اے اللہ! میں تجھ سے ایسے علم سے پناہ مانگتا ہوں جو نفع دینے والا نہ ہو اور ایسے دل سے جو ڈرنے والا نہ ہو اور ایسے نفس سے جو سیر ہونے والا نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول ہونے والی نہ ہو"۔

۲۳۷۴...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سُوَيْدٍ النَّخَعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِﷺ اِذَا اَمْسٰى قَالَ اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لا اِلٰهَ اِلا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ قَالَ الْحَسَنُ فَحَدَّثَنِي الزُّبَيْدُ اَنَّهُ حَفِظَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ فِي هٰذَا لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللّٰهُمَّ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ

۲۳۷۴...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ شام کے وقت یہ دعا پڑھا کرتے تھے: **امسينا وامسى الملك لله والحمد لله**...... "ہم نے شام کی اور اللہ کے ملک نے شام کی اور ساری تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔"

حضرت ابراہیم کی روایت کردہ حدیث میں یہ الفاظ ہیں: "اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے اللہ! میں آپ سے اس رات کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس رات کے شر سے اور اس کے بعد کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اے اللہ! میں آپ سے سستی اور بڑھاپے کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں آپ سے جہنم کے عذاب اور عذاب قبر سے پناہ مانگتا ہوں۔"[1]

[1] فائدہ...... دور حاضر کے فتنوں میں سے ایک فتنہ عذاب قبر سے انکار کا بھی ہے۔ بعض عقل پرستوں اور عقل انسانی کو سب کچھ سمجھنے والوں نے عذاب قبر کا رد کیا ہے۔ اور وہ الٹی سیدھی تاویلات رکیکہ پیش کر کے نوجوانوں کا ذہن خراب کرنے اور عقیدۂ آخرت پر یقین متزلزل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حدیث بالا میں آنحضرت ﷺ نے عذاب قبر سے پناہ مانگی ہے اور جس چیز سے رسول اللہ ﷺ پناہ مانگیں اس کے انکار کی کیا گنجائش رہ جاتی ہے۔ اور کیا اس کا انکار زوال وضعف ایمان کا سبب نہیں؟

وَسُوءِ الْكِبَرِ اللهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ -

۲۲۷۵...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ إِذَا أَمْسَى قَالَ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ -

قَالَ أُرَاهُ قَالَ فِيهِنَّ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذٰلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ -

۲۳۷۵...... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ شام کے وقت یہ دعا مانگا کرتے تھے: امسینا وامسی الملك...... الخ ہم نے شام کی اور اللہ کی بادشاہت نے شام کی اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔"

راوی حدیث کا خیال ہے کہ آپ ﷺ یہ کلمات بھی ادا فرماتے تھے: "ملک اسی کے لئے ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اے میرے رب میں آپ سے اس رات کی بھلائی اور اس کے بعد کی بھلائی مانگتا ہوں اور میں آپ سے اس رات کے شر سے اور اس کے بعد آنے والے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے میرے رب! میں آپ سے سستی اور بڑھاپے کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے میرے رب! میں آپ سے جہنم میں عذاب سے اور قبر میں عذاب سے پناہ مانگتا ہوں اور جب صبح کرتے تو بھی اسی طرح فرماتے ہم نے صبح کی اور اللہ کی بادشاہت نے صبح کی۔

۲۲۷۶...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَمْسَى قَالَ أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا اللهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ -

قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ وَزَادَنِي فِيهِ زُبَيْدٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيدَ

۲۳۷۶...... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب شام کرتے تو یہ دعا فرماتے تھے: "ہم نے شام کی اور اللہ کی بادشاہت نے شام کی اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس رات کی بھلائی اور جو بھلائی اس رات میں ہے کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے اس رات کی برائی اور جو برائی اس میں ہے سے پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے سستی، بڑھاپے اور بڑھاپے کی برائی اور دنیا کی آزمائش اور قبر کے عذاب سے پناہ مانگتا ہوں۔

ایک مرفوع روایت میں یہ بھی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں بادشاہت اسی کے لئے ہے اور اسی کے لئے تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ رَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ لا إِلَهَ إِلا اللهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ -

۲۳۷۷...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ لا إِلَهَ إِلا اللهُ وَحْدَهُ أَعَزَّ جُنْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَغَلَبَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلا شَيْءَ بَعْدَهُ -

۲۳۷۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان کلمات سے یہ دعا فرماتے تھے۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے جس نے اپنے لشکر کو غلبہ عطا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور تنہا لشکر کو مغلوب کیا اور اس کے بعد کوئی چیز نہیں۔

۲۳۷۸...... حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي وَاذْكُرْ بِالْهُدَى هِدَايَتَكَ الطَّرِيقَ وَالسَّدَادِ سَدَادَ السَّهْمِ -

۲۳۷۸...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: یہ دعا مانگا کرو: اللّٰهم اهدنی وسددنی...... الخ "اے اللہ! مجھے ہدایت عطا فرما اور سیدھا رکھ اور ہدایت کے وقت اپنے راستہ کی ہدایت اور سیدھے کرنے کی دعا کے وقت تیر کے سیدھا ہونے کو پیش نظر رکھو۔"

۲۳۷۹...... و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ إِدْرِيسَ أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ بِهَذَا الإِسْنَادِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالسَّدَادَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ -

۲۳۷۹...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللّٰهم انی اسالك الهدیٰ والسداد...... اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور سیدھا (راستے کا) سوال کرتا ہوں، دعا مانگا کرو، باقی حدیث سابقہ روایت کی طرح ہی ہے۔

باب-۴۴۸ باب التسبيح أول النهار وعند النوم

صبح اور سوتے وقت کی تسبیح کرنے کے بیان میں

۲۳۸۰...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ مَا زِلْتِ عَلَى الْحَالِ الَّتِي فَارَقْتُكِ عَلَيْهَا قَالَتْ نَعَمْ قَالَ

۲۳۸۰...... ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ صبح کے وقت ہی نماز ادا کرنے کے بعد ان کے پاس سے چلے گئے اور وہ اپنی جائے نماز پر بیٹھی ہوئی تھیں تو پھر دن چڑھے آپ ﷺ واپس تشریف لائے تو وہ (حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا) وہیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت سے میں تمہارے پاس سے گیا ہوں تم اسی طرح بیٹھی ہوئی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تیرے بعد ایسے چار کلمات تین مرتبہ کہے ہیں کہ اگر تیرے آج کے وظیفہ کو ان کے ساتھ وزن کیا جائے تو

النَّبِيُّ ﷺ لَقَدْ قُلْتُ بَعْدَكِ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَوْ وُزِنَتْ بِمَا قُلْتِ مُنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنَتْهُنَّ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ -

ان کلمات کا وزن زیادہ ہوگا۔ سبحان الله وبحمده...... الخ "اللہ کی تعریف اور اسی کی پاکی ہے اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کی رضا اور اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر۔"[1]

٢٣٨١...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاِسْحٰقُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي رِشْدِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ مَرَّ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْغَدَاةِ اَوْ بَعْدَ مَا صَلَّى الْغَدَاةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللهِ رِضَا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ -

٢٣٨١...... حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز کے وقت یا نماز فجر کے بعد اس کے پاس سے گزرے پھر مذکورہ حدیث کی طرح حدیث روایت کی لیکن اس روایت میں دعا کے الفاظ اس طرح ہیں: سبحان الله عدد خلقه سبحان الله...... الخ اللہ کی پاکی اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر، اللہ کی پاکی اس کی رضا کے برابر، اللہ کی پاکی اس کے عرش کے وزن کے برابر، اللہ کی پاکی اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر ہیں (بیان کرتا ہوں)۔"

٢٣٨٢...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي لَيْلٰى حَدَّثَنَا عَلِيٌّ اَنَّ فَاطِمَةَ اشْتَكَتْ مَا تَلْقَى مِنَ الرَّحٰى فِي يَدِهَا وَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ سَبْيٌ فَانْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ وَلَقِيَتْ عَائِشَةَ فَاَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيءِ فَاطِمَةَ اِلَيْهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ اِلَيْنَا وَقَدْ اَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى مَكَانِكُمَا فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمِهِ عَلٰى صَدْرِي ثُمَّ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَاَلْتُمَا اِذَا اَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا اَنْ تُكَبِّرَا اللهَ اَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَتُسَبِّحَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ

٢٣٨٢...... حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو چکی پیسنے کی وجہ سے ہاتھوں میں نشانات پڑھ جانے کی وجہ سے تکلیف ہوئی اور نبی کریم ﷺ کے پاس کچھ قیدی (غلام) تھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں لیکن آپ ﷺ سے ملاقات نہ ہو سکی اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات ہوئی تو میں نے انہیں (اپنے آنے کی) خبر دی۔ جب نبی کریم ﷺ تشریف لائے ہم اپنے بستروں پر پہنچ چکے تھے۔ ہم نے اٹھنا شروع کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اپنی جگہ پر ہی رکو۔ پھر آپ ﷺ ہمارے درمیان (میرے اور علی رضی اللہ عنہ) بیٹھ گئے یہاں تک میں نے اپنے سینے میں آپ ﷺ کی قدموں کی ٹھنڈک محسوس کی۔ پھر فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے سوال سے بہتر چیز کی تعلیم نہ دوں؟ جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو چونتیس بار اللہ اکبر، تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ کہہ لیا کرو تو یہ تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔

---

[1] مراد یہ ہے کہ مذکورہ چار کلمات اپنی نافعیت، ثواب اور جامعیت کے اعتبار سے تمہاری اتنی طویل تسبیحات پر زیادہ بھاری ہیں۔ اس میں قابل غور بات یہ ہے کہ اصل مقصود آنحضرت ﷺ کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے اور آپ ﷺ کے تعلیم کئے ہوئے الفاظ ہیں جن کی افادیت، نورانیت، روحانیت اور اجر و ثواب ہر انسانی کلام سے بڑھ کر ہے۔

فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ -

۲۳۸۳...... و حَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ مُعَاذٍ اَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا مِنَ اللَّيْلِ -

۲۳۸۳...... اس سند سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت کی طرح مروی ہے البتہ اس سند میں ہے: "جب تم دونوں رات کے وقت اپنے بستروں پر جاؤ"۔

۲۳۸۴...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي يَزِيدَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ عَلِيٌّ مَا تَرَكْتُهُ مُنْذُ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قِيلَ لَهُ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ وَفِي حَدِيثِ عَطَاءٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِي لَيْلٰى قَالَ قُلْتُ لَهُ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ -

۲۳۸۴...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث سابقہ حدیث حکم عن ابن ابی لیلیٰ کی طرح مروی ہے اس روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ میں نے جب سے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے میں نے ان کلمات کو نہیں چھوڑا۔ آپ سے عرض کیا گیا آپ ﷺ نے صفین کی رات بھی انہیں نہیں چھوڑا؟ فرمایا: صفین کی رات میں بھی نہ چھوڑا۔ حضرت ابن ابی لیلیٰ نے کہا: میں نے آپ سے کہا: صفین کی رات کو بھی نہیں؟[1]

۲۳۸۵...... حَدَّثَنِي اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ تَسْاَلُهُ خَادِمًا وَشَكَتِ الْعَمَلَ فَقَالَ مَا اَلْفَيْتِيهِ عِنْدَنَا قَالَ اَلَا اَدُلُّكِ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدِينَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرِينَ اَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ حِينَ تَاْخُذِينَ مَضْجَعَكِ -

۲۳۸۵...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں خادم مانگنے اور کام کی شکایت کرنے کی غرض سے حاضر ہوئیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کو خادم تو ہمارے پاس سے نہیں ملے گا (البتہ) ایک عمل میں تمہیں بتائے دیتا ہوں جو تمہارے لیے خادم سے بہتر ہے تم جب بستر پر جاؤ تو تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر کہو۔

---

[1] صفین کی رات سے مراد جنگ صفین والی رات ہے جس میں حضرت علیؓ کا حضرت معاویہؓ کی فوجوں سے مقابلہ ہوا تھا۔ مراد یہ ہے کہ اتنے شدید وقت میں بھی میں نے ان کلمات کا پڑھنا ترک نہیں کیا۔

٢٣٨٦...... وحَدَّثَنِيهِ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ بِهٰذَا الاِسْنَادِ۔

٢٣٨٦...... اس سند سے بھی یہ حدیث سابقہ حدیث ہی کی طرح مروی ہے۔

باب-٤٤٩ باب استحباب الدعاء عند صياح الديك

مرغ کی اذان کے وقت دعا کے استحباب کے بیان میں

٢٣٨٧...... حَدَّثَنِي قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْاَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهِ فَاِنَّهَا رَاَتْ مَلَكًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِنَّهَا رَاَتْ شَيْطَانًا۔

٢٣٨٧...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ سے اس کے فضل کا سوال کیا کرو کیونکہ وہ فرشتہ کو دیکھتا ہے اور جب تم گدھے کی ڈھینگ (آواز) سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔[1]

باب-٤٥٠ باب دعاء الكرب

مصیبت کے وقت کی دعا کے بیان میں

٢٣٨٨...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لا اِلٰهَ اِلا اللهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لا اِلٰهَ اِلا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لا اِلٰهَ اِلا اللهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ۔

٢٣٨٨...... حضرت عبد اللہ ابن عباس سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی کریم ﷺ مصیبت کے وقت **لا الٰہ الا اللہ العظیم** ...... الخ "عظمت والے اور بردباری والے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، عرش عظیم کے پروردگار اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ آسمانوں کے رب اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔" پڑھتے۔

٢٣٨٩...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَحَدِيثُ مُعَاذِ بْنِ

٢٣٨٩...... یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

---

[1] فائدہ...... حدیث میں فرمایا کہ: مرغ فرشتہ کو دیکھتا ہے تو بانگ لگاتا ہے لہٰذا وقت نزول ملائک کی بناء قبولیت دعا کا ہے۔ اور اس کا یہ دیکھنا اس ادراکِ خلقی کی بناء پر ہے جو حق تعالیٰ نے اس کے اندر اور دیگر حیوانات میں پیدا کر رکھا ہے کہ وہ ملائک اور شیاطین کو دیکھ سکتے ہیں لیکن انسانوں کو اس کی قوت مدرکہ عطا نہیں فرمائی۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ: "مرغ کو برا نہ کہو کیونکہ وہ نماز (فجر) کیلئے (بانگ دے کر) بلاتا ہے"۔ (صحیح ابن حبان)

اسی طرح گدھے کی آواز سننے پر تعوذ کا حکم فرمایا کیونکہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے، چونکہ شیطان کے شر سے پناہ مانگی جاتی ہے اس لئے یہاں تعوذ کا حکم ہوا۔ قرآن کریم نے بھی گدھے کی آواز کو سب سے بری آواز قرار دیا ہے۔ **انّ انکر الاصوات لصوت الحمیر** (سورۂ لقمٰن)

هِشَامٍ اَتَمُّ -

۲۳۹۰...... و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيَّ حَدَّثَهُمْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهِنَّ وَيَقُولُهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ -

۲۳۹۰...... حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ مصیبت کے وقت ان کلمات کے ساتھ دعا فرمایا کرتے تھے جو کہ اوپر حضرت معاذ بن ھشام کی روایت کردہ حدیث میں مذکور ہیں۔ حضرت قتادہؒ کی روایت کردہ حدیث میں آسمانوں اور زمین کے رب مذکور ہے۔

۲۳۹۱...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا حَزَبَهُ اَمْرٌ قَالَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيهِ وَزَادَ مَعَهُنَّ لا اِلٰهَ اِلا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ -

۲۳۹۱...... حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو جب کوئی اہم کام درپیش ہوتا تو آپ ﷺ انہی کلمات سے دعا مانگا کرتے تھے لیکن اس روایت میں ان کلمات کے ساتھ یہ اضافہ بھی ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمُ یعنی عزت والے عرش کے رب اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

باب-۴۵۱ باب فضل سبحان الله وبحمده

سبحان اللہ وبحمدہ کی فضیلت کے بیان میں

۲۳۹۲...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْجِسْرِيِّ عَنِ ابْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ اَيُّ الْكَلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَا اصْطَفَى اللهُ لِمَلَائِكَتِهِ اَوْ لِعِبَادِهِ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ -

۲۳۹۲...... حضرت ابوذر سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کونسا کلام افضل ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ نے اپنے فرشتوں یا بندوں کے لئے چن لیا ہے یعنی سبحان اللہ وبحمدہ.

۲۳۹۳...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ الْجِسْرِيِّ مِنْ عَنَزَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلا اُخْبِرُكَ بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اَخْبِرْنِي بِاَحَبِّ الْكَلَامِ اِلَى اللهِ فَقَالَ اِنَّ اَحَبَّ

۲۳۹۳...... صحابی رسول حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ کلام کی خبر نہ دوں؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ﷺ مجھے اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ کلام کی خبر (ضرور) دیں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ کلام سبحان اللہ وبحمدہ ہے۔

الْكَلَامِ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ ۔

باب-۴۵۲　باب فضل الدعاء للمسلمين بظهر الغيب

غائب کی دعاء کی فضیلت

۲۳۹۴......حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ الْوَكِيعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَرِيزٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَدْعُو لِاَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ اِلا قَالَ الْمَلَكُ وَلَكَ بِمِثْلٍ ۔

۲۳۹۴......حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی مسلمان اپنے بھائی کے پس پشت اس کے لئے دعا مانگتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے: تیرے لئے بھی اسی کی طرح ہو۔

۲۳۹۵......حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَرْوَانَ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ كَرِيزٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي اُمُّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ حَدَّثَنِي سَيِّدِي اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ دَعَا لِاَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ۔

۲۳۹۵......حضرت ام درداء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرے آقا (شوہر) نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، جس نے اپنے بھائی کے لئے اس کے پس پشت دعا کی تو اس کے سر کے پاس موجود موکل فرشتہ آمین کہتا ہے اور کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی اسی کی مثل ہو۔[1]

۲۳۹۶......حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ اَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ صَفْوَانَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ وَكَانَتْ تَحْتَهُ الدَّرْدَاءُ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَاَتَيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فِي مَنْزِلِهِ فَلَمْ اَجِدْهُ وَوَجَدْتُ اُمَّ الدَّرْدَاءِ فَقَالَتْ اَتُرِيدُ الْحَجَّ الْعَامَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا بِخَيْرٍ فَاِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَاْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ

۲۳۹۶......حضرت صفوان بن عبد اللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور ام درداء ان کی بیوی تھی۔ میں ملک شام گیا تو میں ابودرداء کے پاس مکان پر حاضر ہوا اور وہ گھر پر موجود نہ تھے جبکہ ام درداء موجود تھیں تو انہوں نے کہا: کیا آپ اس سال حج کا ارادہ رکھتے ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں! انہوں نے کہا: اللہ سے ہمارے لئے بھلائی کی دعا کرو کیونکہ نبی کریم ﷺ فرمایا کرتے تھے، مسلمان مرد کی اپنے بھائی کے لئے پس پشت دعا قبول ہوتی ہے اس کے سر کے پاس موکل فرشتہ موجود ہے جب یہ اپنے بھائی کے لئے بھلائی کی دعا کرتا ہے تو موکل فرشتہ اس پر آمین کہتا ہے اور کہتا ہے تیرے لیے بھی اس کی مثل ہو۔

---

[1] غائب کے حق میں دعا کے اندر چونکہ اخلاص اعلیٰ درجہ کا ہوتا ہے اس لئے اس کی قبولیت بھی زیادہ متوقع ہوتی ہے۔ اور اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ انسان کسی فردِ واحد کیلئے دعا کرنے کی بجائے پوری امتِ مسلمہ کے حق میں دعائے خیر کرے۔

آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ -

۲۳۹۷۔۔۔۔قَالَ فَخَرَجْتُ إِلَى السُّوقِ فَلَقِيتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِي مِثْلَ ذَلِكَ يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۲۳۹۷۔۔۔۔حضرت صفوان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں بازار کی طرف نکلا میری حضرت ابو درداء سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے بھی نبی کریم ﷺ سے یہی سابقہ حدیث روایت کرتے ہوئے دعا کرنے کے لئے کہا۔

۲۳۹۸۔۔۔۔و حَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ بِهٰذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَفْوَانَ -

۲۳۹۸۔۔۔۔اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

باب۔۴۵۳ باب استحباب حمد الله تعالىٰ بعد الاكل والشرب

کھانے پینے کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے بیان میں

۲۳۹۹۔۔۔۔حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ زَكَرِيَّاءَ ابْنِ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَاكُلَ الاَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا-

۲۳۹۹۔۔۔۔حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بندے پر خوش ہوتا ہے جو ایک کھانا کھا کر اس پر اللہ کا شکر ادا کرے یا جو بھی چیز پیے اس پر اللہ کا شکر ادا کرے۔

۲۴۰۰۔۔۔۔و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ يُوسُفَ الاَزْرَقُ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بِهٰذَا الإِسْنَادِ -

۲۴۰۰۔۔۔۔اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

باب۔۴۵۴ باب بيان انه يستجاب للداعي ما لم يعجل فيقول دعوت فلم يستجب لي

ہر اس دعا کے قبول ہونے کے بیان میں جس میں جلدی نہ کی جائے

۲۴۰۱۔۔۔۔حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ اَزْهَرَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ فَلا اَوْ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي -

۲۴۰۱۔۔۔۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
تم میں سے جو آدمی جب تک جلدی نہ کرے اس کی دعا قبول کی جاتی ہے یہ نہ کہا جائے کہ میں نے دعا مانگی تھی مگر قبول نہ ہوئی۔

۲۴۰۲۔۔۔۔حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ

۲۴۰۲۔۔۔۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ

لَيْثٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَكَانَ مِنَ الْقُرَّاءِ وَأَهْلِ الْفِقْهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّي فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِي۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
تم میں سے ہر ایک کی دعا اس وقت تک قبول کی جاتی ہے جب تک وہ جلدی یہ نہ کہے کہ میں نے اپنے رب سے دعا کی تھی لیکن اس نے قبول نہ کی۔

٢٤٠٣...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا الِاسْتِعْجَالُ قَالَ يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرَ يَسْتَجِيبُ لِي فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ۔

٢٤٠٣...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جب تک آدمی کسی گناہ یا قطع رحمی اور قبولیت میں جلدی نہ کرے اس وقت تک بندے کی دعا قبول کی جاتی رہتی ہے۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! جلدی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ کہے، میں نے دعا مانگی تھی، میں نے دعا مانگی تھی لیکن مجھے معلوم نہیں کہ میری دعا قبول ہوئی ہو پھر وہ اس سے ناامید ہو کر دعا مانگنا چھوڑ دیتا ہے۔ [1]

---

[1] فائدہ...... اس حدیث میں ایک اہم تاکید فرمائی گئی ہے۔ وہ یہ کہ انسان چونکہ فطرتاً جلد باز واقع ہوا ہے اس لئے وہ چاہتا ہے کہ جو دعا وہ مانگے فوراً ہی قبول ہو جائے اور اس کے اثرات نظر آنا شروع ہو جائیں۔ آنحضرت ﷺ نے تاکید فرمائی کہ جلدی نہ کی جائے تو دعا قبول ہوتی ہے۔ اور حضور علیہ السلام نے جلدی کی تشریح بھی فرما دی کہ چند روز مانگ کر مایوس ہو کر نہ بیٹھ جائے بلکہ مسلسل مانگتا رہے۔ حضرت شیخ الاسلام مد ظلہم فرماتے ہیں:
"قبولیت دعا کی تین درجے ہیں: (١) دعا مانگنے والے کو اس کی منہ مانگی مراد دیدی جاتی ہے۔ (٢) اس سے زیادہ بہتر اور افضل چیز عطا فرمائی جاتی ہے۔ (٣) اس دعا کو آخرت کیلئے محفوظ کر دیا جاتا ہے کہ وہاں اس کا بدلہ اور ثواب دیا جائے گا۔ (ملخص از تکملہ فتح الملہم ٥/٢٠٦)

کتاب الــــرقاق

دلوں پر رقت طاری کرنے والے ابواب

باب-۴۵۵　باب اکثر اھل الجنۃ الفقراء واکثر اھل النار النساء وبیان الفتنۃ بالنساء

اہل جنت میں غریبوں اور اہل جہنم میں عورتوں کی اکثریت ہونے کے بیان میں

٢٤٠٤...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَاِذَا اَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ اِلا اَصْحَابَ النَّارِ فَقَدْ اُمِرَ بِهِمْ اِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ -

۲۴۰۴...... حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
میں جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوا تو اس میں اکثر داخل ہونے والے مساکین تھے اور مال و عظمت والوں کو (جنت میں داخل ہونے سے) روک دیا گیا البتہ دوزخ والوں کے لئے دوزخ میں داخل ہونے کا حکم دیا گیا اور میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں اکثر داخل ہونے والی عورتیں تھیں۔ [1]

٢٤٠٥...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ -

۲۴۰۵...... حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا:
میں جنت پر مطلع ہوا تو میں نے وہاں اکثریت فقیر لوگوں کی دیکھی اور جب جہنم پر مطلع ہوا تو وہاں اکثریت میں نے عورتوں کی دیکھی۔

٢٤٠٦...... و حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا

۲۴۰۶...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ سابقہ حدیث کی طرح

---

[1] کتاب الرقاق میں حضرات محدثین کرام رحمہم اللہ وہ احادیث ذکر کرتے ہیں جن کو پڑھ، سن کر دلوں پر رقت طاری ہوتی ہے، دنیا کی بے ثباتی، آخرت کی فکر اور قبر و حشر و جنت و دوزخ جو انسان کی زندگی کے آنے والے اہم ترین مراحل ہیں کا احساس و فکر دل میں پیدا ہوتا ہے۔ حدیث میں فرمایا گیا کہ مالداروں کو روک لیا جائے گا۔ تو یہ روکنا دولت کے حساب و کتاب کیلئے ہوگا۔ اسی طرح جہنم میں خواتین کی کثرت کا سبب ایک دوسری حدیث میں یہ بتلایا گیا ہے کہ وہ اپنے شوہروں کی ناشکر گذار اور کثرت لعن کرنے والی ہوتی ہیں۔

الثَّقَفِيُّ اَخْبَرَنَا اَيُّوبُ بِهَذَا الاِسْنَادِ -

مروی ہے۔

٢٤٠٧......وحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا اَبُو الاَشْهَبِ حَدَّثَنَا اَبُو رَجَاء عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اطَّلَعَ فِي النَّارِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اَيُّوبَ-

۲۴۰۷...... حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کو جہنم کے بارے میں مطلع کیا گیا باقی حدیث حضرت ایوب کی روایت کردہ حدیث کی طرح ذکر کی۔

٢٤٠٨......حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ سَمِعَ اَبَا رَجَاء عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَهُ ـ

۲۴۰۸...... حضرت (عبداللہ) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا پھر سابقہ روایت کی طرح حدیث روایت کی۔

٢٤٠٩...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ كَانَ لِمُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ امْرَاَتَانِ فَجَاءَ مِنْ عِنْدِ اِحْدَاهُمَا فَقَالَتِ الاُخْرَى جِئْتَ مِنْ عِنْدِ فُلَانَةَ فَقَالَ جِئْتُ مِنْ عِنْدِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اَقَلَّ سَاكِنِي الْجَنَّةِ النِّسَاءُ -

۲۴۰۹...... حضرت ابو التیاح رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ حضرت مطرف بن عبد اللہ کی دو بیویاں تھیں وہ ان میں سے ایک کے پاس آئے تو دوسری نے کہا: تو فلانی کے پاس سے آیا ہے؟ انہوں نے کہا: میں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس سے آیا ہوں اور انہوں نے ہمیں یہ حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں رہنے والوں میں سب سے کم عورتیں ہوں گی۔

٢٤١٠......حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ اَبُو زُرْعَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ مِنْ دُعَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ اللهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيعِ سَخَطِكَ ـ

۲۴۱۰...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی تھی: اللّٰھم انی اعوذبك...... الخ "اے اللہ! میں تجھ سے تیری نعمت کے زوال سے اور تیری عافیت وصحت کے پلٹ جانے سے اور اچانک مصیبت آجانے سے اور تیری ہر قسم کی ناراضگی سے پناہ مانگتا ہوں۔"

٢٤١١...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ اَنَّهُ كَانَتْ لَهُ امْرَاَتَانِ بِمَعْنَى حَدِيثِ مُعَاذٍ ـ

۲۴۱۱...... حضرت مطرف رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ اسکی دو بیویاں تھیں باقی حدیث سابقہ حدیث معاذؓ کی مثل ہے۔

٢٤١٢...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِتْنَةً هِيَ اَضَرُّ عَلَى

۲۴۱۲...... حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے بعد عورتوں سے بڑھ کر زیادہ نقصان دہ مردوں کے لئے اور کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔

الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ۔

۲۴۱۳...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلٰى جَمِيعًا عَنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ اَبِي حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ نُفَيْلٍ اَنَّهُمَا حَدَّثَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِي النَّاسِ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ۔

۲۴۱۳...... حضرت اسامہ بن زید اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے لوگوں میں اپنے بعد مردوں پر عورتوں سے بڑھ کر زیادہ نقصان دہ کوئی فتنہ نہیں چھوڑا۔ (1)

۲۴۱۴...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ الاَحْمَرُ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۲۴۱۴...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ سابقہ حدیث ہی کی طرح مروی ہے۔

۲۴۱۵...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَيَنْظُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَاِنَّ اَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِي اِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَشَّارٍ لِيَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُونَ۔

۲۴۱۵...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
دنیا میٹھی اور سرسبز ہے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں خلیفہ و نائب بنانے والا ہے پس وہ دیکھے گا کہ تم کیسے اعمال کرتے ہو۔ دنیا سے بچو اور عورتوں سے بھی ڈرتے رہو کیونکہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتوں میں تھا۔ (2)
اور حضرت ابن بشار کی روایت کردہ حدیث میں **لینظر کیف تعملون** کے الفاظ ہیں۔

---

(1) اس لئے کہ عورتوں کی طرف میلان بالعموم گناہ اور ناجائز امور کے ارتکاب کا سبب بنتا ہے لہٰذا اچھے بھلے زیرک اور عقلمند انسان کی دنیا و آخرت برباد ہو جاتی ہے۔

(2) دنیا کو سرسبز اور میٹھا بتلایا اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ جس طرح سرسبز میٹھے پھلوں کیطرف انسانی رغبت ہوتی ہے اسی طرح دنیا کی رنگینیوں کیطرف بھی انسان کی رغبت زیادہ ہوتی ہے لیکن اس حقیقت کو پیش نظر رکھنا بھی ضروری ہے کہ جس طرح پھل بہت جلد ختم اور فنا ہو جاتے ہیں اسی طرح دنیا بھی بہت جلد ختم ہونے اور زائل ہونے والی ہے۔

باب-۴۵۶ باب قصة اصحاب الغار الثلاثة والتوسل بصالح الاعمال

تین اصحاب غار کا واقعہ اور اعمالِ صالحہ کو وسیلہ بنانے کے بیان میں

۲۴۱۶...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِي اَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ اَبَا ضَمْرَةَ عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَشَّوْنَ اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَاَوَوْا اِلٰى غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ عَلٰى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انْظُرُوا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا صَالِحَةً لِلّٰهِ فَادْعُوا اللهَ تَعَالٰى بِهَا لَعَلَّ اللهَ يَفْرُجُهَا عَنْكُمْ فَقَالَ اَحَدُهُمُ اللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَامْرَاَتِي وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ اَرْعٰى عَلَيْهِمْ فَاِذَا اَرَحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَاْتُ بِوَالِدَيَّ فَسَقَيْتُهُمَا قَبْلَ بَنِيَّ وَاَنَّهُ نَاٰى بِي ذَاتَ يَوْمٍ الشَّجَرُ فَلَمْ اٰتِ حَتّٰى اَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ اَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا اَكْرَهُ اَنْ اُوقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَاَكْرَهُ اَنْ اَسْقِيَ الصِّبْيَةَ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَيَّ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ دَاْبِي وَدَاْبَهُمْ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً نَرٰى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللهُ مِنْهَا فُرْجَةً فَرَاَوْا مِنْهَا السَّمَاءَ -

وَقَالَ الْاٰخَرُ اللّٰهُمَّ اِنَّهُ كَانَتْ لِيَ ابْنَةُ عَمٍّ اَحْبَبْتُهَا كَاَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ وَطَلَبْتُ اِلَيْهَا نَفْسَهَا فَاَبَتْ حَتّٰى اٰتِيَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَتَعِبْتُ حَتّٰى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ فَجِئْتُهَا بِهَا فَلَمَّا وَقَعْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللهِ اتَّقِ اللهَ وَلَا تَفْتَحِ

۲۴۱۶...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین آدمی چل رہے تھے کہ ان کو بارش نے گھیر لیا تو انہوں نے پہاڑ میں ایک غار کی طرف پناہ لی ان کے غار کے منہ پر پہاڑ سے ایک پتھر آکر گر گیا جس سے اس غار کا منہ بند ہو گیا ان میں سے ایک نے ان سے کہا: اپنے اپنے نیک اعمال کو دیکھو جو خالص اللہ کی رضا کے لئے کئے ہوں اور اس کے ذریعہ اللہ سے دعا مانگو۔ شاید اللہ تم سے اس مصیبت کو ٹال دے تو ان میں سے ایک نے عرض کیا: اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میری بیوی بھی تھی اور چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے اور میں (جنگل میں مویشی) چرایا کرتا تھا۔ جب میں ان کے پاس شام کو واپس آتا تو دودھ نکالتا تو میں اپنے والدین سے ابتداء کرتا اور انہیں اپنے بچوں سے قبل پلاتا ایک دن جنگل کے دور ہونے کی وجہ سے مجھے تاخیر ہو گئی اور میں رات کو آیا تو میں نے (اپنے والدین کو) سویا ہوا پایا۔ میں نے پہلے کی طرح دودھ دوہا اور دودھ کا برتن لیکر ان کے سرہانے کھڑا ہو گیا میں انہیں ان کی نیند سے اُٹھانا ناپسند کرتا تھا اور مجھے ان سے پہلے اپنے بچوں کو پلانا بھی پسند نہ تھا اور بچے میرے قدموں کے پاس چلا رہے تھے مگر میں نے انھیں دودھ نہ دیا اور صبح ہونے تک میرا اور میرے بچوں اور (والدین) کا معاملہ یونہی رہا۔ پس تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل صرف اور صرف تیری رضا کے لئے کیا تھا تو ہمارے لئے کچھ کشادگی فرمادے جس سے ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ پس اللہ نے ان کے لئے اتنی کشادگی فرمادی کہ انہوں نے آسمان دیکھا اور دوسرے نے عرض کیا: اے اللہ! میری ایک چچازاد (بہن) تھی جس سے میں محبت کرتا تھا۔ جس طرح مردوں کو عورتوں سے سخت محبت ہوتی ہے۔ میں نے اس سے اس کی ذات کو طلب کیا یعنی بدکاری کا اظہار کیا تو اس نے ایک سو دینار لانے تک انکار کر دیا۔ میں نے بڑی محنت کر کے ایک سو دینار جمع کئے اور اس کے پاس لایا پس جب میں اس کی دونوں ٹانگوں کے درم

الْخَاتَمَ إِلا بِحَقِّهِ فَقُمْتُ عَنْهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً فَفَرَجَ لَهُمْ وَقَالَ الْآخَرُ اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَرَقَهُ فَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرِعَاءَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ اتَّقِ اللهَ وَلا تَظْلِمْنِي حَقِّي قُلْتُ اذْهَبْ إِلَى تِلْكَ الْبَقَرِ وَرِعَائِهَا فَخُذْهَا فَقَالَ اتَّقِ اللهَ وَلا تَسْتَهْزِئْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لا أَسْتَهْزِئُ بِكَ خُذْ ذَٰلِكَ الْبَقَرَ وَرِعَاءَهَا فَأَخَذَهُ فَذَهَبَ بِهِ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللهُ مَا بَقِيَ -

(جماع کے لئے) بیٹھ گیا تو اس نے کہا: اے اللہ کے بندے! اللہ سے ڈر اور مہر کو اس کے حق (نکاح) کے بغیر نہ کھول۔ میں (یہ سن کر) اس سے کھڑا ہو گیا۔ یا اللہ! آپ کو یقیناً علم ہے کہ میں نے یہ عمل صرف تیری رضا کے لئے کیا ہے۔ پس ہمارے لیے اس غار سے کچھ کشادگی فرما دے۔ پس ان کے لئے (ذرا اور) کھول دیا گیا اور تیسرے نے عرض کیا: اے اللہ! میں نے ایک مزدور کو فرق (آٹھ کلو وزن) چاول مزدوری پر رکھا۔ جب اس نے اپنا کام پورا کر لیا تو کہا: میرا حق مجھے دے دو۔ میں نے اسے فرق دینا چاہا تو وہ منہ پھیر کر چلا گیا پس میں اس (کے مال) سے زراعت کرتا رہا یہاں تک کہ اس سے گائے اور ان کے چرواہے میرے پاس جمع ہو گئے پس وہ میرے پاس آیا اور کہنے لگا: اللہ سے ڈر اور میرے حق میں مجھ پر ظلم نہ کر میں نے عرض کیا: وہ گائے اور ان کے چرواہے لے جاؤ۔ اس نے کہا: اللہ سے ڈر اور مجھ سے مذاق نہ کر۔ میں نے کہا: میں تجھ سے مذاق نہیں کر رہا۔ وہ بیل اور ان کے چرواہے لے جاو۔ اس نے انہیں لیا اور چلا گیا اگر آپ کے علم میں (اے اللہ!) میرا یہ عمل آپ کی رضامندی کے لئے تھا تو ہمارے لئے باقی (راستہ بھی) کھول دے۔ تو اللہ نے باقی راستہ بھی کھول دیا۔ [1]

٢٤١٧...... و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالا أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ح و حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْبَجَلِيُّ قَالا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَرَقَبَةُ بْنُ مَسْقَلَةَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنُونَ ابْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ

٢٤١٧...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ سابقہ حدیث ابی ضمرہ عن موسی بن عقبہ ہی کی طرح مروی ہے البتہ موسیٰ بن عقبہؒ کی روایت کردہ حدیث میں یہ بھی ہے کہ وہ غار سے نکل کر چل دیئے اور حضرت صالح کی روایت کردہ حدیث میں یتماشون ہے اور حضرت عبید اللہ کی روایت کردہ حدیث میں وخرجوا کا لفظ ہے معنی ایک ہی ہے۔

---

[1] فائدہ...... یہ مشہور واقعہ اور اکثر کتب حدیث میں نقل کیا گیا ہے۔ احقر ناکارہ نے اپنی کتاب "قصص الحدیث" میں اس واقعہ کا تمام تر جزئیات اور تفصیلات کے ساتھ اور اس کے تمام طرق کی تخریج کے ساتھ نقل کیا ہے، وہاں ملاحظہ فرما لیا جائے۔

اَبِي ضَمْرَةَ عَنْ مُوسى بْنِ عُقْبَةَ وَزَادُوا فِي حَدِيثِهِمْ وَخَرَجُوا يَمْشُونَ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ يَتَمَاشَوْنَ اِلا عُبَيْدَ اللهِ فَاِنَّ فِي حَدِيثِهِ وَخَرَجُوا وَلَمْ يَذْكُرْ بَعْدَهَا شَيْئًا -

۲٤۱۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ بَهْرَامَ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ ابْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ انْطَلَقَ ثَلاثَةُ رَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتّى آوَاهُمُ الْمَبِيتُ اِلى غَارٍ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمُ اللّٰهُمَّ كَانَ لِي اَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ فَكُنْتُ لا اَغْبِقُ قَبْلَهُمَا اَهْلًا وَلا مَالًا وَقَالَ فَامْتَنَعَتْ مِنِّي حَتّى اَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِينَ فَجَاءَتْنِي فَاَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ وَقَالَ فَثَمَّرْتُ اَجْرَهُ حَتّى كَثُرَتْ مِنْهُ الاَمْوَالُ فَارْتَعَجَتْ وَقَالَ فَخَرَجُوا مِنَ الْغَارِ يَمْشُونَ -

۲۴۱۸...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: تم سے پہلے لوگوں میں سے تین آدمی چلے۔ یہاں تک کہ انہوں نے رات گزارنے کے لئے ایک غار میں پناہ لی۔ باقی حدیث سابقہ حدیث نافع عن ابن عمرؓ کی طرح ہے۔ البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ ان میں ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میں ان سے پہلے اپنے اہل وعیال اور غلاموں کو دودھ نہ پلاتا تھا اور دوسرے نے کہا: اس عورت نے مجھ سے انکار کیا یہاں تک کہ ایک سال تک قحط میں مبتلا ہوئی پھر میرے پاس آئی تو میں نے اسے ایک سو بیس دینار عطا کئے اور تیسرے نے عرض کیا: میں نے اس کی مزدوری سے پھل بو دیا۔ یہاں تک کہ اس سے اموال بہت بڑھ گئے اور وہ مال لہریں مارنے لگے اور فرمایا کہ وہ غار سے نکل کر چل دیئے۔

كتاب التوبة

كتاب التــوبة

توبہ کا بیان

باب-۴۵۷ باب في الحض على التوبة والفرح بها

توبہ کرنے کی ترغیب اور اس سے خوش ہونے کے بیان میں

۲٤١٩...... حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَاَنَا مَعَهُ حَيْثُ يَذْكُرُنِي وَاللهِ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ اَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهُ بِالْفَلَاةِ وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا وَاِذَا اَقْبَلَ اِلَيَّ يَمْشِي اَقْبَلْتُ اِلَيْهِ اُهَرْوِلُ۔

۲۴۱۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: میں اپنے بندے کے ساتھ وہی معاملہ کرتا ہوں جس کا وہ میرے ساتھ گمان کرتا ہے اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا تم میں سے کوئی اپنی گمشدہ سواری کو جنگل میں پالینے سے (خوش ہوتا ہے) اور جو ایک بالشت میرے قریب ہوتا ہے میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتھ میرے قریب ہوتا ہے میں دو ہاتھ اسکے قریب ہوتا ہوں اور جو میری طرف چل کر آتا ہے میری (رحمت) اس کی طرف دوڑ کر آتی ہے۔[1]

۲٤٢٠...... حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِنْ اَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهِ اِذَا وَجَدَهَا -

۲۴۲۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اللہ تم میں سے کسی کی توبہ پر اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو اپنی گمشدہ سواری کو (بیابان جنگل) پالینے کے وقت خوش ہوتا ہے۔

۲٤٢١...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ -

۲۴۲۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی سابقہ معنی کی حدیث مبارکہ روایت کی ہے۔

---

[1] مقصودِ حدیث یہ ہے کہ اللہ رب العالمین بندہ کے توبہ کرنے سے بہت زیادہ خوش ہوتے ہیں اور علماء نے فرمایا کہ اللہ کی خوشی کو بندوں کی خوشی پر قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ ابن العربیؒ نے فرمایا کہ: ہر وہ صفت جو تغیر کی مقتضی ہو اس کو اللہ کی طرف منسوب کرنا جائز نہیں بلکہ اس کے وہ معنی مراد لئے جانا ضروری ہوگا جو اُس صفت کے مناسب ہوں۔ چنانچہ اس کی حقیقتاً خوشی کے معنی یہ ہیں کہ وہ بندوں سے راضی ہو جاتا ہے اور پھر ان سے خوش ہو کر انہیں اپنے انعام واکرام سے نوازتا ہے۔

٢٤٢٢...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللهِ اَعُودُهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِيثَيْنِ حَدِيثًا عَنْ نَفْسِهِ وَحَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ فِي اَرْضٍ دَوِّيَّةٍ مَهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ فَطَلَبَهَا حَتّٰى اَدْرَكَهُ الْعَطَشُ ثُمَّ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيَ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ فَاَنَامُ حَتّٰى اَمُوتَ فَوَضَعَ رَاْسَهُ عَلٰى سَاعِدِهِ لِيَمُوتَ فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَاحِلَتُهُ وَعَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَاللهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هٰذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ -

٢٤٢٢...... حضرت حارث بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ کے پاس ان کی عیادت کرنے کے لئے حاضر ہوا اور وہ بیمار تھے تو انہوں نے ہمیں دو حدیثیں بیان کیں۔ایک حدیث اپنی طرف سے اور ایک حدیث رسول اللہ ﷺ سے انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ اپنے مومن بندے کی توبہ پر اس آدمی سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو ایک سنسان اور ہلاکت خیز میدان میں ہو اور اس کے ساتھ اس کی سواری ہو، جس پر اس کا کھانا پینا ہو پھر وہ سو جائے۔جب وہ بیدار ہو تو دیکھے کہ اس کی سواری جا چکی ہے وہ اس کی تلاش میں نکلے یہاں تک کہ اسے سخت پیاس لگے۔پھر وہ کہے: میں اپنی اس جگہ کی طرف لوٹتا ہوں جہاں پر میں تھا پھر وہاں جا کر سو جاؤں گا یہاں تک کہ مر جاؤں پس اس نے اپنے سر کو اپنی کلائی پر مرنے کے لئے رکھا پھر بیدار ہوا تو اس کی سواری اس کے پاس ہی کھڑی ہو اور اس پر اس کا زادِ راہ کھانا، پینا ہو تو اللہ تعالیٰ مومن بندے کی توبہ پر اس آدمی کی سواری اور زادِ راہ ملنے کی خوشی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔[1]

٢٤٢٣...... وحَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ قُطْبَةَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيزِ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ مِنْ رَجُلٍ بِدَاوِيَّةٍ مِنَ الْاَرْضِ -

٢٤٢٣...... اس سند سے بھی یہ حدیث سابقہ حدیث ہی کی طرح مروی ہے البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ آدمی جنگل کی زمین میں ہو۔

٢٤٢٤...... و حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَارِثَ بْنَ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ حَدِيثَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ -

٢٤٢٤...... حضرت حارث بن سویدؒ سے روایت مروی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دو احادیث روایت کیں ان میں ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو اپنے مومن بندہ کی توبہ سے اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے باقی حدیث جریرؒ کی حدیث کی طرح ہے۔

---

[1] فائدہ...... اس حدیث میں بھی توبہ کی اہمیت اور اللہ تعالیٰ کے بندہ کی توبہ سے خوش ہونے کی ایک حسّی مثال سے وضاحت کی گئی ہے۔
توبہ کے لغوی معنی رجوع کے ہیں۔ جبکہ اصطلاحِ شریعت میں توبہ کہا جاتا ہے گناہوں کے ترک کرنے کو۔ بلکہ توبہ نام ہے: ترکِ گناہ، فعلِ گناہ پر ندامت اور آئندہ نہ کرنے کے عزم کا، اور اگر کوئی ظلم کیا ہو تو اس کو لوٹانے یعنی مالی حقوق کی ادائیگی یا صاحبِ حق سے معاف کرانے کا، اسی طرح جو فرائض (حقوق اللہ) ترک کر دیئے ہوں ان کی ادائیگی کا"۔

۲۴۲۵...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا اَبُو يُونُسَ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ خَطَبَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ فَقَالَ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ حَمَلَ زَادَهُ وَمَزَادَهُ عَلَى بَعِيرٍ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى كَانَ بِفَلَاةٍ مِنَ الْاَرْضِ فَاَدْرَكَتْهُ الْقَائِلَةُ فَنَزَلَ فَقَالَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ وَانْسَلَّ بَعِيرُهُ فَاسْتَيْقَظَ فَسَعٰى شَرَفًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ثُمَّ سَعٰى شَرَفًا ثَانِيًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا ثُمَّ سَعٰى شَرَفًا ثَالِثًا فَلَمْ يَرَ شَيْئًا فَاَقْبَلَ حَتّٰى اَتٰى مَكَانَهُ الَّذِي قَالَ فِيهِ فَبَيْنَمَا هُوَ قَاعِدٌ اِذْ جَاءَهُ بَعِيرُهُ يَمْشِي حَتّٰى وَضَعَ خِطَامَهُ فِي يَدِهِ فَلَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ مِنْ هٰذَا حِينَ وَجَدَ بَعِيرَهُ عَلٰى حَالِهِ قَالَ سِمَاكٌ فَزَعَمَ الشَّعْبِيُّ اَنَّ النُّعْمَانَ رَفَعَ هٰذَا الْحَدِيثَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَاَمَّا اَنَا فَلَمْ اَسْمَعْهُ ـ

۲۴۲۵...... حضرت سماکؒ سے روایت مروی ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا تو کہا: اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ پر اس آدمی سے زیادہ خوش ہوتا ہے جس نے اپنا زادِ راہ اور مشکیزہ اونٹ پر لادا پھر چل دیا یہاں تک کہ کسی جنگل کی زمین میں آیا اور اسے دوپہر کی نیند گھیر لے اور وہ اتر کر ایک درخت کے نیچے سو جائے۔ اس کی آنکھ مغلوب ہو جائے اور اس کا اونٹ کسی طرف چلا جائے۔ وہ بیدار ہو کر ٹیلہ پر چڑھ کر دیکھے لیکن اسے کچھ بھی نظر نہ آئے۔ پھر دوسری مرتبہ ٹیلہ پر چڑھے لیکن کچھ بھی نہ دیکھے پھر تیسری مرتبہ ٹیلہ پر چڑھے لیکن کچھ بھی نظر نہ آئے۔ پھر وہ اسی جگہ واپس آ جائے جہاں وہ سویا تھا۔ پھر جس جگہ وہ بیٹھا ہوا اچانک وہیں پر اونٹ چلتے چلتے پہنچ جائے۔ یہاں تک کہ اپنی مہار لا کر اس آدمی کے ہاتھ میں رکھ دے تو اللہ تعالیٰ کو بندے کی توبہ پر اس آدمی کی اس وقت کی خوشی سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جب وہ اپنے بندے کو نا امیدی کے عالم میں پا لے۔ حضرت سماک نے کہا: حضرت شعبیؒ کا گمان ہے کہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے مرفوعا روایت کی تھی لیکن میں نے ان سے مرفوعاً نہیں سنا۔

۲۴۲۶...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَجَعْفَرُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا و قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ اِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنْ اِيَادٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَيْفَ تَقُولُونَ بِفَرَحِ رَجُلٍ انْفَلَتَتْ مِنْهُ رَاحِلَتُهُ تَجُرُّ زِمَامَهَا بِاَرْضٍ قَفْرٍ لَيْسَ بِهَا طَعَامٌ وَلَا شَرَابٌ وَعَلَيْهَا لَهُ طَعَامٌ وَشَرَابٌ فَطَلَبَهَا حَتّٰى شَقَّ عَلَيْهِ ثُمَّ مَرَّتْ بِجِذْلِ شَجَرَةٍ فَتَعَلَّقَ زِمَامُهَا فَوَجَدَهَا مُتَعَلِّقَةً بِهِ قُلْنَا شَدِيدًا يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَمَا وَاللهِ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنَ الرَّجُلِ بِرَاحِلَتِهِ ـ

قَالَ جَعْفَرٌ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ اِيَادٍ عَنْ اَبِيهِ ـ

۲۴۲۶...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس آدمی کی خوشی کے بارے میں کیا کہتے ہو جس سے اس کی سواری سنسان جنگل میں نکیل کی رسی کھینچتی ہوئی بھاگ جائے اور اس زمین میں کھانے، پینے کی کوئی چیز نہ ہو اور اس سواری پر اس کا کھانا پینا بھی ہو اور وہ اسے تلاش کرتے کرتے تھک جائے۔ پھر وہ سواری ایک درخت کے تنے کے پاس سے گزرے جس سے اس کی لگام اٹک جائے اور اس آدمی کو وہاں اٹکی ہوئی مل جائے۔ ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بہت زیادہ خوشی ہو گی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ اپنے بندے کی توبہ پر اس آدمی کی سواری مل جانے کی خوشی سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔

۲۴۲۷......حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَزُهَيْرُ بْنُ

۲۴۲۷...... صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت

حَرْبٍ قَالا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَهُوَ عَمُّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ حِينَ يَتُوبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَاَيِسَ مِنْهَا فَاَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا قَدْ اَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهِ فَبَيْنَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذَا هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهُ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ اللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِي وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَاَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ۔

مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندہ اللہ سے توبہ کرتا ہے تو اللہ کو تمہارے اس آدمی سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہے جو سنسان زمین میں اپنی سواری پر ہو۔ وہ اس سے گم ہو جائے اور اس کا کھانا پینا اس کی سواری پر ہو وہ اس سے ناامید ہو کر ایک درخت کے سایہ میں آکر لیٹ جائے جس وقت وہ اپنی سواری سے ناامید ہو کر لیٹے (اسی وقت) اچانک اس کی سواری اس کے پاس آکر کھڑی ہو جائے وہ اس کی لگام پکڑلے پھر زیادہ خوشی کی وجہ سے کہے: اللہ! تو میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوں یعنی شدت خوشی کی وجہ سے الفاظ میں غلطی کر جائے۔

۲۴۲۸...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ اَحَدِكُمْ اِذَا اسْتَيْقَظَ عَلٰى بَعِيرِهِ قَدْ اَضَلَّهُ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ۔

۲۴۲۸...... صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر تم میں سے جب کوئی بیدار ہونے پر سنسان زمین میں اپنے گمشدہ اونٹ کو پالے اس سے بھی زیادہ خوش ہوتے ہیں۔

۲۴۲۹...... وحَدَّثَنِيهِ اَحْمَدُ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۲۴۲۹...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث کی طرح حدیث روایت کی ہے۔

باب-۴۵۸ باب سقوط الذنوب بالاستغفار توبة

استغفار اور توبہ سے گناہوں کے ساقط ہونے کے بیان میں

۲۴۳۰...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَاصِّ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ اَبِي صِرْمَةَ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ اَنَّهُ قَالَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ كُنْتُ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لَوْلَا اَنَّكُمْ تُذْنِبُونَ لَخَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا يُذْنِبُونَ يَغْفِرُ لَهُمْ۔

۲۴۳۰...... حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ انہوں نے اپنی موت کے وقت کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہوئی ایک حدیث تم سے چھپا رکھی تھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے:
اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا فرماتا جو گناہ کرتی اور (اللہ) انہیں معاف فرماتا۔[1]

---

[1] حضرت ابو ایوبؓ نے فرمایا کہ میں نے ایک حدیث تم سے چھپائی رکھی تھی، اس کی وجہ اس بات کا اندیشہ تھا کہ لوگ کہیں اس حدیث کو سن کر گناہوں پر جرأت نہ کرنے لگیں۔ البتہ وفات کے وقت اسکو ظاہر کرنا اس لئے سمجھا کہ کہیں کتمانِ علم میں داخل نہ...... (جاری ہے)

۲۴۳۱...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عِيَاضٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ الْفِهْرِيُّ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ اَبِي صِرْمَةَ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لَوْ اَنَّكُمْ لَمْ تَكُنْ لَكُمْ ذُنُوبٌ يَغْفِرُهَا اللهُ لَكُمْ لَجَاءَ اللهُ بِقَوْمٍ لَهُمْ ذُنُوبٌ يَغْفِرُهَا لَهُمْ -

۲۴۳۱...... حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تمہارے بخشنے کیلئے تمہارے پاس گناہ نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم لے کر آتا جن کے گناہ ہوتے اور ان کے گناہوں کو معاف کیا جاتا۔

۲۴۳۲...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ جَعْفَرٍ الْجَزَرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْاَصَمِّ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذْنِبُونَ فَيَسْتَغْفِرُونَ اللهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ -

۲۴۳۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرتے تو اللہ تمہیں (دنیا) سے لے جاتا اور ایسی قوم لے آتا جو گناہ کرتی پھر اللہ سے مغفرت طلب کرتی تو اللہ انہیں معاف فرما دیتا۔

باب-۴۵۹ باب فضل دوام الذكر والفكر في امور الآخرة والمراقبة وجواز ترك ذلك في بعض الاوقات والاشتغال بالدنيا

ذکر کی پابندی، امور آخرت میں غور و فکر، مراقبہ کی فضیلت اور بعض اوقات دنیا کی مشغولیت کی وجہ سے انہیں چھوڑ بیٹھنے کے جواز کے بیان میں

۲۴۳۳...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّيْمِيُّ وَقَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اِيَاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ حَنْظَلَةَ الْاُسَيِّدِيِّ قَالَ وَكَانَ مِنْ كُتَّابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ لَقِيَنِي اَبُو بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ اَنْتَ يَا حَنْظَلَةُ قَالَ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ مَا تَقُولُ قَالَ قُلْتُ نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتَّى كَاَنَّا رَاْيُ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ

۲۴۳۳...... حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے اور وہ رسول اللہ ﷺ کے کاتبوں میں سے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا: اے حنظلہ! تم کیسے ہو؟ میں نے کہا: حنظلہ تو منافق ہو گیا۔ انہوں نے کہا: سبحان اللہ! تم کیا کہہ رہے ہو؟ میں نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور آپ ﷺ ہمیں جنت و دوزخ کی یاد دلاتے رہتے ہیں گویا کہ ہم انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سے نکل جاتے ہیں تو ہم بیویوں، اولاد اور زمینوں وغیرہ کے معاملات میں مشغول ہو جاتے ہیں اور ہم بہت

(گذشتہ سے پیوستہ)...... ہو جائے۔ حدیث کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز خواہ نیکی ہو یا برائی اور گناہ مختلف حکمتوں کی بناء پر پیدا فرمائے اور انسان کو ان کا اختیار دیا۔ لیکن اس کا تقاضا یہ نہیں کہ انسان گناہوں پر جری ہو جائے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے صراحتاً ان کو حرام قرار دیا ہے۔ البتہ کثرتِ گناہ پر بندہ کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہیے۔

وَالضَّيْعَاتِ فَنَسِينَا كَثِيرًا قَالَ اَبُو بَكْرٍ فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَنَلْقَى مِثْلَ هٰذَا فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَاَبُو بَكْرٍ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ نَافَقَ حَنْظَلَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا ذَاكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتّٰى كَاَنَّا رَاْيُ عَيْنٍ فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ اِنْ لَوْ تَدُومُونَ عَلٰى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ -

ساری چیزوں کو بھول جاتے ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم! ہم کو بھی اسی طرح معاملہ پیش آتا ہے۔ میں اور ابو بکر رضی اللہ عنہ چلے یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! حنظلہ تو منافق ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم آپ (ﷺ) کی خدمت میں ہوتے ہیں تو آپ (ﷺ) ہمیں جنت و دوزخ کی یاد دلاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ آنکھوں دیکھے ہو جاتے ہیں جب ہم آپ (ﷺ) کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو ہم اپنی بیویوں اور اولاد اور زمین کے معاملات وغیرہ میں مشغول ہو جانے کی وجہ سے بہت ساری چیزوں کو بھول جاتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم اسی کیفیت پر ہمیشہ رہو جس حالت میں میرے پاس ہوتے ہوئے ذکر میں مشغول ہوتے ہو تو فرشتے تمہارے بستروں پر تم سے مصافحہ کریں اور راستوں میں بھی لیکن اے حنظلہ! ایک ساعت (یاد کی) ہوتی ہے اور دوسری (غفلت کی)۔ آپ ﷺ نے تین بار فرمایا۔

۲۴۳۴...... حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَوَعَظَنَا فَذَكَّرَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ اِلَى الْبَيْتِ فَضَاحَكْتُ الصِّبْيَانَ وَلَاعَبْتُ الْمَرْاَةَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَلَقِيتُ اَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ وَاَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا تَذْكُرُ فَلَقِينَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَافَقَ حَنْظَلَةُ فَقَالَ مَهْ فَحَدَّثْتُهٗ بِالْحَدِيثِ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ وَاَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا فَعَلَ فَقَالَ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَسَاعَةً وَلَوْ كَانَتْ تَكُونُ قُلُوبُكُمْ كَمَا تَكُونُ عِنْدَ الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُسَلِّمَ عَلَيْكُمْ فِي الطُّرُقِ -

۲۴۳۴...... حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے ہمیں نصیحت کی تو جہنم کی یاد دلائی پھر میں گھر کی طرف آیا تو میں نے بچوں سے ہنسی مذاق کیا اور بیوی سے دل لگی کی۔ میں باہر نکلا تو ابو بکر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ میں نے اُن سے اِس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا: میں بھی وہی کچھ کرتا ہوں جس کا آپ نے تذکرہ کیا۔ پس ہم رسول اللہ ﷺ سے ملے تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! حنظلہ تو منافق ہوگیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ، کیا بات ہے کیا بات ہے؟ میں نے پوری بات ذکر کی، پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے بھی ایسے ہی کیا جیسے انہوں نے کہا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے حنظلہ! یہ کیفیت کبھی کبھی ایسے ہوتی رہی ہے اگر تمہارے دِل ہر وقت اسی طرح رہیں جیسے نصیحت و ذکر کرتے وقت ہوتے ہیں تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں یہاں تک کہ وہ راستوں میں

تم سے سلام کریں۔ ❶

۲۴۳۵...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ حَنْظَلَةَ التَّمِيمِيِّ الأُسَيِّدِيِّ الْكَاتِبِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَّرَنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا۔

۲۴۳۵...... حضرت حنظلہ تمیمی اُسیدی کاتب رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں، آپ ﷺ ہمیں جنت و جہنم کی یاد دلاتے ہیں۔ باقی حدیث سابقہ حدیثوں ہی کی طرح ہے۔

باب-۴۶۰　باب في سعة رحمة الله تعالىٰ وانها سبقت غضبه

اللہ کی رحمت کی وسعت اور اُس کا غضب پر غالب ہونے کے بیان میں

۲۴۳۶...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي۔

۲۴۳۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اپنے پاس موجود اپنی کتاب میں لکھ دیا: میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہوگی۔

۲۴۳۷...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي۔

۲۴۳۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: میری رحمت میرے غصہ سے آگے بڑھ گئی ہے۔

۲۴۳۸...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا أَبُو ضَمْرَةَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمَّا قَضَى اللهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ عَلَى نَفْسِهِ فَهُوَ مَوْضُوعٌ عِنْدَهُ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي۔

۲۴۳۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا کر چکے تو اپنے آپ پر اپنے پاس موجود کتاب میں لکھا: میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہوگی۔

---

❶ فائدہ...... حضرت حنظلہ بن ربیع الاسیدی رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں اور ان کی یہ حدیث بھی مشہور حدیث ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ان کو کتابتِ وحی کی ذمہ داری بھی تفویض فرمائی تھی، جنگ قادسیہ میں شرکت فرمائی، حضرت علی و معاویہ رضی اللہ عنہما کے مابین اختلافات سے جدا رہے، حضرت معاویہؓ کے زمانۂ خلافت میں انتقال فرمایا۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔
اس حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے انسانی حالات و مزاج کی رعایت فرماتے ہوئے فرمایا کہ انسان کے اوپر کیفیات مختلف طاری ہوتی ہیں۔ کبھی رقتِ قلبی، آخرت کی فکر، دنیا کی بے رغبتی کا حال غالب ہوتا ہے اور کبھی دنیا کی نعمتوں وغیرہ کی وجہ سے اس کا حال غالب ہوتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اعمال و فرائض میں کوتاہی نہ ہو اور کبھی فکر آخرت کے ساتھ ساتھ دنیا کی لذتوں میں لگنا بھی ناجائز نہیں۔

۲۴۳۹ـــــ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ جَعَلَ اللهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَاَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ وَاَنْزَلَ فِي الاَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذٰلِكَ الْجُزْءِ تَتَرَاحَمُ الْخَلَائِقُ حَتّٰى تَرْفَعَ الدَّابَّةُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ اَنْ تُصِيبَهُ ـ

۲۴۳۹ـــــ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اللہ نے رحمت کے سو اجزاء بنائے پھر ان میں سے ننانوے حصّوں کو اپنے پاس رکھا اور زمین میں صرف ایک حصہ نازل کیا پس اسی کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے کے ساتھ رحم کرتی ہے یہاں تک کہ جانور اپنے بچہ سے اپنے پاؤں کو ہٹالیتا ہے، اسے تکلیف پہنچنے کے خوف کی وجہ سے۔[1]

۲۴۴۰ـــــ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ خَلَقَ اللهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهِ وَخَبَاَ عِنْدَهُ مِائَةً اِلا وَاحِدَةً ـ

۲۴۴۰ـــــ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اللہ عزوجل نے سو رحمتیں پیدا فرمائیں ان میں سے ایک کو اپنی مخلوق میں رکھ دیا اور ایک کم سو (۹۹، رحمتیں) اپنے پاس رکھیں۔

۲۴۴۱ـــــ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ اَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالاِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ وَبِهَا تَعْطِفُ الْوَحْشُ عَلٰى وَلَدِهَا وَاَخَّرَ اللهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً يَرْحَمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ـ

۲۴۴۱ـــــ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے لیے سو رحمتیں ہیں، ان میں ایک (رحمت) جِنّات، انسانوں، چوپاؤں اور کیڑوں مکوڑوں کے لیے نازل کی، جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے پر شفقت و مہربانی اور رحم کرتے ہیں اور اسی کی وجہ سے وحشی جانور اپنے بچے سے شفقت کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ننانوے رحمتیں بچاکر رکھی ہیں جن سے قیامت کے دن اپنے بندوں پر رحمت فرمائے گا۔

۲۴۴۲ـــــ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَمِنْهَا رَحْمَةٌ

۲۴۴۲ـــــ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کیلئے سو رحمتیں ہیں، ان میں سے ایک رحمت کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے کے ساتھ رحم کا معاملہ کرتی ہے اور ننانوے رحمتیں قیامت کے دن کے لیے ہیں۔

[1] اللہ کی رحمت کے سو (۱۰۰) اجزاء ہونے کا کیا مطلب ہے؟ امام کرمانیؒ شارح بخاری نے فرمایا کہ یہاں سو کا ذکر تمثیلاً ہے نہ کہ حقیقتاً اور مقصود فقط سمجھانا ہے۔ جبکہ بعض حضرات نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت دو طرح کی ہے، ایک تو رحمتِ ذاتی ہے اور اس میں تعدّد و اجزاء نہیں ہوتے اور دوسری رحمت صفتِ فعلی ہوتی ہے یہاں وہی مراد ہے۔ قرطبیؒ نے فرمایا کہ حدیث کے معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی سو اقسام ہیں جن کا نزول وہ اپنے بندوں پر کرتا ہے۔ لیکن ان میں سے فقط ایک نوع کی نعمتیں دنیا میں اتارتا ہے باقی ۹۹ انواع کی نعمتیں آخرت میں عطا فرمائے گا، اور وہ فقط مؤمنین کو عطا ہوں گی۔

بِهَا يَتَرَاحَـــمُ الْخَلْقُ بَيْنَهُمْ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

۲۴۴۳...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيهِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ ۔

۲۴۴۳...... اِس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ سابقہ حدیث ہی کی طرح مروی ہے۔

۲۴۴۴...... حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ خَلَقَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالاَرْضَ مِائَةَ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ طِبَاقَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالاَرْضِ فَجَعَلَ مِنْهَا فِي الاَرْضِ رَحْمَةً فَبِهَا تَعْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلٰى وَلَدِهَا وَالْوَحْشُ وَالطَّيْرُ بَعْضُهَا عَلٰى بَعْضٍ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اَكْمَلَهَا بِهٰذِهِ الرَّحْمَةِ۔

۲۴۴۴...... حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے دن سو رحمتوں کو پیدا فرمایا ہر رحمت آسمانوں اور زمین کی درمیانی خلاء کے برابر ہے ان میں سے زمین میں ایک رحمت مقرر فرمائی ہے جس کی وجہ سے والدہ اپنے بچے سے شفقت و محبت کرتی ہے اور وحشی اور پرندے ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرتے ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا (اللہ تعالیٰ) اس رحمت کے ساتھ (اپنی رحمتوں کو) مکمل فرمائے گا۔

۲۴۴۵...... حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ وَاللَّفْظُ لِحَسَنٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِسَبْيٍ فَاِذَا امْرَاَةٌ مِنَ السَّبْيِ تَبْتَغِي اِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ اَخَذَتْهُ فَاَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَاَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَتَرَوْنَ هٰذِهِ الْمَرْاَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا لَا وَاللهِ وَهِيَ تَقْدِرُ عَلٰى اَنْ لَا تَطْرَحَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَلّٰهُ اَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا ۔

۲۴۴۵...... حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کچھ قیدی لائے گئے اور قیدیوں میں سے عورت کسی کو تلاش کر رہی تھی اس نے قیدیوں میں بچہ کو پایا۔ اس نے اسے اٹھا کر پیٹ سے لگایا اور اسے دودھ پلانا شروع کر دیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے یہ عورت اپنے بچہ کو آگ میں ڈال دے گی؟ ہم نے عرض کیا: نہیں، اللہ کی قسم! جہاں تک اس کی قدرت ہوئی اسے نہ پھینکے گی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس عورت کے اپنے بچہ پر رحم کرنے سے زیادہ اللہ اپنے بندوں پر رحم فرمانے والا ہے۔[1]

۲۴۴۶...... حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ اَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ

۲۴۴۶...... ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر مؤمن کو پورا علم ہو جاتا کہ اللہ کا عذاب کتنا ہے تو کوئی بھی اس کی جنت کا لالچ نہ کرتا اور اگر کافر جان لیتا کہ اللہ کے پاس رحمت کتنی ہے تو کوئی جنت سے ناامید نہ ہوتا۔[2]

---

[1] ماں کی اپنے بچہ سے محبت تو ضرب المثل ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ایک واقعاتی مثال سے اللہ تعالیٰ کی رحمت کو زیادہ مؤثر انداز سے بیان فرمایا تاکہ لوگوں کے قلوب پر اس کا تأثر گہرا اور پائیدار ہو۔

[2] فائدہ...... یعنی بندہ اللہ کے عذاب و ثواب کی انتہاؤں سے ناواقف ہے اور اس کی یہ ناواقفیت ہی اس کے لئے باعثِ رحمت ہے کہ وہ جنت کی طلب اور جہنم سے نجات کی فکر و طلب میں لگتا ہے۔

الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ اَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهِ اَحَدٌ۔

۲۴۴۷...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ بْنِ بِنْتِ مَهْدِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِاَهْلِهِ اِذَا مَاتَ فَحَرِّقُوهُ ثُمَّ اذْرُوا نِصْفَهُ فِي الْبَرِّ وَنِصْفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللهِ لَئِنْ قَدَرَ اللهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ اَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوا مَا اَمَرَهُمْ فَاَمَرَ اللهُ الْبَرَّ فَجَمَعَ مَا فِيهِ وَاَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هٰذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَاَنْتَ اَعْلَمُ فَغَفَرَ اللهُ لَهُ۔

۲۴۴۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے ایک نیکی بھی نہ کی تھی۔ جب وہ مرنے لگا تو اس نے اپنے گھر والوں سے کہا: مجھے جلا کر میری (راکھ کا) آدھا حصہ سمندر میں جبکہ آدھا فضا میں اڑا دینا۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ اسے عذاب دے گا تو ایسا سخت عذاب دے گا کہ جہان والوں میں سے کسی کو بھی ایسا عذاب نہ ہوا ہوگا۔ پس جب وہ آدمی مر گیا تو اس کے گھر والوں نے وہی کیا جو انھیں حکم دیا گیا تھا۔ پس اللہ نے فضا کو حکم دیا تو اس نے اس کے ذرات کو جمع کر دیا اور سمندر کو حکم دیا تو اس نے بھی اپنے موجود سب کو جمع کر دیا پھر (اللہ نے) فرمایا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے کہا اے میرے رب! تیرے خوف و ڈر کی وجہ سے تو بہتر جانتا ہے۔ پس اللہ نے اسے معاف فرما دیا۔[1]

۲۴۴۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ لِيَ الزُّهْرِيُّ اَلَا اُحَدِّثُكَ بِحَدِيثَيْنِ عَجِيبَيْنِ قَالَ الزُّهْرِيُّ اَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اَوْصَى بَنِيهِ فَقَالَ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ اذْرُونِي فِي الرِّيحِ فِي الْبَحْرِ فَوَاللهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبُنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ بِهِ اَحَدًا قَالَ فَفَعَلُوا ذٰلِكَ بِهِ فَقَالَ لِلْاَرْضِ اَدِّي مَا اَخَذْتِ فَاِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ لَهُ مَا

۲۴۴۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے آپ پر (کثرت گناہ کی وجہ سے) زیادتی کی۔ جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے ہوئے کہا: جب میں مر جاوں تو مجھے جلا دینا۔ پھر (میری راکھ) باریک پیس دینا پھر مجھے ہوا میں اور سمندر میں اڑا دینا۔ اللہ کی قسم! اگر میرے رب نے مجھے عذاب دینے کے لئے گرفت کی تو مجھے ایسا عذاب دے گا کہ اس جیسا عذاب کسی کو نہ دیا گیا ہوگا۔ پس (ورثاء نے) اس کے ساتھ ایسا ہی کیا پس (اللہ نے) زمین سے فرمایا: تو نے جو کچھ لیا ہے نکال دے پس فوراً وہ آدمی مجسم کھڑا ہو گیا۔ تو (اللہ نے) اس سے فرمایا: تجھے اس عمل پر کس چیز نے برانگیختہ کیا؟ اس نے عرض کیا: اے میرے

---

[1] فائدہ...... طبرانی کی روایت ہے کہ یہ شخص جس کا آنحضرت ﷺ نے ذکر فرمایا بنی اسرائیل میں سے تھا اور کفن چور تھا جیسا کہ بخاری کی روایت میں اس کی تصریح ہے۔ اور جہاں تک اس کے اس جملہ کا تعلق ہے کہ "اگر مجھ پر اللہ کو قدرت حاصل ہو گئی" تو بظاہر تو یہ کفریہ جملہ ہے پھر اس کی مغفرت کیسے ہو گئی؟ علماء نے اس کے متعدد جوابات دیئے ہیں۔ بہتر بات یہ ہے کہ اس نے یہ جملہ وحشت اور خوف کی شدت کے عالم میں کہا تھا اور بالعموم ایسی حالت میں انسان کی عقل و ہوش جاتے رہتے ہیں۔ اور اس نے یہ جملہ اس کے حقیقی معنیٰ کا قصد کر کے نہیں کہا تھا۔ واللہ اعلم

حَمَلَكَ عَلٰى مَا صَنَعْتَ فَقَالَ خَشْيَتُكَ يَا رَبِّ اَوْ قَالَ مَخَافَتُكَ فَغَفَرَ لَهُ بِذٰلِكَ۔

رب! تیرے خوف اور ڈر نے۔ اللہ نے اسی وجہ سے اسے معاف فرمادیا۔

٢٤٤٩...... قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي حُمَيْدٌ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ دَخَلَتِ امْرَاَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا فَلَا هِيَ اَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ اَرْسَلَتْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ هَزْلًا قَالَ الزُّهْرِيُّ ذٰلِكَ لِئَلَا يَتَّكِلَ رَجُلٌ وَلَا يَيْاَسَ رَجُلٌ -

۲۴۴۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک عورت بلی کو باندھنے کی وجہ سے جہنم میں ڈالی گئی جسے نہ وہ کھلاتی تھی اور نہ ہی چھوڑتی تھی کہ وہ کیڑے مکوڑے ہی کھالیتی۔ یہاں تک کہ کمزوری کی وجہ سے وہ مر گئی۔ زہری نے کہا: ان سے مراد یہ ہے کہ نہ تو رحمت پر بالکل اعتماد کرے کہ (نیک اعمال ہی نہ کرے) اور نہ ہی اللہ کی رحمت سے ناامید ہو جائے۔ [1]

٢٤٥٠...... حَدَّثَنِي اَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اَسْرَفَ عَبْدٌ عَلٰى نَفْسِهِ بِنَحْوِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ اِلٰى قَوْلِهِ فَغَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ الْمَرْاَةِ فِي قِصَّةِ الْهِرَّةِ وَفِي حَدِيثِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِكُلِّ شَيْءٍ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا اَدِّ مَا اَخَذْتَ مِنْهُ۔

۲۴۵۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک بندے نے اپنے آپ پر (برے اعمال کی وجہ سے) زیادتی کی۔ باقی حدیث گزر چکی لیکن اس حدیث میں بلی کے واقعے میں عورت کا ذکر نہیں اور زبیدی نے کہا تو اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: جس چیز نے بھی اس (کی راکھ) سے کچھ بھی لیا ہو واپس کردے۔

٢٤٥١...... حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِ الْغَافِرِ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَجُلًا فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَاشَهُ اللّٰهُ مَالًا وَوَلَدًا فَقَالَ لِوَلَدِهِ لَتَفْعَلُنَّ مَا آمُرُكُمْ بِهِ اَوْ لَاُوَلِّيَنَّ مِيرَاثِي غَيْرَكُمْ اِذَا اَنَا مُتُّ فَاحْرِقُونِي وَاَكْثَرُ عِلْمِي اَنَّهُ قَالَ ثُمَّ اسْحَقُونِي وَاذْرُونِي فِي الرِّيحِ فَاِنِّي لَمْ اَبْتَهِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا وَاِنَّ اللّٰهَ يَقْدِرُ عَلَيَّ اَنْ

۲۴۵۱...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کو مال اور اولاد عطا کی تھی اس نے اپنی اولاد سے کہا: میں تمہیں جو حکم دوں وہ ضرور کرنا، ورنہ میں اپنی وراثت کا تمہارے علاوہ کسی دوسرے کو وراث بنادوں گا جب میں مر جاؤں تو مجھے جلادینا اور زیادہ یاد یہی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر میری راکھ بنانا اور مجھے ہوا میں اڑادینا کیونکہ میں نے اللہ کے پاس کوئی نیکی نہیں بھیجی اور اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ مجھے عذاب دے پھر ان سے وعدہ لیا پس انہوں نے اللہ کی

---

[1] فائدہ...... اس حدیث میں جانوروں کے حقوق کی رعایت فرماتے ہوئے اللہ کے نبی ﷺ نے واضح فرمادیا کہ جانوروں کو پالنا یا رکھنا ہو تو ان کے حقوق کی ادائیگی لازم ہے ورنہ ان کے حقوق میں کوتاہی عذاب اور جہنم میں لے جانے کا سبب بن سکتی ہے۔ چنانچہ علماء و حضرات محدثینؒ نے فرمایا کہ: انسان کو ہر گناہ سے خواہ چھوٹا ہی کیوں نہ ہو اجتناب کرنے کی فکر ضروری ہے کیونکہ تنہا ایک گناہ بھی جہنم میں لے جانے کا سبب بن سکتا ہے۔

يُعَذِّبَنِي قَالَ فَاَخَذَ مِنْهُمْ مِيثَاقًا فَفَعَلُوا ذٰلِكَ بِهِ وَرَبِّي فَقَالَ اللّٰهُ مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ فَقَالَ مَخَافَتُكَ قَالَ فَمَا تَلَافَاهُ غَيْرُهَا -

قسم! اس کے ساتھ ایسا ہی کیا۔ تو اللہ عزوجل نے فرمایا: ایسا کرنے پر تجھ کو کس چیز نے برانگیختہ کیا؟ اس نے عرض کیا: آپ کے خوف نے۔ اللہ نے اسے اس کے علاوہ اور کوئی عذاب نہ دیا۔[1]

۲۴۵۲...... و حَدَّثَنَاه يَحْيٰى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ لِي اَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ ذَكَرُوا جَمِيعًا بِاِسْنَادِ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ وَاَبِي عَوَانَةَ اَنَّ رَجُلًا مِنَ النَّاسِ رَغَسَهُ اللّٰهُ مَالًا وَوَلَدًا وَفِي حَدِيثِ التَّيْمِيِّ فَاِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا قَالَ فَسَّرَهَا قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ فَاِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا ابْتَارَ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ اَبِي عَوَانَةَ مَا امْتَارَ بِالْمِيمِ۔

۲۴۵۲...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ لوگوں میں سے ایک آدمی کو اللہ عزوجل نے مال اور اولاد عطا کی اور حضرت تیمی کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ اس نے اللہ عزوجل کے پاس کوئی نیکی جمع نہ کی اور حضرت شیبان کی روایت کردہ حدیث میں ہے کیونکہ اللہ کی قسم! اس نے اللہ کے ہاں نیکی کو جمع نہ کیا اور حضرت ابو عوانہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ اس نے کوئی نیکی نہیں کی۔

باب-۴۶۱　باب قبول التوبة من الذنوب وان تكررت الذنوب والتوبة

گناہ اور توبہ اگرچہ بار بار ہوں، گناہوں سے توبہ کی قبولیت کے بیان میں

۲۴۵۳...... حَدَّثَنِي عَبْدُ الْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي عَمْرَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَحْكِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اَذْنَبَ عَبْدٌ ذَنْبًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ

۲۴۵۳...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے رب العزت سے حکایت کرتے ہوئے فرمایا: کسی بندے نے گناہ کیا۔ پھر عرض کیا: اے اللہ! میرے گناہ کو معاف فرمادے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے گناہ کیا، پس وہ جانتا ہے کہ اس کا رب گناہ کو معاف بھی فرماتا ہے اور گناہ پر گرفت بھی کرتا ہے پھر وہ دوبارہ گناہ کر بیٹھتا ہے تو عرض کرتا ہے: اے میرے رب! میرے گناہ کو معاف فرما تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرے بندے نے گناہ کیا، پس وہ جانتا ہے کہ اس کا رب گناہ کو معاف فرماتا ہے اور گناہ پر

---

[1] اس روایت میں اس بات کی تصریح ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی قدرت کا انکار نہیں کیا تھا بلکہ اس نے صراحتاً یہ بات کہی کہ اللہ تعالیٰ مجھے عذاب دینے پر قادر ہے۔

وَتَعَالَى عَبْدِي اَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَاَذْنَبَ فَقَالَ اَيْ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اَذْنَبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ اَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَاْخُذُ بِالذَّنْبِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكَ قَالَ عَبْدُ الاَعْلَى لا اَدْرِي اَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ اعْمَلْ مَا شِئْتَ -

گرفت بھی کرتا ہے تو جو چاہے کر میں نے تجھے معاف کر دیا۔ حضرت عبدالاعلیٰ نے کہا: میں نہیں جانتا کہ آپ ﷺ نے تیسری یا چوتھی مرتبہ فرمایا کہ جو چاہو عمل کرو۔ [1]

۲۴۵۴...... قَالَ اَبُو اَحْمَدَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَنْجُوَيَةَ الْقُرَشِيُّ الْقُشَيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ التسترى بِهٰذَا الاِسْنَادِ -

۲۴۵۴...... اس سند سے بھی یہی سابقہ حدیث مروی ہے۔

۲۴۵۵...... حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي اَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ قَاصٌّ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِي عَمْرَةَ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ عَبْدًا اَذْنَبَ ذَنْبًا بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَذَكَرَ ثَلاثَ مَرَّاتٍ اَذْنَبَ ذَنْبًا وَفِي الثَّالِثَةِ قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ -

۲۴۵۵...... حضرت ابو ہریرہ سے روایت مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بندے نے گناہ کیا باقی حدیث حماد بن سلمہ کی روایت کردہ حدیث ہی کی طرح ہے اور اس میں تین مرتبہ کہا: تحقیق! میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا، پس وہ جو چاہے عمل کرے۔

۲۴۵۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا -

۲۴۵۶...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت رات کے وقت اپنا ہاتھ پھیلا تا رہتا ہے تاکہ دن کے گناہ گار کی توبہ قبول کرے اور اپنا ہاتھ دن کو پھیلا تا رہتا ہے تاکہ رات کے گناہ گار کی توبہ قبول کرے۔ یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع ہو۔ (قرب قیامت میں)

---

[1] فائدہ...... اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ اگر انسان کی توبہ خالص ہو اور گناہ نہ کرنے کے عزم کے ساتھ توبہ کی ہو تو اس کی توبہ قبول ہوتی ہے۔ لہٰذا اگر وہ کسی وقت دوبارہ گناہ کر بیٹھے اور نفس و شیطان کے غلبہ سے کسی معصیت کا مرتکب ہو جائے تو دوبارہ قبول کرنے خدا تعالیٰ اس کی توبہ کو دوبارہ قبول فرمالے گا۔ اور اس طرح خواہ کتنی بار توبہ ٹوٹ جائے اور پھر توبہ جاتی جائے تو حق تعالیٰ قبولیت توبہ کا دروازہ بند نہیں فرمائیں گے۔ اور بعض حضرات نے کہا یہاں توبہ سے مراد فقط استغفار ہے اور اس کے اندر وہ تفصیل نہیں ہوتی جو توبہ میں ہوتی ہے چنانچہ استغفار کے بعد اگر گناہ ہو جائے تو پھر استغفار کرے۔

۲۴۵۷...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهٗ ۔

۲۴۵۷...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ سابقہ حدیث ہی کی طرح مروی ہے۔

باب-۴۶۲ باب غيرة الله تعالى وتحريم الفواحش

اللہ تعالیٰ کی غیرت اور بے حیائی کے کاموں کی حرمت کے بیان میں

۲۴۵۸ ...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ وَلَيْسَ اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ۔

۲۴۵۸...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اللہ سے بڑھ کر کسی کو اپنی تعریف ومدح پسند نہیں ہے اسی وجہ سے اللہ نے خود اپنی تعریف بیان کی ہے اور اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں ہے اسی وجہ سے (اللہ نے) بے حیائی کے کاموں کو حرام کیا ہے۔[1]

۲۴۵۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا اَحَدَ اَغْيَرُ مِنَ اللهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللهِ ۔

۲۴۵۹...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اللہ سے زیادہ غیرت مند کوئی نہیں۔ اسی وجہ سے (اللہ نے) ظاہری اور باطنی (ہر قسم) کے فواحش کو حرام کیا ہے اور نہ ہی کوئی اللہ سے بڑھ کر تعریف کو پسند کرنے والا ہے۔

۲۴۶۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قُلْتُ لَهٗ آنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهٗ اَنَّهٗ قَالَ لَا اَحَدَ اَغْيَرُ مِنَ اللهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا

۲۴۶۰...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ اللہ سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں ہے اسی وجہ سے (اللہ نے) ظاہری اور باطنی (ہر قسم) کے فواحش کو حرام کر دیا ہے اور نہ ہی کوئی ایسا ہے جسے اللہ سے بڑھ کر تعریف پسند ہو۔ اسی وجہ سے اس نے اپنی تعریف خود کی ہے۔

---

[1] فائدہ...... نوویؒ نے فرمایا کہ: اس کا مقصد یہ ہے کہ بندے خدا تعالیٰ کی کثرت سے حمد وثنا کریں تاکہ وہ خوش ہو کر اپنے بندوں کو ثواب اور بہتر بدلہ وانعامات عطا فرمائے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ اپنی تعریف کروانے کے لیے بندوں سے بلکہ کل جہان سے بے نیاز ہیں۔ بندوں کی مدح اس کی ذات کی عظمت وکبریائی میں اضافہ اور بندوں کی اس کی برائی کرنا اس کی ذات کی عظمت میں کمی نہیں کر سکتی۔
اور اللہ کے غیرت مند ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ ان غیر اخلاقی اعمال وافعال پر جن پر سلیم الطبع بندوں کو بھی غیرت آتی ہے سخت سزا اور عذاب دیتا ہے۔

ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ۔

۲۴۶۱...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ وَلَيْسَ اَحَدٌ اَغْيَرَ مِنَ اللهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ وَلَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ اَنْزَلَ الْكِتَابَ وَاَرْسَلَ الرُّسُلَ۔

۲۴۶۱...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی ایسا نہیں جسے اللہ رب العزت سے بڑھ کر تعریف پسند ہو، اسی وجہ سے اللہ نے اپنی تعریف خود کی ہے اور نہ ہی کوئی اللہ سے بڑھ کر غیرت مند ہے اسی وجہ سے (اللہ نے) بری باتوں کو حرام کیا ہے اور نہ ہی کوئی ایسا ہے جسے اللہ سے بڑھ کر عذر قبول کرنا پسند ہو۔ اسی وجہ سے اللہ نے کتاب نازل کی اور رسول کو مبعوث فرمایا۔[1]

۲۴۶۲...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَبِي عُثْمَانَ قَالَ قَالَ يَحْيٰى وَحَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ يَغَارُ وَاِنَّ الْمُؤْمِنَ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللهِ اَنْ يَاْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ۔

۲۴۶۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ غیرت کرتا ہے اور مومن بھی غیرت مند ہے اور اللہ کی غیرت یہ ہے کہ مومن ایسا عمل کرے جسے (اللہ) نے حرام کیا ہے۔

۲۴۶۳...... قَالَ يَحْيٰى وَحَدَّثَنِي اَبُو سَلَمَةَ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَيْسَ شَيْءٌ اَغْيَرَ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۲۴۶۳...... حضرت اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ عنہا سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کوئی چیز بھی اللہ سے بڑھ کر غیرت مند نہیں ہے۔

۲۴۶۴...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَبَانُ ابْنُ يَزِيدَ وَحَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ رِوَايَةِ حَجَّاجٍ حَدِيثَ

۲۴۶۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث حجاج کی طرح حدیث روایت کی ہے۔

---

[1] فائدہ...... عذر قبول کرنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندوں کے توبہ واستغفار کو بہت زیادہ قبول فرماتا ہے اور اللہ کی غیرت کا تقاضا یہ ہے کہ مومن کے حرام کاموں کے ارتکاب پر وہ سخت سزا دے۔ اور جب بندہ مومن حرام کام کا اور بے حیائی کا ارتکاب کرتا ہے تو خدا تعالیٰ کو سخت غیرت آتی ہے۔

اَبِي هُرَيْرَةَ خَاصَّةً وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ اَسْمَاءَ -

٢٤٦٥ ...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لا شَيْءَ اَغْيَرُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ -

۲۴۶۵ ...... حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
کوئی بھی چیز اللہ سے زیادہ غیرت مند نہیں ہے۔

٢٤٦٦ ...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَاللهُ اَشَدُّ غَيْرًا -

۲۴۶۶ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
مومن غیرت مند ہوتا ہے اور اللہ اس سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔

٢٤٦٧ ...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلاءَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ -

۲۴۶۷ ...... یہی سابقہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب-۴۶۳ باب قوله تعالى ﴿ان الحسنات يذهبن السيئات﴾

اللہ عزوجل کے قول "نیکیاں گناہوں کو ختم کردیتی ہیں" کے بیان میں

٢٤٦٨ ...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ كِلاهُمَا عَنْ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ حَدَّثَنَا التَّيْمِيُّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ رَجُلًا اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ قُبْلَةً فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ فَنَزَلَتْ ﴿اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ﴾ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ اَلِيَ هٰذِهِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لِمَنْ عَمِلَ

۲۴۶۸ ...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ ایک آدمی نے ایک عورت کا بوسہ لیا۔ پھر اس نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا تو یہ آیت کریمہ: اقم الصلوٰۃ طرفی النهار ...... الخ "دن کے دونوں حصوں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو بے شک نیکیاں برائیوں کو ختم کردیتی ہیں۔ یہ نصیحت قبول کرنے والوں کیلئے نصیحت ہے۔"[1]
اس آدمی نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ میرے لئے ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے جو بھی عمل کرے گا اس کیلئے ہے۔

---

[1] روایات حدیث میں یہ واقعہ مفصلاً ہے۔ یہ حضرت ابو الیسر انصاریؓ کے ساتھ پیش آیا تھا انہوں نے ایک عورت کے ساتھ تقبیل (بوس و کنار) کرلیا تھا۔ یہ پہلے حضرت ابو بکرؓ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے انہوں نے اس واقعہ کے اخفاء اور توبہ کا حکم فرمایا لیکن انہیں اطمینان نہیں ہوا اور وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی برائی کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے پہلے تو سخت تنبیہ فرمائی اور پھر قرآن کریم کی یہ آیت مذکورہ نازل ہوئی جس میں فرمایا کہ نمازیں اور نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ اور یہ صرف ان صحابی کے ساتھ خاص نہ تھا بلکہ تمام مسلمانوں کے لیے یہی حکم ہے۔ ترمذی کی روایت میں واقعہ کی تفصیل موجود ہے۔

بِهَا مِنْ أُمَّتِي -

٢٤٦٩...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيهِ حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ رَجُلًا اَتى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ اَنَّهُ اَصَابَ مِنِ امْرَاَةٍ اِمَّا قُبْلَةً اَوْ مَسًّا بِيَدٍ اَوْ شَيْئًا كَاَنَّهُ يَسْاَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا قَالَ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ -

۲۴۶۹...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اس نے کسی عورت کا بوسہ لیا یا ہاتھ سے چھیڑا ہے یا اور کچھ کیا ہے گویا کہ وہ اس کا کفارہ پوچھ رہا ہے تو اللہ رب العزت نے یہی آیات نازل فرمائیں باقی حدیث یزید کی روایت کردہ حدیث کی طرح ہے۔

٢٤٧٠...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الاِسْنَادِ قَالَ اَصَابَ رَجُلٌ مِنِ امْرَاَةٍ شَيْئًا دُونَ الْفَاحِشَةِ فَاَتى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَعَظَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَتى اَبَا بَكْرٍ فَعَظَّمَ عَلَيْهِ ثُمَّ اَتى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَزِيدَ وَالْمُعْتَمِرِ -

۲۴۷۰...... یہی سابقہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے لیکن اس روایت میں یہ بھی ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے زنا کے علاوہ کوئی برا کام کیا۔ پھر وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے اسے بہت بڑا گناہ سمجھا۔ پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی اسے بہت بڑا گناہ خیال کیا پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ باقی حدیث یزید اور معتمر کی روایت کردہ حدیث ہی کی مثل ہے۔

٢٤٧١...... حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ يَحْيى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيى قَالَ يَحْيى اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو الاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّي عَالَجْتُ امْرَاَةً فِي اَقْصَى الْمَدِينَةِ وَاِنِّي اَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ اَنْ اَمَسَّهَا فَاَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللهُ لَوْ سَتَرْتَ نَفْسَكَ قَالَ فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَانْطَلَقَ فَاَتْبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا دَعَاهُ وَتَلا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿اَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِينَ﴾ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللهِ هٰذَا لَهُ خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً -

۲۴۷۱...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے مدینہ کے کنارے ایک عورت سے لطف اندوزی کی اور میں نے اس سے جماع کے علاوہ باقی حرکت کی۔ پس میں حاضر ہوں، آپ ﷺ میرے بارے میں جو چاہیں فیصلہ فرمائیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اگر اپنے آپ پر پردہ کرتا تو اللہ نے تیرا پردہ رکھا ہوا تھا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی کریم ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا تو وہ آدمی کھڑا ہوا اور چل دیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے اس کے پیچھے ایک آدمی کو بھیجا جو اسے بلا لایا۔ آپ ﷺ نے اس کے سامنے یہ آیت تلاوت کی: اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ ...... الخ "دن کے دونوں حصوں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کریں۔ بے شک نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔ یہ نصیحت قبول کرنے والوں کیلئے نصیحت ہے"۔ حاضرین میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! (کیا) یہ اس کیلئے خاص ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ

تمام لوگوں کیلئے۔ [1]

۲۴۷۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ يُحَدِّثُ عَنْ خَالِهِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ اَبِي الْاَحْوَصِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهٖ فَقَالَ مُعَاذٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا لِهٰذَا خَاصَّةً اَوْ لَنَا عَامَّةً قَالَ بَلْ لَكُمْ عَامَّةً ۔

۲۴۷۲...... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اسی معنی کی حدیث روایت کی ہے۔ اس حدیث میں یہ ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ آیت اسی کیلئے خاص ہے یا ہمارے لئے عام ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ تمہارے لئے عام ہے۔

۲۴۷۳...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ قَالَ هَلْ حَضَرْتَ الصَّلَاةَ مَعَنَا قَالَ نَعَمْ قَالَ قَدْ غُفِرَ لَكَ ۔

۲۴۷۳...... صحابیِ رسول حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! میں حد (کے جرم تک) پہنچ گیا ہوں۔ پس آپ ﷺ مجھ پر حد قائم فرمائیں۔ نماز کا وقت ہو گیا تو اس نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی۔ جب نماز پوری کر چکا تو اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں حد کے جرم تک پہنچ گیا ہوں، آپ ﷺ میرے بارے میں اللہ کا فیصلہ قائم کریں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تو ہمارے ساتھ نماز میں شریک تھا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تحقیق! تجھے معاف کیا جا چکا۔

۲۴۷٤...... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا شَدَّادُ حَدَّثَنَا اَبُو اُمَامَةَ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ قُعُودٌ مَعَهٗ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اَعَادَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَسَكَتَ عَنْهُ وَاُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَمَّا انْصَرَفَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ ۔

۲۴۷۴...... حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ مسجد میں تشریف فرما تھے اور ہم آپ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! میں حد کے جرم تک پہنچ گیا ہوں، آپ ﷺ مجھ پر حد قائم کریں۔ رسول اللہ ﷺ اس کے بارے میں خاموش رہے۔ اس نے پھر دوہرایا تو عرض کیا: یارسول اللہ! میں حد کے جرم تک پہنچ گیا ہوں، آپ ﷺ مجھ پر حد قائم کریں۔ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: کیا خیال ہے کہ جب تم گھر سے نکلے تھے تو کیا تم نے اچھی طرح وضو نہ کیا تھا؟ اس نے عرض کیا: کیوں نہیں!

[1] حضرت عمرؓ کے اس ارشاد کہ اگر تو اپنے آپ پر پردہ رکھتا.... الخ سے معلوم ہوا کہ انسان کو اپنے گناہوں کی تشہیر نہیں کرنی چاہیئے بلکہ توبہ واستغفار کر کے اللہ سے معافی طلب کرنی چاہیئے۔

قَالَ اَبُو اُمَامَةَ فَاتَّبَعَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ انْصَرَفَ وَاتَّبَعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَنْظُرُ مَا يَرُدُّ عَلَى الرَّجُلِ فَلَحِقَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّي اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ اَبُو اُمَامَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَرَاَيْتَ حِينَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ اَلَيْسَ قَدْ تَوَضَّاْتَ فَاَحْسَنْتَ الْوُضُوءَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلَاةَ مَعَنَا فَقَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ حَدَّكَ اَوْ قَالَ ذَنْبَكَ ۔

یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تو ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہوا؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں! یارسول اللہ! پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے ارشاد فرمایا: پس بے شک اللہ نے تیری حد کو معاف فرمادیا یا فرمایا: تیرے گناہ کو معاف کردیا۔

باب-۴۶۴ باب قبول توبة القاتل وان كثر قتله

قاتل کی توبہ کی قبولیت کے بیان میں اگرچہ اس نے قتل کثیر کیئے ہوں

۲۴۷۵...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الصِّدِّيقِ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَسَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَاهِبٍ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً ثُمَّ سَاَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ اِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفْسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ انْطَلِقْ اِلَى اَرْضِ كَذَا وَكَذَا فَاِنَّ بِهَا اُنَاسًا يَعْبُدُونَ اللهَ فَاعْبُدِ اللهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلَى اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سَوْءٍ فَانْطَلَقَ حَتَّى اِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِبًا مُقْبِلًا

۲۴۷۵...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی نے ننانوے جانوں (انسانوں) کو قتل کیا۔ پھر اس نے اہل زمین میں سے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا۔ پس اس کی ایک راہب (عبادت گزار) کی طرف راہنمائی کی گئی۔ وہ اس کے پاس آیا تو کہنے لگا: اس نے ننانوے جانوں کو قتل کیا ہے۔ کیا اس کیلئے توبہ کا کوئی راستہ ہے؟ اس (راہب) نے کہا: نہیں! پس اس نے اس راہب کو قتل کر کے سو پورے کر دیئے پھر زمین والوں میں سے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا تو ایک عالم کی طرف اس کی راہنمائی کی گئی۔ اس نے کہا: میں نے سو آدمیوں کو قتل کیا ہے، کیا میرے لئے توبہ کا کوئی راستہ ہے؟ تو اس (عالم) نے کہا: جی ہاں! اس کے اور توبہ کے درمیان کیا چیز رکاوٹ بن سکتی ہے۔ تم اس اس جگہ کی طرف جاؤ۔ وہاں پر موجود کچھ لوگ اللہ کی عبادت کر رہے ہیں، تم بھی ان کے ساتھ عبادتِ الٰہی میں مصروف ہو جاؤ اور اپنے علاقے کی طرف لوٹ کر نہ آنا کیونکہ وہ بُری جگہ ہے۔ پس وہ چل دیا یہاں تک کہ جب آدھے راستہ پر پہنچا تو اس کی موت واقع ہو گئی۔ پس اس کے بارے میں رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے

بِقَلْبِهِ اِلَى اللهِ وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ اِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَاَتَاهُمْ مَلَكٌ فِي صُورَةِ آدَمِيٍّ فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيسُوا مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَاِلَى اَيَّتِهِمَا كَانَ اَدْنَى فَهُوَ لَهُ فَقَاسُوهُ فَوَجَدُوهُ اَدْنَى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِي اَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ الْحَسَنُ ذُكِرَ لَنَا اَنَّهُ لَمَّا اَتَاهُ الْمَوْتُ نَاىَ بِصَدْرِهِ۔

جھگڑ پڑے۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا: یہ توبہ کرتا ہوا اپنے دل کو اللہ کی طرف متوجہ کرتا ہوا آیا اور عذاب کے فرشتوں نے کہا: اس نے کوئی بھی نیک عمل نہیں کیا۔ پس پھر ان کے پاس ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں آیا۔ اسے انہوں نے اپنے درمیان ثالث (فیصلہ کرنے والا) مقرر کر لیا۔ تو اس نے کہا: دونوں زمینوں کی پیائش کر لو۔ پس وہ جس زمین کے دونوں میں سے زیادہ قریب ہو وہی اس کا حکم ہو گا۔ پس انہوں نے زمین کو ناپا تو اسی زمین کو کم پایا جس کا اس نے ارادہ کیا تھا۔ پس پھر رحمت کے فرشتوں نے اس پر قبضہ کر لیا۔ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ہمیں ذکر کیا گیا کہ جب اس کی موت واقع ہوئی تو اس نے اپنا سینہ اس زمین سے دور کر لیا تھا، (جہاں سے چلا تھا)۔ [1]

۲۴۷۶...... حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الصِّدِّيقِ النَّاجِيَّ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَجَعَلَ يَسْاَلُ هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَاَتَى رَاهِبًا فَسَاَلَهُ فَقَالَ لَيْسَتْ لَكَ تَوْبَةٌ فَقَتَلَ الرَّاهِبَ ثُمَّ جَعَلَ يَسْاَلُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ اِلَى قَرْيَةٍ فِيهَا قَوْمٌ صَالِحُونَ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَنَاىَ بِصَدْرِهِ ثُمَّ مَاتَ فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَكَانَ اِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ اَقْرَبَ مِنْهَا بِشِبْرٍ فَجُعِلَ مِنْ اَهْلِهَا۔

۲۴۷۶...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے ننانوے آدمیوں کو قتل کیا۔ پھر اس نے پوچھنا شروع کر دیا کہ کیا اس کیلئے توبہ کا کوئی راستہ ہے؟ ایک راہب کے پاس آ کر پوچھا تو اس نے کہا: تیرے لئے توبہ کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ اس نے راہب کو قتل کر دیا۔ پھر اس نے دوبارہ پوچھنا شروع کر دیا اور ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں کی طرف نکلا، جس میں نیک لوگ رہتے تھے۔ جب اس نے کچھ راستہ طے کیا تو اسے موت نے گھیر لیا۔ پس اس نے سینہ کے بل سرک کر اپنی آبادی سے اپنے آپ کو دور کر لیا۔ پھر مر گیا تو رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں کے درمیان اس کے بارے میں جھگڑا ہوا تو وہ ایک بالشت نیک لوگوں کی بستی کے قریب تھا۔ پس اسے اسی بستی والوں میں سے کر دیا گیا۔

۲۴۷۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ وَزَادَ فِيهِ فَاَوْحَى اللهُ اِلَى هٰذِهِ اَنْ تَبَاعَدِي وَاِلَى هٰذِهِ اَنْ تَقَرَّبِي۔

۲۴۷۷...... یہ حدیثِ مبارکہ اس سند سے بھی حضرت معاذ بن معاذ کی روایت کردہ حدیث کی طرح مروی ہے۔ البتہ اس روایت میں اضافہ یہ ہے کہ: اللہ عزوجل نے اس زمین کو حکم دیا کہ تو دور ہو جا اور اس زمین کو حکم دیا کہ تو قریب ہو جا۔

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ بڑے بڑے گناہ کو معاف فرمانے والے ہیں۔ دوسری بات حدیث سے یہ معلوم ہوئی کہ انسان کو وہ سر زمین چھوڑ دینی چاہیئے جہاں اس نے گناہوں کا ارتکاب کیا، بلکہ گناہوں کے ماحول سے نکل کر نیکیوں اور اہل خیر و صلاح کے ماحول میں آنا چاہیئے۔

باب-۴۶۵ باب فی سعة رحمة الله تعالیٰ علی المؤمنین وفداء کل مسلم بکافر من النار
اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت اور جہنم سے نجات کیلئے ہر مسلمان کا فدیہ کافر کے ہونے کے بیان میں

۲۴۷۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دَفَعَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا فَيَقُولُ هٰذَا فِكَاكُكَ مِنَ النَّارِ۔

۲۴۷۸...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہو گا۔ اللہ رب العزت ہر مسلمان کی طرف یہودی یا نصرانی بھیجے گا اور کہے گا: یہ جہنم سے تیرا فدیہ وبدلہ ہے۔

۲۴۷۹...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ عَوْنًا وَسَعِيدَ بْنَ اَبِي بُرْدَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّهُمَا شَهِدَا اَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَمُوتُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ اِلَّا اَدْخَلَ اللهُ مَكَانَهُ النَّارَ يَهُودِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا قَالَ فَاسْتَحْلَفَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِاللهِ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فَحَلَفَ لَهُ قَالَ فَلَمْ يُحَدِّثْنِي سَعِيدٌ اَنَّهُ اسْتَحْلَفَهُ وَلَمْ يُنْكِرْ عَلٰى عَوْنٍ قَوْلَهُ۔

۲۴۷۹...... حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت مروی ہے کہ حضرت عون اور سعید بن حضرت ابو بردہ کی موجودگی میں ابو بردہ نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ سے یہ حدیث اپنے والد سے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو بھی مسلمان آدمی فوت ہوتا ہے اس کے بدلے اللہ تعالیٰ یہودی یا نصرانی کو جہنم میں داخل کرتے ہیں۔ پس حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو بردہ کو تین بار اس ذات کی قسم دی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ واقعی اس کے والد نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے روایت کی ہے۔ تو انہوں نے ان کے سامنے قسم اٹھائی۔ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مجھ سے سعید نے قسم لینے کو بیان نہیں کیا اور نہ ہی انہوں نے حضرت عون کے اس قول پر انکار کیا۔

۲۴۸۰......حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ عَفَّانَ وَقَالَ عَوْنُ بْنُ عُتْبَةَ۔

۲۴۸۰...... اس سند سے بھی حضرت عفانؒ کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث مروی ہے۔

۲۴۸۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ حَدَّثَنَا شَدَّادٌ اَبُو طَلْحَةَ الرَّاسِبِيُّ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِذُنُوبٍ اَمْثَالِ الْجِبَالِ فَيَغْفِرُهَا اللهُ لَهُمْ وَيَضَعُهَا عَلٰى

۲۴۸۱...... حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے واسطہ سے نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مسلمانوں میں سے بعض لوگ پہاڑوں کے برابر گناہ لے کر آئیں گے اللہ تعالیٰ ان کو معاف فرما دیں گے اور ان کو یہودیوں اور نصرانیوں پر ڈال دیں گے۔ آگے راوی کو شک ہے۔ راوی ابو روح نے کہا: مجھے معلوم نہیں کہ شک کس کو ہوا ہے۔ حضرت ابو بردہ نے کہا: میں نے یہ حدیث عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ سے

الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى فِيمَا اَحْسِبُ اَنَا قَالَ اَبُو رَوْحٍ لا اَدْرِي مِمَّنِ الشَّكُّ قَالَ اَبُو بُرْدَةَ فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ اَبُوكَ حَدَّثَكَ هٰذَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قُلْتُ نَعَمْ ـ

روایت کی تو اس نے کہا: آپ کے والد نے یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے بیان کی؟ میں نے کہا: جی ہاں۔

۲۴۸۲...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي النَّجْوٰى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يُدْنٰى الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ فَيُقَرِّرُهُ بِذُنُوبِهِ فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُ فَيَقُولُ اَيْ رَبِّ اَعْرِفُ قَالَ فَاِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَاِنِّي اَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطٰى صَحِيفَةَ حَسَنَاتِهِ وَاَمَّا الْكُفَّارُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيُنَادٰى بِهِمْ عَلٰى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللهِ ـ

۲۴۸۲...... حضرت صفوان بن محرز رحمۃ اللہ علیہ سے روایت مروی ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ نے نبی ﷺ سے سرگوشی کے بارے میں کیا سنا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قیامت کے دن ایک مؤمن اپنے رب کے قریب کیا جائے گا۔ یہاں تک کہ اللہ اس پر اپنی رحمت کا پردہ ڈال دے گا پھر اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کروایا جائے گا۔ پھر اللہ فرمائے گا: کیا تو (گناہوں کو) جانتا ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے رب! میں جانتا ہوں (اقرار کرتا ہوں)۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: میں نے دنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈالا ہے اور آج کے دن تیرے گناہوں کو معاف کرتا ہوں۔ پھر اسے اس کی نیکیوں کا اعمال نامہ دیا جائے گا اور کفار و منافقین کو علی الاعلان لوگوں کے سامنے بلایا جائے گا اور کہا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا۔

باب-۴۶۶ باب حديث توبة كعب بن مالكٍ وصاحبيه

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور ان کے دو ساتھیوں کی توبہ کی حدیث کے بیان میں[1]

۲۴۸۳...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ مَوْلٰى بَنِي اُمَيَّةَ اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ ثُمَّ غَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ وَهُوَ يُرِيدُ الرُّومَ وَنَصَارٰى الْعَرَبِ بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ كَعْبٍ كَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ

۲۴۸۳...... حضرت ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت مروی ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ کو غزوۂ تبوک پیش آ گیا اور آپ ﷺ روم اور عرب کے نصاریٰ کے ساتھ جنگ کا ارادہ رکھتے تھے۔ حضرت ابن شہاب نے کہا: مجھے عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک نے خبر دی کہ عبد اللہ بن کعب جو حضرت کعب کو نابینا کی حالت میں لے کر چلنے والے بیٹے تھے نے کہا کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے اپنی وہ حدیث بیان کی جب وہ غزوۂ تبوک میں

[1] فائدہ...... حضرت کعب بن مالکؓ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ واقعہ غزوۂ تبوک میں پیش آیا جس میں ان حضرات سے تخلّف ہوا اور آنحضرت ﷺ نے ان سے بات چیت کی ممانعت فرما دی تھی۔ پھر پچاس روز کے بعد قرآن کریم میں ان کی توبہ نازل ہوئی، سورۂ توبہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ کی قبولیت کا تذکرہ فرمایا ہے۔

عَمِي قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ اِلا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ اَنِّي قَدْ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتِبْ اَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهُ اِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ يُرِيدُونَ عِيرَ قُرَيْشٍ حَتّٰى جَمَعَ اللهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلٰى غَيْرِ مِيعَادٍ وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الاِسْلامِ وَمَا اُحِبُّ اَنَّ لِي بِهَا مَشْهَدَ بَدْرٍ وَاِنْ كَانَتْ بَدْرٌ اَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا وَكَانَ مِنْ خَبَرِي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ اَنِّي لَمْ اَكُنْ قَطُّ اَقْوٰى وَلا اَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللهِ مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ حَتّٰى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَغَزَاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيرًا فَجَلا لِلْمُسْلِمِينَ اَمْرَهُمْ لِيَتَاَهَّبُوا اُهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِم الَّذِي يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَثِيرٌ وَلا يَجْمَعُهُمْ كِتَابُ حَافِظٍ يُرِيدُ بِذٰلِكَ الدِّيوَانَ قَالَ كَعْبٌ فَقَلَّ رَجُلٌ يُرِيدُ اَنْ يَتَغَيَّبَ يَظُنُّ اَنَّ ذٰلِكَ سَيَخْفٰى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيٌ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَغَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الثِّمَارُ وَالظِّلالُ فَاَنَا اِلَيْهَا اَصْعَرُ فَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَطَفِقْتُ اَغْدُو لِكَيْ اَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَاَرْجِعُ وَلَمْ اَقْضِ شَيْئًا وَاَقُولُ فِي نَفْسِي اَنَا قَادِرٌ عَلٰى ذٰلِكَ اِذَا اَرَدْتُ فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ يَتَمَادٰى بِي حَتّٰى اسْتَمَرَّ بِالنَّاسِ الْجِدُّ فَاَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ غَادِيًا

رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے غزوات میں سے غزوۂ تبوک کے علاوہ کسی بھی غزوہ میں پیچھے نہیں رہا اور غزوۂ بدر میں بھی پیچھے رہ گیا لیکن آپ ﷺ نے اس میں پیچھے رہ جانے والوں میں سے کسی شخص پر ناراضگی کا اظہار نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ اور مسلمان، قریش کے قافلہ کو لوٹنے کے ارادہ سے نکلے۔ یہاں تک کہ اللہ نے مسلمانوں اور ان کے دشمنوں کے درمیان غیر اختیاری طور پر مقابلہ کروادیا اور میں بیعت عقبہ کی رات رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر تھا۔ جب ہم نے اسلام پر وعدہ میثاق کیا تھا اور مجھے یہ بات پسند نہ تھی کہ میں اس رات کے بدلے جنگِ بدر میں شریک ہوتا گو غزوۂ بدر لوگوں میں اس رات سے زیادہ معروف ومشہور ہے اور غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ جانے کا میرا واقعہ یہ ہے کہ میں اس غزوہ کے وقت جتنا مالدار اور طاقتور تھا اتنا اس سے پہلے کسی غزوہ کے وقت نہ تھا۔ اللہ کی قسم! اس سے پہلے کبھی بھی میرے پاس دو سواریاں جمع نہیں ہوئی تھیں، یہاں تک کہ میں نے دو سواریوں کو اس غزوہ میں جمع کر لیا تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے سخت گرمی میں جہاد کیا اور بہت لمبے سفر کا ارادہ کیا اور راستہ، جنگل بیابان اور دشوار تھا اور دشمن بھی کثیر تعداد میں پیش نظر تھے۔ پس آپ ﷺ نے مسلمانوں کو ان معاملات کی پوری پوری وضاحت کر دی تاکہ وہ ان کے ساتھ جانے کیلئے مکمل طور پر تیاری کر لیں اور جس طرف کا آپ ﷺ کا ارادہ تھا، واضح کر دیا اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسلمان کثیر تعداد میں تھے اور انہیں کسی کتاب ور جسٹر میں درج نہیں کیا گیا تھا۔ کعب نے کہا: بہت کم لوگ ایسے تھے جو اس گمان سے اس غزوہ سے غائب ہونا چاہتے ہوں کہ ان کا معاملہ آپ ﷺ سے مخفی و پوشیدہ رہے گا۔ جب تک اللہ رب العزت کی طرف سے اس معاملہ میں وحی نہ نازل کی جائے اور رسول اللہ ﷺ نے یہ غزوہ اس وقت کیا تھا جب پھل پک چکے تھے اور سائے بڑھ چکے تھے اور مجھے ان چیزوں کا بہت شوق تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے تیاری کی اور مسلمانوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ (تیاری کی)۔ پس میں نے بھی صبح کو ارادہ کیا تاکہ میں بھی ان (دیگر مسلمانوں) کے ساتھ تیاری

وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا ثُمَّ
غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ
يَتَمَادَى بِي حَتَّى أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ فَهَمَمْتُ
أَنْ أَرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ فَيَا لَيْتَنِي فَعَلْتُ ثُمَّ لَمْ يُقَدَّرْ
ذٰلِكَ لِي فَطَفِقْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ
خُرُوجِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَحْزُنُنِي أَنِّي لَا أَرَى لِي أُسْوَةً
إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ فِي النِّفَاقِ أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ
عَذَرَ اللهُ مِنَ الضُّعَفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ
حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ
مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ يَا
رَسُولَ اللهِ حَبَسَهُ بُرْدَاهُ وَالنَّظَرُ فِي عِطْفَيْهِ فَقَالَ لَهُ
مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِئْسَ مَا قُلْتَ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ مَا
عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَبَيْنَمَا
هُوَ عَلَى ذٰلِكَ رَأَى رَجُلًا مُبَيِّضًا يَزُولُ بِهِ السَّرَابُ
فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُنْ أَبَا خَيْثَمَةَ فَإِذَا هُوَ أَبُو خَيْثَمَةَ
الْأَنْصَارِيُّ وَهُوَ الَّذِي تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِ حِينَ
لَمَزَهُ الْمُنَافِقُونَ فَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ فَلَمَّا بَلَغَنِي
أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوكَ حَضَرَنِي
بَثِّي فَطَفِقْتُ أَتَذَكَّرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ بِمَ أَخْرُجُ مِنْ
سَخَطِهِ غَدًا وَأَسْتَعِينُ عَلَى ذٰلِكَ كُلَّ ذِي رَأْيٍ مِنْ
أَهْلِي فَلَمَّا قِيلَ لِي إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدْ أَظَلَّ قَادِمًا
زَاحَ عَنِّي الْبَاطِلُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَنْجُوَ مِنْهُ
بِشَيْءٍ أَبَدًا فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ وَصَبَّحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ
قَادِمًا وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَرَكَعَ
فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَعَلَ ذٰلِكَ جَاءَهُ
الْمُخَلَّفُونَ فَطَفِقُوا يَعْتَذِرُونَ إِلَيْهِ وَيَحْلِفُونَ لَهُ
وَكَانُوا بِضْعَةً وَثَمَانِينَ رَجُلًا فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ
اللهِ ﷺ عَلَانِيَتَهُمْ وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَوَكَلَ

کروں لیکن میں ہر روز واپس آ جاتا اور کوئی فیصلہ نہ کر پاتا اور اپنے دل ہی دل میں کہتا کہ میں اس بات پر قادر ہوں جب جانے کا ارادہ کروں گا، چلا جاؤں گا۔ پس برابر میرے ساتھ اسی طرح ہو تا رہا اور لوگ مسلسل اپنی کوشش میں مصروف رہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ایک صبح مسلمانوں کو ساتھ لیا اور چل دیئے لیکن میں اپنی تیاری کیلئے کوئی فیصلہ نہ کر پایا تھا۔ میں نے صبح کی تو واپس آ گیا اور کچھ بھی فیصلہ نہ کر پایا۔ پس میں اسی کشمکش میں مبتلا رہا یہاں تک کہ مجاہدین آگے بڑھ گئے اور غزوہ شروع ہو گیا۔ پس میں نے ارادہ کیا کہ میں کوچ کروں گا اور ان کو پہنچ جاؤں گا۔ کاش! میں ایسا کر لیتا لیکن یہ بات میرے مقدر میں نہ تھی۔ رسول اللہ ﷺ کے چلے جانے کے بعد جب میں باہر لوگوں میں نکلتا تو یہ بات مجھے غمگین کر دیتی کہ میں کسی کو پیروی کے قابل نہ پاتا تھا، سوائے ان لوگوں کے جنہیں نفاق کی تہمت دی جاتی تھی یا وہ آدمی جسے کمزوری اور ضعیفی کی وجہ سے اللہ نے معذور قرار دیا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے تبوک پہنچنے تک میرا ذکر نہ کیا۔ پھر آپ ﷺ نے تبوک میں لوگوں کے درمیان بیٹھے ہوئے فرمایا: کعب بن مالک نے کیا کیا؟ بنی سلمہ میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کی چادر نے اس کو روک رکھا ہے اور اس کے دونوں کناروں کو دیکھنے نے روکا ہے۔ اس آدمی سے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے جو کہا اچھا نہیں کہا۔ اللہ کی قسم۔ یا رسول اللہ! ہم اس کے بارے میں سوائے بھلائی کے کوئی بات نہیں جانتے۔ (یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ اسی دوران آپ ﷺ نے ایک سفید لباس میں ملبوس آدمی کو دھول اڑاتے ہوئے اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (شاید) ابو خیثمہ ہو؟ وہ واقعتاً ابو خیثمہ انصاری رضی اللہ عنہ ہی تھے اور یہ وہی تھے جنہیں منافقین نے طعنہ پر کھجور کا ایک صاع صدقہ کیا تھا۔ حضرت کعب بن مالک نے کہا: جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ تبوک سے واپس آ رہے ہیں تو میرا غم دوبارہ تازہ ہو گیا اور میں جھوٹی باتیں گھڑنے کیلئے سوچنے لگا اور میں کہتا تھا کہ کل میں رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی سے کیسے بچ سکوں گا اور میں نے اس معاملہ پر اپنے گھر والوں

سَرَائِرَهُمْ اِلَى اللهِ حَتّٰى جِئْتُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ ثُمَّ قَالَ تَعَالَ فَجِئْتُ اَمْشِي حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَا خَلَّفَكَ اَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّي وَاللهِ لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ اَهْلِ الدُّنْيَا لَرَاَيْتُ اَنِّي سَاَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ بِعُذْرٍ وَلَقَدْ اُعْطِيتُ جَدَلًا وَلٰكِنِّي وَاللهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضٰى بِهِ عَنِّي لَيُوشِكَنَّ اللهُ اَنْ يُسْخِطَكَ عَلَيَّ وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ اِنِّي لَاَرْجُو فِيهِ عُقْبَى اللهِ وَاللهِ مَا كَانَ لِي عُذْرٌ وَاللهِ مَا كُنْتُ قَطُّ اَقْوٰى وَلَا اَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْكَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ صَدَقَ فَقُمْ حَتّٰى يَقْضِيَ اللهُ فِيكَ فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ فَاتَّبَعُونِي فَقَالُوا لِي وَاللهِ مَا عَلِمْنَاكَ اَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هٰذَا لَقَدْ عَجَزْتَ فِي اَنْ لَا تَكُونَ اعْتَذَرْتَ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمَا اعْتَذَرَ بِهِ اِلَيْهِ الْمُخَلَّفُونَ فَقَدْ كَانَ كَافِيَكَ ذَنْبَكَ اسْتِغْفَارُ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَكَ قَالَ فَوَاللهِ مَا زَالُوا يُؤَنِّبُونَنِي حَتّٰى اَرَدْتُ اَنْ اَرْجِعَ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاُكَذِّبَ نَفْسِي قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ لَقِيَ هٰذَا مَعِي مِنْ اَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ لَقِيَهُ مَعَكَ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيلَ لَكَ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوا مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعَةَ الْعَامِرِيُّ وَهِلَالُ بْنُ اُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ قَالَ فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيهِمَا اُسْوَةٌ قَالَ فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي قَالَ وَنَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ قَالَ فَاجْتَنَبَنَا النَّاسُ وَقَالَ تَغَيَّرُوا لَنَا حَتّٰى تَنَكَّرَتْ لِي فِي نَفْسِيَ الْاَرْضُ فَمَا

میں سے ہر ایک سے مدد طلب کی۔ جب مجھے بتایا گیا کہ رسول اللہ ﷺ قریب پہنچ چکے ہیں تو میرے دل سے جھوٹے بہانے اور عذر نکل گئے اور میں نے جان لیا کہ میں آپ ﷺ سے کسی جھوٹی بات کے ذریعہ کبھی نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ پس میں نے سچ بولنے کی ٹھان لی اور رسول اللہ ﷺ اگلی صبح تشریف لے آئے اور آپ ﷺ جب بھی سفر سے تشریف لاتے ابتداء مسجد میں تشریف لے جاتے، دو رکعت ادا کرتے پھر لوگوں سے (حالات وغیرہ) دریافت کرنے کیلئے تشریف فرما ہوتے۔ پس جب آپ ﷺ یہ کر چکے تو پیچھے رہ جانے والے آپ ﷺ کے پاس آئے اور قسمیں اٹھا کر آپ ﷺ سے اپنے عذر پیش کرنے لگے اور ایسے لوگ اسی سے کچھ زائد تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ان کے ظاہری عذروں کو قبول کر لیا اور ان سے بیعت کی اور ان کیلئے مغفرت طلب کی اور ان کے باطنی معاملہ کو اللہ عزوجل کے سپرد کر دیا، یہاں تک کہ میں حاضر ہوا۔ میں نے جب سلام کیا تو آپ ﷺ ناراض آدمی کے مسکرانے کی طرح مسکرائے۔ پھر فرمایا: ادھر آؤ۔ پس میں چلتا ہوا آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: تجھے کس بات نے پیچھے کر دیا؟ کیا تو نے اپنی سواری نہ خریدی تھی؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم اگر میں آپ ﷺ کے علاوہ دنیا والوں میں سے کسی کے پاس بیٹھا ہوتا تو مجھے معلوم ہے کہ میں کوئی عذر پیش کر کے اس کی ناراضگی سے بچ کر نکل جاتا کیونکہ مجھے قوتِ گویائی عطا کی گئی ہے۔ اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ اگر میں آج کے دن آپ ﷺ کو راضی کرنے کیلئے جھوٹی بات بیان کروں جس کی وجہ سے آپ ﷺ مجھ سے راضی ہو بھی جائیں تو ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کو مجھ پر ناراض کر دے اور اگر میں آپ ﷺ سے سچ بات بیان کروں جس کی وجہ سے آپ ﷺ مجھ پر ناراض ہو جائیں پھر بھی مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ میرا انجام اچھا کر دے گا۔ اللہ کی قسم! مجھے کوئی عذر در پیش نہ تھا۔ اللہ کی قسم! میں جب آپ ﷺ سے پیچھے رہ گیا تو کوئی بھی مجھ سے زیادہ طاقتور اور خوشحال نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا: پس تم اٹھ جاؤ، یہاں تک کہ اللہ تیرے بارے میں فیصلہ فرمائے۔ پس میں کھڑا ہوا اور بنو سلمہ

هِيَ بِالْاَرْضِ الَّتِي اَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلى ذٰلِكَ خَمْسِينَ لَيْلَةً فَاَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكَانَا وَقَعَدَا فِي بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ وَاَمَّا اَنَا فَكُنْتُ اَشَبَّ الْقَوْمِ وَاَجْلَدَهُمْ فَكُنْتُ اَخْرُجُ فَاَشْهَدُ الصَّلَاةَ وَاَطُوفُ فِي الْاَسْوَاقِ وَلا يُكَلِّمُنِي اَحَدٌ وَآتِي رَسُولَ اللهِ ﷺ فَاُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَاَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ اَمْ لا ثُمَّ اُصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ وَاُسَارِقُهُ النَّظَرَ فَاِذَا اَقْبَلْتُ عَلى صَلَاتِي نَظَرَ اِلَيَّ وَاِذَا الْتَفَتُّ نَحْوَهُ اَعْرَضَ عَنِّي حَتّٰى اِذَا طَالَ ذٰلِكَ عَلَيَّ مِنْ جَفْوَةِ الْمُسْلِمِينَ مَشَيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ اَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا اَبَا قَتَادَةَ اَنْشُدُكَ بِاللهِ هَلْ تَعْلَمَنَّ اَنِّي اُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ قَالَ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشَدْتُهُ فَقَالَ اللهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتّٰى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ فَبَيْنَا اَنَا اَمْشِي فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ اِذَا نَبَطِيٌّ مِنْ نَبَطِ اَهْلِ الشَّامِ مِمَّنْ قَدِمَ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ مَنْ يَدُلُّ عَلى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ اِلَيَّ حَتّٰى جَاءَنِي فَدَفَعَ اِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ وَكُنْتُ كَاتِبًا فَقَرَاْتُهُ فَاِذَا فِيهِ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهُ قَدْ بَلَغَنَا اَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللهُ بِدَارِ هَوَانٍ وَلا مَضْيَعَةٍ فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ قَالَ فَقُلْتُ حِينَ قَرَاْتُهَا وَهٰذِهِ اَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَتَيَامَمْتُ بِهَا التَّنُّورَ فَسَجَرْتُهَا بِهَا حَتّٰى اِذَا مَضَتْ اَرْبَعُونَ مِنَ الْخَمْسِينَ وَاسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ اِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَاْتِينِي فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَاْمُرُكَ اَنْ تَعْتَزِلَ امْرَاَتَكَ قَالَ فَقُلْتُ اُطَلِّقُهَا اَمْ مَاذَا اَفْعَلُ قَالَ لا بَلِ

کے کچھ لوگ بھی میرے پیچھے آئے۔ انہوں نے مجھے کہا: اللہ کی قسم! ہم نہیں جانتے کہ آپ نے اس سے پہلے کوئی گناہ کیا ہو۔ اب تم نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے عذر پیش کیوں نہ کیا جیسا کہ اور پیچھے رہ جانے والوں نے عذر پیش کیا حالانکہ آپ کے لئے رسول اللہ ﷺ کا استغفار کرنا ہی کافی ہو جاتا۔ پس اللہ کی قسم وہ مجھے مسلسل اسی طرح متنبہ کرتے رہے۔ یہاں تک کہ میں نے ارادہ کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لوٹ کر اپنے آپ کی تکذیب و تردید کر دوں۔ پھر میں نے ان سے کہا: کیا کسی اور کو میری طرح کا معاملہ پیش آیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! آپ کے ساتھ دو آدمیوں کو بھی یہ معاملہ در پیش ہے۔ انہوں نے بھی آپ ہی کی طرح کہا اور انہیں بھی وہی کہا گیا ہے جو آپ کو کہا گیا۔ میں نے کہا: وہ دونوں کون کون ہیں؟ انہوں نے کہا: مرارہ بن ربیعہ عامری رضی اللہ عنہ اور ہلال بن امیہ واقفی رضی اللہ عنہ انہوں نے مجھے ایسے دو نیک آدمیوں کا ذکر کیا جو بدر میں شریک ہو چکے تھے اور ان دونوں میں میرے لئے نمونہ تھا۔ پس میں اپنی بات پر پختہ ہو گیا۔ جب انہوں نے مجھے ان دو آدمیوں کا ذکر کیا اور رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کو ہم تینوں آدمیوں سے گفتگو کرنے سے منع کر دیا دیگر پیچھے رہنے والوں کو چھوڑ کر۔ پس لوگوں نے پرہیز کرنا شروع کر دیا اور وہ ہمارے لئے غیر ہو گئے، یہاں تک کہ زمین بھی میرے لئے اجنبی محسوس ہونے لگی اور زمین مجھے اپنی جان پہچان والی ہی معلوم نہ ہوتی تھی۔ پس ہم نے پچاس راتیں اسی حالت میں گزاریں۔ بہرحال میرے دونوں ساتھی تو عاجز ہو کر اپنے گھروں میں ہی بیٹھے روتے رہے لیکن میں نوجوان تھا اور ان سے زیادہ طاقتور تھا اس لئے میں باہر نکلتا، نماز میں حاضر ہوتا اور بازاروں میں چکر لگاتا لیکن کوئی بھی مجھ سے گفتگو نہ کرتا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کرتا جب آپ ﷺ نماز کے بعد اپنی جگہ پر بیٹھے ہوتے تو میں اپنے دل میں کہتا کہ آپ ﷺ نے سلام کے جواب کیلئے اپنے ہونٹوں کو حرکت دی ہے یا نہیں؟ پھر میں آپ ﷺ کے قریب نماز ادا کرتا اور آنکھیں چرا کر آپ ﷺ کو دیکھتا۔ جب میں اپنی نماز پر متوجہ ہوتا تو آپ ﷺ میری طرف دیکھتے اور

اعْتَزِلْهَا فَلا تَقْرَبْنَّهَا قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبَيَّ بِمِثْلِ
ذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَكُونِي
عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللهُ فِي هٰذَا الأَمْرِ قَالَ فَجَاءَتِ
امْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ لَهُ يَا
رَسُولَ اللهِ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهُ
خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ قَالَ لا وَلٰكِنْ لا يَقْرَبَنَّكِ
فَقَالَتْ إِنَّهُ وَاللهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ وَ وَاللهِ مَا
زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هٰذَا
قَالَ فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي لَوِ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ
اللهِ ﷺ فِي امْرَأَتِكَ فَقَدْ أَذِنَ لِامْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ
تَخْدُمَهُ قَالَ فَقُلْتُ لا أَسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَمَا
يُدْرِينِي مَاذَا يَقُولُ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنْتُهُ فِيهَا
وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ قَالَ فَلَبِثْتُ بِذَلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ
فَكَمُلَ لَنَا خَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينَ نُهِيَ عَنْ كَلَامِنَا
قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً
عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى
الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَّا قَدْ ضَاقَتْ عَلَيَّ
نَفْسِي وَضَاقَتْ عَلَيَّ الأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ سَمِعْتُ
صَوْتَ صَارِخٍ أَوْفَى عَلَى سَلْعٍ يَقُولُ بِأَعْلَى صَوْتِهِ
يَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ أَبْشِرْ قَالَ فَخَرَرْتُ سَاجِدًا
وَعَرَفْتُ أَنْ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ قَالَ فَآذَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ
النَّاسَ بِتَوْبَةِ اللهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ
فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا فَذَهَبَ قِبَلَ صَاحِبَيَّ
مُبَشِّرُونَ وَرَكَضَ رَجُلٌ إِلَيَّ فَرَسًا وَسَعَى سَاعٍ مِنْ
أَسْلَمَ قِبَلِي وَأَوْفَى الْجَبَلَ فَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ
الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي
فَنَزَعْتُ لَهُ ثَوْبَيَّ فَكَسَوْتُهُمَا إِيَّاهُ بِبِشَارَتِهِ وَاللهِ مَا
أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا

جب میں آپ ﷺ کی طرف متوجہ ہوتا تو آپ ﷺ مجھ سے اعراض کر لیتے۔ یہاں تک کہ جب مسلمانوں کی سختی مجھ پر طویل ہوگئی تو میں چلا یہاں تک کہ میں اپنے چچازاد ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی دیوار پر چڑھا اور وہ مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب تھے۔ پس میں نے انہیں سلام کیا۔ اللہ کی قسم! انہوں نے مجھے میرے سلام کا جواب بھی نہ دیا۔ میں نے ان سے کہا: اے ابو قتادہ! میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ میں اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ پس وہ خاموش رہے۔ میں نے دوبارہ انہیں قسم دی تو انہوں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں۔ پس میری آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں اور میں دیوار سے اتر کر واپس آگیا۔ اسی دوران میں مدینہ کے پاس ہی چل رہا تھا کہ ایک نبطی شامی جو مدینہ میں غلہ بیچنے کیلئے آیا تھا۔ کہہ رہا تھا کوئی شخص مجھے کعب بن مالک کا پتہ بتادے۔ پس لوگوں نے میری طرف اشارہ کرنا شروع کردیا۔ یہاں تک کہ وہ میرے پاس آیا اور مجھے غسان کے بادشاہ کی طرف سے ایک خط دیا چونکہ میں پڑھا لکھا تھا، میں نے اسے پڑھا۔ اس میں تھا: امابعد! ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ آپ کے ساتھی نے آپ پر زیادتی کی ہے اور اللہ نے تم کو ذلت کے گھر میں ضائع ہونے کی جگہ پیدا نہیں کیا۔ تم ہمارے ساتھ مل جاؤ۔ ہم تمہاری خاطرداری اور دلجوئی کریں گے۔ میں نے جب اسے پڑھا تو کہا: یہ بھی ایک اور آزمائش ہے۔ پس میں نے اسے تنور میں ڈال کر جلاڈالا۔ یہاں تک کہ جب پچاس میں سے چالیس دن گزر گئے اور وحی بند رہی تو ایک دن رسول اللہ ﷺ کا قاصد میرے پاس آیا اور کہا: رسول اللہ ﷺ تم کو حکم دیتے ہیں کہ تو اپنی بیوی سے جدا ہوجا۔ میں نے کہا: میں اسے طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ انہوں نے کہا: نہیں! بلکہ اس سے علیحدہ ہوجا اور اس کے قریب نہ جا۔ پھر آپ ﷺ نے میرے دونوں ساتھیوں کے پاس بھی اسی طرح پیغام بھیجا۔ تو میں نے اپنی بیوی سے کہا: تو اپنے رشتہ داروں کے پاس چلی جا اور انہیں کے پاس رہ۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس معاملہ کا فیصلہ کردے۔ پس حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ ﷺ سے عرض

فَانْطَلَقْتُ اَتَامَّمُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَتَلَقَّانِي النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهَنِّئُونِي بِالتَّوْبَةِ وَيَقُولُونَ لِتَهْنِئْكَ تَوْبَةُ اللهِ عَلَيْكَ حَتّٰى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ النَّاسُ فَقَامَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ يُهَرْوِلُ حَتّٰى صَافَحَنِي وَهَنَّانِي وَاللهِ مَا قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ قَالَ فَكَانَ كَعْبٌ لَا يَنْسَاهَا لِطَلْحَةَ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ السُّرُورِ وَيَقُولُ اَبْشِرْ بِخَيْرِ يَوْمٍ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ اُمُّكَ قَالَ فَقُلْتُ اَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ اللهِ اَمْ مِنْ عِنْدِ اللهِ فَقَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ كَأَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ قَالَ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللهِ وَإِلَى رَسُولِهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَقُلْتُ فَإِنِّي اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ قَالَ وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ إِنَّمَا اَنْجَانِي بِالصِّدْقِ وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي اَنْ لَا اُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيتُ قَالَ فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ اَنَّ اَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اَبْلَاهُ اللهُ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى يَوْمِي هٰذَا اَحْسَنَ مِمَّا اَبْلَانِي اللهُ بِهِ وَاللهِ مَا تَعَمَّدْتُ كِذْبَةً مُنْذُ قُلْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِلَى يَوْمِي هٰذَا وَإِنِّي لَاَرْجُو اَنْ يَحْفَظَنِي اللهُ فِيمَا بَقِيَ قَالَ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿لَقَدْ تَابَ اللهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا حَتّٰى إِذَا

کیا: یارسول اللہ! ہلال بن امیہ بہت بوڑھے ہو چکے ہیں، ان کا کوئی خادم بھی نہیں ہے۔ کیا آپ ﷺ اس کی خدمت کرنے کو بھی ناپسند کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں لیکن وہ تیرے ساتھ صحبت نہ کرے۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! اسے کسی چیز کا خیال تک نہیں ہے اور اللہ کی قسم! اسے جب سے اس کا یہ معاملہ پیش آیا ہے اس دن سے لے کر آج تک وہ روہی رہاہے۔ پس مجھے میرے بعض گھروالوں نے کہا: تم بھی رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیوی کے بارے میں اجازت لے لو، جیسا کہ آپ ﷺ نے ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کو اس کی خدمت کی اجازت دے دی ہے۔ میں نے کہا: میں اس معاملہ میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت نہ طلب کروں گا کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس بارے میں کیا ارشاد فرمائیں گے جس وقت میں آپ ﷺ سے اپنی بیوی کے بارے میں اجازت لوں گا حالانکہ میں نوجوان آدمی ہوں۔ پس میں اسی طرح دس راتیں ٹھہرا رہا۔ پس ہمارے لئے پچاس راتیں اس وقت سے پوری ہو گئیں جب سے رسول اللہ ﷺ نے ہماری گفتگو کو منع فرمایا تھا۔ پھر میں نے پچاسویں رات کی صبح کو فجر کی نماز اپنے گھروں میں سے ایک گھر کی چھت پر ادا کی۔ پس اسی دوران میں اپنے اسی حال پر بیٹھا ہوا تھا جو اللہ نے ہمارے بارے میں ذکر کیا ہے۔ تحقیق! میرا دل تنگ ہونے لگا اور زمین مجھ پر باوجود وسیع ہونے کے تنگ ہو گئی تو میں نے اچانک سلع پہاڑ کی چوٹی سے ایک چلانے والے کی آواز سنی جو بلند آواز سے پکار رہا تھا۔ اے کعب بن مالک! خوش ہو جا۔ میں اسی وقت سجدہ میں گر گیا۔ اور میں نے جان لیا کہ تنگی دور ہونے کا وقت آ گیا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے نمازِ فجر پڑھنے کے بعد لوگوں میں اعلان کیا کہ ہماری توبہ قبول ہو گئی ہے۔ پس لوگ ہمیں خوشخبری دینے کے لئے چل پڑے اور کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم میرے دونوں ساتھیوں کو خوشخبری دینے چلے گئے اور ایک آدمی نے میری طرف گھوڑے کی ایڑ لگائی۔ قبیلہ اسلم کے ایک آدمی نے بلند پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر مجھے آواز دی۔ چنانچہ اس کی آواز گھوڑے کے پہنچنے سے قبل ہی پہنچ گئی۔ پس جب میرے پاس وہ صحابی آئے جن کی میں نے خوشخبری دینے والی آواز

ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ قَالَ كَعْبٌ وَاللّٰهِ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ اِذْ هَدَانِي اللّٰهُ لِلْاِسْلَامِ اَعْظَمَ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ صِدْقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ لَا اَكُوْنَ كَذَبْتُهُ فَاَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا اِنَّ اللّٰهَ قَالَ لِلَّذِيْنَ كَذَبُوْا حِيْنَ اَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرَّ مَا قَالَ لِاَحَدٍ وَقَالَ اللّٰهُ ﴿سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ﴾ قَالَ كَعْبٌ كُنَّا خُلِّفْنَا اَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ اَمْرِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ حَلَفُوْا لَهُ فَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَاَرْجَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمْرَنَا حَتّٰى قَضٰى فِيْهِ فَبِذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا﴾ وَلَيْسَ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ مِمَّا خُلِّفْنَا تَخَلُّفَنَا عَنِ الْغَزْوِ وَاِنَّمَا هُوَ تَخْلِيْفُهُ اِيَّانَا وَاِرْجَاؤُهُ اَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَذَرَ اِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ۔

سنی تھی۔ تو میں نے اپنے کپڑے اتار کر اسے پہنا دیئے، اس کی خوشخبری دینے کی وجہ سے۔ اللہ کی قسم! اس دن میرے پاس ان دو کپڑوں کے علاوہ کوئی چیز نہ تھی اور میں نے دو کپڑے ادھار لے کر خود پہنے۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے ارادہ سے روانہ ہوا تو صحابہ رضی اللہ عنہم مجھے فوج در فوج ملے جو مجھے توبہ کی قبولیت کی مبارکباد دے رہے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ کا تمہاری توبہ قبول کرنا تمہیں مبارک ہو۔ یہاں تک کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے ارد گرد موجود تھے۔ پس طلحہ بن عبید اللہ جلدی سے اٹھے یہاں تک کہ مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارکباد دی۔ اللہ کی قسم! مہاجرین میں سے ان کے علاوہ کوئی بھی نہ اٹھا۔ اسی وجہ سے کعب رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو کبھی نہ بھولے تھے۔ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ کا چہرۂ اقدس خوشی کی وجہ سے چمک رہا تھا اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: مبارک ہو تمہیں ایسی بھلائی والے دن کی۔ اس جیسی خوشی کا دن تجھ پر تیری ماں کے پیدا کرنے سے آج تک نہیں گزرا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ (توبہ کی قبولیت) آپ ﷺ کی طرف سے ہے یا اللہ عزوجل کی طرف سے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں! بلکہ اللہ کی طرف سے اور رسول اللہ ﷺ جب خوش ہوتے تو آپ ﷺ کا چہرہ اور منور ہو جاتا تھا گویا کہ وہ چاند کا ٹکڑا ہو اور ہم اس علامت کو (بخوبی) پہچانتے تھے۔ جب میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری توبہ کی تکمیل یہ ہے کہ میں اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خدمت میں بطور صدقہ پیش کر دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنا کچھ مال اپنے پاس رکھ، یہ تیرے لئے بہتر ہے۔ تو میں نے عرض کیا: میں خیبر سے اپنے حصے کے مال کو اپنے لئے رکھتا ہوں اور میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بے شک اللہ نے مجھے سچائی ہی کے ذریعہ نجات عطا فرمائی ہے اور میری توبہ کی تکمیل یہ ہے کہ میں جب تک زندہ رہوں گا کبھی سچ کے علاوہ بات نہ کروں گا۔ اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ مسلمانوں میں سے کسی ایک کو

بھی اللہ عزوجل نے سچ بولنے کی وجہ سے (ایسی) آزمائش میں ڈالا ہو اور جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ کی اس آزمائش کی خوبی کا ذکر کیا تھا۔ اس وقت سے لے کر آج تک میں نے کبھی جھوٹ کا ارادہ بھی نہیں کیا اور میں امید کرتا ہوں کہ جب تک میری زندگی باقی ہے اللہ مجھے محفوظ رکھے گا تو اللہ رب العزت نے یہ آیاتِ مبارکہ نازل فرمائی: لَقَدْ تَابَ اللّٰہُ عَلَی ...... الخ "تحقیق اللہ نے نبی، مہاجرین اور انصار پر رحمت سے رجوع فرمایا جنہوں نے آپ ﷺ کی تنگی کے وقت میں اتباع کی۔ اس کے بعد قریب ہے کہ ان میں سے ایک جماعت کے دل اپنی جگہ سے ہل جائیں۔ پھر اللہ نے ان پر مہربانی فرمائی۔ بے شک وہی ان کے ساتھ مہربان اور نہایت رحم فرمانے والا ہے اور ان تینوں پر بھی (رحمت فرمائی) جو پیچھے رہ گئے۔ یہاں تک کہ جب زمین ان پر اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہو گئی اور ان کو یقین ہو گیا کہ اللہ کے سوائی کوئی ان کیلئے پناہ کی جگہ نہیں ہے۔ پھر اللہ نے ان پر رحمت فرمائی تاکہ وہ توبہ کریں۔ بے شک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ"۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اللہ کی مجھ پر نعمتوں میں سے سب سے بڑی نعمت اسلام کے بعد میرے نزدیک میرے سچ سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سچ بولا اور اگر میں نے جھوٹ بولا ہوتا تو میں بھی اسی طرح ہلاک ہو جاتا جیسے جھوٹ بولنے والے ہلاک ہوئے۔ بے شک اللہ نے جب وحی نازل کی جتنی اس میں جھوٹ بولنے والے کے شر کو بیان کیا کسی اور کے شر کو اتنا بڑا کر کے بیان نہیں کیا اور اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: "عنقریب یہ تم سے اللہ کے نام پر قسمیں کھائیں گے جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے تاکہ تم ان سے اعراض کرو پس تم ان کی طرف سے اعراض کرو۔ بے شک وہ ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ یہ بدلہ ہے ان اعمال کا جو وہ کرتے ہیں۔ وہ آپ سے قسمیں کھاتے ہیں تاکہ آپ ﷺ ان سے راضی ہو جائیں پس اگر آپ ﷺ ان سے راضی ہو گئے تو بے شک اللہ نافرمانی کرنے والی قوم سے راضی نہیں ہوتا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے

کہا: ہم تینوں آدمیوں کو ان لوگوں سے پیچھے رکھا گیا جن کا عذر رسول اللہ ﷺ نے قبول کیا۔ جب انہوں نے آپ ﷺ سے قسمیں اٹھائیں تو ان سے بیعت کی اور ان کیلئے استغفار کیا اور رسول اللہ ﷺ نے ہمارے معاملہ کو مؤخر کر دیا یہاں تک کہ اللہ نے اس بارے میں فیصلہ فرمایا، اسی وجہ سے اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان تینوں پر بھی رحمت فرمائی جن کا معاملہ مؤخر کیا گیا۔ اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم جہاد سے پیچھے رہ گئے تھے بلکہ اس پیچھے رہ جانے سے ہمارے معاملہ کا ان لوگوں سے مؤخر رہ جانا ہے، جنہوں نے آپ ﷺ سے قسم اٹھائی اور آپ ﷺ سے عذر پیش کیا اور آپ نے ان کے عذر کو قبول کیا۔

٢٤٨٤...... و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَوَاءً -

۲۴۸۴...... یہی سابقہ حدیث اس سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

٢٤٨٥...... و حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمٍ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ عَلَى يُونُسَ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَلَّ مَا يُرِيدُ غَزْوَةً إِلا وَرَّى بِغَيْرِهَا حَتَّى كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ أَبَا خَيْثَمَةَ وَلُحُوقَهُ بِالنَّبِيِّ ﷺ -

۲۴۸۵...... حضرت عبید اللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی راہ نمائی کرنے والے تھے جب وہ نابینا ہو گئے تھے وہ کہتے ہیں میں نے کعب بن مالک کو اپنی حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، جب وہ غزوہ تبوک میں حضور ﷺ سے پیچھے رہ گئے تھے بقیہ حدیث حسب سابق ہے اس روایت میں مزید اضافہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی کسی غزوہ میں تشریف لے جانے کا ارادہ کرتے تو کنایتاً اس کا ذکر فرمادیتے لیکن اس غزوہ میں آپ ﷺ نے پوری وضاحت کے ساتھ بتایا تھا البتہ حضرت زہری کے بھتیجے کی روایت کردہ حدیث میں حضرت ابوخیثمہ اور اس کے نبی کریم ﷺ سے مل جانے کا ذکر نہیں ہے۔

٢٤٨٦...... و حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ

۲۴۸۶...... حضرت عبید اللہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جو حضرت کعب رضی اللہ عنہ کی راہ نمائی کرنے والے تھے جب ان کی بصارت ختم ہو گئی تھی اور وہ اپنی قوم میں سب سے زیادہ عالم اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو محفوظ رکھنے والے تھے۔ وہ کہتے ہیں میں نے اپنے

كَعْبٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ حِينَ أُصِيبَ بَصَرُهُ وَكَانَ أَعْلَمَ قَوْمِهِ وَأَوْعَاهُمْ لِأَحَادِيثِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ يُحَدِّثُ أَنَّهُ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَغَزَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَاسٍ كَثِيرٍ يَزِيدُونَ عَلَى عَشَرَةِ آلَافٍ وَلَا يَجْمَعُهُمْ دِيوَانُ حَافِظٍ۔

والد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا اور وہ ان تین میں سے ایک تھے جن کی توبہ قبول کی گئی وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ دو غزوات کے علاوہ کسی بھی غزوہ میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے نہیں رہے باقی حدیث حسب سابق ہے اور اس روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بہت کثیر لوگوں کے ہمراہ جہاد کیا جو دس ہزار سے بھی زیادہ تھے اور ان کا شمار کسی رجسٹر میں درج نہیں کیا گیا۔

باب-۴۶۷ باب في حديث الافك وقبول توبة القاذف

واقعہ اِفک اور تہمت لگانے والوں کی توبہ قبول ہونے کے بیان میں[1]

۲۴۸۷...... حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ ح و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَالسِّيَاقُ حَدِيثُ مَعْمَرٍ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدٍ وَابْنِ رَافِعٍ قَالَ يُونُسُ وَمَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ وَعَلْقَمَةُ بْنُ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللهُ مِمَّا قَالُوا وَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعَى لِحَدِيثِهَا

۲۴۸۷...... حضرت سعید بن مسیب، عروہ بن زبیر، علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعودؓ سے سیدہ عائشہ زوجۂ نبی کریم کی حدیث روایت ہے کہ جب تہمت سے ان کے بارے میں کہا گیا جو کہا۔ پس اللہ نے انہیں ان کی تہمت سے پاک کیا حضرت زہری نے کہا: ان سب نے مجھ سے اس حدیث کا ایک ایک حصہ روایت کیا اور ان میں سے کچھ دوسروں سے اس حدیث کو زیادہ یاد رکھنے والے تھے اور عمدہ طور پر روایت کرنے والے تھے اور میں نے ان سب سے اس حدیث کو محفوظ یاد رکھا جو انہوں نے مجھ سے روایت کی اور ان میں سے ہر ایک کی حدیث دوسرے کی حدیث کی تصدیق کرتی ہے یہ سب روایت کرتے ہیں کہ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب کسی سفر پر جانے کا ارادہ کرتے تو اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے درمیان قرعہ ڈالتے۔

---

[1] فائدہ...... ہجرت کے چھٹے یا پانچویں یا ایک اور قول کے مطابق چوتھے سال لیکن صحیح ترین روایت کے مطابق پانچویں سال رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بنی المصطلق کی نیت سے نکلنے کی تیاری فرمائی، اس غزوہ سے واپسی پر تاریخ اسلام کا وہ عجیب اور افسوسناک واقعہ پیش آیا جو قرآن وحدیث کی اصطلاح میں "حديث الافك" یا واقعہ افک کے نام سے معروف ہے۔ جس میں منافقین نے سیدۂ کائنات ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر تہمت بدکاری لگائی اور اس کا اتنا چرچا کیا کہ بعض مخلص مسلمان بھی اس پروپیگنڈہ کے زیر اثر آگئے۔ لیکن خالق جل مجدہٗ نے صدیقۂ کائنات کی براءت پوری شان کے ساتھ اپنی کتاب مجید کے اندر اس پرزور انداز میں نازل فرمائی کہ رہتی دنیا تک کیلئے ہر مسلمان ان کی براءت قرآن کے الفاظ سے کرتا رہے گا اور ہر بار اُن منافقین کے چہرہ کی سیاہی میں اضافہ کا سبب بنتا رہے گا۔

مِنْ بَعْضٍ وَاَثْبَتَ اقْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمُ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا ذَكَرُوا اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا اُنْزِلَ الْحِجَابُ فَاَنَا اُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَاُنْزَلُ فِيهِ مَسِيرَنَا حَتّى اِذَا فَرَغَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ غَزْوِهِ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَقُمْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتّى جَاوَزْتُ الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ مِنْ شَاْنِي اَقْبَلْتُ اِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَاِذَا عِقْدِي مِنْ جَزْعِ ظَفَارٍ قَدِ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي ابْتِغَاؤُهُ وَاَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يَرْحَلُونَ لِي فَحَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى بَعِيرِيَ الَّذِي كُنْتُ اَرْكَبُ وَهُمْ يَحْسِبُونَ اَنِّي فِيهِ قَالَتْ وَكَانَتِ النِّسَاءُ اِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يُهَبَّلْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ اِنَّمَا يَاْكُلْنَ الْعُلْقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ ثِقَلَ الْهَوْدَجِ حِينَ رَحَلُوهُ وَرَفَعُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ فَبَعَثُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا وَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ فَجِئْتُ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِهَا دَاعٍ وَلَا مُجِيبٌ فَتَيَمَّمْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ وَظَنَنْتُ اَنَّ الْقَوْمَ سَيَفْقِدُونِي فَيَرْجِعُونَ اِلَيَّ فَبَيْنَا اَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَنِمْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعَطَّلِ السُّلَمِيُّ ثُمَّ الذَّكْوَانِيُّ قَدْ عَرَّسَ مِنْ وَرَاءِ الْجَيْشِ فَادَّلَجَ فَاَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَاَى سَوَادَ

پس ان میں سے جس کا قرعہ نکلتا رسول اللہ ﷺ اسے اپنے ہمراہ لے جاتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اس غزوہ میں بھی آپ ﷺ نے ہمارے درمیان قرعہ ڈالا تو اس میں میرے نام کا قرعہ نکل آیا۔ پس میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ گئی اور یہ پردہ کے احکام نازل ہونے کے بعد کا واقعہ ہے۔ پس مجھے میرے محمل (کجاوہ) میں سوار کیا جاتا اور اسی میں (پڑاؤ کے وقت) اتارا جاتا۔ پس ہم چلتے رہے یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ سے فارغ ہو کر لوٹے اور ہم مدینہ کے قریب ہو گئے تو آپ ﷺ نے رات کو کوچ کرنے کا اعلان کیا۔ جب آپ ﷺ نے کوچ کرنے کا اعلان کیا تو میں کھڑی ہوئی چل دی یہاں تک کہ لشکر سے دور چلی گئی جب میں قضائے حاجت سے فارغ ہوئی اور کجاوے کی طرف لوٹ کر آئی تو میں نے اپنے سینے کو ٹٹولا تو میرا ہار (یمن کے علاقے) ظفار کے نگینوں والا ٹوٹ چکا تھا۔ پس میں واپس گئی اور اپنے ہار کو ڈھونڈنا شروع کر دیا اور مجھے اس ہار کی تلاش نے روک لیا اور میرا کجاوہ اٹھانے والی جماعت آئی۔ پس انہوں نے میرے کجاوے کو اُٹھا کر میرے اونٹ پر رکھ دیا جس پر میں سوار ہوتی تھی اور وہ گمان کرتے تھے کہ میں اس کجاوے میں ہوں اور ان دنوں عورتیں دبلی پتلی ہوا کرتی تھیں، موٹی تازی اور بھاری بھر کم نہ ہوتی تھیں اور نہ گوشت سے بھر پور کیونکہ وہ کھانا کم کھایا کرتی تھیں۔ اسی وجہ سے جب ان لوگوں نے کجاوہ کو اٹھا کر سوار کیا تو وزن کا اندازہ نہ لگا سکے اور میں نوخیز نوجوان لڑکی تھی۔ پس انہوں نے اونٹ کو اُٹھایا اور روانہ ہو گئے اور میں نے لشکر کے چلے جانے کے بعد ہار کو پا لیا۔ پس میں ان کے پڑاؤ کی جگہ آئی مگر وہاں پر نہ کوئی پکارنے والا تھا اور نہ ہی کوئی جواب دینے والا۔ میں نے اسی جگہ کا ارادہ کیا جہاں پر میں پہلے تھی اور میرا گمان تھا کہ عنقریب وہ لوگ مجھے گم پا کر میری طرف لوٹ آئیں گے اسی دوران میں اپنی جگہ پر بیٹھی ہوئی تھی کہ میری آنکھوں میں نیند کا غلبہ آیا اور میں سو گئی اور حضرت صفوان بن معطل سلمی ذکوانی رضی اللہ عنہ نے لشکر سے پیچھے رات گزاری تھی وہ پچھلی رات کو چل کر صبح سویرے ہی میری جگہ پر پہنچ گئے سوئے ہوئے انسان کی سیاہی دیکھ کر میرے پاس آئے اور مجھے دیکھتے ہی

إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَأَتَانِي فَعَرَفَنِي حِينَ رَآنِي وَقَدْ كَانَ يَرَانِي قَبْلَ أَنْ يُضْرَبَ الْحِجَابُ عَلَيَّ فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفَنِي فَخَمَّرْتُ وَجْهِي بِجِلْبَابِي وَ وَاللهِ مَا يُكَلِّمُنِي كَلِمَةً وَلا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ حَتّى أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ فَوَطِئَ عَلَى يَدِهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقَ يَقُودُ بِيَ الرَّاحِلَةَ حَتّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُوغِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ فِي شَأْنِي وَكَانَ الَّذِي تَوَلّى كِبْرَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ شَهْرًا وَالنَّاسُ يُفِيضُونَ فِي قَوْلِ أَهْلِ الإِفْكِ وَلا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ وَهُوَ يَرِيبُنِي فِي وَجَعِي أَنِّي لا أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اللُّطْفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَشْتَكِي إِنَّمَا يَدْخُلُ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ كَيْفَ تِيكُمْ فَذَاكَ يَرِيبُنِي وَلا أَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتّى خَرَجْتُ بَعْدَ مَا نَقَهْتُ وَخَرَجَتْ مَعِي أُمُّ مِسْطَحٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ وَهُوَ مُتَبَرَّزُنَا وَلا نَخْرُجُ إِلا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنُفَ قَرِيبًا مِنْ بُيُوتِنَا وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الأُوَلِ فِي التَّنَزُّهِ وَكُنَّا نَتَأَذّى بِالْكُنُفِ أَنْ نَتَّخِذَهَا عِنْدَ بُيُوتِنَا فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ بِنْتُ أَبِي رُهْمِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَأُمُّهَا ابْنَةُ صَخْرِ بْنِ عَامِرٍ خَالَةُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَابْنُهَا مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَبِنْتُ أَبِي رُهْمٍ قِبَلَ بَيْتِي حِينَ فَرَغْنَا مِنْ شَأْنِنَا فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ تَعِسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِئْسَ مَا قُلْتِ أَتَسُبِّينَ رَجُلًا قَدْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَتْ أَيْ هَنْتَاهْ أَوَ لَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ قُلْتُ وَمَاذَا قَالَ قَالَتْ فَأَخْبَرَتْنِي

پہچان گئے کیونکہ انہوں نے مجھے احکام پردہ نازل ہونے سے پہلے دیکھا ہوا تھا۔ جب انہوں نے مجھے پہچان کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا تو میں بیدار ہو گئی پس میں نے اپنے چہرے کو اپنی چادر سے ڈھانپ لیا۔ اللہ کی قسم! انہوں نے مجھ سے ایک کلمہ بھی گفتگو نہیں کی اور نہ میں نے ان سے (انا للہ) کے علاوہ کوئی کلمہ سنا۔ یہاں تک کہ انہوں نے اپنی سواری کو بٹھا دیا اور میں اونٹنی پر ہاتھ کے سہارے سوار ہو گئی پس وہ سواری کی مہار پکڑ کر (آگے آگے) چل دیئے۔ یہاں تک ہم لشکر کو ان کے پڑاؤ کے بعد پہنچ گئے جو کہ عین دوپہر کے وقت پہنچے تھے۔ پس جس شخص کو (بدگمانی کی وجہ سے) ہلاک ہونا تھا، وہ ہلاک ہو گیا وہ شخص جس نے سب سے بڑی تہمت لگائی تھی وہ عبداللہ بن ابی بن سلول تھا۔ ہم مدینہ پہنچ گئے اور میں مدینہ پہنچنے کے بعد ایک ماہ تک بیمار رہی اور لوگوں نے تہمت لگانے والوں کی باتوں پر غور کرنا شروع کر دیا اور میں اس بارے میں کچھ نہ جانتی تھی البتہ مجھے اس بات نے شک میں ڈالا کہ میں نے اپنی اس بیماری میں رسول اللہ ﷺ کی وہ شفقت نہ دیکھی جو اپنی (پچھلی) بیماریوں کے وقت اس سے پہلے دیکھتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے، سلام کرتے پھر فرماتے تمہارا کیا حال ہے؟ یہ بات مجھے شک میں ڈالتی تھی لیکن مجھے کسی برائی کے بارے میں شعور تک نہ تھا یہاں تک کہ کمزور ہونے کے بعد ایک دن میں قضائے حاجت کے لئے باہر نکلی اور حضرت ام مسطح بھی میرے ساتھ مناصع کی طرف نکلی اور وہ ہمارا بیت الخلاء تھا اور ہم صرف رات کے وقت نکلا کرتی تھیں اور یہ ہمارے گھروں کے قریب بیت الخلاء بننے سے پہلے کا واقعہ ہے اور ہمارا معاملہ عرب کے پہلے لوگوں کی طرح تھا کہ ہم قضائے حاجت کے لئے جنگل میں جایا کرتی تھیں اور بیت الخلاء گھروں کے قریب بنانے سے ہم نفرت کرتے تھے، پس میں اور ام مسطح رضی اللہ عنہا چلیں اور وہ ابو رھم بن عبد المطلب بن عبد مناف کی بیٹی تھیں اور ان کی والدہ صخر بن عامر کی بیٹی تھیں جو حضرت ابو بکر صدیق کی خالہ تھیں اور اس کا بیٹا مسطح اثاثہ بن عباد بن عبد المطلب کا بیٹا تھا۔ پس جب میں اور ابو رہم کی بیٹی قضائے حاجت سے فارغ ہو کر اپنے گھر کی طرف لوٹیں تو ام مسطح

بِقَوْلِ اَهْلِ الافْكِ فَازْدَدْتُ مَرَضًا اِلَى مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ اِلَى بَيْتِي فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ كَيْفَ تِيكُمْ قُلْتُ اَتَاْذَنُ لِي اَنْ آتِيَ اَبَوَيَّ قَالَتْ وَاَنَا حِينَئِذٍ اُرِيدُ اَنْ اَتَيَقَّنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا فَاَذِنَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ فَجِئْتُ اَبَوَيَّ فَقُلْتُ لِاُمِّي يَا اُمَّتَاهْ مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّةُ هَوِّنِي عَلَيْكِ فَوَاللهِ لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَاَةٌ قَطُّ وَضِيئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرُ اِلا كَثَّرْنَ عَلَيْهَا قَالَتْ قُلْتُ سُبْحَانَ اللهِ وَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا قَالَتْ فَبَكَيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى اَصْبَحْتُ لا يَرْقَاُ لِي دَمْعٌ وَلا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ اَصْبَحْتُ اَبْكِي وَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلِيَّ ابْنَ اَبِي طَالِبٍ وَاُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلْبَثَ الْوَحْيُ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ اَهْلِهِ قَالَتْ فَاَمَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَاَشَارَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالَّذِي يَعْلَمُ مِنْ بَرَاءَةِ اَهْلِهِ وَبِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ لَهُمْ مِنَ الْوُدِّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هُمْ اَهْلُكَ وَلا نَعْلَمُ اِلا خَيْرًا وَاَمَّا عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَمْ يُضَيِّقِ اللهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ وَاِنْ تَسْاَلِ الْجَارِيَةَ تَصْدُقْكَ قَالَتْ فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بَرِيرَةَ فَقَالَ اَيْ بَرِيرَةُ هَلْ رَاَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيبُكِ مِنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَهُ بَرِيرَةُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ رَاَيْتُ عَلَيْهَا اَمْرًا قَطُّ اَغْمِصُهُ عَلَيْهَا اَكْثَرَ مِنْ اَنَّهَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ تَنَامُ عَنْ عَجِينِ اَهْلِهَا فَتَاْتِي الدَّاجِنُ فَتَاْكُلُهُ قَالَتْ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَاسْتَعْذَرَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اُبَيٍّ ابْنِ سَلُولَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَ اَذَاهُ فِي اَهْلِ بَيْتِي فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى اَهْلِي اِلا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ

رضی اللہ عنہا کا پاؤں ان کی چادر میں الجھ گیا تو اس نے کہا: مسطح ہلاک ہوا۔ میں نے اس سے کہا: آپ نے جو بات کی ہے، وہ بری بات ہے۔ کیا آپ ایسے آدمی کو گالی دیتی ہے جو غزوہ بدر میں شریک ہوا تھا۔ اس نے کہا: اے بھولی بھالی عورت! کیا تو نے وہ بات نہیں سنی جو اس نے کہی ہے، میں نے کہا: اس نے کیا کہا ہے؟ پھر اس نے مجھے تہمت کی بات کے بارے میں خبر دی۔ یہ سنتے ہی میری بیماری میں اور اضافہ ہو گیا پس جب میں اپنے گھر کی طرف لوٹی تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے، سلام کیا پھر فرمایا: تمہارا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا: آپ ﷺ مجھے میرے والدین کے پاس جانے کی اجازت دیتے ہیں؟ اور اس وقت میرا یہ ارادہ تھا کہ میں اپنے والدین کی طرف سے اس خبر کی تحقیق کروں پس رسول اللہ ﷺ نے مجھے اجازت دے دی۔ پس میں اپنے والدین کے پاس آئی تو میں نے اپنی والدہ سے کہا: اے امی جان! لوگ کیا باتیں بنا رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: اے میری پیاری بیٹی! اپنے آپ پر قابو رکھ۔ اللہ کی قسم! ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ کوئی عورت اپنے خاوند کے نزدیک محبوب ہو اور اس کی سوکنیں بھی ہوں جو اس کے خلاف کوئی بات نہ بنائیں۔ ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے کہا: سبحان اللہ! واقعتاً لوگوں نے ایسی باتیں کی ہیں۔ فرماتی ہیں میں اس رات صبح تک روتی رہی، نہ میرے آنسو رکے اور نہ ہی میں نے نیند کو آنکھوں کا سرمہ بنایا۔ پھر میں نے روتے ہوئے صبح کی اور رسول اللہ ﷺ نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ابھی تک وحی نازل نہیں ہوئی تھی اور ان سے اپنی اہلیہ کو جدا کرنے کا مشورہ طلب کیا۔ پس حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کو وہی مشورہ دیا جو رسول اللہ ﷺ اپنی اہلیہ کی برأت کے بارے میں جانتے تھے اور وہ جانتے تھے کہ آپ ﷺ کو ان کے ساتھ محبت ہے۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ آپ ﷺ کے گھر والی ہے اور ہم بھلائی کے علاوہ ان میں کچھ نہیں جانتے اور بہر حال علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب نے کہا: اللہ نے آپ ﷺ پر کوئی تنگی نہیں کی اور ان کے علاوہ بہت عورتیں موجود ہیں اور اگر آپ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا)

عَلَيْهِ إِلا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلا مَعِي فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الأَنْصَارِيُّ فَقَالَ أَنَا أَعْذِرُكَ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ كَانَ مِنَ الأَوْسِ ضَرَبْنَا عُنُقَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا الْخَزْرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا وَلَكِنِ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللهِ لا تَقْتُلُهُ وَلا تَقْدِرُ عَلَى قَتْلِهِ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللهِ لَنَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ فَثَارَ الْحَيَّانِ الأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتَتِلُوا وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَتُوا وَسَكَتَ قَالَتْ وَبَكَيْتُ يَوْمِي ذَلِكَ لا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ بَكَيْتُ لَيْلَتِي الْمُقْبِلَةَ لا يَرْقَأُ لِي دَمْعٌ وَلا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ وَأَبَوَايَ يَظُنَّانِ أَنَّ الْبُكَاءَ فَالِقٌ كَبِدِي فَبَيْنَمَا هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي اسْتَأْذَنَتْ عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا فَجَلَسَتْ تَبْكِي قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مُنْذُ قِيلَ لِي مَا قِيلَ وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لا يُوحَى إِلَيْهِ فِي شَأْنِي بِشَيْءٍ قَالَتْ فَتَشَهَّدَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي عَنْكِ كَذَا وَكَذَا فَإِنْ كُنْتِ بَرِيئَةً فَسَيُبَرِّئُكِ اللهُ وَإِنْ كُنْتِ أَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبٍ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مَقَالَتَهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى مَا أُحِسُّ مِنْهُ قَطْرَةً فَقُلْتُ لِأَبِي أَجِبْ عَنِّي رَسُولَ اللهِ ﷺ فِيمَا قَالَ

کی لونڈی سے پوچھیں تو وہ آپ ﷺ سے سچی بات کر دے گی۔ پس رسول اللہ ﷺ نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو بلوایا تو فرمایا: اے بریرہ! کیا تو نے کوئی ایسی چیز دیکھی ہے جس نے تجھے (سیدہ) عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی طرف سے شک میں ڈالا ہو؟ آپ ﷺ سے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق دے کر بھیجا ہے میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جس پر نکتہ چینی کی جا سکے یا عیب لگایا جا سکے۔ باقی یہ بات ہے کہ نو عمر نوجوان لڑکی ہے اپنے گھر والوں کا آٹا گوندھتے گوندھتے سو جاتی ہے اور بکری آ کر اسے کھا لیتی ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور عبد اللہ بن ابی بن سلول سے جواب طلب کیا۔ فرماتی ہیں، پس رسول اللہ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: اے مسلمانوں کی جماعت! تم میں سے کون بدلہ لے گا اس آدمی سے جس کی طرف سے مجھے اپنے اہل بیت کے بارے میں تکلیف پہنچی ہے۔ اللہ کی قسم! میں تو اپنے گھر والوں میں سوائے بھلائی کے کوئی بات نہیں جانتا اور جس آدمی کا تم ذکر کرتے ہو (صفوان) کے بارے میں بھی سوائے بھلائی کے کوئی بات نہیں جانتا اور نہ وہ میرے ساتھ کے علاوہ کبھی میرے گھر والوں کے پاس گیا ہے۔ پس حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اس سے میں آپ ﷺ کا بدلہ لیتا ہوں اگر وہ قبیلہ اوس سے ہے تو ہم اس کی گردن مار دیں گے اور اگر ہمارے بھائیوں (یعنی) قبیلہ خزرج میں سے ہوا تو آپ ﷺ جو حکم اس کے بارے میں دیں گے ہم آپ ﷺ کے حکم کی تعمیل کریں گے۔ پھر قبیلہ خزرج کے سردار سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور وہ نیک آدمی تھے لیکن انہیں کچھ جاہلیت کے قبائلی تعصب نے بھڑکا دیا۔ پس انہوں نے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے سچ نہ کہا، اللہ کی قسم! تم اسے قتل نہیں کر سکتے اور نہ ہی تمہیں اس کے قتل پر قدرت حاصل ہے۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ، سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے چچا زاد کھڑے ہوئے تو سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا: تم نے بھی حق بات نہیں کی البتہ ہم ضرور

فَقَالَ وَاللهِ مَا اَدْرِي مَا اَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ لِأُمِّي اَجِيبِي عَنِّي رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ وَاللهِ مَا اَدْرِي مَا اَقُولُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ وَاَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثَةُ السِّنِّ لا اَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ اِنِّي وَاللهِ لَقَدْ عَرَفْتُ اَنَّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ بِهٰذَا حَتّٰى اسْتَقَرَّ فِي نُفُوسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ فَاِنْ قُلْتُ لَكُمْ اِنِّي بَرِيئَةٌ وَاللهُ يَعْلَمُ اَنِّي بَرِيئَةٌ لا تُصَدِّقُونِي بِذٰلِكَ وَلَئِنِ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِاَمْرٍ وَاللهُ يَعْلَمُ اَنِّي بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُونَنِي وَاِنِّي وَاللهِ مَا اَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا اِلا كَمَا قَالَ اَبُو يُوسُفَ ﴿فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ﴾ قَالَتْ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ عَلٰى فِرَاشِي قَالَتْ وَاَنَا وَاللهِ حِينَئِذٍ اَعْلَمُ اَنِّي بَرِيئَةٌ وَاَنَّ اللهَ مُبَرِّئِي بِبَرَاءَتِي وَلٰكِنْ وَاللهِ مَا كُنْتُ اَظُنُّ اَنْ يُنْزَلَ فِي شَاْنِي وَحْيٌ يُتْلٰى وَلَشَاْنِي كَانَ اَحْقَرَ فِي نَفْسِي مِنْ اَنْ يَتَكَلَّمَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ بِاَمْرٍ يُتْلٰى وَلٰكِنِّي كُنْتُ اَرْجُو اَنْ يَرٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَرِّئُنِي اللهُ بِهَا قَالَتْ فَوَاللهِ مَا رَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَجْلِسَهُ وَلا خَرَجَ مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ اَحَدٌ حَتّٰى اَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى نَبِيِّهِ ﷺ فَاَخَذَهُ مَا كَانَ يَاْخُذُهُ مِنَ الْبُرَحَاءِ عِنْدَ الْوَحْيِ حَتّٰى اِنَّهُ لَيَتَحَدَّرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجُمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي الْيَوْمِ الشَّاتِ مِنْ ثِقَلِ الْقَوْلِ الَّذِي اُنْزِلَ عَلَيْهِ قَالَتْ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ اَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اَنْ قَالَ اَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ اَمَّا اللهُ فَقَدْ بَرَّاَكِ فَقَالَتْ لِي اُمِّي قُومِي اِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللهِ لا اَقُومُ اِلَيْهِ وَلا اَحْمَدُ اِلا اللهَ هُوَ الَّذِي اَنْزَلَ بَرَاءَتِي قَالَتْ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْا بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ﴾ عَشْرَ آيَاتٍ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ

بالضرور اسے قتل کریں گے۔ تو کیا تم منافق ہو جو منافقین کی طرف سے لڑ رہے ہو۔ الغرض اوس اور خزرج دونوں قبیلوں کو جوش آ گیا یہاں تک کہ انہوں نے باہم لڑنے کا پختہ ارادہ کر لیا اور رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ برابر ان کے غصہ کو ٹھنڈا کرنے کیلئے لگے رہے۔ یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے اور آپ ﷺ بھی خاموش ہو گئے۔ (سیدہ عائشہ) رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں اس دن بھی روتی رہی۔ میرے آنسو نہیں رکتے تھے اور نہ میری آنکھوں نے نیند کو سرمہ بنایا۔ پھر میں آنے والی رات میں بھی اسی طرح روتی رہی نہ میرے آنسو رکے اور نہ ہی (میری آنکھوں نے) نیند کو سرمہ بنایا اور میرے والدین نے گمان کیا کہ (اس قدر) رونا میرے جگر کو پھاڑ دے گا۔ اسی دوران کہ وہ میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور میں رو رہی تھی کہ انصار میں سے ایک عورت نے میرے پاس آنے کی اجازت مانگی۔ میں نے اسے اجازت دی۔ پس وہ بھی بیٹھ کر رونا شروع ہو گئی۔ پس ہم اسی حال میں تھیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے پاس تشریف لائے سلام کیا، پھر بیٹھ گئے۔ فرماتی ہیں کہ جب سے میرے بارے میں باتیں کی گئیں جو کی گئیں آپ ﷺ میرے پاس نہ بیٹھے تھے اور ایک مہینہ گزر چکا تھا لیکن آپ ﷺ کی طرف میرے بارے میں کوئی وحی نازل نہ کی گئی تھی پھر رسول اللہ ﷺ نے بیٹھتے ہی تشہد پڑھا۔ پھر فرمایا: امابعد! اے عائشہ! مجھے تیرے بارے میں ایسی ایسی خبر پہنچی ہے۔ پس اگر تو پاک دامن ہے تو عنقریب اللہ تیری پاکدامنی واضح کر دے گا اور اگر تو گناہ میں ملوث ہو چکی ہو تو اللہ سے مغفرت طلب کر اور اس کی طرف رجوع کر۔ پس بے شک بندہ جب گناہ کا اعتراف کر لیتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ بھی اس پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرماتا ہے۔ پس جب رسول اللہ ﷺ اپنی گفتگو پوری کر چکے تو میرے آنسو بالکل رک گئے۔ یہاں تک میں نے آنسوؤں سے ایک قطرہ تک محسوس نہ کیا۔ میں نے اپنے والد سے عرض کیا: آپ میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو ان باتوں کا جواب دیں جو آپ ﷺ نے فرمائی ہیں۔ تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو کیا جواب دوں؟ پھر میں نے اپنی والدہ سے

وَجَلَّ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ بَرَاءَتِي قَالَتْ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَفَقْرِهِ وَاللهِ لَا اُنْفِقُ عَلَيْهِ شَيْئًا اَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلَا يَأْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْا اُولِي الْقُرْبٰى﴾ اِلَى قَوْلِهِ ﴿اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللهُ لَكُمْ﴾ قَالَ حِبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ هٰذِهِ اَرْجَى آيَةٍ فِي كِتَابِ اللهِ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ وَاللهِ اِنِّي لَاُحِبُّ اَنْ يَّغْفِرَ اللهُ لِي فَرَجَعَ اِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ لَا اَنْزِعُهَا مِنْهُ اَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَاَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ اَمْرِي مَا عَلِمْتِ اَوْ مَا رَاَيْتِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ اَحْمِي سَمْعِي وَبَصَرِي وَاللهِ مَا عَلِمْتُ اِلَّا خَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَعَصَمَهَا اللهُ بِالْوَرَعِ وَطَفِقَتْ اُخْتُهَا حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَهٰذَا مَا انْتَهَى اِلَيْنَا مِنْ اَمْرِ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطِ وَ قَالَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ -

عرض کیا کہ آپ میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو جواب دیں۔ تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں بھی نہیں جانتی کہ میں رسول اللہ ﷺ کو کیا جواب دوں۔ تو میں نے عرض کیا: میں ایک نو عمر لڑکی ہوں۔ میں قرآن مجید کی تلاوت کثرت سے نہیں کر سکتی اور اللہ کی قسم میں جانتی ہوں کہ تم اس تہمت کی بات کو سن چکے ہو۔ یہاں تک کہ وہ بات تمہارے دلوں میں پختہ ہو چکی ہے اور تم نے اس کو سچ سمجھ لیا ہے پس اگر میں تم سے کہوں کہ میں پاک دامن ہوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں پاک دامن ہوں تو تم میری تصدیق نہ کرو گے پس مجھے حضرت یوسفؑ کے والد کی بات کے علاوہ کوئی صورت میرے اور تمہارے درمیان بطور مثال نظر نہیں آتی کہ انہوں نے کہا: ﴿فصبر جمیل و اللہ﴾ پس صبر ہی بہتر اور خوب ہے اور تمہاری اس گفتگو پر اللہ ہی سے مدد طلب کرتا ہوں۔ فرماتی ہیں پھر میں نے کروٹ بدل لی اور اپنے بستر پر لیٹ گئی۔ فرماتی ہیں، اللہ کی قسم! میں اس وقت بھی جانتی تھی کہ میں پاک دامن ہوں اور بے شک اللہ تعالیٰ میری پاک دامنی کو واضح فرمائے گا لیکن اللہ کی قسم! میرا یہ گمان بھی نہ تھا کہ میرے بارے میں ایسی وحی نازل کی جائے گی جس کی تلاوت کی جائے گی اور میں اپنی شان کو اپنے دل میں کم سمجھتی تھی۔ اس سے کہ اللہ رب العزت میرے معاملہ میں کلام کریگا، جس کی تلاوت کی جائے گی لیکن میں تو یہ امید کرتی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نیند میں خواب میں دیکھیں گے جس میں اللہ میری پاک دامنی واضح کر دیں گے۔ فرماتی ہیں اللہ کی قسم! ابھی رسول اللہ ﷺ اپنی جگہ سے نہ اُٹھے تھے اور نہ ہی گھر والوں میں سے کوئی بھی باہر گیا تھا کہ اللہ رب العزت نے اپنے نبی ﷺ پر وحی نازل فرمائی اور آپ پر وحی کی شدت طاری ہو گئی جو وحی کے نزول کے وقت ہوتی تھی یہاں تک کہ اس سخت سردی کے دن میں بھی آپ ﷺ کے پسینہ کے قطرات موتیوں کی طرح ڈھلنے لگے اس وحی کے بوجھ کی وجہ سے جو آپ ﷺ پر نازل کی گئی۔ جب رسول اللہ ﷺ کی یہ حالت دور ہو گئی یعنی وحی پوری ہو گئی تو آپ ﷺ مسکرانے لگے اور آپ ﷺ کا پہلا کلمہ جس سے آپ ﷺ نے گفتگو کی یہ تھا کہ اے عائشہ! خوش ہو جا کہ اللہ نے تیری پاک دامنی

واضح کر دی ہے مجھ سے میری والدہ نے کہا: آپ ﷺ کی طرف اُٹھ کر آپ ﷺ کا شکریہ ادا کر۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں صرف اللہ ہی کے سامنے کھڑی ہوں اور اسی اللہ کی حمد و ثناء بیان کروں گی جس نے میری براءت نازل کی۔ پس اللہ رب العزت نے یہ آیات نازل کیں: **ان الذین جاء و بالافلک** ...... الخ یعنی بے شک تم میں سے وہ جماعت جس نے تہمت لگائی" ان دس آیات میں اللہ نے میری براءت نازل کی۔ فرماتی ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ جو مسطح پر قرابت داری اور ان کی غربت کی وجہ سے خرچ کیا کرتے تھے، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس کے بعد جو اس نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں کہا کبھی بھی انہیں کچھ نہ دوں گا۔ تو اللہ رب العزت نے **ولا یاتل اولوا**...... سے **الا تحبون ان یغفراللہ لکم** تک آیات نازل فرمائیں۔ "تم میں سے جو لوگ صاحب فضل اور صاحب وسعت ہیں وہ یہ قسم نہ کھائیں کہ وہ اپنے رشتہ داروں اور مسکینوں اور اللہ کے راستہ میں ہجرت کرنے والوں کو (کچھ) نہ دیں گے اور انہیں چاہیے کہ وہ اپنے رشتہ داروں اور مسکینوں اور اللہ کے راستہ میں ہجرت کرنے والوں کو (کچھ) دیں اور انہیں چاہیے کہ وہ معاف کر دیں اور در گزر کریں (اے ایمان والو!) کیا تمہیں یہ پسند نہیں ہے کہ اللہ تمہیں معاف فرمادے اور اللہ بہت معاف کرنے والا، بے حد مہربان ہے" حضرت عبد اللہ بن مالک نے کہا: اللہ کی کتاب میں یہ آیت سب سے زیادہ امید بڑھانے والی ہے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اللہ مجھے معاف فرمادے پھر انہوں نے حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کو وہی خرچ دوبارہ دینا شروع کر دیا جو اسے پہلے دیا کرتے تھے اور کہا: میں اس سے یہ کبھی بھی نہ روکوں گا۔ ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے میرے معاملے کے بارے میں پوچھا کہ تو کیا جانتی ہے یا تو نے کیا دیکھا؟ تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے کانوں اور آنکھوں کی حفاظت رکھتی ہوں یعنی بن سنے یا دیکھے کوئی بات بیان نہیں کرتی۔ اللہ کی قسم! میں ان کے بارے میں سوائے

بھلائی کے کچھ نہیں جانتی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یہی وہ عورت تھیں جو رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے میرے مقابل اور برابر کی تھیں۔ پس اللہ نے انہیں تقویٰ کی وجہ سے محفوظ رکھا البتہ ان کی بہن حمنہ بنت حجش ان سے اس معاملہ میں لڑیں اور وہ بھی تہمت کی ہلاکت میں ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاک ہوئی۔ حضرت زہریؒ نے کہا: یہ وہ حدیث ہے جو ہم تک اس معاملہ کے متعلق اس جماعت کے ذریعہ پہنچی ہے اور حضرت یونسؒ کی روایت کردہ حدیث میں کہا کہ (حمنہ کو) تعصب نے تہمت میں شریک ہونے پر ابھارا۔ [1]

۲۴۸۸...... و حَدَّثَنِي اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ قَالا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ كِلاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ بِاِسْنَادِهِمَا وَفِي حَدِيثِ فُلَيْحٍ اجْتَهَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ احْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَقَوْلِ يُونُسَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ قَالَ عُرْوَةُ كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ اَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَّانُ وَتَقُولُ فَاِنَّهُ قَالَ فَاِنَّ اَبِي وَوَالِدَهُ وَعِرْضِي لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ وَزَادَ اَيْضًا قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللهِ اِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ مَا قِيلَ لَيَقُولُ سُبْحَانَ اللهِ فَوَالَّذِي نَفْسِي

۲۴۸۸...... یہی سابقہ حدیث مبارکہ ان اسناد سے بھی مروی ہے البتہ حضرت فلیح کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ (حمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو) تعصب نے جاہل بنادیا اور حضرت صالح کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ (حمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو) تعصب نے (تہمت میں شریک ہونے پر) اُبھارا۔ حضرت صالح کی روایت کردہ حدیثِ مبارکہ میں یہ اضافہ بھی ہے کہ حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے پاس حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ (کے متعلق) کو برا بھلا کہنے کو ناپسند کرتی تھیں کیونکہ انہوں نے کہا۔

بے شک میرے باپ اور میری ماں اور میری عزت
سب محمد ﷺ کی عزت کو تم سے بچانے کے لئے (وقف) ہیں

اور یہ اضافہ بھی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم! جس آدمی کے بارے میں جو تہمت کیا گیا ہو وہ کہتے تھے (صفوان بن معطل رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سبحان اللہ! اور کہتے تھے کہ اس ذات کی

[1] فائدہ...... واقعہ افک میں حضرت عائشہؓ کے ساتھ جن صحابی کا نام لیا گیا تھا وہ حضرت صفوان بن معطل سلمیؓ تھے، بڑے بہادر جفاکش صحابی تھے، غزوۂ خندق میں سب سے پہلے شریک ہوئے (واقدی) حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت ۱۹ھ میں آرمیلیا کی جنگ میں شہادت حاصل کی۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت معاویہؓ کے دور میں سرزمین روم میں شہید ہوئے۔
حضرات علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے جھوٹی تہمت لگانے والوں پر حدّ قذف جاری کی تھی؟ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں اس قول کو صحیح قرار دیا ہے جس میں مرتکبین افک پر حد جاری کرنے کا ذکر ہے۔ رئیس المنافقین عبد اللہ بن ابی بھی اس میں شامل تھا۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت حسانؓ بن ثابت بھی قاذفین میں شامل تھے لیکن راجح قول یہی ہے کہ وہ ان میں شامل نہ تھے اور سیدہ عائشہؓ نے ان کی نسبت برائی سے کرنے کی ممانعت بھی مذکورہ بالا حدیث میں فرمائی ہے۔

بِيَدِهِ مَا كَشَفْتُ عَنْ كَنَفِ أُنْثَى قَطُّ قَالَتْ ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذٰلِكَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللهِ وَفِي حَدِيثِ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مُوعِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ وَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُوغِرِينَ قَالَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ مَا قَوْلُهُ مُوغِرِينَ قَالَ الْوَغْرَةُ شِدَّةُ الْحَرِّ -

قسم جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے میں نے کبھی بھی کسی عورت کا کپڑا نہیں کھولا۔ فرماتی ہیں پھر وہ اس کے بعد اللہ کے راستہ میں ہو کر رہے۔ آگے مُوعِرِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ کا معنی بیان کیا ہے کہ اس کا معنی ہے دوپہر کے وقت سخت گرمی میں (قافلہ نے پڑاؤ ڈالا)۔

۲۴۸۹...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَطِيبًا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي أُنَاسٍ أَبَنُوا أَهْلِي وَايْمُ اللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَأَبَنُوهُمْ بِمَنْ وَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَلَا دَخَلَ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ وَلَا غِبْتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَفِيهِ وَلَقَدْ دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْتِي فَسَأَلَ جَارِيَتِي فَقَالَتْ وَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا أَنَّهَا كَانَتْ تَرْقُدُ حَتَّى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَأْكُلَ عَجِينَهَا أَوْ قَالَتْ خَمِيرَهَا شَكَّ هِشَامٌ فَانْتَهَرَهَا بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اصْدُقِي رَسُولَ اللهِ ﷺ حَتَّى أَسْقَطُوا لَهَا بِهِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللهِ وَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلَى تِبْرِ الذَّهَبِ الْأَحْمَرِ وَقَدْ بَلَغَ الْأَمْرُ ذٰلِكَ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَاللهِ مَا كَشَفْتُ عَنْ كَنَفِ أُنْثَى قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقُتِلَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللهِ وَفِيهِ أَيْضًا مِنَ الزِّيَادَةِ وَكَانَ الَّذِينَ تَكَلَّمُوا بِهِ مِسْطَحٌ وَحَمْنَةُ وَحَسَّانُ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ

۲۴۸۹...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جب میرے بارے میں بات پھیلائی گئی جو پھیلائی گئی اور میں جانتی بھی نہ تھی تو رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے تو کلمہ شہادت پڑھا پھر اللہ کی وہ حمد و ثناء بیان کی جو اس کے شایان شان ہے۔ پھر ارشاد فرمایا: اما بعد! مجھے ان لوگوں کے بارے میں مشورہ دو جنہوں نے میری اہلیہ (حضرت عائشہ) پر تہمت لگائی ہے اور اللہ کی قسم! میں اپنی بیوی کے بارے میں کسی بھی برائی کو نہیں جانتا اور وہ (صفوان صحابی) میرے گھر میں میری موجودگی کے علاوہ کبھی داخل نہیں ہوا اور جس سفر میں میں گیا ہوں وہ بھی میرے ساتھ ہی سفر میں رہا ہے۔ باقی حدیث سابقہ حدیث کی مثل ہے اور اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر داخل ہوئے اور میری لونڈی (بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے پوچھا تو اس نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں نے اس میں کوئی عیب نہیں پایا۔ سوائے اس کے کہ وہ سو جاتی ہے یہاں تک کہ بکری داخل ہو کر اس کا آٹا کھا لیتی ہے۔ پس آپ ﷺ کے بعض اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اسے ڈانٹا تو کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے سچی بات کہو۔ یہاں تک کہ انہوں نے اسے گرا دیا۔ اس نے کہا: سبحان اللہ! اللہ کی قسم مجھے ان کے بارے میں ایسا ہی علم ہے جیسا کہ سنار کو خالص سونے کی ڈلی کے بارے میں ہوتا ہے اور جب یہ معاملہ اس آدمی تک پہنچا جس کے بارے میں یہ بات کی گئی تھی تو اس نے کہا: سبحان اللہ! اللہ کی قسم میں نے تو کبھی کسی عورت کا کپڑا نہیں کھولا۔ سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: وہ اللہ کے راستہ میں شہید کئے گئے اور مزید اضافہ یہ ہے کہ جن لوگوں نے اس بہتان بازی میں گفتگو کی وہ مسطح،

عَبْدُ اللهِ بْنُ اُبَيٍّ فَهُوَ الَّذِي كَانَ يَسْتَوْشِيهِ وَيَجْمَعُهُ وَهُوَ الَّذِي تَوَلّٰى كِبْرَهُ وَحَمْنَةُ ـ

حمنہ اور حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ بہر حال عبد اللہ بن ابی منافق تو اس بات کو آراستہ کر کے پھیلا ہی رہا تھا اور وہی اس بات کا ذمہ دار اور قائد تھا اور حمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی شریک تھیں۔[1]

باب-۴۶۸ باب براءة حرم النبيﷺ من الريبة

نبی کریم ﷺ کی لونڈی کی تہمت سے برأت کے بیان میں

۲٤٩٠...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يُتَّهَمُ بِاُمِّ وَلَدِ رَسُولِ اللهِﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِﷺ لِعَلِيٍّ اذْهَبْ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ فَاَتَاهُ عَلِيٌّ فَاِذَا هُوَ فِي رَكِيٍّ يَتَبَرَّدُ فِيهَا فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ اخْرُجْ فَنَاوَلَهُ يَدَهُ فَاَخْرَجَهُ فَاِذَا هُوَ مَجْبُوبٌ لَيْسَ لَهُ ذَكَرٌ فَكَفَّ عَلِيٌّ عَنْهُ ثُمَّ اَتَى النَّبِيَّﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّهُ لَمَجْبُوبٌ مَا لَهُ ذَكَرٌ ـ

۲۴۹۰...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کو رسول اللہ ﷺ کی ام ولد کے ساتھ تہمت لگائی جاتی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: جاؤ اور اس کی گردن مار دو۔ پس حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے پاس آئے تو وہ ٹھنڈک حاصل کرنے کیلئے ایک کنوئیں میں (غسل کر رہا) تھا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے کہا: باہر نکل۔ پس آپؓ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر نکالا۔ اچانک دیکھا تو اس کا عضو تناسل کٹا ہوا تھا۔ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے قتل کرنے سے رک گئے۔ پھر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! وہ تو کٹے ہوئے ذکر والا ہے اور اس کا عضو تناسل نہیں ہے۔[2]

---

[1] فائدہ...... نوویؒ شارح مسلم نے حضرت عائشہؓ کی مذکورہ حدیث سے بہت سے فوائد مستنبط کئے ہیں اور ان کو بالترتیب ذکر کیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھئے۔ (نووی علی صحیح مسلم ج۲۔ تکملہ فتح الملہم ۹/۸۹)

[2] فائدہ...... آنحضرت ﷺ کی ایک باندی حضرت ماریہ قبطیہؓ تھیں جن سے حضرت ابراہیم تولد ہوئے تھے یہ شخص ان کے وطن کا تھا قبطی تھا۔ وہ ہم وطن ہونے کی بناء پر ان سے کبھی کبھار گفتگو کر لیا کرتا تھا۔ بعض لوگوں نے اس کلام و گفتگو کو بنیاد بنا کر اس پر تہمت لگادی۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کو اس کے قتل کا حکم دیدیا۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ بغیر کسی دعویٰ، بینہ، اقرار اور گواہی کے اس کے قتل کا علم کیسے دیدیا؟ علماء نے فرمایا کہ اس کے قتل کا حکم اس تہمت کی بناء پر نہ تھا بلکہ اس کے کسی اور فعل کی بناء پر تھا۔ جبکہ حضرت علیؓ نے شاید یہ گمان کیا کہ تہمت کی بناء پر یہ قتل کا حکم دیا تھا چنانچہ جب انہوں نے دیکھا کہ وہ تو نامرد اور مقطوع الذکر ہے تو اس کے قتل سے رک گئے اور حضور ﷺ کو اطلاع دی۔

روایت میں اس کا ذکر نہیں کہ اس کے بعد بھی حضور علیہ السلام نے اس کے قتل کا حکم جاری رکھا یا منسوخ فرمادیا۔

كتاب صفات المنافقين واحكامهم

کتاب صفات المنافقین واحکامہم

منافقین کی خصلتوں اور ان کے احکام کے بیان میں

۲۴۹۱...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسى حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحٰقَ اَنَّهُ سَمِعَ زَيْدَ ابْنَ اَرْقَمَ يَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ اَصَابَ النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ اُبَيٍّ لِاَصْحَابِهِ ﴿لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا﴾ مِنْ حَوْلِهِ قَالَ زُهَيْرٌ وَهِيَ قِرَاءَةُ مَنْ خَفَضَ حَوْلَهُ وَقَالَ ﴿لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ﴾ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ فَاَرْسَلَ اِلٰى عَبْدِ اللهِ بْنِ اُبَيٍّ فَسَاَلَهُ فَاجْتَهَدَ يَمِينَهُ مَا فَعَلَ فَقَالَ كَذَبَ زَيْدٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِمَّا قَالُوهُ شِدَّةٌ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقِي ﴿اِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ﴾ قَالَ ثُمَّ دَعَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ فَلَوَّوْا رُءُوسَهُمْ و قَوْله ﴿كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ﴾ وَقَالَ كَانُوا رِجَالًا اَجْمَلَ شَيْءٍ۔

۲۴۹۱...... حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں نکلے جس میں لوگوں کو بہت تکلیف پہنچی۔ تو عبداللہ بن ابی نے اپنے ساتھیوں سے کہا: ان لوگوں پر خرچ نہ کرو جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہیں، یہاں تک کہ وہ آپ ﷺ کے پاس سے جدا اور دور ہو جائیں۔ حضرت زہیر نے کہا: یہ قرأت اس کی قرأت ہے جس نے حَوْلِہٖ پڑھا ہے اور عبداللہ بن ابی نے یہ بھی کہا: اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹے تو عزت والے مدینہ سے ذلیل لوگوں کو نکال دیں گے۔ پس میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو اس بات کی خبر دی۔ پس آپ ﷺ نے عبداللہ بن ابی کو بلانے کیلئے (آدمی) بھیجا۔ پھر اس سے پوچھا تو اس نے قسم کھا کر کہا کہ میں نے ایسا نہیں کہا اور کہنے لگا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے جھوٹ کہا ہے۔ کہتے ہیں کہ ان لوگوں کی اس بات سے میرے دل میں بہت رنج اور دکھ واقع ہوا یہاں تک کہ اللہ رب العزت نے میری تصدیق کیلئے یہ آیت نازل کی: اِذَا جَاءَ كَ الْمُنَافِقُوْنَ کہ جب آپ ﷺ کے پاس منافقین آئیں۔ پھر نبی کریم ﷺ نے انہیں (عبداللہ بن ابی) بلوایا تاکہ ان کیلئے مغفرت طلب کریں لیکن انہوں نے اپنے سروں کو موڑ لیا (یعنی نہ آئے) اور (پھر) اللہ عزوجل کا قول: كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ گویا کہ وہ لکڑیاں ہیں دیوار پر لگائی ہوئی، انہیں کے بارے میں نازل ہوا۔ حضرت زید نے کہا: یہ لوگ بظاہر بہت اچھے اور خوبصورت معلوم ہوتے تھے۔ [1]

---

[1] فائدہ...... منافقین اسلام کی تاریخ کے ابتدائی دور میں انسانوں کا وہ طبقہ تھا جس کا مکی زندگی میں کوئی وجود نہیں تھا، مکہ میں بنی نوع انسان کے دو ہی طبقات تھے، مومن و کافر۔ اور اصل میں یہی دو گروہ قرآن نے بیان کئے ہیں۔ کھلے کافر، کھلے مومن۔ لیکن مدینہ منورہ جا کر نبی کریم ﷺ کو انسانوں کے ایک مختلف گروہ سے سابقہ پیش آیا جو اصل اور حقیقت کے اعتبار سے تو کافر ہی تھے لیکن چونکہ وہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا کرتے تھے اور ظاہراً مسلمان ہونے کا دعویٰ کیا کرتے تھے اس لیے ان کا فساد اور شر و نقصان مسلمانوں کے حق میں بہت زیادہ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ قرآن کریم نے منافقین کی صفات و کیفیات ان کے حالات اور ان کی اسلام و مسلمانوں کے خلاف کی جانے والی ریشہ دوانیوں کو بڑی وضاحت، تفصیل اور باریک بینی سے بیان کیا ہے، کیونکہ مرض نفاق شجر اسلام کی جڑوں کو اندر سے کھوکھلا کر کے گلشن اسلام کی ویرانی کا سامان کرتا ہے۔ یوں تو قرآن کریم کی متعدد سورتوں مثلاً سورۃ البقرہ، نساء وغیرہ میں کافی...... (جاری ہے)

۲۴۹۲...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ اَتَى النَّبِيُّ ﷺ قَبْرَ عَبْدِ اللهِ بْنِ اُبَيٍّ فَاَخْرَجَهُ مِنْ قَبْرِهِ فَوَضَعَهُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ وَنَفَثَ عَلَيْهِ مِنْ رِيقِهِ وَاَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ فَاللهُ اَعْلَمُ۔

۲۴۹۲...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ عبداللہ بن ابی کی قبر پر تشریف لے گئے اور اسے اس کی قبر سے نکلوایا پھر اسے اپنے گھٹنوں پر رکھا اور اپنا لعاب مبارک اس پر تھوکا اور اپنی قمیص اسے پہنائی، اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ [1]

۲۴۹۳...... حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ اِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ اُبَيٍّ بَعْدَ مَا اُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ۔

۲۴۹۳...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ عبداللہ بن ابی کی قبر کی طرف اس کے دفن کئے جانے کے بعد تشریف لائے۔ باقی حدیث حضرت سفیان کی روایت کردہ حدیث کی طرح ہے۔

۲۴۹۴...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ اُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ جَاءَ ابْنُهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَاَلَهُ اَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ يُكَفِّنُ فِيهِ اَبَاهُ فَاَعْطَاهُ ثُمَّ سَاَلَهُ اَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَاَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ

۲۴۹۴...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ جب عبداللہ بن ابی بن سلول فوت ہو گیا تو اس کا بیٹا عبداللہ بن عبداللہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آپ ﷺ سے آپ ﷺ کی قمیص مانگنے کیلئے آیا جس میں اسکے والد کو کفن دیا جائے۔ پس آپ ﷺ نے قمیص اسے عطا کر دی۔ پھر اس نے عرض کیا: آپ ﷺ اس پر نماز جنازہ پڑھیں۔ پس رسول اللہ ﷺ اس کا جنازہ پڑھنے کیلئے کھڑے ہوئے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا کپڑا پکڑ کر عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ ﷺ اس

(گذشتہ سے پیوستہ)...... تفصیل سے ان کا ذکر ہے۔ البتہ ایک سورۃ مکمل انہی کے تذکرہ کیلئے اتاری اور وہ ہے المنافقون یہاں اسی کا تذکرہ حدیث میں کیا گیا ہے۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

[1] فائدہ...... چونکہ منافقین اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے تھے لہٰذا آنحضرت ﷺ ان کے ساتھ ظاہر کی بناء پر مسلمانوں والا معاملہ ہی فرمایا کرتے تھے اور یہ جاننے کے باوجود کہ یہ منافق ہیں اور ان کی سازشیں و مکر و فریب سے واقف ہونے کے باوجود ان کے قتل سے آپ نے گریز کیا تاکہ دنیا والے کافر یہ نہ کہیں کہ محمد! اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کرتے ہیں (کیونکہ ظاہراً تو وہ مسلمان ہی کہلاتے تھے) منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی کے تکلیف دہ رویہ کے باوجود آپ ﷺ نے اس کے ساتھ زندگی اور مرنے کے بعد بھی حسن سلوک کیا جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے جس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ اس کے صاحبزادے مومن مخلص تھے۔ نیز یہ حسن سلوک سورۃ التوبہ کے حکم "وَ لَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ" کے نزول سے قبل کا ہے۔ چونکہ اس کے گھر والے اسے دفن کر چکے تھے اور غالباً مٹی نہیں ڈالی تھی کہ آپ ﷺ تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے اس کے لاشہ کو باہر نکلوایا اور اپنی قمیص مبارک اسے پہنائی اور پھر اسے دفن کیا گیا۔

اللهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اَتُصَلِّي عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللهُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّمَا خَيَّرَنِي اللهُ فَقَالَ ﴿اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً﴾ وَسَاَزِيدُهُ عَلَى سَبْعِيْنَ قَالَ اِنَّهُ مُنَافِقٌ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ﴾ -

کی نمازِ جنازہ پڑھنا چاہتے ہیں، حالانکہ اللہ نے آپ ﷺ کو اس کی نمازِ جنازہ پڑھنے سے منع فرمایا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا؛ مجھے اللہ نے اختیار دیا ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے: آپ ﷺ ان کیلئے مغفرت مانگیں یا استغفار نہ کریں اگر آپ ﷺ ان کیلئے ستر مرتبہ بھی مغفرت طلب کریں گے۔ اور میں اس کیلئے ستر سے بھی زیادہ دفعہ مغفرت طلب کروں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: وہ تو منافق ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اس پر نمازِ جنازہ پڑھائی تو اللہ رب العزت نے یہ آیت مبارکہ نازل کی: وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ ...... "ان (منافقین) میں سے کوئی بھی آدمی مر جائے تو اس کی نمازِ جنازہ کبھی نہ پڑھائیں اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہوں"۔

٢٤٩٥...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ -

۲۴۹۵...... یہی سابقہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔ البتہ اس روایت میں اضافہ یہ ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے منافقوں پر نمازِ جنازہ پڑھنا چھوڑ دی۔

٢٤٩٦...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قُرَشِيَّانِ وَثَقَفِيٌّ اَوْ ثَقَفِيَّانِ وَقُرَشِيٌّ قَلِيلٌ فِقْهُ قُلُوبِهِمْ كَثِيرٌ شَحْمُ بُطُونِهِمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتُرَوْنَ اللهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ وَقَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ اِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ اِنْ اَخْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ اِنْ كَانَ يَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا فَهُوَ يَسْمَعُ اِذَا اَخْفَيْنَا فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ﴾ الْآيَةَ

۲۴۹۶...... حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ بیت اللہ کے پاس تین آدمی جمع ہوئے۔ دو قریشی اور ایک ثقفی یا دو ثقفی اور ایک قریشی۔ ان کے دلوں میں سمجھ بوجھ کم تھی۔ ان کے پیٹوں میں چربی زیادہ تھی۔ پس ان میں سے ایک نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اللہ ہماری بات کو سنتا ہے اور دوسرے نے کہا: اگر ہم بلند آواز سے بولیں تو سنتا ہے اور اگر آہستہ بولیں تو نہیں سنتا۔ تیسرے نے کہا: اگر وہ ہماری بلند آواز کو سنتا ہے تو وہ ہماری آہستہ (آواز) کو بھی سنتا ہے۔ تو اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی: وَ مَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ...... الخ "تم (اپنے گناہ) اس لیے نہیں چھپاتے تھے کہ تمہارے کان اور آنکھیں اور کھالیں تمہارے خلاف گواہی دیں گے بلکہ تم یہ گمان کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو نہیں جانتا جو تم کرتے ہو"۔ [1]

٢٤٩٧...... و حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

۲۴۹۷...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

---

[1] فائدہ...... یہ آیت اصل میں مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ اور غالباً امام مسلمؒ نے یہاں اس لیے ذکر فرمائی کہ منافق بھی اپنے عمل سے یہ ظاہر کرتا ہے کہ شاید یہ خدا تعالیٰ کو اس کی چھپی باتوں یعنی دل میں چھپے کفر کا علم نہیں۔

حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ح و قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بِنَحْوِهِ ـ

۲۴۹۸...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ اِلى اُحُدٍ فَرَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ فَكَانَ اَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فِيهِمْ فِرْقَتَيْنِ قَالَ بَعْضُهُمْ نَقْتُلُهُمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لا فَنَزَلَتْ ﴿فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ﴾ ـ

۲۴۹۸...... حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ غزوہ کیلئے نکلے۔ پس آپ ﷺ کے ساتھ جانے والوں میں کچھ لوگ واپس آگئے۔ پس اصحاب النبی ﷺ واپس جانے والوں کے بارے میں دو گروہوں میں تقسیم ہوگئے۔ ان میں بعض نے کہا: ہم انہیں قتل کریں گے اور بعض نے کہا: نہیں۔ تو اللہ رب العزت نے) فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِيْنَ فِئَتَيْنِ نازل کی۔ "تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ منافقین کے بارے میں تم دو گروہوں میں تقسیم ہوگئے"۔ [1]

۲۴۹۹...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ كِلاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهُ ـ

۲۴۹۹...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث سابقہ روایت ہی کی مثل مروی ہے۔

۲۵۰۰...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ قَالا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مَرْيَمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُنَافِقِينَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانُوا اِذَا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ اِلى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوا عَنْهُ وَفَرِحُوا بِمَقْعَدِهِمْ خِلافَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاِذَا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ اعْتَذَرُوا اِلَيْهِ وَحَلَفُوا وَاَحَبُّوا اَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَنَزَلَتْ ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَا اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ﴾ ـ

۲۵۰۰...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں منافقین میں سے بعض ایسے تھے جو جب نبی کریم ﷺ کسی غزوہ کیلئے نکلا کرتے تھے تو وہ پیچھے رہ جاتے تھے اور نبی ﷺ کے خلاف بیٹھ جانے سے خوش ہوتے تھے۔ جب نبی کریم ﷺ واپس تشریف لاتے تو وہ آپ ﷺ سے معذرت کرتے اور قسم کھاتے اور انہوں نے اس بات کو پسند کیا کہ ان کی تعریف کی جائے، اس کام پر جو انہوں نے سر انجام نہیں دیئے تو آیت لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ ...... الخ نازل ہوئی۔ یعنی "اپنے کئے پر خوش ہونے والے لوگوں کو مت گمان کرو (مؤمن) جو پسند کرتے ہیں اس بات کو کہ ان کی تعریف کی جائے ایسے اعمال پر جو انہوں نے سر انجام نہیں دیئے۔ پس آپ ﷺ ان کے بارے میں عذاب سے نجات کا گمان نہ کریں"۔

۲۵۰۱...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ

۲۵۰۱...... حضرت حمید بن عبد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مروان نے اپنے دربان سے کہا: اے رافع! ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ

---

[1] فائدہ...... یہ دوسرا گروہ منافقین اور عبد اللہ بن ابی اور اسی کے متبعین کا تھا جو راستہ سے ہی بھاگ گئے تھے اور یہ غزوہ، غزوۂ احد تھا۔

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ مَرْوَانَ قَالَ اذْهَبْ يَا رَافِعُ لِبَوَّابِهِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ مِنَّا فَرِحَ بِمَا اَتَى وَاَحَبَّ اَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ اَجْمَعُوْنَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَكُمْ وَلِهٰذِهِ الْاٰيَةِ اِنَّمَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِي اَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهُ﴾ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَتَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا﴾ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَاَلَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوْهُ اِيَّاهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِغَيْرِهِ فَخَرَجُوا قَدْ اَرَوْهُ اَنْ قَدْ اَخْبَرُوْهُ بِمَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ وَاسْتَحْمَدُوا بِذٰلِكَ اِلَيْهِ وَفَرِحُوا بِمَا اَتَوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ اِيَّاهُ مَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ ۔

عنہما کے پاس جاؤ اور کہو کہ اگر ہم میں سے ہر آدمی اپنے کیے ہوئے عمل پر خوش ہو اور وہ اس بات کو پسند کرے کہ اسکی تعریف ایسے عمل میں کی جائے جو اس نے سر انجام نہیں دیا تو اسے عذاب دیا جائے گا پھر تو ہم سب کو ہی عذاب دیا جائے گا۔ تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تمہارا اس آیت سے کیا تعلق ہے حالانکہ یہ آیت تو اہل کتاب کے بارے میں نازل کی گئی تھی۔ پھر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ ...... الخ تلاوت کی۔ یعنی "اور (یاد کرو) جب اللہ نے ان لوگوں سے وعدہ لیا جنہیں کتاب دی گئی کہ تم ضرور بالضرور اسے لوگوں کیلئے بیان کرو گے اور اسے چھپاؤ گے نہیں" اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ ...... الخ تلاوت کی۔ یعنی "ان کو ہر گز نہ گمان کرنا (مؤمن) جو اپنے کیے پر خوش ہوتے ہیں اور پسند کرتے ہیں اس بات کو کہ ان کی تعریف کی جائے ایسے کاموں پر جو انہوں نے سر انجام نہیں دیئے"۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے ان سے کسی چیز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس چیز کو آپ سے چھپایا اور اس کے علاوہ دوسری بات کی خبر دی۔ پھر نکلے اس حال میں خوش ہوتے ہوئے کہ انہوں نے آپ ﷺ کو اس بات کی اطلاع دے دی ہے جو آپ ﷺ نے ان سے پوچھی تھی۔ پس انہوں نے آپ ﷺ سے اس بات پر تعریف کو طلب کیا اور جو بات بتائی اور آپ ﷺ نے ان سے جو بات پوچھی اسے آپ ﷺ سے چھپانے کی وجہ سے خوش ہوئے۔

٢٥٠٢...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ قُلْتُ لِعَمَّارٍ اَرَاَيْتُمْ صَنِيعَكُمْ هٰذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ فِي اَمْرِ عَلِيٍّ اَرَاْيًا رَاَيْتُمُوْهُ اَوْ شَيْئًا عَهِدَهُ اِلَيْكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَا عَهِدَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَلٰكِنْ حُذَيْفَةُ اَخْبَرَنِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فِي اَصْحَابِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا فِيهِمْ ثَمَانِيَةٌ

٢٥٠٢...... حضرت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: آپ اپنے اس عمل کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں جو آپ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معاملہ میں اختیار کیا؟ (ان کا ساتھ دیا) کیا وہ تمہاری اپنی رائے تھی جسے تم نے اختیار کیا یا کوئی ایسی چیز تھی جس کا وعدہ تم سے رسول اللہ ﷺ نے لیا تھا؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے کوئی ایسا وعدہ نہیں لیا تھا جس کا وعدہ آپ ﷺ نے تمام لوگوں سے نہ لیا ہو لیکن حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے نبی کریم ﷺ سے خبر دی کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد

﴿لا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ﴾ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ وَاَرْبَعَةٌ لَمْ اَحْفَظْ مَا قَالَ شُعْبَةُ فِيهِمْ۔

فرمایا: میرے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی طرف منسوب لوگوں میں سے بارہ آدمی منافق ہیں ان میں سے آٹھ آدمی جنت میں داخل نہ ہوں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں داخل ہو جائے (یعنی جیسے یہ ناممکن اور محال ہے ایسے ہی ان کا جنت میں داخلہ محال ہے) طاعون کی گلٹی ان میں سے آٹھ کیلئے کافی ہو اور چار کے بارے میں مجھے یاد نہیں رہا کہ حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے بارے میں کیا کہا؟[1]

۲۵۰۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ قُلْنَا لِعَمَّارٍ اَرَاَيْتَ قِتَالَكُمْ اَرَاْيًا رَاَيْتُمُوهُ فَاِنَّ الرَّاْيَ يُخْطِئُ وَيُصِيبُ اَوْ عَهْدًا عَهِدَهُ اِلَيْكُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَا عَهِدَ اِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ اِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ فِي اُمَّتِي قَالَ شُعْبَةُ وَاَحْسِبُهُ قَالَ حَدَّثَنِي حُذَيْفَةُ وَقَالَ غُنْدَرٌ اُرَاهُ قَالَ فِي اُمَّتِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا ﴿لا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ﴾ وَلا يَجِدُونَ رِيحَهَا ﴿حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ﴾ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكَهُمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِنَ النَّارِ يَظْهَرُ فِي اَكْتَافِهِمْ حَتّٰى يَنْجُمَ مِنْ صُدُورِهِمْ۔

۲۵۰۳...... حضرت قیس بن عباد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: کیا تم نے اپنے قتال (معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان جنگ) میں اپنی رائے سے شرکت کی تھی حالانکہ رائے میں خطاء بھی ہوتی ہے اور درستگی بھی یا یہ کوئی وعدہ تھا جس کا تم سے رسول اللہ ﷺ نے عہد لیا ہو؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہم سے کوئی ایسا وعدہ نہیں لیا جس کا وعدہ آپ ﷺ نے تمام لوگوں سے نہ لیا ہو اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک میری امت میں۔ بارہ منافق ایسے ہیں جو جنت میں داخل نہ ہوں گے اور نہ ہی اسکی خوشبو پائیں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکہ میں داخل ہو جائے۔ (گویا کبھی بھی جنت میں داخل نہ ہوں گے) ان میں سے آٹھ کیلئے دبیلہ (آگ کا شعلہ) کافی ہو گا جو ان کے کندھوں سے ظاہر ہو گا یہاں تک کہ ان کی چھاتیاں توڑ کر نکل جائے گا۔

۲۵۰٤...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُو الطُّفَيْلِ قَالَ كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْعَقَبَةِ وَبَيْنَ حُذَيْفَةَ بَعْضُ مَا يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ

۲۵۰۴...... حضرت ابو طفیل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اہل عقبہ میں سے ایک آدمی اور حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان عام لوگوں کی طرح جھگڑا ہوا تو انہوں نے کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ بتاؤ اصحابِ عقبہ کتنے تھے؟ (حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

[1] فائدہ...... حدیث میں آنحضرت ﷺ نے تنبیہ فرما دی کہ ظاہراً جو لوگ میرے صحابی کہلاتے ہیں ان میں سے بعض وہ ہیں جن کو ناواقف لوگ مسلمان سمجھتے ہیں حالانکہ حقیقت میں وہ منافق ہیں۔ یہاں صرف بارہ افراد کا تذکرہ اس بات کی دلیل نہیں کہ منافقین صرف بارہ تھے بلکہ اس مخصوص واقعہ جس کی بناء پر حضور علیہ السلام نے انہیں مردود قرار دیا اس میں صرف بارہ ہی افراد تھے۔ جن میں سے آٹھ حضور ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق طاعون کے مرض میں ہلاک ہوں گے ان کے کندھوں پر طاعون کی گلٹی جس کی تکلیف و حرارت آگ کے شعلہ کی مانند ہو گی نمودار ہو گی۔
حضرت حذیفہؓ بن یمان حضور علیہ السلام کے رازدار صحابی کہلاتے ہیں حضور ﷺ نے ان کو مدینہ کے منافقین کے نام بتلاتے تھے۔

اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ كَمْ كَانَ اَصْحَابُ الْعَقَبَةِ قَالَ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ اَخْبِرْهُ اِذْ سَأَلَكَ قَالَ كُنَّا نُخْبَرُ اَنَّهُمْ اَرْبَعَةَ عَشَرَ فَاِنْ كُنْتَ مِنْهُمْ فَقَدْ كَانَ الْقَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَاَشْهَدُ بِاللّٰهِ اَنَّ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْهُمْ حَرْبٌ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْاَشْهَادُ وَعَذَرَ ثَلَاثَةً قَالُوا مَا سَمِعْنَا مُنَادِيَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا عَلِمْنَا بِمَا اَرَادَ الْقَوْمُ وَقَدْ كَانَ فِي حَرَّةٍ فَمَشٰى فَقَالَ اِنَّ الْمَاءَ قَلِيلٌ فَلَا يَسْبِقُنِي اِلَيْهِ اَحَدٌ فَوَجَدَ قَوْمًا قَدْ سَبَقُوهُ فَلَعَنَهُمْ يَوْمَئِذٍ ۔

سے) لوگوں نے کہا: آپ ان کے سوال کا جواب دیں، جو انہوں نے آپ سے کیا ہے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہم کو خبر دی جاتی تھی کہ وہ چودہ تھے اور اگر تم بھی انہیں میں سے ہو تو وہ پندرہ ہو جائیں گے۔ میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ ان میں سے بارہ ایسے تھے جنہوں نے دنیا کی زندگی میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے لڑائی کی اور باقی تینوں نے یہ عذر کیا (جب ان سے پوچھا گیا اور ملامت کی گئی) کہ ہم نے تو رسول اللہ ﷺ کے منادی (کہ عقبہ کے راستے نہ آؤ) کی آواز بھی نہیں سنی اور نہ اس قوم کے ارادہ کی ہم خبر رکھتے ہیں اور (اس وقت) پیغمبر خدا ﷺ سنگستان میں تھے، پھر چلے اور فرمایا (کہ اگلے پڑاؤ میں) تھوڑا پانی ہے تو مجھ سے پہلے کوئی آدمی پانی پر نہ جائے (جب آپ ﷺ وہاں تشریف لے گئے تو کچھ (منافق) وہاں پہلے پہنچ چکے تھے، آپ ﷺ نے ان پر اس دن لعنت فرمائی۔ [1]

۲۵۰۵..... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يَصْعَدُ الثَّنِيَّةَ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ فَاِنَّهُ يُحَطُّ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ قَالَ فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ صَعِدَهَا خَيْلُنَا خَيْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَتَامَّ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَكُلُّكُمْ مَغْفُورٌ لَهُ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ فَاَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا لَهُ تَعَالَ يَسْتَغْفِرْ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَاَنْ اَجِدَ ضَالَّتِي اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي صَاحِبُكُمْ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ يَنْشُدُ ضَالَّةً لَهُ ۔

۲۵۰۵..... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ثنیۃ المرار گھاٹی پر چڑھے گا اس کے گناہ اس سے اسی طرح ختم ہو جائیں گے جس طرح بنی اسرائیل سے ان کے گناہ ختم ہوئے تھے۔ پس سب سے پہلے اس پر چڑھنے والا ہمارے شہسوار یعنی بنو خزرج کے گھوڑے چڑھے۔ پھر دوسرے لوگ یکے بعد دیگرے چڑھنا شروع ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سب کے سب بخش دیئے گئے ہو، سوائے سرخ اونٹ والے آدمی کے۔ ہم اس کے پاس گئے اور اس سے کہا: چلو رسول اللہ ﷺ تیرے لئے مغفرت طلب کریں گے۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! اگر میں اپنی گمشدہ چیز کو حاصل کروں تو یہ میرے نزدیک تمہارے ساتھی (حضور علیہ السلام) کی میرے لئے مغفرت مانگنے سے زیادہ پسندیدہ ہے اور وہ آدمی اپنی گمشدہ چیز تلاش کر رہا تھا۔ [2]

---

[1] فائدہ..... یہ ایک واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ غزوۂ تبوک سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ نے اعلان کروا دیا تھا کہ وہ گھاٹی کے راستہ سے سفر فرمائیں گے لہٰذا دوسرا کوئی اس راہ سے سفر نہ کرے۔ حضرت حذیفہ بن یمان آپ کی سواری کو آگے سے کھینچ رہے تھے اور حضرت عمار پیچھے سے ہانک رہے تھے (یاد رہے کہ عقبہ ایک گھاٹی تھی تبوک کے راستہ پر جہاں منافقین نے غداری کر کے اپنا لشکر جمع کر لیا تھا) سفر کے دوران اچانک کچھ نقاب پوشوں نے حضور علیہ السلام کا راستہ روکنا چاہا، حضرت عمار نے ان کا مقابلہ کیا اور کچھ وقفہ..... (جاری ہے)

۲۵۰۶...... و حَدَّثَنَاه يَحْيى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ يَصْعَدُ ثَنِيَّةَ الْمُرَارِ اَو الْمَرَار بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَاِذَا هُوَ اَعْرَابِيٌّ جَاءَ يَنْشُدُ ضَالَّةً لَهُ۔

۲۵۰۶...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو ثنیۃ المرار یا مرار کی گھاٹی پر چڑھے گا۔ باقی حدیثِ مبارکہ سابقہ حدیث معاذؓ کی مثل مروی ہے۔ البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ وہ دیہاتی آیا جو اپنی گمشدہ چیز کو تلاش کر رہا تھا۔

۲۵۰۷...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ مِنَّا رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ قَدْ قَرَاَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَكَانَ يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَانْطَلَقَ هَارِبًا حَتّى لَحِقَ بِاَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ فَرَفَعُوهُ قَالُوا هذَا قَدْ كَانَ يَكْتُبُ لِمُحَمَّدٍ فَاُعْجِبُوا بِهِ فَمَا لَبِثَ اَنْ قَصَمَ اللهُ عُنُقَهُ فِيهِمْ فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ فَاَصْبَحَتِ الاَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوا فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ فَاَصْبَحَتِ الاَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوا فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ فَاَصْبَحَتِ الاَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلى وَجْهِهَا فَتَرَكُوهُ مَنْبُوذًا ـ

۲۵۰۷...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم بنی نجار میں سے ایک آدمی نے سورۃ البقرہ اور آلِ عمران پڑھی ہوئی تھی اور وہ رسول اللہ ﷺ کیلئے لکھا کرتا تھا۔ وہ بھاگ کر چلا گیا یہاں تک کہ اہل کتاب کے ساتھ جا کر مل گیا۔ پس اہل کتاب نے اس کی بڑی قدر و منزلت کی اور کہنے لگے کہ یہ وہ آدمی ہے جو محمد (رسول اللہ ﷺ) کیلئے لکھا کرتا ہے وہ خوش ہوئے۔ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے اس کی گردن انہیں میں توڑ دی۔ پس انہوں نے گڑھا کھود کر اسے چھپا دیا پس جب صبح ہوئی تو دیکھا کہ زمین نے اسے باہر پھینک دیا ہے۔ انہوں نے پھر اس کیلئے گڑھا کھودا اور اسے دفن کر دیا لیکن (اگلی) صبح پھر زمین نے اسے باہر نکال کر پھینک دیا۔ انہوں نے دوبارہ اس کیلئے گڑھا کھودا اور اسے دفن کر دیا پس (اگلی) صبح پھر زمین نے اسے نکال کر باہر پھینک دیا۔ انہوں نے اسے اسی طرح باہر پھینکا ہوا چھوڑ دیا۔ ❶

۲۵۰۸...... حَدَّثَنِي اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ

۲۵۰۸...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر سے آئے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو آندھی اتنے زور سے چلی، قریب تھا کہ سوار زمین میں دھنس جائے۔ پس رسول اللہ ﷺ

(گذشتہ سے پیوستہ)...... کے بعد وہ نقاب پوش سوار واپس ہو گئے۔ حضور علیہ السلام نے ان کے متعلق فرمایا کہ وہ مجھے تنہا کر کے نقصان پہنچانا چاہتے تھے، بعد میں کسی موقع پر حضرت حذیفہؓ، بعض روایات کے مطابق حضرت عمارؓ کا عقبہ والوں سے کسی سے جھگڑا ہوا تو اس نے کہا تم بتاؤ عقبہ والے کتنے تھے؟ انہوں نے جواب دیا چودہ تھے اور اگر تو بھی ان میں تھا تو پندرہ تھے۔ البتہ ان میں سے بارہ وہ تھے جنہوں نے خدا کے رسول کی راہ میں جہاد کیا تھا۔ اور وہ تین کا عذر حضور ﷺ نے قبول کیا کیونکہ انہیں رسول خدا کے حکم کا علم نہ تھا۔

❷ فائدہ...... یہ شخص جد بن القیس منافق تھا۔ بیعت رضوان میں شریک نہیں ہوا تھا۔ اور وہ اس لشکر کا حصہ نہ تھا یہی وجہ تھی کہ وہ حضور علیہ السلام کی اس مغفرت کی بشارت میں شامل نہ تھا۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

❶ فائدہ...... یہ اللہ کے رسول ﷺ سے بد عہدی و غداری کا قدرتی انجام ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو حضور علیہ السلام سے کامل وفاداری کی توفیق عطا فرمائے اور آپ ﷺ کی نافرمانی کے انجام بد سے محفوظ فرمائے۔ آمین۔

فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِينَةِ هَاجَتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ تَكَادُ اَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ فَزَعَمَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَاِذَا مُنَافِقٌ عَظِيمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ قَدْمَاتَ۔

نے ارشاد فرمایا: یہ آندھی کسی منافق کی موت کیلئے بھیجی گئی ہے۔ جب آپ ﷺ مدینہ پہنچے تو منافقین میں سے ایک بہت بڑا منافق مر چکا تھا۔

۲۵۰۹...... حَدَّثَنِي عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ حَدَّثَنَا اِيَاسٌ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ عُدْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلًا مَوْعُوكًا قَالَ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللهِ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلًا اَشَدَّ حَرًّا فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ اَلا اُخْبِرُكُمْ بِاَشَدَّ حَرًّا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هٰذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّاكِبَيْنِ الْمُقَفِّيَيْنِ لِرَجُلَيْنِ حِينَئِذٍ مِنْ اَصْحَابِهِ۔

۲۵۰۹...... حضرت ایاس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ مجھ سے میرے والد نے حدیث روایت کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک بیمار کی عیادت کی، جسے بخار ہو رہا تھا۔ میں نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے آج تک کسی بھی آدمی کو اتنا تیز بخار نہیں دیکھا۔ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں قیامت کے دن اس سے زیادہ گرم جسم والے آدمی کے بارے میں خبر نہ دوں؟ یہ دو آدمی ہیں جو سوار ہو کر منہ پھیر کر جا رہے ہیں۔ (ان) دو آدمیوں کے بارے میں فرمایا جو اس وقت (بظاہر) آپ ﷺ کے اصحاب میں سے (سمجھے جاتے) تھے۔

۲۵۱۰...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ قَالا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَاللَّفْظُ لَهُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ اِلٰى هٰذِهِ مَرَّةً وَاِلٰى هٰذِهِ مَرَّةً۔

۲۵۱۰...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو دو ریوڑوں کے درمیان ماری ماری پھرتی ہے۔ کبھی اس ریوڑ میں چرتی ہے اور کبھی اس ریوڑ میں۔ [1]

۲۵۱۱...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ تَكِرُّ فِي هٰذِهِ مَرَّةً وَفِي هٰذِهِ مَرَّةً۔

۲۵۱۱...... اس سند سے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث ہی کی طرح حدیث روایت کی ہے لیکن اس روایت میں ہے: کبھی وہ اس ریوڑ میں گھس آتی اور کبھی دوسرے ریوڑ میں۔

---

[1] فائدہ...... جس طرح دو ریوڑوں کے درمیان ماری ماری پھرنے والی بکری کی کوئی منزل نہیں ہوتی اسی طرح منافق بھی گم کردہ راہ اور گمشدہ منزلوں کا راہی ہوتا ہے۔

باب-۴۶۹ باب صفة القيامة والجنة والنار

قیامت، جنت اور جہنم کے احوال کے بیان میں

۲۵۱۲...... حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّهُ لَيَاْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لا يَزِنُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ اقْرَءُوا ﴿فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا﴾ -

۲۵۱۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن بہت موٹا آدمی لایا جائے گا لیکن اللہ کے نزدیک (اس کی اہمیت) مچھر کے پر کے برابر بھی نہ ہو گی، یہ آیت پڑھو فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ "پس ہم قیامت کے دن ان کیلئے کوئی وزن قائم نہ کریں گے"۔[1]

۲۵۱۳...... حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَوْ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اِنَّ اللهَ تَعَالٰى يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْاَرَضِينَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰى اِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلٰى اِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِيقًا لَهُ ثُمَّ قَرَاَ ﴿وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْاَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾ -

۲۵۱۳...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی عالم نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے محمد! یا کہا: اے ابوالقاسم! بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر پہاڑ اور درخت کو ایک انگلی پر پانی اور کیچڑ ایک انگلی پر رکھ اور باقی ساری مخلوق کو ایک انگلی پر رکھ لے گا پھر انہیں ہلا کر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں۔ رسول اللہ ﷺ اس یہودی عالم کی بات پر تعجب کرتے ہوئے اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے ہنس پڑے۔ پھر وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهِ تلاوت کی۔ "انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ اس کی قدر کا حق تھا اور قیامت کے دن ساری زمینیں اس کی مٹھی میں ہوں گی اور آسمان اس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ اللہ پاک اور بلند ہے اس چیز سے جسے یہ مشرک شریک کرتے ہیں۔[2]

۲۵۱۴...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ

۲۵۱۴...... اس سند سے بھی یہ حدیث سابقہ حدیث ہی کی طرح مروی

---

[1] فائدہ...... یعنی ان کے اعمال بد کی بناء پر اس کا کوئی وزن نہ ہو گا کیونکہ وہاں وزن انسان کی نیکیوں کا ہو گا نہ کہ انسان کے جسم کا۔

[2] ...... نوویؒ نے فرمایا کہ:

"یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے۔ اور اس کے متعلق اہل حق کے دو مذہب ہیں۔ ایک یہ کہ اس قسم کی احادیث پر ایمان رکھتے ہوئے کوئی تاویل نہ کرنا، اور یہ عقیدہ رکھنا کہ اس کی مراد ظاہر نہیں اور جو ظاہری الفاظ سے مفہوم ہو رہا ہے وہ مراد نہیں۔

دوسرا مذہب یہ ہے کہ ان احادیث کی ایسی تاویل کرنا جو ان کے ظاہری معنی کے مناسب ہو۔ چنانچہ اس مذہب کے قائلین نے یہاں تمام کائنات کی اشیاء ارض و سماوات اور مخلوق کو حق تعالیٰ کی انگلی پر اٹھنے کا مطلب یہ بتلایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ان پر کامل اقتدار و اختیار حاصل ہو گا۔ گویا اس کی انگلیوں پر ہونا اس کے قبضہ اور اقتدار سے کنایہ ہے۔

اِبْرَاهِيمَ كِلاهُمَا عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْيَهُودِ اِلَى رَسُولِ اللهِﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ فُضَيْلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ وَقَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ تَصْدِيقًا لَهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِﷺ ﴿وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهٖ﴾ وَتَلا الْآيَةَ ۔

ہے البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ یہودیوں میں سے ایک عالم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ باقی حدیث حضرت فضیل کی روایت کردہ حدیث کی طرح ذکر کی لیکن اس روایت میں یہ نہیں ہے کہ پھر (اللہ) انہیں حرکت دے گا اور یہ کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ہنستے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں۔ اس کی بات پر تعجب اور اس کی تصدیق کرتے ہوئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے آیت مبارکہ :وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهٖ تلاوت فرمائی۔

۲۵۱۵...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيمَ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللهِ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَى رَسُولِ اللهِﷺ فَقَالَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ اِنَّ اللهَ يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ عَلَى اِصْبَعٍ وَالاَرْضِينَ عَلَى اِصْبَعٍ وَالشَّجَرَ وَالثَّرٰى عَلَى اِصْبَعٍ وَالْخَلائِقَ عَلَى اِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ اَنَا الْمَلِكُ قَالَ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَرَاَ ﴿وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهٖ﴾ ۔

۲۵۱۵...... حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اہل کتاب میں سے ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے ابو القاسم! بے شک اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر اور زمینوں کو ایک انگلی پر اور درختوں اور کیچڑ کو ایک انگلی پر اور باقی مخلوقات کو ایک انگلی پر رکھ کر فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، میں بادشاہ ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ہنسے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی ڈاڑھیں مبارک ظاہر ہو گئیں پھر آپ ﷺ نے وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهٖ تلاوت کی۔

۲۵۱۶......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالا اَخْبَرَنَا عِيسٰى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الاَعْمَشِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا وَالشَّجَرَ عَلَى اِصْبَعٍ وَالثَّرٰى عَلَى اِصْبَعٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ وَالْخَلائِقَ عَلَى اِصْبَعٍ وَلٰكِنْ فِي حَدِيثِهٖ وَالْجِبَالَ عَلَى اِصْبَعٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ جَرِيرٍ تَصْدِيقًا لَهُ تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ ۔

۲۵۱۶......ان اسناد سے بھی یہی سابقہ حدیث مروی ہے لیکن ان میں یہ ہے کہ درخت ایک انگلی پر اور کیچڑ ایک انگلی پر اور حضرت جریر کی روایت کردہ حدیث میں یہ نہیں کہ (باقی) مخلوقات ایک انگلی پر لیکن اس کی حدیث میں پہاڑ ایک انگلی پر اور حضرت جریر کی روایت کردہ حدیث میں یہ اضافہ بھی ہے کہ اس کی تصدیق کرتے ہوئے اور اس کی بات پر تعجب کرتے ہوئے، (آپ ﷺ ہنسے)۔

۲۵۱۷...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ

۲۵۱۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن زمین کو مٹھی میں لے لے گا اور

اللهِ ﷺ يَقْبِضُ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ مُلُوكُ الأَرْضِ ۔

آسمانوں کو اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ لپیٹ لے گا۔ پھر ارشاد فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں۔ زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟

۲۵۱۸...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَطْوِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَاْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ يَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُونَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ ثُمَّ يَطْوِي الأَرَضِينَ بِشِمَالِهِ ثُمَّ يَقُولُ اَنَا الْمَلِكُ اَيْنَ الْجَبَّارُونَ اَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ ۔

۲۵۱۸...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ رب العزت آسمانوں کو لپیٹ لے گا پھر انہیں اپنے دائیں ہاتھ میں لے کر ارشاد فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، زور والے (جابر) بادشاہ کہاں ہیں؟ تکبر والے کہاں ہیں؟ پھر زمینوں کو اپنے بائیں ہاتھ میں لے کر ارشاد فرمائے گا: میں بادشاہ ہوں، زور والے (جابر) بادشاہ کہاں ہیں؟ تکبر والے کہاں ہیں؟ [1]

۲۵۱۹...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمنِ حَدَّثَنِي اَبُو حَازِمٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مِقْسَمٍ اَنَّهُ نَظَرَ اِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ كَيْفَ يَحْكِي رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَاْخُذُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ سَمَاوَاتِهِ وَاَرَضِيهِ بِيَدَيْهِ فَيَقُولُ اَنَا اللهُ وَيَقْبِضُ اَصَابِعَهُ وَيَبْسُطُهَا اَنَا الْمَلِكُ حَتَّى نَظَرْتُ اِلَى الْمِنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ اَسْفَلِ شَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى اِنِّي لَاَقُولُ اَسَاقِطٌ هُوَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ ۔

۲۵۱۹...... حضرت عبید اللہ بن مقسم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے کیسے حدیث روایت کرتے ہیں کہ اللہ رب العزت اپنے آسمانوں اور اپنی زمینوں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑے گا تو فرمائے گا: میں اللہ ہوں اور آپ ﷺ اپنی انگلیوں کو بند کرتے اور کھولتے تھے۔ (پھر اللہ فرمائے گا) میں بادشاہ ہوں۔ یہاں تک کہ میں نے منبر کی طرف دیکھا تو اس کے نیچے کی طرف کوئی چیز حرکت کر رہی تھی۔ یہاں تک کہ میں نے سمجھا کہ وہ (منبر) رسول اللہ ﷺ کو لے کر گر پڑے گا۔ [2]

۲۵۲۰...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ عُبَيْدِ اللهِ

۲۵۲۰...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے دیکھا کہ جبار رب العزت

---

[1] ...... میدان حشر میں ذات باری تعالیٰ کی جبروت اور حکومت کاملہ کے اظہار کی ایک شان اس طرح ظاہر ہو گی جو احادیث بالا میں بیان کی گئی اور اپنے وقت کے بڑے بڑے فراعنہ کی تذلیل اور بے وقتی کا ظاہر کرنا مقصود ہو گا۔

[2] فائدہ...... آنحضرت ﷺ کا اپنی انگلیوں کو کھولنا بند کرنا فقط سمجھانے کے واسطے تھا نہ کہ حقیقتاً تشبیہ دینا مقصود تھا۔ اسی طرح یہ قبض وبسط اصابع حق تعالیٰ کی صفت قابض وصفت باسط کی طرف بھی اشارہ نہ تھا۔ اس لیئے کہ حق تعالیٰ جل شانہ مثال سے منزہ پاک ہیں۔
حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ منبر کے نیچے سے کوئی چیز حرکت کر رہی تھی اور اس کی وجہ سے منبر رسول ہل رہا تھا اور مجھے یہ خدشہ ہوا کہ کہیں منبر آپ ﷺ سمیت گر نہ جائے۔ یہ حرکت کس چیز کی تھی؟ علماء نے فرمایا کہ یا تو یہ حضور علیہ السلام کے اشارہ کی بناء پر ہی کچھ حرکت ہوئی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ منبر خود اتنے پر ہیبت مضمون کو سن کر خود منبر پر گھبراہٹ وحرکت طاری ہو گئی ہو جیسا کہ آپ ﷺ کی جدائی پر لکڑی کے تنے سے رونے اور حرکت کا حدیث میں ذکر ہے۔

بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ يَأْخُذُ الْجَبَّارُ عَزَّ وَجَلَّ سَمَاوَاتِهِ وَأَرَضِيهِ بِيَدَيْهِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ يَعْقُوبَ۔

اپنے آسمانوں اور زمینوں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑے گا۔ باقی حدیثِ مبارکہ حضرت یعقوب کی روایت کردہ حدیث ہی کی مثل منقول ہے۔

باب-۴۷۰ باب ابتداء الخلق وخلق آدم علیه السلام

مخلوق کی پیدائش کی ابتداء اور حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش کے بیان میں

۲۵۲۱...... حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي إِسْمٰعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِي فَقَالَ خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْأَحَدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَخَلَقَ النُّورَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ وَبَثَّ فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَخَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَام بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي آخِرِ الْخَلْقِ فِي آخِرِ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ قَالَ إِبْرَاهِيمُ حَدَّثَنَا الْبِسْطَامِيُّ وَهُوَ الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى وَسَهْلُ بْنُ عَمَّارٍ وَإِبْرَاهِيمُ ابْنُ بِنْتِ حَفْصٍ وَغَيْرُهُمْ عَنْ حَجَّاجٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ۔

۲۵۲۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے ہاتھ کو پکڑ کر ارشاد فرمایا: اللہ رب العزت نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا کیا اور اس میں پہاڑ اتوار کے دن پیدا کیے اور درختوں کو پیر کے دن پیدا کیا اور مکروہات (مصائب و تکالیف) منگل کے دن پیدا کئے اور نور کو بدھ کے دن پیدا کیا اور جمعرات کے دن زمین میں چوپائے پھیلائے اور آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن عصر کے بعد مخلوق میں سے سب سے آخر میں جمعہ کی ساعات میں سے آخری ساعت عصر اور رات کے درمیان پیدا فرمایا۔ آگے اسی مذکورہ حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

باب-۴۷۱ باب في البعث والنشور وصفة الارض يوم القيامة

دوبارہ زندہ کئے جانے اور قیامت کے دن زمین کی کیفیت کے بیان میں

۲۵۲۲...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمِ بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ

۲۵۲۲...... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

قیامت کے دن لوگوں کو سرخی مائل سفیدی پر اٹھایا جائے گا جو میدے کی روٹی کی طرح ہوگی۔ اس (زمین) میں کسی کیلئے کوئی علامت و نشان نہ

الْقِيَامَةِ عَلى اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِيِّ لَيْسَ فِيهَا عَلَمٌ لِاَحَدٍ۔

ہو گا۔[1]

٢٥٢٣...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ﴾ فَاَيْنَ يَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ عَلَى الصِّرَاطِ۔

۲۵۲۳...... ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ رب العزت کے قول: يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ یعنی "اس دن یہ زمین دوسری زمین سے بدل دی جائے گی اور آسمان (بھی بدل دیئے جائیں گے)۔" کے متعلق پوچھا کہ یا رسول اللہ! اس دن لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (پل) صراط پر۔[2]

باب-۴۷۲

باب نزل اهل الجنة

اہل جنت کی مہمانی کے بیان میں

٢٥٢٤...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ تَكُونُ الْاَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَكْفَؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِ كَمَا يَكْفَاُ اَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ فَاَتَى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ اَبَا الْقَاسِمِ اَلَا اُخْبِرُكَ بِنُزُلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ بَلَى قَالَ تَكُونُ الْاَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ فَنَظَرَ اِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ

۲۵۲۴...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن زمین ایک روٹی ہو جائے گی اللہ رب العزت اسے اپنے دست قدرت سے اوپر نیچے کر دے گا۔ اہل جنت کی مہمانی کیلئے، جیسا کہ تم میں سے کوئی سفر میں اپنی روٹی کو (راکھ میں) الٹ پلٹ لیتا ہے، اتنے میں یہود میں سے ایک آدمی نے آ کر عرض کیا: آپ ﷺ پر اللہ کی برکتیں ہوں، اے ابو القاسم! کیا میں آپ ﷺ کو قیامت کے دن اہل جنت کی مہمانی کے بارے میں خبر نہ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ اس نے عرض کیا: زمین ایک روٹی ہو جائے گی۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ ہماری طرف دیکھ کر ہنسے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی ڈاڑھیں مبارک ظاہر ہو گئیں۔ اس نے کہا: میں آپ ﷺ کو (اہل جنت کے) سالن کی خبر

---

[1] فائدہ...... یعنی قیامت کے روز زمین کو ایسا چٹیل میدان بنادیا جائے گا کہ اس میں کوئی عمارت، ٹیلہ وغیرہ باقی نہ رہے گا یہاں تک کہ لوگوں کے لیے کچھ نشانی باقی نہ رہیگی کہ جس سے وہ کسی جگہ کی رہنمائی حاصل کر لیں۔ اور زمین کو اس ہیبت وحالت پر کرنے کی وجہ یہ ہو گی کہ وہ دن عدل وانصاف اور مخلوق کے درمیان برابری کا ہو گا۔ اور زمین کی برابری سے اسی عدل ومساوات کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہو گا۔

[2] میدان حشر اور موقف کی زمین کونسی ہو گی؟ اس میں علماء کے دو قول ہیں۔ بعض کے نزدیک دنیا کی زمین ہی حشر کی زمین ہو گی لیکن اس کی صفات وحالات بدل دیئے جائیں گے جبکہ بعض حضرات نے فرمایا کہ اس زمین کے علاوہ کوئی دوسری زمین ہو گی وہ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ...... الآیۃ سے استدلال کرتے ہیں۔ آخرت کے حالات کو دنیا کے حالات پر قیاس نہیں کیا جائے گا وہاں کے حالات بالکل مختلف ہوں گے۔ مسلمان کی نشانی یہ ہے کہ وہ آخرت اور احوال آخرت پر ایمان رکھے۔

نَوَاجِذُهُ قَالَ اَلا اُخْبِرُكَ بِاِدَامِهِمْ قَالَ بَلٰى قَالَ اِدَامُهُمْ بَالامُ وَنُونٌ قَالُوا وَمَا هٰذَا قَالَ ثَوْرٌ وَنُونٌ يَاْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُونَ اَلْفًا۔

نہ دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں! اس نے عرض کیا: ان کا سالن بالام اور نون ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: یہ کیا ہے؟ فرمایا بیل اور مچھلی جن کے کلیجے کے ٹکڑے میں سے ستر ہزار آدمی کھائیں گے۔ [1]

۲۵۲۵...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ تَابَعَنِي عَشَرَةٌ مِنَ الْيَهُودِ لَمْ يَبْقَ عَلٰى ظَهْرِهَا يَهُودِيٌّ اِلا اَسْلَمَ۔

۲۵۲۵...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہود میں سے دس (عالم) میری اتباع کر لیتے تو زمین پر کوئی یہودی بھی مسلمان ہوئے بغیر نہ رہتا۔ [2]

باب-۴۷۳ باب سؤال اليهود النبي ﷺ عن الروح وقوله تعالى ﴿يسألونك عن الروح﴾ الآية

یہودیوں کا نبی کریم ﷺ سے روح کے بارے میں سوال اور اللہ عزوجل کے قول "آپ ﷺ سے روح کے بارے میں پوچھتے ہیں" کے بیان میں

۲۵۲۶......حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيمُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا اَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرْثٍ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى عَسِيبٍ اِذْ مَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالُوا مَا رَابَكُمْ اِلَيْهِ لا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ فَقَالُوا سَلُوهُ فَقَامَ اِلَيْهِ بَعْضُهُمْ فَسَاَلَهُ عَنِ الرُّوحِ قَالَ فَاَسْكَتَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَعَلِمْتُ اَنَّهُ يُوحٰى اِلَيْهِ قَالَ فَقُمْتُ مَكَانِي فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ ﴿وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا﴾ -

۲۵۲۶...... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ ایک کھیت میں چل رہا تھا اور آپ ﷺ ایک لکڑی سے سہارا لیتے ہوئے چل رہے تھے کہ آپ ﷺ کا ایک یہود کی جماعت کے پاس سے گزر ہوا تو انہوں نے ایک دوسرے سے کہا: آپ ﷺ سے روح کے بارے میں پوچھو۔ انہوں نے کہا: تمہیں اس بارے میں کیا شبہ ہے؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ ﷺ تم کو ایسا جواب دیں جو تمہیں ناگوار گزرے۔ انہوں نے کہا: آپ ﷺ سے پوچھئے۔ ان میں سے کچھ نے کھڑے ہو کر آپ ﷺ سے روح کے بارے میں سوال کیا۔ پس نبی کریم ﷺ خاموش ہو گئے اور انہیں اس بارے میں کوئی جواب نہ دیا۔ پس (اسی دوران) مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ ﷺ کی طرف وحی کی جا رہی ہے۔ پس میں اپنی جگہ پر کھڑا رہا۔ جب وحی نازل ہو چکی تو آپ ﷺ نے فرمایا: وَ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ......الخ یعنی "آپ (ﷺ) سے روح

---

[1] فائدہ...... بالام عبرانی زبان کا لفظ ہے کیونکہ اگر عربی زبان کا ہوتا تو صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو پوچھنے کی ضرورت نہ تھی۔ اور عبرانی زبان میں بالام کے معنی "بیل" کے ہیں، چنانچہ یہود نے خود ہی اس کی تشریح بھی کر دی۔ اہل جنت میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے اور شاید یہی وہ ستر ہزار افراد ہیں جن (کی) بیل اور مچھلی کے کلیجہ کے زائد ٹکڑے سے میزبانی کی جائے گی۔ زائدہ کلیجہ کے ساتھ ایک ٹکڑا ہوتا ہے جس کی لذت کلیجہ سے زیادہ ہوتی ہے۔ (قاله القاضی العیاض)

[2] غالباً اس سے مراد اس زمانہ کے یہودی رؤساء اور سردار ہوں گے اور چونکہ لوگ اپنے سرداروں کے پیچھے ہوتے ہیں، لہٰذا اگر وہ ایمان لے آتے تو سارے یہودی بھی ایمان لے آتے۔

کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ آپ (ﷺ) فرمادیں روح میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں کم علم عطا کیا گیا ہے۔ [1]

۲۵۲۷...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنْتُ اَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرْثٍ بِالْمَدِينَةِ بِنَحْوِ حَدِيثِ حَفْصٍ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ وَكِيعٍ ﴿وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا﴾ وَفِي حَدِيثِ عِيسَى بْنِ يُونُسَ وَمَا اُوتُوا مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ خَشْرَمٍ -

۲۵۲۷...... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مدینہ کی ایک کھیتی میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ چل رہا تھا۔ باقی حدیث حضرت حفص کی روایت کردہ حدیث کی طرح ہے۔ البتہ حضرت وکیع کی روایت کردہ حدیث میں اِلَّا قَلِيْلًا ہے اور حضرت عیسیٰ بن یونس رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کردہ حدیث میں وَ مَا اُوتُوا ہے۔

۲۵۲۸...... حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ اِدْرِيسَ يَقُولُ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ يَرْوِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي نَخْلٍ يَتَوَكَّاُ عَلَى عَسِيبٍ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ عَنِ الْاَعْمَشِ وَقَالَ فِي رِوَايَتِهِ ﴿وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا﴾ -

۲۵۲۸...... حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کھجوروں کے باغ میں ایک لکڑی پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ باقی حدیث گذشتہ حدیث کی طرح ہے البتہ اس روایت میں بھی وَمَآ اُوْتِيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا ہے۔

۲۵۲۹...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الْاَشَجُّ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ اللهِ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ كَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَاَتَيْتُهُ اَتَقَاضَاهُ فَقَالَ لِي لَنْ اَقْضِيَكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ اِنِّي لَنْ اَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ حَتّٰى تَمُوتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ

۲۵۲۹...... حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عاص بن وائل پر میرا قرض تھا۔ پس میں ان کے پاس آیا اور ان سے قرض کا مطالبہ کیا تو اس نے مجھ سے کہا: میں ہر گز تمہارا قرض ادا نہیں کروں گا یہاں تک کہ تم محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کا انکار کرو۔ تو میں نے اس سے کہا: ہر گز نہیں! میں محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ساتھ کفر نہ کروں گا یہاں تک کہ تو مر جائے پھر دوبارہ زندہ کیا جائے۔ اس نے کہا: میں موت کے بعد دوبارہ زندہ کیا جاؤں گا تو تیرا قرض ادا کر دوں گا۔

---

[1] روح کے متعلق یہود نے آپ ﷺ سے سوال کیا لیکن یہ کس روح کے متعلق تھا؟ انسانی، حیوانی یا پھر جبرائیل علیہ السلام کے بارے میں جن کا لقب روح الامین ہے؟ یا عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جنہیں قرآن میں "روح اللہ" کہا گیا ہے؟ چاروں ہی قول ہیں لیکن راجح قول یہی ہے کہ انہوں نے روح کی حقیقت کے متعلق دریافت کیا تھا۔ قرآن نے جواب دیا کہ "روح میرے رب کا حکم ہے" (یعنی تم اس کی حقیقت اور کُنہ کو حاصل نہیں کر سکتے) کیونکہ تم کو بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔

وَاِنِّي لَمَبْعُوثٌ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ فَسَوْفَ اَقْضِيكَ اِذَا رَجَعْتُ اِلٰى مَالٍ وَوَلَدٍ قَالَ وَكِيعٌ كَذَا قَالَ الْاَعْمَشُ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيَاتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا﴾ اِلٰى قَوْلِهِ ﴿وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا﴾ -

جب میں مال اور اولاد کی طرف لوٹوں گا۔ حضرت وکیع نے کہا: حضرت اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اسی طرح کہا ہے۔ پس یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ ...... سے وَيَاْتِيْنَا فَرْدًا یعنی "کیا آپ نے اس آدمی کو دیکھا ہے جس نے ہماری آیات کا انکار کیا اور کہا کہ مجھے ضرور بالضرور مال اور اولاد عطا کی جائیگی۔ کیا وہ غیب پر مطلع ہو گیا ہے یا اس نے رحمٰن کے پاس سے کوئی وعدہ لے لیا ہے۔ ہر گز نہیں! عنقریب ہم لکھ لیں گے جو وہ کہتا ہے اور ہم اس کیلئے عذاب کو طویل کر دیں گے اور ہم اس چیز کے وارث ہیں جس کے بارے میں وہ کہتا ہے اور وہ ہمارے پاس اکیلا آئے گا"۔

۲۵۳۰...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ وَكِيعٍ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ عَمَلًا فَاَتَيْتُهُ اَتَقَاضَاهُ -

۲۵۳۰...... ان اسناد سے بھی یہی سابقہ حدیث مروی ہے البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ حضرت خبابؓ کہتے ہیں کہ میں زمانہ جاہلیت میں لوہار تھا۔ پس میں حضرت عاص بن وائل کیلئے کام کیا کرتا تھا۔ پھر میں ان کے پاس (اپنی مزدوری کا) تقاضا کرنے کیلئے آیا۔[1]

باب-۴۷۴ باب في قوله تعالى ﴿وما كان الله ليعذبهم وانت فيهم﴾

اللہ عزوجل کے قول "اللہ انہیں آپ ﷺ کی موجودگی میں عذاب نہ دے گا" کے بیان میں

۲۵۳۱...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ الزِّيَادِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ اَبُو جَهْلٍ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ فَنَزَلَتْ ﴿وَمَا كَانَ اللهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ وَمَا لَهُمْ

۲۵۳۱...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابو جہل نے کہا: اے اللہ! اگر یہ (قرآن) تیری طرف سے حق ہے (تو ہمارے انکار کی وجہ سے) ہمارے اوپر آسمان سے پتھروں کی بارش فرمایا کوئی دردناک عذاب لے آ تو یہ آیت مبارکہ: وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ...... الخ نازل ہوئی کہ جب تک آپ (ﷺ) ان میں موجود ہیں اللہ انہیں عذاب نہ دے گا اور نہ ہی اللہ انہیں عذاب دینے والا ہے اس حال میں کہ وہ بخشش مانگتے ہوں او کیا وجہ ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ

[1] یہ عاص بن وائل مشہور صحابی حضرت عمروؓ بن العاص کا باپ تھا۔ جاہلیت کے زمانہ میں کفار کا سردار تھا، اسلام کی نعمت سے محروم رہا، ہجرت سے قبل مکہ ہی میں مر گیا تھا، پچاسی (۸۵) سال عمر پائی۔ (فتح الباری ۸/ ۴۳۰)

اَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَهُمْ يَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ اِلٰى آخِرِ الْآيَةِ ۔ دے حالانکہ وہ مسجدِ حرام سے روکتے ہیں۔[1]

باب-۴۷۵ باب قوله ﴿ان الانسان ليطغى ان رآه استغنى﴾

اللہ رب العزّت کے قول ''ہرگز نہیں بے شک انسان البتہ سرکشی کرتا ہے'' کے بیان میں

۲۵۳۲...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الْقَيْسِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيهِ حَدَّثَنِي نُعَيْمُ بْنُ اَبِي هِنْدٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ قَالَ فَقِيلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى لَئِنْ رَاَيْتُهُ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَاَطَاَنَّ عَلٰى رَقَبَتِهِ اَوْ لَاُعَفِّرَنَّ وَجْهَهُ فِي التُّرَابِ قَالَ فَاَتٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي زَعَمَ لِيَطَاَ عَلٰى رَقَبَتِهِ قَالَ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ اِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِي بِيَدَيْهِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ مَا لَكَ فَقَالَ اِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَاَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ دَنَا مِنِّي لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا قَالَ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا نَدْرِي فِي حَدِيثِ اَبِي هُرَيْرَةَ اَوْ شَيْءٌ بَلَغَهُ ﴿كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى اَنْ رَّآهُ اسْتَغْنٰى اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى اَرَاَيْتَ الَّذِي يَنْهٰى عَبْدًا اِذَا صَلّٰى اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰى اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى اَرَاَيْتَ اِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى﴾ يَعْنِي اَبَا جَهْلٍ ﴿اَلَمْ

۲۵۳۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابو جہل نے کہا: کیا محمد (ﷺ) تمہارے سامنے اپنا چہرہ زمین پر رکھتے ہیں؟ اسے کہا گیا: ہاں! تو اس نے کہا: لات اور عزیٰ کی قسم اور میں نے انہیں ایسا کرتے دیکھا تو ان کی گردن (معاذ اللہ) روندوں گا یا ان کا چہرہ مٹی میں ملاؤں گا۔ پس وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ نماز ادا کر رہے تھے۔ اس ارادہ سے کہ وہ آپ ﷺ کی گردن کو روندے، جب وہ آپ ﷺ کے قریب ہونے لگا تو اچانک اپنی ایڑیوں پر واپس لوٹ آیا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے کسی چیز سے بچ رہا تھا۔ پس اسے کہا گیا: تجھے کیا ہوا؟ تو اس نے کہا: میرے اور ان کے درمیان آگ کی خندق تھی، ہول اور بازو تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ مجھ سے قریب ہوتا تو فرشتے اس کا ایک ایک عضو نوچ ڈالتے۔ پس اللہ رب العزّت نے یہ آیات نازل فرمائیں۔ راوی حدیث کہتا ہے ہم نہیں جانتے کہ یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے یا ہمیں کسی اور طریقہ سے پہنچی ہے۔ آیات: كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى ''ہرگز نہیں! بے شک انسان البتہ سرکشی کرتا ہے (کیونکہ) اس نے اپنے آپ کو مستغنی سمجھ لیا ہے۔ بے شک تیرے پروردگار کی طرف ہی لوٹنا ہے۔ کیا آپ ﷺ نے اس کو دیکھا ہے جو (ہمارے) بندے کو روکتا ہے جب وہ نماز پڑھتا ہے۔ کیا خیال ہے کہ اگر وہ ہدایت پر ہوتا یا تقویٰ اختیار کرنے

---

[1] سورۃ الانفال پ۹ میں باری تعالیٰ نے ابو جہل کا قول نقل فرمایا ہے۔ بعض روایات میں یہ قول دیگر کفار کی طرف بھی منسوب ہے، مثلاً نضر بن حارث وغیرہ۔ اصل میں ابو جہل اور رؤساء کفار نے کہا تھا کہ اگر یہ قرآن اے اللہ تیری طرف سے حق ہے تو ہم پر آسمان سے پتھروں کی بارش برسا یا کوئی دردناک عذاب ہم پر بھیج دے (تاکہ حق و باطل واضح ہو جائے) اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ جب تک رسول اللہ ﷺ تمہارے درمیان موجود ہیں تو مکہ کے کفار پر عذاب نہ آئے گا۔ گویا آپ ﷺ کی رحمۃ للعالمینی کا کرشمہ تھا کہ کفر کے سرغنوں پر بھی آپ کی برکت سے عذاب مؤخر کر دیا گیا، البتہ جب نبی علیہ السلام مکہ سے ہجرت فرما گئے تو مکہ والوں پر عذاب کا نزول ہوا۔ بدر، احد، خندق اور دیگر غزوات میں اور فتح مکہ کی صورت میں۔

يَعْلَمْ بِاَنَّ اللهَ يَرٰى ـكَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًاۢ بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ـفَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ـسَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ـكَلَّا لَا تُطِعْهُ﴾ ـ

زَادَ عُبَيْدُ اللهِ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَاَمَرَهٗ بِمَا اَمَرَهٗ بِهٖ وَزَادَ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى ﴿فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ﴾ يَعْنِي قَوْمَهٗ ـ

کا حکم دیتا (تو یہ اچھا نہ تھا) کیا خیال ہے اگر وہ جھٹلائے اور پیٹھ پھیرے (ابو جہل، تو پھر کیسے گرفت سے بچ سکتا ہے) یا وہ نہیں جانتا کہ اللہ (سب کچھ) دیکھ رہا ہے۔ ہرگز نہیں! اگر وہ باز نہ آیا تو ہم یقیناً اسے پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر کھینچیں گے۔ ایسی پیشانی جو جھوٹی اور گناہ گار ہے۔ پس چاہئے کہ وہ اپنے مددگاروں کو پکارے۔ عنقریب ہم بھی فرشتوں کو بلائیں گے۔ ہرگز نہیں! آپ اس کی اطاعت نہ کریں" اور حضرت عبید اللہ نے اپنی روایت کردہ حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ اور اسے وہی حکم دیا جس کا انہیں حکم دیا ہے اور حضرت ابن عبد الاعلیٰ نے اپنی روایت کردہ حدیث میں اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللهَ ...... کا معنی بھی درج کیا کہ وہ اپنی قوم کو پکارے۔ [1]

باب ـ ۴۷۶

باب الدخان

دھوئیں کے بیان میں

۲۵۴۳...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللهِ جُلُوسًا وَهُوَ مُضْطَجِعٌ بَيْنَنَا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ قَاصًّا عِنْدَ اَبْوَابِ كِنْدَةَ يَقُصُّ وَيَزْعُمُ اَنَّ آيَةَ الدُّخَانِ تَجِيءُ فَتَاْخُذُ بِاَنْفَاسِ الْكُفَّارِ وَيَاْخُذُ الْمُؤْمِنِينَ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ وَجَلَسَ وَهُوَ غَضْبَانُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللهَ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِمَا يَعْلَمُ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللهُ اَعْلَمُ فَاِنَّهٗ اَعْلَمُ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ اللهُ اَعْلَمُ فَاِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِنَبِيِّهٖ ﷺ ﴿قُلْ مَآ اَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ﴾ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا رَاٰى مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ سَبْعٌ كَسَبْعِ يُوسُفَ قَالَ فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ

۲۵۴۳ ...... حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت عبد اللہؓ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے اور وہ ہمارے درمیان لیٹے ہوئے تھے کہ ان کے پاس ایک آدمی نے آکر عرض کیا: اے ابو عبد الرحمٰن! کندہ کے دروازوں کے پاس ایک قصہ گو بیان کر رہا ہے اور گمان کرتا ہے کہ قرآن میں جو دھوئیں کی آیت ہے وہ دھواں آنے والا ہے۔ پس وہ (دھواں) کفار کے سانسوں کو روک لے گا اور مؤمنین کے ساتھ صرف زکام کی کیفیت پیش آئے گی۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ غصہ میں اٹھ بیٹھے پھر ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ سے ڈرو۔ تم میں سے جو کوئی بات جانتا ہو تو وہ اپنے علم کے مطابق ہی بیان کرے اور جو بات نہیں جانتا تو کہے: اللہ ہی بہتر جانتا ہے کیونکہ تم میں سب سے بڑا عالم وہی ہے جو جس بات کو نہ جانتا ہو اس کے بارے میں کہے: اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ پس بے شک اللہ رب العزت نے اپنے نبی مکرم ﷺ سے ارشاد فرمایا: آپ (ﷺ) فرمادیں میں تم سے اس بات پر کوئی مزدوری

[1] سورۃ العلق کی مذکورہ آیات ابو جہل کے بارے میں نازل ہوئی تھیں۔ جس نے آنحضرت ﷺ کو تکالیف دینے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سخت وعید سنائی گئی اور عذاب جہنم کی خوشخبری سنائی گئے۔

حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجُوعِ وَيَنْظُرُ اِلَى السَّمَاءِ اَحَدُهُمْ فَيَرٰى كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَاَتَاهُ اَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ جِئْتَ تَاْمُرُ بِطَاعَةِ اللهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللهَ لَهُمْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ-يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ ﴿اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ﴾ قَالَ اَفَيُكْشَفُ عَذَابُ الْآخِرَةِ ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰىٓ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ﴾-

فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدْ مَضَتْ آيَةُ الدُّخَانِ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَآيَةُ الرُّومِ -

نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں سے ہوں۔ جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں میں سے بعضوں کی روگردانی دیکھی تو ارشاد فرمایا: اللہ نے ان پر سات سالہ قحط نازل فرمایا جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں سات سالہ قحط نازل ہوا تھا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: پس ان پر ایک سالہ قحط آیا جس نے ہر چیز کو ملیا میٹ کر دیا۔ یہاں تک کہ بھوک کی وجہ سے چمڑے اور مردار کھائے اور ان میں سے جو کوئی آسمان کی طرف نظر کرتا تھا تو دھوئیں کی سی کیفیت دیکھتا تھا۔ پس آپ ﷺ کے پاس ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے محمد (ﷺ)! بے شک آپ (ﷺ) اللہ کی اطاعت اور صلہ رحمی کرنے کا حکم دینے کیلئے تشریف لائے ہیں اور بے شک آپ (ﷺ) کی قوم و برادری تحقیق ہلاک ہو چکی۔ آپ (ﷺ) اللہ سے ان کیلئے دعا مانگیں۔ اللہ رب العزت نے فرمایا: آپ انتظار کریں، اس دن کا جس دن کھلم کھلا دھواں ظاہر ہو گا جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔ یہ دردناک عذاب ہے۔ سے، بے شک تم لوٹنے والے ہو تک، نازل فرمائیں۔ تو انہوں نے کہا: کیا آخرت کا عذاب دور کیا جا سکتا ہے؟ تو اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: جس دن ہم پکڑیں گے بڑی گرفت کے ساتھ۔ بے شک ہم بدلہ لینے والے ہوں گے۔ پس اس پکڑ سے مراد بدر کے دن کی پکڑ ہے اور دھوئیں اور لزام (یعنی بدر کے دن کی گرفت و قتل) اور روم کی علامات کی نشانیاں گزر چکی ہیں۔[1]

٢٥٣٤...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ ح و حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ الْاَشَجُّ اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ

٢٥٣٤...... حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک آدمی نے آکر عرض کیا: میں مسجد میں ایک ایسے آدمی کو چھوڑ آیا ہوں جو اپنی رائے سے قرآن کی

[1] فائدہ...... سورۃ الدخان قرآن کریم کے پچیسویں پارہ میں ہے۔ دُخان کے لفظی معنی دھویں کے ہیں۔ اس سورت میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: "پس آپ انتظار کیجئے جس دن آسمان آئے گا واضح دھویں کی صورت میں"۔ اُس سے کون سا دن مراد ہے؟ اس میں متعدد اقوال ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ زمانہ ہے جب کفار مکہ کو قحط سالی کا سامنا تھا اور انہیں بھوک کی شدت سے فضا میں دھواں دھواں محسوس ہوتا تھا۔ مفسرین میں سے مجاہدؒ، ابراہیم نخعیؒ، ضحاکؒ اور عطیۃ العوفیؒ کا یہی قول ہے۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ اس سے فتح مکہ کا دن مراد ہے جب گھڑ سواروں کی کثرت سے گرد و غبار کے بادل چھائے ہوئے تھے اور مکہ کی فضاء دھواں آلود محسوس ہوتی تھی۔ مفسرین میں سے امام قرطبیؒ نے اسے نقل کر کے ردّ کیا ہے۔ اور بعض نے فرمایا کہ قرب قیامت میں ایک دن لوگوں پر دھواں چھا جائے گا، اس سے وہ دن مراد ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ نے اس قول کو ردّ فرمایا ہے۔

حَدَّثَنَا جَرِيرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الأَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَأَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ جَاءَ إِلَى عَبْدِ اللهِ رَجُلٌ فَقَالَ تَرَكْتُ فِي الْمَسْجِدِ رَجُلًا يُفَسِّرُ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ يُفَسِّرُ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ﴾ قَالَ يَأْتِي النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دُخَانٌ فَيَأْخُذُ بِأَنْفَاسِهِمْ حَتَّى يَأْخُذَهُمْ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ مَنْ عَلِمَ عِلْمًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلِ اللهُ أَعْلَمُ مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لا عِلْمَ لَهُ بِهِ اللهُ أَعْلَمُ إِنَّمَا كَانَ هَذَا أَنَّ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعْصَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجَهْدِ وَحَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اسْتَغْفِرِ اللهَ لِمُضَرَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا فَقَالَ لِمُضَرَ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ قَالَ فَدَعَا اللهَ لَهُمْ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ﴾ قَالَ فَمُطِرُوا فَلَمَّا أَصَابَتْهُمُ الرَّفَاهِيَةُ قَالَ عَادُوا إِلَى مَا كَانُوا عَلَيْهِ قَالَ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ ﴿يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ﴾ قَالَ يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ ۔

تفسیر کرتا ہے۔ وہ اس آیت يَوْمَ يَبْطِشُ الْبَطْشَةَ ...... الخ کہ جس دن آسمان پر واضح دھواں ظاہر ہو گا کی تفسیر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ قیامت کے دن دھواں لوگوں کے سانسوں کو بند کر دے گا۔ یہاں تک کہ ان کی زکام کی سی کیفیت ہو جائے گی۔ تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی کسی بات کا علم رکھتا ہے، وہ وہی بات کہے اور جو نہ جانتا ہو تو چاہئے کہ وہ کہے اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ پس بیشک آدمی کی عقلمندی یہ ہے کہ وہ جس بات کا علم نہ رکھتا ہو اس کے بارے میں کہے: اللہ اعلم۔ ان قریشیوں نے جب نبی کریم ﷺ کی نافرمانی کی تو آپ ﷺ نے ان کے خلاف قحط پڑنے کی دعا کی جیسے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کے لوگوں پر قحط اور مصیبت و تنگی آئی تھی۔ یہاں تک کہ جب کوئی آدمی آسمان کی طرف نظر کرتا تو اپنے اور آسمان کے درمیان اپنی مصیبت کی وجہ سے دھواں دیکھتا تھا اور یہاں تک کہ انہوں نے ہڈیوں کو کھایا۔ پس ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! مضر (قبیلہ) کیلئے اللہ سے مغفرت طلب کریں۔ پس بے شک وہ ہلاک ہو چکے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو نے مضر (قبیلہ) کیلئے بڑی جرأت کی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اللہ سے ان کیلئے دعا مانگی تو اللہ رب العزت نے إِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ ...... الخ ہم چند دنوں کیلئے عذاب روکنے والے ہیں (لیکن) تم پھر وہی کام سرانجام دو گے۔ کہتے ہیں پس ان پر بارش برسائی گئی۔ پس جب وہ خوشحال ہو گئے تو پھر وہ اسی (بدعقیدگی) کی طرف لوٹ گئے جس پر پہلے سے قائم تھے تو اللہ رب العزت نے یہ آیات: فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي ...... الخ نازل کی۔ (ترجمہ گذر چکا ہے) (اور ان لوگوں کی پکڑ بدر کے دن ہوئی)۔[1]

۲۵۳۵...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ

۲۵۳۵...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

---

[1] فائدہ...... اسی سورۂ دخان میں کچھ آگے چل کر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:
"یوم نبطش بطشة الکبریٰ" "جس دن ہم پکڑیں گے بڑی پکڑ" اس سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے نزدیک غزوۂ بدر کا دن مراد ہے جس میں کفار کو ذلت آمیز اور سخت شکست سے دوچار ہونا پڑا اور مسلمانوں کے ہاتھوں قریش کے ستّر (۷۰) بڑے بڑے سردار مارے گئے۔

الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي الضُّحى عَنْ مَسْرُوق عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ خَمْسٌ قَدْ مَضَيْنَ. الدُّخَانُ وَاللِّزَامُ وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ وَالْقَمَرُ -

ہے کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں جو کہ گزر چکی ہیں: دھواں،لزام (قید و بند)، (غلبہ) روم بطشہ (جنگِ بدر) اور (شق) قمر۔

۲۵۳۶...... حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدٍ الاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ ـ

۲۵۳۶...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ سابقہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

۲۵۳۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّی وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّار قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْر بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنْ يَحْيى بْنِ الْجَزَّار عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ اَبِي لَيْلى عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ﴾ قَالَ مَصَائِبُ الدُّنْيَا وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ اَوِ الدُّخَانُ شُعْبَةُ الشَّاكُّ فِي الْبَطْشَةِ اَوِ الدُّخَانِ ـ

۲۵۳۷...... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اللہ عزوجل کے قول: وَ لَنُذِيْقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ ...... الخ "ہم ضرور بالضرور بڑے عذاب سے پہلے انہیں چھوٹے عذاب دیں گے" کے بارے میں روایت ہے کہ اس سے مراد دنیا کی مصیبتیں، (غلبہ) روم بطشہ (غزوۂ بدر) یا دھواں ہے اور شعبہ کو بطشہ یا دُخان میں شک ہے۔[1]

باب-۴۷۷

باب انشقاق القمر
شقِ قمر کے معجزے کے بیان میں

۲۵۳۸...... حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِشِقَّتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اشْهَدُوا ـ

۲۵۳۸...... حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں چاند کے دو ٹکڑے ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: گواہ ہو جاؤ۔

۲۵۳۹...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْر بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ جَمِيعًا عَنْ اَبِي

۲۵۳۹...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ منیٰ میں تھے کہ چاند پھٹ گیا، دو

---

[1] فائدہ...... سورۃ الم السجدۃ پ ۲۱ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَ لَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ ...... الآیۃ یعنی ہم انہیں (کفار کو) بڑے عذاب (آخرت کے عذاب) سے قبل چھوٹے چھوٹے عذاب ضرور دیں گے"۔ اس آیت میں چھوٹے عذابوں کی تفصیل حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمائی کہ روم کا غلبہ، بدر کی ذلت آمیز شکست، قحط سالی کا دھواں اسی مصائب دنیا کی صورتیں ہیں جن کو قرآن میں عذاب ادنیٰ کہا گیا۔

مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ ابْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِي كِلاهُمَا عَنِ الاَعْمَشِ ح و حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ اَخْبَرَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِمِنًى اِذَا انْفَلَقَ الْقَمَرُ فِلْقَتَيْنِ فَكَانَتْ فِلْقَةٌ وَرَاءَ الْجَبَلِ وَفِلْقَةٌ دُونَهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ اشْهَدُوا ۔

ٹکڑوں میں۔ پس ایک ٹکڑا تو پہاڑ کے پیچھے چلا گیا اور دوسرا دوسری طرف تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا: گواہ ہو جاؤ۔

۲۵۴۰۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِلْقَتَيْنِ فَسَتَرَ الْجَبَلُ فِلْقَةً وَكَانَتْ فِلْقَةٌ فَوْقَ الْجَبَلِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اللّٰهُمَّ اشْهَدْ ۔

۲۵۴۰۔۔۔۔۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں چاند دو ٹکڑوں میں پھٹ گیا۔ پس ایک ٹکڑے کو پہاڑ نے چھپالیا اور (دوسرا) ٹکڑا پہاڑ کے اوپر تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! گواہ رہ۔

۲۵۴۱۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ ۔

۲۵۴۱۔۔۔۔۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی نبی کریم ﷺ سے یہ حدیثِ مبارکہ سابقہ حدیث کی طرح روایت کی ہے۔

۲۵۴۲۔۔۔۔۔ و حَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ كِلاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِاِسْنَادِ ابْنِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ ابْنِ اَبِي عَدِيٍّ فَقَالَ اشْهَدُوا اشْهَدُوا ۔

۲۵۴۲۔۔۔۔۔ ان اسناد سے بھی یہ حدیث سابقہ حدیث کی طرح مروی ہے البتہ حضرت ابن عدی کی روایت کردہ حدیث ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم گواہ ہو جاؤ، تم گواہ ہو جاؤ۔

۲۵۴۳۔۔۔۔۔ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَاَلُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ اَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ ۔

۲۵۴۳۔۔۔۔۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اہل مکہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ آپ ﷺ انہیں کوئی نشانی (معجزہ) دکھائیں تو آپ ﷺ نے انہیں دو مرتبہ چاند کا پھٹنا دکھایا۔

۲۵۴۴۔۔۔۔۔ و حَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ بِمَعْنَى

۲۵۴۴۔۔۔۔۔ اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ حضرت شیبان کی روایت کردہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

حَدِيثِ شَيْبَانَ ۔

٢٥٤٥ ...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَاَبُو دَاوُدَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ وَاَبُو دَاوُدَ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِرْقَتَيْنِ وَفِي حَدِيثِ اَبِي دَاوُدَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ۔

۲۵۴۵ ...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ چاند دو ٹکڑوں میں پھٹ گیا اور ابو داؤد کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں چاند دو ٹکڑوں میں پھٹا۔

٢٥٤٦ ...... حَدَّثَنَا مُوسى بْنُ قُرَيْشٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكِ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلى زَمَانِ رَسُولِ اللهِ ﷺ۔

۲۵۴۶ ...... حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں چاند پھٹ گیا تھا۔[1]

باب - ۴۷۸ باب فی الکفار

کافروں کے بیان میں

٢٥٤٧ ...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ وَاَبُو اُسَامَةَ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ اَبِي مُوسى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا اَحَدَ اَصْبَرُ

۲۵۴۷ ...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
کوئی بھی اللہ رب العزّت سے بڑھ کر تکلیفوں پر صبر کرنے والا نہیں ہے کہ اس کے ساتھ شریک کیا جاتا ہے اور اس کے لئے اولاد ثابت کی

[1] فائدہ...... آنحضرت ﷺ کے دیگر عظیم معجزات میں سے ایک معجزہ "شق القمر" یعنی چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا ہے۔
دلائل النبوۃ میں ابن عباسؓ کی ہدایت یہ ہے کہ: رؤساء مشرکین ولید بن المغیرہ، ابو جہل بن ہشام، اسود بن عبد یغوث، نضر بن الحارث وغیرہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ اگر آپ دعوائے نبوت میں سچے ہیں تو ہمارے لیے چاند کے دو ٹکڑے کر دیجئے اس طرح کہ اس کا آدھا ٹکڑا جبل ابوقبیس پر نظر آئے اور دوسرا جبل قعیقعان پر۔ حضور علیہ السلام نے پوچھا کہ اگر میں ایسا کر دوں تو کیا تم ایمان لے آؤ گے؟ کہنے لگے ہاں۔ یہ چودھویں کی رات تھی۔ حضور علیہ السلام نے دعا فرمائی کہ یا اللہ! یہ جو کچھ مطالبہ کر رہے ہیں پورا فرمادے۔ حضور ﷺ کی دعا پوری ہوئی اور چاند کے دو ٹکڑے ہوئے، آدھا ابو قبیس پر اور آدھا قعیقعان پر۔ آپ ﷺ نے پکار کر فرمایا: اے ابو سلمۃ بن عبد الاسد اور ارقم بن ابی الأرقم! گواہ رہو!" ۔ تاکہ منکرین پر حجت ہو جائے۔ حضرت ابن مسعودؓ نے فرمایا کہ: کفار مکہ نے کہا: یہ جادو جو تمہارے اوپر ابن ابی کبشہ (حضورؐ) نے کر دیا ہے۔ باہر سے آنے والے مسافروں سے پوچھو اگر وہ بھی تمہارے مشاہدہ کی تصدیق کریں تو بے شک وہ (حضور ﷺ) سچے ہیں۔ اور اگر وہ انکار کریں تو پھر سمجھ لو تمہارے اوپر اس نے سحر کیا ہے۔ (بیہقی فی الدلائل)
چنانچہ مسافروں سے پوچھا گیا تو انہوں نے تصدیق کی اور کہا کہ ہم نے بھی چاند کے دو ٹکڑے دیکھے ہیں۔ تاریخ فرشتہ میں یہ ہے کہ اس وقت کے ہندوستانی راجہ نے بھی چاند کے دو ٹکڑوں کا مشاہدہ کیا تھا۔ (دیکھئے تاریخ فرشتہ۔ حکام مالا بار ۲/۴۸۸)

عَلٰی اَذًی یَسْمَعُهُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اِنَّهُ یُشْرَكُ بِهٖ وَیُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ ثُمَّ هُوَ یُعَافِیهِمْ وَیَرْزُقُهُمْ -

جاتی ہے پھر بھی وہ انہیں عافیت اور رزق عطا کرتا ہے۔[1]

۲۵۴۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ وَاَبُو سَعِیدٍ الاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَکِیعٌ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ حَدَّثَنَا سَعِیدُ بْنُ جُبَیْرٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ اَبِي مُوسٰی عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ اِلَّا قَوْلَهُ وَیُجْعَلُ لَهُ الْوَلَدُ فَاِنَّهُ لَمْ یَذْکُرْهُ -

۲۵۴۸...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث کی طرح حدیث روایت کی ہے البتہ اس روایت میں انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ اللہ کے لئے اولاد ثابت کی جاتی ہے۔

۲۵۴۹...... وَ حَدَّثَنِي عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیدٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنِ الاَعْمَشِ حَدَّثَنَا سَعِیدُ بْنُ جُبَیْرٍ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ قَیْسٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَحَدٌ اَصْبَرَ عَلٰی اَذًی یَسْمَعُهُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی اِنَّهُمْ یَجْعَلُونَ لَهُ نِدًّا وَیَجْعَلُونَ لَـــــهُ وَلَدًا وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ یَرْزُقُهُمْ وَیُعَافِیهِمْ وَیُعْطِیهِمْ -

۲۵۴۹...... حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ سے بڑھ کر کوئی تکلیف دہ باتوں کو سن کران پر صبر کرنے والا نہیں ہے۔ (اللہ) کے لئے ہمسر بناتے ہیں اور اس کے لئے اولاد ثابت کرتے ہیں پھر بھی وہ اس کے باوجود انہیں رزق اور عافیت اور (دوسری چیزیں) عطا کرتا ہے۔

باب-۴۷۹ باب طلب الکافر الفداء بملء الارض ذھبًا

کافروں سے زمین بھر کے برابر فدیہ طلب کرنے کے بیان میں

۲۵۵۰...... حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ یَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی لِاَهْوَنِ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا لَوْ کَانَتْ لَكَ الدُّنْیَا وَمَا فِیهَا اَکُنْتَ مُفْتَدِیًا بِهَا فَیَقُولُ نَعَمْ فَیَقُولُ قَدْ اَرَدْتُ مِنْكَ اَهْوَنَ مِنْ هٰذَا وَاَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ اَنْ لَا تُشْرِكَ اَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا اُدْخِلَكَ النَّارَ فَاَبَیْتَ اِلَّا الشِّرْكَ -

۲۵۵۰...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ جہنم والوں میں سے کم عذاب والوں سے فرمائے گا اگر دنیا اور جو کچھ اس میں ہے تیرے لیے ہو تو کیا تو اس عذاب سے نجات حاصل کرنے کے لئے وہ دے دے گا۔ وہ کہے گا: جی ہاں! اللہ فرمائے گا کہ میں نے تجھ سے اس سے بھی کم ترین چیز کا مطالبہ اس وقت کیا تھا جب تو آدمؑ کی پشت میں تھا کہ تو (مجھ سے) شرک نہ کرنا۔ (راوی حدیث کہتا ہے) میرا گمان ہے کہ (اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا) میں تجھ کو جہنم میں نہ ڈالوں گا۔ پس تو نے شرک کے سوا (باقی سب باتوں کا) انکار کیا۔

۲۵۵۱...... حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

۲۵۵۱...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے

[1] یعنی اس کے پیغمبروں کو تکلیف دی جاتی ہے لیکن وہ فوراً اپنا عذاب نہیں بھیجتا۔

يَعْنِي ابْنَ جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ اِلا قَوْلَهُ وَلا اُدْخِلَكَ النَّارَ فَاِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ ـ

سابقہ حدیث کی طرح حدیث روایت کرتے ہیں البتہ اس حدیث میں "میں تجھ کو جہنم میں داخل نہ کروں گا" مذکور نہیں۔

۲۵۵۲...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يُقَالُ لِلْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الاَرْضِ ذَهَبًا اَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ قَدْ سُئِلْتَ اَيْسَرَ مِنْ ذٰلِكَ ـ

۲۵۵۲...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
قیامت کے دن کافر سے کہا جائے گا اگر تیرے لئے زمین بھر کے سونا ہوتا تو کیا تو اسے عذاب سے بچنے کے لئے فدیہ کر دیتا؟ تو وہ کہے گا: جی ہاں! تو اس سے کہا جائے گا: تجھ سے اس سے بھی آسان چیز کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

۲۵۵۳...... و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح و حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ كِلاهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَيُقَالُ لَهُ كَذَبْتَ قَدْ سُئِلْتَ مَا هُوَ اَيْسَرُ مِنْ ذٰلِكَ ـ

۲۵۵۳...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث کی طرح حدیث روایت کی ہے۔ اس روایت میں یہ بھی ہے کہ اسے کہا جائے گا: تو نے جھوٹ کہا حالانکہ تجھ سے اس سے آسان چیز کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

باب ــ ۴۸۰ باب يحشر الكافر على وجهه

کافر کا چہرے کے بل جمع کیے جانے کے بیان میں

۲۵۵۴...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلٰى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اَلَيْسَ الَّذِي اَمْشَاهُ عَلٰى رِجْلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلٰى اَنْ يُمْشِيَهُ عَلٰى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۲۵۵۴...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قیامت کے دن کفار کو کیسے چہرے کے بل جمع کیا جائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا وہ (اللہ عزوجل) جو دنیا میں اسے پاؤں کے بل چلاتا ہے وہ قیامت کے دن اسے چہرے کے بل چلانے پر قادر نہیں ہے؟ یہ حدیث (سن کر) حضرت قتادہؒ نے کہا: کیوں نہیں! ہمارے پروردگار کی عزت کی قسم۔ [1]

[1] فائدہ...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفار کو قیامت میں چہروں کے بل چلایا جائے گا ان کی تذلیل کے لیے۔ مسندِ بزاز میں حضرت ابو ہریرہؓ کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ روز حشر لوگوں کے تین گروہ ہوں گے۔ ایک گروہ سواریوں پر سوار...... (جاری ہے)

قَالَ قَتَادَةُ بَلٰى وَعِزَّةِ رَبِّنَا۔

باب-۴۸۱ باب صبغ انعم اهل الدنيا في النار وصبغ اشدهم بؤسًا في الجنة

جہنم میں اہل دنیا کی نعمتوں کے اثر اور جنت میں (دنیا کی) سختیوں اور تکلیفوں کے اثر کے بیان میں

٢٥٥٥...... حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُؤْتٰى بِاَنْعَمِ اَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُصْبَغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَاَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتٰى بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصْبَغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَاَيْتَ بُؤْسًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ شِدَّةٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَبِّ مَا مَرَّ بِي بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَيْتُ شِدَّةً قَطُّ۔

۲۵۵۵...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جہنم والوں میں اس آدمی کو لایا جائے گا جو اہل دنیا میں سے (دنیا میں) بہت نعمتوں والا تھا۔ پھر اس سے کہا جائے گا: اے ابن آدمؑ! کیا تو نے کبھی بھلائی بھی دیکھی تھی؟ کیا تجھے کبھی کوئی نعمت بھی ملی تھی؟ وہ کہے گا: اے میرے رب! اللہ کی قسم نہیں (ملی) اور (پھر) اہل جنت میں سے اس آدمی کو پیش کیا جائے گا جسے دنیا میں لوگوں سے سب سے زیادہ تکلیفیں آئی ہوں گی۔ پھر اسے جنت میں ایک غوطہ دے کر پوچھا جائے گا: اے ابن آدمؑ! کیا تو نے کبھی کوئی تکلیف بھی دیکھی؟ کیا تجھ پر کوئی سختی بھی گزری؟ وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! اللہ کی قسم نہیں، کبھی کوئی تکلیف میرے پاس سے نہ گزری اور نہ ہی میں نے کبھی کوئی شدت و سختی دیکھی۔

باب-۴۸۲ باب جزاء المؤمن بحسناته في الدنيا والآخرة وتعجيل حسنات الكافر في الدنيا

مؤمن کو اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا اور آخرت (دونوں) میں ملنے اور کافر کی نیکیوں کا بدلہ صرف دنیا میں دیئے جانے کے بیان میں

٢٥٥٦...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مُؤْمِنًا حَسَنَةً يُعْطٰى بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزٰى بِهَا

۲۵۵۶...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کسی مؤمن سے ایک نیکی کا بھی ظلم نہیں کرے گا دنیا میں اسے اس کا بدلہ عطا کیا جائے گا اور آخرت میں بھی اسے اس کا بدلہ عطا کیا جائے گا اور کافر کو دنیا میں ہی بدلہ عطا کر دیا جاتا ہے جو وہ نیکیاں اللہ کی رضا کے لئے کرتا ہے۔ یہاں

(گذشتہ سے پیوستہ)...... ہوگا۔ دوسرا گروہ پیدل پاؤں پر چلنے والوں کا ہوگا۔ تیسرا گروہ ان لوگوں کا ہوگا جو منہ کے بل گھسیٹے جائیں گے۔ حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں فرماتے ہیں کہ: احادیث کے مجموعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مقربین سواریوں پر سوار ہوں گے، عام مسلمان پیدل ہوں گے، جبکہ کفار کو چہروں کے بل لایا جائے گا۔ اور چہروں کے بل گھسیٹے جانے کی حکمت حافظؒ نے یہ لکھی ہے کہ چونکہ دنیا میں وہ خدا تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہو کر پیشانی نہیں ٹیکتے تھے اس لئے اس کے مناسب حال سزا دی جائیگی۔ واللہ اعلم

(فتح الباری ۸/ ۴۹۲ ـ ۱۱/ ۳۸۲)

فِي الْآخِرَةِ وَاَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا حَتّٰى اِذَا اَفْضٰى اِلَى الْآخِرَةِ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزٰى بِهَا -

تک کہ جب آخرت میں فیصلہ ہو گا تو اس کے لئے کوئی نیکی نہ ہو گی جس کا اسے بدلہ دیا جائے۔

۲۵۵۷..... حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْكَافِرَ اِذَا عَمِلَ حَسَنَةً اُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْيَا وَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَاِنَّ اللّٰهَ يَدَّخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْآخِرَةِ وَيُعْقِبُهُ رِزْقًا فِي الدُّنْيَا عَلٰى طَاعَتِهِ -

۲۵۵۷..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کافر کوئی نیک عمل کرتا ہے تو اس وجہ سے دنیا سے ہی اسے لقمہ کھلا دیا جاتا ہے اور مؤمن کے لئے اللہ تعالیٰ اس کی نیکیوں کو آخرت کے لئے ذخیرہ کرتا رہتا ہے اور دنیا میں اپنی اطاعت پر اسے رزق عطا کرتا ہے۔[1]

۲۵۵۸..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرُّزِّيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِهِمَا -

۲۵۵۸..... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ روایات ہی کی طرح حدیث روایت کی ہے۔

باب-۴۸۳ باب مثل المؤمن كالزرع ومثل الكافر كشجر الارز

مؤمن اور کافر کی مثال کے بیان میں

۲۵۵۹..... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُمِيلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ الْبَلَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْاَرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰى تَسْتَحْصِدَ -

۲۵۵۹..... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کی مثال کھیتی کی طرح ہے کہ اسے ہمیشہ ہوا جھکاتی رہتی ہے اور مؤمن کو بھی مصیبتیں پہنچتی رہتی ہیں اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے جو حرکت نہیں کرتا یہاں تک کہ اسے جڑ سے اکھیڑ دیا جاتا ہے۔

۲۵۶۰..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ مَكَانَ

۲۵۶۰..... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ سابقہ حدیث ہی کی طرح مروی ہے۔ البتہ حضرت عبد الرزاق کی روایت کردہ حدیث میں الفاظی فرق ہے۔

---

[1] فائدہ..... یعنی مؤمن کو اسکی نیکیوں اور حسنات کا دوہرا فائدہ ہوتا ہے۔ دنیا میں اس کی اطاعت اور فرمانبرداری سے خوش ہو کر اللہ تعالیٰ دنیا کی نعمتیں، رزق اور انعامات عطا فرماتے ہیں جو بقول طیبی شارح مشکوۃ کے بدلہ نہیں ہوتا بلکہ فقط انعام ہوتا ہے۔
جبکہ اسی حسنات کا اصل بدلہ آخرت کے لیے ذخیرہ ہو جاتا ہے وہیں اسے دیا جائے گا۔ جبکہ کافر اگر دنیا میں کوئی نیکی کرتا ہے مثلاً کسی بے گناہ کو قید سے رہائی دلوانا، کسی ڈوبتے کو بچانا وغیرہ تو اس کو دنیا ہی میں اس کا بدلہ چکا کر حساب برابر کر دیا جاتا ہے۔ آخرت کی نعمتوں میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

قَوْلِهِ تُمِيلُهُ تُفِيئُهُ ـ

٢٥٦١...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ اَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفِيئُهَا الرِّيحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا اُخْرٰى حَتّٰى تَهِيجَ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْاَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ عَلٰى اَصْلِهَا لَا يُفِيئُهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً ـ

٢٥٦١...... حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کی مثال کھیتی کے سر کنڈے کی طرح ہے۔ ہوا اسے جھونکے دیتی ہے۔ ایک مرتبہ اسے گرا دیتی ہے۔ اور ایک مرتبہ اسے سیدھا کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ خشک ہو جاتا ہے اور کافر کی مثال صنوبر کے اس درخت کی ہے جو اپنے تنے پر کھڑا رہتا ہے۔ اسے کوئی بھی (ہوا) نہیں گراتی یہاں تک کہ ایک ہی دفعہ جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔ ❶

٢٥٦٢...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفِيئُهَا الرِّيَاحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَعْدِلُهَا حَتّٰى يَأْتِيَهُ اَجَلُهُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْاَرْزَةِ الْمُجْذِيَةِ الَّتِي لَا يُصِيبُهَا شَيْءٌ حَتّٰى يَكُونَ انْجِعَافُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً ـ

٢٥٦٢...... حضرت عبد الرحمٰن بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کی مثال کھیتی کے سر کنڈے کی طرح ہے، ہوا اسے جھونکے دیتی رہتی ہے، کبھی اسے گرا دیتی اور کبھی سیدھا کر دیتی ہے یہاں تک کہ اس کا مقررہ وقت آ جاتا ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی ہے جو اپنے اس تنے پر کھڑا رہتا ہے جسے کوئی آفت نہیں پہنچتی یہاں تک کہ ایک ہی دفعہ جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔

٢٥٦٣...... وَحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ اَنَّ مَحْمُودًا قَالَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ بِشْرٍ وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْاَرْزَةِ وَاَمَّا

٢٥٦٣...... حضرت عبد اللہ بن کعبؓ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اسی (سابقہ حدیث کی) طرح ارشاد فرمایا۔ البتہ حضرت محمود نے بشر سے اپنی روایت کردہ حدیث میں کہا: کافر کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے اور ابن حاتم نے منافق کی مثال کہا ہے جیسا کہ حضرت زہیر نے کہا۔

❶ فائدہ...... حدیث بالا کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح پودے اور کھیتی کو ہوائیں ہلاتی ہیں اور اتنا تیز ہلاتی ہیں کہ وہ پودا زمین سے لگ جاتا ہے لیکن پھر دوبارہ کھڑا ہو جاتا ہے اسی طرح مؤمن کو امراض و مصائب اور امتحانات و آزمائشوں کے ذریعہ ہلایا جاتا ہے لیکن جس کھیتی کیلئے یہ ہوائیں انجام کار کے اعتبار سے مفید ثابت ہوتی ہیں کہ پودے کو مضبوط کر دیتی ہیں اسی طرح امراض و مصائب مؤمن کے انجام کو بہتر کر دیتے ہیں کہ وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں۔ بعض علماء نے اس کی یہ تشریح کی ہے کہ مؤمن اللہ کا حکم آتے ہی جھک جاتا ہے تن کر کھڑا نہیں ہوتا جس طرح کھیتی ہوا چلنے پر جھک جاتی ہے۔ اور کافر خدا کے حکم کے آگے تن کر کھڑا ہو جاتا ہے جس طرح صنوبر کا درخت ہواؤں کے تھپیڑے برداشت کر لیتا ہے لیکن آخر ایک تیز ہوا کا جھونکا اسے جڑ سے اکھاڑ دیتا ہے بالکل اسی طرح کافر کو بھی موت کا ایک ہی جھٹکا ہمیشہ کیلئے نامراد کر دیتا ہے۔

ابْنُ حَاتِمٍ فَقَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَا قَالَ زُهَيْرٌ -

۲۵٦٤...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّار وَعَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ قَالَ ابْنُ هَاشِمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ و قَالَ ابْنُ بَشَّار عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَقَالَا جَمِيعًا فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ يَحْيى وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْاَرْزَةِ -

۲۵٦٤...... اس سند سے یہ حدیث سابقہ حدیث کی طرح مروی ہے البتہ ان سب اسناد سے یہ بات مروی ہے کہ کافر کی مثال صنوبر کے درخت کی ہے۔

باب-۴۸۴ باب مثل المؤمن مثل النخلة

مؤمن کی مثال کھجور کے درخت کی طرح ہونے کے بیان میں

۲۵٦٥...... حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاللَّفْظُ لِيَحْيى قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَاِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُونِي مَا هِيَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ عَبْدُ اللهِ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوا حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَقَالَ هِيَ النَّخْلَةُ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُمَرَ قَالَ لَاَنْ تَكُونَ قُلْتَ هِيَ النَّخْلَةُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا -

۲۵٦٥...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں گرتے اور اس کی مثال مسلمان کی طرح ہے۔ پس تم مجھے بیان کرو کہ وہ کون سا درخت ہے؟ پس لوگوں کا خیال جنگل کے درختوں کی طرف گردش کرنے لگا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میرے دل میں یہ خیال آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ پس میں نے شرم محسوس کی۔ پھر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ﷺ ہی ہمیں بتادیں وہ کونسا درخت ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔ کہتے ہیں پھر میں نے اس بات کا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا: اگر تو کہہ دیتا کہ وہ کھجور کا درخت ہے تو یہ میرے نزدیک فلاں فلاں چیز سے زیادہ پسندیدہ ہوتا۔[1]

[1] فائدہ...... اس حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے مسلمان کو کھجور کے درخت سے تشبیہ دی ہے۔ اور ایک روایت میں وجہ تشبیہ یہ بیان کی گئی ہے جس طرح کھجور کے درخت کے پتے نہیں گرتے اسی طرح مؤمن کی دعائیں بھی رد اور ساقط نہیں ہوتیں۔ علامہ عینیؒ عمدۃ القاری میں فرماتے ہیں کہ: بعض علماء نے فرمایا کہ مسلمانوں کو کھجور کے درخت سے تشبیہ دینے کی وجہ یہ ہے کہ جس طرح کھجور کا درخت فوائد، نافعیت کے اعتبار سے بہت اچھا ہوتا ہے، اس کا پھل میٹھا اور وجود دائمی ہوتا ہے، اس کا سایہ ہمیشہ ہوتا ہے، اس کا پھل ہر حالت میں خواہ کچی کی شکل میں یا کھجور کی یا چھوہارے کی کھایا جاتا ہے، اسی طرح مسلمان بھی ہر طرح سے خیر ہی خیر ہوتا ہے، وہ اپنے ایمان کے اعتبار سے اللہ و رسول ﷺ کا محبوب، اعلیٰ اخلاق کی بناء پر بندوں کا محبوب اور اپنی نرم روی کی بناء پر ہر مخلوق کیلئے پسندیدہ ہوتا ہے۔

(ملخص از عمدۃ القاری ۲/ ۱۴)

۲۵۶۶...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ اَبِي الْخَلِيلِ الضُّبَعِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا لِاَصْحَابِهِ اَخْبِرُونِي عَنْ شَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُؤْمِنِ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَذْكُرُونَ شَجَرًا مِنْ شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاُلْقِيَ فِي نَفْسِي اَوْ رُوعِيَ اَنَّهَا النَّخْلَةُ فَجَعَلْتُ اُرِيدُ اَنْ اَقُولَهَا فَاِذَا اَسْنَانُ الْقَوْمِ فَاَهَابُ اَنْ اَتَكَلَّمَ فَلَمَّا سَكَتُوا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هِيَ النَّخْلَةُ -

۲۵۶۶...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اپنے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ارشاد فرمایا: مجھے اس درخت کی خبر دو جس کی مثال مؤمن کی طرح ہے؟ پس صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جنگل کے درختوں کا ذکر کرنا شروع کر دیا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا: میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ پس میں نے اسے کہنے کا ارادہ کیا لیکن میں وہاں موجود بڑے لوگوں کی وجہ سے بات کرنے سے ڈر گیا۔ جب وہ سب خاموش ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔

۲۵۶۷...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ اِلَى الْمَدِينَةِ فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَاُتِيَ بِجُمَّارٍ فَذَكَرَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا -

۲۵۶۷...... حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں مدینہ تک حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ رہا۔ پس میں نے ان سے ایک حدیث کے سوا کوئی حدیث رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہوئے نہیں سنی۔ انہوں نے کہا: ہم نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ آپ ﷺ کی خدمت میں کھجور کے درخت کا گودا پیش کیا گیا۔ باقی حدیث سابقہ روایات ہی کی طرح ہے۔

۲۵۶۸...... وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ اُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِجُمَّارٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ -

۲۵۶۸...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کھجور کے درخت کا گودا پیش کیا گیا۔ باقی حدیث سابقہ حدیثوں کی طرح ہے۔

۲۵۶۹...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ اَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ شِبْهِ اَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا قَالَ اِبْرَاهِيمُ لَعَلَّ مُسْلِمًا قَالَ وَتُؤْتِي اُكُلَهَا وَكَذَا وَجَدْتُ عِنْدَ غَيْرِي اَيْضًا وَلَا تُؤْتِي اُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي اَنَّهَا النَّخْلَةُ وَرَاَيْتُ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ فَكَرِهْتُ اَنْ اَتَكَلَّمَ اَوْ اَقُولَ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ لَاَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا -

۲۵۶۹...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے ایسے درخت کی خبر دو جو مشابہ ہوتا ہے یا فرمایا: مسلمان مرد کے مشابہ ہوتا ہے کہ اس کے پتے نہیں جھڑتے۔ ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: شاید کہ وہ مسلمان ہو۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: انہوں نے شاید یہ کہا: وہ پھل دیتا ہے اور اسی طرح میں نے اپنے سے علاوہ کی روایات میں یہ پایا ہے کہ وہ ہر وقت پھل نہیں دیتا۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا: پس میرے دل میں یہ بات واقع ہو گئی کہ وہ کھجور کا درخت ہو گا اور میں نے ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ وہ نہیں بول رہے تو میں نے اس بارے میں کوئی بات کرنا پسند نہ کیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: اگر تم بتادیتے تو یہ فلاں فلاں چیز سے زیادہ (میرے نزدیک) پسندیدہ ہوتا۔ [1]

باب-۴۸۵ باب تحریش الشیطان وبعثه سرایاہ لفتنة الناس وان مع کل انسان قرینًا

شیطان کالوگوں کے درمیان فتنہ وفساد ڈلوانے کیلئے اپنے لشکروں کو بھیجنے کے بیان میں

۲۵۷۰...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ -

۲۵۷۰...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیشک شیطان، تحقیق مایوس ہو چکا ہے اس بات سے کہ نمازی حضرات اس کی جزیرۂ عرب میں عبادت کریں لیکن وہ ان میں لڑائی اور فساد کرا دے گا۔ (یعنی جزیرۂ عرب کے باشندوں سے مایوس ہو چکا ہے کہ وہ کفر وشرک میں لوٹ جائیں گے لیکن ان میں پھوٹ ڈلوانے اور لڑائی کروانے سے مایوس نہیں ہوا۔)

۲۵۷۱...... و حَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ ـ

۲۵۷۱...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ سابقہ حدیث ہی کی طرح مروی ہے۔

۲۵۷۲...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ اِنَّ عَرْشَ اِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ فَيَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُونَ

۲۵۷۲...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، ابلیس کا تخت سمندر پر ہوتا ہے۔ پس وہ اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے تاکہ وہ لوگوں کو فتنہ میں ڈالیں۔ پس ان لشکر والوں میں سے اس کے نزدیک بڑے مقام والا وہی ہوتا ہے جو ان میں سب سے زیادہ فتنہ ڈالنے والا ہو۔ [2]

---

[1] حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا ذہن فوراً کھجور کے درخت کی طرف منتقل ہو گیا لیکن مجلس میں کبارِ صحابہ کی موجودگی اور ان کے آنحضرت ﷺ کے سامنے خاموش رہنے کی بناء پر ابنِ عمرؓ (جو اس وقت نوجوان تھے) نے بولنا خلاف ادب سمجھا اور خاموش رہے۔ لیکن جب ان کے والد گرامی حضرت عمرؓ کو پتہ چلا تو انہوں نے فرمایا کہ تمہارا اوہاں! اس سوال کا جواب دینا میرے لئے فخر کی بات تھی کہ جو بات کبارِ صحابہ کو معلوم نہیں اور ان کا ذہن اس طرف نہیں گیا میرے نوعمر بیٹے نے اس کا جواب دے دیا، پھر آنحضرت ﷺ انہیں دعا دیتے جو اس سے زیادہ فخر کی بات تھی۔

[2] ابلیس کا تخت اور عرش سمندر کے اوپر ہونے کے کیا معنیٰ ہیں؟ علامہ طیبیؒ شارح مشکوٰۃ فرماتے ہیں کہ:
"یہ بھی ممکن ہے کہ یہ جملہ اپنے ظاہری معنیٰ پر محمول ہو اور شیطان نے اپنا تختِ حکومت واقعتاً پانی پر قائم کیا ہو اور یہ بھی اس کی سرکشی کی ایک انتہائی علامت ہے کہ جس طرح باری تعالیٰ کا عرش پانی پر ہے "وکان عرشہ علی الماء" اسی طرح اس نے بھی اپنا عرش پانی پر بنایا۔ جبکہ یہ جملہ کنایہ پر بھی محمول ہو سکتا ہے اور یہ اس کے مخلوق کو گمراہ کرنے کے غلبہ اور تسلط پر دال ہو سکتا ہے۔ (طیبی شرح مشکوٰۃ ۱/ ۲۰۷)

النَّاسَ فَاَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً ۔

۲۵۷۳...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كُرَيْبٍ قَالا اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْماءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُولُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِيءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُولُ مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَاَتِهِ قَالَ فَيُدْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ نِعْمَ اَنْتَ قَالَ الاَعْمَشُ اُرَاهُ قَالَ فَيَلْتَزِمُهُ ۔

۲۵۷۳...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے۔ پھر وہ اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے پس اس کے نزدیک مرتبے کے اعتبار سے وہی مقرب ہوتا ہے جو فتنہ ڈالنے میں ان سے بڑا ہو۔ ان میں سے ایک آتا ہے اور کہتا ہے: میں نے اس اس طرح کیا تو شیطان کہتا ہے: تو نے کوئی (بڑا کام) سر انجام نہیں دیا۔ پھر ان میں ایک (اور) آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے (فلاں آدمی) کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہ ڈلوادی۔ شیطان اسے اپنے قریب کر کے کہتا ہے۔ ہاں! تو ہے (جس نے بڑا کام کیا ہے) حضرت اعمش نے کہا، میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا: وہ اسے اپنے سے چمٹالیتا ہے۔

۲۵۷٤...... حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَـــدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّــــه سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَبْعَثُ الشَّيْطَانُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُونَ النَّاسَ فَاَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً ۔

۲۵۷۴...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے: شیطان اپنے لشکریوں کو بھیجتا ہے، وہ لوگوں میں فتنہ ڈالتے ہیں۔ پس ان میں سے مرتبہ کے اعتبار سے وہی زیادہ بڑا ہوتا ہے جو ان میں سے فتنہ ڈالنے کے اعتبار سے بڑا ہو۔

۲۵۷۵...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلا وَقَدْ وُكِّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ قَالُوا وَاِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَاِيَّايَ اِلا اَنَّ اللهَ اَعَانَنِي عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ فَلا يَاْمُرُنِي اِلا بِخَيْرٍ ۔

۲۵۷۵...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک آدمی کے ساتھ اس کا (ہمزاد) جن ساتھی مقرر کیا گیا ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: آپ ﷺ کے ساتھ بھی، یارسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اور میرے ساتھ بھی۔ مگر اللہ نے مجھے اس پر مدد فرمائی تو وہ مسلمان ہو گیا۔ پس وہ مجھے نیکی ہی کا حکم کرتا ہے۔

۲۵۷٦...... حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِيَانِ ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ كِلاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِاِسْنَادِ جَرِيرٍ مِثْلَ حَدِيثِهِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ وَقَدْ

۲۵۷۶...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث سابقہ روایت کی طرح مروی ہے۔ البتہ حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کردہ حدیث میں یہ ہے کہ ہر آدمی کے ساتھ اس کا ساتھی جن اور ایک ساتھی فرشتہ مقرر کیا گیا ہے۔

وُكِّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِينُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ۔

۲۵۷۷...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الأَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ فَغِرْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَرَاى مَا اَصْنَعُ فَقَالَ مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ اَغِرْتِ فَقُلْتُ وَمَا لِي لا يَغَارُ مِثْلِي عَلٰى مِثْلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَقَدْ جَاءَكِ شَيْطَانُكِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ اَوْ مَعِيَ شَيْطَانٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَ كُلِّ اِنْسَانٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَعَمْ وَلٰكِنْ رَبِّي اَعَانَنِي عَلَيْهِ حَتّٰى اَسْلَمَ ۔

۲۵۷۷...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے اٹھ کر چلے گئے۔ پس مجھے اس (چلے جانے) پر غیرت آئی۔ پس آپ ﷺ تشریف لائے تو دیکھا کہ میں کیا کر رہی ہوں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! تجھے کیا ہوا، کیا تجھے غیرت آئی؟ میں نے عرض کیا: مجھے کیا ہے کہ مجھ جیسی عورت کو آپ (ﷺ) جیسے مرد پر غیرت نہ آئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تیرے پاس تیرا شیطان آیا؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا میرے ساتھ شیطان ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! میں نے عرض کیا: کیا ہر انسان کے ساتھ (شیطان) ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ ﷺ کے ساتھ بھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! لیکن میرے رب نے اس کے خلاف میری مدد کی یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو گیا۔[1]

باب-۴۸۶ باب لن يدخل احدٌ الجنة بعمله بل برحمة الله تعالٰى

کوئی بھی اپنے اعمال سے جنت میں داخل نہ ہو گا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے جنت میں داخل ہونے کے بیان میں

۲۵۷۸...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لَنْ يُنْجِيَ اَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ قَالَ رَجُلٌ وَلا اِيَّاكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَلا اِيَّايَ اِلا اَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَلٰكِنْ سَدِّدُوا -

۲۵۷۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کو بھی اس کا عمل نجات نہ دے گا۔ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ کو بھی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے بھی، نہیں! مگر یہ کہ اللہ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے گا لیکن تم سیدھی راہ پر گامزن رہو۔[2]

---

[1] فائدہ...... اس حدیث سے پہلی بات یہ معلوم ہوئی کہ ہر انسان کے ساتھ ایک جن شیطان ہوتا ہے تاکہ اسے گناہوں کی راہ پر چلائے۔ اس کا نام وسواس ہوتا ہے اور جب کسی انسان کے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو یہ ابلیسی بچہ بھی پیدا ہوتا ہے۔
دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بھی شیطان تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے شیطان کو مغلوب کر دیا اور آپ ﷺ اس کے شر سے محفوظ ہو گئے۔ اور بعض حضرات مثلاً قاضی عیاضؒ نے لفظ "اسلم" میں یہ احتمال بھی قرار دیا ہے کہ وہ شیطان مسلمان ہو گیا۔ علامہ تور پشتیؒ فرماتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے ممکن ہے اس نے اپنے نبی ﷺ کو بطور کرامت یہ معجزہ عطا فرمایا ہو کہ ان کے شیطان کو مسلمان فرما دیا ہو۔ واللہ اعلم

[2] حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

۲۵۷۹...... و حَدَّثَنِيهِ يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّدَفِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَكِنْ سَدِّدُوا۔

۲۵۷۹...... اس سند سے بھی یہی سابقہ حدیث مروی ہے لیکن اس روایت میں یہ جملہ کہ اللہ اپنی رحمت اور فضل سے (ڈھانپ لے گا) اور "تم سیدھی راہ پر گامزن رہو" مذکور نہیں۔

۲۵۸۰...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يُدْخِلُهُ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ فَقِيلَ وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي رَبِّي بِرَحْمَةٍ۔

۲۵۸۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی بھی آدمی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہ کرائے گا۔ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ کو بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے بھی نہیں، سوائے اس کے کہ میرا رب مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے گا۔

۲۵۸۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللهُ مِنْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ وَقَالَ ابْنُ عَوْنٍ بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ عَلَى رَأْسِهِ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللهُ مِنْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ۔

۲۵۸۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جسے اس کا عمل نجات دلوادے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ کو بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے بھی نہیں مگر یہ کہ مجھے اللہ مغفرت اور رحمت سے ڈھانپ لے گا۔ علامہ ابن عونؒ نے کہا: اس طرح اپنے ہاتھ کے ساتھ سر پر اشارہ کر کے بتایا اور مجھے بھی نہیں سوائے اس کے کہ اللہ مجھے اپنی مغفرت کے ساتھ ڈھانپ لے گا۔

۲۵۸۲...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ أَحَدٌ يُنْجِيهِ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا

۲۵۸۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی ایسا نہیں ہے جسے اس کے اعمال نجات دے دیں۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

❷ فائدہ...... اس حدیث سے یہ بات معلوم ہو رہی ہے کہ انسان اپنے اعمال کے ذریعہ سے جنت میں داخل نہیں ہوگا جب کہ یہ قرآن کریم کے بعض ارشادات کے معارض معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: تلك الجنة التی اورثتموها بما كنتم تعملون (الزخرف ۷۲) اور بھی دیگر آیات میں یہی مضمون بیان کیا گیا ہے۔ گویا قرآن وحدیث کے مابین بظاہر تعارض ہو گیا۔ علماء نے دونوں کے درمیان تطبیق دی ہے۔ اس بارے میں مختلف اقوال ہیں:

۱۔ ارشاد قرآنی کے بموجب اعمال صالحہ نجات اخروی کا سبب ظاہر ہیں لیکن اعمال کی توفیق اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہی ہوتی ہے اور اگر اس کی رحمت نہ ہو تو نہ ایمان کی نعمت حاصل ہو نہ اعمال کی، گویا رحمتِ خداوندی اعمال صالحہ کی توفیق ملنے کا سبب ہے اور اعمال جنت میں دخول اور نجات اخروی کا سبب ظاہر ہیں۔ ابن بطالؒ نے فرمایا کہ:
مطلق دخولِ جنت تو خدا تعالیٰ کی رحمت سے ہی ہوگا البتہ جنت میں درجات کا فرق و تفاوت باعتبار اعمال ہوگا۔

اَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَتَدَارَكَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ ۔

کے رسول! آپ ﷺ کو بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ مجھ کو اپنی رحمت میں لے لے گا۔

۲۵۸۳...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَبَّادٍ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَنْ يُدْخِلَ اَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ قَالُوا وَلَا اَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ مِنْهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ ۔

۲۵۸۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں کسی کو بھی اس کے اعمال جنت میں داخل نہ کرائیں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ کو بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ اپنے فضل اور رحمت سے ڈھانپ لے گا۔

۲۵۸٤...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَارِبُوا وَسَدِّدُوا وَاعْلَمُوا اَنَّهُ لَنْ يَنْجُوَ اَحَدٌ مِنْكُمْ بِعَمَلِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا اَنْتَ قَالَ وَلَا اَنَا اِلَّا اَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ -

۲۵۸۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میانہ روی اختیار کرو اور سیدھی راہ پر گامزن رہو اور جان رکھو کہ تم میں سے کوئی بھی اپنے اعمال (کی وجہ) سے نجات حاصل نہ کرے گا۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ مجھے اپنی رحمت اور فضل سے ڈھانپ لے گا۔

۲۵۸٥......و حدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ-

۲۵۸۵...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ سے سابقہ روایت ہی کی طرح حدیث روایت کی ہے۔

۲٥٨٦...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ بِالاِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا كَرِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ-

۲۵۸۶...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ حضرت ابن نمیر کی روایت کردہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

۲٥٨٧...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَزَادَ وَاَبْشِرُوا-

۲۵۸۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث سابقہ روایت کی طرح روایت کی ہے البتہ اس روایت میں اضافہ یہ ہے کہ "خوش ہو جاؤ"۔

۲٥٨٨......حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا يُدْخِلُ اَحَدًا مِنْكُمْ

۲۵۸۸...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ تم کو اسکے اعمال جنت میں داخل نہ کریں گے اور نہ ہی اسے جہنم سے بچائیں گے اور نہ مجھے مگر یہ

عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلا يُجِيرُهُ مِـــنَ النَّارِ وَلا اَنَا اِلا بِرَحْمَةٍ مِنَ اللهِ۔

کہ اللہ کی طرف سے رحمت کے ساتھ۔

۲۵۸۹...... و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ اَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاَبْشِرُوا فَاِنَّهُ لَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ اَحَدًا عَمَلُهُ قَالُوا وَلا اَنْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ وَلا اَنَا اِلا اَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَاعْلَمُوا اَنَّ اَحَبَّ الْعَمَلِ اِلَى اللهِ اَدْوَمُهُ وَاِنْ قَلَّ ۔

۲۵۸۹...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سیدھی راہ پر گامزن رہو اور میانہ روی اختیار کرو اور خوشخبری دو کیونکہ کسی کو اسکے عمل جنت میں داخل نہ کرائیں گے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ﷺ کو بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اور مجھے بھی نہیں، سوائے اس کے کہ اللہ اپنی رحمت سے مجھے ڈھانپ لے گا اور جان لو، اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ کم ہو۔[1]

۲۵۹۰...... و حَدَّثَنَاه حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَاَبْشِرُوا ۔

۲۵۹۰...... اس سند سے بھی یہی سابقہ حدیث مروی ہے البتہ اس روایت میں یہ جملہ کہ "خوشخبری دو" مذکور نہیں۔

باب۔۴۸۷ باب اكثار الاعمال والاجتهاد في العبادة

اعمال کی کثرت اور عبادت میں پوری کوشش کرنے کے بیان میں

۲۵۹۱...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاقَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ اَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ اَفَلا اَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا ۔

۲۵۹۱...... حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس طرح نماز پڑھی کہ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک سوجھ گئے۔ تو آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: آپ ﷺ ایسی مشقت کیوں برداشت کرتے ہیں حالانکہ اللہ نے آپ ﷺ کے اگلے اور پچھلے گناہ (اگر بالفرض ہوں) معاف کر دیئے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔[2]

---

[1] فائدہ...... اس میں اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ نیکی میں اللہ تعالیٰ کو میانہ روی اور اعتدال پسند ہے۔ گویا ان کے ہاں عمل کی مقدار اور کمیت نہیں دیکھی جاتی بلکہ عمل کی کیفیت اور اخلاص ودوام دیکھا جاتا ہے۔

[2] معنی یہ ہیں کہ کیا میں اپنا تہجد کا عمل چھوڑ دوں تو میں تو شکر گذار بندہ نہ رہوں گا۔

۲۵۹۲...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى وَرِمَتْ قَدَمَاهُ قَالُوا قَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا ـ

۲۵۹۲...... حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اتنا قیام فرمایا کہ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک میں ورم آ گیا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: تحقیق! اللہ آپ ﷺ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرما چکا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں (اپنے رب عزوجل کا) شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

۲۵۹۳...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا صَلَّى قَامَ حَتَّى تَفَطَّرَ رِجْلَاهُ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللهِ اَتَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اَفَلَا اَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا ـ

۲۵۹۳...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے تو اس قدر قیام فرماتے کہ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک پھٹ جاتے۔ ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ ایسا کیوں کرتے ہیں حالانکہ آپ ﷺ کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! کیا میں (اپنے رب کا) شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

باب-۴۸۸ باب الاقتصاد في الموعظة

وعظ و نصیحت میں میانہ روی اختیار کرنے کے بیان میں

۲۵۹۴...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ ح وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ بَابِ عَبْدِ اللهِ نَنْتَظِرُهُ فَمَرَّ بِنَا يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيُّ فَقُلْنَا اَعْلِمْهُ بِمَكَانِنَا فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ خَرَجَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللهِ فَقَالَ اِنِّي اُخْبَرُ بِمَكَانِكُمْ فَمَا يَمْنَعُنِي اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ اِلَّا كَرَاهِيَةُ اَنْ اُمِلَّكُمْ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْاَيَّامِ مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا۔

۲۵۹۴...... حضرت شقیقؒ سے مروی ہے کہ ہم حضرت عبد اللہؓ کے دروازے پر ان کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ہمارے پاس سے یزید بن معاویہ نخعی کا گذر ہوا تو ہم نے کہا (عبد اللہ کو) ہمارے یہاں حاضر ہونے کی اطلاع دے دینا۔ تھوڑی دیر بعد ہی حضرت عبد اللہ ہمارے پاس تشریف لائے تو کہا مجھے تمہارے آنے کی اطلاع دی گئی اور مجھے تمہاری طرف آنے سے اس بات کے علاوہ کسی بات نے منع نہیں کیا کہ میں تمہیں تنگ دل کرنے کو پسند نہ کرتا تھا کیونکہ رسول اللہ ﷺ ہمارے اکتا جانے کے خوف کی وجہ سے کچھ دنوں کے لئے وعظ و نصیحت کا ناغہ کر لیا کرتے تھے۔[1]

---

[1] فائدہ...... اس حدیث سے بڑی اہم نصیحت اور عملی اختیار سے بہت کارآمد ہدایت حاصل ہوتی ہے۔ وہ یہ کہ انسان کی طبیعت میں کسی چیز کے تسلسل سے گرانی پیدا ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اعمال صالحہ میں سے دعوت وارشاد اور اصلاح و تبلیغ، وعظ و نصیحت کو کبھی کبھی کرنا چاہیئے تاکہ سننے والے بیانات کی کثرت اور وعظ و نصیحت کے عموم سے اکتا نہ جائیں اور دعوت وارشاد وعظ نصیحت کی اہمیت دلوں سے ختم نہ ہو جائے۔

٢٥٩٥......حَدَّثَنَا اَبُو سَعِيدِ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ ح و حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ مُسْهِرٍ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ مِنْجَابُ فِي رِوَايَتِهِ عَنِ ابْنِ مُسْهِرٍ قَالَ الْاَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ مِثْلَهُ۔

۲۵۹۵......ان تمام اسناد سے بھی یہ حدیث (کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کے اکتا جانے کے خوف کی وجہ سے کچھ دنوں کیلئے وعظ و نصیحت کا ناغہ کرلیا کرتے تھے) مروی ہے۔

٢٥٩٦...... و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ شَقِيقٍ اَبِي وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ يُذَكِّرُنَا كُلَّ يَوْمِ خَمِيسٍ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّا نُحِبُّ حَدِيثَكَ وَنَشْتَهِيهِ وَلَوَدِدْنَا اَنَّكَ حَدَّثْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ فَقَالَ مَا يَمْنَعُنِي اَنْ اُحَدِّثَكُمْ اِلَّا كَرَاهِيَةُ اَنْ اُمِلَّكُمْ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْاَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا۔

۲۵۹۶......حضرت شقیق ابووائل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم کو ہر جمعرات کے دن وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے تو ان سے ایک آدمی نے کہا: اے ابو عبدالرحمٰن! ہم آپ کی حدیثوں اور باتوں کو پسند کرتے ہیں اور چاہتے ہیں اور ہماری یہ خواہش ہے کہ آپ ہمیں ہر روز وعظ و نصیحت کیا کریں۔ تو انہوں نے کہا: مجھے تمہارے اکتا جانے کے ڈر کے علاوہ کوئی چیز احادیث روایت کرنے سے روکنے والی نہیں۔ بے شک رسول اللہ ﷺ ہمارے اکتا جانے کے خوف کی وجہ سے کچھ دنوں کیلئے وعظ و نصیحت کا ناغہ کرلیا کرتے تھے۔

كتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها

كتاب الجنة وصفة نعيمها و اهلها

جنت، اہل جنت اور اس کی صفات کا بیان

٢٥٩٧...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ وَحُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ -

٢٥٩٧...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت تکلیفوں سے گھری ہوئی ہے جبکہ دوزخ نفسانی خواہشات سے گھری ہوئی ہے۔[1]

٢٥٩٨...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ -

٢٥٩٨...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث ہی کی طرح حدیث نقل کرتے ہیں۔

٢٥٩٩...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا و قَالَ سَعِيدٌ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ مِصْدَاقُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللهِ ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ -

٢٥٩٩...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے (ایسی ایسی چیزیں) تیار کر رکھی ہیں کہ جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر اس کا خیال گزرا۔ اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) میں موجود ہے: فلا تعلم نفس...... الخ "سو کسی نفس کو معلوم نہیں کہ جو (نعمتیں) ان کے لئے چھپا رکھی ہیں ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، بدلہ ہے اس کا جو وہ کرتے تھے۔

٢٦٠٠...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ

٢٦٠٠...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے (ایسی ایسی چیزیں) تیار کر رکھی ہیں کہ جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ ہی کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر ان کا خیال گزرا (اور وہ نعمتیں ان کے لئے) جمع کر رکھی ہیں، ان کا ذکر چھوڑو

---

[1] فائدہ...... حدیث کے معنی یہ ہیں کہ جنت تک پہنچنا بغیر مشقت اور محنت کے ممکن نہیں۔ جب تک انسان اپنی طبیعت پر جبر کر کے خلاف طبیعت کاموں کے کرنے پر آمادہ نہ ہو مثلاً طاعات کا کرنا نفس پر گراں اور ناگوار ہوتا ہے جان و مال لگانا شاق ہوتا ہے۔ لیکن اس کے بغیر جنت کا حصول بھی ناممکنات میں سے ہے۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ جنت کو ناپسندیدہ امور کے کرنے سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔ جبکہ جہنم کو خواہشات سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔ یعنی شہوات ممنوعہ مثلاً شراب، زنا، نامحرم کو دیکھنا، غیبت، چوری، دوسروں کا مال ناحق غصب کرنا وغیرہ انسان کیلئے پسندیدہ امور ہیں اور جہنم کو اس سے ڈھانپ دیا گیا ہے۔ یعنی ان امور کا مرتکب جہنم کا مستحق ہوتا ہے۔

ذُخْرًا بَلْهَ مَا اَطْلَعَكُمُ اللهُ عَلَيْهِ ـ

جن کی اللہ تعالیٰ نے تمہیں اطلاع دے رکھی ہے۔

٢٦٠١...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ اَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلْهَ مَا اَطْلَعَكُمُ اللهُ عَلَيْهِ ثُمَّ قَرَاَ ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ﴾ ـ

٢٦٠١...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے (ایسی ایسی چیزیں) تیار کر رکھی ہیں کہ جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ ہی کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر ان کا خیال گذرا یہ نعمتیں ان کیلئے جمع کر رکھی ہیں بلکہ ان کا ذکر چھوڑو، جن نعمتوں کی اللہ تعالیٰ نے تمہیں اطلاع دے رکھی ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ پڑھی: **فلا تعلم نفس** ......الخ یعنی "کسی نفس کو معلوم نہیں کہ جو نعمتیں ان کے لئے چھپا رکھی ہیں ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، بدلہ ہے اس کا جو وہ کرتے تھے۔"

٢٦٠٢...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَهَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اَبُو صَخْرٍ اَنَّ اَبَا حَازِمٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُولُ شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَجْلِسًا وَصَفَ فِيهِ الْجَنَّةَ حَتَّى انْتَهَى ثُمَّ قَالَ ﷺ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ ثُمَّ اقْتَرَاَ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ ـ

٢٦٠٢...... حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی ایک ایسی مجلس میں موجود تھا کہ جس میں آپ ﷺ نے جنت کی بہت تعریف بیان فرمائی یہاں تک کہ انتہا ہو گئی پھر آپ ﷺ نے اپنے بیان کے آخر میں ارشاد فرمایا کہ جنت میں ایسی ایسی نعمتیں ہیں کہ جن کو نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل پر ان کا خیال گزرا پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ پڑھی: **تتجا فی جنوبهم عن المضاجع**......الخ یعنی "جدا رہتی ہیں ان کی کروٹیں اپنے سونے کی جگہوں سے، پکارتے ہیں اپنے رب کو، ڈر سے اور لالچ سے اور ہمارا دیا ہوا خرچ کرتے ہیں۔ سو کسی جی کو معلوم نہیں جو چھپا رکھی ہیں ان کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بدلہ ہے اس کا جو وہ کرتے تھے۔"[1]

٢٦٠٣...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ ـ

٢٦٠٣...... حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ جس کے سائے میں چلنے والا سوار سو سال تک چلتا رہے گا۔

---

[1] فائدہ...... جنت کی نعمتوں کے متعلق بس یہی انتہا ہے کہ کسی انسان نے ان نعمتوں کے بارے میں سنا نہ دیکھا نہ کسی کے دل پر ان کا خیال گزرا۔ یعنی جنت اور اس کی نعمتیں انسانی تصور کی حدود سے ماوراء اور اس کی عقل کے ادراک سے باہر ہیں۔ البتہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے قرآن و حدیث میں جنت کی نعمتوں کا کافی ذکر فرمایا ہے۔ علماء حق نے جنت کی نعمتوں کے تذکروں پر مستقل رسالے بھی لکھے ہیں۔

باب-۴۸۹ باب ان في الجنة شجرةً يسير الراكب في ظلها مائة عامٍ لا يقطعها

جنت میں ایک ایسے درخت کے بیان میں کہ جس کے سائے میں چلنے والا سوار سو سال تک چلتا رہے گا پھر بھی اسے طے نہیں کر سکے گا

٢٦٠٤...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَزَادَ لا يَقْطَعُهَا۔

۲۶۰۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث ہی کی طرح روایت نقل کی ہے لیکن اس روایت میں ولا یقطعھا یعنی وہ سوار اس درخت کو سو سال تک بھی طے نہیں کر سکے گا، الفاظ زائد ہیں۔

٢٦٠٥...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لا يَقْطَعُهَا۔

۲۶۰۵...... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ جس کے سائے میں چلنے والا سوار سو سال تک بھی اسے طے نہیں کر سکتا۔[1]

٢٦٠٦...... قَالَ اَبُو حَازِمٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ بْنَ اَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيَّ فَقَالَ حَدَّثَنِي اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيعَ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا۔

۲۶۰۶...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ جس کے سائے میں چلنے والا عمدہ، تیز رفتار گھوڑے کا سوار سو سال تک چل کر بھی اسے طے نہیں کر سکتا۔

باب-۴۹۰ باب احلال الرضوان على اهل الجنة فلا يسخط عليهم ابدًا

اس بات کے بیان میں کہ اللہ جنت والوں سے اپنی رضا کا اعلان فرمائے گا اور اس بات کا بھی کہ اللہ ان سے کبھی ناراض نہیں ہو گا

٢٦٠٧...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الاَيْلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ

۲۶۰۷...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ جنت والوں سے ارشاد فرمائے گا: اے جنت والو! جنتی عرض کریں گے، اے ہمارے پروردگا! ہم حاضر ہیں اور نیک بختی اور بھلائی آپ ہی کے قبضہ میں ہے پھر اللہ فرمائیں گے: کیا تم راضی ہو گئے؟ جنتی عرض کریں گے: اے پروردگا! ہم کیوں

[1] ابن الجوزیؒ نے فرمایا: اس درخت کا نام "طوبیٰ" ہے۔ چنانچہ مسند احمد کی ایک روایت سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: طوبیٰ اس کے لیے ہے جس نے میری زیارت کی "ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! طوبیٰ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں ایک درخت ہے جس کی مسافت سو برس کی ہے۔ اہل جنت کے کپڑے اس درخت کے پتوں سے تیار ہوں گے"۔ (مسند احمد ۳/۷۱)

يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللهَ يَقُولُ لِاَهْلِ الْجَنَّةِ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لا نَرْضَى يَا رَبِّ وَقَدْ اَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ اَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ اَلا اُعْطِيكُمْ اَفْضَلَ مِنْ ذَٰلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبِّ وَاَيُّ شَيْءٍ اَفْضَلُ مِنْ ذَٰلِكَ فَيَقُولُ اُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلا اَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ اَبَدًا۔

راضی نہ ہوں حالانکہ آپ نے جو نعمتیں ہمیں عطا فرمائی ہیں وہ نعمتیں تو اپنی مخلوق میں سے کسی کو بھی عطا نہیں فرمائیں۔ پھر اللہ فرمائیں گے: کیا میں تمہیں ان نعمتوں سے بھی بڑھ کر اور نعمت عطا نہ کروں؟ جنتی عرض کریں گے: اے پروردگار! ان سے بڑھ کر اور کونسی نعمت ہو گی؟ پھر اللہ فرمائے گا: میں تم سے اپنی رضا اور خوشی کا اعلان کرتا ہوں، اب اس کے بعد سے میں تم سے کبھی بھی ناراض نہیں ہوں گا۔

باب-۴۹۱ باب ترائي اهل الجنة اهل الغرف كما يرى الكوكب في السماء

اس بات کے بیان میں کہ جنت والے جنت میں ایک دوسرے کے بالا خانے اس طرح دیکھیں گے جس طرح کہ تم آسمانوں میں ستاروں کو دیکھتے ہو

۲۶۰۸...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُرْفَةَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ -

۲۶۰۸...... حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت والے جنت میں ایک دوسرے کے بالا خانے اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم آسمانوں میں ستاروں کو دیکھتے ہو۔[1]

۲۶۰۹...... قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ النُّعْمَانَ بْنَ اَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي الْاُفُقِ الشَّرْقِيِّ اَوِ الْغَرْبِيِّ -

۲۶۰۹...... حضرت سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا، وہ ارشاد فرماتے ہیں: جس طرح تم چمکتے ستارے مشرقی اور مغربی کناروں میں دیکھتے ہو۔

۲۶۱۰...... وَ حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ اَبِي حَازِمٍ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا نَحْوَ حَدِيثِ يَعْقُوبَ -

۲۶۱۰...... حضرت ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان دونوں سندوں کے ساتھ حضرت یعقوب کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت نقل کی۔

۲۶۱۱...... حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ

۲۶۱۱...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت والے اپنے اوپر کے بالا خانہ والوں کو اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم مشرقی یا مغربی کناروں میں چمکتے

---

[1] فائدہ...... اس سے معلوم ہوا کہ اہل جنت کے درجات، مقام اور بالا خانے محلات حسب تفاوت ہوں گے۔ چنانچہ اوپر کے درجات والوں کو نیچے کے درجات والے اس طرح دیکھیں گے جیسے دنیا والے ستاروں کو دیکھتے ہیں۔

اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ الْغَابِرَ مِنَ الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِ الْمَغْرِبِ لِتَفَاضُلِ مَا بَيْنَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْاَنْبِيَاءِ لَا يَبْلُغُهَا غَيْرُهُمْ قَالَ بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ آمَنُوا بِاللهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ ۔

ہوئے ستاروں کو دیکھتے ہو۔ اس وجہ سے کہ جنت والوں کے درجات میں آپس میں تفاوت ہو گا۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا وہ انبیاء علیہم السلام کے درجات ہوں گے کہ جن تک ان کے علاوہ کوئی نہیں پہنچ سکے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ ان لوگوں کو بھی وہ درجات عطا کئے جائیں گے کہ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان اور اس کے رسولوں کی تصدیق کریں۔

باب-۴۹۲ باب فيمن يود رؤية النبي ﷺ باهله وماله

ان لوگوں کے بیان میں کہ جنھیں اپنے گھر اور مال کے بدلہ میں نبی ﷺ کا دیدار پیارا ہو گا

۳۶۱۲...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِي لِي حُبًّا نَاسٌ يَكُونُونَ بَعْدِي يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ رَآنِي بِاَهْلِهِ وَمَالِهِ۔

۳۶۱۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سب سے زیادہ مجھے پیارے وہ لوگ ہوں گے جو میرے بعد آئیں گے لیکن ان کی تمنا ہو گی کہ کاش کہ اپنے گھر والے اور مال کے بدلہ میں میرا دیدار کر لیں۔[1]

باب-۴۹۳ باب في سوق الجنة وما ينالون فيها من النعيم والجمال

جنت میں ایک ایسے بازار کے بیان میں کہ جس میں جنتیوں کی نعمتوں اور ان کے حسن وجمال میں اور اضافہ ہو جائے گا

۳۶۱۳...... حَدَّثَنَا اَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا يَاْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهُبُّ رِيحُ الشَّمَالِ فَتَحْثُو فِي وُجُوهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَرْجِعُونَ اِلَى اَهْلِيهِمْ

۳۶۱۳...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک ایسا بازار ہے کہ جس میں جنتی لوگ ہر جمعہ کو آیا کریں گے۔ پھر شمالی ہوا چلائی جائے گی جو کہ وہاں کا گرد و غبار (جو کہ مشک و زعفران کی صورت میں ہو گا) جنتیوں کے چہروں اور ان کے کپڑوں پر اڑا کر ڈال دے گی جس سے جنتیوں کے حسن و جمال میں اور اضافہ ہو جائے گا پھر جب وہ اپنے گھر والوں کی

[1] فائدہ...... اس حدیث میں بڑی بشارت ہے ان لوگوں کیلئے جو دنیا میں رسول اللہ ﷺ کی رؤیت و دیدار اور محبت کے بُعد زمانی کی بناء پر محروم رہے کہ انہیں خود رسالت مآب ﷺ نے اپنا محبوب اور پسندیدہ قرار دیا ہے اور وہ میرے دیدار کی ایک جھلک کیلئے اپنا تن من دھن سب کچھ خرچ کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں۔

وَقَدِ ازْدَادُوا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ لَهُمْ اَهْلُوهُمْ وَاللهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُونَ وَاَنْتُمْ وَاللهِ لَقَدِ ازْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا ۔

طرف لوٹیں گے اس حال میں کہ ان کے حسن و جمال میں اور اضافہ ہو چکا ہو گا تو وہ کہیں گے کہ ہمارے بعد تو تمہارے حسن و جمال میں اور اضافہ ہو گیا ہے وہ کہیں گے :اللہ کی قسم! ہمارے بعد تمہارے حسن و جمال میں بھی اور اضافہ ہو گیا ہے۔

باب-۴۹۴ بابِ اول زمرةٍ تدخل الجنة علی صورة القمر لیلة البدر وصفاتهم وازواجهم

اس بات کے بیان میں کہ جنت میں سب سے پہلا جو گروہ داخل ہو گا ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گی

۲۶۱۴...... حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَيَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاللَّفْظُ لِيَعْقُوبَ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ اَخْبَرَنَا اَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ اِمَّا تَفَاخَرُوا وَاِمَّا تَذَاكَرُوا الرِّجَالُ فِي الْجَنَّةِ اَكْثَرُ اَمِ النِّسَاءُ فَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ اَوَ لَمْ يَقُلْ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِي تَلِيهَا عَلٰى اَضْوَاِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يُرٰى مُخُّ سُوقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ وَمَا فِي الْجَنَّةِ اَعْزَبُ ۔

۲۶۱۴...... حضرت محمد سے مروی ہے کہ لوگوں نے (اس بات پر) فخر کیا یا اس بات کا ذکر کیا کہ جنت میں زیادہ تعداد مردوں کی ہو گی یا عورتوں کی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: کیا ابو القاسم نے نہیں فرمایا کہ جنت میں سب سے پہلا گروہ جو داخل ہو گا ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گی اور جو گروہ ان کے بعد جنت میں داخل ہو گا ان کی صورتیں چمکتے ہوئے ستاروں کی طرح روشن ہوں گی۔ ان میں سے ہر ایک جنتی کے لئے دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا مغز گوشت کے پیچھے سے چمکے گا اور جنت میں کوئی آدمی بھی بیوی کے بغیر نہیں ہو گا۔[1]

۲۶۱۵...... حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ اخْتَصَمَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ اَيُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ اَكْثَرُ فَسَاَلُوا اَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ۔

۲۶۱۵...... حضرت ابن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ مرد اور عورت کے درمیان اس بات پر جھگڑا ہوا کہ جنت میں کن کی تعداد زیادہ ہو گی؟ تو انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ابو القاسم ﷺ نے ارشاد فرمایا اور پھر حضرت ابن علیہ کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی ہے۔

۲۶۱۶...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ

۲۶۱۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں جو گروہ سب سے پہلے داخل ہو گا ان

---

[1] فائدہ...... حضرت ابو ہریرہؓ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ جنت میں عورتیں زیادہ ہوں گی۔ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی ذکر فرمایا ہے کہ جنتیوں کے پہلے دو طبقات میں سے ہر فرد کی دو بیویاں ہوں گی، پھر بھی ذکر فرمایا کہ جنت میں کوئی مرد مجرد یعنی بغیر بیوی والا نہ ہو گا۔ لا محالہ عورتوں کی اکثریت ہو گی۔
رہا حوروں کا معاملہ تو وہ ان کے علاوہ ہوں گی اور وہ ہر ایک جنتی کے حق میں زیادہ زیادہ ہوں گی۔

حَدَّثَنَا اَبُو زُرْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلى اَشَدِّ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ اِضَاءَةً لا يَبُولُونَ وَلا يَتَغَوَّطُونَ وَلا يَمْتَخِطُونَ وَلا يَتْفُلُونَ اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الاَلُوَّةُ وَاَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ اَخْلاقُهُمْ عَلى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلى صُورَةِ اَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ۔

کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گی اور اس گروہ کے بعد جو لوگ جنت میں داخل ہوں گے ان کی صورتیں انتہائی چمکتے ہوئے ستاروں کی طرح ہوں گی وہ (یعنی جنتی) نہ پیشاب کریں گے اور نہ پاخانہ اور نہ تھوکیں گے اور نہ ناک صاف کریں گے اور ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کا پسینہ مشک ہوگا اور ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگ رہا ہوگا اور ان کی بیویاں بڑی آنکھوں والی ہوں گی اور ان سب کے اخلاق ایک جیسے ہوں گے اور ان کا قد آسمان میں ساٹھ ہاتھ ہوگا۔

۲۶۱۷ ــــ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِي عَلى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلى اَشَدِّ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ اِضَاءَةً ثُمَّ هُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَنَازِلُ لا يَتَغَوَّطُونَ وَلا يَبُولُونَ وَلا يَمْتَخِطُونَ وَلا يَبْزُقُونَ اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَمَجَامِرُهُمُ الاَلُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ اَخْلاقُهُمْ عَلى خُلُقِ رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلى طُولِ اَبِيهِمْ آدَمَ سِتُّونَ ذِرَاعًا -

قَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ عَلى خُلُقِ رَجُلٍ و قَالَ اَبُو كُرَيْبٍ عَلى خَلْقِ رَجُلٍ و قَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ

۲۶۱۷ ــــ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گی پھر جو گروہ ان کے بعد جنت میں داخل ہوگا ان کی صورتیں انتہائی چمکتے ہوئے ستاروں کی طرح ہوں گی پھر ان کے بعد درجہ بدرجہ مراتب ہوں گے وہ (یعنی جنتی) نہ پاخانہ کریں گے اور نہ پیشاب اور نہ ناک صاف کریں گے اور نہ تھوکیں گے اور ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگ رہا ہوگا اور ان کا پسینہ مشک ہوگا۔ ان سب کے اخلاق ایک جیسے ہوں گے وہ اپنے قد میں اپنے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی طرح ساٹھ ہاتھ لمبے ہوں گے۔[1]

ابن ابی شیبہ کی روایت میں عَلٰی خُلُقِ رَجُلٍ کے الفاظ ہیں اور ابو کریب کی روایت میں عَلٰی خَلْقِ رَجُلٍ ہے اور ابن ابی شیبہ نے کہا علی

[1] فائدہ ـــــ اہل جنت کو بول و براز جیسی غلاظتوں سے نجات ہوگی۔ ابن الجوزیؒ نے فرمایا کہ: کیونکہ جنت کی غذائیں انتہائی لطیف اور معتدل ہوں گی ان میں کوئی فضلہ اور گندگی نہ ہوگی تو ان غذاؤں سے غلاظت اور فضلہ بھی نہیں بنے گا۔ بلکہ ان غذاؤں سے پاکیزہ خوشبو پیدا ہوگی۔ (کذا فی فتح الباری ۶/ ۳۲۴)

اسی طرح جنتی اپنے باپ حضرت آدم علیہ السلام کے مشابہہ ہوں گے تخلیق میں۔ یعنی جس طرح طویل قامت تھے اسی طرح جنتی بھی طویل القامت ہوں گے۔

عَلى صُورَةِ اَبِيهِمْ -

باب-۴۹۵ باب في صفات الجنة واهلها وتسبيحهم فيها بكرةً وعشيًا

جنت والوں کی صفات کے بیان میں اور یہ کہ وہ صبح وشام (اپنے رب کی) پاکی بیان کریں گے

۲۶۱۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلِجُ الْجَنَّةَ صُوَرُهُمْ عَلى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لا يَبْصُقُونَ فِيهَا وَلا يَمْتَخِطُونَ وَلا يَتَغَوَّطُونَ فِيهَا آنِيَتُهُمْ وَاَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمْ مِنَ الاَلُوَّةِ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرى مُخُّ سَاقِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحُسْنِ لا اخْتِلافَ بَيْنَهُمْ وَلا تَبَاغُضَ قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يُسَبِّحُونَ اللهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا۔

۲۶۱۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گی۔ وہ نہ جنت میں تھوکیں گے اور نہ ہی ناک صاف کریں گے اور نہ ہی پاخانہ کریں گے۔ ان کے برتن اور ان کی کنگھیاں سونے اور چاندی کی ہوں گی اور ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگ رہی ہوں گی اور ان کا پسینہ مشک کی طرح ہوگا اور ان جنتیوں میں سے ہر ایک کے لئے دو بیویاں ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا مغز خوبصورتی کی وجہ سے گوشت کے اندر سے دکھائی دے گا۔ نہ ہی جنت والے آپس میں اختلاف کریں گے اور نہ ہی آپس میں بغض رکھیں گے۔ ان کے دل ایک دل کی طرح ہوں گے۔ صبح وشام اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کریں گے۔

۲۶۱۹...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا و قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَاْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلا يَتْفُلُونَ وَلا يَبُولُونَ وَلا يَتَغَوَّطُونَ وَلا يَمْتَخِطُونَ قَالُوا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفَسَ -

۲۶۱۹...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ جنت والے جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے اور تھوکیں گے نہیں اور نہ ہی پیشاب کریں گے اور نہ ہی پاخانہ کریں گے اور نہ ہی ناک صاف کریں گے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: (اے اللہ کے رسول!) تو پھر کھانا کدھر جائے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ڈکار اور پسینہ آئے گا اور پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا اور ان کو تسبیح یعنی سبحان اللہ اور تحمید یعنی الحمد للہ کا الہام ہوگا جس طرح کہ انہیں سانس کا الہام ہوتا ہے۔

۲۶۲۰......و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الاَعْمَشِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ اِلى قَوْلِهِ كَرَشْحِ الْمِسْكِ -

۲۶۲۰...... حضرت اعمشؒ سے اس سند کے ساتھ کرشح المسک یعنی جنت والوں کا پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا، تک روایت نقل کی گئی ہے۔

۲۶۲۱...... و حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ

۲۶۲۱...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں

وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ كِلاهُمَا عَنْ اَبِي عَاصِمٍ قَالَ حَسَنٌ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَاْكُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلا يَتَغَوَّطُونَ وَلا يَمْتَخِطُونَ وَلا يَبُولُونَ وَلَكِنْ طَعَامُهُمْ ذَاكَ جُشَاءٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالْحَمْدَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفَسَ قَالَ وَفِي حَدِيثِ حَجَّاجٍ طَعَامُهُمْ ذٰلِكَ

کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت والے جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے لیکن وہ اس میں پاخانہ نہیں کریں گے اور نہ ہی ناک صاف کریں گے اور نہ ہی پیشاب کریں گے لیکن ان کا کھانا ایک ڈکار کی صورت میں تحلیل ہو جائے گا جس سے مشک کی طرح خوشبو آئے گی اور ان کو تسبیح و تحمید اس طرح سکھائی جائے گی جس طرح تمہیں سانس لینا سکھایا گیا ہے۔

اور حجاج کی روایت کردہ حدیث میں طعامهم ذلك یعنی: ان کا کھانا، کے الفاظ ہیں۔

۲۶۲۲...... وحَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الأُمَوِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَيُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّكْبِيرَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفَسَ۔

۲۶۲۲...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔ سوائے اس کہ اس روایت میں انہوں نے کہا: اور ان کو تسبیح و تکبیر سکھائی جائے گی جس طرح کہ تمہیں سانس لینا سکھایا جاتا ہے۔

باب-۴۹۶ باب في دوام نعيم اهل الجنة و قوله تعالى ﴿ونودوا ان تلكم الجنة اورثتموها بما كنتم تعملون﴾

اس بات کے بیان میں جنت والے ہمیشہ کی نعمتوں میں رہیں گے اور اللہ تعالیٰ اس فرمان میں

"اور آواز آئے گی کہ یہ جنت ہے تم اپنے (نیک) اعمال کے بدلہ میں اس کے وارث ہوئے"

۲۶۲۳...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِي رَافِعٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ لا يَبْاَسُ لا تَبْلٰى ثِيَابُهُ وَلا يَفْنٰى شَبَابُهُ۔

۲۶۲۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی جنت میں داخل ہو جائے گا وہ نعمتوں میں ہو جائے گا اسے کبھی کوئی تکلیف نہیں ہوگی اور نہ ہی اس کے کپڑے پرانے ہوں گے اور نہ ہی اس کی جوانی ختم ہو گی۔

۲۶۲٤...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ قَالا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ قَالَ الثَّوْرِيُّ فَحَدَّثَنِي اَبُو اِسْحٰقَ اَنَّ الاَغَرَّ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَاَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوا فَلا تَسْقَمُوا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْيَوْا فَلا تَمُوتُوا اَبَدًا وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوا فَلا تَهْرَمُوا اَبَدًا وَاِنَّ

۲۶۲۴...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (دونوں حضرات سے) مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی آواز دینے والا آواز دے گا کہ (اے جنت والو) تمہارے لئے (یہ بات مقرر ہو چکی ہے کہ) تم صحت مند رہو گے اور کبھی بیمار نہیں ہو گے اور تم زندہ رہو گے تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی اور تم جوان رہو گے تم کبھی بوڑھے نہیں ہو گے اور تم آرام میں رہو گے تمہیں کبھی تکلیف نہیں آئے گی تو اللہ عزوجل کا یہی فرمان

لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوا فَلا تَبْاَسُوا اَبَدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ﴾ ـ

ہے کہ: آواز آئے گی کہ یہ جنت ہے تم اپنے (نیک) اعمال کے بدلہ میں اس جنت کے وارث ہوئے۔

باب ۔۴۹۷ باب في صفة خيام الجنة وما للمؤمنين فيها من الاهلين

جنت کے خیموں اور جو مؤمنین اور ان کے متعلقین اس میں رہیں گے، ان کی شان کے بیان میں

۲٦۲۵...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ اَبِي قُدَامَةَ وَهُوَ الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ طُولُهَا سِتُّونَ مِيلًا لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا اَهْلُونَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ فَلا يَرى بَعْضُهُمْ بَعْضًا ـ

۲۶۲۵...... حضرت ابو بکر بن عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن آدمی کے لئے جنت میں ایک کھوکھلے موتیوں کا خیمہ ہوگا جس کی لمبائی ساٹھ میل ہوگی مؤمن اور ان کے متعلقین اس میں رہیں گے مؤمن اس کے اردگرد چکر لگائیں گے اور کوئی ایک دوسرے کو نہیں دیکھ سکے گا۔[1]

۲٦۲٦...... و حَدَّثَنِي اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا اَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةٌ مِنْ لُؤْلُؤَةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا اَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُ ـ

۲۶۲۶...... حضرت ابو بکر بن عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن کے لئے جنت ایک کھوکھلے موتیوں کا خیمہ ہوگا جس کی لمبائی ساٹھ میل ہوگی۔ اس خیمے کے ہر کونے میں لوگ ہوں گے جو دوسرے کونے والے لوگوں کو نہیں دیکھ رہے ہوں گے۔ مؤمن ان کے اردگرد چکر لگائے گا۔

۲٦۲۷...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي مُوسى بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْخَيْمَةُ دُرَّةٌ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ سِتُّونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا اَهْلٌ

۲۶۲۷...... حضرت ابو بکر بن ابی موسیٰ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خیمہ ایک موتی کا ہوگا جس کی لمبائی بلندی میں ساٹھ میل ہوگی اور اس کے ہر کونے میں مومن کی بیویاں ہوں گی جنہیں دوسرے لوگ نہیں دیکھ سکیں گے۔[2]

---

[1] فائدہ...... جنت میں خیموں کا ذکر قرآن کریم میں بھی ہے۔ سورۃ الرحمٰن پ ۲۷ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: "حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ"۔ یعنی حوریں ہوں گی جو خیموں میں رکی رہنے والی ہوں گی۔ ان خیموں کا طول و عرض ساٹھ میل ہوگا۔ اللهم ارزقنا جنتك ونعيمها آمین۔

[2] فائدہ...... اس میں یہ نکتہ قابل غور ہے کہ جنت میں وہ لوگ داخل ہوں گے جو ہر قسم کے گناہ سے پاک ہوں گے۔ یا ہو چکے ہوں گے۔ اور وہاں گناہ و ثواب کا کوئی کھاتہ بھی نہ ہوگا نہ وہاں نفسانی خواہشات اور ان کے ناپاک اثرات نہیں ہوں گے پھر...... (جاری ہے)

لِلْمُؤْمِنِ لا يَرَاهُمُ الْآخَرُونَ ۔

باب-۴۹۸ باب ما في الدنيا من انهار الجنة

دنیا میں جو جنت کی نہریں ہیں کے بیان میں

۲۶۲۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيلُ كُلٌّ مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ ۔

۲۶۲۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سیحان اور جیحان اور فرات اور نیل یہ سب (دریا دنیا میں) جنت کی نہروں میں سے ہیں۔[1]

باب-۴۹۹ باب يدخل الجنة اقوامٌ افئدتهم مثل افئدة الطير

جنت میں کچھ ایسی قوموں کے داخل ہونے کے بیان میں کہ جن کے دل پرندوں کی طرح ہوں گے

۲۶۲۹...... حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ اللَّيْثِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَقْوَامٌ

۲۶۲۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت میں کچھ ایسی قومیں داخل ہوں گی کہ جن کے دل (نرم مزاجی اور توکل علی اللہ میں) پرندوں کی طرح ہوں گے۔

(گذشتہ سے پیوستہ)...... بھی اللہ تعالیٰ اہل جنت کے گھر والوں اور بیویوں کے پردہ کا اہتمام فرمائیں گے کہ کوئی دوسرا اجنبی ان کی بیویوں کو نہ دیکھ سکے۔ اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ پردے کی اہمیت کتنی زیادہ ہے۔ ظاہر ہے دنیا جزاو سزا گناہ و ثواب کے اعمال کا محل بھی ہے۔ انسان پر نفسانی خواہشات کا غلبہ بھی ہے۔ اور ان خواہشات کے اثرات بد بھی ہیں پھر اللہ کو دنیا کے اندر پردہ کا کتنا اہتمام ہوگا اور اس کی نگاہ میں پردہ کی کیا اہمیت ہوگی۔ اہل نظر پر ذرا بھی مخفی نہیں۔

(حاشیہ صفحہ ہذا)

[1] سیحان جیحان کے متعلق قاضی عیاضؒ مالکی فرماتے ہیں کہ یہ سیحون و جیحون کے نام سے معروف دو مشہور دریا ہیں جو بلاد خراسان یعنی آجکل ازبکستان میں ہیں۔ البتہ محدث کبیر نوویؒ نے فرمایا کہ: سیحان جیحان کے دریا سیحون و جیحون کے سوا دوسرے دو دریا ہیں جو آرمینیا بلاد شام میں واقع ہیں۔ حموی نے معجم البلدان میں نوویؒ کے قول کے مطابق لکھا ہے۔ واللہ اعلم

اسی طرح فرات اور نیل جو دنیا کے دو مشہور دریا ہیں، دریائے فرات عراق کا مشہور دریا ہے جبکہ دریائے نیل مصر و سوڈان کے درمیان بہنے والا تاریخی دریا ہے ان تمام دریاؤں کے بارے میں حدیث میں فرمایا کہ یہ جنت کے دریا ہیں۔ لیکن ان کے جنت کے دریا ہونے سے کیا مراد ہے؟ علماء کے مختلف اقوال ہیں۔ نوویؒ، حافظ ابن حجرؒ، ملا علی قاریؒ اور قاضی عیاض مالکیؒ نے حدیث کو ظاہر پر رکھتے ہوئے کہا کہ ان تمام دریاؤں کی اصل اور منبع جنت ہیں۔ چنانچہ حدیث اسراء بھی اسی پر دلالت کرتی ہے۔ (دیکھئے تکملہ ۱/ ۱۹۴)

اَفْئِدَتُهُمْ مِثْلُ اَفْئِدَةِ الطَّيْرِ۔

۲۶۳۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا بِهِ اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَلَقَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهِ طُوْلُهُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُولٰئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوْسٌ فَاسْتَمِعْ مَا يُجِيْبُوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ قَالَ فَذَهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ قَالَ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ آدَمَ وَطُوْلُهُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهُ حَتَّى الْآنَ۔

۲۶۳۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا، ان کا قد ساٹھ ہاتھ لمبا تھا پھر جب اللہ عزوجل حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرما چکا تو فرمایا: (اے آدم) جاؤ اور فرشتوں کی اس جماعت کو سلام کرو اور وہاں بہت سے فرشتے بیٹھے ہیں پھر تم سننا کہ وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں کیونکہ وہ فرشتے تمہیں جو جواب دیں گے وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام گئے اور فرمایا: السلام علیکم! فرشتوں نے جواب میں کہا: السلام علیک ورحمۃ اللہ کا اضافہ کر دیا تو ہر وہ آدمی جو جنت میں داخل ہوگا وہ حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا اور اس کا قد ساٹھ ہاتھ لمبا ہوگا پھر حضرت آدم علیہ السلام کے بعد جتنے لوگ بھی پیدا ہوئے ان کے قد چھوٹے ہوتے رہے یہاں تک کہ یہ زمانہ آگیا۔

باب–۵۰۰ باب في شدة حر نار جهنم وبعد قعرها وما تاخذ من المعذبين

جہنم کے بیان میں، (اللہ عزوجل ہمیں اس سے پناہ نصیب فرمائے)

۲۶۳۱...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ خَالِدٍ الْكَاهِلِيِّ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُؤْتٰى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا۔

۲۶۳۱...... حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جہنم کو لایا جائے گا اس دن جہنم کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی اور ہر ایک لگام کو ستر ہزار فرشتے پکڑے ہوئے کھینچ رہے ہوں گے۔

۲۶۳۲...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ نَارُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي يُوْقِدُ ابْنُ آدَمَ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوا وَاللهِ اِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ فَاِنَّهَا فُضِّلَتْ عَلَيْهَا

۲۶۳۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری یہ آگ جس کو ابن آدم جلاتا ہے (یعنی گرمی کا یہ حصہ) جہنم کی گرمی کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہی (دنیا کی آگ) کافی نہیں تھی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے انہتر حصے گرمی کے جہنم میں گرمی زیادہ ہے۔ ہر حصے میں اتنی گرمی ہے۔

بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهَا مِثْلُ حَرِّهَا -

٢٦٣٣ـ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اَبِي الزِّنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا ـ

٢٦٣٣...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے حضرت ابو الزناد کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی ہے سوائے اس کے کہ اس روایت میں لفظی فرق ہے یعنی کلھن مثل حرھا کا لفظ ہے۔

٢٦٣٤...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ اِذْ سَمِعَ وَجْبَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَدْرُونَ مَا هٰذَا قَالَ قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا فَهُوَ يَهْوِي فِي النَّارِ الْآنَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى قَعْرِهَا -

٢٦٣٤...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ ایک گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ راوی حدیث کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ ہی زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک پتھر ہے جو کہ ستر سال پہلے دوزخ میں پھینکا گیا تھا اور وہ لگاتار دوزخ میں گر رہا تھا یہاں تک کہ وہ پتھر اب اپنی تہہ تک پہنچا ہے۔

٢٦٣٥...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَقَالَ هٰذَا وَقَعَ فِي اَسْفَلِهَا فَسَمِعْتُمْ وَجْبَتَهَا ـ

٢٦٣٥...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ بھی روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ پتھر اس وقت اپنی تہہ میں پہنچا ہے کہ جس میں تم نے آواز سنی تھی۔

٢٦٣٦...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قَالَ قَتَادَةُ سَمِعْتَ اَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ نَبِيَّ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ اِلٰى حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ اِلٰى عُنُقِهِ ـ

٢٦٣٦...... حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اللہ کے نبی ﷺ سے سنا، آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ دوزخیوں میں سے کچھ کو آگ ان کے ٹخنوں تک پکڑے گی اور ان میں سے کچھ کو ان کے گھٹنوں تک اور ان میں سے کچھ کو ان کی گردن تک آگ پکڑے گی۔

٢٦٣٧...... حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ

٢٦٣٧...... حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخیوں میں سے کچھ کو آگ ان کے ٹخنوں تک پکڑے گی اور ان میں سے کچھ کو ان گھٹنوں تک اور ان میں سے کچھ کو ان کی کمر تک اور ان میں سے کچھ کو ان کی ہنسلی تک آگ پکڑے گی۔[1]

[1] حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى حُجْزَتِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ تَاْخُذُهُ النَّارُ اِلٰى تَرْقُوَتِهِ -

۲٦٣٨...... حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَجَعَلَ مَكَانَ حُجْزَتِهِ حِقْوَيْهِ -

۲٦٣٨...... حضرت سعیدؒ اس سند کے ساتھ روایت بیان کرتے ہیں لیکن اس روایت میں حجزته یعنی ان کی کمر تک کی جگہ حقویه یعنی ازار باندھنے کی جگہ تک کا لفظ ہے۔

باب-۵۰۱ باب النار يدخلها الجبارون والجنة يدخلها الضعفاء

اس بات کے بیان میں کہ دوزخ میں ظالم متکبر داخل ہوں گے اور جنت میں کمزور و مسکین داخل ہوں گے

۲٦٣٩...... حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ احْتَجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتْ هٰذِهِ يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُونَ وَالْمُتَكَبِّرُونَ وَقَالَتْ هٰذِهِ يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِينُ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهٰذِهِ اَنْتِ عَذَابِي اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَرُبَّمَا قَالَ اُصِيبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَقَالَ لِهٰذِهِ اَنْتِ رَحْمَتِي اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا -

۲٦٣٩...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخ اور جنت کا (آپس میں) جھگڑا ہوا دوزخ نے کہا: میرے اندر بڑے بڑے ظالم اور متکبر لوگ داخل ہوں گے اور جنت نے کہا: میرے اندر کمزور اور مسکین لوگ داخل ہوں گے تو اللہ عزوجل نے دوزخ سے فرمایا: تو میرا عذاب ہے، میں تیرے ذریعے جسے چاہوں گا عذاب دوں گا اور اللہ تعالیٰ نے جنت سے فرمایا: تو میری رحمت ہے، میں تیرے ذریعے جس پر چاہوں گا رحمت کروں گا لیکن تم میں سے ہر ایک کا بھرنا ضروری ہے۔

۲٦٤٠...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِي وَرْقَاءُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَحَاجَّتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِي لَا يَدْخُلُنِي اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَعَجَزُهُمْ فَقَالَ اللّٰهُ لِلْجَنَّةِ اَنْتِ رَحْمَتِي اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ اَنْتِ عَذَابِي اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ

۲٦٤٠...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ دوزخ اور جنت میں جھگڑا ہوا تو دوزخ نے کہا: مجھے متکبر اور ظالم لوگوں کی وجہ سے فضیلت دی گئی ہے اور جنت نے کہا کہ پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ میرے اندر سوائے کمزور، حقیر اور عاجز لوگوں کے اور کوئی داخل نہیں ہوگا؟ تو اللہ تعالیٰ نے جنت سے ارشاد فرمایا: تو میری رحمت ہے، میں تیرے ذریعے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا رحمت کروں گا اور اللہ تعالیٰ نے دوزخ سے ارشاد فرمایا: تو میرا عذاب ہے میں تیرے ذریعے اپنے بندوں میں سے جسے

(حاشیہ صفحہ گزشتہ)

❶ فائدہ...... اللہ تعالیٰ نے جہنم کے اندر وہ عذاب اور سخت سزائیں رکھی ہیں جن کا تصور انسان نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے ہماری اور تمام مسلمانوں کی جہنم سے حفاظت فرمائے۔ آمین

اَشاءُ مِنْ عِبادِي وَلِكُلٍّ واحِدَةٍ مِنْكُمْ مِلْؤُها فَاَمَّا النَّارُ فَلا تَمْتَلِئُ فَيَضَعُ قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُولُ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوى بَعْضُهَا اِلى بَعْضٍ -

چاہوں گا عذاب دوں گا لیکن تم میں سے ہر ایک کو میں نے ضرور بھرنا ہے پھر جب دوزخ نہیں بھرے گی تو اللہ تعالیٰ (اپنی شایانِ شان) اپنا قدم دوزخ پر رکھیں گے دوزخ کہے گی: بس، بس پھر دوزخ اسی وقت بھر جائے گی اور اس کا ایک حصہ دوسرے کی طرف سمٹ جائے گا۔ [1]

۳٦٤۱...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنِ الْهِلالِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو سُفْيَانَ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ حُمَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ اَبِي الزِّنَادِ -

۲٦٤۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت اور دوزخ کا آپس میں جھگڑا ہوا اور حضرت ابوالزناد کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت بیان کی ہے۔

۳٦٤۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِي لا يَدْخُلُنِي اِلا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغِرَّتُهُمْ قَالَ اللهُ لِلْجَنَّةِ اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِي اَرْحَمُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِي اُعَذِّبُ بِكِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلٍّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مِلْؤُهَا فَاَمَّا النَّارُ فَلا تَمْتَلِئُ حَتّٰى يَضَعَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى رِجْلَهُ تَقُولُ قَطْ قَطْ قَطْ فَهُنَالِكَ تَمْتَلِئُ وَيُزْوى بَعْضُهَا اِلى بَعْضٍ وَلا يَظْلِمُ اللهُ مِنْ خَلْقِهِ اَحَدًا وَاَمَّا الْجَنَّةُ فَاِنَّ اللهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا-

۲٦٤۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت اور دوزخ کا آپس میں جھگڑا ہوا۔ دوزخ کہنے لگی: مجھے متکبر اور ظالم لوگوں کی وجہ سے فضیلت دی گئی ہے اور جنت کہنے لگی: مجھے کیا ہے، میرے اندر تو سوائے کمزور، حقیر اور عاجز لوگوں کے اور کوئی داخل نہیں ہوگا اللہ تعالیٰ نے جنت سے ارشاد فرمایا: تو میری رحمت ہے میں تیرے ذریعے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور دوزخ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تو میرا عذاب ہے، میں تیرے ذریعے اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں گا عذاب دوں گا لیکن تم میں سے ہر ایک کو بھرنا ضروری ہے پھر جب دوزخ نہیں بھرے گی تو اللہ تعالیٰ (اپنی شایانِ شان) اس پر اپنا قدم رکھیں گے تو دوزخ کہے گی بس، بس پھر وہ بھر جائے گی اور دوزخ کا ایک حصہ سمٹ کر دوسرے حصے سے مل جائے گا اور اللہ اپنی مخلوق میں سے کسی پر ظلم نہیں کرے گا اور جنت بھرنے کیلئے اللہ تعالیٰ ایک نئی مخلوق پیدا فرمائے گا۔

---

[1] فائدہ...... حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جنت و جہنم کو ایک تمیز و ادراک عطا فرمائیں گے اور وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جھگڑا کریں گی لیکن جنت جہنم کو یہ تمیز و ادراک ہونا ضروری نہیں۔ قرطبیؒ نے فرمایا کہ یہ جھگڑا زبان حال سے ہوگا۔ بہر حال اس جھگڑے کو حقیقت و مجاز دونوں پر محمول کیا جا سکتا ہے۔ اس حدیث میں یہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم جہنم پر رکھیں گے۔ قدم باری تعالیٰ سے کیا مراد ہے؟ ظاہر ہے یہ حقیقی معنیٰ میں نہیں بلکہ علماء نے فرمایا کہ یہ احادیث صفات میں سے ہے جن پر ایمان لانا ضروری اور جن کی؟ حقیقت کی جستجو میں پڑنا غیر ضروری ہے۔ یہ بات بہر حال طے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات چونکہ اعضاء و جوارح سے منزہ ہے لہٰذا مخلوق کی طرح کا قدم یہاں مراد نہیں ہو سکتا۔

٣٦٤٣...... و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَذَكَرَ نَحْوَ. حَدِيثِ اَبِي هُرَيْرَةَ اِلَى قَوْلِهِ وَلِكِلَيْكُمَا عَلَيَّ مِلْؤُهَا وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنَ الزِّيَادَةِ۔

۲۶۴۳...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جنت اور دوزخ نے آپس میں جھگڑا کیا اور پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث کی طرح اس قول تک کہ تم دونوں (جنت ودوزخ) کو مجھ پر بھرنا ضروری ہے، روایت ذکر کی۔

٣٦٤٤...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ لا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوَى بَعْضُهَا اِلَى بَعْضٍ -

۲۶۴۴...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخ لگاتار یہی کہتی رہے گی: ھل من مزید یعنی کیا کچھ اور بھی ہے؟ یہاں تک کہ جب اللہ تعالیٰ (اپنی شایان شان) اس میں اپنا قدم رکھے گا تو پھر دوزخ کہے گی، تیری عزت کی قسم! بس، بس اور اس کا ایک حصہ سمٹ کر دوسرے حصے سے مل جائے گا۔ ❶

٣٦٤٥...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْـــنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبَانُ ابْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارِ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَـــسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ شَيْبَانَ -

۲۶۴۵...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے حضرت شیبان کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث روایت کرتے ہیں۔

٣٦٤٦...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرُّزِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿يَوْمَ نَقُولُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ﴾ فَاَخْبَرَنَا عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَيَنْزَوِي بَعْضُهَا اِلَى بَعْضٍ وَتَقُولُ قَطْ قَطْ بِعِزَّتِكَ وَكَرَمِكَ وَلا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتَّى

۲۶۴۶...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخ میں لگاتار لوگوں کو ڈالا جائے گا اور وہ کہتی رہے گی کیا کچھ اور بھی ہے؟ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں اپنا قدم رکھے گا تو دوزخ کا ایک حصہ سمٹ کر دوسرے حصے میں مل جائے گا اور دوزخ کہے گی کہ تیری عزت اور تیرے کرم کی قسم! بس، بس اور جنت میں برابر حصہ پیدا فرمائے گا یہاں تک کہ اس کے لئے اللہ ایک نئی مخلوق پیدا فرمائے گا اور اسے جنت کے بچے ہوئے باقی حصے میں ڈال دے گا۔

---

❶ یعنی اس میں مزید گنجائش نہیں رہے گی۔
اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جنت میں جب مستحقین جنت کو داخل کردیا جائے گا تو پھر بھی اس میں جگہ باقی رہیگی اور اسے بھرنے کیلئے اللہ تعالیٰ ایک نئی مخلوق پیدا فرمائیں گے اور اسے جنت میں داخل فرمادیں گے۔ وہاں یہ اشکال کہ جنت تو اعمال کے حساب وکتاب کے بعد جزاء ملے گی بلکہ اسی نئی مخلوق کے پاس تو اعمال بھی کچھ نہ ہوں گے تو جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے وہ جو چاہے کر سکتا ہے اس سے کوئی پوچھ نہیں سکتا، اس کی مشیت یہ ہوگی کہ نئی مخلوق کو پیدا کر کے جنت میں داخل کردے، اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے۔

يُنْشِئَ اللهُ لَهَا خَلْقًا فَيُسْكِنُهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ -

٣٦٤٧...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَبْقَى مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللهُ اَنْ يَبْقَى ثُمَّ يُنْشِئُ اللهُ تَعَالَى لَهَا خَلْقًا مِمَّا يَشَاءُ۔

۲۶۴۷...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جنت کا جتنا حصہ باقی رکھنا چاہے گا وہ باقی رہ جائے گا پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہے گا اس کے لئے ایک نئی مخلوق پیدا فرمائے گا۔

٣٦٤٨...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُجَاءُ بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَاَنَّهُ كَبْشٌ اَمْلَحُ زَادَ اَبُو كُرَيْبٍ فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاتَّفَقَا فِي بَاقِي الْحَدِيثِ فَيُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ هَلْ تَعْرِفُونَ هٰذَا فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ قَالَ وَيُقَالُ يَا اَهْلَ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُونَ هٰذَا قَالَ فَيَشْرَئِبُّونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُذْبَحُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ قَالَ ثُمَّ قَرَاَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ﴿وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾ وَاَشَارَ بِيَدِهِ اِلَى الدُّنْيَا -

۲۶۴۸...... حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن موت کو نمکین رنگ کے ایک دنبے کی شکل میں لایا جائے گا۔ حضرت ابو کریب کی روایت کردہ حدیث میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ اس دنبے کو جنت اور دوزخ کے درمیان لا کھڑا کر دیا جائے گا پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے جنت والو! کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ جنتی اپنی گردنیں اُٹھا کر دیکھیں گے اور کہیں گے: جی ہاں! یہ موت ہے پھر اللہ کی طرف سے حکم دیا جائے گا کہ اسے ذبح کر دیا جائے (پھر اسے ذبح کر دیا جائے گا) پھر اللہ فرمائے گا: اے جنت والو! اب جنت میں ہمیشہ رہنا ہے، موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو! اب تمہیں ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہے اب موت نہیں ہے۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت کریمہ پڑھی: وانذرهم يوم الحسرة...... الخ یعنی اور ان لوگوں کو حسرت کے دن سے ڈرائیے جب ہر بات کا فیصلہ ہو جائے گا اور وہ غفلت میں پڑے ہیں، ایمان نہیں لاتے" اور آپ ﷺ اپنے ہاتھ مبارک سے دنیا کی طرف اشارہ فرما رہے تھے۔ [1]

٣٦٤٩......حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا اُدْخِلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ

۲۶۴۹...... حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب جنت والوں میں اور دوزخ والوں کو دوزخ میں داخل کر دیا جائے گا تو کہا جائے گا: اے جنت والو!

---

[1] فائدہ...... دنبے کی صورت میں موت کو لانا یہ موت کی ایک صورت مثالیہ ہے۔ یعنی ہر چیز کی عالم حقائق میں جو صورت ہے اسی طرح عالم مثال میں بھی ہے اس کی ایک صورت ہوتی ہے اور موت کی صورت عالم مثال میں دنبہ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو موت کو بغیر اس صورت مثالیہ کے بھی ختم کرنے پر قادر ہیں مگر لوگوں کو اس بات کا مشاہدہ اور عین الیقین حاصل ہو جائے کہ موت کو بھی آ گئی ہے اور جنت و جہنم کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے اس لیے موت کو دنبہ کی شکل میں لا کر لوگوں کے سامنے ذبح کر دیا جائے گا۔ اور قرآن میں اس دن کو یوم الحسرۃ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

وَاَهْلُ النَّارِ النَّارَ قِيلَ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ اَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يَقُلْ ثُمَّ قَرَاَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ اَيْضًا وَاَشَارَ بِيَدِهِ اِلَى الدُّنْيَا ۔

پھر حضرت ابو معاویہ کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت ذکر کی سوائے اس کے کہ اس روایت میں فذلك قوله عزوجل ثم يقل کے الفاظ ہیں اور یہ نہیں کہا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے (آیت) پڑھی اور اپنے ہاتھ مبارک سے دنیا کی طرف اشارہ کیا۔

۲۶۵۰...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللهِ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يُدْخِلُ اللهُ اَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَيُدْخِلُ اَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُومُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ فَيَقُولُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ كُلٌّ خَالِدٌ فِيمَا هُوَ فِيهِ ۔

۲۶۵۰...... حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اللہ تعالیٰ جنت والوں کو جنت میں داخل فرمادے گا اور دوزخ والوں کو دوزخ میں داخل فرمادے گا پھر ان کے سامنے پکارنے والا کھڑا ہوگا اور کہے گا اے جنت والو! اب موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو! اب موت نہیں ہے ہر آدمی جس حالت میں ہے وہ اسی میں ہمیشہ رہے گا۔

۲۶۵۱...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْاَيْلِيُّ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِذَا صَارَ اَهْلُ الْجَنَّةِ اِلَى الْجَنَّةِ وَصَارَ اَهْلُ النَّارِ اِلَى النَّارِ اُتِيَ بِالْمَوْتِ حَتّٰى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَيَا اَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا اِلَى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ اَهْلُ النَّارِ حُزْنًا اِلَى حُزْنِهِمْ ۔

۲۶۵۱...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب جنت والے جنت کی طرف چلے جائیں گے اور دوزخ والے دوزخ کی طرف چلے جائیں گے تو پھر موت کو جنت اور دوزخ کے درمیان لایا جائے گا پھر اسے ذبح کیا جائے گا پھر ایک پکارنے والا پکارے گا: اے جنت والو! اب موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو! اب موت نہیں ہے۔ تو پھر اہل جنت کی خوشی بڑھ جائے گی اور دوزخ والوں کی پریشانی میں اور زیادتی ہو جائے گی۔

۲۶۵۲...... حَدَّثَنِي سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ هَارُونَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ضِرْسُ الْكَافِرِ اَوْ نَابُ

۲۶۵۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
کافر کی داڑھ یا کافر کا دانت [illegible] پہاڑ کے برابر ہوگا اور اس کی کھال تین رات کی مسافت کے برابر ہوگی۔[1]

[1] فائدہ...... گویا یہ بھی ان پر خدا تعالیٰ کے عذاب کی ایک ہولناک شکل ہوگی کہ وہ ظاہراً بھیانک، دیوہیکل اور خوفناک لگیں گے۔ اعاذنا اللہ ذالک۔

الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهِ مَسِيرَةُ ثَلاثٍ ۔

۲۶۵۳...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ وَاَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوَكِيعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ مَا بَيْنَ مَنْكِبَي الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيرَةُ ثَلاثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَكِيعِيُّ فِي النَّارِ۔

۲۶۵۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ دوزخ میں کافر کے دو کندھوں کے درمیان کی مسافت تیز رفتار سوار کی تین دن کی مسافت کے برابر ہو گی۔ راوی حدیث حضرت وکیعی نے فی النار یعنی دوزخ میں، لفظ نہیں کہا۔

۲۶۵۴...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ اَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَلا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوا بَلَى قَالَ ﷺ كُلُّ ضَعِيفٍ متضعِّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَاَبَرَّهُ ثُمَّ قَالَ اَلا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ قَالُوا بَلَى قَالَ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ -

۲۶۵۴...... حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے، ارشاد فرماتے ہیں: کیا میں تم کو اہل جنت کی خبر نہ دوں؟ (کہ جنتی کون ہیں؟) صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں! فرمائیے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر کمزور آدمی جسے کمزور سمجھا جاتا ہے اگر وہ اللہ پر قسم کھالے تو اللہ اس کی قسم پوری فرمادے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں دوزخ والوں کی خبر نہ دوں؟ (کہ دوزخی کون ہے؟ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں! ضرور فرمائیے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر جاہل، اکھڑ مزاج، تکبر کرنے والا دوزخی ہے۔) [1]

۲۶۵۵...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الاسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اَلا اَدُلُّكُمْ ۔

۲۶۵۵...... حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سند کے ساتھ مذکورہ روایت کی طرح روایت بیان کرتے ہیں، سوائے اس کے کہ اس روایت میں انہوں نے الا ادلکم کا لفظ کہا ہے۔

۲۶۵۶...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ الْخُزَاعِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَاَبَرَّهُ اَلا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ جَوَّاظٍ زَنِيمٍ مُتَكَبِّرٍ ۔

۲۶۵۶...... حضرت حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اہل جنت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (کہ جنتی کون ہے؟) پھر (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) ہر وہ کمزور آدمی جسے کمزور سمجھا جاتا ہے اگر وہ اللہ پر قسم کھالے تو اللہ اس کی قسم کو پورا فرمادے (پھر آگے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) کیا میں تمہیں دوزخ والوں کی خبر نہ دوں؟ (کہ دوزخی کون ہے؟) پھر

---

[1] فائدہ...... حدیث سے معلوم ہوا کہ دنیا میں جو کمزور، ضعفاء، مسکین قسم کے لوگ ہیں جنہیں دنیا والے حقیر سمجھتے ہیں، ان کی دنیا والوں کی نظر میں کوئی وقعت نہیں ہوتی خدا تعالیٰ کی نظر میں انتہائی معزز و مکرم ہوتے ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر قسم کھالیں کہ وہ یہ کام ضرور کرے گا تو خدا ان کی قسم پوری فرمادیتا ہے ان کی عزت ولاج رکھنے کے لئے۔
جبکہ جہنمیوں کی صفت یہ ہے کہ وہ بڑے متکبر، تند خو، اکھڑ مزاج، جھگڑالو اور حق و نصیحت سے دور رہنے والے ہوتے ہیں۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر مغرور، سر کش اور متکبر۔

۲۶۵۷...... حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ رُبَّ اَشْعَثَ مَدْفُوعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَاَبَرَّهُ۔

۲۶۵۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہت پراگندہ بال، ایسے لوگ کہ جن کو دروازوں پر سے دھکے دیئے جاتے ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ پر قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری فرمادے۔

۲۶۵۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ النَّاقَةَ وَذَكَرَ الَّذِي عَقَرَهَا فَقَالَ ﴿اِذِ انْبَعَثَ اَشْقَاهَا﴾ انْبَعَثَ بِهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ عَارِمٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ اَبِي زَمْعَةَ ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ فَوَعَظَ فِيهِنَّ ثُمَّ قَالَ اِلَامَ يَجْلِدُ اَحَدُكُمُ امْرَاَتَهُ فِي رِوَايَةِ اَبِي بَكْرٍ جَلْدَ الْاَمَةِ وَفِي رِوَايَةِ اَبِي كُرَيْبٍ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ اِلَامَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ۔

۲۶۵۸...... حضرت عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک (مرتبہ) خطبہ ارشاد فرمایا: جس میں آپ ﷺ نے (حضرت صالح علیہ السلام) کی اونٹنی کا ذکر فرمایا اور اس اونٹنی کی کونچیں کاٹنے کا بھی ذکر فرمایا تو آپ ﷺ نے (یہ آیت کریمہ) پڑھی: اذانبعث اشقها (پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) کی ایک مغرور آدمی اسے ذبح کرنے کیلئے اُٹھا جو کہ اپنی قوم میں ابو زمعہ کی طرح بڑا مضبوط اور دلیر تھا۔ پھر آپ ﷺ نے عورتوں کے بارے میں نصیحت فرمائی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کچھ لوگ اپنی عورتوں کو کیوں مارتے ہیں؟ حضرت ابو بکر کی روایت کردہ حدیث میں باندی کا ذکر ہے اور حضرت ابو کریب کی روایت کردہ حدیث میں لونڈی کا ذکر ہے کہ جس طرح باندی یا لونڈی کو مارا جاتا ہے اور ان سے دن کے آخری حصے میں ہمبستری کرتے ہو پھر ہوا کے خارج ہونے سے ان کے ہنسنے کے بارے میں ان کو آپ ﷺ نے نصیحت فرمائی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اس کام پر کیوں ہنستا ہے کہ جسے وہ خود بھی کرتا ہے۔ ❶

۲۶۵۹...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ لُحَيِّ بْنِ قَمْعَةَ بْنِ خِنْدِفَ اَبَا بَنِي كَعْبٍ هٰؤُلَاءِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ۔

۲۶۵۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے عمرو بن لحی (ابن) قمعة بن خندف بنی کعب کے بھائی کو دیکھا کہ وہ دوزخ میں اپنی انتڑیاں گھسیٹتے ہوئے پھر رہا ہے۔

---

❶ فائدہ...... قوم ثمود کے اس مغرور و بد بخت شخص کا نام روایات میں قدار بن سالف آیا ہے۔ (تفسیر عثمانی ۷۹۳)
ابو زمعہ حضور علیہ السلام کے زمانہ کا ایک کافر تھا جو حضور علیہ السلام اور مسلمانوں پر استہزاء کیا کرتا تھا۔ حضرت زبیرؓ بن العوام کا چچا تھا۔ ابو زمعہ اس کی کنیت اور نام اسود تھا۔ (فتح الباری ۸/۷۶)
حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی نصیحت فرمائی کہ انسان اپنی بیوی کو جس سے اپنی حاجت بر آری کرتا ہے اور جو اس کی تسکین شہوت کا ذریعہ ہے اس پر ظلم کرے اور تکالیف دے یہ اخلاق سے گری اور اوچھی حرکت ہے۔ اسی طرح کسی کی ریح خارج ہونے کی آواز پر ہنسنا بدتہذیبی کی علامت ہے کیونکہ جو فطری عمل ہر انسان خود بھی کرتا ہے اس پر دوسروں پر ہنسنا کم عقلی و حماقت کے سوا کچھ نہیں۔

۲۶۶۰...... حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَحَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ اِنَّ الْبَحِيرَةَ الَّتِي يُمْنَعُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ فَلا يَحْلُبُهَا اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَاَمَّا السَّائِبَةُ الَّتِي كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِآلِهَتِهِمْ فَلا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السُّيُوبَ ـ

۲۶۶۰...... حضرت سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ بحیرہ وہ جانور ہے جس کا دودھ بتوں کے لئے وقف کر دیا جائے اور پھر لوگوں میں سے کوئی آدمی بھی اس جانور کا دودھ نہ دوھ سکے۔اور سائبہ وہ جانور ہے کہ (جسے مشرک) اپنے معبودوں کے نام پر چھوڑ دیا کرتے تھے اور اس جانور پر کوئی بوجھ بھی نہیں لادتے تھے حضرت ابن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا وہ دوزخ میں اپنی انتڑیاں گھسیٹتے ہوئے پھر رہا ہے اور سب سے پہلے اس نے جانوروں کو سانڈ بنایا تھا۔[1]

۲۶۶۱...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلاتٌ مَائِلاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَاِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا ـ

۲۶۶۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دوزخیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں کہ انہیں میں نے نہیں دیکھا۔ایک قسم تو اس قوم کے لوگوں کی ہے کہ جن کے پاس گایوں کی دموں کی طرح کوڑے ہوں گے اور وہ لوگوں کو ان کوڑوں سے ماریں گے اور دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی، دوسرے لوگوں کو اپنی طرف مائل کریں گی اور خود بھی مائل ہوں گی۔ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہان کی طرح ایک طرف کو جھکے ہوئے ہوں گے اور یہ عورتیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے آتی ہوگی۔

۲۶۶۲...... حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا زَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ

۲۶۶۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ

[1] فائدہ...... احادیث بالا میں رسول اللہ ﷺ نے دو مخصوص افراد کا نام لیکر ان کے جہنم میں ہونے کی خبر دی ہے۔پہلا شخص عمرو بن لحی بن قمعہ بن خندف تھا۔یہ وہ پہلا شخص تھا جس نے ابراہیم علیہ السلام کے دین کو تبدیل کیا تھا اور بت بنائے تھے، اور بتوں کے نام پر جانوروں کے نذرانے چڑھانے کے جاہلانہ طریقے رائج کئے تھے۔گویا یہ اہل عرب کے اندر شرک و بت پرستی کا بانی تھا۔
دوسرا شخص عمرو بن عامر الخزاعی تھا۔لیکن علماء نے فرمایا کہ یہ ایک ہی شخص کے دو نام ہیں۔پہلی حدیث میں اس کو عمرو بن لحی اور دوسری میں عمرو بن عامر کہا گیا ہے۔اسلئے کہ اس کا اصل باپ تو لحی ہی تھا اور عامر اس کے باپ کا چچا تھا۔اور اس حدیث میں اسے عامر کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔اور اہل عرب کے ہاں یہ عام بات تھی کہ کسی شخص کو اسکے حقیقی باپ کے ساتھ ساتھ چچا یا دادا وغیرہ کی طرف منسوب کر دیا کرتے تھے۔

حُبَابٍ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوشِكُ إِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَنْ تَرَى قَوْمًا فِي اَيْدِيهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ يَغْدُونَ فِي غَضَبِ اللهِ وَيَرُوحُونَ فِي سَخَطِ اللهِ۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ!) اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو تو ایک ایسی قوم کو دیکھے گا کہ جن کے ہاتھوں میں گائے کی دم کی طرح کوڑے ہوں گے۔ وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے غضب میں صبح کریں گے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں شام کریں گے۔

٢٦٦٣...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا اَبُو عَامِرِ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنْ طَالَتْ بِكَ مُدَّةٌ اَوْشَكْتَ اَنْ تَرَى قَوْمًا يَغْدُونَ فِي سَخَطِ اللهِ وَيَرُوحُونَ فِي لَعْنَتِهِ فِي اَيْدِيهِمْ مِثْلُ اَذْنَابِ الْبَقَرِ۔

۲۶۶۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ اگر تیری عمر لمبی ہوئی تو تو ایک ایسی قوم کو دیکھے گا کہ جو صبح اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں اور شام اللہ تعالیٰ کی لعنت میں کریں گے ان کے ہاتھوں میں گائے کی دم کی طرح کوڑے ہوں گے۔ [1]

باب-۵۰۲ باب فناء الدنيا وبيان الحشر يوم القيامة

دنیا کے فنا ہونے اور قیامت کے دن حشر کے بیان میں

٢٦٦٤...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ اَعْيَنَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ سَمِعْتُ مُسْتَوْرِدًا اَخَا بَنِي فِهْرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاللهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ اِلا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهُ هٰذِهِ وَاَشَارَ يَحْيَى بِالسَّبَّابَةِ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ تَرْجِعُ وَفِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا غَيْرَ يَحْيَى سَمِعْتُ رَسُولَ

۲۶۶۴...... حضرت مستورد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنی فہر کے بھائی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! دنیا آخرت کے مقابلے میں اس طرح ہے کہ جس طرح تم میں سے کوئی آدمی انگلی اس (دریا) میں ڈال دے حضرت یحیٰی نے شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ کیا اور پھر اس انگلی کو نکال کر دیکھے کہ اس میں کیا لگتا ہے۔ سوائے حضرت یحیٰی کی تمام روایات میں ''میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح سنا ہے'' کے الفاظ ہیں اور حضرت اسمٰعیل نے انگوٹھے کے ساتھ اشارہ کرنا کہا ہے۔

---

[1] فائدہ...... یہ احادیث پیچھے گزر چکی ہیں۔ وہاں ان کی شرح دیکھ لی جائے۔ کتاب اللباس والزینۃ میں۔

اللہِ ﷺ یَقُولُ ذٰلِکَ وَفِي حَدِیثِ اَبِي اُسَامَۃَ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ اَخِي بَنِي فِھْرٍ وَفِي حَدِیثِہٖ اَیْضًا قَالَ وَاَشَارَ اِسْمٰعِیلُ بِالْاِبْھَامِ ۔

۳۶۶۵...... و حَدَّثَنَا زُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیدٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ اَبِي صَغِیرَۃَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِي مُلَیْکَۃَ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللہِ ﷺ یَقُولُ یُحْشَرُ النَّاسُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ حُفَاۃً عُرَاۃً غُرْلًا قُلْتُ یَا رَسُولَ اللہِ النِّسَاءُ وَالرِّجَالُ جَمِیعًا یَنْظُرُ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ قَالَ ﷺ یَا عَائِشَۃُ الْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ یَنْظُرَ بَعْضُھُمْ اِلٰی بَعْضٍ ۔

۲۶۶۵...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ قیامت کے دن لوگوں کا حشر (اس طرح ہوگا) کہ وہ ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کیے ہوئے ہوں گے۔ (حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ) میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا عورتیں اور مرد اکٹھے ہوں گے اور ایک دوسرے کی طرف دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! یہ معاملہ (حشر کا) اس بات سے سخت ہوگا کہ کوئی کسی طرف دیکھے۔ ❶

۳۶۶۶...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِي شَیْبَۃَ وَابْنُ نُمَیْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حَاتِمِ بْنِ اَبِي صَغِیرَۃَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْکُرْ فِي حَدِیثِہٖ غُرْلًا ۔

۲۶۶۶...... حضرت حاتم بن ابی صغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے اور اس روایت میں غرلا کا لفظ نہیں ہے۔

۳۶۶۷...... حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِي شَیْبَۃَ وَزُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ یَخْطُبُ وَھُوَ یَقُولُ اِنَّکُمْ مُلَاقُو اللہِ مُشَاۃً حُفَاۃً عُرَاۃً غُرْلًا وَلَمْ یَذْکُرْ زُھَیْرٌ فِي حَدِیثِہٖ یَخْطُبُ ۔

۲۶۶۷...... حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا اور آپ ﷺ ارشاد فرمارہے تھے کہ تم لوگ ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بغیر ختنہ کئے کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کروگے۔ ❷

۳۶۶۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَکْرِ بْنُ اَبِي شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا وَکِیعٌ ح و حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللہِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي کِلَاھُمَا عَنْ شُعْبَۃَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَمُحَمَّدُ

۲۶۶۸...... حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (ایک مرتبہ) ہم کو نصیحت آموز خطبہ دینے کیلئے کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہیں اللہ کی طرف

---

❶ فائدہ...... حضرت عائشہؓ کو اس بات سے سخت حیرت ہوتی تھی کہ سب لوگ ننگے بدن ہوں گے تو بڑی شرم کی بات ہوگی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ اتنا ہولناک دن ہوگا اور سب پر گھبراہٹ کا وہ عالم ہوگا کہ کوئی کسی کی طرف متوجہ ہی نہ ہوگا نہ اسے دیکھے گا۔

❷ فائدہ...... ”بعض روایات مثلاً ابوداؤد کی روایت کردہ حدیث ابوسعیدؓ کہ جب ان کی وفات کا وقت ہوا تو انہوں نے نئے کپڑے منگوائے اور انہیں پہن کر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جن کپڑوں میں انسان کو موت آئیگی انہی کپڑوں میں وہ اٹھایا جائے گا“۔ جبکہ مذکورہ حدیث بالا اس کی معارض ہے۔ علماء نے ان کے درمیان جمع تطبیق کیلئے کئی توجیہات فرمائی ہیں۔ ان تمام توجیہات میں راجح یہ ہے کہ غالباً ابوسعیدؓ کی مذکورہ حدیث شہداء کے بارے میں ہے لیکن خود ابوسعیدؓ نے اسے عموم پر محمول کیا ہے۔ (واللہ اعلم)

بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰی قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَطِيبًا بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ اِلَى اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا ﴿كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ﴾ اَلَا وَاِنَّ اَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَام اَلَا وَاِنَّهٗ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ اُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُولُ يَا رَبِّ اَصْحَابِي فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَاَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ ﴿وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ قَالَ فَيُقَالُ لِي اِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ وَمُعَاذٍ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا اَحْدَثُوا بَعْدَكَ۔

ننگے بدن اور بغیر ختنہ کئے ہوئے لے کر جایا جائے گا(اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے)﴿کما بدانا اول خلق نعیده......الخ﴾ یعنی "جس طرح ہم نے پہلی مرتبہ پیدا کیا اسی طرح ہم دوبارہ پیدا کریں گے اور یہ ہمارا وعدہ ہے کہ جسے ہم کرنے والے ہیں" آگاہ رہو کہ قیامت کے دن ساری مخلوق میں سے سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا اور آگاہ رہو کہ میری امت میں سے کچھ لوگوں کو لایا جائے گا پھر ان کو بائیں طرف کو ہٹا دیا جائیگا تو میں عرض کروں گا: اے پروردگار! یہ تو میرے امتی ہیں۔ تو کہا جائیگا کہ آپ(ﷺ) نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے آپ(ﷺ کے اس دنیا سے چلے جانے) کے بعد کیا کیا(بدعات) ایجاد کیں تو میں اسی طرح عرض کروں گا کہ جس طرح اللہ کے نیک بندے(حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں) عرض کیا: وکنت علیهم شهیداً......الخ یعنی "میں ان لوگوں پر اس وقت تک گواہ کے طور پر تھا جب تک کہ میں ان لوگوں میں رہا پھر جب آپ نے مجھے اُٹھا لیا آپ تو ان پر نگہبان تھے اور آپ تو ہر چیز پر گواہ ہیں اگر آپ ان لوگوں کو عذاب دیں تو یہ آپ ہی کے بندے ہیں اور اگر آپ ان لوگوں کو بخش دیں تو تو غالب حکمت والا ہے" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر مجھ سے کہا جائے گا کہ جس وقت سے آپ ﷺ نے ان لوگوں کو چھوڑا ہے اس وقت سے مسلسل یہ لوگ اپنی ایڑیوں کے بل پھرتے رہے۔ حضرت وکیع اور معاذ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ کہا جائے گا: آپ ﷺ نہیں جانتے کہ آپ ﷺ کے (اس دنیا سے چلے جانے) کے بعد ان لوگوں نے کیا کیا بدعات ایجاد کیں۔[1]

---

[1] فائدہ...... حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت میں جب سب انسان برہنہ اُٹھائے جائیں گے تو سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا کیونکہ جب وہ آگ میں ڈالے گئے تھے تو مجرّد کر دیئے گئے تھے، اور بعض نے فرمایا کہ کیونکہ سب سے پہلے انہوں نے ستر کیلئے شلوار پہننے کا طریقہ رائج کیا تھا۔ بعض علماء نے فرمایا کہ ہمارے نبی ﷺ کو سب سے پہلے کپڑے پہنائے جائیں گے۔ لیکن راجح یہی ہے کہ پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا اور یہ ایک جزوی فضیلت ہے جو انہیں رسول اللہ ﷺ پر حاصل ہوگی۔ اس سے ان کا حضور علیہ السلام سے من کل وجہ افضل ہونا لازم نہیں آتا۔ حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا ہے کہ یہ بھی احتمال ہے کہ حضور علیہ السلام قبر سے ہی لباس پہنے ہوئے اُٹھائے جائیں۔ واللہ اعلم

اس حدیث میں اہل بدعت کے لئے بہت سخت وعید ہے کہ انہیں حضور ﷺ کی رفاقت و قرب سے محروم کر لیا جائے گا۔ علماء نے فرمایا کہ یہاں وہ لوگ مراد ہیں جو ابو بکرؓ کے دور میں مرتد ہو گئے تھے۔

۲۶۶۹...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالا جَمِيعًا حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ وَاثْنَانِ عَلٰى بَعِيرٍ وَثَلاثَةٌ عَلٰى بَعِيرٍ وَاَرْبَعَةٌ عَلٰى بَعِيرٍ وَعَشَرَةٌ عَلٰى بَعِيرٍ وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ اَصْبَحُوا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ اَمْسَوْا -

۲۶۶۹...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) لوگوں کو تین جماعتوں کی صورت میں اکٹھا کیا جائے گا کچھ لوگ خاموش ہوں گے اور کچھ لوگ ڈرے ہوئے ہوں گے اور دو آدمی ایک اونٹ پر ہوں گے اور تین ایک اونٹ پر اور چار ایک اونٹ پر اور دس ایک اونٹ پر اور ان میں سے باقی لوگوں کو آگ اکٹھا کرے گی جب وہ رات گزارنے کے لئے ٹھہریں گے وہ آگ ان کے ساتھ رہے گی جہاں وہ دوپہر کریں گے وہیں آگ بھی ان کے ساتھ رہے گی اور جہاں وہ صبح کے وقت ہوں گے وہیں آگ بھی ان کے ساتھ ہوگی اور جہاں وہ شام کے وقت رہیں گے تو آگ بھی شام کے وقت ان کے ساتھ رہے گی۔ [1]

باب-۵۰۳ باب في صفة يوم القيامة اعاننا الله على اهوالها

قیامت کے دن کی حالت کے بیان میں، اللہ پاک قیامت کے دن کی سختیوں میں ہماری مدد فرمائے

۲۶۷۰...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنُونَ ابْنَ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ قَالَ يَقُومُ اَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ يَقُومُ النَّاسُ لَمْ يَذْكُرْ يَوْمَ -

۲۶۷۰...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں (آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:) جس دن سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے تو ان میں سے کچھ آدمی کانوں تک پسینے میں ڈوبے ہوئے ہوں گے اور حضرت ابن مثنیٰ کی روایت کردہ حدیث میں یقوم الناس کے الفاظ ہیں اور یوم کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

۲۶۷۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنَا اَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ ح و حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ كِلاهُمَا عَنْ مُوسٰى بْنِ عُقْبَةَ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ الاَحْمَرُ وَعِيسٰى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ

۲۶۷۱...... حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبید اللہ عن نافع کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے سوائے اس کے کہ حضرت موسیٰ بن عقبہ اور ہمام کی روایت کردہ حدیث میں ہے: "یہاں تک کہ کچھ لوگ ان میں سے آدھے کانوں تک پسینہ میں ڈوب جائیں گے۔"

[1] علماء نے فرمایا کہ یہ حشر قبور سے اٹھنے کے وقت ہوگا کہ انسانوں کے تین گروہ ہوں گے۔ سورۃ الواقعہ میں ارشاد ہے: "وَكُنْتُمْ اَزْوَاجاً ثَلاثَة"۔ پہلا گروہ عام مؤمنین کا ہوگا۔ دوسرا مؤمنین کا جو ایک اونٹ پر دو سے دس تک سوار ہوں گے۔ تیسرا گروہ اصحاب الشمال اور کفار کا ہوگا۔ جبکہ علماء کی ایک بڑی جماعت کے نزدیک اس حدیث میں حشر سے حشر آخرت نہیں حشر دنیا مراد ہے جو قرب قیامت میں ہوگا۔ اور یہ قیامت کی علامات میں سے ہوگا۔ واللہ اعلم

عَوْنٍ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ ابْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيى حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح و حَدَّثَنِي اَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَصَالِحٍ حَتَّى يَغِيبَ اَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ۔

۲۶۷۲...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الْعَرَقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيَذْهَبُ فِي الْاَرْضِ سَبْعِينَ بَاعًا وَاِنَّهُ لَيَبْلُغُ اِلٰى اَفْوَاهِ النَّاسِ اَوْ اِلٰى آذَانِهِمْ يَشُكُّ ثَوْرٌ اَيَّهُمَا قَالَ ۔

۲۶۷۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن انسان کا پسینہ زمین میں ستر گز تک پھیلا ہوا ہوگا۔ راوی حدیث حضرت ثور کو شک ہے کہ ان دونوں میں کون سا لفظ فرمایا ہے۔ (منہ یا کان؟)[1]

۲۶۷۳...... حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى اَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنِي الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتّٰى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيلٍ قَالَ سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ فَوَاللهِ مَا اَدْرِي مَا يَعْنِي بِالْمِيلِ اَمَسَافَةَ الْاَرْضِ اَمِ الْمِيلَ الَّذِي تُكْتَحَلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ فَيَكُونُ النَّاسُ عَلٰى قَدْرِ اَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ اِلٰى كَعْبَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ اِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ

۲۶۷۳...... حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے ہیں: قیامت کے دن سورج مخلوق سے اس قدر قریب ہو جائے گا یہاں تک کہ ان سے ایک میل کے فاصلے پر ہو جائے گا۔ حضرت سلیم بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا کہ میل سے کیا مراد ہے؟ زمین کی مسافت کا میل مراد ہے یا سرمہ دانی کی دیا سلائی (کیونکہ عربی میں اسے بھی میل کہا جاتا ہے)۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں غرق ہوں گے۔ ان میں سے کچھ لوگوں کے ٹخنوں تک پسینہ ہوگا اور ان میں سے کچھ لوگوں کے گھٹنوں تک پسینہ ہوگا اور ان میں سے کسی کی کمر تک پسینہ اور ان میں سے کسی کے

[1] فائدہ...... حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص ؓ کی روایت میں ہے کہ یہ حال کافروں کا ہوگا کہ وہ اتنے طویل پسینوں میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ ان سے سوال کیا گیا کہ مؤمنین اس وقت کہاں ہوں گے؟ فرمایا: سونے کی کرسیوں پر بیٹھے ہوں گے اور بادل ان پر سایہ فگن ہوں گے"۔ (اخرجہ البیہقی فی البعث بسند حسن عنہ)

يَكُونُ اِلَى حَقْوَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُلْجِمُهُ الْعَرَقُ اِلْجَامًا قَالَ وَاَشَارَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ اِلَى فِيهِ ـ

منہ میں پسینہ کی لگام ہو گی۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے اپنے منہ مبارک کی طرف اشارہ کر کے بتایا۔ (اللہ پاک حفاظت فرمائے)۔

باب-۵۰۴　باب الصفات التي يعرف بها في الدنيا اهل الجنة واهل النار

ان صفات کے بیان میں کہ جن کے ذریعہ دنیا ہی میں جنت والوں اور دوزخ والوں کو پہچان لیا جاتا ہے

۲٦٧٤...... حَدَّثَنِي اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ بْنِ عُثْمَانَ وَاللَّفْظُ لِاَبِي غَسَّانَ وَابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي خُطْبَتِهِ اَلَا اِنَّ رَبِّي اَمَرَنِي اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِي هٰذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ وَاِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَاِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِينِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ اُنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا وَاِنَّ اللهَ نَظَرَ اِلَى اَهْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ اِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِيَكَ وَاَبْتَلِيَ بِكَ وَاَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَؤُهُ نَائِمًا وَيَقْظَانَ وَاِنَّ اللهَ اَمَرَنِي اَنْ اُحَرِّقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ رَبِّ اِذًا يَثْلَغُوا رَاْسِي فَيَدَعُوهُ خُبْزَةً قَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اسْتَخْرَجُوكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهُ وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ قَالَ وَاَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَفَّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقُ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُرْبَى

۲٦٧٤...... حضرت عیاض بن حمار مجاشعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا: سنو! میرے رب نے مجھے یہ حکم فرمایا ہے کہ میں تم لوگوں کو وہ باتیں سکھادوں کہ جن سے تم لاعلم ہو (میرے رب نے) آج کے دن مجھے وہ باتیں سکھادیں ہیں (وہ باتیں میں تمہیں بھی سکھاتا ہوں، اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا) میں نے اپنے بندے کو جو یہ مال دے دیا ہے وہ اس کیلئے حلال ہے اور میں نے اپنے سب بندوں کو حق کی طرف رجوع کرنے والا پیدا کیا ہے لیکن شیطان میرے ان بندوں کے پاس آکر انہیں ان کے دین سے بہکاتے ہیں اور میں نے اپنے بندوں کے لئے جن چیزوں کو حلال کیا ہے وہ ان کیلئے حرام قرار دیتے ہیں اور وہ ان کو ایسی چیزوں کو میرے ساتھ شریک کرنے کا حکم دیتے ہیں کہ جس کی کوئی حجت میں نے نازل نہیں کی اور بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کی طرف نظر فرمائی اور عرب و عجم سے نفرت فرمائی۔ سوائے اہل کتاب میں سے کچھ باقی لوگوں کے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے تمہیں اس لئے بھیجا ہے تاکہ میں تم کو آزماؤں اور ان کو بھی آزماؤں کہ جن کے پاس آپ ﷺ کو بھیجا ہے اور میں نے آپ ﷺ پر ایک ایسی کتاب نازل کی ہے کہ جسے پانی نہیں دھو سکے گا اور تم اس کتاب کو سونے اور بیداری کی حالت میں پڑھو گے اور بلاشبہ اللہ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں قریش کو جلاڈالوں تو میں نے عرض کیا: اے پروردگار! وہ لوگ تو میرا سر پھاڑ ڈالیں گے اللہ نے فرمایا: تم ان کو نکال دینا کہ جس طرح سے انہوں نے آپ ﷺ کو نکالا ہے اور آپ ﷺ پر بھی خرچہ کیا جائے گا۔ آپ ﷺ لشکر روانہ فرمائیں میں اس کے پانچ گنا لشکر بھیجوں گا اور آپ ﷺ اپنے تابعداروں کو لیکر ان

وَمُسْلِمٍ وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ قَالَ وَاَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ الضَّعِيفُ الَّذِي لا زَبْرَ لَهُ الَّذِينَ هُمْ فِيكُمْ تَبَعًا لا يَبْتَغُونَ اَهْلًا وَلا مَالًا وَالْخَائِنُ الَّذِي لا يَخْفَى لَهُ طَمَعٌ وَاِنْ دَقَّ اِلا خَانَهُ وَرَجُلٌ لا يُصْبِحُ وَلا يُمْسِي اِلا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبُخْلَ اَوِ الْكَذِبَ وَالشِّنْظِيرُ الْفَحَّاشُ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُو غَسَّانَ فِي حَدِيثِهِ وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقَ عَلَيْكَ -

سے لڑیں کہ جو آپ ﷺ کے نافرمان ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: جنتی لوگ تین (قسم) کے ہیں:

۱- حکومت کے ساتھ انصاف کرنے والے، صدقہ و خیرات کرنے والے، توفیق عطا کیے ہوئے۔

۲- وہ آدمی جو اپنے تمام رشتہ داروں اور مسلمانوں کیلئے نرم دل ہو۔

۳- وہ آدمی کہ جو پاک دامن، پاکیزہ اخلاق والا اور عیالدار بھی ہو لیکن کسی کے سامنے اپنا ہاتھ نہ پھیلاتا ہو۔

آپ ﷺ نے فرمایا: دوزخی پانچ طرح کے ہیں:

۱- وہ کمزور آدمی کہ جس کے پاس مال نہ ہو اور دوسروں کا تابع ہو، اہل و مال کا طلب گار نہ ہو۔

۲- خیانت کرنے والا آدمی کہ جس کی حرص چھپی نہیں رہ سکتی اگرچہ اسے تھوڑی سی چیز ملے اور اس میں بھی خیانت کرے۔

۳- وہ آدمی جو صبح و شام تم کو تمہارے گھر اور مال کے بارے میں دھوکہ دیتا ہو اور آپ ﷺ نے بخیل یا جھوٹے اور بدخو اور بے ہودہ گالیاں بکنے والے آدمی کا بھی ذکر فرمایا۔

اور حضرت ابو غسان نے اپنی روایت کردہ حدیث میں یہ ذکر نہیں کیا کہ آپ خرچ کریں، آپ پر بھی خرچ کیا جائے گا۔

٢٦٧٥...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ -

۲۶۷۵...... حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی ہے اور اس روایت میں انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا کہ وہ ہر مال جو میں اپنے بندے کو دوں وہ حلال ہے۔

٢٦٧٦...... حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتَوَائِيِّ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَطَبَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ يَحْيَى قَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ -

۲۶۷۶...... حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ ارشاد فرمایا اور پھر مذکورہ بالا حدیث مبارکہ کی طرح حدیث ذکر فرمائی۔

٢٦٧٧...... و حَدَّثَنِي اَبُو عَمَّارٍ حُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ

۲۶۷۷...... حضرت عیاض بن حمار بنی مجاشع کے بھائی سے مروی ہے کہ

حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مَطَرٍ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ اَخِي بَنِي مُجَاشِعٍ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ خَطِيبًا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ وَزَادَ فِيهِ وَاِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَلَا يَبْغِ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ وَهُمْ فِيكُمْ تَبَعًا لَا يَبْغُونَ اَهْلًا وَلَا مَالًا فَقُلْتُ فَيَكُونُ ذٰلِكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَدْرَكْتُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيَرْعٰى عَلَى الْحَيِّ مَا بِهِ اِلَّا وَلِيدَتُهُمْ يَطَؤُهَا۔

رسول اللہ ﷺ ایک دن ہمیں خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے اور پھر مذکورہ بالا حدیث کی طرح حدیث نقل کی اور اسی حدیث میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی فرمائی کہ تم لوگ عاجزی اختیار کرو، یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور نہ ہی کوئی کسی پر زیادتی کرے اور اسی روایت میں ہے کہ وہ لوگ تم میں مطیع و تابعدار ہیں کہ وہ نہ گھر والوں کو چاہتے ہیں اور نہ ہی مال کو۔ میں نے کہا: اے ابو عبد اللہ! کیا یہ اسی طرح ہو گا؟ انہوں نے کہا: ہاں! اللہ کی قسم، میں نے جاہلیت کے زمانہ میں اسی طرح دیکھ لیا ہے اور یہ کہ ایک آدمی کسی قبیلے کی بکریاں چراتا اور وہاں سے اسے گھر والوں کی لونڈی کے علاوہ اور کوئی نہ ملتا تو وہ اسی سے ہم بستری کرتا۔

باب-٥٠٥ باب عرض مقعد المیت من الجنۃ او النار علیہ واثبات عذاب القبر والتعوذ منہ

میت پر جنت یا دوزخ پیش کیے جانے، قبر کے عذاب اور اس سے پناہ مانگنے کے بیان میں

٢٦٧٨...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

٢٦٧٨...... حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی مر جاتا ہے تو صبح و شام اسکا ٹھکانہ اس پر پیش کیا جاتا ہے اگر وہ جنت والوں میں سے ہے تو جنت والوں کا مقام اور اگر وہ دوزخ والوں میں سے ہوتا ہے تو دوزخ والوں کا مقام اسے دکھایا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تجھے اُٹھا کر اس جگہ نہ پہنچا دے۔ [1]

٢٦٧٩...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْجَنَّةُ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَالنَّارُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ

٢٦٧٩...... حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مر جاتا ہے تو صبح و شام اس کا ٹھکانہ اس پر پیش کیا جاتا ہے اگر وہ جنت والوں میں سے ہوتا ہے تو جنت اور اگر دوزخ والوں میں سے ہوتا ہے تو دوزخ والوں کا مقام اسے دکھایا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے جہاں قیامت کے دن تجھے اُٹھا کر

[1] فائدہ...... حدیث میں بتلایا گیا ہے کہ میت کو اس کا مقام اگر جنت میں ہو تو وہ اور دوزخ میں ہو تو وہ دکھایا جاتا ہے۔ یہ "عرض مقام" اور اس کے ٹھکانے کا دکھا دینا بقول علامہ قرطبیؒ صرف روح کے سامنے ہوتا ہے۔ جبکہ اس کا بھی احتمال ہے کہ روح کے ساتھ ساتھ بدن کے کسی جزو پر بھی ہو۔
صبح و شام سے مراد ان کے اوقات ہیں ورنہ مردوں کیلئے صبح و شام ایک ہیں۔

هذَا مَقْعَدُكَ الَّذِي تُبْعَثُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۲۶۸۰...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ ابْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ وَاَخْبَرَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ اَبُو سَعِيدٍ وَلَمْ اَشْهَدْهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَلَكِنْ حَدَّثَنِيهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ فِي حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ عَلَى بَغْلَةٍ لَهُ وَنَحْنُ مَعَهُ اِذْ حَادَتْ بِهِ فَكَادَتْ تُلْقِيهِ وَاِذَا اَقْبُرٌ سِتَّةٌ اَوْ خَمْسَةٌ اَوْ اَرْبَعَةٌ قَالَ كَذَا كَانَ يَقُولُ الْجُرَيْرِيُّ فَقَالَ مَنْ يَعْرِفُ اَصْحَابَ هٰذِهِ الْاَقْبُرِ فَقَالَ رَجُلٌ اَنَا قَالَ فَمَتَى مَاتَ هٰؤُلَاءِ قَالَ مَاتُوا فِي الْاِشْرَاكِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاُمَّةَ تُبْتَلَى فِي قُبُورِهَا فَلَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي اَسْمَعُ مِنْهُ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ فَقَالَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالُوا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ قَالَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالُوا نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔

پہنچادیا جائے گا۔

۲۶۸۰...... حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے نہیں سنی ہے، بلکہ یہ حدیث میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنی ہے، وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی کریم ﷺ اپنی سواری پر سوار ہو کر بنی نجار کے باغ میں جارہے تھے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ تھے کہ اچانک وہ گدھا (جس پر آپ ﷺ سوار تھے) بدک گیا۔ قریب تھا کہ وہ آپ ﷺ کو نیچے گرادے۔ وہاں اس جگہ دیکھا کہ چھ یا پانچ یا چار قبریں ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا کوئی ان قبر والوں کو پہچانتا ہے؟ تو ایک آدمی نے عرض کیا کہ میں ان قبر والوں کو پہچانتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ لوگ کب مرے ہیں؟ اس آدمی نے عرض کیا: یہ لوگ شرک کی حالت میں مرے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس جماعت کو ان قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔ کاش کہ اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ تم لوگ اپنے مردوں کو دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں بھی قبر کا عذاب سنادے، جسے میں سن رہا ہوں۔ پھر آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: تم لوگ دوزخ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: ہم دوزخ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگو۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: ہم قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ہر قسم کے ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگو۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: ہم ہر قسم کے ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم دجال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگو۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم دجال کے فتنہ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔

۲۶۸۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوا لَدَعَوْتُ

۲۶۸۱...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے اس بات کا خیال نہ ہوتا کہ تم لوگ اپنے مردوں کو دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں

اللهَ اَنْ يُسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ـ

قبر کا عذاب سنادے۔ ❶

٢٦٨٢...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِي جُحَيْفَةَ ح وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ اَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا ـ

٢٦٨٢...... صحابی رسول حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سورج غروب ہو جانے کے بعد باہر نکلے تو آپ ﷺ نے کچھ آواز سنی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔

٢٦٨٣...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهُ اِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ قَالَ يَاْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ قَالَ فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ اَشْهَدُ اَنَّهُ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ قَالَ فَيُقَالُ لَهُ انْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ اَبْدَلَكَ اللهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا قَالَ قَتَادَةُ وَذُكِرَ لَنَا اَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا وَيُمْلَاُ عَلَيْهِ خَضِرًا اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ـ

٢٦٨٣...... صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی بندے کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اسکے ساتھی اس سے منہ پھیر کر واپس چلے جاتے ہیں تو وہ مردہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس مردے کے پاس دو فرشتے آتے ہیں وہ اس مردے کو بٹھا کر کہتے ہیں کہ تو اس آدمی (یعنی رسول اللہ ﷺ کے بارے میں کیا کہتا ہے؟) اگر وہ مؤمن ہو تو کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں تو پھر اس سے کہا جاتا ہے کہ اپنے دوزخ والے ٹھکانے کو دیکھ، اسکے بدلے میں اللہ نے تجھے جنت میں ٹھکانہ دیا ہے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ مردہ دونوں ٹھکانوں کو دیکھتا ہے۔ حضرت قتادہؒ کہتے ہیں ہم سے یہ بات کر دی گئی کہ اس مؤمن کی قبر میں ستر ہاتھ (کے بقدر) اس کی قبر کو راحت و آرام سے بھر دیا جاتا ہے۔ ❶

❶ فائدہ...... منکرین عذاب قبر آئیں اور اس دوٹوک، صریح حدیث کے الفاظ پر غور کرنے کی زحمت اٹھائیں تو انہیں معلوم ہوگا کہ وہ صریح گمراہی و ضلالت کی راہ کے راہی ہیں۔ ذرا غور فرمایئے! رسول اکرم ﷺ تو فرما رہے ہیں کہ اگر مجھے اندیشہ نہ ہوتا کہ تم اپنے مردوں کو دفن کرنا چھوڑ دو گے تو میں اللہ سے دعا کر کے تمہیں عذاب قبر کی آواز جسے انسانوں کے سوا تمام مخلوقات سنتی ہیں تم کو بھی سنوا دیتا۔ لیکن بعض عقل پرست یہ کہنے سے دریغ نہیں کرتے کہ عذاب قبر کوئی چیز نہیں۔ (والعیاذ باللہ)

❷ قبر اس گڑھے کو کہا جاتا ہے جس میں مردہ کو رکھا جاتا ہے۔ ابی شرح مسلم میں فرماتے ہیں کہ: لفظ قبر یہاں غالب استعمال کے اعتبار سے لایا گیا ہے۔ ورنہ پانی میں غرق ہونے والا صحراؤں میں مر کر ریزہ ریزہ ہونے والا مردہ سب اسی حکم میں ہیں اور ان کیلئے پانی کی تہہ اور صحرا کی وسعتیں ہی قبر کے حکم میں ہیں۔ اور سب سے قبر میں یعنی عالم برزخ میں منکر نکیر سوالات کرتے ہیں۔

۲٦٨٤...... وحَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَال الضَّرِيرُ حَدَّثَنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ اَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ الْمَيِّتَ اِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ اِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذَا انْصَرَفُوا ـ

۲٦٨٤...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میت کو جب اس کی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے (اس مردے کو دفنانے والے لوگ) جب واپس جاتے ہیں تو یہ مردہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔[1]

۲٦٨٥...... حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَطَاء عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ اَصْحَابُهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ ـ

۲٦٨٥...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب بندے کو اس کی اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اس سے منہ پھیر کر واپس ہوتے ہیں۔ پھر شیبان عن قتادہ کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی۔

۲٦٨٦...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارِ بْن عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ﴿يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ فَيُقَالُ لَهُ مَنْ رَبُّكَ فَيَقُولُ رَبِّيَ اللهُ وَنَبِيِّي مُحَمَّدٌ ﷺ فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾ ـ

۲٦٨٦...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ آیت کریمہ: یثبت الله الذين...... الخ قبر کے عذاب کے بارے میں نازل ہوئی۔ مردے سے کہا جاتا ہے: تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے: میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں تو اللہ عزوجل کے فرمان یثبت کا یہی معنی ہے۔ (مذکورہ آیت) کا ترجمہ یہ ہے کہ: ”اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو دنیا و آخرت کی زندگی میں ثابت قدم رکھتا ہے کہ جو قول ثابت کے ساتھ ایمان لائے۔“

---

[1] مسئلہ سماع موتیٰ

یہاں حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ مردہ تدفین کر کے واپس جانے والے اپنے احباب کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بدر کے بعد مقتولین بدر کو ایک گڑھے میں یا کنویں میں ڈلوایا اور ان مقتولین کو خطاب کر کے کچھ کلمات کہے جیسا کہ آگے یہ حدیث آرہی ہے اسی طرح عبداللہ بن عمرؓ کی روایت جسے ابن عبدالبرؒ نے صحیح روایت کیا ہے کہ: ”جب بھی کوئی اپنے اس مسلمان بھائی کی قبر سے گزرتے ہوئے سلام کرتا ہے جسے وہ دنیا میں پہچانتا تھا تو اللہ تعالیٰ اس کی روح کو واپس لوٹاتے ہیں اور وہ اس کے سلام کا جواب دیتا ہے ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مردے اپنی قبروں میں سنتے ہیں۔ جبکہ دوسری بعض مخصوص قرآنی و حدیث سے اس کے برعکس معلوم ہوتا ہے جیسا کہ ما أنت بمسمع من في القبور...... وغیرہ علماء کی ایک جماعت پہلے قول کی قائل ہے کہ مردے سنتے ہیں۔ جبکہ دوسری جماعت عدم سماع کی قائل ہے۔ لیکن حضرت مفتی شفیع صاحبؒ نے احکام القرآن عربی جلد سوم میں اس مسئلہ پر تفصیلی کلام اور جانبین کے دلائل ذکر کرنے کے بعد فرمایا ہے کہ حق یہ ہے کہ مطلقاً سماع تو ثابت نہیں البتہ بطور خرق عادت اللہ تعالیٰ کو مخصوص حالات میں سماع کروادے تو یہ ناممکن نہیں۔ واللہ اعلم

۲۶۸۷...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنُونَ ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۲۶۸۷...... حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ (یہ آیت کریمہ) یثبت اللہ الذین...... الخ قبر کے عذاب کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔(آیت کا ترجمہ سابقہ حدیث کے تحت گزر چکا ہے)۔

۲۶۸۸...... حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا بُدَيْلٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اِذَا خَرَجَتْ رُوحُ الْمُؤْمِنِ تَلَقَّاهَا مَلَكَانِ يُصْعِدَانِهَا قَالَ حَمَّادٌ فَذَكَرَ مِنْ طِيبِ رِيحِهَا وَذَكَرَ الْمِسْكَ قَالَ وَيَقُولُ اَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ طَيِّبَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكِ وَعَلٰى جَسَدٍ كُنْتِ تَعْمُرِينَهُ فَيُنْطَلَقُ بِهِ اِلٰى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَقُولُ انْطَلِقُوا بِهِ اِلٰى آخِرِ الْاَجَلِ قَالَ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا خَرَجَتْ رُوحُهُ۔ قَالَ حَمَّادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَتْنِهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُولُ اَهْلُ السَّمَاءِ رُوحٌ خَبِيثَةٌ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ الْاَرْضِ قَالَ فَيُقَالُ انْطَلِقُوا بِهِ اِلٰى آخِرِ الْاَجَلِ قَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلٰى اَنْفِهِ هٰكَذَا۔

۲۶۸۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب کسی مؤمن کی روح نکلتی ہے تو دو فرشتے اسے لیکر اوپر چڑھتے ہیں تو آسمان والے کہتے ہیں کہ پاکیزہ روح زمین کی طرف سے آئی ہے۔اللہ تعالیٰ تجھ پر اور اس جسم پر کہ جسے تو آباد رکھتی تھی ،رحمت نازل فرمائے۔پھر اس روح کو اللہ عزوجل کی طرف لے جایا جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ تم اسے آخری وقت کے لئے (یعنی سدرۃ المنتہی) لے چلو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کافر کی روح زمین کی طرف سے آئی ہے پھر اسے کہا جاتا ہے کہ تم اسے آخری وقت کے لئے (سجین) کی طرف لے چلو۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ (یہ بیان کرتے ہوئے) رسول اللہ ﷺ نے اپنی چادر اپنی ناک مبارک پر اس طرح لگالی تھی (کافر کی روح کی بدبو ظاہر کرنے کے لئے آپ ﷺ نے اس طرح فرمایا)۔[1]

۲۶۸۹...... حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيطٍ الْهُذَلِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ

۲۶۸۹...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ

---

[1] مسئلہ عذاب قبر

یہ حدیث عذاب قبر کی حقانیت کی صریح اور واضح دلیل ہے۔اسی طرح قبر میں نکیرین کا سوال اور مردہ کے جوابات کا ہونا بھی برحق ہے۔ اور یہ کہ عذاب قبر روح کیساتھ جسم پر بھی ہوتا ہے۔خوارج اور بعض معتزلہ تو عذاب قبر کے بالکل منکر ہیں جبکہ بعض معتزلہ صرف کفار پر عذاب قبر کے قائل ہیں اور مؤمنین پر مطلقاً عدم عذاب کے قائل ہیں کرامیہ اور ابن جریرؒ وغیرہ کا مسلک یہ ہے کہ عذاب قبر فقط بدن پر ہوتا ہے۔

جمہور اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ومسلک یہ ہے کہ قبر میں سوال منکرین اور عذاب کے وقت مردہ کی روح اس کے جسم میں یا جزو بدن میں لوٹ آتی ہے۔اور اللہ تعالیٰ اس پر قادر مطلق ہیں کہ وہ روح کو جسم میں واپس لوٹا دیں۔پورے جسم میں یا کچھ جسم میں۔

قَالَ قَالَ اَنَسٌ كُنْتُ مَعَ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَتَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ وَكُنْتُ رَجُلًا حَدِيدَ الْبَصَرِ فَرَاَيْتُهُ وَلَيْسَ اَحَدٌ يَزْعُمُ اَنَّهُ رَآهُ غَيْرِي قَالَ فَجَعَلْتُ اَقُولُ لِعُمَرَ اَمَا تَرَاهُ فَجَعَلَ لَا يَرَاهُ قَالَ يَقُولُ عُمَرُ سَارَاهُ وَاَنَا مُسْتَلْقٍ عَلَى فِرَاشِي ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا عَنْ اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُرِينَا مَصَارِعَ اَهْلِ بَدْرٍ بِالْاَمْسِ يَقُولُ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ غَدًا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَوَالَّذِي بَعَثَهُ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَئُوا الْحُدُودَ الَّتِي حَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَجُعِلُوا فِي بِئْرٍ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْهِمْ فَقَالَ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ وَيَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا فَاِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللّٰهُ حَقًّا قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تُكَلِّمُ اَجْسَادًا لَا اَرْوَاحَ فِيهَا قَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ لِمَا اَقُولُ مِنْهُمْ غَيْرَ اَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ اَنْ يَرُدُّوا عَلَيَّ شَيْئًا۔

عنہ کے ساتھ تھے تو ہم سب چاند دیکھنے لگے (حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ) میری نظر ذرہ تیز تھی تو میں نے چاند دیکھ لیا۔ میرے علاوہ ان میں سے کسی نے چاند نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی نے یہ کہا کہ میں نے چاند دیکھ لیا ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: کیا آپ کو چاند دکھائی نہیں دے رہا؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چاند دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں عنقریب چاند دیکھوں گا اور میں اپنے بستر پر چت لیٹا ہوا تھا کہ انہوں نے ہم سے بدر والوں کا واقعہ بیان کرنا شروع کر دیا اور فرمانے لگے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں جنگ بدر سے ایک دن پہلے بدر والوں کے ٹھکانے دکھانے لگے۔ آپ ﷺ فرماتے جاتے کہ اگر اللہ نے چاہا تو کل فلاں اس جگہ گرے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات پاک کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے وہ لوگ اس حدوں سے نہ ہٹے کہ جو حد رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرما دی۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر سب ایک کنویں میں ایک دوسرے میں گرا دیئے گئے پھر رسول اللہ ﷺ چل پڑے یہاں تک ان کی طرف آ گئے اور فرمایا: اے فلاں بن فلاں اور اے فلان بن فلاں کیا تم نے وہ کچھ پا لیا ہے کہ جس کا تم سے اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے وعدہ کیا تھا؟ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرنے لگے: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ بے جان جسموں سے کیسے بات فرما رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ان سے زیادہ میری بات کو سننے والے نہیں ہو، سوائے اس کے کہ یہ مجھے کچھ جواب دینے کی قدرت نہیں رکھتے۔ [1]

٢٦٩٠ ـ حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَرَكَ قَتْلَى بَدْرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ يَا اُمَيَّةَ

٢٦٩٠ ـ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے مقتولین کو تین دن تک اسی طرح چھوڑے رکھا پھر آپ ﷺ ان کے پاس گئے اور انہیں آواز دی اور فرمایا: اے ابو جہل بن ہشام! اے امیہ بن خلف! اے عتبہ بن ربیعہ! کیا تم نے وہ کچھ

[1] یہی وہ قلیب بدر والی حدیث ہے جس سے سماع موتٰی کا ثبوت ہوتا ہے محققین علماء نے اسے آنحضرت ﷺ کی خصوصیت قرار دیا ہے۔ اور خصوصیت کے ساتھ مخصوص حالات و افراد کے حق میں سماع ہونا ناممکن نہیں۔

بْنَ خَلَفٍ يَا عُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ يَا شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ أَلَيْسَ قَدْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي رَبِّي حَقًّا فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ يَسْمَعُوا وَأَنَّى يُجِيبُوا وَقَدْ جَيَّفُوا قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ وَلَكِنَّهُمْ لَا يَقْدِرُونَ أَنْ يُجِيبُوا ثُمَّ أَمَرَ بِهِمْ فَسُحِبُوا فَأُلْقُوا فِي قَلِيبِ بَدْرٍ۔

نہیں پالیا کہ جس کا تم سے تمہارے رب نے سچا وعدہ کیا تھا۔ میں نے وہ کچھ پالیا ہے جس کا مجھ سے میرے رب نے سچا وعدہ کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کا یہ فرمان سنا تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! (یہ تو مر چکے ہیں) یہ کیسے سن سکتے ہیں اور کیسے جواب دے سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تم میری بات کو ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو لیکن یہ جواب دینے کی قدرت نہیں رکھتے پھر آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ انہیں گھسیٹ کر بدر کے کنوئیں میں ڈال دو۔ تو انہیں (گھسیٹ کر کنوئیں میں) ڈال دیا گیا۔

۲۶۹۱ ...... حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ ح وحَدَّثَنِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرَ لَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَظَهَرَ عَلَيْهِمْ نَبِيُّ اللهِ ﷺ أَمَرَ بِبِضْعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا وَفِي حَدِيثِ رَوْحٍ بِأَرْبَعَةٍ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ فَأُلْقُوا فِي طَوِيٍّ مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ۔

۲۶۹۱ ...... حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب بدر کا دن ہوا اور اللہ کے نبی ﷺ کو کافروں پر غلبہ ہوا تو آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ کچھ اوپر تیس آدمی اور راوی حضرت روح کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ چوبیس سرداروں کو بدر کے کنوؤں میں سے ایک کنوئیں میں ڈال دو اور پھر باقی روایت مذکورہ حدیث ثابت عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح ہی ہے۔

باب-۵۰۶ باب اثبات الحساب

(قیامت کے دن) حساب کے ثبوت کے بیان میں

۲۶۹۲ ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ إِسْمٰعِيلَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ حُوسِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُذِّبَ فَقُلْتُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا﴾ فَقَالَ لَيْسَ ذَاكِ الْحِسَابُ إِنَّمَا ذَاكِ الْعَرْضُ مَنْ

۲۶۹۲ ...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن جس آدمی کا حساب ہو گیا، وہ عذاب میں ڈال دیا گیا (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا: کیا اللہ عزوجل نے نہیں فرمایا: فسوف یحاسب حسابا یسیراً تو اس سے حساب لیں گے، آسان حساب۔" (سورۂ انشقاق) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ حساب نہیں ہے بلکہ یہ تو صرف پیشی ہے قیامت کے دن جس سے

نُوقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عُذِّبَ -

حساب مانگ لیا گیا، وہ عذاب میں ڈال دیا گیا۔ ❶

۲۶۹۳...... حَدَّثَنِي اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَاَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۲۶۹۳...... حضرت ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں۔

۲۶۹۴...... وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ حَدَّثَنَا اَبُو يُونُسَ الْقُشَيْرِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ اَحَدٌ يُحَاسَبُ اِلَّا هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اَلَيْسَ اللهُ يَقُولُ ﴿حِسَابًا يَّسِيرًا﴾ قَالَ ذَاكِ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ -

۲۶۹۴...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ کوئی بھی ایسا آدمی نہیں ہے جس سے حساب مانگا گیا ہو اور وہ ہلاک نہ ہو گیا ہو۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا اللہ تعالیٰ نے ﴿حسابا يسيرا﴾ یعنی آسان حساب نہیں فرمایا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تو پیشی ہے لیکن جس سے حساب مانگ لیا گیا، وہ ہلاک ہو گیا۔

۲۶۹۵...... وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنِي يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنِ ابْنِ اَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اَبِي يُونُسَ۔

۲۶۹۵...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس سے حساب مانگ لیا گیا وہ ہلاک ہو گیا (اور پھر اس کے بعد) حضرت ابو یونس کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی۔

باب-۵۰۷ باب الامر بحسن الظنّ بالله تعالى عند الموت

موت کے وقت اللہ تعالیٰ کی ذات سے اچھا گمان رکھنے کے حکم کے بیان میں

۲۶۹۶...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِثَلَاثٍ يَقُولُ لَا يَمُوتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ بِاللهِ الظَّنَّ -

۲۶۹۶...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے آپ ﷺ کی وفات سے تین (دن) پہلے سنا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک نہ مرے، سوائے اس کے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے اچھا گمان رکھتا ہو۔ ❷

---

❶ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ حساب کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ بندہ کے اعمال نامہ پر نظر فرمائے گا اور حساب کتاب اور جرح کئے بغیر اسے معاف کردے گا۔ اسی مفہوم کو حساب یسیر کے لفظ سے حدیث میں بیان کیا گیا ہے اور یہی عرض سے تعبیر کیا گیا ہے اور اسی کی دعا رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔ اور اصل حساب یہ ہے کہ اعمال نامہ میں موجود تمام باتوں پر جرح وقدح شروع فرمادے۔ مطلب ہے حضور ﷺ کے اس ارشاد کا کہ: جس سے حساب میں مناقشہ ہو گیا وہ ہلاک ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضل و کرم سے بغیر حساب و کتاب کے جنت میں داخل فرمادے۔ آمین

❷ فائدہ...... نوویؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے اچھا گمان اور حسن ظن رکھنے کے معنی یہ ہیں کہ اسے یہ غالب گمان ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے گا۔ جبکہ صحت کی حالت میں خوف ورجاء (امید) دونوں حالتیں یکساں ہونی چاہئیں۔

۲۶۹۷...... و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَاَبُو مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

۲۶۹۷...... حضرت اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۲۶۹۸...... و حَدَّثَنِي اَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَانِ عَارِمٌ حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا وَاصِلٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ اَيَّامٍ يَقُولُ لَا يَمُوتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

۲۶۹۸...... حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ ﷺ کی وفات سے تین دن پہلے سنا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اس وقت تک نہ مرے جب تک کہ وہ اللہ عزوجل کے ساتھ اچھا گمان نہ رکھتا ہو۔

۲۶۹۹...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ۔

۲۶۹۹...... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہر بندے کو اسی (حالت یا نیت کے ساتھ قیامت کے دن) اُٹھایا جائے گا، جس پر وہ مرا ہے۔

۲۷۰۰...... حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ۔

۲۷۰۰...... حضرت اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں لیکن اس روایت میں انہوں نے عن النبی ﷺ کے الفاظ کہے ہیں اور سمعت کا لفظ نہیں کہا۔

۲۷۰۱...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا اَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ بُعِثُوا عَلَى اَعْمَالِهِمْ۔

۲۷۰۱...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو عذاب دینا چاہتا ہے تو جو لوگ اس قوم میں ہوتے ہیں ان سب پر عذاب ہوتا ہے پھر ان کو اپنے اپنے اعمال کے مطابق اُٹھایا جائے گا۔[1]

---

[1] عذاب قبر سے مراد یہاں دنیاوی عذاب ہے۔ جو نیک و بد عاصی و مطیع سب کو اپنی لپیٹ میں لیتا ہے۔ اور اس کی بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ یا تو وہ مطیع و نیک افراد بالمعروف ونہی عن المنکر نہیں کرتے ہوں گے۔ یا انہیں آخرت میں اچھا بدلہ دینے کیلئے دنیا سے اٹھا لے گا۔ البتہ آخرت میں ہر ایک کو اپنے اعمال کے مطابق جزا و سزا سے سابقہ پیش آئے گا۔

كتاب الفتن واشراط الساعـــة

کتاب الفتن واشراط الساعۃ

فتنوں اور علاماتِ قیامت کا بیان

باب-۵۰۸ باب اقتراب الفتن وفتح ردم یاجوج وماجوج

فتنوں کے قریب ہونے اور یاجوج ماجوج کی آڑ کھلنے کے بیان میں

۲۷۰۲...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَيْقَظَ مِنْ نَوْمِهِ وَهُوَ يَقُولُ لا اِلٰهَ اِلا اللهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَعَقَدَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ عَشَرَةً قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ -

۲۷۰۲...... حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی نیند سے یہ کہتے ہوئے بیدار ہوئے: لا الٰہ الا اللہ، عرب کیلئے اس شر سے ہلاکت ہو جو قریب آپہنچا۔ یاجوج ماجوج کی آڑ آج اتنی کھل گئی ہے اور حضرت سفیان راوی نے اپنے ہاتھ سے دس کے عدد کا حلقہ بنایا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے، اس حال میں کہ نیک لوگ ہم میں موجود ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! جب فسق وفجور کی کثرت ہو جائے گی۔ [1]

۲۷۰۳...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَسَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادُوا فِي الْاِسْنَادِ عَنْ سُفْيَانَ فَقَالُوا عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ -

۲۷۰۳...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ سابقہ حدیث ہی کی طرح مروی ہے۔

۲۷۰۴...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي

۲۷۰۴...... حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ گھبرائے ہوئے اس حال میں نکلے کہ

---

[1] فائدہ...... فِتَن فتنہ کی جمع ہے، عربی زبان میں فتنہ کے معنیٰ آزمائش اور جانچ کے ہیں۔ کتاب الفتن کے عنوان سے حضرات محدثینؒ وہ احادیث ذکر کرتے ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ نے قیامت تک پیش آنے والے اہم حالات وواقعات اور اہل ایمان کے مستقبل وایمان کیلئے پیش آنے والے سخت فتنوں اور خطرات کی پیشین گوئی اور نشاندہی فرمائی ہے۔ اس حدیث میں حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اہل عرب کیلئے اس شر سے ہلاکت ہو جو قریب آپہنچا۔ اس سے مراد کونسا فتنہ ہے؟ بعض نے فرمایا کہ اس سے حضرت عثمانؓ کا قتل مراد ہے کیونکہ اسکے بعد مسلمانوں میں فتنوں کا کثرت سے وقوع ہونے لگا۔ بعض نے فتنہ تاتار مراد لیا ہے کیونکہ حضور علیہ السلام نے اس حدیث میں یاجوج ماجوج کی سد میں شگاف کا ذکر فرمایا ہے اور غالب گمان یہ ہے کہ یاجوج ماجوج کی سد (دیوار) تاتاریوں کے علاقہ میں واقع ہے۔ آرمینیا کے علاقہ میں وسط ایشیا کا علاقہ ہے۔ (تفصیل کیلئے دیکھئے معارف القرآن ج۵)

عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِي سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ اَبِي سُفْيَانَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا فَزِعًا مُحْمَرًّا وَجْهُهُ يَقُولُ لا اِلٰهَ اِلا اللهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعِهِ الاِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ -

آپ ﷺ کا چہرہ سرخ تھا اور فرمار ہے تھے: لاالٰہ الااللہ عرب کے لئے اس شر سے ہلاکت ہو جو قریب آچکا ہے آج یاجوج ماجوج کی آڑ اتنی کھل چکی ہے اور آپ ﷺ نے اپنے انگوٹھے اور اس کے ساتھ ملی ہوئی انگلی کا حلقہ بنا کر بتایا۔ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے اندر موجود نیک لوگوں کے باوجود بھی ہلاک ہو جائیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں! جب فسق وفجور کی کثرت ہو جائے گی۔

٢٧٠٥...... وحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح وحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ كِلاهُمَا عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِهِ۔

٢٧٠٥...... ان مذکورہ اسناد سے بھی یہ حدیث سابقہ حدیث ہی کی طرح مروی ہے۔

٢٧٠٦...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ وَعَقَدَ وُهَيْبٌ بِيَدِهِ تِسْعِينَ -

٢٧٠٦...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج یاجوج ماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی ہے اور حضرت وہیب راوی نے اپنے ہاتھ سے نوے (٩٠) کا حلقہ بنایا۔[1]

---

[1] فائدہ...... یاجوج ماجوج کا ذکر قرآن کریم کے سولہویں اور سترھویں پارہ میں ہے اور یہ بھی ذکر ہے کہ ذوالقرنین بادشاہ نے ان کے شر سے بچنے کیلئے ایک سد یعنی دو پہاڑوں کے درمیان دیوار بنادی تھی اور یہ اس دیوار کے پیچھے ہی رہ گئے اسے عبور کرنے میں ناکام رہتے ہیں البتہ قرب قیامت میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ دیوار ٹوٹ جائیگی اور یاجوج ماجوج روئے زمین پر پھیل جائیں گے اور بڑا فساد مچائیں گے۔ یاجوج ماجوج نوح علیہ السلام کے بیٹے یافث کی نسل میں سے ہیں اور بنو آدم یعنی انسانوں کے قبیلہ سے ہیں۔ حدیث بالا میں فرمایا گیا ہے کہ یاجوج ماجوج کی دیوار میں کچھ شگاف ہو گیا ہے۔ علماء نے فرمایا ہے کہ یا تو یہ حقیقت پر محمول ہے یعنی واقعتاً دیوار یاجوج ماجوج میں کچھ شگاف وخلا ہو گیا ہو اور یاجوج ماجوج اس شگاف سے باہر آنے پر قادر ہوں جس سے دنیا میں فساد پیدا ہو جائے۔ بعض نے اس کو مجاز اور کنایہ پر محمول کرتے ہوئے کہا کہ اس سے وہ فتنے اور مصائب مراد ہیں جو امت پر بالخصوص عربوں پر پڑیں گے۔ بعض نے فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے خواب میں حقیقتاً سد سکندری میں شگاف ہوتے دیکھا ہے لیکن اس کی تعبیر فتنوں سے فرمائی ہے۔ واللہ اعلم

باب-۵۰۹ باب الخسف بالجيش الذي يؤم البيت

بیت اللہ کے ڈھانے کا ارادہ کرنے والے لشکر کے دھنسائے جانے کے بیان میں

۲۷۰۷...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ابْنِ الْقِبْطِيَّةِ قَالَ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ اَبِي رَبِيعَةَ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ وَاَنَا مَعَهُمَا عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَسَاَلَاهَا عَنِ الْجَيْشِ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِ وَكَانَ ذٰلِكَ فِي اَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعُوذُ عَائِذٌ بِالْبَيْتِ فَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بَعْثٌ فَاِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ فَكَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا قَالَ يُخْسَفُ بِهِ مَعَهُمْ وَلٰكِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى نِيَّتِهِ وَقَالَ اَبُو جَعْفَرٍ هِيَ بَيْدَاءُ الْمَدِينَةِ۔

۲۷۰۷...... حضرت عبید اللہ بن قبطیہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں حارث بن ابی ربیعہ اور عبد اللہ بن صفوان کے ہمراہ ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان دونوں نے سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس لشکر کے بارے میں سوال کیا جسے ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے دوران دھنسایا گیا تھا تو سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک پناہ لینے والا بیت اللہ کی پناہ لے گا پھر اس کی طرف لشکر بھیجا جائے گا۔ وہ جب ہموار زمین (بیداء) میں پہنچے گا تو انہیں دھنسایا جائے گا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جس کو زبردستی اس لشکر میں شامل کیا گیا ہو، اس کا کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے بھی ان کے ساتھ دھنسایا جائے گا۔

اور حضرت ابو جعفر نے کہا: بیداء سے (میدان) مدینہ مراد ہے۔

۲۷۰۸...... حَدَّثَنَاه اَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِ قَالَ فَلَقِيتُ اَبَا جَعْفَرٍ فَقُلْتُ اِنَّهَا اِنَّمَا قَالَتْ بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ فَقَالَ اَبُو جَعْفَرٍ كَلَّا وَاللهِ اِنَّهَا لَبَيْدَاءُ الْمَدِينَةِ۔

۲۷۰۸...... اس سند سے بھی یہی حدیث سابقہ حدیث ہی کی طرح مروی ہے اس روایت میں ہے، راوی حدیث کہتا ہے کہ میں ابو جعفر سے ملا تو میں نے کہا: سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تو زمین کا ایک میدان کہا۔ تو ابو جعفر نے کہا: ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! وہ میدان مدینہ منورہ کا ہے۔

۲۷۰۹......حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ صَفْوَانَ يَقُولُ اَخْبَرَتْنِي حَفْصَةُ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَيَؤُمَّنَّ هٰذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ يَغْزُونَهُ حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ يُخْسَفُ بِاَوْسَطِهِمْ وَيُنَادِي اَوَّلُهُمْ آخِرَهُمْ ثُمَّ يُخْسَفُ بِهِمْ فَلَا يَبْقٰى اِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ اَشْهَدُ عَلَيْكَ اَنَّكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلٰى حَفْصَةَ وَاَشْهَدُ عَلٰى

۲۷۰۹...... حضرت ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: اس گھر والوں سے (بیت اللہ) لڑنے کے ارادے سے ایک لشکر چڑھائی کرے گا یہاں تک کہ جب زمین کے ہموار میدان میں ہوں گے تو ان کے درمیانی لشکر کو دھنسایا جائے گا اور ان کے آگے والے پیچھے والوں کو پکاریں گے پھر انہیں بھی دھنسایا جائے گا اور سوائے ایک آدمی کے جو بھاگ کر ان کے بارے میں اطلاع دے گا کوئی بھی باقی نہ رہے گا۔ ایک آدمی نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں تیری اس ذات پر کہ تو نے حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر جھوٹ نہیں باندھا اور حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر بھی میں گواہی دیتا

حَفْصَةَ اَنَّهَا لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ۔

ہوں کہ انہوں نے بھی نبی کریم ﷺ پر جھوٹ نہیں باندھا۔❶

۲۷۱۰...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُونٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ اَبِي اُنَيْسَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَامِرِيِّ عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ سَيَعُوذُ بِهٰذَا الْبَيْتِ يَعْنِي الْكَعْبَةَ قَوْمٌ لَيْسَتْ لَهُمْ مَنَعَةٌ وَلَا عَدَدٌ وَلَا عُدَّةٌ يُبْعَثُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ قَالَ يُوسُفُ وَاَهْلُ الشَّامِ يَوْمَئِذٍ يَسِيرُونَ اِلٰى مَكَّةَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ صَفْوَانَ اَمَا وَاللهِ مَا هُوَ بِهٰذَا الْجَيْشِ قَالَ زَيْدٌ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ الْعَامِرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ اَبِي رَبِيعَةَ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ غَيْرَ اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْجَيْشَ الَّذِي ذَكَرَهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ صَفْوَانَ ۔

۲۷۱۰...... سیدہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے (نام درج نہیں ہے مراد سیدہ حفصہ، عائشہ یا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن وغیرہ ہو سکتی ہیں) کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایک قوم اس گھر یعنی خانہ کعبہ کی پناہ لے گی جن کے پاس کوئی رکاوٹ نہ ہوگی، نہ آدمیوں کی تعداد ہوگی اور نہ ہی سامان (ضروریات زندگی) ہوگا۔ ان کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا جب وہ زمین کے ایک ہموار میدان میں ہوں گے تو انھیں دھنسایا جائے گا۔ یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: شام والے ان دنوں مکہ والوں سے لڑنے کیلئے روانہ ہو چکے تھے۔ حضرت عبداللہ بن صفوان نے کہا: اللہ کی قسم! وہ لشکر یہ نہیں (جس کے بارے میں آپ ﷺ نے دھنس جانے کی پیش گوئی کی تھی)۔

۲۷۱۱...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ الْحُدَّانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ عَبَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مَنَامِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ صَنَعْتَ شَيْئًا فِي مَنَامِكَ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ فَقَالَ الْعَجَبُ اِنَّ نَاسًا مِنْ اُمَّتِي يَؤُمُّونَ بِالْبَيْتِ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَجَاَ بِالْبَيْتِ حَتّٰى اِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْنَا يَا

۲۷۱۱...... ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نیند میں اپنے ہاتھ پاؤں کو ہلایا تو ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے اپنی نیند میں وہ عمل کیا جو پہلے نہ فرمایا کرتے تھے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تعجب ہے کہ میری امت کے کچھ لوگ بیت اللہ کا ارادہ کریں گے قریش کے ایک آدمی کو پکڑنے کے لئے جس نے بیت اللہ میں پناہ لی ہوگی۔ یہاں تک کہ جب وہ ایک ہموار میدان میں پہنچیں گے تو انہیں دھنسایا جائے گا۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! راستہ میں تو سب لوگ جمع ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں!

---

❶ فائدہ...... علماء حدیث اس حدیث کے مصداق کے متعلق متذبذب ہیں۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ اس سے وہ لشکر مراد ہے جس نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے جنگ کی تھی جبکہ انہوں نے مکہ مکرمہ میں پناہ لی ہوتی تھی۔ اور حجاج بن یوسف کا لشکر تھا۔ لیکن صحیح نہیں کیونکہ یہ لشکر زمین میں دھنسایا نہیں گیا تھا جبکہ حدیث میں اس لشکر کے دھنسائے جانے کا ذکر ہے۔
اس بناء پر ابی شارح مسلم نے فرمایا کہ: ظاہر بات یہ ہے کہ خسف (دھنسانے) کا یہ واقعہ ابتک پیش نہیں آیا۔ لیکن چونکہ رسول اللہ ﷺ مخبر صادق ہیں لہٰذا مستقبل میں اس طرح کا کوئی واقعہ ضرور ظاہر ہوگا۔ واللہ اعلم

رَسُولَ اللهِ اِنَّ الطَّرِيقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ فِيهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَالْمَجْبُورُ وَابْنُ السَّبِيلِ يَهْلِكُونَ مَهْلَكًا وَاحِدًا وَيَصْدُرُونَ مَصَادِرَ شَتَّى يَبْعَثُهُمُ اللهُ عَلَى نِيَّاتِهِمْ -

ان میں بااختیار، مجبور اور مسافر بھی ہوں گے جو کہ ایک ہی دفعہ ہلاک ہو جائیں گے اور مختلف طریقوں سے نکلیں گے اور (قیامت کے دن) اللہ انہیں ان کی نیتوں پر اُٹھائے گا۔

باب-۵۱۰ باب نزول الفتن كمواقع القطر

فتنوں کا بارش کے قطروں کی طرح نازل ہونے کے بیان میں

۲۷۱۲...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرُو النَّاقِدُ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اُسَامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَشْرَفَ عَلَى اُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا اَرَى اِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ -

۲۷۱۲...... صحابی رسول حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے قلعوں میں سے ایک قلعہ پر چڑھے پھر ارشاد فرمایا: کیا تم وہ دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں کی جگہوں میں فتنے ایسے گر رہے ہیں جیسے بارش کے قطرات گرتے ہیں۔

۲۷۱۳...... و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ -

۲۷۱۳...... اس سند سے بھی یہی سابقہ حدیث مبارکہ روایت کی گئی ہے۔

۲۷۱۴...... حَدَّثَنِي عَمْرُو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ وَمَنْ وَجَدَ فِيهَا مَلْجَأً فَلْيَعُذْ بِهِ -

۲۷۱۴...... صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
عنقریب فتنے (ظاہر) ہوں گے ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے افضل ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے افضل ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اور جو آدمی گردن اُٹھا کر انہیں دیکھے گا تو وہ اسے ہلاک کر دیں گے اور جسے ان میں کوئی پناہ کی جگہ مل جائے تو چاہیئے کہ وہ پناہ لے لے۔

۲۷۱۵...... حَدَّثَنَا عَمْرُو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ

۲۷۱۵...... اس سند سے بھی یہ سابقہ حدیث روایت کی گئی ہے البتہ اس روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ نمازوں میں سے ایک نماز ایسی ہے جس سے وہ نماز قضا ہو جائے تو ایسا ہے گویا کہ اس کا گھر اور مال سب لوٹ لیا گیا ہو۔

شِهَابٍ حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ مُطِيعِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ مِثْلَ حَدِيثِ اَبِي هُرَيْرَةَ هٰذَا اِلا اَنَّ اَبَا بَكْرٍ يَزِيدُ مِنَ الصَّلَاةِ صَلَاةٌ مَنْ فَاتَتْهُ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلَهُ وَمَالَهُ ـ

۲۷۱۶...... حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا اَبُو دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَكُونُ فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْيَقْظَانِ وَالْيَقْظَانُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَاً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ۔

۲۷۱۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فتنے (جب ظاہر) ہوں گے تو ان میں سونے والا بیدار رہنے والے سے بہتر ہوگا اور بیدار کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا پس جس آدمی کو پناہ کی جگہ یا حفاظت کی جگہ مل جائے تو اسے چاہیئے کہ (ان فتنوں سے بچنے کے لئے) وہ پناہ حاصل کرے۔[1]

۲۷۱۷...... حَدَّثَنِي اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ الشَّحَّامُ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَفَرْقَدُ السَّبَخِيُّ اِلٰى مُسْلِمِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ فِي اَرْضِهِ فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا هَلْ سَمِعْتَ اَبَاكَ يُحَدِّثُ فِي الْفِتَنِ حَدِيثًا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرَةَ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهَا سَتَكُونُ فِتَنٌ اَلا ثُمَّ تَكُونُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي فِيهَا وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي اِلَيْهَا اَلا فَاِذَا نَزَلَتْ اَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهُ اِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِاِبِلِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِاَرْضِهِ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

۲۷۱۷...... حضرت عثمان الشحام رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں اور فرقد سبخی رحمۃ اللہ علیہ مسلم بن ابی بکر کی طرف چلے اور وہ اپنی زمین میں تھے ہم ان کے پاس حاضر ہوئے تو ہم نے کہا: کیا آپ نے اپنے والد کو فتنوں کے بارے میں حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! میں نے ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب فتنے برپا ہونگے۔ آگاہ رہو پھر فتنے ہوں گے ان میں بیٹھنے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا اس کی طرف دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اور آگاہ رہو جب یہ نازل ہوں یا واقع ہوں تو جس کے پاس اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں کے ساتھ ہی لگا رہے اور جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں کے ساتھ ہی لگا رہے اور جس کی زمین ہو وہ اپنی زمین سے ہی چمٹا رہے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس کے پاس نہ اونٹ

---

[1] فائدہ...... احادیث بالا میں بتایا گیا ہے فتنوں کا زمانہ انسان کے ضائع ہونے کا زمانہ ہے۔ لہٰذا اس زمانہ میں اپنے ایمان کی حفاظت کرنے والا ہر شخص بہتر ہوگا اور ایمان کی حفاظت کا راستہ اللہ کے رسول ﷺ نے یہ بتلایا کہ انسان فتنوں کے اندر نہ پڑے۔ اس سے وہ فتنے مراد ہیں جو حضور علیہ السلام اور حضرات شیخینؓ کے وصال کے بعد سرزمین مدینہ میں اُٹھے، مسلمانوں میں جھگڑے، صحابہ میں مشاجرات شروع ہو گئے جس کا نتیجہ جنگ جمل اور جنگ صفین کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اور مقصد حدیث کا یہ ہے کہ ان فتنوں میں شرکت کرنا اپنے ایمان کو کمزور کرنے کے مترادف ہے بالخصوص وہ لوگ جو فتنوں سے اپنے آپ کو بسہولت بچا سکتے ہوں ان کو اپنے آپ کو بچانا چاہیئے۔ خواہ وہ کسی قدر بھی ہو۔

اَرَاَیْتَ مَنْ لَمْ یَکُنْ لَهُ اِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا اَرْضٌ قَالَ یَعْمِدُ اِلٰی سَیْفِهٖ فَیَدُقُّ عَلٰی حَدِّهٖ بِحَجَرٍ ثُمَّ لِیَنْجُ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ اِنْ اُکْرِهْتُ حَتّٰی یُنْطَلَقَ بِیْ اِلٰی اَحَدِ الصَّفَّیْنِ اَوْ اِحْدَی الْفِئَتَیْنِ فَضَرَبَنِیْ رَجُلٌ بِسَیْفِهٖ اَوْ یَجِیْءُ سَهْمٌ فَیَقْتُلُنِیْ قَالَ یَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِكَ وَیَکُوْنُ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ -

ہوں اور نہ ہی بکریاں اور نہ ہی زمین؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ اپنی تلوار لے کر اس کی دھار پتھر کے ساتھ رگڑ رگڑ کر کند اور ناکارہ کر دے پھر اگر وہ نجات حاصل کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو نجات حاصل کرے۔ اے اللہ! میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔ اے اللہ! میں نے تیرا حکم پہنچا دیا اے اللہ! میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔ ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں کہ اگر مجھے ناپسندیدگی اور ناگواری کے باوجود ان دونوں صفوں میں سے ایک صف یا ایک گروپ میں کھڑا کر دیا جائے پھر کوئی آدمی اپنی تلوار سے مجھے مار دے یا کوئی میری طرف آ جائے جو مجھے قتل کر ڈالے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ وہ آدمی اپنے گناہ اور تیرے گناہ کے ساتھ لوٹے گا اور دوزخ والوں میں سے ہو گا۔

٢٧١٨...... وحَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاَبُوْکُرَیْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ ح وحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ کِلَاهُمَا عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ حَدِیْثُ ابْنِ اَبِیْ عَدِیٍّ نَحْوَ حَدِیْثِ حَمَّادٍ اِلٰی آخِرِهٖ وَانْتَهٰی حَدِیْثُ وَکِیْعٍ عِنْدَ قَوْلِهٖ اِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ وَلَمْ یَذْکُرْ مَا بَعْدَهٗ۔

٢٧١٨...... ان اسناد سے بھی یہی سابقہ حدیث مروی ہے البتہ حضرت وکیع کی روایت کردہ حدیث آپ کے ارشاد: اگر وہ نجات کی طاقت رکھتا ہو، تک ہے آگے مذکور نہیں۔

باب-٥١١ باب اذا تواجه المسلمان بسیفیهما

دو مسلمانوں کی تلواروں کے ساتھ باہم لڑائی کے بیان میں

٢٧١٩...... حَدَّثَنِیْ اَبُوْ کَامِلٍ فُضَیْلُ بْنُ حُسَیْنٍ الْجَحْدَرِیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ وَیُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ خَرَجْتُ وَاَنَا اُرِیْدُ هٰذَا الرَّجُلَ فَلَقِیَنِیْ اَبُوْ بَکْرَةَ فَقَالَ اَیْنَ تُرِیْدُ یَا اَحْنَفُ قَالَ قُلْتُ اُرِیْدُ نَصْرَ ابْنِ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَعْنِیْ عَلِیًّا قَالَ فَقَالَ لِیْ یَا اَحْنَفُ ارْجِعْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ قَالَ فَقُلْتُ اَوْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ

٢٧١٩...... حضرت احنف بن قیس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں اس آدمی (علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حمایت) کے ارادہ سے گھر سے روانہ ہوا حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھ سے (راستہ میں) ملے تو کہنے لگے: اے احنف! کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا: میں رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نصرت کا ارادہ کرتا ہوں تو حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے کہا: اے احنف! واپس لوٹ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جب دو مسلمان باہم ایک دوسرے سے اپنی تلواروں سے لڑائی، جنگ کریں گے تو قاتل اور مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔ میں نے عرض کیا یا آپ سے عرض کیا گیا

إِنَّهُ قَدْ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ۔

کہ یہ تو قاتل ہے مگر مقتول کا کیا قصور ہے؟ آپ (ﷺ) نے ارشاد فرمایا: کیونکہ اس نے بھی اپنے ساتھی کے قتل کا ارادہ کیا تھا۔ ❶

۷۷۲۰...... و حَدَّثَنَاه أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ وَالْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ -

۷۷۲۰...... حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جب دو مسلمان اپنی تلواروں سے ایک دوسرے کا مقابلہ کریں تو قاتل اور مقتول (دونوں) جہنم میں جائیں گے۔

۷۷۲۱...... و حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ مِنْ كِتَابِهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي كَامِلٍ عَنْ حَمَّادٍ إِلَى آخِرِهِ۔

۷۷۲۱...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ بھی سابقہ حدیث ابی کامل عن حماد ہی کی طرح مروی ہے۔

۷۷۲۲...... و حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرُ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَ أَحَدُهُمَا عَلَى أَخِيهِ السِّلَاحَ فَهُمَا عَلَى جُرْفِ جَهَنَّمَ فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ دَخَلَاهَا جَمِيعًا ۔

۷۷۲۲...... حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جب مسلمانوں میں سے ایک اپنے بھائی پر اسلحہ اٹھائے۔ پس وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہوتے ہیں جب ان دونوں نے اپنے ایک ساتھی کو قتل کر دیا تو وہ دونوں اکٹھے جہنم میں داخل ہو گئے۔

۷۷۲۳...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ وَتَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ

۷۷۲۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ دو عظیم جماعتوں کے مابین جنگ و جدل نہ ہو جائے اور ان کے درمیان ایک بہت بڑی لڑائی ہو گی اور دونوں کا دعویٰ ایک ہو گا (کہ ہم رضائے الٰہی اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جہاد کر رہے ہیں)۔ ❷

---

❶ فائدہ...... حدیث میں فرمایا کہ قاتل و مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے۔ اور حدیث میں مقتول کے جہنم میں جانے کی وجہ بھی بتلادی کہ مقتول بھی تو اپنے ارادہ قتل میں پر عزم تھا کہ وہ اپنے ساتھی کو قتل کر دے گا۔ نوویؒ نے فرمایا کہ یہاں قاتل و مقتول سے مراد وہ قاتل و مقتول ہیں جو عصبیت خواہ نسلی ہو یا لسانی یا وطنی کی بناء پر ایک دوسرے کی گردن مارنے کے درپے ہوں یا وہ قاتل و مقتول جنکے پاس ایک دوسرے کے قتل کی کوئی شرعی وجہ جواز نہ ہو۔

❷ فائدہ...... اس حدیث میں جس جنگ عظیم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے علماء کے بقول اس سے مراد جنگ صفین ہے جو حضرت علی و حضرت معاویہؓ کے مابین ہوئی۔ اور جس میں جانبین سے بڑی تعداد میں مسلمان شہید ہوئے۔ اور دونوں اسلام کے دعویدار اور حق پر ہونے کے دعویدار تھے۔ لیکن اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ ہے کہ اس جنگ میں حضرت علی حق پر اور حضرت معاویہ غلطی پر تھے لیکن وہ خطا اجتہادی تھی نہ کہ خطا فکری و اعتقادی (جو قابل مؤاخذہ ہوتی ہے)۔

عَظِيمَةٌ وَدَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ ۔

۷۲۲۴...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ ۔

۲۷۲۴...... صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ "ہرج" کی کثرت ہو جائے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہرج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قتل، قتل۔(یعنی خونریزی کی کثرت)۔

باب-۵۱۲ باب هلاك هذه الامة بعضهم ببعضٍ

اس امت کا ایک دوسرے کے ہاتھوں ہلاک ہونے کے بیان میں

۷۲۲۵...... حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ كِلَاهُمَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاِنَّ اُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَاُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ وَاِنِّي سَاَلْتُ رَبِّي لِاُمَّتِي اَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَاَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ وَاِنَّ رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّي اِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَاِنَّهُ لَا يُرَدُّ وَاِنِّي اَعْطَيْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَا اُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَاَنْ لَا اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى اَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِاَقْطَارِهَا اَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ اَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا ۔

۲۷۲۵...... حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لئے سمیٹ دیا تو میں نے اسکے مشرق و مغرب کو دیکھا اور جہاں تک کی زمین میرے لئے سمیٹ دی گئی تھی وہاں تک عنقریب میری امت کی سلطنت و حکومت پہنچ جائے گی اور مجھے سرخ اور سفید دو خزانے عطا کئے گئے اور میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لئے دعا مانگی کہ وہ انہیں عام قحط سالی میں ہلاک نہ کرے اور اپنے علاوہ ان پر کوئی دشمن بھی مسلط نہ کرے جو ان سب کی جانوں کی ہلاکت کو مباح و جائز سمجھے اور میرے رب نے ارشاد فرمایا: اے محمد (ﷺ) جب میں کسی بات کا فیصلہ کر لیتا ہوں تو اسے تبدیل نہیں کیا جاتا ہے اور بے شک میں نے آپ ﷺ کی امت کے لئے فیصلہ کر لیا ہے کہ انہیں عام قحط سالی کے ذریعہ ہلاک نہ کروں گا اور نہ ہی ان کے علاوہ ان پر ایسا کوئی دشمن مسلط کروں گا جو ان سب کی جانوں کو مباح و جائز سمجھ کر ہلاک کر دے اگر چہ ان کے خلاف زمین کے چاروں اطراف سے لوگ جمع ہو جائیں یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو خود ہی قیدی بنائیں گے۔

۷۲۲۶...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي

۲۷۲۶...... حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا یہاں تک کہ میں نے اس کے مشرق و مغرب کو دیکھا اور مجھے سرخ اور سفید خزانے عطا کئے گئے۔ باقی حدیث گزر چکی۔

اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللهَ تَعَالَى زَوَى لِيَ الْاَرْضَ حَتّٰى رَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاَعْطَانِي الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ اَيُّوبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ -

۲۷۲۷...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عُثْمَانُ ابْنُ حَكِيمٍ اَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ حَتّٰى اِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَيْنَا فَقَالَ ﷺ سَاَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَاَعْطَانِي ثِنْتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَاَلْتُ رَبِّي اَنْ لَا يُهْلِكَ اُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَاَعْطَانِيهَا وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَا يُهْلِكَ اُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَاَعْطَانِيهَا وَسَاَلْتُهُ اَنْ لَا يَجْعَلَ بَاْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا -

۲۷۲۷...... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن مقام عالیہ سے تشریف لائے یہاں تک کہ بنو معاویہ کی مسجد کے پاس سے گزرے تو اس میں تشریف لے گئے اور اس میں دو رکعتیں ادا کیں اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی اور آپ ﷺ نے اپنے رب سے لمبی دعا مانگی پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: میں نے رب سے تین چیزیں مانگیں، پس دو چیزیں مجھے عطا کر دیں گئیں اور ایک چیز سے مجھے روک دیا۔ میں نے رب سے مانگا کہ میری امت کو قحط سالی کے ذریعہ ہلاک نہ کرے پس یہ مجھے عطا کر دیا گیا اور میں نے اللہ عزوجل سے مانگا کہ میری امت کو غرق کر کے ہلاک نہ کرے۔ پس یہ چیز بھی مجھے اللہ عزوجل نے عطا کر دی اور میں نے اللہ عزوجل سے سوال کیا کہ ان کی آپس میں ایک دوسرے سے لڑائی نہ ہو تو مجھے اس سوال سے منع کر دیا گیا۔[1]

۲۷۲۸...... و حَدَّثَنَاه ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الْاَنْصَارِيُّ اَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ اَقْبَلَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فَمَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ -

۲۷۲۸...... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی جماعت کے ساتھ آئے تو آپ ﷺ بنو معاویہ کی مسجد کے پاس سے گزرے باقی حدیث گزر چکی۔

[1] فائدہ...... مذکورہ بالا احادیث میں متعدد ارشادات ہیں: فرمایا کہ مجھے سرخ و سفید دو خزانے عطا کیے گئے۔ سرخ سے مراد سونا اور سفید سے چاندی مراد ہے اور یہ دونوں خزانے قیصر و کسریٰ کے خزانے ہیں۔ خطابیؒ نے فرمایا کہ کسریٰ کے خزانہ میں دینار (سونا) غالب تھا اور روم کے خزانوں میں دراہم (چاندی) غالب تھی۔ ایک بات یہ فرمائی کہ میری دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ میری امت کو اجتماعی طور پر قحط سالی اور غیر دشمن کے ہاتھوں ہلاک نہیں فرمائے گا۔ لیکن خود مسلمانوں میں سے کوئی اگر مسلمانوں کا دشمن ہو جائے اور وہ انہیں ہلاک کر دے تو یہ ممکن ہے اور اس بارے میں کی گئی میری دعا قبول نہ ہوئی بلکہ مجھے اس سوال سے روک دیا گیا۔

باب-۵۱۳ باب اخبار النبي ﷺ فيما يكون الى قيام الساعة

قیام قیامت تک پیش آنے والے فتنوں کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا خبر دینے کے بیان میں

۲۷۲۹...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ كَانَ يَقُولُ قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ وَاللهِ اِنِّي لَاَعْلَمُ النَّاسِ بِكُلِّ فِتْنَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ السَّاعَةِ وَمَا بِي اِلا اَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَسَرَّ اِلَيَّ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يُحَدِّثْهُ غَيْرِي وَلَكِنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا اَنَا فِيهِ عَنِ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَعُدُّ الْفِتَنَ مِنْهُنَّ ثَلاثٌ لا يَكَدْنَ يَذَرْنَ شَيْئًا وَمِنْهُنَّ فِتَنٌ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ-
قَالَ حُذَيْفَةُ فَذَهَبَ اُولَئِكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي-

۲۷۲۹...... حضرت ابوادریس خولانی سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں لوگوں میں سب سے زیادہ جانتا ہوں کہ کون کون سے واقعات میرے اور قیامت کے درمیان پیش آنے والے ہیں اور مجھے ان فتنوں کے بتانے سے صرف یہی بات مانع ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بعض راز کی باتیں مجھے بتائیں جنہیں میرے علاوہ کسی سے بھی ذکر نہیں کیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے فتنوں کے بارے میں فرمایا اس حال میں کہ آپ ﷺ ایک مجلس میں تھے جس میں بھی موجود تھا رسول اللہ ﷺ نے فتنوں کو شمار کرتے ہوئے فرمایا: ان میں تین (فتنے) ایسے ہیں جو کسی بھی چیز کو نہ چھوڑیں گے۔ ان میں سے کچھ فتنے گرمی کی ہواؤں کی طرح ہوں گے ان میں سے بعض چھوٹے اور بعض بڑے ہوں گے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میرے علاوہ باقی سب مجلس کے لوگ اب اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔

۲۷۳۰...... و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا و قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ اِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلا حَدَّثَ بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَدْ عَلِمَهُ اَصْحَابِي هٰؤُلاءِ وَاِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيتُهُ فَاَرَاهُ فَاَذْكُرُهُ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ

۲۷۳۰...... حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر اس کھڑے ہونے کے وقت سے لے کر قیام قیامت تک کے لئے تمام حالات کو بیان کر دیا پس جس نے انہیں یاد رکھا اس نے انہیں یاد رکھا اور جو بھول گیا سو بھول گیا اور اس واقعہ کو میرے یہ ساتھی بھی جانتے ہیں اور ان میں سے بعض باتوں کو میں بھول گیا لیکن جب وہ چیزیں سامنے آجاتی ہیں تو یاد آجاتی ہیں۔ جیسے کوئی آدمی کسی کے سامنے سے غائب ہو جائے تو اسے بھول جاتا ہے اور جب سامنے آتا ہے وہ اسے پہچان لیتا ہے۔[1]

---

[1] فائدہ...... پیچھے گزر چکا ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمانؓ آنحضرت ﷺ کے رازدار اور امین صحابی تھے، آپ ﷺ نے انہیں مدینہ کے منافقین کے نام بتائے تھے، قیامت تک پیش آنے والے فتنوں کی تفصیل بھی آپ ﷺ نے انہیں بتلادی تھی۔ لیکن یہاں خود حضرت حذیفہؓ فرمارہے ہیں کہ فتنوں کے متعلق حضور ﷺ نے مجھ سے تنہائی میں اور الگ سے کوئی خاص بات نہیں فرمائی بلکہ مجلس میں سب کے سامنے کچھ باتیں فرمائی تھیں البتہ اس مجلس کے باقی لوگ رخصت ہو چکے ہیں۔ اور ان میں بیشمار فتنے وہ ہیں جو اپنی شدت اور تکلیف کے اعتبار سے گرم ہواؤں کی مانند ہوں گے۔ اور چھوٹے بڑے ہر طرح کے فتنے ہوں گے۔ وہ تمام واقعات میرے ذہن کی سلیٹ پر محفوظ اور نقش ہیں، زمانہ کے گرم و سرد سے وہ بھولے رہتے ہیں لیکن جب کوئی واقعہ ان میں سے رونما ہوتا ہے تو پھر سے ذہن کے پردہ پر موجود وہ فلم کی طرح چلنے لگتے ہیں۔

الرَّجُلِ اِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ اِذَا رَآهُ عَرَفَهُ -

۲۷۳۱...... و حَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الاَعْمَشِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ اِلَى قَوْلِهِ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ -

۲۷۳۱...... اس سند سے بھی یہی سابقہ حدیث مروی ہے البتہ اس روایت میں جو بھول گیا وہ بھول گیا کے بعد مذکور نہیں۔

۲۷۳۲...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهُ قَالَ اَخْبَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى اَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ اِلا قَدْ سَاَلْتُهُ اِلا اَنِّي لَمْ اَسْاَلْهُ مَا يُخْرِجُ اَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ -

۲۷۳۲...... حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ہر اس بات کی خبر دے دی جو قیام قیامت تک پیش آنے والی ہے اور ہر چیز کے بارے میں آپ ﷺ سے سوال کیا گیا سوائے اس کے کہ میں نے آپ ﷺ سے یہ سوال نہیں کیا کہ اہل مدینہ کو کونسی چیز مدینہ سے نکالے گی؟

۲۷۳۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهُ -

۲۷۳۳...... اس سند سے بھی یہی سابقہ حدیث اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

۲۷۳٤...... و حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ جَمِيعًا عَنْ اَبِي عَاصِمٍ قَالَ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ اَخْبَرَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ اَخْبَرَنَا عِلْبَاءُ بْنُ اَحْمَرَ حَدَّثَنِي اَبُو زَيْدٍ يَعْنِي عَمْرَو بْنَ اَخْطَبَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَاَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا۔

۲۷۳٤...... حضرت ابو زید عمرو بن اخطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز فجر پڑھائی اور منبر پر چڑھے تو ہمیں خطبہ دیا۔ یہاں تک کہ نماز (کا وقت) آگیا۔ آپ ﷺ اترے اور نماز (ظہر) پڑھائی پھر منبر پر چڑھے اور ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ عصر کی نماز (کا وقت) آگیا۔ آپ ﷺ اترے اور نماز (عصر) پڑھائی پھر منبر پر چڑھے اور ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا تو (اس دن) ہمیں آپ ﷺ نے ان تمام باتوں کی خبر دی جو پہلے ہو چکی ہیں اور جو آئندہ پیش آنے والی تھیں۔ پس ہم میں سب سے بڑا عالم وہی ہے جس نے ہم میں سے ان باتوں کو زیادہ یاد رکھا۔[1]

---

[1] فائدہ...... یعنی قیامت سے قبل جو واقعات اور فتن ظاہر ہوں گے اور فتنوں کے اس زمانہ میں اہل ایمان کیلئے اپنے ایمان دین کی حفاظت کیلئے کیا لائحہ عمل ہو گا اس کی اہمیت کے پیش نظر رسول اللہ ﷺ نے اتنا طویل خطبہ دیا کہ دن بھر اسی میں مشغول رہے۔ اور وہ ساری باتیں جس نے اجتماع سے یاد رکھیں وہی ہم میں سب سے بڑا عالم سمجھا جاتا تھا۔

باب-۵۱۴　باب في الفتنة التي تموج كموج البحر

سمندر کی موجوں کی طرح آنے والے فتنوں کے بیان میں

۲۷۳۵...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ اَنَا قَالَ اِنَّكَ لَجَرِيءٌ وَكَيْفَ قَالَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي اَهْلِهِ وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكَفِّرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالاَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هَذَا اُرِيدُ اِنَّمَا اُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ فَقُلْتُ مَا لَكَ وَلَهَا يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ اَفَيُكْسَرُ الْبَابُ اَمْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذَلِكَ اَحْرَى اَنْ لا يُغْلَقَ اَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحُذَيْفَةَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ اَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيْلَةَ اِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالاَغَالِيطِ قَالَ فَهِبْنَا اَنْ نَسْاَلَ حُذَيْفَةَ مَنِ الْبَابُ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلْهُ فَسَاَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ -

۲۷۳۵...... حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر تھے تو انہوں نے کہا: تم میں سے کون ہے جسے رسول اللہ ﷺ کی فتنوں کے بارے میں حدیث زیادہ یاد ہے؟ میں نے کہا: میں ہوں۔ کہا: تو بہت جرأت مند ہے اور وہ حدیث کیسے ہے؟ میں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے: آدمی کے گھر والوں اور اس کے مال اور اس کی جان اور اولاد پڑوسی میں فتنہ ہے اور ان کا کفارہ روزے، نماز، صدقہ، نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے منع کرنا ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: میں نے ان کا ارادہ نہیں کیا بلکہ میرا ارادہ فتنے ہیں جو سمندر کی موجوں کی طرح آئیں گے میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ کو اس سے کیا غرض ہے؟ بے شک آپ کے اور ان فتنوں کے درمیان ایک بند دروازہ ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اس دروازے کو توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ میں نے کہا: نہیں! بلکہ اسے توڑا جائے گا۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اگر ایسا ہے تو پھر (وہ دروازہ) کبھی بند نہ کیا جا سکے گا راوی حدیث کہتا ہے ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس دروازہ کے بارے میں جانتے تھے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! وہ اسی طرح جانتے تھے جیسا کہ وہ کل کے آنے سے پہلے رات کو جانتے تھے اور میں نے ان کو ایک حدیث بیان کی جو غلط الروایات سے نہ تھی۔ پھر ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دروازے کے بارے میں پوچھنے سے خوفزدہ ہوئے تو ہم نے مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: تم ان سے پوچھو۔ انہوں نے پوچھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: (دروازہ) عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ [1]

---

[1] فائدہ...... حدیث میں حضرت عمرؓ نے حضرت حذیفہؓ سے فرمایا کہ بیشک تم بہت جری ہو! اکثر علماء نے اس جملہ کو حضرت عمرؓ کی طرف سے حذیفہؓ کی مدح پر محمول کیا ہے یعنی تم نے اس حدیث فتنہ کو یاد رکھنے کا اہتمام کیا اور پوری جرأت سے اس کے یاد ہونے کا اقرار کیا۔ جبکہ علامہ قسطلانی شارح بخاری نے اس جملہ کو حضرت عمرؓ کیطرف سے انکار اور تنبیہ پر محمول کیا ہے کہ تم نے بڑی جرأت کی کہ حدیث رسول ﷺ جیسے نازک معاملہ میں یہ دعویٰ کر دیا کہ تم اسے بعینہٖ اور بلفظہٖ یاد رکھتے ہو۔ ایسا دعویٰ احتیاط کے خلاف ہے۔ (جاری ہے)

۲۷۳۶...... و حَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو سَعِيدِ الأَشَجُّ قَالا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى كُلُّهُمْ عَنِ الأَعْمَشِ بِهٰذَا الإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ اَبِي مُعَاوِيَةَ وَفِي حَدِيثِ عِيسَى عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ -

۲۷۳۶...... ان اسناد سے بھی اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

۲۷۳۷...... و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ اَبِي رَاشِدٍ وَالأَعْمَشُ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنِ الْفِتْنَةِ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ -

۲۷۳۷...... حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ہمیں فتنوں کے بارے میں حدیث کون بیان کرے گا؟ باقی حدیث سابقہ روایات ہی کی مثل مروی ہے۔

۲۷۳۸...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ جُنْدُبٌ جِئْتُ يَوْمَ الْجَرَعَةِ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ فَقُلْتُ لَيُهْرَاقَنَّ الْيَوْمَ هَاهُنَا دِمَاءٌ فَقَالَ ذَاكَ الرَّجُلُ كَلا وَاللهِ قُلْتُ بَلٰى وَاللهِ قَالَ كَلا وَاللهِ قُلْتُ بَلٰى وَاللهِ قَالَ كَلا وَاللهِ اِنَّهُ لَحَدِيثُ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدَّثَنِيهِ قُلْتُ بِئْسَ الْجَلِيسُ لِي اَنْتَ مُنْذُ الْيَوْمِ تَسْمَعُنِي اُخَالِفُكَ وَقَدْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلا تَنْهَانِي ثُمَّ قُلْتُ مَا هٰذَا الْغَضَبُ فَاَقْبَلْتُ

۲۷۳۸...... حضرت جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں جرعہ کے واقعہ کے دن آیا تھا (جرعہ کوفہ میں ایک جگہ ہے جہاں کوفہ والوں نے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کوفہ کا حاکم ماننے سے انکار کیا تھا۔ وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا تو میں نے کہا: آج کے دن تو یہاں بہت خونریزی ہو گی۔ تو اس آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! نہیں۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! کیوں نہ ہو گی؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! ہرگز نہیں! میں نے کہا: اللہ کی قسم! کیوں نہ ہو گی؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! ہرگز نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے جو آپ ﷺ نے مجھے بیان کی تھی میں نے کہا: تو میرے لئے برا ہم نشین ہے آج اس لئے کہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

اپنے گھر والوں، مال و اولاد کے اندر فتنہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ انسان بالعموم انہی اشیاء کیطرف سے ایمان و دین کے امور میں کمزوری دکھاتا ہے۔ چنانچہ طاعات کی کثرت بالخصوص نماز، روزے، صدقہ، امر بالمعروف ونہی عن المنکر اسکا کفارہ ہیں۔ حضرت عمرؓ کی فتنہ سے مراد وہ فتنے تھے جو مسلمانوں کی اجتماعی حالت سے متعلق تھے۔ ان کے بارے میں فرمایا کہ وہ سمندر کی موجوں کی طرح شدید اور ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لینے والے ہوں گے۔ حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ ان فتنوں سے آپ کا کیا واسطہ ہے؟ ان کے اور آپ کے درمیان ایک دروازہ ہے۔ حضرت عمرؓ کی مومنانہ فراست پر قربان جایئے۔ پوچھا کہ وہ دروازہ کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا؟ حذیفہؓ نے فرمایا کہ توڑا جائے گا۔ اور اس سے حضرت عمرؓ کی ذات مراد تھی۔ یعنی فتنوں کو روکنے والا دروازہ عمرؓ کی ذات تھی۔ اور اس کا توڑنا ان کی شہادت کا اشارہ تھا۔ رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

عَلَيْهِ وَاَسْاَلُهُ فَاِذَا الرَّجُلُ حُذَيْفَةُ۔

تو سنتا ہے میں تیری مخالفت کر رہا ہوں حالانکہ تو بھی رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں حدیث سن چکا ہے مگر مخالفت کرنے سے تو نے مجھے کیوں نہیں روکا۔ پھر میں نے کہا: یہ کیا غضب ہے الغرض میں نے اس کی طرف متوجہ ہو کر اس سے حدیث معلوم کرنا چاہی تو وہ آدمی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ [1]

باب-۵۱۵ باب لا تقوم الساعة حتى يحسر الفرات عن جبلٍ من ذهب

دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ نکلنے تک قیامت قائم نہ ہونے کے بیان میں

۲۷۳۹۔۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّي اَكُونُ اَنَا الَّذِي اَنْجُو۔

۲۷۳۹۔۔۔۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ نکل آئے جس پر لوگوں کا قتل و قتال ہو گا اور ہر سو (۱۰۰) میں سے ننانوے (۹۹) آدمی قتل کئے جائیں گے اور ان میں سے ہر آدمی کہے گا شاید ہی میں وہ ہوں جسے نجات حاصل ہو گی۔ (اور یہ خزانہ میرے قبضہ میں رہ جائے گا)۔ [2]

۲۷۴۰۔۔۔۔۔۔ و حَدَّثَنِي اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ فَقَالَ اَبِي اِنْ رَاَيْتَهُ فَلَا تَقْرَبَنَّهُ۔

۲۷۴۰۔۔۔۔۔۔ اس سند سے بھی یہ حدیث سابقہ حدیث کی طرح مروی ہے البتہ حضرت سہیل کی اس سند میں یہ اضافہ ہے کہ میرے والد نے کہا: اگر تو اسے دیکھ لے تو اس کے قریب بھی نہ جانا۔

۲۷۴۱۔۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا اَبُو مَسْعُودٍ سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ

۲۷۴۱۔۔۔۔۔۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
عنقریب دریائے فرات سے سونے کا ایک خزانہ نکلے گا پس جو اس وقت

---

[1] فائدہ۔۔۔۔۔۔ یہ حدیث حضرت جندب بن عبد اللہ البجلیؓ سے مروی ہے جو صحابیت کے شرف سے مشرف تھے۔ حضرت جندبؓ نے خونریزی والی بات اس لئے کہی تھی کہ اہل کوفہ نے حضرت عثمانؓ کے بھیجے ہوئے شخص کی حکومت کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ حضرت جندبؓ کا مکالمہ جن صاحب سے ہوا تھا وہ حضرت حذیفہؓ بن یمان تھے۔ حضرت جندبؓ حضور علیہ السلام کی ایک حدیث کی بناء پر جسے وہ براہ راست سن سکے تھے خونریزی ہونے کے متعلق پر یقین تھے۔ لیکن چونکہ حضرت حذیفہؓ فتنوں کی احادیث کے بڑے عالم اور صاحب سرت النبی ﷺ ہونے کی بناء پر جانتے تھے کہ خونریزی ابھی نہیں ہو گی لہٰذا وہ انکار کرتے رہے۔ جس کا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں میں قتل و غارت گری حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد ہو گی۔ حضرت جندبؓ نے اس پر فرمایا کہ تم برے ہم نشین ہو۔ کیونکہ تمہیں اس کے متعلق حدیث معلوم تھی تو جب میں نے پہلی بار قسم کھائی اور انکار کیا تو تمہیں فوراً وہ حدیث مجھ سے بیان کر دینی چاہیئے تھی تاکہ میں حدیث کی انجانے میں مخالفت سے بچا رہتا۔

[2] دریائے فرات میں سے سونے کے پہاڑ نکلنے کا کیا مطلب ہے؟ ایک مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ اس کا پانی ختم ہو جائے گا اور اسکی جگہ سونے کا پہاڑ نمودار ہو جائے گا۔ گویا حقیقتاً پہاڑ مراد ہے۔ اور ایک مطلب یہ ہے کہ اس میں اتنا خزانہ بر آمد ہو گا جو تشبیہاً پہاڑ کی مانند ہو گا۔

عَاصِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا ۔

موجود ہو وہ اس (خزانہ) میں سے کچھ بھی نہ لے۔

۲۷۴۲...... حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا ۔

۲۷۴۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب دریائے فرات سے سونے کا ایک پہاڑ نکلے گا پس جو بھی اس وقت موجود ہو وہ اس میں سے کچھ بھی نہ لے۔

۲۷۴۳...... حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَاَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ وَاللَّفْظُ لِاَبِي مَعْنٍ قَالا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ كُنْتُ وَاقِفًا مَعَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ لا يَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَةً اَعْنَاقُهُمْ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا قُلْتُ اَجَلْ قَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يُوشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَاِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوا اِلَيْهِ فَيَقُولُ مَنْ عِنْدَهُ لَئِنْ تَرَكْنَا النَّاسَ يَاْخُذُونَ مِنْهُ لَيُذْهَبَنَّ بِهِ كُلِّهِ قَالَ فَيَقْتَتِلُونَ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ ۔

۲۷۴۳...... حضرت عبداللہ بن حارث بن نوفل رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کھڑا ہوا تھا انہوں نے کہا: ہمیشہ لوگوں کی گردنیں دنیا کے طلب کرنے میں ایک دوسرے سے اختلاف کرتی رہیں گیں۔ میں نے کہا: جی ہاں! انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب دریائے فرات سے سونے کا ایک پہاڑ برآمد ہو گا۔ جب لوگ اس کے بارے میں سنیں گے تو اس کی طرف روانہ ہوں گے پس جو لوگ اس کے پاس ہوں گے وہ کہیں گے اگر ہم نے لوگوں کو چھوڑ دیا تو وہ اس سے سارے کا سارا (سونا) لے جائیں گے پھر وہ اس پر قتل و قتال کریں گے۔ پس ہر سو میں سے ننانوے آدمی قتل کئے جائیں گے حضرت ابو کامل رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے بارے میں کہا کہ میں اور ابی بن کعب حسان کے قلعہ کے سایہ میں کھڑے ہوئے تھے۔[1]

[1] فائدہ...... پیچھے اسی حدیث کے ضمن میں سونے کا پہاڑ نمودار ہونے کے دو مطالب بیان کئے گئے تھے۔ احقر بندہ ناچیز محمد زکریا اقبال عرض گزار ہے کہ دریائے فرات عراق کا مشہور دریا ہے۔ اور عراق کی بنیادی معدنی دولت زر سیال یعنی تیل ہے۔ جس کے کنویں عراق میں بکثرت موجود ہیں اور موجودہ عالمی سیاست کے شاطروں نے ان تیل کے کنوؤں پر قبضہ کیلئے سرزمین عراق پر آہن و آتش برسار کھا ہے کوئی بعید نہیں کہ رحمت کونین ﷺ کی مذکورہ بالا حدیث میں انہی حالات کی طرف اشارہ کیا گیا ہو اور حدیث میں فرات سے مراد سرزمین فرات یعنی عراق کی سرزمین ہو۔ اور سونے سے مراد زر سیال ہو یعنی تیل۔ اور پہاڑ سے مراد تیل کے کنووں میں لگنے والی آگ کے دہ دیو ہیکل اور مہیب شعلے ہوں جو پچھلی جنگ عراق میں ہم دیکھ چکے ہیں۔ اور حدیث میں قتل و قتال کا ذکر ہے چنانچہ ہم دیکھ ہی رہے ہیں کہ کس طرح اتحادی افواج وہاں قتل و غارت گری کا بازار گرم کئے ہوئے ہیں اور ان حالات میں حضور علیہ السلام نے ہمیں اس سونے کے پہاڑ سے کچھ لینے سے منع فرمایا ہے۔ شاید یہ اشارہ اس بات کی طرف ہو کہ اصل دولت کے حصول کے لئے مسلمانوں کے قتل میں شریک ہونا پڑے گا۔ لہٰذا تم اس دولت کے لالچ میں مبتلا ہی نہ ہونا اور اپنی افواج کو دنیا کے لالچ میں مبتلا ہو کر وہاں کے...... (جاری ہے)

قَالَ أَبُو كَامِلٍ فِي حَدِيثِهِ قَالَ وَقَفْتُ أَنَا وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فِي ظِلِّ أُجُمِ حَسَّانَ۔

۲۷۴۴...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُبَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ مَوْلَى خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيزَهَا وَمَنَعَتِ الشَّأْمُ مُدْيَهَا وَدِينَارَهَا وَمَنَعَتْ مِصْرُ إِرْدَبَّهَا وَدِينَارَهَا وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ شَهِدَ عَلَى ذٰلِكَ لَحْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ۔

۲۷۴۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عراق اپنے درہم اور قفیز کو روک لے گا اور شام اپنے مُد اور دینار روک لے گا اور مصر اپنے اردب اور دینار روک لے گا اور تم جہاں سے چلے تھے وہیں لوٹ آؤ گے تم جہاں سے چلے تھے وہیں لوٹ آؤ گے۔ تم جہاں سے چلے تھے وہیں لوٹ آؤ گے اور اس بات پر ابو ہریرہ کا گوشت اور خون گواہ ہے۔[1]

باب-۵۱۶ باب في فتح قسطنطينية وخروج الدجال ونزول عيسى ابن مريم

قسطنطنیہ کی فتح اور خروج دجال اور سیدنا عیسیٰ ابن مریم کے نزول کے بیان میں

۲۷۴۵...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا تَصَافُّوا قَالَتِ الرُّومُ خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ

۲۷۴۵...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ رومی (مقام) اعماق یا دابق میں اتریں۔ ان کی طرف ان سے لڑنے کیلئے ایک لشکر مدینہ سے روانہ ہو گا اور وہ ان دنوں زمین والوں میں سے نیک لوگ ہوں گے جب وہ صف بندی کریں گے تو رومی کہیں گے کہ تم ہمارے اور ان کے درمیان دخل اندازی نہ کرو جنہوں نے ہم میں سے کچھ لوگوں کو قیدی بنالیا ہے ہم ان سے لڑیں گے مسلمان کہیں

(گذشتہ سے پیوستہ)...... مسلمانوں کے قتل عام میں شریک ہونے سے بچنا۔ یہ ایک کمزور سی رائے ہے۔ اگر صحیح ہے تو اللہ کی جانب سے اور اگر خطا ہے تو میری اور شیطان کی طرف سے ہے۔ بہر حال ہم مسلمانوں کیلئے یہ بہت اہم ہدایت اور قابل غور حدیث ہے۔ واللہ اعلم (حاشیہ صفحہ ہٰذا)

[1] فائدہ...... علماء نے اس کی توضیح میں یہ بات بیان کی ہے کہ دیگر بعض روایات کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ آخر زمانہ میں جب کفار دنیا کے اندر غالب ہوں گے تو وہ ان مذکورہ بالا یعنی عراق و شام اور مصر پر مالی پابندیاں لگا دیں گے۔ اور وہ اپنی اشیائے ضرورت کے حصول کیلئے مال و دولت اور روپے پیسے کے محتاج ہو جائیں گے۔ واللہ اعلم موجودہ عالمی دور میں یہ پیشین گوئی پوری ہوتی ہوئی نظر آ رہی ہے کہ دنیا کی غالب کافر قوم امریکا عراق پر اقتصادی و تجارتی پابندیاں لگا چکی ہے۔ شام کی طرف نظریں ہیں اور شاید پھر اس کے بعد مصر کی باری ہو۔ واللہ اعلم زکریا

فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ لا وَاللهِ لا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا فَيُقَاتِلُونَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لا يَتُوبُ اللهُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللهِ وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لا يُفْتَنُونَ اَبَدًا فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطَنْطِينِيَّةَ فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ اِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ اِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي اَهْلِيكُمْ فَيَخْرُجُونَ وَذَلِكَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَاءُوا الشَّأْمَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ اِذْ اُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عليه السلام فَاَمَّهُمْ فَاِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللهُ بِيَدِهِ فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ ۔

گے: نہیں! اللہ کی قسم! ہم اپنے بھائیوں کو تنہا نہ چھوڑیں گے کہ تم ان سے لڑتے رہو۔ بالآخر وہ ان سے لڑائی کریں گے بالآخر ایک تہائی (مسلمان) بھاگ جائیں گے جن کی اللہ کبھی بھی توبہ قبول نہ کرے گا اور ایک تہائی قتل کیے جائیں گے اور اللہ کے نزدیک افضل الشہداء ہوں گے اور تہائی فتح حاصل کرلیں گے انہیں کبھی آزمائش میں نہ ڈالا جائے گا۔ پس وہ قسطنطنیہ کو فتح کریں گے جس وقت وہ آپس میں مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے اور ان کی تلواریں زیتون کے درختوں کے ساتھ لٹکی ہوئی ہوں گی تو اچانک شیطان چیخ کر کہے گا: تحقیق! مسیح دجال تمہارے بال بچوں تک پہنچ چکا ہے وہ وہاں سے نکل کھڑے ہوں گے لیکن یہ خبر باطل ہوگی جب وہ شام پہنچیں گے تو اس وقت دجال نکلے گا اسی دوران کہ وہ جہاد کے لئے تیاری کر رہے ہوں گے اور صفوں کو سیدھا کر رہے ہوں گے کہ نماز کے لئے اقامت کہی جائے گی عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نازل ہوں گے اور مسلمانوں کی نماز کی امامت کریں گے پس جب اللہ کا دشمن (دجال) انہیں دیکھے گا تو وہ اس طرح پگھل جائے گا جس طرح پانی میں نمک پگھل جاتا ہے اگرچہ عیسیٰ علیہ السلام اسے چھوڑ دیں گے تب بھی وہ پگھل جائے گا یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ اسے (عیسیٰ علیہ السلام) کے ہاتھوں قتل کرائیں گے پھر وہ لوگوں کو اس کا خون اپنے نیزے پر دکھائیں گے۔ [1]

---

[1] فائدہ...... اعماق اور طر دابق بستیوں کے نام ہیں۔ تورپشتیؒ نے انہیں اطراف مدینہ میں قرار دیا ہے۔ لیکن نوویؒ نے کہا ہے کہ یہ حلب جو شام کا مشہور شہر ہے اس کے اطراف و مضافات میں ہیں۔ حموی نے معجم البلدان میں یہی بات کہی ہے کہ اعمال حلب و انطاکیہ کے درمیان ہے۔ جبکہ دابق حلب سے چار فرسخ کے فاصلہ پر ہے۔ بنو امیہ کے حکمرانوں کا خاص مقام دابق رہا ہے جہاں ان کی عسکری چھاؤنی بھی تھی۔ سلیمان بن عبد الملک بن مروان کی قبر بھی دابق میں ہے۔ یہاں مدینہ سے بعض کے نزدیک مدینۃ النبی ﷺ مراد ہے، جبکہ بعض نے مدینہ کا لفظ معنی میں کیا ہے اور اس سے حلب یا دمشق مراد ہے۔
اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے قیامت کی بڑی بڑی علامات بتلائی ہیں جن میں زمانہ کے اعتبار سے فصل اور بعد ہو سکتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول مسلمہ عقائد میں سے ہے۔ اور وہ بحیثیت نبی کے نہیں بلکہ بحیثیت امتی کے نازل ہوں گے۔ اور دجال کو قتل کریں گے۔ انشاء اللہ۔

باب-۵۱۷ باب تقوم الساعة والروم اکثر الناس

قیام قیامت کے وقت رومیوں کی تمام لوگوں سے کثرت ہونے کے بیان میں

۲۷۴۶...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي مُوسى بْنُ عُلَيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ الْمُسْتَوْرِدُ الْقُرَشِيُّ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو أَبْصِرْ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ إِنَّ فِيهِمْ لَخِصَالًا أَرْبَعًا إِنَّهُمْ لَأَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَأَسْرَعُهُمْ إِفَاقَةً بَعْدَ مُصِيبَةٍ وَأَوْشَكُهُمْ كَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ وَخَيْرُهُمْ لِمِسْكِينٍ وَيَتِيمٍ وَضَعِيفٍ وَخَامِسَةٌ حَسَنَةٌ جَمِيلَةٌ وَأَمْنَعُهُمْ مِنْ ظُلْمِ الْمُلُوكِ۔

۲۷۴۶...... حضرت موسیٰ بن علی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ مستورد قریشی نے حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی موجودگی میں کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت اس وقت قائم ہو گی جب نصاری تمام لوگوں سے زیادہ ہوں گے تو حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے کہا: غور کرو، کیا کہہ رہے ہو ؟ انہوں نے کہا: میں وہی کہتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اگر تو یہی کہتا ہے تو ان کی چار خصلتیں ہوں گی: وہ آزمائش کے وقت لوگوں میں سب سے زیادہ برد باد ہوں گے اور مصیبت کے بعد جلدی اس کا ازالہ کرنے والے ہوں گے اور بھاگنے کے بعد سب سے پہلے حملہ کرنے والے ہوں گے اور لوگوں میں سے مسکین، یتیم اور کمزور کے لئے بہترین ہوں گے اور پانچویں خصلت نہایت عمدہ یہ ہے کہ وہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ بادشاہوں کو ظلم سے روکنے والے ہوں گے۔

۲۷۴۷...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي أَبُو شُرَيْحٍ أَنَّ عَبْدَ الْكَرِيمِ بْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ أَنَّ الْمُسْتَوْرِدَ الْقُرَشِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ قَالَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تُذْكَرُ عَنْكَ أَنَّكَ تَقُولُهَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ قُلْتُ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فَقَالَ عَمْرٌو لَئِنْ قُلْتَ ذٰلِكَ إِنَّهُمْ لَأَحْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَأَجْبَرُ النَّاسِ عِنْدَ مُصِيبَةٍ وَخَيْرُ النَّاسِ لِمَسَاكِينِهِمْ وَضُعَفَائِهِمْ۔

۲۷۴۷...... حضرت مستورد قریشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: قیامت اس وقت قائم ہو گی جب نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ ہوں گے یہ خبر جب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے کہا: یہ کیا احادیث ہیں جنہیں آپ سے ذکر کیا جاتا ہے اور آپ ان احادیث کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہو تو حضرت مستورد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن سے کہا: میں نے وہی کہا ہے جو رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ تو حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اگر آپ نے یہ کہا ہے تو سنو: وہ آزمائش کے وقت لوگوں میں سے زیادہ بردبار ہوں گے اور مصیبت کے بعد لوگوں میں سے جلد درست ہونے والے ہوں گے اور اپنے مساکین اور کمزوروں کے لیے لوگوں میں سے بہتر ہوں گے۔ [1]

---

[1] حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

باب-۵۱۸ باب اقبال الروم في كثرة القتل عند خروج الدجال

خروجِ دجال کیوقت رومیوں کے قتل کی کثرت کے بیان میں

۷۷۴۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ كِلاهُمَا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلالٍ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ الْعَدَوِيِّ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجِّيرَى اِلا يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ جَاءَتِ السَّاعَةُ قَالَ فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ اِنَّ السَّاعَةَ لا تَقُومُ حَتَّى لا يُقْسَمَ مِيرَاثٌ وَلا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَنَحَّاهَا نَحْوَ الشَّأْمِ فَقَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لِاَهْلِ الاِسْلامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ اَهْلُ الاِسْلامِ قُلْتُ الرُّومَ تَعْنِي قَالَ نَعَمْ وَتَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِيدَةٌ فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لا تَرْجِعُ اِلا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هٰؤُلاءِ وَهٰؤُلاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لا تَرْجِعُ اِلا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِيءُ هٰؤُلاءِ وَهٰؤُلاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لا تَرْجِعُ اِلا

۷۷۴۸...... حضرت یسیر بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ کوفہ میں سرخ آندھی آئی ایک آدمی آیا جس کا تکیہ کلام یہ تھا: اے عبد اللہ بن مسعود! قیامت آگئی۔ تو وہ سیدھے بیٹھ گئے حالانکہ (پہلے) ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ اور کہا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ترکہ تقسیم نہ کیا جائے اور غنیمت سے خوشی نہ ہوگی پھر اپنے ہاتھ سے ملک شام کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس طرف دشمن اہل اسلام (سے لڑنے) کے لئے جمع ہوں گے اور اہل اسلام ان سے لڑنے کے لئے جمع ہو جائیں گے۔ میں نے کہا: آپ کی مراد رومی ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں! اور اس وقت سخت شدت کی جنگ ہوگی اور مسلمان موت پر شرط لگائیں گے کہ وہ غلبہ کے بغیر واپس نہ لوٹیں گے۔ پھر وہ خوب جہاد کریں گے یہاں تک کہ ان کے درمیان رات کا پردہ حائل ہو جائے گا۔ پھر یہ بھی لوٹ آئیں گے اور وہ بھی واپس آجائیں گے اور کوئی ایک گروہ غالب نہ ہوگا اور جو لشکر لڑائی کے لئے آگے بڑھا تھا وہ بالکل ہلاک اور فنا ہو جائے گا پھر (اگلے دن) مسلمان ایک اور لشکر آگے بھیجیں گے جو موت پر شرط لگائیں گے کہ وہ غلبہ کے بغیر واپس نہ آئیں گے پس وہ بھی جنگ کریں گے یہاں تک کہ شام ہو جائے۔ پھر یہ بھی واپس آجائیں گے اور وہ بھی لوٹ آئیں گے اور کوئی بھی غالب نہ ہوگا اور جو لشکر لڑائی کے لئے آگے بڑھا تھا وہ ہلاک اور فنا ہو جائے گا (اگلے

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

❶ فائدہ...... عیسائیوں اور نصاریٰ کی قرب قیامت میں کثرت دور حاضر کی ایک حقیقت ثابتہ بن چکی ہے۔ مذہب نصرانیت دنیا بھر میں پھیل چکا ہے اور قیامت سے قبل ان کی اکثریت ہوگی۔

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نصاریٰ کی اکثریت کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کے اندر چار خصلتیں اچھی ہوں گی۔ اگرچہ ان اچھی خصلتوں کے باوصف وہ بہتر اور مسلمانوں سے اچھے نہیں ہوں گے۔ لیکن اصل مقصود یہ بتلانا ہے کہ دنیا میں اکثریت اور غلبہ کا ایک سبب اچھے خصائل و عادات بھی ہیں۔ اور اچھی خصلت خواہ کفار میں ہی کیوں نہ ہوں وہ اچھی ہی رہتی ہیں۔ مشہور محدث علامہ قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ: شاید حضرت عمرؓ کے وقت کے نصاریٰ میں یہ خصائل ہوں گے لیکن آج کے دور کے عیسائی تو نہایت برے اور ان اوصاف کے بالکل برعکس ہیں۔

غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُونَ حَتّٰى يُمْسُوا فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ اِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتُلُونَ مَقْتَلَةً اِمَّا قَالَ لَا يُرٰى مِثْلُهَا وَاِمَّا قَالَ لَمْ يُرَ مِثْلُهَا حَتّٰى اِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيْتًا فَيَتَعَادُّ بَنُو الْاَبِ كَانُوا مِائَةً فَلَا يَجِدُونَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ اِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِاَيِّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ اَوْ اَيُّ مِيرَاثٍ يُقَاسَمُ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعُوا بِبَاْسٍ هُوَ اَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَجَاءَهُمُ الصَّرِيخُ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُونَ مَا فِي اَيْدِيهِمْ وَيُقْبِلُونَ فَيَبْعَثُونَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيعَةً قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّي لَاَعْرِفُ اَسْمَاءَهُمْ وَاَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَاَلْوَانَ خُيُولِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ اَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ قَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ -

دن) پھر مسلمان ایک اور لشکر روانہ کریں گے جو موت پر شرط لگائیں گے کہ وہ غلبہ حاصل کئے بغیر واپس نہ لوٹیں گے پس وہ بھی جنگ کریں گے یہاں تک کہ شام ہو جائے گی پھر یہ بھی واپس آجائیں گے اور وہ بھی لوٹ آجائیں گے لیکن کوئی بھی غالب نہ ہوگا اور وہ لشکر ہلاک و فنا ہو جائے گا پس جب چوتھا دن ہوگا تو باقی اہل اسلام ان پر حملہ کر دیں گے تو اللہ کافروں پر شکست مسلط کر دے گا اور ایسی لڑائی ہوگی کہ ویسی کوئی نہ دیکھے گا یا کہا کہ ویسی کسی نے دیکھی نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ پرندے بھی ان کے پہلوؤں کے پاس سے گزریں گے تو وہ بھی آگے نہ بڑھ سکیں گے۔ یہاں تک کہ مردہ ہو کر گر پڑیں گے اور ایک باپ کی اولاد کو شمار کیا جائے گا تو وہ سو (۱۰۰) ہوں گے اور ان میں سے سوائے ایک کے کوئی بھی باقی نہ رہے گا پس اس حال میں کس کو غنیمت پر خوشی ہوگی یا کونسی میراث کو تقسیم کیا جائے گا پھر اسی دوران مسلمان ایک اور بڑی آفت کی خبر سنیں گے جو اس سے بھی بڑی ہوگی پس ان کے پاس ایک چیخنے والا آئے گا کہ دجال ان کے بعد ان کے بال بچوں میں آگیا ہے یہ سنتے ہی اپنے ہاتھوں میں موجود چیزوں کو پھینک دیں گے اور اس کی طرف متوجہ ہو جائیں گے پھر دس سواروں کا ہر اول دستہ روانہ کریں گے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ان کے نام اور آباؤ اجداد کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگوں کو پہچانتا ہوں اور وہ اس دن اہل زمین سے بہترین شہسوار ہوں گے یا اس دن وہ زمین والوں میں سے بہترین شہسوار ہوں گے۔ حضرت ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت کردہ حدیث حضرت اسیر بن جابر سے روایت کی ہے۔ ❶

۷۷۴۹...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَهَبَّتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ

۷۷۴۹...... حضرت یسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابن مسعودؓ کے پاس حاضر تھا کہ سرخ ہوا اڑانے والی چلی۔ باقی حدیث سابقہ حدیث ہی کی مثل ہے۔
اور حضرت ابن علیہ کی روایت کردہ حدیث زیادہ کامل ہے۔

❶ یہ حدیث حضرت یسیر بن جابرؓ سے مروی ہے۔ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کا زمانہ پایا۔ آپ کی رؤیت بھی ان کے حق میں ثابت ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ثقہ اصحاب و تلامذہ میں سے تھے۔ ۸۵ھ میں انتقال فرمایا۔
اس حدیث میں بھی رسول اکرم ﷺ نے تفصیلاً وہ احوال بیان فرمائے ہیں جو قرب قیامت میں پیش آئیں گے۔ بالخصوص خروج دجال کے وقت

وَحَدِيثُ ابْنِ عُلَيَّةَ اَتَمُّ وَاَشْبَعُ۔

۲۷۵۰...... و حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ يَعْنِي ابْنَ هِلَالٍ عَنْ اَبِي قَتَادَةَ عَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ فِي بَيْتِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَالْبَيْتُ مَلْآنُ قَالَ فَهَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عُلَيَّةَ۔

۲۷۵۰...... حضرت اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھا اور گھر بھرا ہوا تھا اتنے میں کوفہ میں سرخ ہوا چلی۔ باقی حدیث حضرت ابن علیہ کی روایت کردہ حدیث ہی کی طرح ہے۔

باب-۵۱۹ باب ما يكون من فتوحات المسلمين قبل الدجال

خروج دجال سے پہلے مسلمانوں کو فتوحات ہونے کے بیان میں

۲۷۵۱...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ قَالَ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوفِ فَوَافَقُوهُ عِنْدَ اَكَمَةٍ فَاِنَّهُمْ لَقِيَامٌ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ قَاعِدٌ قَالَ فَقَالَتْ لِي نَفْسِي ائْتِهِمْ فَقُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ لَا يَغْتَالُونَهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَعَلَّهُ نَجِيٌّ مَعَهُمْ فَاَتَيْتُهُمْ فَقُمْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ قَالَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ اَعُدُّهُنَّ فِي يَدِي قَالَ تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللهُ قَالَ فَقَالَ نَافِعٌ يَا جَابِرُ لَا نَرَى الدَّجَّالَ يَخْرُجُ حَتَّى تُفْتَحَ الرُّومُ۔

۲۷۵۱...... حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک غزوہ میں شریک تھے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں مغرب کی طرف سے ایک قوم آئی جن پر سفید اونی کپڑے تھے اور آپ ﷺ سے ایک ٹیلے کے پاس ملے وہ کھڑے ہوئے تھے اور رسول اللہ ﷺ تشریف فرما تھے مجھے میرے دل نے کہا کہ تو بھی ان کے اور آپ ﷺ کے درمیان جا کر کھڑا ہو کہ کہیں وہ دھوکہ سے آپ ﷺ پر حملہ ہی نہ کریں۔ پھر میں نے کہا: شاید آپ ﷺ ان سے کوئی راز کی بات کر رہے ہوں بہر حال پھر میں ان کے پاس آیا اور آپ ﷺ کے اور ان کے درمیان کھڑا ہو گیا اور اسی دوران میں نے آپ ﷺ سے چار کلمات یاد کیے جنہیں میں نے اپنے ہاتھوں پر شمار کر لیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جزیرۃ العرب میں جہاد کرو گے اللہ تعالیٰ تمہیں اس میں فتح عطا فرمائے گا پھر تم اہلِ فارس سے جنگ کرو گے ان پر بھی اللہ تمہیں فتح عطا فرمائیں گے پھر تم روم (والوں) سے جہاد کرو گے اور اللہ تعالیٰ اس پر بھی فتح عطا فرمائیں گے پھر تم دجال سے جنگ کرو گے اس پر بھی اللہ تمہیں فتح عطا فرمائیں گے تو حضرت نافعؓ نے کہا: اے جابر! پھر روم کی فتح سے پہلے تو دجال کو نہ دیکھیں گے۔ [1]

---

[1] اس حدیث کا حاصل یہ ہے کہ پوری سرزمین عرب کفار کے ہاتھوں سے واگزار کرالی جائے گی۔ اور آنحضرت ﷺ کی یہ پیشین گوئی پوری ہو چکی ہے۔ بلکہ روم وفارس کی فتح کی پیش گوئی بھی حرف بحرف حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں پوری ہوئی۔ جبکہ بلاد روم انؓ کے بعد کے زمانہ میں فتح ہوئے۔ البتہ چوتھی پیش گوئی یعنی دجال سے جنگ اور اس میں اہل اسلام کی فتح کا انتظار ہے۔

باب-۵۲۰ باب في الآيات التي تكون قبل الساعة

قیامت سے پہلے کی علامات کے بیان میں

۲۷۵۲...... حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحَقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ اِسْحَقُ اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ فَقَالَ مَا تَذَاكَرُونَ قَالُوا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ اِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﷺ وَيَاجُوجَ وَمَاجُوجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَآخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلَى مَحْشَرِهِمْ۔

۲۷۵۲...... حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم باہم گفتگو کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم کس بات کا تذکرہ کر رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ ہرگز قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم اس سے پہلے دس علامات دیکھ لوگے۔ پھر دھوئیں، دجال، دابۃ الارض، سورج مغرب سے طلوع ہونے اور سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے نازل ہونے اور یاجوج ماجوج اور تین جگہوں کے دھنسنے، ایک دھنسنا مشرق میں اور ایک دھنسنا مغرب میں اور ایک دھنسنا جزیرۃ العرب میں ہونے اور آخر میں یمن سے آگ نکلنے کا ذکر فرمایا جو لوگوں کو جمع ہونے کی جگہ کی طرف لے جائے گی۔

۲۷۵۳...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ اَبِي سَرِيحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ اَسِيدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي غُرْفَةٍ وَنَحْنُ اَسْفَلَ مِنْهُ فَاطَّلَعَ اِلَيْنَا فَقَالَ مَا تَذْكُرُونَ قُلْنَا السَّاعَةَ قَالَ اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُونُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَالدُّخَانُ وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْاَرْضِ وَيَاجُوجُ وَمَاجُوجُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قُعْرَةِ عَدَنٍ تَرْحَلُ النَّاسَ قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ اَبِي سَرِيحَةَ مِثْلَ ذَلِكَ لَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ وَ قَالَ اَحَدُهُمَا فِي الْعَاشِرَةِ

۲۷۵۳...... حضرت ابو سریحہ حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک کمرے میں (موجود) تھے اور ہم آپ ﷺ سے نیچے تھے۔ پس آپ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے تو ارشاد فرمایا: تم کس چیز کا ذکر کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا: قیامت کا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک دس علامات پوری نہ ہو جائیں گی۔ مشرق میں دھنسنا اور مغرب میں (زمین کا) دھنسنا اور ایک دھنسنا جزیرۃ العرب میں ہوگا اور دھواں، دجال، دابۃ الارض، یاجوج ماجوج، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور آگ جو عدن کے کنارے سے نکلے گی جو لوگوں کو ہانک کر لے جائے گی۔ دوسری سند سے سابقہ حدیث ذکر کی ہے اس سند سے یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں نبی کریم ﷺ کا ذکر نہیں اور ان میں سے ایک نے دسویں علامت کے بارے میں کہا کہ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا نزول ہوگا اور

نُزُولُ عِيسى ابْنِ مَرْيَمَ و قَالَ الْآخرُ وَرِيحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ -

دوسرے نے کہا: آندھی ہے جو لوگوں کو سمندر میں ڈال دے گی۔ [1]

۲۷۵۴...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّار حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي سَرِيحَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي غُرْفَةٍ وَنَحْنُ تَحْتَهَا نَتَحَدَّثُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ قَالَ شُعْبَةُ وَاَحْسِبُهُ قَالَ تَنْزِلُ مَعَهُمْ إِذَا نَزَلُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ اَبِي سَرِيحَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ اَحَدُ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ نُزُولُ عِيسى ابْنِ مَرْيَمَ و قَالَ الْآخرُ رِيحٌ تُلْقِيهِمْ فِي الْبَحْرِ -

۲۷۵۴...... حضرت ابو سریحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک کمرہ میں تھے اور ہم اسکے نیچے (بیٹھے) گفتگو کر رہے تھے۔ باقی حدیث اسی طرح ہے جیسے سابقہ حدیث ہے حضرت شعبہ نے کہا۔ میرا گمان ہے کہ انہوں نے کہا: آگ لوگوں کے ساتھ ساتھ رہے گی، جہاں وہ اتریں گے آگ بھی اتر جائے گی اور جب وہ (دوپہر کو) قیلولہ کریں گے تو آگ بھی وہیں ہو گی جہاں وہ قیلولہ کریں گے، حضرت شعبہ نے کہا: ایک آدمی نے مجھ سے یہ حدیث حضرت ابو طفیلؓ کے واسطہ سے حضرت ابو سریحہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی لیکن مرفوع ہونا روایت نہیں کیا۔ ان میں سے ایک آدمی نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا نزول اور دوسرے نے آندھی کا ذکر کیا جو انہیں سمندر میں ڈال دے گی۔

۲۷۵۵...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَان الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي سَرِيحَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ فَاَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَابْنِ جَعْفَر و قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا اَبُو النُّعْمَان الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيز بْن رُفَيْعٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ اَبِي سَرِيحَةَ بِنَحْوِهِ قَالَ وَالْعَاشِرَةُ نُزُولُ عِيسى ابْنِ مَرْيَمَ-

قَالَ شُعْبَةُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ -

۲۷۵۵...... حضرت ابو سریحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم گفتگو کر رہے تھے کہ اچانک رسول اللہ ﷺ نے ہمیں جھانک کر دیکھا۔ باقی حدیث سابقہ حدیث معاذ و ابن جعفر ہی کی مثل ہے البتہ دسویں علامت اس روایت میں عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا نزول مذکور ہے اور بقول حضرت شعبہ، حضرت عبدالعزیز نے اسے مرفوع روایت نہیں کیا۔

---

[1] یہ دس اشیاء و امور جن کا بطور علامت قیامت کے اس حدیث میں ذکر کیا گیا ہے۔ ان کے وقوع میں وہ ترتیب ہونا ضروری نہیں جس ترتیب سے یہاں بیان کئے گئے ہیں۔
ابن الملکؒ نے فرمایا کہ حدیث میں جن تین خسوف (دھنسنے) کا ذکر ہے وہ تینوں واقع ہو چکے ہیں۔

باب-۵۲۱ باب لا تقوم الساعة حتى تخرج نارٌ من ارض الحجاز

زمین حجاز سے آگ نکلنے تک قیامت قائم نہ ہونے کے بیان میں

۲۷۵۶...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ح و حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ قَالَ قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ اَخْبَرَنِي اَبُو هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ اَعْنَاقَ الابل ببُصْرٰى ۔

۲۷۵۶...... ان دونوں اسناد سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمین حجاز سے آگ نکلنے تک قیامت قائم نہ ہوگی جو کہ بصرہ کے اونٹوں کی گردنوں کو روشن کرے گی۔[1]

باب-۵۲۲ باب في سكنى المدينة وعمارتها قبل الساعة

قیامت سے پہلے مدینہ میں سکونت اور اس کی عمارتوں کے بیان میں

۲۷۵۷...... حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا الاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَبْلُغُ الْمَسَاكِنُ اِهَابَ اَوْ يِهَابَ قَالَ زُهَيْرٌ قُلْتُ لِسُهَيْلٍ فَكَمْ ذٰلِكَ مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ كَذَا وَكَذَا مِيلًا ۔

۲۷۵۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے قریب) گھر اہاب یا یہاب تک پہنچ جائیں گے۔ حضرت زہیر نے کہا: میں نے حضرت اسمٰعیل سے کہا کہ یہ علاقہ مدینہ سے کتنے فاصلہ پر ہے؟ انہوں نے کہا: اتنے اتنے میل کے فاصلہ پر ہے۔[2]

۲۷۵۸...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ

۲۷۵۸...... صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

---

1. یہ آگ جس کا اس حدیث میں ذکر کیا گیا ہے اکثر محدثین کرامؒ کی تصریح کے مطابق ظاہر ہو چکی ہے۔ چنانچہ متعدد محدثین و مؤرخین نے ذکر کیا ہے کہ ۶۵۴ھ جمادی الآخرۃ کی تین تاریخ بدھ کی رات میں مدینہ منورہ میں ایک زبردست آگ ظاہر ہوئی۔ مشہور محدث حافظ ابن کثیرؒ نے اپنی شہرۂ آفاق تاریخ البدایہ والنہایۃ میں فرمایا ہے کہ انہیں بصرہ کے ایک متدین عالم و قاضی صدر الدین علی بن ابی القاسم التمیمی الحنفی نے بتلایا کہ ان کے والد کو ایک دیہاتی آدمی نے بتایا کہ ہم نے اس آگ کی روشنی میں بصرہ میں اپنے اونٹوں کی گردنیں دیکھیں۔ گویا رسول اکرم ﷺ کی پیش گوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔ اسی طرح امام قرطبیؒ نے اپنی کتاب "التذكره بأمور الأخرة" میں اس آگ کا تفصیلی ذکر کیا ہے۔ سمہودیؒ نے وفاء باخبار دار المصطفیٰ میں ذکر کیا ہے کہ قسطلانیؒ جو ساتویں صدی کے بڑے علماء میں سے تھے اس آگ کے وقت مکہ مکرمہ میں تھے اور انہوں نے بہت سے لوگوں سے اس آگ کی خبر سنی۔ (وفاء الوفاء ۱/۱۴۸)
2. فائدہ...... یعنی مدینہ منورہ کی آبادی بڑھتے بڑھتے قیامت تک اہاب یا یہاب یا بعض روایات کے مطابق نُہاب تک پہنچ جائیگی۔ جو بقول حموی صاحب معجم البلدان مدینہ سے چند میل کے فاصلہ پر ایک جگہ ہے۔ ابیؒ شارح مسلم فرماتے ہیں کہ یہ بات پوری ہو چکی ہے۔

يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَيْسَتِ السَّنَةُ بِأَنْ لا تُمْطَرُوا وَلَكِنِ السَّنَةُ أَنْ تُمْطَرُوا وَتُمْطَرُوا وَلا تُنْبِتُ الأَرْضُ شَيْئًا ـ

کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
قحط یہ نہیں ہے کہ بارش نہ برسائی جائے بلکہ قحط سالی یہ ہے کہ بارش برسے اور خوب برسے لیکن زمین کوئی چیز بھی نہ اگائے۔
(یعنی قرب قیامت میں یہ ہوگا کہ کثیر بارش کے باوجود سبزہ و کھیتی نہیں ہوگی)۔

باب-۵۲۳ باب الفتنة من المشرق من حيث يطلع قرنا الشيطان

مشرق کی طرف سے شیطان کے سینگ کے طلوع ہونے کی جگہ سے فتنہ کے ظاہر ہونے کے بیان میں

۲۷۵۹...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُولُ أَلا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا أَلا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ ـ

۲۷۵۹...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس حال میں سنا کہ آپ ﷺ مشرق کی طرف منہ کئے ہوئے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
آگاہ رہو! فتنہ اس جگہ ہوگا، آگاہ رہو! اس جگہ ہوگا جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے (مراد شیطان کا اپنے زعم میں سورج کے سامنے سر رکھ دینا ہے تاکہ سجدہ کرنے والوں کا سجدہ اسے واقع ہو)۔[1]

۲۷۶۰...... حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ح و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَامَ عِنْدَ بَابِ حَفْصَةَ فَقَالَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ الْفِتْنَةُ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلاثًا و قَالَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ فِي رِوَايَتِهِ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عِنْدَ بَابِ عَائِشَةَ ـ

۲۷۶۰...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے پاس کھڑے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف (اشارہ کر کے) ارشاد فرمایا: فتنہ یہاں ہوگا، جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے اسے آپ ﷺ نے دو یا تین مرتبہ فرمایا اور حضرت عبید اللہ بن سعید نے اپنی روایت کردہ حدیث میں فرمایا کہ آپ ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے پاس کھڑے تھے۔

۲۷۶۱...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ

۲۷۶۱...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس حال میں کہ آپ ﷺ مشرق کی

---

[1] بعض علماء نے کہا ہے کہ حقیقتاً شیطان کے سینگ ہوتے ہیں۔ جبکہ بعض علماء نے حقیقت پر محمول کرنے کے بجائے مجازاً اس سے شیطان کی وہ قوت مراد لی ہے۔ جس سے وہ لوگوں کو گمراہی پر آمادہ کرتا ہے۔ مشرق کی جہت سے بعض علماء نے نجد کا علاقہ مراد لیا ہے۔ بعض نے عراق کہا ہے۔ واللہ اعلم

اللهِ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔

طرف منہ کئے ہوئے تھے کہ بے شک فتنہ یہاں ہوگا فتنہ اس جگہ ہوگا فتنہ اس جگہ ہوگا جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔

٢٧٦٢...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَ رَأْسُ الْكُفْرِ مِنْ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ يَعْنِي الْمَشْرِقَ۔

٢٧٦٢...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے نکلے تو ارشاد فرمایا: کفر کی چوٹی اس جگہ سے ہوگی جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔ یعنی مشرق سے۔

٢٧٦٣...... وحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ اَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُشِيرُ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَقُولُ هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا هَا اِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا ثَلاثًا حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ۔

٢٧٦٣...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کرکے ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ فتنہ یہاں ہوگا فتنہ یہاں ہوگا فتنہ یہاں ہوگا، تین مرتبہ فرمایا۔ جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوگا۔ [1]

٢٧٦٤...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلٰى وَاَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوَكِيعِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبَانَ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ مَا اَسْاَلَكُمْ عَنِ الصَّغِيرَةِ وَاَرْكَبَكُمْ لِلْكَبِيرَةِ سَمِعْتُ اَبِي عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ الْفِتْنَةَ تَجِيءُ مِنْ هَاهُنَا وَاَوْمَا بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ وَاَنْتُمْ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَاِنَّمَا قَتَلَ مُوسَى الَّذِي قَتَلَ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ خَطَاً فَقَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ ﴿وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ

٢٧٦٤...... حضرت ابن فضیلؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے کہا: اے اہل عراق! صغائر کے متعلق تمہارے سوالات کس قدر زیادہ ہیں اور کبائر کے اندر تمہارا ارتکاب بہت زیادہ ہے۔ میں نے اپنے والد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، وہ فرماتے تھے: بے شک! فتنہ اس طرف سے آئے گا اور اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔ جہاں سے شیطان کے دو سینگ طلوع ہوتے ہیں۔ تم ایک دوسرے کی گردنوں کو مارو گے اور موسیٰ علیہ السلام نے آلِ فرعون میں سے جس آدمی کو خطاء قتل کیا تھا تو اللہ رب العزت نے ان سے ارشاد فرمایا: اور تو نے ایک جان کو قتل کیا تو ہم نے تجھے غم سے نجات عطا کی اور تجھے آزمایا جیسے آزمایا جاتا ہے۔

[1] اوپر گزر چکا ہے کہ جہت مشرق سے مراد نجد کی سرزمین ہے چنانچہ ایک دوسری روایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ایک بار یمن اور شام کیلئے دعا فرمائی۔ کسی نے نجد کیلئے دعا کی طرف توجہ دلائی تو آپ نے فرمایا نجد میں زلزلے اور فتنے ہیں اور وہی قرنِ شیطان کے طلوع کا مقام ہے۔ (غالباً سرزمین عرب میں طلوع شمس سب سے پہلے نجد کی سرزمین میں ہوتا ہوگا واللہ اعلم)
اور عراق کی سرزمین بھی اس حکم میں شامل ہے۔ چنانچہ اگلی حدیث میں یہ مضمون زیادہ واضح ہے کیونکہ اہل عراق فتنوں کے پھیلانے اور مسلمانوں کی جمعیت واتحاد کو زک پہنچانے میں بہت معروف تھے۔

فُتُونًا﴾ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ سَالِمٍ لَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ ۔

باب-۵۲۴ باب لا تقوم الساعة حتى تعبد دوسٌ ذا الخلصة

دوس ذوالخلصہ بت کی عبادت نہ کئے جانے تک قیامت قائم نہ ہونے کے بیان میں

۲۷۶۵...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ اَلِيَاتُ نِسَاءِ دَوْسٍ حَوْلَ ذِي الْخَلَصَةِ وَكَانَتْ صَنَمًا تَعْبُدُهَا دَوْسٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بِتَبَالَةَ ۔

۲۷۶۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دوس کی عورتوں کی سرین ذوالخلصہ (بت) کے گرد ہلے گی اور یہ ایک بت تھا جس کی قبیلہ دوس زمانہ جاہلیت میں تبالہ مقام پر عبادت کیا کرتے تھے۔ ❶

۲۷۶۶...... حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاَبُو مَعْنٍ زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّقَاشِيُّ وَاللَّفْظُ لِاَبِي مَعْنٍ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الاَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى تُعْبَدَ اللاتُ وَالْعُزَّى فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنْ كُنْتُ لَاَظُنُّ حِينَ اَنْزَلَ اللهُ ﴿هُوَ الَّذِيَ اَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ﴾ اَنَّ ذٰلِكَ

۲۷۶۶...... ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے: رات اور دن نہیں گزریں گے یہاں تک کہ لات اور عزیٰ کی (دوبارہ) عبادت کی جائے گی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا تو یہ گمان تھا کہ جب اللہ نے یہ آیت ﴿هُوَ الَّذِيٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ...... الخ﴾ یعنی "(اللہ) وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تاکہ اسے سارے دینوں پر غالب کردے اگرچہ مشرکوں کو یہ بات ناگوار ہو" نازل فرمادی ہے تو یہ دین مکمل ہو چکا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایسا ہی ہوگا جو اللہ کی مشیت میں ہے۔ پھر اللہ

---

❶ دوس ایک قبیلہ تھا۔ اور ذوالخلصہ ان کا بت تھا۔ بعض حضرات نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت جریر بن عبد اللہ البجلیؓ کو جس بت کو منہدم کرنے کے لئے بھیجا تھا وہ یہی بت تھا۔ اور عورتوں کی سرین ہلنا کنایہ ہے اس بات سے کہ اہل عرب میں پھر سے بت پرستی شروع ہو جائیگی یہاں تک کہ عورتیں اتنی کثیر تعداد میں اس بت کی زیارت کیلئے سوار ہو کر جائیں گی۔ کہ سخت ہجوم کی بناء پر ان کے جسم اور سرین ایک دوسرے سے ٹکرا کر ہلیں گی۔

یہ مضمون بعض دیگر نصوص مثلاً "جزیرۃ العرب میں شیطان نمازیوں سے اپنی عبادت کروانے میں مایوس ہو گیا ہے" سے متعارض ہے۔ علماء نے جواب میں فرمایا کہ مذکورہ حدیث یعنی شیطان کے مایوس ہونے والی حدیث سے مراد ایک مخصوص وقت کی حد ہے اور وہ قیامت کی علامات قریب کے ظاہر ہونے تک ہے یعنی اس وقت تک کیلئے شیطان جزیرۃ العرب میں اس بات سے مایوس ہو گیا ہے البتہ علامات قریبہ کے ظاہر ہونے کے بعد پھر سے جزیرۃ العرب میں شرک وبت پرستی کا پایا جانا ممکنات میں سے ہیں۔ اور یہی مراد حدیث ہے۔ واللہ اعلم

تامًّا قَالَ اِنَّهُ سَيَكُوْنُ مِنْ ذٰلِكَ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَوَفّٰى كُلَّ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ اِيمَانٍ فَيَبْقٰى مَنْ لا خَيْرَ فِيهِ فَيَرْجِعُوْنَ اِلٰى دِينِ آبَائِهِمْ۔

تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس سے ہر وہ آدمی فوت ہو جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو گا اور وہی لوگ باقی رہ جائیں گے جن میں بالکل خیر و بھلائی نہ ہو گی۔ پھر وہ لوگ اپنے آباؤ اجداد کے دین کے طرف لوٹ جائیں گے۔

۲۷۶۷...... و حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ وَهُوَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الاسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۲۷۶۷...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ سابقہ حدیث ہی کی طرح مروی ہے۔

باب-۵۲۵ باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل فيتمنى ان يكون مكان الميت من البلاء

قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ آدمی دوسرے آدمی کی قبر کے پاس سے گزر کر مصیبتوں کی وجہ سے تمنا کرے گا کہ وہ اس جگہ ہوتا

۲۷۶۸...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ۔

۲۷۶۸...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر کے پاس سے گزر کر کہے گا: اے کاش! میں اس جگہ ہوتا۔

۲۷۶۹...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبَانَ بْنِ صَالِحٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبَانَ قَالا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِي اِسْمٰعِيلَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ اِلا الْبَلاءُ۔

۲۷۶۹...... صحابی رسول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ دنیا ختم نہ ہو گی یہاں تک کہ آدمی قبر کے قریب سے گزرے گا تو اس پر لیٹے گا اور کہے گا: اے کاش! اس قبر والے کی جگہ میں ہوتا اور اس کے ساتھ سوائے آزمائشوں کے دین نہ ہو گا۔[1]

۲۷۷۰...... و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ

۲۷۷۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے لوگوں پر ایسا

[1] یعنی وہ دین کی حفاظت کیلئے موت کی تمنا نہیں کرے گا بلکہ بلاء مصیبت سے حفاظت کیلئے موت کی تمنا کرے گا۔

لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ وَلا يَدْرِي الْمَقْتُولُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ قُتِلَ -

زمانہ ضرور آئے گا کہ قاتل نہیں جان سکے گا کہ اس نے کس وجہ سے قتل کیا اور نہ ہی مقتول جان سکے گا کہ اسے کس وجہ سے قتل کیا گیا ہے۔

۲۷۷۱...... و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي إِسْمٰعِيلَ الأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيمَ قَتَلَ وَلا الْمَقْتُولُ فِيمَ قُتِلَ فَقِيلَ كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ قَالَ الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبَانَ قَالَ هُوَ يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي إِسْمٰعِيلَ لَمْ يَذْكُرِ الأَسْلَمِيَّ -

۲۷۷۱...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر ایسا دن آئے گا کہ قاتل نہ جان سکے گا کہ اس نے کس وجہ سے قتل کیا اور مقتول کو کس وجہ سے قتل کیا گیا؟ آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: ایسا کیسے ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بکثرت خونریزی ہوگی قاتل و مقتول دونوں آگ میں ہوں گے۔ [1]

۲۷۷۲...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي بَكْرٍ قَالا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ -

۲۷۷۲...... صحابی رسول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
کعبہ کو حبشہ کا چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا گروہ تباہ کر دے گا۔

۲۷۷۳...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ -

۲۷۷۳...... صحابی رسول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا:
کعبہ کو حبشہ کا چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا گروہ ویران کر دے گا۔

۲۷۷۴...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ يُخَرِّبُ بَيْتَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ -

۲۷۷۴...... صحابی رسول حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
دو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی گروہ اللہ رب العزت کے گھر کو ویران کر دے گا۔ [2]

---

[1] قتل و غارت گری کی کثرت ہوگی اور یہ بات تو اب اہل پاکستان بالخصوص اور اہل دنیا بالعموم مشاہدہ کر ہی رہے ہیں۔ اللہ پاک حفاظت فرمائے۔ آمین۔

[2] مراد یہ ہے کہ بالکل قیامت کے وقوع کے وقت جب روئے زمین پر کوئی اللہ اللہ کہنے والا بھی باقی نہ بچے گا اس وقت یہ ہولناک واقعہ پیش آئے گا۔

۲۷۷۵...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاهُ۔

۲۷۷۵...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ ایک آدمی قحطان سے نکلے گا جو لوگوں کو اپنی لاٹھی سے ہنکائے گا۔ ❶

۲۷۷۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَبِيرِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ اَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْحَكَمِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَذْهَبُ الْاَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتّٰى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ قَالَ مُسْلِم هُمْ اَرْبَعَةُ اِخْوَةٍ شَرِيكٌ وَعُبَيْدُ اللّٰهِ وَعُمَيْرٌ وَعَبْدُ الْكَبِيرِ بَنُو عَبْدِ الْمَجِيدِ۔

۲۷۷۶...... صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
دنوں اور راتوں کا سلسلہ اس وقت تک ختم نہ ہوگا یہاں تک کہ ایک آدمی بادشاہ بن جائے گا جسے جہجاہ کہا جائے گا۔
امام مسلمؒ نے کہا: (راوی کے متعلق) کہ یہ چار بھائی ہیں: شریک، عبیداللہ عمیر اور عبدالکبیر جو کہ عبدالمجید کے بیٹے ہیں۔

۲۷۷۷...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَاَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ۔

۲۷۷۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم ایک قوم سے جہاد کرو گے جن کے چہرے کوٹی ہوئی ڈھال کی طرح ہوں گے اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے لڑو گے جن کی جوتیاں بالوں کی ہوں گی۔ ❷

۲۷۷۸...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلَكُمْ اُمَّةٌ يَنْتَعِلُونَ

۲۷۷۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور ان کے چہرے ٹوٹی ہوئی ڈھال کی طرح تہ بتہ ہوں گے۔

---

❶ قحطان اہل یمن کے جد امجد یا ان کے ایک قبیلہ کا نام ہے۔ اس شخص کا نام جہجاہ ہوگا اور بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا ظہور حضرت مہدیؒ کے بعد ہوگا اور غالباً حضرت عیسیٰ کے زمانہ میں یہ ان کی طرف سے کسی خطہ کے حاکم ہوں گے اور لوگوں کو اپنے زیر حکم رکھیں گے۔ واللہ اعلم

❷ فائدہ...... حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے جس قوم کا ذکر فرمایا ہے اس کے چہروں کو کوٹی ہوئی ڈھالی سے تشبیہ ان کے چہروں کی گولائی اور بھرے بھرے ہونے کی بناء پر ہے، بخاری کی روایت میں "چوڑے چہروں والی قوم" کے الفاظ بھی ہیں۔ اکثر علماء کے نزدیک اس سے مراد ترک ہیں۔ زمانہ قدیم میں ترکوں کی حکومت مشرقی خراسان سے لیکر مغربی چین اور شمال میں ہندوستان تک تھی اور مسلمانوں سے ان کی متعدد جنگیں ہوئی ہیں۔ حتیٰ کہ ان کی ایک بڑی اکثریت مسلمان ہوگئی۔
حدیث میں یہ بھی فرمایا کہ یہ قوم بالوں کے جوتے پہنتی ہوگی اور بالوں میں چلنے سے مراد یہ ہے کہ ان کے بال لمبے لمبے ہوں گے۔

الشَّعَرَ وُجُوهُهُمْ مِثْلُ الْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ ۔

۲۷۷۹...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْاَعْيُنِ ذُلْفَ الْآنُفِ ۔

۲۷۷۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ تک اس حدیث کو پہنچاتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے جنگ کرو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم چھوٹی آنکھوں والی اور چپٹی ہوئی ناک والوں سے جنگ نہ کرلو۔

۲۷۸۰...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ التُّرْكَ قَوْمًا وُجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ يَلْبَسُونَ الشَّعَرَ وَيَمْشُونَ فِي الشَّعَرِ ۔

۲۷۸۰...... صحابی رسول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمان ایسے ترکوں سے جہاد کریں جن کے چہرے کوٹی ہوئی ڈھال کی طرح ہوں گے وہ بالوں کا لباس پہنیں گے اور بالوں میں ہی چلیں گے۔ (جوتے بھی بالوں کے ہوں گے)۔

۲۷۸۱...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَاَبُو اُسَامَةَ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تُقَاتِلُونَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ كَاَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ حُمْرُ الْوُجُوهِ صِغَارُ الْاَعْيُنِ ۔

۲۷۸۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے قریب ہی تمہاری ایک ایسی قوم سے جنگ ہوگی۔ جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے ان کے چہرے ایسے ہوں گے گویا کہ وہ کوٹی ہوئی ڈھال ہیں ان کے چہرے سرخ اور آنکھیں چھوٹی ہوں گی۔

۲۷۸۲...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ يُوشِكُ اَهْلُ الْعِرَاقِ اَنْ لَا يُجْبٰى اِلَيْهِمْ قَفِيزٌ وَلَا دِرْهَمٌ قُلْنَا مِنْ اَيْنَ ذَاكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الْعَجَمِ يَمْنَعُونَ ذَاكَ ثُمَّ قَالَ يُوشِكُ اَهْلُ الشَّاْمِ اَنْ لَا يُجْبٰى اِلَيْهِمْ دِينَارٌ وَلَا مُدْيٌ قُلْنَا مِنْ اَيْنَ ذَاكَ قَالَ مِنْ قِبَلِ الرُّومِ ثُمَّ سَكَتَ هُنَيَّةً ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَكُونُ فِي آخِرِ اُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا لَا يَعُدُّهُ عَدَدًا

۲۷۸۲...... حضرت ابو نضرہؒ سے مروی ہے کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہا: عنقریب اہل عراق کی طرف (خراج) میں نہ کوئی قفیز آئے گا اور نہ ہی کوئی درہم۔ ہم نے کہا: وہ کہاں سے (نہ آئے گا)؟ کہا: عجم کی طرف سے وہ اسے روک لیں گے۔ پھر کہا: کہاں سے (نہیں آئے گا)" کہا: روم کی طرف سے۔ پھر وہ تھوڑی دیر کیلئے خاموش ہوگئے۔ پھر کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا جو بغیر شمار کئے لپ بھر بھر کر (لوگوں) میں مال تقسیم کرے گا۔ راوی حدیث کہتا ہے میں نے ابو نضرہ اور ابو العلاء سے کہا: کیا تم خیال کرتے ہو کہ وہ خلیفہ عمر بن عبد العزیزؒ ہیں؟ تو ان دونوں نے کہا: نہیں! [1]

[1] بعض حضرات نے اسی خلیفہ کا مصداق حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کو قرار دیا ہے لیکن جیسا کہ روایت میں خود موجود ہے وہ اس کا مصداق نہیں۔ اگرچہ وہ اپنے اعلیٰ اوصاف کی بناء پر اس کے مماثل ضرور ہیں۔ علماء کی ایک بڑی جماعت کا قول یہ ہے کہ اس خلیفہ کا مصداق حضرت مہدیؒ ہوں گے جو آخر زمانہ میں ظاہر ہوں گے۔ واللہ اعلم

قَالَ قُلْتُ لِاَبِي نَضْرَةَ وَاَبِي الْعَلاءِ اَتَرَيَانِ اَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالا لا -

۲۷۸۳...... و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ يَعْنِي الْجُرَيْرِيَّ بِهٰذَا الاسْنَادِ نَحْوَهُ۔

۲۷۸۳......اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ سابقہ روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

۲۷۸۴...... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ ح و حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ كِلاهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ خُلَفَائِكُمْ خَلِيفَةٌ يَحْثُو الْمَالَ حَثْيًا لا يَعُدُّهُ عَدَدًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ يَحْثِي الْمَالَ ۔

۲۷۸۴...... صحابی رسول حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
تمہارے خلفاء میں سے ایک خلیفہ ہوگا جو کہ بغیر شمار کئے لپ بھر بھر کر لوگوں میں مال تقسیم کرے گا۔
اور علامہ ابن حجر کی روایت کردہ حدیث میں "یحثی المال" کے الفاظ ہیں۔

۲۷۸۵...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلا يَعُدُّهُ -

۲۷۸۵...... حضرت ابو سعید اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
آخر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوں گے جو بغیر شمار کئے مال تقسیم کریں گے۔

۲۷۸۶...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ ۔

۲۷۸۶...... حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث ہی کی طرح حدیث روایت کی ہے۔

۲۷۸۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي مَسْلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَمَّارٍ حِينَ جَعَلَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَجَعَلَ يَمْسَحُ

۲۷۸۷...... صحابی رسول حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے اس آدمی نے خبر دی جو مجھ سے بہتر و افضل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے جب وہ خندق کھودنے میں لگے ہوئے تھے ان کے سر پر دست مبارک پھیرتے ہوئے ارشاد فرمایا:
اے ابن سمیہ! تجھ پر کیسی آفت آئے گی جب تجھے ایک باغی گروہ شہید کردے گا۔[1]

---

[1] فائدہ...... یہ حدیث اور اس کی پیشین گوئی آنحضرت ﷺ کا صریح معجزہ ہے کہ حضرت عمار بن یاسر جو حضرت سُمیہؓ کے صاحبزادے تھے ان کے قتل کی پیش گوئی فرمادی۔ اور انہیں وہ جماعت قتل کرے گی جس نے امام حق کیخلاف خروج و بغاوت کیا ہوگا۔ چنانچہ یہ تاریخی حقائق اور مسلمات میں سے ہے کہ حضرت عمارؓ بن یاسر جنگ صفین میں حضرت علیؓ کی صف میں شامل تھے اور اسی جنگ میں شہید ہوئے۔

رَاْسَهُ وَيَقُولُ بُؤْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ فِئَةٌ بَاغِيَةٌ۔

۲۷۸۸...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاذِ بْنِ عَبَّادٍ الْعَنْبَرِيُّ وَهُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلٰى قَالا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ وَمُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالُوا اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ كِلاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِي مَسْلَمَةَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ النَّضْرِ اَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي اَبُو قَتَادَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ اُرَاهُ يَعْنِي اَبَا قَتَادَةَ وَفِي حَدِيثِ خَالِدٍ وَيَقُولُ وَيْسَ اَوْ يَقُولُ يَا وَيْسَ ابْنِ سُمَيَّةَ۔

۲۷۸۸...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث سابقہ حدیث کی طرح مروی ہے، البتہ ایک سند میں یہ ہے کہ مجھے مجھ سے بہتر آدمی ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی۔ خالد بن حارث کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ میں اسے ابو قتادہ خیال کرتا ہوں اور حضرت خالد کی روایت کردہ حدیث میں ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ویس یا اے ویس بن سمیہ۔

۲۷۸۹...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ عُقْبَةُ حَدَّثَنَا و قَالَ اَبُو بَكْرٍ اَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ خَالِدًا يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَمَّارٍ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ۔

۲۷۸۹...... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عمار رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: تجھے باغی جماعت قتل کرے گی۔

۲۷۹۰...... و حَدَّثَنِي اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ وَالْحَسَنِ عَنْ اُمِّهِمَا عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۲۷۹۰...... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے سابقہ روایت ہی کی طرح حدیث روایت کی ہے۔

۲۷۹۱...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اُمِّهِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَقْتُلُ عَمَّارًا الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ۔

۲۷۹۱...... حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو باغی جماعت قتل کرے گی۔

۲۷۹۲...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۲۷۹۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کو قریش کا یہ قبیلہ ہلاک کرے گا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آپ ﷺ ہمیں کیا

قَالَ يُهْلِكُ أُمَّتِي هٰذَا الْحَيُّ مِنْ قُرَيْشٍ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوهُمْ -

حکم دیتے ہیں ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کاش!لوگ ان سے جدا اور علیحدہ رہیں۔ ❶

۲۷۹۳...... و حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَاهُ -

۲۷۹۳...... اس سند سے بھی اسی سابقہ معنی کی حدیث روایت کی گئی ہے۔

۲۷۹۴...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ مَاتَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ -

۲۷۹۴...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسریٰ مر گیا اور اس کسریٰ کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، تم ضرور بالضرور ان دونوں کے خزانوں کو اللہ کے راستہ میں خرچ کرو گے۔

۲۷۹۵...... و حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ ح و حَدَّثَنِي ابْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ سُفْيَانَ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ-

۲۷۹۵...... اس سند سے بھی اسی سابقہ حدیث سفیان کے معنی کی حدیث روایت کی گئی ہے۔

۲۷۹۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَلَكَ كِسْرَى ثُمَّ لَا يَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ وَقَيْصَرُ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْصَرُ

۲۷۹۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے روایت کردہ احادیث میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسریٰ ہلاک ہو گیا اور اس کے بعد پھر کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور قیصر بھی ضرور ہلاک ہو جائے گا اور تم ضرور بالضرور ان دونوں کے خزانے اللہ کے راستہ میں تقسیم کرو گے۔ ❷

---

❶ فائدہ...... بخاری کی روایت میں یہ مضمون زیادہ واضح ہے فرمایا کہ: میری امت کی ہلاکت قریش کے بعض لڑکوں کے ہاتھوں ہوگی"۔ لڑکوں سے مراد یہ ہے کہ حکومت وامارت لڑکوں اور نوعمروں کے ہاتھ چلی جائیگی اور وہ ملک وجاہ اور دولت کی خاطر وہ حرکتیں کریں گے کہ میری امت تباہی وہلاکت کی راہ پر گامزن ہو جائیگی۔
ابن ابی شیبہ نے مصنف میں یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ ایک بار بازار میں جارہے تھے اور فرماتے تھے کہ اے اللہ! مجھے ساٹھ ہجری تک نہ پہنچایئے اور نہ ہی میں بچوں اور لڑکوں کی امارت وحکومت کا زمانہ پاؤں"۔ اسی میں اشارہ اس بات کی طرف تھا کہ لڑکوں کی حکومت ۶۰ ھ میں ہوگی۔ اسی بناء پر علماء کی ایک جماعت نے فرمایا کہ حدیث میں جن لڑکوں کی حکومت کا ذکر ہے ان میں سب سے پہلا نوجوان یزید بن معاویہ تھا۔ بخاری کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ کو اس کا نام بھی معلوم نہ تھا۔

❷ رسول اللہ ﷺ نے پیش گوئی فرمادی تھی کہ قیصر وکسریٰ کے ہلاک ہونے کے بعد ان کی بادشاہت بھی مٹ جائیگی۔ چنانچہ دنیا نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئی عرب کے بے سروسامانوں کے ہاتھوں اس طرح پوری ہوئی کہ تاریخ عالم میں اس کی کوئی نظیر نہیں۔
یاد رہے! یہی وہ کسریٰ تھا جس نے آنحضرت ﷺ کے فرمان مبارک کو چاک کرنے کی جرأت کی تھی۔

بَعْدَهُ وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ -

۲۷۹۷...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ سَوَاءً -

۲۷۹۷...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا۔ باقی حدیث بالکل حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث کی طرح ذکر کی۔

۲۷۹۸...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَوْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ كَنْزَ آلِ كِسْرَى الَّذِي فِي الْأَبْيَضِ قَالَ قُتَيْبَةُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَمْ يَشُكَّ -

۲۷۹۸...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: مسلمان یا مؤمنین کی ایک جماعت ضرور بالضرور آلِ کسریٰ کے اس خزانے کو فتح کرے گی جو قصرِ ابیض میں ہے اور حضرت قتیبہؒ نے (اپنی روایت کردہ حدیث میں) بغیر شک کے مسلمانوں کی جماعت کہا ہے۔

۲۷۹۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ-

۲۷۹۹...... حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ باقی حدیث حضرت ابو عوانہ کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت کی۔

۲۸۰۰...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ ثَوْرٍ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ الدِّيلِيُّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْزُوَهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْحَقَ فَإِذَا جَاءُوهَا نَزَلُوا فَلَمْ يُقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا قَالَ ثَوْرٌ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ الَّذِي فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُولُوا الثَّانِيَةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ ثُمَّ يَقُولُوا الثَّالِثَةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ فَيُفَرَّجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوهَا فَيَغْنَمُوا فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ

۲۸۰۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے ایک شہر سنا ہے جس کی ایک جانب خشکی میں اور دوسری طرف سمندر میں ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول (وہ قسطنطنیہ) ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اس میں بنو اسحٰق میں سے ستر ہزار آدمی جنگ نہ کرلیں۔ جب وہ وہاں آئیں گے تو گریں گے، وہ نہ ہتھیاروں سے جنگ کریں گے اور نہ تیر اندازی کریں گے (بلکہ) وہ کہیں گے: لا الہ الا اللہ واللہ اکبر، تو اس سے اس شہر کی ایک طرف گر جائے گی۔ حضرت ثور نے کہا: میں سمندر کی طرف کے علاوہ کوئی دوسری طرف نہیں جانتا۔ پھر وہ دوسری مرتبہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو ان کیلئے کشادگی کردی جائے گی اور وہ اس میں داخل ہو جائیں گے اور مالِ غنیمت لوٹ لیں گے پس اسی دوران کہ وہ مالِ غنیمت آپس میں تقسیم کر رہے ہوں گے کہ انہیں ایک چیخ سنائی دے گی

الْمَغَانِمَ اِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَيَتْرُكُونَ كُلَّ شَيْءٍ وَيَرْجِعُونَ -

جو کہہ رہا ہو گا دجال نکل چکا ہے تو وہ ہر چیز چھوڑ کر لوٹ جائیں گے۔ [1]

۲۸۰۱...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ الدِّيلِيُّ فِي هَذَا الاِسْنَادِ بِمِثْلِهِ -

۲۸۰۱......اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ سابقہ حدیث ہی کی طرح مروی ہے۔

۲۸۰۲...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَتُقَاتِلُنَّ الْيَهُودَ فَلَتَقْتُلُنَّهُمْ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ -

۲۸۰۲......حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہودیوں سے لڑو گے تو انہیں قتل کر دو گے یہاں تک کہ پتھر بھی کہے گا: اے مسلمان! ادھر آ یہ یہودی ہے اسے بھی قتل کر دے۔

۲۸۰۳...... وحَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهَذَا الاِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي -

۲۸۰۳......اس سند سے بھی یہی سابقہ حدیث مروی ہے البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ وہ پتھر کہے گا: یہ میرے پیچھے یہودی ہے۔

۲۸۰۴...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يَقُولُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ تَقْتَتِلُونَ اَنْتُمْ وَيَهُودُ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي تَعَالَ فَاقْتُلْهُ -

۲۸۰۴......حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اور یہودی باہم جنگ کرو گے یہاں تک کہ پتھر بھی کہے گا: اے مسلمان! یہ میرے پیچھے یہودی (چھپا ہوا) ہے۔ ادھر آ اور اسے قتل کر دو۔ [2]

۲۸۰۵...... حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ اَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُودُ فَتُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ -

۲۸۰۵......حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہود سے جنگ کرو گے پس تم ان پر غالب آ جاؤ گے یہاں تک کہ پتھر بھی کہے گا کہ اے مسلمان! میرے پیچھے یہود (چھپا) ہے اسے قتل کر دے۔

---

[1] یہ واقعہ خروج دجال سے کچھ پہلے ہوگا۔ گویا اس سے قسطنطنیہ کی وہ فتح مراد نہ تھی جو سلطان محمد فاتح کے ہاتھوں ہوئی تھی۔

[2] یہ واقعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد ہوگا۔ ابن ماجہ کی ایک طویل حدیث میں حضرت ابو اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس واقعہ کو تفصیلاً بیان فرمایا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام باب لد شرقی کے مقام پر دجال کو قتل کریں گے۔ اللہ تعالیٰ یہود کو شکست دیں گے اور روئے زمین کی کوئی شے بھی کسی یہودی کو پناہ نہ دے گی اور جس چیز کے پیچھے بھی کوئی یہودی چھپنا چاہے گا وہ پکار کر اس یہودی کے بارے میں بتلا دے گی۔

۲۸۰۶...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتّٰى يَخْتَبِئَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُولُ الْحَجَرُ اَوِ الشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ اِلَّا الْغَرْقَدَ فَاِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ۔

۲۸۰۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ مسلمان یہودیوں سے جنگ کریں اور مسلمان انہیں قتل کر دیں یہاں تک کہ یہودی پتھر یا درخت کے پیچھے چھپیں گے تو پتھر یا درخت کہے گا: اے مسلمان! اے عبد اللہ! یہ یہودی میرے پیچھے ہے۔ آؤ اور اسے قتل کر دو۔ سوائے درخت غرقد کے کیونکہ وہ یہود کے درختوں میں سے ہے۔

۲۸۰۷...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا و قَالَ اَبُو بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ ح و حَدَّثَنَا اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ آنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ۔

۲۸۰۷...... حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:
قیامت سے پہلے کئی کذاب (جھوٹے) ہوں گے اور حضرت ابو الاحوصؒ نے یہ اضافہ کیا ہے کہ میں نے ان سے کہا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں!

۲۸۰۸...... و حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ سِمَاكٌ وَسَمِعْتُ اَخِي يَقُولُ قَالَ جَابِرٌ فَاحْذَرُوهُمْ۔

۲۸۰۸...... اس سند سے بھی یہ حدیث سابقہ حدیث ہی کی طرح مروی ہے، البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ان سے بچو۔

۲۸۰۹...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

۲۸۰۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تیس کے قریب دجالوں اور کذابوں کے بھیجے جانے تک قیامت قائم نہ ہو گی۔ وہ سب دعویٰ کریں گے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔[1]

---

[1] دجال کا لفظ "دجل" سے مشتق ہے جس کے معنیٰ مکر و فریب اور دھوکہ کے ہیں۔ جبکہ جھوٹے شخص کے اوپر بھی دجال کا لفظ صادق آتا ہے۔ اور مراد اس سے وہ لوگ ہیں جو نبوت کے جھوٹے دعوے کریں۔ ایسے متعدد افراد گزر چکے ہیں۔ دور نبوت کے آخری زمانہ میں مسیلمہ کذاب، اسود عنسی، سجاح وغیرہ نے جھوٹے دعوے کئے ان کے بعد بھی دعوائے نبوت کرنے والے بے شمار پیدا ہوئے اور بشمول مرزا غلام احمد قادیانی سب کے سب امت مسلمہ کے ہاتھوں ذلت اور رسوائی کے مہیب گڑھوں میں جا گرے۔ ان سب دجالوں کا سب سے بڑا دجال وہ ہو گا جو آخر زمانہ میں ہو گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے قتل فرمائیں گے۔

لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهُ رَسُولُ اللهِ -

٢٨١٠...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ يَنْبَعِثَ -

٢٨١٠......اس سند سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی کریم ﷺ کی یہی سابقہ حدیث روایت کی گئی ہے، اس روایت میں يَنْبَعِثَ کا لفظ ہے۔

باب-٥٢٦　باب ذکر ابن صیاد

ابن صیاد کے تذکرہ کے بیان میں

٢٨١١...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَمَرَرْنَا بِصِبْيَانٍ فِيهِمُ ابْنُ صَيَّادٍ فَفَرَّ الصِّبْيَانُ وَجَلَسَ ابْنُ صَيَّادٍ فَكَاَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَرِهَ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ تَرِبَتْ يَدَاكَ اَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُولُ اللهِ فَقَالَ لا بَلْ تَشْهَدُ اَنِّي رَسُولُ اللهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَرْنِي يَا رَسُولَ اللهِ حَتّٰى اَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنْ يَكُنِ الَّذِي تَرىٰ فَلَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ -

٢٨١١...... حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ چند بچوں کے پاس سے گزرے، ان میں ابن صیاد بھی تھا۔ پس بچے بھاگ گئے اور ابن صیاد بیٹھا رہا تو گویا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو پسند نہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں، کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول (ﷺ) ہوں؟ اس نے کہا: نہیں، بلکہ آپ (ﷺ) گواہی دیں گے کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں کہ میں اسے قتل کر دوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ وہی ہوگا جس کے بارے میں تمہارا گمان ہے تو تم اسے قتل کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

٢٨١٢...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كُرَيْبٍ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا نَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِيئًا فَقَالَ دُخٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ دَعْنِي فَاَضْرِبَ عُنُقَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دَعْهُ فَاِنْ يَكُنْ

٢٨١٢...... حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ پیدل چل رہے تھے کہ آپ ﷺ ابن صیاد کے پاس سے گزرے تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: میں نے تیرے لئے ایک بات چھپائی ہوئی ہے۔ (بتا وہ کیا ہے؟) اس نے کہا: دخ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دور ہو جا اور تو اپنے اندازے سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے اجازت دیں تاکہ میں اس کی گردن مار دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو۔ پس اگر یہ وہی ہے جس کا تمہیں خدشہ ہے تو تم اس کے قتل کی طاقت نہیں رکھتے۔[1]

---

[1] حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

الَّذِي تَخَافُ لَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ۔

۲۸۱۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَقِيَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُولُ اللهِ فَقَالَ هُوَ اَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُولُ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ آمَنْتُ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ مَا تَرى قَالَ اَرى عَرْشًا عَلَى الْمَاء فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَرى عَرْشَ اِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ وَمَا تَرى قَالَ اَرى صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا اَوْ كَاذِبَيْنِ وَصَادِقًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لُبِسَ عَلَيْهِ دَعُوهُ۔

۲۸۱۳...... حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ (ابن صیاد سے) مدینہ کے راستوں میں سے کسی راستہ میں رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ملاقات ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول (ﷺ) ہوں؟ اس نے کہا: کیا آپ (ﷺ) گواہی دیتے ہیں کہ وہ (میں) اللہ کا رسول ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر۔ تو نے کیا دیکھا۔ اس نے کہا: میں نے پانی پر تخت دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے سمندر پر ابلیس کا تخت دیکھا ہے اور کیا دیکھا؟ اس نے کہا: میں نے دو سچوں اور ایک جھوٹے یا دو جھوٹوں اور ایک سچے کو دیکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس پر اس کا معاملہ مشتبہ ہو گیا ہے، اس لئے اسے چھوڑ دو۔

۲۸۱۴......حَدَّثَنَا يَحْيى بْنُ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلى قَالا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَقِيَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ ابْنَ صَائِدٍ وَمَعَهُ اَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَابْنُ صَائِدٍ مَعَ الْغِلْمَانِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الْجُرَيْرِيِّ۔

۲۸۱۴...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ ابن صائد سے ملے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے اور ابن صائد کے ساتھ لڑکے تھے۔ باقی حدیث حضرت جریری کی روایت کردہ حدیث ہی کی طرح ہے۔

۲۸۱۵...... حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّى قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ الاَعْلى حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَائِدٍ اِلى مَكَّةَ فَقَالَ لِي اَمَا قَدْ لَقِيتُ

۲۸۱۵...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں مکہ میں ابن صائد کے ساتھ رہا۔ تو اس نے مجھے کہا: میں جن لوگوں سے ملا ہوں وہ گمان کرتے ہیں کہ میں دجال ہوں کیا تو نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ دجال کے کوئی اولاد نہ ہو گی؟ میں

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

❶ فائدہ...... ابن صیاد ایک لڑکا تھا بنو بخار کی طرف منسوب تھا، جو یہود کے حلیف تھے یہود ہی میں پیدا ہوا۔ مسند احمد ایک روایت کے مطابق جسے حضرت جابرؓ نے روایت کیا ہے کہ: "یہود کی ایک عورت کے ہاں ایسا لڑکا پیدا ہوا جس کی ایک آنکھ نہ تھی اور دوسری ابھری ہوئی تھی۔ نبی ﷺ کو خدشہ ہوا کہ کہیں یہی وہ دجال نہیں"۔ اس بناء پر مسلمانوں کے اوپر اس کا معاملہ مشتبہ تھا۔

حضرت عمرؓ کے سوال کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ وہی (دجال) ہے جس کا تمہیں خدشہ ہے تو پھر تم اس کو قتل نہیں کر سکتے کیونکہ اسے تو حضرت عیسیٰؑ قتل کریں گے۔ (تکملہ ۶/۳۴۱)

اور ایک روایت میں ہے کہ "اگر تو یہ وہی ہے تو تم (عمرؓ) اس پر مسلط نہیں کیے گئے اور اگر یہ وہ نہیں تو اس کے قتل سے کوئی فائدہ نہیں"۔

(ابوداؤد فی الملاحم)

مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُونَ اَنِّي الدَّجَّالُ اَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّهُ لا يُولَدُ لَهُ قَالَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَقَدْ وُلِدَ لِي اَوَلَيْسَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلا مَكَّةَ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَقَدْ وُلِدْتُ بِالْمَدِينَةِ وَهٰذَا اَنَا اُرِيدُ مَكَّةَ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي فِي آخِرِ قَوْلِهِ اَمَا وَاللهِ اِنِّي لَاَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَاَيْنَ هُوَ قَالَ فَلَبَسَنِي۔

نے کہا: کیوں نہیں؟ اس نے کہا حالانکہ میری تو اولاد ہے۔ پھر اس نے کہا: کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ وہ مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ اس نے کہا: میں تو مدینہ میں پیدا ہو چکا ہوں اور یہ میں اب مکہ کا ارادہ کرتا ہوں۔ پھر اس نے اپنی آخری بات میں مجھے کہا: اللہ کی قسم! میں دجال کے پیدا ہونے اور اس کے رہنے اور اس کے رہنے کی جگہ کو اور اس وقت وہ کہاں ہے (سب) جانتا ہوں۔ (اس اخیری کلام نے) معاملہ کو مجھ پر مشتبہ کر دیا۔[1]

۲۸۱۶...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الاَعْلٰى قَالا حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِي يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ صَائِدٍ وَاَخَذَتْنِي مِنْهُ ذَمَامَةٌ هٰذَا عَذَرْتُ النَّاسَ مَا لِي وَلَكُمْ يَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ اَلَمْ يَقُلْ نَبِيُّ اللهِ ﷺ اِنَّهُ يَهُودِيٌّ وَقَدْ اَسْلَمْتُ قَالَ وَلا يُولَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِي وَقَالَ اِنَّ اللهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَيْهِ مَكَّةَ وَقَدْ حَجَجْتُ قَالَ فَمَا زَالَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يَاْخُذَ فِيَّ قَوْلُهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ اَمَا وَاللهِ اِنِّي لَاَعْلَمُ الْآنَ حَيْثُ هُوَ وَاَعْرِفُ اَبَاهُ وَاُمَّهُ قَالَ وَقِيلَ لَهُ اَيَسُرُّكَ اَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ۔

۲۸۱۶...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابن صائد نے مجھ سے بات کہی جس سے مجھے شرم آئی۔ کہنے لگا اور لوگوں کو تو میں نے معذور جانا اور تمہیں میرے بارے میں اصحاب محمد ﷺ کیا ہو گیا؟ کیا اللہ کے نبی ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ (دجال) یہودی ہو گا۔ حالانکہ میں اسلام لا چکا ہوں اور کہنے لگا کہ اور اس کی اولاد نہ ہو گی حالانکہ میری تو اولاد بھی ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے اس پر مکہ کو حرام کر دیا ہے۔ میں تحقیق حج کر چکا ہوں اور مسلسل ایسی باتیں کرتا رہا، قریب تھا کہ میں اس کی باتوں میں آ جاتا۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ (دجال) اس وقت کہاں ہے اور میں اس کے والد اور والدہ کو (بھی) جانتا ہوں اور اس سے کہا گیا: کیا تم کو یہ بات پسند ہے کہ تو ہی وہی آدمی (دجال ہو)؟ اس نے کہا: اگر یہ بات مجھ پر پیش کی گئی تو میں اسے ناپسند نہ کروں گا۔

۲۸۱۷...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ اَخْبَرَنِي الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا اَوْ عُمَّارًا وَمَعَنَا ابْنُ صَائِدٍ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَتَفَرَّقَ

۲۸۱۷...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حج یا عمرہ کرنے کی غرض سے چلے اور ابن صائد ہمارے ساتھ تھا۔ ہم ایک جگہ اترے تو لوگ منتشر ہو گئے، میں اور وہ باقی رہ گئے اور مجھے اس سے سخت وحشت و خوف آیا جو اس کے بارے میں کہا جاتا تھا

---

[1] فائدہ...... ابن صیاد کا ایک نام ابن صائد بھی روایات میں نقل کیا گیا ہے۔ چونکہ اس کے اور اس کے والدین کے اندر کچھ علامات وہ پائی جاتی تھیں جو دجال کی تھیں اس لئے مسلمانوں کو اور رسول اللہ ﷺ کو بھی اس کا معاملہ مشکوک لگتا تھا۔
ابن صیاد کے بارے میں ایک اشکال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ نبوت کا مدعی تھا۔ اس کے اندر دجال کی بعض علامتیں بھی پائی جاتی تھیں۔ اور وہ آپ ﷺ کی نبوت کا بھی منکر تھا تو پھر آپ ﷺ نے اسے قتل کیوں نہیں کیا؟
خطابیؒ نے معالم السنن میں یہ اشکال ذکر کر کے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ: یہ واقعہ ان دنوں کا ہے جب رسول اللہ ﷺ نے یہود سے مصالحت کا معاہدہ کر لیا تھا کہ ایک دوسرے پر حملہ نہیں کریں گے اور ایک دوسرے کو ان کے حال پر چھوڑ دیں گے چونکہ ابن صیاد انہی میں سے تھا اس لئے حضور علیہ السلام نے اس سے تعرض نہیں فرمایا اور جو جواب حضرت عمرؓ کو دیا تھا اس میں اس کی توجیہ بھی بیان فرما دی۔

النَّاسُ وَبَقِيتُ اَنَا وَهُوَ فَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ وَحْشَةً شَدِيدَةً مِمَّا يُقَالُ عَلَيْهِ قَالَ وَجَاءَ بِمَتَاعِهِ فَوَضَعَهُ مَعَ مَتَاعِي فَقُلْتُ اِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ فَلَوْ وَضَعْتَهُ تَحْتَ تِلْكَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَفَعَلَ قَالَ فَرُفِعَتْ لَنَا غَنَمٌ فَانْطَلَقَ فَجَاءَ بِعُسٍّ فَقَالَ اشْرَبْ اَبَا سَعِيدٍ فَقُلْتُ اِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ وَاللَّبَنُ حَارٌّ مَا بِي اِلا اَنِّي اَكْرَهُ اَنْ اَشْرَبَ عَنْ يَدِهِ اَوْ قَالَ آخُذَ عَنْ يَدِهِ فَقَالَ اَبَا سَعِيدٍ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آخُذَ حَبْلًا فَاُعَلِّقَهُ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ اَخْتَنِقَ مِمَّا يَقُولُ لِيَ النَّاسُ يَا اَبَا سَعِيدٍ مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيثُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا خَفِيَ عَلَيْكُمْ مَعْشَرَ الاَنْصَارِ اَلَسْتَ مِنْ اَعْلَمِ النَّاسِ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ كَافِرٌ وَاَنَا مُسْلِمٌ اَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ عَقِيمٌ لا يُولَدُ لَهُ وَقَدْ تَرَكْتُ وَلَدِي بِالْمَدِينَةِ اَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلا مَكَّةَ وَقَدْ اَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَاَنَا اُرِيدُ مَكَّةَ قَالَ اَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ حَتَّى كِدْتُ اَنْ اَعْذِرَهُ ثُمَّ قَالَ اَمَا وَاللهِ اِنِّي لَاَعْرِفُهُ وَاَعْرِفُ مَوْلِدَهُ وَاَيْنَ هُوَ الْآنَ قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ ۔

اور اس نے اپنا سامان لا کر میرے سامان کے ساتھ رکھ دیا، تو میں نے کہا: گرمی سخت ہے اگر تو اپنا سامان درخت کے نیچے رکھ دے (تو بہتر ہے)۔ پس اس نے ایسا ہی کیا۔ پھر ہمیں کچھ بکریاں نظر پڑیں، وہ گیا اور (دودھ کا) ایک بھرا ہوا پیالہ لے آیا اور کہنے لگا: اے ابو سعید! پیو۔ میں نے کہا: گرمی بہت سخت ہے اور دودھ بھی گرم ہے اور دودھ کے ناپسند کرنے میں سوائے اس کے ہاتھ سے پینے کے اور کوئی بات نہ تھی یا کہا: اس کے ہاتھ سے لینا ہی ناپسند تھا۔ تو اس نے کہا: اے ابو سعید! میں نے ارادہ کیا ہے کہ ایک رسّی لے کر درخت کے ساتھ لٹکاؤں پھر اپنا گلا گھونٹ لوں، اس وجہ سے جو میرے بارے میں لوگ باتیں کرتے ہیں۔ اے ابو سعید! جن سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث مخفی ہے (ان کی الگ بات ہے) اے انصار کی جماعت! تجھ پر تو پوشیدہ نہیں ہے۔ کیا تو لوگوں میں سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو جاننے والا نہیں ہے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (دجال) کافر ہوگا اور میں مسلمان ہوں۔ کیا رسول اللہ ﷺ نے ہی نہیں فرمایا: وہ بانجھ ہوگا کہ اس کی کوئی اولاد نہ ہوگی حالانکہ میں اپنی اولاد مدینہ میں چھوڑ کر آیا ہوں۔ کیا رسول اللہ ﷺ نے ہی نہیں فرمایا تھا کہ وہ مدینہ اور مکہ میں داخل نہ ہوگا حالانکہ میں مدینہ سے آرہا ہوں اور مکہ کا ارادہ ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: قریب تھا کہ میں اس کا عذر قبول کر لیتا۔ پھر اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں اسے پہچانتا ہوں اور اس کی جائے پیدائش سے بھی واقف ہوں اور یہ بھی معلوم ہے کہ وہ اس وقت کہاں ہے؟ میں نے اس سے کہا: تیرے لئے سارے دن کی ہلاکت و بربادی ہو۔

۲۸۱۸...... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ عَنْ اَبِي مَسْلَمَةَ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِابْنِ صَائِدٍ مَا تُرْبَةُ الْجَنَّةِ قَالَ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ يَا اَبَا الْقَاسِمِ قَالَ صَدَقْتَ ۔

۲۸۱۸...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابن صائد سے فرمایا: جنت کی مٹی کیسی ہوگی؟ اس نے کہا: اے ابو القاسم (ﷺ)! سفید باریک مشک کی طرح ہوگی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو نے سچ کہا۔

۲۸۱۹...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ عَنْ اَبِي

۲۸۱۹...... حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابن صیاد نے نبی کریم ﷺ سے جنت کی مٹی کے بارے میں سوال کیا تو آپ

سَعِيدٍ اَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ۔

ﷺ نے ارشاد فرمایا: خالص سفید باریک مشک (کی طرح ہو گی)۔

۲۸۲۰...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَاَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَحْلِفُ بِاللهِ اَنَّ ابْنَ صَائِدٍ الدَّجَّالُ فَقُلْتُ اَتَحْلِفُ بِاللهِ قَالَ اِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَحْلِفُ عَلٰى ذٰلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ ﷺ۔

۲۸۲۰...... حضرت محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قسم کھا کر کہتے ہوئے دیکھا کہ ابن صائد دجال ہے۔ تو میں نے کہا: کیا تم اللہ کی قسم اٹھاتے ہو۔ انہوں نے کہا: میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنا، وہ اس بات پر نبی کریم ﷺ کے پاس قسم اٹھا رہے تھے اور نبی کریم ﷺ نے انکار نہ فرمایا۔[1]

۲۸۲۱...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيُّ اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتّٰى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِابْنِ صَيَّادٍ اَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُولُ اللهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُولُ الْاُمِّيِّينَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ اَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُولُ اللهِ فَرَفَضَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَالَ آمَنْتُ بِاللهِ وَبِرُسُلِهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَاذَا تَرٰى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَاْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ خُلِّطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنِّي قَدْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِيئًا فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ

۲۸۲۱...... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک جماعت میں ابن صیاد کی طرف نکلے۔ یہاں تک کہ اسے بنی مغالہ کے مکانوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے پایا اور ابن صیاد ان دنوں قریب البلوغ تھا اور اسے کچھ معلوم نہ ہو سکا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس کی کمر پر ضرب ماری۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد سے فرمایا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول (ﷺ) ہوں؟ ابن صیاد نے آپ ﷺ کی طرف دیکھ کر کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ امیوں کے رسول ہیں۔ پھر ابن صیاد نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: کیا آپ ﷺ گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے چھوڑ دیا اور فرمایا: میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے رسولوں پر۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: تو کیا دیکھتا ہے؟ ابن صیاد نے کہا: میرے پاس سچا (بھی) آتا ہے اور جھوٹا بھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تجھ پر اصل معاملہ تو پھر مشتبہ ہو گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: میں نے تجھ سے پوچھنے کے لئے ایک بات چھپائی ہوئی ہے۔ تو ابن صیاد نے کہا: وہ "دخ" ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: دور ہو تو اپنے اندازہ سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی

---

[1] حضرت عمرؓ کی اس قسم اور حضور ﷺ کے انکار نہ کرنے سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔ اسی طرح بعض دیگر روایات میں بھی اس طرح کا مضمون ہے۔ جواب سب کا یہ ہے کہ حضرت عمرؓ وغیرہ کی رائے یہ تھی کہ ابن صیاد ہی وہ ہے جو آخر زمانہ میں دجال کی صورت میں ظاہر ہو گا۔

لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذَرْنِي يَا رَسُولَ اللهِ اَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَاِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ وَقَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ الاَنْصَارِيُّ اِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتّٰى اِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّخْلَ طَفِقَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ وَهُوَ يَخْتِلُ اَنْ يَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فَرَآهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى فِرَاشٍ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا زَمْزَمَةٌ فَرَاَتْ اُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ يَا صَافِ وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ هٰذَا مُحَمَّدٌ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَاَثْنٰى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ اِنِّي لَاُنْذِرُكُمُوهُ مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلا وَقَدْ اَنْذَرَهُ قَوْمَهُ لَقَدْ اَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلٰكِنْ اَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعَلَّمُوا اَنَّهُ اَعْوَرُ وَاَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَيْسَ بِاَعْوَرَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَاَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الاَنْصَارِيُّ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ بَعْضُ اَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ حَذَّرَ النَّاسَ الدَّجَّالَ اِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ اَوْ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَقَالَ تَعَلَّمُوا اَنَّهُ لَنْ يَرٰى اَحَدٌ مِنْكُمْ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتّٰى يَمُوتَ -

اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: مجھے اجازت دیں اے اللہ کے رسول! میں اس کی گردن مار دوں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم اس پر مسلط نہ ہو سکو گے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اس کے قتل کرنے میں تمہارے لئے کوئی بھلائی نہیں ہے۔ حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس واقعہ کے بعد رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابی بن کعب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس باغ کی طرف چلے جس میں ابن صیاد تھا۔ یہاں تک کہ جب رسول اللہ ﷺ اس باغ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کھجوروں کے تنوں میں چھپنے لگے تاکہ ابن صیاد کے دیکھنے سے پہلے اسکی کچھ گفتگو سن سکیں۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اسے دیکھا کہ وہ اپنی ایک چادر میں لپٹا لیٹا ہوا اور کچھ گنگنا رہا ہے۔ پس ابن صیاد کی والدہ نے رسول اللہ ﷺ کو کھجور کے تنوں کی آڑ میں چھپتے ہوئے دیکھ لیا تو اس نے ابن صیاد سے کہا: اے صاف اور یہ ابن صیاد کا نام تھا۔ یہ محمد (ﷺ) ہیں تو ابن صیاد فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر وہ اسے چھوڑ دیتی تو وہ کچھ بیان کر دیتا۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف اس کی شان کے مطابق بیان کی۔ پھر دجال کا ذکر کیا تو فرمایا: میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور ہر نبی نے اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے۔ تحقیق! نوح علیہ السلام بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرا چکے ہیں لیکن میں تمہیں اس طرح بتاتا ہوں جس طرح کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتایا۔ جان رکھو کہ وہ بے شک کانا ہوگا اور اللہ تبارک و تعالیٰ کانا نہیں ہے۔ حضرت ابن شہاب نے کہا: مجھے عمر بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ اسے رسول اللہ ﷺ کے بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے خبر دی کہ آپ ﷺ نے دجال سے ڈراتے ہوئے اس دن فرمایا: اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا۔ جسے وہی پڑھ سکے گا جو اس کے عمل کو ناپسند کرتا ہوگا۔ یا ہر مومن اسے پڑھ سکے گا اور آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی اپنے رب العزت کو مرنے تک ہرگز نہ دیکھ سکے گا۔

۲۸۲۲...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ رَهْطٌ مِنْ اَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَتّٰى وَجَدَ ابْنَ صَيَّادٍ غُلَامًا قَدْ نَاهَزَ الْحُلُمَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِي مُعَاوِيَةَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ اِلٰى مُنْتَهٰى حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ وَفِي الْحَدِيثِ عَنْ يَعْقُوبَ قَالَ قَالَ اُبَيٌّ يَعْنِي فِي قَوْلِهِ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ قَالَ لَوْ تَرَكَتْهُ اُمُّهُ بَيَّنَ اَمْرَهُ -

۲۸۲۲...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ چلے اور آپ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت تھی جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے۔ یہاں تک کہ ابن صیاد نامی ایک بچے کو پایا جو کہ بلوغت کے قریب تھا اور بچوں کے ساتھ بنو معاویہ کے مکان میں کھیل رہا تھا۔ باقی حدیث حضرت یونس کی روایت کردہ حدیث ہی کی مثل ہے۔ البتہ اس روایت میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کاش اس کی والدہ اسے چھوڑ دیتی تو اس کا سارا معاملہ واضح ہو جاتا۔[1]

۲۸۲۳...... و حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِي نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ بِمَعْنٰى حَدِيثِ يُونُسَ وَصَالِحٍ غَيْرَ اَنَّ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ ابْنِ عُمَرَ فِي انْطِلَاقِ النَّبِيِّ ﷺ مَعَ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِلَى النَّخْلِ -

۲۸۲۳...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی ایک جماعت کے ساتھ جن میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے، ابن صیاد کے پاس سے گزرے اور وہ بنی مغالہ کے مکانوں کے پاس بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اور وہ بھی (ابن صیاد) لڑکا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اس حدیث میں یہ بات مذکور نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کھجوروں کے باغ کی طرف تشریف لے گئے۔

۲۸۲٤...... حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَائِدٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا اَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتّٰى مَلَاَ السِّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلٰى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللهُ مَا اَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَائِدٍ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُولَ

۲۸۲۴...... حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ابن صائد سے مدینہ کے کسی راستہ میں ملاقات ہو گئی تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس سے ایسی بات کہی جو اسے غصہ دلانے والی تھی۔ پس وہ اتنا پھولا کہ راستہ بھر گیا۔ پھر ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (اپنی پھوپھی) ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر ہوئے اور انہیں یہ خبر مل چکی تھی تو انہوں نے ابن عمر

---

[1] فائدہ...... آنحضرت ﷺ نے واضح طور پر بتلا دیا کہ دجال کے فتنہ میں مبتلا مت ہونا اور اسے خدا مت سمجھنے لگ جانا اور اس کی دو واضح نشانیاں یہ بتائیں کہ وہ یعنی دجال کانا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اندر یہ عیب نہیں۔ اسی طرح تم اس کو دنیا میں دیکھو گے جبکہ اللہ کو دنیا میں رہتے ہوئے دیکھ ہی نہیں سکتے۔

اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ آپ نے ابن صائد کے بارے میں کیا ارادہ کیا تھا۔ کیا تو نہیں جانتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (دجال) کسی پر غصہ کرنے کی وجہ سے ہی نکلے گا۔[1]

۲۸۲۵...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا حُسَيْنُ يَعْنِي ابْنَ حَسَنِ بْنِ يَسَارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ نَافِعٌ يَقُولُ ابْنُ صَيَّادٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ لَقِيتُهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ فَلَقِيتُهُ فَقُلْتُ لِبَعْضِهِمْ هَلْ تَحَدَّثُونَ اَنَّهُ هُوَ قَالَ لَا وَاللهِ قَالَ قُلْتُ كَذَبْتَنِي وَاللهِ لَقَدْ اَخْبَرَنِي بَعْضُكُمْ اَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ حَتّٰى يَكُونَ اَكْثَرَكُمْ مَالًا وَوَلَدًا فَكَذٰلِكَ هُوَ زَعَمُوا الْيَوْمَ قَالَ فَتَحَدَّثْنَا ثُمَّ فَارَقْتُهُ قَالَ فَلَقِيتُهُ لَقْيَةً اُخْرٰى وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ قَالَ فَقُلْتُ مَتٰى فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا اَرٰى قَالَ لَا اَدْرِي قَالَ قُلْتُ لَا تَدْرِي وَهِيَ فِي رَاْسِكَ قَالَ اِنْ شَاءَ اللهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ هٰذِهِ قَالَ فَنَخَرَ كَاَشَدِّ نَخِيرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ قَالَ فَزَعَمَ بَعْضُ اَصْحَابِي اَنِّي ضَرَبْتُهُ بِعَصًا كَانَتْ مَعِيَ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ وَاَمَّا اَنَا فَوَاللهِ مَا شَعَرْتُ قَالَ وَجَاءَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَحَدَّثَهَا فَقَالَتْ مَا تُرِيدُ اِلَيْهِ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّهُ قَدْ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يَبْعَثُهُ عَلَى النَّاسِ غَضَبٌ يَغْضَبُهُ۔

۲۸۲۵...... حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا: میں نے ابن صیاد سے دو مرتبہ ملاقات کی۔ میں اس سے ملا تو میں نے بعض لوگوں سے کہا: کیا تم بیان کرتے ہو کہ وہ وہی (دجال) ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! نہیں! میں نے کہا: تم نے مجھے جھوٹا کر دیا۔ اللہ کی قسم! تم میں سے بعض نے مجھے خبر دی کہ وہ ہرگز نہیں مرے گا یہاں تک کہ تم میں سے زیادہ مالدار اور صاحب اولاد ہو جائے گا۔ پس وہ ان دنوں لوگوں کے گمان میں ایسا ہی ہے۔ پھر ابن صیاد ہم سے باتیں کر کے جدا ہو گیا۔ پھر میں اس سے دوسری مرتبہ ملا تو اس کی آنکھ پھول چکی تھی۔ تو میں نے اس سے کہا: میں تیری آنکھ جو اس طرح دیکھ رہا ہوں یہ کب سے ہوئی ہے؟ اس نے کہا: میں نہیں جانتا۔ میں نے کہا: تو جانتا ہی نہیں حالانکہ یہ تو تیرے سر میں موجود ہے۔ اس نے کہا: اگر اللہ نے چاہا تو وہ تیری لاٹھی میں اسے پیدا کر دے گا۔ پھر اس نے گدھے کی طرح زور سے آواز نکالی۔ اس سے زیادہ سخت آواز میں نے نہیں سنی تھی اور میرے بعض ساتھیوں نے اندازہ لگایا کہ میں نے اسے اپنے پاس موجود لاٹھی سے مارا ہے یہاں تک کہ وہ ٹوٹ گئی ہے حالانکہ اللہ کی قسم! مجھے اس کا علم تک نہ تھا۔ (پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما آئے، یہاں تک کہ ام المؤمنین (سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے پاس حاضر ہوئے تو انہیں یہ واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے کہا: تیرا اس سے کیا کام تھا، کیا تو جانتا نہ تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کے پاس دجال کو بھیجنے والی سب سے پہلے وہ غصہ ہو گا جو اسے کسی پر آئے گا۔

---

[1] حضرت عمرؓ نے اسے گالی دی تھی اور کچھ برا بھلا کہا تھا۔ جیسا کہ اس کی کچھ تفصیل اگلی حدیث میں ہے۔ اور ابن صیاد کا پھولنا حقیقتاً تھا اور یہ بطور خرق عادت اللہ تعالیٰ نے اسے دیدیا ہو گا۔ اس میں کوئی بعید بات نہیں۔

باب-۵۲۷ باب ذکر الدجال وصفته وما معه

مسیح دجال کے ذکر کے بیان میں

۲۸۲۶...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرَ الدَّجَّالَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ النَّاسِ فَقَالَ اِنَّ اللهَ تَعَالَى لَيْسَ بِاَعْوَرَ اَلا وَاِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَاَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِئَةٌ -

۲۸۲۶...... حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے سامنے دجال کا ذکر کیا تو ارشاد فرمایا: بے شک! اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔ گویا کہ اس کی آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح ہوگی۔ [1]

۲۸۲۷...... حَدَّثَنِي اَبُو الرَّبِيعِ وَاَبُو كَامِلٍ قَالا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوبَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْمٰعِيلَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ كِلاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ -

۲۸۲۷...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث سابقہ حدیث (بے شک! اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا) ہی کی طرح مروی ہے۔

۲۸۲۸...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلا اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَمَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر -

۲۸۲۸...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی نے اپنی اپنی امت کو کانے دجال سے ڈرایا ہے۔ آگاہ رہو! بے شک وہ کانا ہوگا اور بے شک تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے۔ اسکی آنکھوں کے درمیان ک، ف، ر لکھا ہوا ہوگا۔

---

[1] فائدہ...... آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کو جن چند فتنوں سے بہت زیادہ ڈرایا ہے اور ان سے حفاظت کی خوب تاکید فرمائی ہے ان فتنوں میں سب سے زیادہ فتنہ دجال کا ہے۔ جس کا خروج حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے کچھ پہلے ہوگا۔ وہ کمزور ایمان والوں کو اپنے مافوق الفطرت اور خارقِ عادت معاملات کے ذریعہ گمراہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے بہت زیادہ قدرت دیں گے یہاں تک کہ وہ آسمانی مخلوق سے بھی جنگ کرنے اور انہیں ختم کرنے کا دعویٰ کرے گا اور آسمان کی جانب تیر اندازی کرے گا۔ اللہ کے حکم سے اور ایمان والوں کے ایمان کا حال جانچنے کیلئے تیر اس حال میں آسمان سے گریں گے کہ ان سے خون ٹپک رہا ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے باب لد کے مقام پر اسے قتل کریں گے۔ وہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا یعنی اسکی آنکھ کی جگہ سپاٹ ہوگی اور دوسری آنکھ ابھری ہوئی ہوگی۔ اس کی پیشانی پر "کافر" لکھا ہوگا جو اللہ کی طرف سے اس کے کفر و کذب کی واضح علامت ہوگا۔ اس باب میں اسی فتنہ سے متعلق تفصیلات زبان نبوت سے آشکار ہوئی ہیں۔

۲۸۲۹...... حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الدَّجَّالُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَ فَ رَ اَيْ كَافِرٌ۔

۲۸۲۹...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دجال کی آنکھوں کے درمیان ک،ف،ر یعنی کافر لکھا ہوا ہوگا۔

۲۸۳۰...... و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ ثُمَّ تَهَجَّاهَا كَ فَ رَ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ۔

۲۸۳۰...... صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دجال کی ایک آنکھ اندھی ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہے۔ پھر اس کے ہجے کیے یعنی ک،ف،ر اور ہر مسلمان اسے پڑھ لے گا۔[1]

۲۸۳۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى جُفَالُ الشَّعَرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ۔

۲۸۳۱...... صحابی رسول حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دجال کی بائیں آنکھ کانی ہوگی۔ گھنے بالوں والا ہوگا اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی اور (درحقیقت) اس کی دوزخ، جنت اور اس کی جنت، جہنم ہے۔

۲۸۳۲...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَاَنَا اَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنْهُ مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ اَحَدُهُمَا رَاْيَ الْعَيْنِ مَاءٌ اَبْيَضُ وَالْآخَرُ رَاْيَ الْعَيْنِ نَارٌ تَاَجَّجُ فَاِمَّا اَدْرَكَنَّ اَحَدٌ فَلْيَاْتِ النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَلْيُغَمِّضْ ثُمَّ لْيُطَاْطِئْ رَاْسَهُ فَيَشْرَبَ مِنْهُ فَاِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَاِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَؤُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ۔

۲۸۳۲...... صحابی رسول حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میں خوب جانتا ہوں کہ دجال کے ساتھ کیا ہوگا۔ اس کے ساتھ بہتی ہوئی نہریں ہوں گی۔ ان میں سے ایک کا پانی دیکھنے میں سفید ہوگا اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوئی آگ ہوگی۔ پس اگر کوئی آدمی اس کو پالے تو اس نہر میں جائے جسے بھڑکتی ہوئی آگ تصور کرے اور آنکھ بند کر کے اپنے سر کو جھکائے پھر اس سے پیئے بے شک وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور بے شک دجال بالکل بند آنکھ والا ہوگا۔ اس پر ایک موٹی پھلی ہوگی۔ اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا اور ہر لکھنے والا جاہل مؤمن اسے پڑھے گا۔[2]

---

[1] مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ اس کی پیشانی پر کافر یا ک ف ر حروف تہجی کی شکل میں ہوگا۔ بعض روایات سے دونوں طرح لکھا ہونا معلوم ہوتا ہے۔ ہر مسلمان صاحب حق جو اس کے کاموں کو ناپسند کرتا ہوگا اس کی پیشانی پر لکھے کافر کے الفاظ پڑھ سکے گا۔

[2] حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

۲۸۳۳...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ فِي الدَّجَّالِ اِنَّ مَعَهٗ مَاءً وَنَارًا فَنَارُهٗ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاؤُهٗ نَارٌ فَلَا تَهْلِكُوا۔

۲۸۳۳...... صحابی رسول حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دجال کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی۔ پس اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہوگا اور اس کا پانی آگ ہوگی۔ پس تم ہلاک نہ ہونا۔

۲۸۳۴...... قَالَ اَبُو مَسْعُودٍ وَاَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ۔

۲۸۳۴...... حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے بھی یہی سابقہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی۔

۲۸۳۵...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو اَبِي مَسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَهٗ اِلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فَقَالَ لَهٗ عُقْبَةُ حَدِّثْنِي مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الدَّجَّالِ قَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ يَخْرُجُ وَاِنَّ مَعَهٗ مَاءً وَنَارًا فَاَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَاَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَاِنَّهٗ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ فَقَالَ عُقْبَةُ وَاَنَا قَدْ سَمِعْتُهٗ تَصْدِيقًا لِحُذَيْفَةَ۔

۲۸۳۵...... حضرت ربعی بن حراش رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ عقبہ بن عمرو بن ابو مسعود انصاری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی طرف چلا تو عقبہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے کہا: مجھ سے وہ حدیث روایت کریں جو آپ نے دجال کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: بے شک دجال نکلے گا تو اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی۔ پس لوگ جسے پانی تصور کریں گے وہ ٹھنڈا میٹھا پانی ہوگا۔ پس تم میں سے جو اسے پالے تو اسی میں کود جائے جسے آگ تصور کرے کیونکہ وہ ٹھنڈا میٹھا اور پاکیزہ پانی ہوگا تو حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے حذیفہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ میں نے بھی آپ ﷺ سے اسی طرح سنا ہے۔

۲۸۳۶...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَاَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ

۲۸۳۶...... حضرت ربعی بن حراش رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ابو مسعود رضی اللہ عنہ اکٹھے ہوگئے تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ان سے زیادہ جانتا ہوں کہ دجال کے ساتھ کیا ہوگا؟ بے شک اس کے ساتھ ایک نہر پانی کی اور ایک نہر آگ کی ہوگی۔ پس جسے تم آگ تصور کروگے وہ پانی ہوگا اور جسے تم پانی تصور

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

● ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جس چیز کے بارے میں وہ دوزخ ہونے کا دعویٰ کرے گا اور بظاہر وہ دوزخ ہی معلوم ہوتی ہوگی، حقیقتاً وہ جنت ہوگی اور اگر وہ کسی کو اس میں ڈال دے یا کوئی اس کی دوزخ میں ڈالا جائے تو وہ اسے جنت تصور کرے اور وہ حقیقتاً جنت ہی کا مستحق ہوگا۔ ابن ماجہ کی روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ: جو کوئی اس کی آگ اور دوزخ میں مبتلا کیا جائے اسے چاہیئے کہ اللہ سے فریاد کرے اور سورۃ الکہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرے وہ اس کیلئے ٹھنڈی اور سلامتی والی ہوجائے گی"۔

حُذَيْفَةُ لَاَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ اَعْلَمُ مِنْهُ اِنَّ مَعَهُ نَهْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهْرًا مِنْ نَارٍ فَاَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ اَنَّهُ نَارٌ مَاءٌ وَاَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ اَنَّهُ مَاءٌ نَارٌ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَاَرَادَ الْمَاءَ فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِي يَرَاهُ اَنَّهُ نَارٌ فَاِنَّهُ سَيَجِدُهُ مَاءً قَالَ اَبُو مَسْعُودٍ هٰكَذَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ـ

کرو گے وہ آگ ہوگی۔ پس تم میں سے جو اسے پالے اور پانی کا ارادہ کرے تو چاہئے کہ وہ اسی سے پئے جسے آگ تصور کرے کیونکہ وہ اسے پانی ہی پائے گا۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح فرماتے ہوئے سنا۔

۲۸۳۷...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اُخْبِرُكُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَدِيثًا مَا حَدَّثَهُ نَبِيٌّ قَوْمَهُ اِنَّهُ اَعْوَرُ وَاِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِي يَقُولُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَاِنِّي اَنْذَرْتُكُمْ بِهِ كَمَا اَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ ـ

۲۸۳۷...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

کیا میں تمہیں دجال کے بارے میں ایسی خبر نہ دوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں دی۔ بے شک وہ کانا ہوگا اور وہ جنت اور دوزخ کی مثل لے کر آئے گا۔ پس جسے وہ جنت کہے گا وہ جہنم ہوگی اور میں تمہیں اس سے اسی طرح ڈراتا ہوں جیسا کہ نوح علیہ السلام نے اس سے اپنی قوم کو ڈرایا۔ [1]

۲۸۳۸...... حَدَّثَنَا اَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي يَحْيٰى بْنُ جَابِرٍ الطَّائِيُّ قَاضِي حِمْصَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ يَحْيٰى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيهِ جُبَيْرِ ابْنِ نُفَيْرٍ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رُحْنَا اِلَيْهِ عَرَفَ ذٰلِكَ فِينَا فَقَالَ مَا شَاْنُكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ

۲۸۳۸...... حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ ایک صبح رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے (اس فتنہ کی کبھی) تحقیر کی اور کبھی بڑا کر کے بیان فرمایا۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے ایک جھنڈ میں ہے۔ پس جب ہم شام کو آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ہم سے اس بارے میں معلوم کر لیا تو فرمایا: تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے صبح دجال کا ذکر کیا اور اس میں آپ ﷺ نے کبھی تحقیر کی اور کبھی اس فتنہ کو بڑا کر کے بیان کیا، یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے ایک جھنڈ میں ہے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے بارے میں دجال کے علاوہ دوسرے فتنوں کا زیادہ خوف کرتا ہوں۔ اگر وہ میری موجودگی میں ظاہر ہو گیا تو تمہارے بجائے میں اس کا مقابلہ کروں گا اور اگر میری غیر موجودگی میں ظاہر ہوا تو ہر شخص خود اس سے مقابلہ کرنے والا ہوگا اور اللہ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ اور نگہبان ہوگا۔ بے شک (دجال) نوجوان، گھنگریالے بالوں والا اور پھولی ہوئی

[1] اس سے معلوم ہوا کہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے فتنہ دجال سے اپنی قوم کو آگاہ کیا ہے اور اس سے بچنے کی تاکید و طریقہ بیان فرمایا ہے۔

ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ غَيْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ اِنْ يَخْرُجْ وَاَنَا فِيكُمْ فَاَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَاِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِئَةٌ كَاَنِّي اُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ اَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَاْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ اِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّأْمِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللهِ فَاثْبُتُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْاَرْضِ قَالَ اَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ اَيَّامِهِ كَاَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ اَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا اِسْرَاعُهُ فِي الْاَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ فَيَاْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَاْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًا وَاَسْبَغَهُ ضُرُوعًا وَاَمَدَّهُ خَوَاصِرَ ثُمَّ يَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ لَيْسَ بِاَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا اَخْرِجِي كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا

آنکھ والا ہو گا۔ گویا کہ میں اسے عبدالعزیٰ بن قطن کے ساتھ تشبیہ دیتا ہوں۔ پس تم میں سے جو کوئی اسے پالے تو چاہیے کہ اس پر سورۃ کہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرے۔ بے شک اس کا خروج شام اور عراق کے درمیان سے ہو گا۔ پھر وہ اپنے دائیں اور بائیں جانب فساد برپا کرے گا۔ اے اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ زمین میں کتنا عرصہ رہے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چالیس دن اور ایک دن سال کے برابر اور ایک دن ایک مہینہ کے برابر اور ایک دن ہفتہ کے برابر ہو گا اور باقی ایام تمہارے عام دنوں کے برابر ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ دن جو سال کے برابر ہو گا کیا اس میں ہمارے لئے ایک دن کی نمازیں پڑھنا کافی ہو گا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں بلکہ تم ایک سال کی نمازوں کا اندازہ کر لینا۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس کی زمین میں چلنے کی تیزی کیا ہو گی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس بارش کی طرح جسے پیچھے سے ہوا دھکیل رہی ہو۔ پس وہ ایک قوم کے پاس آئے گا اور انہیں دعوت دے تو وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی دعوت قبول کر لیں گے پھر وہ آسمان کو حکم دے گا تو بارش برسائے گا اور زمین سبزہ اگائے گی اور اسے چرنے والے جانور شام کے وقت آئیں گے تو ان کے کوہان پہلے سے لمبے، تھن بڑے اور کوکھیں تنی ہوئی ہوں گی۔ پھر وہ ایک اور قوم کے پاس جائے گا اور انہیں دعوت دے گا۔ وہ اس کے قول کو رد کر دیں گے تو وہ ان سے واپس لوٹ آئے گا پس وہ قحط زدہ ہو جائیں گے کہ ان کے پاس دن کے مالوں میں سے کچھ بھی نہ رہے گا۔ پھر وہ ایک بنجر اور ویران زمین کے پاس سے گزرے گا اور اسے کہے گا کہ اپنے خزانے کو نکال دے تو زمین کے خزانے اس کے پاس ایسے آئیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سرداروں کے پاس آتی ہیں۔ پھر وہ ایک کڑیل اور کامل الشباب آدمی کو بلائے گا اور اسے تلوار مار کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا اور دونوں ٹکڑوں کو علیحدہ علیحدہ کر کے ایک تیر کی مسافت پر رکھ دے گا۔ پھر وہ اس (مردہ) کو آواز دے گا تو وہ زندہ ہو کر چمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ ہنستا ہوا آئے گا۔ دجال کے اسی افعال کے دوران اللہ

كَفَّيْهِ عَلٰى اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ اِذَا طَاْطَاَ رَاْسَهُ قَطَرَ
وَاِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ
لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ اِلَّا مَاتَ وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي
حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتّٰى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ
فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَاْتِي عِيسٰى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ
عَصَمَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ
وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ
كَذٰلِكَ اِذْ اَوْحَى اللّٰهُ اِلٰى عِيسٰى اِنِّي قَدْ اَخْرَجْتُ
عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرِّزْ عِبَادِي اِلَى
الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَاْجُوجَ وَمَاْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ
حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ
فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ كَانَ
بِهٰذِهِ مَرَّةً مَاءٌ وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَاَصْحَابُهُ
حَتّٰى يَكُونَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ
دِينَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى
وَاَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ
فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ
نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَاَصْحَابُهُ اِلَى الْاَرْضِ فَلَا
يَجِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَهُ زَهَمُهُمْ
وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَاَصْحَابُهُ اِلَى اللّٰهِ
فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ
فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ مَطَرًا لَا
يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ
حَتّٰى يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَنْبِتِي
ثَمَرَتَكِ وَرُدِّي بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ تَاْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ
الرُّمَّانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ
حَتّٰى اَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ
النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ

تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو بھیجے گا۔ وہ دمشق کے مشرق میں سفید
منارے کے پاس زرد رنگ کے حلے پہنے ہوئے دو فرشتوں کے
کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے جب وہ اپنے سر کو جھکائیں گے
تو اس سے قطرے گریں گے اور جب اپنے سر کو اٹھائیں گے تو اس سے
سفید موتیوں کی طرح قطرے ٹپکیں گے اور جو کافر بھی ان کی خوشبو
سونگھے گا وہ مرے بغیر رہ نہ سکے گا اور ان کی خوشبو وہاں تک پہنچے گی
جہاں تک ان کی نظر جائے گی۔ پس حضرت مسیح علیہ السلام (دجال) کو
طلب کریں گے۔ پھر عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے پاس وہ قوم آئے گی
جسے اللہ نے دجال سے محفوظ رکھا تھا۔ پس عیسیٰ علیہ السلام ان کے
چہروں کو صاف کریں گے اور انہی جنت میں ملنے والے ان کے درجات
بتائیں گے۔ پس اسی دوران حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اللہ رب العزت
وحی نازل فرمائیں گے کہ تحقیق! میں نے اپنے ایسے بندوں کو نکالا ہے
کہ کسی کو ان کے ساتھ لڑنے کی طاقت نہیں۔ پس آپ میرے بندوں
کو حفاظت کیلئے طور کی طرف لے جائیں اور اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو
بھیجے گا اور وہ ہر اونچائی سے نکل پڑیں گے۔ ان کی اگلی جماعتیں بحیرہ
طبری پر سے گزرے گی اور اس کا سارا پانی پی جائے گی اور ان کی آخری
جماعتیں گزریں گی تو کہیں گی کہ اس جگہ کسی وقت پانی موجود تھا اور اللہ
کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی محصور ہو جائیں گے، یہاں
تک کہ ان میں کسی ایک کیلئے بیل کی سری بھی تم میں سے کسی ایک کیلئے
آج کل کے سو دینار سے افضل و بہتر ہو گی۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ
السلام اور ان کے ساتھی اللہ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج
کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کرے گا۔ وہ ایک جان کی موت کی طرح
سب کے سب یک لخت مر جائیں گے۔ پھر اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام
اور ان کے ساتھی زمین کی طرف اتریں گے تو زمین میں ایک بالشت کی
جگہ بھی یاجوج ماجوج کی علامات اور بدبو سے انہیں خالی نہ ملے گی۔ پھر
اللہ کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ
بختی اونٹوں کی گردنوں کے برابر پرندے بھیجیں گے جو انہیں اٹھا
کر لے جائیں گے اور جہاں اللہ چاہے وہ انہیں پھینک دیں گے پھر اللہ

النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ إِذْ بَعَثَ اللهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ۔

تعالیٰ بارش بھیجے گا جس سے ہر مکان خواہ وہ مٹی کا ہو یا بالوں کا آئینہ کی طرح صاف ہو جائے گا اور زمین مثل باغ یا حوض کے دھل جائے گی۔ پھر زمین سے کہا جائے گا: اپنے پھل کو اگادے اور اپنی برکت کو لوٹادے پس ان دنوں ایسی برکت ہو گی کہ ایک انار کو ایک پوری جماعت کھائے گی اور اس کے چھلکے میں سایہ حاصل کرے گی اور دودھ میں اتنی برکت دے دی جائے گی کہ ایک دودھ دینے والی گائے قبیلہ کے لوگوں کیلئے کافی ہو جائے گی اور ایک دودھ دینے والی اونٹنی ایک بڑی جماعت کیلئے کافی ہو گی اور ایک دودھ دینے والی بکری پورے گھرانے کیلئے کفایت کر جائے گی۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے تک پہنچ جائے گی۔ پھر ہر مسلمان اور ہر مؤمن کی روح قبض کر لی جائے گی اور بُرے لوگ ہی باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح کھلے بندوں جماع کریں گے۔ پس انہی پر قیامت قائم ہو گی۔[1]

۲۸۳۹...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ دَخَلَ حَدِيثُ أَحَدِهِمَا فِي حَدِيثِ الْآخَرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ مَا ذَكَرْنَا وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهِ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتّٰى يَنْتَهُوا إِلَى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي

۲۸۳۹...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی یہی سابقہ حدیث اسی سند سے مروی ہے، اس روایت میں اس جملہ کے بعد کہ: "اس جگہ کسی موقعہ پر پانی تھا" یہ اضافہ ہے کہ پھر وہ خمر کے پہاڑ کے پاس پہنچیں گے اور وہ بیت المقدس کا پہاڑ ہے تو وہ کہیں گے: تحقیق! ہم نے سب زمین والوں کو قتل کر دیا۔ آؤ ہم آسمان والوں کو بھی قتل کریں۔ پھر وہ آسمان کی طرف تیر پھینکیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ ان پر ان کے تیروں کو خون آلود کر کے لوٹائے گا اور ابن حُجر رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ میں نے اپنے بندوں کو نازل کیا ہے، جنہیں قتل

---

[1] فائدہ...... اس طویل حدیث سے معلوم ہوا کہ دجال کے حالات کیا ہوں گے اور وہ کس قدر گمراہ کن اوصاف کا حامل ہو گا۔ اور اس کے خروج کے بعد دنیا کے حالات کیا ہوں گے۔ قیامت کے بالکل قریب کیا احوال پیش آئیں گے۔ یہ بھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قیامت ان لوگوں پر آئیگی جو کافر ہوں گے۔ اور نفسانی خواہشات کی تکمیل کیلئے اس حد تک گر جائیں گے کہ جانوروں کو بھی شرمندہ کریں گے۔ والعیاذ باللہ۔

اسی طرح اس حدیث میں یہ بھی بتلایا گیا کہ خروج دجال کے بعد اس کی زندگی کا ایک دن ایک سال کے برابر ہو گا، دوسرا ایک ماہ کے اور تیسرا ایک ہفتہ کے برابر ہو گا۔ صحابہؓ کے سوال پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس دن میں صرف پانچ نمازیں کافی نہیں ہوں گی بلکہ وقت کا اندازہ کر کے نمازوں کا حساب کرنا ہو گا۔ نوویؒ نے فرمایا کہ اس دن کی فجر کے بعد جب اتنا وقت گزر جائے جتنا کہ عموماً عام دنوں میں فجر و ظہر کے درمیان ہوتا ہے تو اس وقت ظہر کی نماز پڑھو، جب اتنا وقت گزر جائے جتنا عام دنوں میں ظہر و عصر کے مابین ہوتا ہے تو عصر پڑھنا۔ وعلیٰ ہذا القیاس

السَّمَاء فَيَرْمُونَ بِنشَّابِهِمْ إِلَى السَّمَاء فَيَرُدُّ اللهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوبَةً دَمًا وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ فَإِنِّي قَدْ أَنْزَلْتُ عِبَادًا لِي لا يَدَيْ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ۔

کرنے پر کسی کو قدرت حاصل نہیں ہے۔

باب-۵۲۸ باب في صفة الدجال وتحريم المدينة عليه وقتله المؤمن واحيائه

دجال کے وصف اور اس مدینہ کی حرمت اور اسکا مؤمن کو قتل اور زندہ کرنے کے بیان میں

۲۸۴۰...... حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ وَالسِّيَاقُ لِعَبْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي و قَالَ الْآخَرَان حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا قَالَ يَأْتِي وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْتَهِي إِلَى بَعْضِ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُولُ لَهُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ أَتَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ فَيَقُولُونَ لا قَالَ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ وَاللهِ مَا كُنْتُ فِيكَ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْآنَ قَالَ فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ قَالَ أَبُو إِسْحَقَ يُقَالُ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ هُوَ الْخَضِرُ عَلَيْهِ السَّلام -

۲۸۴۰...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہم سے دجال کے متعلق ایک لمبی حدیث بیان کی۔ اسی حدیث کے درمیان ہمیں آپ ﷺ نے بتایا کہ وہ آئے گا لیکن مدینہ کی گھاٹیوں میں داخل ہونا، اس پر حرام ہو گا۔ وہ مدینہ کے قریب بعض بنجر زمینوں تک پہنچے گا۔ پس ایک دن اس کی طرف ایک ایسا آدمی نکلے گا جو لوگوں میں سب سے افضل یا افضل لوگوں میں سے ہو گا۔ وہ بزرگ اس سے کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کے بارے میں ہم کو رسول اللہ ﷺ نے حدیث بیان کی تھی۔ تو دجال کہے گا: اگر میں اس آدمی کو قتل کر دوں اور پھر اسے زندہ کر دوں تو تمہاری کیا رائے ہے؟ پھر بھی تم میرے معاملہ میں شک کرو گے؟ وہ کہیں گے: نہیں! تو وہ اسے قتل کرے گا پھر اسے زندہ کرے گا تو وہ آدمی کہے گا: جب اسے زندہ کیا جائے گا: اللہ کی قسم! مجھے تیرے بارے میں اب جتنی بصیرت ہے اتنی پہلے نہ تھی۔ پھر دجال اسے دوبارہ قتل کرنے کا ارادہ کرے گا لیکن اس پر قادر نہ ہو گا۔ حضرت ابو اسحٰق نے کہا: کہا جاتا ہے کہ وہ آدمی حضرت خضر علیہ السلام ہوں گے۔ [1]

۲۸۴۱...... و حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

۲۸۴۱...... اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث مبارکہ سابقہ حدیث ہی

---

[1] فائدہ...... اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دجال مدینہ منورہ (زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً) میں داخل نہ ہو سکے گا۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ بقول راوی جس شخص کو دجال قتل کر کے دوبارہ زندہ کرے گا وہ حضرت خضر علیہ السلام ہوں گے۔ ابن حبان نے اپنی مسند میں یہ بات نقل کی ہے کہ "صحابہؓ کا خیال تھا کہ وہ شخص حضرت خضر علیہ السلام ہوں گے" بعض علماء نے اس کا انکار کیا ہے۔ لیکن راجح بات یہ ہے کہ اس معاملہ میں سکوت کیا جائے کیونکہ کسی صحیح روایت میں یہ بات حتمی طور پر نہیں بتائی گئی ہے۔

الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هٰذَا الاسْنَادِ بِمِثْلِهِ ۔

کی طرح مروی ہے۔

٢٨٤٢...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ مِنْ اَهْلِ مَرْوٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبِي الْوَدَّاكِ عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَيَقُولُونَ لَهُ اَيْنَ تَعْمِدُ فَيَقُولُ اَعْمِدُ اِلٰى هٰذَا الَّذِي خَرَجَ قَالَ فَيَقُولُونَ لَهُ اَوَ مَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَيَقُولُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَيَقُولُونَ اقْتُلُوهُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ اَنْ تَقْتُلُوا اَحَدًا دُونَهُ قَالَ فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ اِلَى الدَّجَّالِ فَاِذَا رَآهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ هٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ فَيَاْمُرُ الدَّجَّالُ بِهِ فَيُشَبَّحُ فَيَقُولُ خُذُوهُ وَشُجُّوهُ فَيُوسَعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا قَالَ فَيَقُولُ اَوَ مَا تُؤْمِنُ بِي قَالَ فَيَقُولُ اَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُؤْشَرُ بِالْمِئْشَارِ مِنْ مَفْرِقِهِ حَتّٰى يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ قُمْ فَيَسْتَوِي قَائِمًا قَالَ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ اَتُؤْمِنُ بِي فَيَقُولُ مَا ازْدَدْتُ فِيكَ اِلا بَصِيرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُولُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهُ لا يَفْعَلُ بَعْدِي بِاَحَدٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَيَاْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ فَيُجْعَلَ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ اِلٰى تَرْقُوَتِهِ نُحَاسًا فَلا يَسْتَطِيعُ اِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ فَيَاْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْذِفُ بِهِ فَيَحْسِبُ النَّاسُ اَنَّمَا قَذَفَهُ اِلَى النَّارِ وَاِنَّمَا اُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۔

٢٨٤٢...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
دجال نکلے گا تو مؤمنین میں ایک آدمی کی طرف متوجہ ہوگا۔ تو اسے دجال کے پہرہ دار ملیں گے وہ اس سے کہیں گے: کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ کہے گا: میں اس کی طرف کا ارادہ رکھتا ہوں جس کا خروج ہوا ہے۔ وہ اس سے کہیں گے: ہمارے رب میں تو کوئی پوشیدگی نہیں ہے۔ تو وہ کہیں گے اسے قتل کردو۔ پھر وہ ایک دوسرے سے کہیں گے: کیا تم کو تمہارے رب نے منع کیا کہ تم اس کے علاوہ کسی کو قتل نہ کرنا۔ پس وہ اس (مؤمن) کو دجال کی طرف لے جائیں گے۔ جب مؤمن اسے دیکھے گا تو کہے گا: اے لوگو! یہ وہ دجال ہے جس کا رسول اللہ ﷺ نے ذکر کیا۔ پھر دجال اس کے سر پھاڑنے کا حکم دے گا تو کہے گا: اسے پکڑلو اور اس کا سر پھاڑ ڈالو۔ پھر اس کی کمر اور پیٹ پر سخت ضرب لگوائے گا۔ پھر دجال اس سے کہے گا: کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لاتا؟ تو وہ کہے گا: تو مسیح الکذاب ہے پھر دجال اسے آرے کے ساتھ چیرنے کا حکم دے گا اور اس کی مانگ سے شروع کر کے اس کے دونوں پاؤں تک کو آرے سے چیر کر جدا کردیا جائے گا۔ پھر دجال اس کے جسم کے دونوں ٹکڑوں کے درمیان چلے گا۔ پھر اسے کہے گا: کھڑا ہو جا تو وہ سیدھا کھڑا ہو جائے گا۔ پھر اس سے کہے گا: کیا تو مجھ پر ایمان نہیں لاتا؟ تو وہ (مؤمن) کہے گا: مجھے تیرے بارے میں پہلے سے زیادہ بصیرت عطا ہو گئی ہے۔ پھر وہ کہے گا: اے لوگو! یہ (دجال) میرے بعد کسی بھی اور آدمی سے ایسا نہ کر سکے گا۔ پھر دجال اسے ذبح کرنے کیلئے پکڑے گا (لیکن) اس کی گردن اور ہنسلی کے درمیانی جگہ تانبے کی ہو جائے گی اور اسے ذبح کرنے کا کوئی راستہ نہ ملے گا۔ پھر وہ اس کے ہاتھ اور پاؤں پکڑ کر پھینک دے گا تو وہ لوگ گمان کریں گے کہ اس نے اسے آگ کی طرف پھینکا ہے حالانکہ اسے جنت میں ڈال دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ آدمی رب العالمین کے ہاں سب سے بڑی شہادت کا حامل ہوگا۔

باب-۵۲۹ باب في الدجال وهو اهون على الله عزوجل

دجال کا اللہ کے نزدیک حقیر ہونے کے بیان میں

۲۸۴۳...... حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَاَلَ اَحَدٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُ قَالَ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ اِنَّهُ لا يَضُرُّكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّهُمْ يَقُولُونَ اِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالاَنْهَارَ قَالَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذٰلِكَ -

۲۸۴۳...... حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے مجھ سے زیادہ کسی نے بھی دجال کے متعلق سوال نہیں کئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس بارے میں کیوں زیادہ فکر مند ہو؟ وہ تم کو کوئی ضرر نہ پہنچا سکے گا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ کھانا اور نہریں ہوں گی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ حقیر ہوگا۔

۲۸۴۴...... حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَاَلَ اَحَدٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُهُ قَالَ وَمَا سُؤَالُكَ قَالَ قُلْتُ اِنَّهُمْ يَقُولُونَ مَعَهُ جِبَالٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ وَنَهَرٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذٰلِكَ -

۲۸۴۴...... حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت مروی ہے کہ کسی نے بھی نبی کریم ﷺ سے دجال کے متعلق مجھ سے زیادہ نہیں پوچھا۔ راوی حدیث نے کہا: تم نے کیا پوچھا تھا؟ میں نے کہا: (اے اللہ کے رسول!) لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹی اور گوشت کے پہاڑ ہوں گے اور پانی کی نہر ہوگی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ حقیر ہوگا۔[1]

۲۸۴۵......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا جَرِيرٌ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ح و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ اِبْرَاهِيمَ ابْنِ حُمَيْدٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ يَزِيدَ فَقَالَ لِي اَيْ بُنَيَّ -

۲۸۴۵...... ان اسناد سے بھی یہ حدیث سابقہ حدیث ہی کی طرح مروی ہے۔ البتہ یزید کی سند میں یہ اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: "اے میرے بیٹے!"۔

---

[1] فائدہ...... مطلب یہ ہے کہ وہ اللہ کے نزدیک انتہائی حقیر ہوگا اور اس کے ساتھ مافوق العادت اشیاء ہونے کے باوجود اس کی حیثیت اللہ کے نزدیک کچھ نہ ہوگی اور وہ اہل ایمان اور مؤمنین مخلصین کو گمراہ نہ کر سکے گا بلکہ ان کے ایمان ویقین میں اضافہ ہی ہوگا۔

باب-۵۳۰ باب في خروج الدجال ومكثه في الارض ونزول عيسى وقتله اياه وذهاب اهل الخير والايمان وبقاء شرار الناس وعبادتهم الاوثان والنفخ في الصور وبعث من في القبور

خروجِ دجال اور اس کا زمین میں ٹھہرنے اور عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور اسے قتل کرنے، اہل ایمان اور نیک لوگوں کے اٹھ جانے اور برے کے باقی رہ جانے اور بتوں کی پوجا کرنے اور صور میں پھونکے جانے اور قبروں سے اٹھائے جانے کے بیان میں

۲۸۴۶...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمِ ابْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو وَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا هٰذَا الْحَدِيثُ الَّذِي تُحَدِّثُ بِهِ تَقُولُ اِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ اِلَى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ اَوْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اَوْ كَلِمَةً نَحْوَهُمَا لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اُحَدِّثَ اَحَدًا شَيْئًا اَبَدًا اِنَّمَا قُلْتُ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ اَمْرًا عَظِيمًا يُحَرَّقُ الْبَيْتُ وَيَكُونُ وَيَكُونُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي اُمَّتِي فَيَمْكُثُ اَرْبَعِينَ لَا اَدْرِي اَرْبَعِينَ يَوْمًا اَوْ اَرْبَعِينَ شَهْرًا اَوْ اَرْبَعِينَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَاَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّاْمِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ اَوْ اِيمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ حَتَّى لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ قَالَ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ

۲۸۴۶...... حضرت یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو سے سنا اور ان کے پاس ایک آدمی نے آکر عرض کیا: یہ حدیث کیسے ہے جسے آپ روایت کرتے ہیں کہ قیامت اس اس طرح قائم ہو گی۔ انہوں نے کہا: سبحان اللہ یا لا الٰہ الا اللہ یا اسی طرح کا کوئی اور کلمہ کہا کہ میں نے پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ میں کسی سے بھی کبھی کوئی حدیث روایت نہ کروں گا۔[1] میں نے تو یہ کہا تھا: عنقریب تھوڑی ہی مدت کے بعد ایک بہت بڑا حادثہ دیکھو گے۔ جو گھر کو جلا دے گا اور جو ہونا ہے وہ ضرور ہو گا۔ پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجال میری امت میں خروج کرے گا اور ان (میری امت) میں چالیس دن ٹھہرے گا اور میں نہیں جانتا کہ چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کو بھیجے گا۔ گویا کہ وہ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں (یعنی ان کے مشابہ ہوں گے) تو وہ تلاش کر کے دجال کو قتل کر دیں گے۔ پھر لوگ سات سال اس طرح گزاریں گے کہ کسی بھی دو اشخاص کے درمیان کوئی عداوت نہ ہو گی۔ پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا جس سے زمین پر کوئی ایسا آدمی باقی نہیں رہے گا کہ اس کی روح قبض کر لی جائے گی کہ جس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر بھی بھلائی یا ایمان ہو گا یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی پہاڑ کے اندر داخل ہو گیا تو وہ اس میں اس تک پہنچ کر اسے قبض کر کے ہی چھوڑے گی۔ اسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ پھر

---

[1] اس ارشاد کا مقصد یہ ہے کہ انسان کی فہم وحافظہ میں کبھی غلطی واقع ہو جاتی ہے اور بعض اوقات سننے والے بات کو پوری طرح نہیں سمجھتے۔ تو حدیث کا مفہوم تبدیل ہونے کے خدشہ کے پیش نظر انہوں نے حدیث بیان نہ کرنے کی بات فرمائی۔

الطَّيْرِ وَاَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُوْنَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ اَلَا تَسْتَجِيبُوْنَ فَيَقُولُوْنَ فَمَا تَاْمُرُنَا فَيَاْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَلَا يَسْمَعُهُ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰى لِيْتًا وَرَفَعَ لِيْتًا قَالَ وَاَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ اِبِلِهِ قَالَ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللّٰهُ مَطَرًا كَاَنَّهُ الطَّلُّ اَوِ الظِّلُّ نُعْمَانُ الشَّاكُّ فَتَنْبُتُ مِنْهُ اَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُوْنَ ثُمَّ يُقَالُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ هَلُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ ﴿وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْئُوْلُوْنَ﴾ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ اَخْرِجُوا بَعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ اَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ قَالَ فَذَاكَ يَوْمَ ﴿يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا﴾ وَذٰلِكَ ﴿يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ﴾ -

بُرے لوگ ہی باقی رہ جائیں گے جو چڑیوں کی طرح جلد باز اور بے عقل درندہ صفت ہوں گے وہ کسی نیکی کو نہ پہچانیں گے اور نہ برائی کو برائی تصور کریں گے ان کے پاس شیطان کسی بھیس میں آئے گا تو وہ کہے گا: کیا تم میری بات نہیں مانتے؟ تو وہ کہیں گے کہ تو ہمیں کیا حکم دیتا ہے۔ تو شیطان انہیں بتوں کی پوجا کرنے کا حکم دے گا اور وہ اسی بت پرستی میں ڈوبے ہوئے ہوں گے ان کا رزق اچھا ہوگا اور ان کی زندگی عیش و عشرت کی ہوگی۔ پھر صور پھونکا جائے گا جو بھی اس کی آواز سنے گا وہ اپنی گردن کو ایک مرتبہ ایک طرف جھکائے گا اور دوسری طرف سے اٹھا لے گا اور جو شخص سب سے پہلے صور کی آواز سنے گا وہ اپنے اونٹوں کا حوض درست کر رہا ہوگا۔ وہ بے ہوش ہو جائے گا اور دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے پھر اللہ بھیجے گا یا فرمایا اللہ شبنم کی طرح بارش نازل کرے گا جس سے لوگوں کے جسم اُگ پڑیں گے پھر صور میں دوسری دفعہ پھونکا جائے گا تو لوگ کھڑے ہو جائیں گے اور دیکھتے ہوں گے۔ پھر کہا جائے گا: اے لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ اور ان کو کھڑا کرو۔ ان سے سوال کیا جائے گا پھر کہا جائے گا: دوزخ کیلئے ایک جماعت نکالو۔ تو کہا جائے گا: کتنے لوگوں کی جماعت؟ کہا جائے گا ہر ہزار سے نو سو ننانوے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا اور اس دن پنڈلی کھول دی جائے گی۔ [1]

۲۸۴۷...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

۲۸۴۷...... حضرت یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ میں نے ایک آدمی کو عبد اللہ بن عمرو سے کہتے ہوئے سنا کہ آپ کہتے ہیں کہ قیامت فلاں، فلاں علامات پر قائم ہو گی۔ تو انہوں نے کہا: میں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ میں تم سے کوئی بھی

---

[1] اس حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے قیامت کے وقوع اور اس کے بعد کے احوال بیان فرمائے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول روایات صحیحہ کی بناء پر برحق ہے اور اصل سنت میں سے کوئی اس کا منکر نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور ﷺ کی شریعت کے متبع بن کر تشریف لائیں گے نہ کہ بحیثیت مستقل نبی کے۔

پنڈلی کھول دیا جانا کنایہ ہے اس دن کی ہولناکی، شدت اور معاملات کی سختی سے۔ یہ محاورہ اہل عرب کے ہاں مشہور ہے اور اصل اس کی یہ ہے کہ جب کوئی شخص کسی کام کو اہتمام سے سرانجام دینا چاہتا ہے تو وہ اپنے ازار اور کپڑوں کو سمیٹنا اور پائنچوں کو اونچا کر لیتا ہے جس سے پنڈلی کھل جاتی ہے حاصل کلام یہ ہے کہ جس دن ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے جہنم کیلئے نکالے جائیں گے اس کی شدت کا کیا حال ہوگا۔ والعیاذ باللہ. اللّٰهم احفظنا من النار وشدة الحشر آمین۔

عَمْرٍو إِنَّكَ تَقُولُ إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَكُمْ بِشَيْءٍ إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّكُمْ تَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا فَكَانَ حَرِيقَ الْبَيْتِ قَالَ شُعْبَةُ هٰذَا أَوْ نَحْوَهُ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَلَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ مَرَّاتٍ وَعَرَضْتُهُ عَلَيْهِ۔

۲۸۴۸...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْأُخْرَى عَلَى إِثْرِهَا قَرِيبًا۔

۲۸۴۹...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ جَلَسَ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ بِالْمَدِينَةِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَسَمِعُوهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنِ الْآيَاتِ أَنَّ أَوَّلَهَا خُرُوجًا الدَّجَّالُ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو لَمْ يَقُلْ مَرْوَانُ شَيْئًا قَدْ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ۔

۲۸۵۰...... و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ تَذَاكَرُوا السَّاعَةَ عِنْدَ مَرْوَانَ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ

حدیث روایت نہ کروں گا میں نے تو صرف یہی کہا تھا کہ تم تھوڑی ہی مدت کے بعد ایک بہت بڑا حادثہ دیکھو گے گویا کہ گھر جل گیا حضرت شعبہؒ نے اسی طرح یا اس کی مثل روایت کی۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجال میری امت میں نکلے گا۔ باقی حدیث حضرت معاذ کی روایت کردہ حدیث کی طرح ہے۔ اس میں روایت یہ ہے کہ جس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر بھی ایمان ہوگا، اس کی روح (وہ ہوا) قبض کر کے ہی چھوڑے گی۔ حضرت محمد بن جعفر نے کہا: حضرت شعبہ نے یہ حدیث مجھے بار بار بیان کی اور میں نے بھی ان کے سامنے یہ حدیث پیش کی۔

۲۸۴۸...... حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث یاد کی جسے میں رسول اللہ ﷺ سے سننے کے بعد بھولا نہیں ہوں۔ آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے: قیامت کی ابتدائی علامات میں سے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور چاشت کے وقت لوگوں کے سامنے دابۃ الارض کا نکلنا ہے۔ ان دونوں (علامتوں) میں سے کسی کا بھی دوسری (علامت) سے پہلے ظہور ہوگا تو اس کے قریب ہی زمانہ میں دوسری علامت ظاہر ہو جائے گی۔

۲۸۴۹...... حضرت ابو زرعہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت مروی ہے کہ مروان بن حکم کے پاس مدینہ میں مسلمانوں میں سے تین آدمی بیٹھے ہوئے تھے پس انہوں نے مروان سے سنا اور وہ علامات قیامت کے بارے میں روایت بیان کر رہے تھے۔ بے شک ان میں سب سے پہلی علامت خروج دجال ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عمرو نے کہا: مروان نے کچھ بھی نہیں کہا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث یاد کی جسے رسول اللہ ﷺ سے سننے کے بعد بھولا نہیں ہوں۔ آپ ﷺ ارشاد فرماتے تھے۔ باقی حدیث مذکورہ بالا حدیث ہی کی طرح ہے۔

۲۸۵۰...... حضرت ابو زرعہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت مروی ہے کہ مروان کے پاس (موجودہ) لوگوں نے قیامت کا تذکرہ کیا تو حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا لیکن اس میں چاشت کے وقت کا ذکر نہیں، باقی

يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ ضُحًى ۔

حدیث سابقہ روایت کی طرح ہے۔

باب-۵۳۱ باب قصة الجساسة

جساسہ کے قصہ کے بیان میں

۲۸۵۱...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْوَارِثِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ جَدِّي عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ بُرَيْدَةَ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ شَرَاحِيلَ الشَّعْبِيُّ شَعْبُ هَمْدَانَ اَنَّهُ سَاَلَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ فَقَالَ حَدِّثِينِي حَدِيثًا سَمِعْتِيهِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَا تُسْنِدِيهِ اِلَى اَحَدٍ غَيْرِهِ فَقَالَتْ لَئِنْ شِئْتَ لَاَفْعَلَنَّ فَقَالَ لَهَا اَجَلْ حَدِّثِينِي فَقَالَتْ نَكَحْتُ ابْنَ الْمُغِيرَةِ وَهُوَ مِنْ خِيَارِ شَبَابِ قُرَيْشٍ يَوْمَئِذٍ فَاُصِيبَ فِي اَوَّلِ الْجِهَادِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا تَاَيَّمْتُ خَطَبَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَخَطَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى مَوْلَاهُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَكُنْتُ قَدْ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَحَبَّنِي فَلْيُحِبَّ اُسَامَةَ فَلَمَّا كَلَّمَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ اَمْرِي بِيَدِكَ فَاَنْكِحْنِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ انْتَقِلِي اِلَى اُمِّ شَرِيكٍ وَاُمُّ شَرِيكٍ امْرَاَةٌ غَنِيَّةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ عَظِيمَةُ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَنْزِلُ عَلَيْهَا الضِّيفَانُ فَقُلْتُ سَاَفْعَلُ فَقَالَ لَا تَفْعَلِي اِنَّ اُمَّ شَرِيكٍ امْرَاَةٌ كَثِيرَةُ الضِّيفَانِ فَاِنِّي اَكْرَهُ اَنْ يَسْقُطَ عَنْكِ خِمَارُكِ اَوْ يَنْكَشِفَ الثَّوْبُ عَنْ سَاقَيْكِ فَيَرَى الْقَوْمُ مِنْكِ بَعْضَ مَا تَكْرَهِينَ وَلٰكِنِ انْتَقِلِي اِلَى ابْنِ عَمِّكِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ اُمِّ

۲۸۵۱...... حضرت عامر بن شراحیل شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اس نے فاطمہ بنت قیس، ضحاک بن قیس کی بہن جو کہ اوّلین مہاجرات میں سے تھیں، پوچھا کہ مجھے ایسی حدیث روایت کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنی ہو اور اس میں کسی اور کا واسطہ بیان نہ کرنا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اگر تم چاہتے ہو تو میں ایسی حدیث روایت کرتی ہوں۔ انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: میں نے ابن مغیرہ سے نکاح کیا اور وہ ان دنوں قریش کے عمدہ نوجوانوں میں سے تھے اور وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پہلے جہاد میں زخمی ہو گئے۔ پس جب میں بیوہ ہو گئی تو حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اصحاب رسول ﷺ کی ایک جماعت میں مجھے پیغام نکاح دیا اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے آزاد کردہ غلام اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کیلئے پیغام نکاح دیا اور میں یہ حدیث سن چکی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مجھ سے محبت کرتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اسامہ سے محبت کرے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے جب مجھ سے (اس معاملہ میں) گفتگو کی تو میں نے عرض کیا: میرا معاملہ آپ ﷺ کے سپرد ہے آپ ﷺ جس سے چاہیں میرا نکاح کر دیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ام شریک کے ہاں منتقل ہو جا اور ام شریک انصار میں سے غنی عورت تھیں اور اللہ کے راستہ میں بہت خرچ کرنے والی تھیں۔ اس کے ہاں مہمان آتے رہتے تھے۔ تو میں نے عرض کیا: میں عنقریب ایسا کروں گی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو ایسا نہ کر کیونکہ ام شریک ایسی عورت ہیں جن کے پاس مہمان کثرت سے آتے رہتے ہیں میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ تجھ سے تیرا دوپٹہ گر جائے یا تیری پنڈلی سے کپڑا ہٹ جائے اور لوگ تیرا وہ بعض حصہ دیکھ لیں جسے تو ناپسند کرتی ہو بلکہ تو اپنے چچازاد عبد اللہ بن عمرو بن ام مکتوم کے ہاں منتقل ہو جا اور وہ قریش کے خاندان بنو فہر سے

مَكْتُومٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِهْرٍ فِهْرِ قُرَيْشٍ وَهُوَ مِنَ الْبَطْنِ الَّذِي هِيَ مِنْهُ فَانْتَقَلْتُ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِي سَمِعْتُ نِدَاءَ الْمُنَادِي مُنَادِي رَسُولِ اللهِ ﷺ يُنَادِي الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَخَرَجْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَكُنْتُ فِي صَفِّ النِّسَاءِ الَّتِي تَلِي ظُهُورَ الْقَوْمِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ أَتَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قَالُوا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنِّي وَاللهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيحِ الدَّجَّالِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامَ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ أَرْفَئُوا إِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ حَتَّى مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِي أَقْرُبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعَرِ لَا يَدْرُونَ مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ فَقَالُوا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتْ أَيُّهَا الْقَوْمُ انْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرِقْنَا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا وَأَشَدُّهُ وِثَاقًا مَجْمُوعَةٌ يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ قُلْنَا وَيْلَكَ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَى خَبَرِي فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ قَالُوا نَحْنُ أُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ

تعلق رکھتے ہیں اور وہ اسی خاندان سے تھے جس سے حضرت فاطمہ بنت قیس تھیں پس میں ان کے پاس منتقل ہو گئی۔ جب میری عدت پوری ہو گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی اس حال میں کہ میں عورتوں کی اس صف میں تھی جو مردوں کی پشتوں سے ملی ہوئی تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی نماز پوری کر لی تو مسکراتے ہوئے منبر پر تشریف فرما ہوئے تو ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے تمہیں کسی بات کی ترغیب یا اللہ سے ڈرانے کیلئے جمع نہیں کیا، میں نے تمہیں صرف اس لئے جمع کیا ہے کہ تمیم داری نصرانی آدمی تھے۔ پس وہ آئے اور اسلام پر بیعت کی اور مسلمان ہو گئے اور مجھے ایک بات بتائی جو اس خبر کے موافق ہے جو میں تمہیں دجال کے بارے میں پہلے ہی بتا چکا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے مجھے خبر دی کہ وہ بنو لخم اور بنو جذام کے تیس آدمیوں کے ساتھ ایک بحری کشتی میں سوار ہوئے۔ پس انہیں ایک ماہ تک بحری موجیں دھکیلتی رہیں۔ پھر وہ سمندر میں ایک جزیرہ کی طرف پہنچے یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا تو وہ چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر جزیرہ کے اندر داخل ہوئے تو انہیں وہاں ایک جانور ملا جو موٹے اور گھنے بالوں والا تھا۔ بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کا اگلا اور پچھلا حصہ وہ نہ پہچان سکے تو انہوں نے کہا: تیرے لیے ہلاکت ہو، تو کون ہے؟ اس نے کہا: اے قوم! اس آدمی کی طرف گرجے میں چلو کیونکہ وہ تمہاری خبر کے بارے میں بہت شوق رکھتا ہے پس جب اس نے ہمارا نام لیا تو ہم گھبرا گئے کہ وہ کہیں جن ہی نہ ہو۔ پس ہم جلدی جلدی چلے یہاں تک کہ گرجے میں داخل ہو گئے۔ وہاں ایک بہت بڑا انسان تھا کہ اس سے پہلے ہم نے اتنا بڑا آدمی، اتنی سختی کے ساتھ بندھا ہوا کوئی نہ دیکھا تھا اس کے دونوں ہاتھوں کو گردن کے ساتھ باندھا ہوا تھا اور گھٹنوں سے ٹخنوں تک لوہے کی زنجیروں سے جکڑا ہوا تھا۔ ہم نے کہا: تیرے لیے ہلاکت ہو، تو کون ہے؟ اُس نے کہا: تم میری خبر معلوم کرنے پر قادر ہو ہی گئے ہو تو تم ہی بتاؤ کہ تم کون ہو؟ انہوں نے کہا: ہم

حِينَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ أَرْفَأْنَا إِلَى جَزِيرَتِكَ هٰذِهِ فَجَلَسْنَا فِي أَقْرُبِهَا فَدَخَلْنَا الْجَزِيرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرُ الشَّعَرِ لَا يُدْرَى مَا قُبُلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ فَقُلْنَا وَيْلَكِ مَا أَنْتِ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قُلْنَا وَمَا الْجَسَّاسَةُ قَالَتِ اعْمِدُوا إِلَى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَبَرِكُمْ بِالْأَشْوَاقِ فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَزِعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَأْمَنْ أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً فَقَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَخْلِهَا هَلْ يُثْمِرُ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ لَا تُثْمِرَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِيهَا مَاءٌ قَالُوا هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ قَالَ أَمَا إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالُوا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَخْبِرُ قَالَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ قَالُوا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ قَالَ أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ فَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ وَإِنِّي أُوشِكُ أَنْ يُؤْذَنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجَ فَأَسِيرَ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدَعَ قَرْيَةً إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ فَهُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً أَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنَّ عَلَى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُونَهَا

عرب کے لوگ ہیں۔ ہم دریائی جہاز میں سوار ہوئے۔ پس جب ہم سوار ہوئے تو سمندر کو جوش میں پایا۔ پس موجیں ایک مہینہ تک ہم سے کھیلتی رہیں پھر ہمیں تمہارے اس جزیرہ تک پہنچا دیا۔ پس ہم چھوٹی چھوٹی کشتیوں میں سوار ہوئے اور جزیرہ کے اندر داخل ہو گئے تو ہمیں بہت موٹے اور گھنے لباسوں والا جانور ملا۔ جس کے بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کا اگلا اور پچھلا حصہ پہچانا نہ جاتا تھا۔ ہم نے کہا: تیرے لیے ہلاکت ہو تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں جساسہ ہوں۔ ہم نے کہا: جساسہ کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا: گرجے میں اس آدمی کا قصد کرو کیونکہ وہ تمہاری خبر کا بہت شوق رکھتا ہے۔ پس ہم تیری طرف جلدی سے چلے اور اس سے ہم گھبرائے اور اس سے پُر امن نہ تھے کہ وہ جن ہو۔ اس نے کہا: مجھے بیسان کے باغ کے بارے میں خبر دو۔ ہم نے کہا: اس کی کس چیز کے بارے میں تم خبر معلوم کرنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں اس کی کھجوروں کے پھل کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ ہم نے اس سے کہا: ہاں (پھل آتا ہے)۔ اس نے کہا: عنقریب یہ زمانہ آنے والا ہے کہ وہ درخت پھل نہ دیں گے۔ اس نے کہا: مجھے بحیرہ طبریہ کے بارے میں خبر دو۔ ہم نے کہا: اس کی کس چیز کے بارے میں تم خبر معلوم کرنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: کیا اس میں پانی ہے؟ ہم نے کہا: اس میں پانی کثرت کے ساتھ موجود ہے۔ اس نے کہا: عنقریب اس کا سارا پانی ختم ہو جائے گا۔ اس نے کہا: مجھے زغر کے چشمہ کے بارے میں بتاؤ۔ ہم نے کہا: اس کی کس چیز کے بارے میں تم معلوم کرنا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: کیا اس چشمہ میں پانی ہے اور کیا وہاں کے لوگ اس کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں؟ ہم نے اس سے کہا: ہاں! یہ کثیر پانی والا ہے اور وہاں کے لوگ اس کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں۔ پھر اس نے کہا: مجھے امیوں کے نبی کے بارے میں خبر دو کہ اس نے کیا کیا؟ ہم نے کہا: وہ مکہ سے نکلے اور یثرب یعنی مدینہ میں اُترے ہیں۔ اس نے کہا: کیا اس سے عرب نے جنگ کی ہے۔ ہم نے کہا: ہاں اس نے کہا: اس نے اہل عرب کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ ہم نے اسے خبر دی کہ وہ اپنے ملحقہ حدود کے عرب پر غالب آ گئے ہیں اور انہوں نے اس کی اطاعت کی ہے۔ اس نے

قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهِ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهِ طَيْبَةُ هٰذِهِ طَيْبَةُ هٰذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِينَةَ اَلا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَاِنَّهُ اَعْجَبَنِي حَدِيثُ تَمِيمٍ اَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ اَلا اِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّاْمِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ لا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَاَوْمَا بِيَدِهِ اِلَى الْمَشْرِقِ قَالَتْ فَحَفِظْتُ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ۔

کہا: کیا ایسا ہو چکا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں! اس نے کہا، ان کے حق میں یہ بات بہتر ہے کہ وہ اس کے تابعدار ہو جائیں اور میں تمہیں اپنے بارے میں خبر دیتا ہوں کہ میں مسیح (دجال) ہوں۔ عنقریب مجھے نکلنے کی اجازت دے دی جائے گی۔ پس میں نکلوں گا تو میں زمین میں چکر لگاؤں گا اور چالیس راتوں میں ہر ہر بستی پر اتروں گا مکہ اور طیبہ کے علاوہ کیونکہ ان دونوں پر داخل ہونا میرے لیے حرام کر دیا گیا ہے جب میں ان میں سے کسی ایک میں داخل ہونے کا ارادہ کروں گا تو فرشتہ ہاتھ میں برہنہ تلوار لے کر سامنے آجائے گا اور اس میں داخل ہونے سے مجھے روکے گا اور اس کی ہر گھاٹی پر فرشتے پہرہ دار ہوں گے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی انگلی کو منبر پر چھویا اور فرمایا: یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے، یہ طیبہ ہے یعنی مدینہ ہے۔ کیا میں نے تمہیں یہ باتیں پہلے ہی بیان نہ کر دی تھیں؟ لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! (پھر فرمایا:) بے شک! مجھے تمیم کی اس خبر سے خوشی ہوئی ہے کہ وہ اس حدیث کے موافق ہے جو میں نے تمہیں دجال اور مدینہ اور مکہ کے بارے میں بیان کی تھی۔ آگاہ رہو! دجال شام یا یمن کے سمندر میں ہے، نہیں بلکہ مشرق کی طرف ہے۔ وہ مشرق کی طرف ہے، وہ مشرق کی طرف ہے اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔ پس میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے یاد کر لی۔ (اس جانور کو جساسہ اس لیے کہا گیا کہ یہ دجال کے لیے جاسوسی کرتا ہے)۔[1]

۲۸۵۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهُجَيْمِيُّ اَبُو عُثْمَانَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ اَبُو الْحَكَمِ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَاَتْحَفَتْنَا بِرُطَبٍ يُقَالُ لَهُ

۲۸۵۲...... حضرت شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت فاطمہ بنت قیسؓ کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے ہمیں تازہ کھجوروں کا تحفہ دیا اور انہیں ابن طاب کی کھجوریں کہا جاتا تھا اور ہمیں جو کا ستو پلایا۔ تو میں نے ان سے مطلقہ کے بارے میں سوال کیا کہ وہ اپنی

---

[1] فائدہ...... حضرت تمیم داریؓ (جن کا اس حدیث میں ذکر ہے) اہل فلسطین کے راہب و عابد تھے، مذہباً عیسائی تھے، ۹ھ میں مسلمان ہوئے، ان کے بھائی نعیم بھی مسلمان ہوئے۔ دونوں بھائی شرف صحابیت سے مشرف ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزوات میں بھی شریک ہوئے۔ مساجد میں چراغ سب سے پہلے انہوں نے ہی روشن کیا۔ بڑے عابد و تہجد گزار بزرگ تھے۔ اس حدیث میں بھی ان کی فضیلت معلوم ہوتی ہے۔ اس حدیث میں جساسہ کا ذکر ہے جو ایک عجیب جانور ہے اور دجال کیلئے پہرہ دار اور جاسوس کی حیثیت رکھتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو کی حدیث میں اس کو "دابۃ الارض" کہا گیا ہے جو علامات قیامت میں سے ہے۔

رُطَبُ ابْنِ طَابٍ وَاَسْقَتْنَا سَوِيقَ سُلْتٍ فَسَاَلْتُهَا عَنِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلاثًا اَيْنَ تَعْتَدُّ قَالَتْ طَلَّقَنِي بَعْلِي ثَلاثًا فَاَذِنَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ اَعْتَدَّ فِي اَهْلِي قَالَتْ فَنُودِيَ فِي النَّاسِ اِنَّ الصَّلاةَ جَامِعَةً قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ فِيمَنِ انْطَلَقَ مِنَ النَّاسِ قَالَتْ فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ مِنَ النِّسَاءِ وَهُوَ يَلِي الْمُؤَخَّرَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ فَقَالَ اِنَّ بَنِي عَمٍّ لِتَمِيمِ الدَّارِيِّ رَكِبُوا فِي الْبَحْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِيهِ قَالَتْ فَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَاَهْوَى بِمِخْصَرَتِهِ اِلَى الاَرْضِ وَقَالَ هٰذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِينَةَ -

عدت کہاں گزارے؟ انہوں نے کہا: میرے خاوند نے مجھے تین طلاق دے دیں تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے اہل میں عدت گزارنے کی اجازت دی۔ پھر (عدت کے بعد) لوگوں میں نداء دی گئی کہ نماز کی جماعت کھڑی ہونے والی ہے۔ تو میں بھی دوسرے لوگوں کے ساتھ نماز کے لیے چل دی۔ پس میں عورتوں کی اگلی صف میں تھی اور جو مردوں کی آخری صف کے ساتھ تھی اور میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا اور آپ ﷺ منبر پر خطبہ دے رہے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمیم داری کے چچازاد سمندر میں (جہاز پر) سوار ہوئے۔ باقی حدیث حسب سابق بیان کی۔ اس میں اضافہ یہ ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: گویا کہ میں نبی کریم ﷺ کی طرف دیکھ رہی ہوں کہ آپ ﷺ اپنی انگلی کو زمین کی طرف جھکا کر فرما رہے ہیں کہ یہ طیبہ یعنی مدینہ منورہ ہے۔

۲۸۵۳...... و حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا اَبِي قَالَ سَمِعْتُ غَيْلانَ بْنَ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ فَاَخْبَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ رَكِبَ الْبَحْرَ فَتَاهَتْ بِهِ سَفِينَتُهُ فَسَقَطَ اِلَى جَزِيرَةٍ فَخَرَجَ اِلَيْهَا يَلْتَمِسُ الْمَاءَ فَلَقِيَ اِنْسَانًا يَجُرُّ شَعْرَهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ اَمَا اِنَّهُ لَوْ قَدْ اُذِنَ لِي فِي الْخُرُوجِ قَدْ وَطِئْتُ الْبِلادَ كُلَّهَا غَيْرَ طَيْبَةَ فَاَخْرَجَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى النَّاسِ فَحَدَّثَهُمْ قَالَ هٰذِهِ طَيْبَةُ وَذَاكَ الدَّجَّالُ -

۲۸۵۳...... حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کو خبر دی کہ وہ سمندر میں سوار ہوئے اور ان کی کشتی راستہ سے ہٹ گئی تو اس نے انہیں ایک جزیرہ میں گرایا۔ یہ اس جزیرے میں پانی تلاش کرنے کے لیے نکلے اور وہاں ایک انسان سے ملاقات ہوئی جو اپنے بال کھینچ رہا تھا۔ باقی حدیث حسب سابق ہے۔ اس روایت میں یہ ہے کہ اس (دجال) نے کہا: اگر مجھے نکلنے کی اجازت دے دی گئی تو میں مدینہ طیبہ کے علاوہ تمام شہروں کو روند ڈالوں گا۔ پھر رسول اللہ ﷺ حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لوگوں کی طرف لے گئے اور انہوں نے لوگوں کے سامنے یہ سارا واقعہ بیان کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ طیبہ ہے اور وہ دجال ہے۔ [1]

۲۸۵۴...... حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ

۲۸۵۴...... حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے لوگو!

---

[1] فائدہ...... اس حدیث میں رسول اکرم ﷺ نے تصریح فرمائی کہ وہ زنجیروں میں جکڑا ہوا شخص دجال ہی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ دجال اس جزیرہ پر بندھا ہوا اور زنجیروں میں جکڑا ہوا موجود ہے اور اپنے خروج کے زمانہ تک اسی حال میں رہے گا۔
رہا یہ سوال یہ کون سا جزیرہ ہے اور لوگوں کو اس تک رسائی کیوں نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا مقام اور حالت کو لوگوں سے مخفی رکھا ہوا اور صرف حضرت تمیم داریؓ پر اس کا مقام ظاہر کر دیا گیا ہو تا کہ حضور علیہ السلام کی بتلائی ہوئی بات کی تصدیق ہو جائے۔

عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ حَدَّثَنِي تَمِيمُ الدَّارِيُّ اَنَّ اُنَاسًا مِنْ قَوْمِهِ كَانُوا فِي الْبَحْرِ فِي سَفِينَةٍ لَهُمْ فَانْكَسَرَتْ بِهِمْ فَرَكِبَ بَعْضُهُمْ عَلَى لَوْحٍ مِنْ اَلْوَاحِ السَّفِينَةِ فَخَرَجُوا اِلَى جَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

تمیم داری نے مجھے یہ بات بیان کی ہے کہ اس کی قوم میں سے کچھ لوگ سمندر میں اپنی کشتی میں تھے۔ وہ کشتی ٹوٹ گئی تو ان میں بعض لوگ کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ پر سوار ہو گئے اور وہ سمندر میں ایک جزیرہ کی طرف نکلے۔ باقی حدیث حسب سابق بیان فرمائی۔

۲۸۵۵...... حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي اَبُو عَمْرٍو يَعْنِي الاَوْزَاعِيَّ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ اِلا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ اِلا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَلَيْسَ نَقْبٌ مِنْ اَنْقَابِهَا اِلا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ تَحْرُسُهَا فَيَنْزِلُ بِالسِّبْخَةِ فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ يَخْرُجُ اِلَيْهِ مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ۔

۲۸۵۵...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مکہ اور مدینہ کے علاوہ ہر شہر کو دجال روند ڈالے گا اور اس کے ہر راستے پر فرشتے پہرہ دینے کے لیے صف باندھے کھڑے ہوئے ہوں گے۔ پھر وہ دلدلی زمین میں اترے گا اور مدینہ میں تین مرتبہ لرزے گا اور مدینہ سے ہر کافر و منافق نکل کر دجال کی طرف چلا جائے گا۔

۲۸۵۶...... و حَدَّثَنَاه اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَيَاْتِي سِبْخَةَ الْجُرُفِ فَيَضْرِبُ رِوَاقَهُ وَقَالَ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِ كُلُّ مُنَافِقٍ وَمُنَافِقَةٍ۔

۲۸۵۶...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر سابقہ روایت کی طرح حدیث روایت کی، اس روایت میں یہ بھی ہے کہ پھر وہ اپنا خیمہ جرف کی شور والی زمین میں لگائے گا اور فرمایا: ہر منافق مرد اور منافق عورت نکل کر دجال کی طرف چلا جائے گا۔

باب-۵۳۲ باب في بقيةٍ من احاديث الدجال

دجال کے متعلق بقیہ احادیث کے بیان میں

۲۸۵۷...... حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ اَبِي مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الاَوْزَاعِيِّ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَمِّهِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَتْبَعُ الدَّجَّالَ مِنْ يَهُودِ اَصْبَهَانَ سَبْعُونَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ۔

۲۸۵۷...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اصبہان (اصفہان) کے ستر ہزار یہودی دجال کے پیروکار ہو جائیں گے جن پر سبز رنگ کی چادریں ہوں گی۔

۲۸۵۸...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ اَخْبَرَتْنِي اُمُّ شَرِيكٍ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِي الْجِبَالِ قَالَتْ اُمُّ شَرِيكٍ يَا رَسُولَ اللهِ فَاَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِيلٌ -

۲۸۵۸...... حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ اس نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ دجال سے پہاڑوں کی طرف بھاگیں گے۔ حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہانے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ان دنوں عرب کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ بہت کم ہوں گے۔

۲۸۵۹...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ

۲۸۵۹...... اس سند سے بھی یہ حدیث سابقہ حدیث ہی کی مثل مروی ہے۔

۲۸۶۰...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا اَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ رَهْطٍ مِنْهُمْ اَبُو الدَّهْمَاءِ وَاَبُو قَتَادَةَ قَالُوا كُنَّا نَمُرُّ عَلٰى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ نَاْتِي عِمْرَانَ ابْنَ حُصَيْنٍ فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ اِنَّكُمْ لَتُجَاوِزُونِي اِلٰى رِجَالٍ مَا كَانُوا بِاَحْضَرَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنِّي وَلا اَعْلَمَ بِحَدِيثِهِ مِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ -

۲۸۶۰...... حضرت ابو الدہما اور ابو قتادہ اور ایک جماعت سے مروی ہے کہ ہم ہشام بن عامر کے پاس سے گزر کر عمران بن حصین کے پاس جاتے تھے تو ایک دن (ہشام نے) کہا: تم مجھے چھوڑ کر ایسے لوگوں کی طرف جاتے ہو جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مجھ سے زیادہ حاضر رہنے والے نہیں ہیں اور نہ ہی آپ ﷺ کی احادیث کو مجھ سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر قیامت تک پیدا ہونے والی کوئی بھی مخلوق دجال سے (جسامت میں) بڑی نہیں ہے۔[1]

۲۸۶۱...... و حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَلَاثَةِ رَهْطٍ مِنْ قَوْمِهِ فِيهِمْ اَبُو قَتَادَةَ قَالُوا كُنَّا نَمُرُّ عَلٰى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ اِلٰى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُخْتَارٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اَمْرٌ اَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ۔

۲۸۶۱...... تین آدمیوں جن میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں سے مروی ہے کہ ہم ہشام بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزر کر عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جاتے تھے۔ باقی حدیث حضرت عبدالعزیز بن مختار کی روایت کردہ حدیث کی طرح ہے اس میں ہے کہ دجال سے بڑا کوئی فتنہ نہیں ہے۔

۲۸۶۲...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ

۲۸۶۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ

---

[1] فائدہ...... ہشام بن عامرؓ بن امیہ الانصاری صحابی ہیں ان کے والد غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے۔ طویل زمانہ تک زندہ رہے۔ ان کا یہ جملہ کہ: تم مجھے چھوڑ کر...... الخ کسی تعصب یا حسد کی بناء پر نہ تھا بلکہ احادیث رسول ﷺ کی تبلیغ اور دوسروں تک ان کو پہنچانے کے جذبہ سے تھا۔ حدیث میں دجال کو تمام مخلوقات سے بڑی مخلوق قرار دیا گیا ہے۔ بڑا ہونا باعتبار جسم کے بھی ممکن ہو سکتا ہے اور باعتبار اس کے فتنہ اور دھوکہ تلبیس کے بھی۔ اور دوسرا قول ہی راجح ہے جیسا کہ اگلی حدیث سے ظاہر ہے۔

سَعِيدٍ وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَادِرُوا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا اَوِ الدُّخَانَ اَوِ الدَّجَّالَ اَوِ الدَّابَّةَ اَوْ خَاصَّةَ اَحَدِكُمْ اَوْ اَمْرَ الْعَامَّةِ ۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: چھ باتوں سے پہلے پہلے اعمال کرنے میں جلدی کرو: سورج کے مغرب سے طلوع ہونے، دھوئیں، دجال، دابہ، تم میں سے کسی خاص کی موت یا سب کی موت یعنی قیامت سے پہلے۔

٢٨٦٣...... حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامَ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَادِرُوا بِالْاَعْمَالِ سِتًّا الدَّجَّالَ وَالدُّخَانَ وَدَابَّةَ الْاَرْضِ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَاَمْرَ الْعَامَّةِ وَخُوَيْصَّةَ اَحَدِكُمْ ۔

٢٨٦٣...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ چھ چیزوں کے ظاہر ہونے سے پہلے اعمال میں سبقت کرو: دجال، دھواں، دابۃ الارض، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور عام موت یعنی قیامت اور خاص کسی ایک کی موت۔

٢٨٦٤...... و حَدَّثَنَاه زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ ۔

٢٨٦٤...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ سابقہ روایت ہی کی طرح مروی ہے۔

باب-٥٣٣ باب فضل العبادة في الهرج

فتنہ وفساد میں عبادت کرنے کی فضیلت کے بیان میں

٢٨٦٥...... حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ح و حَدَّثَنَاه قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ رَدَّهُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ رَدَّهُ اِلٰى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهُ اِلٰى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ اِلَيَّ ۔

٢٨٦٥...... حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
فساد کے زمانہ میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کے برابر ہے۔[1]

٢٨٦٦...... و حَدَّثَنِيهِ اَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ ۔

٢٨٦٦...... اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ سابقہ حدیث ہی کی طرح مروی ہے۔

---

[1] یعنی قتل وغارت گری کے دور میں ہر ایک کو اپنی جان مال کی فکر پڑی ہوتی ہے ایسے پر آشوب دور میں ذہن ودل اور جسم کو عبادت الٰہی میں لگانا اتنا عظیم عمل ہے کہ اللہ کے رسول کی طرف ہجرت کے مثل ہے۔ اور اللہ کے رسول ﷺ کی طرف ہجرت عظیم اعمال اور تقرب ونیکی میں بہت اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے۔

باب-۵۳۴ باب قرب الساعة

قیامت کے قریب ہونے کے بیان میں

۲۸۶۷...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الاَقْمَرِ عَنْ اَبِي الاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لا تَقُومُ السَّاعَةُ اِلا عَلى شِرَارِ النَّاسِ۔

۲۸۶۷...... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
قیامت برے لوگوں پر ہی قائم ہو گی۔

۲۸۶۸...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ح و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ اَبِي حَازِمٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَهْلًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُشِيرُ بِاِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الاِبْهَامَ وَالْوُسْطٰى وَهُوَ يَقُولُ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا۔

۲۸۶۸...... صحابی رسول حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے اپنے انگوٹھے کے قریب والی اور درمیانی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے۔

۲۸۶۹...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ فِي قَصَصِهِ كَفَضْلِ اِحْدَاهُمَا عَلَى الاُخْرٰى فَلا اَدْرِي اَذَكَرَهُ عَنْ اَنَسٍ اَوْ قَالَهُ قَتَادَةُ۔

۲۸۶۹...... صحابی رسول حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اور قیامت کو ان دو (انگلیوں) کی طرح بھیجا گیا ہے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے قصّوں میں کہتے ہیں جیسا کہ ان دونوں انگلیوں میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ میں نہیں جانتا کہ انہوں نے اسے حضرت انس سے ذکر کیا یا حضرت قتادہ نے خود کہا۔

۲۸۷۰...... و حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ وَاَبَا التَّيَّاحِ يُحَدِّثَانِ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَنَسًا يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا وَقَرَنَ شُعْبَةُ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطٰى يَحْكِيهِ۔

۲۸۷۰...... صحابی رسول حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے اور حضرت شعبہ نے اپنی شہادت والی انگلی اور درمیان والی انگلی ملا کر آپ ﷺ سے حکایت روایت کی۔

۲۸۷۱...... و حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ

۲۸۷۱...... اس سند سے بھی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے حدیث سابقہ حدیث ہی کی طرح روایت کی ہے۔

جَعْفَرٍ قَالا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا -

٢٨٧٢...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَمْزَةَ يَعْنِي الضَّبِّيَّ وَاَبِي التَّيَّاحِ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ -

٢٨٧٢...... اس سند سے بھی یہ حدیث سابقہ روایات کی طرح روایت کی گئی ہے۔

٢٨٧٣...... و حَدَّثَنَا اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ مَعْبَدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ قَالَ وَضَمَّ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى -

٢٨٧٣...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے اور قیامت کو ان دو کی طرح (اکٹھا) بھیجا گیا ہے اور آپ ﷺ نے شہادت والی انگلی اور درمیانی انگلی کو ملایا۔

٢٨٧٤...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ الاَعْرَابُ اِذَا قَدِمُوا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ سَاَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ مَتٰى السَّاعَةُ فَنَظَرَ اِلٰى اَحْدَثِ اِنْسَانٍ مِنْهُمْ فَقَالَ اِنْ يَعِشْ هٰذَا لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ قَامَتْ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ -

٢٨٧٤...... ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ دیہاتی لوگ جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آپ ﷺ سے قیامت کے بارے میں پوچھتے کہ وہ کب قائم ہو گی؟ آپ ﷺ نے ان سے کم عمر آدمی کی طرف دیکھ کر فرمایا: اگر یہ زندہ رہا تو اس کے بوڑھے ہونے سے پہلے تم پر تمہاری قیامت (موت) قائم ہو جائے گی۔

٢٨٧٥...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَتٰى تَقُومُ السَّاعَةُ وَعِنْدَهُ غُلَامٌ مِنَ الاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنْ يَعِشْ هٰذَا الْغُلَامُ فَعَسٰى اَنْ لا يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ -

٢٨٧٥...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: قیامت کب قائم ہو گی؟ اس کے ساتھ انصار کا ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا، جسے محمد کہا جاتا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ لڑکا زندہ رہا تو ہو سکتا ہے کہ اس کے بوڑھا ہونے سے پہلے قیامت (موت) قائم ہو جائے۔

٢٨٧٦...... و حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ هِلَالٍ الْعَنَزِيُّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَتٰى تَقُومُ السَّاعَةُ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُنَيْهَةً ثُمَّ نَظَرَ اِلٰى غُلَامٍ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ اَزْدِ شَنُوءَةَ فَقَالَ اِنْ عُمِّرَ هٰذَا لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ قَالَ قَالَ

٢٨٧٦...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: قیامت کب قائم ہو گی؟ رسول اللہ ﷺ تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہو گئے۔ پھر اپنے سامنے موجود قبیلہ ازد شنوءہ کے ایک لڑکے کی طرف دیکھا تو ارشاد فرمایا: اگر اس لڑکے کو عمر دی گئی تو اسے بڑھاپا نہیں آئے گا۔ یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: وہ لڑکا ان دنوں میرے ہم عمر لڑکوں میں سے تھا۔

اَنسٌ ذَاكَ الْغُلَامُ مِنْ اَتْرَابِي يَوْمَئِذٍ ۔

۲۸۷۷...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ غُلَامٌ لِلْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَكَانَ مِنْ اَقْرَانِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنْ يُؤَخَّرْ هٰذَا فَلَنْ يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ ۔

۲۸۷۷...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک لڑکے پر گزر ہوا اور وہ میرے ہم عمروں میں سے تھا۔ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ زندہ رہا تو ہرگز بوڑھا نہ ہوگا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔ (یعنی ان لوگوں کی موت آجائے گی)۔

۲۸۷۸...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَحْلُبُ اللِّقْحَةَ فَمَا يَصِلُ الْاِنَاءُ اِلٰى فِيهِ حَتّٰى تَقُومَ وَالرَّجُلَانِ يَتَبَايَعَانِ الثَّوْبَ فَمَا يَتَبَايَعَانِهِ حَتّٰى تَقُومَ وَالرَّجُلُ يَلِطُ فِي حَوْضِهِ فَمَا يَصْدُرُ حَتّٰى تَقُومَ ۔

۲۸۷۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم ہوگی اور آدمی اونٹنی کا دودھ نکال رہا ہوگا اور برتن اس کے منہ تک نہ پہنچے گا کہ قیامت قائم ہو جائے گی اور دو آدمی کپڑے کی خرید و فروخت کر رہے ہوں گے اور ان کی خرید و فروخت مکمل ہونے سے پہلے قیامت قائم ہو جائے گی اور کوئی آدمی اپنے حوض کو درست کر رہا ہوگا اور وہ اس سے دور نہ ہوگا کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

باب-۵۳۵ باب ما بين النفختين

دونوں نفخوں کے درمیانی وقفہ کے بیان میں

۲۸۷۹...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ اَرْبَعُونَ قَالُوا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ اَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوا اَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ اَبَيْتُ قَالُوا اَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ اَبَيْتُ ثُمَّ يُنْزِلُ اللهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ الْبَقْلُ قَالَ وَلَيْسَ مِنَ الْاِنْسَانِ شَيْءٌ اِلَّا يَبْلٰى اِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنَبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

۲۸۷۹...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دونوں نفخوں کے درمیان چالیس کا وقفہ ہوگا۔ لوگوں نے کہا: اے ابو ہریرہ! چالیس دن؟ انہوں نے کہا: میں نہیں کہتا لوگوں نے کہا: چالیس ماہ؟ انہوں نے کہا میں نہیں کہتا انہوں نے کہا کیا چالیس سال؟ انہوں نے کہا: میں تو نہیں کہتا۔ پھر اللہ عزوجل آسمان سے پانی اتاریں گے۔ جس سے لوگ سبزہ کے اگنے کی طرح اگیں گے اور انسان کی ایک ہڈی کے سوا سب چیز گل سڑ جائے گی اور وہ ریڑھ کی ہڈی ہے اور اس ہڈی سے مخلوق کو قیامت کے روز جمع کیا جائے گا (لیکن انبیائے کرام علیہم السلام مستثنیٰ ہیں کیونکہ ان کے اجساد کو اللہ نے زمین پر کھانا حرام کر دیا)۔ [1]

---

[1] فائدہ...... آنحضرت ﷺ نے چالیس کی تعیین نہیں فرمائی کہ دن ماہ یا سال کیا مراد ہے اور یہی حکم ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بھی اس بات کی توضیح و تعیین نہیں فرمائی۔ سلف صالحین کا معاملہ یہ تھا کہ جس بات کو قرآن حدیث میں مبہم رکھا گیا اسے مبہم ہی رہنے دیتے تھے۔ "بهموا ما أبهمه الله" کے اصول کے پیش نظر۔ کیونکہ جس بات کا جاننا امت کیلئے ضروری ہے قرآن و سنت نے اسے مبہم نہیں رکھا اور جسے مبہم رکھا ہے اس کا جاننا ضروری نہیں۔

۲۸۸۰...... و حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَاْكُلُهُ التُّرَابُ اِلا عَجْبَ الذَّنَبِ مِنْهُ خُلِقَ وَفِيهِ يُرَكَّبُ۔

۲۸۸۰...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن آدم کی ریڑھ کی ہڈی کے علاوہ سارے جسم کو مٹی کھا جاتی ہے۔اسی سے پیدا کیا گیا اور اسی میں جمع کیے جائیں گے۔

۲۸۸۱...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ فِي الاِنْسَانِ عَظْمًا لا تَاْكُلُهُ الاَرْضُ اَبَدًا فِيهِ يُرَكَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالُوا اَيُّ عَظْمٍ هُوَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ عَجْبُ الذَّنَبِ۔

۲۸۸۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رسول اللہ ﷺ سے مروی روایات میں سے ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: انسان میں ایک ایسی ہڈی ہے جسے زمین کبھی بھی نہیں کھا سکے گی۔اسی ہڈی پر قیامت کے دن جمع کیا جائے گا۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ ہڈی کونسی ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ دُم کی ہڈی کا سرا یعنی ریڑھ کی ہڈی ہے۔[1]

---

[1] فائدہ...... علماء نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو عدم سے وجود دینے پر قادر ہیں پھر ریڑھ کی ہڈی کو باقی رکھنے کی کیا وجہ ہے؟ علماء نے فرمایا کہ اس کا حقیقی راز اور مصلحت تو اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔ ممکن ہے کہ ملائکہ کیلئے ایک علامت رکھنا مقصود ہو کہ ہر انسان کو اس کے اصل جوہر سے ہی دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔ کیونکہ ملائکہ اصل جوہر سے واقف نہیں لہٰذا ان کیلئے بطور علامت ریڑھ کی ہڈی کو باقی رکھا جائے گا۔ واللہ اعلم (کذا فی فتح الباری)

كتاب الزهد والرقائق

كتاب الزهد والرقائق[1]

دنیا سے بے رغبتی کی احادیث

۲۸۸۲...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ۔

۲۸۸۲...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
دنیا مؤمن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت۔

۲۸۸۳...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِالسُّوقِ دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَالنَّاسُ كَنَفَتَهُ فَمَرَّ بِجَدْيٍ أَسَكَّ مَيِّتٍ فَتَنَاوَلَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ فَقَالُوا مَا نُحِبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ وَمَا نَصْنَعُ بِهِ قَالَ أَتُحِبُّونَ أَنَّهُ لَكُمْ قَالُوا وَاللهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا فِيهِ لِأَنَّهُ أَسَكُّ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيِّتٌ فَقَالَ فَوَاللهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ۔

۲۸۸۳...... حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ (ایک مرتبہ) بازار سے گزرتے ہوئے کسی بلندی سے مدینہ منورہ میں داخل ہو رہے تھے اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے دونوں طرف تھے آپ ﷺ نے بھیڑ کا ایک بچہ جو چھوٹے کانوں والا تھا، اسے مرا ہوا دیکھا۔ آپ ﷺ نے اس کا کان پکڑ کر فرمایا: تم میں سے کون اسے ایک درہم میں لینا پسند کرے گا؟ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم میں سے کوئی بھی اسے کسی چیز کے بدلے میں لینا پسند نہیں کرتا اور ہم اسے لے کر کیا کریں گے (کیونکہ یہ تو مردار ہے۔) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم چاہتے ہو کہ یہ تمہیں مل جائے؟ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کی قسم! اگر یہ (بھیڑ کا بچہ) زندہ بھی ہوتا تو پھر بھی اس میں عیب تھا کیونکہ اس کا کان چھوٹا ہے حالانکہ اب تو یہ مردار ہے (اسے کون لے گا؟) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ کے ہاں یہ دنیا اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے کہ جس طرح تمہارے نزدیک یہ مردار ذلیل ہے۔

۲۸۸۴...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ

۲۸۸۴...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ

---

[1] فائدہ...... زہد اور رقائق سے موسوم اس باب میں وہ احادیث ذکر کی گئی ہیں جو دنیا کی بے وقعتی بے ثباتی، فنا اور آخرت کی فکر پیدا کرنے والی ہیں۔ امام غزالیؒ احیاء العلوم میں فرماتے ہیں: "زہد کہا جاتا ہے کسی چیز سے اپنی رغبت کو اس سے زیادہ بہتر چیز کی طرف منتقل کرنے کو"۔ پس دنیا سے زیادہ بہتر چیز آخرت ہے۔ لہٰذا آخرت کی طرف اپنی دلچسپیاں منتقل کرنا اور آخرت کی نعمتوں کی رغبت کرنا اصطلاح میں "زہد" کہلاتا ہے۔ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ: زہد کی تین قسمیں ہیں پہلی قسم حرام کو ترک کرنا۔ یہ عوام الناس کا زہد ہے۔ دوسری قسم حلال امور میں سے فضول امور ترک کرنا۔ یہ خواص کا زہد ہے اور تیسری قسم یہ کہ ہر وہ چیز جو اللہ سے غیر اللہ کی طرف مشغول کردے اسے ترک کرنا۔ یہ عارفین حضرات کا زہد ہے۔

بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ السَّامِيُّ قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِيَانِ الثَّقَفِيَّ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ فَلَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ هٰذَا السَّكَكُ بِهِ عَيْبًا۔

حدیث ہی کی طرح روایت نقل کی ہے صرف لفظی فرق ہے۔ (معنی ومفہوم اسی طرح ہے)۔

۲۸۸۵...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَقْرَأُ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مِنْ مَالِكَ إِلا مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ -

۲۸۸۵...... حضرت مطرف رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا۔ آپ ﷺ (سورۃ تکاثر) پڑھ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابن آدم کہتا ہے: میرا مال، میرا مال، میرا مال۔ اے ابن آدم! تیرا کیا مال ہے؟ تیرا مال تو صرف وہی ہے جو تو نے کھالیا اور ختم کر لیا یا جو تو نے پہن لیا اور پرانا کر لیا یا جو تو نے صدقہ کیا پھر تو ختم ہو گیا۔ ❶

۲۸۸۶...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَقَالا جَمِيعًا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ ح و حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا أَبِي كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هَمَّامٍ۔

۲۸۸۶...... حضرت مطرف رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گیا اور پھر حضرت ہمام کی روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث ذکر کی۔

۲۸۸۷...... حَدَّثَنِي سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنِ الْعَلاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِي مَالِي إِنَّمَا لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلاثٌ مَا أَكَلَ فَأَفْنَى أَوْ لَبِسَ فَأَبْلَى أَوْ أَعْطَى فَاقْتَنَى وَمَا سِوَى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ -

۲۸۸۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ کہتا ہے: میرا مال، میرا مال۔ حالانکہ اسکے مال میں سے اس کی صرف تین چیزیں ہیں: جو کھایا اور ختم کر لیا یا جو پہنا اور پرانا کر لیا یا جو اس نے (اللہ کے راستہ میں) دیا (یہ اس نے آخرت کیلئے جمع کر لیا) اسکے علاوہ تو صرف جانے والا اور لوگوں کیلئے چھوڑنے والا ہے۔

۲۸۸۸...... و حَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي الْعَلاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بِهٰذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ ۔

۲۸۸۸...... حضرت علاء بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

---

❶ فائدہ...... زہد فی الدنیا کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انسان دنیا اور اس کے مال و متاع اور اسباب کو ترک کر دے۔ گویا اسلام میں زہد کا مطلب ترک دنیا نہیں جیسا کہ نصاریٰ کے ہاں زہد ترک دنیا کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ بلکہ زہد یہ ہے کہ اسباب دنیا اور مال و متاع اور بیوی بچوں کے اندر رہتے ہوئے ان سے اتنا دل نہ لگائے کہ وہ خدا تعالیٰ کی یاد سے غافل کر دیں، لہٰذا جو مال انسان حق طریقے سے حاصل کرے وہی حقیقت اس کا ہے یا جو صدقہ کر دے تو وہ اس کا ہے کہ اس کا روز قیامت پائے گا۔ لیکن جو جمع کر کے رکھا تو وہ اس کا نہیں بلکہ ورثاء کا ہے۔

۲۸۸۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ اَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ۔

۲۸۸۹...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مرنے والے کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں پھر دو چیزیں واپس آجاتی ہیں جبکہ ایک چیز باقی رہ جاتی ہے مرنے والے کے ساتھ اسکے گھر والے اور اس کا مال اور اس کے عمل جاتے ہیں۔ اس کے گھر والے اور اس کا مال تو واپس آجاتا ہے اور اس کا عمل باقی رہ جاتا ہے۔

۲۸۹۰...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ يَعْنِي ابْنَ حَرْمَلَةَ بْنِ عِمْرَانَ التُّجِيبِيَّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ اِلَى الْبَحْرَيْنِ يَاْتِي بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ صَالَحَ اَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ اَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُومِ اَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ رَآهُمْ ثُمَّ قَالَ اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالُوا اَجَلْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَاَبْشِرُوا وَاَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنِّي اَخْشَى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ۔

۲۸۹۰...... حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ جو کہ بنی عامر بن لوئی کے حلیف تھے، سے مروی ہے کہ وہ غزوۂ بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھے۔ انہوں نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو (ملک) بحرین کی طرف بھیجا تاکہ وہاں سے جزیہ وصول کر کے لائیں اور رسول اللہ ﷺ نے بحرین والوں سے صلح کرلی تھی اور ان پر حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا تھا۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے (جزیہ) کا مال وصول کر کے لائے۔ انصار نے جب یہ بات سنی کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ آگئے ہیں تو انہوں نے فجر کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی پھر جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے اور انصار آپ ﷺ کے سامنے پیش ہوئے تو رسول اللہ ﷺ انہیں دیکھ کر خوش ہوئے (مسکرائے) پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میرا گمان ہے کہ تم نے سن لیا ہے کہ حضرت ابو عبیدۃ رضی اللہ عنہ بحرین سے کچھ (مال) لے کر آئے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خوش ہو جاؤ اور تم لوگ اس بات کی امید رکھو کہ جس سے تمہیں خوشی ہوگی۔ اللہ کی قسم! مجھے تم پر فقر کا ڈر نہیں ہے بلکہ مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ کہیں تم پر دنیا کشادہ نہ ہو جائے جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں پر دنیا کشادہ ہوئی تھی اور پھر تم ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں نے حسد کیا اور تم ہلاک ہو جاؤ جس طرح کہ تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے۔ [1]

---

[1] یہ حدیث حضرت عمرو بن عوفؓ سے مروی ہے۔ غزوۂ بدر میں بھی شریک ہوئے۔ بعد کے غزوات میں بھی شریک ہوئے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں انتقال فرمایا۔

حضرت علاء بن الحضرمیؓ مشہور صحابی ہیں۔ حضر موت کے رہنے والے تھے آنحضرت ﷺ نے انہیں بحرین کا گورنر بنایا تھا۔

۲۸۹۱...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ ح و حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُو الْيَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ يُونُسَ وَمِثْلِ حَدِيثِهِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَتُلْهِيكُمْ كَمَا اَلْهَتْهُمْ۔

۲۸۹۱...... حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے حضرت یونس کی سند کے ساتھ اور اس کی مذکورہ روایت کردہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے، سوائے اس کے کہ اس روایت میں یہ ہے کہ وہ تمہیں بھی غفلت میں ڈال دے جس طرح کہ تم سے پہلے لوگوں کو غفلت میں ڈالا۔

۲۸۹۲...... حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ يَزِيدَ بْنَ رَبَاحٍ هُوَ اَبُو فِرَاسٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ فَارِسُ وَالرُّومُ اَيُّ قَوْمٍ اَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ عَوْفٍ نَقُولُ كَمَا اَمَرَنَا اللهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَوْ غَيْرَ ذٰلِكَ تَتَنَافَسُونَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُونَ ثُمَّ تَتَدَابَرُونَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُونَ اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُونَ فِي مَسَاكِينِ الْمُهَاجِرِينَ فَتَجْعَلُونَ بَعْضَهُمْ عَلٰى رِقَابِ بَعْضٍ۔

۲۸۹۲...... حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب فارس اور روم کو فتح کرلیا جائے گا تو اس وقت تم کس حال میں ہو گے؟ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: ہمیں جس طرح اللہ نے حکم فرمایا ہے (یعنی ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کریں گے۔) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا اس کے علاوہ اور کچھ نہیں؟ تم ایک دوسرے پر رشک کرو گے پھر آپس میں ایک دوسرے سے حسد کرو گے پھر آپس میں ایک دوسرے سے بگاڑ پیدا کرو گے پھر آپس میں ایک دوسرے سے بغض رکھو گے یا آپ ﷺ نے اسی طرح کچھ فرمایا پھر تم مسکین مہاجروں کی طرف جاؤ گے اور پھر ایک دوسرے کی گردنوں پر سواری کرو گے۔ [1]

۲۸۹۳...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا و قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ مِمَّنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ۔

۲۸۹۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آدمی کسی دوسرے ایسے آدمی کو دیکھ کر جو اس سے مال اور صورت میں بڑھ کر ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اسے بھی دیکھے کہ جو اس سے (مال وصورت) میں کم تر ہو جسے اس پر فضیلت دی گئی ہے۔ (یہ چیز اختیار کرنے کے نتیجہ میں انسان میں اللہ کا شکر ادا کرنے کی رغبت پیدا ہو گی)۔

۲۸۹۴...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

۲۸۹۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے حضرت ابو الزناد کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

---

[1] فائدہ...... مقصد یہ ہے کہ آج تم لوگ فقر وفاقہ وتنگدستی کا شکار ہو لیکن کل جب روم وفارس ہو جائیں گے اور تم خوب مال ودولت حاصل کرلو گے تو مال کا جو فتنہ ہوتا ہے وہ تمہارے درمیان یعنی تمہاری نسلوں کے درمیان پیدا ہو جائے گا۔ یعنی حب جاہ وحب مال کے فتنہ میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ سَوَاءً۔

۲۸۹۵ ...... وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ ح وحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَوَكِيعٌ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ انْظُرُوا إِلَى مَنْ أَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ أَجْدَرُ أَنْ لا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللهِ قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَلَيْكُمْ۔

۲۸۹۵ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس آدمی کی طرف دیکھو کہ جو تم سے کم تر درجہ میں ہے اور اس آدمی کی طرف نہ دیکھو کہ جو درجہ میں تم میں سے بلند ہو تم اللہ تعالیٰ کی (عطا کردہ) نعمتوں کو حقیر نہ سمجھنے لگ جاؤ۔ [1]

۲۸۹۶ ...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِنَّ ثَلاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمى فَأَرَادَ اللهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَأَتَى الأَبْرَصَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِي قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهُ وَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَكَّ إِسْحَقُ إِلا أَنَّ الأَبْرَصَ أَوِ الأَقْرَعَ قَالَ أَحَدُهُمَا الإِبِلُ وَقَالَ الآخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَأُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ فَقَالَ بَارَكَ اللهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَأَتَى الأَقْرَعَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ شَعَرٌ حَسَنٌ وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا الَّذِي قَدْ قَذِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ وَأُعْطِيَ شَعَرًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَقَرُ فَأُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا فَقَالَ بَارَكَ اللهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَأَتَى الأَعْمى فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ

۲۸۹۶ ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ ارشاد فرما رہے تھے کہ بنی اسرائیل میں تین آدمی تھے:

۱- کوڑھی ۲- گنجا ۳- اندھا

تو اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ ان تینوں کو آزمایا جائے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا وہ کوڑھی آدمی کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ تجھے کس چیز سے (زیادہ پیار) ہے؟ وہ کوڑھی کہنے لگا: میرا خوبصورت رنگ ہو، خوبصورت جلد ہو اور مجھ سے یہ بیماری (کوڑھ) چلی جائے، جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتے نے اس کوڑھی (کے جسم پر) ہاتھ پھیرا تو اس سے وہ بیماری چلی گئی اور اس کو خوبصورت رنگ اور خوبصورت جلد عطا کر دی گئی۔ فرشتے نے کہا: تجھے مال کونسا زیادہ پیارا ہے؟ وہ کہنے لگا: اونٹ یا اس نے کہا: گائے۔ راوی حدیث حضرت اسحٰق کو شک ہے لیکن ان دونوں (یعنی کوڑھی اور گنجے) میں سے ایک نے اونٹ کہا اور دوسرے نے گائے کہا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے دس مہینے کی گابھن اونٹنی دے دی گئی پھر فرشتے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ تجھے اس میں برکت عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر فرشتہ گنجے آدمی کے پاس آیا اور اسے کہا: تجھے کونسی چیز سب سے زیادہ پیاری ہے کہنے لگا: خوبصورت بال اور

[1] اس لئے کہ دنیا کے مال و متاع میں کوئی بھی انتہا تک نہیں پہنچ سکتا۔ لہٰذا دوسرے کی زیادہ نعمتیں دیکھ کر ناشکری میں مبتلا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

إِلَيْكَ قَالَ اَنْ يَرُدَّ اللهُ اِلَيَّ بَصَرِي فَأُبْصِرَ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللهُ اِلَيْهِ بَصَرَهُ قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأُعْطِيَ شَاةً وَالِدًا فَأُنْتِجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا قَالَ فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِنَ الإبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ اِنَّهُ اَتَى الاَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلا بَلاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلا بِاللهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِي اَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيرًا اَتَبَلَّغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ الْحُقُوقُ كَثِيرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَاَنِّي اَعْرِفُكَ اَلَمْ تَكُنْ اَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَاَعْطَاكَ اللهُ فَقَالَ اِنَّمَا وَرِثْتُ هٰذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللهُ اِلى مَا كُنْتَ قَالَ وَاَتَى الاَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهٰذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَى هٰذَا فَقَالَ اِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللهُ اِلى مَا كُنْتَ قَالَ وَاَتَى الاَعْمَى فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلا بَلاغَ لِيَ الْيَوْمَ اِلا بِاللهِ ثُمَّ بِكَ اَسْاَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً اَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ اَعْمَى فَرَدَّ اللهُ اِلَيَّ بَصَرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللهِ لا اَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا اَخَذْتَهُ لِلّٰهِ فَقَالَ اَمْسِكْ مَالَكَ فَاِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ فَقَدْ رُضِيَ عَنْكَ وَسُخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ ۔

(گنجے پن کی یہ بیماری) کہ جس کی وجہ لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں، مجھ سے چلی جائے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتے نے اس کے (سر پر) ہاتھ پھیرا تو اس سے وہ بیماری چلی گئی اور اسے خوبصورت بال عطا کر دیئے گئے۔ فرشتے نے کہا: تجھے سب سے زیادہ مال کونسا پسند ہے؟ وہ کہنے لگا: گائے، پھر اسے حاملہ گائے عطا کر دی گئی اور فرشتے نے کہا: اللہ تعالیٰ تجھے اس میں برکت عطا فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر فرشتہ اندھے آدمی کے پاس آیا اور اس سے کہا: تجھے کونسی چیز سب سے زیادہ پیاری ہے؟ وہ اندھا کہنے لگا: اللہ تعالیٰ مجھے میری بینائی واپس لوٹا دے تاکہ میں (اپنی آنکھوں کے ذریعے) لوگوں کو دیکھ سکوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (فرشتے نے (اس کی آنکھوں پر) ہاتھ پھیرا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بینائی اسے واپس لوٹا دی۔ فرشتے نے کہا: تجھے مال کونسا سب سے زیادہ پسند ہے؟ وہ کہنے لگا: بکریاں۔ تو پھر اسے ایک گابھن بکری دے دی گئی۔ چنانچہ پھر ان سب (اونٹنی، گائے اور بکری) نے بچے دیئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوڑھی آدمی کا اونٹوں سے جنگل بھر گیا اور گنجے آدمی کی گایوں کی ایک وادی بھر گئی اور اندھے آدمی کا بکریوں کا ریوڑ بھر گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر (کچھ عرصہ کے بعد) وہی فرشتہ اپنی پہلی شکل وصورت میں کوڑھی آدمی کے پاس آیا اور اس سے کہا: میں ایک مسکین آدمی ہوں اور سفر میں میرا سارا زادِ راہ ختم ہو گیا ہے جس کی وجہ سے میں آج (اپنی منزل مقصود پر) سوائے اللہ تعالیٰ کی مدد کے نہیں پہنچ سکتا تو میں تجھ سے اسی کے نام پر سوال کرتا ہوں کہ جس نے تجھے خوبصورت رنگ اور خوبصورت جلد اور اونٹ کا مال عطا فرمایا (مجھے صرف ایک اونٹ دے دے) جو میرے سفر میں میرے کام آئے۔ وہ کوڑھی کہنے لگا: (میرے اوپر) بہت زیادہ حقوق ہیں۔ فرشتے نے کہا: میں تجھے پہچانتا ہوں کیا تو کوڑھی اور محتاج نہیں تھا تجھ سے لوگ نفرت کرتے تھے پھر اللہ پاک نے تجھے یہ مال عطا فرمایا۔ وہ کوڑھی کہنے لگا: یہ مال تو مجھے میرے باپ دادا سے وراثت میں ملا ہے۔ فرشتے نے کہا: اگر تو جھوٹ کہہ رہا ہے تو پھر اللہ تجھے اسی طرح کر دے جس طرح کہ تو پہلے تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر فرشتہ اپنی اسی شکل میں گنجے کے پاس آیا اور

اس سے بھی وہی کچھ کہا کہ جو کوڑھی سے کہا تھا پھر اس گنجے نے بھی وہی جواب دیا کہ جو کوڑھی نے جواب دیا تھا فرشتہ نے اس سے بھی یہی کہا کہ اگر تو جھوٹا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے اسی طرح کر دے جس طرح کہ تو پہلے تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر فرشتہ اپنی اسی شکل و صورت میں اندھے کے پاس آیا اور اور کہا کہ میں ایک مسکین اور مسافر ہوں اور میرے سفر کے تمام اسباب وغیرہ ختم ہوگئے ہیں اور میں آج سوائے اللہ تعالیٰ کی مدد کے (اپنی منزل مقصود) پر نہیں پہنچ سکتا میں تجھ سے اسی اللہ کے نام پر کہ جس نے تجھے بینائی عطا کی ایک بکری کا سوال کرتا ہوں جو کہ مجھے میرے سفر میں کام آئے۔ وہ اندھا کہنے لگا کہ میں بلا شبہ اندھا تھا پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے میری بینائی واپس لوٹا دی۔ اللہ کی قسم! میں آج تمہارے ہاتھ نہیں روکوں گا۔ تم جو چاہو (میرے مال میں سے) لے لو اور جو چاہو چھوڑ دو۔ تو فرشتے نے (اندھے سے) کہا: تم اپنا مال رہنے دو کیونکہ تم تینوں آدمیوں کو آزمایا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہو گیا ہے اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناراض ہو گیا ہے۔

۲۸۹۷...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ وَاللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ قَالَ عَبَّاسُ حَدَّثَنَا و قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكْرِ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ فِي اِبِلِهِ فَجَاءَهُ ابْنُهُ عُمَرُ فَلَمَّا رَآهُ سَعْدٌ قَالَ اَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الرَّاكِبِ فَنَزَلَ فَقَالَ لَهُ اَنَزَلْتَ فِي اِبِلِكَ وَغَنَمِكَ وَتَرَكْتَ النَّاسَ يَتَنَازَعُونَ الْمُلْكَ بَيْنَهُمْ فَضَرَبَ سَعْدٌ فِي صَدْرِهِ فَقَالَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ۔

۲۸۹۷...... حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے اونٹوں میں (موجود) تھے۔ کہ اسی دوران ان کا بیٹا عمر آیا تو جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا تو فرمایا: میں سوار کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں تو جب وہ اترا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہنے لگا کہ کیا آپ اونٹوں اور بکریوں میں رہنے لگے ہیں اور لوگوں کو چھوڑ دیا ہے اور وہ ملک کی خاطر جھگڑ رہے ہیں تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اس کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: خاموش ہو جا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ اپنے بندوں سے پیار کرتا ہے جو پرہیزگار اور غنی ہے اور ایک کونے میں چھپ کر بیٹھا ہے۔[1]

---

[1] حضرت سعدؓ بن ابی وقاص رسول اللہ ﷺ کے جلیل القدر صحابی تھے۔ حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کے مابین جب سیاسی اختلافات ہوئے اور دونوں کے مابین جنگ صفین ہوئی تو ان کے صاحبزادے عمروبن سعد یا عمر بن سعد نے اس میں حضرت معاویہؓ کا ساتھ دیا۔ یہ فتنہ کا زمانہ تھا اور رسول اکرم ﷺ کے متعدد جلیل القدر صحابہؓ حضور ﷺ کی تعلیمات کے مطابق گوشہ نشین ہوگئے تھے اور جانبین میں سے کسی کا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔ حضرت سعدؓ بن ابی وقاص بھی انہی صحابہ میں سے تھے۔ حدیث سے معلوم ہوا کہ فتنہ کے زمانہ میں اپنے اعمال اور دین کی حفاظت کی خاطر گوشہ نشین ہو جانا ہی سلامتی کی راہ ہے۔

۲۸۹۸...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ إِسْمٰعِيلَ عَنْ قَيْسٍ عَنْ سَعْدٍ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي وَابْنُ بِشْرٍ قَالا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ يَقُولُ وَاللهِ اِنِّي لَاَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمٰى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ وَلَقَدْ كُنَّا نَغْزُو مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا لَنَا طَعَامٌ نَاْكُلُهُ اِلا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهٰذَا السَّمُرُ حَتّٰى اِنَّ اَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ اَصْبَحَتْ بَنُو اَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الدِّينِ لَقَدْ خِبْتُ اِذًا وَضَلَّ عَمَلِي وَلَمْ يَقُلِ ابْنُ نُمَيْرٍ اِذًا -

۲۸۹۸...... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں، اللہ کی قسم! عرب میں سے سب سے پہلا میں وہ آدمی ہوں کہ جس نے اللہ کے راستہ میں تیر پھینکا اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد کرتے تھے اور ہمارے پاس اس حبلہ درخت کے پتوں اور سمر کے پتوں کے سوا کھانے کے لئے اور کچھ نہ تھا یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی قضائے حاجت اس طرح کرتا جیسا کہ بکری مینگنی کرتی ہے پھر آج بنو اسد کے لوگ دین کی باتیں سکھانے لگے ہیں تو میں بالکل گھاٹے ہی میں رہا اگر یہ بات تھی اور میرے سارے اعمال ضائع ہو گئے۔
اور حضرت ابن نمیر نے اپنی روایت کردہ حدیث میں لفظ اذاً ذکر نہیں فرمایا۔

۲۸۹۹...... و حَدَّثَنَاه يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ اَبِي خَالِدٍ بِهٰذَا الاسْنَادِ وَقَالَ حَتّٰى اِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الْعَنْزُ مَا يَخْلِطُهُ بِشَيْءٍ -

۲۸۹۹...... حضرت اسمٰعیل بن ابی خالد رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت ہی کی مثل روایت نقل کی گئی ہے اور اس روایت میں انہوں نے کہا: یہاں تک کہ اگر ہم میں سے کوئی قضائے حاجت کرتا تو ایسے کرتا جیسے بکری مینگنی کرتی ہے اور اس میں کوئی چیز ملی ہوئی نہ ہوتی تھی۔

۲۹۰۰...... حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آذَنَتْ بِصَرْمٍ وَوَلَّتْ حَذَّاءَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهَا اِلا صُبَابَةٌ كَصُبَابَةِ الانَاءِ يَتَصَابُّهَا صَاحِبُهَا وَاِنَّكُمْ مُنْتَقِلُونَ مِنْهَا اِلٰى دَارٍ لا زَوَالَ لَهَا فَانْتَقِلُوا بِخَيْرِ مَا بِحَضْرَتِكُمْ فَاِنَّهُ قَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ يُلْقٰى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْوِي فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا لا يُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَ وَاللهِ لَتُمْلَاَنَّ اَفَعَجِبْتُمْ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيعِ الْجَنَّةِ مَسِيرَةُ اَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَيَاْتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَظِيظٌ مِنَ

۲۹۰۰...... حضرت خالد بن عمیر عدوی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عتبہ بن غزوان نے ہمیں ایک خطبہ دیا۔ انہوں نے (سب سے پہلے) اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی، پھر فرمایا: اما بعد! کہ دنیا نے اپنے ختم ہونے کی خبر دے دی ہے اور اس میں سے کچھ باقی نہیں رہا، سوائے اس کے کہ جس طرح ایک برتن میں کچھ بچا ہوا، باقی رہ جاتا ہے، جسے اس کا پینے والا چھوڑ دیتا ہے اور تم لوگ اس دنیا سے ایسے گھر کی طرف منتقل ہونے والے ہو کہ جس کو پھر کوئی زوال نہیں۔ لہٰذا تم اپنے نیک اعمال آگے بھیج کر جاؤ کیونکہ ہمیں یہ بات ذکر کی گئی ہے کہ ایک پتھر جہنم کے ایک کنارے سے اس میں ڈالا جائے گا اور وہ ستر سال تک اس میں گرتا رہے گا پھر وہ جہنم کی تہہ تک نہیں پہنچ سکے گا۔ اللہ کی قسم! دوزخ کو بھر دیا جائے گا، کیا تم تعجب کرتے ہو؟ اور ہم سے یہ بات بھی ذکر کی گئی ہے کہ جنت کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک چالیس سال کی

الزِّحَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا فَالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَشَقَقْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَاتَّزَرْتُ بِنِصْفِهَا وَاتَّزَرَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِنَّا أَحَدٌ إِلا أَصْبَحَ أَمِيرًا عَلَى مِصْرٍ مِنَ الأَمْصَارِ وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللهِ أَنْ أَكُونَ فِي نَفْسِي عَظِيمًا وَعِنْدَ اللهِ صَغِيرًا وَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ إِلا تَنَاسَخَتْ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَاقِبَتِهَا مُلْكًا فَسَتَخْبُرُونَ وَتُجَرِّبُونَ الأُمَرَاءَ بَعْدَنَا -

مسافت ہے اور جنت پر ایک ایسا دن آئے گا کہ وہ لوگوں کے رش کی وجہ سے بھری ہوئی ہوگی اور تو نے مجھے دیکھا ہوگا کہ میں ساتوں میں ساتواں ہوں جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ہمارا کھانا سوائے درختوں کے پتوں کے سوا کچھ نہ تھا، یہاں تک کہ ہماری باچھیں زخمی ہوگئیں۔ مجھے ایک چادر ملی، جسے پھاڑ کر میں نے دو ٹکڑے کیے، ایک ٹکڑے کا تہہ بند میں نے بنایا اور آج ہم میں سے کوئی آدمی ایسا نہیں ہے کہ جو شہروں میں سے کسی شہر کا حاکم نہ ہو اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات کی کہ میں اپنے آپ کو بڑا سمجھوں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں چھوٹا سمجھا جاؤں کیونکہ کسی نبی کی نبوت بھی ہمیشہ نہیں رہی اور نبوت کا اثر بھی جاتا رہا یہاں تک کہ اس کا آخر کار انجام یہ ہوا کہ وہ سلطنت تباہ ہوگئی اور تم عنقریب ان حاکموں کا تجربہ کرو گے جو ہمارے بعد آئیں گے۔ [1]

۲۹۰۱...... و حَدَّثَنِي إِسْحٰقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَلِيطٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ وَقَدْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ قَالَ خَطَبَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْبَصْرَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ شَيْبَانَ -

۲۹۰۱...... حضرت خالد بن ولید سے مروی ہے، انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا تھا۔ خالد رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ عتبہ بن غزوان نے ایک خطبہ دیا جبکہ وہ بصرہ پر حاکم مقرر تھے (اور پھر اس کے بعد) شیبانی کی روایت کی طرح روایت ذکر کی۔

۲۹۰۲...... و حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ قُرَّةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُتْبَةَ بْنَ غَزْوَانَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَا طَعَامُنَا إِلا وَرَقُ الْحُبْلَةِ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا -

۲۹۰۲...... حضرت خالد بن عمیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عتبہ بن غزوان سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ مجھے کیا دیکھتا ہے، میں تو ان ساتوں میں سے ساتواں ہوں کہ جو نبی ﷺ کے ساتھ تھے اور ہمارے پاس کھانا سوائے حبلہ درخت کے پتوں کے اور کچھ نہ تھا، یہاں تک کہ ہماری باچھیں زخمی ہوگئیں۔

[1] حضرت عتبہ بن غزوانؓ سابقون الاولون میں شامل تھے حبشہ کی ہجرت میں بھی شامل تھے۔ پھر حضرت مقدادؓ بن الأسود کے ساتھی بن کر مدینہ کی طرف ہجرت کی غزوۂ بدر اور دیگر غزوات میں شریک ہوئے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں کئی علاقوں کے حاکم بنے، دراز قد خوبصورت وجیہ آدمی تھے، حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر استعفیٰ دیا مگر قبول نہ ہوا۔ ستاون برس کی عمر میں انتقال فرمایا رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

حضرت عتبہؓ بن غزوان کے اس خطبہ کا مقصد یہ تھا کہ ہم نے ابتداء میں حضور علیہ السلام کے ساتھ جو قربانیاں دیں ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آج ہمیں فتوحات اور دنیاوی جاہ و سلطنت سے نوازا ہے۔ سلطنتوں کا انجام اچھا نہیں ہوتا اور خلفائے راشدین کے بعد وہ حکمران آئیں گے جو اسلام کی اصل روح کو مسخ کردیں گے۔ اور تم ان کا تجربہ کرو گے۔

۲۹۰۳...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَرى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظَّهِيرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لا قَالَ فَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لا قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ اِلا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ اَحَدِهِمَا قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُولُ اَيْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ بَلى قَالَ فَيَقُولُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلاقِيَّ فَيَقُولُ لا فَيَقُولُ فَاِنِّي اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِيَ فَيَقُولُ اَيْ فُلْ اَلَمْ اُكْرِمْكَ وَاُسَوِّدْكَ وَاُزَوِّجْكَ وَاُسَخِّرْ لَكَ الْخَيْلَ وَالاِبِلَ وَاَذَرْكَ تَرْاَسُ وَتَرْبَعُ فَيَقُولُ بَلىٰ اَيْ رَبِّ فَيَقُولُ اَفَظَنَنْتَ اَنَّكَ مُلاقِيَّ فَيَقُولُ لا فَيَقُولُ فَاِنِّي اَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتَنِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ آمَنْتُ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيُثْنِي بِخَيْرٍ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُولُ هَاهُنَا اِذًا قَالَ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ الْآنَ نَبْعَثُ شَاهِدَنَا عَلَيْكَ وَيَتَفَكَّرُ فِي نَفْسِهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيُخْتَمُ عَلى فِيهِ وَيُقَالُ لِفَخِذِهِ وَلَحْمِهِ وَعِظَامِهِ انْطِقِي فَتَنْطِقُ فَخِذُهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ وَذٰلِكَ لِيُعْذِرَ مِنْ نَفْسِهِ وَذٰلِكَ الْمُنَافِقُ وَذٰلِكَ الَّذِي يَسْخَطُ اللهُ عَلَيْهِ ۔

۲۹۰۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اپنے رب کو قیامت کے دن دیکھیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں دوپہر کے وقت میں جبکہ کوئی بادل نہ ہو، سورج کے دیکھنے میں کوئی مشقت ہوتی ہے؟ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نہیں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں چودھویں رات کے چاند کے دیکھنے میں جبکہ بادل نہ ہوں کوئی مشقت ہوتی ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: نہیں آپ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے کہ تم لوگوں کو اپنے رب کے دیکھنے میں کسی قسم کا حجاب نہیں ہوگا سوائے اس کے کہ جتنا تمہیں سورج اور چاند میں سے کسی ایک کے دیکھنے میں حجاب ہوتا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر اس کے بعد اللہ اپنے بندوں سے ملاقات (یعنی حساب) کرے گا اور فرمائیگا: اے فلاں! کیا میں نے تجھے عزت نہیں دی اور تجھے سردار نہیں بنایا اور تجھے جوڑا نہیں بنایا (یعنی تیری شادی نہیں کی) اور تیرے گھوڑے اور اونٹ مسخر نہیں کیے اور کیا میں نے تجھے ریاست اور آرام کی حالت میں نہیں چھوڑا اور تو ان سے چوتھائی حصہ لیتا تھا؟ وہ عرض کرے گا: جی ہاں! اے پروردگار! اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا: کیا تو گمان کرتا تھا کہ تو مجھ سے ملاقات کرے گا؟ وہ عرض کرے گا: نہیں! پھر اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا کہ میں تجھے بھلا دیتا ہوں جس طرح کہ تو نے مجھے بھلا دیا تھا پھر اللہ تجھ سے ملاقات (حساب) کرے گا اور اللہ اسے بھی اسی طرح سے فرمائے گا۔ وہ عرض کرے گا: اے پروردگار! میں تجھ پر اور تیری کتابوں پر اور تیرے رسولوں (علیہم السلام) پر ایمان لایا اور میں نے نماز پڑھی اور میں نے روزہ رکھا اور میں نے صدقہ و خیرات کیا۔ اس سے جس قدر ہو سکے گی اپنی نیکی کی تعریف کرے گا پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: تجھے ابھی تیری نیکیوں کا پتہ چل جائے گا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر اسے کہا جائے گا کہ ہم ابھی تیرے خلاف گواہ بھیجتے ہیں وہ اپنے دل میں غور و فکر کرے گا کہ کون ہے جو میرے خلاف گواہی دے؟ پھر اسکے منہ پر مہر لگادی جائے گی اور اس کی ران اور اس کا گوشت اور اس کی

ہڈیاں اس کے اعمال کی گواہی دیتے ہوئے بولیں گے اور یہ سب اس وجہ سے ہوگا کہ کوئی اپنے نفس کی طرف سے کوئی عذر قائم نہ کر سکے اور یہ منافق آدمی ہوگا اور اس پر اللہ تعالیٰ اپنی ناراضگی کا اظہار فرمائے گا۔[1]

٢٩٠٤...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ اَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنِي اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ الاَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ الْمُكْتِبِ عَنْ فُضَيْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَضَحِكَ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مِمَّ اَضْحَكُ قَالَ قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ اَعْلَمُ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ يَقُولُ يَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِي مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُولُ بَلَى قَالَ فَيَقُولُ فَاِنِّي لا اُجِيزُ عَلَى نَفْسِي اِلا شَاهِدًا مِنِّي قَالَ فَيَقُولُ كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيدًا وَبِالْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ شُهُودًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلَى فِيهِ فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهِ انْطِقِي قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهِ قَالَ ثُمَّ يُخَلَّى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلامِ قَالَ فَيَقُولُ بُعْدًا لَكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ ۔

۲۹۰۴...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ ﷺ ہنسے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں کس وجہ سے ہنسا ہوں؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول (ﷺ) ہی زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں بندے کی اُس بات سے ہنسا ہوں کہ جو وہ اپنے رب سے کرے گا۔ وہ بندہ عرض کرے گا: اے پروردگار! کیا آپ نے مجھے ظلم سے پناہ نہیں دی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ فرمائے گا: ہاں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر بندہ عرض کرے گا: میں اپنے اوپر اپنی ذات کے علاوہ کسی کی گواہی کو جائز نہیں سمجھتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ ارشاد فرمائے گا کہ آج کے دن تیرے اوپر تیری ہی ذات کی گواہی اور کراماً کاتبین کی گواہی کفایت کر جائے گی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر بندہ کے منہ پر مہر لگادی جائیگی اور اس کے دیگر اعضاء کو کہا جائے گا کہ بولیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کے اعضاء اس کے سارے اعمال بیان کریں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر بندے کو اپنے اعضاء سے کہے گا: دور ہو جاؤ، چلو دور ہو جاؤ، میں تمہاری طرف سے ہی تو جھگڑا کر رہا تھا۔

٢٩٠٥...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا ۔

۲۹۰۵...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! محمد کی آل کو بقدر کفایت رزق عطا فرما۔

٢٩٠٦...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالُوا حَدَّثَنَا

۲۹۰۶...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! محمد کی آل کو بقدر کفایت رزق عطا فرمادے۔[2]

---

[1] یہ مضمون قرآن کریم میں بھی متعدد مقامات پر بیان کیا گیا ہے۔ سورۂ حٰم السجدۃ اور سورۂ یٰس کے اندر یہ مضمون بہت زیادہ صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

[2] زیادہ طلب وہوس کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ سرکار رسالت مآب ﷺ کی تعلیم یہ ہے کہ انسان بقدر ضرورت رزق پر قناعت کرلے اور اسی کے بقدر رزق کی طلب میں لگے۔ کیونکہ حرص وہوس کی انتہا قبر کی خاک کرتی ہے۔

وَكِيعٌ حَدَّثَنَا الاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِي زُرْعَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُوتًا وَفِي رِوَايَةِ عَمْرٍو اللّٰهُمَّ ارْزُقْ -

حضرت عمرو کی روایت کردہ حدیث میں اللّٰھم اجعل کی بجائے اللّٰھم ارزق ہے۔

٢٩٠٧...... وَ حَدَّثَنَاه اَبُو سَعِيدٍ الاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ الاَعْمَشَ ذَكَرَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ وَقَالَ كَفَافًا -

٢٩٠٧...... حضرت عمارہ بن قعقاع رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے اور اس روایت میں آپ ﷺ نے قوتًا کی بجائے کفافًا کا لفظ فرمایا ہے۔

٢٩٠٨...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتّٰى قُبِضَ -

٢٩٠٨...... ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جس وقت سے آل محمد ﷺ مدینہ منورہ آئے کبھی بھی لگاتار تین راتیں گیہوں کی روٹی سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا' یہاں تک کہ آپ ﷺ اس فانی دُنیا سے رحلت فرما گئے۔

٢٩٠٩...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلاثَةَ اَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ بُرٍّ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِه -

٢٩٠٩...... ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی بھی لگاتار تین دن تک گندم کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے، یہاں تک کہ آپ ﷺ اس فانی دنیا سے رحلت فرما گئے۔

٢٩١٠...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنِ الاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ -

٢٩١٠...... ام المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آلِ محمد ﷺ کبھی لگاتار دو دن جَو کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ اس فانی دنیا سے رحلت فرما گئے۔

٢٩١١...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ فَوْقَ ثَلاثٍ -

٢٩١١...... ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آلِ محمد ﷺ کبھی بھی تین (دن) سے زیادہ گندم کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے۔

۲۹۱۲...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ الْبُرِّ ثَلاثًا حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيلِهِ ـ

۲۹۱۲...... ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ آلِ محمد ﷺ تین (دن) تک لگا تار گندم کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے' یہاں تک کہ آپ ﷺ اس فانی دنیا سے رحلت فرما گئے۔ ❶

۲۹۱۳...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ يَوْمَيْنِ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ اِلا وَاَحَدُهُمَا تَمْرٌ ـ

۲۹۱۳...... ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آلِ محمد ﷺ دو دنوں تک گندم کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے' سوائے اس کے کہ صرف ایک کھجور ہی ہوتی تھی۔

۲۹۱٤...... حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ وَيَحْيَى بْنُ يَمَانٍ حَدَّثَنَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كُنَّا آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَنَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ بِنَارٍ اِنْ هُوَ اِلا التَّمْرُ وَالْمَاءُ ـ

۲۹۱۴...... ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آلِ محمد ﷺ کا یہ حال تھا کہ ہمارے ہاں مہینہ مہینہ بھر تک آگ نہیں جلتی تھی بلکہ صرف کھجور اور پانی پر ہی گزر بسر ہوتی تھی۔

۲۹۱۵...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الاسْنَادِ اِنْ كُنَّا لَنَمْكُثُ وَلَمْ يَذْكُرْ آلَ مُحَمَّدٍ وَزَادَ اَبُو كُرَيْبٍ فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ اِلا اَنْ يَاْتِيَنَا اللُّحَيْمُ ـ

۲۹۱۵...... حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے لیکن اس روایت میں آلِ محمد ﷺ کا ذکر نہیں ہے اور حضرت ابو کریب نے اپنی روایت کردہ حدیث میں یہ زیادتی بیان کی ہے کہ حضرت ابنِ نمیر سے مروی ہے کہ سوائے اس کے کہ کہیں سے ہمارے لیے گوشت آجاتا (تو ہم کھالیتے)۔

۲۹۱٦...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاءِ بْنِ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا فِي رَفِّي مِنْ شَيْءٍ يَاْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ اِلا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي فَاَكَلْتُ مِنْهُ حَتّٰى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ ـ

۲۹۱۶...... ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو میرے برتن میں سوائے تھوڑے سے جَو کے کھانے اور کچھ نہیں تھا۔ میں اسی برتن میں بہت دنوں تک کھاتی رہی' میں نے اس برتن کو ماپا تو اس میں سے جَو ختم ہو گئے۔ ❷

۲۹۱۷...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ

۲۹۱۷...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، ارشاد فرماتی تھیں اللہ کی قسم! اے میرے بھتیجے! ہم ایک چاند دیکھتے پھر

---

❶ فائدہ...... ایک ضروری بات یہ یاد رکھنی چاہیئے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ فقر و فاقہ اختیاری تھا اضطراری نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو دنیا کے خزانوں کی پیشکش فرمائی تھی مگر آپ ﷺ نے فرمایا: میرے رب میں تو چاہتا ہوں کہ ایک دن پیٹ بھر کر کھاؤں تاکہ تیرا شکر کروں اور دوسرے دن بھوکا رہوں تاکہ صبر کروں۔

❷ یہ نبی اکرم ﷺ کی وجہ سے حضرت عائشہؓ کیلئے برکت تھی۔

رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ وَاللهِ يَا ابْنَ اُخْتِي اِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ اِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ اَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا اُوقِدَ فِي اَبْيَاتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَارٌ قَالَ قُلْتُ يَا خَالَةُ فَمَا كَانَ يُعَيِّشُكُمْ قَالَتِ الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ اِلَّا اَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ جِيرَانٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَكَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ فَكَانُوا يُرْسِلُونَ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ اَلْبَانِهَا فَيَسْقِينَاهُ ۔

دوسرا چاند دیکھتے پھر تیسرا چاند دیکھتے تو مہینوں میں تین چاند دیکھ لیتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں (اتنے عرصہ تک) آگ نہیں جلتی تھی حضرت عروہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے خالہ! پھر آپ کس طرح زندگی گزارتی تھیں؟ (یعنی کیا کھاتی تھیں؟) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کھجور اور پانی، سوائے اس کے کہ رسول اللہ ﷺ کے کچھ انصاری ہمسائے تھے اور ان کے دودھ والے جانور تھے وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی طرف ان جانوروں کا دودھ بھیج دیتے تھے تو وہ دودھ آپ ﷺ ہمیں پلا دیتے تھے۔

۲۹۱۸...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اَبُو صَخْرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُسَيْطٍ ح و حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اَبُو صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ لَقَدْ مَاتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَزَيْتٍ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ ۔

۲۹۱۸...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ وفات پاگئے اور آپ ﷺ نے ایک دن میں دو مرتبہ روٹی اور زیتون کا تیل تک سیر ہو کر نہیں کھائے۔

۲۹۱۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَكِّيُّ الْعَطَّارُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ ح و حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَجَبِيُّ عَنْ اُمِّهِ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ شَبِعَ النَّاسُ مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ التَّمْرِ وَالْمَاءِ ۔

۲۹۱۹...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو اس وقت صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کھجور اور پانی ہی سے سیر ہوتے تھے۔

۲۹۲۰...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ عَنْ اُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْاَسْوَدَيْنِ الْمَاءِ وَالتَّمْرِ ۔

۲۹۲۰...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ وفات پاگئے اور ہم (اب تک) پانی اور کھجور ہی سے سیر ہوتے تھے۔

۲۹۲۱...... و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِيُّ ح و حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا اَبُو اَحْمَدَ كِلَاهُمَا

۲۹۲۱...... حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ سابقہ روایت نقل کی گئی ہے، سوائے اس کے کہ ان دونوں روایات میں ہے

عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ سُفْيَانَ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الاَسْوَدَيْنِ ۔

کہ ان دونوں سیاہ چیزوں یعنی کھجور اور پانی سے بھی سیر نہیں ہوتے تھے۔

۲۹۲۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ يَعْنِيَان الْفَزَارِيَّ عَنْ يَزِيدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ و قَالَ ابْنُ عَبَّادٍ وَالَّذِي نَفْسُ اَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ مَا اَشْبَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَهْلَهُ ثَلاثَةَ اَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا ۔

۲۹۲۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے اور حضرت ابن عباد نے اپنی روایت میں والذی نفس ابی ھریرۃ بیدہ کے الفاظ کہے ہیں۔ یعنی قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) کی جان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لگاتار تین دن تک اپنے گھر والوں کو گندم کی روٹی سے سیر نہیں کیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ اس فانی دنیا سے رحلت فرما گئے۔

۲۹۲۳...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ حَدَّثَنِي اَبُو حَازِمٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يُشِيرُ بِاِصْبَعِهِ مِرَارًا يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسُ اَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ مَا شَبِعَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَاَهْلُهُ ثَلاثَةَ اَيَّامٍ تِبَاعًا مِنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتّٰى فَارَقَ الدُّنْيَا ۔

۲۹۲۳...... حضرت ابو حازم رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو دیکھا کہ وہ اپنی انگلیوں سے بار بار اشارہ کرتے ہوئے فرما رہے ہیں: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) کی جان ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے گھر والوں نے لگاتار تین دن تک کبھی بھی گندم کی روٹی سے سیر ہو کر نہیں کھایا، یہاں تک کہ آپ ﷺ اس دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے۔

۲۹۲٤...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو الاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ اَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَاَيْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلَاُ بِهِ بَطْنَهُ ۔

وَقُتَيْبَةُ لَمْ يَذْكُرْ بِهِ ۔

۲۹۲۴...... حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کیا تم لوگ جو چاہتے ہو کھاتے اور پیتے نہیں ہو؟ جبکہ میں نے تمہارے نبی ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ کو خراب کھجور بھی پیٹ بھر کر نہیں ملتی تھی۔

۲۹۲٥...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا الْمُلائِيُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيلُ كِلاهُمَا عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الاِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَمَا تَرْضَوْنَ دُونَ اَلْوَانِ التَّمْرِ وَالزُّبْدِ ۔

۲۹۲۵...... حضرت سماک رضی اللہ عنہ نے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے اور حضرت زہیر کی اس روایت کردہ حدیث میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ تم تو طرح، طرح کی کھجور اور مسکہ کے علاوہ راضی نہیں ہوتے۔

۲۹۲٦...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

۲۹۲۶...... حضرت سماک بن حرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے خطبہ دیتے ہوئے سنا، انہوں نے فرمایا:

جَعْفَر حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَخْطُبُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ مَا اَصَابَ النَّاسُ مِنَ الدُّنْيَا فَقَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَظَلُّ الْيَوْمَ يَلْتَوِي مَا يَجِدُ دَقَلًا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَه ـ

حضرت عمر رضی اللہ نے ذکر کیا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ سارا دن بھوک کی وجہ سے بے قرار رہتے تھے۔ آپ ﷺ خراب کھجور تک نہ پاتے تھے کہ جس سے آپ ﷺ اپنا پیٹ بھر لیں۔

۲۹۲۷...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي اَبُو هَانِئٍ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَسَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللهِ اَلَكَ امْرَاَةٌ تَاْوِي اِلَيْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَلَكَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْاَغْنِيَاءِ قَالَ فَاِنَّ لِي خَادِمًا قَالَ فَاَنْتَ مِنَ الْمُلُوكِ ـ

۲۹۲۷...... حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ کیا ہم مہاجرین فقراء میں سے نہیں ہیں؟ تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے فرمایا: کیا تیری بیوی ہے جس کے پاس تو رہتا ہے؟ وہ کہنے لگا: ہاں! حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: پھر تو تو غنی لوگوں میں سے ہے اس آدمی نے کہا: میرے پاس ایک خادم بھی ہے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پھر تو تو بادشاہوں میں سے ہے۔ ❶

۲۹۲۸...... قَالَ اَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَجَاءَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ اِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَاَنَا عِنْدَهُ فَقَالُوا يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّا وَاللهِ مَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ لَا نَفَقَةٍ وَلَا دَابَّةٍ وَلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ رَجَعْتُمْ اِلَيْنَا فَاَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسَّرَ اللهُ لَكُمْ وَاِنْ شِئْتُمْ ذَكَرْنَا اَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ وَاِنْ شِئْتُمْ صَبَرْتُمْ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْاَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَى الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِينَ خَرِيفًا قَالُوا فَاِنَّا نَصْبِرُ لَا نَسْاَلُ شَيْئًا ـ

۲۹۲۸...... حضرت ابو عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ تین آدمی حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور میں انکے پاس موجود تھا۔ وہ آدمی کہنے لگا: اے ابو محمد! اللہ کی قسم ہمارے پاس کچھ نہیں ہے، نہ خرچ نہ سواری نہ مال و متاع۔ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ان تینوں آدمیوں سے فرمایا: تم کیا چاہتے ہو؟ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ تم ہماری طرف لوٹ آؤ، ہم تمہیں وہ دیں گے کہ جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے مقدر میں لکھ دیا ہے اور اگر تم چاہو تو تمہارا ذکر بادشاہ سے کریں اور اگر تم چاہو تو صبر کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے ہیں: ہم مہاجرین فقراء قیامت کے دن مالداروں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے وہ آدمی کہنے لگا: ہم لوگ صبر کریں گے اور ہم کچھ نہیں مانگتے۔ ❷

---

❶ فائدہ...... یہ اشارہ تھا قرآن کریم کے ارشاد: للفقرآء المہا جرین الذین اخرجوا...... الآیۃ (سورۃ الحشر) کی طرف اور مقصد غالباً مال غنیمت میں سے حصہ کا حصول تھا۔
حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا کہ اگر تیرے پاس بیوی اور گھر ہے تو تو غنی اور مال دار ہے۔ اور اگر خادم بھی ہے تو تو بادشاہ ہے یعنی ایسے شخص کا اپنے آپ کو فقراء مہاجرین میں شامل کرنا درست نہیں۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ: بنی اسرائیل میں سے کسی شخص کے پاس اگر بیوی، خادم اور گھر ہوتا تو اسے ملک (بادشاہ) کہا کرتے تھے"۔

❷ جنت میں فقراء کا مالداروں سے جلدی جانا ان کے اُن تکلیف دہ حالات کی بناء پر ہے جو انہوں نے دنیا میں برداشت کئے۔ علاوہ ازیں عموماً مالدار انسان گناہوں اور غفلت میں پڑ جاتا ہے جبکہ غریب خدا کی یاد میں اہتمام کرتا ہے۔

باب-۵۳۶ باب لا تدخلوا مساکن الذین ظلموا انفسهم الا ان تکونوا باکین

پتھر والوں (قوم ثمود) کے گھروں پر سے داخل ہونے کی ممانعت کے بیان میں، سوائے اس کے کہ جو روتا ہوا داخل ہو

۲۹۲۹...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ اِسْمٰعِيلَ قَالَ ابْنُ اَيُّوبَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِاَصْحَابِ الْحِجْرِ لا تَدْخُلُوا عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُعَذَّبِينَ اِلا اَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَاِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فلا تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ اَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا اَصَابَهُمْ۔

۲۹۲۹...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پتھروں والے یعنی قوم ثمود کے بارے میں فرمایا: اس قوم کے گھروں کے پاس سے نہ گزرو اور اگر تمہیں رونا نہیں آتا تو پھر وہاں سے نہ گزرو کیونکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہ عذاب مسلط ہو جائے کہ جو عذاب قوم ثمود پر مسلط ہوا تھا۔[1]

۲۹۳۰...... حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ وَهُوَ يَذْكُرُ الْحِجْرَ مَسَاكِنَ ثَمُودَ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ اِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ مَرَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى الْحِجْرِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لا تَدْخُلُوا مَسَاكِنَ الَّذِينَ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ اِلا اَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ حَذَرًا اَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا اَصَابَهُمْ ثُمَّ زَجَرَ فَاَسْرَعَ حَتّٰى خَلَّفَهَا۔

۲۹۳۰...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پتھر والوں یعنی قوم ثمود کے مقامات کے پاس سے گزرے تو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: تم ان لوگوں کے گھروں کے پاس سے نہ گزرو کہ جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے، سوائے اس کے کہ تم وہاں سے روتے ہوئے گزرو اور اس بات سے بچو کہ کہیں تمہیں بھی (وہ عذاب) نہ آن پہنچے کہ جو عذاب ان کو پہنچا پھر اپنی سواری کو ڈانٹ کر جلد چلایا یہاں تک کہ قوم ثمود کے گھروں کو پیچھے چھوڑ دیا۔

۲۹۳۱...... حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى اَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحٰقَ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى الْحِجْرِ اَرْضِ ثَمُودَ

۲۹۳۱...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ خبر دیتے ہیں کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قوم ثمود کے علاقہ میں اترے تو انہوں نے اس جگہ کے کنوؤں سے پینے کا پانی لیا اور انہوں نے اس پانی سے آٹا بھی گوندھا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ (رضی اللہ

---

[1] فائدہ...... مقصود حدیث بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ عذاب خداوندی جہاں نازل ہوا ہو وہاں سے اگر بامر مجبوری گزرنا پڑے تو روتے ہوئے اور استغفار کرتے ہوئے گزرنا چاہیئے کہیں ہم پر بھی وہ عذاب نازل نہ ہو جائے۔ اور بالخصوص ایسی جگہوں پر تفریح اور سیر سپاٹے کیلئے جانا تو بالکل نامناسب ہے۔

اسی طرح ایسے مقامات پر موجود وہ کنویں جس سے معذب قومیں پانی حاصل کرتی تھیں ان سے پانی بھی حاصل نہ کرنا چاہیئے۔ اور نیک لوگوں کے کنویں سے پانی حاصل کرنا ممنوع نہیں ہے۔

فَاسْتَقَوْا مِنْ آبَارِهَا وَعَجَنُوا بِهِ الْعَجِينَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنْ يُهَرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا وَيَعْلِفُوا الإبِلَ الْعَجِينَ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَسْتَقُوا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي كَانَتْ تَرِدُهَا النَّاقَةُ -

عنہم) کو حکم فرمایا: پینے والا پانی بہادیا جائے اور اس پانی سے گوندھا گیا آٹا اونٹوں کو کھلادیا جائے اور آپ ﷺ نے ان کو حکم فرمایا کہ اس کنوئیں سے پانی لیا جائے کہ جس کنوئیں پر حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی پانی پینے آئی تھی۔

۲۹۳۲...... وحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مُوسى الاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بِهٰذَا الاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَاسْتَقَوْا مِنْ بِئَارِهَا وَاعْتَجَنُوا بِهِ۔

۲۹۳۲...... حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ مذکورہ سابقہ روایت کی طرح حدیث بیان کرتے ہیں، سوائے اس کے کہ اس روایت میں ہے. انہوں نے اس سے پانی پیا اور اس سے انہوں نے آٹا بھی گوندھا۔

باب-۵۳۷ باب الاحسان الى الارملة والمسكين واليتيم

بیوہ، مسکین، یتیم کے ساتھ نیکی (حسن سلوک) کرنے کے بیان میں

۲۹۳۳...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ السَّاعِي عَلَى الاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَاَحْسِبُهُ قَالَ وَكَالْقَائِمِ لا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لا يُفْطِرُ۔

۲۹۳۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیوہ عورت اور مسکینوں پر کوشش کرنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے (مجاہد) کی طرح ہے اور گمان کرتا ہوں کہ وہ اس قائم کی طرح ہے کہ جو نہ تھکتا ہو اور اس صائم (روزہ دار) کی طرح ہے کہ جو افطار نہ کرتا ہو۔[1]

۲۹۳٤...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عِيسَى حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْغَيْثِ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ اَوْ لِغَيْرِهِ اَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ -
وَاَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى -

۲۹۳٤...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی یتیم بچے کی کفالت کرنے والا، اس کا کوئی قریبی رشتہ دار یا اس کے علاوہ اور جو کوئی بھی ہو، میں اور وہ جنت میں اس طرح سے ہوں گے۔ حضرت مالک رضی اللہ عنہ نے شہادت کی اور درمیانی انگلی سے اشارہ کر کے بتایا (یعنی جس طرح یہ دو انگلیاں ساتھ ملی ہوئی ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں اور یتیم بچے کی پرورش کرنے والے جنت میں اس طرح سے ہوں گے۔)

باب-۵۳۸ باب فضل بناء المساجد

مسجدیں بنانے کی فضیلت کے بیان میں

۲۹۳٥...... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الاَيْلِيُّ

۲۹۳۵...... حضرت عبید اللہ خولانی رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہیں کہ

[1] معاشرتی خدمت اسلام کے اہم احکام میں سے ہے اور اسلام نے اس پر بہت زور دیا ہے۔ ہمیشہ رات میں تہجد کیلئے کھڑا رہنے والا اور ہمیشہ روزہ رکھنے والا خدا کا سچا محبوب ہوتا ہے یہ کسی ذی عقل پر مخفی نہیں۔ بیوہ خواتین، یتیم اور مسکین کی خدمت کرنے والا اللہ کا انتہائی محبوب ہوتا ہے جتنا کہ صائم النہار قائم ہوتا ہے۔

وَاَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ اَنَّ عَاصِمَ بْنَ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ اللهِ الْخَوْلانِيَّ يَذْكُرُ اَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنى مَسْجِدَ الرَّسُولِ ﷺ اِنَّكُمْ قَدْ اَكْثَرْتُمْ وَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَنى مَسْجِدًا قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَالَ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ بَنى اللهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ وَفِي رِوَايَةِ هَارُونَ بَنى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ۔

انہوں نے سنا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جس وقت رسول اللہ ﷺ کی مسجد کو (شہید کر کے) دوبارہ بنایا تو لوگ اس بارے میں باتیں کرنے لگے (تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا) تم نے بڑی کثرت سے باتیں کیں حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس آدمی نے مسجد بنائی۔ راوی حدیث حضرت بکیر کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیئے اللہ کا گھر (مسجد) بنایا اس طرح کا ایک گھر جنت میں بنائے گا اور حضرت ہارون کی روایت کردہ حدیث میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنادے گا۔

۲۹۳۶...... حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّى كِلاهُمَا عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَ النَّاسُ ذٰلِكَ وَاَحَبُّوا اَنْ يَدَعَهُ عَلى هَيْئَتِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَنى مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنى اللهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ ۔

۲۹۳۶...... حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت مروی ہے کہ جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے مسجد بنانے کا ارادہ فرمایا تو لوگوں نے اسے ناپسند سمجھا اور وہ لوگ اس بات کو پسند کرنے لگے کہ اس مسجد کو اسی حالت پر چھوڑ دیا جائے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ جس آدمی نے اللہ کے لئے مسجد بنائی تو اللہ جنت میں اس کے لیے اس جیسا ایک گھر بنادے گا۔

۲۹۳۷...... و حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ كِلاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الاسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِي حَدِيثِهِمَا بَنى اللهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ۔

۲۹۳۷...... حضرت عبد الحمید بن جعفر رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ بھی سابقہ روایت نقل کی گئی ہے سوائے اس کے کہ ان دونوں روایات میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنادے گا۔

باب-۵۳۹ باب الصدقة في المساكين

مسکینوں اور مسافروں پر خرچ کرنے کی فضیلت کے بیان میں

۲۹۳۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي سَلَمَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِي

۲۹۳۸...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (ایک مرتبہ) ایک آدمی جنگل میں تھا کہ اس نے بادلوں میں سے ایک آواز سنی کہ فلاں باغ کو پانی لگاؤ تو پھر ایک بادل ایک طرف چلا اور اس نے ایک پتھریلی زمین پر بارش برسائی اور

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ فَتَنَحَّى ذَلِكَ السَّحَابُ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شَرْجَةٌ مِنْ تِلْكَ الشِّرَاجِ قَدِ اسْتَوْعَبَتْ ذَلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَتَبَّعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمِسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فُلَانٌ لِلِاسْمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللهِ لِمَ تَسْأَلُنِي عَنِ اسْمِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هَذَا مَاؤُهُ يَقُولُ اسْقِ حَدِيقَةَ فُلَانٍ لِاسْمِكَ فَمَا تَصْنَعُ فِيهَا قَالَ أَمَّا إِذْ قُلْتَ هَذَا فَإِنِّي أَنْظُرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثِهِ وَآكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثُلُثًا وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَه -

وہاں نالیوں میں سے ایک نالی (بارش کے پانی سے) بھر گئی۔ وہ آدمی برستے ہوئے پانی کے پیچھے پیچھے گیا کہ اچانک اس نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اپنے باغ میں کھڑا ہوا اسے اپنے پھاوڑے سے پانی ادھر ادھر کر رہا ہے اس آدمی نے باغ والے آدمی سے کہا: اے اللہ کے بندے! آپ کا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: فلاں اور اس نے وہی نام بتایا کہ جو اس نے بادلوں میں سنا تھا پھر اس باغ والے آدمی نے اس سے کہا: آپ نے میرا نام کیوں پوچھا ہے؟ اس نے کہا: میں نے ان بادلوں میں سے جس سے یہ پانی برسا ہے، ایک آواز سنی ہے کہ کوئی آپ کا نام لے کر کہتا ہے کہ اس کے باغ کو سیراب کر۔ (اے اللہ کے بندے) تم اس میں کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا: جب آپ نے یہ کہا ہے تو سنو: میں اس باغ کی پیداوار پر نظر رکھتا ہوں اور اس میں سے ایک تہائی صدقہ خیرات کرتا ہوں اور ایک تہائی اس میں سے میں اور میرے گھر والے کھاتے ہیں جبکہ ایک تہائی میں اسی باغ میں لگا دیتا ہوں۔

۲۹۳۹...... و حَدَّثَنَاه أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَأَجْعَلُ ثُلُثَهُ فِي الْمَسَاكِينِ وَالسَّائِلِينَ وَابْنِ السَّبِيلِ -

۲۹۳۹...... حضرت وہب بن کیسان رضی اللہ عنہ سابقہ روایت ہی کی مثل روایت کرتے ہیں، سوائے اس کے کہ اس روایت میں اس نے کہا: اس میں سے ایک تہائی مسکینوں، مانگنے والوں اور مسافروں پر (صدقہ و خیرات) کرتا ہوں۔

باب-۵۴۰ باب من اشرك في عمله غير الله

ریاکاری (دکھلاوے) کی حرمت کے بیان میں

۲۹۴۰...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِي غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ -

۲۹۴۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
اللہ ارشاد فرماتا ہے کہ میں شرک والوں کے شرک سے بے پرواہ ہوں، جس میں میرے علاوہ کوئی میرا شریک ہو تو میں اسے اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں۔[1]

---

[1] اللہ تعالیٰ کے نزدیک ریاکاری کیلئے کیا جانے والا عمل انتہائی نامقبول اور مردود ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں شرک کی آمیزش ہوتی ہے۔ اور شرک سے بدتر گناہ کوئی نہیں۔

۲۹۴۱...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ اِسْمٰعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ رَاءٰى رَاءٰى اللّٰهُ بِهِ۔

۲۹۴۱...... حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جو آدمی لوگوں کو سنانے کے لیے کوئی کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی ذلت لوگوں کو سنائے گا اور جو آدمی لوگوں کے دکھلاوے کے لیے کوئی کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ریاکاروں کی سزا دے گا۔

۲۹۴۲......حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا الْعَلَقِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يُسَمِّعْ يُسَمِّعِ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللّٰهُ بِهِ -

۲۹۴۲...... حضرت جندب علقی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی لوگوں کو سنانے کے لیے کوئی کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ذلت لوگوں کو سنائے گا اور جو آدمی دکھلاوے کیلئے کوئی کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی برائیاں لوگوں کو دکھلائے گا۔

۲۹۴۳...... و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْمُلَائِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الإسْنَادِ وَزَادَ وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا غَيْرَهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ -

۲۹۴۳...... حضرت سفیان رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ سابقہ روایت بیان کرتے ہیں اور اس روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ میں نے ان کے علاوہ کسی سے نہیں سنا جو کہتا ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

۲۹۴۴...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ ابْنُ عَمْرٍو الأَشْعَثِيُّ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَعِيدٌ اَظُنُّهُ قَالَ ابْنُ الْحَارِثِ بْنِ اَبِي مُوسٰى قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا وَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ غَيْرَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ -

۲۹۴۴...... حضرت ابن حارث بن ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سلمہ بن کہیل رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے سنا اور کسی سے نہیں سنا جو کہتا ہو کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے ہیں (اور یہ روایت بھی) حضرت ثوری کی روایت کردہ حدیث کی طرح بیان کی۔

۲۹۴۵...... وحَدَّثَنَاه ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا الصَّدُوقُ الاَمِينُ الْوَلِيدُ بْنُ حَرْبٍ بِهٰذَا الاسْنَادِ۔

۲۹۴۵...... حضرت الصدوق الامین ولید بن حرب اسی سند کے ساتھ سابقہ روایت بیان کرتے ہیں۔

باب-۵۴۱ باب التكلم بالكلمة يهوي بها في النار

ایسے کلمہ کے بیان میں جس سے انسان جہنم میں جاگرتا ہے، زبان کی حفاظت کے بیان میں

۲۹۴۶...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيسٰى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَنْزِلُ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا

۲۹۴۶...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ بندہ بعض اوقات ایک ایسی بات کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے وہ دوزخ میں اس قدر اتر جاتا ہے جس قدر کہ مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ ہے۔

بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

۲۹۴۷...... و حَدَّثَناه مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ مَا فِيهَا يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

۲۹۴۷...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ (بعض اوقات) کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے کہ اس کا نقصان نہیں سمجھتا جبکہ اس کی وجہ سے وہ دوزخ میں اتنی دور جا کر گرتا ہے کہ جتنا مشرق و مغرب کے درمیان فاصلہ۔ [1]

باب-۵۴۲ باب عقوبة من يامر بالمعروف ولا يفعله وينهى عن المنكر ويفعله

جو آدمی دوسروں کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور خود نیکی نہ کرتا ہو اور دوسروں کو برائی سے روکتا ہو اور خود برائی کرتا ہو ایسے آدمی کی سزا کے بیان میں

۲۹۴۸...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيَى وَاِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا و قَالَ الْآخَرُونَ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قِيلَ لَهُ اَلَا تَدْخُلُ عَلَى عُثْمَانَ فَتُكَلِّمَهُ فَقَالَ اَتَرَوْنَ اَنِّي لَا اُكَلِّمُهُ اِلَّا اُسْمِعُكُمْ وَاللهِ لَقَدْ كَلَّمْتُهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ مَا دُونَ اَنْ اَفْتَتِحَ اَمْرًا لَا اُحِبُّ اَنْ اَكُونَ اَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ وَلَا اَقُولُ لِاَحَدٍ يَكُونُ عَلَيَّ اَمِيرًا اِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُ بَطْنِهِ فَيَدُورُ بِهَا كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِالرَّحَى فَيَجْتَمِعُ اِلَيْهِ اَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ يَا فُلَانُ مَا لَكَ اَلَمْ تَكُنْ تَامُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ بَلَى قَدْ كُنْتُ آمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا

۲۹۴۸...... حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ مجھ سے کہا گیا کیا تم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس نہیں جاتے اور ان سے بات نہیں کرتے؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بات نہیں کرتا میں تمہیں سناتا ہوں، اللہ کی قسم! میں ان سے بات کر چکا ہوں، جو بات میں نے اپنے اور ان کے بارے میں کرنا تھی، میں وہ بات کھولنا نہیں چاہتا اور میں نہیں چاہتا کہ وہ بات کھولنے والا پہلا میں ہی ہوں اور نہ ہی میں یہ کہتا ہوں کہ کسی کو جو مجھ پر حاکم ہو کہ وہ سب لوگوں سے بہتر ہے رسول اللہ ﷺ کا فرمان سن لینے کے بعد۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا جس سے اس کے پیٹ کی آنتیں نکل آئیں گی، وہ آنتوں کو لے کر اس طرح گھومے گا جس طرح گدھا چکی کو لے کر گھومتا ہے دوزخ والے اس کے پاس اکٹھے ہو کر کہیں گے، اے فلاں! تجھے کیا ہوا؟ (یعنی آج تو کس حالت میں ہے؟) کیا تو لوگوں کو نیکی کا حکم نہیں دیتا اور برائی سے نہیں روکتا تھا؟ وہ کہے گا: ہاں میں لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود اس نیکی پر عمل نہیں کرتا تھا اور لوگوں کو برائی سے منع

---

[1] فائدہ...... انسان کی زبان اس کیلئے جنت کا راستہ بھی سہل کر دیتی ہے اور جہنم کا بھی۔ زبان سے اگر اللہ کی تسبیح حمد و ثنا اور نیکی کے کلمات نکالے جائیں تو یہ جنت کا سفر سہل کر دیتی ہے اور اسی زبان کو اگر بے لگام استعمال کیا جائے تو یہی جہنم کا سامان بھی کر دیتی ہے۔ والعیاذ باللہ۔

آتِيهِ وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ -

کرتا تھا لیکن میں خود برائی میں مبتلا تھا۔[1]

۲۹۴۹...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ رَجُلٌ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْخُلَ عَلَى عُثْمَانَ فَتُكَلِّمَهُ فِيمَا يَصْنَعُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ۔

۲۹۴۹...... حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: آپ کو کس چیز نے روکا ہے کہ آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جاکر ان سے بات کریں (اور پھر آگے) مذکورہ بالا روایت ہی کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

باب-۵۴۳ باب النهي عن هتك الانسان ستر نفسه

انسان کو اپنا پردہ کھولنا منع ہے

۲۹۵۰...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ قَالَ سَالِمٌ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ كُلُّ أُمَّتِي مُعَافَاةٌ إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ وَإِنَّ مِنَ الْإِجْهَارِ أَنْ يَعْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ قَدْ سَتَرَهُ رَبُّهُ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ قَدْ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ فَيَبِيتُ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللهِ عَنْهُ قَالَ زُهَيْرٌ وَإِنَّ مِنَ الْهِجَارِ -

۲۹۵۰...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے ہیں کہ میری ساری امت کے سارے گناہ معاف کردیئے جائیں گے سوائے ان گناہوں کے جو اعلانیہ (یعنی کھلم کھلا) ہوں گے۔ وہ معاف نہیں کیے جائیں گے وہ یہ کہ بندہ رات کو کوئی گناہ کرتا ہے پھر صبح کو اس کا پروردگار اس کے گناہ کی پردہ پوشی کرتا ہے لیکن وہ (دوسرے لوگوں) سے کہتا ہے: اے فلاں! میں نے گزشتہ رات ایسے ایسے گناہ کئے اور رات گزاری۔ پروردگار نے تو اسے چھپایا اور ساری رات پردہ پوشی کی لیکن صبح ہوتے ہی اس نے اس گناہ کو ظاہر کردیا، جسے اللہ عزوجل نے چھپایا تھا۔[2]

---

[1] حضرت عثمانؓ کے اوپر ان کے حاسدین نے متعدد الزامات لگائے تھے۔ جن میں سے ایک یہ تھا کہ وہ مختلف حکومتی مناصب پر اپنے اقارب کو مقرر کرتے ہیں۔ حضرت اسامہؓ بن زید ان کے خواص میں سے تھے، لوگوں کا خیال تھا کہ اس بارے میں اور ولید بن عقبہ کے متعلق شراب پینے کا الزام لگایا گیا تھا کے اوپر حد قائم کرنے کے سلسلے میں ان سے بات کریں۔
حضرت اسامہؓ نے جواب دیا کہ تم یہ جانتے ہو کہ میں جو بھی ان سے بات کروں تمہیں بھی سناؤں؟ میں ان سے تنہائی میں جو بات کرتا ہوں وہ تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد گرامی ہے کہ "جو کوئی سلطان اور حاکم کو نصیحت کرنا چاہے تو سر عام نہ کرے بلکہ تنہائی میں اس کا ہاتھ پکڑ کر نصیحت کرے، اگر وہ قبول کرلے تو بہت بہتر ورنہ اس نے اپنا فرض ادا کردیا"۔

[2] فائدہ...... معلوم ہوا کہ انسان کو اپنے گناہوں کی پردہ پوشی کرنا چاہیئے نہ کہ لوگوں کے سامنے انہیں ظاہر کرنا چاہیئے کیونکہ یہ گناہ پر اصرار اور جرأت کے مترادف ہے۔

باب-۵۴۴ باب تشمیت العاطس وکراھة التثاؤب

چھینکنے والے کو جواب دینا اور جمائی لینے کی کراہت کے بیان میں

۲۹۵۱...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَهُوَ ابْنُ غِيَاثٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلَانِ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ عَطَسَ فُلَانٌ فَشَمَّتَّهُ وَعَطَسْتُ اَنَا فَلَمْ تُشَمِّتْنِي قَالَ اِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللهَ وَاِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللهَ-

۲۹۵۱...... حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس دو آدمیوں نے چھینکا۔ آپ ﷺ نے ان میں سے ایک کو چھینکنے پر جواب دیا اور دوسرے کو جواب نہیں دیا تو اس نے عرض کیا: آپ ﷺ نے فلاں کو چھینکنے کا جواب دیا اور مجھے چھینکنے کا جواب نہیں دیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے (چھینکنے کے بعد) الحمد للہ کہا اور تو نے (چھینکنے کے بعد) الحمد للہ نہیں کہا۔

۲۹۵۲...... و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو خَالِدٍ يَعْنِي الْاَحْمَرَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ -

۲۹۵۲...... حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث ہی کی طرح روایت نقل کی ہے۔

۲۹۵۳...... حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى اَبِي مُوسَى وَهُوَ فِي بَيْتِ بِنْتِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ فَعَطَسْتُ فَلَمْ يُشَمِّتْنِي وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَهَا فَرَجَعْتُ اِلَى اُمِّي فَاَخْبَرْتُهَا فَلَمَّا جَاءَهَا قَالَتْ عَطَسَ عِنْدَكَ ابْنِي فَلَمْ تُشَمِّتْهُ وَعَطَسَتْ فَشَمَّتَّهَا فَقَالَ اِنَّ ابْنَكِ عَطَسَ فَلَمْ يَحْمَدِ اللهَ فَلَمْ اُشَمِّتْهُ وَعَطَسَتْ فَحَمِدَتِ اللهَ فَشَمَّتُّهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللهَ فَشَمِّتُوهُ فَاِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللهَ فَلَا تُشَمِّتُوهُ -

۲۹۵۳...... حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو وہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے گھر میں تھے۔ مجھے چھینک آئی تو انہوں نے مجھے جواب نہ دیا اور حضرت فضل رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو چھینک آئی تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اسے (چھینک کا) جواب دے دیا۔ میں اپنی والدہ کے پاس گیا اور انہیں اس (بات) کی خبر دی تو وہ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: آپ کے پاس میرے بیٹے کو چھینک آئی تو آپ نے اسے جواب نہیں دیا اور اس (کی بیٹی فضل بن عباس) نے چھینکا تو آپ نے اسے جواب دے دیا تو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمہارے لڑکے کو چھینک آئی لیکن اس نے الحمد للہ نہیں کہا، اس لیے میں نے اس کو جواب نہیں دیا اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو چھینک آئی اور اس نے الحمد للہ کہا تو میں نے اس کو جواب دیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ الحمد للہ کہے تو تم اس کا جواب دو اور اگر وہ الحمد للہ نہ کہے تو تم اس کو جواب نہ دو۔

۲۹۵۴...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللهُ ثُمَّ عَطَسَ أُخْرَى فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرَّجُلُ مَزْكُومٌ۔

۲۹۵۴...... حضرت ایاس بن سلمہ بن اکوعؓ بیان فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے بیان فرمایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ ایک آدمی نے آپ ﷺ کے پاس چھینکا تو آپ ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی: یرحمك الله پھر اس آدمی نے دوسری مرتبہ چھینکا تو رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا: اسے (تو) زکام ہے۔ [1]

۲۹۵۵...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ التَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ۔

۲۹۵۵...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جمائی کا آنا شیطان کی طرف سے ہے تو جب تم میں سے کسی آدمی کو جمائی آئے تو جس قدر ہو سکے اسے (جمائی کو) روکے۔

۲۹۵۶...... حَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ مَالِكُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنًا لِأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يُحَدِّثُ أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ عَلَى فِيهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ۔

۲۹۵۶...... صحابی رسول حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جب تم میں کسی آدمی کو جمائی آئے تو اسے چاہیئے کہ وہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے (جمائی کو) روکے کیونکہ شیطان (منہ کے) اندر داخل ہو جاتا ہے۔

۲۹۵۷...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا تَثَاوَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ۔

۲۹۵۷...... حضرت عبدالرحمٰن بن ابی سعید رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
جب تم میں سے کسی آدمی کو جمائی آئے تو اسے روکے (یعنی اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے) کیونکہ شیطان (منہ کے) اندر داخل ہو جاتا ہے۔

۲۹۵۸...... حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ

۲۹۵۸...... حضرت ابن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب

[1] فائدہ...... چھینک کا جواب یرحمک اللہ سے دینا واجب ہے بشرطیکہ چھینکنے والے نے الحمد للہ کہا ہو اور اگر اس نے الحمد للہ نہ کہا ہو تو سننے والے پر جواب دینا ضروری نہیں۔ پھر اس میں یہ بھی ادب ہے کہ اگر چھینک ایک سے زائد ہو تو تین بار تک چھینک کا جواب دے اس کے بعد دینا ضروری نہیں کیونکہ وہ زکام اور مرض کی وجہ سے ہے۔

ابْنِ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ -

تم میں سے کسی آدمی کو نماز کے اندر جمائی آئے تو تمہیں چاہیئے کہ جس قدر ہو سکے اسے (جمائی کو) روکو کیونکہ شیطان (منہ کے) اندر داخل ہو جاتا ہے۔[1]

۲۹۵۹...... و حَدَّثَنَاه عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيهِ وَعَنِ ابْنِ اَبِي سَعِيدٍ عَنْ اَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ بِشْرٍ وَعَبْدِ الْعَزِيزِ -

۲۹۵۹...... حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
(اور پھر) حضرت بشر اور عبد العزیز کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت نقل کی۔

باب-۵۴۵ باب في احاديث متفرقة

متفرق احادیث مبارکہ کے بیان میں

۲۹۶۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا و قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ -

۲۹۶۰...... ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا ہے اور جنوں کو آگ کی لپیٹ سے پیدا کیا گیا ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کو اس چیز سے (جس کا ذکر قرآن مجید میں) کیا گیا ہے۔

باب-۵۴۶ باب في الفار وانه مسخ

اس بات کے بیان میں کہ چوہا مسخ شدہ ہے

۲۹۶۱...... حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرُّزِّيُّ جَمِيعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فُقِدَتْ اُمَّةٌ مِنْ بَنِي اِسْرَائِيلَ لَا يُدْرٰى مَا فَعَلَتْ وَلَا اُرَاهَا

۲۹۶۱...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا تھا اور یہ پتہ نہیں لگ رہا تھا کہ وہ کہاں گیا ہے؟ اور میرا خیال ہے کہ وہ (مسخ شدہ) چوہے ہیں۔ کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ جب چوہوں کے سامنے اونٹوں کا دودھ رکھا جاتا ہے تو وہ اسے نہیں پیتے اور جب ان کے سامنے بکریوں کا دودھ رکھا جاتا ہے تو وہ پی لیتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ارشاد

---

[1] فائدہ...... اس میں یہ بھی احتمال ہے کہ شیطان حقیقتاً منہ میں داخل ہو جاتا ہو کیونکہ حدیث نبوی کے بموجب شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح رچتا بستا ہے۔ لیکن جب تک انسان ذکر اللہ میں مشغول رہتا ہے شیطان کو اس پر تسلط حاصل نہیں ہوتا۔ جمائی ایک طرح سے سستی اور کم عقل مندی کی علامت ہے تو شیطان اس سے خوش ہوتا ہے۔ اس لئے جمائی کے وقت انسان کو منہ پر ہاتھ رکھنے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔

إِلا الْفَأْرَ أَلا تَرَوْنَهَا إِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الإِبِلِ لَمْ تَشْرَبْهُ وَإِذَا وُضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ كَعْبًا فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذٰلِكَ مِرَارًا قُلْتُ أَأَقْرَأُ التَّوْرَاةَ وَ قَالَ إِسْحٰقُ فِي رِوَايَتِهِ لا نَدْرِي مَا فَعَلَتْ۔

فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے ارشاد فرمایا: کیا آپ نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ میں نے کہا: ہاں! انہوں نے بار بار یہی پوچھا تو میں نے کہا: کیا آپ نے توراۃ پڑھی ہے؟ حضرت اسحٰق نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ اس گروہ کا کیا ہوا۔

۲۹۶۲...... و حَدَّثَنِي أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ الْفَأْرَةُ مَسْخٌ وَآيَةُ ذٰلِكَ أَنَّهُ يُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْغَنَمِ فَتَشْرَبُهُ وَيُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الإِبِلِ فَلا تَذُوقُهُ فَقَالَ لَهُ كَعْبٌ أَسَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ أَفَأُنْزِلَتْ عَلَيَّ التَّوْرَاةُ۔

۲۹۶۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ چوہا مسخ شدہ (انسان) ہے اور اس بات کی نشانی یہ ہے کہ جب چوہے کے سامنے بکری کا دودھ رکھا جاتا ہے تو وہ اسے پی جاتا ہے اور اونٹوں کا دودھ رکھا جائے تو اسے نہیں پیتا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے (یہ حدیث) سنی ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو کیا میرے اوپر توراۃ نازل ہوئی تھی؟[1]

باب-۵۴۷ باب لا يلدغ المؤمن من جحر مرتين

اس بات کے بیان میں کہ مؤمن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جا سکتا

۲۹۶۳...... حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ -

۲۹۶۳...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جا سکتا۔

۲۹٦٤...... و حَدَّثَنِيهِ أَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح و حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ

۲۹۶۴...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث ہی کی طرح روایت نقل کی ہے۔

[1] حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں فرمایا کہ: "چوہے کے متعلق یہ ارشاد کہ یہ بنی اسرائیل کی ایک گم شدہ جماعت کی مسخ شدہ صورت ہے، ایک ظنی و تخمینی بات تھی۔ چوہا اونٹ کا دودھ نہیں پیتا اور بنی اسرائیل پر بھی اونٹ کا دودھ اور گوشت حرام تھا۔ لیکن یہ ظن و گمان اس وقت خلاف حقیقت ثابت ہوا کہ جب حضور علیہ السلام کو بذریعہ وحی بتلایا گیا کہ مسخ شدہ قوم کی نسل نہیں چلتی۔ جیسا کہ حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث میں ہے۔ (مسلم کتاب القدر)

شِهَابٍ عَنْ عَمِّهِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ ۔

باب-۵۴۸ باب المؤمن امره كله خير

اس بات کے بیان میں کہ مؤمن کے ہر معاملے میں خیر ہی خیر ہے

۲۹۶۵...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الاَزْدِيُّ وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ جَمِيعًا عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَاللَّفْظُ لِشَيْبَانَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي لَيْلٰى عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَاكَ لِاَحَدٍ اِلا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ ۔

۲۹۶۵...... حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مؤمن آدمی کا بھی عجیب حال ہے کہ اس کے ہر حال میں خیر ہی خیر ہے اور یہ بات کسی کو حاصل نہیں سوائے اس مؤمن آدمی کے کہ اگر اسے کوئی تکلیف بھی پہنچی تو اس نے شکر ادا کیا تو اس کے لیے اس میں بھی ثواب ہے اور اگر اسے کوئی نقصان پہنچا اور اس نے صبر کیا تو اس کے لیے اس (صبر) میں بھی ثواب ہے۔

باب-۵۴۹ باب النهي عن المدح اذا كان فيه افراطٌ وخيف منه فتنةٌ على الممدوح

کسی کی اس قدر زیادہ تعریف کرنے کی ممانعت کے بیان میں کہ جس کی وجہ سے اس کے فتنہ میں پڑنے کا خطرہ ہو

۲۹۶۶...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَقَالَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ مَادِحًا صَاحِبَهُ لا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا وَاللهُ حَسِيبُهُ وَلا اُزَكِّي عَلَى اللهِ اَحَدًا اَحْسِبُهُ اِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَاكَ كَذَا وَكَذَا ۔

۲۹۶۶...... حضرت عبد الرحمٰن بن بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے پاس کسی دوسرے آدمی کی تعریف بیان کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تجھ پر افسوس ہے کہ تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی، تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی کئی مرتبہ آپ ﷺ نے اسے دہرایا (پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا) کہ جب تم میں سے کوئی آدمی اپنے ساتھی کی تعریف ہی کرنا چاہے تو اسے چاہیئے کہ وہ ایسے کہے: میرا گمان ہے اور اللہ خوب جانتا ہے اور میں اس کے دل کا حال نہیں جانتا، انجام کا علم اللہ ہی کو ہے کہ وہ ایسے ایسے ہے۔[1]

۲۹۶۷...... وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ

۲۹۶۷...... حضرت عبد الرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ

---

[1] فائدہ...... تعلیم یہ دی گئی کہ کسی کی تعریف میں حتمی انداز اختیار کرنا اور ایسے کلمات استعمال کرنا جس سے وہ بہت زیادہ افضل معلوم ہو مناسب نہیں اور گردن کاٹ دینا کنایہ ہے اسے ہلاک کرنے سے کیونکہ کسی شخص کی اتنی زیادہ تعریف ممدوح کے اندر عجب و تکبر پیدا ہونے کا سبب ہو سکتی ہے جو اس کی تباہی کا سبب ہوگا۔

بْنِ اَبِي رَوَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ قَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَفْضَلُ مِنْهُ فِي كَذَا وَكَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا يَقُولُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنْ كَانَ اَحَدُكُمْ مَادِحًا اَخَاهُ لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ اَحْسِبُ فُلَانًا اِنْ كَانَ يُرٰى اَنَّهُ كَذٰلِكَ وَلَا اُزَكِّي عَلَى اللهِ اَحَدًا۔

سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے پاس ایک آدمی کا ذکر کیا گیا۔ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! فلاں، فلاں کام میں اللہ کے رسول کے بعد کوئی بھی اس سے بہتر نہیں ہے۔ تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تجھ پر افسوس ہے کہ تو نے اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی۔ آپ ﷺ نے یہ جملہ کئی مرتبہ دہرایا پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم میں سے کوئی آدمی اپنے بھائی کی تعریف ضرور کرنا چاہے تو اسے چاہیئے کہ وہ فرمائے: میں گمان کرتا ہوں کہ وہ ایسا ہی ہے اور وہ اس پر یہ بھی رائے رکھے کہ میں اللہ کے مقابلے میں کسی کو بہتر نہیں سمجھتا۔

۲۹۶۸...... وحَدَّثَنِيهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ح وحَدَّثَنَاهُ اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا فَقَالَ رَجُلٌ مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَفْضَلُ مِنْهُ۔

۲۹۶۸...... حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ حضرت یزید بن زریع کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے صرف لفظی تبدیلی کا فرق ہے۔ (معنی و مفہوم ایک ہی ہے)۔

۲۹۶۹...... حَدَّثَنِي اَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِي بُرْدَةَ عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُثْنِي عَلٰى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي الْمِدْحَةِ فَقَالَ لَقَدْ اَهْلَكْتُمْ اَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ۔

۲۹۶۹...... حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی سے کسی آدمی کے بارے میں بہت زیادہ تعریف سنی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے اسے ہلاک کر دیا یا تم نے اس آدمی کی پشت کاٹ دی۔

۲۹۷۰...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى جَمِيعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ يُثْنِي عَلٰى اَمِيرٍ مِنَ الْاُمَرَاءِ فَجَعَلَ الْمِقْدَادُ يَحْثِي

۲۹۷۰...... حضرت ابو معمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور وہ امیروں میں سے ایک امیر آدمی کی بڑی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ اس آدمی کے منہ پر مٹی ڈالنے لگے اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ بہت زیادہ تعریف کرنے والے کے چہرہ پر مٹی ڈال دیں۔[1]

---

[1] فائدہ...... مٹی ڈالنے سے کیا مراد ہے؟ بعض علماء نے اس کو حقیقی معنی پر محمول کیا ہے۔ چنانچہ حضرت مقدادؓ نے ایسا ہی کیا اور اسی سے بعض علماء نے اس کو حقیقت پر محمول کیا ہے۔ بعض نے اس کو کنایہ پر محمول کیا ہے۔ اور اس سے مراد یہ ہے کہ عموماً تعریف کرنے والا اپنے مطلب اور غرض کیلئے یا انعام کے لالچ میں تعریف کرتا ہے لہٰذا اسے اس کے مقاصد میں ناکام کر دیا جائے اور اسے کچھ نہ دیا جائے۔ بعض نے یہ فرمایا کہ ممدوح کو اپنی بہت زیادہ تعریف سن کر تعریف کرنے والے سے کہنا چاہیئے کہ تیرے منہ میں خاک بعض نے یہ فرمایا کہ ممدوح کو اپنی بہت زیادہ تعریف سن کر تعریف کرنے والے سے کہنا چاہیئے کہ تیرے منہ میں خاک۔ واللہ اعلم

عَلَيْهِ التُّرَابَ -
وَقَالَ اَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنْ نَحْثِيَ فِي وُجُوهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ ـ

۲۹۷۱...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ رَجُلًا جَعَلَ يَمْدَحُ عُثْمَانَ فَعَمِدَ الْمِقْدَادُ فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَجَعَلَ يَحْثُو فِي وَجْهِهِ الْحَصْبَاءَ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا شَاْنُكَ فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ -

۲۹۷۱...... حضرت ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے لگا تو حضرت مقداد رضی اللہ عنہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھے اور وہ ایک بھاری بدن آدمی تھے تو اس تعریف کرنے والے آدمی کے چہرے میں کنکریاں ڈالنے لگے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ کو کیا ہو گیا ہے؟ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے چہروں میں مٹی ڈال دو۔

۲۹۷۲...... و حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ ح و حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْاَشْجَعِيُّ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْاَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنِ الْمِقْدَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ ـ

۲۹۷۲...... حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے مذکورہ بالا حدیث ہی کی طرح روایت نقل کی ہے۔

باب ــ ۵۵۰

باب مناولة الاکبر
(کوئی چیز) بڑے کو دینے کے بیان میں

۲۹۷۳...... حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا صَخْرٌ يَعْنِي ابْنَ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اَرَانِي فِي الْمَنَامِ اَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَذَبَنِي رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْاَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ اِلَى الْاَكْبَرِ ـ

۲۹۷۳...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں تو دو آدمیوں نے مجھے کھینچا، ان میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا تو میں نے مسواک چھوٹے کو دے دی تو مجھ سے کہا گیا کہ مسواک بڑے کو دو تو پھر میں نے چھوٹے سے لے کر بڑے کو دے دی۔

باب-۵۵۱ باب التثبت في الحديث وحكم كتابة العلم

حدیث مبارکہ کو سمجھ کر پڑھنے اور علم کے لکھنے کے حکم کے بیان میں

۲۹۷۴...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ حَدَّثَنَا بِهِ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ وَيَقُولُ اسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ اسْمَعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ وَعَائِشَةُ تُصَلِّي فَلَمَّا قَضَتْ صَلَاتَهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ أَلَا تَسْمَعُ إِلَى هَذَا وَمَقَالَتِهِ آنِفًا إِنَّمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأَحْصَاهُ۔

۲۹۷۴...... حضرت ہشام رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث بیان فرمایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے: سن حجرہ والی سن، اے حجرہ والی سن اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نماز پڑھ رہی تھیں پھر جب وہ نماز پڑھ کر فارغ ہو گئیں تو (ام المؤمنین) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عروہؒ سے فرمایا: کیا آپ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی وہ حدیثیں نہیں سنیں کہ جو نبی ﷺ حدیث بیان فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی شمار کرنے والا آدمی انہیں شمار کرنا چاہتا تو انہیں شمار کر لیتا۔ (یعنی گن لیتا)

۲۹۷۵...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تَكْتُبُوا عَنِّي وَمَنْ كَتَبَ عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ وَحَدِّثُوا عَنِّي وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ قَالَ هَمَّامٌ أَحْسِبُهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

۲۹۷۵...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تم مجھ سے (کوئی بات) نہ لکھو اور جس آدمی نے قرآن مجید کے علاوہ مجھ سے (کچھ سن کر) لکھا ہے تو اسے مٹا دے اور مجھ سے (سنی ہوئی احادیث) بیان کرو اس میں کوئی گناہ نہیں اور جس آدمی نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا تو اسے چاہیئے کہ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔ [1]

باب-۵۵۲ باب قصة اصحاب الاخدود والساحر والراهب والغلام

اصحاب الاخدود (یعنی خندق والے) اور جادوگر اور ایک غلام کے واقعہ کے بیان میں [2]

۲۹۷۶...... حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ

۲۹۷۶...... حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلی (قوموں میں) ایک بادشاہ تھا جس کے پاس ایک جادوگر تھا۔ جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا

---

[1] نہ لکھنے سے مراد یہ ہے کہ جب تک میں نہ کہوں اس وقت تک نہ لکھو کیونکہ اگر اپنی طرف سے کوئی غلط سلط بات لکھ دی تو نیکی برباد گناہ لازم کے مصداق ہو گا۔
حدیث رسول اللہ ﷺ کی نزاکت اور سنگینی اس حدیث سے واضح ہے کہ حضور ﷺ کی طرف ذرا بھی غلط بات منسوب کرنا اپنی جہنم کا سامان کرنا ہے۔ والعیاذ باللہ۔
آج کل جاہل واعظین اپنے کلام میں من گھڑت حدیثیں حضور ﷺ کی طرف منسوب کر کے بیان کر دیتے ہیں یا صحیح حدیث کو غلط الفاظ سے بیان کر دیتے ہیں جو بہت بڑا گناہ ہے۔

[2] یہ واقعہ بہت مختصر انداز میں قرآن کریم میں سورۃ البروج میں بیان کیا گیا ہے۔

قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا كَبِرَ قَالَ لِلْمَلِكِ اِنِّي قَدْ كَبِرْتُ فَابْعَثْ اِلَيَّ غُلامًا اُعَلِّمْهُ السِّحْرَ فَبَعَثَ اِلَيْهِ غُلامًا يُعَلِّمُهُ فَكَانَ فِي طَرِيقِهِ اِذَا سَلَكَ رَاهِبٌ فَقَعَدَ اِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلامَهُ فَاَعْجَبَهُ فَكَانَ اِذَا اَتَى السَّاحِرَ مَرَّ بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ اِلَيْهِ فَاِذَا اَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَهُ فَشَكَا ذَلِكَ اِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ اِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَبَسَنِي اَهْلِي وَاِذَا خَشِيتَ اَهْلَكَ فَقُلْ حَبَسَنِي السَّاحِرُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَتَى عَلَى دَابَّةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَبَسَتِ النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ اَعْلَمُ آلسَّاحِرُ اَفْضَلُ اَمِ الرَّاهِبُ اَفْضَلُ فَاَخَذَ حَجَرًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ اَمْرُ الرَّاهِبِ اَحَبَّ اِلَيْكَ مِنْ اَمْرِ السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هٰذِهِ الدَّابَّةَ حَتّٰى يَمْضِيَ النَّاسُ فَرَمَاهَا فَقَتَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَاَتَى الرَّاهِبَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ اَيْ بُنَيَّ اَنْتَ الْيَوْمَ اَفْضَلُ مِنِّي قَدْ بَلَغَ مِنْ اَمْرِكَ مَا اَرَى وَاِنَّكَ سَتُبْتَلَى فَاِنِ ابْتُلِيتَ فَلا تَدُلَّ عَلَيَّ وَكَانَ الْغُلامُ يُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَيُدَاوِي النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْاَدْوَاءِ فَسَمِعَ جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ فَاَتَاهُ بِهَدَايَا كَثِيرَةٍ فَقَالَ مَا هَاهُنَا لَكَ اَجْمَعُ اِنْ اَنْتَ شَفَيْتَنِي فَقَالَ اِنِّي لا اَشْفِي اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَاِنْ اَنْتَ آمَنْتَ بِاللّٰهِ دَعَوْتُ اللّٰهَ فَشَفَاكَ فَآمَنَ بِاللّٰهِ فَشَفَاهُ اللّٰهُ فَاَتَى الْمَلِكَ فَجَلَسَ اِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ قَالَ رَبِّي قَالَ وَلَكَ رَبٌّ غَيْرِي قَالَ رَبِّي وَرَبُّكَ اللّٰهُ فَاَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الْغُلامِ فَجِيءَ بِالْغُلامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ اَيْ بُنَيَّ قَدْ بَلَغَ مِنْ سِحْرِكَ مَا تُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ فَقَالَ اِنِّي لا يَشْفِي اَحَدًا اِنَّمَا يَشْفِي اللّٰهُ فَاَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتّٰى دَلَّ عَلَى الرَّاهِبِ فَجِيءَ بِالرَّاهِبِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَاَبَى فَدَعَا

کہ اب میں بوڑھا ہو گیا ہوں تو آپ میرے ساتھ ایک لڑکے کو بھیج دیں تاکہ میں اسے جادو سکھادوں تو بادشاہ نے ایک لڑکا جادو سیکھنے کے لیے اس بوڑھے جادوگر کی طرف بھیج دیا۔ جب وہ لڑکا چلا تو اسی راستہ میں ایک راہب تھا تو وہ لڑکا اس راہب کے پاس بیٹھا اور اس کی باتیں سننے لگا جو کہ اسے پسند آئیں پھر جب وہ (لڑکا) جادوگر کے پاس آتا اور راہب کے پاس سے گزرتا تو اس کے پاس بیٹھتا (اور اس کی باتیں سنتا) اور جب وہ لڑکا جادوگر کے پاس آتا تو وہ جادوگر (دیر سے آنے کی وجہ سے) اس لڑکے کو مارتا تو اس لڑکے نے اس کی شکایت راہب سے کی تو راہب نے کہا کہ اگر تجھے جادوگر سے ڈر ہو تو کہہ دیا کر کہ مجھے میرے گھر والوں نے (کسی کام کے لیے) روک لیا تھا اور جب تجھے گھر والوں سے ڈر ہو تو تو کہہ دیا کر کہ مجھے جادوگر نے روک لیا تھا اسی دوران ایک بہت بڑے درندے نے لوگوں کا راستہ روک لیا (جب لڑکا اس طرف آیا) تو اس نے کہا: میں آج جاننا چاہوں گا کہ جادوگر افضل ہے یا راہب افضل ہے؟ اور پھر ایک پتھر پکڑا اور کہنے لگا: اے اللہ! اگر تجھے جادوگر کے معاملہ سے راہب کا معاملہ زیادہ پسندیدہ ہے تو اس درندے کو مار دے تاکہ (یہاں راستہ سے) لوگوں کا آنا جانا (شروع) ہو اور پھر وہ پتھر اس درندے کو مار کر اس درندے کو قتل کر دیا اور لوگ گزرنے لگے پھر وہ لڑکا راہب کے پاس آیا اور اسے اس کی خبر دی تو راہب نے اس لڑکے سے کہا: اے میرے بیٹے! آج تو مجھ سے افضل ہے کیونکہ تیرا معاملہ اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ جس کی وجہ سے تو عنقریب ایک مصیبت میں مبتلا کر دیا جائے گا۔ پھر اگر تو (کسی مصیبت میں) مبتلا کر دیا جائے تو کسی کو میرا نہ بتانا اور وہ لڑکا مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو صحیح کر دیتا تھا بلکہ لوگوں کا ساری بیماری سے علاج بھی کرتا تھا بادشاہ کا ایک ہم نشین اندھا ہو گیا۔ اس نے لڑکے کے بارے میں سنا تو بہت سے تحفے لے کر اس کے پاس آیا اور اسے کہنے لگا: اگر تم مجھے شفا دے دو تو یہ سارے تحفے جو میں یہاں لے کر آیا ہوں وہ سارے تمہارے لیے ہیں۔ اس لڑکے نے کہا: میں تو کسی کو شفا نہیں دے سکتا بلکہ شفاء تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے آپ اگر اللہ پر ایمان لے آئے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں گا کہ وہ آپ کو شفا

بِالْمِنْشَارِ فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيءَ بِجَلِيسِ الْمَلِكِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبٰى فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتّٰى وَقَعَ شِقَّاهُ ثُمَّ جِيءَ بِالْغُلَامِ فَقِيلَ لَهُ ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَأَبٰى فَدَفَعَهُ إِلٰى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ إِلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَإِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهُ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاطْرَحُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ فَصَعِدُوا بِهِ الْجَبَلَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَرَجَفَ بِهِمُ الْجَبَلُ فَسَقَطُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيهِمُ اللّٰهُ فَدَفَعَهُ إِلٰى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَاحْمِلُوهُ فِي قُرْقُورٍ فَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ فَإِنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ وَإِلَّا فَاقْذِفُوهُ فَذَهَبُوا بِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ فَانْكَفَأَتْ بِهِمُ السَّفِينَةُ فَغَرِقُوا وَجَاءَ يَمْشِي إِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ أَصْحَابُكَ قَالَ كَفَانِيهِمُ اللّٰهُ فَقَالَ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتّٰى تَفْعَلَ مَا آمُرُكَ بِهِ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَتَصْلُبُنِي عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ خُذْ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِي ثُمَّ ضَعِ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قُلْ بِاسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمِنِي فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ قَتَلْتَنِي فَجَمَعَ النَّاسَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَصَلَبَهُ عَلٰى جِذْعٍ ثُمَّ أَخَذَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبْدِ الْقَوْسِ ثُمَّ قَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِي صُدْغِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي صُدْغِهِ فِي مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّاسُ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ فَأُتِيَ الْمَلِكُ فَقِيلَ لَهُ أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْذَرُ قَدْ وَاللّٰهِ نَزَلَ بِكَ حَذَرُكَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ فَأَمَرَ بِالْأُخْدُودِ فِي أَفْوَاهِ السِّكَكِ فَخُدَّتْ

دے دے۔ پھر وہ (شخص) اللہ پر ایمان لے آیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفا عطا فرمادی۔ پھر وہ آدمی (جسے شفا ہوئی) بادشاہ کے پاس آیا اور اس کے پاس بیٹھ گیا جس طرح کہ وہ پہلے بیٹھا کرتا تھا۔ بادشاہ نے اس سے کہا کہ کس نے تجھے تیری بینائی واپس لوٹا دی؟ اس نے کہا: میرے رب نے۔ اس نے کہا: کیا میرے علاوہ تیرا اور کوئی رب بھی ہے؟ اس نے کہا میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ پھر بادشاہ اس کو پکڑ کر اسے عذاب دینے لگا تو اس نے بادشاہ کو اس لڑکے کے بارے میں کہا (اس لڑکے کو بلایا گیا) پھر جب وہ لڑکا آیا تو بادشاہ نے اس لڑکے سے کہا کہ اے بیٹے! کیا تیرا جادو اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ اب تو مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو بھی صحیح کرنے لگ گیا ہے؟ اور ایسے ایسے کرتا ہے لڑکے نے کہا: میں تو کسی کو شفا نہیں دیتا بلکہ شفا تو اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ بادشاہ نے اسے پکڑ کر عذاب دیا، یہاں تک کہ اس نے راہب کے بارے میں بادشاہ کو بتا دیا (پھر راہب کو بلوایا گیا) راہب آیا تو اسے کہا گیا کہ تو اپنے مذہب سے پھر جا۔ راہب نے انکار کر دیا پھر بادشاہ نے آرا منگوایا اور اس راہب کے سر پر رکھ کر اس کا سر چیر کر اس کے دو ٹکڑے کر دیئے پھر بادشاہ کے ہم نشین کو لایا گیا اور اس سے بھی کہا گیا کہ تو اپنے مذہب سے پھر جا۔ اس نے بھی انکار کر دیا بادشاہ نے اس کے سر پر بھی آرا رکھ کر سر کو چیر کر اس کے دو ٹکڑے کروا دیئے (پھر اس لڑکے کو بلایا گیا) وہ آیا تو اس سے بھی یہی کہا گیا کہ اپنے مذہب سے پھر جا۔ اس نے بھی انکار کر دیا تو بادشاہ نے اس لڑکے کو اپنے کچھ ساتھیوں کے حوالے کر کے کہا: اسے فلاں پہاڑ پر لے جاؤ اور اسے اس پہاڑ کی چوٹی پر چڑھاؤ۔ اگر یہ اپنے مذہب سے پھر جائے تو اسے چھوڑ دینا اور اگر انکار کر دے تو اسے پہاڑ کی چوٹی سے نیچے پھینک دینا۔ چنانچہ بادشاہ کے ساتھی اس لڑکے کو پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے تو اس لڑکے نے کہا: اے اللہ تو مجھے ان سے کافی ہے (جس طرح تو چاہے مجھے ان سے بچالے) اس پہاڑ پر فوراً ایک زلزلہ آیا جس سے بادشاہ کے وہ سارے ساتھی گر گئے اور وہ لڑکا چلتے ہوئے بادشاہ کی طرف آ گیا۔ بادشاہ نے اس لڑکے سے پوچھا تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا؟ لڑکے نے کہا: اللہ پاک نے مجھے ان سے بچا لیا ہے۔ بادشاہ نے پھر

وَاَضْرَمَ النِّيرَانَ وَقَالَ مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنْ دِيْنِهٖ فَاَحْمُوْهُ فِيهَا اَوْ قِيلَ لَهٗ اقْتَحِمْ فَفَعَلُوا حَتّٰى جَاءَتِ امْرَاَةٌ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ اَنْ تَقَعَ فِيهَا فَقَالَ لَهَا الْغُلَامُ يَا اُمَّهِ اصْبِرِي فَاِنَّكِ عَلَى الْحَقِّ۔

اس لڑکے کو اپنے کچھ ساتھیوں کے حوالے کر کے کہا: اسے ایک کشتی میں لے جا کر سمندر کے درمیان میں پھینک دینا، اگر یہ اپنے مذہب سے نہ پھرے۔ بادشاہ کے ساتھی اس لڑکے کو لے گئے تو اس لڑکے نے کہا: اے اللہ! تو جس طرح چاہے مجھے ان سے بچالے۔ پھر وہ کشتی بادشاہ کے ان ساتھیوں سمیت الٹ گئی اور وہ سارے کے سارے غرق ہو گئے اور وہ لڑکا چلتے ہوئے بادشاہ کی طرف آ گیا بادشاہ نے اس لڑکے سے کہا تیرے ساتھیوں کا کیا ہوا؟ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بچا لیا ہے۔ پھر اس لڑکے نے بادشاہ سے کہا: تو مجھے قتل نہیں کر سکتا، جب تک کہ اس طرح نہ کرو جس طرح کہ میں تجھے حکم دوں بادشاہ نے کہا: وہ کیا؟ اس لڑکے نے کہا: سارے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کرو اور مجھے سولی کے تختے پر لٹکاؤ پھر میرے ترکش سے ایک تیر کو پکڑو پھر اس تیر کو کمان کے حلہ میں رکھو اور پھر کہو: اس اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے پھر مجھے تیر مارو اگر تم اس طرح کرو تو مجھے قتل کر سکتے ہو پھر بادشاہ نے لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کیا اور پھر اس لڑکے کو سولی کے تختے پر لٹکا دیا پھر اس کے ترکش میں سے ایک تیر لیا پھر اس تیر کو کمان کے حلہ میں رکھ کر کہا: اس اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا رب ہے پھر وہ تیر اس لڑکے کو مارا تو وہ تیر اس لڑکے کی کنپٹی میں جا گھسا تو لڑکے نے اپنا ہاتھ تیر لگنے والی جگہ پر رکھا اور مر گیا (شہید ہو گیا) تو سب لوگوں نے کہا: ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، ہم اس لڑکے کے رب پر ایمان لائے، بادشاہ کو اس کی خبر دی گئی اور اس سے کہا گیا: تجھے جس بات کا ڈر تھا اب وہی بات آن پہنچی کہ لوگ ایمان لے آئے۔ تو پھر بادشاہ نے گلیوں کے دھانوں پر خندق کھودنے کا حکم دیا پھر خندق کھودی گئی اور ان خندقوں میں آگ جلا دی گئی۔ بادشاہ نے کہا: جو آدمی اپنے مذہب سے پھرنے سے باز نہیں آئے گا تو میں اس آدمی کو اس خندق میں ڈلوا دوں گا (جو لوگ اپنے مذہب پر پھرنے سے باز نہ آئے) تو انہیں خندق میں ڈال دیا گیا، یہاں تک کہ ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ ایک بچہ بھی تھا۔ وہ عورت خندق میں گرنے سے گھبرائی تو اس عورت کے بچے

نے کہا: اے امی جان! صبر کر کیونکہ آپ حق پر ہیں۔

باب-۵۵۳ باب حديث جابر الطويل وقصة ابي اليسر

حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ کا واقعہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی لمبی حدیث کے بیان میں

۲۹۷۷...... حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَتَقَارَبَا فِي لَفْظِ الْحَدِيثِ وَالسِّيَاقُ لِهَارُونَ قَالا حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ مُجَاهِدٍ أَبِي حَزْرَةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا وَأَبِي نَطْلُبُ الْعِلْمَ فِي هٰذَا الْحَيِّ مِنَ الأَنْصَارِ قَبْلَ أَنْ يَهْلِكُوا فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ لَقِينَا أَبَا الْيَسَرِ صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ غُلامٌ لَهُ مَعَهُ ضِمَامَةٌ مِنْ صُحُفٍ وَعَلَى أَبِي الْيَسَرِ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ وَعَلَى غُلامِهِ بُرْدَةٌ وَمَعَافِرِيٌّ فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا عَمِّ إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِكَ سَفْعَةً مِنْ غَضَبٍ قَالَ أَجَلْ كَانَ لِي عَلَى فُلانِ ابْنِ فُلانٍ الْحَرَامِيِّ مَالٌ فَأَتَيْتُ أَهْلَهُ فَسَلَّمْتُ فَقُلْتُ ثَمَّ هُوَ قَالُوا لا فَخَرَجَ عَلَيَّ ابْنٌ لَهُ جَفْرٌ فَقُلْتُ لَهُ أَيْنَ أَبُوكَ قَالَ سَمِعَ صَوْتَكَ فَدَخَلَ أَرِيكَةَ أُمِّي فَقُلْتُ اخْرُجْ إِلَيَّ فَقَدْ عَلِمْتُ أَيْنَ أَنْتَ فَخَرَجَ فَقُلْتُ مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنِ اخْتَبَأْتَ مِنِّي قَالَ أَنَا وَاللهِ أُحَدِّثُكَ ثُمَّ لا أَكْذِبُكَ خَشِيتُ وَاللهِ أَنْ أُحَدِّثَكَ فَأَكْذِبَكَ وَأَنْ أَعِدَكَ فَأُخْلِفَكَ وَكُنْتَ صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَكُنْتُ وَاللهِ مُعْسِرًا قَالَ قُلْتُ آللهِ قَالَ اللهِ قُلْتُ آللهِ قَالَ اللهِ قُلْتُ آللهِ قَالَ اللهِ قَالَ فَأَتَى بِصَحِيفَتِهِ فَمَحَاهَا بِيَدِهِ فَقَالَ إِنْ وَجَدْتَ قَضَاءً فَاقْضِنِي وَإِلا أَنْتَ فِي حِلٍّ فَأَشْهَدُ بَصَرُ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَضَعَ إِصْبَعَيْهِ عَلَى عَيْنَيْهِ وَسَمْعُ أُذُنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَعَاهُ

۲۹۷۷...... حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ، ارشاد فرماتے ہیں کہ میں اور میرے والد علم کے حصول کے لیے قبیلہ حی میں گئے یہ اس قبیلہ کی ہلاکت سے پہلے کی بات ہے۔ تو سب سے پہلے ہماری ملاقات رسول اللہ ﷺ کے صحابی حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ حضرت ابولیسر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا جس کے پاس صحیفوں کا ایک بستہ تھا۔ حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے اور معافری کپڑا پہنے ہوئے تھے اور حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ کے غلام پر بھی ایک چادر تھی اور وہ بھی معافری کپڑے پہنے ہوئے تھا (حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ میرے والد نے ان سے کہا: اے چچا! میں آپ کے چہرے میں ناراضگی کے اثرات دیکھ رہا ہوں۔ انہوں نے ارشاد فرمایا: فلاں بن فلاں حرامی کے اوپر میرا کچھ مال تھا۔ میں اس کے گھر گیا اور میں نے سلام کیا اور میں نے کہا: کیا وہ (شخص) ہے؟ گھر والوں نے کہا: نہیں اسی دوران جفر کا بیٹا باہر نکلا۔ میں نے اس سے پوچھا: تیرا والد کہاں ہے؟ اس نے کہا: آپ کی آواز سن کر میری ماں کے چھپر کھٹ میں داخل ہو گیا ہے پھر میں نے کہا: میری طرف باہر نکل۔ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تو کہاں ہے؟ پھر وہ باہر نکلا تو میں نے اس سے کہا: تو مجھ سے چھپا کیوں تھا؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ سے بیان کرتا ہوں اور آپ سے جھوٹ نہیں کہوں گا۔ اللہ کی قسم! مجھے آپ سے جھوٹ کہتے ہوئے ڈر لگا اور مجھے آپ سے وعدہ کرنے کے بعد اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ڈر لگا اور مجھے آپ سے وعدہ کرنے کے بعد اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے خوف معلوم ہوا کیونکہ آپ رسول اللہ ﷺ کے صحابی رضی اللہ عنہ ہیں اور اللہ کی قسم! میں ایک تنگ دست آدمی ہوں حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: کیا تو اللہ کو حاضر و ناظر جان کر

قَلْبِي هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى مَنَاطِ قَلْبِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهٖ - قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اَنَا يَا عَمِّ لَوْ اَنَّكَ اَخَذْتَ بُرْدَةَ غُلَامِكَ وَاَعْطَيْتَهُ مَعَافِرِيَّكَ وَاَخَذْتَ مَعَافِرِيَّهُ وَاَعْطَيْتَهُ بُرْدَتَكَ فَكَانَتْ عَلَيْكَ حُلَّةٌ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ فَمَسَحَ رَاْسِي وَقَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْهِ يَا ابْنَ اَخِي بَصَرُ عَيْنَيَّ هَاتَيْنِ وَسَمْعُ اُذُنَيَّ هَاتَيْنِ وَوَعَاهُ قَلْبِي هٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى مَنَاطِ قَلْبِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ اَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ وَاَلْبِسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ وَكَانَ اَنْ اَعْطَيْتُهُ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا اَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ اَنْ يَاْخُذَ مِنْ حَسَنَاتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ-

کہتا ہے؟ اس نے کہا: میں اللہ کو حاضر وناظر جان کر کہتا ہوں حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تو اللہ کو حاضر وناظر جان کر کہتا ہے؟ اس نے کہا: میں اللہ کو حاضر وناظر جان کر کہتا ہوں۔ حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ نے پھر فرمایا: کیا تو اللہ کو حاضر وناظر جان کر کہتا ہوں؟ اس نے کہا: میں اللہ کو حاضر وناظر جان کر کہتا ہوں حضرت ابو الیسر نے وہ کاغذ (جس پر قرض لکھا ہوا تھا) منگوا کر اپنے ہاتھ سے اسے مٹادیا اور فرمایا: اگر تو (پیسے) پائے تو اسے ادا کر دینا ورنہ میں تجھے (قرض) معاف کرتا ہوں (پھر اس کے بعد حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ نے) اپنی آنکھوں پر دو انگلیاں رکھ کر فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میری ان آنکھوں نے دیکھا اور میرے ان کانوں نے سنا اور میرے اس دل نے اس کو یاد رکھا (اور حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ نے اپنے دل کی طرف اشارہ کیا) کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: جو آدمی کسی تنگ دست (مقروض) کو مہلت دے یا اس سے اس کا قرض معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔ حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا: اے چچا! اگر آپ اپنے غلام کی چادر لے لیتے اور اپنے معافری کپڑے اسے دے دیتے یا اس کے معافری کپڑے لے لیتے اور اپنی چادر اسے دے دیتے تو آپ کا بھی جوڑا پورا ہو جاتا اور آپ کے غلام کا بھی جوڑا پورا ہو جاتا۔ حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ نے میرے سر پر (ہاتھ) پھیرا اور فرمایا: اے اللہ! اسے برکت عطا فرما (اور پھر فرمایا) اے بھتیجے! میری ان دونوں آنکھوں نے دیکھا اور ان دونوں کانوں نے سنا اور میرے اس دل نے یاد رکھا (اور انہوں نے اپنے دل کی طرف اشارہ کیا) کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ان (غلاموں) کو وہی کچھ کھلاؤ جو کچھ تم خود کھاتے ہو اور ان کو وہی کچھ پہناؤ جو کچھ تم خود پہنتے ہو اور اگر میں اسے دنیا کا مال و متاع دے دوں میرے لیے اس سے زیادہ آسان ہے کہ قیامت کے دن یہ میری نیکیاں لے (یعنی دنیا ہی میں کچھ دینا آسان ہے ورنہ قیامت کے دن نیکیاں دینی پڑیں گی)۔

۲۹۷۸...... ثُمَّ مَضَيْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ

۲۹۷۸...... (حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ)

فِي مَسْجِدِهِ وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ مُشْتَمِلًا بِهِ فَتَخَطَّيْتُ الْقَوْمَ حَتّٰى جَلَسْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ اَتُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَرِدَاؤُكَ اِلٰى جَنْبِكَ قَالَ فَقَالَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي هٰكَذَا وَفَرَّقَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ وَقَوَّسَهَا اَرَدْتُ اَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ الاَحْمَقُ مِثْلُكَ فَيَرَانِي كَيْفَ اَصْنَعُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ اَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَسْجِدِنَا هَذَا وَفِي يَدِهِ عُرْجُونُ ابْنِ طَابٍ فَرَاٰى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً فَحَكَّهَا بِالْعُرْجُونِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَخَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَخَشَعْنَا ثُمَّ قَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنْ يُعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْنَا لَا اَيُّنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ يُصَلِّي فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قِبَلَ وَجْهِهِ فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى فَاِنْ عَجِلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ فَلْيَقُلْ بِثَوْبِهِ هٰكَذَا ثُمَّ طَوٰى ثَوْبَهُ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ فَقَالَ اَرُونِي عَبِيرًا فَقَامَ فَتًى مِنَ الْحَيِّ يَشْتَدُّ اِلٰى اَهْلِهِ فَجَاءَ بِخَلُوقٍ فِي رَاحَتِهِ فَاَخَذَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَهُ عَلٰى رَاْسِ الْعُرْجُونِ ثُمَّ لَطَخَ بِهِ عَلٰى اَثَرِ النُّخَامَةِ -

حضرت ابو الیسر رضی اللہ عنہ کے پاس سے چلے، یہاں تک کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی مسجد میں آگئے اور وہ ایک کپڑا اوڑھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے میں لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا حضرت جابر اور قبلہ کے درمیان حائل ہو کر بیٹھ گیا پھر میں نے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے کیا آپ ایک ہی کپڑا اوڑھے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں؟ حالانکہ آپ کے پہلو میں ایک چادر رکھی ہوئی ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ کی انگلیاں کھول کر (قوس نما شکل بنا) کر میرے سینے پر ماریں اور پھر فرمایا: میں نے یہ اس لیے کیا ہے کہ جب تیری طرح کا کوئی احمق میری طرف آئے تو وہ مجھے اس طرح کرتے ہوئے دیکھے تاکہ وہ بھی اسی طرح کرے (کیونکہ ایک مرتبہ) آپ ﷺ اسی مسجد میں تشریف لائے اس حال میں کہ آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں ابن طاب کی لکڑی تھی تو آپ ﷺ نے مسجد کی قبلہ رخ والی دیوار میں ناک کی کچھ بلغم سی (ریزش) لگی ہوئی دیکھی تو آپ ﷺ نے اسے لکڑی سے کھرچ دیا۔ پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے روگردانی کرے؟ راوی حدیث کہتے ہیں کہ ہم گھبرا گئے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ اس سے روگردانی کرے؟ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کوئی بھی یہ پسند نہیں کرتا آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی آدمی جب بھی نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے لہٰذا تم میں سے کوئی بھی اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے اور نہ ہی اپنے دائیں طرف تھوکے بلکہ اپنے بائیں طرف، اپنے بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے اور اگر تھوک نہ رکے تو وہ کپڑے کو لے کر اس طرح کرے۔ پھر آپ ﷺ نے کپڑے کو لپیٹ کو اور اسے مسل کر دکھایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی خوشبو لاؤ پھر قبیلہ حی کا ایک نوجوان کھڑا ہوا اور دوڑتا ہوا اپنے گھر کی طرف گیا اور وہ اپنی ہتھیلی پر کچھ خوشبو رکھ کر لے آیا پھر رسول اللہ ﷺ نے وہ خوشبو لکڑی کی نوک پر لگائی اور اسے ناک کی ریزش والی جگہ پر لگائی (جہاں سے آپ ﷺ نے ناک کی ریزش گندگی

وغیرہ کھرچی تھی) اور اسے مل دیا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم لوگ اسی وجہ سے اپنی مسجدوں میں خوشبو لگاتے ہو۔

۲۹۷۹..... فَقَالَ جَابِرٌ فَمِنْ هُنَاكَ جَعَلْتُمُ الْخَلُوقَ فِي مَسَاجِدِكُمْ سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ بَطْنِ بُوَاطٍ وَهُوَ يَطْلُبُ الْمَجْدِيَّ بْنَ عَمْرٍو الْجُهَنِيَّ وَكَانَ النَّاضِحُ يَعْقُبُهُ مِنَّا الْخَمْسَةُ وَالسِّتَّةُ وَالسَّبْعَةُ فَدَارَتْ عُقْبَةُ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاضِحٍ لَهُ فَأَنَاخَهُ فَرَكِبَهُ ثُمَّ بَعَثَهُ فَتَلَدَّنَ عَلَيْهِ بَعْضَ التَّلَدُّنِ فَقَالَ لَهُ شَأْ لَعَنَكَ اللهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ هَذَا اللَّاعِنُ بَعِيرَهُ قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ انْزِلْ عَنْهُ فَلَا تَصْحَبْنَا بِمَلْعُونٍ لَا تَدْعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلَى أَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيبُ لَكُمْ - سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كَانَتْ عُشَيْشِيَةٌ وَدَنَوْنَا مَاءً مِنْ مِيَاهِ الْعَرَبِ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ رَجُلٌ يَتَقَدَّمُنَا فَيَمْدُرُ الْحَوْضَ فَيَشْرَبُ وَيَسْقِينَا قَالَ جَابِرٌ فَقُمْتُ فَقُلْتُ هَذَا رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَيُّ رَجُلٍ مَعَ جَابِرٍ فَقَامَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَانْطَلَقْنَا إِلَى الْبِئْرِ فَنَزَعْنَا فِي الْحَوْضِ سَجْلًا أَوْ سَجْلَيْنِ ثُمَّ مَدَرْنَاهُ ثُمَّ نَزَعْنَا فِيهِ حَتَّى أَفْهَقْنَاهُ فَكَانَ أَوَّلَ طَالِعٍ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ أَتَأْذَنَانِ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ فَأَشْرَعَ نَاقَتَهُ فَشَرِبَتْ شَنَقَ لَهَا فَشَجَتْ فَبَالَتْ ثُمَّ عَدَلَ بِهَا فَأَنَاخَهَا ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى الْحَوْضِ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ قُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ مِنْ مُتَوَضَّإِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَهَبَ جَبَّارُ ابْنُ صَخْرٍ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ

۲۹۷۹..... (حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بطن بواط کے غزوہ میں چلے اور آپ ﷺ مجدی بن عمرو جہنی کی تلاش میں تھے ہمارا یہ حال تھا کہ ہم پانچ اور چھ اور سات آدمیوں میں ایک اونٹ تھا جس پر ہم باری باری سواری کرتے تھے۔ اس اونٹ پر ایک انصاری آدمی کی سواری کی باری آئی تو اس نے اونٹ کو بٹھایا اور پھر اس پر چڑھا اور پھر اسے بٹھایا اس نے کچھ شوخی دکھائی تو انصاری نے کہا: شاءاللہ تجھ پر لعنت کرے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ اپنے اونٹ پر لعنت کرنے والا کون ہے؟ انصاری نے عرض کیا: میں ہوں! یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے نیچے اتر جا اور ہمارے ساتھ کوئی لعنت کیا ہوا اونٹ نہ رہے (اور پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا) کہ اپنی جانوں کے خلاف بد دعا نہ کیا کرو اور نہ ہی اپنی اولاد کے خلاف بد دعا کیا کرو اور نہ ہی اپنے مالوں کے خلاف بد دعا کیا کرو کیونکہ ممکن ہے کہ وہ بد دعا ایسے وقت میں مانگی جائے کہ جب اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگا جاتا (قبولیت دعا کا وقت) ہو اور تمہیں عطا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ تمہاری وہ دعا قبول فرمالے۔

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ) ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے یہاں تک کہ جب شام ہوگئی اور ہم عرب کے پانیوں میں سے کسی پانی کے قریب ہوگئے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون آدمی ہے کہ جو ہم سے پہلے آگے جا کر حوض کو درست کرے اور خود بھی پانی پیئے اور ہمیں بھی پلائے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ آدمی (آگے جائے گا)۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جابر (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ کون آدمی جائے گا؟ تو جبار بن صخر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے پھر ہم دونوں ایک کنوئیں کی طرف چلے اور ہم نے حوض میں ایک ڈول یا دو ڈول (پانی کے) ڈالے پھر اسے بھر دیا پھر سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا

ذَهَبْتُ اَنْ اُخَالِفَ بَيْنَ طَرَفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِي
وَكَانَتْ لَهَا ذَبَاذِبُ فَنَكَّسْتُهَا ثُمَّ خَالَفْتُ بَيْنَ
طَرَفَيْهَا ثُمَّ تَوَاقَصْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ جِئْتُ حَتّٰى قُمْتُ
عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَاَدَارَنِيْ حَتّٰى
اَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَتَوَضَّاَ
ثُمَّ جَاءَ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيْنَا جَمِيْعًا فَدَفَعَنَا حَتّٰى اَقَامَنَا خَلْفَهٗ
فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْمُقُنِيْ وَاَنَا لَا اَشْعُرُ ثُمَّ
فَطِنْتُ بِهٖ فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهٖ يَعْنِيْ شُدَّ وَسَطَكَ
فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَا جَابِرُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا كَانَ وَاسِعًا فَخَالِفْ بَيْنَ
طَرَفَيْهِ وَاِذَا كَانَ ضَيِّقًا فَاشْدُدْهُ عَلٰى حَقْوِكَ - سِرْنَا
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ قُوْتُ كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا فِيْ كُلِّ
يَوْمٍ تَمْرَةً فَكَانَ يَمَصُّهَا ثُمَّ يَصُرُّهَا فِيْ ثَوْبِهٖ وَكُنَّا
نَخْتَبِطُ بِقِسِيِّنَا وَنَاْكُلُ حَتّٰى قَرِحَتْ اَشْدَاقُنَا
فَاُقْسِمُ اُخْطِئَهَا رَجُلٌ مِنَّا يَوْمًا فَانْطَلَقْنَا بِهٖ نَنْعَشُهٗ
فَشَهِدْنَا اَنَّهٗ لَمْ يُعْطَهَا فَاُعْطِيَهَا فَقَامَ فَاَخَذَهَا -
سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى نَزَلْنَا وَادِيًا اَفْيَحَ
فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْضِيْ حَاجَتَهٗ فَاتَّبَعْتُهٗ بِاِدَاوَةٍ
مِنْ مَاءٍ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتَتِرُ بِهٖ
فَاِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِيْ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
ﷺ اِلٰى اِحْدَاهُمَا فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ
انْقَادِيْ عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَالْبَعِيْرِ
الْمَخْشُوْشِ الَّذِيْ يُصَانِعُ قَائِدَهٗ حَتّٰى اَتَى
الشَّجَرَةَ الْاُخْرٰى فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا
فَقَالَ انْقَادِيْ عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَانْقَادَتْ مَعَهٗ كَذٰلِكَ
حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا لَاَمَ بَيْنَهُمَا
يَعْنِيْ جَمَعَهُمَا فَقَالَ الْتَئِمَا عَلَيَّ بِاِذْنِ اللّٰهِ فَالْتَاَمَتَا

تم (پانی پینے کی) اجازت دیتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں! اے اللہ
کے رسول (ﷺ!) پھر آپ ﷺ نے اپنی اونٹنی کو چھوڑا اور اس نے پانی
پیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس اونٹنی کی باگ کھینچی تو اس نے پانی پینا بند کر دیا
اور اس نے پیشاب کیا پھر آپ ﷺ نے اسے علیحدہ لے جا کر بٹھا دیا پھر
رسول اللہ ﷺ حوض کی طرف آئے۔ آپ ﷺ نے اس سے وضو فرمایا۔
پھر میں کھڑا ہوا اور اسی جگہ سے وضو کیا جس جگہ سے رسول اللہ ﷺ نے
وضو فرمایا تھا اور جبار بن صخرؓ قضائے حاجت کے لئے چلے گئے اور رسول
اللہ ﷺ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے اور میرے اوپر ایک چادر تھی
جو کہ چھوٹی تھی میں نے اس کے دونوں کناروں کو پلٹا تو وہ میرے
کندھوں تک پہنچتی تھی۔ پھر میں نے اسے اوندھا کیا اور اس کے دونوں
کناروں کو پلٹا کر اسے اپنی گردن پر باندھا۔ پھر میں آ کر رسول اللہ ﷺ
کے بائیں طرف کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر اور گھما کر
مجھے اپنی دائیں طرف کھڑا کر دیا پھر جبار بن صخرؓ آئے۔ انہوں نے وضو
کیا پھر وہ آئے اور رسول اللہ ﷺ کے بائیں طرف کھڑے ہو گئے تو
رسول اللہ ﷺ نے ہم دونوں کے ہاتھوں کو پکڑ کر پیچھے ہٹا کر اپنے پیچھے
کھڑا کیا پھر رسول اللہ ﷺ گھور کر میری طرف دیکھنے لگے جسے میں سمجھ
نہ سکا۔ بعد میں سمجھ گیا۔ حضرت جابرؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے
اپنے ہاتھ مبارک سے اس طرح اشارہ فرمایا کہ اپنی کمر باندھ لے تاکہ
تمہارا ستر نہ کھل جائے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ (نماز سے) فارغ ہو
گئے تو فرمایا: اے جابر! میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں حاضر
ہوں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تمہاری چادر بڑی ہو تو اس کے
دونوں کناروں کو الٹا لو اور جب چادر چھوٹی ہو تو اسے اپنی کمر پر باندھ لو۔
(حضرت جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ) پھر ہم رسول اللہ ﷺ
کے ساتھ چلے اور ہم میں سے ہر ایک آدمی کو روزانہ ایک کھجور ملتی تھی
اور یہی ہماری خوراک تھی اور وہ اس کھجور کو چوستا رہتا اور پھر اسے اپنے
کپڑے میں لپیٹ کر رکھ لیتا تھا اور ہم کمانوں سے درختوں کے پتے جھاڑا
کرتے تھے اور انہیں کھایا کرتے تھے، یہاں تک کہ ہماری باچھیں زخمی
ہو گئیں اور کھجوریں تقسیم کرنے والے آدمی سے ایک غلطی ہو گئی کہ (وہ

قَالَ جَابِرٌ فَخَرَجْتُ اُحْضِرُ مَخَافَةَ اَنْ يُحِسَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقُرْبِي فَيَبْتَعِدَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ فَيَتَبَعَّدَ فَجَلَسْتُ اُحَدِّثُ نَفْسِي فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُقْبِلًا وَاِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلٰى سَاقٍ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ وَقْفَةً فَقَالَ بِرَاْسِهِ هٰكَذَا وَاَشَارَ اَبُو اِسْمٰعِيلَ بِرَاْسِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا ثُمَّ اَقْبَلَ فَلَمَّا انْتَهٰى اِلَيَّ قَالَ يَا جَابِرُ هَلْ رَاَيْتَ مَقَامِي قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَانْطَلِقْ اِلَى الشَّجَرَتَيْنِ فَاقْطَعْ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا فَاَقْبِلْ بِهِمَا حَتّٰى اِذَا قُمْتَ مَقَامِي فَاَرْسِلْ غُصْنًا عَنْ يَمِينِكَ وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِكَ قَالَ جَابِرٌ فَقُمْتُ فَاَخَذْتُ حَجَرًا فَكَسَرْتُهُ وَحَسَرْتُهُ فَانْذَلَقَ لِي فَاَتَيْتُ الشَّجَرَتَيْنِ فَقَطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا ثُمَّ اَقْبَلْتُ اَجُرُّهُمَا حَتّٰى قُمْتُ مَقَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْسَلْتُ غُصْنًا عَنْ يَمِينِي وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِي ثُمَّ لَحِقْتُهُ فَقُلْتُ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَعَمَّ ذَاكَ قَالَ اِنِّي مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَاَحْبَبْتُ بِشَفَاعَتِي اَنْ يُرَفَّهَ عَنْهُمَا مَا دَامَ الْغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ - قَالَ فَاَتَيْنَا الْعَسْكَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا جَابِرُ نَادِ بِوَضُوْءٍ فَقُلْتُ اَلَا وَضُوْءَ اَلَا وَضُوْءَ اَلَا وَضُوْءَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا وَجَدْتُ فِي الرَّكْبِ مِنْ قَطْرَةٍ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ يُبَرِّدُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْمَاءَ فِي اَشْجَابٍ لَهُ عَلٰى حِمَارَةٍ مِنْ جَرِيدٍ قَالَ فَقَالَ لِي انْطَلِقْ اِلٰى فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ الْاَنْصَارِيِّ فَانْظُرْ هَلْ فِي اَشْجَابِهِ مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَانْطَلَقْتُ اِلَيْهِ فَنَظَرْتُ فِيهَا فَلَمْ اَجِدْ فِيهَا اِلَّا قَطْرَةً فِي عَزْلَاءِ شَجْبٍ

ہمارے ایک آدمی کو کھجور دینا بھول گیا) تو ہم اس آدمی کو اُٹھا کر اس کے پاس لے گئے اور ہم نے گواہی دی کہ اسے کھجور نہیں ملی تو اس نے اس آدمی کو کھجور دے دی تو اس نے کھڑے کھڑے کھجور پکڑی اور کھالی۔

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں) پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے یہاں تک کہ ہم ایک وسیع وادی میں اترے اور پھر رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت کے لئے چلے گئے اور میں ایک ڈول میں پانی لے کر (آپ ﷺ کے پیچھے) چلا تو آپ ﷺ نے کوئی آڑ نہ دیکھی جس کی وجہ سے آپ ﷺ پردہ کر سکیں اس وادی کے کنارے پر دو درخت تھے۔ رسول اللہ ﷺ ان دونوں درختوں میں سے ایک درخت کی طرف گئے اور اس درخت کی شاخوں میں سے ایک شاخ پکڑی اور فرمایا: اللہ کے حکم سے میری تابع ہو جا تو وہ شاخ آپ ﷺ کے تابع ہو گئی جس طرح کے وہ اونٹ اپنے کھینچنے والے کے تابع ہو جاتا ہے، جس کی نکیل پڑی ہوئی ہو۔ پھر آپ ﷺ دوسرے درخت کی طرف آئے اور اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ کو پکڑ کر فرمایا: اللہ کے حکم سے میری تابع ہو جا تو وہ شاخ بھی اسی طرح آپ ﷺ کے تابع ہو گئی، یہاں تک کہ جب آپ ﷺ دونوں درختوں کے درمیان میں ہوئے تو دونوں کو ملا کر فرمایا: تم دونوں اللہ کے حکم سے آپس میں ایک دوسرے سے جڑ جاؤ تو وہ دونوں جڑ گئے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس ڈر سے نکلا کہ کہیں رسول اللہ ﷺ مجھے قریب دیکھ کر دور نہ تشریف لے جائیں۔ میں اپنے آپ سے (یعنی دل میں) بیٹھے بیٹھے باتیں کرنے لگا تو اچانک میں نے دیکھا کہ سامنے سے رسول اللہ ﷺ آرہے ہیں (اور پھر اس کے بعد) وہ دونوں درخت اپنی اپنی جگہ پر جا کر کھڑے ہو گئے اور ہر ایک درخت اپنے تنے پر کھڑا ہوا علیحدہ ہو رہا ہے (حضرت جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں) کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کچھ دیر ٹھہرے اور پھر آپ ﷺ نے اپنے سر مبارک سے اس طرح اشارہ فرمایا۔ حضرت ابو اسمٰعیل نے اپنے سر سے دائیں اور بائیں اشارہ کر کے بتایا) پھر آپ ﷺ سامنے آئے اور جب آپ ﷺ میری طرف پہنچے تو فرمایا: اے جابر! کیا تو نے دیکھا جس جگہ میں کھڑا تھا؟ میں نے عرض کیا:

مِنْهَا لَوْ اَنِّي اُفْرِغُهُ لَشَرِبَهُ يَابِسُهُ فَاَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّي لَمْ اَجِدْ فِيهَا اِلَّا قَطْرَةً فِي عَزْلَاءِ شَجْبٍ مِنْهَا لَوْ اَنِّي اُفْرِغُهُ لَشَرِبَهُ يَابِسُهُ قَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهِ فَاَتَيْتُهُ بِهِ فَاَخَذَهُ بِيَدِهِ فَجَعَلَ يَتَكَلَّمُ بِشَيْءٍ لَا اَدْرِي مَا هُوَ وَيَغْمِزُهُ بِيَدَيْهِ ثُمَّ اَعْطَانِيهِ فَقَالَ يَا جَابِرُ نَادِ بِجَفْنَةٍ فَقُلْتُ يَا جَفْنَةَ الرَّكْبِ فَاُتِيتُ بِهَا تُحْمَلُ فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهِ فِي الْجَفْنَةِ هٰكَذَا فَبَسَطَهَا وَفَرَّقَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ ثُمَّ وَضَعَهَا فِي قَعْرِ الْجَفْنَةِ وَقَالَ خُذْ يَا جَابِرُ فَصُبَّ عَلَيَّ وَقُلْ بِاسْمِ اللهِ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ بِاسْمِ اللهِ فَرَاَيْتُ الْمَاءَ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُولِ اللهِ ﷺ ثُمَّ فَارَتِ الْجَفْنَةُ وَدَارَتْ حَتّٰى امْتَلَاَتْ فَقَالَ يَا جَابِرُ نَادِ مَنْ كَانَ لَهُ حَاجَةٌ بِمَاءٍ قَالَ فَاَتَى النَّاسُ فَاسْتَقَوْا حَتّٰى رَوُوا - قَالَ فَقُلْتُ هَلْ بَقِيَ اَحَدٌ لَهُ حَاجَةٌ فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ مِنَ الْجَفْنَةِ وَهِيَ مَلْاٰى وَشَكَا النَّاسُ اِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ الْجُوعَ فَقَالَ عَسَى اللهُ اَنْ يُطْعِمَكُمْ فَاَتَيْنَا سِيفَ الْبَحْرِ فَزَخَرَ الْبَحْرُ زَخْرَةً فَاَلْقٰى دَابَّةً فَاَوْرَيْنَا عَلٰى شِقِّهَا النَّارَ فَاطَّبَخْنَا وَاشْتَوَيْنَا وَاَكَلْنَا حَتّٰى شَبِعْنَا -

قَالَ جَابِرٌ فَدَخَلْتُ اَنَا وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ حَتّٰى عَدَّ خَمْسَةً فِي حِجَاجِ عَيْنِهَا مَا يَرَانَا اَحَدٌ حَتّٰى خَرَجْنَا فَاَخَذْنَا ضِلَعًا مِنْ اَضْلَاعِهِ فَقَوَّسْنَاهُ ثُمَّ دَعَوْنَا بِاَعْظَمِ رَجُلٍ فِي الرَّكْبِ وَاَعْظَمِ جَمَلٍ فِي الرَّكْبِ وَاَعْظَمِ كِفْلٍ فِي الرَّكْبِ فَدَخَلَ تَحْتَهُ مَا يُطَاْطِئُ رَاْسَهُ -

جی ہاں، اے اللہ کے رسول (ﷺ)! آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں درختوں کے پاس جاؤ اور ان دونوں درختوں میں سے ایک ایک شاخ کاٹ کر لاؤ اور جب اس جگہ آجاؤ جس جگہ میں کھڑا ہوں تو ایک شاخ اپنی دائیں طرف اور ایک شاخ اپنی بائیں طرف ڈال دینا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ پھر میں نے کھڑے ہو کر ایک پتھر کو پکڑا اور اسے توڑا اور اسے تیز کیا، وہ تیز ہو گیا تو پھر میں ان دونوں درختوں کے پاس آیا۔ تو میں نے ان دونوں درختوں میں سے ہر ایک سے ایک ایک شاخ کاٹی پھر میں ان شاخوں کو کھینچتے ہوئے اس جگہ پر لے آیا جس جگہ رسول اللہ ﷺ کھڑے تھے۔ پھر میں نے ایک شاخ دائیں طرف ڈالی پھر میں جاکر آپ ﷺ سے ملا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جس طرح آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا تھا، میں نے اسی طرح کر دیا ہے لیکن اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (میں یہاں) دو قبروں کے پاس سے گزرا (تو مجھے وحی الٰہی کے ذریعے پتہ چلا کہ) ان قبر والوں کو عذاب دیا جا رہا ہے تو میں نے اس بات کو پسند کیا کہ میں ان کی شفاعت کروں، شاید کہ ان سے عذاب ہلکا کر دیا جائے، جب تک کہ یہ دونوں شاخیں تر رہیں گی۔ (یعنی جب تک سرسبز رہیں گی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ پھر ہم لشکر میں آئے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جابر! لوگوں میں آواز لگا دو کہ وضو کر لیں پھر میں نے آواز لگائی کہ وضو کر لو، وضو کر لو، وضو کر لو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قافلہ میں تو کسی کے پاس پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں ہے اور انصار کا ایک آدمی جو رسول اللہ ﷺ کے لیے پرانا مشکیزہ جو کہ لکڑی کی شاخوں پر لٹکا ہوا تھا اس میں پانی ٹھنڈا کیا کرتا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فلاں بن فلاں انصاری کے پاس جا کر دیکھو کہ اس کے مشکیزے میں پانی ہے یا نہیں؟ میں اس انصاری کی طرف گیا اور اس کے مشکیزے میں دیکھا کہ اس کے منہ میں سوائے ایک قطرے کے اور کچھ بھی نہیں ہے اگر میں اس مشکیزے کو انڈیلوں تو خشک مشکیزہ اسے پی جائے پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے اس

انصاری کے مشکیزے میں سوائے ایک قطرہ پانی کے اور کچھ نہیں پایا اگر میں اسے الٹاتا تو خشک مشکیزہ اسے پی لیتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور اس مشکیزے کو میرے پاس لے کر آؤ پھر میں اس مشکیزہ کو لے کر آیا اور اسے اپنے ہاتھ میں پکڑا پھر آپ ﷺ کچھ بات کرنے لگے۔ میں نہیں جانتا تھا کہ آپ ﷺ فرمارہے تھے اور آپ ﷺ اپنے ہاتھ مبارک سے اس مشکیزہ کو دباتے جاتے پھر وہ مشکیزہ مجھے عطا فرمایا اور فرمایا: اے جابر! آواز لگاؤ کہ قافلے میں سے کسی کا بڑا برتن لایا جائے۔ میں نے آواز لگائی اور بڑا برتن لایا گیا اور لوگ اس برتن کو اٹھا کر لائے میں نے اس بڑے برتن کو آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس مشکیزے میں اپنا ہاتھ مبارک پھیرا، اس طرح سے پھیلا کر اور انگلیوں کا کھلا کر کے اس مشکیزے کی تہ میں اپنا ہاتھ مبارک رکھا اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جابر! پکڑ اور بسم اللہ کہہ کر میرے ہاتھوں پر پانی ڈال میں نے بسم اللہ کہہ کر اس مشکیزے میں سے پانی آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک پر ڈالا تو میں نے دیکھا کہ پانی رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے جوش مار رہا ہے پھر اس برتن نے جوش مارا اور وہ برتن گھوما یہاں تک کہ وہ برتن پانی سے بھر گیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے جابر! آواز لگاؤ کہ جس کو پانی کی ضرورت ہو تو آکر پانی لے جائے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں لوگ آئے اور انہوں نے پانی پیا یہاں تک کہ سب سیر ہوگئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: کیا کوئی ایسا باقی رہ گیا ہے کہ جسے پانی کی ضرورت ہو پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک کو اس مشکیزے سے اٹھایا تو پھر وہ بھی بھرا ہوا تھا۔

(اور پھر اس کے بعد) لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے بھوک کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ اللہ تمہیں (کچھ) کھلا دے پھر ہم سمندر کے کنارے پر آئے اور سمندر نے موج ماری اور ایک جانور نکال کر باہر ڈال دیا پھر ہم نے اس سمندر کے کنارے پر آگ جلائی اور اس جانور کا گوشت پکایا اور بھونا اور ہم نے کھایا یہاں تک کہ ہم خوب سیر ہوگئے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر میں اور فلاں اور فلاں اس جانور کی آنکھ کے گوشے میں داخل ہوئے اور ہمیں

کسی نے نہیں دیکھا یہاں تک کہ ہم باہر نکل آئے پھر ہم نے اس جانور کی پسلیوں میں سے ایک پسلی پکڑی اور قافلے میں جو سب سے بڑا آدمی تھا اور وہ سب سے بڑے اونٹ پر سوار تھا ہم نے اس آدمی کو بلایا اور اس کے اونٹ پر سب سے بڑی زین رکھی ہوئی تھی تو وہ آدمی بغیر اپنا سر جھکائے اس پسلی کے نیچے سے گزر گیا۔

باب-۵۵۴ باب في حديث الهجرة ويقال له حديث الرحل

جناب نبی کریم ﷺ کا واقعہ ہجرت کے بیان میں

۲۹۸۰...... حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ جَاءَ اَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ اِلٰى اَبِي فِي مَنْزِلِهِ فَاشْتَرٰى مِنْهُ رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ ابْعَثْ مَعِيَ ابْنَكَ يَحْمِلْهُ مَعِي اِلٰى مَنْزِلِي فَقَالَ لِي اَبِي احْمِلْهُ فَحَمَلْتُهُ وَخَرَجَ اَبِي مَعَهُ يَنْتَقِدُ ثَمَنَهُ فَقَالَ لَهُ اَبِي يَا اَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا لَيْلَةَ سَرَيْتَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ اَسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا كُلَّهَا حَتّٰى قَامَ قَائِمُ الظَّهِيرَةِ وَخَلَا الطَّرِيقُ فَلَا يَمُرُّ فِيهِ اَحَدٌ حَتّٰى رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَاْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ بَعْدُ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا فَاَتَيْتُ الصَّخْرَةَ فَسَوَّيْتُ بِيَدِي مَكَانًا يَنَامُ فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ فِي ظِلِّهَا ثُمَّ بَسَطْتُ عَلَيْهِ فَرْوَةً ثُمَّ قُلْتُ نَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَاَنَا اَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ اَنْفُضُ مَا حَوْلَهُ فَاِذَا اَنَا بِرَاعِي غَنَمٍ مُقْبِلٍ بِغَنَمِهِ اِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا الَّذِي اَرَدْنَا فَلَقِيتُهُ فَقُلْتُ لِمَنْ اَنْتَ يَا غُلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ اَهْلِ الْمَدِينَةِ قُلْتُ اَفِي غَنَمِكَ لَبَنٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَفَتَحْلُبُ لِي قَالَ نَعَمْ فَاَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ لَهُ انْفُضِ الضَّرْعَ مِنَ الشَّعَرِ وَالتُّرَابِ

۲۹۸۰...... حضرت ابو اسحٰق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) میرے والد کے گھر میں تشریف لائے اور ان سے ایک کجاوہ خریدا پھر حضرت عازب رضی اللہ عنہ یعنی میرے والد سے فرمایا کہ اپنے بیٹے (براء) کو میرے ساتھ بھیج دیں تاکہ وہ اس کجاوہ کو اُٹھا کر میرے گھر لے چلے اور پھر میرے والد نے مجھ سے کہا کہ اسے اٹھا لے تو میں نے اس کجاوے کو اُٹھا لیا اور میرے والد بھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس کجاوے کی قیمت وصول کرنے کے لیے نکلے تو میرے والد نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے ابو بکر (رضی اللہ عنہ) مجھ سے بیان فرمائیں کہ جس رات تم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے تھے (یعنی تم نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تک کا جو سفر آپ ﷺ کے ساتھ کیا ہے اس کی کیفیت بیان کیجئے) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اچھا (اور پھر فرمایا کہ) ہم ساری رات چلتے رہے یہاں تک کہ دن چڑھ گیا اور ٹھیک دوپہر کا وقت ہو گیا اور راستہ خالی ہو گیا اور راستے میں کوئی گذرنے والا نہ رہا یہاں تک کہ ہمیں سامنے ایک لمبا پتھر دکھائی دیا جس کا سایہ زمین پر تھا اور ابھی تک وہاں دھوپ نہیں آئی تھی۔ پھر ہم اس کے پاس اترے اور میں نے اس پتھر کے پاس جا کر اپنے ہاتھ سے جگہ صاف کی تاکہ نبی ﷺ اس کے سائے میں آرام فرمائیں پھر میں نے اس جگہ پر ایک دری بچھا دی پھر میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ آرام فرمائیں اور میں آپ ﷺ کے ارد گرد ہر

وَالْقَذٰی قَالَ فَرَاَیْتُ الْبَرَاءَ یَضْرِبُ بِیَدِهٖ عَلَی الْأُخْرٰی یَنْفُضُ فَحَلَبَ لِي فِي قَعْبٍ مَعَهُ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ قَالَ وَمَعِي إِدَاوَةٌ أَرْتَوِي فِيهَا لِلنَّبِيِّ ﷺ لِيَشْرَبَ مِنْهَا وَيَتَوَضَّأَ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَكَرِهْتُ أَنْ أُوقِظَهُ مِنْ نَوْمِهِ فَوَافَقْتُهُ اسْتَيْقَظَ فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ مِنَ الْمَله حَتّٰى بَرَدَ أَسْفَلُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اشْرَبْ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ قَالَ فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيتُ ثُمَّ قَالَ أَلَمْ يَأْنِ لِلرَّحِيلِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَارْتَحَلْنَا بَعْدَمَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَاتَّبَعَنَا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ وَنَحْنُ فِي جَلَدٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُتِينَا فَقَالَ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَارْتَطَمَتْ فَرَسُهُ إِلٰى بَطْنِهَا أُرٰى فَقَالَ إِنِّي قَدْ عَلِمْتُ أَنَّكُمَا قَدْ دَعَوْتُمَا عَلَيَّ فَادْعُوَا لِي فَاللّٰهُ لَكُمَا أَنْ أَرُدَّ عَنْكُمَا الطَّلَبَ فَدَعَا اللّٰهَ فَنَجَا فَرَجَعَ لَا يَلْقٰى أَحَدًا إِلَّا قَالَ قَدْ كَفَيْتُكُمْ مَا هٰهُنَا فَلَا يَلْقٰى أَحَدًا إِلَّا رَدَّهُ قَالَ وَوَفٰى لَنَا -

طرف سے (دشمن کا کھوج لگانے کے لیے) بیدار رہتا ہوں (یعنی پہرہ دیتا ہوں) پھر آپ ﷺ سو گئے اور میں آپ ﷺ کے ارد گرد جاگ کر پہرہ دیتا رہا پھر میں نے سامنے کی طرف بکریوں کا ایک چرواہا دیکھا جو اپنی بکریوں کو لیے ہوئے اس پتھر کی طرف آ رہا ہے اور چرواہا بھی اس پتھر سے وہی چاہتا تھا جو ہم نے چاہا (یعنی آرام) میں نے اس چرواہے سے ملاقات کی اور میں نے اس سے کہا: اے لڑکے! تو کس کا غلام ہے؟ اس نے کہا: میں مدینہ والوں سے ایک آدمی کا غلام ہوں۔ میں نے کہا: کیا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے کہا: ہاں! پھر اس چرواہے نے ایک بکری پکڑی تو میں نے اس چرواہے سے کہا: اس بکری کے تھن کو بالوں، مٹی اور کچرے وغیرہ سے صاف کر لے۔ راوی حضرت ابو اسحٰق کہتے ہیں کہ ایک پیالے میں تھوڑا سا دودھ دوہا۔ حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں میرے پاس ایک ڈول تھا کہ جس میں نبی کریم ﷺ کے پینے کے لیے اور وضو کے لیے پانی تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں آیا اور میں نے ناپسند سمجھا کہ میں آپ ﷺ کو نیند سے بیدار کروں لیکن آپ ﷺ خود ہی بیدار ہو گئے پھر میں نے دودھ پر پانی بہایا تاکہ دودھ ٹھنڈا ہو جائے پھر میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ دودھ نوش فرمائیں۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دودھ پیا یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا یہاں سے کوچ کرنے کا ابھی وقت نہیں آیا؟ میں نے کہا: جی ہاں! وہ وقت آ گیا ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر ہم سورج ڈھلنے کے بعد چلے اور سراقہ بن مالک (رضی اللہ عنہ نے ہمارا پیچھا) کیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جس زمین پر تھے وہ سخت زمین تھی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کافر ہم تک آ گئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اے ابو بکر!) فکر نہ کرو کیونکہ اللہ ہمارے ساتھ ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے سراقہ کے لیے بددعا فرمائی تو سراقہ کا گھوڑا اپنے پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ کہنے لگا: مجھے معلوم ہے کہ تم نے میرے لیے بددعا کی ہے۔ اب تم میرے لئے دعا کرو۔ اللہ کی قسم! اب جو بھی آپ حضرات کی تلاش میں آئے گا میں اسے

واپس کردوں گا۔ آپ ﷺ نے اس کے لیے اللہ سے دعا فرمائی تو اسے نجات مل گئی اور وہ واپس لوٹ گیا اور اسے جو کوئی کافر بھی ملتا وہ اسے کہہ دیتا کہ میں اس طرف دیکھ کر آیا ہوں۔ سراقہ کو جو کافر بھی ملتا وہ اسے واپس لوٹا دیتا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سراقہ نے جو ہم سے کہا وہ اس نے پورا کیا۔

۲۹۸۱...... و حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ح و حَدَّثَنَاه إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ كِلَاهُمَا عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ اَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ اشْتَرَى اَبُو بَكْرٍ مِنْ اَبِي رَحْلًا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ دِرْهَمًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنٰى حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ اَبِي إِسْحٰقَ و قَالَ فِي حَدِيثِهِ مِنْ رِوَايَةِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ فَلَمَّا دَنَا دَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَسَاخَ فَرَسُهُ فِي الْاَرْضِ اِلٰى بَطْنِهِ وَوَثَبَ عَنْهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ هٰذَا عَمَلُكَ فَادْعُ اللهَ اَنْ يُخَلِّصَنِي مِمَّا اَنَا فِيهِ وَلَكَ عَلَيَّ لَاُعَمِّيَنَّ عَلٰى مَنْ وَرَائِي وَهٰذِهِ كِنَانَتِي فَخُذْ سَهْمًا مِنْهَا فَاِنَّكَ سَتَمُرُّ عَلٰى اِبِلِي وَغِلْمَانِي بِمَكَانِ كَذَا وَكَذَا فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِي اِبِلِكَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ لَيْلًا فَتَنَازَعُوا اَيُّهُمْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ اَنْزِلُ عَلٰى بَنِي النَّجَّارِ اَخْوَالِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اُكْرِمُهُمْ بِذٰلِكَ فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطُّرُقِ يُنَادُونَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللهِ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللهِ ۔

۲۹۸۱...... حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے میرے والد سے تیرہ درہم پر ایک کجاوہ خریدا (اور پھر مذکورہ بالا حدیث زہیر عن اسحٰق کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت بیان کی) لیکن عثمان بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ جب سراقہ بن مالک قریب آگیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے بددعا فرمائی اور اس کا گھوڑا اپنے پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ اپنے اس گھوڑے سے کودا اور کہنے لگا: اے محمد! مجھے معلوم ہے کہ یہ آپ (ﷺ) کا کام ہے اس لیے آپ (ﷺ) اللہ سے دعا فرمائیں کہ وہ مجھے اس تکلیف سے نجات دے دے اور میں آپ ﷺ سے وعدہ کرتا ہوں کہ جو میرے پیچھے آرہے ہیں میں ان سے آپ ﷺ کا حال چھپاؤں گا اور میرے اس ترکش سے ایک تیر لے لیں اور آپ ﷺ کا فلاں فلاں مقام پر میرے اور میرے اونٹ اور غلام ملیں گے ان سے جتنی آپ ﷺ کو ضرورت ہو (اشیاء) لے لیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تیرے اونٹوں کی کوئی ضرورت نہیں (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) پھر ہم رات کو مدینہ منورہ پہنچ گئے تو لوگ اس بات میں جھگڑنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کس جگہ اتریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں قبیلہ بنی نجار کے پاس اتروں گا وہ عبد المطلب کے ننھیال تھے۔ آپ ﷺ نے ان کو عزت دی (کہ ان کے پاس اترے) پھر مرد اور عورتیں گھروں کے اوپر چڑھے اور لڑکے اور غلام راستوں میں پھیل گئے اور یہ پکارنے لگے: اے محمد، اے اللہ کے رسول! اے محمد، اے اللہ کے رسول۔ (ﷺ)

كتاب التفسير

کتاب التفسیر

مختلف آیات کی تفسیر کے بیان میں

۲۹۸۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قِيلَ لِبَنِي اِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبَدَّلُوا فَدَخَلُوا الْبَابَ يَزْحَفُونَ عَلَى اَسْتَاهِهِمْ وَقَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعَرَةٍ۔

۲۹۸۲...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل سے کہا گیا: اُدْخُلُوا الْبَابَ ...... (بیت المقدس) کے دروازے میں داخل ہو، سجدہ کرتے ہوئے اور کہتے جاؤ، بخش دے تو ہم تمہارے گناہ بخش دیں گے۔ لیکن بنی اسرائیل نے اس حکم کی خلاف ورزی کی اور (بیت المقدس) کے دروازے میں سے سرین کے بل گھسٹتے ہوئے اور حبہ یعنی "دانہ بالی میں" کہتے ہوئے داخل ہوئے۔ ❶

۲۹۸۳...... حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِي و قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنُونَ ابْنَ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ تَابَعَ الْوَحْيَ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتّٰى تُوُفِّيَ وَاَكْثَرُ مَا كَانَ الْوَحْيُ يَوْمَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ۔

۲۹۸۳...... حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ اللہ عزوجل نے رسول اللہ ﷺ پر آپ ﷺ کی وفات سے پہلے لگاتار وحی نازل فرمائی یہاں تک کہ جس دن رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اس دن تو بہت ہی زیادہ مرتبہ وحی نازل ہوئی۔

۲۹۸٤...... حَدَّثَنِي اَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ اَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِعُمَرَ اِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ آيَةً لَوْ اُنْزِلَتْ فِينَا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّي لَاَعْلَمُ حَيْثُ اُنْزِلَتْ وَاَيَّ يَوْمٍ اُنْزِلَتْ

۲۹۸٤...... حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہودیوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: تم ایک ایسی آیت کریمہ پڑھتے ہو اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ...... اگر یہ آیت ہم لوگوں میں نازل ہوتی (تو جس دن یہ نازل ہوتی) اس دن کو ہم عید کا دن بنالیتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے معلوم ہے کہ یہ آیت کریمہ جہاں نازل ہوئی اور کس دن نازل ہوئی اور رسول اللہ ﷺ کہاں تھے جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی (اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ

---

❶ یہ بنی اسرائیل کا واقعہ ہے کہ جب وہ گوسالہ پرستی میں مبتلا ہوئے تو بطور سزا اور توبہ کے انہیں حِطَّةٌ کہنے کا حکم دیا گیا تاکہ ان کی توبہ قبول کی جائے۔ لیکن یہاں بھی انہوں نے اپنی ازلی حماقت کا مظاہرہ کیا اور حطۃ کے بجائے "حَبَّةٌ فی شعیرۃٍ" یعنی گندم کا دانہ بال میں" کے کلمات کہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کے ساتھ کھلا مذاق تھا۔ اسی طرح انہیں حکم تھا کہ سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو۔ انہوں نے بدبختی کا مظاہرہ کرتے ہوئے سرین کے بل گھسنے کی بے ہودہ حرکت کی۔

وَاَيْنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَيْثُ اُنْزِلَتْ اُنْزِلَتْ بِعَرَفَةَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ وَاقِفٌ. بِعَرَفَةَ قَالَ سُفْيَانُ اَشُكُّ كَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ اَمْ لا يَعْنِي ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ﴾ ـ

آیت کریمہ) میدان عرفات میں نازل ہوئی اور رسول اللہ ﷺ بھی میدان عرفات ہی میں ٹھہرے ہوئے تھے۔راوی حدیث حضرت سفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے اس بات میں شک ہے کہ وہ جمعہ کا دن تھایا نہیں؟ یعنی اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ ......الخ یعنی:"آج کے دن میں نے تم پر تمہارا دین کامل کر دیا ہے اور اپنی نعمتوں کو تم پر پورا کر دیا ہے۔"

۲۹۸۵...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَتِ الْيَهُودُ لِعُمَرَ لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ يَهُودَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ نَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي اُنْزِلَتْ فِيهِ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَقَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِي اُنْزِلَتْ فِيهِ وَالسَّاعَةَ وَاَيْنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ نَزَلَتْ نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِعَرَفَاتٍ ـ

۲۹۸۵...... حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہودیوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر ہم پر (یعنی) یہودیوں کے گروہ پر یہ آیت کریمہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ...... الخ یعنی "آج کے دن میں نے تم پر تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور میں نے اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کر لیا ہے" (مائدہ) نازل ہوئی اور ہم اس آیت کریمہ کے نزول کا دن جان لیتے تو ہم اس دن کو عید کا دن بنا لیتے۔راوی حدیث کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: مجھے وہ دن اور وہ وقت بھی معلوم ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ اس وقت رسول اللہ ﷺ کہاں تھے جس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی؟ اور جس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو ہم اس وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عرفات کے میدان میں جمع تھے۔

۲۹۸۶...... و حَدَّثَنِي عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَخْبَرَنَا اَبُو عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ اِلٰى عُمَرَ فَقَالَ يَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَءُونَهَا لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ مَعْشَرَ الْيَهُودِ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا قَالَ وَاَيُّ آيَةٍ قَالَ ﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّي لَاَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ نَزَلَتْ عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِعَرَفَاتٍ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ ـ

۲۹۸۶...... حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہودیوں کا ایک آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے امیر المؤمنین! تمہاری کتاب (قرآن مجید) میں ایک آیت کریمہ ہے جسے تم پڑھتے ہو اگر وہ آیت کریمہ ہم پر یعنی یہودیوں کے گروہ پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید کا دن بنا لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: وہ کون سی آیت کریمہ ہے؟ یہودی آدمی نے کہا: اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ...... الخ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں اس دن کے بارے میں جانتا ہوں کہ جس دن میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور اس جگہ کے بارے میں بھی جانتا ہوں کہ یہ آیت کریمہ جس جگہ اور جس دن رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی۔ وہ عرفات کا میدان اور جمعہ کا دن ہے۔ [1]

[1] حاشیہ اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

۲۹۸۷...... حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيبِيُّ قَالَ اَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا و قَالَ حَرْمَلَةُ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللهِ ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ﴾ قَالَتْ يَا ابْنَ اُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا اَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ اَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا اَنْ يَنْكِحُوهُنَّ اِلا اَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ اَعْلٰى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَاُمِرُوا اَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ فِيهِنَّ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿يَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ قُلِ اللهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَآءِ اللَّاتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾ قَالَتْ وَالَّذِي ذَكَرَ اللهُ تَعَالٰى اَنَّهُ ﴿يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ﴾ الْآيَةُ الْاُولٰى الَّتِي قَالَ اللهُ فِيهَا ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ﴾ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللهِ فِي

۲۹۸۷...... حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی ہے کہ انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا...... الخ یعنی ”کہ اگر تمہیں اس بات کا ڈر ہو کہ تم یتیموں کے بارے میں انصاف نہیں کر سکو گے تو پھر تم ان عورتوں سے نکاح کر لو جو تمہیں پسند ہیں، دو دو یا تین، تین یا چار، چار سے“ (النساء) کے بارے میں پوچھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے بھانجے! اس سے مراد وہ یتیم بچی ہے جو اپنے ولی کے زیر تربیت ہو اور وہ ولی اس کا مال اور اس کی خوبصورتی دیکھ کر اس سے نکاح کرنا چاہتا ہو بغیر اس کے کہ اس کے مہر میں انصاف کرے اور اس قدر اسے مہر کی رقم دینے پر رضامند نہ ہو کہ جس قدر دوسرے لوگ مہر کی رقم دینے کیلئے راضی ہوں تو اللہ تعالیٰ نے ایسی لڑکیوں سے نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔ سوائے اس صورت میں کہ ان سے انصاف کریں اور ان کو پورا مہر ادا کریں اور ان کو حکم دے دیا ہے کہ وہ اور عورتوں سے جو ان کو پسند ہوں نکاح کر لیں۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پھر لوگوں نے اس آیت کریمہ کے بعد رسول اللہ ﷺ سے یتیم لڑکیوں کے بارے میں پوچھا تو پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ...... الخ یعنی ”اے نبی (ﷺ) لوگ آپ (ﷺ) سے رخصت مانگتے ہیں عورتوں کے نکاح کی۔ آپ ﷺ ان کو فرما دیں کہ اللہ تم کو اجازت دیتا ہے ان کی اور وہ جو تم کو سنایا جاتا ہے۔ قرآن میں سو حکم ہے ان یتیم عورتوں کا جن کو تم نہیں دیتے جو ان کے لئے مقرر کیا ہے اور تم چاہتے ہو کہ ان کو نکاح میں لے آؤ“ (سورۃ النساء) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں

(حاشیہ صفحہ گذشتہ)

❶ حضرت فاروق اعظمؓ کے اس جواب سے واضح ہو گیا کہ اسلام میں دِن منانے کی کوئی روایت نہیں افراد کی یادگار منانا کس خاص واقعہ کے جشن کیلئے دن مخصوص کرنا اسلام کی روح سے متصادم ہے۔ اور یہودی کی بات کا جواب یہ دیا کہ جس دن اور جس مقام پر یہ نازل ہوتی وہ میں خوب جانتا ہوں یہ آیت جمعہ کے روز عرفہ کے دن میدان عرفات میں نازل ہوئی۔ اور جمعہ و عرفہ ہمارے لئے دونوں دن عید کے ہیں لہٰذا ہمیں الگ سے اس کیلئے عید منانے کی ضرورت نہیں۔

الْآيَةِ الأُخْرى ﴿وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾ رَغْبَةَ اَحَدِكُمْ عَنِ الْيَتِيمَةِ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجْرِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوا اَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ اِلا بِالْقِسْطِ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ -

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے جو ذکر فرمایا: يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ "کہ تم کو سنایا جاتا ہے قرآن میں" اس سنائے جانے سے مراد وہی پہلی آیت کریمہ وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى...... الخ ہے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فرمان دوسری آیت کریمہ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ...... الخ سے مراد یہ ہے کہ اگر تم میں سے کسی کے ہاں کوئی یتیم لڑکی زیر تربیت ہو اور مال و خوبصورتی میں کم ہو تو اگر اس وجہ سے اس کے ساتھ نکاح کرنے سے اعراض کرتا ہے تو ان کو اس سے بھی منع کیا گیا ہے کہ جن یتیم عورتوں کے مال اور خوبصورتی میں رغبت کرتے ہیں کہ بغیر انصاف کے انکے ساتھ نکاح نہ کریں۔

۲۹۸۸...... وحَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ اَنَّهُ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللهِ ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتَامٰى﴾ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ فِي آخِرِهِ مِنْ اَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ اِذَا كُنَّ قَلِيلاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ۔

۲۹۸۸...... حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی کہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى...... الخ کے بارے میں پوچھا (اور پھر اس کے بعد) یونس عن الزہری کی روایت کردہ حدیث کی طرح روایت بیان کی اور اس روایت کردہ حدیث کے آخر میں یہ الفاظ زائد ہیں: ان عورتوں کے مال اور حسن میں کمی کی وجہ سے نکاح کرنے سے اعراض کریں۔

۲۹۸۹...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ قَالا حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتَامٰى﴾ قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْيَتِيمَةُ وَهُوَ وَلِيُّهَا وَوَارِثُهَا وَلَهَا مَالٌ وَلَيْسَ لَهَا اَحَدٌ يُخَاصِمُ دُونَهَا فَلا يُنْكِحُهَا لِمَالِهَا فَيَضُرُّ بِهَا وَيُسِيءُ صُحْبَتَهَا فَقَالَ ﴿اِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ﴾ يَقُولُ مَا اَحْلَلْتُ لَكُمْ وَدَعْ هٰذِهِ الَّتِي تَضُرُّ بِهَا۔

۲۹۸۹...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کے فرمان: وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى...... الخ کے بارے میں ارشاد فرماتی ہیں کہ یہ آیت کریمہ اس آدمی کے بارے میں نازل ہوئی جس کے پاس کوئی یتیم بچی ہو اور وہ آدمی اس بچی کا سرپرست اور اس کا وارث ہو اور اس بچی کے پاس مال بھی ہو اور اس بچی کے پاس اس آدمی کے علاوہ، اس بچی کی طرف سے کوئی جھگڑنے والا بھی نہ ہو تو وہ آدمی اس کے مال کی وجہ سے اس کا نکاح نہ کرے اور اس یتیم بچی کو تکلیف پہنچائے اور بُرے طریقے سے اس کے ساتھ پیش آئے تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى...... الخ اگر تم کو اس بات کا ڈر ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہیں کر سکو گے تو جو عورتیں تمہیں پسند ہیں ان سے نکاح کرو یعنی جو عورتیں میں نے

تمہارے لئے حلال کر دی ہیں، ان سے نکاح کرو اور تم اس یتیم لڑکی کو چھوڑ دو جسے تم تکلیفیں پہنچا رہے ہو۔

۲۹۹۰...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِه ﴿وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِيْ يَتَامَى النِّسَآءِ اللَّاتِيْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ﴾ قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِي الْيَتِيمَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ فَيَرْغَبُ عَنْهَا اَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَيَكْرَهُ اَنْ يُزَوِّجَهَا غَيْرَهُ فَيَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ فَيَعْضِلُهَا فَلا يَتَزَوَّجُهَا وَلا يُزَوِّجُهَا غَيْرَه۔

۲۹۹۰...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کا فرمان: وَمَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ...... الخ کے بارے میں ارشاد فرماتی ہیں کہ یہ آیت کریمہ اس یتیم لڑکی کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جو کسی ایسے آدمی کے زیر تربیت ہے کہ جو اس لڑکی کے مال میں شریک ہو۔ یہ آدمی خود بھی اس لڑکی سے نکاح نہ کرنا چاہتا ہو اور کسی اور سے بھی اس کا نکاح کرانا پسند نہ کرتا ہو اس ڈر سے کہ کہیں وہ اس کے مال میں شریک نہ ہو جائے اور وہ آدمی اس یتیم لڑکی کو ایسے ہی لٹکائے رکھے نہ خود اس سے نکاح کرتا ہو اور نہ ہی کسی دوسرے کو اس سے نکاح کرنے دے۔

۲۹۹۱...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ اَخبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِه ﴿يَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ قُلِ اللهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ﴾ الْاٰيَةَ قَالَتْ هِيَ الْيَتِيمَةُ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا اَنْ تَكُونَ قَدْ شَرِكَتْهُ فِي مَالِهِ حَتّٰى فِي الْعَذْقِ فَيَرْغَبُ يَعْنِي اَنْ يَنْكِحَهَا وَيَكْرَهُ اَنْ يُنْكِحَهَا رَجُلًا فَيَشْرَكُهُ فِي مَالِهِ فَيَعْضِلُهَا۔

۲۹۹۱...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: وَ يَسْتَفْتُوْنَكَ فِي النِّسَآءِ...... (ترجمہ حدیث میں گذر چکا) کے بارے میں ارشاد فرماتی ہیں کہ یہ آیت کریمہ اس یتیم لڑکی کے بارے میں نازل ہوئی کہ جو کسی ایسے آدمی کے زیر تربیت ہو کہ وہ آدمی اس لڑکی کے مال میں شریک ہو، یہاں تک کہ کھجور کے درختوں میں بھی وہ شریک ہو اور پھر وہ آدمی اس لڑکی سے نہ خود نکاح کرنا چاہتا ہو اور نہ ہی اسے کسی اور سے نکاح کرنے دے تاکہ وہ اس کے مال میں شریک ہو جائے اور اسے اسی طرح لٹکائے رکھے۔

۲۹۹۲...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِه ﴿وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِي وَالِي مَالِ الْيَتِيمِ الَّذِي يَقُومُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُهُ اِذَا كَانَ مُحْتَاجًا اَنْ يَاْكُلَ مِنْهُ۔

۲۹۹۲...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کے فرمان: وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ یعنی "اور جو حاجت مند ہو تو وہ دستور کے مطابق کھالے۔" (النساء) کے بارے میں ارشاد فرماتی ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اگر کسی یتیم کے مال کا ولی ایسا آدمی ہو کہ جو اس کی سرپرستی بھی کرتا ہو اور اس کے مال کی دیکھ بھال بھی کرتا ہو تو اگر وہ محتاج ہو تو وہ اس کے مال میں سے انصاف کے ساتھ کچھ کھا سکتا ہے۔

۲۹۹۳...... و حَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِه تَعَالٰى ﴿وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِي وَلِيِّ

۲۹۹۳...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کے فرمان: وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ یعنی: "جو آدمی غنی ہو تو وہ بچے اور جو حاجت مند ہو تو وہ دستور کے مطابق کھالے۔" (النساء) کے بارے میں فرماتی ہیں کہ یہ آیت کریمہ اس یتیم کے ولی کے بارے

الْيَتِيمِ اَنْ يُصِيبَ مِنْ مَالِهِ اِذَا كَانَ مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ ـ

میں نازل ہوئی ہے کہ اگر یتیم کا ولی اس یتیم کے مال کا ضرورت مند ہو (محتاج ہو) تو وہ اس کے مال میں سے بقدرِ ضرورت دستور کے مطابق لے سکتا ہے۔

٢٩٩٤...... و حَدَّثَنَاه اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الاِسْنَادِ ـ

۲۹۹۴...... حضرت ہشام رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ سابقہ روایت ہی بیان کرتے ہیں۔

٢٩٩٥...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿اِذْ جَآءُوكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ﴾ قَالَتْ كَانَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ ـ

۲۹۹۵...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: اِذْ جَآءُوْكُمْ مِّنْ فَوْقِكُمْ...... الخ یعنی "جب چڑھ آئے تم پر اوپر کی طرف سے اور نیچے سے اور جب بدلنے لگیں آنکھیں اور پہنچے دل گلوں تک" (الاحزاب) کے بارے میں ارشاد فرماتی ہیں کہ اس سے مراد غزوۂ خندق کا منظر ہے۔ [1]

٢٩٩٦...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ ﴿وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا﴾ الْآيَةَ قَالَتْ اُنْزِلَتْ فِي الْمَرْاَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَطُولُ صُحْبَتُهَا فَيُرِيدُ طَلَاقَهَا فَتَقُولُ لا تُطَلِّقْنِي وَاَمْسِكْنِي وَاَنْتَ فِي حِلٍّ مِنِّي فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةَ ـ

۲۹۹۶...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ یہ آیت کریمہ: وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا...... الخ یعنی "اگر کوئی عورت اپنے شوہر کی طرف سے زیادتی یا بے رغبتی کا خوف محسوس کرے۔" (النساء) اس عورت کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جو کسی آدمی کے پاس ہو اور بڑی لمبی مدت سے اس کے پاس رہی ہو اور اب وہ اسے طلاق دینا چاہتا ہو تو یہ عورت کہتی ہو کہ مجھے طلاق نہ دے اور مجھے اپنے پاس روکے رکھو اور میری طرف سے تجھے دوسری عورت کے پاس رہنے کی یعنی نکاح کرنے کی اجازت ہے۔

٢٩٩٧...... حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا﴾ قَالَتْ نَزَلَتْ فِي الْمَرْاَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَلَعَلَّهُ اَنْ لا يَسْتَكْثِرَ مِنْهَا وَتَكُونُ لَهَا صُحْبَةٌ وَوَلَدٌ فَتَكْرَهُ اَنْ يُفَارِقَهَا فَتَقُولُ لَهُ اَنْتَ فِي حِلٍّ مِنْ شَاْنِي ـ

۲۹۹۷...... ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اللہ تعالیٰ کے فرمان: وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ...... الخ کے بارے میں ارشاد فرماتی ہیں کہ یہ آیت کریمہ اس عورت کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو کسی آدمی کے پاس ہو اور وہ آدمی اس کے پاس نہ رہنا چاہتا ہو اور اس عورت سے اولاد بھی ہو اور عورت اس مرد سے علیحدگی کرنا پسند کرتی ہو تو اپنے اس شوہر سے کہے کہ میری طرف سے تجھے دوسرے نکاح کی اجازت ہے۔

٢٩٩٨...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قَالَتْ

۲۹۹۸...... حضرت ہشام رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے مجھ

[1] فائدہ...... یہ سورۃ الاحزاب کی آیت ہے۔ غزوۂ خندق میں مسلمانوں اور مدینہ پر قریش یہود اور دیگر قبائل نے مل کر متحدہ فوج بنا کر حملہ کر دیا تھا۔ اور مسلمانوں کیلئے یہ بڑا کڑا وقت تھا۔ جسے قرآن کریم نے مندرجہ بالا کلمات کے ذریعہ بیان کیا۔

لِي عَائِشَةُ يَا ابْنَ أُخْتِي أُمِرُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَبُّوهُمْ -

سے فرمایا: اے بھانجے (لوگوں کو اس بات کا) حکم دیا گیا تھا کہ وہ نبی ﷺ کے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کیلئے استغفار کریں لیکن لوگوں نے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کو برا کہا۔

۲۹۹۹...... و حَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهَذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ -

۳۹۹۹...... حضرت ہشام اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت نقل کرتے ہیں۔

۳۰۰۰...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ﴾ فَرَحَلْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ لَقَدْ أُنْزِلَتْ آخِرَ مَا أُنْزِلَ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ -

۳۰۰۰...... حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کوفہ والوں نے اس آیت کریمہ: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا...... الخ یعنی جو آدمی کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کرے گا تو اس کا بدلہ جہنم ہے کے بارے میں اختلاف کیا تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف گیا اور میں نے اس بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: یہ آیت کریمہ آخر میں نازل ہوئی ہے اور پھر کسی اور آیت نے اس آیت کو منسوخ نہیں کیا۔

۳۰۰۱...... و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ نَزَلَتْ فِي آخِرِ مَا أُنْزِلَ وَفِي حَدِيثِ النَّضْرِ إِنَّهَا لَمِنْ آخِرِ مَا أُنْزِلَتْ۔

۳۰۰۱...... حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ سابقہ روایت ہی بیان کرتے ہیں صرف لفظی فرق ہے ترجمہ و معنی ایک ہی ہے۔

۳۰۰۲...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبْزَى أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ ﴿وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا﴾ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَعَنْ هَذِهِ الْآيَةِ ﴿وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ إِلَّا بِالْحَقِّ﴾ قَالَ نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ۔

۳۰۰۲...... حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے عبد الرحمٰن بن ابزیٰ نے حکم فرمایا کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان دو آیات کریمات کے بارے میں پوچھوں (ایک آیت کریمہ یہ ہے) وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا...... الخ یعنی "اور جو آدمی کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کرے گا تو اس کا بدلہ جہنم ہے اور وہ اس میں ہمیشہ رہے گا۔" میں نے اس آیت کریمہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: اس آیت کریمہ کو کسی اور آیت کریمہ نے منسوخ نہیں کیا اور اس آیت کریمہ: وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ...... الخ یعنی "اور وہ لوگ کہ نہیں پکارتے اللہ کے ساتھ دوسرے حاکم کو اور نہیں قتل کرتے جان کا جو منع کر دی اللہ نے مگر جہاں چاہیے۔" (الاحزاب) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: یہ آیت کریمہ مشرکوں کے بارے

میں نازل ہوئی ہے۔

۳۰۰۳..... حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ اللَّيْثِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ يَعْنِي شَيْبَانَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ بِمَكَّةَ ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللهِ اِلٰهًا اٰخَرَ﴾ اِلٰى قَوْلِهِ ﴿مُهَانًا﴾ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ وَمَا يُغْنِي عَنَّا الْاِسْلَامُ وَقَدْ عَدَلْنَا بِاللهِ وَقَدْ قَتَلْنَا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ وَاَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا﴾ اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ فَاَمَّا مَنْ دَخَلَ فِي الْاِسْلَامِ وَعَقَلَهُ ثُمَّ قَتَلَ فَلا تَوْبَةَ لَهُ ۔

۳۰۰۳..... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ یہ آیت کریمہ: وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ..... الخ آخر سے مُهَانًا تک مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی تو مشرکوں نے کہا کہ پھر ہمیں مسلمان ہونے کا کیا فائدہ؟ کیونکہ ہم نے تو اللہ کے ساتھ دوسروں کو بھی شریک کیا ہوا ہے اور ناحق قتل بھی کئے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے قتل کرنا حرام کیا تھا اور دوسرے برے کام بھی کئے تو پھر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: اِلَّا مَنْ تَابَ..... الخ یعنی "سوائے اس کے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک اعمال کئے" آخر آیت تک۔ (مطلب یہ کہ ایمان اور توبہ کے بعد سارے گناہ اور برائیاں نیکیوں میں تبدیل کر دی جائیں گی)۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جو آدمی اسلام میں داخل ہو جائے (یعنی مسلمان ہو جائے) اور اسلامی تعلیمات کو سمجھ لے پھر اس کے بعد ناحق کسی کو قتل کرے تو اب اس کی کوئی توبہ قبول نہیں۔

۳۰۰۴..... حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ هَاشِمٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ اَبِي بَزَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَلِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لا قَالَ فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللهُ اِلَّا بِالْحَقِّ﴾ اِلٰى آخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ هٰذِهِ آيَةٌ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا آيَةٌ مَدَنِيَّةٌ ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا﴾ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ هَاشِمٍ فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هَذِهِ الْاٰيَةَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ ﴿اِلَّا مَنْ تَابَ﴾ ۔

۳۰۰۴..... حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ اگر کوئی آدمی کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے یہ آیت کریمہ تلاوت کی: وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ..... الخ یعنی "اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو نہیں پکارتے اور اس جان کو ناحق قتل نہیں کرتے کہ جس کو قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے" آخر تک (سورۃ الفرقان) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: یہ آیت کریمہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے اور مدینہ منورہ میں نازل ہونے والی آیت کریمہ: وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا..... نے اس کو منسوخ کر دیا ہے اور ابن ہاشم کی روایت کردہ حدیث میں ہے کہ (حضرت سعید رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ) پھر میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے سورۃ الفرقان کی یہ آیت کریمہ: اِلَّا مَنْ تَابَ..... الخ تلاوت کی۔

۳۰۰۵..... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَهَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا و قَالَ

۳۰۰۵..... حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہیں علم

الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عُمَيْسٍ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْلَمُ وَقَالَ هَارُونُ تَدْرِي آخِرَ سُورَةٍ نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ نَزَلَتْ جَمِيعًا قُلْتُ نَعَمْ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ قَالَ صَدَقْتَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ تَعْلَمُ أَيُّ سُورَةٍ وَلَمْ يَقُلْ آخِرَ۔

ہے کہ قرآن مجید کی سب سے آخری سورت جو ایک ہی مرتبہ میں نازل ہوئی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللهِ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: تو نے سچ کہا اور حضرت ابن شیبہ کی روایت کردہ حدیث میں انہوں نے آخر کا لفظ نہیں کہا۔

۳۰۰۶...... و حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْسٍ بِهٰذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ آخِرَ سُورَةٍ وَقَالَ عَبْدِ الْمَجِيدِ وَلَمْ يَقُلِ ابْنِ سُهَيْلٍ۔

۳۰۰۶...... حضرت ابو عمیس رضی اللہ عنہ اس سند کیساتھ مذکورہ بالا حدیث کی طرح روایت بیان کرتے ہیں اور اس روایت میں انہوں نے آخری سورت کے الفاظ کہے ہیں اور اس روایت میں انہوں نے عبد المجید کہا اور ابن سہیل نہیں کہا۔

۳۰۰۷...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا و قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَقِيَ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلًا فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَأَخَذُوهُ فَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا تِلْكَ الْغُنَيْمَةَ فَنَزَلَتْ ﴿وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا﴾ وَقَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿السَّلَامَ﴾۔

۳۰۰۷...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، ارشاد فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں سے کچھ لوگوں نے ایک آدمی کو کچھ بکریوں میں دیکھا تو اس نے کہا: السلام علیکم۔ تو مسلمانوں نے اسے پکڑ کر قتل کر دیا اور اس کی بکریاں پکڑ لی (وہ آدمی کافر تھا) تو پھر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ اَلْقَى اِلَيْكُمُ...... الخ یعنی "جو کوئی تم سے سلام کرے تم اسے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے۔" (سورۃ النساء) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت کریمہ میں سَلَم کی بجائے السَّلَامَ پڑھا ہے۔

۳۰۰۸...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُولُ كَانَتِ الْأَنْصَارُ إِذَا حَجُّوا فَرَجَعُوا لَمْ يَدْخُلُوا الْبُيُوتَ إِلَّا مِنْ ظُهُورِهَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ بَابِهِ فَقِيلَ لَهُ

۳۰۰۸...... حضرت براء رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ انصاری لوگ جب حج کر کے واپس آتے تھے تو وہ گھروں میں دروازوں سے داخل نہ ہوتے بلکہ اپنے گھروں کے پیچھے سے آتے۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک انصاری آدمی آیا تو وہ اپنے گھر کے دروازے سے داخل ہوا تو اس کو اس بارے میں کہا گیا (کہ پیچھے سے آؤ) تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ...... الخ یعنی "یہ کوئی نیکی کی بات نہیں ہے کہ اپنے گھروں میں پیچھے کی طرف سے آؤ۔" (البقرہ)[1]

---

[1] فائدہ...... مندرجہ بالا متعدد احادیث میں قرآن کریم کی بعض آیات کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔ قرآن کریم کے بیان کردہ فقہی احکامات بے شمار پہلو لئے ہوئے ہوتے ہیں لہٰذا ان کی صحیح تفسیر اور متعلقہ فقہی مسائل کیلئے مستند تفصیلی تفاسیر مثلاً معارف القرآن (حضرت مفتی شفیع صاحبؒ) بیان القرآن (حضرت اشرف علی تھانویؒ) وغیرہ کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔

فِي ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةَ ﴿وَلَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا﴾ ۔

باب-۵۵۵ باب في قوله تعالى ﴿الم يان للذين اٰمنوا ان تخشع قلوبهم لذكر الله﴾

اللہ تعالیٰ کے فرمان "کیا وقت نہیں آیا ان کیلئے جو ایمان لائے کہ گڑگڑائیں ان کے دل اللہ تعالیٰ کی یاد سے" کے بیان میں

۳۰۰۹......حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى الصَّدَفِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيهِ اَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ قَالَ مَا كَانَ بَيْنَ اِسْلَامِنَا وَبَيْنَ اَنْ عَاتَبَنَا اللهُ بِهٰذِهِ الْآيَةِ ﴿اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللهِ﴾ اِلَّا اَرْبَعُ سِنِينَ ۔

۳۰۰۹...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ جب سے ہم اسلام لائے اس وقت سے لے کر اس آیت کریمہ: اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا...... الخ یعنی "کیا وقت نہیں آیا ان کیلئے جو ایمان لائے کہ گڑگڑائیں ان کے دل اللہ (عزوجل) کی یاد سے" (الحدید) کے نزول تک چار سال کا عرصہ گزرا ہے۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر عتاب فرمایا ہے۔

باب-۵۵۶ باب في قوله تعالى ﴿خذوا زينتكم عند كل مسجدٍ﴾

اللہ تعالیٰ کے فرمان "لے لو اپنی آرائش ہر نماز کے وقت" کے بیان میں

۳۰۱۰...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح و حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ الْمَرْاَةُ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَهِيَ عُرْيَانَةٌ فَتَقُولُ مَنْ يُعِيرُنِي تِطْوَافًا تَجْعَلُهُ عَلٰى فَرْجِهَا وَتَقُولُ الْيَوْمَ يَبْدُو بَعْضُهُ اَوْ كُلُّهُ فَمَا بَدَا مِنْهُ فَلَا اُحِلُّهُ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ ۔

۳۰۱۰...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت (زمانہ جاہلیت میں) ننگے ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا کرتی تھی اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہتی چلی جاتی کہ

کون ہے جو مجھے ایک کپڑا دیتا اور اسے میں اپنی شرمگاہ پر ڈال لیتی اور پھر وہ کہتی کہ آج کے دن کھل جائے کچھ یا سارا اور پھر جو کھل جائے گا تو میں اسے کبھی حلال نہیں کروں گی

تو پھر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ یعنی "لے لو اپنی آرائش ہر نماز کے وقت۔"[1]

---

[1] یہ جاہلیت کا دستور تھا۔ اسلام نے اس دستور کو ختم کیا۔

باب-۵۵۷ باب في قوله تعالىٰ ﴿ولا تكرهوا فتياتكم على البغاء﴾

اللہ تعالیٰ کے فرمان: "اور نہ زبردستی کرو اپنی باندیوں پر بدکاری کے واسطے"

۳۰۱۱...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَاَبُو كُرَيْبٍ جَمِيعًا عَنْ اَبِي مُعَاوِيَةَ وَاللَّفْظُ لِاَبِي كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ اُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ يَقُولُ لِجَارِيَةٍ لَهُ اذْهَبِي فَابْغِينَا شَيْئًا فَاَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللهَ مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ﴾ لَهُنَّ ﴿غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ -

۳۰۱۱...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن ابی بن سلول (منافق) اپنی باندی سے کہتا کہ جا اور بد فعلی کروا کر ہمارے لئے کچھ کما کر لا۔ تو اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ الخ یعنی "اپنی باندیوں کو زنا کرنے پر مجبور نہ کرو جبکہ وہ زنا کرنے سے بچنا چاہیں تاکہ تم دنیا کا مال حاصل کرو اور جو کوئی باندیوں پر اس کام کیلئے زبردستی کرے گا اللہ تعالیٰ ان کی بے بسی کے بعد بخشنے والا مہربان ہے۔" (سورۃ النور) [1]

۳۰۱۲...... و حَدَّثَنِي اَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ جَارِيَةً لِعَبْدِ اللهِ بْنِ اُبَيٍّ ابْنِ سَلُولَ يُقَالُ لَهَا مُسَيْكَةُ وَاُخْرٰى يُقَالُ لَهَا اُمَيْمَةُ فَكَانَ يُكْرِهُهُمَا عَلَى الزِّنٰى فَشَكَتَا ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَنْزَلَ اللهُ ﴿وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ﴾ اِلٰى قَوْلِهِ ﴿غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ -

۳۰۱۲...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عبد اللہ بن ابی بن سلول (منافق) کے پاس دو باندیاں تھیں۔ ایک باندی کا نام مسیکہ اور دوسری کا نام امیمہ تھا۔ وہ منافق ان دونوں باندیوں کو زنا پر مجبور کیا کرتا تھا تو ان دونوں باندیوں نے نبی کریم ﷺ سے اس بات کی شکایت کی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ...... الخ (ترجمہ پچھلی حدیث میں گذر چکا ہے۔)

باب-۵۵۸ باب في قوله تعالىٰ ﴿اولئك الذين يدعون يبتغون الى ربهم الوسيلة﴾

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: "یہ لوگ جنہیں وہ پکارتے ہیں تلاش کرتے ہیں اپنے ربّ کی طرف سے وسیلہ"

۳۰۱۳...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ اِدْرِيسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ﴾ قَالَ كَانَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ اَسْلَمُوا وَكَانُوا يُعْبَدُونَ فَبَقِيَ الَّذِينَ كَانُوا يَعْبُدُونَ عَلٰى عِبَادَتِهِمْ

۳۰۱۳...... حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اللہ عزوجل کے اس فرمان: اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ...... الخ یعنی یہ لوگ جنہیں وہ پکارتے ہیں تلاش کرتے ہیں اپنے رب کی طرف سے وسیلہ کہ کون ان میں سے زیادہ قریب ہے۔ (سورۃ بنی اسرائیل) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جنات کی ایک جماعت مسلمان ہو گئی (یہ وہ جن تھے کہ جن کی پوجا کی جاتی تھی، ان کے مسلمان ہونے کے بعد بھی) لوگ ان کی پوجا کرتے رہے

[1] یوں تو کسی کو بھی بدکاری پر مجبور کرنا حرام ہے لیکن باندی عورت اور پھر مملوک ہونے کے ناطے بہت ہی کمزور ہوتی ہے تو اس پر دباؤ ڈالنا بہت آسان ہے۔ شریعت نے اس سے خاص طور پر منع فرمایا ہے۔ کہ یہ بدترین گناہ ہے۔

وَقَدْ اَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ ۔

حالانکہ جنات کی یہ جماعت مسلمان ہوگئی تھی۔ (یہ آیت کریمہ ان کے بارے میں نازل ہوئی)۔

٣٠١٤...... حَدَّثَنِي اَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ اَبِي مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ﴾ قَالَ كَانَ نَفَرٌ مِنَ الْاِنْسِ يَعْبُدُونَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ فَاَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْجِنِّ وَاسْتَمْسَكَ الْاِنْسُ بِعِبَادَتِهِمْ فَنَزَلَتْ ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ﴾

۳۰۱۴...... حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہ آیت کریمہ: اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ...... الخ اس وقت نازل ہوئی کہ جب کچھ لوگ جنوں کی پوجا کرتے تھے۔ وہ جن مسلمان ہوگئے اور ان کے پوجنے والوں کو پتہ نہ چلا اور وہ لوگ ان جنات کو ہی پوجتے رہے۔ تو یہ آیت کریمہ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ ...... الخ نازل ہوئی۔ (آیت کا ترجمہ سابقہ حدیث میں گذر چکا ہے)۔

٣٠١٥...... وحَدَّثَنِيهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

۳۰۱۵...... حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

٣٠١٦...... و حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي اَبِي حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ﴾ قَالَ نَزَلَتْ فِي نَفَرٍ مِنَ الْعَرَبِ كَانُوا يَعْبُدُونَ نَفَرًا مِنَ الْجِنِّ فَاَسْلَمَ الْجِنِّيُّونَ وَالْاِنْسُ الَّذِينَ كَانُوا يَعْبُدُونَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ فَنَزَلَتْ ﴿اُولٰٓئِكَ الَّذِينَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ﴾ ۔

۳۰۱۶...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے (کہ اس آیت کریمہ) اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ...... الخ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ یہ آیت کریمہ عرب کی ایک جماعت کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جو جنات کی ایک جماعت کی پوجا کرتے تھے۔ یہ جن مسلمان ہو گئے تو وہ عرب لوگ لاعلمی میں ان جنات ہی کی پوجا کرتے رہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ...... الخ۔ (ترجمہ سابقہ حدیث میں گزر چکا)

٣٠١٧...... حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُطِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ سُورَةُ التَّوْبَةِ قَالَ آلتَّوْبَةِ قَالَ بَلْ هِيَ الْفَاضِحَةُ مَا زَالَتْ تَنْزِلُ وَمِنْهُمْ وَمِنْهُمْ حَتّٰى ظَنُّوا اَنْ لَا يَبْقٰى مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا ذُكِرَ فِيهَا قَالَ قُلْتُ سُورَةُ الْاَنْفَالِ قَالَ تِلْكَ سُورَةُ بَدْرٍ قَالَ قُلْتُ فَالْحَشْرُ قَالَ نَزَلَتْ فِي بَنِي النَّضِيرِ ۔

۳۰۱۷...... حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: سورۃ توبہ! انہوں نے فرمایا: کیا توبہ؟ نہیں! بلکہ وہ سورت تو (کافروں اور منافقوں) کو ذلیل اور رسوا کرنے والی ہے۔ اس سورت میں تو برابر کچھ کا حال یہ ہے، کچھ کا حال یہ ہے، نازل ہوتا رہا، یہاں تک کہ انہوں نے خیال کیا کہ اس سورت میں ہر منافق کا ذکر کر دیا جائے گا۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ انہوں نے فرمایا: سورۃ الانفال! انہوں نے ارشاد فرمایا: یہ سورت تو بدر کی لڑائی کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ میں نے کہا: سورۃ الحشر! انہوں نے

ارشاد فرمایا: یہ سورت بنی نضیر کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

باب-۵۵۹ باب في نزول تحريم الخمر
شراب کی حرمت کے حکم کے نزول کے بیان میں

۳۰۱۸...... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ اَبِي حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ عُمَرُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلا وَاِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيمُهَا يَوْمَ نَزَلَ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةِ اَشْيَاءَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَالْعَسَلِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثَةُ اَشْيَاءَ وَدِدْتُ اَيُّهَا النَّاسُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ عَهِدَ اِلَيْنَا فِيهَا الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَاَبْوَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الرِّبَا۔

۳۰۱۸...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے منبر پر خطبہ ارشاد فرمایا تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرمائی پھر ارشاد فرمایا: اما بعد! آگاہ رہو کہ جس وقت شراب حرام ہوئی تو شراب پانچ چیزوں سے تیار ہوا کرتی تھی: گندم، جو، کھجور، انگور اور شہد سے اور شراب اس چیز کو کہتے ہیں کہ جو عقل میں فتور ڈال دے اور تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں چاہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تفصیل سے ان کے بارے میں بتادیتے۔ دادا اور کلالہ کی میراث اور سود کے کچھ ابواب۔ [1]

۳۰۱۹...... و حَدَّثَنَا اَبُو كُرَيْبٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ اِدْرِيسَ حَدَّثَنَا اَبُو حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُ اَمَّا بَعْدُ اَيُّهَا النَّاسُ فَاِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثٌ اَيُّهَا النَّاسُ وَدِدْتُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ عَهِدَ اِلَيْنَا فِيهِنَّ عَهْدًا نَنْتَهِي اِلَيْهِ الْجَدُّ وَالْكَلَالَةُ وَاَبْوَابٌ مِنْ اَبْوَابِ الرِّبَا۔

۳۰۱۹...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کے منبر پر سنا، وہ فرمارہے تھے: اما بعد! اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے شراب کی حرمت نازل فرمائی ہے اور وہ شراب پانچ چیزوں سے تیار ہوتی ہے: انگور، کھجور، شہد، گندم اور جو سے اور شراب وہ ہے جو کہ عقل میں فتور ڈال دے اور اے لوگو! تین چیزیں ایسی ہیں کہ جن کے بارے میں میں چاہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ ہم سے آخری مرتبہ بیان فرمادیتے: دادا، کلالہ کی میراث اور سود کے کچھ ابواب۔

۳۰۲۰...... و حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ح و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِي حَيَّانَ

۳۰۲۰...... حضرت ابو حیان رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ بالا دونوں حدیثوں کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔ سوائے اس کے کہ اس روایت میں علامہ ابن علیہ نے اپنی روایت کردہ حدیث میں

---

[1] فائدہ...... اس سے مراد یہ ہے کہ پوتے کی میراث میں سے دادا کا حصہ کتنا ہے؟ اور کیا بھائی اس کی میراث میں شریک ہوں گے؟ اس مسئلہ میں صحابہؓ کا اختلاف تھا۔
اسی طرح کلالہ وہ شخص ہے جس کی کوئی اولاد نہ ہو۔ اس کی میراث کا حکم کیا ہے؟ اور ربوا یعنی سود سے متعلق ربو الفضل کی کچھ مزید تفصیل کی خواہش حضرت عمرؓ نے فرمائی کیونکہ ان مسائل میں صحابہؓ مزید تفصیل کے متمنی تھے۔

بِهٰذَا الاسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا غَيْرَ اَنَّ ابْنَ عُلَيَّةَ فِي حَدِيثِهِ الْعِنَبِ كَمَا قَالَ ابْنُ اِدْرِيسِ وَفِي حَدِيثِ عِيسَى الزَّبِيبِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُسْهِرٍ۔

عنب کا لفظ کہا ہے جیسا کہ حضرت ابن ادریس نے کہا اور حضرت عیسیٰ کی روایت کردہ حدیث میں زبیب (کشمش) کا لفظ ہے جیسا کہ ابن مسہر نے کہا۔ مطلب دونوں لفظوں کا ایک ہی ہے۔

باب-۵۶۰ باب في قوله تعالى ﴿هٰذان خصمان اختصموا في ربهم﴾

اللہ تعالیٰ کے فرمان: "یہ دو جھگڑا کرنیوالے (گروہ) ہیں جنہوں نے جھگڑا کیا اپنے رب کے بارے میں"

۳۰۲۱..... حَدَّثَنَا عمرو بْنُ زُرَارَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي هَاشِمٍ عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ قَسَمًا اِنَّ ﴿هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ﴾ اِنَّهَا نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ حَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَعُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنَا رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ -

۳۰۲۱..... حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ قسم کھا کر بیان فرما رہے تھے کہ (یہ آیت کریمہ): هٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوْا..... "یہ دو جھگڑا کرنے والے (گروہ) ہیں جنہوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا"۔ (سورۃ الحج) ان لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ جنہوں نے غزوۂ بدر کے دن (جنگ کے میدان میں) مبارزت یعنی سبقت کی۔ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ (مسلمانوں کی طرف سے تھے اور عتبہ اور شیبہ، ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عتبہ کافروں کی طرف سے تھے۔ (یعنی دونوں گروہوں کی طرف سے ان لوگوں نے جنگ میں مبارزت کی)۔

۳۰۲۲..... حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي هَاشِمٍ عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ لَنَزَلَتْ ﴿هٰذَانِ خَصْمَانِ﴾ بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ۔

۳۰۲۲..... حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ قسم کھا کر بیان فرما رہے تھے۔ کہ یہ آیت کریمہ: هٰذَانِ خَصْمَانِ..... الخ نازل ہوئی (اور پھر) حضرت ہشیم کی روایت کردہ حدیث کی طرح اس آیت کریمہ کی تفسیر بیان کی۔